جامع الاحادیث

مکمل 6 جلدیں

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

جامع الاحادیث

(جلد اول)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایته و یز کیهم ویعلمهم الکتاب و الحکمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سوتصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثاراور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پرمشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلداول (مقدمہ)

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدرالمدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب ---------------- مقدمہ جامع الاحادیث (جلد اول)

اصلاح ونظر ثانی ---------- بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج ---------- مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ ---------- مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ.......... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد ---------------- (۱۰۰۰)

سن اشاعت ---------- ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت ----------------

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا_____جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولتِ لازوال سے مالا مال کیا_____جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا_____اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادہء اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتیء اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

جامع الاحادیث کا اجمالی خاکہ

۳۱/کتابیں ہیں — ۱۹۰/ابواب ہیں

۵۵۵/افادات رضویہ ہیں — ۱۵۷۷/عنوانات ہیں

۳۶۶۳/احادیث وآثار ہیں

مقدمہ کا اجمالی خاکہ

انتساب — بنام حضور مفتی اعظم قدس سرہ

عرض حال — مرتب

تقاریظ وتاثرات — مشائخ وعلماء

مقدمہ — بقلم مرتب

حجیت حدیث کا ثبوت

منکرین حدیث کے شبہات اوران کے جوابات

حفاظت حدیث کی تفصیلات

تدوین حدیث مختلف مراحل میں

محدثین کے حالات

محصلہ تصانیف امام احمد رضا کی فہرست

فہرست کا اجمالی خاکہ

فہرست آیات واردہ

فہرست اطراف حدیث

فہرست عنوانات

فہرست مسائل ضمنیہ

فہرست راویان حدیث اوران کی سوانح (تقریباً پانچسو راویوں کے حالات)

فہرست مآخذ امام احمد رضا

فہرست مآخذ ومراجع

عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

اللہ رب العزت جل مجدہ کا فضل بے پایاں ہے کہ اس نے اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیل ونہار اور سنتوں کی اشاعت کا مجھ ہیچمداں کو حوصلہ بخشا اور اس فقیر سراپا تقصیر کو توفیق عطا فرمائی کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف میں بکھرے ہوئے جواہرات نبویہ واحادیث کریمہ کو جمع کردیا۔ امید ہے کہ ملت اسلامیہ کو اس سے فائدہ پہونچے گا اور جو حضرات سیدنا اعلیٰ حضرت کی ضخیم مجلدات پر مشتمل تصانیف کا مطالعہ کما حقہ نہیں کرپاتے ہیں وہ میری اس کاوش سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ استفادہ کرسکیں گے۔

سبب تالیف۔ آج سے تقریباً دس سال قبل اس کتاب کی ترتیب وتالیف کا منصوبہ اس وقت بنایا گیا جبکہ میں الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف کی خدمات میں مصروف تھا۔ ترجمہ جامع الغموض کا کام مکمل ہوچکا تھا اور فتاوی رضویہ پنجم کی اشاعت ثانیہ سے بھی فراغت حاصل ہوچکی تھی۔

اس امر پر باعث یہ ہوا کہ میں نے بعض احباب سے سنا کہ فتاوی رضویہ میں موجود احادیث کی تخریج وترتیب رامپور میں ہورہی ہے، پھر یہ بھی سنا گیا کہ وہ کام فتاوی کی صرف ایک جلد تک محدود رہا اور موقوف ہوگیا، ساتھ ہی یہ بھی سننے میں آیا کہ استاذ گرامی وقار بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ دام ظلہم الاقدس کی دیرینہ خواہش ہے کہ اس نہج پر کوئی کام کرے۔ چنانچہ حضرت کی خواہش کے احترام میں میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا اور میں نے اس کام کا عزم کرکے فتاوی رضویہ کا مطالعہ اسی انداز سے شروع کردیا۔ ابھی کام باقاعدہ شروع بھی نہ ہوا تھا کہ مجھے الجامعۃ القادریہ سے منتقل ہوکر جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف آنا پڑا اور پھر وہ کام بالکل موقوف ہوگیا۔

کچھ خانگی الجھنیں خصوصاً عزیزم محمد منیف رضا سلمہ کی مستقل علالت اور کچھ جدید مدرسہ میں منتقلی سے یکسوئی کا فقدان اور یہاں کی شب وروز مصروفیات نے سارے منصوبے کو طاق نسیاں بنادیا۔ بار بار خیال آتا لیکن حالات اس بات کی مساعدت نہیں کررہے تھے کہ میں اس عظیم کام کا بار اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھاؤں۔ وقت یونہی گذرتا رہا اور میں اپنے اندر ایک ایسی کیفیت محسوس کرتا کہ گویا مجھے اس کام پر کوئی بر انگیختہ کررہا ہے۔ آخر کار تقریباً ایک سال کی طویل مدت کے بعد میں نے اسی کشمکش اور ناگفتہ بہ حالات کی بھیڑ بھاڑ ہی میں توکلاً علی اللہ اس کام کا آغاز کرہی دیا۔ جو کچھ تھوڑا سا کام ہوا تھا اس کو مسترد کرکے نئے سرے سے شروع کیا۔

جب کام شروع ہوا تھا تو مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ اتنا طویل عمل ہوگا۔ اس کا اندازہ اس سے

کیجئے کہ پہلی جلد کی احادیث جب میں نے نقل کرنا شروع کیں تو دو کیپٹل کا پیوں میں لکھی تھیں۔

اب جب کہ میں نے باقاعدہ شروعات کی تو اسکی اطلاع بحرالعلوم قبلہ مدظلہ العالی کو بھی دی کہ آپ ہی کی فرمائش پر یہ کام شروع ہوا تھا اور مشوروں کا طالب ہوا۔ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ حضرت نے بارہا مشوروں سے نوازا۔ متعدد مقامات کی لائبریریوں کی فہرستیں خود اپنے قلم سے ارسال فرمائیں۔ بعض عناوین کے ذریعہ ترتیب وتخریج کا خاکہ ارسال فرمایا۔ میں نے مسودہ تیار کرلیا تو خود دیکھنے کیلئے جامعہ نوریہ تشریف لائے اور رہنمائی فرمائی۔ اپنی لائبریری سے کتابیں بھی فراہم کیں، غرضکہ ہر موقع پر حوصلہ افزائی فرمائی، دعائیں دیں اور میرے ہر دکھ درد کا مداوا فرماتے رہے۔

جوں جوں کام آگے بڑھتا جاتا آپکی طرف سے مسرت آمیز خطوط آتے جو میرے اندر مزید تحریک پیدا کرتے، وہ خطوط آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ چند خطوط کے اقتباس سے قارئین اندازہ لگائیں، تحریر فرماتے ہیں۔

میرے لئے یہ خبر نہایت فرحت بخش ہے کہ ان خطوط پر آپ کام کررہے ہیں، جہاں سمجھ میں نہ آئے بیاض چھوڑ دیں اور کام پورا ہوجائے تو مجھے خبر کریں۔ میں انشاء المولیٰ تعالیٰ بشرط صحت وزندگی بریلی شریف حاضر ہوکر اس کام میں آپ کا ہاتھ بٹاؤنگا اور پھر کنفرم کیا جائیگا کہ اشاعت کے لئے دیا جائے۔

دوسرے خط میں فرماتے ہیں:

حدیث شریف کے مجموعہ کی تکمیل کی طرف جوں جوں آپکے قدم آگے بڑھتے ہیں میری مسرت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مقبول انام بنائے، آمین۔ اسکی اشاعت کے وسائل فراہم فرمائے اور آپکے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

تیسرے خط میں فرماتے ہیں:

احادیث پر آپ کا کارنامہ انشاء اللہ سنگ میل ہوگا اور دونوں جہان میں آپکی سرخروئی کا باعث، مولیٰ تعالیٰ اس کام میں برکت دے۔ ان پریشانیوں کے بیچ آپ نے مجموعہ احادیث کا کام جاری رکھا اور تکمیل کے قریب پہونچ گیا، آپ نے میری قلبی خواہش پوری کی اللہ تعالیٰ آپ کی امیدیں پوری فرمائے۔ آمین۔

میں نے جب کتاب کا مبیضہ تیار کرلیا تو پھر آپ نے بالاستیعاب دیکھ کر اصلاح فرمائی اس کام میں کتنا وقت صرف ہوا ہوگا قارئین خود اندازہ کرسکتے ہیں۔ یہ آپ کا غایت کرم اور ذرہ نوازی ہے، میں ان تمام مہربانیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر صحت وسلامتی کے ساتھ دراز فرمائے۔ آمین۔

اب میں اپنے قارئین کو اسکے علاوہ پوری داستان کیا سناؤں کہ یہ کتاب کن کن مراحل سے گذری اور کیسے کیسے اسکی تکمیل ہوئی، پھر بھی مختصر روداد عرض کرنا ضروری ہے کہ اسکے بغیر میرے بعض محبین ومخلصین کی ناشکری ہوگی۔

کام کی ابتداء میں میرے پاس صحاح ستہ کا بھی پورا سیٹ نہیں تھا چہ جائیکہ دوسری کتابیں۔ سوچا کہ

مشکوۃ شریف سے اس کام کی تکمیل ہوجائیگی لیکن یہ بھی نہایت ناکافی ثابت ہوئی ۔ یہاں کتابوں کے فقدان کا یہ عالم کہ جو میرے پاس نہیں تھیں وہ یہاں بھی نہ ملیں اور نہ الجامعۃ القادریہ میں ۔ اب میرے سامنے دو چیزیں تھیں ۔ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصانیف حاصل کرنا ۔ پھر تخریج کیلئے متعلقہ کتب کا حصول ۔

چنانچہ تصانیف رضویہ تلاش کر کے جمع کرتا جاتا اور احادیث نقل کرتا، ساتھ ہی موجودہ کتابوں سے حوالہ بھی لکھتا جاتا ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی اب تک تقریباً ساڑھے تین سو کتابیں مجھے ملی تھیں، ان میں سے تقریباً تین سو کتابیں ایسی ہونگی جن میں احادیث کا ذخیرہ موجود تھا ۔ ان سب کو جمع کر لینے کے بعد نقل کا کام تو پورا ہوتا نظر آرہا تھا لیکن حوالوں کی کتابیں کہاں ملیں، کیسے حاصل ہوں، پروگرام یہ طے پایا کہ لائبریریوں میں جا کر حوالے نقل کئے جائیں ۔

اس سلسلہ میں رام پورا، دہلی، کلکتہ، پٹنہ اور حیدر آباد کا سفر کیا لیکن حاصل وصول کچھ نہ نکلا، مثلاً خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ایک ہفتہ حاضری کے باوجود کل سات آٹھ حدیثوں کے حوالے مل سکے ۔ وقت کی پابندی زیادہ کام سے مانع رہی ۔

ان تمام اسفار کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حوالوں کا کام اسی وقت مکمل ہوسکتا ہے جبکہ یہ کتابیں یہاں مدرسہ میں موجود ہوں ۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتابوں کا حوالہ دیا انکی تعداد چار سو سے متجاوز ہے جیسا کہ آخر میں دی گئی فہرست سے ظاہر ہے، اور وہ کتابیں بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ پندرہ، بیس اور پچیس جلدوں تک بھی انکی تعداد پہونچتی ہے، لہذا ان سب کو جمع کرنا نہایت مشکل کام ہے، کیونکہ مذکورہ بالا مقامات کی تمام لائبریریوں میں بھی وہ کتابیں سب کیا نصف بھی موجود نہیں، پھر جبکہ وہ انٹرنیشنل لائبریاں جمع نہیں کرسکیں تو ہماری کیا پونجی ۔ حالات اس موڑ پر آکر مایوس کن تھے، چونکہ میں نے یہ التزام کیا تھا کہ ہر حدیث کا حوالہ جلد وصفحہ کی قید سے ضرور لکھوں گا ۔ جہاں عربی متن حدیث نہیں ہے وہاں متن حدیث اصل کتابوں سے ضرور لکھا جائے گا ۔

احباب سے تذکرہ ہوتا تو اکثر حضرات یہ ہی فرماتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جن کتابوں سے حوالے نقل کئے تھے وہ کتابیں تو ہوں گی، ان سے نقل کر لیجئے، میں اسکے جواب میں کیا کہتا بس یہ ہی کہ جب اعلیٰ حضرت کی خود اپنی تصانیف محفوظ نہیں جنکے لئے آج ایک علمی دنیا سرگرداں ہے تو پھر اسکے علاوہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اسکے بعد سوائے افسوس کے کوئی جواب نہیں ملتا تھا ۔

اس ماحول میں بھی اللہ عزوجل کے فضل وکرم پر ہی بھروسہ رہا اور پھر ایک ایک سیٹ کر کے حاصل کیا جاتا رہا ۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خاں صاحب منانی میاں ناظم اعلیٰ جامعہ نوریہ کی معاونت کے ساتھ احباب کی توجہ اس طرف مبذول کی جاتی اور وہ اس کام کی اہمیت وافادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے

متوجہ ہوتے، رفتہ رفتہ مدرسہ کے لئے اوراس کتاب کی تخریج وتحقیق کے لئے قدر معتد بہ کتابوں کا ذخیرہ جمع ہوگیا،لیکن یہ ایک دوسال میں نہیں بلکہ مسلسل چھ سات سال کی کاوش کے بعد، یہ ہی وجہ ہے کہ جو کام دو تین سال کی مدت میں ہوسکتا تھا آج تقریباً نوسال ہونے کو آئے جب کہیں جا کر یہ مجموعہ ہم اپنے قارئین کے لئے پیش کررہے ہیں۔

کتاب کا کام اپنے اختتام کو پہنچا، اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اسکے شروع میں مبادیات حدیث،ضرورت حدیث، حجیت حدیث، تدوین حدیث، علم حدیث کن کن مراحل سے گذرا اور ارتقائی منازل سے کس طرح ہم کنار ہوا۔ان تمام چیزوں کو تفصیل سے ذکر کیا جائے،لہذا بطور مقدمہ ایک جلد اس کے لئے مختص کی گئی جس میں مذکورہ بالا چیزوں کے ساتھ محدثین کے حالات اور انکی اہم خدمات اور پھر امام احمد رضا محدث بریلوی تک سند حدیث کا تسلسل بیان کیا گیا ہے۔

آخری جلد میں پانچ فہرستیں ہیں۔

۱۔ فہرست آیات

۲۔ فہرست اطراف حدیث

۳۔ فہرست عنوانات

۴۔ فہرست مسائل ضمنیہ

اسکے بعد اس کتاب میں مروی احادیث کے پانچسو سے زیادہ راویوں کے مختصر حالات اور انکی مرویات کو نمبروار درج کیا گیا ہے،لہذا مجموعی چھ جلدیں ہوگئی ہیں۔

ان تمام مراحل سے گذرنے کے بعد اب اسکی اشاعت کا بار کون اٹھائے، یہ ایک اہم سوال تھا بہر کیف میں نے اشاعت سے پہلے کتابت کے مسئلہ پر غور کیا، چونکہ اس کتاب کی ترتیب میں شروع ہی سے ہر سلسلہ میں ایک سے سوتک کی گنتی خود ہی گننا پڑی تھی جیسا کہ گذرا لہذا یہاں بھی ایسا ہی ہوا کتابت کا کام کسی کاتب کے ذریعہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ پھر چار چھ سال اسی میں گذرتے،لہذا جدید تقاضوں کے پیش نظر کمپیوٹر پر کتابت طے پائی۔

اب مشکل یہ تھی کہ بازار سے کام کرانے کے لئے یہاں کوئی ایسا نہیں تھا کہ اتنا لمبا کام کرسکتا، پھر عموماً کمپیوٹر آپریٹر بھی عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے غلطیاں بے شمار کرتے ہیں۔لہذا چند طلبہ اور فارغین کو سینٹر پر سکھانے کا کام خود کیا، ساری سہولتیں انکے لئے فراہم کیں پھر اپنے صرف زر سے کمپیوٹر خرید کر انکو مکمل مشق کرائی جب کہیں جا کر کتابت کے لئے راہ ہموار ہوئی اور کام شروع ہوگیا۔تین لوگ کام کے لئے متعین ہوئے، دو کمپیوٹر مستقل اور کبھی تین کے ذریعہ کام ہوا جب کہیں جا کر تقریباً دس ماہ کی مدت میں فراغت ملی۔

اشاعت کے سلسلہ میں عزیز مکرم مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب منانی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ نے کافی جدو جہد کی اور میں بھی کوشاں رہا، متعدد حضرات سے رابطہ ہوا اور آخر میں قرعۂ فال مناظر اہل سنت مخیّر قوم وملت حضرت علامہ مولانا عبدالستار صاحب ہمدانی بانی وناظم اعلیٰ ادارہ اشاعت وتصنیف مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات کے نام نکلا اور آپ نے بخندہ پیشانی اس کتاب کی اشاعت کو

اپنے ذمہ لے کرنہایت خوبصورت انداز میں پیش کردیا ہے جس کو قارئین نے بچشم خود پہلے ایڈیشن میں مشاہدہ فرمایا۔ بلاشبہ یہ مولانا موصوف کا میرے اوپر عظیم احسان ہے جس کا میں نہایت ممنون ومشکور ہوں ۔فجزاه الله احسن الجزاء فی الدار الدنیا والآخرة ۔ آمین بجاه النبی الکریم علیه التحیة والتسلیم ۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ✸ لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اس کتاب کا اول وآخر پورے طور پر اس شعر کا مصداق ہے۔ جب آغاز ہوا تھا تو میں اکیلا ہی تھا لیکن منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے میرا کتنے لوگوں نے ساتھ دیا اور کس کی کیا خدمات ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ کریں۔

سب سے پہلے شریک سفر عزیز مکرم مولانا محمد مشتاق صاحب رضوی پورنوی ہیں جو کتاب کے آغاز کے ایک سال بعد جامعہ نوریہ میں بحیثیت استاذ مقرر ہوئے، کام کی نوعیت واہمیت سے متاثر ہوکر میرے ساتھ حوالوں کی تخریج میں لگ گئے، راتوں کو میرے ساتھ جاگتے اور صحاح ستہ سے حوالے نقل کراتے ۔فتاوی سے نقل احادیث میں بھی ایک رجسٹر ان ہی نے نقل کیا، پٹنہ کے سفر میں بھی میرے ساتھ رہے، وہاں بھی تن دہی سے کام کرایا، دوسال تک جامعہ میں رہے لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری، آج کل دارالعلوم گلشن بغداد رامپور میں مدرس ہیں اور نہایت کامیاب، کہنہ مشق اور لکھے پڑھے کاتب وخوش نویس ہونے کی حیثیت سے بھی ممتاز ہیں، کتابوں کے عنوان ان ہی کی خوش خطی کا مظہر ہیں۔ان کے جانے سے میں نے اس کام میں تنہائی محسوس کی، میں ان کا نہایت ممنون ہوں، مولی تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔آمین۔

دوسرے عظیم رفیق مخلص مکرم حضرت مولانا عبدالسلام صاحب رضوی نینی تالی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ کی ذات گرامی ہے، ایک سال کے وقفہ کے بعد آپ جامعہ میں تشریف لائے اور دوسرے ابتدائی و ضروری کاموں سے فارغ ہوکر میرے شریک سفر ہوگئے۔ ابواب وفصول کے جو عنوان قائم کئے گئے تھے ان سب کو آپ ہی نے نقل کیا، پھر ترتیب قائم کردی گئی تو اس کی نقل بھی آپ کے ہی ذمہ آئی، ایک ضخیم رجسٹر میں آپ نے ان سب کو نقل فرمایا اور مبیضہ کے لئے راہ ہموار فرمادی۔

اب کتاب کا مبیضہ شروع ہوا تو مبیضہ کے بعد ہر رجسٹر کو آپ نے بغور پڑھا اور بالاستیعاب اس کو دیکھا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ نتیجہ کے طور پر حذف واضافہ کیا گیا جو ضروری تھا، اٹھارہ رجسٹر مکمل آپ نے دیکھے اور میری خاطر اس طویل عمل کو برداشت کیا، پھر فہرست مسائل ضمنیہ آپ ہی نے مرتب فرمائی، کتابت کے بعد مکمل کتابت کی تصحیح آپ ہی نے کی، یہ اتنا لمبا کام تھا کہ وہ خود چاہتے تو اس وقت میں ایک ضخیم کتاب لکھ دیتے، آخر تک نہایت خندہ پیشانی سے یہ کام انجام دیتے رہے، ساتھ ہی طلبہ کو تعلیم دینا اور نہایت ذمہ داری کے ساتھ پڑھانا، ان کا یہ عمل اوقات مدرسہ کے ساتھ دوسرے اوقات میں بھی جاری رہا، نہایت کامیاب اور ہردل عزیز مدرس ہیں، میں ان کا بھی نہایت ممنون کرم ہوں، مولیٰ تعالیٰ انکے فیوض

عام فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

عزیز مکرم مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی رامپوری استاذ جامعہ نوریہ نے مجھ ہیچمداں کے سوانحی حالات قلم بند کر کے مجھے میری حیثیت سے بہت اونچا دکھانے کی مساعی کی ہیں ورنہ ''من آنم کہ من دانم'' آپ نے جزوی طور پر پروف ریڈنگ کا کام بھی انجام دیا۔

عزیز القدر مولانا محمد شکیل صاحب رضوی بریلوی استاذ جامعہ نے کتاب میں وارد آیات قرآنیہ کی فہرست تیار کی اور جزوی طور پر پروف ریڈنگ بھی کی۔ساتھ ہی چند صفحات کی معلومات مجھ فقیر سے متعلق سپرد قلم کیں۔

محترم حافظ محمد ثناء اللہ صاحب خطیبی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ اور انکے علاوہ میں ان تمام مدرسین کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے میری معاونت فرمائی، مولیٰ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

اسٹاف کے علاوہ طلبہ اور محبین نے بھی خلوص کا مظاہرہ کیا، اور محبّ گرامی قدر حضرت مولانا قاری عرفان الحق صاحب سنبھلی ناظم مکتبہ مشرق کانکرٹولہ بریلی شریف نے آخری بار نہایت لگن اور محنت کے ساتھ بعض جلدوں کو پڑھا اور تصحیح فرمائی۔ نیز محبّ مکرم حضرت مولانا توفیق احمد صاحب شیش گڈھی نے بھی بعض حصہ کے پروف ریڈنگ کی۔عزیز مکرم مولوی محمد شمشیر عالم بہاری نے کتاب کے عنوانات نقل کئے۔عزیز گرامی مولوی حافظ محمد ارشاد صاحب شیر پوری نے فہرست مآخذ حروف تہجی کی ترتیب پر نقل کی۔

طلبہ میں مولوی محمد محبوب عالم اشرفی، مولوی علاء الدین رضوی، مولوی غلام مجتبیٰ، مولوی محمد افروز عالم برکاتی سلمہم اللہ تعالیٰ متعلمین درجہ تخصص فی الافتاء جامعہ ہذا۔

مولوی محمد ذاکر، مولوی محمد فیضان، مولوی محمد مشاہد رضا، مولوی محمد عرفان الحق، مولوی محمد شکیل بریلویاں، مولوی عبد المبین سیتاپوری، مولوی محمد شاکر حسین رامپوری، مولوی نیاز محمد مرادآبادی، مولوی محمد بختیار خاں رامپوری، نے کمپیوٹر پر مقابلۂ کتاب میں تعاون کیا۔

نیز مولوی محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری متعلم جامعہ نوریہ، مولوی محمد زاہد علی شاہدی بریلوی، فارغ التحصیل جامعہ نوریہ رضویہ اور محمد تطہیر خاں رضوی پرتاپوری بریلوی سلمہم اللہ تعالیٰ نے پوری کتاب کی کمپوزنگ کی اور کمپیوٹر پر سیٹ کر کے اسکی ظاہری زینت میں چار چاند لگائے۔

مولیٰ تعالیٰ ان سب کو علم نافع اور عمل صالح کی دولت لازوال سے سرفراز فرمائے آمین۔ یہ ہے اس کتاب کی جمع و ترتیب اور کتابت وطباعت کے مختلف مراحل سے گذرنے کا پس منظر۔

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ میری اس کاوش کو سراہتے ہوئے اور ذرہ نوازی فرماتے ہوئے ہند وپاک کے جلیل القدر علماء ومشائخ نے اپنے قلم حقیقت رقم سے تقاریظ لکھیں اور اپنے تاثرات سے قارئین کو روشناس کرایا اور اس کتاب سے استفادہ کی دعوت دی۔

میں اپنے ان تمام بزرگوں کا ممنون کرم اور احسان مند ہوں کہ مجھ پر یہ خصوصی کرم فرمایا اور مجھ بے وقعت کو یہ عزت بخشی، بلاشبہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت محدث بریلوی اور مرشد برحق سیدی حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہما کا فیضان کرم ہے جو اس خاکسار کی جدوجہد کو سراہا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ کام بھی انہیں کا تھا جو اس فقیر بے توقیر سے انہوں نے لیا۔

ترتیب وتخریج کے دوران جن لائبریریوں سے استفادہ کیا

۱۔　نوری لائبریری۔

سب سے پہلے تخریج کے لئے جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کی اسی لائبریری سے استفادہ کیا گیا بلکہ پوری کتاب ہی جامعہ کی لائبریری میں بیٹھ کر مرتب ہوئی۔

آج جامعہ نوریہ رضویہ کی نوری لائبریری کتب احادیث میں منفرد ہے جامعہ کی فی الحال تین لائبریریاں ہیں۔

☆　نوری لائبریری　کتب احادیث وشروح ودیگر متفرق کتابیں۔

☆　دارالافتاء کی لائبریری۔ فتوی نویسی سے متعلق کتب فتاوی۔

☆　درسی لائبریری۔　طلبہ کے لئے درسی کتب۔

بحمدہ تعالیٰ جامعہ شب وروز ارتقائی منازل سے ہمکنار ہے، اساتذۂ جامعہ گوناگوں صلاحیتوں کے مالک ہیں، دومنزلہ عمارت تعمیر ہوچکی ہے، اسکے عقب میں رضا ہال اور پھر اس سے متصل تین بڑے کمرے تعمیری مراحل سے گذر چکے ہیں۔ بیرونی طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام جامعہ کی طرف سے ہر سال رہتا ہے، ناظم ادارہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خانصاحب منانی میاں قبلہ ہیں۔

۲۔　لائبریری الجامعۃ القادریہ۔

مدارس اسلامیہ میں الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف کی لائبریری سے بھی کافی استفادہ کا موقع ملا۔ آج کل بحمدہ تعالیٰ یہاں بھی کتابوں کا کافی ذخیرہ ہے جو بارہ تیرہ سال کی مدت میں جمع کیا گیا ہے۔

۳۔　لائبریری جامعہ نعیمیہ مرادآباد

استاذ العلماء حضرت مفتی محمد ایوب خانصاحب قبلہ کی نوازش سے اس لائبریری کی چند کتب دستیاب ہوئیں جن سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔

۴۔　لائبریری مدرسہ عالیہ رامپور۔

محبّ گرامی قدر حضرت مولانا نورالدین صاحب نظامی کی زمانہ صدارت میں آپ کی نوازش سے مدرسہ کی لائبریری سے استفادہ کیا۔ قدیم کتابوں کا ذخیرہ ہے چند کتابیں مستعار لیکر حوالے نقل کئے تھے۔

۵۔ خدابخش لائبریری پٹنہ۔

ایک ہفتہ قیام کر کے یہاں کی لائبریری سے استفادہ کیا، علم حدیث سے متعلق انواع واقسام کی کتابیں دیکھنے کا اتفاق سب سے پہلے اسی لائبریری میں ہوا، یہاں آکر ہی یہ اندازہ ہوا کہ کتابیں جدید انداز پر چھپ رہی ہیں اور مل سکتی ہیں ،ضرورت سرمایہ کی ہے۔

۶۔ رضا لائبریری رامپور۔

یہاں بھی متعدد مواقع پر جانے کا اتفاق ہوا۔ کتابوں کا عظیم ذخیرہ ہے لیکن کتابیں دیکھنے کا وقت زیادہ نہیں مل پاتا، کچھ کام لائبریری میں کیا اور کچھ کتابوں کی فوٹو اسٹیٹ حاصل کی۔

۷۔ صولت لائبریری رامپور۔

یہ لائبریری بھی قدیم طرز کی نہایت عظیم لائبریری ہے، ممبر بن جانے کے بعد یہاں سے کتابیں مل جاتی ہیں، قدیم کتابیں یہیں سے حاصل ہوئیں اور اطمینان سے قیام گاہ پر کام کرنے کا موقع ملا۔ بلکہ میرے لئے یہاں کے منتظمین نے کام کی اہمیت دیکھ کر خاص رعایت رکھی۔

میں ان تمام کتب خانوں کے منتظمین کا نہایت ممنون ومشکور ہوں۔

نیز محبّ مکرم حضرت مولانا انوار احمد صاحب خلف اوسط فقیہ ملت علیہ الرحمۃ مالک کتب خانہ امجدیہ کا بھی ممنون کرم ہوں جنکی شب وروز جدوجہد کے بعد حسین انداز میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ آخر میں مخلص وکرم فرما حضرت مولانا محمد جزیل صاحب سنبھلی کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے قیمتاً جامعہ کی لائبریری کے لئے دوبئی سے کتابوں کا وافر ذخیرہ فراہم کیا۔

دوسرا ایڈیشن:

خلاف توقع پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور قلیل مدت میں ختم ہوگیا۔ دوسرے ایڈیشن کیلئے کافی دنوں سے ارباب علم وفضل کو انتظار تھا، چونکہ پہلے ایڈیشن میں کچھ کتابت کی غلطیاں رہ گئی تھیں لھذا ازسر نو اس کو پڑھا گیا، یہ خدمت مندرجہ ذیل حضرات نے انجام دی۔

فاضل جلیل حضرت مولانا عبدالسلام صاحب رضوی مدرس جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف۔

عزیز گرامی حضرت مولینا مفتی محمد محبوب عالم مصباحی اشرفی

عزیز مکرم حضرت مولینا افروز عالم رضوی۔ فارغین جامعہ نوریہ رضویہ،

راقم الحروف نے کمپیوٹر پر تصحیح کر کے دوبارہ نکالا ہے اور پھر سے نگیٹو بنائے گئے ہیں۔ نیز سوم اور چہارم میں متن احادیث پر اعراب لگنے سے رہ گئے تھے وہ بھی لگادئے ہیں۔ اور اب اس کی اشاعت امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کی جانب سے کی جارہی ہے۔

مطالعہ کے وقت قابل لحاظ امور

۱۔ واضح رہے کہ تخریج کے سلسلہ میں جن کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں ان کتابوں میں بعض وہ بھی ہیں جو مختلف مطابع کی ہمیں دستیاب ہوئی تھیں۔ جیسے:۔

السنن للنسائی،	مکتبۂ رحیمیہ،	دیوبند
السنن للنسائی،	مکتبہ اشرفیہ	دہلی

المعجم الکبیر	مطبوعہ	عراق
المعجم الکبیر	مطبوعہ	مصر
المستدرک للحاکم،	مطبوعہ	بیروت
المستدرک للحاکم،	مطبوعہ	مصر
المسند لاحمد بن حنبل،	مطبوعہ	بیروت
المسند لاحمد بن حنبل،	مطبوعہ	مصر
السنن الکبری للبیہقی	مطبوعہ	حیدرآباد دکن
السنن الکبری للبیہقی	مطبوعہ	پاکستان
السنن الکبری للبیہقی	مطبوعہ	بیروت

اسی طرح انکے علاوہ بھی دیگر کتب مختلف مطابع کی مطالعہ میں رہیں، لہذا دونوں طرح کی کتابوں سے حوالے نقل کئے گئے ہیں۔ اگر کسی مقام پر حوالوں کا اختلاف ملے تو وہ مطابع کے اختلاف کی وجہ سے ہوگا۔ قارئین اس بات کو مد نظر رکھیں۔ حوالوں کے ضمن میں مطابع کی تفصیل دینا ایک طویل عمل تھا، بار بار تفصیل آنے سے کتاب کا حجم بڑھتا اور کوئی فائدہ نہ ہوتا، لہذا تخریج کے مآخذ و مراجع میں ان کو بیان کر دیا گیا۔ جیسا کہ گزرا۔

۲۔ حوالوں کی کثرت سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ حدیث کو متعدد طرق سے تقویت حاصل ہوتی ہے، اگر کوی صاحب کسی حدیث پر جرح ونقد کرنے کی کوشش کریں تو پہلے وہ مذکورہ تمام کتب کی جملہ اسانید پر نظر رکھیں اور پھر فیصلہ کریں۔ پھر بھی ضعیف احادیث سے کتاب خالی نہیں لیکن اکثر ان مقامات پر ہے جہاں اپنے موقف کی تائید کے لئے روایت کرتے ہیں، نہ کہ اس سے کسی عقیدہ کا اثبات اور نہ کہ حلت وحرمت کے سلسلہ میں استدلال مقصود ہے۔

۳۔ حوالوں کی کثرت اطراف حدیث کی قبیل سے ہے، لہذا ہر کتاب کے حوالہ میں راوی صحابی یا تابعی کا متحدو واحد ہونا ضروری نہیں۔

۴۔ امام احمد رضا محدث بریلوی نے بعض مقامات پر امام ترمذی کے نہج پر کسی ایک حدیث کو متعدد راویوں سے روایت کا حوالہ دیا ہے، البتہ ہم نے متن حدیث کسی ایک راوی سے ہی نقل کیا ہے، اگر سب جگہ تمام راویان حدیث کی رعایت کی جاتی تو کتاب طویل سے طویل تر ہو جاتی، بعض مقامات پر " و فی الباب عن فلان و فلان الخ، کے طرز پر یہ کام شروع کیا تھا لیکن بعد میں اسکو بھی ترک کر دیا۔

۵۔ حدیث موصول میں راوی صحابی، اور مرسل روایت میں راوی تابعی متعدد ہوتے ہیں، تو محدثین ان احادیث کو علیحدہ علیحدہ شمار کرتے ہیں۔ امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی اس طرف اپنی بعض عبارات میں اشارہ فرمایا ہے، چونکہ ہم نے صرف ایک راوی سے حدیث ذکر کی ہے لہذا اختلاف متن جو تصانیف رضویہ میں ملتا ہے جسکو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

بخاری میں الفاظ یہ ہیں۔

ترمذی میں یہ ہیں۔

ابوداؤد میں یہ ہیں۔

نسائی میں یہ ہیں۔

اگر راوی ایک ہیں تو ہم نے سب کے حوالے نیچے لکھ کر حدیث ایک ہی شمار کی ہے اور الفاظ کسی ایک کتاب کے لئے ہیں۔

اول تو حدیث متعدد حوالوں سے متعدد نہیں ہوتی جبکہ راوی صحابی ایک ہو۔ دوسرے یہ کہ اس سے کتاب کا حجم

بڑھتا جو خلاف اصول ہونے کے ساتھ طوالت کا سبب بنتا۔

۶۔ امام احمد رضا محدث بریلوی بعض مقامات پر چند کتب حدیث سے الفاظ التقاط کر کے ایک حدیث بنا دیتے ہیں، لہذا کسی ایک کتاب میں بعینہ ان الفاظ کا ہونا ضروری نہیں۔

۷۔ بعض مقامات پر روایت بالمعنی بھی کرتے ہیں اور اسکا حق بلاشبہ آپ کو حاصل تھا۔

۸۔ مکرر احادیث کو حذف کر دیا گیا ہے پھر بھی بعض مقامات پر مختلف ابواب کے تحت کچھ احادیث آ گئی ہیں۔
ایسی احادیث کی تعداد نہایت قلیل ہے، اگر تمام احادیث مکررہ کو لکھا جاتا اور ہر راوی سے علیحدہ روایت لی جاتی، یا اختلاف الفاظ سے حدیث علیحدہ شمار کی جاتی تو ایک اندازے کے مطابق احادیث کی تعداد دس ہزار سے کم نہ ہوتی۔

۹۔ کثیر احادیث وہ ہیں جن کے متون نقل کرنے کی اعلی حضرت کو ضرورت پیش نہ آئی، ہم نے جدوجہد کر کے ایسی تمام احادیث کے متون نقل کئے ہیں اور پھر ترجمہ اسکے ساتھ لکھ دیا ہے۔ بعض جگہ متن کے مقابل جزوی طور پر ترجمہ کا اختلاف نظر آئے تو اس کو اسی طرز پر محمول کریں، نسخوں اور طرق کے تعدد سے معمولی ردوبدل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

پوری کتاب میں صرف ایک حدیث ایسی ہے جسکا متن مجھے نہیں مل سکا اسکے لئے بیاض چھوڑ دی گئی ہے کہ اگر کسی صاحب کو وہ متن مل جائے تو اپنے نسخہ میں تحریر کر لیں اور ہمیں مطلع فرمائیں، ہم شکریہ کے ساتھ آئندہ ایڈیشن میں شائع کر دیں گے۔

۱۰۔ بعض جگہوں پر امام احمد رضا بریلوی نے موقع کے مناسبت سے حدیث کا صرف ایک جملہ نقل کر دیا تھا، ہم نے ایسی احادیث اکثر مقامات پر پوری لکھی ہیں تا کہ ہمارے قائم کردہ عنوان پر مکمل روشنی پڑ جائے، اور قارئین کو دیگر ضروری معلومات بھی فراہم ہو جائیں۔

۱۱۔ بعض جگہ ایسا بھی ہے کہ حدیث نقل فرما کر بقیہ کی طرف مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں، نیز کبھی اس طرز کی دوسری احادیث کی طرف رغبت دلاتے، لہذا ایسی احادیث بھی نقل کر دی گئی ہیں۔

تقاریظ

مشائخ عظام وعلمائے کرام

تقاریظ

علماء ومشائخ

تصدیق انیق

امین ملت شہزادۂ احسن العلماء حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں صاحب قبلہ
مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و علی الہ و صحبہ اجمعین ۔

اس فقیر برکاتی سے علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی مدظلہ نے فرمائش کی کہ ان کی کتاب "جامع الاحادیث" پر چند سطریں لکھ دوں۔ میں آج ہی سہ پہر کو پردیس کے لئے روانہ ہو رہا ہوں لیکن دل نہ مانا کہ علامہ کی محبت بھری فرمائش کو معرض التوا میں ڈالوں۔ سو یہ چند ٹوٹی پھوٹی سطریں حاضر ہیں۔

"رضویات" کی ضمن میں "جامع الاحادیث" اکیسویں صدی کی پہلی مہتم بالشان تصنیف ہے، چھ جلدوں پر مشتمل اس تصنیف لطیف کے مندرجات مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حدیث دانی پر دال ہیں۔ مصنف محترم حضرت علامہ محمد حنیف خاں قادری برکاتی رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف کے اوقات میں اللہ تبارک تعالیٰ نے کتنی برکت عطا فرمائی کہ پہلے تو تقریباً چار ہزار احادیث کا مطالعہ بنظر غایر فرمایا۔ پھر انکو فقہ کے ابواب کی ترتیب میں سلیقے سے سجایا۔ پھر ایک ایک حدیث کے سلسلہ میں بیش از بیش حوالوں کا التزام فرمایا۔ بیشتر احادیث کا ترجمہ فرمایا۔ جہاں عربی متن نہ تھا، وہاں متن نقل کرنے کا انتظام فرمایا۔ صرف اسی پر قناعت نہ کی بلکہ مجدد اعظم کی دیگر تصانیف میں جہاں جہاں احادیث کا ذکر دیکھا ان احادیث کو متعلقہ احادیث کے شانہ بشانہ درج کرنے کے ساتھ ساتھ ایک مبسوط و مفصل مقدمہ بھی تحریر فرما دیا جس میں علم حدیث کے مختلف عناصر کے بارے میں شافی اور کافی اطلاعات بہم کردی ہیں۔

حاسد اور مخالف کے ذریعے کی گئی تنقیص بھی کیسے کیسے گل کھلاتی ہے۔ مولانا علی میاں ندوی نے اپنے والد مولانا عبد الحئی کی کتاب "نزہۃ الخواطر" میں اعلی حضرت قدس سرہ کی شان گھٹانے کے

سلسلے میں ایک جملہ یہ بھی لکھا تھا:۔

”قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر“

یعنی امام احمد رضا کی اہلیت حدیث وتفسیر میں بہت کم تھی۔حاسد اعلی حضرت کے جواب میں محبّ اعلی حضرت نے پانچ لفظی تنقیصی جملے کے بدلے بفضلہ تعالیٰ چھ جلدیں قلم بند فرمادیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حدیث دانی کی تنقیص کے جواب میں صرف یہ دعوی بھی کافی ہوتا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کی سند علم حدیث میں ہندوستان میں سب سے بڑے خانوادے سے عطا ہوئی تھی۔یعنی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی عطا کی ہوئی سند حدیث امام اہل سنت کو اپنے پیرومرشد حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک وسیلہ سے ملی۔لیکن دعوی بہر حال دلیل کا محتاج ہوتا ہے اور امام اہل سنت قدس سرہ کے علم حدیث پر دلیل کی یہ چھ روشن شمعیں امام اہل سنت کے چاہنے والوں کی علمی محفلوں میں انشاء اللہ رہتی دنیا تک اجالا پھیلاتی رہیں گی۔ یہ فقیر قادری دعا گو ہے کہ راہ بھٹکے حاسدین کے لئے یہ شمعیں اندھیرے راستے کی مشعلیں بن جائیں تاکہ وہ بھٹکے ہوئے سیدھے راستے پر آسکیں۔

جدید علوم کی دنیا میں جب کسی اہم موضوع پر کام کیا جاتا ہے تو باقاعدہ پروجیکٹ بنتا ہے۔ اس میں صرف ہونے والے اخراجات کا تخمینہ تیار ہوتا ہے۔کئی اصحاب علم پر مشتمل ٹیم بنائی جاتی ہے۔ وقت مقرر کیا جاتا ہے۔حوالے کی کتابوں کا انبار لگایا جاتا ہے۔سکون کے ساتھ تصنیفی کام کرنے کے لئے ایرکنڈیشن کمرے فراہم ہوتے ہیں۔ ان تکلفات کے بعد تب اکثر وقت معین کے بعد ایک کتاب منصۂ شہود پر آتی ہے۔علامہ محمد حنیف خاں رضوی برکاتی پر صد ہزار آفریں کہ انہوں نے اکیلی جان پر اتنا عظیم الشان تحقیقی وتصنیفی کارنامہ انجام دیا۔سبحان اللہ وماشاء اللہ۔

اس فقیر برکاتی نے ایک بار والد گرامی حضور احسن العلماء قدس سرہ سے عرض کیا کہ ہمارے اکابر علماء کرام کتنی ضخیم اور مفید کتابیں لکھتے ہیں، اگر کسی یونیورسٹی میں وہ کتاب داخل کردیں تو انہیں پی۔ایچ۔ڈی۔کی ڈگری مل سکتی ہے۔والد گرامی نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اکابر علماء کرام تو اپنی ذات میں چلتی پھرتی یونیورسٹیاں ہیں انہیں ڈگریوں سے کیا غرض۔ یہ تو محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسرور ہیں اور اسی سرور کو اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

امام اعظم حضرت ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام غزالی اور بعد کے محدثین میں حضرت محدث سورتی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیث دانی پر بھی ماضی میں بہت حملے کیئے گئے اور ارباب علم نے انکے منھ توڑ جواب دیئے، لیکن امام احمد رضا کے علم حدیث پر حملے کے جواب میں علامہ محمد حنیف صاحب مدظلہ نے جیسا مبسوط، مفصل اور مدلل جواب دیا وہ لاجواب ہے اور بہت ہی امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔

یہ فقیر قادری جملہ احباب اہل سنت سے التماس کرتا ہے کہ اس تصنیف کا شایان شان استقبال ہو، تا کہ ہم سب اس شجر ثواب کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھنے کا حق حاصل کریں جس کا بیج علامہ موصوف نے بویا ہے۔ مولی تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ علامہ محمد حنیف خاں رضوی برکاتی کو دارین میں اس خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ اور ایسا انتظام فرمادے کہ محشر کے دن میزان عمل کے نیکیوں کے پلڑے میں ''جامع الاحادیث'' ملاحظہ فرما کر سرور کائنات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دست مبارک اٹھا کر رب کائنات جل جلالہ کے حضور میں صاحب ''جامع الاحادیث'' کے لئے شفاعت کا ارشارہ فرمادیں۔ آمین بجاہ الحبیب الامین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ڈاکٹر سید محمد امین

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

۱۷/ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

تصدیق جلیل

صدر العلما معتمد حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی محدث بریلوی شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مولانا محمد حنیف خانصاحب سلمہ صدر مدرس جامعہ نوریہ رضویہ موجودہ دور کے علماء میں ممتاز شخصیت کے مالک ہیں، درس وتدریس کی مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا مشغلہ بھی بحمداللہ قائم ہے، پیش نظر کتاب سے پہلے بھی آپ نے متعدد کتب تصنیف یا تالیف فرمائیں جو اہل علم اورعوام میں مقبول ہوئیں، مختلف مقالے ومضامین بھی آپ نے سپرد قلم کئے جن سے انفرادیت کی شان نمایاں ہے۔ پیش نظر کتاب اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتب ورسائل خصوصاً فتاوی رضویہ کی بارہ جلدوں میں روایت کردہ احادیث کریمہ کا مجموعہ ہے جس میں تقریباً چار ہزار احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنی احادیث کو اعلحضرت کی تصانیف سے صرف جمع کرنا ہی بہت بڑا کام ہے جو اکیلے ایک ایسے آدمی کو انجام دینا دشوار ہے جو تدریسی خدمات بھی انجام دیتا ہو، کسی دارالعلوم کے نظم ونسق اور انتظامی امور کی ذمہ داری بھی اٹھائے ہوئے ہو نا کہ اس پر مزید یہ کہ ان سب احادیث کو کتب احادیث سے مطابق کرنا، ان کی سندیں جمع کرنا، ان پر کتب حدیث اور تصانیف امام احمد رضا سے بے شمار فوائد جو تصانیف امام اور فتاوی میں موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے یکجا کرنا کتنا بڑا کام ہے، اس کے لئے کتنے وقت اور محنت کی ضرورت ہے، اس کا اندازہ وہی کرسکتا ہے جو اس منزل سے گزر چکا ہو یا گزر رہا ہو۔ بہرحال میرے خیال میں یہ ایک عظیم خدمت ہے جو مولانا حنیف صاحب نے انجام دی۔ میں دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسکی بہتر سے بہتر جزا دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد تحسین رضا غفرلہ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

تصدیق جلیل

تاج الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی

قائم مقام حضور مفتیٔ اعظم ہند مرکزی دارالافتاء بریلی شریف،

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الكريم و آله و صحبه اجمعين

کتاب مستطاب ''جامع الاحادیث'' کے چند صفحات پڑھوا کر سنے طبیعت بہت خوش ہوئی، فاضل مصنف نے ان تمام احادیث کو جنہیں اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ نے فتاوی رضویہ ومختلف تصانیف میں ذکر فرمایا ہے ان کو اپنی اس کتاب میں یکجا کر دیا ہے اور سہولت کے لئے ان احادیث کے مراجع و مآخذ بھی لکھ دئے ہیں، اس کتاب سے امید ہے کہ عظیم فائدہ پہونچے گا اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وسعت اطلاع اور فن حدیث میں مہارت تامہ پر روشنی پڑے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور ان کی کتاب کو قبول عام بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر اختر رضا قادری ازہری

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

✸✸✸✸✸✸✸✸✸
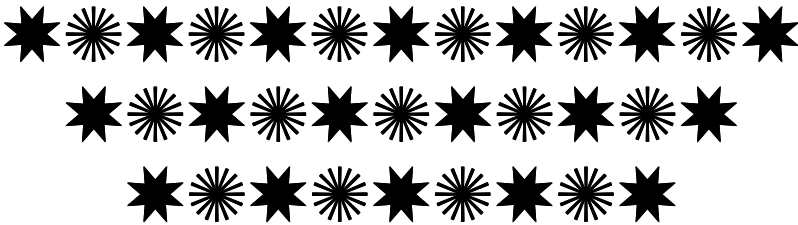
تقریظ بے مثیل

بحرالعلوم استاذ العلما حضرت علامہ مفتی **عبد المنان** صاحب قبلہ مدظلہ العالی
شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجدد دین وملت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیشتر کتابیں یوں تو سوال و جواب کی صورت میں ہوتی ہیں جن کا تعلق فقہ اسلامی کی ایک شاخ فتاوی سے ہے، لیکن اس کی تفصیل میں اترا جائے تو اس میں مختلف علوم وفنون کا ایک خزانہ پنہاں ہوتا ہے۔

مثلاً آپ کی ایک کتاب نماز جمعہ کی اذان ثانی کے موضوع پر ہے، اس مین لفظ ''بین یدیہ'' کے معنی کی وضاحت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں، ''اس لفظ کی تفصیل حاضر وشاہد سے کی جاتی ہے'' پھر اس لفظ کے محل وقوع اور مواضع استعمال کے سلسلہ میں قرآن عظیم سے شہادتیں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں نے تتبع اور تلاش سے قرآن عظیم میں ۳۸ر جگہ اس لفظ کو پایا جن میں ۲۰ر مقامات پر اس لفظ کی قرب پر کوئی دلالت نہیں۔ اور ایک جگہ اپنے حقیقی معنی قرب کے کیلئے آیا ہے۔ (یعنی دونوں ہاتھوں کے درمیان) اور ۱۷ر جگہ قربت کے معنی کے لئے آیا ہے مگر ان معنی قرب میں بھی تفاوت عظیم ہے کہ اتصال حقیقی سے پانچ سو برس کی راہ تک کے لئے یہ لفظ بولا گیا ہے۔'' پھر تفسیر، لغت، اور محاورات سے ۷/۸ صفحات میں اس کی توضیح وتعین فرمائی ہے، اور ثبوت فراہم کئے ہیں تو اس مسئلہ میں تحریر کا موضوع ایک خالص فقہی مسئلہ ہے، لیکن قرآن عظیم کی اڑتیس آیتوں کی توضیح تفسیر میں آپ نے علوم وفنون کے جو دریا بہائے ہیں یہ بحثیں پڑھ کر قرآن عظیم سے شغف رکھنے والوں کی روح جھوم اٹھتی ہے۔ ایک دوسری کتاب ''المبین ختم المبین ختم النبیین'' میں آیت مبارکہ خاتم النبیین پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں اور تین پیغمبروں کا ذکر مبہم طریقہ پر ہوا ہے، اور تیس آیتیں ایسی ہیں جن میں رسول کا ذکر بطور استغراق ہوا ہے اور سات آیتیں ایسی

ہیں جہاں انبیائے سابقین کا ذکر بصیغہ جنسیت ہوا ہے اور ایسے چھ مقامات ہیں جہاں رسولوں کا بے قید وعموم ذکر ہوا ہے۔ ملخصا‘‘

مذکورہ بالا توضیحات کی روشنی میں آیت مبارکہ ’’ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین‘‘ کے الف لام کی تحقیق یہ سب قرآن عظیم کی آیت مذکورہ پر آنکھیں روشن کرنے والے تفسیری مباحث ہیں۔

آیت ممتحنہ کی توضیح میں اور اس کے پس منظر میں مسئلہ ترک موالات پر سینکڑوں صفحے کا ایک مکمل رسالہ آپ کے حقیقت نگار قلم کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

یہ اور اعلیحضرت کی تحریریوں کے انبار میں اس موضوع سے متعلق بے شمار مواد ملے گا جسے ترتیب اور سلیقہ سے ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کر دیا جائے تو یہ ایک وقیع تقریری وثیقہ ہوگا جس میں ریسرچ اسکالروں کے ساتھ عام مسلمانوں کا بھی بھلا ہوگا۔

اسی طرح اذان میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے پھر انہیں آنکھوں سے لگا لینے پر آپ نے ایک ضخیم رسالہ ’’منیر العین‘‘ تحریر فرمایا۔ اصل موضوع اس کا بھی ایک مسئلہ فقہی ہے لیکن سو صفحات پر پھیلے ہوئے تیس افادوں میں ’’اصول حدیث‘‘ کے قواعد وضوابط کا دل افروز بیان ہے۔

’’الہادی الحاجب‘‘ کا موضوع تو غائب کی نماز جناہ ہے۔ لیکن اس میں بھی ’’اصول حدیث‘‘ پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

آپ کے ایک رسالہ کا نام ’’حاجز البحرین‘‘ ہے جس کا موضوع دو وقتوں کی نماز ایک ہی وقت میں جمع کرنے کا حکم ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں فریق کا مستدل احادیث رسول اور فرمان خداوندی ہے۔ اس لئے بات حدیث دانی کی چل نکلی ہے، تو وہ پوری کتاب غیر مقلد صاحبان کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی کی بوالعجبیوں کا زعفران زار بن گئی ہے۔ ان کے علاوہ ’’الہادی الکاف، الفضل الموہبی، مدارج طبقات الحدیث‘‘ وغیرہ اصول حدیث کے فن میں مستقل تصنیفیں ہیں۔

اگر ان سب حدیثی مباحث اور اس کے علاوہ آپ کے فتاوی اور مصنفات میں بکھرے ہوئے ہزارہا متفرق مضامین کو بھی ہنرمندی اور سلیقہ سے ترتیب دیکر شائع کیا جائے تو

اصول حدیث کا ایک مستند ذخیرہ ہوگا، بالخصوص حنفی اصول حدیث کی برتری کا ایک نشان اعظم۔

فن کلام میں ''المستند المعتمد'' جملہ مسائل کلامیہ پر اور ''سبحن السبوح'' مسئلہ کذب باری پر''الدولۃ المکیۃ'' مسئلہ علم غیب مصطفیٰ پر''سلطنۃ المصطفی'' آپ کے اقتدار واختیار پر'' الامن والعلی'' آپ کے خداداد فضل وکمال پر'' حیاۃ المواتـ'' سماع موتی پر۔آپ کی مستقل کتابیں ہیں۔اگر جملہ مسائل کلامیہ پر اعلیٰ حضرت کی تمام تحریروں کا استقصاء کیا جائے تو فن عقائد وکلام پر ایک عظیم دستاویز تیار ہو جائے گی۔

یونہی ہزارہاں اوراق پر پھیلی ہوئی آپ کی تحریوں میں بیشمار احادیث کریمہ کی فصل بہار اور خوشبوئے مشکبار ہے اور جلوہ ہائے ضیابار کی چاندنی پھیلی ہوئی ہے۔عرصہ سے مجھے خیال آتا رہا کہ ایسی تمام حدیثوں کا ایک مجموعہ فقہی ترتیب پر جمع کردیا جاتا تو افادہ بڑھ جاتا اور استفادہ سہل وآسان ہو جاتا۔کئی اہل قلم سے درخواست بھی کی لیکن بات درخوار اعتناء نہیں ہوئی۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی زید مجدہم استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف دار العلوم اشرفیہ مبارک پور کے طالب علم رہے ہیں اور اس زمانہ میں میں اشرفیہ میں مدرس تھا، اس رشتہ سے وہ مجھے اپنا استاذ کہتے اور گنتے ہیں، یہ ان کی سعادت اور نیک بختی ہے۔ ان سے بھی میں نے مجموعہ احادیث کی گزارش کی تھی، انہوں نے کام شروع کردیا اور میرے لئے یہ کام بے حد خوشی کا باعث ہوا اور ان کے لئے خوش بختی کا، کہ قدرت نے اس کارخیر کا قرعۂ فال ان کے نام ڈالا، واللہ العظیم یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مبارک ومسعود کام کی توفیق بخشی۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

فیضان محبت عام تو ہے عرفان محبت عام نہیں

اور دوسرے خوش قسمت عالی جناب حضرت مولانا عبد الستار صاحب ہمدانی پور بندر گجرات ہیں جو اس صحیفہ گرامی کو اہل اسلام تک پہونچانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔حدیث شریف میں ہے:۔

لا حسد الافی الاثنین ،رجل اعطاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق۔

و رجل اعطاه الله الحكمة فيقضى بها و تعلمها ۔ (بخاری شریف، کتاب العلم)

دنیا میں دو باتیں ہی قابل رشک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو مال دیا پھر اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے پر مسلط کر دیا، اور دوسرا جسے علم دیا جس سے وہ حق فیصلہ کرتا ہے اور اسکی لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔

میرے استاذ حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ کسی کو مال و دولت عطا کرے، لیکن اس سے بھی بڑی بہت بڑی مہربانی یہ ہے کہ اس مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کا حوصلہ بخشے۔ الحمد للہ کہ ہمدانی صاحب پر اللہ تعالیٰ کی اس بہت بڑی مہربانی کا بھرپور سایہ۔ آپ اعلیحضرت کی کتابوں کی اشاعت پر عظیم سرمایہ خرچ کرنے کا بیڑا اٹھا چکے ہیں۔

حضرت مولانا حنیف صاحب نے اس کتاب کی تیاری میں غیر معمولی محنت صرف کی ہے۔ خیال فرمایئے۔ تقریباً ۳۷۰۰ حدیثوں کو اتنے ہی صفحات سے غور وخوص کے ساتھ پڑھنا یہ بھی اہم کام ہے۔ بعض حضرات کا تو پڑھنے سے ہی جی گھبراتا ہے۔ پھر حدیثوں کو یونہی کیف ما اتفق نقل نہ کرنا بلکہ غور وفکر سے اسکو ابواب فقہیہ کے تحت نقل کرنا، یہ پڑھنے سے بھی زیادہ اہم کام ہے کہ بعض حضرات پڑھ تو لیتے ہیں لیکن انہیں سلیقہ کے ساتھ نقل کرنے میں بخار چڑھ جاتا ہے۔ اس طرح صفحات کو مرتب کرنا کتنا زہرہ گداز کام ہے۔

آج کل حوالوں کی تخریج کا بھی رواج ہے۔ مولانا نے اس کا بھی التزام کیا ہے، چلئے اچھا کیا یہ بھی اہم کام ہے لیکن ایک دو کتابوں کا حوالہ نقل کر دیتے تو تصحیح نقل کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاتے، مگر مولانا نے تو حد کر دی ایک ایک حدیث کے حوالہ میں دس دس پندرہ پندرہ کتابوں کو صفحات اور جلدوں کی قید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اللہ اللہ کیا جان توڑ کوشش کی ہے، کہ دیکھنے والوں کا دم پھولنے لگے۔ ہم پر بھی یہی کیفیت طاری ہوئی، مگر یہ سوچ کر طبیعت خوش ہوگئی کہ یہ جاں گسل منزل گزر چکی ہے اور مولانا فتح وکامرانی سے ہر ہر منزل کو طے کر چکے ہیں۔ دل باغ باغ ہو گیا اور زبان پر یہ مصرع آ گیا۔

ع سبحان اللہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ابھی اس مرحلہ پر ہم خوب مسرور بھی نہ ہو پائے تھے کہ حوالہ کی کتابوں پر نظر پڑی، یا

اللہ یہ لاکھوں روپے کی کتابیں مولانا نے کہاں سے فراہم کیں جن سے حدیثوں کے حوالے فراہم ہوئے ہیں، جن میں کتنی کتابوں کے نام سے کان آشنا نہ تھے۔ الحمدللہ کہ مولانا نے اس مشکل پر بھی قابو پالیا تھا۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ حراساں نہ شود

دیکھا جائے تو ایک طرح سے کام مکمل ہوگیا تھا مگر مولانا کا حوصلہ ہر منزل پر پہونچ کر نئے افق کی تلاش میں رواں دواں ہوجاتا ہے۔ بقول کسے:۔

جنوں کی کوئی منزل ہی نہیں ہے
یہاں ہر گام گام اولیں ہے

اصل کتاب میں بہت ساری حدیثوں کا ترجمہ نہیں تھا، یا موقع کی مناسبت سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ترجمہ لکھا اور اصل عربی متن تحریر نہیں کیا تھا۔ ان سب احادیث کو اصل کتابوں سے نقل کر کے ترجمہ ان کے ساتھ ضم کردیا ہے جو نہایت دشوار گزار مرحلہ تھا۔ ایسا دو چار جگہ نہیں بلکہ پوری کتاب میں پانچ چھ سو مقامات پر ہے جسے مولانا نے مکمل کردیا اور اس پر امتیاز کی علامت بھی لگادی یعنی ''۱۲م''

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں کے انبار میں جہاں جہاں احادیث کے مضمون سے متعلق کوئی تحریر ملی، اسکو متعلقہ حدیثوں کے ذیل میں درج کردیا جس سے کتاب کی افادیت میں بے پناہ اضافہ ہوگیا۔ اور جس سے عوام وخواص دونوں ہی حسب استعداد استفادہ کرسکیں گے۔ اس پر مستزاد یہ کہ کتاب پر ایک مبسوط مقدمہ تحریر کیا جس میں احادیث نبوی کا تعارف، اس کی استنادی حیثیت سے بحث، مستشرقین کے شبہات کے مفصل جوابات، تدوین حدیث اور اس کی حفاظت اور روایت کی تاریخ، خادمان حدیث ائمۂ مجتہدین اور ائمۂ احادیث کی سوانح حیات، الغرض اس کتاب کی تزئین وتکمیل میں مولانا سلمہ نے اپنی تمام توانائیاں صرف کیں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور مقبول انام بنائے، اور مرتب کو دارین میں بہتر جزا دے۔ آمین

عبدالمنان اعظمی
شمس العلوم گھوسی مئو (یوپی)
۷/ مئی ۲۰۰۱ء ۱۲/ صفر ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی مدظلہ العالی
بانی وناظم مرکز تربیت افتاء وارشد العلوم اوجھا گنج بستی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد يا الله و الصلوة و السلام عليك يا رسول الله !

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا برکاتی محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کو بہت سے علوم وفنون کے ساتھ حدیث شریف میں بھی بصیرت کاملہ اور مہارت تامہ حاصل تھی۔ اسی لئے آپ کے مجموعہ فتاوی کی بارہ ضخیم جلدوں میں اور انکے علاوہ دیگر تصانیف میں احادیث کریمہ کثرت سے پائی جاتی ہیں جو زینت فتاوی اور بنائے استدلال ہیں۔

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی زید مجدہم صدرالمدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف نے انہیں جمع کیا تو ان کی کل تعداد ۳۶۶۳ (تین ہزار چھ سو ترسٹھ) ہوئی جو تقریباً دوسو کتب احادیث کے حوالوں سے تحریر ہیں۔ لیکن اعلی حضرت کے زمانہ میں صرف کتب احادیث کے نام حوالے میں لکھ دینا کافی سمجھا جاتا تھا اس کے ساتھ جلد وصفحہ تحریر کرنے کا رواج نہیں تھا۔

حضرت مولانا نے اس اہم اور جاں گداز کام کے لئے تقریبا دولاکھ روپے کی کتب احادیث جمع کیں، علاوہ ازیں رامپور جا کر رضا لائبریری، اور صولت لائبریری سے حوالے نقل کئے اور ایک ہفتہ پٹنہ میں رہ کر خدا بخش لائبریری سے استفادہ کیا اور ہر حدیث کے محولہ کتاب کا جلد وصفحہ درج کیا، جو حدیثیں جتنی کتابوں میں مل سکیں ان سب کا نام جلد وصفحہ کے حوالوں کے ساتھ تحریری کیا یہاں تک کہ بعض احادیث پر ۳۵، ۴۰ کتابوں کا حوالہ بھی نظر سے گذرا، یہ کام نہایت محنت طلب ہوتا ہے، جن حضرات کا اس سے سابقہ پڑا ہوگا وہ خوب جانتے ہونگے کہ بعض اوقات ایک حوالہ ملنا بھی مشکل ہوجاتا ہے اور یہاں تو حوالوں کی کثرت ہے اور پوری

کتاب میں اس کا التزام ہے جس کے ذریعہ اس مجموعہ احادیث کا وزن کافی بڑھ گیا ہے۔

کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں امام احمد رضا قدس سرہ کے افادات بکثرت لکھے گئے ہیں جن سے حدیث فہمی میں کافی مدد ملے گی اور ان احادیث کی مطابقت آسان ہوجائے گی جن کو معاندین متعارض قرار دے کر صرف اپنے مطلب کی احادیث سے نفس پرستی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل میں بعض جگہ امام احمد رضا قدس سرہ کے قلم سے وہ تمام شکوک وشبہات ختم ہوگئے ہیں جن کو مخالفین ایک عرصہ سے اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔

اس کتاب میں قارئین کی آسانی کیلئے چار فہرستیں مرتب کی گئی ہیں جو اس طرح ہیں۔

فہرست آیات قرآنیہ۔ فہرست عناوین۔ فہرست مضامین۔ فہرست اطراف حدیث بترتیب حروف تہجی۔

غرض کہ حضرت مولانا نے بڑی عرق ریزی اور جاں سوزی کے ساتھ مکمل فتاوی رضویہ اور اعلی حضرت کی جملہ تصانیف متداولہ مطبوعہ اور قلمی دونوں سے ساری احادیث کو زیر نظر کتاب میں اس طرح جمع کردیا ہے کہ تھوڑے سے وقت مین ان سب سے استفادہ بہت آسان ہوگیا ہے۔ اس عظیم خدمت دین پر وہ لائق صد مبارک باد اور قابل ہزار تحسین ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل آپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے، بہار شریعت کی احادیث کریمہ کو بھی عربی عبارت کے ساتھ اسی طرح ترتیب کی توفیق رفیق بخشے اور آپ کی ساری مذہبی خدمات کو قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد الامجدی

مہتمم مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج ضلع بستی

۳؍ربیع النور ۱۴۲۲ھ

نوٹ:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس دن یہ صفحہ کمپیوٹر سے نکالا گیا اسی دن یعنی ۳؍جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ بروز جمعرات دن گزار کر شب میں ۱۲ بجے آپ کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولیٰ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

تقریظ دلپذیر

رئیس القلم زینت مسند تدریس حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم صاحب قبلہ شرف قادری مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین

اما بعد!

پاک و ہند کے فقہاء اور محدثین میں علم و تحقیق کے اعتبار سے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کوہ ہمالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قدر جامع العلوم، وسیع النظر اور کثیر التصانیف اور متبحر ان کے دور سے لیکر آج تک کوئی دوسرا عالم نظر نہیں آتا۔ طرق حدیث، مراتب احادیث، اسماء الرجال، فقہ کے متون، شروح اور حواشی پر ان کی نظر اتنی وسیع ہے کہ انکی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے بڑے بڑے علماء حیران رہ جاتے ہیں، عموماً کسی بھی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں تو پہلے قرآن پاک کی آیات سے پھر احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں، اس کے بعد ائمہ مجتہدین اور فقہاء اسلام کے ارشادات پیش کرتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ کی تقلید کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

فتاوی رضویہ فقہ حنفی کا انسائکلو پیڈیا تو ہے ہی، اس میں احادیث مبارکہ کا بڑا ذخیرہ بھی محفوظ کر دیا گیا۔ ضرورت تھی کہ فتاوی میں پیش کردہ احادیث کو الگ جمع کر کے مرتب کیا جاتا، ملک العلماء مولانا علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ (والد ماجد ڈاکٹر مختار الدین وائس چانسلر مولانا ظفر الحق یونیورسٹی، پٹنہ) نے اس پہلو پر کام کیا تھا اور صحیح بہاری کے نام سے چھ جلدیں مرتب کی تھیں جس میں فتاوی رضویہ کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے بھی احادیث شمار کی تھیں، اس کی دوسری جلد حضرت ملک العلماء کی کوشش سے چھپ گئی تھی، پہلی جلد چھپنے والی ہے۔

۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں فاضل علامہ مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری زید علمہ وعملہ مدرس جامعہ رضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج فرخ آباد، یوپی کی سالہا سال کی محنت کے نتیجے میں تیار ہونے والی کتاب ''امام احمد رضا اور علم حدیث'' کے نام سے رضوی کتاب گھر، دہلی نے تین جلدوں میں شائع کی ہے، جبکہ اس کی چوتھی جلد عنقریب طبع ہونے والی ہے۔

پیش نظر کتاب ''المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ، جامع الاحادیث'' کے نام سے آپ کے سامنے ہے جو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساڑھے تین سو تصانیف سے انتخاب کردہ احادیث پر مشتمل ہے، اس میں چار ہزار کے قریب احادیث جمع کی گئی ہیں اور یہ کتاب بڑے سائز کے تقریباً چار ہزار صفحات اور چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

یہ عظیم الشان کارنامہ فاضل اجل مولانا علامہ محمد حنیف خاں مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف نے انجام دیا ہے۔ وہ بجا طور پر صد ہزار ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں، ان کا یہ کام کئی پہلوؤں سے امتیازی شان کا حامل ہے۔ مولائے کریم جل مجدہ العظیم انہیں دارین میں اجر جمیل عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کیلئے مفید کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جامع الاحادیث کی چند امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ احادیث کو ابواب فقہی کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔

۲۔ احادیث کے مآخذ بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے بعض احادیث کے دس بیس حوالے دئے گئے ہیں اور یہ بجائے خود بڑی محنت اور تحقیق کا کام ہے۔

۳۔ جن احادیث کا ترجمہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کیا ہے تلاش کر کے وہی ترجمہ لکھا گیا ہے۔

۴۔ احادیث کے جو فوائد امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ حدیث کے تحت بیان کر دئے گئے ہیں۔

۵۔ احادیث مبارکہ کے کلمات طیبات کی جو شرح امام احمد رضا بریلوی نے فرمائی ہے اس

کا خلاصہ حدیث کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

۶۔　جس حدیث پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے تفصیلی گفتگو کی ہے اس کے تحت بحث کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے۔

۷۔　جگہ جگہ یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ حدیث صحیح ہے یا حسن۔

۸۔　حدیث کے راویوں کے مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔

۹۔　مقدمہ میں تدوین حدیث، تاریخ حدیث اور اصول حدیث نیز علم حدیث میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے مقام ومرتبہ پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

آخر میں تین فہرستیں دی گئی ہیں۔

(۱)　عنوانات

(۲)　مسائل ضمنیہ

(۳)　احادیث کے عربی متن کی حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست۔

مختصر یہ کہ ''جامع الاحادیث'' حدیث شریف کا قابل قدر اور عوام وخواص کے لئے مفید مجموعہ تیار ہو گیا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کا شایان شان استقبال کیا جائے اور درجہ حدیث کے طلباء اور اساتذہ کے لئے اس کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے۔

فاضل علامہ مولانا محمد حنیف خاں مدظلہ کا یہ کارنامہ علمی، تحقیقی اور بنیادی نوعیت کا کام ہے اس کی جتنی بھی پزیرائی کی جائے کم ہے۔ رب کریم بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی سعی جمیل کو قبول فرمائے اور انہیں دونوں جہاں میں ثواب عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

استاذ الحدیث الشریف جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور، پاکستان　　۲۳؍شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ/ ۲۰؍نومبر، ۲۰۰۰ء

عرضِ ناشر

مناظر اہل سنت حضرت مولانا عبد الستار صاحب ہمدانی مدظلہ العالی
ناظم مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حدیث یعنی حضور اقدس، جان ایمان ﷺ کا (۱) قول، یا (۲) فعل، یا (۳) حال، یا (۴) تقریر۔ یعنی حضور اقدس ﷺ نے (۱) کچھ ارشاد فرمایا ہو، یا (۲) حضور اقدس ﷺ نے کوئی فعل کیا ہو، یا (۳) حضور اقدس ﷺ سے کسی حال میں پائے گئے ہوں، یا (۴) حضور اقدس ﷺ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ کہا یا کوئی فعل کیا اور حضور اقدس ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔

دین اسلام کے تمام اصولی وفروعی احکامات کا دارومدار قرآن مجید اور احادیث کریمہ پر ہی ہے۔ حالانکہ اجماع امت اور قیاس سے بھی احکامات کا استخراج واستنباط کیا جاتا ہے۔ لیکن اجماع امت اور قیاس بھی صرف اسی صورت میں قابل اعتماد وقبول ہیں کہ ان کی موافقت قرآن وحدیث کی سند سے حاصل ہو۔ قرآن وحدیث کے خلاف ہونے والا اجماع امت اور کیا جانے والا قیاس قطعاً واجب الاعتقاد والعمل نہیں۔

قرآن مجید اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایسا مقدس وجامع کلام ہے کہ اس میں ہر چیز کا روشن بیان (تبیانا لکل شیء) ہے لیکن قرآن مجید کے اسرار ورموز کو اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم واکرم ﷺ نے جتنا سمجھا اور جانا اتنا کسی نے بھی نہیں سمجھا وجانا اور نہ ہی سمجھ وجان سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کی عظمت ورفعت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی" (پارہ ۲۷۔ سورۃ النجم۔ آیت ۲۔۳) ترجمہ "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (کنز الایمان)

یعنی حضور اقدس ﷺ کی مقدس زبان فیض ترجمان سے کبھی قرآن مجید کی آیات مقدسہ سماعت پذیر ہوتی ہیں، تو کبھی احکام الٰہیہ بشکل احادیث مصطفیٰ وجود پذیر ہوتی ہیں، لہذا اگر غور کیا جائے تو بہت سے احکامات قرآن مجید میں مذکور نہیں اور وہ احکامات صرف حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ مثلاً (۱) نماز پنج وقتہ کے لئے اذان دینا (۲) نماز جنازہ (۳) نماز جمعہ وعیدین کے خطبے وغیرہ۔

قرآن مجید میں یہ احکامات مذکور نہ ہونے کے باوجود بھی یہ بھی قرآن مجید کی طرح واجب العمل قرار پائے ہیں۔ اور ان کا واجب الاعتقاد والعمل ہونا اتنا لازمی اور مؤکد ہے کہ ان میں بھی

کوتاہی اور قصور کرنے کی وہی سزا ہے جو قرآن مجید کے فرمودات کی کوتاہی کرنے میں ہے۔

المختصر۔۔۔۔۔۔! جب یہ امر مسلم ہے کہ قرآن مجید کی طرح احادیث کریمہ بھی واجب الاعتقاد والعمل ہیں، تو احادیث کریمہ سے (۱) عقائد قطعیہ (۲) عقائد ظنیہ (۳) احکام شرعیہ (۴) فضائل ومناقب کا استدلال واثبات مقصود ہوتا ہے۔ لہذا کوئی ایسی بات، یا فعل یا قول، جس کا صدور حضور اقدس ﷺ سے نہ ہوا ہو اور اس کو حضور اقدس کی طرف منسوب کر دیا جائے اور اس کو "حدیث" کے نام سے موسوم کر کے دین میں افراط وتفریط پھیلانے کی کوئی سازش نہ کر سکے، اس لئے ائمہ ملت اسلامیہ اور محدثین کرام نے حدیث کی صحت وصداقت کے تعلق سے بڑے ہی اہتمام واحتیاط سے کام لیتے ہوئے کچھ اصول وقوانین نافذ فرمائے ہیں تا کہ کسی کو کوئی گڑ بڑی پیدا کرنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

حدیث کے تعلق سے جو ضوابط وقوانین نافذ کئے گئے ہیں اس کا بہت ہی اختصار کے ساتھ اجمالی خاکہ قرائین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر ذیل میں درج ہے۔

اقسام حدیث

●مرفوع ●موقوف ●مقطوع ●متواتر ●مشهور ●عزیز ●غریب (خبر واحد) ●صحیح لذاته ● صحیح لغیره ●مقبول ● برد ●معلل (معلول) ●متصل السند ● متصل الاسانید ● شاذ ● منکر ●حسن لذاته ●حسن لغیره ●ضعیف ●اعتضاد ●محفوظ ●متابع ●شاهد ●معتبر ●مرسل ●معضل ●منقطع ●مدلس ●موضوع ●متروک ● مقلبو ● مدرج ●الاسناد ●مدرج المتن ●مزید فی المتصل الاسانید ● مضطرب ●معروف ●معنن ●عالی ● نازل ● مسلسل بالاولیه ● معلق ● متابع ● مختلط وغیره

اقسام راوی:۔

رجال سند ● رواة حدیث ● وعاة ● صحب ● صالح ● عاجل ● ثقه ● جید ● حافظ ● الحاکم ● الحجة ● مجیز ● مجازله ● غیر عادل ● کذاب ● مهتم بکذب ● فاسق ● غیر ثقه ● مبتدع ● متروک ● صاحب ● کثرت غلط ● صاحب فرط غفلت ● صاحب وهم ● صاحب مخالفت ثقات ● صاحب سوء حفظ ● مجهول الحال وغیره

اصطلاحات:۔

●سند ● اسناد● مسند طریق ●متن ●اتصال● وصل● علت● علو روی ●منادلة● یروی● وجادة● اجادة ●تعلیق● ارسال● انقطاع تدلیس● اضراب● اختلاط● ادراج● اعتبار● متابعت● موازنہ اسباب طعن● عوالی● نزول وغیرہ

اقسام کتب احادیث:۔

●جامع● جوامع● سنن ●مسند● مستخرج● مستدرک ●صحاح ●مخرج ●جزء● مفرد● غریبہ● رسالہ ●اربیعن● امالی ●اطراف● معجم ●علل● مصنف ●مؤطا ●ترغیب و ترتیب ●مفاتیح ●مفاہرس● اوائل● تخریج ●مجمع● زوائد ●موضوعات ●احکام وغیرہ

مندرجہ بالا اقسام احادیث، اقسام راوی، اقسام کتب احادیث اور اصطلاحات کی تشریح و وضاحت پر اگر سیر حاصل گفتگو کی جائے تو دفاتر کے دفاتر ارقام ہو سکتے ہیں۔ جو یہاں ممکن نہیں۔ مختصر یہ کہ ائمہ دین اور محدثین کرام نے مذکورہ اقسام صرف اسی لئے طے فرمائے ہیں کہ ایسی کوئی بات کہ جو حقیقۃً، سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، اس کے باوجود بھی وہ بات حضور کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔ ایک ضروری امر کی طرف بھی معزز قارئین کرام کی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے کہ حدیث کا صحیح و قوی ہونا یا ضعیف و موضوع ہونا، صرف اور صرف راوی کے اعتبار سے ہے یعنی اس حدیث کو کس روای نے روایت کیا ہے۔ اسی پر دار و مدار ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا ہر قول و ارشاد بحمد اللہ تعالیٰ صحیح و قوی بلکہ اصح و قوی ہے۔

جیسا کہ اوراق سابقہ میں ذکر کیا ہے کہ احادیث کریمہ دراصل اقوال و افعال نبی کریم ﷺ کا مجموعہ ہے اور یہ مجموعہ فی الحقیقۃ قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ شرعی احکام کی عملی صورت کی وضاحت و ہیئت احادیث کریمہ ہی سے سمجھ میں آتے ہے۔ اور قرآن کریم میں مذکور شرعی احکام متعین کرنے کا ذریعہ احادیث رسول اکرم ہیں۔ لہذا اصحابہ کرام کے زمانہ ہی سے احادیث رسول کے عظیم ذخیرہ کو محفوظ کرنے کا اہتمام و التزام کیا گیا اور اس کے تعلق سے قوانین و ضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔ انہیں میں سے اسماء الرجال بھی ہے، اس فن میں روایان احادیث کے حالات کی معرفت کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔ جو روایان حدیث کی زندگی پر کھلی روشنی ڈال سکے۔

اس علم میں اھ سے ۷۷۰ھ تک کے تقریباً پانچ لاکھ رواۃ حدیث کا تذکرہ ہے۔اور ان رواۃ حدیث کے حالات زندگی پر ہی ان رواۃ حدیث کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے روایت کرنے کی بناء پر ہی حدیث کی صحت و عدم صحت کا انحصار ہے۔

محدثین کرام نے رواۃ حدیث کے حالات زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے طبقات طے کئے اور رواۃ حدیث کو الگ الگ طبقات میں منقسم کر کے ہر طبقے کی علیحدہ شناخت و پہچان مقرر فرمائی اور رواۃ حدیث کی ثقاہت اور تصنیف کی بناء پر طبقات احادیث متعین فرمائے اور طبقات احادیث کی بناء پر کتب احادیث کے اقسام مقرر فرمائے تاکہ اسماء کتب سے ہی فوراً پتہ لگ جائے کہ یہ کتاب کس طبقے کی ہے اور اس میں بیان شدہ احادیث کی صحت کس درجہ کی ہے اور ان احادیث کے روایت کرنے والے حضرات کی ثقاہت کس حد تک ہے۔

الختصر! ایک محدث کے لئے صرف متن احادیث کا ذہن میں مستحضر رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ اس کے احاطہ علم و دانش میں یہ امر بھی ہر وقت حاضر ذہن ہونا ضروری ہے کہ اس حدیث کا راوی کون ہے؟ اور یہ راوی ثقہ ہے یا غیر ثقہ؟ اور علم اسماء الرجال کے ضوابط واصول کی بناء پر اس راوی کی بیان کردہ حدیث کا درجہ اقسام حدیث کے اعتبار سے کیا ہے؟ اس حدیث سے احکام کا استخراج کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس حدیث سے کیا استفادہ کیا جا سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

دور حاضر میں فرقہ ضالہ باطلہ نجدیہ وہابیہ تبلیغیہ کے ہٹ دھرم مولوی اور جاہل مبلغین حضور اقدس ﷺ کی عظمت و تعظیم کے تعلق سے نسبت رکھنے والی حدیثوں کو ضعیف کہہ کر اس ہر عمل کرنے سے عوام الناس کو روکتے ہیں۔عوام بے چارے لفظ ''ضعیف'' سن کر اس عمل کی صحت کے تعلق سے شک میں پڑ جاتے ہیں۔اور بہکاوے میں آ کر اس عمل کو ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس عمل کے جائز و مستحب ہونے کے معاملے میں شک وشبہ کرنے لگتے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے چند حوالے بحیثیت زیور گوش سامعین پیش خدمت ہیں۔

(۱) امام ابوذکریا نووی اپنی کتاب ''اربعین'' میں اور امام جلیل شہاب الدین احمد علی بن حجر مکی عسقلانی (المتوفی ۸۵۳ھ) اپنی کتاب'' شرح مشکوۃ'' میں اور امام اجل علامہ علی بن سلطان محمد ہروی مکی حنفی المعروف بملا علی قاری ۱۰۱۴ھ اپنی کتاب'' مرقاۃ شرح مشکوۃ'' اور'' حرز ثمین شرح حصن حصین'' میں فرماتے ہیں کہ:۔

''قد اتفق الحفاظ والفظ اربعین قد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال'' یعنی:۔بے شک حفاظ حدیث اور علماء دین

کا اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے۔

(۲) شیخ الاسلام امام ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی شارح صحیح مسلم شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''کتاب الانکار المنتخب من کلام سید الابرار'' میں فرماتے ہیں کہ:۔

''قال العلماء من المحدثین والفقهاء و غیرهم یجوز و یستحب العمل فی الفضائل والترغیب و الترهیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعاً''

ترجمہ:۔ محدثین وفقہاء وغیرہم علماء نے فرمایا کہ فضائل ونیک بات کی ترغیب اور بری بات سے خوف دلانے میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ومستحب ہے، جب کہ موضوع نہ ہو۔

(۳) محقق علی الاطلاق، علامہ کمال الدین محمد بن الہمام مکی اپنی کتاب ''فتح القدیر'' میں فرماتے ہیں کہ ''الضعیف غیرالموضوع یعمل بہ فی فضائل الاعمال'' یعنی:۔ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کیا جائے گا۔ بس اتنا چاہیے کہ موضوع نہ ہو۔

البتہ! احکام شریعت کے استخراج میں حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

یہاں تک کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ ایک محدث اور فقیہ کے لئے مسائل کے بیان میں حدیث دانی کا صرف سرسری علم ہی نہیں بلکہ فن حدیث، اصول حدیث، اسماء الرجال وغیرہ پر وسیع اور بالغ النظری کا علم ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قوت حافظہ بھی بڑا قوی اور پختہ ہونا چاہئے۔ جب ایک محدث اور فقیہ کے لئے اتنا ضروری ہے تو ایک مجدد کے لئے تو اس سے بھی زائد علم و یاداشت درکار ہے۔ لیکن امام احمد رضا محقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب اکرم و اعظم کا ایسا فضل عظیم اور کرم عمیم تھا کہ۔

''ایک مجدد کے لئے جو عبور اور صلاحیت درکار ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ عبور و صلاحیت اللہ و رسول نے انہیں ودیعت فرمائی تھی یہاں تک کہ بقول علماء وعظام وائمہ کرام ملت اسلامیہ گزشتہ چار، پانچ صدیوں میں امام احمد رضا محقق بریلوی جیسا جامع العلوم والفنون عالم پیدا نہیں ہوا''

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان علم حدیث، اصول حدیث، معرفت حدیث، طرف حدیث، علل حدیث، مصطلحات حدیث، روایان حدیث، میں یگانہ روزگار تھے، ان کا ثانی نظر نہیں آتا۔ امام احمد رضا محقق بریلوی کو حدیث کو پرکھنے، جانچنے اور حدیث کی شرط و معیار متعین کرنے، اور راویان حدیث کی معرفت و شناخت طے کرنے میں جو مہارت تامہ حاصل تھی وہ ان کے ممتاز وصف اور بلند و بالا مقام پر فائز ہونے کی شاہد عادل تھی۔

حالانکہ تمام علوم وفنون میں ''فن اسماء الرجال'' نہایت مشکل فن مانا جاتا ہے اور صرف

اسی فن میں مہارت حاصل کرنے میں فنکار کی زندگی کا بیشتر حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ زندگی بھر کی محنت و مشقت برداشت کر کے صرف اسی ایک فن میں بڑی مشکل سے مہارت حاصل ہوتی ہے ۔ امام احم رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات طیبہ کا جائزہ لینے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ آپ کو کل ایک سو چودہ ۱۱۴ علوم وفنون میں مہارت کاملہ حاصل تھی ۔ انہیں علوم وفنون میں سے علم اسماء الرجال میں امام احمد رضا کی معلومات و مہارت پر جب نظر پڑتی ہے تو بڑے بڑے محدثین بھی عش عش پکار اٹھتے ہیں، گویا یوں محسوس ہوتا ہے کہ امام احمد رضا محقق بریلوی نے صرف اسی فن کی خدمت میں اپنی پوری زندگی صرف فرمادی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا محقق بریلوی اس علم کے ساتھ ساتھ دیگر وعلوم وفنون کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے اور ان کے ذریعہ خدمت دین متین میں سعی بلیغ فرماتے تھے۔

فن ''اسما الرجال'' میں امام احمد رضا محقق بریلوی کی مہارت تامہ کا یہ عالم تھا کہ جب کسی طرق حدیث یا راوی حدیث پر بحث کرتے تو اس کا طبقہ و درجہ طے کرنے میں دلائل و شواہد کا انبار لگا دیتے تھے۔ روایتوں اور سندوں سے صفحے کے صفحے بھر دیتے تھے اور جرح وتعدیل و نیز معرفت وتحمیص حدیث پر جو بحث فرماتے ہیں، وہ بڑے بڑے محدثین میں بھی بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔ مثال کے طور پر:۔

سادات کرام اور حضرات بنی ہاشم کو زکوۃ دینا حرام ہے، اس مسئلہ کی تحقیق میں آپ نے ایک مستقل کتاب ''الزھر الباسم فی حرمتہ الزکوۃ علی بنی ہاشم'' تصنیف فرمائی ۔ اس کتاب میں آپ نے علم حدیث کے دریا بہا کر اپنی عبقریت کا طرۂ امتیاز قائم کر دیا ہے۔ ایک حدیث کو بیان کر کے صرف ایک دو یا پانچ دس کتابوں کے حوالے نہیں بلکہ پچاسوں حوالے درج کرنا امام احمد رضا کے لئے کوئی دشوار مرحلہ نہیں تھا۔ جس کی نظیر فتاویٰ رضویہ شریف، جلد۔ چہارم صفحہ نمبر ۴۸۶ پر مرقوم وہ حدیث ہے، جس میں بنی ہاشم اور سادات کرام پر زکوۃ کی حرمت کا بیان ہے۔ اس حدیث کی صحت میں امام احمد رضا محقق بریلوی نے پچیس ۲۵ راویان حدیث کے اسمائے گرامی اور ان کی روایت کردہ یہ حدیث کون کون سی کتاب میں درج ہے، وہ بھی ذکر فرمادیا۔

علاوہ ازیں حدیث دانی میں اپنے کو اعلم، اکمل واتم سمجھنے والے باطل گروہ فرقہ غیر مقلدین کے رد میں امام احمد رضا محقق بریلوی نے جب قلم اٹھایا تو حسب ذیل کتب کے علاوہ دیگر کتب ارقام فرمائیں، جن کی کل تعداد تیس ۳۰ سے بھی زائد ہیں۔

(۱) الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی ۱۳۱۳ھ
(۲) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۳۱۳ھ
(۳) اکمل البحث علی اھل الحدث ۱۳۲۱ھ

(۴) مدارج طبقات الحدیث۱۳۱۳ھ

(۵) الھاد الکاف فی حکم الضعاف۱۳۱۳ھ

(۶) الروض البھیج فی آداب التخریج ۱۲۹۹ھ

(۷) النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب ۱۲۹۶ھ

(۸) منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین ۱۳۱۳ھ

(۹) النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ

(۱۰) الافاضات الرضویہ فی اصول الحدیث

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ امام احمد رضا محقق بریلوی نے ائمہ متقدمین کے مندرجہ ذیل کتب احادیث، اصول حدیث، اور کتب اسماالرجال پر حواشی ارقام فرما کر علم حدیث کی نمایاں خدمات انجام دینے میں ایسا اہم کردار ادا فرمایا ہے کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام خادم احادیث نبویہ کی حیثیت سے طلائی حروف سے منقش رہے گا۔

صحیح بخاری شریف● صحیح مسلم شریف ●ترمذی شریف● نسائی شریف● ابن ماجہ شریف ●تیسیر شرح جامع صغیر● تقریب التھذیب ●سنن دارمی شریف ●کتاب الاسماء و الصفات● موضوعات کبیر ●الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ ●تذکرۃ الحفاظ ●خلاصہ تھذیب الکمال ●میزان الاعتدال● تھذیب المھذیب● کشف الاحوال فی نقد الرجال ●اللالی المصرعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ ● التعقبات علی الموضوعات● شرح نخبۃ الفکر● مجمع بحار الانوار● کنز العمال● کتاب الاثار● کتاب الحج● مسند امام اعظم● مسند امام احمد بن حنبل ●طحاوی شریف● خصائص کبریٰ الکشف عن تجاوز ھذا الامۃ من الالف وغیرہ

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو مذکور حواشی ارقام فرمائی ہیں ان حواشی میں ایک خوبی یہ ہے کہ مذکور حواشی عام مصنفین کے حواشی کی طرح صرف ایک اصل کتاب ومتن کے شرح سے ماخوذ نہیں بلکہ خود ان کے افادات وافاضات ہونے کی وجہ ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان حواشی میں آپ نے احادیث کے تمام گوشوں پر گہری نظر رکھ کر حواشی ارقام فرمائی ہیں۔ یہ سب آپ کی وسعت بصیرت وعمیق مطالعہ کا نتیجہ ہے۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کی ایک اہم خوبی یہ بھی تھی کہ جب کبھی بھی آپ کوئی حدیث اپنے فتویٰ میں بطور دلیل تحریر فرماتے تو اس حدیث کے ضمن میں ائمہ دین، علمائے مجتہدین اور اکابر مستنبطین کا موقف کیا ہے؟ وہ بھی ان کی کتابوں کی عبارتیں نقل اور پیش کر کے بیان کر دیتے تھے۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کو علوم حدیث میں جو ملکہ حاصل تھا اور جو مہارت تامہ ان کی عبارتوں کے ہر ہر لفظ سے عیاں ہوتی تھی، اس کی نظیر بہت دور تک نظر نہیں آتی۔ کہیں اختصار کیساتھ ضمناً اور کہیں تفصیل کے ساتھ مستقلاً آپ نے علوم حدیث پر ایسی معرکۃ الآرا ابحاث فرمائی ہیں کہ اگر ان بحثوں کو امام بخاری و امام مسلم و امام ترمذی ملاحظہ فرمالیں تو وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کو اپنے سینے سے لگا کر ان کی صلاحیتوں کو صد آفریں کہہ کر سراہتے۔

لیکن برا ہو تعصب و عناد کا کہ دور حاضر کے منافقین کہ جن کے عقائد باطلہ ضالہ پر امام احمد رضا محقق بریلوی نے سخت گرفت فرما کر انکی گمراہی اور بد دینی کا پردہ چاک کر دیا اور ان کے ہفوات کو کیفر کردار تک پہنچا کر ان کو مبہوت و مسکت کر دیا، وہ صرف بغض و عناد کی بناء پر اور امام احمد رضا محقق بریلوی کی علمی جلالت کی شان گھٹانے کے لئے ایسا غلط پروپگنڈا کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی کو علم حدیث میں دسترس نہیں تھی، اور وہ "قلیل البضاعت" یعنی کم سرمایہ تھے، لیکن اگر تعصب کی عینک کو پھینک کر بنظر انصاف امام احمد رضا محقق بریلوی کی کتابوں کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہوگی کہ علوم حدیث میں امام احمد رضا محقق بریلوی اپنے عہد کے یکتائے زمانہ تھے، اسی وجہ سے مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے جلیل القدر علماء و محدثین نے امام احمد رضا کے سامنے زانوائے ادب تہ کئے اور ان سے حدیث کی سندیں لیں، جس کا تفصیلی بیان۔" الاجازة المتينة لعلماء بكة والمدينة (۱۳۲۴ھ) اور" الاجازة الرضوية المجبل مكة البهية (۱۳۲۳ھ) میں موجود ہے۔ جو طول تحریر کے خوف سے یہاں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

علامہ محمد حنیف اور کتاب " جامع الاحادیث "

امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے وقت کے مجدد اعظم تھے اور انہوں نے ملت اسلامیہ کے لئے علم کا ایک عظیم ذخیرہ سرمایہ دین کی حیثیت سے چھوڑا ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تصانیف کی تعداد تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) کے قریب ہے اور ۱۲ ضخیم مجلدات پر مشتمل "العطايا النبويه فى الفتاوىٰ الرضويه "علم کے بحر ناپید کنار کی حیثیت سے اس ذخیرہ علم کی شان و شوکت میں مزید اضافہ کر رہی ہیں۔ امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمہ

جب کبھی بھی کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تو اس مسئلہ کے جواز یا عدم جواز کے ثبوت میں پہلے آیات قرآنیہ پیش فرماتے بعدہ احادیث کریمہ، قول و فعل صحابہ کرام، بعدہ ائمہ و علماء معتمدین و متقدمین کی کتب معتبرہ، مستندہ و معتمدہ کے حوالے مع اصل عربی متن و عبارت پیش کرتے اور ایک ایک مسئلہ کے ثبوت میں سینکڑوں حوالے درج فرماتے۔ مثال کے طور پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا اور نماز جنازہ کی تکرار کرنا اس مسئلہ کے جواب میں آپ نے "النهی الحاجز عن تکرار صلوة الجنائز (۱۳۱۵ھ) اور "الهادی الحاجب عن جنازة الغائب" (۱۳۲۶ھ) کل دو کتابیں الگ الگ تصنیف فرمائی ہیں۔

ان دونوں کتابوں میں سے آخر الذکر کتاب "الهادی الحاجب" میں آپ نے ●در مختار● غنیة شرح منیه● جامع الی موز● نور الایضاح● فتاوی عالمگیری ●نهایه شرح هدایه● منحة الخالق حاشیة بحر الرائق● هدایه● کافی شرح وافی ●مجمع الانهر● جوهره نیره ●تبیین الحقائق ●بحر الرائق ●مراقی الفلاح● حلیة شرح منیه ●رسائل الارکان● محیط● وقایه ●نقایه ●تنویر الابصار ●جامع البحار● برجندی ●شلبیه ●شرح کنز● فتح القدیر● جوهره● عنایه فتح● المعین ●طحاوی شرح معانی الاثار● ظهیره● سراجیه● رحمانیه● جواهر اخلاطی وغیره کی دوسو انتیس (۲۲۹) معتبر کتابوں کے حوالے نقل فرمائے اور ان حوالوں کی احادیث کی روشنی میں تطبیق فرما کر مسئلہ ایسا صاف کر دیا کہ کسی کو بھی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی اور نہ ہی مخالفین کو اس کتاب کا جواب لکھنے کی ہمت پڑی اور ان شاء اللہ مخالفین قیامت تک اس کا جواب لکھنے سے عاجز و قاصر رہیں گے۔

امام احمد رضا محقق بریلوی کے فتاوی اور رسائل کی ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کسی مسئلہ کے ضمن میں مناسب و موزوں ہو، ایسی حدیث کو بطور دلیل و برہان ضرور ذکر فرماتے، چاہے پھر اس حدیث کو اصل عربی متن کے ساتھ ذکر فرمائیں یا پھر اس حدیث کا مطلب و مفہوم اردو زبان میں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" لکھ کر بیان کر دیں، ایسی ہزاروں حدیثیں رسائل امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمہ و الرضوان میں بحر علم کے در بے بہا کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ ایسی احادیث کے راوی، نام کتب وغیرہ کا ذکر نہیں، آپ نے عنوان کی مناسبت سے ضمناً اور اختصاراً بیان فرما دی ہیں، ایسی ہزاروں حدیثوں کو ایک جگہ جمع کرنا، ان حدیثوں کے راویوں کے نام اسناد تلاش کرنا اور یہ حدیثیں حدیث کی کونسی کتاب میں کس جلد میں اور کس صفحہ پر درج ہیں وہ تلاش کرنا اور یہ حدیث امام احمد رضا محقق بریلوی کی کس کتاب میں اور کس صفحہ نمبر پر ہے وہ بیان کرنا اور اس حدیث کے ضمن میں امام احمد رضا کیا فرماتے ہیں؟ یہ سب وجود تحریر میں لانا نہایت ہی مشکل و دشوارم، مرحلہ بلکہ محال ہے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے حضرت علامہ و مولانا محمد حنیف خاں نوری، شیخ الحدیث جامعہ نوریہ، بریلی

شریف کو کہ انہوں نے مسلسل آٹھ سال تک شب و روز کی مشقت شاقہ برداشت فرما کر ایسی تین ہزار چھ سو ترسٹھ (۳۶۶۳) احادیث جو تصانیف رضا میں منفرق و منتشر تھیں انہیں ایک جامع کر کے، اس کے متن و حوالا جات کا اندارج کرنے کے ساتھ ایک عظیم کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ ہر حدیث کو اس کے مناسب باب کے تحت ذکر کر کے کتاب کو سہولت تلاش عنوان کا تمکین حسن ہے۔

حضرت علامہ محمد حنیف خاں نوری کی یہ مخلصانہ کاوش بنام ''جامع الاحادیث'' ضخیم جلدوں میں قارئین کرام کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہم نہایت سرور و انبساط محسوس کرتے ہیں۔ حضرت علامہ موصوف کی یہ کاوش رضویات کے خزانے میں ایک قیمتی زیور کی حیثیت سے اضافہ کر رہی ہے اور ساتھ ہی علوم حدیث میں امام احمد رضا محقق بریلوی کی مہارت نامہ کے پہلوؤں کو اجاگر کر رہی ہے۔ تمام مسلمان اہل سنت حضرت علامہ موصوف کے تاقیامت مرہون منت رہیں گے کہ انہوں نے مسلک اعلیٰ حضرت کی نمایاں خدمات انجام دینے میں بڑی ہی عرق ریزی سے عرصہ طویل کی مشقت برداشت کر کے ایک علمی دستاویز فراہم کرنے میں مخلصانہ سعی بلیغ فرمائی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم و اعظم ﷺ کے صدقہ و طفیل میں حضرت علامہ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازکران کے لئے توشہ آخرت، سبب نجات اور ثواب جاریہ کا سبب بنائے اور اس کتاب کو مقبول خواص و عام بنا کر اس کے نفع بخش نتائج و فوائد سے ملت اسلامیہ کو بہرہ مند فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیه افضل الصلوٰۃ والتسلیم

بمقام	دعا گو
مرکز اہل سنت برکات رضا	احقر العباد
پور بندر (گجرات)	خانقاہ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ مقدسہ اور
مورخہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ	خانقاہ رضویہ نوریہ کا ادنیٰ سوالی
مطابق ۹ نومبر ۲۰۰۱ بروز شنبہ	عبد الستار ہمدانی ''مصروف'' برکاتی نوری

احوال واقعی

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد عبد السلام صاحب رضوی مدظلہ العالی

استاذ جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجلۂ علمائے اہل سنت کی جو تقاریظ، تاثرات اور آرا منسلک مقدمہ ہیں، زیرنظر تالیف کی عظمت واہمیت اور حضرت مولف کی علمی جلالت وحیثیت سمجھنے کی لئے کافی ووافی ہیں۔

لیکن بایں ہمہ ان ہردو کے تعلق سے میرے خیالات پریشاں بھی صفحۂ قرطاس پر اظہار چاہتے ہیں۔

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب رضوی مدظلہ العالی، ایک سیماب صفت، تعمیری مزاج، صاحب تدبر، پیکرحرکت وعمل شخصیت کا اسم گرامی ہے۔ منعم حقیقی نے آپ کی ذات میں عظیم صلاحیتیں ودیعت رکھی ہے، آپ ایک تجربہ کار مدرس، قادر الکلام مقرر، انتظام امور کی اعلیٰ صلاحیت سے متصف اور پختہ مشق قلم کار ہیں۔

آپ کی علمی، تدریسی اور انتظامی خدمت سے آگاہی رکھنے والے عوام وخواص برملا اس بات کا عتراف کرتے ہیں: کہ موصوف گرامی جہاں پہونچے جنگل کو منگل کر دیا، جس خیابان علم میں قدم رکھا بہار آگئی، جس ادارے سے متعلق ہوئے اسے ترقیات سے ہمکنار کردیا آپ بلاشبہ ان حضرات کی فہرست میں آتے ہیں جن کے بارے میں کسی سخنور نے کہا ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

''جامع الاحادیث'' جو آپ کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ علمی خدمات میں شاہکار اور حاصل کی حیثیت رکھتی ہے تقریبا ہشت سالہ عرق ریزی وجانسوزی اور کاوش پیہم کا ثمرۂ گراں قدر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنا خون جگر جلایا ہے تب یہ گنج گرانمایہ ہمارے ہاتھوں میں آیا

ہے۔تالیفی سفر کی تفصیلی داستاں خود حضرت مولف نے مقدمہ میں تحریر فرمادی ہے۔

آخری پانچ سالوں میں اس تالیف کے سلسلہ میں حضرت مولف نے جو محنت شاقہ برداشت کی اور جس تندہی کے ساتھ کام کیا راقم السطور اس کا عینی شاہد ہے۔

دن میں تو خدمت تدریس اور جامعہ نوریہ رضویہ کی انتظامی ذمہ داریوں کی وجہ سے زیادہ فرصت میسر نہ آتی، لہذا بیشتر تالیفی کام رات کے وقت میں انجام پاتا۔

فصل تابستاں کی راتوں میں مصاحبت شمع کیوجہ سے پروانے نثار ہوتے رہتے، جسم پر رینگتے رہتے اور مچھر اپنی مخصوص خدمت انجام دینے میں مصروف رہتے۔

لیکن یہ ہمت کا دھنی، جہد مسلسل کا متوالا، پروانوں اور مچھروں کی عنایات سے بے نیاز رات کو بارہ، ایک بجے تک مصروف عمل رہتا۔ بلکہ آخری مراحل میں تو یہ سلسلہ اور بھی دراز ہوجاتا۔

دیکھنے والے کہتے: کیا مولانا صاحب کو مچھر نہیں کاٹتے؟ کیا انہیں جسم پر کیڑوں کے رینگنے کا احساس نہیں ہوتا؟ سب کچھ ہوتا تھا، لیکن تالیف ''جامع الاحادیث'' کے عشق نے ان تمام باتوں کا تحمل آسان بنادیا تھا۔

آلام روزگار کو آساں بنادیا
جو غم ہوا اسے غم جاناں بنادیا

سخت سردی کی راتوں میں جبکہ چادر سے ہاتھ نکالنا گراں ہوتا، ہر چیز یخ بستہ ہوتی اعضاء وجوارح کسی بھی کام کی انجام دہی کیلئے آمادہ نہ ہوتے۔ لیکن جذبات کی حرارت حضرت مولف کو سرگرم عمل رکھتی، اور ایسی شدید سردی میں بھی آپ کا رہوار قلم رواں دواں اور دامن قرطاس پر روح پرور و باصرہ نواز نقش ونگار بنانے میں مصروف رہتا۔

حضرت مولف کی یہ خدمت یقیناً علمی دنیا میں نمایاں مقام پانے کی مستحق ہے۔ دوران تالیف جن علمائے ذوی الاحترام نے بھی اسکو ملاحظہ کیا انہوں نے صدائے تحسین وآفرین بلند کر کے حضرت مولف کے حوصلوں کو استحکام بخشا اور اسکو عظیم ومفید ترین کارنامہ قرار دیا۔

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی جامعہ میں تشریف لائے۔ کتاب کو ملاحظہ فرمانے کے بعد کچھ اس طرح ارشاد فرمایا: مولانا! آپ یہ عظیم ترین

خدمت انجام دے رہے ہیں ، اس کے ذریعہ اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز کی علم حدیث و متعلقات کے سلسلہ میں غیر معمولی وسعت علم اور بالغ نظری منظر عام پر آئے گی ۔اور تخریج احادیث کی روشنی میں لوگوں کو اطمینان حاصل ہوگا کہ اعلیٰ حضرت نے حوالوں میں جو کتب احادیث لکھی ہیں وہ یونہی نہیں لکھ دیں۔

راقم السطور اس سلسلہ میں ایک مثال پیش کرتا ہے۔حدیث نور جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس کیلئے اعلی حضرت نے مندرجہ ذیل کتب کے حوالے دئے ہیں۔

مواہب لدنیہ، افضل القری، مطالع المسرات، شرح مواہب، تاریخ خمیس، مدارج النبوۃ، لیکن اس وقت کے طریقہ کے مطابق ان کی جلد اور صفحہ نمبر کی نشان دہی نہیں فرمائی ہے۔

حضرت مولف نے تخریج میں جلد و صفحہ نمبر بلکہ مصنفین کی صراحت بھی فرمادی۔ جو اس طرح ہے۔

المواھب اللدنیہ للعسقلانی، ۱/۵۵ ☆ شرح المواھب للزرقانی، ۱/۵۵

مدارج النبوۃ للمحدث الدھلوی ، ۲/۲ ☆ تاریخ الخمیس للدیار البکری، ۱/۲۲

مطالع المسرات للفاسی ، ۲۲۱ ☆

اتنی تفصیل کے بعد کسی معاند کو حوالوں کے تعلق سے منہ کھولنے کی گنجائش نہ ہوگی اور اپنوں کے یقین کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین مدرسہ تنویر الاسلام امرڈوبھا بستی کے صاحبزدۂ گرامی حضرت مولانا مختار الحسن صاحب (جنہوں نے صدام یونیورسٹی عراق میں تعلیم حاصل کی ہے) بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عراقی عالم کو ''الدولۃ المکیۃ'' عربی مطالعہ کیلئے پیش کی تو انہوں نے کہا: اتنی فرصت کس کو ہے کہ جن احادیث سے اس کتاب میں استدلال کیا گیا ہے ان کو جلد و صفحہ کی نشاندہی کے بغیر اصل کتابوں میں تلاش کیا جائے۔آپ تخریج کے بعد یہ کتاب دیں۔تو مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

لہذا ضرورت ہے کہ تصنیفات امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی جدید اشاعتوں میں طریقۂ معمول بہا کے مطابق تخریج احادیث کا التزام کیا جائے۔اوراب یہ کام بہت سی کتابوں میں اصل مآخذ کی طرف مراجعت کے بغیر ''جامع الاحادیث'' کی مدد سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مستطاب ''بوستاں'' میں بادشاہ شیراز ابوبکر بن سعد زنگی کے محامد کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ہم از بخت فرخندہ فرجامِ تست ☆ کہ تاریخ سعدی در ایام تست

کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ☆ دریں دفترت ذکر جاوید ہست

اے بادشاہ ! یہ بات بھی تیرے مبارک انجام نصیب سے ہے کہ تاریخ سعدی تیرے زمانے میں ہے اس لئے کہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج ہیں اس کتاب میں تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

اسی طرح یہ بات میرے لئے سعادت وخوش نصیبی کی ہے کہ ''جامع الاحادیث'' کی تالیف وترتیب میرے جامعہ نوریہ میں تدریسی خدمات کے دوران ہوئی۔ اور اس طرح اس عظیم الشان تالیف کی خدمت میں کسی نہ کسی طرح مجھے بھی شرکت کی سعادت میسر ہوئی۔ کیا بعید ہے کہ قارئین کرام حضرت مولف مدظلہ العالی کے ساتھ اس ناکارہ کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں شامل فرمالیں۔

احب الصالحین و لست منہم

لعل اللہ یرزقنی صلاحا

مولائے کریم اپنے حبیب رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے توسل اس خدمت کو شرف قبول بخشے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم سید المرسلین، وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عبدالسلام رضوی مہوا کھیڑوی

مدرس:۔ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

۱۰/ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۳/جون ۲۰۰۱ء

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

✸✸✸✸✸✸✸✸✸
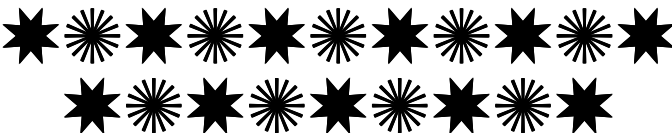
تقدیم

ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی

سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، پاکستان

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

اللہ تعالی نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا۔(۱)۔۔۔۔ایک خاص مقصد کیلئے پیدا فرمایا۔۔۔۔اپنی بندگی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کیلئے پیدا فرمایا۔(۲)

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کیلئے نہ پیدا کیا ہوتا تو انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد نہ کیا ہوتا اور یہ نہ فرمایا ہوتا:-لتؤمنن به و لتنصرنه۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو اپنے بندوں پر فرض فرمایا۔(۴)۔۔۔۔ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کا عین فرمایا۔(۵)۔۔۔۔آپ کی اتباع کو اپنی محبت کا عظیم وسیلہ قرار دیا۔(۶)اور اطاعت کرنے والوں کو اپنا محبوب بنایا۔۔۔۔آپ کو اختیار کلی عطا فرمایا۔(۷)۔

قرآن حکیم کے لئے حکم ہوا کہ جب پڑھا جائے تو چپ رہو اور سنتے رہو۔ (۸)۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنتے تھے ان کی سماعت کا بھی یہی عالم ہوتا تھا، سر جھکائے دم بخود رہتے جیسے ان کے سروں پر

۱۔ قرآن حکیم ، سورة اليقين ، آيت نمبر ٤

۲۔ قرآن حکیم سورة الذريات ، آيت نمبر ٥٦

۳۔ قرآن حکیم سورة آل عمران آيت نمبر ٨١

٤۔ قرآن حکیم سوره آل عمران آيت ٣٢ ، النسآء ، ٥٩، المائدة ٩٢، الانفال ، ٤٦

٦۔ قرآن حکیم سورة آل عمران آيت نمبر ٣١

٧۔ قرآن حکیم سورة المحشر ، آيت نمبر ٧

٨۔ قرآن حکیم ، سورة الاعراف، آيت نمبر ٢٠٤

پرندے بیٹھے ہوں (۹)۔۔۔ان کی نظروں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتوں کا کیا مقام تھا؟ ادب سیکھنا ہو تو ان سے سیکھیں۔انہوں نے قرآن کریم کی حفاظت کا بھی سامان کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتوں کو بھی سینے سے لگا کر رکھا، دل و دماغ میں محفوظ کیا، صحیفوں میں قلم بند کیا۔۔ ہر محبت والا اپنے محبوب کی باتیں محفوظ کرتا ہے یہ محبت کی نفسیات سے ہے، یہ محبت کے تقاضے ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔کتب خانوں کے علمی ذخیرے اس حقیقت پر شاہد ہیں۔

صحابۂ کرام کے پاس احادیث کے ذخیرے موجود تھے۔صندوق بھرے ہوئے تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صحیفوں میں یہ قابل ذکر ہیں۔۔۔صحیفۂ صدیقی، صحیفۂ علوی، صحیفۂ سمرہ، صحیفۂ صادقہ، صحیفۂ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحیفۂ صحیحہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء) نے ہمام بن منبہ (پ ۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) کے لئے ۵۸ھ/ ۶۷۸ سے قبل مرتب فرمایا تھا۔۔صحیفۂ ہمام بن منبہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء مین حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکا، اس صحیفے کے ایک ورق کا عکس بھی اس مقدمہ میں شائع کیا گیا ہے۔۔۔۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ کے ایماء پر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سند کے ساتھ احادیث کا ایک نسخہ مدون کیا۔

تدوین حدیث کی ایک طویل تاریخ ہے جس کی ابتداء عہد نبوی سے ہوتی ہے۔اس صدی میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) نے مؤطا کے نام سے احادیث کا مجموعہ مرتب کیا۔مجتہدین ومحدثین نے پہلے سے جمع کی ہوئی احادیث سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، یہ کہنا کہ احادیث دو تین سو برس کے بعد مدون ہوئیں اور اس سے پہلے سرے سے احادیث کا ذخیرہ تھا ہی نہیں غیر معقول اور غیر مؤرخانہ ہے، دور جدید کے بعض اہل علم بھی اس تاریخی حقیقت سے باخبر نہیں۔قرآن حکیم کا ترجمہ جو بالکل جدید بات لگتی ہے اس کی تاریخ بھی پرانی ہے۔ترجمہ قرآن کریم کا آغاز بھی عہد نبوی میں ہوا، مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ

۹۔ بخاری شریف، ج ۱ ص ۳۷۹

تعالیٰ عنہ م۳۳ھ/۵۳ء) نے سورۂ فاتحہ کا فارسی میں ترجمے کر کے بھیجا۔(۱۰)

......۰ ۲۷ھ/۸۸۳ء میں سندھ کے ایک عراقی الاصل عالم نے والی کشمیر کی خواہش پر قرآن کریم کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔(۱۱)

غالباً غیر منقسم ہندوستان مین قرآن حکیم کا یہ پہلا ترجمہ تھا۔

الغرض احادیث کی تدوین کا سلسلہ عہد نبوی ہی سے شروع ہو گیا تھا، بہت سے مجموعے ممکن ہے کہ حادثات کی نذر ہو گئے ہوں۔ کیوں کہ اسلامی تاریخ بہت سے نشیب وفراز سے گزر رہی ہے۔ قدیم کتب حدیث کی تلاش میں ابتدائی تاریخ اسلام پر نظر ہو تو شاید اس تلاش وجستجو میں کچھ آسانی ہو جائے گی۔ ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں جناب محمد رحیم الدین صاحب (صدر اسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی حیدر آباد دکن نے احادیث کے دو ایسے مجموعوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس وقت تک منظر عام ہر نہ آسکے تھے یعنی مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف حمیدی۔ (۱۲)......تاریخ میں بہت سے احادیث کے مجموعوں کے نام ملتے ہیں مگر وہ مجموعے نہیں ملتے کیوں کہ ان کا تعلق اس دور سے ہے جب کاغذ کمیاب تھا اور طباعت معدوم۔ ایک کتاب کو حاصل کرنے کیلئے کاتبوں سے مدد لی جاتی جو مہینوں نقل کرتے تب جا کر ایک کتاب میسر ہوتی۔ ان کلفتوں کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔

جدید اشاعتی دور میں مذہبی سیاست نے احادیث شریفہ کی حفاظت کو مخدوش بنا دیا ہے، اپنے باطل عقائد کی تائید وحمایت کیلئے کتب احادیث میں ترامیم کی جا رہی ہیں حتی کہ پوری احادیث نکالی جا رہی ہیں اور خدمت حدیث کا انعام بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔۔

۱۰۔ (الف) المبسوط للسرخی، ج۲ص ۳۷ کتاب الصلوٰۃ۔

(ب) الدولۃ العلمیہ علی جواز ترجمۃ معانی القرآن الی اللغات الاجنبیہ، قاہرہ، ص ۵۸

۱۱۔ بزرگ بن شہر یار: عجائب الہند، بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء/ص ۱۶۳ (عربی متن مع فرانسیسی ترجمہ مطبوعہ لیڈن، ۱۸۸۶ء

۱۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ: صحیفہ ہمام بن منبہ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۶ء

عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی (۱۲۶ھ/ تا ۲۱۱ء) کی تالیف المصنف جو مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف اور مسلم شریف کتب حدیث کا سرچشمہ ہے اس میں سے پوری حدیث نور خارج کر دی گئی جس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے ۔(۱۳)...... جس میں دور جدید کے بعض عقل پرستوں کے سوا کسی کو کوئی کلام نہیں ۔ جدید ایڈیشن میں یہ حدیث نہیں ۔ ۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر یوسف الدین صاحب حیدرآباد دکن میں مختلف مخطوطات کی روشنی میں اس کو ایڈٹ کر رہے تھے ۔ بقول ڈاکٹر محمد حجۃ اللہ استانبول، صنعا میں اس کے مکمل نسخے تھے، حیدرآباد دکن و سندھ ، مدنیہ منورہ اور ٹونک وغیرہ میں اس کے ناقص نسخے ہیں ۔

تعجب تو یہ کہ اس کے اصل نسخوں کو کتب خانوں سے غائب کیا جا رہا ہے ۔ یہ بہت بڑی سازش معلوم ہوتی ہے ۔ احادیث کی بعض کتب میں معولی ترمیم کر کے احادیث کے دھارے اپنے عقائد کی طرف موڑ لئے گئے ۔ ایک حدیث میں ''یا محمد'' آیا ہے، اسکو محمد بنا دیا گیا ۔ (۱۴)......دوسری حدیث میں ''باب فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے'' اس کو

۱۳۔ یہ حدیث مواہب لدنیہ میں موجود ہیں لیکن مواہب لدنیہ کے جدید اڈیشن (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ ص، ۳۷) میں محشی نے کس دیدہ دلیری سے لکھ دیا ہے

و هذا الحديث لا وجود له في مصنف عبد الرزاق

اس جھوٹ سے اکابر علمائے متقدمین و متاخرین جنھوں نے مصنف کے حوالے سے اس حدیث کا حوالہ دیا ہے معاذ اللہ جھوٹے قرار پاتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مسعود

۱۴۔ حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیر سن ہو گیا، کسی نے کہا ''اپنے سب سے پیارے کو یاد کیجئے'' آپ نے فرمایا: ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' اور پیر ٹھیک ہو گیا۔

(کتاب الاذکار للنودی باب ما یقول اذا حدرت رجله حدیث نمبر ۷/۹۶ ا، ص ۳۶۰)

اور یہ حدیث مسند ابن لجعد (دارالکتب العلمیہ حدیث نمبر ۲۵۳۹، ص ۳۶۹) اور محمد بن علی الشوکانی کی تحفہ الذاکرین (مطبوعہ مصر، ص ۲۳۸) میں بھی ہے، اگر امام بخاری کی الادب المفرد کے جدید ایڈیشن میں ترمیم کر کے (یا) حذف کر دیا، صرف 'محمد' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہے۔

(باب ۴۳۷، حدیث نمبر ۹۶۴، ص ۲۵۰) مسعودؔ

’’باب زیارۃ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنادیا گیا ہے۔(۱۵)......

۱۵۔　　کتاب الاذکار للنووی میں فصل فی زیارۃ قبرا لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واذکارہ۔اس کو بدل کر فصل فی زیارہ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کردیا گیا اور کئی تحریفات کیں۔

شیخ عبدالقادر الاناروٴوط نے جن کی نشاندہی کی پھر اس کے بعد کے ایڈیشن میں تصحیح کی گئی مگر پھر بھی حواشی میں اپنے عقیدے کا اظہار کئے بغیر محشی نہ رہ سکے، فصل فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے ،مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جائے۔پھر ان یتوجہ الی زیارۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم‘‘ پرحاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے کہ الی زیارۃ مسجد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا جائے۔پھرو ارزقنی فی زیارۃ قبر نبیک‘‘ پرحاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے فی زیارۃ مسجدنبیک لکھا جائے (کتاب الاذکار دارالھدی الریاض ص ۲۹۵) پھر صفحہ ۲۹۷ پر اعرابی والی حدیث پوری نکالی دی ان سب کا شیخ عبدالقادر موصوف نے اپنے خط میں خوب تعاقب کیا ہے جس کا عکس یہاں پیش کیا جارہا ہے آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، عالمی سطح میں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف کیا کچھ ہورہا ہے یہ حقائق ہر سنجیدہ عالم کیلئے باعث تشویش ہیں۔

مسعود

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

✱✱✱✱✱✱✱✱✱
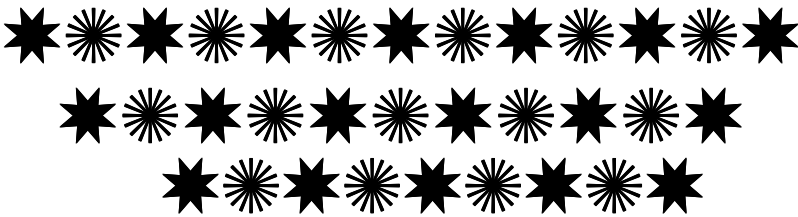
اس قسم کی ترامیم کو مجرمانہ کہا جاسکتا ہے۔ یہ ایک طویل داستان ہے کوئی عالم اس طرف توجہ فرما کر خیانتوں کو جمع کرتا کہ اصل متون محفوظ رہیں اور طلبہ گمراہ نہ ہوسکیں۔ امام احمد رضا نے اپنی تصانیف میں اصل متون محفوظ کردئے ہیں۔ اس لئے ان کی محققانا اور فاضلانا تصنیفات کا مطالعہ اور بھی ضروری ہوگیا۔

☆ امام احمد رضا علیہ الرحمہ، (١٣٤٠ھ/ ١٩٢١ء) اپنے عہد کے جلیل القدر عالم اور محدث تھے، انہوں نے ٥٤ علوم وفنون کا خود ذکر کیا ہے، (١٦)...... جس میں ان کو تبحر حاصل تھا، علم حدیث میں تبحر وتعمق کا اندازہ ان کہ بیشتر رسائل اور فتاوی سے لگایا جاسکتا ہے بالخصوص الفضل الموہبی (مطبوعہ لاہور ١٣٩٧ھ) سے جس کا عربی ترجمہ شائع ہو گیا ہے (١٧)......

علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الافادات الرضویہ کے عنوان سے علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات کو جمع کیا تھا، (١٨)...... امام احمد رضا علیہ الرحمہ بظاہر ناممکن نظر آنے والی بات کو احادیث کے ذخیرہ علمی سئے اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ انسان حیران ہوجاتا ہے، احادیث کی نہر رواں نظر آتی ہے، کبھی دریا بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ انہوں نے علم حدیث میں جو چمکتا دمکتا نقش قائم کیا تھا ایسا نقش کوئی قائم نہ کرسکا۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے مندرجہ ذیل علماء سے سند حدیث حاصل فرمائی:۔

١۔ شیخ احمد زینی دحلان الشافعی المکی۔ (١٢٩٩ھ/١٨٨١ء)

٢۔ شیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی الاحناف بمکہ، (١٣٠١ھ/١٨٨٣ء)

٣۔ شیخ حسین صالح جمل اللیل المکی، (١٣٠٢ھ/١٨٨٤ء)

امام احمد رضا بریلوی علم حدیث میں ہر حیثیت سے یگانۂ روزگار اور اپنی مثال آپ تھے، ان کی نظر اقسام حدیث پر بھی تھی اور کتب حدیث پر بھی، علامہ محمد حنیف رضوی نے ایسی ٤٠٠ سے زیادہ کتب حدیث دریافت کی ہیں جن سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے استفادہ فرمایا

١٦۔ الاجازۃ الرضویہ (١٣٢٣ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، لاہور، ١٣٩٦ھ ج٢، ص، ٢٩٩-٣٠٧

١٧۔ الفضل الموہبی، مطبوعہ مجلس رضا لاہور ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء

١٨۔ محمد ظفر الدین رضوی، صحیح البہاری، ص، ٤-٢٦، حیدر آباد سندھ، ١٩٩٢ء

ہے، اللہ اکبر! امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی بلند پایہ تصانیف سے علم حدیث اور متعلقات حدیث میں ان کے تبحر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، فن حدیث میں وہ بصیرت کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری عمر اس فن کی تحصیل میں گزاری ہے۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل صاحب استاذ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد،)

امام احمد رضا بریلوی اصول حدیث، جرح وتعدیل، سلسلہ رواۃ اور علم الرجال پر بھی وسیع نظر رکھتے تھے اور انہوں نے مسائل کے استنباط اور ان کے استدلال اور وجوہ بیان کرنے کے لئے ان علوم سے بھرپور استفادہ کیا ہے...... (۱۹)

تلمیذ امام احمد رضا، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:۔

علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم رجال کا ہے، اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کے جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے اٹھا کر دیکھا جاتا تو تہذیب وتذہیب میں وہی الفاظ مل جاتے۔...... (۲۰)

بقول مولانا رحمٰن علی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

امام احمد رضا تخریج میں ید طولی کے مالک تھے، اس فن میں "الروض البھیج فی آداب التخریج" قلم بند فرمائی اگر اس فن میں اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو پھر آپ کو اس فن کا موجد کہنا چاہئے۔ (۲۱) (تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۷)

حدیث میں چہل حدیث واربعین کی فضیلت آئی ہے، ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث کا مجموعہ نظر سے نہیں گزرا، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے سجدہ تعظیمی کی حرمت پر اپنے رسالے "الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ" میں چالیس احادیث جمع کردی ہیں۔ اس سے علم حدیث میں انکی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تعجب ہے پھر بھی ابو الحسن علی ندوی یہ

۱۹۔ ڈاکٹر محمد طفیل، حدیث نبوی فتاوی رضویہ کا بنیادی ماخذ معارف رضا کراچی، ۱۹۹۳ء، ص ۳۹

۲۰۔ خطبۂ صدارت ناگپور، ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۰ء بحوالہ، معارف رضا م کراچی، ۱۹۹۸ء ص، ۲۱۔

مقالہ محمد انور نظامی، علوم حدیث اور محدث بریلوی، ص، ۱۹-۳۳

۲۱۔ محمد انور نظامی، علوم حدیث اور محدث بریلوی، معارف رضا، ۱۹۹۸ء

فرمائیں:۔قلیل البضاعة فی الحدیث و التفسیر ،۔(۲۲)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کون کون سی کتب حدیث آپ کے درس اور مطالعہ میں ہیں۔آپ نے پچاس سے زیادہ کتب حدیث کے نام گنا دیئے۔......(۲۳)۔یہ توتھیں وہ کتب احادیث جو درس ومطالعہ میں رہیں۔جن کتب حدیث سے استفادہ کیا ان کی تعداد ۴۰۰ سے بھی زیادہ ہوگی۔علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر کی یہ شان تھی کہ جب ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۶ء مدرسۃ الحدیث، پیلی بھیت، کے تاسیسی جلسہ میں علمائے سہارنپور، کانپور، رام پور، جونپور، بدایوں کی موجودگی میں محدث سورتی مولانا وصی احمد علیہ الرحمہ نے تقریر کی فرمائش کی تو امام احمد رضا نے مسلسل تین گھنٹے پرمغزاور مدلل تقریر فرمائی اور علم حدیث کا دریا بہا کر علماء کو حیران کردیا۔......(۲۴) جب سننے والا ہو تو بات کرنے کو جی چاہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ علم حدیث کے حوالے سے جب معاصرین پر تنقید فرماتے تو علم حدیث کا خزانہ ابلتا ہوا نظر آتا۔امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے شعور پر علم حدیث چھایا ہوا تھا، ان کا ظاہر و باطن سنت کے رنگ میں رنگا ہوا تھا، کوئی بات کوئی کام کوئی تحریر حدیث کے خلاف نہ تھی۔ان کی شاعری میں بھی اکثر اشعار احادیث کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں جب کہ دوسرے بہت

۲۲۔ ابوالحسن ندوی، نزہۃ الخواطر، ج،۸،ص۴۴

نوٹ:۔ تعجب ہے کہ ابوالحسن علی ندوی نے یہ بات کیسے لکھ دی، اصل کتاب ان کے والد حکیم عبدالحی لکھنوی کی تالیف ہے۔ابوالحسن علی ندوی نے اس میں اضافے کئے ہیں۔یہ اضافہ بھی انہیں کا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں راقم علی گڑھ گیا تھا، وہاں صدر شعبہ سنی دینیات پروفیسر اقبال احمد انصاری سے ملاقات ہوئی جو نزہۃ الخواطر کے جدید ایڈیشن کے نگراں تھے۔جب ان کے علم میں یہ بات لائی گئی تو انہوں نے کشادہ دلی سے کہا کہ کتاب میں جو غلطیاں ہوں ان کی نشاندہی کردی جائے۔دوسرے دن وہ نزہۃ الخواطر کے متعلقہ اوراق کی فوٹو کاپی فقیر کی قیام گاہ پر لائے جب کہ فقیر روانہ ہونے والا تھا۔چوں کی راقم سفر میں تھا اسلئے اغلاط کی نشاندہی اور اصلاح نہ کرسکا، شاید بعد میں پاکستان سے ضروری مواد بھیج دیا گیا تھا۔مسعود

۲۳۔ اظہار الحق الجلی، مطبوعہ،۱۹۹۶ء ص،۲۴

۲۴۔ یسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں،ص،۱۳۲ (ملخصا)

سے مشہور و معروف شعراء کی شاعری قرآن وحدیث سے یکسر خالی نظر آتی ہے، بیشک جس نے زندگی کو جانا پہچانا اس نے قرآن وحدیث کی ترجمانی کی، جو زندگی سے بے خبر رہا وہ قرآن وحدیث سے بے خبر رہا، خواہ وہ علم و دانش کی کتنی ہی بلندیوں تک پہونچا۔

سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ نے راقم سے ایک ملاقات میں فرمایا کہ تاج العلماء سید محمد میاں قادری فرماتے ہیں۔(۲۵)......کہ ''امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات بھی افاضات ہوتے تھے۔ علامہ محمد ظفر الدین رضوی (۱۳۸۲/۱۹۶۲ء) نے اپنی کتاب جامع الرضوی جلد دوم مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۹۹۳ء) کے مقدمے میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کی تعداد ۳۲ ہے ان سب کا تعلق علم حدیث سے ہے۔ وہ مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

ولنقدم قبل الشروع فی المقصود مقدمة یشتمل فوائد التقطتها من تصانیف العلماء لا سیما سیدی وملا ذی وشیخی و استاذی شیخ الاسلام و المسلمین ،وارث علوم سید المرسلین ،مؤید الملة الطاهره، مجددالمأة الحاضرة مولانا الشاه احمد رضا خان القادری البرکاتی البریلوی نفعنا الله ببرکاته فی الدنیا والآخره۔(ص۳)

فن حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی بصیرت و وسعت کو دیکھ کر علمائے عرب نے آپ کو امام المحدثین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی شریف اور مدینہ منورہ کے عالم شیخ یسین احمد الخیاری نے اس لقب سے یاد کیا ہے۔(۲۶)......

اور حافظ کتب حرم شیخ اسمعیل مکی تحریر فرماتے ہیں:۔

شیخ المحدثین علی الاطلاق۔ (رسائل رضویہ ،ج۲،۷۔ص،۲۶۰ لاہور ۱۹۷۶ء)

نہ صرف منقولات میں بلکہ معقولات میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی یہی شان ہے، اس لئے شیخ

۲۵۔ آپ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مرشد کریم شاہ ال رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے حقیقی بھائی شاہ اولاد رسول کی اولاد امجاد سے تھے۔ مسعود

۲۶۔ الدولۃ المکیہ (مع تقریظات) کراچی ۴۷۰

علی بن حسین مالکی (مدرس مسجد حرام مکہ مکرمہ) نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو مرکز دائرۃ المعارف فرمایا ہے۔......(۲۷)

۱۹۹۲ء میں راقم کا علیگڑھ جانا ہوا وہاں ہندوستان کے مشہور فاضل شبیر حسن غوری سے بھی ملاقات ہوئی جو علم زیجات میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حاشیہ زیج ایلخانی پر کام کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا اس فن میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا وہ مستعار نہیں وہ ان کا اپنا معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ایس ایم خالد الحامدی (جامعہ ملیہ، دہلی) نے اپنے ایک مکتوب (مولفہ ۲۰/ فروری ۱۹۹۲ء) میں علم حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تصانیف کی تعداد ۴۰ بتائی ہے، اس کی تفصیل انہوں نے اپنے مقالے میں دی ہوگی جو علم حدیث میں پاک و ہند کے علماء کی خدمات پر قلم بند کیا ہے۔ فقیر کے علم میں جو کتب ہیں ان میں سے چند کے نام پیش کرتا ہوں۔

۱۔ النہی الاکید، (۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)

۲۔ الہاد الکاف (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)

۳۔ حاجز البحرین (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)

۴۔ مدارج طبقات حدیث (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)

۵۔ الاحادیث الواقیہ، (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء

۶۔ الفضل الموہبی، (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء)

راقم کے کتب خانہ میں علم حدیث سے متعلق امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ۲۱ مخطوطات ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ حاشیہ میزان الاعتدال، ۲۔حاشیہ شفاء السقام،

۳۔ حاشیہ تعقبات علی الموضوعات، ۴۔حاشیہ کتاب الاسماء والصفات

۵۔ کشف الاحوال فی نقد الرجال، ۶۔حاشیہ العلل المتناہیہ

۷۔ حاشیہ ارشاد الساری، ۸۔حاشیہ سنن ابن ماجہ،

۲۷۔ الدولۃ المکیہ (مع تقریظات) کراچی، ۱۵۸

۹۔ حاشیہ مسند احمد، ۱۰۔حاشیہ الدر المکنون،
۱۱۔ حاشیہ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۱۲۔حاشیہ خلاصہ تذہیب الکمال،
۱۳۔ حاشیہ جامع فصولین، ۱۴۔حاشیہ اشعۃ اللمعات،
۱۵۔ حاشیہ مفتاح السعادۃ، ۱۶۔حواشی شرح الصدور
۱۷۔ حاشیہ فتح المغیث، ۱۸۔حواشی مقاصد حسنہ،
۱۹۔ حاشیہ حصر الرشاد، ۲۰۔حاشیہ الترغیب والترہیب
۲۱۔ حاشیہ نیل الاوطار،

علم حدیث اور دوسرے علوم منقولہ ومعقولہ میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی مہارت کو دیکھتے ہوئے کراچی یونیورسٹی کے شعبہ قرآن وسنت کے مختلف پرچوں میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے علوم وفنون کوشامل کیا گیا ہے۔

مثلاً تفسیر، حدیث، اسلامی معیشت، اسلامی سیاست، سائنس وغیرہ۔

علم حدیث پر امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر، بصیرت اور صحت نظری کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علمائے حرمین شریفین اور علمائے عرب نے علم حدیث میں آپ سے اجازتیں لیں، (۲۸)......۔راقم کے علم میں کوئی ایسا عجمی عالم نہیں کہ دنیائے عرب میں جس

۲۸۔رسائل رضویہ، لاہور، ۱۹۷۶ء ج۲، ص ۲۲۷-۳۵۹

نوٹ:۔ علماء حرمین شریفین سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب آپ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین کیلئے دوبارہ حاضر ہوئے، تعارف کی تقریب یہ ہوئی کہ ہندی مخالفین نے مسئلہ علم غیب سے متعلق ایک استفتاء پیش کیا وہ یہ سمجھے کہ آپ سفر میں ہیں اور کتابیں ساتھ نہیں، شاید جواب نہ لکھ سکیں گے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے محض قوت حافظہ کی بنا پر ایسا فاضلانہ اور محققانہ جواب لکھا کہ علماء حیران رہ گئے۔اس فتوے کا نام ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبۃ'' رکھا، پھر یہ فتوی شریف مکہ کے دربار میں ساڑھے تین سو علماء عرب کے سامنے دو نشستوں میں پڑھا گیا جس سے امام احمد رضا کا غائبانہ تعارف ہوا۔پھر بات پھیلتی چلی گئی اور زیارت کا شوق بڑھتا چلا گیا۔اس فتوے پر بکثرت علمائے عرب نے تقاریظ لکھیں جس کی تفصیل راقم کی کتاب امام احمد رضا اور عالم اسلام، کراچی ۲۰۰۰ء اور پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ (استاد جامعہ ازہر شریف قاہرہ) کی کتاب

کی اتنی پذیرائی ہوئی ہو، اور جس سے علماء نے اس قدر اجازات اور سندات حدیث لی ہوں، مکہ معظّمہ کے مشہور عالم علامہ سید محمد بن علوی مالکی نے کراچی میں دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کے درس حدیث کی ایک محفل میں خود فرمایا: کہ ان کے والد ماجد سید علوی مالکی نے امام احمد رضا کے صاحب زادے مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ سے اجازت لی اور خود انہوں نے بھی اجازت حاصل کی۔

علم حدیث اور علوم دینیہ میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے خود سندات اجازت جاری نہیں کیں بلکہ علمائے حرمین شریفین نے آپ سے خود سندات اجازت طلب کیں۔

الاجازاة المتینه لعلماء بکة و المدینة، (١٣٢٤ھ/ ١٩٠٦)

مشمولہ رسائل رضویہ جلد دوم، لاہور، ۱۹۷۶ء میں جو خطوط شامل ہیں ان سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ شیخ عبد القادر ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

فارجو سیدی انجاز ماوعد تم به من الاجازات العمومیه ـ (٢٩)

(٩صفر ١٣٢٤ھ/١٩٠٦ء)

اجازات عمومیہ کی سندوں کا جو آپ نے وعدہ فرمایا تھا اسے روانگی سے پہلے پورا فرمائیں گے۔

اور سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم، مکہ معظّمہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ووعدتم الحقیر و اخاه بارسال الاجازة بمرویاتکم فلم تات۔(٣٠)

(۲۶، ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء)

''الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مسعود

۲۹۔ رسائل رضویہ، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص، ۲۵۶

۳۰۔ رسائل رضویہ، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص، ۲۵۸

آپ نے مجھ حقیر اور میرے بھائی سے وعدہ فرمایا تھا کہ اپنی مرویات کی سند بھیجوں گا، وہ سند ابھی تک نہیں پہنچی۔

اور سید مامون البری المدنی لکھتے ہیں:۔

وقد وقع منکم الوعد عندوصولکم الی المدینة الطیبة بان تمنحوا من فضلکم الا جازة فی علوم الحدیث والتفسیر وغیرهما للفقیر والفقیر منتظر انجاز ذلك الوعد و کتابته و ارساله۔(۳۱)　　(۱۳۴۶ھ/۱۹۰۸ء)

جب آپ مدینہ طیبہ کے عالی دربار میں حاضر ہوئے تھے تو مجھ فقیر سے بنا بر فضل وکرم وعدہ فرمایا تھا کہ حدیث وتفسیر وغیرہ علوم دینیہ کی سند دوں گا، فقیر اس وعدے کی تکمیل اور اسکی کتابت وترسیل کا منتظر ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے علماء حرمین شریفین کی خواہش پر سات سندیں جاری کی ہیں جو مندرجہ ذیل علمائے کرام کے نام بھیجی گئیں۔

سید شیخ اسمعیل مکی، سید جمیل مکی، سید مامون البری المدنی، سید ابو حسین المرزوقی، شیخ سعد الدہان، شیخ عبد الرحمٰن الدہان، شیخ عابد حسین، شیخ علی بن حسین، شیخ جمال بن محمد الامیر، شیخ عبد اللہ مرداد، شیخ عبد اللہ دحلان، شیخ بکر رفیع المکی، شیخ حسن العجمی، شیخ عمر بن حمدانی المحرسی المدنی، شیخ احمد الخفر ادی، سید ابوبکر بن سالم البار العلوی، سید محمد عثمان دحلان، شیخ محمد یوسف، سید شیخ محمد سعید، سید محمد المغربی، وغیرہ وغیرہ،(۳۲)......

ہندوستان کے ایک عالم مولوی انور شاہ کشمیری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ علم حدیث میں بڑی مہارت رکھتے تھے، پروفیسر ڈاکٹر رضوان اللہ مرحوم (استاذ شعبہ سنی دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ،) نے اسی یونیورسٹی سے مولوی انور شاہ کشمیری کے حالات اور علمی خدمات پر ڈاکٹریٹ کیا تھا، یہ تحقیقی مقالہ شائع بھی ہوگیا، راقم نے جب اسکو پڑھا تو حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی، حیرت اس لئے کہ جو کچھ کہا گیا تھا نظر نہ آیا اور افسوس اس لئے کہ علماء

۳۱۔　رسائل رضویہ، لاہور، ١٩٧٦ء، ص، ٢٦٦

۳۲۔　رسائل رضویہ جلد دوم، ص، ۲۵۶-۳۵۹

نے مبالغہ ہی سے نہیں اغراق سے کام لیا، یہ کام تو سیاستدانوں اور صحافیوں کا ہے، علماء کا نہیں۔ علم حدیث کے حوالے سے جب مولوی انور شاہ کشمیری کا امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے تقابل کیا جاتا ہے تو مولوی انور شاہ کشمیری کی شخصیت دبی ہوئی نظر آتی ہے۔

پاکستان کے مشہور عالم مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری نے اپنے فتاوی نوریہ میں مولوی انور شاہ کشمیری کا عالمانہ اور محققانہ محاکمہ کیا ہے۔(۳۳)۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے عہد میں علوم دینیہ سے بے خبر دانشور ''اجتہاد'' کی شدید ضرورت محسوس کررہے تھے اور اس کا چرچہ عام تھا۔ان کے بے خبری کا یہ عالم ہے کہ ایک مشہور ومعروف دانشور نے راقم سے کہا کہ'' انجیل میں صرف ونحو کی بہت سی غلطیاں بتائی جاتی ہیں (معاذ اللہ) قرآن میں بھی ایسا ہی ہوگا''۔امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنی تحقیقات علمیہ سے ان دانشوروں کو خاموش کردیا اور اجتہاد کا غلغلہ دب کررہ گیا۔حقیقت میں اجتہاد کے مطالبے کا محرک خالص سیاسی تھا، دینی ومذہبی نہیں تھا، جن حضرات کو ''صراط مستقیم'' اچھی نہیں لگتی وہ دوسری راہیں تلاش کرتے ہیں پھر ان راہوں پر دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں تاکہ اسلام کی حقیقی قوت ڈھیر ہوجائے۔امام احمد رضا علیہ الرحمہ اس صراط مستقیم پر چلتے رہے اور اس کی حفاظت کے لئے انہوں نے شدید قلمی جنگ کی جس کو فساد کا رنگ دیکر بدنام کیا گیا (ان للہ وانا الیہ راجعون،)

اب برف پگھل رہی ہے، زندگی کروٹ بدل رہی ہے، حقیقتوں سے پردے اٹھ رہے ہیں، جو بے خبر تھے باخبر ہورہے ہیں، خدا کا شکر ادا کررہے ہیں، ندامت وشرمساری کے ساتھ سجدۂ شکر بجالا رہے ہیں، دل ودماغ پاک کررہے ہیں، بدگمانیوں اور نفرتوں کے داغ دھورہے ہیں۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی مختلف جہتیں ہیں اور بیشمار خوبیاں ہیں، چند ایک یہ ہیں:۔

۱۔ احادیث کے ظاہر ہی نہیں باطن پر بھی نظر رکھتے ہیں اور منشاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں۔

۳۳۔ مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری، فتاوہ نوریہ، مطبوعہ اکاڑہ۔

۲۔ جتنا اہم مسئلہ ہوتا ہے اتنے ہی پایہ کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں مگر تحقیق کا آغاز قرآنی آیات سے کرتے ہیں۔

۳۔ جہاں عقائد میں فساد کا اندیشہ ہوتا ہے وہاں دفع فساد کے لئے کم تر اہم روایت کو زیادہ اہم روایت پر ترجیح دیتے ہیں۔

۴۔ جہاں کسی بزرگ کی شان میں کوئی مخالفانہ فتوی دینے پر مجبور ہوتے ہیں وہاں خود فتوی نہیں دیتے بلکہ فقہا کا قول نقل کردیتے ہیں۔

۵۔ احیاء سنت میں اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے اور ملامت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

۶۔ فیصلہ کرتے وقت اپنے اور بیگانے میں تمیز نہیں کرتے جو حق سمجھتے ،وہی بیان کرتے ، حق کو نہیں چھپاتے۔

۷۔ اسلاف سے اختلاف ہوتا ادب سے اختلاف کرتے اور اپنے دلائل پیش فرماتے ، کبھی رعایت بھی فرماتے ہیں اور اپنی بات منوانے کے لئے ''مصیر ''نہیں بنتے۔کسی حالت میں ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی تحقیقات کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ محقق و مفکر اور فقہا کو مفسر و محدث بھی ہونا چاہیے، مدبر اور مودب و مہذب بھی ہونا چاہئے، مجاہد و غازی بھی ہونا چاہئیے ، صرف کسی کی رائے نقل کردینے سے مفتی نہیں ہوتا جس کے فیصلے کی بنیاد حجج ساطعہ اور براہین قاطعہ پر ہو اور جو دانش برہانی کے ساتھ ساتھ دانش نورانی سے بھی فیض یاب ہو وہی مفتی و مفکر ہوتا ہے۔

فن حدیث میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تبحر نے فقہ حنفی کی تائید میں احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ فراہم کیا ہے جو اس سے پہلے سامنے نہ آیا تھا، امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے فقہ حنفی کی اولیت اور حقانیت ثابت کردی ، اس لئے ایسے مجموعہ احادیث کی ضرورت تھی جس سے فقہ حنفی کی تائید ہوتی ہے۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین آرزو (سابق شعبہ عربی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، وحال وائس چانسلر مظہر الحق عربک اینڈ پرشین یونیورسٹی، پٹنہ،)

پاک و ہند میں جن کتب حدیث کا درس دیا جاتا ہے ان کے مولفین مسلکاً شافعی ہیں

اس لئے ان کتابوں میں زیادہ تر وہی احادیث ملتی ہیں جو شافعی مسلک کی موید ہیں، مذہب حنفی کی نبیاد جن اخبار و آثار پر ہے ان کا اول تو ذکر ہی نہیں کیا گیا، اگر کیا گیا تو ردو انکار کے ساتھ، شروح وحواشی بھی انہیں کتابوں کی لکھیں گئیں۔ گیارہویں صدی ہجری میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مسلک احناف کی تائید میں ایک مجموعہ احادیث ''فتح المنان فی تاییدمذہب النعمان،، قلم بند کی۔ پھر سید مرتضی زبیدی بلگرامی (۱۱۴۵ھ-۱۲۵۰ھ) نے '' عقود الجواهر الحنفیه فی اولة آحکام ابی حنیفه،، تحریرفرمائی۔

ظہیر حسن شوق نیموی بہاری (۱۲۷۸ھ۔۱۳۲۲ھ) کا حنفی نقطہ نظر سے احادیث کا پہلا مجموعہ آثارالسنن ہے جو ۱۳۱۸ھ میں قومی پریس لکھنو سے شائع ہوئی۔ یہ باب فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی اسکے بعد کے ابواب وہ لکھنا چاہتے تھے مگر نہ لکھ سکے اور انتقال فرما گئے۔ یہ دیکھ کر یہ مختصر سی کتاب ہے جس سے احناف کی ضرورت پوری نہیں ہوتی ملک العلماء فاضل بہاری نے احادیث کا سارا ممکن الحصول مجموعہ کھنگال کر صرف وہی احادیث جمع کرنیکا بیڑا اٹھایا جو موید مسلک اہلسنت واحناف ہوں اور فقہ حنفی کا ماخذ ومصدر۔

انہوں نے عام روایات جمع کیں جن پر مذہب حنفی کی عمارت کھڑی کی گئی ہے اور حتی الامکان فقہ حنفی کا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ رہا ہو جس کی سند واستشہاد میں کوئی خبر اور اثر پیش نہیں کی گئی ہو۔(۳۴)۔

چونکہ فاضل بہاری امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید تھے اور قریب رہے اس لئے انکو احادیث کا بہت سا ذخیرہ انکے فتاوی رضویہ اور دوسرے بہت سے رسائل وکتب میں مل گیا جس نے اس منزل کو آسان کر دیا۔ چنانچہ آپ نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ذخیرہ احادیث سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

فاضل بہاری نے اس کام کو فقہی ابواب کی ترتیب پر چھ جلدوں میں مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جلد دوم کے پہلے چار حصے انکی زندگی میں ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۷ء کے درمیان آگرہ اور پٹنہ سے شائع ہوئے۔ پہلا حصہ آگرہ سے، تین حصہ پٹنہ سے، پھر یہ چار حصے ایک

۳۴۔ محمد ظفر الدین رضوی، جامع الرضوی، حیدر آباد، سندھ، ج ۲، ۷، ۳۲-۳۳ ملخصاً

جلد میں پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب ،(۳۵)۔(پروفیسر ایمرٹس سندھ یونیورسٹی ، پاکستان)۱۹۹۲ء میں شائع کیئے ۔عنوان جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری“

یہ ۹۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اسمیں نو ہزار دو سو ستاسی (۹۲۸۷) احادیث شامل ہیں۔جامع الرضوی کی پہلی جلد کا مخطوطہ پروفیسر ڈاکٹر مختارالدین آرزو کی عنایت سے ۱۹۹۲ء میں راقم کو ملا جس پر رضا فاؤڈیشن ،لاہور میں کام ہو رہا ہے، جو غالباً مکمل ہو چکا ہے۔جامع الرضوی میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ذخیرہ احادیث کے ساتھ ساتھ دوسری کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

اور اسکو فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق مدون کیا گیا ہے۔

دوسرا اہم کام مولانا محمد عیسی رضوی نے کیا ہے،انہوں نے صرف فتاوی رضویہ کو سامنے رکھا اور جس ترتیب سے فتاوی رضویہ میں احادیث آئی ہیں اسی ترتیب سے تین جلدوں میں مرتب کیا ہے، عنوان یہ ہے۔

امام احمد رضا اور علم حدیث،(۱۹۹۹ء)

اور تفصیل یہ ہے۔

۱۔	جلد اول	صفحات،۶۶۴	دہلی ۱۹۹۹ء
۲۔	جلد دوم	صفحات، ۵۵۲	دہلی ۱۹۹۹ء
۳۔	جلد سوم	صفحات،۶۰۸	دہلی،۱۹۹۹ء

تیسرا اہم کام علامہ محمد حنیف رضوی نے کیا ہے۔آپ نے فتاوی رضویہ اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی دوسری تصانیف سے ذخیرہ احادیث جمع کر کے فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔یہ اہم کام سالوں کی محنت شاقہ کے بعد وجود میں آیا، اخلاص اور لگن سے ہی یہ کام ہو سکتا تھا۔

۳۵۔　پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب، غالباً سب سے پہلے علم حدیث کے حوالے سے مقالہ قلم بند کیا،عنوان تھا امام احمد رضا اور علم حدیث، یہ مقالہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند،(لاہور،۱۹۷۸ء ص ۱۳۴) جلد اول میں شائع ہوا۔

تصنیف وتالیف بھی انسان کے تخلیقی محل سے ملتی جلتی ہے، دلمیں بات آتی ہے تصور ابھرتا ہےاور پھیلتا چلا جاتا ہے، عطاؤں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، مضامین آنے لگتے ہیں اور آتے چلے جاتے ہیں، پھر یہ سب کچھ ایک وجود میں سمٹنے لگتا ہے، اور ایک صورت جلوہ گر ہوتی ہےاور کتاب چھپ کر ہر طرف پھیلتی چلی جاتی ہے۔اور

الذی خلقك فسوّاك فعد لك، فی ای صوة ماشاء رکبك، ۔

انفطار، ۷۔۸

اور

ثم اذا انتم بشر تنتشرون ، روم ۲

کے نظارے سامنے آجاتے ہیں۔جامع الاحادیث بھی اسی عمل سے گزری ہوگی۔

جامع الاحادیث کے فاضل مؤلف علامہ محمد حنیف خان رضوی زید عنایتہ جامعہ نوریہ رضویہ(بریلی شریف) کے صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہیں۔۱۹۵۵ء میں بریلی شریف کے مضافات میں آپ کی ولادت ہوئی اور۱۹۷۹ء میں دارالعلوم منظر اسلام(بریلی شریف)سے سند فراغت حاصل کی۔اساتذہ میں علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی، علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارک پوری، مفتی جہاں گیر خاں صاحب اعظمی، مفتی محمد عارف صاحب نانپاروی، علامہ نعیم الدین صاحب بستوی، جیسے جلیل القدر اساتذہ رہے،ان کے علاوہ تقریباً بیس علماء کرام آپ کے استاد رہے۔

علامہ محمد حنیف خاں رضوی نے تدریس کا آغاز سند فراغت حاصل کرنے کے فوراً ہی بعد ۱۹۷۹ء میں کردیا تھا اور مندرجہ ذیل مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ رضویہ (کیمری، ضلع رامپور،) دار العلوم گلشن بغداد(رامپور) مفتاح العلوم(رامنگر نینی تال)بدرالعلوم(جس پور نینی تال)الجامعۃ القادریہ(رچھا، بریلی شریف،) اور آجکل جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف) میں درس وتدریس،تصنیف وتالیف،اور صدر المدرسین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

علامہ محمد حنیف خاں رضوی کو پڑھاتے ہوئے تقریباً ۲۲ سال ہوچکے ہیں۔ان کے سینکڑوں شاگرد ہیں، جامعہ نوریہ رضویہ میں، ۷ سات استاد آپ ہی کے شاگرد ہیں،اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلبہ میں تعلیم وتدریس کا ذوق بھی پیدا کردیتے ہیں جو دنیا کی محبت کی وجہ سے اب طلبہ میں عنقا ہوتا جارہا ہے۔ فاضل مؤلف نے مختلف کتب ورسائل بھی تصنیف و تدوین کئے ہیں جن میں فتاوی رضویہ کی بعض مجلدات کی دوسری بار اشاعت اور جامع الاحادیث کی ترتیب وتخریج نہایت ممتاز ہیں۔ اشاعتی کام بھی کئے اور رضا دار الاشاعت (رام نگرشم بریلی شریف)، رضا اکیڈمی، رامپور احباب کے شرکت میں قائم کئے، اوران اداروں سے اہم کتابیں شائع کیں، علامہ محمد حنیف خاں رضوی اپنے ایثار اور اخلاص اورلگن کی وجہ سے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے لئے بھی نمونہ عمل ہیں۔ وہ اہل سنت وجماعت کا عظیم سرمایہ ہیں ان شاء اللہ ان کی یہ محنت مشکور ومقبول ہوگی، مولی تعالیٰ اس تالیف وتصنیف سے ایک عالم کو بہرہ ور فرمائے اور فاضل مؤلف زیدلطفہ کے درجات بلند فرمائے اوردارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین۔

فاضل مؤلف نے احادیث کے اس نادر مجموعہ کا نام ''جامع الاحادیث'' رکھا ہے اور دوسرا عربی نام ''المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ'' تجویز کیا ہے۔ اس کتاب کی ۲۰×۳۰ سائز میں چھ جلدیں ہوں گی جن میں احادیث کی تعداد چار ہزار سے کچھ کم اور صفحات کی تعداد تقریباً چار ہزار ہوگی۔ اس مجموعے کی خوبیاں تو بہت ہیں مگر چند ایک یہ ہیں:۔

۱۔ مقدمہ ایک جلد میں ہے جس میں تدوین حدیث، تاریخ حدیث اور اصول حدیث وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

۲۔ کتاب کی چار فہرستیں ہیں۔ فہرست آیات، عنوانات کی فہرست، مسائل ضمنیہ کی فہرست اوراحادیث کے عربی الفاظ کی حروف تہجی کی ترتیب پر فہرست۔ نیز مآخذ ومراجع کی فہرست۔

۳۔ احادیث کی ترتیب ابواب فقہیہ کے انداز پر رکھی گئی ہے جس میں کتب حدیث کے طرز پر تقریباً تمام ابواب ہیں۔

۴۔ احادیث کو کلی طور پر حوالوں کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔

۵۔ حوالہ جات میں اکثر مقامات پر چار سے لے کر بیس کتب حدیث کے حوالے دئے گئے ہیں۔ یہ کام نہایت اہم اور مشکل اور صبر آزما ہے۔

۶۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جن احادیث کا صرف ترجمہ لکھا تھا تلاش کر کے اصل متون بھی لکھے گئے ہیں۔

۷۔ حوالہ جات کو نیچے لکھا گیا ہے پرانے انداز پر درمیان میں نہیں۔

۸۔ کتاب، باب اور فصل کی سرخیاں قائم کی گئی ہیں۔

۹۔ کثیر احادیث کے تحت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے افادات لائے گئے ہیں جن سے احادیث کی معنوی تشریح خود امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے قلم سے ہوگئی ہے۔

۱۰۔ جن عربی عبارات سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے احادیث کے معانی کی وضاحت کی تھی ان سب کا اردو میں خلاصہ لکھدیا گیا ہے۔

۱۱۔ حدیث سے متعلق امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جہاں بھی اصولی بحث کی ہے ان سب کی اردو میں تلخیص لکھدی گئی ہے۔

۱۲۔ احادیث کیساتھ اقسام حدیث کی بھی وضاحت کرائی گئی ہے۔

۱۳۔ عربی متن میں قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعراب لگائے گئے ہیں، یہ کام بھی اہم ہے، کیوں کہ آجکل طلبہ اور بعض اساتذہ عربی متون پڑھنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور حدیث کا صحیح متن پڑھنا ضروری ہے جتنا قرآن کا صحیح متن پڑھنا۔

۱۴۔ کتاب میں راویان حدیث کے مختصر احوال بھی لکھدیئے ہیں۔ تحقیق کے نقطہ نظر سے دور جدید کی یہ ایک اہم ضرورت ہے مگر عام وخاص کتب تاریخ میں اس کا اہتمام نہیں رکھا جاتا رہا ہے جھوٹ سچ جو ایک نے کہدیا کافی سمجھا جاتا رہا ہے۔ صرف مصنف ہی کو دلیل سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۔ اس مجموعۂ احادیث میں ان امور کے بارے میں احادیث کا بڑا ذخیرہ مل جاتا ہے جن کو ایک طبقہ شرک وبدعت سے تعبیر کرتا ہے اور ان لوگوں کیلئے راحت جاں ہے جو بات بات پر حدیث طلب کرتے ہیں اور خود ہر کام حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔ یہ اور اس قسم کی اور خوبیاں اس کتاب میں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ فاضل مولف زید عنایہ کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے برسوں کی محنت شاقہ کے بعد چمنستان رضا سے گل بوٹے چن چن کر یہ عظیم گلدستہ بنایا ہے جو ہر ایوان علم ودانش میں سجانے کے قابل ہے۔ یہ جامع الاحادیث جب تک پڑھی جائے گی،

یہ صدقۂ جاریہ ہے، یہ ایک سرچشمۂ صافی ہے جس سے تشنگان علوم دینیہ سیراب ہوتے رہیں گے۔ فقیر بصمیم قلب فاضل مؤلف علامہ محمد حنیف خاں رضوی دام عنایتہم کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور ممنون ہے کہ فقیر کو بھی اس صدقۂ جاریہ میں شامل کرلیا گیا۔

علم حدیث کے حوالے سے امام احمد رضا پر تحقیق جاری وساری ہے۔ پاکستان میں علامہ منظور احمد سعیدی زید مجدہ کراچی یونیورسٹی کراچی سے فقیر کی نگرانی میں مندرجہ ذیل موضوع پر کام کررہے ہیں۔

"احمد رضا کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ"

پہلے مرحلے ۱۹۹۷ء میں ایم فل کیلئے ان کا رجسٹریشن ہوا تھا اب وہ دوسرے مرحلے میں آگئے اور پی ایچ ڈی کا مقالہ قلمبند کررہے ہیں، امید ہے کہ ایک دوسال میں یہ مرحلہ بھی طے ہوجائے گا، فاضل موصوف نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت دس ابواب قائم کئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ پہلے باب میں صحابہ مجتہدین محدثین کی خدمات حدیث کا جائزہ لیا ہے۔

۲۔ دوسرے باب میں امام احمد رضا کی حیات پر روشنی ڈالی ہے۔

۳۔ تیسرے باب میں علمی آثار کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ چوتھے باب میں اساتذہ، شیوخ، تلامذہ، مستفیدین ومتأثرین کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ پانچویں باب میں حجیت حدیث میں امام احمد رضا کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

۶۔ چھٹے باب میں اصول حدیث میں امام احمد رضا کی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

۷۔ ساتویں باب میں احادیث سے طرق استدلال میں امام احمد رضا کی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

۸۔ آٹھویں باب میں تعدیل وتجریح اور اسماء الرجال میں خدمات کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ نویں باب میں علوم حدیث میں امام احمد رضا کی تحریرات کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔

۱۰۔ دسواں باب مآخذ ومراجع کیلئے مخصوص ہے جن کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر کام آگے بڑھ رہا ہے۔ نومبر ۲۰۰۰ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، اسلام آباد کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں محی

الدین غزنوی اسلامی یونیورسٹی (تراڑ خیل، آزاد کشمیر) کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اسحٰق قریشی نے اعلان کیا کہ یونیورسٹی میں امام احمد رضا چیئر قائم کی جارہی ہے۔اعزازی طور پر چیئر مین شپ کیلئے فقیر سے کہا گیا ہے۔فقیر نے تو پہلے ہی شب و روز امام احمد رضا علیہ الرحمہ کیلئے وقف کر رکھے ہیں۔الغرض امام احمد رضا محدث بریلوی پر کام ہوتا رہے گا، ان کے علم و فضل کے مختلف گوشے سامنے آتے رہیں گے، اہل علم و دانش حیران ہوتے رہیں گے، اندھیریاں چھٹتی رہیں گی، روشنیاں پھیلتی رہیں گی۔

تو میری رات کو ماہتاب سے محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی،

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ
۲۷ مارچ ۲۰۰۱ء

احقر محمد مسعود احمد
۱/۷ اسی پی آئی سی ایچ سوسائٹی کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶
✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶
✶✺✶✺✶✺✶✺✶
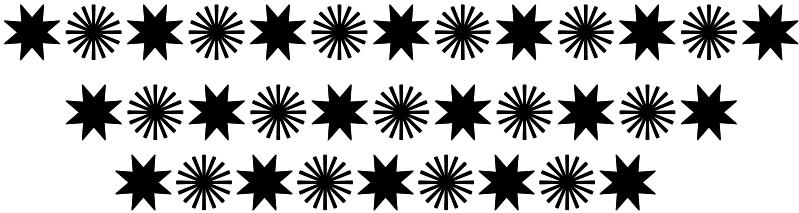
مآخذ ومراجع

۱۔قرآن حکیم
۲۔آل مصطفیٰ مصباحی: علم حدیث اور محدث بریلوی کی رجال حدیث اور اصول پر نظر
معارف رضا کراچی، ۱۹۹۱ء ص ۳۳۔۴۱
۳۔ابن الحسن ابن الجعد، مسند ابن الجعد، دارالکتب العلمیہ، بیروت،
۴۔ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الادب المفرد،
۵۔احمد رضا خاں، امام: الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ، مطبوعہ کراچی،
۶۔احمد رضا خاں، امام: فتاوی رضویہ کراچی، (۱۲ مجلدات)
فتاوی رضویہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور،
(۱۸ مجلدات)
۷۔احمد بن محمد القسطلانی: المواہب اللدنیہ، دارالکتب العلمیہ بیروت
۸۔بزرگ بن شہریار: عجائب الہند، بحوالۂ ہندوستان عربوں کی نظر میں، (اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء
۹۔رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنؤ، ۱۹۱۵ء
۱۰۔سید محمد محدث کچھوچھوی، خطبۂ صدارت ناگپور،
۱۱۔عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، المصنف،
۱۲۔عبدالحیٔ لکھنوی، نزہۃ الخواطر، جلد ہشتم، کراچی، ۱۹۷۶ء
حکیم وابوالحسن علی ندوی،:
۱۳۔عبدالمصطفی الازہری، علامہ امام احمد رضا بحیثیت امام فن حدیث،
معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۲ء ص ۴۱۔۴۸
۱۴۔غلام رسول سعیدی، مولانا: تذکرۃ المحدثین، لاہور، ۱۹۷۷ء
۱۵۔غلام مصطفیٰ خاں، پروفیسر، ڈاکٹر: امام احمد رضا اور علم حدیث بحوالۂ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، پنجاب یونیورسٹی۔
۱۶۔محمد بن علی الشوکانی: تحفۃ الذاکرین، شرکۃ مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر،

۱۷۔محمد احمد المحفوظ، پروفیسر ڈاکٹر:	الامام الاکبر المجدد، محمد احمد رضا خاں والعالم العربی، لاہور ۱۹۹۸ء
۱۸۔محمد احمد المحفوظ، پرفیسر ڈاکٹر:	مولانا الامام احمد رضا خاں یادگاری مجلّہ جامعہ ازہر شریف قاہرہ، ۱۹۹۹ء)
۱۹۔محمد انور نظامی، مولانا:	علم حدیث اور محدث بریلوی، معارف رضا کراچی ۱۹۹۸ء ص ۱۹-۳۳
۲۰۔محمد حمید اللہ ڈاکٹر:	صحفیۂ ہمام بن منبہ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۲ء
۲۱۔محمد حنیف خاں، رضوی علامہ،	جامع الاحادیث، (چھ مجلدات زیر طبع ۲۰۰۱)
۲۲۔محمد حنیف خاں رضوی، علامہ:	امام احمد رضا اور علم حدیث معارف رضا کراچی، ۱۹۹۹ء ص ۲۷-۵۷
۲۳۔محمد طفیل پروفیسر، داکٹر:	حدیث نبوی فتاوی رضویہ کا بنیادی ماٗخذ معارف رضا کراچی ۱۹۹۳ء ص ۳۳-۴۰
۲۴۔محمد ظفر الدین رضوی، علامہ:	جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری، جلد دوم، حیدر آباد، سندھ ۱۹۹۳ء
۲۵۔محمد ظفر الدین رضوی علامہ،	چودھویں صدی کے مجدد، لاہور ۱۹۸۰ء
۲۶۔محمد عیسی رضوی، مولانا:	امام احمد رضا اور علم حدیث ۳ مجلدات دہلی ۱۹۹۹ء
۲۷۔محمد عبد الحکیم اختر، شاہجہاں پوری، علامہ:	رسائل رضویہ جلد دوم لاہور، ۱۹۷۶ء
۲۸۔محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر:	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، لاہور، ۱۹۷۳ء
۲۹۔محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر:	محدث بریلوی کراچی، ۱۹۹۳ء
۳۰۔محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر:	امام احمد رضا اور عالمی جامعات کراچی، ۱۹۹۸ء
۳۱۔محمد مسعود احمد پروفیسر، ڈاکٹر:	امام احمد رضا اور عالم اسلام کراچی ۲۰۰۰ء

۳۲۔منظور احمد سعیدی، مولانا: امام احمد رضا کی خدمات علوم حدیث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ زیر تدوین مقالہ ڈاکٹریٹ کراچی، یونیورسٹی، کراچی، ۲۰۰۱ء

۳۳۔یحییٰ بن شرف النووی: کتاب الاذکار مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز،

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶

✶✺✶✺✶✺✶✺✶
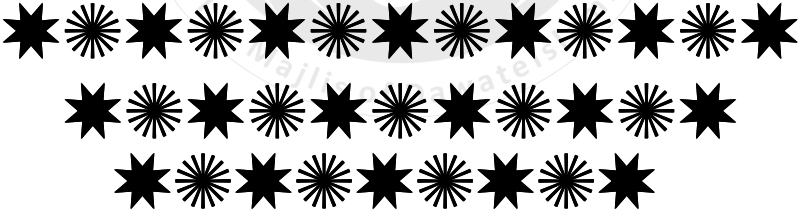
۱۴؍محرم الحرام/ ۱۴۱۹ھ ۳۰؍اپریل/ ۱۹۹۹ء

نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا سید وجاہت رسول صاحب قادری مدظلہ العالی

(کا خط بنام مرتب)

محبّی من محترمی مولانا محمد حنیف خاں رضوی صاحب، زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے، بفضلہٖ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۹۹ء مع آپ کے مقالہ اور فہرست کتب موصول ہوا۔ مقالہ مطالعہ کر کے بہت مسرت ہوئی، آپ نے واقعی بہت محنت کی ہے اور امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی علم حدیث اور اصول حدیث پر دستگاہ کے حوالے سے بڑے ٹھوس اور نا قابل تردید دلائل وشواہد پیش کئے ہیں جو یقیناً اہل علم وتحقیق کے لئے امام احمد رضا کی شخصیت کے حوالے سے تحقیق وتدقیق کے نئے گوشے اجاگر کرتے ہیں، اور حاسدین ومعاندین کے لئے وحشت وحیرانگی کے نئے سامان مہیا کرتے ہیں۔

آپ امام موصوف پر علم حدیث کے حوالے سے تحقیق وتصنیف کا جو کام کر رہے ہیں اس کی تفصیل پڑھ کر طبیعت بہت مسرور ہوئی، اس موضوع پر آج تک کوئی اہم تحقیقی تصنیف سامنے نہ آسکی۔ آپ بہت اہم خدمت انجام دے رہے ہیں جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ بھی ہے اور صبح قیامت تک آنے والے محققین کے لئے مشعل راہ بھی۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جید اہل قلم حامل علم وفضل کے رہتے ہوئے یہ کام نہ ہوسکا، اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت آپ کی قسمت میں لکھی تھی۔ ع ایں سعادت بزور بازو نیست

فالحمد لله علی ذالك، اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کی قوت وہمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سید وجاہت رسول قادری

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، پاکستان

کتب حدیث
پر تعلیقات رضا کے عکوس

(بعض صفحات)

مقدمہ

بقلم مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین. امابعد.

اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کائنات عالم میں معلم کتاب وحکمت بنا کر مبعوث فرمایا اور بے شمار مناصب علیا ومراتب قصوی سے عزت وکرامت بخشی۔

آپ ہادی اعظم اور مبلغ کائنات بھی ہیں، جیسا کہ فرمان الہی ہے۔

یاآیہا الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك ،وان لم تفعل فما بلغت رسالته۔ والله یعصمك من الناس ،ان الله لایهدی القوم الکافرین ۔ (۱)

اے رسول! پہونچادو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے، اور ایسا نہ ہو تو تم نے اسکا کوئی پیام نہ پہونچایا، اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔ بیشک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

''اور معلم کتاب وحکمت بھی''۔ارشاد الہی ہے۔

لقد من الله علی المؤمنین اذبعث فیهم رسولامنهم یتلوعلیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔(۲)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا انسانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

نیز طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام فرمانے والے بھی ہیں۔ خداوند قدوس کا فرمان ہے۔

ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث ویضع عنهم اصرهم والاغلال

۱۔ پارہ ٤ ع آل عمران

۲۔ پارہ ٤ ع آل عمران

التی کانت علیهم ۔(۳)

اور ستھری چیزیں انکے لئے حلال فرمائیگا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا، اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔

اور احکم الحاکمین کے نائب مطلق بھی۔ فرماتا ہے۔

فلاوربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا فى انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔ (٤)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپ کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

نیز فرماتا ہے:۔

وماكان لمؤمن ولامؤمنة اذاقضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا۔ (٥)

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہونچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اسکے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

حضور کی ذات گرامی اہل عالم کے لئے نمونہ عمل ہے

آپکی عظیم شخصیت ہر شخص کیلئے اسوۂ حسن اور نمونۂ عمل ہے۔ فرمان الہی ہے۔

لقد كان لكم فى رسول الله اسوةحسنة لمن كان يرجواالله واليوم الآخر۔(٦)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھا ہے۔

۳۔ پارہ ۹ ع ۹ الاعراف
٤۔ پارہ ٥ ع ٦ النساء
٥۔ پارہ ۲۲ ع ۲ الاحزاب
٦۔ پارہ ۲۱ ع ۱۸ الاحزاب

امت مسلمہ کو آپکی اتباع اور پیروی کا حکم ہے جس سے اعراض دنیا و آخرت کا خسران مبین ہے ،اور آپکی اطاعت وفرمانبرداری ہدایت ونجات کا اہم ذریعہ اور صلاح وفلاح کی ضامن ہے۔

قرآن حکیم میں بار بار اس کا حکم آیا اور باری تعالیٰ نے اپنا منشا و مراد یوں ظاہر فرمایا۔

فآمنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی یؤمن بالله و کلماته واتبعوه لعلكم تهتدون (۷)

تو ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اسکی باتوں پر ایمان لاتے ہیں، اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی یحببكم الله ویغفرلكم ذنوبكم والله غفور رحیم۔ (۸)

اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخشدے گا، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وماآتكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا ،واتقعوالله ان الله شدید العقاب۔(۹)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

قل اطیعوا الله والرسول فان تولوفان الله لایحب الكافرین ۔(۱۰)

تم فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

ان تمام آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو امت کا پیشوا بنایا، انکی پیروی کا حکم دیا، نمونۂ تقلید بنا کر بھیجا اور تشریعی اختیارات عطا فرمائے، آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مناصب کو بروئے کار لاکر بے شمار چیزوں کا حکم بھی دیا اور ان گنت

۷۔	پارہ	۸	ع	۱۰	الاعراف
۸۔	پارہ	۳	ع	۱۲	آل عمران
۹۔	پارہ	۲۸	ع	٤	الحشر،
۱۰ ۔	پارہ	۳	ع	۱۲	آل عمران

چیزوں سے منع بھی فرمایا۔جسکے لئے یہ امر لازم ہے کہ حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام بھی قرآن عظیم کیۓ مرح ہدایت کا سرچشمہ تسلیم کیا جائے اور اسلام کیلیۓ اسکو اصل سند مانا جائے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارح کلام ربانی ہیں

ان تمام اوصاف وکمالات کی واقعی حیثیت کے پیش نظر حتمی اور یقینی طور پر کہا جاتا ہے کہ خداوند قدوس نے آپکو دین اسلام کی تعلیمات کیلیۓ جہاں قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ وہدایت کا فریضہ سونپا وہیں اسکی تشریح وتفسیر،تبیین وتوضیح اور بیان وتصریح کیلیۓ اپنے افعال واقوال اورسیرت وکردار کے ذریعہ عام فرمانے کا حکم بھی فرمایا۔

قرآن کریم میں نماز کا حکم یوں ہے۔

واقیموا الصلوۃ،

اور نماز قائم کرو۔

آپ نے اسکی تفسیر اپنے اقوال وافعال سے یوں فرمائی،کہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے،فلاں وقت میں اتنی رکعات اورفلاں میں اتنی،شرائط یہ ہیں اورارکان وفرائض یوں ہیں، انکے ساتھ ہی سنن ومستحبات کی نشاندہی،ان تمام چیزوں کی تفصیل سے کتابیں مالامال ہیں اور ان پر عمل کی راہیں ہمارے لئے پورے طور پر ہموار کردی گئی ہیں۔اگر آپکی ذات اقدس نماز کی ادائیگی کیلیۓ کامل نمونہ نہ ہوتی تو پھر نماز پڑھنا اس اجمالی قرآنی حکم کے تحت ممکن ہی نہ تھا۔

زکوۃ،روزہ اور حج وعمرہ ان سب کیلیۓ بھی حضور کی قولی یا عملی وضاحت ضروری تھی ورنہ ارکان اسلام پر کوئی عمل کر ہی نہیں سکتا تھا۔

قرآن عظیم بلاشبہ ہمارے لئے ایک مکمل اور جامع دستور حیات ہے لیکن اسکے فرامین اصول وضوابط کے طور پر امت مسلمہ کو عطا ہوئے جن کا اعجاز وایجاز اپنی غایت ونہایت کو پہونچا ہوا ہے۔ایک ایک آیت ایسی جامعیت رکھتی ہے کہ اسکے نیچے معانی ومفاہیم کا ایک بحر بیکراں ودیعت کردیا گیا ہے۔اسکی توضیح وتفسیر کیلیۓ ہم ہی کیا صحابہ کرام بھی اس سرچشمہ ہدایت کے محتاج نظر آتے ہیں۔یہ ہی وجہ تھی کہ قرآن اپنی رائے سے نہیں بلکہ تعلیمات رسول سے سمجھا اور سمجھایا گیا۔اوراسی افہام وتفہیم کا نام سنت رسول اوراحادیث مصطفیٰ ہے۔

علیہ التحیۃ والثناء۔

لہذا زندگی کے ہر موڑ پر آپکی سنت وسیرت نے لوگوں کیلئے آسانی کی شاہرائیں قائم فرمائیں اور ہر قرن وصدی میں اسلام کی اس عظیم دولت سے لوگ سرفراز رہے۔ رشد وہدایت کیلئے ہر دور میں سنت رسول کی ضرورت کو محسوس کیا گیا اور گمرہی وبے دینی سے نجات حاصل کرنے کیلئے کتاب اللہ کے ساتھ سنت کو خاص اہمیت دی جاتی رہی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنت کریم کو دین اسلام میں اسی حیثیت سے اجاگر فرمایا، فرمان رسول ہے۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما ، کتاب اللہ وسنۃ رسولہ ۔(۱۱)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک ان دونوں پر عمل پیرا رہو گے ہرگز ہلاک نہیں ہوگے، اللہ کی کتاب، اور اسکے رسول کی سنت۔

جن لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کا رسول برحق تسلیم کیا ہے انکے لئے اس بات کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ آپکے فرامین کو بحیثیت فرمان رسول نشانۂ تنقید بنائیں اور اسکے انکار کی کوئی راہ پیدا کریں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کی مذمت خود اپنی حیات مقدسہ میں فرمائی اور منکرین حدیث وسنت کی واضح الفاظ میں تردید فرما کر قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کردیا۔ فرماتے ہیں۔

لاالفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامرمما امرت بہ اونھیت عنہ فیقول : لاادری، ماوجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ ۔(۱۲)

میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اور اس کے پاس میرا کوئی حکم یا میری جانب سے کوئی ممانعت پہونچے تو وہ اس کے جواب میں یہ کہے: ہم نہیں جانتے، ہم تو اس کی پیروی کریں گے جو اللہ کی کتاب میں پائیں گے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

یوشک الرجل متکئا علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول : بیننا

۱۱۔ الموطا لمالک ۸۹۹

۱۲۔ السنن لا بن ماجہ، عن ابی رافع ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳/۱

وبينكم كتاب الله عزوجل ،فماوجدنا فيه من حلال استحللناه وماوجدنا فيه من حرام حرمناه ،الا وان ماحرم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مثل ماحرم الله ۔ (۱۳)

عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو وہ جواب میں کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی اللہ کی کتاب ہے، جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے اسے حلال جانیں گے اور جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔

قرآن عظیم کی مندرجہ ذیل آیت سے بھی حدیث وسنت کی بنیادی اور استنادی حیثیت کا واضح ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس مانزل اليهم۔(١٤)

اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جوانکی طرف اترا۔

امت مسلمہ کو یہ عظیم کتاب اسی لئے عطا ہوئی تھی کہ یہ از اول تا آخر ہدایت ہے۔ لیکن اسکی تعلیمات محض زبان دانی کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتی تھیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہادی برحق مبعوث فرمایا اور اسکی توضیح وتفسیر کی ذمہ داری بھی آپ کو سونپی گئی۔

آپ نے یہ فریضہ باحسن وجوہ ادا کیا، نظم قرآن ہم تک پہونچانے کیلئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اول دن سے ہی تاکید فرمادی تھی اور عملی طور پر کاتبان وحی یہ فریضہ انجام دیتے ، لہذا نزول قرآن کے ساتھ ساتھ اسکو لکھا جاتا رہا۔ پھر دور صدیقی میں اسکی جمع وتدوین ہوئی اور عہد عثمانی میں اسی نسخہ کو شائع کردیا گیا۔ یہاں تک کہ کسی شبہ کے بغیر بطور تواتر یہ قرآن ہم تک نقل ہوکر پہونچا۔

۱۳۔ السنن لا بن ماجه عن المقدام بن معدى كرب الكندى رضى الله عنه ۳/۱

١٤۔ پاره ١٤ ع ١٢ النحل ٤٤

اسی طرح معانی ومراد کلام الٰہی کی وضاحت کیلئے ضرورت تھی کہ آپ انتظام فرماتے، چنانچہ آپ نے ان تمام چیزوں کو جنکی امت کو ضرورت تھی مختلف مواقع پر اپنے اقوال وافعال اور تقریرات سے بیان فرمادیا۔اس طرح کبھی آپ مجمل کی تفسیر فرماتے اور عام کو خاص اور مطلق کو مقید فرماتے جسکی بے شمار مثالیں آج بھی کتابوں میں موجود پائیں گے۔ چند مثالیں ہدیہ ناظریں ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:۔

والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا ۔(۱۵)

اور جو مرد یا عورت چور ہوتو انکا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ۔

اس آیت میں لفظ 'سارق ،اور، ید، دونوں مطلق وارد ہوئے ہیں،ان دونوں کی وضاحت احادیث نبویہ کے بغیر مشکل ہے کہ افراط وتفریط میں پڑنے کا اندیشہ ہے،لہذا احدیث نے ہماری اس طرح رہنمائی فرمائی۔

لاتقطع الید الافی ثمن المجن وثمنه یؤمئذدینار ۔(۱٦)

چور کا ہاتھ ایک ڈھال کی قیمت میں ہی کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی قیمت اس زمانہ اقدس میں ایک دینار تھی۔

دوسری روایت میں ہے۔

کان ثمن المجن علی عھد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم عشرة دراھم ۔(۱۷)

ڈھال کی قیمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دس درہم تھی

اسی طرح مقدار 'ید' کی تشریح میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہونچے سے ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

اگر اس طرح کی تشریحات نہ ہوتیں تو یہ فیصلہ نہ ہو پاتا کہ کتنی رقم کی چیز پر ہاتھ کاٹا جائے اور کہاں سے کاٹا جائے۔

۱۵۔ پارہ ٦ ع ۱۰ المائدة،

۱٦۔ السنن للنسائی ، عن ایمن بن ام ایمن ضی الله تعالیٰ عنهما، ۲۲۵/۲

۱۷۔ السنن للنسائی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۲۵/۲

دوسری مثال۔اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون ۔ (١٨)

وہ جوایمان لائے اوراپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی،انہیں کیلئے امان ہے اوروہی راہ پر ہیں۔

اس آیت کے نزول پرصحابہ کرام کو یہ اشکال ہوا کہ ظلم سے ہرقسم کاظلم مراد ہےتو پھر امت حرج ودشواری میں مبتلا ہوجائیگی ۔بارگاہ رسالت میں عرض کیا تو حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی وضاحت اورتعیین مرادالہی یوں فرمائی۔کہ یہاں ظلم سےشرک مراد ہے، اللہ تعالیٰ نےتمہارےاس اشکال کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ہے،

ان الشرك لظلم عظيم ۔(١٩)

بیشک شرک بڑاظلم ہے۔

تیسری مثال۔اللہ تعالیٰ فرماتاہے:۔

واذاضربتم فى الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ۔(٢٠)

اور جب تم زمین میں سفرکروتوتم پرگناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصرسے پڑھو،اگرتمہیں اندیشہ ہوکہ کافرتمہیں ایذادینگے۔

اس آیت کے ظاہری مفہوم سےمعلوم ہوتا ہے کہ سفرمیں نمازقصرکرنے کاحکم خوف کے ساتھ مشروط ہے۔حالانکہ خوف کفارقصرکیلئے شرط نہیں جیساکہ حدیث میں ہے۔

حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں۔

قلت لعمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه "فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم" وقدأمن الناس ، فقال : عجبت مماعجبت منه حتى سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ذلك ،فقال : صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلواصدقته۔(٢١)

١٨۔ پاره ٧ ع ١٥ الانعام، ٨٢

١٩۔ پاره ٢١ ع ١ ١ لقمان،

٢٠۔ پاره ٥ ع ١٢ النساء ١٠١

٢١۔ التفسير لا بن جرير ٤/ ٢٤٣

میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: ہم تو امن میں ہیں پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا: اسکا مجھے بھی تعجب ہوا تھا، تو میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، حضور نے فرمایا: تمہارے لئے یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اسکا صدقہ قبول کرو۔

چوتھی مثال، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حرمت علیکم المیتۃ والدم ۔(۲۲)

تم پر حرام ہے مردار اور خون۔

لیکن حدیث شریف میں دو مردار اور دو خون حلال فرمادیئے یعنی مچھلی اور ٹڈی خواہ مردہ ہو کھانا جائز، اسی طرح جگر و تلی کہ یہ بھی حلال ہیں حالانکہ بستہ خون ہیں۔

پانچویں مثال۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق،(۲۳)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور پاک رزق۔

اس آیت سے بظاہر یہ ہی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہر طرح کی زینت ہر شخص کیلئے جائز ومباح ہے۔

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی تخصیص یوں بیان فرمائی۔

یہ ریشم وسونا عورتوں کیلئے جائز اور مردوں کیلئے ناجائز۔ مستدرک۔

چھٹی مثال۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان تجمعوا بین الاختین ۔(۲۴)

اور دو بہنیں اکٹھی کرنا نکاح میں حرام۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔

۲۲۔ پارہ ۶ ع ۵ المائدۃ، ۳

۲۳۔ پارہ ۸ ع ۱۱ الاعراف ۳۲

۲۴۔ پارہ ٤ ع ۱۵ النساء ۲۳

غرض کہ وضو وغسل کی تفصیل ہو یا نماز روزہ کے مسائل، حج وزکوۃ کے احکام ہوں یا نکاح وواراثت کے قوانین، سب کے تفصیلی مباحث میں آپکو سنت رسول کی جلوہ گری نمایاں ملے گی۔

ان حقائق کو تسلیم کر لینے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے آپکو محض قانون داں ہی نہیں بنایا بلکہ تبلیغ شرائع کیلئے مکمل اختیار بھی مرحمت فرمایا اور سب کو حقیقی طور پر اپنی طرف منسوب فرما کر یوں ارشاد فرمایا۔

وماینطق عن الھوی ،ان ھوالاوحی یوحی ،(۲۵)

پس از روئے نص قرآنی جوذات اس درجہ مؤقر ومعتبر ہوئی کہ قرآن عظیم کی شارح ومفسر قرار دی گئی ،اسکے خاص کو عام اور عام کو خاص کرنے والی بتائی گئی ،مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق فرمانے والی مانی گئی ،حد یہ کہ وہ صرف قانون دان ہی نہیں ،قانون سازی کے درجہ پر فائز ہوئی۔اسکی زبان اور اسکا کلام اس درجہ بے اعتبار وغیر معتبر ہوگا کہ اسکو ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا جائے ،کون انسان اسے باور کریگا۔مگر افسوس کہ۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ☆ ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

منکرین حدیث کے شبہات اور انکا ازالہ

منکرین حدیث قرآن کے سوا تمام سرمایۂ شریعت کو مہمل قرار دیتے ہیں۔انکار حدیث کا شوشہ زمانۂ قدیم میں معتزلہ وخوارج نے چھوڑا تھا لیکن ایک دو صدی کے بعد وہ خود ہی اس دنیا سے ناپید ہو گئے اور ان کا یہ فتنہ بھی اپنی موت آپ مر گیا تھا۔

ہزار سال سے زیادہ گزر جانے کے بعد پھر مسلمان کہلانے والے لوگوں کی بے راہ روی اور نکتہ چینی حد سے بڑھی اور انہوں نے بھی وہی طریقہ اپنایا جو عقل وخرد سے بعید تھا اور اس سلسلہ میں وہ دراصل مستشرقین کے ریزہ خوار اور زلہ ربا تھے ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ جس طرح بھی ہو اسلام کو بے بنیاد ثابت کیا جائے ،یا پھر اسکی بنیادوں میں وہ خامیاں بیان کی جائیں جس سے اسلامی تعلیمات کی حقیقت ایک افسانہ کے سوا کچھ بھی نہ رہے۔اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔

۲۵۔ پارہ ۲۷ ع النجم،

چونکہ اس خبیث مقصد میں عیسائی اور یہودی ہم پیالہ وہم نوالہ تھے لہذا دونوں نے مل جل کر سرتوڑ کوششیں شروع کیں اور علوم اسلامیہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بے سروپا اعتراضات کی بوچھار بھی شروع کردی۔

سب سے پہلے انہوں نے نشانہ تنقید قرآن عظیم کو بنایا کہ اسلامی تعلیم کا یہ ہی اصل منبع تھا، ایک عرصہ گذر گیا اور وہ یہ ہی ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ یہ کوئی الہامی کتاب نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خودساختہ کلام ہے۔اور اس میں تغیر وتبدل ممکن ہے.لیکن طویل مدت گذر جانے کے باوجود وہ اس میں کوئی تبدیلی نہ لاسکے ۔کیونکہ قرآن عظیم کی حفاظت کا ذمہ خود خداوند قدوس نے لیا تھا، جواس میں تبدیلی کی راہیں پیدا کرنے کی کوشش کریگا وہ خود ہی خائب وخاسر رہیگا۔بہت لوگوں نے اس قبیح فعل کا ارتکاب کیا تو دنیا نے ان کا عبرتناک انجام دیکھا۔

مستشرقین نے جب اس میدان میں اپنے کوشکست خوردہ پایا تو دوسرا حملہ انہوں نے احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر کیا۔

اس سلسلہ میں انہوں نے اسلامی ذخیرہ کا شب وروز مطالعہ کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اگرچہ انکا ایمان نہیں ہے لیکن اپنے اسلاف کی طرح اتنا ضرور جانتے ہیں کہ یہ آخری رسول ہیں ۔اور یہ بھی جانتے ہیں کہ رسول کا دامن کبھی جھوٹ سے داغدار نہیں ہوتا۔ رسول کا فرمان حق ہوتا ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اور تجربہ نے یہ بھی انہیں بتادیا کہ مسلمان کبھی بھی اپنے رسول کے فرامین کا منکر نہیں ہوگا اور وہ اپنا سب کچھ قربان کرکے بھی سنت رسول سے دست بردار ہونے کو تیار نہیں ہوگا۔پھر بھی وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے چنانچہ مستشرقین میں سب سے پہلے ایک یہودی مستشرق گولڈزیہر نے حدیث کے خلاف زہرافشانی کی۔

مولانا پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں۔

گولڈزیہر نے اپنے بے بنیاد خیالات کا اظہار اپنی کتاب دراسات محمدیہ میں کیا ہے جو ۱۸۹۰ء میں جرمن زبان میں شائع ہوئی۔اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد حدیث پر تحقیق کیلئے یہ کتاب اہل مغرب کی بنیادی دستاویز بن گئی۔بیشتر مستشرقین اس کتاب کے حوالے سے

اپنے نتائج فکر پیش کرتے رہے۔

پروفیسر شاخت نے فقہی احکام سے متعلق احادیث پر کام کیا ،گلیوم کی ''ٹریڈیشنز آف اسلام'' وجود میں آئی جو گولڈزیہر کی تحقیقات کا چربہ تھی ، مارگولیتھ نے گولڈزیہر کے افکار کی روشنی میں اپنے نظریات پیش کئے ،علاوہ ازیں دوسرے مستشرقین مورست ،فون کریمر ،مویر، کیتانی اورنکسن وغیرہ نے بھی اس میدان میں اپنے نتائج فکر بیان کئے ہیں جو سارے کے سارے کم وبیش گولڈزیہر ہی کی صدائے بازگشت ہیں۔(۲۶)

دراسات محمدیہ کے تعلق سے مولانا موصوف یوں وضاحت کرتے ہیں کہ فانملر گولڈزیہر کی حدیث کے متعلق تحقیقات کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

گولڈزیہر احادیث پاک کو پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اسلام کے دینی ،تاریخی اوراجتماعی ارتقاء کا نتیجہ قرار دیتا ہے ۔لہذا گولڈزیہر کے نقطۂ نگاہ سے حدیث کو اسلام کے دوراول یعنی عہد طفولیت کی تاریخ کیلئے قابل اعتماد دستاویز قرار نہیں دیا جاسکتا۔کیونکہ حدیث ان کوششوں کا نتیجہ ہے جو اسلام کے دورعروج میں اسلام کے ارتقاء کیلئے کی گئیں۔

گولڈزیہر اس بات پر بڑے پرزور دلائل پیش کرتا ہے کہ اسلام متحارب قوتوں کے درمیان ارتقائی منازل طے کرتا ہوا منظم شکل میں رونما ہوا۔وہ حدیث کی تدریجی ارتقاء کی بھی تصویر کشی کرتا ہے اور بزعم خویش نا قابل تردید دلائل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ حدیث کس طرح اپنے زمانہ کی روح کا عکس تھا اور کس طرح مختلف نسلوں نے احادیث کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کیا اور کس طرح اسلام مختلف گروہ اور فرقے اپنے اپنے موقف کو ثابت کرنے کیلئے مؤسس اسلام کا سہارا لیتے تھے اور کس طرح انہوں نے ایسی باتوں کو اپنے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف منسوب کیا جو انکے موقف کی حمایت کرتی تھیں۔(۲۷)

مزید لکھتے ہیں۔

گولڈزیہر نے حدیث پاک کے متعلق جو زہر افشانیاں کی ہیں ان کا خلاصہ ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق نے مصطفیٰ السباعی کے حوالے سے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

۲۶۔ ضیاء النبی ۱۹/۷

۲۷۔ ضیاء النبی ۱۸/۷

اس طرح اموی دور میں جب امویوں اور علمائے صالحین کے درمیان نزاع نے شدت اختیار کی تو احادیث گڑھنے کا کام ہیبت ناک سرعت سے مکمل ہوا۔ فسق وارتداد کا مقابلہ کرنے کیلئے علماء نے ایسی احادیث گڑھنی شروع کردیں جو اس مقصد میں انکی مدد کرسکتی تھیں۔ اسی زمانہ میں اموی حکومت نے بھی علماء کے مقابلے میں یہ کام شروع کردیا، وہ خود بھی احادیث گڑھتی اور لوگوں کو بھی ایسی احادیث گڑھنے کی دعوت دیتی جو حکومتی نقطہ نظر کے موافق ہوں۔ حکومت نے بعض ایسے علماء کی پشت پناہی بھی کی جو احادیث گڑھنے میں حکومت کا ساتھ دیتے تھے، احادیث گڑھنے کا معاملہ سیاسی مسائل تک محدود نہ رہا بلکہ آگے بڑھکر دینی معاملات اور عبادات میں بھی داخل ہوگیا اور کسی شہر کے لوگ جن باتوں کو اپنے خیال کے مطابق نہیں سمجھتے تھے انکے خلاف حدیثیں گڑھ لیتے تھے، احادیث گڑھنے کا یہ کام دوسری صدی ہجری میں بھی جاری رہا۔ (۲۸)

ان اقتباسات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انکار حدیث سے متعلق کیسا خطرناک منصوبہ تیار کیا گیا اور پھر اسکو علی الاطلاق مسلمانوں کی ہواو ہوس، نفس پرستی اور جاہ طلبی کے نتیجہ میں رونما ہونے والا ایک افسانہ بنا کر پیش کرنے کی مذموم کوشش کی گئی جبکہ سلاطین اسلام کی طرف جعلی احادیث کی نسبت تاریخ اسلام سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ تفصیل آگے ملاحظہ کریں۔

گولڈ زیہر کی اس ساری خرافات میں صرف اتنی بات صحیح ہے کہ عہد قدیم میں کچھ لوگوں نے نیک نیتی اور کچھ نے بدنیتی کے ساتھ وضع حدیث کی کوشش کی لیکن یہ ساری جدو جہد رائیگاں گئی اور خیر القرون کے مبارک ومسعود ماحول نے ان سارے اقوال کو ذخیرۂ حدیث سے کاٹ چھانٹ کر الگ کردیا۔

یہ وہ دور تھا جبکہ دنیا ان نفوس قدسیہ سے خالی ہوچکی تھی جنہوں نے شمع رسالت سے بلاواسطہ اکتساب فیض کیا تھا، صحابہ کرام کا مقدس گروہ اپنے فیوض وبرکات، عشق وعرفان اور علم وآگہی کی روشنیاں پھیلا کر اس عالم فانی سے رخصت ہوچکا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے پیچھے ایسے قدسی صفات نفوس چھوڑے تھے جنکے شعور وآگہی کا لوہا عامۃ المسلمین ہی نہیں بلکہ علم

۲۸۔ ضیاء النبی ۱۹/۷

وافضل کے کوہ شامخ اوراسلام کے بطل جلیل بھی مانتے تھے اورسلاطین وقت جنکی عزت وکرامت کے سامنے سرخمیدہ رہتے ،اس جماعت کوتابعین اورائمۂ مجتہدین کے نام سے تاریخ اسلام نے اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا ہے۔ان حضرات کی شبانہ روز یہی جدوجہد رہتی تھی کہ حق کو باطل سے ممتاز کریں ،احادیث صحیحہ کوموضوع اور من گڑھت اقوال سے جدا کر کے خط امتیاز قائم کردیں تا کہ آئندہ لوگوں کو سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے میں دشواری نہ ہو۔

مستشرقین کا مطمع نظرتو واضح طور پر اسلام کی بیخ کنی ہے، کسی اصول وضابطۂ اسلامی میں اصلاح ہرگز مقصود نہیں ہوتی بلکہ ناصح بنکر تخریب کاری ان کا محبوب مشغلہ رہتا ہے۔

ذخیرہ حدیث میں موضوع روایات کی آمیزش آج مستشرقین کی کوئی اپنی تحقیق نہیں بلکہ ائمہ علم وفن روزاول ہی سے اس سے ہوشیار رہے ہیں۔اسی لئے انہوں نے جرح وتدیل اوراسماء الرجال کا عظیم فن ایجاد کیا جسکے تحت تقریباً پانچ لاکھ راویان حدیث کی سیرت وسوانح تیار کی گئی جوتاریخ عالم میں اپنی مثال آپ ہے۔

وضع حدیث کی جانچ پرکھ کیلئے ان مضبوط ومستحکم دلائل کے ذریعہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا گیا۔مراتب حدیث متعین کئے اور ہرحیثیت سے کھرے کھوٹے کی تمیز کیلئے اصول وضع کئے گئے ، بعد کے لوگوں نے ان سب کو باقاعدہ مدون کرکے رہتی دنیا تک کیلئے مشعل راہ بنادیا۔انکے یہ اصلاحی کارنامے ہر دور میں عزت کی نگاہ سے دیکھے گئے اور برملا اعتراف کرنے میں کبھی کسی انصاف پسند شخص نے چون وچرانہ کی۔

اس اجمال کی تفصیل قارئین آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائینگے ، یہاں مجھے یہ بتانا ہے کہ انکار حدیث کا فتنہ کس انداز سے اٹھا تھا اور اب کہاں تک جاپہونچا۔دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں سے شکایت ہی کیا ،انکا وطیرہ اور روزمرہ کا معمول ہی یہ رہا ہے کہ اسلام کی ترقی میں رخنہ اندازی سے پیش آئیں ۔کیونکہ علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت انکوایک آنکھ نہیں بھاتی۔ ہاں ان لوگوں سے ضرور شکوہ ہے جوکلمہ تو اللہ ورسول کا پڑھتے ہیں لیکن ان اسلام دشمن طاقتوں سے مرعوب ہوکر انکی تحقیق کو اپنے لئے واجب الاذعان ماننا ہرفرض سے اہم فرض گردانتے ہیں، اگرکسی بیچارے مستشرق نے تعصب وعناد کی عینک لگا کر اپنی خودساختہ تحقیق پیش کردی تواس کی ہاں میں ہاں ملانا اپنے لئے سرمایہ آخرت سمجھ لیتے ہیں ۔ یہ لوگ خوداپنے آپ کو بھی فریب

دیتے ہیں اورامت مسلمہ کوبھی اپنے فریب میں مبتلا کرنے سے ایک آن نہیں تھکتے ۔ایسے لوگ رہبری کے بھیس میں رہزنی کرنے کے خوگر ہیں اس لئے ان سے ہوشیار رہنا ازبس ضروری ہے۔

منکرین حدیث بالفاظ دیگر اہل قرآن نے مستشرقین سے سیکھ کر ذخیرۂ احادیث پر کچھ تغیر وتبدل کے ساتھ اعتراضات کئے ہیں ،اس جماعت کے سرخیل عبداللہ چکڑالوی ،احمد دین امرتسری ،اسلم جیراجپوری ،محمد حسین عرشی اور غلام احمد پرویز وغیرہم ہیں۔

یہاں ان کے چند مشہور شبہات کے جواب مقصود ہیں تاکہ ہمارے قارئین ان سے خبردار اور ہوشیار رہیں۔یہ شبہات منکرین کی کتاب ''دواسلام'' وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔

شبہ ۱۔تمام فقہائے اسلام اس بات کو بالاتفاق مانتے ہیں کہ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا جعلی حدیثوں کا ایک جم غفیر اسلامی قوانین کا ایک جائز اور مسلم ماخذ بنتا چلا گیا۔

جواب۔یہ بات بالکل بے بنیاد اور سراسر خلاف واقع ہے کہ ائمہ فقہ اس بات پر متفق ہیں۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الآثار ،اور آپکے تلامذہ میں امام ابو یوسف ،امام محمد ،امام حسن بن زیاد وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شاندار حدیثی خدمات سے اہل علم واقف ہیں اور آئندہ تفصیلات آرہی ہیں ۔ان حضرات کی جدوجہد نے روز اول ہی اس سیلاب پر بند باندھ دیا تھا کہ موضوع احادیث شرعی امور میں دخیل نہ ہونے پائیں۔صحیح کو غلط بلکہ ضعیف تک سے جدا کرکے اس بات کی صراحت کردی گئی تھی کہ جملہ احادیث نہ استدلال میں مساوی ہیں اور نہ عمل میں۔عقیدہ وعمل میں کام آنے والی احادیث کے مراتب متعین کردیئے گئے تھے، اور امام اعظم قدس سرہ کے شرائط تو بجائے خود اتنے سخت تھے کہ آج تک لوگوں کو یہ شکوہ ہے کہ انہوں نے احادیث رسول کا اکثر ذخیرہ لائق اعتنا ہی نہیں سمجھا ،حالانکہ یہ بھی تعصب وعناد پر مبنی ہے،آئندہ آپ اسکی بھرپور وضاحت ملاحظہ کرینگے کہ حقیقت حال کیا ہے۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لاکھ احادیث سے مؤطا لکھی ،علم حدیث کی عظمت اور کمال احتیاط دونوں ہی آپکو ملحوظ تھیں ،اولاً نوہزار احادیث پر مشتمل تھی لیکن آپ اسکو باربار قرآن عظیم پر پیش کرتے رہے اوراب تعداد چھ سو سے کچھ اوپر ہے۔پھر یہ کیونکر متصور کہ

اس میں جعلی حدیثیں ہونگی۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے اصحاب تو علم روایت ہی کے خوگر تھے، پوری زندگی نشر حدیث وفقہ میں گذری۔

اور آخر میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکی علم حدیث میں رفعت شان مسلم چیز ہے۔ کہتے ہیں ساڑھے سات لاکھ احادیث کے حافظ تھے، ان سے آپکی مسند میں ستائیس ہزار ایک سو احادیث ہیں۔

یہ ہے ائمہ اربعہ کی علم حدیث میں منصف مزاجی اور ان کا محتاط رویہ، پھر وہ کون فقہاء ہیں جنہوں نے جعلی حدیثوں کو ماخذ بنایا اور قانون اسلام کی حیثیت دی۔

ائمہ مذاہب اور حدیث وفقہ کی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے کسی کا نام پیش کئے بغیر بالعموم یہ حکم صادر کردینا ظلم ہے اور وہ حضرات اس سے بہت بلند تھے۔ ہاں یہود ونصاری کے نام نہاد محققین مستشرقین کی طرف سے ایسا الزام ہوتا تو ان سے جائے شکایت ہی کیا انہوں نے تو جلیل القدر صحابہ کرام مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عظیم ائمۂ حدیث مثل امام بخاری علیہ رحمۃ الباری وغیرہم کو بھی نہ چھوڑا، انکو بھی نشانہ تنقید بنایا، تو کیا ہم اہل اسلام انکی خاطر اپنے اصول اور اپنی حقیقی تاریخ سے دست بردار ہوجائینگے؟ آئندہ اوراق میں آپ ان اساطین ملت کی خدمات جلیلہ پر مشتمل تفصیلات پڑھکر خود فیصلہ کرلیں گے۔

واقعہ یوں ہے کہ جس وقت سے جعلی حدیثیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں اسی وقت سے محدثین، ائمہ مجتہدین اور فقہائے عظام نے اپنی تمام تر کوششیں اس چیز پر بھی مرکوز رکھیں کہ یہ گندا نالہ اسلامی قوانین کے سوتوں میں نفوذ نہ کرنے پائے۔ ویسے تو ہر طرح کی احادیث کی چھان بین شروع ہوئی لیکن وہ احادیث خصوصی توجہ کا مرکز بنیں جن سے عقائد شرعیہ اصلیہ اور احکام فرعیہ فقہیہ متعلق تھے۔ اسلامی عدالتوں کے قاضی بھی اس معاملہ میں کسی طرح کی فروگذاشت سے کام نہیں لیتے تھے بلکہ سخت چوکنے رہتے تھے۔

شبہ ۲۔ جھوٹی حدیثیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں۔

جواب۔ یہ شبہ بھی پادر ہوا ہے۔ یوں تو گھر بیٹھے خیالی پلاؤ کوئی بھی پکا سکتا ہے لیکن

اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔اس دور پرآشوب میں ایک آزاد خیال شخص کیا کچھ نہیں کہہ سکتا جبکہ واقعی اور حقیقی چیزوں کا منہ چڑانے میں اس خیرالقرون میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھار کھی گئی۔کہنے والوں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ یہ قرآن کلام الہی نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا اپنا کلام ہے۔عقل وخرد سے کام لینا سب کو نصیب نہیں ہوتا۔

قابل غور ہے یہ بات کہ جب وہ صحابہ کرام جنکا عشق رسول اس نہایت کو پہونچا ہوا تھا کہ مجلس رسول میں بیٹھکر ادب رسول کا لحاظ اس حدتک کرتے کہ ان کا سکوت وجمود سرا ٹھانے تک کی اجازت نہ دیتا اور ایسا محسوس کیا جاتا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں ،وہ مقدس جماعت کبھی ایسا کرسکتی تھی کہ عمداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کردے۔جبکہ دوسری طرف انہوں نے یہ فرمان واجب الاذعان سن رکھا تھا کہ:۔

ومن كذب علی متعمدافليتبوأ مقعده من النار (۲۹)

جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

یہ ہی وجہ تھی کہ بہت صحابہ کرام نہایت احتیاط سے کام لیتے اوراحادیث کی روایت میں محتاط رویہ اپناتے ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو روایت حدیث کے وقت بہت مواقع پرلرزہ براندام ہوجاتے کہ مبادا ہم سے کوئی لغزش ہوجائے ،آپ مکثرین صحابہ کرام میں شمار نہیں کئے گئے حالانکہ اولین سابقین میں ہیں ،سفر وحضر میں ساتھ رہے بعض صحابہ آپکو اہلبیت نبوت سے سمجھتے تھے ،صاحب النعل والوسادۃ مشہور تھے ،پھر بھی آپکی مرویات ایک ہزار کی تعداد کو نہ پہونچیں، یہ اسی غایت احتیاط کا نتیجہ تھا۔

ہاں ایسا ممکن کہ کوئی سر پھرا منکر رسالت صرف بدنام کرنے کی غرض سے ایسا کرگذرے اور حضور کی جانب آپکی حیات مقدسہ میں غلط بات منسوب کردے اور حضور کو اطلاع نہ دی گئی ہوتو پھراسکی ذمہ داری نہ حضور پر ہے اور نہ صحابہ کرام پر۔لیکن یہ ہمت کرنا بھی کوئی معمولی کام نہیں تھا۔اس طرح کا بس ایک آدھ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ:۔

زمانہ جاہلیت میں ایک شخص مدینہ کے گردونواح میں بسنے والے ایک قبیلہ بنولیث کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا،انہوں نے انکار کردیا،ہجرت کے اوائل میں وہ شخص جبہ ودستار

۲۹۔

سے آراستہ اس قبیلہ میں پہونچا اور کہا: مجھے حضور نے اس قبیلہ کا حاکم بنایا ہے، قبیلہ والوں نے اسکو اپنے یہاں قیام کی اجازت تو دیدی لیکن پوشیدہ طور پر ایک شخص کو بارگاہ رسالت میں بھیج کر تحقیق کرائی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دشمن خدا ہے، اس نے جھوٹ بکا، لہذا اسکو قتل کردینا اور مردہ ملے تو اسکی لاش کو جلا دینا۔ یہ صاحب واپس ہوئے تو دیکھا کہ سانپ کے کاٹنے سے وہ شخص مرچکا ہے لہذا اسکی لاش کو جلا دیا گیا، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من کذب الخ۔ (۳۰)

لیکن اس واقعہ کو وضع حدیث سے جیسا کچھ تعلق ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔

شبہ ۳۔ بعد میں جھوٹی حدیثیں اتنی بڑھ گئیں کہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں روایت حدیث پر پابندی لگادی، بلکہ اس سے منع تک کردیا۔

جواب۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں تو جھوٹی حدیثیں نہیں گڑھی گئیں البتہ انکے عہد پاک کی طرف یہ نسبت ضرور کھلا جھوٹ اور من گڑھت ہے۔

دور فاروقی اسلام کے عروج وارتقاء کا وہ زرین عہد ہے جس میں مسلمانوں نے ہر اعتبار سے شاندار کامیابی حاصل کی، حضور کے زمانہ اقدس میں قرآن کریم کی اشاعت حجاز کے ایک خاص حصہ تک ہی رہی، قرآن عظیم کا کوئی یکجا نسخہ تیار نہ ہوا تھا کہ حضور کا وصال ہوگیا۔ دور صدیقی آیا اور اس فتنہ ارتداد و منکرین زکوۃ کی ریشہ دوانیوں نے قرآن کی باقاعدہ نشر واشاعت کا موقع ہی نہ دیا۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ جنگ یمامہ میں کثیر تعداد میں قراء قرآن کی شہادت سے متاثر ہوکر صحابہ کرام کے مشورہ سے قرآن کریم یکجا ہوا اور یہ ذمہ داری حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپی گئی تھی۔ آپکے دور میں داخلی نظام کی اصلاح پر ہی زیادہ زور رہا۔

ہاں جب دور فاروقی آیا تو اس سے پہلے ہی اشاعت اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کی راہیں ہموار ہوچکی تھیں، اب آپکے سامنے مفتوحہ علاقوں میں قرآن کی تعلیم کو عام کرنے کا مسئلہ تھا، آپ نے مجلس شوری منعقد کرکے قرآنی تعلیمات کے عام کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کی نشرواشاعت کیلئے خاص طور پر مشورہ کیا، سب کی رائے تھی کہ

۳۰۔ الکامل بن عدی، عن بریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۴/۵۴

احادیث کو قلمبند کر کے سلطنت اسلامیہ میں اسکی بھی اشاعت ہو، مگر آپ ایک ماہ تک اسی پس وپیش میں رہے، استخارہ کیا اور پھر ایک دن آپ نے مجمع عام میں فرمایا۔

سنو! میں حضور کی سنتیں لکھوانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر مجھے اب یہ باور ہو گیا ہے کہ تم سے پہلے ایک قوم ایسی بھی گذری ہے جس نے دوسری کتابیں لکھیں اور کتاب اللہ کو چھوڑ بیٹھی ، لہذا میں ہرگز قرآن کے ساتھ دوسری چیز شامل نہیں کروں گا۔(۳۱)

اگر قرآن کریم کے علم سے پہلے لوگوں کو روشناس نہ کرایا جاتا تو خطرہ تھا کہ قرآن کے ساتھ دوسری چیز خلط ملط کر کے بعض لوگ امتیاز نہ کر پاتے ، یہ خدشہ خاص طور پر بدوی قبائل سے تھا۔لہذا کتابت حدیث کو عمومی انداز میں پیش کرنے کی ممانعت ہوئی ایسا نہیں کہ خاص لوگوں کو بھی خاص مواقع پر منع کیا گیا تھا کہ واقعہ اس کے خلاف ہے، آئندہ صفحات میں ناظرین ملاحظہ کرینگے کہ کتنے صحابہ کرام تھے جنہوں نے احادیث لکھیں بلکہ خود فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھوائیں۔

یہ خاص صورت حال تھی جسکو بعض محققین یہ سمجھ بیٹھے کہ جعلی احادیث کا شیوع ہی کتابت کی ممانعت کا سبب تھا، جعل سازی کا تو اس دور خیر وصلاح میں دروازہ ہی نہ کھلا تھا۔

شبہ ۴۔ امام بخاری نے ۶/لاکھ حدیثوں میں سے صرف نو ہزار کو صحیح احادیث کی حیثیت سے منتخب کیا۔

جواب۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے، بالفرض چھ لاکھ میں سے صرف نو ہزار ہی صحیح تسلیم کی جائیں تو اس سے یہ کب لازم آیا کہ سارا ذخیرۂ حدیث غیر معتبر اور موضوع یا مشتبہ ہے اور قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز پر اعتماد ہی نہ رہا۔

پہلے اسلامی قوانین میں جعلی حدیثوں کے ایک جم غفیر کے قائل تھے اور اب صرف امام بخاری سے منقول ۹/ ہزار احادیث کو صحیح مان رہے ہیں، اگر امام بخاری کی صحیح بخاری جب اس حیثیت کی حامل ہے تو انکا یہ فرمان تسلیم کرنا بھی ناگزیر ہے فرماتے ہیں۔

ماادخلت فی کتاب الجامع الاماصح ، وترکت من الصحاح لملال

۳۱۔ تدریب المسادی، ۱۵۱ السنۃ قبل الندوین، ۳۱۰

الطول۔ (۳۲)

میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث داخل نہیں کی جو صحیح نہ ہو، مگر بہت سی حدیثیں چھوڑ دی ہیں تاکہ کتاب طویل نہ ہوجائے۔

نیز فرماتے ہیں۔

میں نے جو حدیثیں چھوڑ دی ہیں وہ میری منتخب کردہ حدیثوں سے زیادہ ہیں اور یہ کہ مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں۔(۳۳)

اب حدیث کی دوسری عظیم کتاب کا حال سنئے، امام مسلم فرماتے ہیں:

لیس کل شئ عندی صحیح وضعته ھھنا یعنی فی کتابه الصحیح ،انما وضعت ھھنا ما اجمعوا علیه۔(۳٤)

ایسا نہیں کہ جو احادیث میرے نزدیک صحیح ہیں وہ سب میں نے اپنی کتاب میں بیان ہی کردی ہیں، البتہ اس کتاب میں انہیں احادیث کو بیان کیا ہے جن پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے۔

امام ابن صلاح شہرزوری فرماتے ہیں:۔

غالبا انکی مراد یہ ہے کہ میرے نزدیک جن احادیث کی صحت پر اجماع ہے وہ میں نے اپنی کتاب میں بیان کردی ہیں۔

نیز امام مسلم فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی کتاب میں جو روایتیں کی ہیں ان کو میں صحاح کہتا ہوں۔مگر میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ جو روایت میں نے نہیں لی ہے وہ ضعیف ہے۔(۳۵)

یہ ہی حال صحاح کی دوسری کتابوں کا ہے،کوئی آج تک یہ دعوی نہ کرسکا کہ فلاں کتاب میں تمام صحیح احادیث جمع کردی گئی ہیں اور صرف اتنی صحیح ہیں باقی سب غلط وموضوع اور بے بنیاد وباطل محض ہیں۔

۳۲۔ مقدمہ ابن الصلاح، ۱۰

۳۳۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۲

۳٤۔ مقدمہ ابن الصلاح، ۱۰

۳۵۔ تدریب الراوی، ۱۹٦/۲

ہاں یہ سوال واقعی اہم ہے کہ آخر احادیث وضع کیوں کی گئیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ حدیث وضع کرنے کا طریقہ یوں نکالا گیا کہ اہل اسلام کے نزدیک حدیث کو حجت تسلیم کیا جاتا تھا اور قرآن کریم سے اسکی حجیت کی سند مل چکی تھی، لہذا حضور کی طرف غلط بات منسوب کر کے لوگ کوئی نہ کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے تھے، اگر آج کے منکرین حدیث کی طرح انکی نظر میں بھی حدیث کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو کسی کو کیا پڑی تھی کہ وضع احادیث کی زحمت اٹھانا اور گناہ بے لذت میں مبتلا ہونا۔

دنیا کی جعل سازی اور فریب کاری میں بھی اس چیز کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلا ہندوستان میں جعلی نوٹ وہی بنائے جاتے ہیں جنکا چلن عام ہو، کوئی بھی اس طرف توجہ نہیں دیتا کہ وہ اسکے ایجاد کئے جائیں جو کسی زمانۂ قدیم میں چلتے تھے، آخر جعلی سازی اس سے کیا غرض وابستہ ہوسکتی ہے۔

فرض کرو کوئی اس ملک میں یہ دھندا شروع کردے اور جعلی نوٹوں کو چھاپ کر اصلی کرنسی میں گڈمڈ کر ڈالے اور جب یہ راز فاش ہو تو چند ملک کے غدار وفاداری کا رول ادا کرتے ہوئے یہ تحریک شروع کردیں کہ چونکہ کرنسی مشتبہ ہوچکی ہے لہذا سارا سرمایہ نذر آتش کردیا جائے۔ تو کیا ان کا یہ استدلال کوئی عاقل تسلیم کرنے کو تیار ہوگا؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ عاقل تو کجا احمق بھی ملک کے اس اثاثہ کو لٹتے اور برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ ہر طرف سے یہی آواز اٹھیگی جو لوگ ایسا مشورہ دیتے ہیں وہ غدار وطن ہیں، ملک وملت کے باغی ہیں، ہاں سلطنت کے خیر خواہ اور ارباب حل وعقد یہ مشورہ ضرور دینگے کہ ان جعل سازوں کو پکڑا جائے اور کرنسی کی تحقیق میں ماہرین مصروف کار ہوں تاکہ صحیح کو غلط سے ممتاز کریں اور اصل کو جعلی سے جدا کر کے ملک وملت کو تباہی سے بچالیں۔

یہی حال کچھ ذخیرہ احادیث سے متعلق ایک دور میں پیش آیا تھا، جب وضع احادیث کا فتنہ اٹھا تو ماہرین علم وفن اٹھ کھڑے ہوئے اور دین ومذہب کی پاسبانی وحفاظت کے جذبہ سے سرشار ارباب فکر وفن نے ایک ایک واضع حدیث کا پتہ لگا کر اسکی نشاندھی فرمادی، کتنی جانفشانی اور جگر سوزی کا کام تھا جو ان مردان حق آگاہ نے محض دینی وملی خدمت کے تحت انجام دیا۔ گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے کہ ان حضرات نے تقریباً پانچ لاکھ افراد کی سوانح حیات مرتب

کی اور ہرایک کے اقوال وافعال کو جرح وتعدیل کی حقیقی کسوٹی پر رکھکر پرکھا،احادیث کی صحت وسقم کو جانچنے کیلئے نہایت سخت اصول قائم کیئے ،جس شخصیت کوموضوع سخن بنایا جاتا اس پر بے لاگ تبصرہ ہوتا،قرابت داری کا کوئی لحاظ نہیں برتا جاتا ،استاذ شاگرد کے تعلق کوبھی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ،راویان حدیث میں ملاقات تھی یانہیں ،راوی اورمروی عنہ کا زمانہ ایک تھا یانہیں ،ان تمام چیزوں پر سیر حاصل بحث ہوتی ،اس طرح ہررخ سے اطمینان حاصل کر کے ذخیرۂ حدیث کو پورے طور پرنکھارا گیا جب کہیں جاکر موجودہ تدوین حدیث عمل میں آئی ۔ یہ بھی یادرہے کہ وہ زمانہ آج کے مواصلاتی نظام کے نظم ونسق کوزمانہ نہیں تھا،سفرکی یہ سہولتیں بھی میسر نہیں تھیں،لیکن دوردراز کے جانکاہ سفر طے کر کے انہوں نے ملت اسلامیہ کے تحفظ کی خاطر وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ آج محققین بھی انگشت بدنداں ہیں،اپنوں اور بیگانوں سب نے اس حقیقت کوتسلیم کیاہے کہ اسماء الرجال کافن صرف مسلمانوں کی خصوصیت ہے،ورنہ اتنا عظیم فن ایجادکرنااس بےسروسامانی کی دنیامیں ممکن نہیں تھا۔

ان حالات میں کوئی کہہ سکتاہے کہ کوئی گوشہ ان سے مخفی رہاہوگا ،یاعمداانہوں نے کسی شخصیت سے چشم پوشی کی ہوگی ۔ پھر یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ ساراذخیرہ حدیث بے معنی ومہمل ہے اور غلط وباطل ۔ کیاایک ہزارسال کے بعد اشتباہ کی کوئی وقعت رہ جاتی ہے جبکہ تدوین حدیث سے علماء وحفاظ تیسری چوتھی صدی تک مکمل طور پرفارغ ہوچکے تھےاور بعد کے ائمہ ومحققین اسی تحقیق پراعتماد کرتے آئے۔

شبہ ۔۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کومنع فرمادیا تھا ،فرماتے ہیں: لاتکتبوا عنی ، ومن کتب عنی فلیمحہ ،وحدثوا ولاحرج ۔ نیزحضور کے زمانے میں اورآپکے بعدخلفائے راشدین کے عہد میں قرآن تومحفوظ کیا گیالیکن حدیث کی حفاظت کا کوئی اہتمام نہ تھا۔صحابہ اورتابعین کے زبانی حافظوں تک محدود رہیں کبھی اتفاقیہ طورپروہ کسی کے سامنےکوئی روایت بیان کردیتے تھے،

جواب ۔ یہ تین شبہات ہیں اورمنکرین حدیث نے مستشرقین کی اتباع میں بلادلیل پیش کیئے ہیں ۔خیرخواہی مسلمین کا یہ انداز کوئی نیانہیں ،ہاں جب کوئی شخص اسلام کا لیبل لگا کر کہے تو تعجب خیز ضرور ہے۔اختلاف امت بعض اوقات بعض چیزوں میں کوئی بری چیزنہیں جبکہ

دلائل طرفین واقعی حیثیت رکھتے ہوں، اس طرح کے نمونے اسلامی لٹریچر میں بکثرت موجود ہیں، لیکن کسی دلیل کا سہارا لئے بغیر یکطرفہ فیصلہ کردینا معقول نہیں ہوتا۔

یہ بات ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کتابت حدیث کی ممانعت آئی لیکن یہ وقتی تھی اور بسا اوقات خود حضور نے اسکا حکم دیا اور اپنے حضور بھی بہت احکام لکھوائے۔ تفصیل آرہی ہے۔

دوسری چیز یہ کہ جس حدیث میں کتابت کی ممانعت ہے اسی میں زبانی روایت کی واضح طور پر اجازت بھی ہے۔ پھر یہ کہ حفاظت حدیث کتابت ہی پر موقوف ہے۔ زبانی روایت سے کیا حفاظت ناممکن چیز ہے؟ بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اصل محافظت اسی وقت ممکن ہے جبکہ پہلے حفظ وضبط کا پورا اہتمام مقصود رہا ہو ورنہ محض کتابت کو مدار حفاظت قرار دیا جائے تو علوم وفنون کا خدا حافظ۔ خاص طور پر اس ماحول میں جبکہ کتابت کا رواج نہ پڑا ہو اور عموما لوگ لکھنے کے عادی نہ رہے ہوں۔ ورنہ اصلی وجہ ممانعت وہی تھی کہ قرآن کو حدیث سے ممتاز رکھنا مقصود تھا کہ لوگ اختلاط سے کام نہ لیں۔ اس موضوع پر مکمل بحث تدوین حدیث اور حفاظت حدیث کے تحت آرہی ہے، یہاں مجملا اتنا کافی ہے کہ حضور کا عہد پاک ہو یا صحابہ وتابعین کا زمانہ ان تمام ادوار میں کتابت کا کام بھی جزوی طور پر رہا ہے جس پر اعتراض کے ساتھ ساتھ بعد میں معترضین کو بھی اعتراف کرنا پڑا اور جن حضرات نے اسباب ہوتے ہوئے بھی یہ عظیم کام نہ کیا انکی مصلحتیں اپنی جگہ اہم تھیں، بعد کے محدثین نے کتابت کے ذریعہ حفاظت وتدوین کا کام انجام دیا وہ اس وقت کے ماحول کے عین مطابق تھا۔

شبہ ۶۔ حدیث کی جمع وتدوین ایک سوسال کے بعد عمل میں آئی جبکہ ان کا ریکارڈ قابل حصول نہیں رہا تھا۔

جواب ۔ اس انوکھی نگارش کو کونسی تاریخ کا نام دیا جائے؟ تاریخ نویسی یا تاریخ سازی۔ اگر ایک انصاف پسند غیر متعصب واقعی تاریخ اٹھا کر دیکھنا چاہے تو آج بھی وہ لٹریچر محفوظ ہے، اور عہد نبوی سے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز تک، اور انکے دور سے تدوین حدیث کے آخری مرحلہ تک سب کچھ آپ کو کتابوں میں ثبت ملیگا، ایک دن بھی ایسا پیش کرنا ناممکن ہے جس میں کتابت سے لیکر تدوین تک کوئی انقطاع ہوا ہو۔

شبہ ۷۔ احادیث میں شدید اختلاف ہے، لہذا قابل عمل نہیں۔

جواب۔ منکرین حدیث کو جب کچھ نہیں ملتا تو وہی پرانی رٹ لگاتے ہیں کہ احادیث میں اسقدر اختلاف ہے جسکا ارتفاع ناممکن، الفاظ ومعانی کے اختلاف نے سارا ذخیرہ غیر معتمد بنادیا ہے۔

ان چیزوں کی تفصیل تدوین حدیث کے ضمن میں ملاحظہ کر سکتے ہیں لیکن اس بات پر خاص توجہ رکھیں کہ پھر تو قرآن کے اختلاف قرأت اور معانی مراد میں تعدد اقوال کے پیش نظر کلام اللہ کو بھی یہ لوگ مخدوش قرار دینے میں کوئی ننگ وعار محسوس نہیں کرینگے۔ کتنے واقعات قرآن کریم میں مکرر ہیں لیکن الفاظ کا اتحاد کیا ہر جگہ موجود ہے؟ پھر کوئی عقل وخرد سے نابلد تہی دامن قرآن کریم کی حقانیت کا منکر ہو جائے تو یہ منکرین حدیث اسکا کیا کرلیں گے۔

علمائے کرام ومحدثین عظام نے احادیث کریمہ کے ظاہری اختلاف وتعارض کو دفع کرنے کیلئے کیا مستقل تصانیف نہیں کیں؟ امام سیوطی نے اس طرح کے تقریبا سو علوم شمار کرائے جن سے حفاظت حدیث اور جمع وتدوین میں کام لیا گیا اور ہر فن میں محققین نے اپنی یادگار تصانیف چھوڑیں، دفع تعارض کیلئے علم تاویل الحدیث پر مشتمل کتابیں پڑھکر یہ فیصلہ کرنا کوئی دشوار امر نہیں تھا جس سے چشم پوشی کر کے علی الاطلاق یہ حکم لگادیا گیا کہ احادیث باہم مختلف ہیں لہذا قابل عمل نہیں۔

امام ابن خزیمہ کہتے تھے۔

مجھے کسی ایسی دو احادیث کا علم نہیں جن میں باہم تعارض ہو۔

اس موضوع پر آپ نے ایک عظیم کتاب ''کتاب ابن خزیمہ'' کے نام سے لکھی جو اس فن میں آپکے تبحر علمی کی واضح دلیل ہے۔

امام طحاوی کی ''شرح مشکل الآثار'' امام شافعی کی ''اختلاف الحدیث'' علامہ ابن قتیبہ کی ''تاویل مختلف الحدیث'' علامہ ابن جوزی کی ''التحقیق فی احادیث الخلاف'' اور علامہ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک کی ''مشکل الحدیث'' یہ وہ کتابیں ہیں جو اس فن کا عظیم شاہکار ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ تعارض کی وجہ سے جب سارا ذخیرۂ احادیث مسترد کر دیا گیا تو پھر کتابت حدیث کی اجازت وممانعت کے سلسلہ میں مروی احادیث کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس طرح کا تعارض دوسری احادیث میں نظر آتا ہے وہ تو یہاں بھی ہے، پھر فیصلہ کیسے ہوا

کہ حدیث دلیل شرعی نہیں اوراس پر جزم کیسے کیا گیا کہ حضور کی جانب سے ممانعت وارد۔اگر کوئی وجہ دفع تعارض کی نظرنہیں آتی تھی تو توقف کیا جاتا، یہ انکارحدیث کا کیا معنی۔

ہمارے یہاں تو جواب وہی ہوگا کہ تعارض ہی متحقق نہیں ،بظاہر تعارض ہوتو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ متعارض احادیث میں عمل کی ترتیب یوں قائم کی گئی ہے۔

پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ کیا ایک دوسرے کیلئے ناسخ ہوسکتی ہے،اگر ہے تو ناسخ پر عمل ہوگا منسوخ کو چھوڑ دیا جائیگا۔

بعض وجوہ نسخ یہ ہیں۔

۱۔ خود شارع نسخ کی وضاحت فرمائے۔

۲۔ باعتبار زمانہ تقدم وتاخر ہو۔

اگر نسخ کا علم نہ ہوسکے تو ترجیح کی صورتوں میں سے کسی کو اختیار کرینگے۔

بعض وجوہ ترجیح باعتبار متن یوں ہیں۔

۱۔ حرمت کو اباحت پر ترجیح ہوگی۔

۲۔ قول عام ہواور فعل خصوصیت یا عذر کا احتمال رکھتا ہو تو قول کو فعل پر ترجیح ہوگی۔

۳۔ حکم معلول کو حکم غیر معلول پر ترجیح ہوگی۔

۴۔ مفہوم شرعی کو مفہوم لغوی پر ترجیح ہوگی۔

۵۔ شارع کا بیان وتفسیر غیر کے بیان وتشریح پر راجح ہوگا۔

۶۔ قوی دلیل ضعیف پر راجح ہوگی۔

۷۔ نفی اگر مستقل دلیل کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ اصل حال وحکم کی رعایت میں ہو تو اثبات کو نفی پر ترجیح ہوگی۔

بعض وجوہ ترجیح باعتبار سند۔

۱۔ کسی سند کے راوی متعدد ہوں تو اسکو ایک راوی کی سند پر ترجیح حاصل ہوگی۔

۲۔ قوی سند ضعیف پر راجح ہوگی۔

۳۔ سند عالی سند نازل پر راجح قرار دی جائیگی بشرطیکہ دونوں کے رواۃ ضبط میں ہم پلہ

ہوں۔

۴۔ فقاہت میں فائق راوی غیر فقیہ رواۃ پر خواہ یہ سند عالی ہو راجح قرار پائینگے۔

۵۔ اتفاقی سند مختلف فیہ پر راجح رہیگی،

۶۔ اکابر صحابہ کی روایت اصاغر صحابہ پر راجح قرار دی جائیگی۔

یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں احادیث کو جمع کر کے عمل کرینگے۔

بعض وجوہ جمع

۱۔ تنویع، یعنی دونوں عام ہوں تو الگ الگ انواع سے متعلق قرار دیا جائے۔

۲۔ تبعیض، یعنی دونوں خاص ہوں تو الگ الگ حال پر، یا ایک کو حقیقت اور دوسرے کو مجاز پر محمول کرنا۔

۳۔ تقیید، یعنی دونوں مطلق ہوں تو ہر ایک کے ساتھ ایسی قید لگانا کہ فرق ہو جائے۔

۴۔ تخصیص، یعنی ایک عام اور ایک خاص ہو تو عام کو مخصوص قرار دینا۔

۵۔ حمل، یعنی ایک مطلق اور ایک مقید ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا بشرطیکہ دونوں کا حکم اور سبب ایک ہو۔

ان تمام تر تفصیلات کے بعد شاید ہی کوئی حدیث ملے جو حقیقی طور پر کسی دوسری حدیث سے متعارض ہو۔ ممانعت واجازت کی احادیث میں دفع تعارض کی تفصیل تدوین حدیث کے عنوان میں ملاحظہ کریں۔
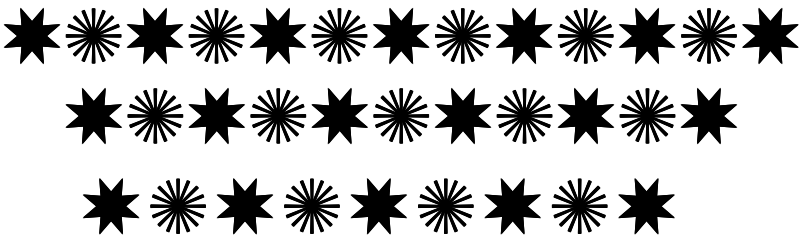
حفاظت حدیث

گذشتہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرما چکے کہ علم حدیث کو حجت شرعی ہونے کی سند قرآن کریم سے ملی ہے۔خداوند قدوس نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا اور ہر مسلمان کو اس پر عمل پیرا ہونے کی بدولت سعادت دارین اور فلاح ونجات اخروی کا مژدہ سنایا۔

اہل اسلام کی اولین جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے یہ فرمان واجب الاذعان براہ راست حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا،لہذا شب وروز اپنے محسن اعظم اور ہادی برحق کے اشاروں کے منتظر رہتے ،اقوال وافعال میں اپنے لئے نمونہ عمل تلاش کرتے ،زیادہ وقت دربار رسول کی حاضری میں گذراتے اور آپکی سیرت وکردار کو اپنا ناہر فرض سے اہم فرض سمجھتے تھے۔انکی نشست وبرخاست ،خلوت وجلوت ،سفر وحضر،عبادات ومعاملات اور موت وحیات کے مراحل سب سنت رسول کی روشنی ہی میں گذرتے اور انجام پاتے۔احادیث کی حفاظت کا انتظام اس طرح انہوں نے روز اول ہی سے شروع کردیا تھا۔

صحابہ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلیم بھی پائی تھی کہ اسلام میں رہبانیت نہیں،لہذا میری سنت اور اسوۂ حسنہ میں اپنے لئے نمونہ عمل تلاش کرو،(ترک دنیا کرکے بیوی بچوں اور والدین کو بے سہارا چھوڑ دینا اور دیگر اعزہ واقرباء سے کنارہ کشی اختیار کرلینا مستحسن نہیں)اس چیز پر حضور اکرم نے صحابہ کرام کو ایک موقع پر نہایت تاکیدی انداز سے متنبہ بھی کیا تھا،کہ تم پر تمہارا بھی حق ہے اور تمہارے والدین اور بیوی بچوں کا بھی۔لہذا روزہ رکھو تو افطار بھی کرو،عبادت کروتو آرام بھی کرو الخ کہ یہ سب میری سنت ہیں۔گویا حضور نے اپنی امت کیلئے عمومی قانون یہ ہی بنایا کہ دنیا نہ چھوڑیں بلکہ دنیا کو اس انداز سے اختیار کریں کہ وہ دین بن جائے اور یہ اسی وقت متصور ہے جب حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل ہو۔البتہ بعض لوگوں کیلئے معاملہ برعکس تھا جس پر حضور نے کبھی انکار نہ فرمایا۔

صحابہ کرام نے شب وروز در رسول پر حاضر رہ کر حدیث وسنت کو محفوظ کیا

صحابہ کرام بسا اوقات دن میں تجارت اور کھیتی باڑی میں مشغول رہتے تھے،لہذا جنکو

روزانہ حاضری کا موقع نصیب نہ ہوتا تو وہ اس دن حاضر رہنے والے حضرات سے کسی جدید طرز عمل اوراس دن کی مکمل کارکرگی سے واقف ہونے کیلئے بے چین رہتے ۔بعض دیوانۂ عشق ومحبت وہ بھی تھے جنہوں نے خانگی الجھنوں سے سبکدوشی بلکہ کنارہ کشی اختیار کر کے آخر وقت تک کیلئے یہ عہد و پیمان کرلیا تھا کہ اب اس درکو چھوڑ کر نہ جائینگے ،اصحاب صفہ کی جماعت اس پر پوری طرح کار بند رہتی اور شبانہ روزان کا مشغلہ یہ ہی رہ گیا تھا کہ جو کچھ محبوب کردگار سے سنیں یادرکھیں اوراسکو اپنی زندگی میں جذب کرلیں۔

اس جماعت کے سرگروہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو ذخیرۂ حدیث کے سب سے بڑے راوی شمار ہوتے ہیں ،لوگوں کو انکی کثرت روایت پر کبھی تعجب ہوتا تو فرماتے۔

انکم تقولون ان اباھریرة یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتقولون مابال المھاجرین والانصار لایحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمثل ابی ھریرة ؟ وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق ،وکنت الزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ملٔ بطنی ،فاشھد اذاغابوا ،واحفظ اذانسوا،وکان یشغل اخوتی من الانصار عمل اموالھم ،وکنت امرأمسکینا من مساکیین الصفة اعی حین ینسون ۔(۳۶)

تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے،اور یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین وانصار اتنی حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے ،تو سنو ،مہاجرین تو اپنی تجارت میں مصروف رہتے ،اور انصار کا مشغلہ کھیتی باڑی تھا،اور میرا حال یہ تھا کہ میں صرف پیٹ پر حضور کی خدمت میں حاضر رہتا، جب انصار ومہاجرین غائب رہتے میں اس وقت بھی موجود ہوتا،اصحاب صفہ میں ایک مسکین میں بھی تھا،جب لوگ بھولتے تو میں احادیث یادرکھتا تھا۔

اسکی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ حضور نے آپکی یادداشت کیلئے دعا کی تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ فرماتے ہیں۔

فمانسیت من مقالة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلك من شئ (۳۷)

۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب البیوع ۱/۲۷۴ ☆ فواتح الرحموت مبحث التعارض، ۲

۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع ۱/ ۲۷۴

میں پھر کبھی حضور کی حدیث پاک نہیں بھولا۔

آپ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے اور پھر آخر حیات مقدسہ تک حاضر بارگاہ رہے، آپ نے اس زمانہ میں کس طرح زندگی کے ایام گذارے، فرماتے ہیں۔

خداوند قدوس کی قسم! میں بھوک سے جگر تھام کر زمین پر بیٹھ جاتا اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، منبر رسول اور حجرۂ مقدسہ کے درمیان کبھی چکرا کر گر پڑتا، لوگ سمجھتے میں پاگل ہوں حالانکہ یہ صرف بھوک کا اثر تھا، ان جانفشانیوں کے عالم میں بھی آپ نے حضور کے شب وروز کو اپنے قلب وذھن میں محفوظ کر لینے کا مشن جاری رکھا۔

اصحاب صفہ میں حضرت ابوہریرہ ہی تنہا نہ تھے بلکہ یہ تعداد مختلف رہتی اور کبھی کبھی ستر تک جا پہونچتی تھی۔ ان حضرات کا مشغلہ ہی یہ تھا کہ احادیث سنیں اور یاد کریں، سیرت وکردار ملاحظہ کریں اور اس کو اپنے لئے نمونہ عمل بنالیں اور دوسروں کو اسکی تبلیغ کریں۔

انکے علاوہ ہر دن آنے جانے والے صحابہ کرام کی تعداد کو کون شمار کرسکتا ہے، گرد وپیش پروانوں کا ہجوم رہتا اور ماہ رسالت اپنی ضیاء پاشیوں سے سب کو مجلی ومصفی فرماتا۔ بعض حضرات روزانہ حاضری دینا لازم جانتے تھے اور بعض نے ایک دن بیچ حاضری کا التزام کرلیا تھا، لیکن انہوں نے ہر دن کی مجلس سے استفادہ کا طریقہ یوں اپنایا تھا کہ دو اسلامی بھائی آپس میں معاہدہ کرتے کہ آج آپ بارگاہ رسالت میں حاضر رہنا اور میں معاش کی تلاش میں رہونگا پھر کل میری باری ہوگی۔ شب میں ایک دوسرے کو اپنے مشاہدات سے باخبر کرتا اس طرح دن بھر کی معلومات میں ایک دوسرے کو اپنا شریک بنالیتا تھا۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہی حضرات میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں۔

كنت انا وجارلى من الانصار فى بنى امية بن زيد وهى من عوالى المدينة، وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينزل يوما وانزل يوما، فاذا نزلت جئته بخير ذلك اليوم من الوحى وغيره، واذا نزل فعل مثل ذلك۔ (۳۸)

۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب التناؤب فى العلم، ۱۹/۱

۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب التناؤب فى العلم، ۱۹/۱

میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی عوالی مدینہ میں بنوامیہ بن زید کی بستی میں رہتے تھے، ہم دونوں حضور کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے ،جس دن میں حاضری دیتا توانکو وحی وغیرہ کے حالات سے باخبر کرتا اور دوسرے دن وہ آتے تو مجھ سے حالات بیان کردیتے۔

عام حالات میں بھی صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ جو کچھ وہ سنتے یا دیکھتے اسکو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھتے تھے بلکہ کسی دوسرے کوضرور سنادیتے تھے تاکہ کتمان علم نہ ہوجسکووہ گناہ تصور کرتے تھے۔

حد تو یہ ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن خلوت کی باتیں بھی صحابہ کو بتادیتی تھیں، کیونکہ ان سب کا یہ ہی اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ بھی بلاشبہ شریعت ہیں۔اگران کو چھپایا گیا تو پھر امت مسلمہ اپنے خانگی حالات اور خصوصی معاملات میں معلومات کیسے حاصل کرسکے گی۔ اسلام ایک مکمل دستور حیات بنکر آیا ہے جوزندگی کے تمام شعبوں کومحیط ہے،مہد سے لیکر لحد تک کے جملہ احکام قدم قدم پر رہنمائی کیلئے موجود ہونا ضروری تھے،لہذا ان حضرات نے اسی نقطۂ نگاہ سے زندگی کے کسی گوشہ کوتشنہ نہیں رہنے دیا۔

اس اجمالی تمہید کے بعد قارئین اسکی تفصیل میں جا کران تمام امور کا مشاہدہ اس دور کی مستند تاریخ وواقعات سے خود بھی کرسکتے ہیں۔جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ حفاظت حدیث کا فریضہ صحابہ کرام نے قول وعمل سے بھی انجام دیا اور لوح وقلم کے انمٹ نقوش کے ذریعہ بھی۔ یہاں قدرے تفصیل سے میں قارئین کے سامنے دونوں پہلو رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے دعوی پر مضبوط اور مستحکم دلائل سے روشنی پڑسکے۔

بارگاہ رسالت ست بلاواسطہ اکتساب فیض کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز بتائی جاتی ہے۔(۳۹)

انکے صدق مقال اور حسن کردار میں کسی کو کیا شبہ ہوسکتا ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

قال ابن الصلاح : ثم ان الامة مجتمعة على تعديل جميع الصحابة ومن

۳۹۔ الاصاب لا بن حجر، ۳/۱

لابس الفتن ۔(۴۰)

امام ابن صلاح شہرزوری کہتے ہیں:۔

اس بات پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عادل وثقہ ہیں خواہ وہ باہم مشاجرات میں شریک رہے ہوں۔

مزید لکھتے ہیں:۔

ماجاء فی تعدیل الله ورسوله للصحابة ،وانه لایحتاج الی سؤال عنهم، وانما یجب فیمن دونهم ،کل حدیث اتصل اسناده بین من رواه وبین النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یلزم العمل به الابعد ثبوت عدالة رجاله ،ویجب النظر فی احوالهم سوی الصحابی الذی رفعه الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،لان عدالة الصحابة ثابتة معلومة بتعدیل الله لهم، واخباره عن طهارتهم واختیاره لهم فی نص القرآن ۔(۴۱)

اللہ ورسول نے صحابہ کو یہ مقام ومنصب عطا فرمایا اسی لئے سند حدیث میں انکے بارے میں کچھ تحقیق وتلاش کی ضرورت نہیں، ہاں انکے علاوہ راویان حدیث کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں، لہذا سلسلہ سند میں سب کی چھان بین کی جائیگی اور عمل کرنا لازم اسی وقت ہوگا جب رواۃ کی عدالت ثابت ہوجائے، صحابہ کرام کے علاوہ سب کے حالات کا علم ہونا ضروری ہے، ہاں صحابہ اس سے مستثنیٰ ہیں کہ انکی عدالت وطہارت خود اللہ رب العزت نے بیان فرمائی ہے تو انکے حالات سے بحث کی ضرورت ہی نہ رہی۔

جب انکی عدالت ونزاہت اجماعی طور پر مسلم تو انہوں نے جو کچھ رسول کی طرف منسوب کرکے فرمایا وہ بلاشبہ حق وصحیح ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ مرسل صحابی سب کے نزدیک حجت ہے کہ اگر صحابی صغیر یا مؤخر الاسلام جو کچھ بیان کرتا ہے وہ کسی صحابی سے سنکر ہی بیان کرتا ہے اور اس امر میں سب برابر کہ حضور کی جانب غلط بات منسوب کرنا ان حضرات قدسی صفات سے متصور ہی نہیں۔

انکے اقوال وافعال کلی طور پر سنت رسول کا آئینہ تھے، لہذا جو کچھ انہوں کہا یا کیا ان

۴۰۔ الاصابه لا بن حجر، ۱/۲۳

۴۱۔ الاصابه لا بن حجر، ۱/۲۲

کے پاس ان تمام چیزوں کی سند قرآن وسنت ہی تھے، انکے اقوال غیر اجتہادی کے بارے میں تو فیصلہ ہو چکا کہ وہ حکما حدیث مرفوع ہیں ۔رہے اجتہادی مسائل تو انکی بابت بھی یہ ہی کہا جاتا ہے کہ وہ بھی سر چشمۂ رشد وہدایت ہیں۔خود اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔(۴۲)

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے جسکی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے،

صحابہ کرام نے حصول حدیث کے لئے مصائب برداشت کئے

اس معیار پر جب انکی زندگیاں دیکھی جاتی ہیں تو ہر مسلمان بیساختہ یہ کہنے پر مجبور نظر آتا ہے کہ انکی تبلیغ وہدایت محض اللہ ورسول کی رضا کیلئے تھی اپنے نفس کو دخل دینے کے وہ ہرگز روادار نہ تھے، سنت رسول کی اشاعت اور اسکی تعلیم وتعلم میں انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا، کسی کو حکم رسول سنانے میں نہ انہیں کوئی خوف محسوس ہوتا اور نہ کسی سے حدیث رسول سیکھنے میں کوئی عار محسوس ہوتی تھی ، انکے یہاں شرافت نسبی اور رفعت علمی بھی اس چیز سے مانع نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاندان رسول کے ایک اہم فرد تھے ، کاشانۂ نبوت میں انکی حقیقی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا رہتی تھیں ۔وہاں شب وروز گذارنے کا بھی موقع ملتا تھا، انہوں نے کیا کچھ حضور سے نہیں سیکھا ہوگا۔حضور نے انکے لئے تفقہ فی الدین کی دعا بھی کی تھی ،لیکن ان تمام چیزوں پر تکیہ کرکے انہوں نے حضور کے وصال اقدس کے بعد اپنے آپ کو معطل نہیں سمجھ لیا تھا، خود فرماتے ہیں۔

میں نے ایک انصاری صحابی سے کہا: ہم حضور کی صحبت سے تو اب محروم ہو گئے ہیں لیکن اکابر صحابہ موجود ہیں چلو ان سے ہی حضور کی احادیث سنیں اور اکتساب علم کریں، وہ بولے،

یاابن عباس اتری الناس یحتاجون الیك وفی الناس من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

ارے جناب ، اتنے جلیل القدر اکابر صحابہ کی موجودگی میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ

۴۲۔

ہم سے آکر مسائل پوچھے۔

لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آگے چل کر چھوٹے ہی بڑے بن جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں: میں نے انکی نصیحت پر کان نہ دھرا اور مسلسل کوشش جاری رکھی ،جس کے بارے میں مجھے علم ہوتا کہ انکے پاس حضور کی کوئی حدیث ہے تو میں انکے در دولت پر پہونچتا اور حدیث سنکر یاد کر لیتا۔بعض حضرات کے پاس پہونچتا اور معلوم ہوتا کہ وہ آرام میں ہیں تو انکی چوکھٹ پر سر رکھکر لیٹ جاتا ،ہواؤں کے تھپیڑے چلتے ،گرد وغبار اڑکر میرے چہرے اور کپڑوں پر اٹ جاتا ،لیکن میں اسی حال میں منتظر رہتا ،وہ خود باہر تشریف لاتے تو اس وقت میں اپنا مدعا بیان کرتا ،وہ حضرات مجھ سے فرماتے : آپ تو خاندان نبوت کے فرد ہیں ،آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اٹھائی ،ہمیں یاد کیا ہوتا ہم خود آپکے پاس پہونچتے ،میں عرض کرتا: میں طالب علم ہوں ،لہذا میں ہی اس بات کا مستحق ہوں کہ آپکی خدمت میں حاضری دوں ۔بعض حضرات پوچھتے ،آپ یہاں کب سے ہیں تو میں وقت بتاتا جس پر وہ برہم ہوکر فرماتے ، آپ نے اپنی آمد کی اطلاع ہمیں کیوں نہ کرادی کہ ہم فوراً آتے ،میں عرض کرتا: میرے دل نے نہ چاہا کہ میں ازخود آپ کو بلاؤں اور آپ اپنی ضرورت میں ہوں۔

انکی اس جانفشانی اور عرق ریزی کا ثمرہ تھا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صغرسنی کے باوجود ممتاز علمائے صحابہ میں جگہ دیتے۔

جب آپ مرجع انام بن گئے تو وہ انصاری صحابی بہت پچھتاتے اور کہتے تھے۔

كان هذاالفتىٰ اعقل منى۔ (٤٣)

یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند نکلا۔

حفاظت حدیث کے لئے صحابہ نے دور دراز کے سفر کئے

حصول علم حدیث کیلئے صحابہ کرام کا طرز عمل اور جدوجہد کچھ انہیں پر منحصر نہیں ،ایک ایک حدیث کی حفاظت وروایت کیلئے انہوں نے محنت شاقہ کی اور اس دولت کو حاصل کیا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں جنکو مدینہ ہجرت کرکے حضور کے تشریف لانے پر میزبانی کا شرف حاصل ہوا اور حضور کے شب وروز دیکھنے کا

۴۳۔

نہایت قریب سے موقع ملا۔
اس شرف کے حصول کے باوجود علم حدیث کیلئے انکی مساعی کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے۔

ایک حدیث آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی لیکن اس میں کچھ شبہ محسوس ہوتا تھا، جس مجلس میں وہ حدیث سماعت کی تھی آپکے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دربار رسالت میں حاضر تھے لیکن ان کا قیام ان دنوں مصر میں تھا، باقی دوسرے سامعین کا حال کچھ نہیں معلوم ہوسکا۔ لہذا اس شبہ کو دور کرنے کیلئے آپ نے مصر کیلئے رخت سفر باندھ لیا اور چل پڑے، جذبہ شوق میں یہ والہانہ سفر طے ہوا اگر چہ اس وقت بڑھاپے کا عالم تھا، راستہ بھی نہایت دشوار گذار اور وہ بھی یک وتنہا، ان کلفتوں کو برداشت کرتے ہوئے طول طویل راستہ طے کیا اور مہینوں کی مسافت طے کر کے مصر پہونچے۔

اس وقت مصر کے گورنر حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ سیدھے پہلے انہیں کے یہاں پہونچے، امیر مصر نے بعد ملاقات دریافت کیا:۔

ماجاء بك ياابا ايوب !

اے ابوایوب کس لئے آنا ہوا۔

فرمایا:۔

میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر کے مکان تک پہونچادے، چنانچہ ایک صاحب کو لے کر وہاں پہونچے، جب حضرت عقبہ کو معلوم ہوا تو دوڑ کر باہر آئے اور فرط شوق میں گلے سے لگالیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی، فرمایا:

حديث سمعته رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يبق احد سمعه من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم غيرى وغيرك فى سترالمومن ،قال عقبة : نعم ،سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : من ستر مومنا فى الدنيا على عورة ستره الله يوم القيامة ،فقال ابوايوب : صدقت ،(٤٤)

ایک حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اسکا سننے والا اب میرے اور آپکے سوا کوئی دوسرا دنیا میں نہیں ہے اور اس حدیث میں مسلمان کی پردہ پوشی کا

٤٤۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ٩٤ ☆ ضياء النبى ٧٩/٧

بیان ہے، حضرت عقبہ نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکے عیب نہیں کھولے گا ۔حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا: آپ نے سچ فرمایا۔

اسکے بعد کہتے ہیں: مجھے اس حدیث کا پہلے سے علم تھا لیکن کچھ شبہ ہوگیا تھا جسکی تحقیق کیلئے میں نے آپکے پاس سفر کیا۔سبحان اللہ یہ تھی ان کی کمال احتیاط، اسکے بعد کیا ہوا سنئے۔

فاتی ابوایوب راحلته فرکبها وانصرف الی المدینة وماحل رحله ـ(٤٥)

حضرت ابوایوب نے اس حدیث کو سنتے ہی مدینہ شریف کی طرف مراجعت فرمائی اور مصر میں اپنی سواری کا کجاوہ بھی نہ کھولا۔

یعنی مصر آنے کا مقصد حدیث کے الفاظ کی تصدیق کے سوا کچھ نہ تھا،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جلیل القدر صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنکو مکثرین کہا جاتا ہے،آپ کے سلسلہ میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

آپ نے ایک حدیث حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے سنی،شوق دامنگیر ہوا کہ خود ان سے یہ حدیث سنی جائے،آگے کا واقعہ خود انہیں کی زبان سے سنئے اور طلب حدیث میں انکی جانفشانی کی داد دیجئے۔فرماتے ہیں۔

بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فابتعت بعیرافشدد ت علیه رحلی ثم سرت الیه شهرا حتی قدمت الشام ،فاذا عبدالله بن انیس الانصاری فاتیت منزله وارسلت الیه ان جابرا علی الباب فرجع الی الرسول فقال : جابر بن عبدالله ،فقلت : نعم ، فخرج الی فاعتنقته واعتنقنی ،قال : قلت ؛ حدیث بلغنی عنك انك سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قال :نعم، سمعت رسول الله ﷺ یقول : یحشرالناس یوم القیامة فینادیهم بصوت یسمعه من بعد کما یسمعه من قرب ،اناالملك الدیان لاینبغی لاهل الجنة ان یدخل الجنة وواحد من اهل النار یطلبه بمظلمة حتی یقتصه منه حتی اللطمة ـ(٤٦)

٤٥ـ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٩٤

٤٦ـ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ٩٣ ضیاء النبی ٨٠/٧

اسد الغابه فی معرفة الصحابة للجزری، ١٧٨/٣

مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن انیس انصاری اس حدیث کو بیان کرتے تھے، میں نے اسی وقت ایک اونٹ خریدا اور اس پر اپنا کجاوہ کسا اور ایک ماہ کا سفر طے کر کے ملک شام پہونچا، حضرت عبداللہ کے گھر پہونچ کر اطلاع کرائی کہ دروازہ پر جابر کھڑا ہے، قاصد نے باہر آکر کہا کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں، میں نے کہا: ہاں، یہ سنتے ہی آپ فوراً دولت خانہ سے باہر آئے اور فرط شوق میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے، پھر میں نے اپنا مدعا بیان کیا، کہ مظالم کے سلسلہ میں ایک حدیث کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، میں اس حدیث کو براہ راست نہیں سن سکا ہوں لہذا مجھے وہ حدیث سنائیں میرے آنے کا واحد مقصد یہی ہے فرمایا:۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت کے دن لوگ جمع ہونگے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی اور اسکو دور و نزدیک کے سب لوگ سنیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیگا، میں ذرہ ذرہ کا حساب کرنے والا بادشاہ ہوں، کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں نہیں جائیگا جب تک کسی دوزخی کا حساب اسکے ذمہ باقی ہے پہلے اسکا قصاص دے خواہ ایک تھپڑ ہی ہو۔

ایک ایک حدیث کے حصول کے لئے اتنے طویل سفر اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ حضرات صحابہ کرام نے حفاظت حدیث کا جو بیڑا اٹھایا تھا اسکو اپنے عمل و کردار سے سچ کر کے دکھایا، تاریخ عالم اس غایت احتیاط اور کمال تفحص کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔

امام دارمی نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا۔

ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحل الی فضالۃ بن عبداللہ وھو بمصر فقدم علیہ وھو یمد لناقۃ لہ ،فقال : مرحبا ،قال : امانی لم آتک زائراً ولکن سمعت انا وانت حدیثا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجوت ان یکون عندک منہ علم۔ (٤٧)

ایک صحابی سفر کر کے حضرت فضالہ بن عبداللہ کے پاس مصر پہونچے، اس وقت حضرت فضالہ اپنی اونٹنی کیلئے چارہ تیار کر رہے تھے، کہتے ہیں: مجھے دیکھ کر بیساختہ انہوں نے خوش آمدید

٤٧۔ السنن للدارمی،

کہا، میں نے کہا: میں آپ سے محض ملاقات کیلئے نہیں آیا بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ میں نے اور آپ نے حضور سے ایک حدیث سنی تھی، امید ہے کہ آپکو یاد ہوگی وہ مجھے سناؤ،

اور حضرت ابوسعید خدری مشہور صحابی کے بارے میں تو کہا جاتا ہے:۔

ان ابا سعید رجل فی حرف ۔

حضرت ابوسعید خدری نے تو محض ایک حرف حدیث کی تحقیق کیلئے با قاعدہ سفر کیا۔

یہ تمام واقعات اوران جیسے صدہا واقعات اس چیز کا بین ثبوت ہیں کہ صحابہ کرام کے درمیان احادیث کریمہ کے حفظ وضبط کا خصوصی اہتمام اور عام رواج تھا، ہر شخص ممکنہ حد تک اس بات کیلئے مستعد رہتا کہ سنت رسول کا علم جس طرح بھی ہو حاصل کیا جائے ،اسکا آپس میں خوب ورد کیا جائے تا کہ سب لوگ اس سے بخوبی واقف ہو جائیں۔

صحابہ کرام آپس میں دورۂ حدیث کرتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے احادیث سنکر آپس میں دور کرتے ،ایک شخص بیان کرتا اور سب سنتے ، پھر دوسرے کی باری آتی اور پھر تیسرا شخص سناتا ،بعض اوقات ساٹھ ساٹھ صحابہ کرام ایک مجلس میں اسی طرح آپس میں دور کیا کرتے تھے ،اسکے بعد جب مجلس سے اٹھتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حدیثیں ہمارے قلوب واذہان میں بودی گئی ہیں۔(۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام کہیں بیٹھے ہوتے تو انکی گفتگو کا موضوع فقہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ہوتی تھیں، یا پھر یہ کہ کوئی آدمی قرآن پاک کی کوئی سورۃ پڑھے یا کسی سے پڑھنے کو کہے۔

فاروق اعظم نے اشاعت حدیث کیلئے صحابہ کرام کو مامور فرمایا

دورۂ حدیث کے علاوہ انفرادی طور پر بھی حدیثیں یاد کرنے کا بڑا اہتمام تھا۔حفاظت حدیث کا یہ شغل صرف عہد نبوی تک محدود نہیں رہا بلکہ عہد صحابہ میں حصول حدیث ،حفظ حدیث اور اشاعت حدیث کا شوق اپنے جوبن پر تھا۔

---

۴۸ ـ فیوض الباری، مصنفه مفتی محمود احمد رضوی، ۱/ ۲۰

مستشرقین اور پھر انکے بعد منکرین حدیث نے اس بات پر خوب واویلا کیا ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے احادیث کی اشاعت پر سخت پابندی لگادی تھی اور کوئی انکے دور میں اس کام کو نہیں کرسکتا تھا، لیکن اس بے بنیاد الزام کی حقیقت قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں یہاں قدرے تفصیل سے اس مفروضہ کا رد وابطال مقصود ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت اسلامی کے گوشے گوشے میں حدیث پاک کی تعلیم کیلئے ایسے صحابہ کرام کو روانہ فرمایا جنکی پختگی سیرت اور بلندی کردار کے علاوہ ان کی جلالت علمی تمام صحابہ کرام میں مسلم تھی، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفاء میں تحریر فرماتے ہیں۔

چنانکہ فاروق اعظم عبداللہ بن مسعود را باجمعے بکوفہ فرستاد، ومغفل بن یسار وعبداللہ بن مغفل وعمران بن حصین را بہ بصرہ، وعبادہ بن صامت وابودرداء را بشام، وبہ معاویہ بن سفیان کہ امیر شام بود قدغن بلیغ نوشت کہ از حدیث ایشاں تجاوز نہ کند۔

قرآن وسنت کی تعلیم کیلئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جماعت کے ساتھ کوفہ بھیجا۔ مغفل بن یسار، عبداللہ بن مغفل اور عمران بن حصین کو بصرہ۔ عبادہ بن صامت اور ابودرداء کو شام بھیجا۔ اور حضرت امیر معاویہ کو جو اس وقت شام کے گورنر تھے سخت تاکیدی حکم لکھا کہ یہ حضرات جو احادیث بیان کریں ان سے ہرگز تجاوز نہ کیا جائے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو بھی ایک خط لکھا تھا جس میں تحریر فرمایا۔

انی بعثت الیکم عماربن یاسر امیرا ،وعبداللہ بن مسعود معلما ووزیرا ، وھما من النجباء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن اھل بدر فاقتدوا بھما واسمعوا،وقداثرتکم بعبد اللہ بن مسعود علی نفسی ۔

میں تمہاری طرف عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم بنا کر بھیج رہا ہوں، اور یہ دونوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بزرگ ترین صحابہ میں سے ہیں اور بدری ہیں، انکی پیروی کرو اور انکا حکم مانو، خاص طور پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمہاری طرف بھیج کر میں نے تمہیں خود پر ترجیح دی ہے۔

علامہ خضری نے تاریخ التشریع الاسلامی میں مذکورہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

وقدقام فی الکوفة یأخذ منه اهلها حدیث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو معلمهم وقاضیهم ۔

یعنی اسکے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت تک کوفہ میں قیام پذیر رہے اور وہاں کے باشندے ان سے احادیث نبوی سیکھتے رہے، وہ اہل کوفہ کے استاذ بھی تھے اور قاضی بھی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بصرہ کی امارت پر حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا اور وہ وہاں پہونچے تو انہوں نے اپنے آنے کی غرض وغایت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

بعثنی عمر الیکم لاعلمکم کتاب ربکم وسنة نبیکم ۔

مجھے حضرت عمر نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور نبی کریم کی سنت کی تعلیم دوں۔ جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسکے علاوہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی صوبوں کے حکام وقضاۃ اور عساکر اسلامیہ کے قائدین کو خط لکھتے تو انہیں کتاب اللہ اور سنت نبوی پر کاربند رہنے کی سخت تاکید فرماتے ۔آپ کا ایک تاریخی خط ہے جو آپ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال کیا تھا اس میں قاضی کے فرائض اور مجلس قضا کے آداب کو اس حسن وخوبی اور تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ اگر اسے اسلام کا بدترین دشمن بھی پڑھے تو جھوم جائے۔ دیگر امور کے علاوہ آپ نے انہیں یہ بھی تحریر فرمایا۔

ثم الفهم الفهم فیما ادلی الیك مما ورد علیك مما لیس فی قرآن ولا سنة ثم قایس الامور عندذلك ۔

ان واقعات کا جن کے لئے تمھیں کوئی حکم قرآن وسنت میں نہ ملے فیصلہ کرنے کیلئے عقل اور سمجھ سے کام لو اور ایک چیز کو دوسری پر قیاس کیا کرو۔

آپ کا ایک مکتوب جو قاضی شریح کو روانہ کیا گیا اس میں آپ ان کیلئے ایک منہاج مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اذا اتاك امر فاقض بما فی کتاب الله ، فان اتاك بما لیس فی کتاب الله فاقض بما سن فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم/ ۔

جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے تو اس کا فیصلہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق کرو اور اگر کوئی ایسا واقعہ پیش ہو جس کا حکم قرآن میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں جب حج کرنے کیلئے گئے تو مملکت اسلامیہ کے تمام والیوں کو حکم بھیجا کہ وہ بھی حج کے موقع پر حاضر ہوں، جب وہ سب جمع ہو گئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تقریر فرمائی۔

قال ایها الناس ! انی ما ارسل الیکم عما لالیضربو ابشارکم ولا لیأخذ وا اموالکم وانما ارسلهم الیکم یعلموکم دینکم وسنة نبیکم ، فمن فعل به شئ سوی ذلك فلیرفعه الی ،فوالذی نفس عمر بیده لاقصنه منه ۔

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہاری طرف جو حکام بھیجے ہیں وہ اس لئے نہیں بھیجے تاکہ وہ تمہیں زدوکوب کریں اور تمہارے اموال تم سے چھینیں، میں ے انہیں صرف اس لئے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ وہ تمہیں تمہارا دین اور تمہارے نبی کی سنت سکھائیں، حکام میں سے اگر تمہارے ساتھ کسی نے زیادتی کی ہو تو پیش کرو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں اس حاکم سے قصاص لئے بغیر نہیں رہوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے محبوب وکریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی نشر واشاعت اور تمام قلمرو اسلامی میں اس پر سختی سے عمل کرانے کی جو مساعی کیں یہ اس کا نہایت ہی مختصر خاکہ ہے لیکن اس سے کم از کم یہ حقیقت تو ہویدا ہو جاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یقین تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت امت پر قیامت تک فرض ہے اور اسی میں ان کی ترقی عزت اور ہیبت کا راز پنہاں ہے، اسی لئے تو آپ نے ملک کے گوشے گوشے میں جلیل القدر صحابہ کرام کو بھیجا کہ وہ لوگوں کو ان کے رسول کی سنت کی تعلیم دیں اور حکام کو بار بار اتباع سنت کیلئے مکتوب روانہ فرمائے۔(۴۹)

۴۹۔ سنت خیر الانام ، مصنفه پیر کرم شاه ازهری، ۱۱۳

صحابہ کرام نے اپنے عمل وکردار سے سنت رسول کی حفاظت فرمائی

حفاظت حدیث کی ذمہ داری سے صحابہ کرام اس منزل پرآکر خاموش نہیں ہوگئے کے انکومحفوظ کرکے آرام کی نیند سوجاتے ،ان کیلئے حدیث کے جملوں کی حفاظت محض تبرک کیلئے نہیں تھی جن کو یادکرکے بطورتبرک قلوب واذہان میں محفوظ کرلیا جاتا ، بلکہ قرآنی تعلیمات کی طرح ان کوبھی وہ وحی الٰہی سمجھتے تھے جن پر عمل ان کا شعار دائم تھا۔

ہر شخص ان فرامین کے سانچے میں اپنے آپ کوڈھالنے کی کوشش کرتا،ان کے لطیف احساسات سے لیکرطبعی خواہشات تک سب کے سب سنت مصطفوی کے پابند تھے ، ان کی خلوتوں کا سوزوگداز ،انکی جلوتوں کا خروش عمل ،انکے شب وروز کے مشاغل اور انکے نالہائے شب دیجورسب میں سنت رسول کاعکس صاف طورپر دکھائی دیتا تھا۔

میں کسی ایک فرد کی بات نہیں کررہاہوں بلکہ شمع نبوت کے پروانوں کاعموما یہی حال تھا،آج کی طرح دنیاان پرغالب اورمسلط نہیں تھی بلکہ وہ ان تمام عوائق وموانع سے بالاترہوکر صرف اورصرف اپنے محبوب کی یادکودل میں بسائے سفروحضرمیں اپنی دنیاکوانہیں کے ذکرسے آبادرکھتے تھے،ان کاعشق رسول ہرارشادکی تعمیل سے عبارت تھا۔

عبادات میں تورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیران کیلئے کوئی چارۂ کارہی نہ تھا،لیکن انکی اتباع ہراس کام میں مضمرہوتی جوانکے رسول کی طرف کسی نہ کسی طرح منسوب ہوتا۔

کتب احادیث کے مطالعہ سے یہ بات واضح طورپرثابت ہوچکی ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث پاک بیان کرتے وقت جس خاص ہیئت ووضع کواختیارفرمایا ہوتاتھاتوراوی بھی اسی اداسے حدیث روایت کرتا۔مثلا احادیث مسلسلہ میں وہ احادیث جن کے راوی بوقت روایت مصافحہ کرتے ،تبسم فرماتے یاکسی دوسری ہیئت کا اظہارکرتے جوحضور سے ثابت ہوتی۔

مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اداؤں کواپنانااوران پرکاربندرہناانکی زندگی کاجزولاینفک بن چکاتھا،صحابہ کرام میں سنت رسول کی پیروی کاجذبہ اس حدتک موجودتھا کہ جس مقام پرجوکام حضورنے کیاتھاصحابہ کرام بھی اس مقام پروہی کام کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مشہور ہے کہ:۔

کان یتتبع آثار ہ فی کل مسجد صلی فیه ،و کان یعترض براحلته فی طریق رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عرض ناقة (۵۰)

جن جن مقامات پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر وحضر میں نمازیں پڑھیں تھیں حضرت عبداللہ بن عمران مقامات کو تلاش کر کے نمازیں پڑھتے ،اور جہاں حضور نے اپنی سواری کا رخ پھیرا ہوتا وہاں قصداً آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ سفر کے موقع پر اگر حضور نے کسی جگہ استنجاء فرمایا ہوتا تو آپ بغیر ضرورت اس جگہ اسی حالت میں بیٹھتے۔

اگر کسی وقت یہ حضور کی خدمت میں حاضر نہ رہتے توان اقوال وافعال کے بارے میں دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے پوچھتے اوراس پر عمل پیرا رہتے۔

امام مالک سے ایک دن انکے شاگرد یحیی بن یحیی نے پوچھا۔

اسمعت المشائخ یقولون : من اخذ بقول ابن عمر لم یدع من الاستقصاء شیئاً ؟ قال : نعم ۔(۵۱)

کیا آپ نے مشائخ کرام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کی اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کوئی کوتاہی نہیں کی؟ بولے: ہاں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نمونے چلتے پھرتے صحابہ کرام میں دیکھے جاتے اوران کو دیکھکر صحابہ کرام حضور کی یاد تازہ کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں عبدالرحمٰن بن زید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا:

حدثنا باقرب الناس من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هدیاً ودلاً تلقاه فنأ خذ عنه و نسمع منه (۵۲)

۵۰۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴ / ۱۶۰

۵۱۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/ ۱۵۹

۵۲۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/ ۲۰۰

مجھے ایسے شخص کی نشاندھی کیجئے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طور طریقوں میں زیادہ قریب ہو، تاکہ میں ان سے ملاقات کر کے علم حاصل کروں اور احادیث کی سماعت کروں۔

قال: کان اقرب الناس ھدیاً ودلاً وسمتابرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن مسعود ۔(۵۳)

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چال ڈھال میں اور وضع قطع میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ قریب تھے۔

بہر حال صحابہ کرام میں ذوق اتباع عام تھا اور ان کا دستور عام یہ ہی تھا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور کی سنت سے رہنمائی حاصل کرتے ۔انہوں نے اپنی عادات، اپنے اخلاق اور اپنے طرز حیات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی، وہ صرف خود ہی اپنی زندگیوں کو حضور کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھالنے کے مشتاق نہ تھے بلکہ وہ ایک دوسرے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نمونۂ عمل کو اپنانے کی تلقین بھی کرتے تھے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد فرمادیں، تو آپ نے فرمایا:

ان اترك فقد ترك من ھو خیرمنی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ وان استخلف فقد استخلف من ھو خیرمنی ۔ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر میں اس معاملہ کو ویسے ہی چھوڑ دوں تو ایسا انہوں نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔اور اگر خلیفہ مقرر کردوں تو یہ بھی اس کی پیروی ہوگی جو مجھ سے بہتر ہے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(۵۴)

فتح مکہ کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ پر مسلمانوں کی قوت وشوکت ظاہر کرنے کیلئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے کاندھوں کو کھلا رکھیں اور طواف

۵۳۔ الاصابة فی معرفة الصحابة لا بن حجر، ۴/۲۰۰

۵۴۔ ضیاء النبی، ۷/۹۱

میں رمل کریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت وشوکت عطا فرمائی تو کندھے کھولنے اور رمل کرنے کا سبب تو ختم ہوگیا لیکن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

فیم الرمل الآن والکشف عن المناکب وقدأطأ الله الاسلام ونفی الکفر واهله ،ومع ذلك لاندع شیئا کنا نفعله علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

اب رمل اور کندھے کھولنے کی ضرورت کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمادیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو ختم کردیا ہے۔ لیکن اسکے باوجود ہم اس کام کو ترک نہیں کرینگے جو ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں میں کیا کرتے تھے۔(۵۵)

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مجلس میں تشریف فرما دیکھا۔ آپ نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگایا اور اسے تناول فرمایا، پھر نماز کیلئے کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور فرمایا: میں اس انداز میں بیٹھا جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز تھا، میں نے اس طرح کھایا جس طرح حضور تناول فرماتے تھے اور میں نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح حضور نماز پڑھتے تھے۔

مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے تھے۔

کنت اری ان باطن القدمین احق بالمسح من ظاهر هما حتی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمسح ظاهرهما ۔

میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کے نیچے والے حصہ پر مسح کرنا اوپر والے حصہ پر مسح کرنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے حتی کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔

گویا باب مدینۃ العلم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر اپنی رائے کو قربان کردیا۔ مومن کا کام ہی یہ ہے۔

عقل قرباں کن بہ پیش مصطفیٰ (۵۶)

۵۵۔ ضیاء النبی ۹٤/۷

۵٦۔ ضیاء النبی، ۹۲/۷

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں۔

امیرالمومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی سواری کیلئے ایک جانور حاضر کیا گیا، جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو پڑھا۔

بسم اللہ ۔

جب آپ چوپائے پر سیدھے بیٹھ گئے تو پڑھا۔

الحمد للہ سبحان الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ۔

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے، پاک ہے وہ ذات جس نے فرمانبردار بنادیا اسے ہمارے لئے ،اور ہم اس پر قابو پانے کی قدرت نہیں رکھتے ۔اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

پھر آپ نے تین مرتبہ الحمدللہ پڑھا اور تین مرتبہ تکبیر کہی اور پھر یہ کلمات پڑھے۔

سبحانك لااله الا انت قد ظلمت نفسی فاغفرلی۔

تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے مجھے معاف فرما۔

اسکے بعد آپ مسکرائے ،میں نے عرض کیا: امیرالمومنین ! آپکے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے اب کیا، حضور اس کام کے بعد مسکرائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

بندہ جب رب اغفرلی کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندہ کو یقین ہے کہ میرے بغیر کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ۔(۵۷)

اس طرح کی مثالیں بے شمار منقول ہیں جنکی جمع وتالیف کیلئے دفتر درکار، منصف مزاج اور حق تلاش کرنے والا ان چند واقعات سے یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم احادیث طیبہ اور سنت رسول پر کس طرح سختی سے کاربند تھے اور دیکھنے والوں کو سیرت رسول کا عکس جمیل انکی زندگیوں میں صاف نظر آتا تھا۔نہ جانے وہ کونسے اسباب تھے جنکی بناپر

۵۷۔ ضیاء النبی، ۹۲/۷

منکرین حدیث نے ان واضح بیانات کو بھی لائق اعتنانہ سمجھا اور آج تک وہی ایک وظیفہ ورد زبان ہے کہ تدوین حدیث دوسوسال بعد عمل میں آئی۔لہذا قابل عمل نہیں۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری نے اس سلسلہ میں کیا خوب لکھا ہے۔فرماتے ہیں۔

مستشرقین (اور منکرین حدیث) تدوین کو ہی حفاظت کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔لیکن ہم ان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ذراوہ اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ چیز زیادہ محفوظ رہی ہے جسکو خوب صورتی کے ساتھ مدون کر کے کتب خانوں کی الماریوں کی زینت بنادیا جائے یا وہ چیز زیادہ محفوظ رہی ہے جسے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں نافذ کردیا جائے؟

اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا چارٹر بلاشبہ عمدہ ترین شکلوں میں مدون ہے،لیکن اس عمدہ تدوین کے باوجودوہ انہیں ممالک میں زندہ ہے جہاں یہ حقوق انسانی عملاً بھی نافذ ہیں۔جن ممالک میں جنگل کا قانون رائج ہے، جہاں طاقتور جو کچھ کرنا چاہے اسے عملاً اس کا حق حاصل ہے اور کمزور کو جینے کا حق بھی نہیں دیا جاتا،وہاں اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے چارٹر کو کوئی نہیں جانتا۔ان ممالک کے غریب انسانوں کیلئے اس چارٹر کی مردہ لاش کی کوئی حیثیت نہیں۔جن ممالک میں یہ حقوق عملاً نافذ ہیں وہاں کوئی شخص ان میں تحریف یا تبدیلی کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا،لیکن جن ممالک میں یہ عملا نافذ نہیں اور صرف چند قانون داں انکو جانتے ہیں وہاں انکی حالت کو بگاڑ کر پیش کرنا کسی قسمت آزما کیلئے مشکل نہیں۔یہ ہی وجہ ہے کہ اسلام میں احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے سب سے پہلے یہ طریقہ اختیار کیا کہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں انکو محفوظ کر کے کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں انہیں نافذ کردیا۔آندھیاں چلتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے،ملت اسلامیہ سیاسی اور عسکری طور پر کمزور ہوتی رہی لیکن ہدایت انسان کا وہ چارٹر جو احادیث طیبہ کی شکل میں مدتوں کروڑوں انسانوں کی زندگیوں میں نافذ رہا، نہ اسکی اہمیت کو ختم کیا جاسکا اور نہ ہی اسکو صفحہ ہستی سے مٹایا جاسکا۔حقیقت یہ ہے کہ احادیث طیبہ کی حفاظت کا یہ ایسا بے نظیر طریقہ ہے جو صرف ملت اسلامیہ ہی کا حصہ ہے۔(۵۸)

۵۸۔ ضیاء النبی، ۹۷/۷

صحابہ حفاظت حدیث کی خاطر ایک سے زیادہ راویوں سے شہادت لیتے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان تمام چیزوں کے ساتھ اس بات پر بھی خاص زور دیا کہ حدیث رسول اور سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہر قسم کے جھوٹ کی ملاوٹ اور شائبہ تک سے پاک رہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جہاں حدیث کو یاد کرنے، دوسروں تک پہونچانے اور عمل کرنے کی ترغیب ملی تھی وہیں آپ کی جانب بے بنیاد اور غلط بات منسوب کرنے پر وعید شدید کا سزاوار بھی قرار دیا گیا تھا، لہذا وہ حضرات نہایت احتیاط کے ساتھ روایتیں بیان کرتے اور جب کسی چیز کا فیصلہ سنت سے کرنا مقصود ہوتا تو اس کی تائید وتوثیق میں چند صحابہ کی شہادت کو سامنے رکھا جاتا تھا۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور اس نے اپنے پوتے کی وراثت میں سے حصہ مانگا، وراثت میں دادی کے حصہ کے متعلق نہ قرآن حکیم میں ذکر تھا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی حدیث پاک حضرت صدیق اکبر نے سنی تھی، آپ نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ اٹھے اور عرض کیا: مجھے معلوم ہے کہ حضور نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا، انہوں جب حدیث پیش کی تو آپ نے ان سے گواہ پیش کرنے کو کہا، حضرت محمد بن مسلمہ نے گواہی دی تو آپ نے فیصلہ فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باہر سے تین دفعہ سلام کیا لیکن جواب نہ ملا، آپ واپس لوٹ آئے، حضرت عمر نے ان کو بلوایا اور واپس جانے کی وجہ پوچھی، آپ نے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جو شخص تین دفعہ سلام کہے اور اسے صاحب خانہ اندر جانے کی اجازت نہ دے تو وہ خواہ مخواہ اندر جانے پر مصر نہ ہو بلکہ واپس لوٹ جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اس حدیث کی صحت پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تمہاری خبر لوں گا۔ وہ صحابہ کے پاس گئے تو پریشان تھے، وجہ پوچھی تو آپ نے سارا ماجرا کہہ سنایا، صحابہ کرام میں سے چند نے گواہی دی کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے، چنانچہ ایک صاحب نے حضرت عمر کے پاس آکر شہادت دی اس پر حضرت فاروق اعظم نے

فرمایا:۔

انی لم اتهمك ولكنی خشيت ان يتقول الناس علی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ۔(۵۹)

اے ابوموسی! میرا ارادہ تمہیں متہم کرنے کا نہیں تھا، لیکن میں نے اس خوف سے اتنی سختی کی کہ کہیں لوگ بے سروپا باتیں حضور کی طرف منسوب نہ کرنے لگیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مسجد نبوی کو وسیع کرنے کی ضرورت پیش آئی، مسجد کے قبلہ کی طرف حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مکان تھا، حضرت عمر نے ان سے مسجد کیلئے مکان فروخت کرنے کی درخواست کی، حضرت عباس نے انکار کردیا، دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے جب صورت حال کے متعلق سنا تو فرمایا: اگر چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث پاک سنا سکتا ہوں جو اس مسئلہ میں آپکی رہنمائی کریگی۔ آپ نے فرمایا: سناؤ۔

حضرت ابی کعب نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کریں جس میں اسکو یاد کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کیلئے جگہ کا تعین بھی فرمادیا، حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ اس شخص سے وہ جگہ زبردستی حاصل کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے داؤد! میں نے تمہیں اپنا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم میرے گھر میں غصب کو داخل کرنا چاہتے ہو، غصب کرنا میری شان کے شایاں نہیں ہے، اب تمہاری اس لغزش کی سزا یہ ہے کہ تم میرے گھر کو تعمیر کرنے کے شرف سے محروم رہوگے۔

حضرت داؤد نے عرض کی! پروردگار! کیا میری اولاد اس گھر کو تعمیر کرسکے گی؟ فرمایا: ہاں تمہاری اولاد کو یہ شرف حاصل ہوگا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی تو فرمایا: میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لیکر آیا تھا اور تم نے ایک ایسا مسئلہ

۵۹۔ ضیاء النبی ۹۹/۷

کھڑا کر دیا جو اس پہلے مسئلہ سے بھی شدید تر ہے، تمہیں اپنے قول کے گواہ پیش کرنا ہوں گے۔
وہ انہیں لے کر مسجد نبوی میں آئے اور انہیں صحابہ کرام کے ایک حلقہ کے پاس لا کھڑا کیا، ان صحابہ کرام میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

حضرت عمر نے اس مجمع صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ حدیث سنی ہو جس میں حضرت داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کی تعمیر کا حکم ملنے کا ذکر ہے وہ اسے بیان کرے۔ حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: میں نے یہ حدیث حضور سے سنی ہے، دوسرے اور پھر تیسرے صاحب نے بھی کھڑے ہو کر تصدیق کی۔ یہ سن کر حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت ابی بن کعب نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے سلسلہ میں تہمت لگاتے ہو؟ حضرت عمر نے فرمایا: میں تمہیں متہم نہیں کرتا، میں نے تو حدیث کے سلسلہ میں احتیاط کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔(٦٠)

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

سمعت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لعبد الرحمن بن عوف وطلحۃ والزبیر وسعد رضی اللہ تعالیٰ عنھم : نشدتکم باللہ الذی تقوم السماء والارض بہ ،اعلمتم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: انالانورث ماترکناہ صدقۃ قالوا : اللھم نعم۔ (٦١)

میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جسکی قدرت سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو مال چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ اس پر ان سب نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم ہمیں اس حدیث پاک کا علم ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو منہاج وطریقہ حدیث رسول کی

٦٠۔ ضیاء النبی ١٠٠/٧

٦١۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤٤/١

حفاظت وصیانت کیلئے مقرر فرمایا تھا اس پر آپکے بعد امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سختی سے قائم رہے، آپ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔

لایحل لاحد یروی حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم اسمع بہ فی عھد ابی بکر ولاعمر ،رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

کسی شخص کو ایسی حدیث روایت کرنے کی اجازت نہیں جو میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانوں میں نہیں سنی۔(۶۲)

امیر المومنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی احتیاط ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں:

میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس حدیث سے جو چاہتا مجھے نفع عطا فرماتا۔ جب کوئی دوسرا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا، جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی حدیث کو تسلیم کرلیتا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کرادیا تھا۔

اتقواالروایات عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاماکان یذکر منھا فی زمن عمر ، فان عمر کان یخوف الناس فی اللہ تعالیٰ۔ (۶۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ،صرف وہ احادیث بیان کرو جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد ہمایوں میں روایت ہوتی تھیں، کیونکہ حضرت عمر اس سلسلہ میں لوگوں کو اللہ کا خوف دلاتے تھے۔

اس سختی سے صحابہ کرام کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ جن چیزوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے سنیں اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام جو اگرچہ سفر وحضر میں حضور کے ساتھ رہے لیکن ان سے احادیث بہت کم مروی ہیں۔ عشرہ مبشرہ اگرچہ علم وفضل اور زہد وتقوی میں غیر معمولی حیثیت کے حامل تھے لیکن ان سے احادیث کی اتنی تعداد منقول نہیں جتنا انکے فضل وکمال کا تقاضا تھا۔

۶۲۔ ضیاء النبی ۱۰۴/۷

۶۳۔ ضیاء النبی، ۱۰۴/۷

کہ ان حضرات کے شرائط سخت تھے۔

بعض صحابہ کرام تو جب احادیث روایت کرنے کا ارادہ فرماتے ان پر رعشہ طاری ہوجاتا اور لرزہ براندام ہوجاتے تھے، حضرت عمر بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں ہر جمعرات کی شام بلاناغہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن میں نے کبھی آپکی زبان سے یہ الفاظ نہیں سنے کہ حضور نے یہ فرمایا۔

ایک شام انکی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔کہتے ہیں: یہ الفاظ کہتے ہی وہ جھک گئے، میں نے انکی طرف دیکھا تو وہ کھڑے تھے، ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیل رشک رواں تھا اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: مجھے غلطی کا خوف نہ ہو تو میں تمہیں بہت سی ایسی باتیں سناؤں جو میں نے حضور سے سنی ہیں۔(۶۴)

حیرت ہے کہ جس عہد کے لوگ روایت حدیث کے بارے میں اتنے محتاط ہوں وضع حدیث کو اس دور کا کارنامہ خیال کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی حدیث رسول کے چشمۂ صافی کو غایت درجہ ستھرا رکھنے کی مساعی جاری رکھیں اور اپنے ادوار میں کامل احتیاط سے کام لیا، انہیں کے زمانہ خیر میں تدوین حدیث یعنی باقاعدہ حدیثوں کو کتابی شکل میں مدون کیا گیا جو اس زمانہ کی ضرورت کے بالکل عین مطابق تھا جیسا کہ تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

✸✸✸✸✸✸✸✸✸

۶۴۔ ضیاء النبی، ۱۰۲/۷

تدوین حدیث

حفاظت حدیث کی تفصیل آپ پڑھ چکے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جدو جہد اور کامل احتیاط کے نمونے ملاحظہ فرما چکے، اب بتانا یہ ہے کہ اس حفاظت کی کوئی اہمیت نہ سمجھنے والے مستشرقین اور منکرین حدیث نے ایک افسانہ گڑھا کہ چونکہ حدیث کا سارا ذخیرہ پہلی صدی بلکہ دوسری صدی تک زبانی ہے اور اس طویل مدت میں اسکی حفاظت لوح وقلم کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی لہذا یہ سب نا قابل اعتبار ہیں، ہم اس باب میں اسی فریب کا پردہ چاک کر کے حقیقت کا آئینہ دکھائیں گے۔

اول تو یہ سمجھنا ہی غلط و باطل کہ دوسو سال تک احادیث محض زبانوں تک محدود تھیں، ہم نے واضح کر دیا کہ صحابہ کرام نے اس ذخیرہ کو اپنے لئے منارۂ نور سمجھا تھا اور اس مبارک جماعت نے اپنے سینوں میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ عمل و کردار سے بھی اسکی ترویج واشاعت شروع کر دی تھی، تابعین نے انکی زندگیوں کو بچشم خود ملاحظہ کیا تھا لہذا ببانگ دہل اعلان کرتے کہ ہم نے فلاں صحابی کو دیکھا تو انکی حیات طیبہ سنت نبوی کا آئینہ تھی، فلاں کا دیدار کیا تو وہ اسوۂ رسول کا مجموعہ تھے۔ اور فلاں کے دیدار سے جب شاد کام ہوئے تو ہم نے انکے شب و روز اور شام وسحر میں اتباع رسول کی جلوہ سامانیاں ہی ملاحظہ کیں، گویا صحابہ کرام اپنے تابعین کو زبانی تعلیمات کے ساتھ عمل و کردار کا خوگر بھی بنانا چاہتے تھے جسکی تعلیم انہوں نے خاموش عمل سے دی، ان حضرات کا مطمح نظر خاص طور پر یہ بھی تھا کہ دینی تعلیمات کو منتقل کرنا وہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ خیر الامم کا لقب پانے والے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اپنا شعار نہ بناتے تو پھر آئندہ اور کون اس پر عمل کرتا۔

ان تمام حقائق کے باوجود انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آئندہ پیدا ہونے والے مستشرقین اور منکرین حدیث کے منہ توڑ جواب کیلئے بھی ہمیں بہت کچھ مواد فراہم کر دیا۔

چونکہ ان معترضین کے نزدیک حفاظت کا طریقہ محض کتابت اور قلم وقرطاس کا میدان عمل ہی ہے لہذا ہم وہ حقائق پیش کر رہے ہیں جن سے یہ واضح ہو جائیگا کہ کسی علم وفن کی حفاظت لوح وقلم کے ذریعہ کہاں تک ہوتی ہے اور علم حدیث پر اسکے کیسے اثرات مرتب ہوئے

اور کتابت کی منزل میں آجانے اوراسی پر تکیہ کر لینے کے سلسلہ میں علمائے حق کا کیا تاثر رہا ہے، ساتھ ہی دور صحابہ سے لیکر چوتھی پانچویں صدی تک باقاعدہ تدوین وکتابت کے منازل بھی آپ ملاحظہ کریں گے۔

کتابت، ضبط صدر، یاعمل کسی ذریعہ سے علم کی حفاظت ہوسکتی ہے

یہ بات مسلمات سے ہے کہ رب کریم جل وعلانے انسانی فطرت میں اس چیز کو ودیعت فرمادیا ہے کہ کسی واقعی چیز کی حفاظت انسان کبھی حفظ وضبط اوراپنی قوت یادداشت کے ذریعہ کرتا ہے اور کبھی تحریر وکتابت سے اور کبھی عمل وکردار سے، تینوں صورتوں کے مراتب حالات کے اختلاف سے مختلف ہوتے رہتے ہیں، محض کسی ایک کو حفاظت کا ذریعہ سمجھ لینا ہرگز دانشمندی نہیں۔

اب اگر کوئی حفاظت وصیانت کی بنا لکھنے ہی کو قرار دینے لگے تو اس میں جیسی کچھ لغزشیں پیش آتی ہیں انکے چند نمونے ملاحظہ کرتے چلئے۔

علماء ومحدثین نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے اوران لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے جوعلوم وفنون کے سرمایہ کو کتابت ہی کی صورت میں دیکھنے کے روادار ہیں۔

کتابت پر بھروسہ کرکے پڑھنے کی چند مثالیں

امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے ایک حدیث الادب المفرد میں نقل فرمائی جسکی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صغیرسن بھائی تھے۔ ایک چڑیا ہاتھ میں لئے کھیلتے پھرتے تھے، کسی دن وہ چڑیا مرگئی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ہمارے یہاں تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ میرے بھائی رنجیدہ ہیں، وجہ دریافت کی، ہم نے قصہ بیان کیا، چونکہ بچوں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیار اورشفقت عام تھی ،مزاح اور جوش طبعی کیلئے کبھی نادرالمثال جملوں سے نوازتے، اسی انداز میں حضور نے پہلے انکی کنیت ابوعمیر قراردی اورفرمایا۔

یااباعمیر مافعل النغیر۔(۱)

ابوعمیر نغیر نے کیا کیا۔

امام حاکم اسی ارشاد رسول کے متعلق فرماتے ہیں ، کہ ایک صاحب جنہوں نے احادیث کی سماعت مشائخ سے نہ کی تھی یونہی کتابت پر بھروسہ کرکے کتاب کھول کر حدیث پڑھنا شروع کردی ، جب یہ حدیث آئی چونکہ علم حدیث سے تہی دامن تھے اور نغیر کا لفظ بھی کچھ غیر مشہور سا ہے لہذا فرمادیا یہ لفظ بعیر ہے اور تلامذہ کو بے دھڑک بتادیا کہ حضور ابوعمیر سے پوچھ رہے ہیں۔

اے ابوعمیر اونٹ کیا ہوا۔

صحیح بخاری کی روایت میں صراحت ہے کہ یہ ایسے بچے تھے کہ ابھی دودھ چھوٹا تھا، پھر قارئین اس بات کا اندازہ خود لگاسکتے ہیں کہ ابوعمیر کا واسطہ کس سے رہا ہوگا اونٹ سے یا چڑیا سے، نیز حضور کا مزاح یہاں کلام مسجع کی شکل میں ہے تو پھر مقصد ہی فوت ہوگیا۔

امام حاکم نے ایک اور واقعہ انہیں سے متعلق لکھا ہے۔کہ اہل عرب عموماً قافلوں میں نکلتے تھے لہذا اونٹوں کے گلے میں گھنٹیاں باندھتے ، انکی غرض جو بھی رہی ہو لیکن اس سے منع کیا گیا، غالباساز ومزامیر کی شکل سے مشابہت کی وجہ سے،الفاظ حدیث یوں منقول ہیں۔

لاتعجب الملائکۃ رفقۃ فیھا جرس۔

فرشتے اس قافلہ کو دوست نہیں رکھتے جس کے جانوروں کے گلے میں گھنٹیاں ہوں ، ان صاحب نے 'جرس' کو 'خرس' پڑھ دیا اور مطلب بیان فرمایا کہ جولوگ ریچھ کو قافلہ میں رکھتے ہیں وہ ملائکہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔

اسی طرح مشہور حدیث ہے:۔

البزاق فی المسجد خطیئۃ و کفارتھا دفنھا ۔(۲)

مسجد میں تھوک گناہ اور اسکا کفارہ دفن کردینا ہے۔

اسکے متعلق ایک محدث صاحب کا واقعہ منقول ہے کہ انہوں نے اسکو 'البراق' پڑھا اور

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکنیۃ للصبی،
السنن لا بی داؤد، کتاب الادب باب فی الرجل یکنی،

۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفارۃ البزاق فی المسجد، ۵۹/۱
الصحیح لمسلم، باب النھی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱

معنی بتائے کہ براق مسجد میں دیکھے تو دفن کر ڈالے۔

امام حاکم اس سے بھی عجیب تر بیان کرتے ہیں، کہ مشہور محدث حضرت ابن خزیمہ نے فرمایا: مشہور واقعہ ہے کہ

ان عمربن الخطاب توضأ في جر نصرانية۔

ایک موقع پر حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک نصرانی عورت کے گھڑے سے وضو کیا۔

پڑھنے والے نے اسکو 'حر' بمعنی اندام نہانی پڑھا، اب قارئین خود اندازہ کرلیں کہ بات چل رہی تھی کہ کن پانیوں اور کون کونسے برتنوں سے وضو ہوسکتا ہے اور یہ کیسی فحش کلامی پر اتر آئے۔ یہ حال ہے اس کتابت کا محض جس پر منکرین حدیث نے بنائے کار رکھی ہے۔

ہوسکتا ہے کوئی صاحب کہہ اٹھیں کہ اس طرح کی تصحیف اور ایسے ذھول ومسامحات سے کتنوں کا دامن پاک رہا ہے؟ یہ ان حضرات کی کوتاہی تھی پھر اسکا نفس کتابت سے کیا تعلق کہ اسکو مذموم قرار دیا جائے۔

ہم کہتے ہیں صحیح ہے کہ فی نفسہ کتابت کسی علم کی حفاظت کیلئے مذموم نہیں، لیکن اتنی بات تو طے ہوگئی کہ محض کتابت پر تکیہ کرلینا اور اسی کو حفاظت علم وفن کا معیار قرار دینا درست نہیں رہا جب تک حفظ وضبط کا اسکے ساتھ مضبوط سہارا نہ ہو۔

پھر یہاں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ جن غلطیوں کی نشاندھی کی گئی ہے وہ معمولی نہیں بلکہ درایت سے کوسوں دور نری جہالت کی پیداوار ہیں، اختلاف قرأت یا نسخوں کی تبدیلی اس طرح کی غلطیوں میں مسموع نہیں ہوتی۔ بلکہ ان مثالوں کو تصحیف کہنا ہی نہیں چاہیئے انکے لئے تو تحریف کا عنوان دینا ضروری ہے۔

اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز وہ مثالیں ہیں جن میں قاری نے غلط پڑھنے کے ساتھ ساتھ انکے معانی پر جزم کرکے توجیہ کرتے ہوئے وہ باتیں کہدی ہیں جو بالکل بے سروپا ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے:۔

زرغبا تزدد حباً۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کبھی کبھی ملاقات سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں:۔

ایک صاحب جنکا نام محمد بن علی المذکر تھا، ہوسکتا ہے وعظ گوئی کا پیشہ کرتے ہوں لہذا لوگوں کو عشر وصدقات کی ترغیب دینے کیلئے ایک واقعہ گڑھ لیا ہو، چنانچہ اس حدیث کو ان الفاظ میں پڑھکر سنایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

زرعنا تزداد حناً۔

ہم نے کھیتی کی تو وہ سب مہندی ہوگئی۔

لوگوں نے تعجب خیز انداز میں پوچھا، جناب اس کا کیا مطلب ہوا؟ بولے:

اصل میں قصہ یہ ہے کہ کسی علاقہ کے لوگوں نے اپنی کھیتی باڑی کا عشر وصدقہ ادانہیں کیا تھا، لہذا اسکی سزا ملی، حضور کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچے، یارسول اللہ! ہم لوگوں نے کھیتی کی تھی لیکن وہ سب مہندی کے درخت بن گئی۔ تو حضور نے انکا قول نقل کرتے ہوئے لوگوں کو برے نتائج سے خبردار کیا ہے، معاذ اللہ رب العالمین۔

یہ سب نتیجہ اسی چیز کا تھا کہ حدیث کسی استاذ سے پڑھی نہیں تھی صرف کتاب سے نقل کرکے بتادی جس میں بیچارے کاتب کی خامہ فرسائی سے الفاظ میں تغیر ہوگیا ہوگا جسکو یہ خود سمجھ نہ پائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کی غلط تاویل بھی بسا اوقات اسی بے علمی اور محض کتابت پر بھروسہ کی پیداوار ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی، چونکہ نماز عید میدان میں ادا کی جاتی تھی، لہذا سترہ کے طور پر کبھی چھوٹا تیز بلم وغیرہ نصب کرلیا جاتا، دوسرے اوقات کی نمازیں بھی جب سفر میں ادا ہوتیں تو سترہ کا طریقہ عام تھا، حدیث کے الفاظ ہیں۔

کان یرکزالعنزة ویصلی الیھا ۔(۳)

نیزہ گاڑا جاتا اور اسکی جانب رخ کرکے دو رکعت نماز پڑھی۔

دوسری حدیث میں ہے:۔

فصلی الی العنزة بالناس رکعتین۔ (٤)

۳۔ الصحیح لمسلم، باب السترة، ۱/۱۹۵

٤۔ الصحیح لمسلم، باب السترة، ۱/۱۹٦

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیزہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی۔

اب سنئے۔

عرب کے ایک قبیلہ کا نام عنزہ تھا، اسکے ایک فرد ابو موسی عنزی بیان کرتے تھے کہ ہماری قوم کو بڑا شرف حاصل ہے کہ حضور نے ہمارے قبیلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔(۵)

غالبا انکی اسی طرح کی غفلتوں کے پیش نظر امام ذھلی نے فرمایا۔

فی عقله شی۔(٦)

انکی عقل میں کچھ فتور تھا۔

دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے جوامام ابن حبان نے بیان کی۔

کان لا یقرء الامن کتابه۔ (۷)

احادیث ہمیشہ کتاب سے پڑھنے کے عادی تھے۔

نیز امام نسائی فرماتے ہیں۔

کان یغیر فی کتابه۔(۸)

اپنی کتاب میں تغیر سے بھی کام لیتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے:۔

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجر فی المسجد۔ (۹)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں چٹائی سے آڑ کی۔

اسی معنی کی روایت بخاری شریف میں یوں ہے۔

کان یحتجر حصیرا باللیل فیصلی ویبسطه بالنهار فیجلس علیه۔ (۱۰)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب میں ایک چٹائی سے آڑ کر کے نماز پڑھتے اور دن میں اسکو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوتے۔

۵۔ مقدمه بن صلاح، ۱٤۲

٦۔ میزان الاعتدال، للذهبی، ٤/ ۲٤

۷۔ میزان الاعتدال للذهبی، ۲٤/٤

۸۔ میزان الاعتدال، للذهبی، ۲٤/٤

۹۔ مقدمه ابن صلاح، ۱٤۱

۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس،

قاضی مصر ابن لہیعہ نے اسکو یوں روایت کردیا۔

احتجم فی المسجد۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں فصد کھلوائی۔

امام ابن صلاح اس غلطی کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اخذہ من کتاب بغیر سماع۔ (۱۱)

ابن لہیعہ نے شیخ سے سماعت کئے بغیر کتاب سے دیکھکر روایت کردیا۔

حدیث شریف میں ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن تشقیق الخطب۔ (۱۲)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعظ وتقریر میں نفاظی اور بناوٹی انداز سے منع فرمایا۔

دوسری حدیث یوں مروی ہے۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذین یشققون الخطب تشقیق الشعر۔ (۱۳)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعظ وتقریر میں بتکلف شعروشاعری کی طرح قافیہ بندی کرنے والوں کوملعون فرمایا۔

اب لطیفہ ملاحظہ کریں:۔

اس حدیث کوایک بیان کرنے والے مقرر نے مسجد جامع منصور میں اس طرح پڑھا،

نہی عن تشقیق الحطب ۔

حضور نے لکڑیاں چیرنے سے منع فرمایا۔

اتفاق سے مجلس میں ملاحوں کی ایک جماعت بھی تھی، بولے

فکیف نعمل والحاجۃ ماسۃ۔ (۱٤)

ہم کشتیاں کیسے بنائیں کہ اسکے لئے تو لکڑی چیرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ان بیچاروں کا روزگار ہی کشتی چلانے پر تھا تو انکی تشویش بجا تھی، امام ابن صلاح نے

۱۱۔　مقدمہ ابن صلاح، ۱٤۱

۱۲۔　مقدمہ بن صلاح، ۱٤۱

۱۳۔　مقدمہ ابن صلاح، ۱٤۱

۱٤۔　مقدمہ بن صلاح، ۱٤۲

آگے کی بات ذکر نہیں کی کہ پھر ان ملاحوں کو جواب کیا ملا۔

ان جیسے بہت سے قصے امام مسلم نے کتاب التمیز میں ذکر کئے ہیں اور دیگر محدثین مثل دار قطنی وغیرہ نے شرح وبسط سے مفید معلومات بیان کی ہیں۔

کتابت، ضبط صدر اور عمل کے ذریعہ حفاظت حدیث

ہم ان تمام مثالوں سے بتانا صرف یہ چاہتے ہیں کہ کتابت کی صورت میں کسی علم کے منتقل ہوجانے کے بعد کیا شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی ؟ اور کیا غلطیوں سے بالکلیہ حفاظت وصیانت ہو ہی جاتی ہے۔ دیکھئے یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ وجہ وہی ہے کہ کتابت کو سب کچھ سمجھا گیا، اگر حفظ واتقان سے کام نہ لیا جاتا تو ان صریح غلطیوں کی نشاندھی کیسے ہوتی۔ چونکہ کتابت کے پس پشت حفظ وضبط کا پورا اہتمام رکھا گیا تھا جسکی مدد سے محدثین نے بروقت گرفتیں کیں اور آئندہ لوگوں کو متنبہ کردیا کہ غلطی میں نہ پڑیں۔

لہذا انصاف ودیانت کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں طریقوں کو موثر مانا جائے اسکے بعد اگر روایت میں کوتاہی ہو تو کتابت کی مدد سے اسکی تلافی ہوجائے اور کتابت میں غلطی ہو تو روایت کی پشت پناہی سے صحت کا بھرپور اہتمام ہوتا رہے۔

ہمارا مقصد بھی صرف یہ ہی بتانا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دونوں طریقوں سے احادیث نبویہ کی حفاظت فرمائی، بلکہ تیسرا طریقہ عمل وکردار بھی تھا جو مذکورہ دونوں طریقوں سے زیادہ موثر اور مجموعی طور پر سنت رسول کی اشاعت کیلئے زیادہ ہمہ گیر ثابت ہوا۔

اہل عرب کا حافظہ ضرب المثل تھا

ویسے اگر تعمق نظر سے کام لیا جائے تو یہ بات کوئی لاینحل نہیں کہ اگر صحابہ کرام حفاظت حدیث کا اہتمام صرف حفظ واتقان کے ذریعہ ہی کرتے تو بھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہتے۔

اہل عرب کے حالات وکوائف سے باخبر لوگ جانتے ہیں کہ انکے حافظے ضرب المثل تھے، شعراء جاہلیت کے ادبی کارنامے اور قصائد ودیوان آج بھی ایک مستند ذخیرہ سمجھے جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ انکو ایام جاہلیت ہی میں کتابت کے ذریعہ مکمل طور پر محفوظ کرلیا گیا تھا،

اپنے آباؤاجداد کے شجر ہائے نسب انکو زبانی یاد رہتے ،واقعات کے تسلسل کوزبانی یادرکھنا ان کا خاص حصہ تھا،زبان وبیان میں مہارت آبائی ورثہ خیال کی جاتی تھی۔

حافظ عمر بن عبدالبر لکھتے ہیں۔

كان احدهم يحفظ اشعار بعض فى سمعة واحدة۔ (١٥)

ان میں بعض لوگ صرف ایک مرتبہ سنکر لوگوں کے اشعار یادکرلیتے تھے۔

مزید لکھتے ہیں۔

مذهب العرب انهم كانوا مطبوعين على الحفظ مخصوصين لذلك۔ (١٦)

اہل عرب کی عام عادت تھی کہ وہ چیزوں کوزبانی یادرکھتے اوراس سلسلہ میں انکو خاص امتیاز حاصل تھا۔

عرب کا بدو کتابوں کا طومار دیکھ کر مذاق اڑاتا اور یہ فقرہ اس پر کس دیتا تھا۔

حرف فى تامورك خيرمن عشرة فى كتبك۔

تیرے دل میں ایک حرف کا محفوظ ہونا کتابوں کی دس باتوں سے بہتر ہے۔

محض کتابوں کے علم کی انکے یہاں کوئی حیثیت نہیں تھی،ایک شاعر کہتا ہے۔

ليس بعلم ماحوى القمطر ۔ ماالعلم الاماحوى الصدر ۔

جو کتابوں میں درج ہے وہ علم نہیں،علم تو صرف وہ ہے جوسینہ میں محفوظ ہے

دوسرا شاعر کہتا ہے

استودع العلم ترسا فضييعه ۔ وبئس مستودع العلم قراطيس۔

جس نے علم کاغذ کے سپرد کیا گویا اس نے ضائع کردیا،کیونکہ علم کا نہایت برا مدفن کاغذ ہیں۔

تیسرا کہتا ہے:۔

علمى معى حيث مايممت احمله ۔بطنى وعاء له لا بطن صندوق۔

میں جہاں جاتا ہوں میرا علم میرے ساتھ ہوتا ہے،میرا باطن اسکا محافظ ہے نہ کہ شکم صندوق۔

۱۵۔ جامع بيان العلم،

١٦۔ جامع بيان العلم،

ایک شاعر یوں کہتا ہے:۔

ان کنت فی البیت کان العلم فیه معی
اذا کنت فی السوق کان العلم فی السوق

اگر گھر میں رہتا ہوں تو علم میرے ساتھ ہے، اور بازار جاؤں تو بھی وہ میرے ساتھ جاتا ہے۔

ان اشعار سے بخوبی انکے طبعی رجحان کا پتہ چلتا ہے، کہ وہ لوگ علم کو کتابت سے مقید رکھنے کے عادی نہ تھے، اور بات بھی یہ ہے کہ آدمی کی جس ماحول میں نشو ونما ہوتی ہے وہ اسی کا خوگر بنتا ہے، اور جس قوت سے زیادہ کام لیا جائے اسی میں جلا اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اقوام عالم میں آپ مختلف قسم کی صلاحیتوں اور خصوصی میدانوں میں مہارتوں کے مناظر جو آئے دن دیکھتے ہیں وہ اسی ماحول کا اثر ہوتا ہے جو انکا ملی وقومی وراثتاً چلا آرہا ہوتا ہے۔ فنون سپر گری میں جس طرح اہل عرب ید طولیٰ رکھتے تھے اسی طرح انکے بارے میں یہ بھی مشہور ہے۔

ان العرب قد خصت بالحفظ۔

اہل عرب قوت حفظ میں خاص امتیازی شان کے حامل تھے۔

آفتاب اسلام نے طلوع ہوکر صفائے باطنی کی دولت سے سرفراز کیا تو انکی اس خصوصیت میں اضافہ ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مشہور ہے کہ انکے سامنے عمرو بن ربیعہ شاعر نے ستر اشعار کا طویل قصیدہ پڑھا، شاعر تو چلا گیا لیکن مجلس میں اشعار سے متعلق گفتگو چلی، ایک شعر سناتے ہوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس نے یوں پڑھا تھا، لوگوں نے کہا: آپ نے شعر ایک مرتبہ سنکر ہی یاد کرلیا، آپ نے فرمایا: یہ ہی کیا کہو تو پورا قصیدہ سنادوں اور پھر پورا قصیدہ سنادیا۔

امام زہری جنکا کارنامہ تدوین حدیث میں امتیازی شان رکھتا ہے فرماتے ہیں۔

انی لامربالبقیع فاسد اذنی مخافة ان یدخل فیھا شئ من الخنا ، فواللہ مادخل اذنی شئ قط فنسیته۔(۱۷)

میں بقیع کے راستہ سے گذرتا ہوں تو اپنے کانوں کو بند کرلیتا ہوں کہ کہیں کوئی فحش بات میرے کان میں داخل نہ ہوجائے ، کیونکہ قسم بخدا میرے کان میں جو بات بھی پڑی پھر میں

۱۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد ا البر،

اسے کبھی نہیں بھولا۔

امام عامر شعبی جنہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا، علم حدیث میں حفظ واتقان کا یہ عالم کہ فرماتے تھے، بیس سال ہوئے میرے کانوں میں کوئی ایسی حدیث نہ پڑی جسکا علم مجھے اس سے زیادہ نہ ہو۔ باآں جلالت علم ارشاد فرمایا:۔

ما کتبت سوداء فی بیضاء، وما استعدت حدیثا من النسیان۔ (۱۸)

میں نے کبھی سیاہی سے سفیدی پر نہ لکھا، اورنسیان کے خوف کی وجہ سے میں نے کبھی کسی کی بات نہ دہرائی۔

بہر حال عربوں کا حفظ وضبط اتنا نظری مسئلہ نہیں کہ اس پر مزید شہادتیں پیش کی جائیں، منصف کیلئے یہ بہت کچھ ہیں اور علم وفن سے تعلق رکھنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان حضرات کا عام مذاق علمی تھا جس سے کام لیکر انہوں نے علوم ومعارف کے دریا بہائے جنکا منہ بولتا ثبوت آج کا سرمایہ علم وفن ہے۔

اہل عرب کتابت سے بھی واقف تھے

ویسے حق وانصاف کی بات یہ ہے کہ جہاں اہل عرب کے حافظے ضرب المثل تھے اور انہوں نے بہت بڑا سرمایہ زبانی یادرکھا وہیں یہ بات بھی ثابت ومتحقق ہوچکی ہے کہ انکو نوشت وخواند سے بالکلیہ بے بہرہ قرار دینا بھی درست نہیں۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

مستشرقین نے اس سلسلہ میں دو متضاد موقف اختیار کئے ہیں، ایک طرف وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے عربوں میں صرف گنتی کے چند لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اس سے وہ عربوں کو بالکل اجڈ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: عربوں میں لکھنے پڑھنے والے لوگوں کی کمی نہ تھی بلکہ عرب میں لکھنے پڑھنے کا عام رواج تھا۔ اس خیال کے لوگ اپنے موقف کو ثابت کرنے کیلئے یہاں تک چلے جاتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں امت مسلمہ کو امیین ۔(۱۹)

۱۸۔ الطبقات الکبری لا بن سعد،

۱۹۔ ھو الذی بعث فی الأمیین رسولا منھم، الآیة، الجمعة، ۲

کے لقب سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی کتاب نہیں آئی تھی ، گویا وہ دینی نقطۂ نگاہ سے امّی تھے، ان کو امی اس لئے نہیں کہا گیا کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔

مستشرقین کے دونوں موقف حق سے کوسوں دور ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ عرب نہ تو نوشت وخواند سے کلیۃً بے بہرہ تھے ،اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ عربوں میں لکھنے پڑھنے کا اتنا عام رواج تھا کہ انہیں امی کہا ہی نہ جاسکے۔

عربوں میں کتابت کے رواج کے متعلق ڈاکٹر فواد سزگین اپنی کیاب ''مقدمہ تاریخ تدوین حدیث'' میں رقمطراز ہیں:۔

اسلام سے ایک صدی قبل کے بعض شعراء کی روایت سے ہم کو کم ازکم یہ پتہ چلتا ہے کہ دواوین سے روایت انکے یہاں ایک رائج طریقہ تھا، اور بعض شعراء کو تو لکھنے کی بھی عادت تھی۔ زہیر بن ابی سلمہ جیسے شعراء خود اپنے قصائد کی تنقیح کیا کرتے تھے، یہ نظریہ کہ جاہلی شاعری کا سارا ذخیرہ زبانی روایت پر مبنی ہے دور جدید ہی کی تخلیق ہے، اسی طرح یہ بھی ایک غلط خیال ہے کہ حدیث کی روایت محض زبانی ہوتی رہی ہے۔ بلکہ صدر اسلام میں نصوص مدونہ کو روایت کرنے کا رواج دور جاہلیت کی عادت پر مبنی ہے۔(۲۰)

عربوں میں نوشت وخواند کے رواج کے متعلق ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب اپنی کتاب 'السنۃ قبل التدوین، میں لکھتے ہیں۔

تدل الدراسة العلمية على ان العرب كانوا يعرفون الكتابة قبل الاسلام ، فكانوايؤرخون اهم حوادثهم على الحجارة (٢١)

علمی تحقیقات اس حقیقت کا انکشاف کرتی ہیں کہ کہ عرب لوگ اسلام سے پہلے لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور وہ اپنی اجتماعی زندگی کے اہم واقعات کو پتھروں پر لکھ لیتے تھے۔

یہ ہی مصنف ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

وهذايدل على وجود بعض الكتاتيب فى الجاهلية يتعلم فيها الصبيان الكتابة والشعروايام العرب ،ويشرف على هذه الكتاتيب معلمون ذومكانة رفيعة

۲۰۔ مقدمہ تاریخ تدوین حدیث، ۳۱

۲۱۔ السنة قبل التدوين، ۱۹۵

امثال ابی سفیان بن امیة بن عبد شمس۔ (۲۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں کچھ مدارس موجود تھے جن میں بچے کتابت، شاعری اورعربی تاریخ سیکھتے تھے،اوران مدارس کے سربراہ بڑے بااثر معلم ہوتے تھے، جیسے ابوسفیان بن امیہ بن عبد شمس وغیرہ۔

وکان العرب یطلقون اسم الکامل علی کل رجل یکتب ویحسن الرمی ویجید السباحة۔(۲۳)

جوشخص کتابت، تیراندازی اور تیراکی کا ماہر ہوتا عرب اسے کامل، کالقب عطا کرتے تھے۔

قرآن کریم نے قلم وکتابت کی اہمیت سے آگاہ کیا

مندرجہ بالا اقتباسات تواسلام سے پہلے عرب میں کتابت کے رواج کا پتہ دیتے ہیں، لیکن اسلام نے جہاں زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں دوررس تبدیلیاں کیں وہاں اس نے عربوں کی علمی حالت میں بھی ایک انقلاب برپا کیا۔قرآن کریم کی بے شمارآیات قلم اور کتابت کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قلم کوعلم سکھانے کاذریعہ قرار دیا ہے۔

سورۃ العلق میں ارشادخداوندی ہے۔

اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم ،(۲٤)

پڑھئے! آپ کارب بڑا کریم ہے،جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔

قرآن حکیم کے نزدیک قلم وکتابت کی اہمیت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ قرآن حکیم کی ایک سورۃ کو'القلم، کانام دیا گیا ہے،اوراس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم بھی یادفرمائی ہےاوران چیزوں کی بھی قسم ذکرفرمائی جنھیں قلم لکھتا ہے۔

نٓ والقلم وما یسطرون ،(۲۵)

قسم ہے قلم کی اور جوکچھ وہ لکھتے ہیں۔

۲۲۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۵

۲۳۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۵

۲٤۔ القرآن الحکیم، سورۃ العلق، ۳٤

۲۵۔ القرآن الحکیم، سورہ القلم، ۱

قرآن حکیم میں ان کے علاوہ اور بھی بے شمار آیات کریمہ کتابت اور علم کے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فن کتابت کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے خصوصی اہتمام فرمایا، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشن کا تقاضا ہی یہ تھا کہ آپ کی امت میں وہ لوگ کثیر تعداد میں موجود ہوں جو لکھنے پڑھنے کے فن میں منفرد ہوں کیونکہ آپ ایک عالمی دین لیکر تشریف لائے تھے جسکو قیامت تک ساری نسل انسانی کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ آپ کے پیش نظر ایک ایسی امت کی تشکیل تھی جو اس خدائی پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلائے۔ دین کی حفاظت اور ملت کے دینی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اجتماعی امور کو سرانجام دینے کیلئے فن کتابت کی اشد ضرورت تھی اور قرآن حکیم کی آیات کریمہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر مکہ کے جو جنگی قیدی بنے ان میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کی آزادی کیلئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فدیہ مقرر فرمایا تھا کہ ان میں سے ہر ایک مسلمانوں کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے۔ ہجرت سے پہلے ہی حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور کتابت وحی کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ ہجرت کے بعد تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیگر علوم کی طرح فن کتابت کو بھی ترقی دینے کیلئے خصوصی اہتمام فرمایا۔

ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب لکھتے ہیں:۔

وقد کثر الکاتبون بعد الھجرۃ عند ماستقرت الدولۃ الاسلامیۃ فکانت مساجد المدینۃ التسعۃ الی جانب مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محط انظار المسلمین یتعلمون فیھا القرآن الکریم وتعالیم الاسلام والقرآن والکتابۃ ،وقد تبرع المسلمون الذین یعرفون الکتابۃ والقرأۃ بتعلیم اخوانھم (۲۶)

اشاعت اسلام کے بعد کتابت پر خصوصی توجہ رہی

ہجرت کے بعد جب اسلامی ریاست کو استحکام حاصل ہوگیا تو کاتبوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، مسجد نبوی کے علاوہ مدینہ طیبہ کی دیگر نو مساجد مسلمانوں کی نگاہوں کا مرکز تھیں، اور

۲۶۔ السنۃ قبل التدوین، ۲۹۹

مساجد میں مسلمان قرآن حکیم ،اسلامیات اور قرأۃ کتابت کی تعلیم حاصل کرتے تھے ،اور جو مسلمان لکھنا پڑھنا جانتے تھے وہ رضا کارانہ طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کی تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

وکان الی جانب هذه المساجد کتاتیب یتعلم فیها الصبیان الکتابة والقرآة الی جانب القرآن الکریم ۔(۲۷)

ان مساجد کے علاوہ کچھ مدارس بھی تھے جن میں بچے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ قرآۃ اور کتابت کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

یہ تفصیلات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عہد نبوی میں ملت اسلامیہ کے متعلق یہ دعوی کرنا کہ وہ کسی چیز کی تدوین کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے غلط ہے، کیونکہ جن لوگوں نے قرآن حکیم کو کامیابی کے ساتھ مدون کرلیا تھا ،حدیث کی تدوین انکے لئے ناممکن نہ تھی ،اس لئے مستشرقین کا کہنا غلط ہے کہ مسلمانوں نے دوراول میں احادیث طیبہ کی تدوین اس لئے نہیں کی کہ وہ اس کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔(۲۸)

✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸

✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸

✸✺✸✺✸✺✸✺✸

-۲۷-----

۲۷۔ السنة قبل التدوین، ۲۹۹

۲۸۔ ضیاء النبی، ۱۱۲
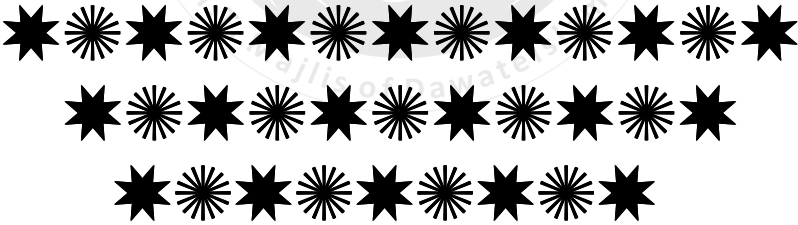
عہد صحابہ اور تدوین حدیث

مستشرقین اور منکرین حدیث اس بات پر مصر ہیں کہ حدیث لکھنے کی ممانعت خود حضور سے مروی ہے پھر احادیث لکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے جواب کی طرف ہم ابتدائے مضمون میں اشارہ کر چکے ہیں، یہاں قدرے تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ ممانعت پر زور دینے والے اپنا یہ اصول بھول جاتے ہیں کہ ممانعت ثابت کرنے کیلئے بھی وہ احادیث ہی کا سہارا لے رہے ہیں۔

منکرین کا نہایت نامعقول طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے ایک اصول اور نصب العین متعین کرتے ہیں اور پھر اسکے بعد روایتوں کا جائزہ لیتے ہیں، اس نصب العین کی حمایت میں جو روایتیں ملتی ہیں انکو حرز جاں بنا کر زوردار انداز میں بیان کرتے ہیں خواہ وہ روایات جس نہج کی ہوں یا کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں۔ لیکن جن سے احادیث لکھنے کی اجازت ثابت ہو انکو ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے جب کہ ایسی روایتیں ہی کثیر ہیں اور جواز کتابت میں نص صریح بھی۔ دونوں طرح کی روایتیں ملاحظہ کریں تا کہ فیصلہ آسان ہو۔

کتابت و ممانعت والی روایتوں میں تطبیق

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض ایسی احادیث موجود ہیں جن میں احادیث لکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی ایسے آثار مروی ہیں کہ انہوں نے احادیث لکھنے کو ناپسند فرمایا۔ اور تابعین میں بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جن کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ احادیث لکھنے کے خلاف تھے۔

روی ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال : لاتکتبوا عنی شیأ غیرالقرآن ،ومن کتب عنی شیأ غیرالقرآن فلیمحه (۲۹)

۲۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۱/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۲۷/۱
المنهل اللطيف فی اصول الحديث الشريف، ۱۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری طرف سے سوائے قرآن حکیم کے کوئی چیز نہ لکھو، اور جس نے قرآن حکیم کے علاوہ کچھ لکھا ہو وہ اسے مٹادے۔

علامہ محمد بن علوی المالکی الحسنی فرماتے ہیں:۔

وهذاهو الحديث الصحيح الوحيد فى الباب۔ (۳۰)

اس موضوع پر یہی واحد صحیح حدیث ہے:۔

اس حدیث کے علاوہ بعض کتابوں میں اس مفہوم کی کچھ اور احادیث بھی مل جاتی ہیں، اس قسم کی احادیث صراحۃً کتابت حدیث سے منع کررہی ہیں، جولوگ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ احادیث طیبہ کی کتابت وتدوین دوسری یا تیسری صدی ہجری سے پہلے نہیں ہوئی وہ صرف اسی مفہوم کی احادیث کو پیش کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ احادیث کی کتابت سے منع کرنے والی ان احادیث کے ساتھ ساتھ ایسی احادیث بھی کثرت سے موجود ہیں جو احادیث طیبہ کو لکھنے کی ترغیب دیتی ہیں، اور بعض احادیث سے تو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود احادیث لکھنے کا حکم دیا۔ (۳۱)

یہاں ایک حدیث ملاحظہ ہو باقی تفصیل آئندہ صفحات میں پیش کی جائیگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

كنت اكتب كل شئ اسمعه من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اريد حفظه فنهتنى قريش وقالوا : تكتب كل شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشر يتكلم فى الغضب والرضا فامسكت عن الكتاب ،فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأومأباصبعه الى فمه وقال : اكتب فوالذى نفسى بيده ماخرج منه الاحقِ (۳۲)

میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا اسے لکھ لیتا تھا، میرا مقصد یہ

۳۰۔ المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف، ۱۷

۳۱۔ ضياء النبى، ۱۱۳/۷

۳۲۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ۲۶

ہوتا تھا کہ اسے حفظ کرلونگا،قریش نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا: تم جو کچھ حضور سے سنتے ہوا سے لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں، آپ غصے اور رضا ہر حال میں کلام فرماتے ہیں، میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور اس بات کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگشت پاک سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے ہمیشہ حق بات ہی نکلتی ہے۔

ہماری نقل کردہ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نصوص قرآن وحدیث میں کبھی حقیقی تعارض ہو ہی نہیں سکتا ہے، جہاں تعارض نظر آتا ہے وہ فقط ظاہری ہوتا ہے، جن لوگوں نے ایسے مقامات پر تعارض سمجھا وہ قلت فہم کی پیداوار ہے۔ اگر حقیقی تعارض قرآن وحدیث میں پایا جاتا تو وہ تمام نصوص رد ہو جاتیں جہاں تعارض نظر آتا ہے اور یہ دونوں علی الاطلاق دین اسلام کے مصدر قرار نہ پاتے۔

ایسے مقامات پر علمائے کرام دفع تعارض کیلئے مختلف صورتیں اپناتے ہیں تاکہ خداوند قدوس کا کلام بلاغت نظام اور اسکے رسول معظم صاحب جوامع الکلم کے فرامین اپنے حقیقی محامل پر محمول ہوسکیں۔ دفع تعارض کی وجوہ کو ہم نے ابتدائے مضمون میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کردیا ہے، لہذا انکی طرف رجوع کریں۔

یہاں ان میں سے بعض کے ذریعہ تعارض کو دور کیا جا سکتا ہے، پہلی وجہ دفع تعارض کیلئے نسخ ہے اور وہ یہاں منصور بلکہ واقع۔

والحق انه لاتعارض ،وقداجتهد كثيرمن اهل العلم فى الجمع بينهما ، واحسن مأ اراه فى ذلك هوالقول بنسخ احاديث النهى عن الكتابة۔(۳۳)

حق یہ ہے کہ یہاں کسی قسم کا تعارض نہیں، علماء نے ان احادیث میں تطبیق کی کئی صورتیں بیان کی ہیں، جو رائے میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ اچھی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی احادیث جن میں کتابت احادیث کی ممانعت کی گئی ہے وہ منسوخ ہیں۔

اپنے موقف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ محمد بن علوی مالکی فرماتے ہیں۔

۳۳۔ المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف، ۱۹

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت پر دلالت کرنے والی احادیث کا زمانہ مقدم ہے یا ان احادیث کا جن میں کتابت حدیث کی اجازت دی گئی ہے۔اگر ممانعت والی احادیث ابتدائی زمانے کی ہوں اور اجازت والی احادیث بعد کے زمانے کی تو مسئلہ ہی حل ہوجاتا ہے۔اور اگر یہ کہا جائے کہ جن احادیث میں کتابت حدیث کی اجازت ہے وہ مقدم ہیں اور ممانعت والی موخر تو اس سے وہ حکمت ہی فوت ہوئی جاتی ہے جس کے تحت احادیث لکھنے کی ممانعت کی گئی۔ وہ حکمت یہ تھی کہ قرآن وحدیث میں التباس پیدا نہ ہوجائے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے ظاہر ہے آپ نے فرمایا:۔

امحضوا کتاب اللہ واخلصوہ۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ہر قسم کے شائبۂ التباس سے پاک رکھو۔

قرآن اور حدیث میں التباس کا خدشہ اسلام کے ابتدائی دور میں تو قابل فہم ہے جب ابھی فن کتابت بھی عام نہیں ہوا تھا اور مدینہ میں یہودی اور منافقین بھی تھے،ان حالات میں قرآن اور حدیث کے درمیان التباس کا خدشہ تھا۔اس لئے احادیث کی کتابت کو منع کردیا گیا تاکہ لوگ قرآن حکیم کی طرف پوری پوری توجہ دیں اور کتابت قرآن کے ساتھ کتابت حدیث کی وجہ سے دونوں میں التباس پیدا نہ ہو۔لیکن یہ بات قرین قیاس نہیں کہ ابتدا میں تو احادیث لکھنے کی اجازت ہو اور جب کتابت کا فن عام ہوگیا اور قرآن وحدیث میں التباس کا کوئی خطرہ نہ رہا تو احادیث لکھنے کی ممانعت کردی گئی۔اس لئے قرین قیاس یہ ہی ہے کہ ممانعت والی احادیث اجازت والی احادیث سے مقدم ہیں اور ممانعت والی منسوخ ہیں۔(۳۴)

احادیث ممانعت واجازت میں دفع تعارض اور تطبیق کے سلسلہ میں یہ پہلا طریقہ تھا کہ وجوہ نسخ میں سے ایک وجہ کو اختیار کرکے دونوں طرح کی روایات میں تطبیق دی گئی اور وہ ہے روایات میں باعتبار زمانہ تقدم وتاخر۔

دفع تعارض کیلئے یہاں ایک اور صورت بھی ہے کہ وجوہ جمع میں سے کسی ایک وجہ کو بروئے کار لایا جائے،غور وفکر کے بعد یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ وجہ تنویع ہے۔یعنی دونوں میں حکم عام ہے اور یہ الگ الگ انواع سے متعلق ہے۔

۳۴۔ ضیاء النبی، ۱۱۷/۷

علامہ پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں:۔

لیکن علمائے ملت اسلامیہ نے کتابت حدیث کی ممانعت اور جواز کے متعلق مرویہ احادیث میں تطبیق کی اور بھی کئی صورتیں بیان کی ہیں، ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ممانعت ان لوگوں کیلئے ہے جن کا حافظہ اچھا ہے، ان کو کتابت سے اس لئے منع کیا گیا ہے تا کہ وہ کتابت پر بھروسہ کر کے احادیث کو حفظ کرنے کے معاملہ میں سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ اور اجازت ان لوگوں کیلئے ہے جن کو اپنے حافظوں پر اعتبار نہ تھا۔ جیسے ابو شاہ، کہ اس کیلئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کو لکھنے کا خود حکم فرمایا۔

تطبیق کی ایک اور صورت علمائے کرام نے یہ بیان کی ہے کہ عام لوگوں کیلئے تو کتابت کی ممانعت تھی، کیونکہ کتابت میں ماہر نہ ہونے کی وجہ سے التباس اور غلطی کا امکان موجود تھا، لیکن جو لوگ فن کتابت کے ماہر تھے اور اس مہارت کی وجہ سے جن سے غلطی اور التباس کا امکان نہ تھا ان کو احادیث لکھنے کی اجازت دیدی گئی۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی، کیونکہ وہ کتابت کے فن میں ماہر تھے اور ان سے غلطی کا اندیشہ نہ تھا۔ (۳۵)

ان وجوہ تطبیق اور روایات کی تفصیل سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود نہیں چاہتے تھے کہ میرے صحابہ احادیث میں اس طرح مشغول ہوں جیسے کہ قرآن کریم میں منہمک رہتے ہیں۔ لیکن آپ کا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ میرے طریقوں کا اتباع نہ کریں کہ اس کے بغیر تو پھر قرآن کریم کا اتباع اور اس کی تعلیمات پر کامل طور سے عمل ہو ہی نہیں سکتا تھا، جیسا کہ ہم اول مضمون میں بیان کر آئے ہیں کہ قرآنی تعلیمات کو بغیر اسوۂ رسول کے سمجھا ہی نہیں جا سکتا تھا لیکن اسکی دو نوعیتیں تھیں، بعض صورتوں میں عمل ہی ممکن نہیں تھا اور بعض میں عمل تو ہو سکتا تھا لیکن ناقص و ناتمام رہتا یا باحسن وجوہ انجام نہ پاتا۔

ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنے سے یہ نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منشاء مبارک یہ ہی تھی کہ سنن و احادیث پر عمومیت کا رنگ غالب نہ آئے اور فرق مراتب کے ساتھ ساتھ کیفیت عمل میں بھی برابری نہ ہونے پائے ورنہ امت مسلمہ دشواری میں

۳۵۔ ضیاء النبی، ۱۱۷/۷

مبتلا ہوگی۔

لہذا خداوند قدوس نے اپنے فضل وانعام سے ' لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا ،کا مژدہ اپنے محبوب کے ذریعہ اپنے بندوں کو سنایا اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی رحمت عامہ وشاملہ سے امت مسلمہ کو حرج وضرر میں پڑنے سے محفوظ ومامون رکھا۔

کتابت حدیث کی اجازت خود حضور نے دی

تدوین حدیث کو کتابت حدیث کی صورت ہی میں تسلیم کرنے والے اس بات پر بھی مصر ہیں کہ دوسری اور تیسری صدی میں حدیث کی جمع وتدوین کا اہتمام ہوا، اس سے پہلے محض زبانی حافظوں پر تکیہ تھا، اس مفروضہ کی حقیقت کیا ہے بعض کی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے، مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ جب اسلام لوگوں کے قلوب واذہان میں راسخ ہوگیا اور قرآن مجید کا کافی حصہ نازل ہوچکا اور اس چیز کا اب خطرہ ہی جاتا رہا کہ قرآن وحدیث میں کسی طرح کا اختلاط رونما آئے گا تو کتابت حدیث کی اجازت خود حضور نے عطا فرمائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مامن اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احداکثر حدیثا عنی الاما کان من عبداللہ عمرو ،فانہ کان یکتب ولاا کتب ۔(۳۶)

صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث پاک کا ذخیرہ نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار کان یشھد حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلایحفظہ فیسأل اباھریرۃ فیحدثہ ،ثم شکا قلۃ حفظہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استعن علی حفظک بیمینک۔(۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا لیکن احادیث کو یاد نہ رکھ پاتا، پھر

۳۶۔ السنۃ قبل التدوین، ۳۰۴

۳۷۔ السنۃ قبل التدوین، ۳۰۴

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کرتا تو وہ اسے احادیث سناتے، ایک دن اپنے حافظ کی کمی کی شکایت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے اس سے فرمایا: اپنے حافظے کی مدد اپنے دائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ یعنی حفظ کے ساتھ ساتھ احادیث کو لکھ لیا کرو۔

روی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال: قلنا : یارسول اللہ ! انا نسمع منك اشیاء افنکتبها ؟قال : اکتبوا ولا حرج ۔(۳۸)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، ہم آپ سے کچھ چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں، آپ نے فرمایا: لکھ لیا کرو۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

روی عن انس بن مالك انه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قیدوا العلم بالکتاب ۔(۳۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعہ مقید کرلو۔

ان تمام روایات سے ثابت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر کتابت حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔ لہذ بہت صحابہ کرام اقوال کریمانہ کو ضبط تحریر میں لائے اور حضور کے زمانۂ اقدس اور صحابہ کرام کے عہد زریں میں کثیر تعداد میں صحیفے تیار ہوئے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں بارہا ایسا ہوتا کہ حضور جو فرماتے صحابہ کرام اس کو لکھتے۔

دارمی شریف کی روایت ہے:۔

عن ابی قبیل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت عبداللہ قال: بینما نحن حول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نکتب اذ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ای المدینتین تفتح اولا قسطنطنیة اورومیة ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لابل مدینة هرقل ۔(۴۰)

۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۹/۴
۳۹۔ المستدرك للحاکم، ۱۰۶/۱
۴۰۔ السنن للدارمی، ۱۶۲/۱

حضرت ابوقبیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اتنے میں حضور سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! دونوں شہروں میں سے پہلے کون فتح ہوگا ،قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا: نہیں بلکہ ہرقل کا شہر یعنی قسطنطنیہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ایک خطبہ دیا جس کا پس منظر یوں ہے:۔ بنوخزاعہ کے کچھ لوگوں نے بنولیث کے کسی ایک شخص کو قتل کردیا، حضور کو اس چیز کی اطلاع دی گئی ،آپ نے ایک سواری پر تشریف فرما ہوکر خطبہ شروع فرمایا، اس مبارک بیان میں مکہ معظّمہ کی حرمت اور لوگوں کو قتل وغارت گری سے بچانے کیلئے سخت ہدایات تھیں ،اس خطبہ کی عظمت کے پیش نظر یمنی صحابی حضرت ابوشاہ نے لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حضور نے یہ پورا خطبہ لکھوایا تھا۔(۴۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یمن کے گورنر مقرر کئے گئے اور آپ یمن جانے لگے تو حضور نے ان کو ضروری چیزیں لکھوا کر مرحمت فرمائیں ،ساتھ ہی اشباہ ونظائر پر قیاس اور استنباط مسائل کی تعلیم سے بھی نوازا۔آپ نے وہاں جاکر جب ماحول کا جائزہ لیا تو بہت سی باتیں الجھن کا باعث تھیں، لہذا آپ نے ان تمام چیزوں کے متعلق بارگاہ رسالت سے ہدایات طلب کیں جس کے جواب میں حضور نے ان کو ایک تحریر روانہ فرمائی۔(۴۲)

اسی طرح وائل بن حجر مشہور صحابی جو حضرموت کے شہزادے تھے جب مشرف باسلام ہوئے اور اپنے وطن واپس جانے لگے تو حضور سے نماز ،روزہ ،سود اور شراب وغیرہ کے اسلامی احکام لکھوانے کی خواہش ظاہر کی جو آپ کو لکھ کر عنایت کئے گئے۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تھا تو انہیں بھی فرائض، صدقات اور دیتوں کے احکام تحریری شکل میں ہی دیئے گئے تھے۔(۴۳)

آپ کو زکوۃ کے احکام نہایت تفصیل سے بعد میں ارسال کئے گئے تھے جو آپ کے

۴۱۔ الجامع للبخاری، کتاب العلم،

۴۲۔ السنن للدار قطنی،

۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۶/۳

خاندان کے پاس ایک عرصہ تک محفوظ رہے اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانۂ خلافت میں ان کے خاندان میں برآمد ہوئے جس کی تفصیل سنن ابوداؤد میں موجود ہے۔(۴۴)

علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی لکھتے ہیں:۔

سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں وہ تمام حدیثیں جن کا تعلق مسائل زکوۃ سے تھا یکجا قلم بند کروادیں جس کا نام ''کتاب الصدقہ'' تھا مگر اسکو عمال وحکام کے پاس روانہ کرنے سے قبل ہی آپ کا وصال ہوگیا تو خلفائے راشدین میں سے سیدنا صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے زمانے میں اسے نافذ کیا ،اس کے مطابق زکوۃ کے وصول وتحصیل کا ہمیشہ انتظام رکھا۔

امام بخاری نے اسی ''کتاب الصدقہ'' کا مضمون نقل کیا ہے جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت انکے حوالے کیا تھا، اس میں اونٹوں، بکریوں، چاندی اور سونے کی زکوۃ کے نصاب کا بیان ہے۔

''کتاب الصدقہ'' جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر بن حزم کو لکھوائی تھی وہ دوسرے امراء کو بھی بھجی گئی۔

محصلین زکوۃ کے پاس کتاب الصدقہ کے علاوہ اور بھی تحریریں تھیں۔

ضحاک بن سفیان صحابی کے پاس حضور کی تحریر کرائی ہوئی ایک ہدایت تھی جس میں شوہر کی دیت کا حکم تھا۔حرم مدینہ طیبہ کے سلسلہ میں ایک تحریر حضرت رافع بن خدیج کے پاس تھی نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعہ تیار کیا تھا جوان کے صاحبزادے کے پاس رہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرقل کو جو خط لکھا تھا اس کا ذکر کتب صحاح میں ملتا ہے، اب اس خط کی فوٹو بھی شائع بھی ہوچکی ہے، صحاح کے بیان اور فوٹو کی تحریر میں ذرہ برابر فرق نہیں(۴۵)

اسکے علاوہ سلاطین کو دعوت اسلام، صلح نامے، معاہدے، اور امان نامے وغیرہ سیکڑوں

۴۴۔ السنن لابی داؤد۔

۴۵۔ فیوض الباری شرح بخاری، ۲۳/۱

چیزیں تھیں جوآپ کے زمانہ اقدس میں تحریری شکل میں موجود تھیں ۔

صحابہ نے عمل سے کتابت حدیث کا ثبوت دیا

اولاً بعض صحابہ کرام کوکتابت حدیث میں تامل رہا،اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ کتابت کی وجہ سے حفظ وضبط کا وہ اہتمام نہیں رہ سکے گا اور اسکی جانب وہ توجہ باقی نہ رہے گی،اس طرح سفینوں کا علم سینوں کو خالی کردیگا،آئندہ صرف تحریریں ہونگی جن پر اعتماد ہوگا اور انکے پیچھے حافظہ کی قوت نہ ہوگی کہ غلطیوں کی تصحیح ہوسکے،لہذا حذف واضافہ کا سلسلہ شروع ہوجائے گا اور تحریف کے دروازے کھل جائیں گے،منافقین اور یہود ونصاری کوروایات میں تغیر وتبدل کا موقع مل جائے گا،اس طرح دین کی بنیادوں میں رخنہ اندازی شروع ہوسکتی ہے،ان وجوہ کی بنا پر کچھ ایام بعض صحابہ کرام کوتذبذب رہا،لیکن اسلام جب دور دور تک پھیل گیا،اور خوب قوت حاصل ہوگئی تو مندرجہ بالا خدشات کی جانب سے اطمینان ہوگیا اور قرآن مجید کی طرح رفتہ رفتہ حدیث کی کتابت پر بھی سب متفق ہوگئے ۔ہاں مگر ان حضرات صحابہ کے درمیان یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ کتابیں دیکھ دیکھ کراحادیث بیان نہیں کی جاتی تھیں،اسی وجہ سے ان تحریری مجموعوں کو کوئی خاص شہرت حاصل نہیں ہوسکی پھر کافی تعداد میں صحابہ کرام نے اس فریضہ کوانجام دیا جس کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو پہلے کتابت حدیث کے سخت مخالف تھے لیکن بعد میں وہ عملی طور پراس میدان میں اتر آئے اور آخر میں ان کی مجالس کا یہ طریقہ تھا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

کنت اکتب عند ابن عباس فی صحیفة (٤٦)

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اوراق پر احادیث لکھتا تھا۔

حضرت موسی بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

وضع عندنا کریب حمل بعیر اوعدل بعیر من کتب ابن عباس ،قال :

٤٦۔ السنن للدارمی، ٩٦

فكان على بن عبدالله بن عباس اذا اراد الكتاب كتب اليه ابعث على بصحيفة كذا كذا ،قال : ينسخها فيبعث اليه احداهما (٤٧)

حضرت کریب نے ہمارے پاس ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کتابیں رکھیں۔ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس جب کوئی کتاب چاہتے تو انہیں لکھدیتے کہ مجھے فلاں صحیفہ بھیجدو، وہ اسے نقل کرتے اوران میں سے ایک بھیج دیتے۔

انکی یہ تصانیف انکی زندگی ہی میں دوردور تک پھیل گئی تھیں، اس سلسلہ میں امام طحاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خودان کا بیان نقل کیا ہے۔

عن ابن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما ان ناسا من اهل الطائف اتوه بصحيفة من صحفه ليقرء ها عليهم ،فلما اخذهالم ينطلق فقال : انى لما ذهب بصرى بلهت فاقرأوهاعلى ،ولايكن فى انفسكم من ذلك حرج ،فان قرأ تكم على كقرأني عليكم۔ (٤٨)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ طائف کے کچھ لوگ انکے پاس انکی کتابوں سے ایک کتاب لیکرآئے تاکہ وہ انہیں پڑھکر سنائیں، حضرت ابن عباس نے جب وہ کتابیں لیں تو پڑھ نہ سکے، فرمایا: جب سے میری نگاہ جاتی رہی میں بیکار ہوگیا ہوں، تم لوگ خود میرے سامنے پڑھواوراس میں کچھ حرج نہ سمجھو، میرے سامنے تمہارا پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کہ میں تمہارے سامنے پڑھوں۔

تصانیف کی اس کثرت سے کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ آپ نے علم حدیث کی تحصیل میں غیر معمولی کوشش اورمحنت سے کام لیا تھا۔ اسکی تفصیل آپ گذشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ کی روایات کے مجموعے

روایت حدیث میں آپکی شان امتیازی حیثیت کی حامل ہے، پانچ ہزار سے زائد

٤٧۔ كتاب العلل للترمذى، الطبقات الكبرى لا بن سعد، ٢١٦/٥

٤٨۔ شرح معانى الآثار، للطحاوى، ٣٨٤/٢

احادیث کا ذخیرہ تنہا آپ سے مروی ہے جو آج بھی کتابوں میں محفوظ ہے۔

آپکی روایات بھی آپکے دور میں جمع وتدوین کے مراحل سے گذر کر کتابی شکل میں جمع ہوگئی تھیں، اس سلسلہ کے چند نسخے مشہور ہیں۔

پہلا نسخہ بشیر بن نہیک کا مرتب کردہ ہے۔ وہ کہتے ہیں:۔

کنت اکتب ما اسمع من ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه فلما اردت ان افارقه اتيته بكتابه فقرأته عليه وقلت له : هذ ماسمعته منك قال: نعم (۴۹)

حضرت بشیر بن نھیک کہتے ہیں: میں جو کچھ حضرت ابو ہریرہ سے سنتا وہ لکھ لیا کرتا تھا، جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو وہ مجموعہ میں نے آپکو پڑھکر سنایا اور عرض کیا: یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں، فرمایا: ہاں صحیح ہیں۔

دوسرا مجموعہ حضرت حسن بن عمرو بن امیہ الضمری کے پاس تھا۔ (۵۰)

تیسرا مجموعہ زیادہ مشہور ہے اور یہ ہمام بن منبہ کا مرتب کردہ ہے۔ یہ اب چھپ چکا ہے، اس مجموعہ کی اکثر احادیث مسند احمد، صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں، انکے موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں ذرہ برابر فرق نہیں، پہلی صدی اور تیسری صدی کے مجموعوں کی مطابقت اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ احادیث ہر قسم کی آمیزش سے محفوظ رہیں۔

یہ یمن کے امراء سے تھے، انکے علاوہ تلامذہ اور خود آپکے مرتب کردہ مجموعے بھی تھے۔

حسن بن عمرو بیان کرتے ہیں:۔

تحدثت عند ابى هريرة بحديث فانكر ه فقلت انى سمعت منك ، فقال : ان كنت سمعته منى فهو مكتوب عندى ،فاخذ بيدى الى بيته فأرانا كتبا كثيرة من حديث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجد ذلك الحديث فقال : قد اخبرتك ان كنت حدثتك به فهو مكتوب عندى۔ (۵۱)

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک حدیث پڑھی، آپ نے

۴۹۔ السنن للدارمی، ۶۸ ☆ السنة قبل التدوين، ۳۴۸

۵۰۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ۸۴

۵۱۔ فيوض الباری، ۲۳/۱

اس کوتسلیم نہ کیا، میں نے عرض کیا: یہ حدیث میں نے آپ ہی سے سنی ہے، فرمایا: اگر واقعی تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو پھر یہ میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوگی۔ پھر آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے ،آپ نے ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کی کئی کتابیں دکھائیں وہاں وہ متعلقہ حدیث بھی موجود تھی ،آپ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا نا کہ اگر یہ حدیث میں نے تمہیں سنائی ہے تو ضرور میرے پاس لکھی ہوگی ۔(۵۲)

اس روایت سے ظاہر کہ آپ کے پاس تحریر شدہ احادیث دس پانچ نہیں تھیں بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتے تھے ان سب کو قید کتابت میں لے آئے تھے۔ قارئین اس بات سے بخوبی انداز لگا سکتے ہیں کہ صحابہ کے دور میں کتنا عظیم ذخیرۂ حدیث بشکل کتابت ظہور پذیر ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی مرویات

یہ بھی ان صحابہ کرام میں ہیں جو ابتداء کتابت حدیث کے حق میں نہ تھے، لیکن زمانے کے بدلتے حالات نے انکو بھی کتابت حدیث کے موقف پر لا کھڑا کیا تھا، لہذا آپ نے بھی کتابت حدیث کا سلسلہ شروع کیا، آپکے ارشد تلامذہ میں حضرت نافع آپکے آزاد کردہ غلام ہیں، تیس سال آپکی خدمت میں رہے، امام مالک ان سے روایت کرتے ہیں، انکے بارے میں حضرت سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے۔

انہ رأی نافعا مولی ابن عمر علی علمہ ویکتب بین یدیہ (۵۳)

انہوں نے دیکھا کہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علم کے حافظ تھے اور انکے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔

حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر اور آپکے بیٹے حضرت سالم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا، بلکہ آخر میں تو آپ نے اپنی اولاد کو یہ حکم دے دیا تھا کہ:۔

قیدوا العلم بالکتاب۔ (۵٤)

۵۲۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۸٤

۵۳۔ السنن للدارمی، ٦٦

۵٤۔ السنن للدارمی، ٦۸

حضرت جابر بن عبداللہ کے صحیفے

آپکی مرویات بھی کثیر تعداد میں ہیں اورانکی جمع وتدوین کی روداد کچھ اس طرح ہے۔

امام طحاوی انکے شاگردوں کا قول لکھتے ہیں:۔

كنانأتي جابر بن عبدالله لنسأله عن سنن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنكتنبها۔ (۵۵)

ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تاکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں معلوم کر کے قلمبند کریں۔

آپکی روایتوں کے متعدد مجموعوں کو ذکر ملتا ہے۔

ایک مجموعہ اسمعیل بن عبدالکریم کے پاس تھا۔(۵۶)

دوسرا سلیمان یشکری کے پاس۔(۵۷)

ابوبکر عیاش نے امام اعمش سے اس زمانہ کے لوگوں کی رائے نقل کی ہے۔

ان مجاهدايحدث عن صحيفة جابر۔ (۵۸)

حضرت مجاہد حضرت جابر کے صحیفہ سے روایت بیان کرتے تھے۔

ایک صحیفہ حضرت جابر کے پاس اور تھا جسکو تابعی جلیل حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی بہت اہمیت دیتے تھے۔(۵۹)

فرماتے تھے: مجھے سورۃ بقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابر زیادہ حفظ ہے۔(۶۰)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے مجموعے

میدان علم میں آپکی جلالت شان سب کو معلوم ہے، مشکل مسائل میں جلیل القدر صحابہ کرام آپکی طرف رجوع کرتے اور احادیث نبویہ کی روایت کرتے تھے۔آپ کے علم وفضل کا

۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۰۴

۵۶۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۲/۲۰۶

۵۷۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۲/۲۱۱

۵۸۔ الطبقات اكبرى لا بن سعد، ۵/۲۴۴

۶۰۔ التاريخ الكبير للبخارى،

یہ ایک عالم تھا کہ فرائض و میراث کے مسائل جنکا زبانی نکالنا کوئی آسان کام نہیں لیکن آپ بآسانی حل فرماتی تھیئں ،قوت یادداشت کا یہ حال کہ کسی شاعر کے ساٹھ ساٹھ اشعار بلکہ بعض اوقات سوسو اشعار برجستہ سنادیتی تھیں۔

آپ سے مردوں میں حضرت عروہ بن زبیر نے جو آپکے بھانجے تھے خاص طور پر علم حاصل کیا تھا، آپکی مرویات کو سب سے زیادہ جاننے والے یہ ہی تھے۔انہوں نے کتابی شکل میں روایات کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا تھالیکن واقعہ حرہ کے موقع پر جبکہ یزیدیوں نے مدینہ طیبہ کو تاراج کیا تو آپ کا وہ صحیفہ بھی ضائع ہوگیا جس پر آپ کو نہایت افسوس ہوتا تھا۔فرماتے تھے۔

لوددت انی کنت فدیتھا باھلی ومالی (٦١)

اچھا ہوتا کہ میں اپنے اہل وعیال اور تمام جائداد کو اس پر قربان کردیتا۔

عورتوں میں آپکی خاص تلمیذہ مشہور خاتون حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن ہیں ۔ انکی مرویات کو انکے بھانجے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے جمع کیا تھا۔ کیونکہ خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مدینہ شریف میں تدوین حدیث کے لئے جو پیغام آیا تھا اسکی تعمیل آپ ہی نے کی تھی۔

تیسرے شاگرد حضرت قاسم بن محمد آپکے بھتیجے ہیں کہ آپکی کفالت میں رہے اور حدیثوں کا ایک وافر ذخیرہ آپ سے حاصل کیا۔انکی مرویات بھی ابوبکر بن محمد نے جمع کی تھیں۔

حضرت ابوسعید خدری کی مرویات

آپکی مرویات بھی ایک ہزار سے زائد ہیں، یہ کتابت حدیث کو پسند نہ کرتے تھے لیکن انکے تلامذہ میں نافع اور عطا بن ابی رباح خاص طور پر مشہور ہیں ۔ ان دونوں حضرات کی احادیث خود انکی موجودگی میں لوگ لکھتے تھے۔(٦٢)

پھر یہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس ،حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت مجاہد خود بھی آپ سے

٦١۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ١٨٣/٧

٦٢۔ تهذيب التهذيب ٣/ ٤٨

روایت کرتے ہیں اوران سب حضرات نے احادیث کی جمع وتدوین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے،لہذا آپکی مرویات تقریباً سب ہی جمع ہوگئی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرویات

آپکی عظمت شان اس سے ظاہر وباہر ہے کہ آپ کو بارگاہ رسالت میں خاص قرب حاصل تھا،صاحب النعل والوسادۃ آپ کا لقب مشہور تھا کہ آپ کو سفر وحضر میں حضور کی کفش برداری کا اعزاز خاص طور پر نصیب ہوا۔

آپکی روایتیں آپکے مشہور شاگرد حضرت علقمہ کے ذریعہ محفوظ ہوئیں اوران سب کولکھا گیا،بعض لوگوں نے یہ طریقہ بھی اپنایا کہ آپ سے حدیثیں سنکر جاتے اورگھر جاکر وہ احادیث قلمبند کرلیتے تھے۔وجہ اسکی یہ تھی کہ آپ ابتداء کتابت کے مخالف تھے۔(۶۳)

انس بن مالک کی مرویات کے مجموعے

آپ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم خاص ہونے کی وجہ سے کثیر الروایت ہیں،اپنے بیٹوں اور تلامذہ کواحادیث لکھواتے تھے،جب کثرت سے لوگ آنے لگے تو آپ وہ صحیفے ہی اٹھالائے جن میں احادیث تھیں اورفرمایا: یہ وہ احادیث ہیں جو میں نے خود حضور سے سنیں اورپھر لکھ کردوبارہ سنائیں۔(۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایتوں کے مجموعے

آپ پڑھ چکے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے کتابت حدیث کی کامل طور پر اجازت بلکہ حکم مل چکا تھا۔لہذا آپ نے جو بھی سنا اسکو لکھا۔ آپ نے اپنے صحیفہ کا نام ''الصادقہ'' رکھا تھا،آپ نے بلاواسطہ روایات کواس میں جمع کیا تھا۔ خود فرماتے ہیں:۔

هذه الصادقة فيها ماسمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وليس بيني وبينه فيهااحد ۔

۶۳۔ السنن للدارمی، ۶۷ ☆ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۴۰

۶۴۔ السنة قبل التدوين، ۳۲۰

یہ صحیفہ صادقہ ہے، اس میں وہ احادیث درج ہیں جو میں نے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں، اسکی روایت کیلئے میرے اور حضور کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

آپ کو یہ صحیفہ بہت عزیز تھا، فرماتے تھے۔

مایرغبنی فی الحیوۃ الاالصادقۃ والوھط۔

زندگی میں میری دلچسپی جن چیزوں سے ہے ان میں ایک یہ صحیفہ ہے اور دوسری ''وھط'' نامی میری زمین ہے۔

حفاظت کیلئے آپ اس صحیفے کو ایک صندوق میں بند رکھتے تھے۔ آپ کے بعد آپ کے اہل خانہ نے بھی اس صحیفے کی حفاظت کی۔ اغلب یہ ہے کہ آپ کے پوتے حضرت عمرو بن شعیب اس صحیفے سے روایت کرتے تھے۔ گو حضرت عمرو بن شعیب سے سارا صحیفہ مروی نہیں لیکن امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اسکے مندرجات کو روایت کردیا ہے۔ احادیث کی دوسری کتابوں میں بھی اس صحیفے کی احادیث ملتی ہیں۔

اس صحیفے کی علمی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے اور اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے احادیث لکھنے کا واضح ثبوت بھی ملتا ہے۔ (۶۵)

کہتے ہیں اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں۔

حضرت زید بن ثابت کی مرویات

آپ جلیل القدر صحابی اور جامع قرآن ہیں، عہد صدیقی میں جمع وتدوین قرآن کا کام آپ ہی نے انجام دیا۔ پھر دور عثمانی میں مصحف شریف کی نقلیں آپ ہی نے تیار کیں اور دوسرے علاقوں میں اسکو تقسیم کیا گیا۔

کاتب وحی تھے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عبرانی زبان سیکھی تھی، احادیث کا عظیم ذخیرہ آپکو محفوظ تھا، لیکن مشکل یہ تھی کہ آپ کتابت کے مخالف تھے، ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ نے آپ کی احادیث قلمبند کرائیں لیکن آپ نے معلوم ہوتے ہی انکو مٹادیا تھا۔ آخر میں مروان بن الحکم نے ایک طریقہ یہ نکالا کہ پردے کے پیچھے

۶۵۔ ضیاء النبی ۱۳۳/۷

لکھنے والے بٹھا دیئے اور پھر آپ کو بلا کر احادیث پوچھتا تھا اور پس پردہ احادیث لکھی جاتی ہیں۔(٦٦)

حضرت عروہ آپ کے تلامذہ میں تھے، آپکی مرویات کو انہوں نے۔جمع کیا اور اپنے بیٹے ہشام کو بھی اسکی تاکید کرتے تھے۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کا صحیفہ

آپ باب علم نبوت ہیں، کوفہ کی علمی مجالس ابن مسعود اور آپ کی تعلیمات کی رہین منت تھیں، آپکے پاس احادیث نبویہ اور احکام شرعیہ پر مشتمل ایک صحیفہ تھا جسکو خود آپ نے تحریر فرمایا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

ماکتبنا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ ۔(٦٧)

ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کریم اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہ لکھا۔

یہ صحیفہ چمڑے کے ایک تھیلے میں تھا، اس میں آپکی تلوار بھی رہتی تھی، اس میں خون بہا، اسیروں کی رہائی، کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کرنا، حرم مدینہ کے حدود اور اسکی حرمت، غیر کی طرف انتساب کی ممانعت، نقض عہد کی برائی کے احکام ومسائل درج تھے۔(٦٨)

دیگر صحابہ کرام کے حدیثی مجموعے

اسی طرح حضور کے خادم خاص حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذریعہ جمع ہوچکی تھیں۔(٦٩)

حضرت سمرہ بن جندب کی روایتیں بھی انکی زندگی میں جمع ہوئیں اور یہ مجموعہ انکے

٦٦۔ السنن للدارمی ٦٦

٦٧۔ الجامع للبخاری باب ما یکرہ من العمق الخ ١٠٨٤/٢

٦٨۔ الجامع البخاری باب مایکرہ من العمق الخ ١٠٨٤/٢

٦٩۔ الطبقات الکبری لابن سعد ١٢٣/٢

خاندان میں ایک عرصہ تک محفوظ رہا، انکے پوتے حبیب نے اسے دیکھکر روایتیں کیں۔(۷۰)

حضرت سعد بن عبادہ انصاری فن کتابت میں مہارت کی بنیاد پر مرد کامل سمجھے جاتے تھے، آپ نے بھی ایک صحیفہ احادیث مرتب کیا تھا، آپکے صاحبزادے نے ان احادیث کو روایت کیا۔(۷۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس بھی ایک مجموعہ تھا، ایک مرتبہ آپ نے اپنے کاتب وراد ثقفی سے حضرت امیر معاویہ کو ایک حدیث لکھوا کر بھیجی تھی۔(۷۲)

حضرت براء بن عازب جلیل القدر صحابی ہیں، انکی روایتیں انکی حیات ہی میں تحریری شکل میں مرتب ہوگئی تھیں، انکے شاگردوں کے شوق کتابت کا یہ عالم تھا کہ کاغذ موجود نہ ہوتا تو ہتھیلیوں پر لکھ لیتے تھے۔(۷۳)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ایک خاص صحابی ہیں، انہوں نے بھی حدیثیں کتابی شکل میں جمع کی تھیں، سالم ابوالنضر کا بیان ہے کہ میں نے آپکی تحریر کردہ ایک حدیث پڑھی ہے۔(۷۴)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کتابت حدیث سے اتنی دلچسپی تھی کہ اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو نصیحت کرتے تھے کہ علم حاصل کرو، کیونکہ آج تم قوم میں چھوٹے ہو لیکن کل بڑے ہوگے تو قوم کو تمہاری ضرورت ہوگی، جو یاد نہ کرسکے تو اسے چاہیئے کہ وہ لکھ لیا کرے۔(۷۵)

حضرت امیر معاویہ، حضرت ثوبان اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مرویات انکے شاگرد خالد بن معدان کے ذریعہ تحریری شکل میں مدون ہوئیں، انہوں نے ستر صحابہ کرام سے ملاقات کی تھی، تحریر وتدوین کی جانب خاص توجہ کے باعث انکے پاس ایک باقاعدہ کتاب مرتب ہوگئی تھی۔(۷۶)

جن صحابہ کرام کی تحریری کوششوں کا ذکر ہم نے کیا ان میں بالخصوص وہ حضرات بھی ہیں

۷۰۔ تهذيب التهذيب ١٩٨/٤

۷۱۔ الجامع للترمذى، باب اليمين مع الشاهد، ١٦٠/١

۷۲۔ الجامع للبخارى، باب العساكر بعد الصلوة، ١١٧/١

۷۳۔ السنن للدارمى، ٦٦

۷۴۔ الجامع للبخارى، باب الصبر عند القتال، ٣٩٧/١

۷۵۔ جامع بيان العلم، ٤٠

۷۶۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ١١٩/٢

جنکو مکثرین صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے یعنی جن سے ایک ہزار سے زائد احادیث روایت کی گئی ہیں۔انکی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔	حضرت ابو ہریرہ	۵۳۷۴
۲۔	حضرت عبداللہ بن عمر	۲۶۳۰
۳۔	حضرت انس بن مالک	۲۲۸۶
۴۔	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ	۲۲۱۰
۵۔	حضرت عبداللہ بن عباس	۱۶۶۰
۶۔	حضرت جابر بن عبداللہ	۱۵۴۰
۷۔	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۱۱۷۰

انکے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تعداد حدیث کے بارے میں آپ خود حضرت ابو ہریرہ کا فرمان پڑھ چکے کہ مجھ سے زیادہ احادیث حضرت ابن عمرو کی ہیں۔اس طرح ان حضرات کی مرویات کی تعداد تیئیس ہزار سے زیادہ ہوگی۔اور بعض محدثین نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی مکثرین میں شمار کیا ہے تو کم از کم دو ہزار کے مزید اضافہ سے یہ تعداد پچیس ہزار سے بھی زائد ہو جائیگی۔اور باقی صحابہ کرام کی روایات علیحدہ رہیں۔

ناظرین اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عہد صحابہ میں تدوین حدیث کس منزل میں تھی۔لہذا منکرین کا یہ کہنا کہ احادیث دوسو سال کے بعد ہی صحیفہ قرطاس پر ثبت ہوئیں،اس سے پہلے فقط حافظوں پر موقوف تھیں یہ حقیقت سے کتنی بعید بات ہے۔

اصولی طور پر کل احادیث کی تعداد

اس مقام پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس تعداد میں مکرر روایات بھی ہیں تو یہ تعداد گھٹ کر اس سے کافی کم ہو جائیگی،ہم کہتے ہیں یہ بات مسلم ہے لیکن اسکے ساتھ اس بات کو بھی ملحوظ نظر رکھیں کہ احادیث کی کل تعداد مختلف سندوں کے اعتبار سے اگرچہ لاکھوں تک پہونچتی ہے جیسا کہ آپ پڑھ چکے کہ ایک ایک محدث کو سات اور آٹھ لاکھ احادیث بھی یاد تھیں لیکن اصل صحیح احادیث کی تعداد کتنی ہے۔امام حاکم کی تصریح یوں ہے۔

الحدیث التی فی الدرجۃ الاولی لاتبلغ عشرۃ آلاف۔ (۷۷)
اعلی درجہ کی احادیث کی کل تعداد دس ہزار تک نہیں پہونچ پاتی۔

بلکہ بعض کے نزدیک تو اصل تعداد چار ہزار سے کچھ متجاوز ہے جیسا کہ علامہ امیر یمانی لکھتے ہیں:۔

من جملۃ لاحادیث المسندۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی الصحیحۃ بلاتکرار اربعۃ آلاف واربع مأۃ۔ (۷۸)
جملہ احادیث مسندہ صحیحہ غیر مکررہ کی تعداد چار ہزار چار سو ہے۔

پہلی صدی کے آخر تک بعض صحابہ موجود تھے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ان مساعی جلیلہ کے بعد احادیث کی روایت کتابت اورانکی حفاظت کا سلسلہ یہاں آکر ختم نہیں ہوگیا تھا بلکہ جس طرح صحابہ کرام نے اس سرمایۂ دین ومذہب کو جان سے زیادہ عزیز رکھا اسی طرح بعد کے لوگوں نے بھی اسکو سینہ سے لگائے رکھا۔

صحابہ کرام کا دور پوری صدی کومحیط ہے، گویا سو سال تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے قولی اور عملی نمونے اس دنیا میں نور وعرفان کی بارش فرماتے رہے، ستر اسی سال تک رہنے والے اصحاب رسول تو کثیر تعداد میں تھے لیکن مندرجہ ذیل چار حضرات کا وصال تو صدی کے آخر اور بعض کا دوسری صدی میں ہوا۔

۱۔ حضرت انس بن مالک ۲۔ حضرت محمود بن ربیع
۳۔ حضرت ہرماس بن زیاد باہلی ۴۔ حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

آخری صحابی حضرت ابوالطفیل کا ۱۱۰ھ میں بمقام مکہ مکرمہ وصال ہوا۔لہذا یہ بات اپنے مقام پر بالکل متحقق اور طے شدہ ہے کہ پوری ایک صدی تک دنیا صحابہ کرام کے فیض سے مستفیض رہی۔ انکے تلامذہ میں جلیل القدر تابعین، ائمۂ مجتہدین اور فقہاء ومحدثین شمار کئے

۷۷۔ توجیہ النظر، ۹۳
۷۸۔ تذکرۃ المحدثین مصنفہ علامہ غلام رسول سعیدی، بحوالہ توضیح الافکار، ۶۳

جاتے ہیں ۔تابعین نے چونکہ بلاواسطہ جماعت صحابہ سے اکتساب فیض کیا تھا اس لئے انکی زندگی انہیں امور سے عبارت تھی جنکا درس صحابہ کرام نے ان کو دیا تھا۔

علم حدیث کی ترویج واشاعت کا یہ دور اپنی وسعت وہمہ گیری کے لحاظ سے کافی اہم شمار کیا جاتا ہے، اللہ رب العزت نے انکی قوت یادداشت کو وہ امتیاز بخشا تھا جس پر لوگ عموما انگشت بدنداں ہیں ۔انہوں نے پوری پوری عمریں صرف اسی مشغلہ میں صرف فرمائیں اور اپنی انتھک کوششوں سے اسلامی تعلیمات کی بصورت سنت وحدیث خوب اشاعت فرمائی ۔چند نمونے ملاحظہ کرنے کے بعد قارئین خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ علم کن مراحل سے گذرا،حوادث زمانہ کی دست برد سے کس طرح اسکی حفاظت کی گئی ۔اور مالی قربانیوں سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حب الہی اور محبت عشق رسول کے جذبہ سے سرشار لوگوں کی حالت ہی کچھ ایسی تھی کہ وہ اپنا سب کچھ لٹا کر بھی علم دین اور سنت رسول کی حفاظت کرنا چاہتے تھے۔

جہاں تک حفاظت حدیث کا تعلق ہے وہ تو آپ پڑھ چکے کہ زبانی حفظ وضبط اور صحائف میں نقش وکتابت کے طریقوں کو اپنا کر صحابہ کرام نے اسکی حفاظت فرمائی تھی۔
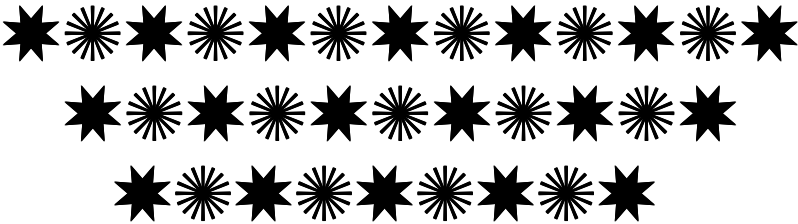
عہد تابعین میں تدوین حدیث

تابعین عظام نے بھی ان طریقوں پر عمل کرتے ہوئے حفظ وکتابت کا فریضہ انجام دیا صحابہ کرام نے اپنے بچوں اور زیر تربیت افراد کو خاص طور پر اس کام کیلئے منتخب کیا اور حفظ قرآن کے ساتھ احادیث بھی زبانی یاد کراتے تھے۔

حضرت عکرمہ جو سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلمیذ خاص اور غلام تھے اپنے بچپن کے حالات یوں سناتے تھے۔

کان ابن عباس یضع الکیل فی رجلی علی تعلیم القرآن والسنن۔(۷۹)

حضرت ابن عباس میرے پاؤں میں قرآن مجید اور احادیث یاد کرانے کیلئے بیڑیاں ڈال دیتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں لوگ کثرت سے اپنے بچے حفظ احادیث کیلئے بٹھاتے تھے۔آپس میں مذاکرۂ حدیث کا طریقہ بھی جاری کیا گیا تھا،اساتذہ متعلمین کا آموختہ سنتے،سبقا سبقا احادیث یاد کرائی جاتی تھیں،کوئی صرف پانچ حدیثوں کا درس دیتا اور کوئی دو پر ہی اکتفا کرلیتا تھا۔

حضرت عروہ نے اپنی اولاد،حضرت ابن عباس نے اپنے تلامذہ اور امام زہری نے اپنے شاگردوں کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کیا جس سے یہ فائدہ ہوتا کہ رفتہ رفتہ وہ عظیم ذخیرہ کے حافظ ہوجاتے تھے۔ورنہ نتیجہ وہی نکلتا جو مام زہری نے فرمایا تھا۔

من طلب العلم جملة فاتته جملة۔(۸۰)

جوایک دم سب حاصل کرنے کے درپے ہو وہ سب کچھ کھو بیٹھتا ہے۔

یہ اہتمام ان لوگوں کے یہاں تھا جو حفظ وضبط میں یگانۂ روزگار تھے،جنکی مثالیں آج دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔اس احتیاط کا مقصد صرف یہ تھا کہ حدیث رسول میں کسی طرح کی غلط بیانی راہ نہ پاسکے اور فرمان رسول کی حفاظت خوب سے خوب تر کے انداز میں ہوتی

۷۹۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ۹۰

۸۰۔ تدریب الراوی للسیوطی، ۱۸۰

رہے۔انکی قوت حافظہ دیکھنا ہوتو حفاظت حدیث کے چند واقعات سماعت فرماتے چلئے۔

صحابہ وتابعین کے حفظ وضبط کی نادر مثالیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت آپ پڑھ چکے کہ آپ سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی یادداشت کیلئے دعا کی تھی جسکے نتیجہ میں آپ فرماتے تھے کہ پھر میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا، آپکے اس دعوی پر ہوسکتا ہے کچھ شک گذرا ہو کہ ایک دن مروان بن الحکم نے آپ کو بلایا، مروان کے سکریٹری ابوالزعزہ کا بیان ہے کہ مجھے پہلے ہی حکم مل چکا تھا کہ میں پردہ کے پیچھے بیٹھ کر جو کچھ وہ بیان کریں لکھتا جاؤں، بہرحال یہ ہی ہوا، مروان مختلف انداز سے سوالات کرتا اور حضرت ابوہریرہ احادیث کریمہ بیان کرتے جاتے اور میں پس پردہ لکھتا جاتا تھا۔یہاں تک کہ ایک اچھا خاصا مجموعہ تیار ہوگیا۔ لیکن ابوہریرہ کو کچھ خبر نہ تھی۔

اسکے بعد حضرت ابوہریرہ چلے گئے اور وہ مجموعہ بحفاظت رکھ دیا گیا۔ابوالزعزہ کہتے ہیں۔

فترکه سنة ثم ارسله الیه واجلسنی وراء الستر فجعل یسأله واناانظر فی الکتاب فمازادو لانقص ۔(۸۱)

مروان نے اس مجموعہ کو ایک سال تک رکھ چھوڑا، اسکے بعد حضرت ابوہریرہ کو پھر بلایا اور مجھے بٹھا کر آپ سے وہی احادیث پھر پوچھیں، میں کتاب دیکھتا جاتا تھا، پوری کتاب سنادی لیکن نہ کسی لفظ کا اضافہ تھا اور نہ کمی۔

گویا یہ آپ کا امتحان تھا جس میں آپ دعائے رسول کی بدولت فائز المرام رہے اور اہل دربار نے آپ کے حافظہ کی قوت کی توثیق کی۔

حضرت امام ابن شہاب زہری جنکو حدیث رسول کی تدوین کیلئے باقاعدہ دربار خلافت سے حکم نامہ جاری ہوا تھا اور انہوں نے نہایت محنت شاقہ سے باحسن وجوہ یہ کارنامہ انجام دیا جسکی تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں، کہا جاتا ہے کہ

ہشام بن عبدالملک نے آپکے حافظہ کا امتحان لینا چاہا تو یوں کیا کہ ایک دن آپ دربار

۸۱۔ کتاب الکنی للبخاری، ۳۳

میں کسی ضرورت سے آئے ہوئے تھے ،اس نے خواہش ظاہر کی کہ شہزادے کو کچھ حدیثیں لکھوا دیجئے ،آپ راضی ہوگئے اورآپ نے چارسواحادیث املا کرادیں ۔ایک ماہ بعد جب زہری دوبارہ پہونچے تو بڑے افسوس سے ہشام نے کہا:۔

ان ذلك الكتاب ضاع۔(۸۲)

وہ کتاب ضائع ہوگئی۔

آپ نے فرمایا: تو پریشانی کی کیا بات ہے؟ لاؤ پھر لکھوائے دیتے ہیں ،غرضکہ آپ نے برجستہ پھر چارسو احادیث کا املا کرادیا۔

اب سنئے ،درحقیقت پہلا نسخہ ضائع نہیں ہوا تھا بلکہ ہشام کی یہ ایک ترکیب تھی ،جب امام زہری دربار سے چلے گئے تو یوں ہوا۔

قابل بالكتاب الاول فماغادرحرفا۔

جب پہلی کتاب سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹا تھا۔

امام ابوزرعہ رازی کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن مسلم اور فضل بن عباس کے درمیان آپکی مجلس میں ایک حدیث کے الفاظ پر بحث شروع ہوگئی ،جب کوئی فیصلہ نہ ہوا تو آپکی طرف رجوع کیا گیا ،آپ نے اپنے بھتیجے ابوالقاسم کو بلوایا ،جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا:۔

ادخل بيت الكتب فدع القمطرالاول والثانى والثالث ،وعد ستة عشر جزءً وأتنى بالجزء السابع عشر۔(۸۳)

کتب خانہ میں جاؤ اور پہلے دوسرے تیسرے بستہ کو چھوڑ کر چوتھے بستہ سے سولہ حصوں کے بعد سترہواں حصہ میرے پاس لاؤ۔

ابوالقاسم کا بیان ہے کہ حافظ ابوزرعہ نے اس حصہ کے اوراق الٹ کر حدیث جس صفحہ پر تھی اسکو نکال کر پیش کردیا۔محمد بن مسلم نے جب وہ حدیث ملاحظہ کی تو صاف اقرار کرنا پڑا کہ ہاں ہم نے غلطی کی۔

۸۲۔ تذکرة الحفاظ للذهبى، ۲۰۱/۱

۸۳۔ تهذيب التهذيب ۳۳/۷

امام ابوزرعہ کا کہنا تھا کہ پچاس سال ہوئے جب میں نے حدیثیں لکھی تھیں اور وہ میرے گھر میں رکھی ہیں، لکھنے کے بعد پھر کبھی دوبارہ مطالعہ نہیں کیا،لیکن جانتا ہوں کہ کونسی حدیث کس کتاب میں ہے کس صفحہ میں ہے کس سطر میں ہے۔

مشہور محدث وفقیہ اسحاق بن راہویہ استاذ امام بخاری کے بارے میں منقول ہے کہ خراسانی امیر عبداللہ بن طاہر کے دربار میں ابن راہویہ کی کسی دوسرے عالم سے بعض مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی، کسی کتاب کی عبارت کے سلسلہ میں اختلاف ہوا، اس پر ابن راہویہ نے امیر عبداللہ سے کہا: آپ اپنے کتب خانہ سے فلاں کتاب منگوایئے، کتاب منگوائی گئی، آپ نے فرمایا:۔

عدمن الکتاب احدی عشرة ورقة ثم عد سبعة اشطر۔(۸۴)

کتاب کے گیارہ ورق پلٹ کر ساتویں سطر میں دیکھئے وہی ملے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

جب وہ عبارت بعینہ مل گئی تو امیر نے کہا:۔

علمت انك قد تحفظ المسائل ،ولكنى اعجب بحفظك هذه المشاهدة۔(۸۵)

یہ چیز تو مجھے معلوم تھی کہ آپ مسائل کے خوب حافظ ہیں،لیکن آپکی قوت یادداشت اور حفظ کے اس مشاہدہ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔

ان چندواقعات سے اس چیز پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ احادیث وسنن کے ذخیرہ کو ان تابعین وتبع تابعین نے اپنے سینے میں کس طرح محفوظ کرلیا تھا۔ساتھ ہی یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ علم حدیث سینوں سے سفینوں کی طرف ان حضرات کے عہد میں بھی منتقل ہوتا رہا بلکہ کافی عروج پر تھا۔ساتھ ہی اس چیز کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ وہ حضرات اپنے حفظ وضبط کی تائید کتابت شدہ مواد سے کرتے تھے اور کتابت کا موازنہ حفظ سے کیا جاتا تھا۔

علامہ پیر کرم شاہ ازہری تدوین حدیث کی مزید تفصیلات پر یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

عہد نبوی، عہد صحابہ اور تابعین میں کتابت وتدوین حدیث کی جومثالیں ہم نے گذشتہ

۸۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۱۳/۲

۸۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۱۲/۲

صفحات میں بیان کی ہیں،ان سے مستشرقین کے اس تاثر کی تردید ہوجاتی ہے کہ احادیث کی تدوین دوسری یا تیسری صدی ہجری میں ہوئی اوراس سے پہلے صرف زبانی طور پراحادیث کی روایت کارواج تھا۔حقیقت یہ کہ تاریخ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں گواحادیث کی حفاظت کیلئے زیادہ انحصار زبانی یادکرنے اوران فرامین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوامت کی عملی زندگی میں نافذ کرنے پر تھالیکن اسکے باوجود حفاظت حدیث کیلئے کتابت کے ذریعہ کومسلمانوں نے تاریخ اسلام کے ہر دور میں استعمال کیا ہے۔

ملت اسلامیہ چند غیر منظّم لوگوں کے ہجوم کا نام نہ تھا بلکہ یہ تاریخ انسانی کی منظّم ترین جماعت تھی۔اس ملت کواپنے الہامی پیغام پر صرف خود ہی عمل پیرانہ ہونا تھا بلکہ ساری نسل انسانی کواس حیات بخش پیغام کی طرف بلانا ان کا ملی فریضہ تھا۔ملت اسلامیہ نے ریاست کے داخلی مسائل کوبھی حل کرنا تھااور خارجی اور بین الاقوامی مسائل سے بھی نبٹنا تھا۔اس ملت کا اپنا ایک علیحدہ آئین بھی تھااور قانون بھی۔ملت کے مقتدر حضرات کے سامنے قوم کے سیاسی معاشی اوردینی مسائل کوحل کرنے کا چیلنج بھی تھا۔ان کیلئے زندگی کے ان تمام شعبوں کے متعلق تفصیلی ہدایات احادیث پاک میں موجود تھیں۔ملت کی ان گوناگوں ذمہ داریوں کوسرسری نظر سے دیکھ کرہی انسان اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ مسلمان احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعہ کونظر انداز کرنے کے متحمل نہیں ہوسکتے تھے۔وہ قوم جس کے آئین کی ایک شق یہ ہو:

ولاتسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ۔

''اور نہ اکتایا کرو اسے لکھنے سے خواہ (رقم قرضہ) تھوڑی ہو یا زیادہ ،اس کی میعاد تک''

اس ملت سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ زبان رسالت سے حاصل ہونے والے علوم ومعارف کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعہ کونظر انداز کردے۔

جودین آپس کے معمولی لین دین کوتحریر کرنے کا حکم دیتا ہے،یہ بات اس دین کے مزاج ہی کے خلاف ہے کہ وہ ان ہدایات کوریکارڈ کرنے پرتوجہ نہ دے جوقیامت تک ملت کی رہنمائی کیلئے ضروری ہیں ۔یہ ہی وجہ ہے کہ ملت کے مزاج کے عین مطابق مسلمانوں نے کسی دور میں کتابت حدیث کونظر انداز نہیں کیا ،البتہ ابتدائی زمانہ میں انکا زیادہ انحصار حفظ پر تھا۔

جولوگ احادیث طیبہ کے مجموعے تیار کرتے تھے وہ بھی انکو حفظ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کتابت حدیث کی ممانعت کی جواحادیث مروی ہیں ان میں احادیث لکھنے کی جوممانعت کی گئی ہے اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ لوگ تحریر پر بھروسہ کرکے احادیث کو یاد کرنے میں سستی نہ کرنے لگیں۔

احادیث کی حفاظت کیلئے عہد نبوی میں مسلسل کوششیں ہوتی رہیں لیکن جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد صدیقی میں قرآن حکیم سے متعلق یہ محسوس کیا تھا کہ گو قرآن حکیم مسلمانوں کے سینوں میں بھی محفوظ ہے اور مختلف اشیاء پر کتابت شدہ شکل میں بھی کاشانۂ نبوت اور کئی صحابہ کرام کے پاس بھی موجود ہے لیکن اسکے باوجود وقت کا تقاضا ہے کہ قرآن حکیم کو باقاعدہ ایک صحیفے کی شکل میں جمع کردیا جائے ،بعینہ اسی طرح خلیفۂ برحق ،امام عادل ،ثانی فاروق حضرت عمر بن عبداللہ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ بات شدت سے محسوس کی کہ حفاظت احادیث کیلئے جو کوششیں پہلے ہوتی رہی ہیں ،گو ماضی میں تو وہ احادیث کی حفاظت کے مقصد کیلئے کافی تھیں لیکن حالات کے بدلتے ہوئے تقاضے احادیث کی باقاعدہ تدوین کا مطالبہ کرتے ہیں ۔اسی احساس کی وجہ سے انہوں نے سو ہجری میں حضرت ابوبکر بن حزم والئی مدینہ کو مندرجہ ذیل حکم بھیجا:۔

انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاکتبه فانی خفت دروس العلم وذهاب العلماء ولاتقبل الا حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لایعلم فان العلم لایهلك حتی یکون سراً وکذلك کتب الی عماله فی امهات المدن الاسلامیة بجمع الحدیثْ

”حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی احادیث کونہایت احتیاط سے لکھ دو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں علم آثار مٹ نہ جائیں اور علماء اس دارفانی سے رخصت نہ ہوجائیں ۔اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے بغیر کسی کا قول قبول نہ کرنا چاہیئے ۔علماء علم کو پھیلائیں اور جو ناواقف ہیں ،ان کو سکھانے کیلئے بیٹھ جائیں کیوں کہ علم اگر راز ہوجائے (یعنی چیدہ چیدہ لوگ اس سے واقف ہوں) تو اسکی فنا یقینی ہے ۔اسی طرح آپ نے مملکت اسلامیہ کیمشہور شہروں کے والیوں کی طرف بھی حدیث جمع کرنے کے احکام صادر فرمائے۔“

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والئی مدینہ حضرت ابوبکر بن حزم کے نام جوفرمان لکھااس میں خصوصی طور پر یہ تاکید بھی تھی کہ وہ ان احادیث کولکھ کر انکی طرف روانہ کریں جو حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر کے پاس موجود ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے صرف عمال حکومت کواحادیث مدون کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ خود بھی احادیث لکھا کرتے تھے حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے، فرمایا:۔

خرج علینا عمر بن عبدالعزیز لصلوۃ الظهر ومعه قرطاس ثم خرج علینا لصلوۃ العصر وهومعه فقلت له : یاامیرالمومنین ، ماهذاالکتاب ؟ قال حدیث حدثنی به عون بن عبدالله فاعجبنی فکتبته ۔

''حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ظہر کیلئے باہر تشریف لائے تو انکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ پھر عصر کیلئے تشریف لائے تو پھر بھی وہ کاغذ انکے پاس تھا میں نے عرض کیا: امیرالمومنین ! یہ کتاب کیسی ہے ؟ فرمایا: یہ حدیث پاک ہے جو عون بن عبداللہ نے مجھے سنائی۔ مجھے یہ حدیث پاک بہت پسند آئی اور میں نے اس کولکھ لیا۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تدوین حدیث کی ضرورت کا جواحساس کیا تھا یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہوں نے بہت جلد ملت کے اکابر علماء کواس احساس میں اپنے ساتھ شریک کرلیا تھا اور کتابت حدیث کی کراہت کا جورویہ عہد صحابہ اور عہد تابعین کے ابتدائی دور میں موجود تھا، وہ رویہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور کے تقاضوں کی وجہ سے پہلے مدھم ہوا اور پھر ختم ہوگیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس عہد میں بے شمار علماء نے تدوین حدیث کی کوششوں میں حصہ لیا۔ کتابت حدیث کے متعلق ملت کے رویے میں تبدیلی کے اسباب کا اندازہ حضرت امام زہری کے اس قول سے ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

لولا احادیث تأتینامن قبل المشرق ننکرها لا نعرفها ماکتبت حدیثاً ولآاذنت فی کتابه۔

''اگر وہ احادیث نہ ہوتیں جومشرق کی طرف سے ہم تک پہونچتی ہیں اور ہم انکے متعلق نہیں جانتے تو میں نہ تو احادیث کو لکھتا اور نہ اسکی اجازت دیتا''

گویا وقت کے تقاضوں نے احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے تدوین حدیث کو انتہائی ضروری قرار دیدیا تھا اور زہری اور دیگر علماء نے اس خطرے کو فوراً بھانپ لیا تھا کہ اگر تدوین حدیث کا کام سرانجام نہ دیا گیا تو اسلام دشمن قوتیں وضع حدیث کے فتنے کے ذریعے اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کریں گی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے جواب میں ریاست اسلامی کے تمام شہروں میں علماء نے احادیث کی تدوین کا کام شروع کردیا۔امام زہری کے علاوہ جن خوش نصیبوں کا شمار احادیث پاک کے ابتدائی مدونین میں ہوتا ہے،ان میں سے چند ایک اسماء گرامی یہ ہیں۔

مکہ مکرمہ میں:	عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج البصری	(م ۱۵۰ھ)
مدینہ طیبہ میں:	امام مالک بن انس،	(م ۱۷۹ھ)
	محمد بن اسحاق،	(م ۱۵۱ھ)
	محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب،	(م ۱۵۸ھ)
بصرہ میں:	ربیع بن صبیح،	(م ۱۶۰ھ)
	سعید بن ابی عروہ،	(م ۱۵۶ھ)
	حماد بن سلمہ،	(م ۱۶۷ھ)
کوفہ میں:	سفیان ثوری	(م ۱۶۱ھ)
یمن میں:	معمر بن راشد	(م ۱۵۳ھ)
شام میں:	عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی ،	(م ۱۵۸ھ)
خراسان میں:	عبداللہ بن عمر،	(م ۱۸۱ھ)
واسط میں:	ہشیم بن بشیر،	(م ۱۸۳ھ)
رے میں:	جریر بن عبدالحمید	(م ۱۸۸ھ)
اور مصر میں	عبداللہ بن وہب،	(م ۱۹۸ھ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے احایث کے جو مجموعے تیار ہوئے ،انہیں صرف حفاظت کیلئے سنبھال کر رکھ نہیں دیا گیا بلکہ امت میں انکی اشاعت کیلئے

خصوصی اہتمام کیا گیا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے حضرت ابن شہاب زہری نے احادیث سے مرتب کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بھیجیں اور آپ نے انکی نقلیں فوراً ریاست اسلامی کے مختلف علاقوں میں روانہ فرمادیں۔

حضرت ابن شہاب زہری نے خود وضاحت فرمائی ہے:۔

امرنا عمربن عبدالعزیز بجمع السنن فکتبناھا دفتراً دفترا فبعث الی کل ارض له علیھا سلطان دفتراً۔

''حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں احادیث جمع کرنے کا حکم دیا۔ہم نے احادیث طیبہ کو کئی دفاتر میں مرتب کر دیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہر اس علاقے کی طرف ایک دفتر روانہ کر دیا جو انکی سلطنت کا حصہ تھا۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے احادیث طیبہ کی صرف تدوین کا ہی حکم نہیں دیا تھا بلکہ ساتھ ہی انکی نشرواشاعت کا بھی حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ احادیث کو پھیلاؤ کیونکہ یہ علم ہے اور علم جب راز بن جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

گزشتہ بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ احادیث طیبہ کی حفاظت کیلئے کتابت کے ذریعے کو ابتداء ہی سے استعمال کیا جاتا رہا۔احادیث طیبہ کو سینوں میں محفوظ رکھنے، اپنی زندگیوں کو انہی کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے اور احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنے کی انفرادی کوششیں اتنی عمدہ تھیں کہ انکی موجودگی میں سرکاری سطح پر احادیث کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔لیکن پہلی صدی ہجری کے اختتام پر حالات نے خلیفۂ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز کو سرکاری سطح پر تدوین حدیث کی طرف راغب کیا اور انکے حکم سے سرکاری سطح پر تدوین حدیث کی ابتدا ہوئی۔اسکے بعد ہر زمانے کے علماء نے احادیث طیبہ کی خدمت میں حصہ لیا۔

امت مسلمہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اپنے دین کی حفاظت کیلئے زمانے کے بدلتے ہوئے حالات پر ہمیشہ کڑی نظر رکھی اور جب بھی قرآن وحدیث کی حفاظت کیلئے نئے اسلوب اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی، انہوں نے وقت کے تقاضوں پر لبیک کہنے میں ذرا سی بھی سستی نہیں کی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے پہلے سرکاری سطح پر احادیث کے مدون نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پہلے ملت کے اصحاب اقتدار کو اسکا احساس نہ تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے اس اسلوب کو اپنانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اس بات کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ جس طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علماء کو احادیث کی تدوین کے متعلق لکھا تھا، اسی طرح انکے والد عبدالعزیز بن مروان نے بھی اپنی مصر کی گورنری کے زمانے میں حضرت کثیر بن مرہ کو احادیث لکھنے کے متعلق لکھا تھا:۔

حضرت لیث بن سعد کہتے ہیں:۔

حدثنی یزید بن ابی حبیب ان عبدالعزیز بن مروان کتب الی کثیر بن مرة الحضرمی و کان قدادرك بحمص سبعین بدریا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لیث : و کان یسمی الجندالمقدم قال : فکتب الیه ان یکتب الیه بما سمع من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من احادیثهم الا حدیث ابی هریرة فانه عندنا۔

”یزید بن ابی حبیب نے مجھے بتایا کہ عبدالعزیز بن مروان نے کثیر بن مرہ حضرمی کو ،جن کی ملاقات حمص میں ستر بدری صحابہ کرام سے ہوئی تھی اور جن کو ”الجندالمقدم“ کہا جاتا تھا، لکھا کہ انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو احادیث سن رکھی ہیں وہ ان کیلئے تحریر کردیں سوائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کے کیونکہ وہ پہلے ہی انکے پاس موجود ہیں۔“

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ آیا حضرت کثیر بن مرہ نے گورنر مصر کے حکم کی تعمیل کی تھی یا نہیں لیکن گورنر مصر کی خواہش کے باوجود علماء کرام تدوین حدیث کی طرف اس رفتار سے مائل نہیں ہوئے ،جس رفتار سے ان کے صاحبزادے کے دور میں انکی دعوت پر ہوئے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ عبدالعزیز بن مروان کے زمانے میں علماء نے اس کام کی ضرورت کو شدت سے محسوس نہ کیا تھا لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں علماء کرام نے اسی بات کو شدت سے خود بھی محسوس کیا جو خلیفۂ وقت نے محسوس کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ خلیفۂ وقت کی دعوت پر علماء کرام کی تدوین حدیث کی انتھک کوششوں میں مصروف ہوگئے۔ اس بات سے اس حقیقت کا بھی پتہ

چلتا ہے کہ علماء اسلام وقت کے حکمرانوں کے دباؤ میں آکر کوئی ایسا کام نہ کرتے تھے جسے وہ خود غیر ضروری یا نامناسب سمجھتے تھے۔ گورنر مصر کا حکم اس لئے نہ چل سکا کہ اس وقت کے علماء نے خود اس وقت اس کام کی ضرورت محسوس نہ کی اور اسی گورنر کے بیٹے کا اسی نوعیت کا حکم پوری آب وتاب سے اس لئے نافذ ہوگیا کہ انکے دور کے علماء نے خود بھی اس کام کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا تھا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ احادیث ہر دور میں کتابت شدہ شکل میں موجود تھیں، تو اس سے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہر زمانے میں روایت حدیث میں کتابت کا دخل رہا ہے اور یہ تصور کلیۃً غلط ہے کہ احادیث کی باقاعدہ تدوین سے پہلے وہ صرف زبانی طور پر ہی ایک راوی سے دوسرے راوی کی طرف منتقل ہوتی رہیں۔(۸۶)

مزید لکھتے ہیں:۔

مسلمانوں نے اپنے دینی مصادر کی حفاظت کے معاملہ میں کبھی کوتاہی نہیں کی البتہ انہوں نے ہر زمانے میں دینی مصادر کی حفاظت کا وہی طریقہ استعمال کیا، جو اس زمانے کے تقاضوں پر پورا اترتا تھا۔ جب حالات بدلتے اور دین کی حفاظت کیلئے نئے ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو مسلمان وقت کے تقاضوں کی پکار پر فوراً لبیک کہتے۔

قرآن اور حدیث کی حفاظت کی کوششیں کئی جہتوں سے ایک دوسرے کے مماثل ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ ہی اسلام کا دور عروج ہے۔ مستشرقین سب سے بڑا مغالطہ اسی مقام پر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور ہمایوں کو اسلام کا دور طفولیت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہی دور اسلام کا دور عروج ہے۔ قرآن وحدیث کی حفاظت کا بھی یہی دور عرج ہے، جس کی مستشرقین کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں۔ عہد نبوی میں قرآن وحدیث کی حفاظت کی کوششوں کے متعلق مولانا محمد بدر عالم صاحب نے خوب لکھا ہے، ان کے الفاظ نذر قارئین ہیں۔

قرآن وحدیث کی حفاظت کا یہ دور دور شباب تھا۔ اس لئے حفاظ کی کثرت، صحابہ کی یک جہتی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض صحبت کے عمیق اثرات نے اس

۸۶۔ ضیاء النبی، ۱۳۲/۷ تا ۱۴۳

ضرورت کا احساس ہی نہ ہونے دیا کہ وہ قرآن کیلئے کسی جدید نظم ونسق کا تخیل اپنے دماغوں میں لاتے ۔اسی طرح حدیث کا معاملہ بھی لوگوں کے اپنے اپنے انفرادی جذبہ تحفظ کی وجہ سے کسی مزید اہتمام کے قابل نہ سمجھا گیا۔حتی کہ جب جنگ یمامہ میں دفعۃً صحابہ کی ایک بڑی تعداد شہید ہوگئی تو اب حاملین قرآن کو ان اچانک اور غیر معمولی نقصانات سے قرآن کی حفاظت میں خلل پڑجانے کا خطرہ بھی محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ پورے غور کے ساتھ ملحوظ رکھئے۔

ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن۔

”جنگ یمامہ میں حفاظ بے طرح شہید ہوئے ہیں۔خدانہ کردہ اگر کہیں آئندہ اسی طرح حفاظ قتل ہوتے رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قرآن مجید کا بہت سا حصہ ضائع نہ ہوجائے۔ اس لئے آپ قرآن جمع کرنے کا سرکاری طور پر انتظام کیجئے۔“

دوسری طرف اب اس دور پر غور فرمائیے جبکہ صحابہ ایک ایک کر کے اٹھتے جارہے تھے۔ یعنی دیکھنے والوں کا دور تو ختم ہو رہا تھا اور ان کی جگہ اب ان مشاہدات کو الفاظی لباس میں دیکھنے والوں کی باری آرہی تھی۔جمال جہاں آرا کو بے حجاب دیکھنے والوں کے سینوں میں جو حرارت بھڑک رہی تھی،آپ کے انتقال مکانی کا حجاب پڑجانے سے اس کے شعلوں میں وہ تیزی باقی نہ رہنے کا امکان نظر آنے لگا تھا۔اس لئے یہاں بھی دیکھنے والوں کے دل میں بے چینی پیدا ہونا شروع ہوگئی کہ کہیں اس محبوب عالم کی ادائیں ان کے رخ انور کے نظارہ کرنے والوں کے ختم ہوجانے سے تاریخ کا ایک صفحہ بن کر نہ رہ جائیں۔اس لئے وہ انتظام کرنا چاہیے جو عالم کی تاریخ میں ایک یادگار رہ جائے۔اگر یہ فقط ان کے امتیانہ جذبات ہی کا کرشمہ ہوتا تو رسول اور امتی کے رشتے اس سے پہلے بھی بہت ہو چکے تھے مگر یہاں سب پیرائے ہی پیرائے تھے،اندرونی ہاتھ کوئی اور تھا جس نے اس تمام مشیزی کو حرکت دے رکھی تھی جس قدرت نے آپ کو تمام عالم کیلئے راہنما بنا کر بھیجا تھا،وہ ہرگز یہ گوارانہ کر سکتی تھی کہ آپ کی تصویر بھی آئندہ نسلوں کے سامنے کرشن اور رام چندر کی صرف کہانیوں کی طرح پیش کی جائے۔ایک طرف نبوت ختم ہو چکی ہو،رسالت کا دروازہ مسدود ہو، دوسری طرف اس آخری رسول کے صفحات

زندگی بھی محوشدہ اور مشتبہ صورت میں رہ جائیں حتی کہ آئندہ رسول کا دیکھنا تو درکنار ان کی سیرت کا صحیح مطالعہ بھی میسر نہ آسکے۔اس لئے قرآن کریم کی حفاظت کے ساتھ حدیث کی حفاظت کی جہاں تک ضرورت تھی ،اس کا احساس بھی قلوب میں پیدا کردیا گیا۔آخر حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کے نام یہ فرمان لکھ بھیجا:۔

انظر ماکان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء ۔

''آئندہ علم کم ہونے اور علماء کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے۔''

اب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ ،تقریباً نوے سال بعد کے ان الفاظ کے پہلو بہ پہلو رکھئے تو آپ کو ان دونوں میں یکتانیت نظر آئے گی جو ایک ہی شخص اور ایک ہی دماغ کے خیالات میں نظر آتی ہے۔وہاں بھی خدائی حفاظت کے وعدے نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں جنبش پیدا کی تھی اور یہاں بھی وہی وعدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس اقدام کے لئے محرک بنا۔

ماوشمار بہانہ ساختہ اند۔(۸۷)

تدوین حدیث کے لئے اہل ثروت محدثین نے دریادلی کا ثبوت دیا

آج کی طرح مندرجہ بالا تمام تر تحقیقات انکو گھر بیٹھے ہی حاصل نہیں ہوگئی تھیں ۔ بلکہ ان حضرات نے کتنی جانفشانیاں کیں اور کن حوادث سے دوچار ہوئے انکی داستان نہایت طویل ہے۔

مشتے نمونہ ازخروارے، کے طور پر چند ملاحظہ فرمائیں۔

امام عبداللہ بن مبارک

آپ نہایت عظیم تاجر تھے اور حدیث وفقہ کے امام بھی ،چار مہینے طلب حدیث میں گذارتے ،چار ماہ میدان جہاد میں،اور چار ماہ تجارت کرتے تھے۔فقہ میں امام اعظم رضی اللہ

۸۷۔ ضیاء النبی ۱۲۲/۷ تا ۱۲۴

تعالیٰ عنہ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

طلب علم حدیث وفقہ میں ذوق علمی کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک مرتبہ والد ماجد نے آپ کو پچاس ہزار درہم تجارت کیلئے دیئے تو تمام رقم طلب حدیث میں خرچ کر کے واپس آئے والد ماجد نے دراہم کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جس قدر حدیث کے دفتر لکھے تھے والد کے حضور پیش کر دیئے اور عرض کیا: میں نے ایسی تجارت کی ہے جس سے ہم دونوں کو جہان میں نفع حاصل ہوگا۔ والد ماجد بہت خوش ہوئے اور مزید تیس ہزار درہم عنایت کر کے فرمایا: جایئے علم حدیث وفقہ کی طلب میں خرچ کر کے اپنی تجارت کامل کر لیجئے۔(۸۸)

تجارت کا پیشہ والد سے وراثت میں ملا تھا، تجارت سے کافی آمدنی ہوتی تھی اور اکثر علم حدیث وفقہ کے طالبین پر خرچ فرماتے، کسی نے ان حضرات پر خرچ کی تخصیص سے متعلق پوچھا تو فرمایا:۔

قوم لهم فضل وصدق طلبوا الحديث فأحسنواالطلب للحديث لحاجة الناس اليهم احتاجوا ،فان تركنا هم ضاع علمهم وان اغناهم سوى العلم لامة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولاعلم بعدالنبوة افضل من العلم ۔(۸۹)

ان حضرات کو فضل علم اور صدق مقال کی دولت حاصل ہے، حدیث کی طلب میں ان حضرات نے جس سلیقہ سے کام لیا، انکی یہ کوششیں لوگوں کی ضرورت کے تحت تھیں، اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو یہ علم ضائع ہوجائیگا، اور اگر ان کو آسودہ حال رکھا جائے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کیلئے علم کی راہیں ہموار ہونگی، اور میں نبوت کے بعد اس علم سے بہتر کسی کو خیال نہیں کرتا۔

اسی سلسلہ کا ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب رومیوں کے مقابلہ میں جہاد کیلئے مصیصہ کی سرحدی چوکی کو جاتے ہوئے شہر رقہ سے گذرتے تو ایک نوجوان آپ سے کچھ احادیث پڑھ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ وہاں پہونچے تو وہ جوان ملنے نہیں آیا، لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا، معلوم ہوا کہ کسی کا اس پر کا قرض چڑھ گیا تھا، قرض خواہ نے نوجوان کو جیل میں ڈلوا دیا ہے۔

۸۸۔ انوار امام اعظم مصنفه مولانا محمد منشاتا بش قصوری، ۴۳

۸۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۱۶۰

یہ سنکر آپ خاموش ہوگئے، دوسرے دن اس قرضخواہ کے پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمہارا کتنا قرض فلاں پر رہ گیا ہے، بولا دس ہزار درہم۔اسی وقت آپ نے رقم ادا کردی اور رقہ سے تشریف لے گئے۔جوان جیل سے چھوٹ کر جب شہر آیا تو آپکی آمد کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ کل یہاں سے روانہ ہوگئے ہیں۔یہ جوان اسی وقت روانہ ہوا اور چند منزل بعد ملاقات ہوگئی، فرمایا: کہاں تھے؟ سارا واقعہ سنایا اور کہا خدا جانے میرے قرض کو کس نے ادا کیا جسکی وجہ سے مجھے رہائی مل گئی، فرمایا: خدا کا شکر ادا کرو، اللہ رب العزت نے کسی سے دلوادیا ہوگا۔اس جوان کو اس حسن سلوک کا پتہ اس وقت چلا جب آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے ساتھی اور دوست ہیں، امام اعظم قدس سرہ سے فقہ وحدیث کی تعلیم پائی، ایک دن آپکے تجارتی مشاغل دیکھ کر کچھ کہا تو آپ نے فرمایا:۔

لو لاك و اصحابك ماتجرت ۔(۹۰)

اگر آپ اور آپکے ساتھی محدثین وصوفیہ نہ ہوتے تو میں ہرگز تجارت نہ کرتا۔

غرضکہ علم حدیث کے طلبہ پر آپکی نوازشات عام تھیں۔

امام یحیی بن معین

فن رجال کے امام الائمہ یحی بن معین کے والد معین عظیم سرمایہ کے مالک تھے۔انتقال کے وقت انہوں نے دس لاکھ پچاس ہزار درہم صاحبزادے کیلئے چھوڑے۔اس زمانے کے لحاظ سے اتنی کثیر رقم کا اندازہ آپ خود کیجئے، لیکن آپ نے اس سرمایہ کو اپنے عیش وآرام میں خرچ نہ کیا، کسی شہر کا رئیس بنکر مرجانا انکو پسند نہیں تھا بلکہ یہ ساری دولت اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کے حصول اور موضوع روایات کو چھانٹ چھانٹ کر علیحدہ کرنے میں خرچ کرڈالی۔ نوبت بایں جا رسید کہ

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

فانفقه كله على الحديث حتى لم يبق له نعل يلبسه۔ (۹۱)

۹۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۱۶۰

۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۱۷۸

ساڑھے دس لاکھ درہم آپ نے علم حدیث کے حصول میں خرچ کردیئے ،آخر میں چپل تک باقی نہ رہی۔

امام حاکم نے آپ کے علم حدیث کونکھارنے کے تعلق سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ

امام احمد بن حنبل نے بیان فرمایا: ہم جس زمانہ میں صنعاء یمن میں حدیث پڑھنے کیلئے مشغول تھے اور میرے ساتھیوں میں یحی بن معین بھی تھے۔ایک دن میں نے دیکھا کہ آپ ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے ہیں۔کوئی شخص اگر سامنے آتا ہے تو اسکو چھپا لیتے ہیں، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس بن مالک کی طرف منسوب 'ابان' کی روایت سے جو جعلی مجموعہ پایا جاتا ہے اسکو نقل کررہے ہیں۔ میں نے کہا: تم ان غلط اور جھوٹی روایات کو نقل کرنے میں لگے ہو،اس وقت آپ نے جواب میں کہا:۔

میں اسی لئے تو لکھ رہا ہوں کہ انکو زبانی یاد کرلوں ، مجھے معلوم ہے کہ یہ سب موضوع روایات ہیں، میری غرض اس سے یہ ہے کہ آئندہ کوئی روایات میں 'ابان' کی جگہ کسی ثقہ راوی کا نام لیکر غلط فہمی پھیلانا چاہے گا تو میں اس راز کو فاش کردونگا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

میں نے دروغ گو راویوں سے ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا، اسکے بعد میں نے اپنا تنور گرم کیا اور نہایت عمدہ پکی ہوئی روٹیاں اس سے تیار ہوئیں۔(۹۲)

امام حفص بن غیاث

حضرت حفص بن غیاث مشہور فقیہ ومحدث ہیں ،امام اعظم قدس سرہ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں اور شرکاء تدوین فقہ میں سے ایک ہیں۔آپ امام اعظم سے مسانید امام میں بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔ یحیی بن معین ،علی بن مدینی یحی قطان اور امام احمد بن حنبل جیسے نقادان حدیث آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔صحاح کی احادیث کے راوی ہیں۔

امام ذہبی نے انکی سخاوت ودریادلی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

کان یقول : من لم یاکل من طعامی لااحدثہ۔(۹۳)

۹۲۔　معرفة علوم الحدیث للحاکم،　۶۰

۹۳۔　تذکرة الحفاظ للذہبی،　۲۷۴/۱

فرماتے تھے ۔ جو میرے یہاں کھانا نہ کھائے میں اس سے حدیث بیان نہیں کرتا یعنی گویا انکے یہاں علم حدیث حاصل کرنے کی یہ شرط تھی، حدیث پڑھنے والوں کیلئے دسترخوان بچھا رہتا۔

امام ہیاج بن بسطام

ایک محدث ھیاج بن بسطام ہیں، نہایت دلیروسخی تھے اور عظیم فقیہ بھی، زبان وبیان کے اعتبار سے فصاحت وبلاغت کے دریا بہاتے اور بغداد کی مجالس حدیث میں ایک ایک لاکھ لوگوں کا مجمع آپ سے سماعت کرتا۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں۔

لقد حدث بغداد فاجتمع عنده مائة الف يتعجبون من فصاحته۔ (۹۴)

بغداد میں حدیث بیان کرتے تو ایک لاکھ تک کا مجمع ہوتا اور آپ کی فصاحت پر لوگوں کو تعجب ہوتا۔

خطیب بغدادی نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

كان الهياج بن بسطام لايمكن لاحدان يسمع من حديثه حتى يطعم من طعامه ،كان له مائدة مبسوطة لاصحاب الحديث ، كل من يأتيه لايحدثه الا من يأكل من طعامه۔ (۹۵)

ہیاج بن بسطام سے لوگ اس وقت تک حدیث نہیں سن پاتے تھے جب تک انکے یہاں کھانا نہیں کھالیتے ۔ طالبان علم حدیث کیلئے انکا دسترخوان نہایت وسیع تھا، جو شخص حدیث کی سماعت کیلئے آتا پہلے کھانا کھاتا پھر حدیث سنتا تھا۔

امام لیث بن سعد

مصر کے مشہور امام جلیل لیث بن سعد جو علم میں امام مالک کے ہم پلہ سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ امام شافعی تو فرماتے:۔

الليث افقه من مالك الاان اصحابه لم يقوموا به۔ (۹۶)

۹۴۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۵۸/۶

۹۵۔ تاريخ بغداد للخطيب، ۸۳/۱۴

۹۶۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۶۱۰/۴

لیث بن سعد امام مالک سے زیادہ فقیہ ہیں مگرانکے تلامذہ نے انکے مسلک کی اشاعت نہیں کی۔

انکے حسن سلوک کا اعتراف انکے ہمعصروں نے کیا ہے، کہتے ہیں: انکی جاگیر کی سالانہ آمدنی پچیس تیس ہزار اشرفی تھی، اسکا بڑا حصہ محدثین اور طالبان علم حدیث وفقہ پرخرچ فرماتے، امام مالک کو سالانہ ایک ہزار اشرفیاں التزاما بھیجا کرتے تھے، بعض اوقات تو آپ نے پانچ ہزار اشرفیاں تک قرض کی ادائیگی کیلئے بھیجی ہیں۔

آپکے دستر خوان پر کھانے والے اہل علم اور طلبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

کان یطعم الناس فی الشتاء الهرائس بعسل النحل وسمن البقر ،وفی الصیف سویق اللوزبالسکر۔(۹۷)

سردیوں میں لوگوں کو ہریس کھلاتے جوشہد اور گائے کے گھی میں تیار کیا جاتا تھا، اورگرمیوں میں بادام کاستوشکر کے ساتھ کھلاتے تھے۔

امام معانی بن عمر

موصل کے امام حافظ الحدیث معافی بن عمران جلیل القدر فقیہ ہیں، امام ثوری کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، طلب علم میں ایک مدت تک سفر میں رہے، امام ابن مبارک اور امام وکیع کے شیوخ سے ہیں۔

امام ذہبی نے لکھا ہے کہ:۔

انکی ایک بڑی جاگیر تھی، اسکی آمدنی سے اپنے خرچ کی رقم نکال کر اپنے اصحاب اور تلامذہ کو باقی سب بھیج دیا کرتے تھے۔اورروزمرہ کا معمول تھا۔

کان المعافی لایأکل وحدہ ۔(۹۸)

کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے۔

یہ طریقہ ان حضرات کا تھا جوخود بھی شب وروز اشاعت علم حدیث میں لگے رہتے اور

۹۷۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۹/۳

۹۸۔ تهذیب التهذیب لا بن حجر، ٤٧٤/٥

ان لوگوں کی کفالت کرتے جنکی راہ میں مالی مشکلات اس علم کو حاصل کرنے سے مانع ہوسکتی تھیں۔ یاوہ لوگ جوعلمی مشاغل کی بناپر کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔رب کریم نے ان کیلئے غیب سے ایسے انتظام فرمادیئے تھے کہ وہ پورے طور پرعلم دین کی حفاظت کیلئے کمر بستہ رہتے۔

تدوین حدیث کیلئے محدثین نے جانکاہ مصائب برداشت کئے

دوسری طرف ایسی شخصیات کی بھی کمی نہ تھی جنہوں نے فقروفاقہ کی زندگی بسر کی، جانفشانیاں کیں، مصائب وآلام برداشت کئےلیکن اس انمول دولت کے حصول کیلئے ہر موقع پر خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا۔

امام ابوحاتم رازی

آپ علل حدیث کے امام ہیں، امام بخاری، امام ابوداؤد، امام نسائی اورامام ابن ماجہ کے شیوخ سے ہیں۔طلب حدیث میں اس وقت سفرشروع کیا جب ابھی سبزہ کا آغازنہیں ہوا تھا، مدتوں سفرمیں رہتے اور جب گھر آتے تو پھرسفرشروع کردیتے۔آپکے صاحبزادے بیان کرتے ہیں۔

سمعت ابی یقول : اول سنة خرجت فی طلب الحدیث اقمت سنین احسب ،ومشیت علی قدمی زیادة علی الف فرسخ فلما زاد علی الف فرسخ ترکته۔ (۹۹)

میرے والدفرماتے تھے،سب سے پہلی مرتبہ علم حدیث کے حصول میں نکلاتوچندسال سفرمیں رہا، پیدل تین ہزارمیل سے زائد چلا، جب زیادہ مسافت ہوئی تو میں نے شمار کرنا چھوڑدیا۔پیدل کتنی کتنی لمبی مسافتیں اس راہ میں آپ نے طے کیں اس کا اندازہ خودانکے بیان سے کیجئے۔

خرجت من البحرین الی مصر ماشیا الی الرملة ماشیا ، ثم الی طرطوس ولی عشرون سنة۔ (۱۰۰)

۹۹۔ تہذیب التہذیب لا بن حجر، ۲٤/۵

۱۰۰۔

بحرین سے مصر پیدل گیا، پھر رملہ سے طرطوس کا سفر پیدل ہی کیا اس وقت میری عمر بیس سال تھی۔

ایک سفر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میں اور میرے رفقاء جہاز سے اترے، خشکی پر پہونچنے کے بعد دیکھا تو زادراہ ختم ہو چکا تھا۔کیا کرتے ساحل سے پیادہ پا روانہ ہوئے۔تین دن تک چلتے رہے،اس درمیان کچھ نہ کھایا۔آخرایک ساتھی جوزیادہ سن رسیدہ اور ضعیف العمر تھے بے ہوش ہوکر گر پڑے،ہم نے انکو بہت ہلایا جھلایا لیکن کوئی حرکت نہیں تھی ۔ مجبوراً آگے بڑھے ،تھوڑی دور جاکر میں بھی چکرا کر گر گیا۔اب ایک ساتھی تنہا رہ گیا تھا،ساحل سمندر پر یہ سفر ہورہا تھا وہ آگے بڑھا تو دور سے سمندر میں ایک جہاز نظر آیا،اس نے کنارے کھڑے ہوکر اپنا رومال ہلانا شروع کیا، جہاز والے قریب آئے اور حال پوچھنا چاہا تو پیاس کی شدت سے وہ کچھ نہ بتاسکا۔پانی کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے پانی پلایا۔جب اسکے حواس بجا ہوئے تو ان کو میرے پاس لایا مجھے بھی پانی کے چھینٹے دیکر ہوش میں لایا گیا اور پانی پلایا، میرے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔(۱۰۱)

آپکے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:۔

سمعت ابی یقول : اقمت سنة اربع عشرة ومأتين بالبصره ثمانية اشهر قد كنت عزمت على ان اقيم سنة فانقطعت نفقتي فجعلت ابيع ثيابي شيأ بعد شئ حتى بقيت بلاشي،(۱۰۲)

میرے والد بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ۲۱۴ھ میں بصرہ میں قیام رہا،ارادہ تھا کہا ایک سال یہاں رہوں گا لیکن آٹھ ماہ بعد زادراہ ختم ہوگیا،اب میں نے ایک کپڑا فروخت کردیا پھر دوسرا اسی طرح فروخت کرتا رہا اور خرچ کرتا رہا یہاں تک کہ آخر میں کچھ باقی نہ رہا۔

امام ھیثم بن جمیل بغدادی

آپ عظیم محدث ہیں،امام مالک ،حافظ لیث بن سعد حماد بن سلمہ کے تلامذہ اورامام احمد بن حنبل کے شیوخ سے ہیں۔علم حدیث کی طلب میں شب وروز سرگرداں رہے۔ مالی

۱۰۱۔ تذكرة الحفاظ للذهبي، ۱۳۲/۲

۱۰۲۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۲٤/٥

پریشانیوں سے بھی دوچار ہوئے ،لکھا ہے۔

افلس الهيثم بن جميل فى طلب الحديث مرتين ۔(۱۰۳)

علم حدیث کی طلب میں ھیثم بن جمیل دومرتبہ افلاس کے شکار ہوئے۔سارامال ومتاع خرچ کرڈالا۔

امام ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن

آپ عظیم محدث ہیں تابعی مدنی ہیں ،حضرت انس بن مالک اورسائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں ،امام مالک ،امام شعبہ اورسفیان ثوری وسفیان بن عیینہ کے اساتذہ سے ہیں ،ربیعۃ الرائے سے مشہور ہیں۔فقہائے مدینہ میں سے ایک ہیں۔ امام مالک فرماتے تھے۔

ذهبت حلاوة الفقه منذمات ربيعة۔(۱۰٤)

جب سے ربیعہ کاوصال ہوافقہ کی حلاوت جاتی رہی۔

امام مالک ہی نے فرمایا:۔

علم حدیث میں کمال اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے کہ آدمی ناداری اورفقر کا مزہ چکھے۔

اسکی نظیر میرے استاذ ربیعہ کاواقعہ ہے کہ:۔

اسی علم حدیث کی تلاش وجستجو میں ان کاحال یہ ہوگیا تھا کہ آخر میں گھر کی چھت کی کڑیاں تک بیچ ڈالیں۔اوراس حال سے بھی گزرنا پڑا کہ مزبلہ جہاں آبادی کی خس وخاشاک ڈالا جاتا ہے وہاں سے منقی یا کھجوروں کے ٹکڑے چن کربھی کھاتے۔(۱۰۵)

امام محمد بن اسمعیل بخاری

امیرالمومنین فی الحدیث کوطلب حدیث میں کن حالات سے گذرنا پڑا،ایک واقعہ سنتے چلیں۔انکے ایک ساتھی عمر بن حفص بیان کرتے ہیں۔

بصرہ میں ہم امام بخاری کے ساتھ حدیث کی سماعت میں شریک تھے، چنددنوں کے

۱۰۳۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ٦٠/٦

۱۰٤۔ تهذيب الهذيب لا بن حجر، ١٥٣/٢

۱۰۵۔ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ١ /٩٧

بعد محسوس ہوا کہ بخاری کئی دن سے درس میں شریک نہیں ہوئے ،تلاش کرتے ہوئے انکی قیام گاہ پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک اندھیری کوٹھری میں پڑے ہیں اور ایسا لباس جسم پر نہیں کہ جسکو پہن کر باہر نکلیں ۔دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ جو کچھ اثاثہ تھا ختم ہوگیا اب لباس تیار کرنے کیلئے بھی کچھ نہیں ۔آخر ہم لوگوں نے مل کر رقم جمع کی اور خرید کر کپڑا لائے تب کہیں جاکر امام بخاری پڑھنے کیلئے نکلے۔

امام احمد بن حنبل

ایسا ہی واقعہ امام احمد بن حنبل کے تعلق سے مشہور ہے ،مکہ معظّمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس تعلیم حاصل کررہے تھے ،ایک دن خلاف معمول درس سے غائب رہے ،حال دریافت کرنے انکی فرودگاہ پر پہونچے ،دیکھا کہ اندر چھپے بیٹھے ہیں ۔معلوم ہوا کہ سارا کپڑا چوری ہوگیا اور رقم بھی پاس نہیں ۔واقعہ کے راوی علی بن الجہم کہتے تھے ،میں نے امام کی خدمت میں اشرفی پیش کی اور عرض کی ،چاہے بطور ھدیہ قبول فرمائیں یا بطور قرض ،آپ نے انکار کردیا ،تب میں نے کہا: معاوضہ لیکر میرے لئے کچھ کتابت ہی کردیجئے ،اس پر راضی ہوگئے۔

علی بن جہم نے بطور تبرک امام کے اس مخطوطہ کو رکھ چھوڑا تھا اور لوگوں کو دکھا کر واقعہ بیان کرتے تھے۔

ایک مرتبہ طلب حدیث میں یمن پہونچے ،آپکے استاذ عبدالرزاق یمنی بیان کرتے تھے ،جب میرے پاس درس میں آئے تو میں نے ان سے کہا: یمن کوئی کاروباری ملک نہیں ،پھر میں نے چند اشرفیاں پیش کیں لیکن لینے پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔

اسحاق بن راہویہ بھی آپکے شریک درس تھے ،وہ بیان کرتے ہیں ۔ازار بند بن بن کر آپ اپنی ضرورت پوری کیا کرتے تھے ،لوگوں نے پیش کش کی ،اصرار کیا لیکن ہمیشہ انکار کردیا۔ کہتے ہیں: جب کام سے فارغ ہوکر یمن سے چلنے لگے تو نانبائی کے کچھ روپے حضرت پر رہ گئے ۔جوتا پاؤں میں تھا اسی کو نانبائی کے حوالہ کردیا اور خود پیدل روانہ ہوگئے ،اونٹوں پر بار لادنے اور اتارنے والے مزدوروں میں قافلہ کے ساتھ شامل ہوگئے ،جو مزدوری ملتی وہی زادراہ کا کام دیتی تھی ۔(۱۰۶)

۱۰۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۳۷ ☆ تدوین حدیث، ۱۵۷

امام قاضی ابو یوسف

آپ عظیم محدث وفقیہ تھے، امام اعظم کے ارشد تلامذہ میں ہیں، فرماتے تھے۔

میرے ساتھ میں پڑھنے والوں کی یوں تو کافی جماعت تھی، لیکن جس بیچارے کے دل کی دباغت دہی سے کی گئی تھی نفع اسی نے اٹھایا۔

پھر خود ہی دل کی اس دباغت کا مطلب بیان کرتے کہ:۔

ابوالعباس سفاح کے ہاتھ خلافت کی باگ ڈور جب آئی اور کوفہ کے قریب ہی ہاشمیہ میں اس نے قیام اختیار کیا تو اس نے مدینہ منورہ سے اہل علم وفضل کو وہیں طلب کیا، میں نے اس موقع کو غنیمت خیال کیا اور ان حضرات کے پاس استفادے کیلئے حاضر ہونے لگا، میرے گھر کے لوگ میرے کھانے کا انتظام یہ کردیتے تھے کہ چند روٹیاں ٹھوک لی جاتی تھیں اور بندہ دہی کے ساتھ کھا کر صبح سویرے درس وافادہ کے حلقوں میں حاضر ہوجاتا۔ لیکن جو اس انتظام میں رہتے کہ انکے لئے ہریسہ یا عصیدہ تیار ہولے تب اسکا ناشتہ کرکے جائینگے، ظاہر ہے کہ ان کے وقت کا کافی حصہ اسی تیاری میں صرف ہوجاتا تھا، اسی لئے جو چیزیں مجھے معلوم ہوسکیں ان سے یہ عصیدہ اور ہریسہ والے لوگ محروم رہے۔(۱۰۷)

محدثین وفقہا کی اس جیسی جفاکشی وجانفشانی، فقروتنگدستی اور مالی قربانیوں سے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ یہاں سب کا استقصاء واستیعاب مقصود نہیں، بتانا صرف یہ ہے کہ ان حضرات نے کن صبر آزما مراحل سے گذر کر اس دینی متاع اور سرمایۂ مذہب وملت کی حفاظت فرمائی اسکا اندازہ ان چند واقعات سے لگانا مشکل نہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض ومقاصد سے بلندو بالا ہوکر دینی وملی خدمات انجام دیں۔ جذبۂ دینی سے سرشار لوگوں کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ انکے لیل ونہار اسی میں بسر ہوئے کہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کو دنیا کی طرف نہ لگا کر دین کی پاسبانی کیلئے وقف فرماتے، مکروفریب کا جال بچھانے والے لوگوں کی مخفی کارروائیوں کو طشت از بام کردکھاتے اور سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی حفاظت اور موضوع ومن گڑھت روایات سے صیانت کیلئے کوئی دقیقہ فروگذشت نہ کرتے۔ انہوں نے اپنی دنیا کو نہایت پاکیزہ اصول پر استوار کیا تھا اور دنیا کے غلط رسم ورواج سے بہت دور رہکر اپنی نیک نیتی

۱۰۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۹۷ ☆ تدوین حدیث، ۱۵۵

کے آثار آنے والوں کی رہنمائی کیلئے چھوڑ گئے ۔یہ حضرات مذہب وملت کے عظیم ستون اور منارۂ نور تھے جو اپنے علم وفضل ، زہدوتقوی ،صبروتوکل اور قناعت وسیر چشمی سے امت مسلمہ کی رہنمائی کے خواہاں رہتے ،حکام وقت کی ہرزہ سرائیاں بھی انکے عزم وحوصلہ اور حق گوئی و بے باکی کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔

فقیہ یزید بن ابی حبیب

مصر کے فقیہ یزید بن ابی حبیب علم وفضل اور دیانت و تقوی میں مشہور تھے، پورے مصر میں انکے حزم واتقاء کے ڈنکے بجتے تھے،حکومت وقت انکے تابع فرمان رہتی ۔حکومت کی گدی پر جب کوئی نیا حکمراں بیٹھتا اور بیعت لینا چاہتا تو لوگ بیک زبان کہتے کہ یزید بن ابی حبیب اور عبداللہ بن ابی جعفر جو کہیں گے ہم وہ کرینگے۔

لیث بن سعد جنکا ذکر گذرا فرماتے تھے۔

هما جوهر تاالبلاء كانت البيعة اذاجاء ت للخليفة هما اول من يبايع ـ(۱۰۸)

یہ دونوں حضرات ملک مصر کے تابناک جوہر تھے،خلیفہ کیلئے بیعت لی جاتی تو یہ ہی دونوں پہلے بیعت کرتے تھے۔

یہ ہی لیث کہتے ہیں۔

يزيد عالمناويزيد سيدنا ـ(۱۰۹)

یزید ہمارے ملک کے عالم ہیں اور یزید ہمارے پیشوا ہیں۔

ایک دفعہ آپ بیمار ہوئے اس زمانہ میں بنی امیہ کی حکومت کی طرف سے مصر کا جوعرب گورنر تھا اسکا نام حوثرہ بن سہل تھا،عوام کے قلوب میں جوان کا مقام تھا اسکو دیکھتے ہوئے اس نے ضروری خیال کیا کہ عیادت کیلئے خود جائے ،آیا،اس وقت یزید بیٹھے ہوئے تھے،مزاج پرسی کے بعد اس نے ایک مسئلہ پوچھا،کیا کھٹمل کا خون کپڑے میں لگا ہو تو نماز ہو جائیگی؟ یزید نے حوثرہ کے اس سوال کو سنکر منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا۔

حوثرہ جواب کا انتظار کر کے جب جانے کیلئے کھڑا ہوا تب آپ نے اسکی طرف دیکھتے

۱۰۸ـ تذكرة الحفاظ للذهبى، ۱۲۲/۱

۱۰۹ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۲۰۱/٦

تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۹/۳

ہوئے فرمایا:۔

تقتل كل يوم خلقا و تسالني عن دم ۔

روزانہ خلق خدا کو قتل کرتا ہے اور مجھ سے کھٹمل کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے۔

حوثرہ نے تلملا دینے والا جملہ سنا لیکن کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی اور چپ چلا گیا۔

امام طاؤس بن کیسان

آپ اکابر تابعین سے ہیں، عبادلہ اربعہ، ابوہریرہ، ام المومنین عائشہ صدیقہ وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ امام زہری، وہب بن منبہ، عمرو بن دینار، اور مجاہد جیسے اساطین ملت آپکے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں ۔حضرت ابن عباس فرماتے تھے : میں انکو اہل جنت سے جانتا ہوں ۔حضرت ابن حبان نے فرمایا، آپ یمنی باشندگان میں عابد وزاہد لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ چالیس حج کئے اور مستجاب الداعوت تھے۔(۱۱۰)

بنوامیہ کی حکومت کی طرف سے ان دنوں حجاج بن یوسف کا بھائی محمد بن یوسف یمن کا گورنر تھا، ایک مرتبہ کسی وجہ سے یمنی عالم وہب بن منبہ کے ساتھ اسکے یہاں پہونچے، زمانہ سردیوں کا تھا، سخت سردی پڑ رہی تھی ۔آپکے لئے کرسی منگوائی گئی، سردی کا خیال کرتے ہوئے اس نے دوشالہ منگوا کر آپکو اڑھا دیا۔ طاؤس منہ سے تو کچھ نہ بولے لیکن یوں کیا کہ

لم يزل يحرك كتفيه حتى القى عنه ۔

دونوں مونڈھوں کو مسلسل ہلاتے رہے حتی کہ دوشالہ کندھوں سے گر گیا۔

ابن یوسف آپکے اس طرز کو دیکھ رہا تھا اور دل میں آگ بگولہ ہو رہا تھا، لیکن آپکی عوامی مقبولیت کے پیش نظر کچھ کہہ بھی نہ سکا۔ جب یہ دونوں حضرات باہر آئے تو وہب نے کہا: آج تو آپ نے غضب ہی کر دیا، حضرت اگر اس دوشالہ کو لے لیتے اور باہر آکر فروخت کر کے اسکی رقم غرباء میں خیرات کر دیتے تو بلا وجہ اسکے غضب میں اشتعال بھی پیدا نہ ہوتا اور غریبوں کا بھی کچھ بھلا ہو جاتا۔

آپ نے فرمایا: اگر میرے اس فعل کو لوگ تقلیدی نمونہ سمجھ کر عمل کرتے تو شاید میں ایسا ہی کرتا ،لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں صرف لینے کی حد تک ہی لوگ دلیل نہ بنالیں ۔(۱۱۱)

۱۱۰۔ تهذيب التهذيب لا بن حجر، ۹/۳

۱۱۱۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد ۳۹۵/۵

جرأت وحق گوئی اور استغناء و بے نیازی کی یہ مثالیں اس بات کو واضح کر رہی ہیں کہ محدثین وفقہاء نے کسی حاکم وقت کے دربار کی کاسہ لیسی اختیار نہ کر کے صرف اپنے رب کریم کی عنایت کردہ حلال روزی پر قناعت کی اور حق بات کہنے میں کسی سے کبھی مرعوب نہ ہوئے،

وہ سلاطین اسلام جنہوں نے علم حدیث کی تدوین میں محدثین کی بھرپور اعانت کی

جن سلاطین اسلام نے سرمایۂ علم وفن کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا اور انکے علمی وقار کی قدر کرتے ہوئے ان سے دین ومذہب کی حفاظت اور علوم حدیث وسنت کی ترویج واشاعت میں حکومتی سطح پر حصہ لینے کی پیش کش کی تو پھران چیزوں کو یہ حضرات سراہتے اور تائید غیبی منصور فرماتے تھے۔

امام زہری حکومت اور خلفاء کے دربار سے متعلق اسی طور پر ہوئے اور آخرکار علم حدیث کی تدوین میں باقاعدہ شریک رہے، اپنا واقعہ یوں بیان کرتے تھے۔

مروانیوں کے پہلے خلیفہ عبدالملک بن مراون کا ابتدائی دور حکومت مدینہ منورہ کے لوگوں کیلئے انتہائی فقروفاقہ اور آلام ومصائب کا زمانہ تھا۔واقعہ حرہ کے جرم میں باشندگان مدینہ کو مجرم ٹھرایا گیا اور حکومت نے زندگی کی سہولتوں کی ساری راہیں بند کردی تھیں۔

آپ کے والد مسلم بن شہاب کا شمار بھی بڑے مجرموں میں تھالہذا آپکے گھر کی حالت اور زیادہ زبوں تھی، آخرکار معاشی مشکلات سے تنگ آکر آپ نے سفر کا ارادہ کیا کہ گھر سے نکل کر باہر قسمت آزمائی کریں۔

مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر سیدھے دارالسلطنت دمشق پہونچے، یہاں بھی کسی سے جان پہچان نہ تھی، کسی جگہ سازوسامان رکھ کر جامع مسجد پہونچے، مسجد میں مختلف علمی حلقے قائم تھے، ایک بڑے حلقہ میں جا کر بیٹھ گئے۔

فرماتے ہیں: اتنے میں ایک بھاری بھرکم بارعب اور وجیہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور ہمارے حلقہ کی طرف اس نے رخ کیا، جب قریب آیا تو لوگوں میں کچھ جنبش ہوئی اور خوش آمدید کہتے ہوئے بیٹھنے کی جگہ دی گئی۔

بیٹھتے ہی کہنا شروع کیا، آج امیرالمومنین عبدالملک کے پاس ایک خط آیا ہے اور اس

میں ایسے مسئلہ کا ذکر ہے جس کی وجہ سے وہ اتنے متردد ہیں شاید خلافت کے بعد اس قسم کی الجھن میں وہ کبھی مبتلا نہ ہوئے ہونگے۔ مسئلہ ام ولد سے متعلق تھا اور آل زبیر میں اس بنیاد پر کوئی نزاع تھا جس میں فیصلہ ہونا تھا۔

عبدالملک جسکی زندگی کا کافی حصہ طلب علم میں گزرا تھا، اس قسم کے مسائل میں اپنی معلومات سے کافی مدد لیا کرتا تھا، مگر اس مسئلہ میں اسے پوری بات یاد نہیں رہی تھی کچھ یاد تھی اور کچھ بھول گیا تھا۔ چاہتا تھا کہ کسی کے پاس اس مسئلہ کا صحیح علم ہو تو اس سے استفادہ کیا جائے اور اس چیز نے اسکو سخت دماغی تشویش میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس کے دربار میں اہل علم کا جو گروہ تھا کوئی اسکی تشفی نہ کر سکا تھا۔ مسجد میں یہ صاحب جو آئے تھے عبدالملک کے معتمد خاص قبیصہ بن ذویب تھے۔

یہاں آنے کا مقصد خاص یہ ہی تھا کہ شاید خلیفہ کی اس حدیث کا کسی کے پاس پتہ چلے۔ امام زہری نے سننے کے بعد کہا: اس حدیث کے متعلق میرے پاس کافی معلومات ہیں۔ قبیصہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور اسی وقت زہری کو حلقہ سے اٹھا کر ساتھ لئے ہوئے شاہی دربار میں پہونچے، خلیفہ کو بشارت سنائی کہ جس چیز کی آپ کو تلاش تھی وہ مل گئی ہے۔ پھر زہری کو پیش کرتے ہوئے کہا: ان سے پوچھئے، حدیث اور اسکی متعلقہ معلومات آپ کے سامنے بیان کرینگے۔ عبدالملک نے وہ حدیث سعید بن مسیّب سے اپنے دور طالب علمی میں سنی تھی۔ امام زہری نے فرمایا: میں بھی اس حدیث کو ان ہی سے روایت کرتا ہوں۔ پھر پوری حدیث اور اسکی تفصیلات کو آپ نے عبدالملک کے سامنے بیان کر دیا۔ خلیفہ کو اپنی تمام بھولی ہوئی باتیں یاد آتی چلی گئیں۔ (۱۱۲)

امام زہری کو اس واقعہ سے خلیفہ کے دربار میں نہایت عزت اور قدر و منزلت حاصل ہوئی، آپ نے بنوامیہ کے چھ خلفاء کا زمانہ پایا اور ہر ایک کے زمانہ میں آپ معزز رہے، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد پاک کے بارے میں تو آپ پڑھ ہی چکے کہ تدوین حدیث کا عظیم کارنامہ آپکے ہاتھوں سے امام زہری کے ذریعہ انجام پایا۔

غرضکہ اس دور میں محدثین وفقہاء نے اپنے خلوص و ایثار سے علم حدیث کی حفاظت

۱۱۲۔ تدوین دیچ، ۹۶

فرمائی تو ارباب حکومت نے بھی بہت سے علماء وحفاظ کی خدمات کو سراہتے ہوئے انکی کفالت کی ذمہ داری قبول کی اوراس طرح وضع حدیث کے فتنہ کی سرکوبی میں ان لوگوں نے بھی کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چندواقعات سے اس رخ کی تصویر بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

یہ ہی عبدالملک بن مروان ہے جسکا علم حدیث سے شغف آپ گذشتہ واقعہ سے سمجھ سکتے ہیں کہ کتنا تھا، ایک مرتبہ اپنے منبر سے اعلان کیا۔

قد سالت علینا احادیث من قبل هذاالمشرق لانعرفها ۔(۱۱۳)

اس مشرق کی طرف سے ایسی حدیثیں بہ بہ کہ ہماری طرف آرہی، ہیں جنہیں ہم نہیں پہچانتے۔

اسی عبدالملک بن مروان نے ایک موقع پر حارث بن سعید کذاب کو اس لئے دار پر کھینچا کہ وہ حدیثیں وضع کرتا تھا۔

اسکے بیٹے ہشام نے غیلان دمشقی کو اسی لئے قتل کرایا کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے غلط حدیثیں عوام میں پھیلاتا اور دین میں رخنہ اندازیاں کرتا تھا۔

خالد بن عبداللہ قسری مشہور گورنر نے بیان بن زریق کو محض وضع حدیث کے جرم میں قتل کرایا۔

اسی طرح خلفائے بنوعباس میں ابوجعفر منصور نے محمد بن سعید کو سولی دی جسکا جرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کرنا تھا۔ اسکے ساتھ حکام وقت اور قاضی شرع بھی سخت چوکنے رہتے تھے، بصرہ کے حاکم محمد بن سلیمان نے عبدالکریم بن ابی العوجاء مشہور وضاع حدیث کو قتل کرادیا۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:۔

اسمعیل بن اسحق القاضی ضرب الهیثم بن سهل علی تحدیثه عن حماد بن زید وانکر علیه ذلك ۔(۱۱٤)

قاضی بن اسمعیل بن اسحاق نے ایک شخص ہیثم بن سہل کو محض اس لئے پٹوایا کہ یہ حماد

۱۱۳۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۱۷۳/۵

۱۱٤۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۱/۱٤

بن زید کے حوالے سے احادیث بیان کرتا تھا جب کہ قاضی اسمعیل اس کو غلط خیال کرتے تھے، خلفائے بنو عباس کے مشہور و معروف خلیفۂ ہارون الرشید کے پاس ایک جعلی حدیثوں کے بنانے کا مجرم زندیق پیش کیا گیا۔ مجرم نے کہا: امیر المؤمنین! میرے قتل کا حکم آپ کس وجہ سے دے رہے ہیں؟ ہارون رشید نے کہا: کہ اللہ کے بندوں کو تیرے فتنوں سے محفوظ کرنے کیلئے۔ اس پر زندیق نے کہا: میرے قتل سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ

این انت من الف حدیث وضعتها علی رسول اللهصلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلها مافیها حرف نطق به ۔(۱۱۵)

ان ایک ہزار حدیثوں کو کیا کریں گے جنکو میں بنا کر لوگوں میں پیش کر چکا ہوں جب کہ ان میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس کی نسبت حضور کی طرف درست ہو۔

اسکا مطلب یہ تھا کہ ایک ہزار حدیثیں وضع کر کے لوگوں میں انکی تشہیر کر چکا ہوں، تو مجھے قتل بھی کر دو گے تو کیا ہوگا، میرا بویا ہوا بیج تو حدیثوں کی شکل میں مسلمانوں میں موجود رہے گا جس سے وہ گمراہ ہوتے رہیں گے۔ خلیفہ ہارون رشید نے اس مردود سے کہا تھا۔

این انت یاعدوالله من ابی اسحاق الفزاری ، وعبدالله بن المبارك ینخلانها فیخرجانها حرفاحرفا۔(۱۱٦)

اے دشمن خدا! تو کس خیال میں ہے، امام ابو اسحاق فزاری، امام عبداللہ بن مبارک ان تمام حدیثوں کو چھلنی میں چھانیں گے اور تیری تمام جعلی حدیثوں کو نکال کر پھینک دینگے۔

اس سے صاف واضح ہے کہ علماء و محدثین کے ساتھ امراء اسلام نے بھی احادیث کی تدوین وحفاظت میں اہم رول ادا کیا کہ اس علم میں رخنہ اندازی کرنے والوں کو راستہ سے صاف کیا اور ان سخت سزاؤں سے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اس غلط نسبت کی حرکت سے باز آئیں۔

یہ تمام تفصیلات پڑھنے کے بعد گولڈزیہر مستشرق کے مفروضہ کو پھر دوبارہ پڑھئے جسکو ہم نے شروع مضمون میں پیش کیا تھا۔ وہ کہتا ہے۔

اسی طرح اموی دور میں جب امویوں اور علمائے صالحین کے درمیان نزاع نے

۱۱۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۲۵٤

۱۱٦۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/ ۲۵٤

شدت اختیار کی تو احادیث گڑھنے کا کام ہیبت ناک سرعت سے مکمل ہوا، فسق وارتداد کا مقابلہ کرنے کیلئے علماء نے ایسی احادیث گڑھنا شروع کردیں جو اس مقصد میں انکی مدد کرسکتی تھیں، اسی زمانہ میں اموی حکومت نے بھی علماء کے مقابلہ میں یہ کام شروع کردیا۔ وہ خود بھی احادیث گڑھتی اور لوگوں کو بھی گڑھنے کی دعوت دیتی جو حکومتی نقطۂ نظر کے موافق ہوں۔ حکومت نے بعض ایسے علماء کی پشت پناہی بھی کی جو احادیث گڑھنے میں حکومت کا ساتھ دیتے تھے۔(۱۱۷)

قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اہل اسلام کی تاریخ کو کس طرح مسخ کرکے پیش کیا گیا ہے اور احادیث طیبہ کو یکسر غیر معتبر قرار دینے کی کیسی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔

ہم نے تدوین حدیث اور مدونین کے عظیم کارناموں کی روداد اسی لئے پیش کی ہے کہ اہل اسلام ہرگز منکرین کے دھوکے میں نہ آئیں اور اپنے اسلاف کی ان جانباز کوششوں کی قدر کرتے ہوئے اپنے دینی سرمایہ کو دل وجان سے زیادہ عزیز رکھیں اور سلف صالحین کی روش کو اپنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں، کیونکہ اس علم کی حفاظت کیلئے ہمارے اسلاف نے پوری پوری زندگی اطراف عالم کی جادہ پیمائی کی ہے تب کہیں جاکر ہمیں یہ مستند ذخیرہ فراہم ہوسکا ہے، جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔

ذیل میں حفاظت حدیث اور تدوین علم حدیث کی کوششوں کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آنے والی کتب کی تفصیل مختلف ادوار میں ملاحظہ فرمائیں۔

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶

✶✺✶✺✶✺✶✺✶

۱۱۷۔ ضیاء النبی ۱۹/۷
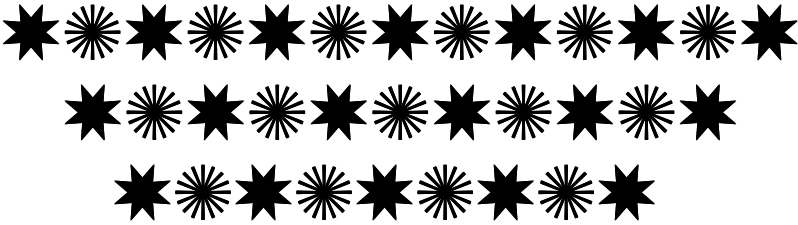
صحائف صحابہ کرام

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مرویات کے مجموعوں اور صحیفوں کا ذکر گذشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ دراصل یہ ہی اس موضوع پر پہلی کوششیں ہیں جنکو بعد کے علماء کرام ومحدثین عظام نے اساسی حیثیت دی۔ لہذا صحابہ کرام کے صحائف کی اجمالی فہرست یوں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے صحیفے۔ آپکی مرویات کو مندرجہ حضرات نے جمع کیا۔

☆ حضرت عروہ بن زبیر بن العوام۔ (ام المومنین کے بھانجے)

☆ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ (ام المومنین کی تلمیذہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے بھانجے)

☆ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔ ام امومنین کے بھتیجے،

۲۔ حضرت ابوہریرہ کے صحیفے۔ مندرجہ ذیل حضرات نے آپکی مرویات کو جمع کیا۔

☆ حضرت بشیر بن نھیک

☆ حضرت حسن بن عمرو بن امیہ

☆ حضرت ھمام بن منبہ

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے صحیفے۔ آپکی مرویات مندرجہ ذیل حضرات کے ذریعہ محفوظ ہوئیں۔

☆ حضرت نافع مولی عبداللہ بن عمر

☆ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر

☆ حضرت مجاہد

☆ حضرت سعید بن جبیر

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ کے صحیفے۔ آپکی مرویات حسب ذیل حضرات نے جمع کیں۔

☆ حضرت اسمعیل بن عبدالکریم

☆ حضرت سلیمان یشکری

☆ حضرت مجاہد

☆ حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے صحیفے۔مندرجہ ذیل حضرات نے روایت کئے۔

☆ حضرت سعید بن جبیر تلمیذ خاص

☆ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس

☆ خود آپ نے بھی کثیر صحائف رقم فرمائے

٦۔ حضرت ابوسعید خدری کی مرویات کی حفاظت مندرجہ ذیل حضرات کے ذریعہ ہوئی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس

☆ حضرت نافع

☆ حضرت عطاء بن ابی رباح

☆ حضرت جابر بن عبداللہ

☆ حضرت مجاہد

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے صحائف، بایں معنی انکو صحابہ کرام میں امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی لکھنے کا اہتمام کررکھا تھا۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرویات کی حفاظت حضرت علقمہ کے ذریعہ ہوئی۔

۹۔ صحائف حضرت انس بن مالک متوفی ۹۳ھ

۱۰۔ صحائف حضرت سعد بن عبادہ متوفی ۱۵ھ

۱۱۔ صحائف حضرت زید بن ثابت

۱۲۔ صحیفہ امیر المومنین حضرت علی مرتضی

۱۳۔ صحیفہ حضرت سمرہ بن جندب

۱۴۔ صحیفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ

۱۵۔ صحیفہ براء بن عازب

۱٦۔ صحیفہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی

۱۷۔　صحیفہ حضرت امام حسن مجتبی

۱۸۔　حضرت امیر معاویہ

۱۹۔　حضرت ثوبان

۲۰۔　حضرت ابوامامہ باہلی

ان تینوں حضرات کی مرویات انکے شاگرد خالد بن معدان نے جمع کی تھیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قرن اول۔ مولفات تابعین

۱۔	کتب امام عامر بن شرحبیل شعبی	متوفی ۱۰۳ھ
۲۔	کتب حارث بن عبداللہ اعور	متوفی ۶۵ھ
۳۔	کتب ابی قلابہ عبداللہ بن زید بصری	متوفی ۱۰۴ھ
۴۔	کتب عبیدہ بن عمرو سلمانی	متوفی ۷۲ھ
۵۔	کتب عروہ بن زبیر	متوفی ۹۳ھ
۶۔	کتب عکرمہ مولیٰ ابن عباس	متوفی ۱۰۵ھ
۷۔	کتب عبدالرحمٰن بن عائذ	متوفی ۸۰ھ
۸۔	کتب ابراہیم بن مسلم	متوفی ۱۳۰ھ
۹۔	کتب ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری	متوفی ۱۱۷ھ
۱۰۔	کتب محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری	متوفی ۱۲۳ھ
۱۱۔	کتب حسن بن یسار	متوفی ۱۱۰ھ
۱۲۔	کتب سلیمان بن مہران اعمش	متوفی ۱۴۷ھ
۱۳۔	کتب عبداللہ بن ذکوان قرشی	متوفی ۱۱۵ھ
۱۴۔	کتب علاء الدین بن عبدالرحمٰن	متوفی ۱۳۹ھ
۱۵۔	کتب قتادہ بن دعامہ سدوسی	متوفی ۱۱۷ھ
۱۶۔	کتب موسیٰ بن عقبہ	متوفی ۱۴۱ھ
۱۷۔	کتب وہب بن منبہ	متوفی ۱۱۴ھ

۱۸۔ کتاب رجاء بن حیاۃ متوفی ۱۲۴ھ

۱۹۔ کتاب سلیمان بن یسار

۲۰۔ کتاب امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی متوفی ۱۵۰ھ

یہ کتاب الآثار کے نام سے مشہور ہے اور صاحبین یعنی امام ابی یوسف اور امام محمد کی روایت کی وجہ سے ان کی تالیف سمجھی جاتی ہے

۲۱۔ صحائف عبدالرحمٰن بن ہرمز متوفی ۱۱۷ھ

تابعین کے عہد میں تدوین حدیث باضابطہ طور پر عمل میں آئی اور اس دور کی تالیفی خدمات میں امام زہری اور امام ابوبکر بن حزم کا نام نمایاں حیثیت کا حامل رہا ہے۔ پھر باقاعدہ ابواب فقہیہ پر مرتب کر کے پیش کرنے والے سب سے پہلے امام اعظم ہیں جنہوں نے چالیس ہزار احادیث میں سے صحیح اور معمول بہا روایات کا انتخاب فرما کر ایک مستقل تصنیف پیش فرمائی۔

احوال المصنفین میں ہے:۔

امام اعظم ابوحنیفہ سے پہلے حدیث نبوی کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے ان کی ترتیب فنی نہ تھی، بلکہ انکے جامعین نے کیف ما اتفق جو حدیثیں انکو یاد تھیں انہیں قلم بند کر دیا تھا۔ امام شعبی نے بیشک بعض مضامین کی حدیثیں ایک ہی باب کے تحت لکھی تھیں لیکن وہ پہلی کوشش تھی جو غالبا چند ابواب سے آگے نہ بڑھ سکی، احادیث کو کتب وابواب پر پوری طرح مرتب کرنے کا کام ابھی باقی تھا جسکو امام اعظم ابوحنیفہ نے کتاب الآثار تصنیف کر کے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل فرما دیا اور بعد کے ائمہ کیلئے ترتیب ومقبولیت کا ایک عمدہ نمونہ قائم کیا۔

ممکن ہے کہ کچھ لوگ کتاب الآثار کو احادیث صحیحہ کا اولین مجموعہ بتانے پر چونکیں، کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ صحیح بخاری سے پہلے احادیث صحیحہ کی کوئی کتاب مدون نہیں تھی، مگر یہ بڑی غلط فہمی ہے، اس واسطے کہ علامہ مغلطائی کے نزدیک اس بارے میں اولیت کا شرف امام مالک کو حاصل ہے۔ حافظ سیوطی تنویر الحوالک میں لکھتے ہیں کہ:۔

حافظ مغلطائی نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس نے صحیح تصنیف کی وہ امام مالک ہیں۔

اورکتاب الآثار موطا سے بھی پہلے کی ہے جس سے خود موطا کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے۔
چنانچہ حافظ سیوطی تبیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

امام ابوحنیفہ کے ان خصوصی مناقب میں سے کہ جن میں وہ متفرق ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اسکی ابواب پر ترتیب کی، پھر امام مالک بن انس نے موطا کی ترتیب میں انہیں کی پیروی کی، اور اس بارے میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں۔(۱۱۸)

قرن ثانی۔مولفات تبع تابعین

۱۔ کتب عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج مکی متوفی ۱۵۰ھ
۲۔ کتب ابراہیم بن طہمان خراسانی متوفی ۱۶۳ھ
۳۔ کتب اسرائیل بن یونس سبیعی متوفی ۱۶۰ھ
۴۔ کتب اہراہیم بن سعد متوفی ۱۸۴ھ
۵۔ کتاب ابن اسحاق مدنی متوفی ۱۵۱ھ
۶۔ کتاب ربیع بن صبیح بصری متوفی ۱۶۰ھ
۷۔ کتاب سعید بن ابی عروبہ بصری متوفی ۱۵۶ھ
۸۔ کتاب حماد بن سلمہ بصری متوفی ۱۶۷ھ
۹۔ کتاب سفیان ثوری کوفی متوفی ۱۶۱ھ
۱۰۔ کتاب عبدالرحمٰن بن عمرو امام اوزاعی شامی متوفی ۱۵۸ھ
۱۱۔ کتاب ہشم بن بشیر واسطی متوفی ۱۸۳ھ
۱۲۔ کتاب عمر بن راشد یمنی متوفی ۱۵۳ھ
۱۳۔ کتاب جریر بن عبدالحمید متوفی ۱۸۸ھ
۱۴۔ کتاب عبداللہ بن مبارک خراسانی متوفی ۱۸۱ھ
۱۵۔ مصنف عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ
۱۶۔ مصنف لیث بن سعد متوفی ۱۷۵ھ

۱۷۔	مصنف سفیان بن عیینہ	متوفی ۱۹۸ھ
۱۸۔	مصنف اسمعیل بن عیاش	متوفی ۱۸۱ھ
۱۹۔	مصنف شعبہ بن حجاج	متوفی ۱۶۰ھ
۲۰۔	موطا امام مالک مدنی	متوفی ۱۷۹ھ
۲۱۔	موطا محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب	متوفی ۱۵۸ھ
۲۲۔	مسند امام شافعی	متوفی ۲۰۸ھ
۲۳۔	مسند ابوداؤد طیاسی	متوفی ۲۰۴ھ
۲۴۔	مسند ابوبکر عبداللہ بن زبیر قرشی حمیدی	متوفی ۲۱۹ھ
۲۵۔	موطا امام مالک	متوفی ۱۸۹ھ
۲۶۔	کتاب الزہد عبداللہ بن مبارک	متوفی ۱۱۸ھ
۲۷۔	کتاب الحجۃ امام محمد	متوفی ۱۸۹ھ
۲۸۔	کتاب المشیخہ امام محمد	متوفی ۱۸۹ھ

قرن ثالث کی بعض تصانیف

الجامع الصحیح محمد بن اسمعیل بخاری	متوفی ۲۵۱ھ
الصحیح مسلم بن الحجاج قشیری	متوفی ۲۶۱ھ
السنن ابوداؤد	متوفی ۲۷۵ھ
السنن نسائی	متوفی ۳۰۳ھ
السنن ابن ماجہ	متوفی ۲۷۳ھ
الجامع ترمذی	متوفی ۲۷۰ھ
مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ	متوفی ۲۳۵ھ
مصنف عثمان بن ابی شیبہ کوفی	متوفی ۲۳۹ھ
مسند کبیر بقی بن مخلد قرطبی	متوفی ۲۷۶ھ
مسند کبیر حسن بن سفیان	متوفی ۳۰۳ھ

مسند کبیر یعقوب بن شیبہ بصری	متوفی ۲۶۲ھ
مسند کبیر محمد بن اسمعیل بخاری	متوفی ۲۵۱ھ
مسند ابی اسحاق ابراہیم عسکری	متوفی ۲۸۲ھ
مسند امام احمد بن حنبل	متوفی ۲۴۱ھ
مسند عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی	متوفی ۲۰۵ھ
مسند حارث بن محمد تیمی	متوفی ۲۸۲ھ
مسند محمد بن یحیٰ عدنی	متوفی ۲۴۳ھ
مسند محمد بن مہدی	متوفی ۲۷۲ھ
مسند علی بن مدینی	متوفی ۲۳۴ھ
مسند عبیداللہ بن موسی	متوفی ۲۱۳ھ
مسند عبداللہ بن حمیدی	متوفی ۲۴۹ھ
مسند ابی یعلی موصلی	متوفی ۳۰۷ھ
مسند احمد بن عمرو شیبانی	متوفی ۲۸۷ھ
مسند مسدد بن مسرہد	متوفی ۲۲۸ھ
مسند ابی بکر حمیدی مکی	متوفی ۲۱۹ھ
مسند احمد بن حازم	متوفی ۲۷۶ھ
تہذیب الآثار محمد بن جریر طبری	متوفی ۳۱۰ھ
منتقی ابن جارود	متوفی ۳۰۷ھ
مسند الابزار	متوفی ۲۹۲ھ
مسند اسحاق بن راہویہ	متوفی ۲۳۸ھ
مسند معلل ابوبکر بزار	متوفی ۲۹۲ھ

قرن رابع کی تصانیف

المعجم الصغیر سلمان بن احمد طبرانی	۳۶۰
المعجم الاوسط سلمان بن احمد طبرانی	۳۶۰
المعجم الکبیر سلمان بن احمد طبرانی	۳۶۰
صحیح ابن حبان ابوحاتم محمد بن حبانی	۳۵۴
صحیح ابن خزیمہ محمد بن اسحاق	۳۱۶
صحیح المنتقی سعید بن عثمان اسکن	۳۵۳
شرح مشکل الآثار ابوجعفر احمد بن طحاوی	۳۲۱
شرح معانی الآثار ابوجعفر احمد بن طحاوی	۳۲۱
المنتقی قاسم بن اصبغ اندلسی	۳۴۰
مسند ابن جمیع محمد بن احمد	۴۰۲
مسند خوارزمی	۴۳۵
مسند شاش ابوسعید ھثیم بن کلیب	۳۳۵
مسند صغار احمد بن عبید صغار	۳۵۲
مسند سنجری ابواسحاق وعلج	۳۵۱
مسند محمد بن اسحاق	۳۱۳
مسند ابن نصر رازی	۳۸۵
مسند ابوعلی حسین بن محمد یاسر حبسی	۳۶۵
مسند ابن شاہین ابوحفص عمر احمد بن بغدادی	۳۸۵
سنن ابوالحسن علی دار قطنی	۳۸۵
سنن ابوبکر احمد بن سلیمان النجار	۳۴۸
سنن ابن شاہین	۳۸۵
سنن صفار	۳۵۲
سنن ابن لال ابوبکر احمد بن علی	۳۹۸

کتاب	سن
سنن لالکائی ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن	۴۱۸
السنن الکبری احمد بن حسین بیہقی	۴۵۸
السنن الصغری احمد بن حسین بیہقی	۴۵۸
مستدرک علی الصحیحین ابوالحسن علی بن عمرو دار قطنی	۳۸۵
مستدرک ابوعبداللہ حاکم	۴۰۵
مستخرج ابوعلی حسین بن محمد ماسرجسی	۳۶۵
مستخرج اسمعیلی	۳۷۱
مستخرج غ مریفی	۳۷۷
مستخرج ابن ابی ذہل	۳۷۸
مستخرج ابی عوانہ	۳۱۶
مستخرج ابوجعفر طرطوسی	۳۱۱
مستخرج ابوحامد ہربی	۳۴۴
مستخرج ابن اخرم	۳۴۴
مستخرج برقانی	۴۲۵
مستخرج خلال	۴۳۹
مستخرج ابونعیم اصبہانی	۴۳۰
حلیۃ الاولیاء ابونعیم	۴۳۰

انکے علاوہ مسانید وسنن اور صحاح وجوامع کا ایک عظیم ذخیرہ مرتب ہوا، جرح وتعدیل اور ضعفاء ومتروکین پر دفتر کے دفتر لکھے گئے۔

قرن رابع کے بعد تصانیف کی نوعیت

پانچویں صدی کے نصف تک تو اسی انداز سے کام ہوتا رہا اور احادیث کا وافر ذخیرہ پوری احتیاط کے ساتھ تحریری شکل میں محفوظ کردیا گیا۔ اسکے بعد جو کام اس موضوع پر ہوئے وہ مختلف کتابوں کے مجموعوں کی شکل میں زیادہ ہوئے۔ بعض نے صحاح ستہ کے مجموعے لکھے اور

کسی نے مسانید وسنن کو جمع کرنے کی سعی بلیغ کی۔مثلا:۔

جامع الاصول:۔علامہ ابن اثیر ابوالسعادات مبارک بن محمد نے چھٹی صدی میں صحاح ستہ کے مجموعہ کے طور پر لکھی

جامع المسانید والسنن:۔علامہ ابن کثیر نے صحاح ستہ اور مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلی، معجم کبیر طبرانی کے مجموعہ کی حیثیت سے دس کتابوں کی احادیث پر مشتمل لکھی۔

مجمع الزوائد:۔میں ابوالحسن ھیثمی نے بارہ کتابوں کا مجموعہ تحریر کیا جس میں معجم اوسط اور معجم صغیر کو بھی شامل کیا البتہ صحاح ستہ کی روایات جو باقی چھ کتابوں میں تھیں انکو حذف کردیا۔

جمع الفوائد:۔میں محمد بن مغربی نے مذکورہ بالا بارہ کتابوں کے ساتھ سنن دارمی اور مؤطا امام مالک کی احادیث کو بھی شامل کیا۔

مصابیح السنہ:۔امام ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی اوراس پر کچھ اضافہ کے ساتھ شیخ ولی الدین تبریزی کی مشکوۃ المصابیح بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

اور آخر میں علامہ حافظ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع لکھی جس میں تمام احادیث متداولہ لوجمع کرنے کا عزم کیا لیکن وہ مکمل نہ کرسکے، پھر بھی اتنی عظیم کتاب جس میں (۴۶۶۲۴) احادیث ہیں مشکل ہی سے دوسری دستیاب ہوسکتی ہے۔

اس کتاب کی تبویب وترتیب کا کام شیخ علی متقی برھان پوری ھندی (ریاست ایم۔پی) مہاجر مکی نے انجام دیا اور اسکا نام کنزالعمال رکھا جو اس زمانہ میں مطبوع اور دستیاب ہے۔

ھندوستان کے یہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے اتنا بڑا کارنامہ علم حدیث میں انجام دیا لیکن اس وقت آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں تھا۔

آپ ہی کے شاگرد رشید ہیں شیخ عبدالوہاب متقی جن سے اکتساب فیض کے لئے محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی مکہ مکرمہ پہونچے اور چندسال استفادہ کر کے ھندوستان واپس تشریف لائے اور اہل ھند کو علم حدیث کی دولت لازوال سے مالامال فرمایا۔

آئندہ اوراق میں مذکورہ بالا ائمۂ حدیث اور ائمۂ مجتہدین وفقہا میں سے بعض کی سوانح نیز انکی جلالت شان اور علمی کارناموں سے متعلق قدرے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸
✸✺✸✺✸✺✸✺✸✺✸
✸✺✸✺✸✺✸✺✸
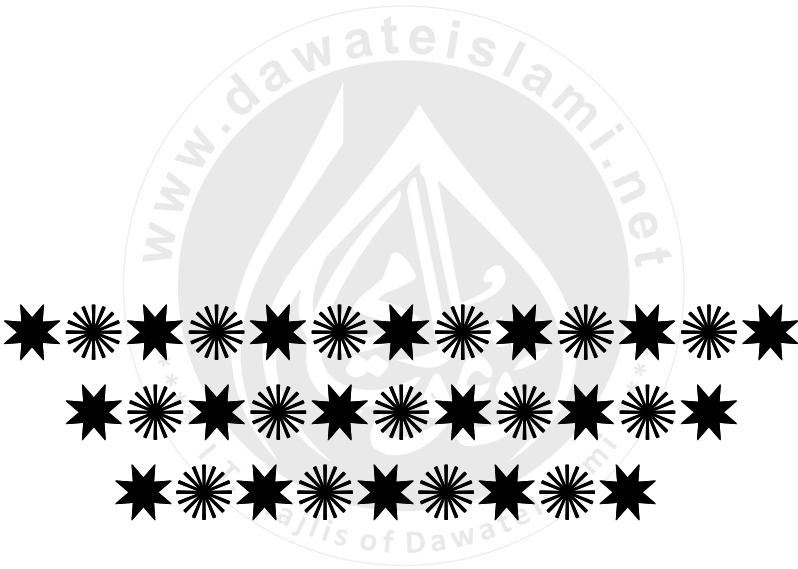
حالات محدثین وفقہاء

امام اعظم ابوحنیفہ

نام ونسب: ۔نام ،نعمان ۔کنیت ،ابوحنیفہ ۔والد کا نام ،ثابت ۔القاب ،امام اعظم ،امام الائمہ سراج الامہ ،رئیس الفقہاء والمجتہدین ،سید الاولیاء والمحدثین ۔آپکے دادا اہل کابل سے تھے۔سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔

نعمان بن ثابت بن مرزبان زوطی بن ثابت بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

شرح تحفہ نصائح کے بیان کے مطابق آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم تک پہونچتا ہے اور یہاں آکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کا نسب مل جاتا ہے۔

خطیب بغدادی نے سیدنا حضرت امام اعظم کے پوتے حضرت اسمعیل بن حماد سے نقل کیا ہے کہ میں اسمعیل بن حماد بن نعمان بن مرزبان از اولاد فرس احرار ہوں ۔اللہ کی قسم !ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی ۔میرے دادا حضرت ابوحنیفہ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ،انکے والد حضرت ثابت چھوٹی عمر میں حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر کئے گئے ،آپ نے انکے اور انکی اولاد کیلئے برکت کی دعا کی ۔اور ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ حضرت علی مرتضی کی دعا ہمارے حق میں قبول کرلی گئی ہے۔(۱)

اس روایت سے ثابت کہ آپکی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔دوسری روایت جو حضرت امام ابویوسف سے ہے اس میں ۷۷ھ ہے۔علامہ کوثری نے ۷۰ھ کو دلائل وقرائن سے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ ۸۷ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کو گئے اور وہاں حضرت عبداللہ بن الحارث سے ملاقات ہوئی اور حدیث سنی۔اسی ۷۰ھ کو ابن حبان نے بھی صحیح بتایا ہے۔

معتمد قول یہ ہی ہے کہ آپ فارسی النسل ہیں اور غلامی کا دھبہ آپکے آباء میں کسی پر نہیں لگا، مورخوں نے غیر عرب پر موالی کا استعمال کیا ہے بلکہ عرب میں ایک رواج یہ بھی تھا کہ پردیسی یا کمزور فرد کسی بااثر شخص یا قبیلہ کی حمایت وپناہ حاصل کرلیتا تھا۔لہذا جبکہ حضرت امام اعظم کے جدامجد جب عراق آئے تو آپ نے بھی ایسا ہی کیا۔

امام طحاوی شرح مشکل الآثار میں راوی کہ حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں، میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا، تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا شخص ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس پر اسلام کے ذریعہ احسان فرمایا، یعنی نومسلم۔ حضرت امام اعظم نے فرمایا: یوں نہ کہو، بلکہ ان قبائل میں سے کسی سے تعلق پیدا کرلو پھر تمہاری نسبت بھی انکی طرف ہوگی، میں خود بھی ایسا ہی تھا۔ (۲)

مولی صرف غلام ہی کو نہیں کہا جاتا، بلکہ ولاء اسلام، ولاء حلف، اور ولاء لزوم کو بھی ولاء کہتے ہیں اور ان تعلق والوں کو بھی موالی کہا جاتا ہے۔ امام بخاری ولاء اسلام کی وجہ سے جعفی ہیں۔ امام مالک ولاء حلف کی وجہ سے تیمی۔ اور مقسم کو ولاء لزوم یعنی حضرت ابن عباس کی خدمت میں ایک عرصہ تک رہنے کی وجہ سے مولی ابن عباس کہا جاتا ہے۔ (۳)

کنیت کی وضاحت:۔ آپکی کنیت ابوحنیفہ کے سلسلہ میں متعدد اقوال ہیں۔

۱۔ چونکہ اہل عرب دوات کو حنیفہ کہتے ہیں اور کوفہ کی جامع مسجد میں وقف کی چارسو دواتیں طلبہ کیلئے ہمیشہ وقف رہتی تھیں۔ امام اعظم کا حلقۂ درس وسیع تھا اور آپکے ہر شاگرد کے پاس علیحدہ دوات رہتی تھی، لہذا آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا۔

۲۔ صاحب ملت حنیفہ، یعنی ادیان باطلہ سے اعراض کرکے حق کی طرف پورے طور پر مائل رہنے والا۔

۳۔ ماء مستعمل کو آپ نے طہارت میں استعمال کرنے کیلئے جائز قرار نہیں دیا تو آپ کے متبعین نے ٹوٹیوں کا ستعمال شروع کیا، چونکہ ٹوٹی کو حنیفہ کہتے ہیں لہذا آپ کا نام ابوحنیفہ پڑ گیا۔ (۴)

وجہ تسمیہ۔ وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ نعمان لغت عرب میں خون کو کہتے ہیں جس پر مدار حیات ہے۔ نیک فالی کے طور پر یہ نام رکھا گیا۔ آپ نے شریعت اسلامیہ کے وہ اصول مرتب کئے جو مقبول خلائق ہوئے اور شریعت مطہرہ کی ہمہ گیری کا ذریعہ بنے۔ یہاں تک کہ امام شافعی قدس سرہ نے بھی آپ کی علمی شوکت وفقہی جلالت شان کو دیکھ کر فرمایا۔

الناس فی الفقه عیال ابی حنیفة۔

فقہ میں سب لوگ ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

نعمان گل لالہ کی ایک قسم کا نام بھی ہے۔اسکا رنگ سرخ ہوتا ہےاور خوشبو نہایت روح پرور ہوتی ہے، چنانچہ آپ کے اجتہاد اور استنباط سے بھی فقہ اسلامی اطراف عالم میں مہک اٹھی۔

بشارت عظمی:۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے،اسی مجلس میں سورۂ جمعہ نازل ہوئی، جب آپ نے اس سورۃ کی آیت:۔آخرین منهم لما یلحقو بهم ۔

پڑھی تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! یہ دوسرے حضرات کون ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے ؟ حضور یہ سنکر خاموش رہے، جب بار بار پوچھا گیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر دست اقدس رکھکر ارشاد فرمایا:۔

لو كان الايمان عندالثريا لناله رجل من هؤلاء۔(۵)

اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو ضرور تلاش کرلیں گے۔

یہ حدیث متعدد سندوں سے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔جسکا مفہوم ومعنی ایک ہے۔

علامہ ابن حجر مکی نے حافظ امام سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہمارے استاد امام سیوطی یقین کے ساتھ کہتے تھے۔

اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم ابوحنیفہ ہیں ۔کیونکہ امام اعظم کے زمانے میں اہل فارس سے کوئی بھی آپ کے علم وفضل تک نہ پہونچ سکا۔(۶)

الفضل ماشهدت به الاعداء ۔کے بموجب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑا۔لکھتے ہیں

ہم امام دراں داخل ست ۔(۷)

امام اعظم بھی اس حدیث کے مصداق ہیں۔

امام بخاری کی روایت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت سلمان فارسی کیلئے یہ بشارت نہ تھی کہ آیت میں ،لمایلحقو بھم ،کے بارے میں سوال تھا اور جواب میں آئندہ لوگوں کی نشاندھی کی جارہی ہے ،لہذا وہ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث تو حضرت سلمان فارسی کیلئے تھی اوراحناف نے امام اعظم پر چسپاں کردی۔قارئین غور کریں کہ یہ دیانت

سے کتنی بعید بات ہے۔

تعلیم کے مراحل: ۔آپ نے ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد تجارت کا میدان اختیار کرلیا تھا۔آپ ریشم کے کپڑے کی تجارت کرتے تھے، حفص بن عبدالرحمٰن بھی آپ کے شریک تجارت تھے۔آپکی تجارت عامیانہ اصول سے بالاترتھی ۔آپ ایک مثالی تاجر کا رول ادافرماتے، بلکہ یوں کہا جائے کہ تجارت کی شکل میں لوگوں پر جودوکرم کا فیض جاری کرنا آپ کا مشغلہ تھا۔

ایک دن تجارت کے سلسلہ میں بازار جارہے تھے،راستے میں امام شعبی سے ملاقات ہوئی، یہ وہ عظیم تابعی ہیں جنہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا،فرمایا: کہاں جاتے ہو؟عرض کی بازار، چونکہ آپ نے امام اعظم کے چہرہ پر ذہانت وسعادت کے آثار نمایاں دیکھ کر بلایا تھا، فرمایا: علماء کی مجلس میں نہیں بیٹھتے ہو،عرض کیا نہیں ۔فرمایا: غفلت نہ کروتم علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو۔کیونکہ میں تمہارے چہرے میں علم وفضل کی درخشندگی کے آثار دیکھ رہا ہوں۔(۸)

امام اعظم فرماتے ہیں:۔

امام شعبی کی ملاقات اوران کے اس فرمان نے میرے دل پر اثر کیا اور بازار کا جانا میں نے چھوڑ دیا۔پہلے علم کلام کی طرف متوجہ ہوا اوراس میں کمال حاصل کرنے کے بعد گمراہ فرقوں مثلا جہمیہ قدریہ سے بحث ومباحثہ کیا اورمناظرہ شروع کیا۔پھرخیال آیا کے صحابہ کرام سے زیادہ دین کو جاننے والا کون ہوسکتا ہے،اس کے باوجود ان حضرات نے اس طریق کو نہ اپنا کر شرعی اور فقہی مسائل سے زیادہ شغف رکھا،لہذا مجھے بھی اسی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔

کوفہ آپ کے عہد پاک میں فقہائے عراق کا گہوارہ تھا جس طرح اس کے برخلاف بصرہ مختلف فرقوں اور اصول اعتقاد میں بحث ومجادلہ کرنے والوں کا گڑھ تھا۔کوفہ کا یہ علمی ماحول بذات خود بڑااثر آفریں تھا۔خودفرماتے ہیں: میں علم وفقہ کی کان کوفہ میں سکونت پذیر تھا اوراہل کوفہ کا جلیس وہم نشیں رہا۔پھرفقہاء کوفہ میں ایک فقیہ کے دامن سے وابستہ ہوگیا۔(۹)

ان فقیہ سے مراد حضرت حماد بن ابی سلیمان ہیں جواس وقت جامع کوفہ میں مسند درس و تدریس پر متمکن تھے اور یہ درسگاہ باقاعدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد پاک سے چلی آرہی تھی۔

اس مبارک شہر میں ایک ہزار پچاس صحابہ کرام جن میں ستر اصحاب بدر اور تین سو بیعت رضوان کے شرکاء تھے آکر آباد ہوگئے۔ جس برج میں یہ نجوم ہدایت اکٹھے ہوں اسکی ضوفشانیاں کہاں تک ہونگی اس کا اندازہ ہر ذی فہم کرسکتا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کوفہ کا ہر گھر علم کے انوار سے جگمگا رہا تھا۔ ہر ہر گھر دارالحدیث اور دارالعلوم بن گیا تھا۔ حضرت امام اعظم جس عہد میں پیدا ہوئے اس وقت کوفہ میں حدیث وفقہ کے وہ ائمہ مسند تدریس کی زینت تھے جن میں ہر شخص اپنی اپنی جگہ آفتاب و مہتاب تھا۔ کوفہ کی یہ خصوصیت صحاح ستہ کے مصنفین کے عہد تک بھی باقی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری کو اتنی بار کوفہ جانا پڑا کہ وہ اسے شمار نہیں کرسکے، اور صحاح ستہ کے اکثر شیوخ کوفہ کے ہیں۔

اس وقت کوفہ میں مندرجہ ذیل مشاہر ائمہ موجود تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی فقیہ عراق، امام عامر شعبی، سلمہ بن کہیل، ابواسحاق سبعی، سماک بن حرب، محارب بن دثار، عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، ہشام بن عروہ بن زبیر، سلیمان بن مہران اعمش، حماد بن ابی سلیمان فقیہ عراق۔

سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس وقت صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ ہی میں تھے۔

کوفہ کو مرکز علم وفضل بنانے میں ایک ہزار پچاس صحابہ کرام نے جو کیا وہ تو کیا ہی اصل فیض حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔ حضرت ابن مسعود کو حضرت فاروق اعظم نے کوفہ کا قاضی اور وہاں کے بیت المال کا منتظم بنایا تھا، اسی عہد میں انہوں نے کوفہ میں علم وفضل کا دریا بہایا۔

اسرار الانوار میں ہے:۔

کوفہ میں ابن مسعود کی مجلس میں بیک وقت چار ہزار افراد حاضر ہوتے۔ ایک بار حضرت علی کوفہ تشریف لائے اور حضرت ابن مسعود ان کے استقبال کے لئے آئے تو سارا میدان آپ کے تلامذہ سے بھر گیا۔ انہیں دیکھ کر حضرت علی نے خوش ہوکر فرمایا ابن مسعود! تم نے کوفہ کو علم وفقہ سے بھر دیا، تمہاری بدولت یہ شہر مرکز علم بن گیا۔

پھر اس شہر کو باب مدینۃ العلم حضرت علی نے اپنے روحانی وعرفانی فیض سے ایسا

سینچا کہ تیرہ سو سال گذرنے کے باوجود پوری دنیا کے مسلمان اس سے سیراب ہورہے ہیں۔ خواہ علم حدیث ہو یا علم فقہ۔ اگر کوفہ کے راویوں کو ساقط الاعتبار کر دیا جائے تو پھر صحاح ستہ صحاح ستہ نہ رہ جائیں گی۔

امام شعبی نے فرمایا: صحابہ میں چھ قاضی تھے، ان میں تین مدینے میں تھے۔ عمر، ابی بن کعب، زید۔ اور تین کوفے میں علی، ابن مسعود، ابوموسی اشعری۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

امام مسروق نے کہا: میں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ان میں چھ کو منبع علم پایا۔ عمر، علی، ابن مسعود، زید، ابودرداء، ابی بن کعب، اسکے بعد دیکھا تو ان چھ حضرات کا علم ان دو میں مجتمع پایا۔ علی اور ابن مسعود۔ ان دونوں کا علم مدینے سے بادل بن کر اٹھا اور کوفے کی وادیوں پر برسا۔ ان آفتاب وماہتاب نے کوفے کے ذرے ذرے کو چمکایا۔

حضرت عمر نے اس شہر کو راس الاسلام، راس العرب، جمجمۃ العرب، رمح اللہ اور کنز الایمان کہا۔

حضرت سلمان فارسی نے قبۃ الاسلام کا لقب دیا۔

حضرت علی نے کنز الایمان، جمجمۃ الاسلام، رمح اللہ، سیف اللہ فرمایا۔ (۱۰)

امام اعظم نے امام حماد کی حلقہ تلامذہ میں شرکت اس وقت کی جب آپکی عمر بیس سال سے متجاوز ہوگئی تھی اور آپ اٹھارہ سال تک انکی خدمت میں فقہ حاصل کرتے رہے، درمیان میں آپ نے دوسرے بلاد کا سفر بھی فرمایا، حج بیت اللہ کیلئے حرم شریف میں بھی حاضری کا موقع ملا۔ اس طرح آپ ہر جگہ علم کی تلاش میں رہے اور تقریباً چار ہزار مشائخ سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا اور پھر اپنے استاذ حضرت حماد کی مسند درس پر جلوس فرمایا۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ امام حماد کا وصال ۱۲۰ھ میں ہوا، لہذا انکے وصال کے وقت امام اعظم کی عمر چالیس سال تھی، گویا جسم وعقل میں کامل ہونے کے بعد آپ نے چالیس سال کی عمر میں مسند درس کو رونق بخشی۔

آپ کو پہلے بھی اس چیز کا خیال آیا تھا کہ میں اپنی درسگاہ علیحدہ قائم کرلوں مگر تکمیل کی نوبت نہ آئی۔ آپکے شاگرد امام زفر فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ نے اپنے استاذ حضرت حماد سے وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

میں دس سال آپکی صحبت میں رہا، پھر میرا جی حصول اقتدار کیلئے للچایا تو میں نے الگ اپنا حلقہ جمانے کا ارادہ کرلیا۔ایک روز میں پچھلے پہر نکلا اور چاہا کہ آج یہ کام کرہی لوں، مسجد میں قدم رکھا اور شیخ حماد کو دیکھا تو ان سے علیحدگی پسند نہ آئی اور انکے پاس ہی آکر بیٹھ گیا۔اسی رات حضرت حماد کو اطلاع ملی کہ بصرہ میں ان کا کوئی عزیز فوت ہوگیا ہے، بڑا مال چھوڑا اور حماد کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے، آپنے اپنی جگہ مجھے بٹھایا، جیسے ہی وہ تشریف لے گئے کہ میرے پاس چند ایسے مسائل آئے جو میں نے آج تک ان سے نہ سنے تھے، میں جواب دیتا جاتا اور اپنے جوابات لکھتا جاتا تھا۔جب حضرت حماد واپس تشریف لائے تو میں نے وہ مسائل پیش کئے، یہ تقریباً ساٹھ مسائل تھے۔چالیس سے تو آپ نے اتفاق کیا لیکن بیس میں میرے خلاف جواب دیئے۔میں نے اسی دن یہ تہیہ کرلیا کہ تاحین حیات ان کا ساتھ نہ چھوڑونگا، لہذا میں اسی عہد پر قائم رہا اور تازندگی انکے دامن سے وابستہ رہا۔

غرضکہ آپ چالیس سال کی عمر میں کوفہ کی جامع مسجد میں اپنے استاذ کی مسند پر متمکن ہوئے اور اپنے تلامذہ کو پیش آمدہ فتاوی وجوابات کا درس دینا شروع کیا۔آپ نے بڑی سلجھی ہوئی گفتگو اور عقل سلیم کی مدد سے اشباہ وامثال پر قیاس کا آغاز کیا اور اس فقہی مسلک کی داغ بیل ڈالی جس سے آگے چل کر حنفی مذہب کی بنیاد پڑی۔

آپ نے دراسات علمی کے ذریعہ ان اصحاب کرام کے فتاوی تک رسائی حاصل کی جو اجتہاد واستنباط، ذہانت وفطانت اور جودت رائے میں اپنی مثال آپ تھے۔

ایک دن آپ منصور کے دربار میں تشریف لے گئے، وہاں عیسی بن موسی بھی موجود تھا۔اس نے منصور سے کہا: یہ اس عہد کے سب سے بڑے عالم دین ہیں، منصور نے امام اعظم کو مخاطب کرکے کہا:۔

نعمان! آپ نے علم کہاں سے سیکھا، فرمایا: حضرت ابن عمر کے تلامذہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر سے۔نیز شاگردان علی سے انہوں نے حضرت علی سے۔اسی طرح تلامذہ ابن مسعود سے۔بولا: آپ نے بڑا قابل اعتماد علم حاصل کیا۔(۱۱)

شرف تابعیت:۔امام اعظم قدس سرہ کو متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے شرف ملاقات بھی حاصل تھا، آپکے تمام انصاف پسند تذکرہ نگار اور مناقب نویس اس بات پر

متفق ہیں اور یہ وہ خصوصیت ہے جو ائمہ اربعہ میں کسی کو حاصل نہیں۔ بلکہ بعض نے تو صحابہ کرام سے روایت کا بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی لکھتے ہیں:۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو پایا۔ آپکی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی، اس وقت کوفہ میں صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کا وصال ۸۸ھ کے بعد ہوا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت بصرہ میں موجود تھے اور ۹۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ نے انکو دیکھا ہے۔ ان حضرات کے سوا دوسرے بلاد میں دیگر صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ جیسے

☆ حضرت واثلہ بن اسقع شام میں۔ وصال ۸۵ھ

☆ حضرت سہل بن سعد مدینہ میں۔ وصال ۸۸ھ

☆ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ مکہ میں۔ وصال ۱۱۰ھ

یہ تمام صحابہ کرام میں آخری ہیں جنکا وصال دوسری صدی میں ہوا۔ اور امام اعظم نے ۹۳ھ میں انکو حج بیت اللہ کے موقع پر دیکھا۔

امام ابویوسف سے روایت ہے کہ میں نے خود امام اعظم کو فرماتے سنا کہ:۔

میں ۹۳ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کو گیا، اس وقت میری عمر سولہ سال کی تھی۔ میں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ ان پر لوگوں کا ہجوم تھا، میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابی ہیں اور انکا نام عبداللہ بن حارث بن جزء ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ ان کے پاس کیا ہے؟ میرے والد نے کہا: ان کے پاس وہ حدیثیں ہیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے کہا: مجھے بھی انکے پاس لے چلئے تاکہ میں بھی حدیث شریف سن لوں، چنانچہ وہ مجھ سے آگے بڑھے اور لوگوں کو چیرتے ہوئے چلے یہاں تک کہ میں انکے قریب پہونچ گیا اور میں نے ان سے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تفقہ فی دین اللہ کفاہ

الله وهمه ورزقه من حيث لا يحتسبه۔(۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دین کی سمجھ حاصل کر لی اسکی فکروں کا علاج اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اس کو اس طرح پر روزی دیتا ہے کہ کسی کو شان و گمان بھی نہیں ہوتا۔

علامہ کوثری کی صراحت کے مطابق پہلا حج ۸۷ھ میں سترہ سال کی عمر میں کیا، اور دوسرا '۹۶' ھ میں ۲۶ سال کی عمر میں۔ اور متعدد صحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ درمختار میں بیس اور خلاصہ اکمال میں چھبیس صحابہ کرام سے ملاقات ہونا بیان کی گئی ہے۔

بہر حال اتنی بات متحقق ہے کہ صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی اور آپ بلاشبہ تابعی ہیں اور اس شرف میں اپنے معاصرین واقران مثلا امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام مالک، اور امام لیث بن سعد پر آپکو فضیلت حاصل ہے۔(۱۳)

لہذا آپکی تابعیت کا ثبوت ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ بلکہ آپکی تابعیت کے ساتھ یہ امر بھی متحقق ہے کہ آپ نے صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا اور روایت کیا ہے۔ تو یہ وصف بھی بلاشبہ آپکی عظیم خصوصیت ہے۔ بعض محدثین ومورخین نے اس سلسلہ میں اختلاف بھی کیا ہے لیکن منصف مزاج لوگ خاموش نہیں رہے، لہذا احناف کی طرح شوافع نے بھی اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔

علامہ عینی حضرت عبداللہ بن ابی اوفی صحابی رسول کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

هواحد من راه ابوحنيفة من الصحابة وروى عنه ولا يلتفت الى قول المنكر المتعصب وكان عمر ابى حنيفة حينئذ سبع سنين وهو سن التمييز هذا على الصحيح ان مولد ابى حنيفة سنة ثمانين وعلى قول من قال سنة سبعين يكون عمره حينئذ سبع عشرة سنة ويستبعد جدا ان يكون صحابى مقيما ببلدة وفى اهلها من لا رأه واصحابه اخبر بحاله وهم ثقاة فى انفسهم ۔(۱۴)

عبداللہ بن ابی اوفی ان صحابہ سے ہیں جنکی امام ابوحنیفہ نے زیارت کی اور ان سے روایت کی قطع نظر کرتے ہوئے منکر متعصب کے قول سے امام اعظم کی عمر اس وقت سات سال کی تھی کیونکہ صحیح یہ ہے کہ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور بعض اقوال کی بنا پر اس وقت آپکی

عمرسترہ سال کی تھی۔ بہرحال سات سال عمر بھی فہم وشعور کا سن ہےاور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک صحابی کسی شہر میں رہتے ہوں اورشہر کے رہنے والوں میں ایسا شخص ہوجس نے اس صحابی کو نہ دیکھا ہو۔اس بحث میں امام اعظم کی تلامذہ کی بات ہی معتبر ہے کیونکہ وہ ان کے احوال سے زیادہ واقف ہیں اورثقہ بھی ہیں۔

ملاعلی قاری امام کردری کے حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

قال الکردری جماعة من المحدثین انکر واملاقاته مع الصحابة واصحابه اثبتوه بالاسانید الصحاح الحسان وھم اعرف باحواله منھم والمثبت العدل اولی من النافی۔(۱۵)

امام کردری فرماتے ہیں کہ محدثین کی ایک جماعت نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے ملاقات کاانکارکیاہےاورانکے شاگردوں نے اس بات کوصحیح اورحسن سندوں کے ساتھ ثابت کیا اورثبوت روایت نفی سے بہتر ہے۔

مشہورمحدث شیخ محمدطاہرہندی نے کرمانی کے حوالہ سے لکھاہے:۔

واصحابه یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنھم۔(۱٦)

امام اعظم کے شاگردکہتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے ملاقات کی ہے اوران سے سماع حدیث بھی کیاہے۔

امام ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمدطبری شافعی نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے مرویات میں ایک مستقل رسالہ لکھااوراس میں روایات مع سند بیان فرمائیں۔نیز انکوحسن وقوی بتایا۔امام سیوطی نے ان روایات کوتبییض الصحیفہ میں نقل کیاہےجن کی تفصیل یوں ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔ (۱۷)

امام سیوطی نےفرمایایہ حدیث پچاس طرق سے مجھے معلوم ہےاورصحیح ہے۔

حضرت امام ابویوسف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کواور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا:علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پرفرض ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : الدال علی الخیر کفاعلة ۔(۱۸)

اس معنی کی حدیث مسلم شریف میں بھی ہے۔

حضرت امام ابو یوسف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورانہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: نیکی کی رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے۔

عن ابی یوسف عن ابی حنیفة سمعت انس بن مالك یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :ان الله یحب اغاثة اللهفان ۔(۱۹)

ضیاء مقدسی نے مختارہ میں اسکو صحیح کہا۔

حضرت امام ابو یوسف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورانہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی دست گیری کو پسند فرماتا ہے۔

عن یحی بن قاسم عن ابی حنیفة سمعت عبدالله بن ابی اوفی یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : من بنی لله مسجدا ولو کمفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة ۔(۲۰)

امام سیوطی فرماتے ہیں، اس حدیث کا متن صحیح بلکہ متواتر ہے۔

حضرت یحیی بن قاسم حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: جس نے اللہ کی رضا کیلئے سنگ خوار کے گڑھے کے برابر بھی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

عن اسمعیل بن عیاش عن ابی حنیفة عن واثلة بن اسقع ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال :دع مایریبك الی مالا یریبك ۔(۲۱)

امام ترمذی نے اس کی تصحیح فرمائی۔

حضرت اسمعیل بن عیاش حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شک وشبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر ان چیزوں کو اختیار کرو جو شکوک وشبہات سے بالاتر ہیں۔

ان تمام تفصیلات کی روشنی میں یہ بات ثابت و متحقق ہے کہ امام اعظم صحابہ کرام کی رویت وروایت دونوں سے مشرف ہوئے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ امام اعظم کے بعض سوانح نگار اپنی صاف گوئی اور غیر جانب داری کا ثبوت دیتے ہوئے وہ باتیں بھی لکھ گئے ہیں جن سے تعصب کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے پیچھے حقائق تو کیا ہوتے دیانت سے بھی کام نہیں لیا گیا۔ اس سلسلہ میں علامہ غلام رسول سعیدی کی تصنیف تذکرۃ المحدثین سے ایک طویل اقتباس ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

شبلی نعمانی نے امام اعظم کی صحابہ کرام سے روایت کے انکار پر کچھ عقلی وجوہات بھی پیش کئے ہیں لکھتے ہیں۔

میرے نزدیک اس کی ایک اور وجہ ہے۔ محدثین میں باہم اختلاف ہے کہ حدیث سیکھنے کیلئے کم ازکم کتنی عمر شرط ہے؟ اس امر میں ارباب کوفہ سب سے زیادہ احتیاط کرتے تھے یعنی بیس برس سے کم عمر کا شخص حدیث کی درسگاہ میں شامل نہیں ہوسکتا تھا، ان کے نزدیک چونکہ حدیثیں بالمعنی روایت کی گئی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ طالب علم پوری عمر کو پہنچ چکا ہو ورنہ مطالب کو سمجھنے اور اس کے ادا کرنے میں غلطی کا احتمال ہے، غالباً یہی قید تھی جس نے امام ابوحنیفہ کو ایسے بڑے شرف سے محروم رکھا۔''

اس سلسلہ میں اولاً تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اہل کوفہ کا یہ قاعدہ کہ سماع حدیث کیلئے کم ازکم بیس سال عمر درکار ہے، کونسی یقینی روایت سے ثابت ہے؟ امام صاحب کی مرویات صحابہ کیلئے جب یقینی اور صحیح روایت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اہل کوفہ کے اس قاعدہ کو بغیر کسی یقینی اور صحیح روایت کے کیسے مان لیا گیا،

ثانیاً:۔ یہ قاعدہ خود خلاف حدیث ہے کیونکہ صحیح بخاری میں امام بخاری نے متی یصح سماع الصغیر کا باب قائم کیا ہے اس کے تحت ذکر فرمایا ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی حدیث کو روایت کیا ہے، اس کے علاوہ

حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت چھ اور سات سال تھی۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عمر حضور کے وصال کے وقت تیرہ سال تھی ،اور یہ حضرات آپ کے وصال سے کئی سال پہلے کی سنی ہوئی احادیث کی روایت کرتے تھے۔پس روایت حدیث کیلئے بیس سال عمر کی قید لگانا طریقہ صحابہ کے مخالف ہے اور کوفہ کے ارباب علم وفضل اور دیانت دار حضرات کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے اتنی جلدی صحابہ کی روش کو چھوڑ دیا ہوگا۔

ثالثا:۔ بر تقدیر تسلیم گزارش یہ ہے کہ اہل کوفہ نے یہ قاعدہ کب وضع کیا ،اس بات کی کہیں وضاحت نہیں ملتی ۔اغلب اور قرین قیاس یہی ہے کہ جب علم حدیث کی تحصیل کا چرچا عام ہوگیا اور کثرت سے درس گاہیں قائم ہوگئیں اور وسیع پیمانے پر آثار وسنن کی اشاعت ہونے لگی ،اس وقت اہل کوفہ نے اس قید کی ضرورت کو محسوس کیا ہوگا تاکہ ہرکہ ومہ حدیث کی روایت کرنا شروع نہ کردے ،یہ کسی طرح بھی باور نہیں کیا جاسکتا کہ عہد صحابہ میں ہی کوفہ کے اندر باقاعدہ درس گاہیں بن گئیں اور ان میں داخلہ کیلئے قوانین اور عمر کا تعین بھی ہوگیا تھا۔

رابعاً:۔اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ۸۰ھ ہی میں کوفہ کے اندر باقاعدہ درسگاہیں قائم ہوگئی تھیں اور ان کے ضوابط اور قوانین بھی وضع کئے جاچکے تھے تو ان درس گاہوں کے اساتذہ سے سماع حدیث کیلئے بیس برس کی قید فرض کی جاسکتی ہے مگر یہ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی وغیرہ ان درس گاہوں میں اساتذہ تو مقرر تھے نہیں کہ ان سے سماع حدیث بھی بیس سال کی عمر میں کیا جاتا۔

خامساً:۔بیس برس کی قید اگر ہوتی بھی تو کوفہ کی درس گاہوں کے لئے اگر کوفہ کا کوئی رہنے والا بصرہ جاکر سماع حدیث کرے تو یہ قید اس پر کیسے اثر انداز ہوگی ؟ حضرت انس بصرہ میں رہتے تھے اور امام اعظم ان کی زندگی میں بارہا بصرہ گئے اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہے تو کیوں نہ امام صاحب نے ان سے روایت حدیث کی ہوگی۔

سادساً:۔اگر بیس سال عمر کی قید کو بالعموم بھی فرض کرلیا جائے تو بھی یہ کسی طور قرین قیاس نہیں ہے کہ حضرات صحابہ کرام جن کا وجود مسعود نوادر روزگار اور مغتنمات عصر میں سے تھا ان سے

ازراہ تبرک وتشرف احادیث کے سماع کیلئے بھی کوئی شخص اس انتظار میں بیٹھا رہے گا کہ میری عمر بیس سال کو پہنچ لے تو میں ان سے جا کر ملاقات اور سماع حدیث کروں ۔حضرت انس کے وصال کے وقت امام اعظم کی عمر پندرہ برس تھی اور امام کردری فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں امام اعظم بیس سے زائد مرتبہ بصرہ تشریف لے گئے ۔پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ امام اعظم پندرہ برس تک کی عمر میں بصرہ جاتے رہے ہوں اور حضرت انس سے مل کر اوران سے سماع حدیث کر کے نہ آئے ہوں ،راوی اور مروی عنہ میں معاصرت بھی ثابت ہوجائے تو امام مسلم کے نزدیک روایت مقبول ہوتی ہے۔یہاں معاصرت کے بجائے ملاقات کے بیس سے زیادہ قرائن موجود ہیں پھر بھی قبول کرنے میں تامل کیا جارہا ہے۔

الحمد للہ العزیز! کہ ہم نے اصول روایت اور قرائن عقلیہ کی روشنی میں اس امر کو آفتاب سے زیادہ روشن کردیا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام سے روایت حدیث کا شرف حاصل تھا اوراس سلسلے میں جتنے اعتراضاف کئے جاتے ہیں ان پر سیر حاصل گفتگو کرلی ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم نے جو کچھ لکھا وہ ہماری تحقیق ہے ہم اسے منوانے کیلئے ہرگز اصرار نہیں کرتے۔(۲۲)

اساتذہ:۔گذشتہ تفصیلات میں آپ متفرق طور پر پڑھ چکے کہ امام اعظم نے کثیر شیوخ واساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا،ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں۔

عطاء بن ابی رباح،حماد بن ابی سلیمان،سلیمان بن مہران اعمش،امام عامر شعبی،عکرمہ مولی ابن عباس،ابن شہاب زہری،نافع مولی بن عمر،یحیی بن سعید انصاری،عدی بن ثابت انصاری، ابوسفیان بصری،ہشام بن عروہ،سعید بن مسروق،علقمہ بن مرثد،حکم بن عیینہ، ابواسحاق بن سبیعی،سلمہ بن کہیل،ابوجعفر محمد بن علی،عاصم بن ابی النجود،علی بن اقمر،عطیہ بن سعید عوفی،عبدالکریم ابوامیہ،زیاد بن علاقہ۔سلیمان مولی ام المومنین میمونہ،سالم بن عبداللہ،

چونکہ احادیث فقہ کی بنیاد ہیں اور کتاب اللہ کے معانی ومطالب کے فہم کی بھی اساس ہیں لہذا امام اعظم نے حدیث کی تحصیل میں بھی انتھک کوشش فرمائی۔یہ وہ زمانہ تھا کہ حدیث کا درس شباب پر تھا۔تمام بلاد اسلامیہ میں اس کا درس زور وشور سے جاری تھا اور کوفہ تو اس خصوص میں ممتاز تھا۔کوفہ کا یہ وصف خصوصی امام بخاری کے زمانہ میں بھی اس عروج پر تھا کہ خود

امام بخاری فرماتے ہیں، میں کوفہ اتنی بار حصول حدیث کیلئے گیا کہ شمار نہیں کرسکتا۔

امام اعظم نے حصول حدیث کا آغاز بھی کوفہ ہی سے کیا۔کوفہ میں کوئی ایسا محدث نہ تھا جس سے آپ نے حدیث اخذ نہ کی ہو۔ابوالمحاسن شافعی نے فرمایا:۔

ترانوے وہ مشائخ ہیں جو کوفے میں قیام فرماتے تھے یا کوفے تشریف لائے جن سے امام اعظم نے حدیث اخذ کی۔ان میں اکثر تابعی تھے۔بعض مشائخ کی تفصیل یہ ہے۔

امام عامر شعبی :۔ انہوں نے پانچسو صحابہ کرام کا زمانہ پایا،خود فرماتے تھے کہ بیس سال ہوئے میرے کان میں کوئی حدیث ایسی نہ پڑی جسکا علم مجھے پہلے سے نہ ہو۔امام اعظم نے ان سے اخذ حدیث فرمائی۔

امام شعبہ:۔ انہیں دوہزار حدیثیں یاد تھیں ،سفیان ثوری نے انہیں امیرالمومنین فی الحدیث کہا،امام شافعی نے فرمایا: شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث اتنی عام نہ ہوتی۔امام شعبہ کو امام اعظم سے قلبی لگاؤ تھا،فرماتے تھے،جس طرح مجھے یہ یقین ہے کہ آفتاب روشن ہے اسی طرح یقین سے کہتا ہوں کہ علم اور ابوحنیفہ ہمنشیں ہیں۔

امام اعمش :۔ مشہور تابعی ہیں شعبہ وسفیان ثوری کے استاذ ہیں ،حضرت انس اور عبداللہ بن ابی اوفی سے ملاقات ہے۔امام اعظم آپ سے حدیث پڑھتے تھے اسی دوران انہوں نے آپ سے مناسک حج لکھوائے۔واقعہ یوں ہے کہ امام اعمش سے کسی نے کچھ مسائل دریافت کئے۔انہوں نے امام اعظم سے پوچھا۔آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت امام اعظم نے ان سب کے حکم بیان فرمائے۔امام اعمش نے پوچھا کہاں سے یہ کہتے ہو۔فرمایا۔آپ ہی کی بیان کردہ احادیث سے اور ان احادیث کو مع سندوں کے بیان کردیا۔امام اعمش نے فرمایا۔بس بس، میں نے آپ سے جتنی حدیثیں سودن میں بیان کیں آپ نے وہ سب ایک دن میں سناڈالیں۔میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ان احادیث میں یہ عمل کرتے ہیں۔

یامعشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصيادلة وانت ايها الرجل اخذت بكلا الطرفين۔

اے گروہ فقہاء!تم طبیب ہو اور ہم محدثین عطار اور آپ نے دونوں کو حاصل کرلیا۔

امام حماد:۔ امام اعظم کے عظیم استاذ حدیث وفقہ ہیں اور حضرت انس سے حدیث سنی تھی بڑے بڑے ائمہ تابعین سے ان کو شرف تلمذ حاصل تھا۔

سلمہ بن کہیل:۔تابعی جلیل ہیں، بہت سے صحابہ کرام سے روایت کی۔کثیر الروایت اور صحیح الروایت تھے۔

ابواسحاق سبیعی۔علی بن مدینی نے کہا انکے شیوخ حدیث کی تعداد تین سو ہے۔ان میں اڑتیس صحابہ کرام ہیں۔عبداللہ بن عباس،عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر،نعمان بن بشیر، زید بن ارقم سرفہرست ہیں۔

کوفہ کے علاوہ مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ میں آپ نے ایک زمانہ تک علم حدیث حاصل فرمایا: چونکہ آپ نے پچپن حج کئے اس لئے ہر سال حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما میں حاضری کا موقع ملتا تھا اور آپ اس موقع پر دنیائے اسلام سے آنے والے مشائخ سے اکتساب علم کرتے۔

مکہ معظّمہ میں حضرت عطاء بن ابی رباح سرتاج محدثین تھے،دوسرے صحابہ کرام کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔محدث ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم مجتہد وفقیہ تھے۔حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ عطاء کے ہوتے ہوئے میرے پاس کیوں آتے ہیں۔ایام حج میں اعلان عام ہوجاتا کہ عطاء کے علاوہ کوئی فتوی نہ دے۔اساطین محدثین امام اوزاعی،امام زہری، امام عمرو بن دینار انکے شاگرد تھے۔امام اعظم نے اپنی خداداد ذہانت وفطانت سے آپ کی بارگاہ میں وہ مقبولیت حاصل کرلی تھی آپ کو قریب سے قریب تر بٹھاتے۔تقریباً بیس سال خدمت میں حج بیت اللہ کے موقع پر حاضر ہوتے رہے۔

حضرت عکرمہ کا قیام بھی مکہ مکرمہ میں تھا، یہ جلیل القدر صحابہ کے تلمیذ ہیں۔حضرت علی،حضرت ابوہریرہ،ابوقتادہ،ابن عمر اور ابن عباس کے تلمیذ خاص ہیں۔ستر مشاہیر ائمہ تابعین انکے تلامذہ میں داخل ہیں۔امام اعظم نے ان سے بھی حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

مدینہ طیبہ میں سلیمان مولی ام المومنین میمونہ اور سالم بن عبداللہ سے احادیث سنیں۔ انکے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی اکتساب علم کیا۔

بصرہ کے تمام مشاہیر سے اخذ علم فرمایا، یہ شہر حضرت انس بن مالک کی وجہ سے مرکز

حدیث بن گیا تھا۔امام اعظم کی آمدورفت یہاں کثرت سے تھی۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپکی ملاقات بصرہ میں بھی ہوئی اور آپ جب کوفہ تشریف لائے اس وقت بھی۔

غرضکہ امام اعظم کو حصول حدیث میں وہ شرف حاصل ہے جو دیگر ائمہ کو نہیں، آپکے مشائخ میں صحابہ کرام سے لیکر کبار تابعین اور مشاہیر محدثین تک ایک عظیم جماعت داخل ہے اور آپکے مشائخ کی تعداد چار ہزار تک بیان کی گئی ہے۔

تلامذہ:۔آپ سے علم حدیث وفقہ حاصل کرنے والے بے شمار ہیں، چند مشاہیر کے اسماء اس طرح ہیں۔

امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام حماد بن ابی حنیفہ، امام مالک، امام عبداللہ بن مبارک، امام زفر بن ہذیل، امام داؤد طائی، فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادہم، بشر بن الحارث حافی، ابوسعید یحی بن زکریا کوفی ہمدانی، علی بن مسہر کوفی، حفص بن غیاث، حسن بن زناد، مسعر بن کدام، نوح بن دراج نخعی، ابراہیم بن طہران، اسحاق بن یوسف ازرق، اسد بن عمرو قاضی، عبدالرزاق، ابونعیم، حمزہ بن حبیب الزیات، ابو یحیی حمانی، عیسی بن یونس، یزید بن زریع، وکیع بن جراح، ہیثم، حکام بن یعلی رازی، خارجہ بن مصعب، عبدالحمید بن ابی داؤد، مصعب بن مقدام، یحیی بن یمان، لیث بن سعد، ابوعصمہ بن مریم، ابوعبدالرحمٰن مقری، ابوعاصم وغیرہم۔

تصانیف۔امام اعظم نے کلام وعقائد، فقہ واصول اور آداب واخلاق پر کتابیں تصنیف فرماکر اس میدان میں اولیت حاصل کی ہے۔

امام اعظم کے سلسلہ میں ہر دور میں کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار رہے ہیں اور آج بھی یہ مرض بعض لوگوں میں موجود ہے۔فقہ حنفی کو بالعموم حدیث سے تہی دامن اور قیاس ورائے پر اسکی بنا سمجھی جاتی ہے جو سراسر خلاف واقع ہے۔اس حقیقت کو تفصیل سے جاننے کیلئے بڑے بڑے علماء فن کے رشحات قلم ملاحظہ کریں جن میں امام یوسف بن عبدالھادی حنبلی، امام سیوطی شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، امام محمد صالحی شافعی وغیرہم جیسے اکابر نے اسی طرح کی پھیلائی گئی غلط فہمی کے ازالہ کیلئے کتابیں تصنیف فرمائیں۔علم حدیث میں امام اعظم کو بعض ایسی خصوصیات حاصل

ہیں جن میں کوئی دوسرا محدث شریک نہیں۔

امام اعظم کی مرویات کے مجموعے چار قسم کے شمار کئے گئے ہیں جیسا کہ شیخ محمد امین نے وضاحت سے ''مسانید الامام ابی حنیفہ'' میں لکھا ہے۔

کتاب الآثار۔ مسند امام ابوحنیفہ۔ اربعینات۔ وحدانیات۔

متقدمین میں تصنیف وتالیف کا طریقہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لائق وقابل فخر تلامذہ کو املا کراتے، یا خود تلامذہ درس میں خاص چیزیں ضبط تحریر میں لے آتے، اسکے بعد راوی کی حیثیت سے ان تمام معلومات کو جمع کر کے روایت کرتے اور شیخ کی طرف منسوب فرماتے تھے۔

کتاب الآثار۔ امام اعظم نے علم حدیث وآثار پر مشتمل کتاب الآثار، یونہی تصنیف فرمائی، آپ نے اپنے مقرر کردہ اصول وشرائط کے مطابق چالیس ہزار احادیث کے ذخیرہ سے اس مجموعہ کا انتخاب کر کے املا کرایا۔ قدرے تفصیل گذر چکی ہے۔ کتاب میں مرفوع، موقوف، اور مقطوع سب طرح کی احادیث ہیں۔ کتاب الآثار کے راوی آپکے متعدد تلامذہ ہیں جنکی طرف منسوب ہوکر علیحدہ علیحدہ نام سے معروف ہیں اور مرویات کی تعداد میں بھی حذف واضافہ ہے۔

عام طور سے چند نسخے مشہور ہیں:۔

۱۔ کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف۔

۲۔ کتاب الآثار بروایت امام محمد۔

۳۔ کتاب الآثار بروایت امام حماد بن امام اعظم۔

۴۔ کتاب الآثار بروایت حفص بن غیاث۔

۵۔ کتاب الآثار بروایت امام زفر (یہ سنن زفر کے نام سے بھی معروف ہوئی)

۶۔ کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد

ان میں بھی زیادہ شہرت امام محمد کے نسخہ کو حاصل ہوئی۔

امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

روی الآثار عن نبل ثقات ۔غزار العلم مشیخة حصیفة۔

امام اعظم نے الآثار، کوثقہ اور معزز لوگوں سے روایت کیا ہے جو وسیع العلم اور عمدہ مشائخ تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

والموجود من حديث ابی حنيفة مفرداانما هو كتاب الآثار التی رواه محمد بن الحسن۔

اوراس وقت امام اعظم کی احادیث میں سے کتاب الآثار موجود ہے جسے امام محمد بن حسن نے روایت کیا ہے۔اس میں مرفوع احادیث ۱۲۲ ہیں۔

امام ابویوسف کا نسخہ زیادہ روایات پر مشتمل ہے،امام عبدالقادر حنفی نے امام ابویوسف کے صاحبزادے یوسف کے ترجمہ میں لکھا ہے:۔

روی کتا ب الآثار عن ابی حنیفة وهو مجلد ضخم۔

یوسف بن ابویوسف نے اپنے والد کے واسطہ سے امام اعظم ابوحنیفہ سے کتاب الآثار کوروایت کیا ہے جوایک ضخیم جلد ہے،اس میں ایک ہزارستر (۱۰۷۰)احادیث ہیں۔

مسند امام ابوحنیفہ:۔ یہ کتاب امام اعظم کی طرف منسوب ہے،اسکی حقیقت یہ ہے کہ آپ نے جن شیوخ سے احادیث کوروایت کیا ہے بعد میں محدثین نے ہر ہر شیخ کی مرویات کو علیحدہ کرکے مسانید کومرتب کیا۔دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے تدوین فقہ اوردرس کے وقت تلامذہ کومسائل شرعیہ بیان فرماتے ہوئے جو دلائل بصورت روایت بیان فرمائے تھے ان روایات کو آپکے تلامذہ یا بعد کے محدثین نے جمع کرکے مسند کا نام دیدیا۔ان مسانیداور مجموعوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مسند الامام مرتب امام حماد بن ابی حنیفہ

۲۔ مسند الامام مرتب امام ابویوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری

۳۔ مسند الامام مرتب امام محمد بن حسن الشیبانی

۴۔ مسند الامام مرتب امام حسن بن زیادلؤلوی

۵۔ مسند الامام مرتب حافظ ابومحمد عبداللہ بن یعقوب الحارث البخاری

۶۔ مسند الامام مرتب حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفرالشاہد

۷۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالحسین محمد بن مظہر بن موسی
۸۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی
۹۔	مسند الامام	مرتب	الشیخ الثقۃ ابوبکر محمد بن عبدالباخی الانصاری
۱۰۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی
۱۱۔	مسند الامام	مرتب	حافظ عمر بن حسن الاشنانی
۱۲۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی
۱۳۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو البلخی
۱۴۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد السعدی
۱۵۔	مسند الامام	مرتب	حافظ عبداللہ بن مخلد بن حفص البغدادی
۱۶۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد الدارقطنی
۱۷۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوحفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین
۱۸۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالخیر شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی
۱۹۔	مسند الامام	مرتب	حافظ شیخ الحرمین عیسی المغربی المالکی
۲۰۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر القیسرانی
۲۱۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالعباس احمد الہمدانی المعروف بابن عقدہ
۲۲۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم الاصفہانی المعروف بابن المقری
۲۳۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابواسمعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الحنفی
۲۴۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالحسن عمر بن حسن الاشنانی
۲۵۔	مسند الامام	مرتب	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن المعروف بابن عساکر الدمشقی۔

ان علاوہ کچھ مسانید وہ بھی ہیں جنکو مندرجہ بالا مسانید میں سے کسی میں مدغم کردیا گیا ہے۔مثلا ابن عقدہ کی مسند میں ان چار حضرات کی مسانید کا تذکرہ ہے اور یہ ایک ہزار سے زیادہ احادیث پر مشتمل ہے۔

۱۔　　حمزہ بن حبیب التیمی الکوفی

۲۔ محمد بن مسروق الکندی الکوفی

۳۔ اسمعیل بن حماد بن امام ابوحنیفہ

۴۔ حسین بن علی

پھر یہ کہ جامع مسانید امام اعظم جس کو علامہ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی نے ابواب فقہ کی ترتیب پر مرتب کیا تھا اس میں کتاب الآثار کے نسخے بھی شامل ہیں اگر انکو علیحدہ شمار کیا جائے تو پھر اس عنوان سند کے تحت آنے والی مسانید کی تعداد اکتیس ہوگی جبکہ جامع المسانید میں صرف پندرہ مسانید ہیں اور انکی بھی تلخیص کی گئی ہے مکرر اسناد کو حذف کردیا ہے یہ مجموعہ چالیس ابواب پر مشتمل ہے اور کل روایات کی تعداد ۱۷۱۰ ہے۔

مرفوع روایات ۹۱۶

غیر مرفوع ۷۹۴

پانچ یا چھ واسطوں والی روایات بہت کم اور نادر ہیں، عام روایات کا تعلق رباعیات، ثلاثیات، ثنائیات اور وحدانیات سے ہے۔

علامہ خوارزمی نے اس مجموعہ مسند کے لکھنے کی وجہ یوں بیان کی ہے، کہ میں نے ملک شام میں بعض جاہلوں سے سنا کہ حضرت امام اعظم کی روایت حدیث کم تھی۔ ایک جاہل نے تو یہانتک کہا کہ امام شافعی کی مسند بھی ہے اور امام احمد کی مسند بھی ہے، اور امام مالک نے تو خود مؤطا لکھی۔ لیکن امام ابوحنیفہ کا کچھ بھی نہیں۔

یہ سنکر میری حمیت دینی نے مجھکو مجبور کیا کہ میں آپکی ۱۵ مسانید وآثار سے ایک مسند مرتب کروں، لہذا ابواب فقہیہ پر میں نے اسکو مرتب کر کے پیش کیا ہے۔ (۲۳)

کتاب الآثار، جامع المسانید اور دیگر مسانید کی تعداد کے اجمالی تعارف کے بعد یہ بات اب حیز خفا میں نہیں رہ جاتی کہ امام اعظم کی محفوظ مرویات کتنی ہونگی، امام مالک اور امام شافعی کی مرویات سے اگر زیادہ تسلیم نہیں کی جاسکیں تو کم بھی نہیں ہیں، بلکہ مجموعی تعداد کے غالب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیئے۔

امام اعظم کی مسانید کی کثرت سے کوئی اس مغالطہ کا شکار نہ ہو کہ پھر اس میں رطب

ویابس سب طرح کی روایات ہونگی۔ہم نے عرض کیا کہ اول تو مرویات میں امام اعظم قدس سرہ اورحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان واسطے بہت کم ہوتے ہیں۔اور جوواسطے مذکور ہوتے ہیں انکی حیثیت وعلوشان کا اندازہ اس سے کیجئے کہ:۔

امام عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبری میں فرماتے ہیں۔

وقد من اللہ علی بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة الثلاثة فرأیئه لایروی حدیثا الاعن اخبار التابعین العدول الثقات الذین هم من خیرالقرون بشهادة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کالاسود وعلقمة وعطاء وعکرمة ومجاهد ومکحول والحسن البصری واضرابهم رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین ۔بینه وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عدول ثقات اعلام اخیار لیس فیهم کذاب ولامنهم بکذب ۔(٢٤)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ میں نے امام اعظم کی مسانید ثلاثہ کو مطالعہ کیا۔میں نے ان میں دیکھا کہ امام اعظم ثقہ اور صادق تابعین کے سوا کسی سے روایت نہیں کرتے جن کے حق میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر القرون ہونے کی شہادت دی،جیسے اسود،علقمہ عطاء،عکرمہ،مجاہد،مکحول اور حسن بصری وغیرہم۔لہذا امام اعظم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان تمام راوی عدول،ثقہ اور مشہور اخیار میں سے ہیں جنکی طرف کذب کی نسبت بھی نہیں کی جاسکتی اور نہ وہ کذاب ہیں۔

اربعینات:۔ امام اعظم کی مرویات سے متعلق بعض حضرات نے اربعین بھی تحریر فرمائی ہیں مثلاً:۔

الاربعین من روایات نعمان سیدالمجتهدین ۔(مولانا محمد ادریس نگرامی)

الاربعین۔　(شیخ حسن محمد بن شاہ محمد ہندی)

وحدانیات:۔ امام اعظم کی وہ روایات جن میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صرف ایک وسطہ ہوان روایات کو بھی ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے،اس سلسلہ میں بعض تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔　جزء ماروا ه ابو حنیفة عن الصحابة۔

جامع ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد شافعی۔

امام سیوطی نے اس رسالہ کو تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ میں شامل کردیا ہے، چند احادیث قارئین ملاحظہ فرماچکے۔

۲۔　الاختصار والترجیح للمذھب الصحیح۔

امام ابن جوزی کے پوتے یوسف نے اس کتاب میں بعض روایات نقل فرمائی ہیں۔ دوسرے ائمہ نے بھی اس سلسلہ میں روایات جمع کی ہیں۔مثلاً:۔

۱۔　ابوحامد محمد بن ہارون حضرمی

۲۔　ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی

۳۔　ابوالحسین علی بن احمد بن عیسی نہفقی

ان تینوں حضرات کے اجزاء وحدانیات کو ابوعبداللہ محمد دمشقی حنفی المعروف بابن طولون م۹۵۳، نے اپنی سند سے کتاب الفہرست الاوسط میں روایت کیا۔

نیز علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی سند سے المعجم المفہرس میں

علامہ خوارزمی نے جامع المسانید کے مقدمہ میں

ابوعبداللہ صیمری نے فضائل ابی حنیفہ واخبارہ میں روایت کیا ہے۔

البتہ بعض حضرات نے ان وحدانیات پر تنقید بھی کی ہے، تواسکے لئے ملاعلی قاری، امام عینی اور امام سیوطی کی تصریحات ملاحظہ کیجئے، ان تمام حضرات نے حقیقت واضح کردی ہے۔

امام اعظم کی فن حدیث میں عظمت وجلالت شان ان تمام تفصیلات سے ظاہر وباہر ہے لیکن بعض لوگوں کو اب بھی یہ شبہ ہے کہ جب اتنے عظیم محدث تھے تو روایات اب بھی اس حیثیت کی نہیں، محدث اعظم واکبر ہونے کا تقاضہ تو یہ تھا کہ لاکھوں احادیث آپ کو یاد ہونا چاہیئے تھیں جیسا کہ دوسرے محدثین کے بارے میں منقول ہے۔تو اس سلسلہ میں علامہ غلام رسول سعیدی کی محققانہ بحث ملاحظہ کریں جس سے حقیقت واضح ہوجائے گی۔ لکھتے ہیں:۔

چونکہ بعض اہل اہوا یہ کہتے ہیں کہ امام اعظم کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں۔اس لئے ہم ذرا تفصیل سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ امام اعظم کے پاس احادیث کا وافر ذخیرہ تھا۔حضرت ملاعلی قاری امام محمد بن سماعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

ان الامام ذکر فی تصانیفه بضع وسبعین الف حدیث وانتخب الآثار من اربعین الف حدیث ۔

امام ابوحنیفہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار سے زائد احادیث بیان کی ہیں اور چالیس ہزار احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا ہے۔

اور صدر الائمہ امام موفق بن احمد تحریر فرماتے ہیں:

وانتخب ابو حنیفة الاثار من اربعین الف حدیث ۔

امام ابوحنیفہ نے کتاب الاثار کا انتخاب چالیس ہزار حدیثوں سے کیا ہے۔

ان حوالوں سے امام اعظم کا جو علم حدیث میں تبحر ظاہر ہو رہا ہے وہ محتاج بیاں نہیں ہے۔

ممکن ہے کوئی شخص کہہ دے کہ ستر ہزار احادیث کو بیان کرنا اور کتاب الآثار کا چالیس ہزار حدیثوں سے انتخاب کرنا چنداں کمال کی بات نہیں ہے۔ امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث صحیحہ اور دو لاکھ احادیث غیر صحیحہ یاد تھیں اور انہوں نے صحیح بخاری کا انتخاب چھ لاکھ حدیثوں سے کیا تھا پس فن حدیث میں امام بخاری کے مقابلہ میں امام اعظم کا مقام بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ اسکے جواب میں گزارش ہے کہ احادیث کی کثرت اور قلت درحقیقت طرق اور اسانید کی قلت اور کثرت سے عبارت ہے۔ ایک متن حدیث اگر سو مختلف طرق اور سندوں سے روایت کیا جائے تو محدثین کی اصطلاح میں ان کو سو احادیث قرار دیا جائے گا حالانکہ ان تمام حدیثوں کا متن واحد ہوگا۔ منکرین حدیث انکار حدیث کے سلسلے میں یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ تمام کتب حدیث کی روایات کو اگر جمع کیا جائے تو یہ تعداد کروڑوں کے لگ بھگ ہوگی اور حضور کی پوری رسالت کی زندگی کی شب و روز پر انکو تقسیم کیا جائے تو احادیث حضور کی حیات مبارکہ سے بڑھ جائیں گی۔ پس اس صورت میں احادیث کی صحت کیونکر قابل تسلیم ہوگی۔ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ روایات کی یہ کثرت دراصل اسانید کی کثرت ہے ورنہ نفس احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو سے زیادہ نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ امیر یمانی لکھتے ہیں:

ان جملة الاحادیث المسندة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی الصحیحة بلاتکرار اربعة الاف واربع مائة ۔

بلاشبہ وہ تمام مسند احادیث صحیحہ جو بلا تکرار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان کی تعداد چار ہزار چار سو ہے۔'

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۸۰ھ ہے اور امام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ان کے درمیان ایک سو چودہ سال کا طویل عرصہ ہے اور ظاہر ہے اس عرصہ میں بکثرت احادیث شائع ہو چکی تھیں اور ایک ایک حدیث کو سیکڑوں بلکہ ہزاروں اشخاص نے روایت کرنا شروع کر دیا تھا۔ امام اعظم کے زمانہ میں راویوں کا اتنا شیوع اور عموم تھا نہیں، اس لئے امام اعظم اور امام بخاری کے درمیان جو روایت کی تعداد کا فرق ہے وہ دراصل اسانید کی تعداد کا فرق ہے، نفس روایت نہیں ہے ورنہ اگر نفس احادیث کا لحاظ کیا جائے تو امام اعظم کی مرویات امام بخاری سے کہیں زیادہ ہیں۔

اس زمانہ میں احادیث نبویہ جس قدر اسانید کے ساتھ مل سکتی تھیں امام اعظم نے ان تمام طرق واسانید کے ساتھ ان احادیث کو حاصل کر لیا تھا اور حدیث واثر کسی صحیح سند کے ساتھ موجود نہ تھے مگر امام اعظم کا علم انہیں شامل تھا۔ وہ اپنے زمانے کے تمام محدثین پر ادراک حدیث میں فائق اور غالب تھے۔ چنانچہ امام اعظم کے معاصر اور مشہور محدث امام مسعر بن کدام فرماتے ہیں:۔

طلبت مع ابی حنیفة الحدیث فغلبت واخذ نا فی الزهد فبرع علینا وطلبنا معه الفقه فجاء منه ماترون۔

میں نے امام ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کی تحصیل کی لیکن وہ ہم سب پر غالب رہے اور زہد میں مشغول ہوئے تو وہ اس میں سب سے بڑھ کر تھے اور فقہ میں ان کا مقام تو تم جانتے ہی ہو۔

نیز محدث بشر بن موسی اپنے استاد امام عبدالرحمٰن مقری سے روایت کرتے ہیں:۔

وکان اذاحدث عن ابی حنیفة قال حدثنا شاهنشاه ۔

امام مقری جب امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے تو کہتے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی۔

ان حوالوں سے ظاہر ہو گیا کہ امام اعظم اپنے معاصرین محدثین کے درمیان فن حدیث

میں تمام پر فائق اور غالب تھے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ان کی نگاہ سے اوجھل نہ تھی ،یہی وجہ ہے کہ ان کے تلامذہ انہیں حدیث میں حاکم اور شہنشاہ تسلیم کرتے تھے ۔اصطلاح حدیث میں حاکم اس شخص کو کہتے ہیں جو حضور کی تمام مرویات پر متناً وسنداً دسترس رکھتا ہو،مراتب محدثین میں یہ سب سے اونچا مرتبہ ہے اور امام اعظم اس منصب پر یقیناً فائز تھے۔کیونکہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ناواقف ہو وہ حیات انسانی کے تمام شعبوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایات کے مطابق جامع دستور نہیں بنا سکتا۔

امام اعظم کے محدثانہ مقام پر ایک شبہ کا ازالہ:۔گزشتہ سطور میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلا تکرار احادیث مرویہ کی تعداد چار ہزار چار سو ہے اور امام حسن بن زیاد کے بیان کے مطابق امام اعظم نے جو احادیث بلا تکرار بیان فرمائی ہیں انکی تعداد چار ہزار ہے۔پس امام اعظم کے بارے میں حاکمیت اور حدیث میں ہمہ دانی کا دعوی کیسے صحیح ہوگا؟اس کا جواب یہ ہے کہ چار ہزار احادیث کے بیان کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی چار سو حدیثوں کا امام اعظم کو علم بھی نہ ہو کیونکہ حسن بن زیاد کی حکایت میں بیان کی نفی ہے علم کی نہیں ۔

خیال رہے امام اعظم نے فقہی تصنیفات میں ان احادیث کا بیان کیا ہے جن سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں اور جن کے ذریعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت کیلئے عمل کا ایک راستہ متعین فرمایا ہے جنہیں عرف عام میں سنن سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن حدیث کا مفہوم سنت سے عام ہے کیونکہ احادیث کے مفہوم میں وہ روایات بھی شامل ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ،آپ کی قلبی واردات،خصوصیات،گزشتہ امتوں کے قصص اور مستقبل کی پیش گوئیاں موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی احادیث سنت کے قبیل سے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ احکام ومسائل کیلئے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

پس امام اعظم نے جن چار ہزار احادیث کو مسائل کے تحت بیان فرمایا ہے وہ از قبیل سنن ہیں اور جن چار سو احادیث کو امام اعظم نے بیان نہیں فرمایا وہ ان روایات پر محمول ہیں جو احکام سے متعلق نہیں ہیں لیکن یہاں بیان کی نفی ہے علم کی نہیں ۔

فن حدیث میں امام اعظم کا فیضان :۔ امام اعظم علم حدیث میں جس عظیم مہارت کے حامل اور جلیل القدر مرتبہ پر فائز تھے اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ تشنگان علم حدیث کا انبوہ کثیر آپ کے حلقۂ درس میں سماع حدیث کیلئے حاضر ہوتا۔

حافظ ابن عبد البر امام وکیع کے ترجمے میں لکھتے ہیں:۔

وکان یحفظ حدیثه کله وکان قد سمع من ابی حنیفة کثیرا ،۔

وکیع بن جراح کو امام اعظم کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے امام اعظم سے احادیث کا بہت زیادہ سماع کیا تھا۔

امام مکی بن ابراہیم ، امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد اور امام بخاری کے استاذ تھے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں بائیس ثلاثیات صرف امام مکی بن ابراہیم کی سند سے روایت کی ہیں۔

امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

ولزم اباحنیفة رحمه الله وسمع منه الحدیث ۔

انہوں نے اپنے اوپر سماع حدیث کیلئے ابوحنیفہ کے درس کو لازم کرلیا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری کو اپنی صحیح میں عالی سند کے ساتھ ثلاثیات درج کرنے کا جو شرف حاصل ہوا ہے وہ دراصل امام اعظم کے تلامذہ کا صدقہ ہے اور یہ صرف ایک مکی بن ابراہیم کی بات نہیں ہے۔ امام بخاری کی اسانید میں اکثر شیوخ حنفی ہیں ان حوالوں سے یہ آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا کہ امام اعظم علم حدیث میں مرجع خلائق تھے ، ائمہ فن نے آپ سے حدیث کا سماع کیا اور جن شیوخ کے وجود سے صحاح ستہ کی عمارت قائم ہے ان میں سے اکثر حضرات آپ کے علم حدیث میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد ہیں۔

فقیہ عصر شارح بخاری علیہ رحمۃ الباری تقلیل روایت کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ جس شان کے محدث تھے اس کے لحاظ سے روایت کم ہے۔ مگر یہ ایسا الزام ہے کہ امام بخاری جیسے محدث پر بھی عائد ہے۔ انہیں چھ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں ایک لاکھ صحیح یاد تھیں۔ مگر بخاری میں کتنی احادیث ہیں۔ غور کیجئے ایک لاکھ صحیح احادیث میں سے صرف ڈھائی ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ کیا یہ تقلیل روایت نہیں ہے؟۔

پھر محدثین کی کوشش صرف احادیث جمع کرنا اور پھیلانا تھا۔ مگر حضرت امام اعظم کا

منصب ان سب سے بہت بلند اور بہت اہم اور بہت مشکل تھا۔وہ امت مسلمہ کی آسانی کیلئے قرآن وحدیث واقوال صحابہ سے منقح مسائل اعتقادیہ وعملیہ کا استنباط اور انکو جمع کرنا تھا۔مسائل کا استنباط کتنا مشکل ہے ۔اس میں مصروفیت اور پھر عوام وخواص کو ان کے حوادث پر احکام بتانے کی مشغولیت نے اتنا موقع نہ دیا کہ وہ اپنی شان کے لائق بکثرت روایت کرتے۔

ایک وجہ قلت روایت کی یہ بھی ہے کہ آپ نے روایت حدیث کیلئے نہایت سخت اصول وضع کئے تھے ،اور استدلال واستنباط مسائل میں مزید احتیاط سے کام لیتے ،نتیجہ کے طور پر روایت کم فرمائی۔

چند اصول یہ ہیں:۔

۱۔ سماعت سے لیکر روایت تک حدیث راوی کے ذہن میں محفوظ رہے۔

۲۔ صحابہ وفقہاء تابعین کے سوا کسی کی روایت بالمعنی مقبول نہیں۔

۳۔ صحابہ سے ایک جماعت اتقیاء نے روایت کیا ہو۔

۴۔ عمومی احکام میں وہ روایت چند صحابہ سے آئی ہو۔

۵۔ اسلام کے کسی مسلم اصول کے مخالف نہ ہو۔

۶۔ قرآن پر زیادت یا تخصیص کرنے والی خبر واحد غیر مقبول ہے۔

۷۔ صراحت قرآن کے مخالف خبر واحد بھی غیر مقبول ہے۔

۸۔ سنت مشہورہ کے خلاف خبر واحد بھی غیر مقبول ہے۔

۹۔ راوی کا عمل روایت کے خلاف ہو جب بھی غیر مقبول۔

۱۰۔ ایک واقعہ کے دو راوی ہوں ،ایک کی طرف سے امر زائد منقول ہو اور دوسرا نفی بلا دلیل کرے تو یہ نفی مقبول نہیں۔

۱۱۔ حدیث میں حکم عام کے مقابل حدیث میں حکم خاص مقبول نہیں۔

۱۲۔ صحابہ کی ایک جماعت کے عمل کے خلاف خبر واحد قولی یا عملی مقبول نہیں۔

۱۳۔ کسی واقعہ کے مشاہدہ کے بارے میں متعارض روایات میں قریب سے مشاہدہ کرنے والے کی روایت مقبول ہوگی۔

۱۴۔ قلت وسائط اور کثرت تفقہ کے اعتبار سے راویوں کی متعارض روایات میں کثرت

تفقہ کو ترجیح ہوگی۔

۱۵۔　حدود وکفارات میں خبر واحد غیر مقبول۔

۱۶۔　جس حدیث میں بعض اسلاف پر طعن ہو وہ بھی مقبول نہیں۔

واضح رہے کہ احادیث کو محفوظ کرنا پہلی منزل ہے، پھر انکو روایت کرنا اور اشاعت دوسرا درجہ۔ اور آخری منزل ان احادیث سے مسائل اعتقادیہ وعملیہ کا استنباط ہے۔ اس منزل میں آکر غایت احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے۔ امام اعظم نے کتنی روایات محفوظ کی تھیں آپ پڑھ چکے کہ اس وقت کی تمام مرویات آپ کے پیش نظر تھیں۔ پھر ان سب کو روایت نہ کرنے کی وجہ استنباط واستخراج مسائل میں مشغولی تھی جیسا کہ گذر گیا۔

اب آخری منزل جو خاص احتیاط کی تھی اسکے سبب تمام روایات صحائف میں ثبت نہ ہوسکیں کہ ان کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ جو معمول بہا تھیں ان کو املا کرایا اور انہیں سے تدوین فقہ میں کام لیا۔

فقہ حنفی میں بظاہر جو تقلیل روایت نظر آتی ہے اس کی ایک وجہ اور بھی ہے، وہ یہ کہ امام اعظم نے جو مسائل شرعیہ بیان فرمائے انکو لوگ ہر جگہ محض امام اعظم کا قول سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ کثیر مقامات پر ایسا ہے کہ احادیث بصورت مسائل ذکر کی گئی ہیں۔ امام اعظم نے احادیث وآثار کو حسب موقع بصورت افتاء ومسائل نقل فرمایا ہے جس سے بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کہنے والے کا خود اپنا قول ہے حالانکہ وہ کسی روایت سے حاصل شدہ حکم ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات بعینہ روایت کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے۔

امام اعظم کا یہ طریقہ خود اپنا نہیں تھا بلکہ ان بعض اکابر صحابہ کا تھا جو روایت حدیث میں غایت احتیاط سے کام لیتے تھے، وہ ہر جگہ صریح طور پر حضور کی طرف نسبت کرنے سے احتراز کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی قول کی صراحۃً نسبت کرنے میں ان کی نظر حضور کے اس فرمان کی طرف رہتی تھی کہ:۔

من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار۔

جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

لہذا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سے شعوری یا غیر شعوری طور پر انتساب میں کوتاہی ہوجائے

اور ہم اس وعید شدید کے سزاوار ٹھہریں۔امیر المومنین حضرت عمر فارق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سلسلہ میں سرفہرست رہے ہیں جن کے واقعات آپ نے ابتداء مضمون میں ملاحظہ فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کی شام بلاناغہ حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن میں نے کبھی آپ کی زبان سے یہ الفاظ نہیں سنے کہ حضور نے یہ فرمایا۔

ایک شام ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کہتے ہیں! یہ الفاظ کہتے ہی وہ جھک گئے میں نے ان کی طرف دیکھا تو کھڑے تھے، ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا اور گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔یہ آپ کی غایت احتیاط کا مظاہرہ تھا۔

اس وجہ سے آپ کے تلامذہ میں بھی یہ طریقہ رائج رہا کہ اکثر احادیث بصورت مسائل بیان فرماتے اور وقت ضرورت ہی حضور کی طرف نسبت کرتے تھے، کوفہ میں مقیم محدثین وفقہاء بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں جیسا کہ آپ پڑھ چکے، امام اعظم کا سلسلہ سند حدیث وفقہ بھی آپ تک پہونچتا ہے لہذا جو احتیاط پہلے سے چلی آرہی تھی اسکو امام اعظم نے بھی اپنایا ہے اور بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ امام ابوحنیفہ احادیث سے کم اور اپنی رائے سے زیادہ کام لیتے اور فتوی دیتے ہیں۔

کلمات الثنا:۔ امام اعظم کی جلالت شان اور علمی وعملی کمالات کو آپکے معاصرین واقران۔ محدثین وفقہاء، مشائخ وصوفیاء، تلامذہ واساتذہ سب نے تسلیم کیا اور بیک زبان بے شمار حضرات نے آپکی برتری وفضیلت کا اعتراف کیا ہے۔حدیث وفقہ دونوں میں آپکی علوشان کی گواہی دینے میں بڑے بڑوں نے بھی کبھی کوئی جھجک محسوس نہیں کی، چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

انکی مجلس میں بڑوں کو چھوٹا دیکھتا، انکی مجلس میں اپنے آپ کو جتنا کم رتبہ دیکھتا کسی کی مجلس میں نہ دیکھتا، اگر اسکا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ میں افراط سے کام لے رہا ہوں

تو میں ابو حنیفہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتا۔

نیز فرمایا:۔

امام اعظم کی نسبت تم لوگ کیسے کہتے ہو کہ وہ حدیث نہیں جانتے تھے، ابو حنیفہ کی رائے مت کہو حدیث کی تفسیر کہو۔ اگر ابو حنیفہ تابعین کے زمانہ میں ہوتے تو تابعین بھی انکے محتاج ہوتے۔ آپ علم حاصل کرنے میں بہت سخت تھے وہی کہتے تھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، احادیث ناسخ ومنسوخ کے بہت ماہر تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے امام اعظم اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری دستگیری نہ کی ہوتی تو میں عام آدمیوں میں سے ہوتا۔ میں نے ان میں دیکھا کہ ہر دن شرافت اور خیر کا اضافہ ہوتا۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: ابو حنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں، میری آنکھوں نے ان کا مثل نہیں دیکھا۔

مکی بن ابراہیم استاذ امام بخاری فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اپنے زمانے کے اعلم علماء تھے۔

امام مالک سے امام شافعی نے متعدد محدثین کا حال پوچھا، اخیر میں امام ابو حنیفہ کو دریافت کیا تو فرمایا: سبحان اللہ! وہ عجیب ہستی کے مالک تھے، میں نے انکا مثل نہیں دیکھا۔

سعید بن عروبہ نے کہا: ہم نے جو متفرق طور پر مختلف مقامات سے حاصل کیا وہ سب آپ میں مجتمع تھا۔

خلف بن ایوب نے کہا: اللہ عزوجل کی طرف سے علم حضور کو ملا، اور حضور نے صحابہ کو، صحابہ نے تابعین کو اور تابعین سے امام اعظم اور آپ کے اصحاب کو، حق یہ ہی ہے خواہ اس پر کوئی راضی ہو یا ناراض۔

اسرائیل بن یونس نے کہا: اس زمانے میں لوگ جن جن چیزوں کے محتاج ہیں امام ابو حنیفہ ان سب کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کے پوتے حضرت قاسم فرماتے: امام ابو حنیفہ کی مجلس سے زیادہ فیض رساں اور کوئی مجلس نہیں۔

حفص بن غیاث نے کہا: امام ابوحنیفہ جیسا ان احادیث کا عالم میں نے نہ دیکھا جو احکام میں صحیح اور مفید ہوں۔

مسعر بن کدام کہتے تھے: مجھے صرف دو آدمیوں پر رشک آتا ہے، ابوحنیفہ پر ان کی فقہ کی وجہ سے، اور حسن بن صالح پر ان کے زہد کی وجہ سے۔

ابوعلقمہ نے کہا: میں نے اپنے شیوخ سے سنی ہوئی حدیثوں کو امام ابوحنیفہ پر پیش کیا توانہوں نے ہرایک کا ضروری حال بیان کیا، اب مجھے افسوس ہے کہ کل حدیثیں کیوں نہیں سنادیں۔

امام ابویوسف فرماتے: میں نے ابوحنیفہ سے بڑھ کر حدیث کے معانی اور فقہی نکات جاننے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جس مسئلہ میں غور وخوض کرتا تو امام اعظم کا نظریہ اخروی نجات سے زیادہ قریب تھا۔ میں آپ کیلئے اپنے والد سے پہلے دعا مانگتا ہوں۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: امام سفیان امام اعظم کیلئے کھڑے ہوتے تو میں نے تعظیم کی وجہ پوچھی۔ فرمایا: وہ علم میں ذی مرتبہ شخص ہیں، اگر میں ان کے علم کے لئے نہ اٹھتا تو انکے سن وسال کی وجہ سے اٹھتا، اگر اس وجہ سے نہیں تو انکی فقہ کی وجہ سے اٹھتا، اور اس کے لئے بھی نہیں تو تقوی کی وجہ سے اٹھتا۔

امام شافعی فرماتے: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج میں، امام ابوحنیفہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو فقہ میں موافقت حق عطا کی گئی۔

امام یحیی بن معین نے کہا: جب لوگ امام اعظم کے مرتبہ کو نہ پاسکے تو حسد کرنے لگے۔

امام شعبہ نے وصال امام اعظم پر فرمایا: اہل کوفہ سے علم کے نور کی روشنی بجھ گئی، اب اہل کوفہ ان کا مثل نہ دیکھ سکیں گے۔

داؤد طائی نے کہا: ہر وہ علم جو امام ابوحنیفہ کے علم سے نہیں وہ اس علم والے کے لئے آفت ہے۔

ابن جریج نے وصال امام اعظم پر فرمایا: کیسا عظیم علم ہاتھ چلا گیا۔

یزید بن ہارون فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ متقی، پرہیزگار، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے زمانہ کے سب سے بڑے حافظ تھے، میں نے انکے معاصرین پائے سب کو یہ ہی کہتے سنا:

ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

فضیل بن عیاض نے فرمایا: ابوحنیفہ ایک فقیہ شخص تھے اور فقہ میں معروف، انکی رات عبادت میں گذرتی، بات کم کرتے، ہاں جب مسئلہ حلال وحرام کا آتا تو حق بیان فرماتے، صحیح حدیث ہوتی تو اس کی پیروی کرتے خواہ صحابہ وتابعین سے ہو ورنہ قیاس کرتے اور اچھا قیاس کرتے۔

ابن شبرمہ نے کہا: عورتیں عاجز ہوگئیں کہ نعمان کا مثل جنیں۔

عبدالرزاق بن ہمام کہتے ہیں: ابوحنیفہ سے زیادہ علم والا کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

امام زفر نے فرمایا: امام ابوحنیفہ جب تکلم فرماتے تو ہم یہ سمجھتے کہ فرشتہ ان کو تلقین کررہا ہے۔

علی بن ہاشم نے کہا: ابوحنیفہ علم کا خزانہ تھے، جو مسائل بڑوں پر مشکل ہوتے آپ پر آسان ہوتے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے مالک پر وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ابوحنیفہ پر وہ امام تھے۔

یحیی بن سعید قطان نے کہا: امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر کسی کی رائے نہیں،

خارجہ بن مصعب نے کہا: فقہاء میں ابوحنیفہ مثل چکی کے پاٹ کے محور ہیں، یا ایک ماہر صراف کے مانند ہیں جو سونے کو پرکھتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ امام ابوحنیفہ کی رکاب پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے: قسم بخدا! میں نے فقہ میں تم سے اچھا بولنے والا صبر کرنے والا اور تم سے بڑھکر حاضر جواب نہیں دیکھا، بیشک تمہارے دور میں جس نے فقہ میں لب کشائی کی تم اسکے بلا قیل وقال آقا ہو۔ جو لوگ آپ پر طعن کرتے ہیں وہ حسد کی بنا پر کرتے ہیں۔

ابومطیع نے بیان کیا کہ میں ایک دن کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپکے پاس مقاتل بن حیان، حماد بن سلمہ، امام جعفر صادق اور دوسرے علماء آئے اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ آپ دین میں کثرت سے قیاس کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے ہم کو آپکی عاقبت کا اندیشہ ہے، کیونکہ ابتداء جس نے قیاس کیا ہے وہ ابلیس ہے۔ امام

ابوحنیفہ نے ان حضرات سے بحث کی اور یہ بحث صبح سے زوال تک جاری رہی اور وہ دن جمعہ کا تھا۔

حضرت امام نے اپنا مذہب بیان کیا کہ اولاً کتاب اللہ پر عمل کرنا یوں پھر سنت پر، اور پھر حضرات صحابہ کے فیصلوں پر، اور جس پر ان حضرات کا اتفاق ہوتا ہے اسکو مقدم رکھتا ہوں اور اسکے بعد قیاس کرتا ہوں۔ یہ سنکر حضرات علماء کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت امام کے سر اور گھٹنوں کو بوسہ دیا اور کہا: آپ علماء کے سردار ہیں اور ہم نے جو کچھ برائیاں کی ہیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے کی ہیں۔ آپ اسکو معاف کردیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں امام اوزاعی سے ملنے ملک شام آیا اور بیروت میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے خراسانی! یہ بدعتی کون ہے جو کوفہ میں نکلا ہے اور اسکی کنیت ابوحنیفہ ہے، میں اپنی قیام گاہ پر آیا اور امام ابوحنیفہ کی کتابوں میں مصروف ہوا، چند مسائل اخذ کرکے پہونچا، میرے ہاتھ میں تحریر دیکھ کر پوچھا کیا ہے، میں نے پیش کیا، تحریر پڑھ کر بولے، یہ نعمان بن ثابت کون ہیں؟ میں نے کہا: ایک شیخ ہیں جن سے عراق میں میری ملاقات ہوئی۔ فرمایا: یہ مشائخ میں زیادہ دانشمند ہیں۔ ان سے علم میں اضافہ کرو، میں نے ان سے کہا: یہ ہی وہ ابوحنیفہ ہی جن سے آپ نے مجھے روکا تھا۔

امام اعظم سے اسکے بعد مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی، مسائل میں گفتگو ہوئی، جب ان سے میری ملاقات دوبارہ ہوئی تو امام اوزاعی فرماتے تھے، اب مجھے انکے کثرت علم وعقلمندی پر رشک ہوتا ہے۔ میں انکے متعلق کھلی غلطی پر تھا، میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

مدینہ منورہ میں حضرت امام باقر سے ملاقات ہوئی، ایک صاحب نے تعارف کرایا، فرمایا: اچھا آپ وہی ہیں جو قیاس کرکے میرے جد کریم کی احادیث رد کرتے ہیں۔ عرض کیا: معاذاللہ، کون رد کرسکتا ہے۔ حضور اگر اجازت دیں تو کچھ عرض کروں۔ اجازت کے بعد عرض کیا:۔

حضور مرد ضعیف ہے یا عورت؟ ارشاد فرمایا: عورت۔

عرض کیا:۔

وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا؟

فرمایا:۔مرد کا۔

عرض کیا:۔

میں قیاس سے حکم کرتا تو عورت کو مرد کا دونا حصہ دینے کا حکم دیتا۔

پھر عرض کیا:۔

نماز افضل ہے یا روزہ؟

فرمایا:۔نماز۔

عرض کیا:۔

قیاس یہ چاہتا ہے کہ حائضہ پر نماز کی قضا بدرجۂ اولی ہونی چاہیئے ،اگر قیاس سے حکم کرتا تو یہ حکم دیتا کہ حائضہ نماز کی قضا کرے۔

پھر عرض کیا:۔

منی کی ناپا کی شدید تر ہے یا پیشاب کی؟

فرمایا:۔ پیشاب کی۔

عرض کیا:۔

قیاس کرتا تو پیشاب کے بعد غسل کا حکم بدرجۂ اولی دیتا۔

اس پر امام باقر اتنا خوش ہوئے کہ اٹھکر پیشانی چوم لی ۔اسکے بعد ایک مدت تک حضرت امام باقر کی خدمت میں رہکر فقہ وحدیث کی تعلیم حاصل کی۔

امام جعفر صادق نے فرمایا: یہ ابوحنیفہ ہیں اور اپنے شہر کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

یہ ائمہ وقت اور اساطین ملت تو امام اعظم کے علم وفن اور فضل وکمال پر کھلے دل سے شہادت پیش کرتے ہیں اور آج کے کچھ نام نہاد مجتہدین وقت نہایت بے غیرتی کا ثبوت دیتے ہوئے کہتے پھرتے اور کتابوں میں لکھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا حشر عابدین میں تو ہوسکتا ہے لیکن علماء وائمہ میں نہیں ہوگا۔نعوذ باللہ من ذلک ۔

محیر العقول فتاوی

امام وکیع بیان کرتے ہیں کہ ایک ولیمہ کی دعوت میں امام ابوحنیفہ، امام سفیان ثوری، امام مسعر بن کدام، مالک بن مغول، جعفر بن زیاد، احمد اور حسن بن صالح کا اجتماع ہوا۔ کوفہ کے اشراف اور موالی کا اجتماع تھا۔ صاحب خانہ نے اپنے دو بیٹوں کی شادی ایک شخص کی دو بیٹیوں سے کی تھی۔ یہ شخص گھبرایا ہوا آیا اور اس نے کہا۔ ہم ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں اور اس نے بیان کیا گھر میں غلطی سے ایک کی بیوی دوسرے کے پاس پہنچادی گئی اور دونوں نے اپنے بھائی کی بیوی سے شب باشی کر لی ہے۔

سفیان ثوری نے کہا کوئی بات نہیں۔

اور آپ نے کہا میرے نزدیک دونوں افراد پر شب باشی کرنے کی وجہ سے مہر واجب ہے اور ہر عورت اپنے زوج کے پاس چلی جائے (یعنی جس سے اس کا نکاح ہوا ہے) لوگوں نے سفیان کی بات سنی اور پسند کی امام ابوحنیفہ خاموش بیٹھے رہے۔ مسعر بن کدام نے ان سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ سفیان ثوری نے کہا وہ اس بات کے علاوہ کیا کہیں گے۔ ابوحنیفہ نے کہا۔ دونوں لڑکوں کو بلاؤ، چنانچہ وہ دونوں آئے۔ حضرت امام نے ان میں سے ہر ایک سے دریافت کیا۔ ''تم کو وہ عورت پسند ہے جس کے ساتھ تم نے شب باشی کی ہے۔'' ان دونوں نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے ہر ایک سے کہا اس عورت کا نام کیا ہے جو تمہارے بھائی کے پاس گئی ہے۔ دونوں نے لڑکی کا اور اس کے باپ کا نام بتایا۔

آپ نے ان سے کہا۔ اب تم اس کو طلاق دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دی اور آپ نے خطبہ پڑھ کر ہر ایک کا نکاح اس عورت سے کر دیا جو اس کے پاس رہی ہے۔ اور آپ نے دونوں لڑکوں کے والد سے کہا۔ دعوت ولیمہ کی تجدید کرو۔

ابوحنیفہ کا فتوی سن کر سب متحیر ہوئے اور مسعر نے اٹھ کر ابوحنیفہ کا منہ چوما اور کہا تم لوگ مجھ کو ابوحنیفہ کی محبت پر ملامت کرتے ہو۔

جواب امام سفیان کا بھی درست تھا لیکن کیا ضروری تھا کہ دونوں شوہروں کی غیرت اس بات کو گوارہ کر لیتی کہ جس سے دوسرے نے شب باشی کی ہے کہ وہ اب اس پہلے کے

ساتھ رہے۔

امام وکیع ہی بیان کرتے ہیں: ہم امام ابوحنیفہ کے پاس تھے کہ ایک عورت آئی اوراس نے کہا کہ میرے بھائی کی وفات ہوئی ہے اس نے چھ سو دینار چھوڑے اوراب مجھ کو ورثہ میں ایک دینار ملا ہے۔ابوحنیفہ نے کہا کہ میراث کی تقسیم کس نے کی ہے۔اس نے کہا داؤد طائی نے کی ہے۔آپ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کی ہے۔کیا تمہارے بھائی نے دولڑکیاں چھوڑی ہیں؟ عورت نے ہاں میں جواب دیا۔آپ نے پوچھا اور ماں چھوڑی ہے؟عورت نے ہاں میں جواب دیا۔آپ نے پوچھا اور بیوی چھوڑی ہے؟عورت نے ہاں میں جواب دیا۔آپ نے پوچھا اورایک بہن اور بارہ بھائی چھوڑے ہیں؟عورت نے ہاں میں جواب دیا۔آپ نے کہا لڑکیوں کا دوتہائی حصہ ہے یعنی چارسو دینار اور چھٹا حصہ ماں کا ہے یعنی ایک سو دینار اور آٹھواں حصہ بیوی کا ہے یعنی پچھتر دینار۔ باقی رہے پچیس دینار۔اس سے بارہ بھائیوں کے چوبیس دینار یعنی ہر بھائی کو دو دینار اور تم بہن ہو تمہارا ایک دینار ہوا۔

امام ابویوسف بیان فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے کسی شخص نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ اپنی بیوی سے بات نہیں کروں گا جب تک وہ مجھ سے بات نہ کرلے،اور میری بیوی نے قسم کھائی کہ جو مال میرا ہے وہ سب صدقہ ہوگا اگر وہ مجھ سے بات کرلے جب تک کہ میں اس سے بات نہ کرلوں ۔ابوحنیفہ نے اس شخص سے کہا۔کیا تم نے یہ مسئلہ کسی سے پوچھا ہے؟اس شخص نے کہا۔میں نے سفیان ثوری سے یہ مسئلہ پوچھا ہے اورانہوں نے کہا ہے کہ تم دونوں میں سے جو بھی دوسرے سے بات کرے گا وہ حانث ہوجائیگا۔ابوحنیفہ نے اس شخص سے کہا: جاؤ اپنی بیوی سے بات کرو،تم دونوں حانث نہ ہوگے۔وہ شخص ابوحنیفہ کی بات سن کر سفیان ثوری کے پاس گیا۔اس شخص کی سفیان ثوری سے کچھ رشتہ داری بھی تھی،اس نے ابوحنیفہ کا جواب سفیان ثوری سے بیان کیا،وہ جھنجھلا کر ابوحنیفہ کے پاس آئے اورانہوں نے ابوحنیفہ سے غصہ میں کہا۔کیا تم حرام کراؤ گے۔آپ نے کہا کیا بات ہے،اے ابوعبداللہ۔اور پھر آپ نے سوال کرنے والے سے کہا کہ اپنا سوال ابوعبداللہ کے سامنے دہراؤ۔چنانچہ اس نے اپنا سوال دہرایا اورابوحنیفہ نے اپنا فتوی دہرایا۔سفیان نے کہا۔تم نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔آپ نے فرمایا کہ خاوند کے قسم کھانے کے بعد اس کی بیوی نے خاوند سے بات کی لہذا خاوند کی قسم پوری

ہوگئی اب وہ جا کر بیوی سے بات کرلے تا کہ اس کی قسم پوری ہوجائے اور دونوں میں سے کوئی بھی حانث نہیں ہے۔

یہ سن کر سفیان ثوری نے کہا: انه لیکشف لك من العلم عن شئ کلنا عنه غافل۔ حقیقت امر یہ ہے کہ تم پر علم کے وہ دقائق واضح ہوتے ہیں کہ ہم سب اس سے غافل ہیں۔

امام لیث بن سعد کہتے تھے: کہ میں ابو حنیفہ کا ذکر سنا کرتا تھا اور میری تمنا اور خواہش تھی کہ ان کو دیکھوں۔ اتفاق سے میں مکہ میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگ ٹوٹے پڑتے ہیں اور ایک شخص ان کو یا ابا حنیفہ کہہ کر صدا کر رہا تھا۔ لہذا میں نے دیکھا کہ یہ شخص ابو حنیفہ ہیں۔ آواز دینے والے نے ان سے کہا میں دولتمند ہوں میرا ایک بیٹا ہے۔ میں اس کی شادی کرتا ہوں، روپیہ خرچ کرتا ہوں، وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے، میں اس کی شادی پر کافی روپیہ خرچ کرتا ہوں اور یہ سب ضائع ہوتا ہے، کیا میرے واسطے کوئی حیلہ ہے۔ ابو حنیفہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو اس بازار لے جاؤ جہاں لونڈی غلام فروخت ہوتے ہیں۔ وہاں اس کی پسند کی لونڈی خرید لو، وہ تمہاری ملکیت میں رہے، اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کردو، اگر وہ طلاق دے گا باندی تمہاری رہے گی۔

یہ کہہ کر لیث بن سعد نے کہا۔ فواللہ مااعجبنی سرعة جوابه۔ اللہ کی قسم ہے آپ کے جواب پر مجھ کو اتنا تعجب نہ ہوا جتنا کہ ان کے جواب دینے کی سرعت سے ہوا۔ یعنی پوچھنے کی دیر تھی کہ جواب تیار تھا۔

امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص سے اسکی بیوی کا جھگڑا ہوا۔ شوہر یہ قسم کھا بیٹھا کہ جب تک تو نہیں بولے گی میں بھی نہیں بولوں گا بیوی کیوں پیچھے رہتی۔ اس نے بھی برابر کی قسم کھائی جب تک تو نہیں بولے گا میں بھی نہیں بولوں گی۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اب دونوں پریشان۔ شوہر حضرت سفیان ثوری کے پاس گیا کہ اس کا حل کیا ہے، فرمایا کہ بیوی سے بات کرو وہ تم سے کرے اور قسم کا کفارہ دیدو۔ شوہر حضرت امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم اس سے بار کرو اور وہ تم سے بات کرے، کفارہ کی ضرورت نہیں۔ جب سفیان ثوری کو یہ معلوم ہوا تو بہت خفا ہوئے۔ امام اعظم کے پاس جا کر یہاں تک کہہ دیا کہ تم لوگوں کو غلط مسئلہ بتاتے ہو۔ امام صاحب نے اسے بلوایا اور اس سے دوبارہ پورا واقعہ بیان

کرنے کو کہا۔ جب وہ بیان کر چکا تو امام صاحب نے حضرت سفیان ثوری سے کہا۔ جب شوہر کے قسم کے بعد عورت نے شوہر کو مخاطب کر کے وہ جملہ کہا تو عورت کی طرف سے بولنے کی ابتداء ہوگئی۔ اب قسم کہاں رہی۔ اس پر حضرت سفیان ثوری نے کہا۔ واقعی عین موقع پر آپ کی فہم وہاں تک پہونچ جاتی ہے جہاں ہم لوگوں کا خیال نہیں جاتا۔

امام اعظم پر مظالم اور وصال:۔ بنوامیہ کے آخری حکمراں مروان الحمار نے یزید بن عمرو بن ھبیرہ کو عراق کا والی بنادیا تھا، عراق میں جب بنومروان کے خلاف فتنہ اٹھا تو ابن ھبیرہ نے علماء کو جمع کر کے مختلف کاموں پر متعین کیا۔ ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ اور داؤد بن ابی ہند بھی اس میں شامل تھے۔

امام اعظم کے پاس قاصد بھیج کر آپ کو بلوایا اور ابن ھبیرہ نے آپ پر عہدۂ قضا پیش کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ یہ حکومت کی مہر ہے، آپکے حکم کے بغیر سلطنت میں کوئی کام نہیں ہوگا، بیت المال پر سارا اختیار آپ کا رہے گا۔ لہذا آپ یہ عہد قبول کریں، آپ نے انکار کیا۔ ابن ھبیرہ نے قسم کھائی کہ یہ عہدہ آپ کو قبول کرنا ہوگا ورنہ سخت سزادی جائے گی۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ ہرگز قبول نہیں کرونگا۔ یہ سنکر بولا آپ میرے مقابلہ میں قسم کھاتے ہیں۔ لہذا آپ کے سر پر کوڑوں کی بوچھار شروع کردی گئی۔ بیس کوڑے مارے گئے اور دس دن تک کوڑے لگوائے جاتے رہے۔ امام اعظم نے فرمایا: اے ابن ھبیرہ! یاد رکھو کل بروز قیامت خدا کو منہ دکھانا ہے۔ تم کو کل اللہ کے حضور کھڑا ہونا ہوگا اور میرے مقابلہ میں تمہیں نہایت ذلیل کیا جائے گا، یہ سنکر ابن ھبیرہ نے کوڑے تو رکوادیئے لیکن قیدخانہ میں بھیج دیا۔

رات کو خواب میں ابن ھبیرہ نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔ اے ابن ھبیرہ! میری امت کے لوگوں کو بغیر کسی جرم کے سزائیں دیتا اور ستاتا ہے، خدا سے ڈر اور انجام کی فکر کر۔

یہ خواب دیکھ کر نہایت بے چین ہوا اور صبح اٹھکر آپ کو قیدخانے سے رہا کردیا۔ اس طرح آپکی قسم پوری ہوگئی۔ یہ پہلی ابتلاء وآزمائش تھی۔

بعد کے واقعات شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی زبانی ملاحظہ کریں۔

خلافت بنوامیہ کے خاتمہ کے بعد سفاح پھر منصور نے اپنی حکومت جمانے اورلوگوں کے دلوں میں اپنی ہیبت بٹھانے کیلئے وہ وہ مظالم کئے جوتاریخ کے خونی اوراق میں کسی سے کم نہیں ۔منصور نے خصوصیت کے ساتھ سادات پرجومظالم ڈھائے ہیں وہ سلاطین عباسیہ کی پیشانی کا بہت بڑابدنماداغ ہیں۔اسی خونخوار نے حضرت محمد بن ابراہیم دیباج کودیوارمیں زندہ چنوادیا۔آخرتنگ آمد بجنگ آمد۔ان مظلوموں میں سے حضرت محمد نفس ذکیہ نے مدینہ طیبہ میں خروج کیا۔ابتداءان کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ تھے ۔بعد میں بہت بڑی فوج تیارکرلی۔ حضرت امام مالک نے بھی ان کی حمایت کافتوی دیدیا۔نفس ذکیہ بہت شجاع فن جنگ کے ماہر قوی طاقتور تھے ۔مگراللہ عزوجل کی شان بے نیاز کہ جب منصور سے مقابلہ ہواتو ۱۴۵ھ میں دادمردانگی دیتے ہوئےشہید ہوگئے۔

انکے بعدان کے بھائی ابراہیم نے خلافت کادعوی کیا۔ہرطرف سے انکی حمایت ہوئی۔ خاص کوفے میں لگ بھگ لاکھ آدی انکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے ۔بڑے بڑے ائمہ علماءفقہاءنے ان کا ساتھ دیا۔حتی کہ حضرت امام اعظم نے بھی انکی حمایت کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہوسکے جس کاان کومرتے دم تک افسوس رہا۔مگر مالی امدادکی۔ لیکن نوشتۂ تقدیرکون بدلے ۔ابراہیم کوبھی منصور کے مقابلے میں شکست ہوئی اورابراہیم بھی شہید ہوگئے۔

ابراہیم سے فارغ ہوکرمنصور نے ان لوگوں کی طرف توجہ کی جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔۱۴۶ھ میں بغدادکو دارالسلطنت بنانے کے بعد منصور نے حضرت امام اعظم کو بغدادبلوایا۔منصورانہیں شہید کرنا چاہتاتھا۔مگر جوازقتل کیلئے بہانہ کی تلاش تھی۔اسے معلوم تھاکہ حضرت امام میری حکومت کے کسی عہدےکوقبول نہ کریں گے۔اس نے حضرت امام کی خدمت میں عہدہ قضا پیش کیا۔امام صاحب نے یہ کہہ کرانکارفرمادیا کہ میں اس کے لائق نہیں ۔منصور نے جھنجھلاکرکہاتم جھوٹے ہو۔امام صاحب نے فرمایاکہ اگرمیں سچاہوں توثابت کہ میں عہدۂ قضاکے لائق نہیں ۔جھوٹاہوں توبھی عہدۂ قضاکے لائق نہیں، اس لئے کہ جھوٹے کوقاضی بنانا جائزنہیں۔اس پربھی نہ مانااورقسم کھاکرکہاتم کوقبول کرناپڑے گا۔امام صاحب نے بھی قسم کھائی کہ ہرگزنہیں قبول کروں گا۔ربیع نے غصے سے کہا ابوحنیفہ تم امیرالمومنین کے مقابلے میں قسم

کھاتے ہو۔امام صاحب نے فرمایا۔ہاں یہ اس لئے کہ امیر المومنین کو قسم کا کفارہ ادا کرنا بہ نسبت میرے زیادہ آسان ہے۔اس پر منصور نے جز بز ہوکر حضرت امام کو قید خانے میں بھیج دیا۔اس مدت میں منصور حضرت امام کو بلاکر اکثر علمی نداکرات کرتا رہتا تھا،منصور نے حضرت امام کو قید تو کردیا مگر وہ ان کی طرف سے مطمئن ہرگز نہ تھا۔بغداد چونکہ دارالسلطنت تھا۔اس لئے تمام

دنیائے اسلام کے علماء،فقہاء،امراء،تجار،عوام،خواص بغداد آتے تھے۔حضرت امام کا غلغلہ پوری دنیا میں گھر گھر پہنچ چکا تھا۔قید نے انکی عظمت اور اثر کو بجائے کم کرنے اور زیادہ بڑھادیا۔جیل خانے ہی میں لوگ جاتے اوران سے فیض حاصل کرتے۔حضرت امام محمد اخیر وقت تک قید خانے میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔منصور نے جب دیکھا کہ یوں کام نہیں بنا تو خفیہ زہر دلوادیا۔جب حضرت امام کو زہر کا اثر محسوس ہوا تو خالق بے نیاز کی بارگاہ میں سجدہ کیا سجدے ہی کی حالت میں روح پرواز کرگئی۔ع

جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو۔

تجہیز وتدفین ۔وصال کی خبر بجلی کی طرح پورے بغداد میں پھیل گئی۔جو سنتا بھاگا ہوا چلا آتا۔قاضی بغداد عمارہ بن حسن نے غسل دیا۔غسل دیتے جاتے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ!تم سب سے بڑے فقیہ،سب سے بڑے عابد،سب سے بڑے زاہد تھے۔تم میں تمام خوبیاں جمع تھیں۔تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کردیا ہے کہ وہ تمہارے مرتبے کو پہنچ سکیں۔غسل سے فارغ ہوتے ہوتے جم غفیر اکٹھا ہوگیا۔پہلی بار نماز جنازہ میں پچاس ہزار کا مجمع شریک تھا۔اس پر بھی آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔چھ بار نماز جنازہ ہوئی۔اخیر میں حضرت امام کے صاحبزادے،حضرت حماد نے نماز جنازہ پڑھائی۔عصر کے قریب دفن کی نوبت آئی۔

حضرت امام نے وصیت کی تھی کہ انہیں خیزران کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔اس لئے کہ یہ جگہ غصب کردہ نہیں تھی۔اسی کے مطابق اس کے مشرقی حصے میں مدفون ہوئے۔دفن کے بعد بھی بیس دن تک لوگ حضرت امام کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔ایسے قبول عام کی مثال پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

اس وقت وہ ائمہ محدثین وفقہاء موجود تھے جن میں بعض حضرات امام کے استاذ بھی

تھے ،سب کو حضرت امام کے وصال کا بے اندازہ غم ہوا۔مکہ معظمہ میں ابن جریج تھے۔انہوں نے وصال کی خبر سنکر، اناللہ پڑھا اور کہا۔بہت بڑا عالم چلا گیا۔بصرہ کے امام اور خود حضرت امام کے استاذ امام شعبہ نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کوفہ میں اندھیرا ہوگیا۔امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک وصال کی خبر سنکر بغداد حاضر ہوئے۔جب امام کے مزار پر پہونچے۔ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ابوحنیفہ! اللہ عزوجل تم پر رحمت برسائے۔ابراہیم گئے تو اپنا جانشین چھوڑ گئے۔حماد نے وصال کیا تو تمہیں اپنا جانشین چھوڑا۔تم گئے تو پوری دنیا میں کسی کو اپنا جانشین نہیں چھوڑا۔

حضرت امام کا مزار پرانوار اس وقت سے لے کر آج تک مرجع عوام وخواص ہے۔

حضرت امام شافعی نے فرمایا:۔

میں حضرت امام ابوحنیفہ کے توسل سے برکت حاصل کرتا ہوں۔روزانہ ان کے مزار کی زیارت کو جاتا ہوں۔جب کوئی حاجت پیش آتی ہے ان کے مزار کے پاس دورکعت نماز پڑھ کر دعا کرتا ہوں تو مراد پوری ہونے میں دیر نہیں لگتی۔جیسا کہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں۔

اعلم انه لم يزل العلماء وذوالحاجات يزورون قبره ويتوسلون عنده فى قضاء حوائجهم ويرون نحج ذلك منهم الا مام الشافعى رحمة الله عليه انتهى ۔

یعنی جان لے کہ علماء واصحاب حاجات امام صاحب کی قبر کی زیارت کرتے رہے اور قضاء حاجات کیلئے آپ کو وسیلہ پکڑتے رہے اور ان حاجتوں کا پورا ہونا دیکھتے رہے ہیں۔ان علماء میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

سلطان الپ ارسلاں سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں مزار پاک پر ایک عالیشان قبہ بنوایا اور اسکے قریب ہی ایک مدرسہ بھی بنوایا۔یہ بغداد کا پہلا مدرسہ تھا۔نہایت شاندار لاجواب عمارت بنوائی۔اس کے افتتاح کے موقع پر بغداد کے تمام علماء وعمائد کو مدعو کیا۔یہ مدرسہ ''مشہد ابوحنیفہ'' کے نام سے مشہور ہے۔مدت تک قائم رہا۔اس مدرسہ سے متعلق ایک مسافرخانہ بھی تھا،جس میں قیام کرنے والوں کو علاوہ اور سہولتوں کے کھانا بھی ملتا تھا۔بغداد کا مشہور دارالعلوم نظامیہ اس کے بعد قائم ہوا۔حضرت امام کا وصال نوے سال کی عمر میں شعبان کی دوسری تاریخ

کو ۱۵۰ھ میں ہوا۔

امام المسلمین ابوحنیفہ

از:۔ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لقد زان البلاد و من عليها	☆	امام المسلمين ابو حنيفه
با حكام و آثار و فقه	☆	كا يات الزبور على صحيفه
فما فى المشرقين له نظير	☆	ولا فى المغربين ولا بكوفه
يبيت مشمرا سهر الليالى	☆	وصام نهاره لله خيفه
وصان لسانه عن كل افك	☆	وما زانت جوارحه عفيفه
يعف عن المحارم والملاهى	☆	ومرضاة الا له له وظيفه
رأيت العاتبين له سفاها	☆	خلاف الحق مع حجج ضعيفه
و كيف يحل ان يوذى فقيه	☆	له فى الارض آثار شريفه
وقد قال بن ادريس مقالا	☆	صحيح النقل فى حكم لطيفه
بان الناس فى فقه عيال	☆	على فقه الامام ابى حنيفه
فلعنة ربنا اعداد رمل	☆	على من رد قول ابى حنيفه

☆ امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہروں اور شہریوں کو زینت بخشی،

☆ احکام قرآن، آثار حدیث اور فقہ سے، جیسے صحیفہ میں زبور کی آیات نے۔

☆ کوفہ بلکہ مشرق ومغرب میں ان کی نظیر نہیں ملتی، یعنی روئے زمین میں ان جیسا کوئی نہیں۔

☆ آپ عبادت کے لئے مستعد ہوکر بیداری میں راتیں بسر کرتے اور خوف

خدا کی وجہ سے دن کو روزہ رکھتے۔

☆ انہوں نے اپنی زبان ہر بہتان طرازی سے محفوظ رکھی، اور انکے اعضا ہر گناہ سے پاک رہے۔

☆ آپ لہو ولعب اور حرام کاموں سے بچے رہے، رضائی الہی کا حصول آپ کا وظیفہ تھا۔

☆ امام اعظم کے نکتہ چیں بے وقوف، مخالف حق اور کمزور دلائل والے ہیں۔

☆ ایسے فقیہ کو کسی بھی وجہ سے تکلیف دینا کیونکر جائز ہے، جسکے علمی فیوض تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

☆ حالانکہ صحیح روایت میں لطیف حکمتوں کے ضمن میں امام شافعی نے فرمایا: کہ

☆ تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کی فقہ کے محتاج ہیں۔

☆ ریت کے ذروں کے برابر اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو امام ابو حنیفہ کے قول کو مردود قرار دے۔

ترجمہ:۔ مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری برکاتی
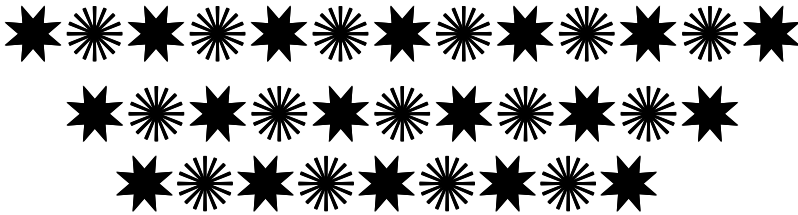
مآخذ ومراجع

۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۔ ۱۲/۳۲۶

۲۔ مشکل الآثار للطحاوی۔ ۴/۵۴

۳۔ مقدمہ ابن صلاح

۴۔ سوانح امام اعظم ابوحنیفہ۔ مولانا ابوالحسن زید فاروقی۔ ۶۰

۵۔ الجامع الصحیح للبخاری۔ تفسیر سورۃ الجمعۃ ۲/۷۲۷

۶۔ تذکرۃ المحدثین۔ مولانا غلام رسول سعیدی ۴۸

۷۔ اتحاف النبلاء ۲۲۴

۸۔ مناقب امام اعظم ۱/۵۹

۹۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/۲۳۲

۱۰۔ نزہۃ القاری۔ شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی ۱/۱۱

۱۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳/۳۳۴

۱۲۔ کتاب بیان العلم ۱/۴۵

۱۳۔ الخیرات الحسان لابن حجر مکی ۲۲

۱۴۔ عمدۃ القاری شرح البخاری للعینی ۱/۷۹۸

۱۵۔ شرح مسند الامام للقاری ۲۸۵

۱۶۔ المغنی للعراقی ۸۰

۱۷۔ سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ ۶۴

۱۸۔ 〃 〃 〃 〃 〃 ۶۴

۱۹ 〃 〃 〃 〃 〃 ۶۴

۲۰۔ 〃 〃 〃 〃 ۶۶

۲۱۔ 〃 〃 〃 〃 ۶۵

۲۲۔ تذکرۃ المحدثین۔ مولانا غلام رسول سعیدی ۷۶تا۷۸

۲۳۔ سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ ۳۴۸

۲۴۔ میزان الشریعۃ الکبری ۱/۶۸

اصحاب امام اعظم ابوحنیفہ قدست اسرارہم

امام حماد بن نعمان

حضرت امام حماد بن امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند پایہ فقیہ، تقوی و پرہیزگاری، فضل وکمال، علم ودانش اور جودسخا میں اپنے والد ماجد کا عکس جمیل تھے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تعلیم وتربیت نہایت اہتمام سے فرمائی، مشہور ہے کہ الحمد کے ختم پر آپ کے معلم کو ایک ہزار درہم عنایت فرمائے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث وفقہ کی تحصیل والد ماجد سے کی، اوراس میں کمال مہارت پیدا کی۔ جب امام اعظم نے اپنے اس لائق اور ہونہار لخت جگر کو علوم وفنون میں کامل پایا تو مسند افتاء پر متمکن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ نے نہ صرف فتوی نویسی کے اہم فریضہ کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا بلکہ تدوین کتب فقہ میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا، اور حضرت امام ابویوسف، حضرت امام محمد، حضرت امام زفر، حضرت امام حسن بن زیاد وغیرہ ارشد تلامذہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طبقہ میں شمار ہوئے۔

آپ نہایت متقی ومتورع انسان تھے، جب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو گھر میں لوگوں کی بہت سی امانتیں ایسی بھی تھیں جن کے مالک مفقود الخبر تھے، آپ نے وہ تمام مال واسباب امانتوں کی صورت میں قاضی وقت کے سامنے پیش کردیا۔

قاضی صاحب نے بہت اصرار کیا کہ ابھی اپنے پاس رہنے دیجئے، آپ امین مشہور ہیں اور بہتر طریقے سے اس کی حفاظت کر سکتے ہیں، مگر آپ نے قاضی سے اعتذار کرتے ہوئے تمام مال واسباب کی فہرست پیش کردی اور ساتھ ہی فوری عمل درآمد کے لئے کہہ دیا تا کہ ان کے والد ماجد بری الذمہ ہوں، کہتے ہیں کہ جب تک وہ امانتیں قاضی نے کسی اور کے اہتمام میں نہیں دیں، آپ نظر نہیں آئے۔

حضرت امام حماد نے اپنی عمر تعلیم وتعلم میں صرف فرمائی، آپ سے آپ کے بیٹے

اسمعیل نے تفقہ کیا جن سے عمرو بن ذر، مالک بن مغول، ابن ابی ذئب، اور قاسم بن معین وغیرہ جلیل القدر فقہا ومحدثین فیض یاب ہوئے۔ حضرت امام اسماعیل بن حماد بن امام اعظم پہلے بغداد بعدہ بصرہ اور پھر رقہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ احکام قضا، وقائع ونوازل میں ماہر باہر اور عارف بصیر تھے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے آج تک کوئی قاضی اسمعیل بن حماد سے اعلم نہیں ہوا۔ آپ بہ عہد خلیفہ مامون الرشید ۲۱۲ھ میں جوانی کے عالم میں فوت ہوئے، اسی فرزندار جمند کے نام سے حضرت امام حماد نے ابواسمعیل کنیت پائی۔ حضرت امام حماد حضرت قاسم بن معین کی وفات کے بعد کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ ماہ ذی القعدہ ۱۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔ قطب دنیا ۱۷۶ھ آپ کی تاریخ وفات ہے، آپ نے عمر، اسماعیل ابوحبان وعثمان چار صاحبزادے چھوڑے جو علم وفضل میں یگانہ روزگار تھے۔ تصانیف میں مسند الامام الاعظم آپ کی یادگار ہے۔ (۱)

امام ابویوسف

نام ونسب:۔ نام، یعقوب۔ کنیت، ابویوسف۔ اور لقب قاضی القضاۃ ہے۔

ولادت ۱۱۳ھ/ ۷۳۱ء علوم ومعارف کے شہر کوفہ میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے فقہ کو پسند کیا، پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی یعلی کی شاگردی اختیار کی، پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ درس میں آئے اور مستقل طور پر انہیں سے وابستہ ہوگئے۔

والدین نہایت غریب تھے جو آپکی تعلیم کو جاری نہیں رکھنا چاہتے تھے، جب حضرت امام اعظم کو حالات کا علم ہوا تو انہوں نے نہ صرف آپ کے تعلیمی مصارف بلکہ تمام گھر والوں کے اخراجات کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ حضرت امام ابویوسف فرمایا کرتے تھے، مجھے امام اعظم سے اپنی ضروریات بیان کرنے کی کبھی حاجت نہیں ہوئی۔ وقتا فوقتا خود ہی اتنا روپیہ بھیجتے رہتے تھے کہ میں فکر معاش سے بالکل آزاد ہوگیا۔

قوت حافظہ اور علم وفضل:۔ آپ ذہانت کے بحر ذخار تھے، آپکی ذہانت وفطانت بڑے بڑے فضلائے روزگار کے دلوں میں گھر کرگئی تھی۔

ملاجیون صاحب نورالانوار فرماتے ہیں:۔

امام ابو یوسف کو بیس ہزار موضوع احادیث یاد تھیں، پھر صحیح احادیث کے بارے میں تجھے کیا گمان ہے۔

حافظ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:۔

آپ محدثین کے پاس حاضر ہوتے تو ایک ایک جلسہ میں پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ حدیثیں سن کر یاد کر لیتے تھے۔

امام یحیی ابن معین، امام احمد بن حنبل، اور شیخ علی بن المدینی فرماتے ہیں:۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگردوں میں آپ کا ہم سر نہ تھا۔

طلیحہ ابن محمد کہتے ہیں:۔

وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑی فقیہ تھے، کوئی ان سے بڑھ کر نہ تھا۔

داؤد بن رشد کا قول ہے:۔

امام ابوحنیفہ نے صرف یہ ہی ایک شاگرد پیدا کیا ہوتا تو انکے فخر کے لئے کافی تھا۔

امام ابو یوسف کو نہ صرف نقد حدیث پر عبور حاصل تھا بلکہ تفسیر، مغازی، تاریخ عرب، نعت، ادب، اور علم کلام وغیرہ علوم وفنون میں بھی کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ یہ ہی وہ فطری ذہانت تھی جس نے چند سال میں آپ کو سارے ہم عصروں میں ممتاز کر دیا تھا اور علماء وقت آپکے تبحر علمی اور جلالت فقہی کے قائل تھے۔ خود امام اعظم آپ کی بڑے قدر ومنزلت فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے شاگردوں میں سب سے زیادہ جس نے علم حاصل کیا وہ ابو یوسف ہیں۔

قاضی القضاۃ:۔ ۱۶۶ھ/ ۷۸۳ء میں آپ جب بغداد تشریف لائے تو خلیفہ محمد المہدی بن منصور نے آپکو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا۔

ہادی بن مہدی بن منصور کے زمانہ میں بھی آپ اسی عہدہ پر فائز رہے۔ جب ہارون الرشید نے ۱۹۳ھ/ ۸۰۸ء میں عنان حکومت سنبھالی تو اس نے آپ کو تمام سلطنت عباسیہ کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر کر دیا۔

موجودہ زمانے کے تصور کے مطابق یہ عہدہ محض عدالت عالیہ کے حاکم اعلی کا نہ تھا

بلکہ اس کے ساتھ وزیر قانون کے فرائض بھی اس میں شامل تھے۔ اور سلطنت کے تمام داخلی و خارجی معاملات میں قانونی رہنمائی کرنا بھی آپ کا کام تھا۔ مملکت اسلامیہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ یہ منصب قائم ہوا۔ اس سے پہلے کوئی شخص خلافت راشدہ، اموی یا عباسی سلطنتوں میں اس عہدہ پر فائز نہ ہوا۔ بلکہ زمانہ مابعد میں بھی بجز قاضی داؤد کے اور کسی کو یہ عہدہ تفویض نہ ہوا۔

عبادت وریاضت:۔ آپ عہدہ قضا اور علمی مشاغل کے باوجود عبادت وریاضت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے، آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں امام اعظم کی خدمت میں انتیس سال رہا اور میری صبح کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی۔

بشیر بن ولید کا بیان ہے کہ:۔

امام ابو یوسف کے زہد وورع اور عبادت وتقوی کا یہ عالم تھا کہ زمانہ قضاء ووزارت میں بھی دوسو رکعتیں نوافل ادا کرتے۔

تلامذہ:۔ آپ کے شاگردوں میں محمد بن حسن شیبانی، شفیق بن ابراہیم بلخی، امام احمد بن حنبل، بشر بن الولید کندی، محمد بن سماعہ، معلیٰ بن منصور، بشر بن غیاث، علی بن جعدہ، یحیی بن معین، احمد بن منیع، وغیرہ محدثین کبار وفقہائے کرام آفتاب وماہتاب کی طرح درخشاں وتاباں نظر آتے ہیں۔

وصال:۔ ۵؍ربیع الاول ۱۸۷ھ جمعرات کے روز ظہر کے وقت بغداد شریف میں علم و عرفان کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔ مزار شریف احاطۂ حضرت امام موسی کاظم کے شمالی گوشہ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ (۲)

امام زفر

نام ونسب:۔ نام، زفر۔ اور والد کا نام ہذیل ہے، عربی النسل ہیں۔ کوفہ آپ کا وطن تھا۔ والد ماجد اصفہان کے رہنے والے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۱۰ھ میں بمقام کوفہ ہوئی۔

تعلیم وتربیت:۔ ابتدائی تعلیم کے بعد حدیث کی تحصیل میں مشغول ہوئے، پھر طبیعت کا میلان فقہ کی طرف ہوا اور فقہ کی عظیم درسگاہ جامع کوفہ میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آخر عمر تک یہ ہی مشغلہ رہا۔

فقہ میں صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد کے ہم پلہ قرار دیئے گئے ہیں اور امام اعظم کے ان دس اصحاب میں ہیں جنہوں نے فقہ کی تدوین میں امام اعظم کی معاونت کی۔

آپ امام اعظم کے محبوب ترین تلامذہ میں تھے۔ یہ آپکی خصوصیت ہے کہ آپ کا نکاح امام اعظم نے پڑھایا۔آپ پر امام اعظم کو بہت اعتماد تھا۔

حسن بن زیاد کہتے ہیں:۔

امام زفر مجلس امام اعظم ابوحنیفہ میں سب سے آگے بیٹھتے تھے۔

امام زفر اور امام داؤد طائی ایک ساتھ امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حدیث وفقہ کا درس لیتے، دونوں میں بھائی چارہ تھا، پھر امام داؤد طائی علمی مشغلہ سے تصوف کی راہ پر گامزن ہو گئے جبکہ امام زفر علم وعبادت دونوں کے جامع بنے۔

زہد وریاضت:۔ حدیث وفقہ میں امامت کا درجہ رکھنے کے ساتھ ساتھ زہد وتقوی اور عبادت وریاضت میں بھی بے مثال تھے، زہد وورع ہی کے پیش نظر آپ نے عہدہ قضا کو قبول نہ کیا جبکہ دو مرتبہ آپ کو اس کام کے لئے مجبور کیا گیا، آپ نے انکار کیا اور وطن چھوڑ کر روپوش ہو گئے۔حکومت وقت نے انتقاماً آپ کا گھر جلا دیا، چنانچہ آپ کو اپنا مکان دو مرتبہ تعمیر کرنا پڑا۔

وصال:۔ آپ اصل کوفہ کے باشندے تھے، مگر بھائی کی میراث کے سلسلہ میں بصرہ چلے گئے، اہل بصرہ نے بصد اصرار یہاں ہی اقامت کا مشورہ دیا اور آپ انکی درخواست پر یہیں مقیم ہو گئے۔

آپ نے ۱۷۸ھ خلیفہ محمد المھدی کے عہد میں یہیں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے۔(۳)

امام عبداللہ بن مبارک

نام و نسب:۔نام، عبداللہ۔ والد کا نام مبارک۔کنیت، ابو عبدالرحمٰن ہے۔حنظلی تمیمی ہیں، آپکے والدتر کی النسل تھے،اورقبیلہ نبوحنظلہ جواہل ہمدان سے تعلق رکھتا تھااسکے آزادکردہ غلام،آپ کی والدہ خوارزمیہ تھیں۔

والدمحترم نے تجارت کاپیشہ اختیارکیااوراس میدان میں خوب شہرت حاصل کی۔

ولادت و تعلیم:۔آپ کی ولادت ۱۱۸ھ مرو میں ہوئی، والدین نے اپنے اس ہونہار فرزندکی بڑےاہتمام سے تعلیم وتربیت کی۔

سب سے پہلے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور فقہ میں عبورحاصل کیا۔

اس کے بعدطلب علم حدیث میں دور دراز مقامات کی سیرکی اور بےشمارائمہ حدیث سے اکتساب علم کیا۔آپ کے ذوق علمی میں یہ واقعہ مشہور ہے۔

ایک مرتبہ والد ماجد نے آپ کو پچاس ہزار درہم تجارت کے لئے دیئے تو تمام رقم طلب حدیث میں خرچ کر کے واپس آئے، والد ماجد نے درہموں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے جس قدرحدیث کے دفتر لکھے تھے والد کے حضور پیش کر دیئے اورعرض کیا: میں نے ایسی تجارت کی ہے جس سے ہم دونوں کو دونوں جہان کا نفع حاصل ہوگا۔والد ماجد بہت خوش ہوئے،تیس ہزار درہم اور عنایت کر کے فرمایا: جاؤعلم حدیث اورفقہ کی طلب میں خرچ کر کے اپنی تجارت کامل کرلو۔

علم وفضل:۔ایک مرتبہ بزرگوں کی ایک جماعت کسی مقام پراکٹھی ہوئی، کسی نے کہا: آؤ حضرت عبداللہ بن مبارک کے کمالات شمارکریں،انہوں نے جواب دیا:بےشمارخوبیوں کے مالک تھے۔

علم فقہ،حدیث،ادب نحو، میں یدطولی رکھتے تھے۔زہد وشجاعت میں لاجواب تھے، نعت گوشاعراورادیب تھے۔ شب بیداری،عبادت، حج، جہاد، اورشہسواری میں اپنی نظیرآپ

تھے۔ لایعنی باتوں سے اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے، نہایت منصف مزاج اور رحم دل تھے۔

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں:۔

میں کتنی ہی کوشش کروں کہ سال بھر میں ایک دن حضرت عبداللہ بن مبارک کی طرح گزاروں تو نہیں گزار سکتا۔

شعیب بن حرب کہتے ہیں:۔

ایک سال یا تین دن بھی پورے سال میں حضرت عبداللہ کی طرح نہیں گزار سکتا۔

نیز فرماتے ہیں:۔

ابن مبارک جس سے بھی ملے اس سے افضل ہی ثابت ہوئے۔

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں:۔

صحابہ کرام کو بلاشبہ فضل صحابیت حاصل تھا ورنہ دوسرے خصائل میں آپ کا مقام نہایت بلند ہے۔

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں:۔

مشرق میں ان جیسا پھر کوئی نظر نہ آیا۔

امام ابن معین فرماتے ہیں:۔

آپ احادیث صحاح کے حافظ تھے، بیس ہزار یا اکیس ہزار حدیث کی کتابوں سے آپ احادیث روایت فرماتے ہیں۔

اسمعیل بن عیاش کہتے ہیں:۔

ابن مبارک جیسا روئے زمین پر کوئی دوسرا نہیں، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر خوبی کے جامع تھے، فقراء پر جب خرچ فرماتے تو ایک سال میں ایک لاکھ درہم تک خرچ کر دیتے تھے۔

ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لئے جارہے تھے، قافلہ والوں کا ایک پرند مر گیا، ایک بستی کے کوڑا خانہ میں لوگوں نے اسے پھینک دیا پھر قافلہ تو آگے بڑھ گیا۔ آپ کچھ دیر سے چلے، دیکھا کہ ایک لڑکی اس مردار پرند کو اٹھا کر لے گئی اور تیز قدم چل کر ایک مکان میں داخل ہوگئی۔ آپ اس کے گھر کی طرف تشریف لے گئے، حال معلوم ہوا اور مردار پرند کو لانے کا سبب

پوچھا، اس لڑکی نے کہا: میں اور میرا بھائی یہاں رہتے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں فقط ستر پوشی کے لئے یہ تہبند ہے، اور اب ہماری خوراک صرف یہ ہی رہ گئی ہے کہ ان گھوروں سے جو چیز بھی مل جائے۔ ہمارے لئے ان حالات میں یہ مردار بقدر ضرورت حلال ہے، ہمارے والد مالدار تھے، ان پر ظلم ہوا اور قتل کر دیئے گئے اور سارا مال ظالم لے گئے۔

امام ابن مبارک یہ سن کر نہایت متاثر ہوئے، اپنے خازن سے فرمایا: فی الحال زادراہ میں کیا باقی رہا ہے، اس نے عرض کیا: ایک ہزار دینار۔ آپ نے فرمایا: بیس دینار لے لو کہ اپنے وطن مرو تک پہونچنے کے لئے کافی ہیں اور باقی ۹۸۰ دینار اس مظلومہ کو دو۔ اس سال ہمیں حج کے مقابلہ میں یہ اعانت وامداد بہتر ہے اور وہیں سے واپس وطن تشریف لے آئے۔

جب حج کا موسم آتا تو اپنے ساتھیوں سے کہتے: تم میں امسال کون حج کو جانا چاہتا ہے، جو ارادہ رکھتا ہو وہ اپنا زادراہ میرے پاس لاکر جمع کرلے تاکہ میں راستہ میں اس پر خرچ کرتا چلوں، لہذا سب سے دراہم ودنانیر کی تھیلیاں جمع کرتے، ہر تھیلی پر اسکا نام لکھتے اور ایک صندوق میں رکھتے جاتے۔

پھر سب کو ساتھ لیکر نکلتے اور انکے زادراہ کی نسبت زیادہ خرچ کرتے ہوئے انکو ساتھ لیجاتے، جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوتے تو پوچھتے: تمہارے گھر والوں نے کچھ یہاں کے تحائف کی فرمائش کی ہے، جسکو جیسی خواہش ہوتی انکو مکی اور یمنی تحائف دلواتے، پھر مدینہ منورہ حاضری دیتے اور وہاں بھی ایسا ہی کرتے۔

جب تمام حجاج کرام واپس ہوتے تو انکو انکے گھر واپس فرماتے اور خود اپنے گھر پہونچ کر سب کی دعوت کرتے، جب دعوت سے فارغ ہوتے تو وہ صندوق منگاتے اور سب کو انکی تھیلیاں واپس فرماتے، یہ لوگ گھروں کو اس حال میں واپس ہوتے کہ سب کی زبانوں پر ہدیہ تشکر ہوتا اور ہمیشہ آپ کے مدح خواں رہتے۔

آپ کی نوازشات کا یہ عالم ہوتا، طرح طرح کے لذیذ کھانے اور حلوے ساتھ رہتے لیکن خود تیز دھوپ اور شدید گرمی میں روزہ دار ہوتے اور لوگوں کو کھلاتے پلاتے ساتھ لیجاتے تھے۔

خلوص نیت پر بہت زور دیتے تھے،آپ کے محامد ومحاسن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

۱۸۱ھ میں آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے، فتح وکامرانی کے بعد واپس آرہے تھے کہ قصبہ سوس میں آکر علیل ہوگئے اور چندایام کی علالت کے بعد وصال ہوگیا۔

دریائے فرات کے کنارے ایک گاؤں ''ہیت'' میں مدفون ہوئے، آپ کا مزار مرجع انام ہے۔

اساتذہ:۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے،ان میں سے چندمشاہیر یہ ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ،سلیمان تیمی ، حمید الطّویل، یحیی بن سعید انصاری،سعد بن سعید انصاری، ابراہیم بن علیہ، خالد بن دینار، عاصم الاحول،ابن عون، عیسی بن طہمان، ہشام بن عروہ، سلیمان اعمش ، سفیان ثوری، شعبہ بن الحجاج،اوزاعی، ابن جریج،امام مالک،لیث بن سعد، حیوہ بن شریح،خالد بن سعید اموی،سعید بن عروبہ، سعید بن ابی ایوب، عمرو بن میمون، معمر بن راشد،وغیرہم۔

تلامذہ:۔ سفیان ثوری، معمر بن راشد، ابواسحاق فزاری، جعفر بن سلیمان ضبعی ،، بقیہ بن ولید، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار،سفیان بن عیینہ، ابوالاحوص، فضیل بن عیاض، معتمر بن سلیمان، ولید بن مسلم، ابوبکر بن عیاش، مسلم بن ابراہیم، ابواسامہ، نعیم بن حماد،ابن مہدی، قطان، اسحاق بن راہویہ، یحیی بن معین، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، احمد بن محمد مردویہ، اسمعیل بن ابان وراق، بشر بن محمد سختیانی، حبان بن موسی، حکم بن موسی، سعید بن سلیمان، سلمہ بن سلیمان مروزی۔(۴)

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶
✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶
✶✺✶✺✶✺✶✺✶
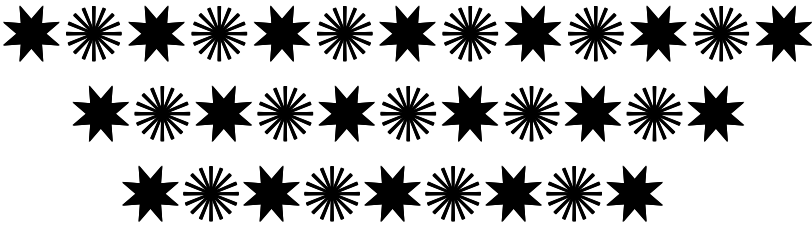
امام محمد

نام ونسب۔ نام، محمد۔ کنیت، ابوعبداللہ۔ والد کا نام، حسن ہے اور سلسلہ نسب یوں ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی۔ شیبانی آپکے قبیلہ کی طرف منسوب ہے۔ بعض محققین کے نزدیک یہ نسبت ولائی ہے کہ آپکے والد بنوشیبان کے غلام تھے۔

آپکے والد کا اصل مسکن جزیرہ شام تھا، دمشق کے قریب حرسا کے رہنے والے تھے، بعد میں ترک وطن کر کے شہر واسطہ آگئے تھے۔

ولادت وتعلیم:۔ آپکی ولادت ۱۳۲ھ میں بمقام شہر واسطہ (عراق) میں ہوئی پھر آپکے والد نے کوفہ کو اپنا مسکن بنایا اور آپکی تعلیم وتربیت کا آغاز یہاں ہی ہوا۔

چودہ سال کی عمر میں امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے مجلس میں آکر امام اعظم کے بارے میں سوال کیا، امام ابویوسف نے آپکی رہنمائی کی آپ نے امام اعظم سے دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوجائے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہوجائے تو وہ نماز دہرائے گا یا نہیں، امام اعظم نے فرمایا دہرائے گا۔ امام محمد نے اسی وقت اٹھ کر ایک گوشہ میں نماز پڑھی۔ امام اعظم نے یہ دیکھ کر بے ساختہ فرمایا انشاء اللہ یہ لڑکا رجل رشید ثابت ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد امام محمد گاہے گاہے امام اعظم کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے، کم سن تھے اور بے حد خوبصورت، جب باقاعدہ تلمذ کی درخواست کی تو امام اعظم نے فرمایا پہلے قرآن حفظ کرو پھر آنا۔

سات دن بعد پھر حاضر ہوگئے، امام اعظم نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید حفظ کر کے پھر آنا عرض کیا: میں نے قرآن کریم حفظ کرلیا ہے۔ امام اعظم نے ان کے والد سے کہا اس کے سر کے بال منڈوادو لیکن بال منڈوانے کے بعد ان کا حسن اور دمکنے لگا۔ ابونواس نے اس موقع پر یہ اشعار کہے:۔

حلقوا راسه لیکسوه قبحا ☆ غیرة منهم علیه وشحا

کان فی وجهه صباح ولیل ☆ نزعوا لیله وابقوه صبحا

لوگوں نے ان کا سر مونڈ دیا تا کہ ان کی خوبصورتی کم ہو، ان کے چہرہ میں صبح بھی تھی

اور رات بھی، رات کو انہوں نے ہٹا دیا صبح تو پھر بھی باقی رہی۔

آپ مسلسل چار سال خدمت میں رہے، پھر امام ابو یوسف سے تکمیل کی۔ انکے علاوہ مسعر بن کدام، اوزاعی، سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ سے علم حدیث میں خوب استفادہ کیا اور کمال حاصل کیا۔

خود فرماتے تھے: مجھے آبائی ترکہ سے تیس ہزار درہم یا دینار ملے تھے جن میں سے آدھے میں نے لغت وشعر کی تحصیل میں خرچ کر ڈالے اور نصف فقہ وحدیث کیلئے۔

اساتذہ۔ آپ نے طلب علم میں کوفہ کے علاوہ مدینہ، مکہ، بصرہ، واسطہ شام، خراسان اور یمامہ وغیرہ کے سیکڑوں مشائخ سے علم حاصل کیا، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، سفیان ثوری، مسعر بن کدام، مالک بن مغول، حسن بن عمارہ، امام مالک، ابراہیم، ضحاک بن عثمان، سفیان بن عیینہ، طلحہ بن عمرو، شعبہ بن الحجاج، ابو العوام، امام اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، زمعہ بن صالح،

تلامذہ:۔ آپکے تلامذہ کی تعداد نہایت وسیع ہے۔ چند یہ ہیں۔

ابو حفص کبیر احمد بن حفص عجلی استاذ امام بخاری۔ موسی بن نصیر رازی، ہشام بن عبیداللہ رازی، ابو سلیمان جوز جانی، ابو عبید القاسم بن سلام، محمد بن سماعہ، معلیٰ بن منصور، محمد بن مقاتل رازی، شیخ ابن جریر، یحیی بن معین، ابو زکریا، یحیی بن صالح، حاظی حمصی،

یہ امام بخاری کے شیوخ شام سے ہیں۔ عیسی بن ابان، شداد بن حکیم، امام شافعی جنکو آپ نے اپنا تمام علمی سرمایہ سونپ دیا تھا جو ایک اونٹ کا بوجھ تھا۔

ابو عبید کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو دیکھا کہ امام محمد نے انکو پچاس اشرفیاں دیں اور اس سے پہلے پچاس روپے دے چکے تھے۔

ابن سماعہ کا بیان ہے: امام محمد نے امام شافعی کیلئے کئی بار اپنے اصحاب سے ایک ایک لاکھ روپے جمع کر کے دیئے۔

امام مزنی فرماتے تھے: امام شافعی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں عراق میں قرضہ کی وجہ سے محبوس ہو گیا، امام محمد کو معلوم ہوا تو مجھے چھڑا لیا۔

یہ ہی وجہ تھی کہ امام شافعی امام محمد کی نہایت تعظیم وتوقیر کرتے اور واضح الفاظ میں احسانات کا اظہار کرتے تھے، فرماتے۔

فقہ کے بارے میں مجھ پر زیادہ احسان محمد بن حسن کا ہے۔

حافظ سمعانی نے امام شافعی کا یہ قول نقل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے دو شخصوں کے ذریعہ میری معاونت فرمائی۔ سفیان بن عیینہ کے ذریعہ حدیث میں اور امام محمد کے ذریعہ فقہ میں۔

علامہ کردری نے امام شافعی کا یہ قول نقل کیا کہ:۔

علم اور اسباب دنیوی کے اعتبار سے مجھ پر کسی کا بھی اتنا بڑا احسان نہیں جس قدر امام محمد کا ہے۔

آپکے دوسرے عظیم شاگرد اسد بن الفرات ہیں، خصوصی اوقات میں آپ نے انکی تعلیم وتربیت کی۔ ساری ساری رات انکو تنہا لیکر بیٹھتے، پڑھاتے اور مالی امداد بھی کرتے تھے، جب پڑھ لکھ کر فاضل ہوگئے تو امام محمد کی روایت سے امام اعظم کے مسائل، اور ابن قاسم کی روایت سے امام مالک کے مسائل پر مشتمل ۶۰ کتابوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا جس کا نام اسدیہ رکھا۔ علماء مصر نے اس مجموعہ کی نقل لینا چاہی اور قاضی مصر کے ذریعہ سفارش کی، آپ نے اسکی اجازت دیدی اور چمڑے کے تین سو ٹکڑوں پر اسکی نقل کرائی گئی جو ابن القاسم کے پاس رہی۔ بعد کے مدونہ نسخوں کی اصل بھی یہ ہی اسدیہ ہے۔

امام محمد کے پاس مال کی اتنی فراوانی تھی کہ تین سو منیم مال کی نگرانی کیلئے مقرر تھے۔ لیکن آپنے اپنا تمام مال ومتاع محتاج طلبہ پر خرچ کردیا یہاں تک کہ آپکے پاس لباس بھی معمولی رہ گیا تھا۔

معمولات زندگی:۔ آپ راتوں کو نہیں سوتے تھے، کتابوں کے ڈھیر لگے رہتے۔ جب ایک فن کی کتابوں سے طبیعت گھبراتی تو دوسرے فن کا مطالعہ شروع کردیتے تھے، جب راتوں کو جاگتے اور کوئی مسئلہ حل ہوجاتا تو فرماتے، بھلا شاہزادوں کو یہ لذت کہاں نصیب ہوسکتی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے آپکے یہاں قیام کیا، اور صبح تک نماز پڑھتا رہا، لیکن امام محمد رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح ہونے پر یونہی نماز میں شریک ہوگئے۔ مجھے یہ

بات کھٹکی تو میں نے عرض کیا، آپ نے فرمایا: کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں میں نے کتاب اللہ سے تقریباً ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے۔ تو آپ نے رات بھر اپنے لئے کام کیا اور میں نے پوری امت کیلئے۔

محمد بن مسلمہ کا بیان ہے، کہ آپ نے عموماً رات کے تین حصے کر دیئے تھے، ایک سونے کیلئے، ایک درس کیلئے اور ایک عبادت کیلئے۔

کسی نے آپ سے کہا: آپ سوتے کیوں نہیں ہیں۔ فرمایا: میں کس طرح سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم لوگوں پر بھروسہ کر کے سوئی ہوئی ہیں۔

فضل وکمال۔ امام شافعی فرماتے ہیں: اگر میں کہنا چاہوں کہ قرآن مجید محمد بن حسن کی لغت پر اترا ہے تو میں یہ بات امام محمد کی فصاحت کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں۔ نیز یہود ونصاری امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کرلیں تو ایمان لے آئیں۔ فرماتے ہیں: میں نے جس شخص سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو اس کی تیوری پر بل آ گئے مگر امام محمد سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے وہ مسئلہ سمجھایا۔

امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا۔

یہ مسائل دقیقہ آپ نے کہاں سے سیکھے تو فرمایا: امام محمد کی کتابوں سے۔

ابن اکثم نے یحیی بن صالح سے کہا، تم امام مالک اور امام محمد دونوں کی خدمت میں رہے ہو، بتاؤ ان دونوں میں کون زیادہ فقیہ تھا، تو آپ نے بلاتردد جواب دیا، امام محمد۔

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں۔

میں نے محمد بن حسن سے زیادہ کوئی صاحب عقل نہیں دیکھا۔

جرأت واستقلال۔ امام محمد بے حد غیور اور مستقل مزاج تھے، اقتدار وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کرتے اور اظہار حق کے راستے میں کوئی چیز ان کیلئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کی آمد پر سب لوگ کھڑے ہو گئے محمد بن حسن بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد خلیفہ کے نقیب نے محمد بن حسن کو بلایا ان کے شاگرد اور احباب سب پریشان ہو گئے کہ نہ جانے شاہی عتاب سے کس طرح خلاصی ہو گی۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے پوچھا کہ

فلاں موقع پر تم کھڑے کیوں نہیں ہوئے، فرمایا کہ جس طبقہ میں خلیفہ نے مجھے قائم کیا ہے میں نے اس سے نکلنا پسند نہیں کیا۔ آپ کی تعظیم کیلئے قیام کر کے اہل علم کے طبقہ سے نکل کر اہل خدمت کے طبقہ میں داخل ہونا مجھے مناسب نہیں تھا۔ پھر کہا: آپ کے ابن عم یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ آدمی اس کی تعظیم کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا مقام جہنم میں بنائے۔ حضور کی مراد اس سے گروہ علماء ہے پس جو لوگ حق خدمت اور اعزاز شاہی کے خیال سے کھڑے رہے انہوں نے دشمن کیلئے ہیبت کا سامان مہیا کیا اور جو بیٹھے رہے انہوں نے سنت اور شریعت پر عمل کیا جو آپ ہی کے خاندان سے لی گئی ہے اور جس پر عمل کرنا آپ کی عزت اور کرامت ہے۔ ہارون رشید نے سن کر کہا سچ کہتے ہو۔

عہدہ قضاء:۔ امام ابو یوسف کو فقہ حنفی کی ترویج اور اشاعت کا بے حد شوق تھا وہ چاہتے تھے کہ ملک کا آئین فقہ حنفی کے مطابق ہو۔ اس لئے انہوں نے ہارون رشید کی درخواست پر قاضی القضاہ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول کرلیا تھا، کچھ عرصہ بعد ہارون رشید نے شام کے علاقہ کیلئے امام محمد کا بحیثیت قاضی تقرر کیا، امام محمد کو علم ہوا تو وہ امام ابو یوسف کے پاس گئے اور اعتذار کیا اور درخواست کی کہ مجھے اس آزمائش سے بچایئے، امام ابو یوسف نے مسلک حنفی کی اشاعت کے پیش نظر ان سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ ان کو یحیی برمکی کے پاس لے گئے یحیی نے ان کو ہارون رشید کے پاس بھیج دیا۔ اس طرح مجبور ہو کر ان کو عہدہ قضاء قبول کرنا پڑا۔

حق گوئی و بے باکی۔ امام محمد اپنے احباب اور ارکان دولت کے اصرار کی بناء پر عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے۔ جتنا عرصہ قاضی رہے بے لاگ فیصلے کرتے رہے لیکن قدرت کو ان کی آزمائش مقصود تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ یحیی بن عبداللہ نامی ایک شخص کو خلیفہ پہلے امان دے چکا تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے خلیفہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس کو قتل کرنا چاہا۔ اپنے اس مذموم فعل پر خلیفہ قضاۃ کی تائید چاہتا تھا تا کہ اسکے فعل کو شرعی جواز کا تحفظ حاصل ہو جائے۔ خلیفہ نے تمام قاضیوں کو دربار میں طلب کیا سب نے خلیفہ کے حسب منشاء نقض امان کی اجازت دیدی لیکن امام محمد نے اس سے اختلاف کیا اور برملا فرمایا: یحیی کو جو امان دی جا چکی ہے وہ صحیح ہے اور اس امان کو توڑنے اور یحیی کے خون کی اباحت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے لہذا اس کو قتل کرنا کسی طرح

جائز نہیں ہے۔انکی حق گوئی سے مزاج شاہی برہم ہو گیا لیکن جن کی نظر میں منشا الوہیت ہوتا ہے وہ کسی اور مزاج کی پرواہ نہیں کرتے، جو دلوں میں اس قہار حقیقی کا خوف رکھتے ہیں وہ مخلوق کی ناراضگی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔امام محمد اپنے اس فیصلہ کے ردعمل کو قبول کرنے کیلئے تیار تھے۔چنانچہ اس اظہار حق کی پاداش میں نہ صرف یہ کہ آپ کو عہدۂ قضاء سے ہٹایا گیا اور افتاء سے روکا گیا بلکہ کچھ عرصہ کیلئے آپ کو قید میں بھی محبوس کیا گیا۔

عہدۂ قضاء پر بحالی:۔امام محمد کے عہدہ قضاء سے سبکدوش ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہارون رشید کی بیوی ام جعفر کو کسی جائیداد کے وقف کرنے کا خیال آیا اس نے امام محمد سے وقف نامہ تحریر کرنے کی درخواست کی آپ نے فرمایا مجھے افتاء سے روک دیا گیا ہے اس لئے معذور ہوں۔ امام جعفر نے اس سلسلہ میں ہارون رشید سے گفتگو کی جس کے بعد اس نے نہ صرف آپ کو افتاء کی اجازت دی بلکہ انتہائی اعزاز واکرام کے ساتھ آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کر دیا۔

تصانیف۔امام محمد کی تمام زندگی علمی مشاغل میں گذری۔ائمہ حنفیہ میں انہوں نے سب سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں، مولانا عبدالحی لکھنوی اور مولانا فقیر محمد جہلمی نے لکھا ہے کہ انہوں نے نوسوننانوے کتابیں لکھی ہیں اور اگر ان کی عمر وفا کرتی تو وہ ہزار کا عدد پورا کر دیتے۔بعض محققین کا یہ بھی خیال ہے کسی موضوع پر جو کتاب لکھی جاتی ہے اس میں متعدد مسائل کو مختلف عنوانات پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، جیسے کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوۃ، کتاب الصوم وغیرہ پس جن لوگوں نے ۹۹۹ کا عدد لکھا ہے وہ ان کی تصانیف کے تمام عنوانوں کے مجموعہ کے اعتبار سے لکھا ہے، بہر حال ان کی تصانیف کی جو تفصیل دستیاب ہوسکی وہ اس طرح ہے۔

مؤطا امام محمد۔حدیث میں یہ امام محمد کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔اس کتاب میں انہوں نے زیادہ تر امام مالک سے سنی ہوئی روایات کو جمع کیا ہے۔بستان المحدثین میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے مؤطا کے سولہ نسخے ذکر کئے ہیں لیکن آج دنیا میں صرف دو نسخے مشہور ہیں۔ ایک امام محمد کی روایت کا مجموعہ جس کو مؤطا امام محمد کہتے ہیں اور دوسرا یحیی بن یحیی مصمودی کا نسخہ جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔لیکن مؤطا امام محمد، مؤطا امام مالک سے چند وجوہ پر فوقیت رکھتی ہے۔

اولاً یہ کہ امام محمد یحیی بن یحیی سے علم حدیث میں زیادہ بصیرت اور فقہ میں ان سے بڑھ

کر مہارت رکھتے تھے۔

ثانیاً:۔ مؤطا کی روایت میں یحیی بن یحیی سے متعدد جگہ غلطیاں واقع ہوئیں۔ چنانچہ خود مالکی محدث شیخ محمد عبدالباقی زرقانی نے انکے بارے میں لکھا ہے۔ قلیل الحدیث له اوھام ،'انکو اکثر وہم لاحق ہوتے تھے اور حدیث میں وہ بہت کم معرفت رکھتے تھے۔ اور امام محمد کے بارے میں ذہبی جیسے شخص کو بھی اعتراف کرنا پڑا، و کان من بحور العلم والفقه قویا فی ماروی عن مالك 'امام محمد علم کے سمندر تھے اور امام مالک سے روایت کرنے میں وہ بہت قوی تھے۔

ثالثا: یحیی بن یحیی کو امام مالک سے پوری مؤطا کے سماع کا موقع نہ مل سکا۔ کیونکہ جس سال وہ امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی سال امام مالک کا وصال ہوگیا۔ اسی وجہ سے وہ موطا امام مالک میں احادیث'' عن مالك '' کے صیغہ سے روایت کرتے ہیں۔ برخلاف امام محمد کے کہ وہ تین سال سے زیادہ عرصہ امام مالک کی خدمت میں رہے اور موطا کی تمام روایات کا انہوں نے امام مالک سے براہ راست سماع کیا ہے، اسی وجہ سے وہ'' اخبرنا مالك'' کے صیغہ کے ساتھ موطا میں احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں امام محمد ترجمۃ الباب کے بعد سب سے پہلے امام مالک کی روایت کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اگر مسلک حنفی اس روایت کے مطابق ہوتو اس کے بعد'' به ناخذ' فرماتے ہیں اور اگر اس روایت کا ظاہر مسلک حنفی کے خلاف ہوتو اس کی توجیہ ذکر کر کے مسلک حنفی کی تائید میں احادیث اور آثار وارد کرتے ہیں اور بسا اوقات دوسرے ائمہ فتویٰ کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ اس کتاب میں امام محمد نے امام مالک کے علاوہ دوسرے مشائخ کی روایات بھی ذکر کی ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب امام مالک کی طرف منسوب ہونے کے بجائے امام محمد کی طرف منسوب ہوگئی۔ موطا امام محمد میں کل ایک ہزار ایک سو اسی احادیث ہیں جن میں ایک ہزار پانچ احادیث امام مالک سے مروی ہیں اور ایک سو پچھتر دوسرے شیوخ سے۔ سترہ امام ابوحنیفہ سے اور چار امام ابو یوسف سے مروی ہیں۔ اس کتاب کی بعض احادیث کے طرق اور اسانید پر اگر چہ جرح کی گئی ہے لیکن ان کی تائید اور تقویت دوسری اسانید سے ہو جاتی ہے۔

کتاب الآثار۔ حدیث میں یہ امام محمد کی دوسری تصنیف ہے۔ اس کتاب میں امام محمد نے

احادیث سے زیادہ آثار کو جمع کیا ہے۔غالبًا اسی وجہ سے انکی یہ تصنیف کتاب الآثار کے نام مشہور ہوگئی۔اس کتاب میں ایک سو چھ احادیث اور سات سو اٹھارہ آثار ہیں۔ان کے علاوہ اس میں انہوں نے امام اعظم کے اقوال کا بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب الحج۔اس کتاب میں بھی امام محمد نے احادیث کو جمع کیا ہے۔امام مالک اور بعض دوسرے علماء مدینہ سے امام محمد کو فقہی اختلاف تھا۔انہوں نے اپنے موقف کو احادیث اور آثار کی روشنی میں ثابت کرنے کیلئے اس کتاب کو تالیف کیا۔اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے مدینہ منورہ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

حدیث میں بھی اگرچہ امام محمد نے چند کتابیں تالیف فرمائی ہیں لیکن ان کا اصل موضوع فقہ ہے، اور اس سلسلے میں انہوں نے اہم خدمات انجام دی ہیں۔امام محمد کی فقہی تصنیفات کی دو قسمیں کی جاتی ہیں۔ایک ظاہر الروایۃ اور دوسری نوادر۔ظاہر الروایۃ امام محمد کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کے بارے میں تواتر سے ثابت ہے کہ امام محمد کی تصانیف میں۔یہ چھ کتابیں ہیں۔مبسوط، زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر اور سیر کبیر۔اور نوادر امام محمد کی ان تصانیف کو کہا جاتا ہے جن کا امام محمد کی طرف منسوب ہونا تواتر سے ثابت نہیں۔

مبسوط۔علم فقہ میں امام محمد کی سب سے ضخیم تصنیف ہے، یہ کتاب چھ جلدوں میں تین ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔اس میں دس ہزار سے زیادہ مسائل مذکور ہیں۔اس کتاب کے متعدد نسخے ہیں، مشہور نسخہ وہ ہے جو ابو سلیمان جوزجانی سے مروی ہے۔امام شافعی نے اس کو حفظ کرلیا تھا۔ایک غیر مسلم اہل کتاب اس کو پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ جب محمد اصغر کی کتاب ایسی ہے تو محمد اکبر کی کتاب کی کیا شان ہوگی۔(کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۸۱) مصر اور استنبول کے کتب خانوں میں اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔

الجامع الکبیر:۔فقہ کے موضوع پر یہ امام محمد کی دوسری کتاب ہے، اس میں مسائل فقہیہ کو دلائل نقلیہ سے ثابت کیا ہے۔نیز اس کتاب کی عربی بھی بے حد بلیغ ہے۔جس طرح یہ کتاب فقہی طور پر حجت تسلیم کی جاتی ہے اسی طرح اسکی عربیت بھی زبان و بیان کے اعتبار سے حجت مانی جاتی ہے۔اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے پچاس سے زیادہ اس کی

شروح کا ذکر کیا ہے۔اس کتاب کے متعدد راوی ہیں۔اور اس کے قلمی نسخے استنبول کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔

الجامع الصغیر۔فقہ میں امام محمد کی یہ تیسری تصنیف ہے اس کتاب میں ۱۵۳۶ مسائل ہیں جن میں سے دو کے سوا باقی تمام مسائل کی بنیاد احادیث اور آثار پر رکھی ہے باقی دو مسئلوں کو قیاس سے ثابت کیا ہے۔اس کتاب کی وجہ تالیف یہ ہے کہ امام ابویوسف نے امام محمد سے فرمائش کی کہ وہ امام اعظم کے ان مسائل کو جمع کریں جو امام محمد نے امام ابویوسف کی وساطت سے سماع کئے ہیں۔جب یہ کتاب امام محمد نے لکھ کر امام ابویوسف پر پیش کی تو وہ بے حد خوش ہوئے اور باوجود اپنی جلالت علمی کے سفر وحضر میں ہر جگہ اس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔اس کتاب کے مسائل کی تین قسمیں ہیں۔پہلی قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا ذکر امام محمد کی دوسری کتب میں نہیں ہے۔دوسری قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا ذکر دوسری کتب میں ہے لیکن یہ تصریح نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے یا نہیں، یہاں پر اس بات کی تصریح کر دی ہے۔تیسری قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا محض اعادہ کیا ہے مگر وہ بھی تغییر عبارت کی وجہ سے افادہ سے خالی نہیں۔عہدۂ قضاء کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری خیال کیا جاتا تھا۔اس کی تیس سے زیادہ شروح لکھی گئی ہیں (کشف الظنون ج اص ۵۶۱) متاخرین میں سے ایک شرح مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھی ہے اور اس کے شروع میں مبسوط مقدمہ ''النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر'' کے نام سے تحریر کیا ہے جس میں اس کتاب کی تمام خصوصیات اور اس کی شروح کا ذکر کیا ہے۔

السیر الصغیر۔علم فقہ میں امام محمد کی یہ چوتھی تصنیف ہے۔امام اعظم نے اپنے تلامذہ کو سیر ومغازی کے باب میں جو کچھ املا کرایا یہ اس کا مجموعہ ہے۔

السیر الکبیر۔فقہ کے موضوع پر یہ امام محمد کی پانچویں تصنیف ہے۔امام اوزاعی نے سیر صغیر کا تعاقب کیا اور اس کے جواب میں امام محمد نے سیر کبیر کو تالیف کیا، سیر ومغازی کے موضوع پر یہ ایک انتہائی مفید کتاب شمار کی جاتی ہے۔اس کتاب میں جہاد وقتال اور امن وصلح کے مواقع اور طرق بیان کئے ہیں۔غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں کے تعلقات ان کے حقوق وفرائض اور تجارتی اور عام معاملات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔اسلام کے بین الاقوامی نقطۂ نظر کو سمجھنے کیلئے

اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

یہ کتاب امام محمد کی انتہائی اہم اورادق کتاب شمار جاتی ہے، قوت استدلال اور دقت بیان کے اعتبار سے یہ کتاب انکی دیگر تمام کتب میں ممتاز ہے۔ ہارون الرشید کو اس کتاب سے اس درجہ دلچسپی تھی کہ اس نے اپنے دونوں لڑکوں امین اور مامون کو اس کا سماع کرایا۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی جا چکی ہیں جن میں سب سے زیادہ شہرت امام سرخسی کی شرح کو حاصل ہوئی، یہ شرح مع متن کے حیدرآباد دکن سے چھپ چکی ہے۔

زیادات۔ ظاہر الروایۃ میں امام محمد کی یہ چھٹی تصنیف ہے جو کہ سیر صغیر سیر کبیر کے تتمہ کے حکم میں ہے۔ کیونکہ سیر اور مواضع کہ جو مسائل ان دو کتابوں میں رہ گئے تھے ان کا اس کتاب میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس کے قلمی نسخے استنبول کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

فقہ سے متعلق امام محمد کی ان چھ کتابوں کو ظاہرہ الروایہ کہا جاتا ہے۔ امام محمد بن محمد حاکم شہید متوفی ۳۳۴ھ نے مبسوط جامع صغیر اور جامع کبیر سے مکرر مسائل اور مطول عبارات کو حذف کر کے ایک مختصر متن تیار کیا اور اسکا نام ''الکافی فی فروع الحنفیہ'' رکھا۔ ایک مرتبہ انہیں خواب میں امام محمد کی زیارت ہوئی فرمایا تم نے میری کتابوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے فقہاء کو متساہل اور کسل مند پایا اس لئے مطول اور مکرر امور کو حذف کر دیا۔ امام محمد نے جلال میں آ کر فرمایا جس طرح تم نے میری کتابوں میں کاٹ چھانٹ کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری بھی ایسی ہی کانٹ چھانٹ کریگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مرو کے لشکر نے آپ کو قتل کر دیا پھر آپ کے جسم کے دو ٹکڑے کر کے درخت پر لٹکا دیا۔ حدائق حنفیہ ص ۱۷۰

امام حاکم شہید کی الکافی کی متعدد علماء نے شروح لکھیں لیکن سب سے زیادہ شہرت شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ کی شرح مبسوط کو حاصل ہوئی۔ یہ کتاب تیس اجزاء پر مشتمل ہے اور مصنف نے اس شرح کو قید خانے میں بغیر کسی مطالعہ کے فی البدیہہ املا کرایا ہے۔ فقہ حنفی میں یہ کتاب اصول کا درجہ رکھتی ہے اور ہدایہ وغیرہ میں جب مطلقاً مبسوط کا لفظ آتا ہے تو اس سے مراد یہ ہی مبسوط سرخسی ہوتی ہے۔

دیگر کتب۔ ظاہر الروایۃ کے علاوہ امام محمد نے فقہ کے موضوع پر متعدد کتب تصنیف فرمائی

ہیں جن کا احصاء مشکل ہے۔ چند کتابوں کا ذکر ہم ہدایۃ العارفین کے حوالے سے کررہے ہیں۔
(۱) الاحتجاج علی مالک (۲) الاکتساب فی الرزق المستطاب (۳) الجرجانیات (۴) الرقیات فی المسائل (۵) عقائد الشیبانیہ (۶) کتاب الاصل فی الفروع (۷) کتاب الاکراہ (۸) کتاب الحیل (۹) کتاب السجلات (۱۰) کتاب الشروط (۱۱) کتاب الکسب (۱۲) کتاب النوادر (۱۳) الکیسانیات (۱۴) مناسک الحج (۱۵) انوار الصیام (۱۶) الہارونیات اور بہت سی کتابیں۔

سانحہ وصال۔ امام محمد نے اٹھاون سال عمر گزاری اور عمر کا بیشتر حصہ فقہی تحقیقات اور مسائل کے استنباط اور اجتہاد میں گذارا۔ جب دوبارہ عہدۂ قضا پر بحال ہوئے اور قاضی القضاۃ مقرر ہوئے تو ان کو ایک مرتبہ ہارون الرشید اپنے ساتھ سفر پر لے گیا، وہاں رے کے اندر نبویہ نامی ایک بستی میں آپ کا وصال ہوگیا۔ اسی سفر میں ہارون رشید کے ساتھ نحو کے مشہور امام کسائی بھی تھے جو آپ کے خالہ زاد بھائی ہوتے تھے اور اتفاق سے اسی دن یا دو دن بعد ان کا بھی انتقال ہوگیا۔ ہارون رشید کو ان دونوں ائمہ فن کے وصال کا بے حد ملال ہوا اور اس نے افسوس سے کہا آج میں نے فقہ اور نحو دونوں کو ''رے'' میں دفن کردیا۔

روایت ہے کہ بعد وصال کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کا نزع کے وقت کیا حال تھا۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت مکاتب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ پر غور کررہا تھا مجھ کو روح نکلنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی۔

خطیب بغدادی نے امام محمد کے تذکرہ کے اخیر میں محمویہ نامی ایک بہت بڑے بزرگ جن کا شمار ابدال میں کیا جاتا ہے، سے ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن حسن کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ کہا اللہ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہیں عذاب دینے کا ارادہ ہوتا تو میں تمہیں یہ علم نہ عطا کرتا، میں نے پوچھا اور ابو یوسف کا کیا حال ہے فرمایا مجھ سے بلند درجہ میں ہیں۔ پوچھا اور ابوحنیفہ؟ کہا وہ ہم سے بہت زیادہ بلند درجوں پر فائز ہیں۔ (۵)

امام داؤد طائی

نام ونسب:۔نام، داؤد۔کنیت، ابوسفیان۔والد کا نام نصیر ہے۔طائی کوفی ہیں اورفقیہ زاہد کے لقب سے مشہور ہیں۔

تعلیم و تربیت:۔ابتدائی تعلیم کے بعد سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ کی درسگاہ میں داخل ہوئے اوربیس سال تک اکتساب علم میں مشغول رہے۔ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔

عبادت وریاضت:۔حدیث وفقہ حاصل کرنے کے بعد تارک الدنیا ہوگئے تھے،اہل تصوف میں سید السادات اور بے مثل صوفی مانے گئے ہیں۔حضرت حبیب بن سلیم راعی سے بیعت ہوئے، پوری زندگی نہایت سادگی کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں گزاری، زہدوقناعت کا یہ عالم تھا کہ وراثت میں بیس دینار ملے تھے جنکو بیس سال میں خرچ کیا۔

عطا بن مسلم کہتے ہیں:۔

ہم جب آپ کے مکان پر آپ سے ملاقات کے لئے گئے تو انکے یہاں بچھانے کے لئے ایک چٹائی، تکیہ کے لئے ایک اینٹ، ایک تھیلا جس میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے اور وضو کے لئے ایک لوٹا تھا۔

اساتذہ:۔امام اعظم ابوحنیفہ، عبدالملک بن عمیر، اسمٰعیل بن خالد، حمید الطّویل، سعد بن سعید انصاری، ابن ابی لیلی، امام اعمش۔

تلامذہ:۔عبداللہ بن ادریس، سفیان بن عیینہ، ابن علیہ، مصعب بن مقدام، اسحاق بن منصور سلولی، امام وکیع، ابونعیم، وغیرہم،۔

وصال:۔ایک دن ایک صالح شخص نے خواب دیکھا کہ آپ دوڑ رہے ہیں۔پوچھا کیا بات ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: ابھی ابھی قید خانہ سے چھٹکارا پاکر آرہا ہوں، وہ صالح شخص بیدار ہوا تو اسے پتہ چلا کہ حضرت امام داؤد طائی وصال فرماچکے ہیں۔

ابونعیم نے آپ کا سنہ وصال ۱۶۰ ہجری بیان کیا ہے۔لیکن ابن نمیر نے کہا کہ آپ کا وصال ۱۶۵ھ میں ہوا۔

زیب عالم(۱۶۵) مادۂ تاریخ سے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے۔(٦)

فضیل بن عیاض

نام ونسب:۔نام،فضیل۔والد کا نام،عیاض۔کنیت ابو علی ہے۔تیمی یربوعی خراسانی ہیں۔

تعلیم وتربیت:۔ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ عرصہ یونہی گزرا اور پھر جوانی کے عالم میں امام اعظم ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم پائی۔دیگر محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور مسند حدیث بند کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے اور بیت اللہ شریف کی مجاورت اختیار فرمائی۔

واقعہ توبہ:۔فضل بن موسی آپکی نوجوانی کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ابیورد اور سرخس کے درمیان راستہ میں ڈاکہ زنی کرتے تھے،جس سے لوگوں میں نہایت خوف وہراس کا ماحول پیدا ہوگیا تھا۔

کسی لڑکی پر اسی دوران عاشق ہوگئے،رات کو دیوار پر چڑھ کر اسکے گھر میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ کسی طرف سے تلاوت قرآن کی آواز آئی،اتفاق سے اس وقت کوئی شخص اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔

الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔

کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل خشیت ربانی اور ذکر الٰہی سے معمور ہوں۔

یہ آیت سنتے ہی اتر آئے اور بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا:۔

یا رب! قد اٰن۔

اے رب!اب وہ وقت آگیا۔

رات ایک ویرانہ میں گزاردی،وہاں آپنے ایک قافلہ کے لوگوں کی گفتگو سنی،کوئی کہہ رہا تھا،ابھی یہاں سے کوچ کرنا چاہیے،دوسرا بولا؛نہیں صبح تک یہیں ٹھہرو،اس علاقہ میں فضیل ڈاکو پھرتا ہے۔

خود واقعہ بیان کر کے فرماتے تھے،میں نے دل میں کہا لوگ مجھ سے اتنے خوف زدہ

ہیں اور میں راتوں کو معاصی میں مبتلا رہتا ہوں۔فوراً تائب ہوا اور واپس آیا۔

اسکے بعد شب بیداری، گریہ وزاری آپ کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ بدن پر دو کپڑوں کے علاوہ سامان دنیا نہیں رکھتے تھے، آپ کے فضائل ومناقب سے یہ بھی ہے کہ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ثقہ صدوق صالح اور حجت تھے،محدثین آپ کی جلالت شان پر متفق ہیں۔

اساتذہ:۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام اعمش ، منصور، عبیداللہ بن عمر، ہشام بن حسان، یحیی بن سعید انصاری، محمد بن اسحاق، لیث بن ابی سلیم، امام جعفر بن محمد صادق، اسمعیل بن خالد، سفیان بن عیینہ، بیان بن بشر، وغیرہم۔

تلامذہ:۔ امام سفیان ثوری، یہ استاذ بھی ہیں۔سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، یحیی بن سعید قطان، عبدالرزاق، حسین بن علی الجعفی ، وغیرہم۔

فضائل:۔ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں:۔

آپ لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔ میرے نزدیک آپ سے زیادہ فضیلت والا اب روے زمین پر کوئی دوسرا نہیں۔

عبیداللہ بن عمر قواریری نے کہا:۔

جن مشائخ کو میں نے دیکھا آپ کو سب سے افضل پایا۔

خلیفہ ہارون رشید کہتے ہیں:۔

امام مالک سے زیاد خشیت الہی والا، اور فضیل بن عیاض سے زیادہ تقوی والا میں نے علماء میں نہیں دیکھا۔

وصال:۔ ۱۸۷ھ میں آپ نے مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا، امام عادل (۱۸۷) مادۂ تاریخ ہے۔(۷)

ابراہیم بن ادہم

نام ونسب:۔ نام، ابراہیم۔والد کا نام، ادہم۔اور دادا کا نام منصور ہے۔

تعلیم وتربیت:۔ابتدائی تعلیم کے بعدامام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی دوسرے محدثین وفقہاء کی خدمت میں بھی حاضر رہے اور پھر مسند درس وتدریس کو زینت بخشی۔

شیخ المشائخ حضرت داتا گنج بخش ہجویری فرماتے ہیں:۔

آپ اپنے زمانہ کے یگانہ عارف باللہ اورسید اقران گزرے ہیں ،آپ کی بیعت حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم سے تھی۔

آخر عمر میں درس وتدریس سے کنارہ کش ہوکر ہمہ تن عبادت میں مصروف ہو گئے تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں غیر مسلم زمرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور سینکڑوں گناہگار مسلمان آپ کے ہاتھ پر تائب ہوکر مرتبہ ولایت پر فائز ہوئے۔آپ نہایت صابرو شاکراور متقی وسخی تھے۔

وصال:۔آپ مجاہدین اسلام کے ساتھ لشکر میں شامل ہوکر جہاد کے لئے بلاد روم میں تشریف لے گئے اور یہاں ہی ۱۶۲ھ میں وصال فرمایا۔

اساتذہ:۔امام اعظم ابوحنیفہ، یحیی بن سعید انصاری، سعید بن مرزبان، مقاتل بن حبان، وغیرہم۔

تلامذہ:۔امام سفیان ثوری، ابراہیم بن بشار، بقیہ بن ولید، شفیق بلخی، اوزاعی، وغیرہ۔ محدثین آپ کوثقہ ومامون کہتے ہیں۔(۸)

بشر بن الحارث

نام ونسب:۔نام، بشر۔کنیت ابونصر، والدکا نام، حارث۔اوردادا کا نام عبدالرحمٰن بن عطا بن ہلال مروزی ہے۔زاہد وعارف باللہ تھےاورحافی لقب سے مشہور ہوئے۔

تعلیم وتربیت:۔اصل وطن آپ کامرو ہے، ابتدائی تعلیم کے بعدامام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ کیا، پھر دوسرے محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کرنے کے بعد زہدو تصوف کی طرف مائل ہوئے، مجاہدات و ریاضات میں بلندشان کے حامل تھے۔اعمال و

اخلاص میں حظ تام رکھتے تھے۔

حضرت فضیل بن عیاض کے خاص صحبت یافتہ تھے، اپنے ماموں علی بن خشرم سے مرید تھے، اور علم اصول وفروغ میں یکتا و بے مثال تھے۔علوم وفنون کی تحصیل کے بعد مستقل بغداد میں سکونت اختیار کرلی تھی۔

اساتذہ:۔امام اعظم ابوحنیفہ، حماد بن زید، ابراہیم بن سعد، فضیل بن عیاض امام مالک، ابو بکر بن عیاش، عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم،

تلامذہ:۔امام احمد بن حنبل، ابراہیم حربی، ابراہیم بن ہانی، محمد بن حاتم، ابوحیثمہ وغیرہم۔

وصال:۔۲۲۷ھ کو بغداد میں وصال ہوا۔(۹)

شفیق بلخی

نام ونسب:۔نام، شفیق۔کنیت، ابوعلی، والد کا نام، ابراہیم ہے۔ازدی بلخی ہیں۔

اساتذہ:۔امام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اور امام ابویوسف و امام زفر کی صحبت حاصل رہی۔

حضرت اسرائیل بن یونس اور عباد بن کثیر سے بھی علم حدیث حاصل کیا۔انکے علاوہ خود آپ نے اپنے اساتذہ کی تعداد (۱۷۰۰) بتائی ہے۔

تلامذہ:۔حضرت حاتم اصم، محمد بن ابان بلخی اور ابن مردویہ آپکے مشہور تلامذہ میں سے ہیں

زہد وریاضت:۔آپ نے جس وقت توکل وقناعت کے میدان میں قدم رکھا تو آپکے پاس تین سو گاؤں کی زمینداری تھی، لہذا سب فقراء میں تقسیم کردیئے حتی کی بوقت وصال کفن کیلئے بھی کچھ نہ تھا۔ ایک مدت تک حضرت ابراہیم بن ادہم کی صحبت میں رہے اور طریقت کا علم حاصل کیا۔

وصال:۔ختلان، ترکستان جہاد کے لئے تشریف لے گئے اور ۱۹۴ میں یہاں شہادت پائی۔ نجم اہل دنیا ۱۹۴، آپکی تاریخ وفات ہے۔(۱۰)

اسد بن عمرو

نام ونسب:۔ نام، اسد۔ اور والد کا نام۔ عمرو ہے آپ امام اعظم ابوحنیفہ کے ان چالیس تلامذہ میں سے ہیں جو کتب وقواعد فقہ کی تدوین میں مشغول رہے، امام ابو یوسف، امام محمد امام زفر اور امام داؤد طائی وغیرہم کی طرح اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔

تیس سال تک امام اعظم کے لئے کتابت کی خدمت انجام دیتے رہے۔

عہدہ قضا:۔ امام ابو یوسف کے وصال کے بعد ہارون الرشید نے بغداد اور واسط کا قاضی مقرر کیا اور پنی بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا۔

کچھ مدت کے بعد آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، آنکھوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے عہدہ قضا چھوڑ دیا تھا۔

تلامذہ:۔ امام احمد بن حنبل، محمد بن بکار، اور احمد بن منیع آپ کے مشہور تلامذہ میں ہیں۔ ۱۹۰ھ یا ۱۸۸ھ میں وصال ہوا۔(۱۱)

وکیع بن الجراح

نام ونسب:۔ نام، وکیع۔ کنیت، ابوسفیان۔ والد کا نام، جراح بن ملیح ہے۔ کوفی اور حافظ حدیث ہیں۔

تعلیم وتربیت:۔ ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم کی بارگاہ میں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی اور اعلی مقام حاصل کیا۔

دوسرے محدثین وفقہاء سے بھی اکتساب علم کیا، آپکے شیوخ واساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے۔

چند مشاہیر یہ ہیں:۔

اساتذہ:۔ آپکے والد جراح بن ملیح، اسمعیل بن ابی خالد، عکرمہ بن عمار، ہشام بن عروہ، سلیمان بن اعمش، جریر بن حازم، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، معروف بن خربوذ، ابن عون،

عیسی بن طہمان، مصعب بن سلیم، مسعر بن حبیب، بدر بن عثمان، ابن جریج، امام اوزاعی، امام مالک، اسامہ بن زید لیثی، سفیان ثوری، شعبہ، ابن ابی لیلی، حماد بن سلمہ، وغیرہم۔

تلامذہ:۔ تلامذہ کی تعداد بھی بہت ہے، چند یہ ہیں:۔

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، ابوحیثمہ حمیدی، قعنبی، علی بن خشرم، مسدد، محمد بن سلام، یحیی بن یحیی نیشاپوری، محمد بن صباح دولابی، وغیرہم۔

علم وفضل:۔ محدثین آپکی جلالت علمی پر متفق ہیں، امام احمد بن حنبل کا ایک مرتبہ امام دوری سے کسی حدیث پر مذکراہ ہو رہا تھا، امام احمد نے پوچھا؟ آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں، بولے: شبابہ سے، فرمایا: میں یہ حدیث اس امام عالی شان سے روایت کرتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں نے ان کا مثل نہ دیکھا ہوگا۔ یعنی امام وکیع سے۔ آپ اپنے دور میں امام المسلمین تھے۔ یحیی بن معین کہتے ہیں:۔

میں نے وکیع سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

نوح بن حبیب کہتے ہیں:۔

میں نے ثوری، معمر اور امام مالک کو دیکھا ہے لیکن امام وکیع کی طرح میں نے کسی کو نہ پایا۔

یحیی بن اکثم نے کہا:۔

میں نے امام وکیع کو سفر وحضر میں دیکھا، آپ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے۔

وصال:۔ آپ نے ۷۰ سال کی عمر پاکر ۱۹۷ھ میں وصال فرمایا۔ کعبۂ اہل دین مادہ تاریخ وصال ہے۔(۱۲)

یحیی بن سعید قطان

نام ونسب:۔ نام، یحیی۔ کنیت، ابوسعید۔ والد کا نام، سعید بن فروخ ہے۔ تیمی بصری ہیں اور قطان سے مشہور ہیں۔

تعلیم وتربیت:۔ ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی، اور تدوین فقہ کی مجلس میں رکن رکین کی حیثیت کے حامل رہے، نقد رجال حدیث میں خوب نام کمایا اور مشہور نقادان رجال کے استاد ہوئے۔

آپ کے درس حدیث کا وقت عصر سے مغرب تک تھا، نماز عصر کے بعد منارہ مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے اور سامنے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی، یحیی بن معین، اور عمرو بن خالد جیسے ائمہ فن کھڑے ہوکر درس حدیث لیتے، مغرب تک نہ وہ کسی سے بیٹھنے کو کہتے اور نہ کسی کی جرأت ہوتی۔

فن رجال میں سب سے پہلے انہوں نے لکھا، پھر انکے تلامذہ نے، اور پھر انکے تلامذہ امام بخاری وامام مسلم وغیرہ نے قلم اٹھایا۔

ائمہ حدیث کا قول ہے کہ جسکو یحیی قطان چھوڑ دینگے اسکو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ اس فضل وکمال کے باوجود ہمیشہ امام اعظم کی شاگردی پر فخر فرماتے۔

امام احمد فرماتے ہیں:۔

میں نے یحیی بن سعید قطان کا مثل نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں:۔

فن رجال میں یحیی قطان جیسا میں نے کوئی نہ دیکھا،

بندار کہتے ہیں:۔

میں بیس سال تک آپکی خدمت میں آتا جاتا رہا، میں نے کبھی آپکو گناہ کرتے نہیں دیکھا۔۔

کثیر محدثین آپکی مدح وستائش میں رطب اللسان ہیں اور آپکو ثقہ، ثبت حجت، اور مامون کہتے ہیں۔

اساتذہ:۔ امام اعظم ابوحنیفہ، سلیمان تیمی، حمید الطّویل، اسمعیل بن ابی خالد، عبید اللہ بن عمرو، ہشام بن عروہ، بہز بن حکیم، امام مالک، امام اوزاعی، امام شعبہ، امام سفیان ثوری، عثمان بن غیاث، فضیل بن غزوان، قرہ بن خالد، وغیرہم۔

وصال:۔ اٹھتر (۷۸) برس کی عمر پا کر ۱۹۸ھ میں وصال ہوا۔ (۱۳)

حفص بن غیاث

نام ونسب:۔ نام، حفص۔ کنیت، ابوعمر۔ والد کا نام غیاث بن طلق بن معاوہ بن مالک بن حارث بن ثعلب ہے۔ نخعی کوفی ہیں۔

تعلیم و تربیت:۔ ابتدائی تعلیم کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ کے حلقۂ درس میں داخل ہوئے، ممتاز فضلاء اصحاب میں شمار ہوتے ہیں اور تسوید فقہ حنفی میں نمایاں رول ادا کیا۔ امام اعظم سے مسانید امام میں بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔

امام اعظم نے جن اصحاب کو وجہ سرور اور دافع غم فرمایا تھا یہ بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔

محدثین آپ کو ثقہ مانتے ہیں، زہد و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ جس دن آپ کا وصال ہوا تو آپکی ملکیت میں ایک درہم بھی نہ تھا۔ آپ کوفہ اور بغداد کے قاضی رہے۔

وصال:۔ آپ کی ولادت ۱۱۷ھ میں ہوئی اور ۱۹۴ھ میں وصال ہوا۔

اساتذہ:۔ آپکے دادا طلق بن معاویہ، امام اعظم ابوحنیفہ، اسمعیل بن ابی خالد، ابومالک اشجعی، سلیمان تیمی، عاصم احول، یحیی بن سعید انصاری، ہشام بن عروہ، امام اعمش، امام ثوری، امام جعفر صادق، ابن جریج، وغیرہم۔

تلامذہ:۔ امام احمد بن حنبل، اسحاق، ابن ابی شیبہ، یحیی بن معین، ابونعیم، علی بن مدینی، یحیی قطان، وغیرہم۔ (۱۴)

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶

✶✺✶✺✶✺✶✺✶✺✶
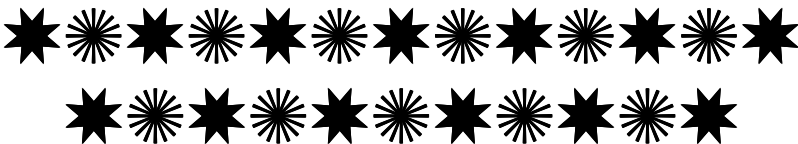
امام مالک بن انس

نام ونسب: ۔نام، مالک۔کنیت، ابوعبداللہ۔لقب امام دارالہجرۃ۔والد کا نام، انس ہے اور سلسلہ نسب یوں ہے۔مالک بن انس بن مالک بن انس ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن غیمان بن خثیل الاصبحی۔

امام مالک کے پر دادا ابوعامر انس بن عمرو جلیل القدر صحابی تھے،غزوۂ بدر کے سوا تمام مشاہد میں شریک رہے۔بزرگوں کا وطن یمن تھا۔سب سے پہلے آپکے پر دادا ابوعامر ہی نے مدینۃ النبی میں سکونت اختیار کی، چونکہ یمن کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ اصبح سے تعلق رکھتے تھے اور آپکے مورث اعلی حارث اس خاندان کے شیخ تھے،اس لئے ان کا لقب ذواصبح تھا،اسی وجہ سے امام مالک اصبحی کہلاتے ہیں۔

ولادت وتعلیم ۔۹۳ھ میں ولادت ہوئی،خلاف معمول شکم مادر میں تین سال رہے۔بعض نے دوسال بیان کیا ہے۔جائے مولد مدینۃ الرسول ہے۔

آپ نے جب آنکھ کھولی تو مدینہ منورہ میں ابن شہاب زہری یحیی بن سعید انصاری، زید بن اسلم، ربیعہ اور ابوالزناد وغیرہم تابعین اور تبع تابعین کا آفتاب علم وفضل نصف النہار پر چمک رہا تھا۔

آپ نے قرآن مجید کی قرأت وسند مدینہ منورہ کے امام القراء نافع بن عبدالرحمن متوفی ۱۶۹ھ سے حاصل کی۔دیگر علوم کی خواہش کے جذبات غیر معمولی طور پر ودیعت تھے،زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس سرمایہ کچھ نہ تھا،مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیوں کو فروخت کر کے بھی کتب وغیرہ خریدی تھیں۔اسکے بعد دولت کا دروازہ کھل گیا،حافظہ نہایت اعلی درجہ کا تھا،فرماتے تھے کہ جس چیز کو میں نے محفوظ کرلیا اسکو پھر کبھی نہیں بھولا۔

اساتذہ ۔آپکے اساتذہ میں زیادہ تر مدینہ کے بزرگان دین شامل ہیں،امام زرقانی فرماتے ہیں،آپ نے نوسو سے زیادہ مشائخ سے علم حاصل کیا۔چند حضرات کے اسماء یہ ہیں۔

زید بن اسلم، نافع مولی ابن عمر، صالح بن کیسان، عبداللہ بن دینار، یحیی بن سعید، ہشام بن عروہ، ایوب السختیانی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، جعفر صادق بن محمد باقر، حمید بن

قیس مکی، سہل بن ابی صالح، ابوالزبیر مکی۔ ابوالزناد، ابوحازم، عامر بن عبداللہ بن العوام وغیرہم

تلامذہ۔ تلامذہ میں انکے مشائخ معاصرین وغیرہم سب شامل ہیں، اس لئے کہ آپ نے مستقل مسکن مدینہ منورہ کو بنالیا تھا، لہذا اطراف واکناف سے لوگ یہاں آتے اور آپ سے اکتساب فیض کرتے، مستفیدین کی فہرست طویل ہے چند یہ ہیں۔

ابن شہاب زہری، یحیی بن سعید انصاری، اور یزید بن عبداللہ بن الھاد، یہ مشائخ میں بھی ہیں۔

معاصرین میں سے امام اوزاعی، امام ثوری، ورقاء بن عمر، شعبہ بن الحجاج، ابن جریج، ابراہیم بن طہمان، لیث بن سعد، اور ابن عیینہ وغیرہم۔

یحیی بن سعید القطان، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمٰن بن مہدی، حسین بن ولید نیشاپوری امام شافعی، امام ابن مبارک، ابن وہب، ابن قاسم، خالد بن مخلد، سعید بن منصور، یحیی بن ایوب مصری، قتیبہ بن سعید، ابومصعب زہری، امام محمد۔

علم وفضل۔ آپکے علم وفضل کی شہادت معاصرین وتلامذہ وغیرہم نے دی ہے۔

ابومصعب زہری فرماتے تھے:۔

امام مالک ثقہ، مامون، ثبت، عالم، فقیہ، حجت وورع ہیں

یحیی بن معین اور یحیی بن سعید القطان نے فرمایا:۔

آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے۔

روئے زمین پر امام مالک سے بڑھکر حدیث نبوی کا کوئی امانت دار نہیں۔ سفیان ثوری امام حدیث ہیں امام سنت نہیں، اور اوزاعی امام سنت ہیں امام حدیث نہیں، اور امام مالک دونوں کے جامع۔

امام اعظم فرماتے ہیں:۔

میں نے امام مالک سے زیادہ جلد اور صحیح جواب دینے والا اور اچھی پرکھ والا نہیں دیکھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں:۔

تابعین کے بعد امام مالک مخلوق خدا کی حجت تھے،اور علم تین آدمیوں میں دائر ہے۔

مالک بن انس،سفیان بن عیینہ،لیث بن سعد۔

امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ اگر کسی کی حدیث زبانی یاد کرنا چاہے تو کس کی کرے،فرمایا: مالک بن انس کی۔

امام بخاری نے اصح الاسانید کے سلسلہ میں فرمایا:۔

مالک عن نافع عن ابن عمر۔

بشارت عظمیٰ۔امت مسلمہ کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت آپکی ذات گرامی تھی۔

حضور نے فرمایا:۔

یوشك ان یضرب الناس اكباد الابل یطلبون العلم فلایجدون عالما اعلم من عالم المدینة ۔

قریب ہے کہ لوگ اونٹوں پر سوار ہوکر آئیں گے اور عالم مدینہ سے بڑھکر کوئی عالم نہ پائیں گے۔

امام عبدالرزاق اور امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس حدیث کے مصداق امام مالک ہیں۔

عشق رسول۔آپکی شخصیت عشق رسالت سے معمور تھی،مدینہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں پیار تھا،اس مقدس شہر کی سرزمین پر کبھی کسی سواری پر نہ بیٹھے اس خیال سے کہ کبھی اس جگہ حضور پیادہ چلے ہوں۔

درس حدیث کا نہایت اہتمام فرماتے،غسل کرکے عمدہ اور صاف لباس زیب تن کرتے پھر خوشبو لگا کر مسند درس پر بیٹھ جاتے اور اسی طرح بیٹھے رہتے تھے،ایک دفعہ دوران درس بچھو انہیں پیہم ڈنگ لگاتا رہا مگر اس پیکر عشق ومحبت کے جسم میں کوئی اضطراب نہیں آیا،پورے انہماک واستغراق کے ساتھ اپنے محبوب کی دلکش روایات اور دلنشیں احادیث بیان کرتے رہے۔جب تک درس جاری رہتا انگیٹھی میں عود اور لوبان ڈالا جاتا رہتا۔

ابتلاء۔امام مالک کا مسلک تھا کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی۔انکے زمانہ کے حاکم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا اوران کو زدوکوب کیا،اونٹ پرسوار کر کے شہر میں گشت بھی کرایا لیکن آپ اس حال میں بھی بلند آواز سے یہی کہتے جاتے تھے:۔

جو شخص مجھے جانتا ہے جانتا ہےاور جو نہیں جانتا ہے وہ جان لے کہ میں مالک بن انس اصبحی ہوں،اور میرا مسلک یہ ہے کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی۔جعفر بن سلیمان تک جب یہ خبر پہونچی تواس نے حکم دیا کہ اونٹ سے اتار لیا جائے۔

بعض نے قصہ یوں بیان کیا ہے کہ جعفر بن سلیمان والی مدینہ سے کسی نے شکایت کردی کہ امام مالک آپ لوگوں کی بیعت کو صحیح نہیں سمجھتے ،اس پر اسکو غصہ آیا اور آپ کو بلوا کر کوڑے لگوائے،آپکو کھینچا گیا اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں سے اتروادیا۔ان چیزوں سے آپکی عزت ووقعت اور شہرت زیادہ ہی ہوئی۔

حلم وبردباری۔خلیفہ منصور جب حج کیلئے حرمین حاضر ہوا تواس نے جعفر سے امام مالک کا قصاص لینا چاہا تھا مگر آپ نے روک دیا اور فرمایا:

واللہ!جب مجھ پر کوڑا پڑتا تھا میں اسکواسی وقت حلال اور جائز کردیتا تھا کہ اسکو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرابت ہے۔

وصال۔یحیی بن یحیی مصمودی بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک کا مرض وصال طویل ہوا اور وقت آخر آپہونچا تو مدینہ منورہ اور دوسرے شہروں سے علماء وفضلاء آپکے مکان میں جمع ہوگئے تاکہ امام مالک کی آخری ملاقات سے فیض یاب ہوں۔میں بار بار امام کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تھا۔کہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑجائے اور وہ نظر میری سعادت اخروی کا سبب بن جائے۔میں اسی کیفیت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا شکر جس نے ہم کو کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا،اسکے حکم سے زندہ رہے اوراسی کے حکم سے جان دیتے ہیں۔اسکے بعد فرمایا:موت آگئی،خدائے تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔

حاضرین نے عرض کیا:اس وقت آپکے باطن کا کیا حال ہے؟فرمایا:میں اس وقت

اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں، کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ شمار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں۔ نیز میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اسکی تعلیم میں گذری ہے۔ اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستجاب اور مشکور گمان کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تمام فرائض اور سنن اور انکے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبان رسالت سے معلوم ہوئیں۔ مثلاً حج کا اتنا ثواب ہے اور زکوۃ کا اتنا، اور ان تمام معلومات کو سوا حدیث کے طالب علم کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا۔ اور یہی علم اصل میں نبوت کی میراث ہے۔

یحیی بن یحیی مصمودی کہتے ہیں: اسکے بعد امام مالک نے حضرت ربیعہ کی روایت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے اب تک یہ روایت نہیں بیان کی ہے۔

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا! کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کردینا سوحج کرنے سے افضل ہے۔ اور ابن شہاب زہری کی روایات سے بتلایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

۱۱ر یا ۱۴ر ربیع الاول ۱۷۹ھ کو آپ نے مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ اولاد امجاد میں تین صاحبزادے یحیی، محمد، اور احمد چھوڑے، کسی نے آپکی سنہ ولادت اور سنہ وصال کو یوں نظم کیا ہے۔

فخرالائمة مالك ـ نعم الامام السالك

مولده نجم هدى ـ وفاته فازمالك

۹۳ ۱۷۹

مؤطا امام مالک

آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں لیکن مؤطا آپکی مشہور ترین کتاب جو کتب خانہ اسلام کی فقہی ترتیب پر دوسری کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس کی تالیف وترتیب مدینہ طیبہ ہی میں

ہوئی، کیونکہ آپ کا قیام ہمیشہ مدینہ منورہ ہی میں رہا، آپ نے حج بھی صرف ایک مرتبہ ہی کیا باقی پوری حیات مبارکہ مدینہ پاک ہی میں گذاردی۔

امام شافعی نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا تھا: کہ کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر اس سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔

امام ابوزرعہ رازی فن جرح وتعدیل کے امام فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ مؤطا کی تمام احادیث صحیح ہیں تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

امام مالک نے ایک لاکھ احادیث میں سے مؤطا کا انتخاب کیا، پہلے اس میں دس ہزار احادیث جمع کی تھیں، پھر مسلسل غور کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں چھ سواحادیث باقی رہ گئیں۔ بعدہ مراسیل وموقوف اور اقوال تابعین کا اضافہ ہے۔ یعنی کل روایات کی تعداد ایک ہزار سات سوبیس ہے۔

لفظ موطا ''توطیہ'' کا اسم مفعول ہے جسکے معنی ہیں، روندا ہوا، تیار کیا ہوا، نرم وسہل بنایا ہوا۔ یہاں یہ سب معانی بطور استعارہ مراد لئے ہیں۔

امام مالک خود فرماتے ہیں: میں نے اس کتاب کولکھ کر فقہاء مدینہ میں ستر حضرات کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے مجھ سے اتفاق کیا یعنی انظار دقیقہ سے روندا، لہذا میں نے اسکا نام مؤطا رکھا۔ دوسرے ائمہ نے وجہ تسمیہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ امام مالک نے اس کتاب کو مرتب کرکے لوگوں کیلئے سہل اور آسان بنادیا ہے اس لئے اسکو مؤطا امام مالک کہتے ہیں۔

مؤطا امام مالک کے تیس سے زیادہ نسخے ہیں، بستان المحدثین میں سولہ کا ذکر بالتفصیل ہے۔ لیکن اس وقت امت کے ہاتھوں میں دو نسخے موجود ہیں۔ ایک یحیی بن یحیی مصمودی کا جو مؤطا امام مالک سے مشہور ہے۔ اور دوسرا امام محمد بن حسن کا جو مؤطا امام محمد سے شہرت یافتہ اور عام طور پر داخل نصاب ہے۔ (۱۵)

امام شافعی

نام ونسب: ۔نام ،محمد ۔کنیت ،ابوعبداللہ ۔والد کا نام ،ادریس ہے ،سلسلہ نسب یوں ہے ، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا حضرت ہاشم پر آپ کا سلسلہ نسب ملتا ہے لہذا آپ قرشی ہیں اور یوں ائمہ اربعہ میں آپکو امتیازی حیثیت حاصل ہے ۔

آپ کے دادا ’العباس‘ کے دادا شافع تھے جو صغار صحابہ سے ہیں اور انکے والد حضرت سائب غزوۂ بدر کے موقع پر اسلام لائے اور یہ حضور کے چچازاد بھائی تھے ۔

ولادت وتعلیم ۔غزہ کے مقام پر ۱۵۰ ھ میں آپکی ولادت ہوئی ، کہتے ہیں خاص اس دن جس دن امام اعظم کا وصال ہوا۔

آپکی والدہ حضرت فاطمہ بنت عبداللہ محض ہیں حضرت حسن مثنی کی پوتی اور سیدنا امام حسن کی پرپوتی تھیں ۔۔

آپکے والد کا انتقال دوسال کی عمر ہی میں ہوگیا تھا۔لہذا والدہ ماجدہ آپ کو صغرسنی میں ہی وہاں سے مکہ لے آئیں اور آپ نے وہیں پرورش پائی ۔

سن تمیز سے ہی علوم وفنون کی طرف توجہ شروع کردی تھی ،ابتداًء شعر،لغت اور تاریخ عرب کی طرف توجہ تھی ،اسکے بعد تجوید قرأت اور حدیث وفقہ کی تحصیل شروع کی ۔

بارہ سال کی عمر تک پہونچنے سے پہلے مؤطا کو حفظ کرلیا تھا اور اسکے بعد امام مالک کی خدمت میں پہونچے اور ان پر مؤطا کی قرأت کی ۔آپ علوم دینیہ کی طرف اپنے رجحان کا واقعہ خود اس طرح بیان فرماتے تھے ۔

علم فقہ کی طرف توجہ ۔ایک دن میں ذوق وشوق سے لبید کے اشعار پڑھ رہا تھا کہ ناگاہ نصیحت آمیز غیبی آواز آئی ،اشعار میں پڑکر کیوں وقت ضائع کرتے ہو، جاؤ جاکر فقہ کا علم حاصل کرو۔فرماتے ہیں: میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا اور میں نے مکہ جاکر سفیان بن عیینہ کی

درسگاہ میں حاضری دی تھی، انکے بعد مسلم بن خالد زنجی اور پھر مدینہ طیبہ حضرت امام مالک کی خدمت میں پہونچا۔

اساتذہ۔ امام شافعی کا زمانہ حدیث وفقہ کے ائمہ کا نادرالمثال دور ہے۔ لہذا آپ نے اس زمانہ کے جلیل القدر محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا، بعض کے اسماء یہ ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ، امام مالک، مسلم بن خالد زنجی، ابراہیم بن سعد۔ اسمعیل بن جعفر ،محمد بن خالد جندی، ہشام بن یوسف صنعانی، امام محمد وغیرہم۔

آپ کے اساتذہ میں جن کا رنگ آپ پر غالب نظر آتا ہے وہ آخر الذکر امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کے شاگرد رشید امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔ کیونکہ امام شافعی کی والدہ سے آپ نے نکاح کرلیا تھا اور اپنا تمام مال اور کتابیں امام شافعی کے حوالہ کردی تھیں۔ امام محمد کی تصانیف کے مطالعہ سے ہی آپ میں فقاہت کا ملکہ پیدا ہوا۔ اسی فیضان سے متاثر ہوکر امام شافعی نے فرمایا: جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں ان لوگوں پر کشادہ کردی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں۔

قسم بخدا! مجھے فقاہت ہرگز نصیب نہ ہوتی اگر میں امام محمد کی کتب کا مطالعہ نہ کرتا۔ جس شخص کا فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے وہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

تلامذہ:۔ حدیث وفقہ میں آپکے تلامذہ کی فہرست کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ چند حضرات یہ ہیں ۔امام احمد بن حنبل، امام حمیدی، سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابراہیم بن منذر حزامی، ابراہیم بن خالد ،ابوثور ابراہیم بن خالد، ربیع بن سلیمان جنیدی، حسن بن محمد بن صباح زعفرانی۔

مبارک خواب۔ امام شافعی فرماتے ہیں:۔

میں نے خواب میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ آپ نے مجھے سلام کیا اور مصافحہ فرماکر ایک انگشتری میرے ہاتھ میں پہنائی۔ میرے عم محترم نے اسکی تعبیر یوں بیان فرمائی کہ:۔

مصافحہ کرنے کا مطلب ہے کہ تم عذاب سے مامون رہوگے اور انگوٹھی پہنانے کی تعبیر یہ ہے کہ جہاں تک مولی علی کے نام کی شہرت ہے وہاں تک تمہارا نام بھی مشہور ہوگا۔

بشارت عظمی۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے۔

اللھم اھد قریشا، فان عالمھا یملأ طباق الارض علما۔ الحدیث ۔

الٰہی قریش کوسیدھی راہ پر چلا، ان میں ایک عالم ایسا ہوگا جوطبقات زمین کوعلم وعرفان سے بھردیگا۔

حافظ ابونعیم عبدالملک بن محمد کہتے ہیں: اس حدیث کے مصداق حضرت امام شافعی ہیں۔

علم وفضل۔امام احمد بن حنبل نے فرمایا:۔

امام شافعی دوسری صدی کے مجدد ہیں جس طرح خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

تیس سال سے میری کوئی رات ایسی نہیں گذری جس رات میں امام شافعی کیلئے میں نے دعانہ کی۔

حسن بن محمد زعفرانی کہتے ہیں:۔

جس طرح علماء یہود میں حضرت عبداللہ بن سلام منفرد تھے اسی طرح علماء اسلام میں امام شافعی منفرد ہیں۔

شمائل وخصائل۔امام شافعی طبعا فیاض تھے، اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کوترجیح دیتے، بے حد غیوراور خوددار تھے، اہل جاہ وحشم اورارباب ثروت واقتدار سے کبھی کسی چیز کی طمع اورتوقع نہ رکھتے، اسکے ساتھ بے حد خلیق اور بامروت تھے۔اگرکوئی شخص کبھی محبت اورعقیدت سے کوئی نذرانہ پیش کرتا تواسکورد نہیں کرتے، تاہم فیاضی طبع کی بنیاد پراسکو پاس رکھتے بھی نہیں تھے، بارہا ایسا ہوا کہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی دعوت پر دربار میں گئے، اس نے اشرفیوں کی تھیلیاں نذرانہ کیں اورآپ واپسی میں دونوں ہاتھوں سے ان اشرفیوں کوتقسیم کرتے ہوئے چلے گئے، یہاں تک کہ جب گھر پہونچے تو آپ کے پاس اس نذرانے میں سے ایک درہم بھی نہیں تھا۔

امام حمیدی فرماتے ہیں:۔

امام شافعی جب صنعاء سے مکہ مکرمہ آئے تو آپ کے پاس دس ہزار دینار تھے۔آپ نے ایک جگہ خیمہ نصب کر کے قیام فرمایا۔لوگوں کو پتہ چلا تو مختلف اطراف سے بے شمار لوگ ملاقات کیلئے حاضر ہوئے جن میں بہت سے لوگ ضرورت مند بھی تھے،جب آپ لوگوں کی ملاقات سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس ایک دینار بھی باقی نہیں تھا۔

مزنی کہتے ہیں:۔

میں نے امام شافعی سے بڑھکر کوئی فیاض شخص نہیں دیکھا،ایک شب میں ان کے ساتھ مسجد سے انکے گھر تک آیا،میں کسی شرعی مسئلہ میں ان سے گفتگو کررہا تھا کہ اتنے میں ایک غلام آیا اور کہنے لگا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ تھیلی نذر کی ہے،آپ نے تھیلی رکھ لی، تھوڑی دیر بعد ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میری بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور ہمارے پاس کچھ نہیں،آپ نے وہ تھیلی اٹھا کر اسے دیدی۔

زھد وتقوی۔ علمی وجاہت اور فقہی متانت کے ساتھ عبادت وریاضت اور زھد وتقوی میں بھی امتیاز حاصل تھا۔بعض واقعات تو خرق عادت اور کرامت معلوم ہوتے ہیں۔

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں:۔

امام شافعی رمضان کے نوافل میں ساٹھ مرتبہ قرآن عظیم پڑھتے تھے،عام ایام میں وہ رات کے تین حصہ کرتے،پہلے حصہ میں تصنیف وتالیف،دوسرے میں نوافل اور تیسرے میں آرام فرماتے۔

ابراہیم بن محمد کا قول ہے:۔

میں نے امام شافعی سے عمدہ کسی شخص کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔آپکی نماز مسلم بن خالد کی نماز کے مشابہ تھی،اور انکی مسلم بن جریج کی نماز کے مماثل،اور انکی عطاء بن ابی رباح،اور انکی عبداللہ بن زبیر،اور انکی ابوبکر صدیق،اور انکی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مماثل تھی۔

خوف الہی اور خشیت ربانی سے لرزہ براندام ہوجاتے تھے۔

تصنیف وتالیف ۔امام شافعی کی زندگی کا اکثر حصہ درس وتدریس، علمی مباحث، مسائل کے استنباط اورافتاء وغیرہ میں گذرا،اسکے باوجود آپ نے مختلف موضوعات پر تصنیف وتالیف کی گراں قدرخدمات انجام دی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے امام شافعی سے عرض کیا کہ میرے لئے کوئی ایسی کتاب تصنیف فرمادیں جس میں قرآن عظیم کے معانی معتبرہ، احادیث اوران کے ساتھ اجماع اور ناسخ ومنسوخ کا بھی بیان ہو۔آپ نے عنفوان شباب میں کتاب الرسالہ کے نام سے ایک کتاب لکھی جومذکورہ بالاتمام مقاصد پر مشتمل تھی۔

فن حدیث میں امام شافعی کی روایات کوکتاب الام اورکتاب المبسوط میں ان کے تلامذہ نے جمع کیاہے،لیکن جوکتاب امام شافعی کی روایات کی جامع ہے وہ مسند شافعی ہے۔

یہ کتاب ان احادیث مرفوعہ کا مجموعہ ہے جنہیں امام شافعی خوداپنے تلامذہ کےسامنے بیان کرتے تھے۔امام شافعی کی بعض روایات کا ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ربیع بن سلیمان مرادی سے سماع کرکےان کوکتاب الام اورمبسوط کے ضمن میں جمع کردیا تھا۔ابوالعباس اصم نے ان تمام روایات کوایک جگہ جمع کرکے مجموعہ کانام مسند شافعی رکھدیاہے۔

وصال:۔مزنی کہتے ہیں جب امام شافعی کے وصال کا وقت قریب آیا تومیں ان کی خدمت میں حاضرتھا،میں نے عرض کیا: کیاحال ہے؟فرمایا: دنیاسے کوچ اوراحباب سے جدائی کاوقت ہے،موت کا پیالہ پیش ہواچاہتاہےاورنتیجہ اعمال نکلنے والاہے،عنقریب اللہ رب العزت کے دربارمیں حاضری ہوگی،کون جانے کہ میری روح کدھر لیجائی جائے گی۔

آپ اس وقت وجد کی حالت میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

تعاظمنی ذنبی فلما قرنته ☆ بعفوك ربی كان عفوك اعظما۔

میرے گناہ بہت بڑے ہیں لیکن میں تیری رحمت کی طرف نظرکرتاہوں تووہ میرے گناہوں کی نسبت کہیں زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

آپ کاوصال ۳۰/رجب ۲۰۴ھ شب جمعہ بعدنمازمغرب ہوااورمزارمبارک مصر کے شہرقرافہ میں ہے۔(۱۶)

امام احمد بن حنبل

نام ونسب:۔ نام، احمد۔ کنیت، ابوعبداللہ۔ والد کا نام، محمد ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔
ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلالی بن اسد بن ادریس بن عبداللہ الذہلی الشیبانی ثم المروزی ثم البغدادی۔

ولادت وتعلیم: آپ کے والد محمد بن حنبل مرو سے بغداد آکرا قامت پذیر ہوئے اورآپ کی ولادت ماہ ربیع الاول ۲۶۴ھ بغداد میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد سب سے پہلے امام ابویوسف کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے لیکن بعد میں علم حدیث کی طرف توجہ کی اور پندرہ سال کی عمر میں احادیث کا سماع کرنے کیلئے ۱۷۹ھ میں بغداد کے مشہور شیخ ہیثم کی خدمت میں حاضری دی۔ اسی سال امام عبداللہ بن مبارک بغداد میں تشریف لائے، امام احمد کو ان کا علم ہوا تو ان کی مجلس میں پہونچے، وہاں پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہ طرطوس جا چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ بغداد واپس نہیں آئے اور دوسال بعد ان کا وہیں وصال ہوگیا۔

امام ہیثم کی وفات کے بعد آپ نے بغداد کے علاوہ دوسرے شہروں کا رخ کیا، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ کوفہ، بصرہ شام، یمن اور جزیرہ کے مشائخ وقت سے سماع حدیث کیا۔

اساتذہ: آپ نے علم حدیث مندرجہ ذیل مشاہیر وقت سے حاصل کیا۔

بشر بن مفصل، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبدالمجید، یحیی بن سعید القطان، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن نمیر، عبدالرزاق علی بن عیاش حمصی، امام شافعی، معتمر بن سلیمان، ہیثم، ابراہیم بن سعد، عبادہ بن عباد اور یحیی بن زائرہ وغیرہم۔

تلامذہ:۔ آپ کا زمانہ درس وتدریس نہایت ابتلاء وآزمائش کا دور ہے مگر جبر واستبداد کی زنجیریں میدان تدریس میں آپ کا راستہ نہ روک سکیں، آپ کے تلامذہ اور مستفدین کی فہرست نہایت طویل ہے چند اسماء یہ ہیں۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، اسود بن عامر، شاذان، ابن مہدی۔

ساتھ ہی آپ کے اساتذہ نے بھی آپ سے سماع حدیث کیا ہے،ان میں امام شافعی، ابوالولید،عبدالرزاق، وکیع، یحیی بن آدم، یزید بن ہارون نہایت مشہور ہیں۔

نیز اکابر محدثین میں قتیبہ بن سعید، داؤد بن عمرو،اور خلف بن ہشام نے بھی آپ سے سماع کیا ہے۔اور معاصرین میں یحیی بن معین، علی بن مدینی، حسین بن منصور، زیاد بن ایوب، ابوقدامی سرخسی ،محمد بن رافع ،محمد بن یحیٰی اور احمد بن ابی حواری بھی آپ کے تلامذہ سے ہیں۔

باقی تلامذہ میں اپ کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور صالح اوران کے علاوہ ابوبکر اثرم، حرب کرمانی، بقی بن مخلد، حنبل بن اسحاق اور شاہین وغیرہم کثیر محدثین شمار ہوتے ہیں۔

ابتلاوآزمائش:۔ ۲۱۲ھ ائمہ مسلمین اور مقتدایان قوم کیلئے انتہائی صبر آزما سال تھا،اسی سال عباسی خلفاء میں سے ایک خلیفہ مامون رشید نے خلق قرآن کے مکروہ عقیدہ کا اظہار کیا اور علماء معتزلہ کی معاونت سے اس عقیدہ کو پھیلاتا رہا۔ ۲۱۷ھ میں اس نے بغداد میں اپنے نائب اسحاق بن ابراہیم معتزلی کولکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، انا جعلناہ قراٰنا عربیا ،اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کومجعول قرار دیا اور جومجعول ہو وہ مخلوق ہے۔لہذا جوشخص قدم قرآن کا عقیدہ رکھتا ہےاس کا عقیدہ قرآن مجید کی نص صریح کا انکار ہے۔تم بغداد کے تمام علماء اور مقتدر لوگوں کو جمع کرواوران پر یہ عقیدہ پیش کروجو مان لےاس کو امان دواور جونہ مانے اس کے جوابات لکھ کر مجھے بھیج دو۔ بہت سے سرکردہ لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہوگئے اور کتنے ہی لوگوں نے جان بچانے کی خاطر خلق قرآن کا عقیدہ قبول کرلیا۔امام احمد بن حنبل سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے سوااور کچھ نہیں کہتا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔قاضی اسحاق بن ابراہیم نے یہ جواب مامون رشید کولکھ کر بھیجا، مامون رشید نے جواب لکھا، جوشخص عقیدہ خلق قرآن سے موافقت نہ کرے اس کو درس اور افتاء سے روک دو۔

کچھ عرصہ بعد مامون رشید نے قاضی بغداد کولکھا جولوگ عقیدہ خلق قرآن سے موافقت نہ کریں ان کو قید کر کے فوج کے حوالے کردو۔اگر خلق قرآن کا اقرار کرلیں تو ٹھیک ورنہ ان کوقتل کردیا جائے۔اس دھمکی سے مرعوب ہوکر احمد بن حنبل ،محمد بن نوح اور قواریری کے سوا بغداد کے تمام علماء نے خلق قرآن کا اقرار کرلیا۔قاضی کے حکم سے امام احمد وغیرہ کو قید کر کے مامون کی طرف بھجوادیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ مامون ان مردان خدا پر تلوار اٹھاتا،سیف قضا نے خود

اس کا کام تمام کردیا۔

امام احمد کے شاگرد احمد بن غسان کہتے ہیں کہ خلیفہ کے حکم پر مجھے اور امام احمد بن حنبل کو گرفتار کر کے اسکے پاس لے جایا جارہا تھا، راستہ میں امام احمد بن حنبل کو یہ خبر پہونچی کہ خلیفہ ماموں رشید نے قسم کھائی ہے کہ اگر احمد بن حنبل نے خلق قرآن کا قول نہ کیا تو وہ انکو اور انکے شاگرد کو مار مار کر ہلاک کردے گا۔ اس وقت امام احمد نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا۔ اے اللہ آج اس فاجر کو یہاں تک جرأت ہوگئی ہے کہ یہ تیرے اولیاء کو للکارتا ہے۔ اگر تیرا قرآن غیر مخلوق ہے تو تو ہم سے اس مشقت کو دور فرما۔ ابھی رات کا ایک تہائی حصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ سپاہی دوڑتے ہوئے آئے اور کہا اے ابوعبداللہ تم واقعی سچے ہو اور قرآن غیر مخلوق ہے۔ قسم بخدا خلیفہ ہلاک ہوگیا۔

۲۱۸ھ میں مامون رشید ہلاک ہوا اور اس کا بھائی معتصم باللہ بن ہارون رشید تخت حکومت پر قابض ہوا۔ مامون کی طرح معتصم بھی اعتزال کا حامی تھا۔ اس نے حکومت سنبھالنے کے بعد عقیدہ اعتزال کی ترویج کی۔ پہلے مختلف حیلوں سے امام احمد کو اعتزال کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ بالآخر ۲۲۰ھ میں اس نے امام احمد بن حنبل کو دربار خلافت میں طلب کیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب امام احمد کی عمر ۵۶ سال کی ہوچکی تھی۔ شباب رخصت ہوچکا تھا اور ان کا جسم بڑھاپے کی سرحد میں داخل اور نحیف ونزار تھا لیکن اعصاب فولاد کی طرح مضبوط اور قوت ارادی چٹان سے کہیں زیادہ راسخ تھی۔

خلیفہ کے سامنے ایک طویل مناظرہ ہوا۔ امام احمد کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ قرآن کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اگر یہ حادث ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات محل حوادث بن جائے گی اور یہ محال ہے۔ خلیفہ سے امام احمد کی اس دلیل کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ بالآخر معتزلی قاضی اور اس کے حواری معتزل علماء نے کہا کہ ہم فتوی دیتے ہیں کہ اس شخص کا خون آپ پر مباح ہے۔ آپ اس کو قتل کردیں۔ خلیفہ نے جلاد کو بلایا اور اس سے کہا کہ احمد بن حنبل کے جسم پر کوڑے مارو۔

ایک جلاد جب کوڑے مارتے مارتے شل ہوجاتا تو دوسرا جلاد آجاتا اس طرح بار بار جلاد بدلتے رہے اور امام احمد بن حنبل صبر واستقامت سے کوڑے کھاتے رہے۔

اس فتنہ میں چار علماء ثابت قدم رہے اور آپ سب کے سردار ہیں ۔ دوسرے محمد بن نوح بن میمون کہ انکا انتقال راستہ ہی میں ہوگیا تھا۔ تیسرے نعیم بن حماد خزاعی، ان کا انتقال قید خانہ میں ہوا۔ ابو یعقوب بویطی ، انکا وصال بھی قید خانہ میں ہوا، چوتھے احمد بن نصر خزاعی ۔

امام احمد بن حنبل کو جب کوڑے مارے جارہے تھے تو اسی اثنا میں ضرب شدید کی وجہ سے آپ کا ازار بند ٹوٹ گیا، قریب تھا کہ بے ستری ہوجاتی ،آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ، یا غیاث المستغیثین ، یا الہ العالمین ،تو خوب جانتا ہے اگر میں حق پر ہوں تو میری پردہ پوشی فرما۔

فوراً آپ کا پاجامہ اپنی جگہ رک گیا۔

دار الخلافت سے اسحاق بن ابراہیم معتزلی کے مکان پر لائے گئے تو آپ روزہ دار تھے۔ کمزوری بہت تھی ، لہذا کھانے کیلئے ستو وغیرہ لائے گئے لیکن آپ نے روزہ مکمل فرمایا۔ ظہر کی نماز وہیں ادا فرمائی، قاضی ابن سماعہ نے کہا آپ نے نماز خون آلود جسم و کپڑوں میں پڑھ لی؟ فرمایا: حضرت عمر نے بھی اسی حالت میں نماز پڑھی تھی ۔ یہ سنکر قاضی صاحب خاموش ہوگئے

فضل وکمال: ۔آپکے علم وفضل ، زہد وتقوی ، اور ابتلاء وامتحان میں استقامت پر ان کے زمانہ کے اکابر، معاصرین اور معتقدین نے بے پناہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں:۔

میں نے دوسو ماہرین علم سے استفادہ کیا لیکن ان میں امام احمد کے مثل کوئی نہ تھا۔ وہ کبھی عام دنیاوی کلام نہیں کرتے ، جب گفتگو کرتے تو موضوع سخن کوئی علمی مسئلہ ہوتا۔

حافظ ابوزرعہ کہتے ہیں: امام احمد علم وفن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں : اگر امام احمد بن حنبل کا زمانہ امام مالک ،سفیان ثوری اور اوزاعی کا زمانہ ہوتا علم وفضل میں ان پر مقدم ہوتے ۔ اور امام احمد نہ ہوتے تو دنیا سے تقوی اٹھ جاتا۔ اسحاق بن راھویہ کہتے تھے، اگر اسلام کی خاطر امام احمد کی قربانیاں نہ ہوتیں تو آج ہمارے سینوں میں اسلام نہ ہوتا۔

ابو عبداللہ سجستانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، پوچھا حضور ہم اس زمانہ میں کس کی اقتداء کریں، فرمایا : احمد بن حنبل کی امام مزنی کہتے ہیں، آپ کی ذات خلفائے راشدین کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ تھی

ہلال بن معافی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس امت پر چار عظیم شخصیتوں کے ذریعہ احسان فرمایا: امام شافعی، ابوعبید، یحیی بن معین، احمد بن حنبل۔

آپکے استاد یحیی بن سعید قطان فرماتے تھے۔ بغداد میں جولوگ آئے سب میں مجھے احمد بن حنبل زیادہ محبوب ہیں۔

زہدوتقوی:۔ آپکے زہدوتقوی کی متعدد مثالیں گذریں، شان استغناء کا یہ عالم تھا کہ آپکے استاذ امام عبدالرزاق نے کچھ رقم آپکی ناداری کے زمانہ میں بھیجی تو آپ کے غیور ضمیر نے لینا گوارا نہ کی اور خود محنت ومشقت کر کے اپنی ضرورت پوری فرمائی۔

حسن بن عبدالعزیز کوایک لاکھ دینار وراثت سے ملے، اس نے ان میں سے تین ہزار دینار آپکی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ یہ مال حلال ہے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے عیال پر خرچ کریں، لیکن آپ نے یہ کہکر دینار واپس فرمادیئے کہ مجھے انکی ضرورت نہیں۔

علمی اور نظری مصروفیات کے باوجود آپ عبادت میں قدم راسخ رکھتے تھے، آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ آپ دن اور رات میں تین سونوافل پڑھا کرتے تھے۔ آپ نوافل میں قرآن پڑھتے اور سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے۔

آپ کو کبھی تلاش کیا جاتا تو آپ یا تو مسجد میں ملتے، یا نماز جنازہ میں، یا کسی مریض کے یہاں عیادت میں۔

محبت رسول سے قلب وسینہ معمور تھا، آپ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں، کہ آپکے پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا، اس مقدس بال کو ہونٹوں پر رکھ کر چومتے اور کبھی آنکھوں سے لگاتے، جب کبھی بیمار ہوتے اس کو پانی میں ڈال کر اس کا غسالہ پیتے جس سے شفا حاصل ہوتی۔

آپ مستجاب الدعوات تھے، لوگ کثرت سے دعا کیلئے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ خوبصورتی سے ٹال بھی دیتے تھے۔

علی بن حرارہ کا بیان ہے کہ میں اپنی اپاہج ماں کیلئے دعا کرانے حاضر ہوا، فرمایا، ہم خود دعا کے محتاج ہیں ان سے کہنا ہمارے لئے دعا کیا کریں، میں گھر واپس آیا تو دیکھا والدہ گھر میں

ٹھیک ٹھاک چل پھر رہی ہیں۔

وصال:۔ آپ ابتلاء وآزمائش کے بعد اکیس سال تک زندہ رہے، خلق خدا کو فیض پہونچاتے رہے، کوڑوں کی تکلیف آخر عمر تک محسوس کرتے تھے، لیکن عبادت وریاضت میں مستقیم اور درس وتدریس میں ہمہ تن مصروف رہے۔

۱۲/ربیع الاول ۲۴۱ھ بروز جمعہ آپ نے وصال فرمایا: یہ معتصم کے بیٹے واثق باللہ کا زمانہ تھا۔ محمد بن طاہر نے اپنے دربان کے ہاتھ کفن کیلئے مختلف چیزیں بھیجیں اور کہا: یہ خلیفہ کی طرف سے سمجھو کہ اگر وہ خود یہاں ہوتا تو یہ چیزیں بھیجتا۔

صاحبزادگان نے کہا: آپکی حیات ظاہری میں خلیفہ نے آپکی ناپسندیدہ چیزوں سے آپکو معذور رکھا تھا لہذا ہم کبھی یہ کفن نہیں لیں گے اور آپ کو ان کپڑوں میں کفن دیا گیا جو آپ کی باندی نے بن کر تیار کیا تھا۔ آپکے غسل میں دارالخلافہ کے تقریباً سو خاندان بنو ہاشم کے شہزادگان تھے اور سب آپکی پیشانی کو چومتے تھے۔

بیشمار لوگ نماز جنازہ میں حاضر ہوئے۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ ہوئی، لوگوں کی بھیڑ میں خلیفہ کا نائب بھی عام لوگوں کی طرح حاضر رہا۔ اسکے حکم سے تعداد کا اندازہ کیا گیا تو دس لاکھ سے بیس لاکھ تک کی روایتیں منقول ہیں۔ اس کثرت ازدحام اور مقبولیت انام سے متاثر ہو کر بیس ہزار یہود ونصاری اور مجوس نے اسلام قبول کیا۔

عبدالوہاب وراق کہتے ہیں۔

جاہلیت اور اسلام میں کبھی کسی کے جنازہ پر اتنے لوگ جمع نہیں ہوئے جتنے آپکے جنازہ میں تھے۔

امام احمد بن حنبل نے جس طرح خدمت دین انجام دی اور امتحان میں صبر واستقامت سے کام لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیحد انعام واکرام سے نوازا، حشیش بن ورد کہتے ہیں کہ میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے پوچھا، حضور احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا عنقریب حضرت موسی تشریف لاتے ہیں ان سے پوچھنا۔ جب حضرت موسی تشریف لائے تو میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ فرمایا انہیں عیش وراحت اور تنگی وتکلیف میں کیا گیا لیکن ہر حال میں ان کو صدیق پایا گیا پس ان کو

صدیقین کے ساتھ لاحق کر دیا گیا۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے وصال کے بعد امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو حلے پہنے ہوئے تھے اور پیروں میں چمکتے ہوئے سونے کی دو نعلین تھیں۔ جن کے تسمے سبز زمرد کے تھے اور سر پر جواہر سے مرصع ایک تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا یہ جنت کے خدام کی چال ہے پھر میں نے پوچھا اے اللہ کے حبیب! یہ آپ کے سر ہر تاج کیسا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اپنی جنت میں داخل کرلیا میرے سر پر تاج رکھا اور اپنا دیدار مجھ پر مباح کر دیا اور فرمایا اے احمد یہ تیرے کلام اللہ کو غیر مخلوق کہنے کا صلہ ہے۔

تصانیف:۔آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں، ان میں مسند احمد نہایت مشہور ہے۔ آپ نے اسکو بیاض کی صورت میں جمع فرمایا تھا اور اسکی با قاعدہ ترتیب کی مہلت آپ کو نہ ملی۔ آپکے بعد آپکے صاحبزادے حضرت عبداللہ اور اس مسند کے راوی حضرت ابوبکر قطیعی نے اس میں کچھ اضافے کئے اور پھر اسکی ترتیب حضرت عبداللہ نے انجام دی۔

امام احمد بن حنبل نے اس مسند کو ساڑے سات لاکھ احادیث سے منتخب فرمایا تھا، اب اس میں ستائیس ہزار ایک سو احادیث ہیں جنکو آٹھ سو صحابہ کرام سے روایت کیا گیا ہے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

امام سیوطی نے فرمایا: مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔

اب یہ مسند الفتح الربانی کے نام سے ۱۲ مجلدات میں ترتیب فقہی پر بھی مرتب ہوگئی ہے جسکو اقسام کے تحت شیخ احمد بن عبدالرحمٰن ساعاتی نے پیش کیا ہے جو بطور حاشیہ فوائد علمیہ پر بھی مشتمل ہے۔(۱۷)

امام بخاری

نام ونسب:۔نام،محمد۔کنیت،ابوعبداللہ۔والد کا نام۔اسمٰعیل لقب،امیر المومنین فی الحدیث اورامام بخاری ہے،سلسلۂ نسب یوں ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی ۔آپکے جدامجد مغیرہ بن بروزبہ جعفی مجوسی تھے۔حاکم بخارا یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے،اسی نسبت سے جعفی کہلاتے ،امام بخاری کو بھی جعفی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

ولادت وتعلیم:۔ولادت ۱۳؍شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النھر کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی۔ ایام طفولیت میں والد کا انتقال ہوگیا،والدہ ماجدہ نے پرورش کی۔آپ بچپن ہی میں نابینا ہوگئے تھے۔اطباء ومعالجین کی کوششوں کے باوجود آپ کی بینائی واپس نہ آسکی۔

آپکی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں،اور روکر رات کو دعائیں کرتیں آخر کار آپکے نالہائے شب کا ثمرہ ظاہر ہوا۔ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا،بشارت ہو کہ تمہارے فرزند کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بینائی عطا کی۔صبح کو بیدار ہوئے تو بینا تھے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لیا،انتہائی لگن اور محنت سے جلد ہی اپنے ساتھیوں میں امتیازی مقام حاصل کرلیا اور اساتذہ کی توجہ کا مرکز بن گئے۔

حج وزیارت:۔اٹھارہ سال کی عمر میں برادر اکبر احمد بن اسمٰعیل اور والدہ ماجدہ کے ساتھ سفر حرمین کیلئے روانہ ہوئے۔حج وزیارت سے فارغ ہوکر آپ وہیں ٹھہر گئے اور حصول علم حدیث شب وروز کا مشغلہ تھا۔اسی دوران آپ نے قضایا الصحابۃ والتابعین کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

اسی زمانہ میں اسکے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے مواجہہ اقدس میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔آپکی اس تصنیف کی متعدد نقلیں وہاں کے حضرات نے لیں،یہ زمانہ آپ کی نوجوانی کا تھا۔

قوت حافظہ۔امام بخاری کواللہ رب العزت نےعظیم قوت حافظہ سے سرفراز فرمایا تھا۔آپکے ساتھی حاشد بن اسمعیل کہتے ہیں: آپ ہمارے ساتھ بچپن میں حدیث کی سماعت کیلئے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے،سب لوگ احادیث سنکر لکھتے لیکن آپ صرف سماعت کرتے۔سولہ دن کے بعد ہم نے ان سے کہا: آپ بلاوجہ وقت ضائع کررہے ہیں کہ سب طلبہ کے برخلاف آپ سماعت پر تکیہ کرلیتے ہیں۔آپ نے فرمایا: اچھا آپ سب لوگ اپنے نوشتے لاؤاور مجھ سے سنکر مقابلہ کرو۔

ہم نے ایسا کیا، سنکر ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ۱۶/ایام میں حاصل شدہ پندرہ ہزاراحادیث آپ نے فرفر سنادیں،گویا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب روایات آپ نے ہی ہمیں املا کرائی تھیں۔

تعلیم کیلئے اسفار۔امام بخاری کےاساتذہ کی تعداد کثیر ہے،آپ نے شہردرشہراورقریہ قریہ سفرکرکےائمہ کرام سےاحادیث سماعت کیں۔خودفرماتے ہیں۔

میں نے طلب علم میں مصروشام کا دومرتبہ دورہ کیا۔چارمرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا،اورکوفہ وبغداد کاشمارنہیں کہ کتنی مرتبہ سفرکیا۔

علم وفضل۔آپ کواللہ رب العزت نےقوت حافظہ کےساتھ جودت ذہن اورنکتہ رس فکر سے بھی نوازاتھا۔معاصرین نے بارہا آپ کا امتحان لیا لیکن ہرمرتبہ آپ کامیاب وفائزالمرام رہے۔روایتوں کے طرق پرآپ کوخصوصی طور سے ملکہ تھا۔

بغدادشریف میں سواحادیث کی سندوں میں الٹ پھیر کی گئی لیکن آپ نے مجمع عام میں انکی تصحیح کرکےسب سے خراج تحسین حاصل کیا۔سمرقند میں بھی چارسومحدثین نے آپ کوآزمانا چاہالیکن آپ نے تمام سندوں کے برمحل جواب عنایت فرمائے۔

علل حدیث کوفنون حدیث میں نہایت اہمیت حاصل ہےاور بہت مشکل فن سمجھا جاتا ہے حتی کہ عبدالرحمٰن مہدی کا کہنا ہے کہ یہ علم بغیرالہام حاصل نہیں ہوتا۔لیکن آپ کواس پرایسا عبورحاصل تھا کہ شایدوباید۔

حافظ احمدبن حمدون کہتے ہیں،امام ذہلی نے اسماءوعلل کے بارے میں جب ایک موقع

پر سوالات کئے اور آپ نے جواب دینا شروع کئے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپکے منہ سے جواب نہیں بلکہ کمان سے تیر نکل رہا ہو۔

شمائل وخصائل ۔امام بخاری کے والد نہایت دولت مند اور امیر کبیر شخص تھے، وراثت میں کافی مال ملا تھا لیکن کبھی آپ نے خود تجارت نہیں کی بلکہ ہمیشہ بیع مضاربت پر رقم دیتے تھے۔ اس مال ومتاع اور تمول کے باجود آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی گذاری اور کفایت شعاری وجفاکشی اختیار کی اور علمی انہماک ہی پوری حیات آپ کا مشغلہ رہا۔سخاوت وفیاضی آپ کا عام شیوہ تھا۔عیش وعشرت سے ہمیشہ کوسوں دور رہے۔عبادت وریاضت اور شب بیداری کرتے اور کثرت سے نوافل پڑھتے۔

فقہی مسلک ۔امام بخاری کی تصانیف میں اس بات کی صراحت تو نہیں کہ آپ کا فقہی مسلک کیا تھا، البتہ امام تاج الدین سبکی، امام قسطلانی اور آخر میں نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے آپ کو ائمہ شافعیہ میں شمار کیا ہے۔لیکن یہ بات گویا طے شدہ ہے کہ آپ محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے۔آپ کی مثال شوافع میں ایسی ہی ہے جیسے امام ابوجعفر طحاوی کی احناف میں۔

امام بخاری کی مدح وثناء تلامذہ، معاصرین حتی کہ اساتذہ نے بھی کی ہے جو آپکے علم وفضل کا بین ثبوت ہیں۔

آپ نے پوری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تلاش میں گذاری ،اگرچہ آپ کو کسی جگہ سکون سے بیٹھنے اور کام کرنے کا موقع نہیں ملا، لیکن پھر بھی آپ نے تقریباً دو درجن کتابیں تصنیف فرمائیں ،ان میں صحیح بخاری کو شہرت دوام حاصل ہے اور آج جسکو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وصال :۔یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی عمر شریف میں آپ کا وصال سمرقند کے قریب خرتنگ نامی بستی میں ہوا۔آپ کی قبر انور سے ایک زمانہ تک مشک کی خوشبو آتی تھی اور دور دراز سے لوگ آکر بطور تبرک لے جاتے تھے۔

صحیح بخاری

امام بخاری نے اس کتاب کا نام " الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسننه وایامه "رکھا تھا، اوراب یہ بخاری شریف کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اورانہیں احادیث کی صحت کا آپ نے التزام کیا ہے۔انکے علاوہ جوتعلیقات،متابعات،شواہد،آثار صحابہ،اقوال تابعین اور ائمہ فتاوی کے احکام ذکر کئے ہیں وہ سب بالتبع ہیں اوراس ضمن میں جواحادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اورنہ ہی انکی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ انکے شیخ سے لیکر صحابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں۔

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علماء کا اختلاف ہے۔حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ کل تعداد(۷۲۷۵)ہے،اورحذف مکررات کے بعد یہ تعداد(۴۰۰۰)ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق کل تعداد(۹۰۸۲)ہےاورحذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دوہزار چھ سو تئیس (۲۶۲۳)رہ جاتی ہے۔(۱۸)

❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖

❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖

❖✪❖✪❖✪❖✪❖✪❖
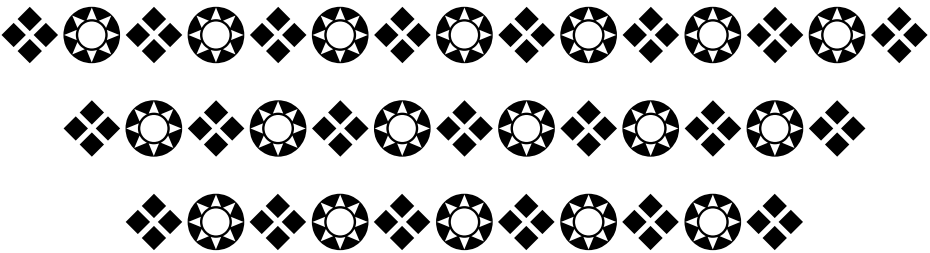
امام مسلم

نام نسب:۔نام، مسلم۔کنیت، ابوالحسین۔لقب عساکر الملۃ والدین۔اور والد کا نام الحجاج بن مسلم ہے۔سلسلہ نسب یوں ہے، مسلم بن الحجاج بن مسلم بن درد بن کرشاد القشیر ی۔آپ کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ بنوقشیر سے ملتا ہے اسی لئے آپ کو قشیری کہا جا تا ہے۔

ولادت و تعلیم۔خراسان کے مشہور اور عظیم شہر نیشاپور میں آپکی ولادت ہوئی، سنہ ولادت ۲۰۲ھ یا ۲۰۶ھ ہے۔نیشاپور اس زمانہ کا بقول علامہ حموی معدن الفضلاء ومنبع العلماء تھا۔وہاں سے اتنے علماء وائمہ نکلے جنکا شمار نہیں۔

امام سبکی نے فرمایا: یہ شہر س قدر بڑے اور عظیم شہروں میں تھا کہ بغداد کے بعد اسکی نظیر نہ تھی۔مؤرخین نے اسکوام البلاد کہا ہے۔

ابتدائی تعلیم نیشاپور میں حاصل کی، اس وقت وہاں امام ذہلی اور اسحاق بن راہو یہ جیسے امام فن موجود تھے۔آپ نے احادیث کی سماعت چودہ سال کی عمر شریف سے شروع کر دی تھی۔علم حدیث حاصل کرنے کے لئے آپ نے دور دراز کا سفر کیا اور مختلف مقامات کی خاک چھانی۔ عراق، حجاز، شام اور مصر وغیرہ مقامات کا متعدد مرتبہ دورہ کیا۔بغداد معلیٰ کئی بار گئے یہاں تک کہ آپ نے ایک زمانہ میں درس بھی دیا تھا۔

شمائل وخصائل:۔آپ سرخ وسفید رنگ، بلند قامت اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے، سر پر عمامہ باندھتے تھے۔علم دین کو کبھی ذریعہ معاش نہیں بنایا، کپڑوں کی تجارت کر کے ضروریات پوری فرماتے۔آپ کے خصائل میں سے ہے کہ عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی، نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

اساتذہ۔آپکے اساتذہ کا شمار مشکل ہے چند حضرات یہ ہیں۔محمد بن یحیی ذہلی، اسحاق بن راہویہ، محمد بن مہران، ابوغسان، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، احمد بن یونس یربوعی، سعید بن منصور، ابومصعب، حرملہ بن یحیی، ھیثم بن خارجہ، شیبان بن فروخ، امام بخاری۔

تلامذہ:۔آپکے تلامذہ کا حصر واستیعاب بھی نہیں کیا جاسکتا۔چند مشاہیر کے اسماء اس طرح ہیں

امام ترمذی، امام ابوحاتم رازی، ابن خزیمہ، ابوعوانہ، ابوعمرو مستملی، عبداللہ بن الشرقی۔ علی بن اسماعیل الصفار،

علم وفضل۔ آپ فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے، حدیث صحیح وسقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتی کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی، کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایات بطریق مناولہ حاصل کی ہیں جسکے سبب کبھی غلطی واقع ہوجاتی ہے اورنام وکنیت کے تعدد سے آپ ایک راوی کو دو سمجھ لیتے ہیں۔ امام مسلم نے براہ راست سماع کیا ہے جسکی وجہ سے آپ مغالطہ نہیں کھاتے۔

امام مسلم کی خدمات، انکے کمالات اورقوت حافظہ کی وجہ سے لوگ اس قدر گرویدہ تھے کہ اسحاق بن راہویہ جیسے امام فن کہتے ہیں۔

خداجانتا ہے کہ یہ شخص کتنا عظیم انسان ہوگا۔

امام ابوزرعہ اورامام ابوحاتم رازی اپنے ہمعصر مشائخ پر آپکو فضیلت دیتے تھے۔

ابن اخرم نے کہا:۔

نیشاپور نے تین محدث پیدا کئے۔ محمد بن یحیی، ابراہیم بن ابی طالب، امام مسلم۔

ابوبکر جارودی کہتے تھے: امام مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلمہ بن قاسم نے کہا وہ جلیل القدر امام تھے۔

بندار نے کہا: دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں۔ ابوزرعہ، محمد بن اسمعیل بخاری، دارمی اور مسلم بن حجاج۔

آپکے ایک استاذ محمد بن عبدالوہاب فراد کہتے تھے۔

مسلم علم کا خزانہ ہیں میں نے ان میں خیر کے سوا کچھ نہیں پایا۔

وصال۔ آپ کے وصال کا واقعہ بھی نہایت عجیب بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مجلس میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال ہوا، اتفاق سے وہ حدیث یاد نہ آئی، گھر آکر اس حدیث کو کتابوں میں تلاش کرنا شروع کیا، قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا تھا، حدیث کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے اوراس انہماک میں مقدار کی طرف توجہ نہ ہوسکی اور پورا ٹوکرا خالی ہوگیا، جب حدیث مل گئی تو مڑکر دیکھا تو کھجوریں زیادہ کھالینے کا احساس ہوا،

اس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے اور ۲۴ رجب ۲۶۱ھ بروز اتوار وصال ہو گیا۔

صحیح مسلم

آپکی تصانیف کی تعداد بیس سے متجاوز ہے لیکن صحیح مسلم کو عظیم شہرت اور قبولیت عامہ کا شرف حاصل ہے۔ حتی کہ متقدمین میں بعض مغاربہ اور محققین نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر بھی فوقیت دی ہے۔

امام بخاری کا مقصد احادیث صحیحہ مرفوعہ کی تخریج اور فقہ وسیرت نیز تفسیر وغیرہ کا استنباط تھا اس لئے انہوں نے موقوف معلق، صحابہ وتابعین کے فتاوی بھی نقل کئے جسکے نتیجہ میں احادیث کے متون وطرق کے ٹکرے کتاب میں بکھر گئے۔ اور امام مسلم کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کو منتخب کرنا ہے، وہ استنباط وغیرہ سے تعرض نہیں کرتے بلکہ ہر حدیث کے مختلف طرق کو حسن ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں جس سے متون کے اختلاف اور مختلف اسانید سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اس لئے احادیث منقطعہ وغیرہ کی تعداد نادر ہے۔

آپ نے اپنے شیوخ سے براہ راست سماعت کی ہوئی تین لاکھ احادیث سے صحیح مسلم کا انتخاب کیا ہے، اور مختلف حیثیات سے احادیث کی تعداد چار ہزار، آٹھ ہزار اور بارہ ہزار شمار کی گئی ہے۔ کتاب کی ترتیب میں ابواب کا لحاظ تو آپ نے رکھا تھا لیکن تراجم ابواب قائم نہیں فرمائے، آپکے بعد دیگر محدثین نے یہ کام انجام دیا۔ (۱۹)
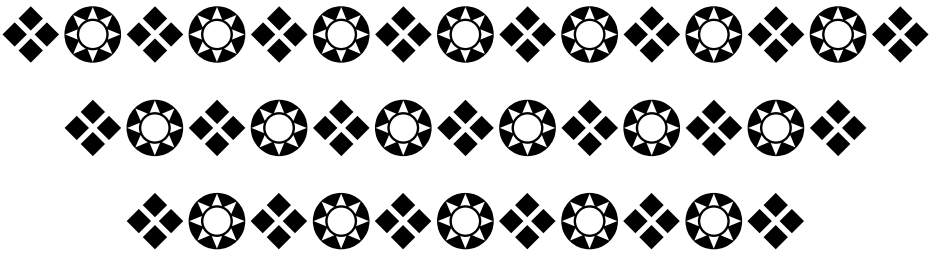
امام ابوداؤد

نام ونسب:۔ نام، سلیمان۔ کنیت، ابوداؤد۔ والد کا نام، اشعث، اور سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی۔ کہتے ہیں آپکے جدامجد عمران نے جنگ صفنین میں حضرت علی کا ساتھ دیا تھا اوراس میں شہادت پائی۔

ولادت وتعلیم۔ آپکی ولادت ۲۰۲ھ میں ملک سجستان (اسبستان) میں ہوئی جو سندھ اور ہرات کے درمیان ہندوستان کے پڑوس میں قندھار سے متصل واقع ہے۔

آپ نے جس زمانہ میں ہوش سنبھالا اس وقت علم حدیث کا حلقہ بہت وسیع ہو چکا تھا، آپ نے بلاد اسلامیہ کا عموما دورہ کیا اور بالخصوص مصر، شام، حجاز، عراق اور خراسان کے سفر اختیار کئے اوراس دور کے مشاہیر اساتذہ وشیوخ سے علم حدیث حاصل کیا اور متعدد بار بغداد کا سفر فرمایا، پھر آخر میں بغداد ہی کو آپ نے وطن بنالیا۔لیکن ۲۷۱ھ میں بعض وجوہ کی بنا پر بغداد کو خیر باد کہہ کر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔

اساتذہ:۔ جن اساتذہ وشیوخ سے آپ نے علم حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی ان کا استقصاء مشکل ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانی نے آپکے تین سو شیوخ کی تعداد تحریر کی ہے،ان میں بلند پایہ محدثین وفقہاء شمار کئے جاتے ہیں، جیسے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، قتیبہ، ابوالولید طیالسی، یحیی بن معین، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم۔

تلامذہ:۔ آپکے حلقہ درس میں شریک ہونے والے بیشمار ہیں، بعض اوقات ہزاروں کا جم غفیر بھی ہوتا تھا، امام احمد بن حنبل اگرچہ آپکے استاذ حدیث ہیں لیکن آپ سے روایت بھی کی ہے۔

آپ کے تلامذہ میں چار حضرات جماعت محدثین کے پیشوا اور سردار ہوئے ہیں۔

آپکے صاحبزادے ابوبکر بن ابی داؤد۔ ابوعلی محمد بن احمد بن عمر لولوی۔ ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی۔ ابوبکر محمد بن عبدالرزاق بن داسہ۔

علم وفضل۔ حافظ محمد بن اسحاق صنعانی اور ابراہیم حربی فرماتے تھے۔

امام ابوداؤد کیلئے اللہ تعالیٰ نے علم حدیث ایسا نرم کردیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے لوہا۔

محمد بن لیث کہتے ہیں:۔

امام ابوداؤد دنیا میں علم حدیث کے لئے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا کئے گئے۔

موسی بن ہارون نے کہا:۔

میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔

امام حاکم نے فرمایا:۔

علم حدیث میں آپکی امامت مسلم چیز ہے۔

اصحاب صحاح ستہ کی بہ نسبت آپ پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا، چنانچہ علامہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے صرف آپ کو طبقات فقہاء میں شمار کیا ہے، وجہ بھی معقول ہے کہ احادیث فقہیہ کے حصر واستیعاب کے سلسلہ میں ابوداؤد کو جو بات حاصل ہے وہ دوسرے مصنفین صحاح ستہ کو حاصل نہیں۔علامہ یافعی نے آپ کو حدیث وفقہ دونوں کا امام کہا ہے۔

حفظ حدیث اور اتقان وروایت کے ساتھ آپ زہد وعبادت میں بھی یکتائے روزگار تھے، یقین وتوکل میں مثالی کردار ادا فرماتے، اس لئے آپکی مجلس میں ہر طرح کے لوگ حاضری دیتے، طلبہ وعلماء، شاہان وقت وامراء اور محدثین وصوفیاء سب نے آپکی بارگاہ میں نیازمندانہ حاضری دی ہے۔

ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری آپ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ کو نہایت خوشی ہوئی اور خوش آمدید کہتے ہوئے تشریف لائے۔حضرت سہل نے کہا: اے امام! ذرا اپنی وہ مبارک زبان دکھائیں جس سے آپ احادیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں۔آپ نے زبان منہ سے باہر نکالی تو انتہائی عقیدت سے آپ نے اسکو چوم لیا۔

وصال۔ ۱۶؍شوال ۲۷۵ھ بروز جمعہ وصال فرمایا اور بصرہ میں امام سفیان ثوری کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

سنن ابی داؤد

آپکی پوری زندگی طلب حدیث اور مختلف بلاد کے سفر میں گذری لیکن اسکے باوجود آپ نے تقریباً بیس کتابیں تصنیف فرمائیں۔ان سب میں سنن ابی داؤد کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی جو آپکے نام کو قیامت تک زندہ رکھنے کیلئے کافی ہے۔تمام طبقات فقہاء میں مسلکی اختلاف کے باوجود یہ کتاب مقبول رہی ہے۔

حسن بن محمد بن ابراہیم کہتے ہیں:ایک بار میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار پرانوار کیا،حضور فرمارہے تھے،جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہے وہ سنن ابی داؤد کا علم حاصل کرے۔حضور کے اس فرمان سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب بارگاہ رسالت میں مقبول ہے۔

پانچ لاکھ احادیث سے انتخاب کرکے آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی جو اپنی نظیر آپ ہے،امام غزالی فرماتے ہیں:۔

علم حدیث میں صرف یہ ہی ایک کتاب مجتہد کیلئے کافی ہے۔

آپ نے یہ کتاب اپنے شیخ امام احمد بن حنبل کی حیات ہی میں لکھی اور مکمل کرکے پیش کی تو انہوں نے اسکو بہت پسند فرمایا اور دعائیں دیں،اس سے معلوم ہوا کہ آپ اس کتاب کی تصنیف سے جوانی ہی میں فارغ ہو چکے تھے۔

خصائص سنن۔امام ابوداؤد نے اپنی اس کتاب میں جمع و ترتیب کے لحاظ سے جن اسالیب کو

اختیار کیا وہ بہت خوبیوں اور نکات پر مشتمل ہیں۔آپ نے اہل مکہ کے نام جو مکتوب رسالہ مکیہ کے نام سے ارسال کیا تھا اس میں بہت سے شرائط ونکات کی طرف رہنمائی کی ہے۔فرماتے ہیں۔

آپ لوگوں نے مجھ سے احادیث سنن کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں درج شدہ کیا میرے نزدیک صحیح ترین احادیث ہیں۔تو سن لیجئے

یہ تمام احادیث ایسی ہی ہیں۔البتہ وہ احادیث جو دو صحیح طریقوں سے مروی ہوں اور ایک کا راوی اسناد میں مقدم ہو کہ اسکی سند عالی اور واسطے کم ہوں اور دوسرے کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو ایسی صورت میں اول الذکر طریقہ کو لکھ دیتا ہوں۔حالانکہ ایسی احادیث کی تعداد بمشکل دس ہوگی۔

باقی مراسیل کا جہاں تک تعلق ہے تو پہلے زمانہ میں امام مالک،سفیان ثوری اور امام اوزاعی وغیرہ ان سے استدلال کرتے تھے،یہانتک کہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا زمانہ آیا اور انہوں نے یہ کلام کرنا شروع کیا،اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رضا نصیب فرمائے۔

میرا مسلک یہ ہے کہ جب کوئی مسند روایت مرسل روایت کے خلاف موجود نہ ہو یا مسند روایت نہ پائی جائے تو ایسی صورت میں مرسل روایت سے استدلال درست ہے اگر چہ وہ متصل کی طرح قوی نہیں ہوتی۔میں نے اپنی سنن میں متروک راوی کی روایت نہیں لی ہے،اور اگر کوئی منکر حدیث آئی ہے تو میں نے اسکو بیان کردیا ہے۔اس میں کوئی اور علت ہو تو اسکو بھی بیان کردیا ہے۔جس حدیث کے بعد میں نے کچھ نہیں لکھا وہ صالح للعمل ہوتی ہے۔میں نے اس کتاب میں اکثر احادیث مشہور جمع کی ہیں۔

میں نے کتاب سنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے،زھد اور فضائل اعمال سے متعلق احادیث نہیں بیان کی ہیں۔لہذا یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث (۴۸۰۰) ہیں۔

یہ اس کتاب کا اجمالی تعارف جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا تفصیل کیلئے مطولات کا مطالعہ کریں۔(۲۰)
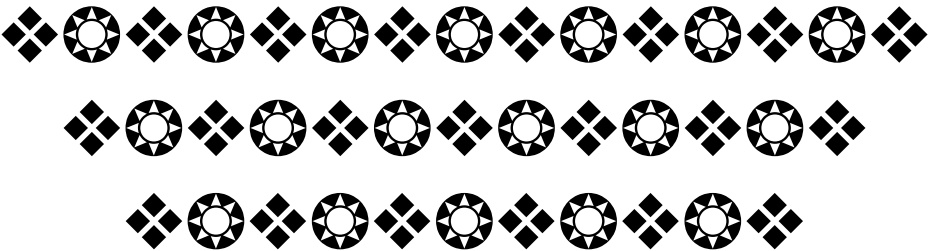
امام ترمذی

نام ونسب ۔ نام، محمد۔کنیت، ابوعیسی ۔والد کا نام، عیسی ۔اور سلسلہ نسب یوں ہے، ابوعیسی محمد بن عیسی بن موسی بن الضحاک بن السکن سلمی ترمذی۔

ولادت وتعلیم ۔ بلخ کے شہر ترمذ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے ۔ یہ شہر دریائے جیحون کے قریب واقع تھا۔قبیلہ بنوسلیم سے تعلق رکھتے تھے اس لئے نسب میں سلمی کہلاتے ہیں۔

حصول علم کی خاطر آپ نے خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے جلیل القدر محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا۔یہ وہ زمانہ تھا جبکہ علم حدیث کا شہرہ عام ہوچکا تھا۔

اساتذہ:۔ آپ کے اساتذہ میں مندرجہ ذیل حضرات شمار ہوئے ہیں۔

امام بخاری، امام مسلم، قتیبہ بن سعید، ابومصعب ، ابراہیم بن عبداللہ ھروی، اسمعیل بن موسی اسدی، محمد بن بشار، زیاد بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن، فضل بن سہل، وغیرہم۔

تلامذہ:۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، چند یہ ہیں۔

ھیثم بن کلیب شاشی ، داؤد بن نصر بن سہل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی ، محمد بن نمیر، وغیرہم ۔نیز آپ کے جلیل القدر اساتذہ امام بخاری اور امام مسلم نے بھی آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔آپ نے ایسی دو احادیث کی طرف اپنی جامع میں اشارہ فرمایا۔ایک ابواب التفسیر سورۃ الحشر میں اور دوسری ابواب المناقب فضیلت علی میں ۔ یہ دونوں احادیث امام بخاری نے آپ سے سنی ہیں۔

نیز امام مسلم نے ،رویت ھلال، کے باب میں آپکی روایت سے بیان کی ہے۔

علم وفضل ۔ اللہ رب العزت نے آپ کو نادر المثال قوت حافظہ سے نوازا تھا، آپ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا:۔

میں نے ایک استاذ سے انکی مرویات کے دو جزنقل کئے تھے، ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک دوبارہ ان اجزاء کی جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے

شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان کا حادیث کی قرأت کریں میں سنکر مقابلہ کرتا جاؤں، شیخ نے منظو کرلیا اورفرمایا: اجزاءنکال لو، میں پڑھتا ہوں اورتم مقابلہ کرتے جانا۔آپ نے وہ اجزاء تلاش کیۓ مگرساتھ نہ تھے، بہت فکرمند ہوۓ لیکن میں نے سماعت کی غرض سے سادہ کاغذ ہاتھ میں لے لئے اورفرضی طور پر سننے میں مشغول ہوگیا۔اتفاق سے ان اوراق پر شیخ کی نظر پڑ گئی تو ناراض ہوکر بولے۔تم کوشرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو، پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر عذر پیش کیا،اورعرض کیا آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہیں۔

شیخ نے کہا: سناؤ، میں نے وہ تمام احادیث من وعن سنادیں، شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کی غرض سے چالیس احادیث اور پڑھیں میں نے ان سب کوبھی اسی ترتیب سے سنادیا، اس پرشیخ نے نہایت تحسین وآفریں فرمائی اورفرمایا۔

مارأیت مثلك ۔

میں نے تمہاری مثل آج تک کسی کونہیں دیکھا۔

خوف خدا:۔امام ترمذی زہدوورع اورخوف خدا میں ضرب المثل تھے،خشیت الہی کے غلبہ سے اتنا روتے تھے کہ آخرمیں آپ کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔

۱۳رجب ۲۷۹ھ مقام ترمذ میں شب دوشنبہ آپ کا وصال ہوااور وہیں مدفون ہوۓ۔ سترسال کی عمرپائی۔سنہ وفات اورمدت عمراس شعرسے ظاہرہے۔

الترمذی محمد ذوزین ☆ عطروفاتہ عمرہ فی عین

۲۷۹　　۷۰

تصانیف۔آپکی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

جامع ترمذی، کتاب العلل، کتاب التاریخ، کتاب الزھد، کتاب الاسماء والکنی، کتاب الشمائل النبویہ۔

جامع ترمذی

آپ کی تصانیف میں خاص شہرت جامع ترمذی کو حاصل ہے، اور یہ اپنی جودت ترتیب اورافادیت وجامعیت کے اعتبار سے صحیحین کے بعد شمار کی جاتی ہے۔

اسکے نام میں اختلاف ہے،بعض حضرات اسکوسنن ترمذی کے نام سے موسوم کرتے

ہیں ،لیکن مشہور جامع ترمذی ہے کہ اسکی جامعیت کے پیش نظر اسکو اصطلاحاً جامع کہنا بالکل درست ہے۔

خصائص۔جامع ترمذی میں آپ نے مندرجہ ذیل اسلوب اختیار فرمائے ہیں۔

۱۔ حدیث ذکر کر کے ائمہ مذاہب کے اقوال اوران کا اختلاف بیان کرتے ہیں۔

۲۔ یہ التزام رہا ہے کہ وہ حدیث بیان کی جائے جو کسی امام کا مذہب ہے۔

۳۔ جب حدیث چند صحابہ سے مروی ہو تو مشہور راوی سے روایت کرتے ہیں اور باقی کو وفی الباب عن فلان الخ، سے بیان کرتے ہیں۔

۴۔ راوی کی روایت کے بعد 'وفی الباب الخ' میں بھی ان کا نام لیں تو ان سے اسی معنی کی دوسری روایت مراد ہوتی ہے۔

۵۔ حدیث میں اضطراب ہو تو متن یا سند کے اضطراب کو بیان کردیتے ہیں۔

۶۔ حدیث منقطع کے انقطاع اور بعض اوقات وجہ انقطاع کی صراحت کرتے ہیں۔

۷۔ حدیث غیر محفوظ اور شاذ کی صراحت کرتے ہیں اور کبھی وجہ شذوذ بھی بیان کرتے ہیں۔

۸۔ حدیث منکر کی صراحت اور بعض مقامات پر وجہ بھی بیان کرتے ہیں۔

۹۔ حدیث صحیح اگر دوسری سند سے مدرج ہو تو اسکی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

۱۰۔ حدیث مرفوع اگر درحقیقت موقوف ہو تو اسکی صراحت بھی کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر اسلوب بھی اختیار کئے ہیں جنکو تفصیل سے علامہ غلام رسول سعیدی نے مقدمہ ترمذی مترجم میں بیان کیا ہے۔

جامع ترمذی کی جملہ احادیث کی تعداد (۳۹۵۶) بتائی جاتی ہے اور توابع وشواہد کو جدا کر کے احادیث مقصودہ کی تعداد (۱۳۸۵) رہ جاتی ہے۔(۲۱)

❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖

❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖
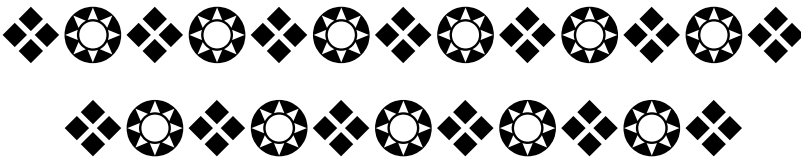
امام نسائی

نام ونسب : ۔نام ،احمد ۔کنیت ،ابوعبدالرحمٰن ۔والد کا نام ،شعیب ہے اور سلسلہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی۔

ولادت وتعلیم ۔آپکی ولادت ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک مشہور شہر نساء میں ہوئی ،ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے اساتذہ سے حاصل کی ،اسکے بعد ۱۵ ؍سال کی عمر ۲۳۰ھ میں سب سے پہلے قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکی خدمت میں ایک سال دو ماہ رہکر علم حدیث حاصل کیا۔

اسکے بعد دور دراز شہروں میں جا کر علم حدیث کا اکتساب کیا۔اس سلسلہ میں خراسان ، عراق ،حجاز ،شام اور مصر خاص طور پر قابل ذکر ہیں ،آپ نے آخر میں مستقل سکونت مصر میں اختیار کر لی تھی۔

اساتذہ: ۔اساتذہ کی فہرست طویل ہے ،چند یہ ہیں:۔

قتیبہ بن سعید ،اسحاق بن راہویہ ،ھشام بن عمار ،محمد بن نصر مروزی ،محمود بن غیلان ، ابوداؤد سلیمان بن اشعث ،ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری وغیرہم

تلامذہ: ۔آپکے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے ،بعض کے اسماء یہ ہیں۔

ابوجعفر طحاوی ،ابوالقاسم طبرانی ،ابوجعفر عقیلی ،حافظ ابوعلی نیشاپوری ، حافظ ابوالقاسم اندلسی ،ابوبکر بن حداد فقیہ وغیرہم

شمائل وخصائل ۔امام نسائی نہایت وجیہ اور خوبصورت شخص تھے ،لحیم شحیم اور خوب تندرست دسترخوان انواع واقسام کے لذیذ کھانوں سے بھرا رہتا۔کھانے کے بعد نبیذ استعمال فرماتے ، ساتھ ہی خوش وضع اور خوش لباس تھے ،آپکی چار بیویاں تھیں اور انکے علاوہ کنیزیں بھی ساتھ رہتی تھیں۔

عبادت : ۔ان تمام ظاہری اسباب عیش وآرام کے باوجود آپ نہایت عبادت گذار اور شب بیدار تھے۔صوم داؤدی پر ہمیشہ عامل رہے ،طبیعت میں حد درجہ استغناء تھا اس لئے حکام وقت

کی مجلسوں سے ہمیشہ احتراز کرتے تھے۔

آپ عقائد میں راسخ اور متصلب تھے، جس زمانہ میں معتزلہ کے عقیدۂ خلق قرآن کا چرچا تھا ان دنوں محمد بن اعین نے ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے کہا: فلاں شخص کہتا ہے کہ جو شخص آیت کریمہ:۔

اننی انااللہ لاالہ الاانافاعبدونی۔

کومخلوق مانے وہ کافر ہے، حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: یہ حق ہے، امام نسائی نے جب یہ روایت سنی تو فرمایا: میرا بھی یہ ہی مذھب ہے۔

حق گوئی وشہادت۔ امام نسائی اخیر عمر میں حاسدین کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آکر فلسطین کے ایک مقام رملہ آگئے، یہاں بنوامیہ کی طویل حکومت کے سبب خارجیت وناصبیت کا زورتھا، عوام حضرت علی سے بدگمان تھے، بلکہ دمشق میں اس وقت اکثریت ان ہی لوگوں کی تھی۔آپ نے یہ فضا دیکھی تو اصلاح عقائد کی غرض سے حضرت علی کے مناقب پر مشتمل کتاب الخصائص تصنیف فرمائی۔

تصنیف سے فارغ ہوکرآپ نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اسکو پڑھکر سنادیا، چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اس لئے اسکوسنکر وہاں کے لوگ مشتعل ہوگئے۔ مجمع سے کسی شخص نے کہا: ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت امیر معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہرہو۔

آپ نے جواب میں فرمایا: حضرت معاویہ کا معاملہ برابر سرابر ہوجائے تو کیا یہ تمہارے خوش ہونے کیلئے کافی نہیں ہے، یا مطلب یہ تھا کہ کیا امیر معاویہ کیلئے حضرت علی کے مساوی ہونا کافی نہیں ہے جوتم برتری کا سوال کررہے ہو، یہ سننا تھا کہ وہ لوگ آگ بگولہ ہوگئے اور تمام آداب کو بالائے طاق رکھ کرانہوں نے آپ کوزدوکوب کرنا شروع کیا، بعض اشقیاء نے آپکے جسم نازک پر بھی لاٹھیاں ماریں جسکی وجہ سے آپ بہت نڈھال ہوگئے۔اسی حالت میں آپ کومکان پر لائے، آپ نے فرمایا: مجھے مکہ مکرمہ لے چلوتاکہ میراانتقال مکہ مکرمہ میں ہو اسی حادثہ سے آپکاوصال ۱۳ رصفرالمظفر ۳۰۳ھ ۸۸ سال کی عمر میں ہوا۔صفامروہ کے درمیان دفن ہوئے۔

تصانیف:۔ امام نسائی نے کثرت مشاغل کے باوجود متعدد کتابیں تصنیف کیں جنکے اسماء اس طرح ہیں۔

السنن الکبری ،المجتبی ،خصائص علی ،مسند علی ،مسند مالک ،مسند منصور ،فضائل الصحابہ، کتاب التمیز ، کتاب المدلسین ،کتاب الضعفاء کتاب الاخوۃ ،کتاب الجرح والتعدیل ،مشیخۃ النسائی ،اسماء الرواۃ ،مناسک حج ،

سنن نسائی

ان سب میں آپکی سنن نسائی کو کامل شہرت حاصل ہوئی جو صحاح ستہ کی اہم کتاب ہے۔السنن الکبری تصنیف کرنے کے بعد امیر رملہ (فلسطین) کے سامنے اس کتاب کو پیش کیا، امیر نے پوچھا کیا آپ کی اس کتاب میں تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں،اس میں صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث ہیں،اس پر امیر نے عرض کیا: آپ میرے لئے ان احادیث کو منتخب فرمادیں جو تمام تر صحیح ہوں،لہذا امیر کی فرمائش پر آپ نے سنن کبری سے احادیث صحیحہ کا انتخاب فرمایا اور اسکا نام المجتبی رکھا۔

اسی کو سنن صغری بھی کہتے ہیں ،عرف عام میں سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے۔ محدثین جب مطلقا رواہ النسائی کہیں تو یہ ہی کتاب مراد ہوتی ہے اور کتب ستہ میں اسی کا اعتبار ہے۔

آپکی اس کتاب کی خوبی یہ بھی ہے کہ اکثر کتب صحاح کے اسالیب کی جامع ہے،یعنی امام بخاری کے طرز پر ایک حدیث کو متعدد ابواب میں لاکر مختلف مسائل کا اثبات کیا ہے۔امام مسلم کے طریقہ پر ایک حدیث کے تمام طرق کو اختلاف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔امام ابوداؤد کے انداز پر صرف احکام فقہیہ سے متعلق احادیث کی تدوین کی ہے۔اور امام ترمذی کی طرح احادیث کے ذیل میں ان پر فنی نقطہ نگاہ سے گفتگو کی ہے جنکا کچھ تذکرہ آپ نے جامع ترمذی کے تحت ملاحظہ فرمایا۔(۲۲)

امام ابن ماجہ

نام ونسب :۔محمد۔کنیت ،ابوعبداللہ۔عرف ،ابن ماجہ۔اور والد کا نام یزید ہے،سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ الربعی القزوینی۔

ماجہ کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ کا نام تھا، علامہ زبیدی نے تاج العروس میں اسکو بعض علماء کا قول بتایا ہے۔

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ماجہ آپکے والد یزید کا لقب ہےاور یہ ہی اکثر علماءاور قزوین کے مؤرخین کا مختار ہے۔غالبًا یہ ماہیچہ کا معرب ہے۔

ولادت وتعلیم ۔قزوین عراق عجم کا مشہور شہر ہے، یہ ہی آپ کا مولد ومسکن ہے،آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی۔بچپن کا زمانہ علوم وفنون کے لئے باغ وبہار کا زمانہ تھا،اس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پرتھا۔مامون رشیداس دور میں سریرآرائے سلطنت تھا۔

عام دستور کے مطابق آپ نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل کی ،اسکے بعد محدثین کی درسگاہوں کی طرف رخ کیا تاکہ علم حدیث حاصل کریں۔قزوین میں اس وقت جلیل القدر محدثین موجود تھے۔مثلا

ابوالحسن علی بن محمد طنافسی	متوفی ۲۳۳
ابومجر عمرو بن رافع بجلی	متوفی ۲۳۷
ابوسلیمان اسمعیل بن توبہ قزوینی	متوفی ۲۴۷
ابوموسی ہارون بن موسی بن حبان تمیمی	متوفی ۲۴۸
ابوبکرمحمد بن ابی خالد یزید قزوینی طبری وغیرھم	

آپ نے پہلے ان حضرات سے حدیث کا بڑاذخیرہ حاصل کیا اور پھر تکمیل فن کیلئے خراسان،عراق،حجاز،مصراورشام کے متعدد شہروں کا سفرکیا۔بالخصوص مکہ مکرمہ،مدینہ طیبہ،بصرہ اور بغداد کے محدثین وفقہاء سے اکتساب علم کیا۔انکے علاوہ طہران،اصفہان،رہواز،رملہ،بلخ، بیت المقدس،حران،دمشق فلسطین،عسقلان،مرواورنیشاپور کا نام بھی خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

اساتذہ۔ آپکے اساتذہ کی فہرست نہایت طویل ہے، مندرجہ بالا کے علاوہ چند اسماء یہ ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابراہیم بن المنذر رالخرامی، عبداللہ بن معاویہ ھشام بن عمار، ابوبکر بن ابی شیبہ محمد بن یحیی نیشاپوری، احمد بن ثابت الجحدری، ابوبکر بن خلاد باہلی، محمد بن بشار، علی بن منذر۔ وغیرہم

تلامذہ:۔ آپکے تلامذہ میں بعض کے اسماء اس طرح ہیں:۔

علی بن سعید عسکری، احمد بن ابراہیم قزوینی، ابوالطیب احمد بن روح شعرانی، اسحاق بن محمد قزوینی، ابراہیم بن دینار الجرشی الصمدانی، حسین بن علی بن برانیاد، سلیمان بن یزید قزوینی، حکیم مدنی اصبہانی، وغیرہم

علم وفضل۔ امام ابن ماجہ کی امامت فن، فضل وکمال، جلالت شان، وسعت نظر اور حفظ حدیث وثقاہت کے تمام علماء معترف ہیں۔

ابویعلی خلیلی لکھتے ہیں:۔

ابن ماجہ بڑے ثقہ، متفق علیہ، قابل احتجاج ہیں، آپکو حدیث اور حفظ حدیث میں پوری معرفت حاصل ہے۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں۔

آپ نے بہت سے شیوخ سے سماع حدیث کیا، اور سنن، تاریخ اور تفسیر کے آپ عارف تھے۔

علامہ ذھبی فرماتے ہیں:۔

بیشک آپ حافظ حدیث، صدوق اور وافر العلم تھے۔

مورخ ابن خلکان نے لکھا:۔

آپ حدیث کے امام اور حدیث کے جمیع متعلقات سے واقف تھے۔

وصال:۔ ۲۲ ؍رمضان المبارک ۲۷۳ھ بروز پیر آپ کا وصال ہوا، چونسٹھ سال کی عمر پائی۔

آپکے بھائی ابوبکر نے نماز جنازہ پڑھائی، دسرے دن تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے تین تصانیف اپنی یادگار چھوڑی تھیں جن میں دونا پید ہیں، تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ التفسیر، حافظ بن کثیر نے اسکو تفسیر حافل کہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ضخیم

تالیف تھی۔اس میں آپ نے تفسیر کیلئے جس قدر احادیث اور صحابہ وتابعین کے اقوال مل سکتے تھے سب کو یکجا کر دیا ہے۔امام سیوطی نے طبقہ ثالثہ کی تفسیروں میں شمار کیا ہے۔

۲۔ التاریخ:۔ابن خلکان نے اسکو تاریخ ملیح ،اور ابن کثیر نے تاریخ کامل کا عنوان دیا ہے۔یہ صحابہ سے لیکر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے جس میں بلاد اسلامیہ اور رویان حدیث کے حالات ہیں۔

سنن ابن ماجہ

امام ابن ماجہ کی یہ مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے، حافظ ذہبی نے اس کتاب کی بابت خود

آپ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:۔

میں نے جب کتاب لکھ کر امام حافظ ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کی تو وہ اسکو دیکھکر بے ساختہ پکار اٹھے۔

یہ کتاب اگر لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچ گئی تو اس دور کی اکثر جوامع ومصنفات بیکار اور معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

چنانچہ حافظ ابوزرعہ کا یہ قول حرف بحرف پورا پورا اور سنن ابن ماجہ کے فروغ کے سامنے متعدد جوامع اور مصنفات کے چراغ ماند پڑ گئے۔

سنن ابن ماجہ کو جس چیز نے عوام وخواص میں پذیرائی اور قبولیت عطا کی وہ اس کا شاندار اسلوب اور روایت کا حسن انتخاب ہے۔ابواب کی فقہی رعایت سے ترتیب اور مسائل کے واضح استنباط اور تراجم ابواب کی احادیث سے بغیر کسی پیچیدگی اور الجھن کے مطابقت نے اسکے حسن کو نکھارا ہے۔چند خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ اس کتاب کی اکثر روایات وہ ہیں جو کتب خمسہ میں نہیں۔

۲۔ کوئی حدیث مکرر نہیں لائی گئی ہے۔

۳۔ اختصار وجامعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔

۴۔ مسائل واحکام سے متعلق احادیث ہی زیادہ تر لائی گئی ہیں۔

پانچویں صدی کے آخر تک صحاح کی بنیادی کتب میں صرف پانچ کتابوں کا شمار ہوتا تھا بعد میں حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی متوفی ۵۰۷ھ نے اپنی کتاب شروط الائمۃ الستۃ ، میں

ابن ماجہ کی شروط سے بھی بحث کی اور اسکو بھی بنیادی کتابوں کے ساتھ لاحق کر کے صحاح کی اصل چھ کتابوں کو قرار دیا۔

اسی دور میں محدث زرین بن معاویہ مالکی متوفی ۵۵۲ھ نے اپنی کتاب التجرید للصحاح والسنن، میں کتب خمسہ کے ساتھ سنن ابن ماجہ کی جگہ مؤطا امام مالک کو لاحق کردیا۔اسکے بعد سے یہ اختلاف رہا کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب مؤطا ہے یا ابن ماجہ۔عام مغاربہ مؤطا کو ترجیح دیتے تھے اور مشارقہ سنن ابن ماجہ کو۔لیکن متاخرین نے ابن ماجہ کے حق میں اتفاق کرلیا اور اب غالب اکثریت اسی طرف ہے کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔

علامہ ابوالحسن سندھی مقدمہ شرح ابن ماجہ میں لکھتے ہیں۔

وغالب المتاخرين على انه سادس الستة ۔(۲۳)

❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖

❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖

❖۞❖۞❖۞❖۞❖۞❖
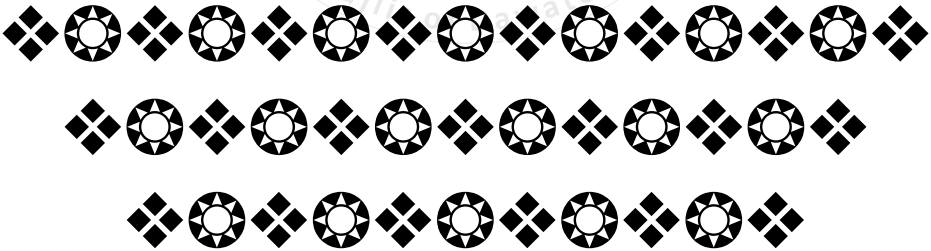
امام طحاوی

نام ونسب: ۔نام،احمد۔کنیت،ابوجعفر۔والد کا نام،محمد ہے۔سلسلہ نسب یوں ہے۔ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدالملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان بن جواب ازدی حجری طحاوی مصری حنفی۔

ازدیمن کا ایک طویل الذیل قبیلہ ہے اور حجر اسکی ایک شاخ ہے۔حجر نام کے تین قبائل تھے۔حجر بن وحید۔حجر ذی اعین۔حجر ازد۔اور ازد نام کے بھی دو قبیلے تھے،ازد حجر۔ازد شنوءہ۔ لہذا امتیاز کیلئے آپکے نام کے ساتھ دونوں ذکر کر کے ازدی حجری کہا جاتا ہے۔آپکے آباء واجداد فتح اسلام کے بعد مصر میں فروکش ہوگئے تھے لہذا آپ مصری کہلائے۔

ولادت وتعلیم ۔طحا نام کی بستی مصر میں وادی نیل کے کنارے آباد تھی،آپکی ولادت ۲۲۹ھ میں اسی بستی میں ہوئی۔اس لئے آپکو طحاوی کہا جاتا ہے۔

آپ طلب علم کیلئے مصر آئے اور یہاں اپنے ماموں ابوابراہیم اسمعیل بن یحیی مزنی سے تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے،مزنی امام شافعی کے اجل تلامذہ اور اصحاب میں تھے

ابتداء میں آپ امام شافعی کے مسلک پر رہے پھر فقہ حنفی کے متبع ہوگئے تھے۔اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ رہے تھے کہ آپکے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں۔آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی کچھ پرواہ نہ کرے۔کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ وحدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔

امام طحاوی نے اپنے ماموں مزنی کی درسگاہ کے بعد مصر کے شہرۂ آفاق استاذ ابوجعفر

احمد بن ابی عمران موسی بن عیسی سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کی، فقہ حنفی پر انکو کامل دستگاہ حاصل تھی اورصرف دوواسطوں سے ان کا سلسلہ امام اعظم سے مل جاتا ہے۔اس طرح امام طحاوی کی سند فقہ اس طرح ہے:۔

عن احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعة عن ابی یوسف عن ابی حنیفة ۔

اساتذہ۔ مصر کے بعد آپ نے ملک شام، بیت المقدس، غزہ اور عسقلان کے مشائخ سے سماعت کی، دمشق میں ابوحازم عبدالحمید قاضی دمشق سے ملاقات کی اوران سے فقہ حاصل کی۔ اسکے بعد مصر واپس تشریف لائے اور جس قدر مشائخ حدیث آپکی حیات میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا۔چند اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

سلیمان بن شعیب کیسانی، ابوموسی یونس بن عبدالاعلی، ہارون بن سعید رملی، ابراہیم بن ابی داؤد برلسی، احمد بن قاسم کوفی، احمد بن داؤد سدوسی، احمد بن سہل رازی، جعفر ابن سلمی، حسن بن عبدالاعلی صنعانی، صالح بن شعیب بصری، محمد بن جعفر فریابی، ہارون بن محمد عسقلانی، یحیی بن عثمان سہمی۔

تلامذہ:۔ آپکی علمی شہرت دوردراز علاقوں میں پھیل گئی تھی، حدیث وفقہ کی جامعیت نے آپکو طلبہ کا مرجع بنادیا تھا، لہذا دوردراز سے تشنگان علم آتے اور سیراب ہوکر جاتے۔بےشمار لوگوں نے پڑھا اور صاحب کمال ہوگئے چند نام یہ ہیں۔

ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی صاحب معاجیم ثلاثہ۔ابوعثمان احمد بن ابراہیم، احمد بن عبدالوارث زجاج، احمد بن محمد دامغانی، ابومحمد حسن بن قاسم، عبدالرحمٰن بن اسحٰق جوہری۔

علمی مقام۔ آپ حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ واجتہاد میں بہت بلند مقام پر فائز تھے، آپ کا شمار اعاظم مجتہدین میں ہوتا ہے، چنانچہ ملاعلی قاری نے آپ کو طبقہ ثالثہ کے محدثین میں شمار کیا ہے فرماتے ہیں:۔

اس سے مراد وہ مجتہدین ہیں جو ان مسائل میں اجتہاد کرتے ہیں جن میں صاحب مذہب سے کوئی روایت منقول نہ ہو۔جیسے ابوبکر خصاف، ابوجعفر طحاوی، ابوالحسن کرخی، شمس

الائمہ سرخسی، فخر الاسلام بزدوی، فخر الدین قاضی خاں وغیرہم۔

یہ لوگ امام اعظم سے اصول وفروع میں مخالفت نہیں کرتے البتہ حسب اصول وقواعد ان مسائل کا استنباط کرتے ہیں جن میں صاحب مذہب سے کوئی نص نہ ہو۔

حق گوئی۔ امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے، بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر کلمۂ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے، آپ قاضی ابوعبید کے نائب تھے لیکن انکو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے، ایک مرتبہ قاضی صاحب سے فرمایا: وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی صاحب نے جواب دیا: اسمعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے، امام طحاوی نے فرفایا: قاضی بکار اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے ۔قاضی صاحب نے پھر اسمعیل کی مثال دی، امام طحاوی نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں البتیۃ کا قصہ سنایا۔

جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضبناک ہوگئے اور انہوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کے مخالف ہوگئے۔ اسی اثناء میں قاضی معزول کردیئے گئے۔ جب امام طحاوی نے معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے ،آپ کو مبارک ہو، آپ یہ سنکر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی صاحب بہر حال ایک صاحب علم آدمی تھے، اب میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کرونگا۔

فضل وکمال۔ امام طحاوی کے فضل وکمال، ثقاہت ودیانت کا اعتراف ہر دور کے محدثین مؤرخین نے کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں:۔

امام طحاوی کی ثقاہت، دیانت علم حدیث میں ید طولی اور حدیث کے ناسخ ومنسوخ کی مہارت پر اجماع ہو چکا ہے۔

ابوسعید بن یونس تاریخ علماء مصر میں لکھتے ہیں:۔

آپ صاحب ثقاہت اور صاحب فقہ تھے، آپکے بعد کوئی آپ جیسا نہیں ہوا۔

حافظ ابن عبد البر لکھتے ہیں:۔

طحاوی حنفی المذہب ہونے کے باوجود تمام فقہی مذاہب پر نظر رکھتے تھے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں:۔

آپ ثقہ،ثبت اورفہیم تھے۔

امام ذھبی نے فرمایا:۔

آپ فقیہ،محدث،حافظ،زبردست امام اورثقہ تھے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:۔

آپ امام،علامہ،حافظ،صاحب تصانیف،ثقہ ثبت،فقیہ ہیں،آپ کے بعد آپ جیسا کوئی دوسرا نہ ہوا۔

جب عبدالرحمٰن بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدۂ قضا پر متمکن ہوئے تو وہ آپ کے ادب واحترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے،سواری پر ہمیشہ انکے بعد سوار ہوتے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے۔امام طحاوی مجھ سے گیارہ برس بڑے ہیں،اوروہ مجھ سے اگر گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو پھر بھی ان کا احترام لازم تھا۔کیونکہ عہدۂ قضا کوئی ایسی بڑی چیز نہیں جسکی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت کے مقابلہ میں فخر کرسکوں۔

وصال۔ بانوے سال کی عظیم عمر اور پر شکوہ زندگی گذارنے کے بعد آپ نے یکم ذی قعدہ ۳۲۱ھ میں وصال فرمایا،قبر شریف قرافہ میں ہے جو مصر کے اماکن متبرکہ میں سے ہے۔شارع شافعیہ سے دائیں جانب شارع طحاویہ کے سامنے ایک گنبد کے نیچے یہ آفتاب علم محوخواب ہے۔ مزار پر تاریخ وصال کندہ ہے اور ایک خاص عظمت برستی ہے۔

تصانیف۔آپکی تصانیف کثیر تعداد میں ہیں،بعض کتابوں میں تقریباً تیس کی فہرست ملتی ہے، ان میں مشکل الآثار اور شرح معانی الآثار نہایت مشہور کتابیں ہیں۔

شرح معانی الآثار کے بارے میں علامہ اتقانی نے فخر سے کہا تھا،جوشخص طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے،مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں۔اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا مؤول ہیں یا

منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ پر احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں۔اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سبب تالیف۔امام ابو جعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بظاہر متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لئے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کیلئے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہوچکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کروں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہوجائیں۔

اسلوب۔تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے۔اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثر ہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کرکے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کی سند کا ضعف ثابت کرکے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کردیتے ہیں۔نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کیلئے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔(۲۴)

شیخ علی متقی

نام ونسب: ۔نام، علی ۔لقب، متقی ۔والد کا نام، عبدالملک ۔لقب، حسام الدین ہے۔سلسلہ نسب علی بن عبدالملک بن قاضی خاں شاذلی مدینی چشتی ۔

آپ کے والد عبدالملک حسام الدین بن قاضی خاں متقی قادری شاذلی مدینی چشتی ہیں آباء واجداد جونپور سے آکر برھان پور میں مقیم ہوئے ،آپکی ولادت ۸۸۵ھ میں اسی شہر میں ہوئی، پاکیزہ ماحول میں تعلیم وتربیت پائی، آٹھ سال کی عمر میں شیخ بہاءالدین صوفی برھان پوری جوشاہ باجن چشتی سے مشہور تھے مرید ہوئے، والد کا انتقال اسکے بعد ہی آپکی صغرسنی میں ہوگیا۔

نوجوانی میں بمقام مندوایک بادشاہ کی ملازمت بھی کرلی تھی جواس وقت مالوہ کی قدیم حکومت کا صدر مقام تھا۔لیکن سعادت ازلی نے اورعنایت الٰہی نے اس سے دل برداشتہ کردیا ملازمت ترک کرکے ملتان کارخ کیااوروہاں شیخ حسام الدین متقی ملتانی کی خدمت میں حاضری دی۔

دوسال کی مدت میں تفسیر بیضاوی اورعین العلم کا آپ سے درس بھی لیا۔اسکے بعد تقوی وتوکل کوزادراہ بناکر حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاوتعظیما کا سفراختیار فرمایا۔

مکہ معظّمہ پہونچ کرشیخ ابوالحسن شافعی بکری کی خدمت میں حاضرہوکرمزید علم شریعت وطریقت پایا،سلسلہ عالیہ قادریہ شاذلیہ مدینیہ میں مجاز ہوئے اور پھر شیخ محمد بن محمد بن محمد سخاوی کی خدمت میں رہکر سلسلہ عالیہ قادریہ کا خرقہ حاصل کیا۔دیگر مشائخ طریقت سے بھی اجازت وخلافت سے نوازے گئے اور حدیث کی سند شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی سے حاصل کی اور مکہ معظّمہ میں اقامت اختیار کرلی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔

اسی دوران آپ نے کنزالعمال نامی کتاب مدون ومرتب فرمائی جوآپ کا عظیم علمی ودینی شاہکار ہے۔ نیز آپ نے احادیث مکررہ کو چھانٹ کرمنتخب کنزالعمال بھی تحریرفرمائی۔ ان کتابوں کودیکھ کرآپ کے شیخ ابوالحسن بکری شافعی نے فرمایا تھا،امام سیوطی نے جمع الجوامع لکھ کرتمام لوگوں پراحسان کیا تھالیکن شیخ علی متقی نے کنزالعمال کی تدوین فرماکرخودان پراحسان

کیا ہے۔

آپکی تصانیف کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے۔پوری عمر زھد وتوکل میں بسر فرمائی۔ اسکے بعد ھندوستان میں محمود شاہ صغیر گجراتی کے دور میں دومرتبہ تشریف لائے،شاہ صغیر آپ کا مرید بھی ہوگیا تھا۔

آپ کا وصال ۲/ جمادی الآخرہ ۹۷۵ھ صبح صادق کے وقت مکہ معظّمہ میں ہوا،مکہ معظّمہ میں تدفین کی گئی۔شیخ عبدالوہاب متقی آپ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔(۲۵)

شیخ عبدالوہاب متقی

نسب وولادت:۔ آپ کی ولادت مندو میں ۹۰۲ھ میں ہوئی۔

آپ کے والد ماجد شیخ ولی اللہ مندو کے اکابرین میں سے تھے،بعد میں برھان پور سکونت اختیار کرلی تھی۔لیکن تھوڑے دن بعد انتقال ہوگیا۔کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ بھی رحلت فرماگئیں۔لیکن تائید ربانی اورتوفیق یزدانی نے آپ کی رفاقت کی۔آپ نے چھوٹی سی عمر ہی سے طلب حق کیلئے فقہ وتجرید،سفروسیاحت اختیار فرمائی،نواح گجرات،علاقہ دکن،سیلون لنکا اور سراندیپ کے مختلف مقامات پر گئے،آپ کا معمول تھا کہ تین دن سے زیادہ کہیں قیام نہیں کرتے تھے،البتہ تحصیل علم کا موقع جہاں ملتا تو حسب ضرورت قیام کرتے۔

بیس سال کی عمر ہوگی کہ آپ سیاحت کرتے ہوئے مکہ معظّمہ پہونچ گئے۔یہ ۹۶۳ کا زمانہ تھا۔مکہ معظّمہ میں اس وقت شیخ علی متقی مسند درس پر متمکن تھے،دوردور انکی شہرت تھی،وہ شیخ عبدالوہاب متقی کے والد سے بھی واقف تھے،چنانچہ آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہیں کے ہورہے۔

شیخ عبدالوہاب متقی کا خط نہایت پاکیزہ تھا،شیخ علی متقی نے سب سے پہلے ان سے یہ ہی کام لیا،جو شخص مدتوں صحرانوردی کرتا رہا ہواسکی طبیعت میں یکسوئی پیدا کرنے کیلئے اس سے بہتر کوئی کام نہیں ہوسکتا تھا۔آپ نے دل وجان سے یہ کام انجام دیا اور شیخ علی متقی کی ایک کتاب جو بارہ ہزار سطروں کی تھی کل بارہ راتوں میں مکمل کتابت کردی۔تعجب خیز بات یہ ہے

کہ دن بھر دوسری کتابوں کی تصحیح وکتابت میں مشغولیت رہتی ،صرف رات کو شیخ کی کتاب لکھنے کا موقع ملتا تھا۔شیخ علی متقی نے ان کا یہ ذوق وشوق دیکھا تو مزید قلبی تعلق ہوگیا ،شیخ عبدالوہاب نے بھی انکے آستانہ کو اس مضبوطی سے پکڑا کہ ۹۷۵ھ آپکے وصال تک وہیں جمے رہے ،خود فرماتے تھے:۔

میرے شیخ علی متقی کا وصال میرے زانو پر ہوا۔

اسکے بعد مکہ معظّمہ میں ایسا مرکز قائم کیا جسکی شہرت دوردور تک پھیل گئی۔شیخ محقق لکھتے ہیں:۔

اس زمانے میں انکے برابر علوم شرعیہ پر عبور رکھنے والے کم ہونگے ۔اگر کہا جائے کہ لغت قاموس آپکو پوری یاد تھی تو مبالغہ نہ ہوگا۔اسی طرح فقہ وحدیث اور فلسفہ کی کتابیں بیشتر یاد تھیں ۔برسوں حرم شریف میں درس دیا۔

مکہ معظّمہ میں بیٹھ کر ساری علمی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرلیا تھا اور اپنے علمی تبحر کا سکہ حجاز ویمن اور مصر وشام کے علماء سے منوایا تھا۔

شیخ عبدالوہاب متقی عمر کے بیشتر حصہ میں مجرد ہی رہے ،عمر جب چالیس اور پچاس کے درمیان تھی تو شادی کی ،شادی سے پہلے ان کا یہ حال تھا کہ جو کتابت وغیرہ کی اجرت ملتی سب فقراء پر تقسیم کردیتے تھے۔شادی کے بعد اہل وعیال کے حقوق کو مقدم سمجھتے تھے لیکن پھر بھی یہ حال تھا کہ کسی محتاج کی مدد سے گریز نہ کرتے تھے۔

ھندوستان کے فقراء انکی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کھانے کپڑے وغیرہ سے انکی مدد کرتے تھے۔

آپ اپنے زمانہ میں علم وعمل ،حال واتباع ،استقامت وتربیت ،مریدوں کے سلوک اور طالب علموں کی افادیت وامداد ،غریبوں فقیروں پر مہربانی وشفقت ،مخلوق الٰہی کو نصیحت اور تمام نیک کاموں کی تلقین کرنے میں اپنے پیرومرشد کے حقیقی وارث ،اولین خلیفہ اور صاحب اسرار تھے۔ آپ کا وصال ۱۰۰۱ھ میں مکۂ معظّمہ میں ہوا۔(۲۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

نام ونسب:۔ نام،عبدالحق۔والد کا نام،سیف الدین۔اور لقب،شیخ محدث دہلوی،اور محقق علی الاطلاق ہے۔سلسہ نسب یوں ہے۔

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ بن شیخ فیروز بن ملک موسی بن ملک معز الدین بن آغا محمد ترک بخاری۔

آپ کے مورث اعلی آغا محمد ترک بخارا کے باشندے تھے،وطن کے مایوس کن حالات سے دل برداشتہ ہوکر تیرھویں صدی عیسوی میں ترکوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ ھندوستان آئے۔

یہ سلطان علاء الدین خلجی متوفی ۱۳۱۶ء کا دورحکومت تھا۔سلطان نے آپ کو اعلی عہدوں سے نوازا۔انہی ایام میں گجرات کی مہم پیش آئی تو آپ نے اس میں خوب حصہ لیا اور فتح گجرات کے بعد وہیں سکونت اختیار کرلی۔آپکو اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد عطا کی تھی،ایک سو ایک بیٹے تھے،انکے ساتھ نہایت عزت ووقار کی زندگی گذارتے تھے،لیکن قضا وقدر کے فیصلے اٹل ہیں،ایک ہولناک سانحہ یہ پیش آیا کہ سولڑکے انتقال کر گئے۔

سب سے بڑے صاحزادے معزالدین باقی رہے،آغا محمد ترک کے دل ودماغ پر بجلی سی گرگئی،فتح ونصرت کے ڈنکے بجاتا ہوا گجرات آنے والا شخص ماتمی لباس پہن کر پھر واپس دہلی آگیا اور شیخ صلاح الدین سہروردی کی خانقاہ میں گوشہ تنہائی اختیار کرلیا۔یہاں ہی انتقال ہوا اور عیدگاہ شمسی کے عقب میں سپرد خاک کئے گئے۔

ملک معزالدین:۔ ملک معزالدین نے خاندان کے ماتمی ماحول کو ختم کیا اور عزم وہمت کے ساتھ دہلی میں سکونت اختیار کی۔

ملک موسی:۔ اسکے بعد انکے فرزند ملک موسی نے بڑی عزت وشہرت حاصل کی تھی لیکن حالات نے پھر کروٹ لی اور اس مرتبہ ملک موسی کو دہلی چھوڑ نا پڑی اور ماوراء النھر جا کر سکونت اختیار کرلی۔کچھ عرصہ بعد حب تیمور نے ۱۳۹۸ء میں ہندوستان پر حملہ کیا تو ملک موسی اسکی فوجوں کے ساتھ تھے۔

شیخ فیروز۔ملک موسیٰ کے کئی بیٹے تھے ان میں شیخ فیروز امتیازی شان کے مالک تھے۔انہوں نے اپنے خاندان کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگائے ،علم سپہ گری ،شعروشاعری اورسخاوت ولطافت میں وحید عصر اور یکتائے روزگار تھے ،بہرائچ شریف کے کسی معرکہ میں ۸۶۰ھ /۱۴۵۵ء میں شہید ہوئے۔

آپ جب معرکہ کیلئے جانے لگے تو انکی بیوی جوان دنوں حاملہ تھیں انہوں نے روکنے کی کوشش کی اس پر جواب دیا۔

میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ بیٹا ہواور اس سے نسل چلے۔اسکو اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں نہ معلوم اب مجھے کیا پیش آئے۔

شیخ سعداللہ۔کچھ ایام کے بعد شیخ سعداللہ پیدا ہوئے یہ شیخ محدث کے دادا ہیں۔بڑی خوبیوں کے مالک اور اپنے شہید باپ کے اوصاف وخصائل کے جامع تھے،ابتدائی زمانہ تحصیل علم میں گذرا،پھر عبادت وریاضت کی طرف متوجہ ہوگئے اور شیخ منگن کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔انکی رہنمائی میں سلوک ومعرفت کی منزلیں طے کیں۔انکے بیٹے شیخ سیف الدین نے انکو رات کے وقت رورو کر عاشقانہ اشعار پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔انکے دو صاحبزادے تھے۔

شیخ رزق اللہ،شیخ سیف الدین۔

شیخ سعداللہ کے وصال کے وقت شیخ سیف الدین کی عمر آٹھ سال تھی۔وصال سے کچھ دن قبل آپ اپنے بیٹے کو لیکر دومنزلہ پر پہونچے اور نماز تہجد کے بعد بیٹے کو قبلہ رو کھڑا کیا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی۔الٰہی !تو جانتا ہے کہ میں دوسرے لڑکوں کی تربیت سے فارغ ہو چکا اور انکے حقوق سے عہدہ برآ ہوگیا ،لیکن اس لڑکے کو یتیم وبے کس چھوڑ رہا ہوں اسکے حقوق میرے ذمہ ہیں ،اسکو تیرے سپرد کرتا ہوں تو اسکی حفاظت فرما۔

کچھ دن کے بعد ۹۴۸ھ کو وصال ہوگیا۔دعا شرف قبولیت پا چکی تھی ،لہذا ان کا یہ جگر گوشہ ایک دن دہلی کا نہایت ہی باوقعت اور باعزت انسان بنا اور اسی گھر میں وہ آفتاب علم نمودار ہوا جس نے ساری فضائے علم کو منور کر دیا۔

شیخ سیف الدین۔ شیخ سیف الدین ۹۴۰ھ مطابق ۱۵۱۴ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکو علم وعمل کی بہت سی خوبیاں عطا کی تھیں وہ ایک صاحب دل بزرگ، اچھے شاعر اور پرلطف بذلہ سنج انسان تھے۔ ساتھ ہی وہ صاحب باطن اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔ شیخ امان اللہ پانی پتی سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ بسا اوقات خوف وخشیت کا اس قدر غلبہ رہتا کہ اسی میں مستغرق رہتے۔ لیکن وصال کے وقت یہ کیفیت ذوق وشوق میں بدل گئی، عصر کا وقت تھا، شیخ عبدالحق کو مسجد سے بلوایا، شیخ نے بحالی کی حالت دیکھی تو متعجب ہوئے، فرمایا۔ بابا، جان لوکہ مجھ کو اس وقت کچھ رنج وفکر نہیں ہے بلکہ شوق پر شوق اور خوشی پر خوشی ہے۔ جو میرا مطلوب تھا اب حاصل ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ سے جاتا رہے، تمام عمر میں نے دعا کی تھی آخر وقت میں ذوق وشوق کے ساتھ اس جگہ سے لیجانا۔ ۲۷/ شعبان ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء کو یہ بے چین عاشق اپنے محبوب حقیقی سے جاملا۔

شیخ محدث دہلوی کی ولادت اور تعلیم وتربیت:۔ آپکی ولادت ماہ محرم ۹۵۸ھ /۱۵۵۱ء کو دہلی میں ہوئی۔ یہ سلیم شاہ سوری کا زمانہ تھا، مہدوی تحریک اس وقت پورے عروج پر تھی جسکے بانی سید محمد جونپوری تھے۔ شیخ کی ابتدائی تعلیم وتربیت خود والد ماجد کی آغوش ہی میں ہوئی۔ والد ماجد نے انکو بعض ایسی ہدایتیں کی تھیں جس پر آپ تمام عمر عمل پیرا رہے، قرآن کریم کی تعلیم سے لیکر کافیہ تک والد ماجد ہی سے پڑھا۔

شیخ سیف الدین اپنے بیٹے کی تعلیم خود اپنی نگرانی میں مکمل کرانے کیلئے بے چین رہتے تھے، انکی تمنا تھی کہ وہ اپنے جگر گوشہ کے سینہ میں وہ تمام علوم منتقل کردیں جوانہوں نے عمر بھر کے ریاض سے حاصل کئے تھے، لیکن انکی پیرانہ سالی کا زمانہ تھا، اس لئے سخت مجبور بھی تھے کبھی کتابوں کا شمار کرتے اور حسرت کے ساتھ کہتے کہ یہ اور پڑھالوں۔ پھر فرماتے۔

مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جس وقت یہ تصور کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کمال تک پہونچادے جو میں نے خیال کیا ہے۔

شیخ محدث خود بے حد ذہین تھے، طلب علم کا سچا جذبہ تھا، بارہ تیرہ برس کی عمر میں شرح شمسیہ اور شرح عقائد پڑھ لی اور پندرہ برس کی عمر ہوگی، کہ مختصر ومطول سے فارغ ہوئے، اٹھارہ

برس کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جسکی سیر نہ کر چکے ہوں۔

عربی میں کامل دستگاہ اور علم کلام ومنطق پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد شیخ محدث نے دانشمندان ماوراء النہر سے اکتساب کیا۔ شیخ نے ان بزرگوں کے نام نہیں بتائے، بہر حال ان علوم کے حصول میں بھی انکی مشغولیت اور انہاک کا یہ عالم رہا کہ رات ودن کے کسی حصہ میں فرصت نہ ملتی تھی۔

شیخ نے پاکئی عقل وخرد کے ساتھ ساتھ عفت قلب ونگاہ کا بھی پورا پورا خیال رکھا، بچپن سے انکو عبادت وریاضت میں دلچسپی تھی، انکے والد ماجد نے ہدایت کی تھی۔

ملائے خشک وناہموار نباشی۔

چنانچہ عمر بھر انکے ایک ہاتھ میں جام شریعت رہا اور دوسرے میں سندان عشق۔ والد ماجد نے ان میں عشق حقیقی کے وہ جذبات پھونک دیئے تھے جو آخر عمر تک انکے قلب وجگر کو گرماتے رہے۔

اس زمانہ میں شیخ محدث کو علماء ومشائخ کی صحبت میں بیٹھنے اور مستفید ہونے کا بڑا شوق تھا، اپنے مذہبی جذبات اور خلوص نیت کے باعث وہ ان بزرگوں کے لطف وکرم کا مرکز بن جاتے تھے۔

شیخ اسحاق متوفی ۹۸۹ھ سہروردیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ تھے اور ملتان سے دہلی سکونت اختیار کرلی تھی، اکثر اوقات خاموش رہتے لیکن جب شیخ انکی خدمت میں حاضر ہوتے تو بے حد التفات وکرم فرماتے۔

شیخ نے تکمیل علم کے بعد ہندوستان کیوں چھوڑا اسکی داستان طویل ہے، مختصر یہ کہ اپ کچھ عرصہ فتح پور سیکری میں رہے، وہاں اکبر کے درباریوں نے آپکی قدر بھی کی لیکن حالات کی تبدیلی نے یوں کروٹ لی کہ اکبر نے دین الہی کا فتنہ کھڑا کردیا۔ ابوالفضل اور فیضی نے اس دینی انتشار کی رہبری کی، یہ دیکھ کر آپکی طبیعت گھبرا گئی، ان حالات میں ترک وطن کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، لہذا آپ نے غیرت دینی سے مجبور ہوکر حجاز کی راہ لی۔

۹۹۶ھ میں جبکہ شیخ کی عمر اڑتیس سال تھی وہ حجاز کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہونچ کر آپ نے تقریباً تین سال کا زمانہ شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں گذرا۔ انکی صحبت نے

سونے پر سہاگے کا کام کیا، شیخ نے علم کی تکمیل کرائی اور احسان وسلوک کی راہوں سے آشنا کیا۔ شیخ عبدالوہاب متقی نے آپکو مشکوۃ کا درس دینا شروع کیا، درمیان میں مدینہ طیبہ کی حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا اور پھر تین سال کی مدت میں مشکوۃ کا درس مکمل ہوا۔

اسکے بعد آداب ذکر، تقلیل طعام وغیرہ کی تعلیم دی اور تصوف کی کچھ کتابیں پڑھائیں۔ پھر حرم شریف کے ایک حجرہ میں ریاضت کیلئے بٹھادیا۔ شیخ عبدالوہاب متقی نے اس زمانہ میں انکی طرف خاص توجہ کی۔ ان کا یہ دستور تھا کہ ہر جمعہ کو حرم شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب یہاں آتے تو شیخ عبدالحق سے بھی ملتے اور انکی عبادت وریاضت کی نگرانی فرماتے۔

فقہ حنفی کے متعلق شیخ محدث کے خیالات قیام حجاز کے دوران بدل گئے تھے اور وہ شافعی مذہب اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، شیخ عبدالوہاب کو اس کا علم ہوا تو مناقب امام اعظم پر ایسا پرتاثیر خطبہ ارشاد فرمایا کہ شیخ محدث کے خیالات بدل گئے اور فقہ حنفی کی عظمت ان کے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ حدیث، تصوف فقہ حنفی اور حقوق العباد کی اعلی تعلیم درحقیقت شیخ عبدالوہاب متقی کے قدموں میں حاصل کی۔

علم وعمل کی سب وادیوں کی سیر کرنے کے بعد شیخ عبدالوہاب متقی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو ہندوستان واپس جانے کی ہدایت کی اور فرمایا۔

اب تم اپنے گھر جاؤ کہ تمہاری والدہ اور بچے بہت پریشان حال اور تمہارے منتظر ہونگے۔

شیخ محدث ہندوستان کے حالات سے کچھ ایسے دل برداشتہ ہوچکے تھے کہ یہاں آنے کو مطلق طبیعت نہ چاہتی تھی۔ لیکن شیخ کا حکم ماننا ازبس ضروری تھا، شیخ نے رخصت کرتے وقت حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک، پیراہن مبارک عنایت فرمایا۔

آپ ۱۰۰۰ھ میں ہندوستان واپس آئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اکبر کے غیر متعین مذہبی افکار نے دین الہی کی شکل اختیار کرلی تھی۔ ملک کا سارا مذہبی ماحول خراب ہوچکا تھا۔ شریعت وسنت سے بے اعتنائی عام ہوگئی تھی۔ دربار میں اسلامی شعار کی کھلم کھلا تضحیک کی جاتی تھی۔

حجاز سے واپسی پر شیخ عبدالحق نے دہلی میں مسند درس وارشاد بچھادی۔ شمالی ہندوستان

میں اس زمانہ کا یہ پہلا مدرسہ تھا جہاں سے شریعت وسنت کی آواز بلند ہوئی۔ درس وتدریس کا یہ مشغلہ آپ نے آخری لمحات تک جاری رکھا۔ انکا مدرسہ دہلی ہی میں نہیں سارے شمالی ہندوستان میں ایسی امتیازی شان رکھتا تھا کہ سیکڑوں کی تعداد میں طلبہ استفادہ کیلئے جمع ہوتے اور متعدد اساتذہ درس وتدریس کا کام انجام دیتے تھے۔

یہ دار العلوم اس طوفانی دور میں شریعت اسلامیہ اور سنت نبویہ کی سب سے بڑی پشت پناہ تھا، مذہبی گمراہیوں کے بادل چاروں طرف منڈلائے، مخالف طاقتیں بار بار اس دار العلوم کے بام ودر سے ٹکرائیں لیکن شیخ محدث کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ آپنے عزم واستقلال سے وہ کام انجام دیا جوان حالات میں ناممکن نظر آتا تھا۔

شیخ نے سب سے پہلے والد ماجد سے روحانی تعلیم حاصل کی تھی اور انہیں کے حکم سے حضرت سید موسی گیلانی کے حلقہ مریدین میں شامل ہوئے۔ یہ سلسلہ قادریہ کے عظیم المرتب بزرگ تھے۔ مکہ معظّمہ سے بھی سلسلہ قادریہ، چشتیہ، شاذلیہ اور مدینیہ میں خلافت حاصل کی۔

ہندوستان واپسی پر حضرت خواجہ باقی باللہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کی ذات گرامی احیاء سنت اور اماتت بدعت کی تمام تحریکوں کا منبع ومخرج تھی۔ انکے ملفوظات ومکتوبات کا ایک ایک حرف انکی مجددانہ مساعی، بلندی فکر ونظر کا شاہد ہے۔

شیخ کا قلبی اور حقیقی تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا، انکی عقیدت وارادت کا مرکز حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انکے دل ودماغ کا ریشہ ریشہ شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے عشق میں گرفتار تھا، یہ سب کچھ آپکی تصانیف سے ظاہر وباہر ہے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی سلیم شاہ بنوری کے عہد میں پیدا ہوئے اور شاہجہاں کے سنہ جلوس میں وصال فرمایا۔

اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کا عہد انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور حالات کا بغور مطالعہ کیا تھا لیکن انہوں نے کبھی سلاطین یا ارباب حکومت سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ عمر بھر گوشہ تنہائی میں رہے۔

وصال:۔ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ کو یہ آفتاب علم جس نے چورانوے سال تک فضائے ہند کو اپنی ضوفشانی سے منور رکھا تھا غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تصانیف :۔ آپکی تصانیف سو سے زائد شمار کی گئی ہیں ، المکاتیب والرسائل کے مجموعہ میں ۶۸ رسائل شامل ہیں، انکوایک کتاب شمار کرنے والے تعداد تصنیف پچاس بتاتے ہیں۔

آپ نے بیسوں موضوعات پر لکھا لیکن آپ کا اصل وظیفہ احیاء سنت اور نشر احادیث رسول تھا ، اس لئے اس موضوع پر آپنے ایک درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں ، دو کتابیں نہایت مشہور ہیں۔

اشعۃ اللمعات۔ اشعۃ اللمعات فارسی زبان میں مشکوۃ کی نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے یہ کارنامہ چھ سال کی مدت میں انجام دیا۔

لمعات التنقیح ۔عربی زبان میں مشکوۃ کی شرح ہے، دوجلدوں پر مشتمل ،فہرست التوالیف میں شیخ نے سرفہرست اسکا ذکر کیا ہے، اشعۃ اللمعات کی تصنیف کے دوران بعض مضامین ایسے پیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا کہ یہ اس وقت عوام کی زبان تھی ،بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا، لہذا جو باتیں قلم انداز کردی تھیں وہ عربی میں بیان فرمادیں۔لمعات میں لغوی، نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں احادیث سے فقہ حنفی کی تطبیق نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔

اسی طرح دوسری تصانیف حدیث واصول پر آپکی بیش بہا معلومات کا خزانہ ہیں۔

شیخ کی علمی خدمات کا ایک شاندار پہلو یہ ہے کہ انہوں نے تقریباً نصف صدی تک فقہ وحدیث میں تطبیق کی اہم کوشش فرمائی۔بعض لوگوں نے اس سلسلہ میں انکی خدمات کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔

مثلا نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:۔

فقیہ حنفی وعلامہ دین حنفی است، امامحدث مشہور است۔

شیخ محقق فقہاء احناف سے تھے اور دین حنیف کے زبردست عالم۔لیکن محدث مشہور ہیں۔یعنی یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ شہرت واقعی نہ تھی، گویا محدث ہونا اسی صورت میں متصور ہوتا ہے جب کسی امام کی تقلید کا قلادہ گردن میں نہ ہو۔

مزید لکھتے ہیں:۔

دستگاہش درفقہ بیشتر ازمہارت درعلوم سنت سنیہ ست ۔ ولہذا جانب داری اہل رائے جانب اوگرفتہ ۔معہذا جاہا حمایت سنت صحیحہ نیز نمودہ۔طالب علم رابایدکہ درتصانیف وے ''خذما صفا ودع ماکدر'' پیش نظر دارد وزلات تقلید اورابرمحامل نیک فرود آرد۔ازسوءظن درحق چنیں بزرگواراں خودرادور گرداند۔

شیخ علم فقہ میں بہ نسبت علوم سنت زیادہ قدرت رکھتے تھے،لہذا فقہاء رائے زیادہ تر انکی حمایت کرتے ہیں،ان تمام چیزوں کے باوجودانہوں نے سنن صحیحہ کی حمایت بھی کی ہے۔ لہذاطالب علم کو چاہیئے کہ انکی صحیح باتیں اختیار کرےاورغیر تحقیق باتوں سے پرہیز کرے۔لیکن انکے تقلیدی مسائل کواچھے مواقع ومحامل پر منطبق کرنا چاہیئے ۔اسے بزرگوں سے بدگمانی اچھی چیزنہیں۔

اہل علم پرواضح ہے کہ یہ رائے انصاف ودیانت سے بہت دوراور پر تشدد خیالات کو ظاہر کرتی ہے۔

شیخ محدث کا اصل مقصد یہ تھا کہ فقہ اسلامی کوعزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیئے ۔اس لئے کہ اسکی بنیادقرآن وحدیث پر ہےاوروہ ایک ایسی روح کی پیداوار ہے جس پر اسلامی رنگ چڑھا ہوا ہے،خاص طور پرفقہ حنفی پر یہ اعتراض کہ وہ محض قیاس اوررائے کا نام ہے بالکل بے بنیاد ہے،اسکی بنیاد مستحکم طور پراحادیث پر رکھی گئی ہے۔مشکوۃ کا گہرامطالعہ فقہ حنفی کی برتریت کوثابت کرتا ہے۔

ایسے دور میں جبکہ مسلمانوں کا سماجی نظام نہایت تیزی سے انحطاط پذیر ہورہا تھا۔ جب اجتہادگمراہی پھیلانے کا دوسرا نام تھا،جب علماءسوکی حیلہ بازیوں نے بنی اسرائیل کی حیلہ سازفطرت کوشرمادیا تھا،سلاطین زمانہ کے درباروں میں اورمختلف مقامات پرلوگ اپنی اپنی فکر ونظر میں الجھ کرامت کے شیرازہ کومنتشر کررہے تھےتوایسے وقت میں خاص طور پرکوئی عافیت کی راہ ہوسکتی تھی تووہ تقلید ہی تھی،اس لئے کہ:۔

مضمحل گردد چوتقویم حیات

ملت از تقلید می گیرد ثبات

رہاعلم حدیث تواسکی اشاعت کے سلسلہ میں شیخ محقق کا تمام اہل ہند پرعظیم احسان ہے

خواہ وہ مقلدین ہوں یا غیر مقلدین۔ بلکہ غیر مقلدین جو آج کل اہل حدیث ہونے کے دعوی دار ہیں انکو تو خاص طور پر مرہون منت ہونا چاہیئے کہ سب سے پہلے علم حدیث کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار شیخ ہی نے ادا کیا بلکہ اس فن میں اولیت کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔ آج کے اہل حدیث خواہ اسکا انکار کریں لیکن انکے سرخیل مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری مقدمہ شرح ترمذی میں لکھتے ہیں۔

حتی من اللہ تعالیٰ علی الھند بافاضۃ ھذاالعلم علی بعض علمائھا ،کالشیخ عبدالحق بن سیف الدین الترک الدھلوی المتوفی سنۃ اثنتین وخمسین والف وامثالھم وھو اول من جاء بہ فی ھذاالاقلیم وافاضہ علی سکانہ فی احسن تقویم ـثم تصدی لہ ولدہ الشیخ نورالحق المتوفی فی سنۃ ثلاث وسبعین والف ، وکذلک بعض تلامذتہ علی القلۃ ومن سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجرمن عمل بھا ، کما اتفق علیہ اھل الملۃ ـ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان پر احسان فرمایا کہ بعض علماء ہند کو اس علم سے نوازا۔ جیسے شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ وغیرہ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو اس ہندوستان میں یہ علم لائے اور یہاں کے باشندگان پر اچھے طریقے سے اس علم کا فیضان کیا۔ پھر انکے صاحبزادے شیخ نورالحق متوفی ۱۰۷۳ھ نے اسکی خوب اشاعت فرمائی۔ اسی طرح آپکے بعض تلامذہ بھی اس میں مشغول ہوئے۔ لہذا جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا اسکو اسکا اجر ملے گا اور بعد کے ان لوگوں کا بھی جو اس پر عمل پیرا رہے، جیسا کہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔

غرض یہ بات واضح ہوچکی کہ شیخ محقق علی الاطلاق محدث دہلوی نے علم حدیث کی نشرواشاعت کا وہ عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جس سے آج بلا اختلاف مذہب ومسلک سب مستفید ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ اکثر شکر گذار ہیں اور بعض کفران نعمت میں مبتلا ہیں۔

آپکی اولاد امجاد اور تلامذہ کے بعد اس علم کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے والے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپکے صاحبزادگان ہیں جنکی علمی خدمات نے ہندوستان کو علم حدیث کے انوار وتجلیات سے معمور کیا۔ (۲۷)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نام ونسب:۔ نام، احمد۔کنیت ،ابوالفیاض ۔عرف ،ولی اللہ تاریخی نام عظیم الدین اور بشارتی نام ،قطب الدین ہے۔سلسلہ نسب والد کی طرف سے امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم تک اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت امام موسی کاظم تک پہونچتا ہے،اس لحاظ سے آپ خالص عربی النسل اورنسبا فاروقی ہیں۔والد ماجد حضرت علامہ شاہ عبدالرحیم فقہاء احناف کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے،فتاوی ہندیہ کی ترتیب وتدوین میں بھی آپ کچھ ایام شریک رہے ہیں۔

ولادت وتعلیم ۔آپکی ولادت ۴؍شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۲ء میں بروز چہارشنبہ بوقت طلوع آفتاب آپکی ننہال قصبہ پھلت ضلع مظفرنگر میں ہوئی۔

پانچ سال کی عمر میں تعلیمی سفر کا آغاز ہوا اورسات سال کی عمر میں قرآن عظیم حفظ کرلیا۔دس سال کی عمر میں شرح جامی تک پڑھ لیا تھا۔پندرہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ کی تعلیم سے فارغ ہو گئے ،اکثر کتابیں والد ماجد ہی سے پڑھیں ۔چودہ سال کی عمر میں آپکی شادی بھی ہوگئی تھی۔

دستارفضیلت کے بعدوالد کے دست حق پرست پر بیعت کی اورانکی زیرنگرانی اشغال صوفیہ میں مشغول ہوئے۔آپکی عمر کوسترہ سال ہوئے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔آپ کے والد کا وصال ۱۱۳۱ھ میں ہوا۔

والد کے وصال کے بعد مسند درس وتدریس کوآپ نے زینت بخشی اور مستقل طور پر بارہ سال تک درس دیا۔

اس درمیان آپ نے دیکھا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جس علم کوحجاز سے لیکر آئے تھے اسکے نشانات ابھی کچھ باقی ہیں،اگر جدوجہد کرکے ان بنیادوں پر مضبوط عمارت نہ قائم کی گئی تونہیں کہا جاسکتا کہ وہ قائم بھی رہ سکیں گے۔غوروفکر کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچے کہ علم حدیث کووہاں جاکرہی حاصل کیا جائے جو اسکا معدن ہے اور جہاں سے شیخ محقق نے حاصل کیا تھا۔لہذا زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کا شوق دامنگیر ہوا اور آپ ۱۱۴۳ھ کے

اواخر میں حجاز روانہ ہو گئے۔

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں:۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علم ظاہر اور علم باطن میں کمال حاصل کرنے کے بعد حرمین شریفین ۱۱۴۳ھ میں تشریف لے گئے، وہاں علم ظاہر علماء اعلام سے خاص کر علامہ ابو طاہر جمال الدین محمد بن برھان الدین ابراہیم مدنی کردی کورانی شافعی سے درجہ کمال وتکمیل کو پہونچایا اور باطن کا تصفیہ، تزکیہ، صیقل اور جلاء بیت اللہ المبارک، آثار متبرکہ، مشاہد مقدسہ اور روضۂ مطہرہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کی خاک روبی اور ان امکنۂ مقدسہ میں جبہ سائی سے کیا۔

اس سلسلہ میں آپکی مبارک تالیف فیوض الحرمین اور المشاھد المبارکۃ شایان مطالعہ ہیں۔

موخر الذکر رسالہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں محفوظ ہے۔

حجاز مقدس میں چودہ ماہ قیام کے بعد واپس دہلی تشریف لائے، واپسی پر تمام اہل شہر، علماء وفضلاء اور صوفیاء کرام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ چند ایام کے بعد آپ نے مدرسہ رحیمیہ کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔ طلبہ جوق در جوق اطراف ہند سے آتے اور مستفید ہوتے تھے۔

تصانیف۔ آپکی تصانیف دوسو تک بیان کی جاتی ہیں، آپ نے خاص طور پر مؤطا امام مالک کی دو شرحیں لکھیں جس طرح شیخ محقق نے مشکوۃ کی لکھی تھیں۔

مصفی شرح مؤطا:۔ یہ فارسی زبان میں بسیط شرح ہے جو آپکی جودت طبع اور فن حدیث میں کمال مہارت کا آئینہ ہے۔

مسوی شرح مؤطا:۔ یہ عربی زبان میں آپ کے اختیار کردہ طریقۂ درس کا نمونہ ہے۔

آپ کا قیام بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں تھا کہ علیل ہوئے علاج کیلئے دہلی لایا گیا لیکن وقت آخر آپہونچا تھا۔ ساری تدابیر بے سود رہیں اور ۲۹ رمحرم ۱۱۷۶ھ بوقت ظہر آپ کا وصال ہو گیا۔ والد صاحب کے پہلو میں مہندیاں قبرستان میں آپکی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اولاد امجاد میں پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

پہلی اہلیہ سے شیخ محمد اور صاحبزادی۔ دوسری اہلیہ سے شاہ عبد العزیز، شاہ رفیع الدین،

شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی۔

ان میں شاہ عبدالعزیز سب سے بڑے تھے۔ والد کے وصال کے بعد تینوں کی تعلیم وتربیت آپ ہی نے کی، یہ سب نامور فضلائے عصر تھے۔

شاہ صاحب کا مسلک ۔آپ اپنی وسعت علم، دقت نظر قوت استدلال، ملکہ استنباط، سلامت فہم، صفائی قلب، اتباع سنت، جمع بین العلم والعمل وغیرہ کمالات ظاہری وباطنی کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کی وجہ سے اپنے لئے تقلید کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے اس کے باوجود فرماتے ہیں۔

استفد ت منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثة امور خلاف ما کان عندی وما کانت طبعی تمیل الیه اشد میل فصارت هذه الاستفادة من براهین الحق تعالیٰ علی احدها الوصاة بترك الالتفات الی التسبب وثانیها الوصاة بالتقلید بهذه المذاهب الاربع لااخرج منها والتوفیق ماستطعت وجبلتی تابی التقلید وتانف منه راسا ولکن شیٔ طلب منی التعبد به بخلاف نفسی وههنا نکتة طویت ذکرها وقد تفطنت بحمدالله هذه الحیلة وهذه الوصاة۔

میں نے اپنے عندیہ اور اپنے شدید میلان طبع کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین امور استفادہ کئے تو یہ استفادہ میرے لئے برہان حق بن گیا، ان میں سے ایک تو اس بات کی وصیت تھی کہ میں اسباب کی طرف سے توجہ ترک کردوں اور دوسری وصیت یہ تھی کہ میں ان مذاہب اربعہ کا اپنے آپکو پابند کروں اور ان سے نہ نکلوں اور تابامکان تطبیق وتوفیق کروں لیکن یہ ایسی چیز تھی جو میری طبیعت کے خلاف مجھ سے بطور تعبد طلب کی گئی تھی اور یہاں پر ایک نکتہ ہے جسے میں نے ذکر نہیں کیا ہے اور الحمد للہ مجھے اس حیلہ اور اس وصیت کا بھید معلوم ہوگیا ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت اور جبلت کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کی جانب سے تقلید کرنے پر مامور کیا گیا اور دائرہ تقلید سے خارج ہونے سے منع کیا گیا لیکن کسی خاص مذہب کو معین نہیں کیا گیا بلکہ مذاہب اربعہ میں دائر ومنحصر رکھا گیا، البتہ مذاہب اربعہ کی تحقیق وتفتیش اور چھان بین کے بعد جب ترجیح کا وقت آیا اور اس کی جستجو کے

لئے آپ کی روح مضطرب ہوئی تو دربار رسالت سے اس طور پر رہنمائی کی گئی۔

عرفنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان فی المذهب الحنفی طریقة انیقة هی ادق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه وذلك ان یوخذ من اقوال الثلثة (ای الامام وصاحبیه) قول اقربهم بها فی المسئلة ثم بعد ذلك یتبع اختیارات الفقهاء الحنفیین الذین كانوا من علماء الحدیث فرب شئ سكت عنه الثلثة فی الاصول وما یعرضوانفیه ودلت الاحادیث علیه فلیس بد من اثباته والكل مذهب حنفی ۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ مذہب حنفی میں ایک ایسا عمدہ طریق ہے جودوسرے طریقوں کی بہ نسبت اس سنت مشہورہ کے زیادہ موافق ہے جس کی تدوین اور تنقیح امام بخاری اوران کے اصحاب کے زمانہ میں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ یعنی امام ابوحنیفہ، ابویوسف، اورمحمد میں سے جس کا قول سنت معروفہ سے قریب تر ہو، لے لیا جائے پھر اس کے بعدان فقہاء حنفیہ کی پیروی کی جائے جوفقیہ ہونے کے ساتھ حدیث کے بھی عالم تھے۔کیونکہ بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ ائمہ ثلثہ نے اصول میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہا اور نفی بھی نہیں کی لیکن احادیث انہیں بتلارہی ہیں تو لازمی طور پر اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ سب مذہب حنفی ہی ہے۔

اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حضرت شاہ صاحب کو دربار رسالت سے کس مذہب کی طرف رہنمائی کی گئی نیز سارے مذاہب میں کون اوفق بالسنۃ المعروفۃ ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مذہب حنفی ہی ہے جیسا کہ فیوض الحرمین کی اس عبارت سے معلوم ہوا تو بلاشبہ حضرت شاہ صاحب کے نزدیک وہی قابل ترجیح اورلائق اتباع ہے۔

تقلید حنفیت کا واضح ثبوت۔خدابخش لائبریری (پٹنہ) میں بخاری شریف کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے جوشاہ صاحب کے درس میں رہا ہے۔اس میں آپ کے تلمیذ محمد بن پیر محمد بن شیخ ابوالفتح نے پڑھا ہے، تلمیذ مذکور نے درس بخاری کے ختم کی تاریخ ۶ رشوال ۱۱۵۹ھ لکھی ہے اور جمنا کے قریب جامع فیروزی میں ختم ہونا لکھا ہے۔حضرت شاہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے اپنی سند امام بخاری تک تحریر فرما کر تلمیذ مذکور کیلئے سنداجازت تحدیث لکھی اور آخر میں اپنے

نام کے ساتھ یہ کلمات تحریر فرمائے:۔

العمری نسباً ، الدهلوی وطناً، الاشعری عقیدةً ،الصوفی طریقةً الحنفی عملاً والشافعی تدریساً خادم التفسیر والحدیث والفقه والعربیة والکلام ۔"

۲۳/شوال ۱۱۵۹ھ

اس تحریر کے نیچے شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے یہ عبارت لکھی ہے کہ:"بیشک یہ تحریر بالا میرے والد محترم کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔نیز شاہ عالم کی مہر بھی بطور تصدیق ثبت ہے۔(۲۸)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

نام ونسب:۔ نام،عبدالعزیز۔تاریخی نام،غلام حلیم۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خلف وجانشین ہیں۔

۲۵/رمضان المبارک ۱۱۵۹ھ میں ولادت ہوئی،حافظہ اور ذہانت خداداد تھی،قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ فارسی بھی پڑھ لی اور گیارہ برس کی عمر میں تعلیم کا انتظام ہوا اور پندرہ سال کی عمر میں علوم رسمیہ سے فراغت حاصل کرلی۔

آپ نے علوم عقلیہ تو والد ماجد کے بعض شاگردوں سے حاصل کئے لیکن حدیث وفقہ آپکو خاص طور سے والد ہی نے پڑھائے۔ابھی آپکی عمر سترہ برس کی تھی کہ والد کا وصال ہوگیا۔لہذا آخری کتابوں کی تکمیل شاہ ولی اللہ کے تلمیذ خاص مولوی محمد عاشق پھلتی سے کی۔

چونکہ آپ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور علم وفضل میں بھی ممتاز لہذا مسند درس وخلافت آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ کو تمام علوم عقلیہ میں کامل دستگاہ حاصل تھی،حافظہ بھی نہایت قوی تھا۔تقریر معنی خیز وسحر انگیز ہوتی جسکی وجہ سے آپ مرجع خواص وعوام ہوگئے تھے۔علو اسناد کی وجہ سے دور دراز سے لوگ آتے اور آپکے حلقہ درس میں شرکت کر کے سند فراغ حاصل کرتے۔آپکی ذات ستودہ صفات اپنے دور میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔آپکی ذات سے ہندوستان میں علوم اسلامیہ خصوصاً حدیث وتفسیر کا خوب چرچا ہوا،جلیل القدر علماء ومشائخ آپکے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

بعض تلامذہ کے اسماء یہ ہیں۔

آپکے برادران مولانا شاہ رفیع الدین ،مولانا شاہ عبدالقادر ، مولانا شاہ عبدالغنی ۔اورمولانا منورالدین دہلوی ،علامہ فضل حق خیرآبادی ،علامہ شاہ آل رسول مارہروی (شیخ امام احمدرضافاضل بریلوی)

سیداحمدخاں لکھتے ہیں:۔

اعلم العلماء، افضل الفضلاء، اکمل الکملاء، اعرف العرفاء، اشرف الافاضل، فخرالاماجد والاماثل، رشک سلف، داغ خلف، افضل المحدثین، اشرف علماء ربانیین ،مولانا وبالفضل اولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ العزیز۔ذات فیض سمات ان حضرت بابرکت کی فنون کسبی ووہبی اور مجموعہ فیض ظاہری وباطنی تھی ۔اگرچہ جمیع علوم مثل منطق وحکمت وہندسہ وہیئت کوخادم علوم دینی کا کرتمام ہمت وسراسر سعی کوتحقیق غوامض حدیث نبوی وتفسیر کلام الہی اوراعلاے اعلام شریعت مقدسہ حضرت رسالت پناہی میں مصروف فرماتے تھے،اور سوااسکے جوکہ جلائے آئینہ باطن صیقل عرفان وایقان سے کمال کوپہنچی تھی ، طالبان صافی نہاد کی ارشاد وتلقین کی طرف توجہ تمام تھی،اس پربھی علوم عقلیہ میں سے کونساعلم تھا کہ اس میں یکتائی اوریک فنی نہ تھی۔علم ان کے خانوادہ میں بطناً بعدبطن اورصلباً بعدصلب اس طرح سے چلاآتاہے جیسے سلطنت سلاطین تیموریہ کے خاندان میں ۔چودہ پندرہ برس کی عمرمیں اپنے والد ماجداشرف الاماجدعمدۂ علمائے حقیقت آگاہ ولی اللہ قدس سرہ کی خدمت میں تحصیل علوم عقلی ونقلی اورتکمیل کمالات باطنی سے فارغ ہوئے تھے۔اس کے چندمدت کے بعدحضرت شاہ موصوف نے وفات پائی اورآپ کی ذات فائض البرکات سے مسند خلافت نے زینت وبہااور وسادۂ ارشاد وہدایت نے رونق بے منتہا حاصل کی، کیوں کہ مولانارفیع الدین اورمولاناعبدالقادر رحمۃ اللہ علیہما والد ماجد کے روبروصغیر سن رکھتے تھے،تمام علوم اورفیوض کوانہیں حضرت کی خدمت میں کسب کیا۔علم حدیث وتفسیر بعد آپ کے تمام ہندوستان سے مفقود ہوگیا۔علماء ہندوستان کے خوشہ چین اسی سرگروہ علماء کے خرمن کمال کے ہیں اورجمیع کملااس دیار کے چاشنی گرفتہ اسی زبدۂ ارباب حقیقت کے مائدہ فضل وافضال کے۔ یہ آفت جواس جزوزمان میں تمام دیارہندوستان خصوصاً شاہجہان آباد، حرسہا اللہ عن الشروالفساد، میں مثل ہوائے وبائی کے عام ہوگئی ہے کہ ہرعامی اپنے تئیں عالم اورہرجاہل

آپ کو فاضل سمجھتا ہے اور فقط اسی پر کہ چند رسالے مسائل دینی اور ترجمہ قرآن مجید کو اور وہ بھی زبان اردو میں کسی استاد سے اور کسی نے اپنے زور طبیعت سے پڑھ لیا ہے، اپنے تئیں فقیہ و مفسر سمجھ کر مسائل و وعظ گوئی میں جرات کر بیٹھا ہے، آپ کے ایام ہدایت تک اس کا اثر نہ تھا، بلکہ علمائے متبحر اور فضلائے مفقصی المرام باوجود نظر غائر اور احاطۂ جزئیات مسائل کے جب تک اپنا سمجھا ہوا حضرت کی خدمت میں عرض نہ کر لیتے تھے اس کے اظہار میں لب کو وانہ کرتے تھے اور اس کے بیان میں زبان کو جنبش نہ دیتے تھے۔ حافظہ آپ کا نسخہ لوح تقدیر تھا۔ بارہا اتفاق ہوا کہ کتب غیر مشہورہ کی اکثر عبارات طویل اپنی داداعتماد پر طلبا کو لکھوادیں اور جب اتفاقاً کتابیں دست یاب ہوئیں تو دیکھا گیا کہ جو عبارت آپ نے لکھدی تھی اس میں من اور عن کا فرق نہ تھا۔ باوجود اس کے کہ سنین عمر شریف قریب اسی کے پہنچ گئے تھے اور کثرت امراض جسمانی سے طاقت بدن مبارک میں کچھ باقی نہ رہی تھی خصوصاً قلت غذا سے، لیکن برکات باطنی اور حدت قوائے روحانی سے جب تفصیل مسائل دینی اور تبیین دقائق یقینی پر مستعد ہوتے تو ایک دریائے ذخار موج زن ہوتا تھا اور فرط افادات سے حضار کو حالت استغراق بہم پہنچتی تھی۔ اوائل حال میں فرقۂ اثنا عشریہ نے شورش کو بلند کیا اور باعث تفرقۂ خاطر جہال اہل تسنن کے ہوئے، حضرت نے بسبب التماس طالبین کمال کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کہ غایت شہرت محتاج بیان نہیں بذل توجہ قلیل بصرف اوقات وجیز سے بایں کثرت ضخامت تصنیف کی کہ طالب علم بے مایہ بھی علمائے شیعہ کے ساتھ مباحثہ ومناظرہ میں کافی ہوگیا، ثقات بیان کرتے ہیں کہ آپ تصنیف کے وقت عبارت اس کتاب کی اسی طرح زبانی ارشاد کرتے جاتے تھے کہ گویا ازبر یاد ہے اور حوالہ کتب شیعہ کے جن کو علمائے رفقہ مذکور نے شاید بجز نام کے سنا نہ ہوگا، باعتماد حافظہ بیان ہوتے جاتے تھے اور اس پر متانت عبارت اور لطائف وظرائف جیسے ہیں ناظرین پر ہویدا ہیں۔

یہ امور جو آپ سے ظہور میں آتے تھے مجال بشر سے باہر ہیں۔ ہفتہ میں دوبار مجلس وعظ منعقد ہوتی تھی اور شائقین صادق العقیدت وصافی نہاد خواص وعوام سے مورو ملخ سے زیادہ جمع ہوتے تھے اور طریق رشد وہدایت کا استفاضہ کرتے۔

۱۲۴۸ھ میں اس جہان فانی سے سفر آخرت کو اختیار کیا۔(۲۹)

تصانیف۔علوم حدیث میں آپکی دو کتابیں مشہور ہیں۔

۱۔ بستان المحدثین ۔ یہ تصنیف حدیث کی مشہور کتابوں اور انکے مؤلفین کے حالات وتعارف پر مشتمل ہے۔

۲۔ عجابۂ نافعہ۔علوم حدیث سے متعلق ہے۔

باقی تصانیف یہ ہیں:۔

۱۔	فتح العزیز'معروف بہ تفسیر عزیزی	(فارسی)
۲۔	سرالشہادتین	(عربی)
۳۔	مجموعہ فتاوی'فارسی'عزیزالاقتباس فی فضائل اخیارالناس	(عربی)
۴۔	تحفہ اثناعشریہ	(فارسی)
۵۔	تقریردل پذیرفی شرح عدیم النظیر	(فارسی)
۶۔	ہدایت المومنین برحاشیہ سوالات عشرہ محرم	(اردو)
۷۔	شرح میزان منطق	(عربی)
۸۔	حواشی بدیع المیزان	(عربی)
۹۔	حواشی شرح عقائد	(عربی)
۱۰۔	تعلیقات علی المسوی من احادیث المؤطا	(عربی)
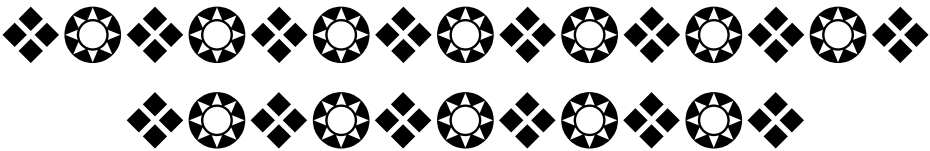
خاتم الاکابر شاہ آل رسول مارہروی

نام ونسب: ۔آل رسول ۔لقب خاتم الاکابر ۔اور والد کا نام آل برکات ستھرے میاں ہے خانوادہ مارہرہ مطہرہ کے مشہور ومعروف بزرگ ہیں۔

سلسلہ نسب اس طرح ہے۔خاتم الاکابر حضرت سید آل رسول بن سید شاہ آل برکات ستھرے میاں بن سید شاہ حمزہ بن سید شاہ ابوالبرکات آل محمد بن سید شاہ برکت اللہ بن حضرت سید شاہ اویس بن حضرت سید شاہ عبدالجلیل قدست اسرارھم۔

حضرت سید شاہ عبدالجلیل مارہروی پہلے بزرگ ہیں جو مارہرہ تشریف لائے آپ کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے سیدنا امام حسین سید الشہداء مظلوم کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے۔

تعلیم وتربیت: ۔تعلیم وتربیت والد ماجد کی آغوش میں ہوئی ،ابتدائی تعلیم حضرت مولانا شاہ عبدالمجید عین الحق قدس سرہ والد ماجد سیف اللہ المسلول حضرت علامہ فضل رسول بدایونی سے حاصل کی۔

اسکے بعد آپ اور علامہ فضل رسول بدایونی کو فرنگی محل لکھنو تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجا گیا۔یہاں علامہ انوار صاحب فرنگی محلی مولانا عبدالواسع صاحب سید نپوری ،اور مولانا شاہ نور الحق رزاقی لکھنوی عرف ملانور سے کتب معقولات ،کلام ،فقہ اور اصول فقہ کی تحصیل وتکمیل فرمائی۔اور حضرت مخدوم شیخ العالم عبدالحق ردولوی المتوفی ۸۷۰ھ کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء ومشائخ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے سرفراز فرمایا گیا۔

اسی سال شمس الدین ابوالفضل حضرت اچھے میاں مارہروی قدس سرہ کے حکم کے مطابق سند المحدثین حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے درس میں شریک ہوئے اور صحاح ستہ کا دورۂ حدیث کرنے کے بعد سند حدیث حاصل کی ۔ساتھ ہی آپ کو مندرجہ ذیل اسناد بھی عنایت فرمائیں۔

علویہ،منامیہ،مصافحات مشابکہ،سند حدیث مسلسل بالاولیت ،حدیث مسلسل بالاضافہ

، چہل اسماء، حزب البحر، سند قرآن کریم، دلائل الخیرات شریف، حصن حصین، دیگر کتب حدیث وفقہ وتفسیر۔

عادات وصفات:۔ آپکی عادات وصفات میں شریعت کی پوری جلوہ گری تھی، غایت درجہ پابندی فرماتے نماز باجماعت مسجد میں ادافرماتے۔ تہجد کی نماز کبھی قضانہ ہوتی۔ نہایت کریم النفس، عیب پوش اور حاجت براری میں یگانہ عصر تھے، جواحادیث نبوی سے دعائیں منقول ہیں وہ مرحمت فرماتے۔ تکلفات سے احتراز اور محافل سماع قطعا مسدود تھیں۔ صرف مجلس وعظ، نعت خوانی، منقبت اور قرآن خوانی اور دلائل الخیرات شریف سے حاضرین عرس کی مہمانداری فرماتے تھے۔ ہر خادم ومرید سے نہایت شفقت سے پیش آتے۔

شیخ طریقت ابوالفضل حضرت اچھے میاں قدس سرہ سے خلافت واجازت حاصل تھی اورانہیں کے سلسلہ میں مرید فرماتے تھے۔

اولاد امجاد میں دوصاحبزادے اورتین صاحبزادیاں تھیں۔

۱۔ حضرت سید شاہ ظہور حسین بڑے میاں

۲۔ حضرت سید شاہ ظہور حسن چھوٹے میاں

خلفاء کی تعداد کثیر ہے، چند مشاہیر یہ ہیں:۔

۱۔ سراج السالکین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ (آپکے پوتے)

۲۔ مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

۳۔ حضرت سید شاہ مہدی حسن میاں مارہروی

۴۔ تاجدار سلسلہ اشرفیہ حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی

آپ نے ۱۸/ ذوالحجہ بروز چہارشنبہ مارہرہ مطہرہ میں وصال فرمایا۔ مزار پرانوار خانقاہ برکاتیہ مارہرہ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔(۳۰)

مآخذ ومراجع

۱۔ انوارامام اعظم۔مصنفہ مولانا محمد منشا تابش قصوری
۲ ۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۳ ۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۴۔ تہذیب التہذیب لابن حجر۔البدایہ والنہایہ لابن کثیر۔انوارامام اعظم
۵۔ تذکرۃ المحدثین۔مصنفہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی۔احوال المصنفین
۶۔ انوارامام اعظم
۷۔ تہذیب التہذیب۔انوارامام اعظم
۸۔ ״ ״ ״ ״
۹۔ ״ ״ ״
۱۰۔ انوارامام اعظم
۱۱۔ انوارامام اعظم
۱۲۔ تہذیب التہذیب۔انوارامام اعظم
۱۳۔ ״ ״ ״ ״
۱۴۔ ״ ״ ״
۱۵۔ ״ ״ ״ ״۔البدایۃ والنہایہ۔تذکرۃ المحدثین
۱۶۔ ״ ״ ״ ״
۱۷۔ ״ ״ ״ ״
۱۸۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۱۹۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۰۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۱۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۲۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۳۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۴۔ ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۲۵۔ کنزالعمال للمتقی۔شیخ محدث دہلوی۔
۲۶۔ ״ ״
۲۷۔ شیخ محدث دہلوی۔مقدمہ اخبارالاخیار
۲۸۔ احوال المصنفین۔ ״ ״
۲۹۔ مقدمہ تحفہ اثنا عشریہ
۳۰۔ تذکرہ مشائخ قادریہ

مجدد اعظم احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

نام ونسب:۔ نام، محمد۔ عرفی نام، احمد رضا خاں۔ بچپن کے نام امن میاں۔ احمد میاں۔ تاریخی نام ،المختار ۱۲۷۲ھ۔ والد کا نام ،نقی علی خاں ۔ القاب ،اعلی حضرت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد اعظم، فاضل بریلوی، وغیرھا کثیر ہیں۔

سلسلہ نسب یوں ہے، امام احمد رضا بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن حافظ کاظم علی خاں بن محمد اعظم خاں بن سعادت یار خاں بن سعید اللہ خاں ولی عہد ریاست قندھار افغانستان وشجاعت جنگ بہادر علیھم الرحمۃ والرضوان۔

ولادت ،۱۰؍شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ/۱۴؍جون ۱۸۵۶ء/ ۱۱؍جیٹھ ۱۹۱۳ سدی بروز شنبہ بوقت ظہر بمقام محلّہ جسولی بریلی (انڈیا) میں ہوئی۔

آپکے اجداد میں سعید اللہ خاں شجاعت جنگ بہادر پہلے شخص ہیں جو قندھار سے ترک وطن کر کے سلطان نادر شاہ کے ہمراہ ہندوستان آئے اور لاہور کے شیش محل میں قیام فرمایا۔

علامہ حسنین رضا خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

یہ روایت اس خاندان میں سلف سے چلی آرہی ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلی والیان قندھار کے خاندان سے تھے۔ شہزادہ سعید اللہ خاں صاحب ولی عہد حکومت قندھار کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ سوتیلی ماں کا دور دورہ ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے کیلئے ولی عہدی کی جگہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ان باپ بیٹوں میں اتنا نفاق کرادیا کہ شہزادہ سعید اللہ خاں صاحب ترک وطن پر مجبور ہو گئے۔ ان کے چند دوستوں نے بھی اس ترک وطن میں ان کا ساتھ دیا۔ یہ ساری جماعت قندھار سے لاہور آگئی۔ لاہور کے گورنر نے دربار دہلی کو اطلاع دی کہ قندھار کے ایک شہزادے صاحب کسی کشیدگی کی وجہ سے ترک وطن کر کے لاہور آگئے ہیں اس کے جواب میں انکی مہمان نوازی کا حکم ہوا اور لاہور کا شیش محل ان کو رہائش کے لئے عطا ہوا جو آج بھی موجود ہے۔ ان کی شاہی مہمان نوازی ہونے لگی۔ انہیں اپنے مستقبل کے لئے کچھ کرنا ضروری تھا وہ جلدی ہی دہلی آگئے یہاں انکی بڑی عزت ووقعت ہوئی۔ چند ہی دنوں میں وہ فوج کے کسی بڑے عہدے پر ممتاز ہو گئے اور انکے ساتھیوں کو بھی فوج میں مناسب جگہیں مل

گئیں۔یہ منصب انکی فطرت کے بہت مناسب تھا۔جب روہیل کھنڈ میں کچھ بغاوت کے آثار نمودار ہوئے تو باغیوں کی سرکوبی ان کے سپرد ہوئی۔اس بغاوت کے فرو ہونے کے بعد ان کو روہیل کھنڈ کے صدر مقام بریلی میں قیام کرنے اور امن قائم رکھنے کا حکم ہوگیا۔یہاں انہیں صوبہ دار بنادیا گیا جو گورنر کے مترادف ہے۔اس ضلع میں انکو ایک جاگیر عطا ہوئی جو غدر ۱۸۵۷ء میں ضبط ہوکر تحصیل ملک ضلع رامپور میں شامل کردی گئی ہے۔اس جاگیر کا مشہور اور بڑا موضع وہنیلی تھا جواب موجود ہے۔بریلی کی سکونت اس لئے مستقل ہوگئی کہ اسی دور میں کوہستان روہ کے کچھ پٹھان خاندان یہاں آکر آباد ہوگئے تھے۔ان کے لئے ان کا جوار بڑا خوشگوار تھا۔اس واسطے کہ ان سے بوئے وطن آتی تھی۔(۱)

سعید اللہ خاں۔حضرت سعید اللہ خاں صاحب کو شش ہزاری عہدہ بھی ملا تھا اور شجاعت جنگ آپ کو خطاب دیا گیا تھا۔آپ نے آخر عمر میں ملازمت سے سبکدوشی اختیار کرلی تھی۔بقیہ زمانہ یادالہی میں گذارا اور جس میدان میں آپ کا قیام تھا وہیں دفن ہوئے۔بعد کو لوگوں نے اس میدان کو قبرستان میں تبدیل کردیا جو آج بھی محلہ معماران بریلی میں موجود ہے اور اسی مناسبت سے اسکو شہزادے کا تکیہ کہا جاتا ہے۔

سعادت یار خاں۔آپکے بعد آپکے صاحبزادے سعادت یار خاں نے کافی شہرت پائی بلکہ والد ماجد کی حیات ہی میں اپنی امانت داری اور دیانت شعاری کی وجہ سے حکومت دہلی کے وزیر مالیات ہوگئے تھے۔شاہی حکومت کی طرف سے آپکو بدایوں کے متعدد مواضعات بھی جاگیر میں ملے تھے۔

مولانا حسنین رضا خاں تحریر فرماتے ہیں:۔

انہوں نے دہلی میں اپنی وزارت کی دونشانیاں چھوڑیں۔بازار سعادت گنج اور سعادت خاں نہر۔نہ معلوم حوادث روزگار کے دست ستم سے ان میں سے کوئی نشانی بچی ہے یا نہیں۔انکی مہر وزارت بھی اس خاندان میں میری جوانی تک موجود رہی۔(۲)

آپکے تین صاحبزادے تھے۔محمد اعظم خاں،محمد معظم خاں،محمد مکرم خاں۔

محمد اعظم خاں۔آپکے بڑے صاحبزادے تھے۔سلطنت مغلیہ کی وزارت اعلی کے عہدے پر فائز ہوئے۔کچھ دن اس عہدہ پر فائز رہنے کے بعد سلطنت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش

ہوگئے تھے۔آپ نے ترک دنیا فرماکر عبادت وریاضت میں ہمہ وقت مشغولی اختیار فرمائی۔ آپ بھی بریلی محلّہ معماران میں اقامت گزیں رہے۔

آپکے صاحبزادے حضرت حافظ کاظم علی خاں ہر جمعرات کو سلام کیلئے حاضر ہوتے اور گرانقدر رقم پیش کرتے۔ایک مرتبہ جاڑے کے موسم میں جب حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک الاؤ (دہرے) کے پاس تشریف فرما ہیں۔اس موسم سرما میں کوئی سردی کا لباس جسم پر نہ دیکھکر اپنا بیش بہا دوشالہ اتار کر والد ماجد کواڑھا دیا۔حضرت موصوف نے نہایت استغناء سے اسے اتار کر آگ کے الاؤ میں ڈالدیا۔صاحبزادے نے جب یہ دیکھا تو خیال پیدا ہوا کہ کاش اسے کسی اور کو دیدیتا تو اسکے کام آتا۔

آپکے دل میں یہ وسوسہ آنا تھا کہ حضرت نے اس آگ کے دھرے سے دوشالہ کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا: فقیر کے یہاں دھکر پھکر کا معاملہ نہیں، لے اپنا دوشالہ۔دیکھا تو اس دوشالہ پر آگ کا کچھ اثر نہیں تھا۔(۳)

حافظ کاظم علی خاں :۔ حافظ کاظم علی خاں شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے اور یہ عہدہ آج کے زمانہ کی کلکٹری کے برابر تھا۔دوسو سواروں کی بٹالین آپکی خدمت میں رہا کرتی تھی۔آپ کو سلطنت مغلیہ کی طرف سے آٹھ گاؤں جاگیر میں پیش کئے گئے تھے۔

سیرت اعلی حضرت میں ہے:۔

حافظ کاظم علی خاں صاحب مرحوم کے دور میں مغلیہ حکومت کا زوال شروع ہوگیا تھا ہر طرف بغاوتوں کا شور اور ہر صوبے میں آزادی وخودمختاری کا زور ہو رہا تھا۔اس وقت جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو حافظ کاظم علی خاں صاحب دہلی سے لکھنؤ آگئے۔ادھر انگریزوں کا زور بڑھ رہا تھا اور حکومت میں تعطل پیدا ہوگیا تھا۔اودھ کی سلطنت میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کو بھی یہاں دوبار اودھ سے ایک جاگیر عطا ہوئی جو ہم لوگوں تک باقی رہی اور ۱۹۵۴ء میں جب کانگریس نے دیہی جائدادیں ضبط کیں تو ہماری معافی بھی ضبطی میں آگئی۔(۴)

ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

آپ اس جدوجہد میں تھے کہ سلطنت مغلیہ اور انگریزوں میں جو کچھ مناقشات تھے ان کا تصفیہ ہوجائے۔چنانچہ اسی تصفیہ کیلئے آپ کلکتہ تشریف لے گئے تھے۔(۵)

قطب وقت مولانا رضا علی خاں۔ آپکے بڑے صاحبزادے ہیں اور سیدنا اعلی حضرت قدس سرہ کے حقیقی دادا۔

آپکی ولادت ۱۲۲۴ھ میں ہوئی۔ شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ سے علوم درسیہ حاصل کئے۔ ۲۲ رسال کی عمر میں ۱۲۴۷ھ سند فراغ حاصل کی۔ اپنے زمانہ میں فقہ وتصوف میں شہرت خاص تھی۔ تقریر نہایت پر تاثیر ہوتی، آپکے اوصاف شمار سے باہر ہیں، نسبت کلام، سبقت سلام، زہد وقناعت، حلم وتواضع اور تجرید وتفرد آپکی خصوصیات سے ہیں۔

مولانا حسنین رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ پہلے شخص ہیں جو اس خاندان میں دولت علم دین لائے اور علم دین کی تکمیل کے بعد انہوں نے سب سے پہلے مسند افتاء کو رونق بخشی، تو اس خاندان کے ہاتھ سے تلوار چھوٹی اور تلوار کی جگہ قلم نے لے لی۔ اب اس خاندان کا رخ ملک کی حفاظت سے دین کی حمایت کی طرف ہوگیا۔ وہ اپنے دور میں مرجع فتاوی رہے۔ انہوں نے خطب جمعہ وعیدین لکھے جو آج کل خطب علمی کے نام سے ملک بھر میں رائج ہیں۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلی مولانا رضا علی خاں صاحب کے خطبے جو خطب علمی کہلاتے ہیں وہ مولانا رضا علی خاں صاحب کے ہی تصنیف کردہ ہیں اور کم وبیش ایک صدی سے سارے ہندوستان کے طول وعرض میں جمعہ وعیدین کو پڑھے جاتے ہیں۔ اور ہر مخالف وموافق انہیں پڑھتا ہے۔ ان کو شہرت سے انتہائی نفرت تھی اس لئے انہوں نے خطبے اپنے شاگرد مولانا علمی کو دے دیئے مولانا علمی نے خود بھی اس طرف اشارہ کیا ہے البتہ خطب علمی میں اشعار مولانا علمی کے ہیں اور مولانا رضا علی خاں صاحب مرجع فتاوی بھی رہے۔

خطب علمی کو رب العزۃ نے وہ شان قبولیت عطا فرمائی کہ آج تک کوئی خطبہ اس کی جگہ نہ لے سکا۔ اس دور میں بہت سے خطبے لکھے گئے عمدہ کر کے چھاپے گئے کوشش سے رائج کئے گئے مگر وہ قبول عام کسی کو آج تک نصیب نہ ہوا اور نہ آئندہ کسی کو امید ہے کہ وہ خطب علمی کی جگہ لے سکے گا۔ جب انکے بیٹے مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے سند تکمیل حاصل کر لی تو افتاء اور زمینداری یہ دونوں کام مولانا نقی علی خاں کے سپرد ہو گئے۔ (٦)

۱۲۸۲ھ میں وصال ہوا اور سٹی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

کشف وکرامات ۔ حضرت کا گذر ایک روز کوچہ سیتارام کی طرف سے ہوا ہنود کے تہوار ہولی کا زمانہ تھا ایک ہندنی بازاری طوائف نے اپنے بالا خانہ سے حضرت پر رنگ چھوڑ دیا یہ کیفیت شارع عام پر ایک جوشیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالا خانہ پر جاکر تشدد کرنا چاہا مگر حضور نے اسے روکا اور فرمایا: بھائی کیوں اس پر تشدد کرتے ہو اس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے۔ خدا اسے رنگ دے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائف بیتابانہ قدموں پر گر پڑی اور معافی مانگی اور اسی وقت مشرف باسلام ہوئی حضرت نے وہیں اس نوجوان سے اس کا عقد کردیا۔

۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط ہوا اور انہوں نے شدید مظالم کیے تو لوگ ڈر کے مارے پریشان پھرتے تھے۔ بڑے لوگ اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ چلے گئے لیکن حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلّہ ذخیرہ اپنے مکان میں برابر تشریف رکھتے رہے اور پنج وقتہ نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ادھر سے گوروں کا گزر ہوا خیال ہوا کہ شاید مسجد میں کوئی شخص ہو تو اس کو پکڑ کر پیٹیں، مسجد میں گھسے ادھر ادھر گھوم آئے بولے مسجد میں کوئی نہیں ہے حالانکہ حضرت مسجد میں تشریف فرما تھے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا کردیا کہ حضرت کو دیکھنے سے معذور رہے۔

رئیس الاتقیاء مولانا نقی علی خاں

ولادت، یکم رجب ۱۲۴۶ھ کو بریلی میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد قطب زماں حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا۔ آپ بلند پایہ عالم اور بہت بڑے فقیہ تھے۔

مولانا عبدالحی رائے بریلوی لکھتے ہیں:۔

الشیخ الفقیہ نقی علی خاں بن رضاعلی خاں بن کاظم علی خاں بن اعظم خاں بن سعادت یار الافغانی البریلوی احد الفقھا ء الحنفیة اسند الحدیث عن شیخ احمد بن زین دحلان الشافعی ۔(۷)

امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

جو دقت انظار وحدت افکار وفہم صایب ورائے ثاقب حضرت حق جل وعلا نے انہیں عطا فرمائی ان دیار وامصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی۔فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا۔عقل معاش ومعاد دونوں کا بروجہ کمال اجتماع بہت کم سنا یہاں آنکھوں دیکھا۔علاوہ بریں سخاوت وشجاعت، علو ہمت وکرم ومروت، صدقات خفیہ ومبرات جلیہ، بلندی اقبال ودبدبۂ وجلال، موالات فقراء اور امر دینی میں عدم مبالات باغنیاء، حکام سے عزلت ورزق موروث پر قناعت، وغیرہ ذلک فضائل جلیلہ وخصائل جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکت صحبت سے شرف پایا ہے:۔

ع ایں نہ بحریست کہ در کوزۂ تحریر آید

مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس ذات گرامی صفات کو خالق عزوجل نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ کی غلامی وخدمت اور حضور اقدس کے اعداء پر غلظت وشدت کے لئے بنایا تھا۔بحمد اللہ ان کے بازوئے ہمت وطنطنۂ صولت نے اس شہر کو فتنۂ مخالفین سے یکسر پاک کردیا۔کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اٹھائے یا آنکھ ملائے یہاں تک کہ ۲۶ رشعبان ۱۲۹۳ھ کو مناظرۂ دینی کا عام اعلان بنام تاریخی ''اصلاح ذات بین'' طبع کرایا اور سوا مہر سکوت یا عار فرار وغوغائے جہال وعجز واضطرار کے کچھ جواب نہ پایا، فتنۂ ششں مثل کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفا پر عرق ریز وگردیدہ، اس جناب کی ادنی توجہ میں بحمد اللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں۔اہل فتنہ کا بازار سرد ہے، خود اس کے نام سے جلتے ہیں، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ خدمت روز ازل سے اس جناب کے لئے ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ'' تنبیه الجهال بالهام الباسط المتعال ''میں مطبوع ہوئی:۔وذلك فضل الله يؤ تيه من يشاء ۔

آپکی تمام خوبیوں کے درمیان سب سے بڑی خوبی اور علمی شاہکار اعلی حضرت قدس سرہ کی تعلیم وتربیت ہے جو صدیوں ان کا نام نامی زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔

امام احمد رضا:۔امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنی سنہ ولادت کا استخراج اس آیت کریمہ سے فرمایا:۔

اولئك كتب فى قلوبهم الايمان وايد هم بروح منه۔

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جواللہ ورسول کے دشمنوں کو کبھی اپنا دوست نہیں بناتے اور اپنا رشتۂ ایمانی اسی وقت مضبوط و مستحکم جانتے ہیں جب اعدائے دین سے کھلم کھلا عداوت ومخالفت کا اعلان کریں اگر چہ وہ دشمنان دین انکے باپ دادا ہوں خواہ اولاد اور دیگر عزیز واقارب ہوں۔جب کسی مومن کا ایمان ایسا قوی ہوجاتا ہے تو اسکے لئے وہ بشارت ہے جو آیت کریمہ میں بیان فرمائی۔

سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی پوری حیات مقدسہ اسکا آئینہ تھی۔آئندہ اوراق میں اسکے شواہد ملاحظہ فرمائیں۔

حسن اتفاق کہ اعلی حضرت جس ساعت میں پیدا ہوئے اس وقت آفتاب منزل غفر میں تھا جو اہل نجوم کے یہاں مبارک ساعت ہے۔

اعلیٰ حضرت نے خود بھی اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے:۔

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور میں
ہر منزل اپنے ماہ کی منزل غفر کی ہے

عہد طفلی:۔آپ کا بچپن نہایت نازونعم میں گذرا۔فطری طور پر ذہین تھے اور حافظہ نہایت قوی وقابل رشک پایا تھا۔کبھی بچوں کے ساتھ نہ کھیلتے۔محلّہ کے بچے کبھی کھیلتے ہوئے گھر آجاتے تو آپ انکے کھیل میں کبھی شریک نہ ہوتے بلکہ انکے کھیل کو دیکھا کرتے۔طہارت نفس، اتباع سنت، پاکیزہ اخلاق اور حسن سیرت جیسے اوصاف آپکی ذات میں بچپن ہی سے ودیعت تھے۔ آپکی زبان کھلی تو صاف تھی، عام طور پر بچوں کی طرح کج مج نہ تھی، غلط الفاظ آپکی زبان پر کبھی نہ آئے اور نہ کسی نے سنے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے خود فرمایا: میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا، اس وقت میری عمر ساڑھے تین سال ہوگی، ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلوہ فرما ہوئے، یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں، انہوں نے عربی زبان میں مجھ سے گفتگو بھی فرمائی، میں نے انکی زبان میں ان سے گفتگو کی، میں نے ان بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہ دیکھا۔(۸)

ایک مرتبہ طفولیت کے زمانہ میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے اعلی

حضرت قدس سرہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور کئی بار دیکھنے کے بعد فرمایا: تم رضا علی خانصاحب کے کون ہو؟ آپ نے جواب دیا، میں ان کا پوتا ہوں ۔فرمایا: جبھی ،اور فوراً تشریف لے گئے ۔(۹)

اعلی حضرت قدس سرہ کی عمر تقریباً ۵/۶ رسال کی ہوگی ،اس وقت صرف ایک بڑا کرتہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے ،اسی دوران سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گذریں، آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرۂ مبارک کو چھپالیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ان میں سے ایک بول اٹھی ،واہ میاں صاحبزادے ،منہ تو چھپا لیا اور ستر کھولدیا۔آپ نے برجستہ جواب دیا، جب نظر بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔ یہ حکیمانہ جواب سنکر وہ سکتہ میں رہ گئی۔(۱۰)

تعلیم وتربیت ۔آپکی تعلیم کا آغاز ہوا تو پہلے ہی دن ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔استاذ محترم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد جب حروف تہجی کی تختی پڑھانا شروع کی تو آپ تمام حروف پڑھکر 'لا' پر جا کر رک گئے اور عرض کیا: الف اور لام تو میں پڑھ چکا یہاں دوبارہ پڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: جو تم نے الف کی صورت میں پڑھا وہ ہمزہ تھا۔ چونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے لہذا اسکا تنہا تلفظ نہیں ہوسکتا۔اب لام کے ساتھ ملاکر اسکو پڑھایا جارہا ہے۔ عرض کی: پھر تو کسی بھی حرف کے ساتھ ملاکر پڑھایا جاسکتا تھا۔اس لام کی کیا خصوصیت تھی؟

جد امجد حضرت علامہ رضا علی خانصاحب قبلہ علیہ الرحمہ بھی مجلس میں موجود تھے۔آپ نے فرمایا: الف اور لام میں صورت اور سیرت کے اعتبار سے ایک خاص مناسبت ہے۔صورۃ تو اس طرح کہ 'لا' اور 'لا' لکھا جاتا ہے،اور سیرۃً اس لئے کہ الف اور لام کا جب تلفظ کرو تو ایک کو دوسرے کے قلب اور بیچ میں لکھو گے۔لہذا دونوں میں قلبی تعلق ہے۔الف کے بیچ میں 'ل' ہے اور لام کے بیچ میں 'ا' ہے۔ یہ جواب دیکر جد امجد نے وفور مسرت میں گلے سے لگالیا، وہ اپنی فراست ایمانی اور مکاشفہ روحانی سے یہ سمجھ گئے تھے کہ یہ بچہ آگے چل کر کچھ ہوگا۔

قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے تھے کہ ایک دن استاذ محترم نے کسی مقام پر کچھ اعراب بتایا آپ نے استاذ کے بتانے کے خلاف پڑھا۔انہوں نے دوبارہ کرخت آواز سے بتایا آپ نے پھر وہی پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔آپ کے والد ماجد جو قریب ہی کے کمرے میں بیٹھے تھے

انہوں نے سپارہ منگا کر دیکھا تو سپارہ میں استاذ کے بتانے کے موافق تھا۔آپ بھی وہاں چونکہ کتابت کی غلطی محسوس کررہے تھے آپ نے قرآن پاک منگایا اس میں وہی اعراب پایا جو اعلی حضرت نے بار بار پڑھا تھا۔باپ نے بیٹے سے دریافت کیا کہ تمہیں جو استاد بتاتے تھے وہی تمہارے سپارے میں بھی تھا تم نے استاذ کے بتانے کے بعد بھی نہیں پڑھا۔اعلی حضرت نے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے استاذ کے بتانے کے موافق پڑھوں مگر زبان نے یارانہ دیا۔ اس پر ان کے والد ماجد وفور مسرت سے آبدیدہ ہوگئے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس بچے کو ماانزل اللہ کے خلاف پر قدرت ہی نہیں دی گئی ہے۔ یہ تھے آثار مجددیت۔

ایک روز صبح کو بچے مکتب میں پڑھ رہے تھے ان میں اعلی حضرت بھی شامل تھے ایک آنے والے بچے نے استاد کو بایں الفاظ سلام کیا،'السلام علیکم' استاد صاحب نے جواب میں کہا جیتے رہو آپ نے فوراً استاذ صاحب سے عرض کیا کہ یہ تو جواب نہ ہوا،انہوں نے پوچھا کہ اس کا جواب کیا ہے؟ اعلی حضرت نے عرض کیا: اس کا جواب 'وعلیکم السلام' ہے،اس پر استاد بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ چھوٹی چھوٹی شرعی غلطی پر آپ بچپن ہی میں بلا تکلف بول دیا کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلطی کی تصحیح قدرت ہی نے ان کی عادت ثانیہ بنادی تھی چونکہ ان سے آگے چل کر رب العزت کو یہی کام لینا تھا۔

مولانا حسنین رضا خان صاحب قبلہ لکھتے ہیں:۔

آپ مسلم الثبوت پڑھ رہے تھے اور زیادہ رات تک مطالعہ کرتے تھے۔جس مقام پر ان کا سبق ہونے والا تھا وہاں ان کے والد ماجد نے مولانا محبّ اللہ صاحب بہاری (مصنف کتاب) پر ایک اعتراض کردیا تھا جو انہوں نے حاشیہ پر درج کرکے چھوڑ دیا تھا۔جب اعلی حضرت قبلہ کی نظر اس اعتراض پر پڑی تو آپ کی بانکی طبیعت میں یہ بات آئی کہ مصنف کی عبارت کو حل ہی اس طرح کیا جائے کہ اعتراض وارد ہی نہ ہو،آپ اس حل کو ایک بجے رات تک سوچتے رہے بالآخر تائید غیبی سے وہ حل سمجھ میں آگیا۔آپ کو انتہائی مسرت ہوئی اور اس وفور مسرت میں بے اختیار آپ کے ہاتھوں سے تالی بج گئی۔اس سے سارا گھر جاگ گیا اور کیا ہے؟ کیا ہے؟ کا شور مچ گیا تو آپ نے اپنے والد ماجد کو کتاب کی عبارت اور اس کا عام مطلب اور اس پر ان کا اعتراض سنانے کے بعد آپ نے اپنی طرف سے اس عبارت کی تقریر کی کہ وہ

اعتراض ہی نہ پڑا، اس پر باپ نے گلے سے لگایا اور فرمایا کہ امن میاں تم مجھ سے پڑھتے نہیں بلکہ مجھے پڑھاتے ہو۔

سچ ہے:۔

بالائے سرش زہوش مندی ☆ می تافت ستارہ بلندی

دوران تعلیم آپ اپنے پھوپھا (جناب شیخ فضل حسن مرحوم) کے بلانے پر رامپور گئے انہوں نے بہ اصرار روکا۔اعلی حضرت قبلہ نے یہ وقت بھی تحصیل علم میں صرف کیا اور بایماء الحاج نواب کلب علی خاں مرحوم مغفور شرح چغمینی کے کچھ اسباق مولانا عبدالعلی صاحب مرحوم سے پڑھے۔نانا فضل حسن صاحب بریلی کے ساکن تھے رام پور میں وہ محکمہ ڈاک کے افسر اعلی تھے اور الحاج نواب کلب علی خاں کے خاص مقربین میں ان کا شمار تھا۔انہوں نے نواب صاحب سے اعلی حضرت قبلہ کی حیرت انگیز ذہانت کا پہلے ہی ذکر کردیا تھا جب یہ رام پور گئے تو نواب صاحب کے روبرو پیش کردیا۔نواب صاحب نے بات چیت ہی سے اندازہ کرلیا کہ یہ بچہ ہونہار ہے تو انکی خوشی یہ ہوئی کہ یہ رام پور میں ہی مولانا عبدالعلی صاحب اور مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی سے تعلیم حاصل کریں۔اس لئے کہ مولانا عبدالعلی صاحب ریاضی میں اور مولانا عبدالحق صاحب منطق فلسفہ اصول وکلام وغیرہ میں یگانہ روزگار مانے جاتے تھے۔

نواب صاحب نے فرمایا:۔

یہاں مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی مشہور منطقی ہیں۔آپ ان سے کچھ منطق کی کتابیں قدما کی تصنیفات سے پڑھ لیجئے۔اعلی حضرت نے فرمایا اگر والد ماجد کی اجازت ہوگی تو کچھ دن یہاں ٹھہر سکتا ہوں۔یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اتفاق وقت جناب مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی مرحوم بھی تشریف لے آئے۔جناب نواب صاحب نے اعلی حضرت کا ان سے تعارف کرایا اور فرمایا: باوجود کم سنی ان کی کتابیں سب ختم ہیں اور اپنے مشورہ کا ذکر فرمایا۔ مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں صرف ڈھائی عالم ہوئے، ایک مولانا بحر العلوم دوسرے والد مرحوم اور نصف بندہ معصوم، وہ کب ایک کم عمر شخص کو عالم مان سکتے تھے۔ اعلی حضرت سے دریافت فرمایا کہ منطق میں انتہائی کونسی کتاب آپ نے پڑھی ہے، اعلی حضرت نے فرمایا '' قاضی مبارک '' یہ سنکر دریافت فرمایا کہ شرح تہذیب پڑھ چکے ہیں؟ یہ طعن آمیز

سوال سن کر اعلی حضرت نے فرمایا کہ کیا جناب کے یہاں قاضی مبارک کے بعد شرح تہذیب پڑھائی جاتی ہے ۔ یہ سوال سیر کا سوا سیر پا کر جناب مولانا عبدالحق صاحب نے سوال کا رخ دوسری جانب پھیرا اور پوچھا اب کیا مشغلہ ہے؟ فرمایا: تدریس، افتا، تصنیف ۔فرمایا کس فن میں تصنیف کرتے ہیں؟ فرمایا: مسائل دینیہ و رد وہابیہ ۔اسکو سن کر فرمایا: رد وہابیہ؟ ایک میرا وہ بدایونی خبطی ہے کہ ہمیشہ اسی خبط میں رہتا ہے اور رد وہابیہ کیا کرتا ہے ۔ (وہ اشارہ حضرت مقتدائے ملت تاج الفحول محبّ الرسول عالیجناب مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی قدس سرہ العزیز کی طرف تھا ۔اور میرا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت تاج الفحول جناب مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے) اعلی حضرت نے یہ سنتے ہی فرمایا: جناب کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ کا رد سب سے پہلے جناب مولانا فضل حق جناب کے والد ماجد ہی نے کیا اور مولوی اسمعیل دہلوی کو بھرے مجمع میں مناظرہ کر کے ساکت کیا اور ان کے رد میں ایک مستقل رسالہ بنام ''تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی'' تحریر فرمایا ہے ۔اس پر مولانا عبدالحق صاحب خاموش ہوگئے ۔(۱۱)

ابتدائی کتابیں پہلے استاذ سے پڑھیں اور چار سال کی عمر میں قرآن ناظرہ ختم کیا، اسکے بعد میزان منشعب تک حضرت مولانا عبدالقادر بیگ سے پڑھا ۔ابتدائی تعلیم کے بعد والد ماجد نے آپکی تعلیم اپنے ذمہ لے لی اور آخر تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا ۔

اسی دوران شرح چغمینی مولانا عبدالعلی رامپوری (ریاضی داں) سے چھ ماہ وہاں رہ کر پڑھی ۔

آپ فرماتے ہیں: حضور پرنور پیرومرشد قدس سرہ کو شامل کر کے چھ نفوس قدسیہ میرے استاذ ہوتے ہیں ۔

ان چھ حضرات کے علاوہ حضور نے کسی کے سامنے زانوئے ادب طے نہیں کیا مگر خداوند عالم نے محض اپنے فضل وکرم اور آپ کی محنت اور خداداد ذہانت کی وجہ سے اتنے علوم وفنون کا جامع بنایا کہ پچاس فنون میں حضور نے تصنیفات فرمائیں اور علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے کہ خدام ومعتقدین کا تو کہنا کیا مخالفین مخالفتیں کرتے اپنی سیاہ قلبی کی وجہ سے برائیاں کرتے مگر ساتھ ساتھ ٹیپ کا بند یہ ضرور کہنے پر مجبور ہوتے کہ یہ سب کچھ ہے مگر مولانا احمد رضا

خانصاحب قلم کے بادشاہ ہیں جس مسئلہ پر قلم اٹھا دیا نہ موافق کو ضرورت افزائش نہ مخالف کو دم زدن کی گنجائش ہوتی ہے۔(۱۲)

پورے زمانۂ طالب علمی میں کوئی کتاب بالاستیعاب مکمل نہ پڑھی، بلکہ والد صاحب جب یہ دیکھتے کہ امن میاں مصنف کے طرز سے واقف ہو گئے ہیں تو مشکل مقامات پر عبور کرانے کے بعد دوسری کتابیں شروع کرا دیتے، اس طرح قلیل مدت میں آپ نے تمام درسی کتب کو مکمل کرلیا اور ۱۳؍سال دس ماہ چار دن کی عمر شریف میں ۱۴؍شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو فارغ التحصیل ہو گئے۔

فتوی نویسی۔ تکمیل تعلیم کے بعد ہی والد ماجد نے فتوی نویسی کا کام اپنے فرزند ارجمند کے سپرد کر دیا تھا اور سات سال تک مسلسل والد محترم کی سرپرستی میں آپ نے فتاوی تحریر فرمائے۔

خود فرماتے ہیں:۔

رد وہابیہ اور افتا یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے، ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے، میں بھی ایک حاذق طبیب کے مطب میں سات برس بیٹھا، مجھے وہ وقت وہ دن وہ جگہ وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں، میں نے ایک بار ایک نہایت پیچیدہ حکم بڑی کوشش وجانفشانی سے نکالا اور اسکی تائیدات مع تنقیح آٹھ ورق میں جمع کیں، مگر جب حضرت والد ماجد قدس سرہ کے حضور میں پیش کیا تو انہوں نے ایک جملہ ایسا فرمادیا کہ اس سے یہ سب ورق رد ہو گئے، وہی جملے اب تک دل میں پڑے ہوئے ہیں اور قلب میں اب تک اسکا اثر باقی ہے۔(۱۳)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:۔

میں نے فتوی دینا شروع کیا، اور جہاں میں غلطی کرتا حضرت قدس سرہ اصلاح فرماتے، اللہ عزوجل انکے مرقد پاکیزہ بلند کو معطر فرمائے، سات برس کے بعد مجھے اذن فرمادیا کہ اب فتوی لکھوں اور بغیر حضور کو سنائے سائلوں کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک رحمٰن عزوجل نے حضرت والا کو سلخ ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بلالیا۔(۱۴)

ازدواجی زندگی:۔ مولانا حسنین رضا خانصاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

تعلیم مکمل ہو جانے کے بعد اعلی حضرت قبلہ کی شادی کا نمبر آیا۔ نانا فضل حسن صاحب

کی منجھلی صاحبزادی سے نسبت قرار پائی۔ شرعی پابندیوں کے ساتھ شادی ہوگئی۔ یہ ہماری محترمہ اماں جان رشتہ میں اعلی حضرت قبلہ کی پھوپھی زادی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی سختی سے پابند تھیں۔ نہایت خوش اخلاق بڑی سیر چشم انتہائی مہمان نواز نہایت متین وسنجیدہ بی بی تھیں۔ اعلی حضرت قبلہ کے یہاں مہمانوں کی بڑی آمد رہتی تھی، ایسا بھی ہوا ہے کہ عین کھانے کے وقت ریل سے مہمان اتر آئے اور جو کچھ کھانا پکنا تھا وہ سب پک چکا تھا اب پکانے والیوں نے ناک بھوں سمیٹی آپ نے فوراً مہمانوں کیلئے کھانا اتار کر باہر بھیج دیا اور سارے گھر کے لئے دال چاول یا کھچڑی پکنے کو رکھوادی گئی کہ اس کا پکنا کوئی دشوار کام نہ تھا۔ جب تک مہمانوں نے باہر کھانا کھایا گھر والوں کے لئے بھی کھانا تیار ہوگیا کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی کہ کیا ہوا۔ اعلی حضرت قبلہ کی ضروری خدمات وہ اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔ خصوصاً اعلیحضرت کے سر میں تیل ملنا یہ انکا روزمرہ کا کام تھا جس میں کم وبیش آدھا گھنٹہ کھڑا رہنا پڑتا تھا اور اس شان سے تیل جذب کیا جاتا تھا کہ ان کے لکھنے میں اصلا فرق نہ پڑے، یہ عمل ان کا روزانہ مسلسل تا حیات اعلیحضرت برابر جاری رہا۔ سارے گھر کا نظم اور مہمان نوازی کا عظیم بار بڑی خاموشی اور صبرو استقلال سے برداشت کرگئیں۔ اعلی حضرت قبلہ کے وصال کے بعد بھی کئی سال زندہ رہیں مگر اب بجز یاد الہی انہیں اور کوئی کام نہیں رہا تھا۔ اعلی حضرت قبلہ کے گھر کے لئے ان کا انتخاب بڑا کامیاب تھا۔ رب العزت نے اعلی حضرت قبلہ کی دینی خدمات کے لئے جو آسانیاں عطا فرمائی تھیں ان آسانیوں میں ایک بڑی چیز امی جان کی ذات گرامی تھی۔

قرآن پاک میں رب العزت نے اپنے بندوں کو دعائیں اور مناجاتیں بھی عطا فرمائی ہیں تاکہ بندوں کو اپنے رب سے مانگنے کا سلیقہ آجائے ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

تو دنیا کی بھلائی سے بعض مفسرین نے ایک پاکدامن ہمدرد اور شوہر کی جاں نثار بیوی مراد لی ہے۔

ہماری اماں جان عمر بھر اس دعا کا پورا اثر معلوم ہوتی رہیں۔ اپنے دیوروں اور نندوں کی اولاد سے بھی اپنے بچوں جیسی محبت فرماتی تھیں۔ گھرانے کے اکثر بچے انہیں اماں جان ہی کہتے تھے۔ اب کہاں ایسی پاک ہستیاں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا وعلی بعلہا وابنیہا۔

بیعت وخلافت ۔ نیز فرماتے ہیں۔

ایک روز اعلی حضرت قبلہ کسی خیال میں روتے روتے سوگئے اس لئے کہ قیلولہ (دوپہر کو لیٹنا جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے) اس خاندان میں اب تک رائج ہے۔ اعلی حضرت قبلہ بھی اس سنت پر مدۃ العمر عامل رہے۔ خواب میں اعلیحضرت قبلہ کے دادا حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب تشریف لائے اور فرمایا: وہ شخص عنقریب آنے والا ہے جو تمہارے اس درد کی دوا کرے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے دوسرے یا تیسرے روز تاج الفحول حضرت مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ تشریف لائے، ان سے بیعت کے متعلق مشورہ ہوا اور یہ طے ہوا کہ جلد ہی مارہرہ شریف چل کر بیعت ہوجانا چاہیئے۔ چنانچہ یہیں سے یہ تینوں حضرات مارہرہ شریف کو چل پڑے (اعلی حضرت اور انکے والد ماجد اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب)

جب حضرت مارہرہ شریف پہونچے اور آستانۂ عالیہ برکاتیہ پر حاضری ہوئی تو وہاں کے صاحب سجادہ حضرت سیدنا ومولانا آل رسول سے اعلی حضرت قبلہ اور انکے والد ماجد کی پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اعلی حضرت قبلہ کو دیکھتے ہی جو الفاظ فرمائے تھے وہ یہ تھے۔

آیئے ہم تو کئی روز سے آپ کے انتظار میں تھے۔ اعلی حضرت اور انکے والد ماجد بیعت ہوئے اور مرشد برحق نے تمام سلاسل کی اجازت عطا فرما کر تاج خلافت اعلی حضرت کے سر پر اپنے دست کرم سے رکھ دیا۔ یوں یہ خلش جس کے لئے اعلی حضرت روتے تھے رب العزت نے نکال دی۔ شریعت کی تعلیم وتربیت باپ سے ملی تھی اور طریقت کی تکمیل پیرومرشد نے کرادی۔ اس وقت اعلی حضرت قدس سرہ شریعت وطریقت دونوں کے امام ہوگئے۔ زندہ باد اعلی حضرت زندہ باد۔

بعض مریدین نے جو اس وقت حاضر تھے حضرت سیدنا آل رسول قدس سرہ سے عرض کیا: کہ حضور اس بچے پر یہ کرم کہ مرید ہوتے ہی تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا ہوگئی نہ ضروری ریاضت کا حکم ہوا نہ چلہ کشی کرائی۔ اس کے جواب میں حضرت سیدنا آل رسول نے فرمایا کہ تم کیا جانو، یہ بالکل تیار آئے تھے صرف نسبت کی ضرورت تھی تو یہاں آکر وہ ضرورت بھی پوری ہوگئی۔ یہ فرما کر آب دیدہ ہوگئے اور فرمایا: کہ رب العزت دریافت فرمائے گا کہ آل

رسول تو دنیا سے ہمارے لئے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کروں گا۔ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ میں ایک قصبہ ہے اوراس میں سادات کرام کا یہ خاندان بلگرام شریف سے آکر آباد ہوا ہے یہ حسنی وحسینی سادات قادری نسل سے ہیں اور نسبت بھی قادری ہے اس خاندان میں بڑے بڑے اولیاء کرام ہوئے اعلی حضرت قبلہ کے مرشد سیدنا شاہ آل رسول انہیں میں سے ایک تھے۔ ان کا اپنے دور کے اولیاء کرام میں شمار تھا۔ علماء کرام بدایوں بھی اسی خاندان سے بیعت ہوئے اور علماء کرام بریلی کو بھی اسی دودمان پاک کی غلامی پر فخر ہے۔ (۱۵)

مجدد وقت ۔ مولانا حسنین رضا خانصاحب لکھتے ہیں۔

اعلی حضرت قبلہ کے فیضان مجددیت کا ظہور ۱۳۰۱ھ کے آغاز سے ہوا۔ یہ واقعہ ذرا تفصیل طلب ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہمارے چچا مولوی محمد شاہ خاں صاحب عرف تھن خاں صاحب مرحوم سوداگری محلّہ کے قدیمی باشندے تھے، اعلی حضرت سے عمر میں ایک سال بڑے تھے، بچپن ساتھ گذرا ہوش سنبھالا تو ایک ہی جگہ نشست وبرخاست رہی۔ ایسی حالت میں آپس میں بے تکلفی ہونا ہی تھی۔ ان کو اعلی حضرت قبلہ تھن بھائی جان کہتے تھے اور ان کے ایک سال بڑے ہونے کا بڑا لحاظ فرماتے تھے یہ بھی اکثر سفر وحضر میں ساتھ ہی رہتے، آدمی ذی علم تھے گھر کے خوش حال زمین دار تھے یہاں تک کہ ندوہ کے مقابلہ میں جب اعلی حضرت قبلہ نے بہار وکلکتہ کا سفر کیا تھا تو تھن میاں بھی ساتھ رہے۔ میں نے اپنے ہوش سے انہیں اعلی حضرت قبلہ کی صحبت میں خاموش اور مؤدب ہی بیٹھے دیکھا۔ انہیں اگر مسئلہ دریافت کرنا ہوتا تو دوسروں کے ذریعہ سے دریافت کراتے۔ میں مدتوں سے یہ ہی دیکھ رہا تھا، ایک روز میں نے چچا سے عرض کیا کہ اعلی حضرت تو آپکی بزرگی کا لحاظ کرتے ہیں آپ ان سے اس قدر کیوں جھجھکتے ہیں کہ مسئلہ خود نہیں دریافت کرتے۔ انہوں نے فرمایا: کہ ہم اور وہ بچپن سے ساتھ رہے، ہوش سنبھالا تو نشست وبرخاست ایک ہی جگہ ہوتی، نماز مغرب پڑھ کر ہمارا معمول تھا کہ ان کی نشست گاہ میں آبیٹھتے۔ سید محمود شاہ صاحب وغیرہ چند ایسے احباب تھے کہ وہ بھی اس صحبت کی روزانہ شرکت کرتے۔ عشاء تک مجلس گرم رہتی، اس مجلس میں ہر قسم کی باتیں ہوتی تھیں، علمی مذاکرے ہوتے تھے، دینی مسائل پر گفتگو ہوتی اور تفریحی قصے بھی ہوتے، جس دن محرم ۱۳۰۱ھ کا چاند ہوا ہے اس دن حسب معمول ہم سب بعد مغرب اعلی حضرت کی نشست گاہ میں آگئے۔

اعلی حضرت خلاف معمول کسی قدر دیر سے پہونچے، حسب معمول سلام علیک کے بعد تشریف رکھی اور لوگ بھی تھے، مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ٹھن بھائی جان آج ۱۳۰۱ھ کا چاند ہوگیا، میں نے عرض کیا: کہ میں نے بھی دیکھا، بعض اور ساتھیوں نے چاند دیکھنا بیان کیا، اس پر فرمایا کہ بھائی صاحب یہ تو صدی بدل گئی۔ میں نے بھی عرض کیا صدی تو بیشک بدل گئی، خیال کیا تو واقعی اس چاند سے چودھویں صدی شروع ہوئی تھی۔ اس پر فرمایا کہ اب ہم آپ کو بھی بدل جانا چاہیئے ۔ یہ فرمانا تھا کہ ساری مجلس پر ایک سکوت طاری ہوگیا اور ہر شخص اپنی جگہ بیٹھا رہ گیا پھر کسی کو بولنے کی ہمت نہ ہوئی، کچھ دیر سب خاموش بیٹھے رہے اور سلام علیک کر کے سب فردا فردا چلنے لگے اس وقت تو کوئی بات سمجھ ہی میں نہ آئی کہ یکا یک اس رعب چھانے کا سبب کیا ہوا دوسرے روز بعد فجر جب سامنا ہوا اور ان کے مجددانہ رعب وجلال سے واسطہ پڑا تو یاد آیا کہ انہوں نے جو بدلنے کو فرمایا تھا تو وہ خدا کی قسم ایسے بدلے کہ کہیں سے کہیں پہنچ گئے اور ہم جہاں تھے وہیں رہے۔ وہ دن ہے اور آج کا دن کہ ہمیں ان سے بات کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی، بلکہ اس اہم تبدیلی پر ہم نے تنہائی میں بارہا غور بھی کیا تو بجز اس کے کوئی بات سمجھ ہی میں نہ آئی کہ ان میں منجانب اللہ اس دن سے کوئی بڑی تبدیلی کردی گئی ہے جس نے انہیں بہت اونچا کردیا ہے اور ہم جس سطح پر پہلے تھے وہیں اب ہیں۔ ہاں جب دنیا انہیں مجدد المأۃ الحاضرہ کے نام سے پکارنے لگی تو سمجھ میں آیا کہ وہ تبدیلی یہ تھی جس نے ہمیں اتنے روز حیران ہی رکھا۔

یہ تھی وہ تاریخ جس میں انہیں موجودہ صدی کا مجدد بنایا گیا اور مجددیت کا منصب جلیل عطا ہوا اور ساتھ ہی ساتھ وہ رعب عطا ہوا جو اسی تاریخ سے محسوس ہونے لگا، باوجودیکہ ہمیں بے تکلفی کے لیل ونہار اب تک یاد ہیں مگر رعب حق برابر روز افزوں ہے جو ان کے مدارج کی مزید ترقی کی دلیل ہے۔(۱۶)

ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

محدث بریلوی نے پوری شدت اور قوت کے ساتھ بدعات کا استیصال کیا اور احیاء دین متین اور احیاء سنت کا اہم فریضہ ادا کیا، اسی لئے علماء عرب وعجم نے انکو مجدد کے لقب سے یاد کیا۔

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں پٹنہ (بھارت) میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں پاک وہند

کے سیکڑوں علماء جمع ہوئے ،اس جلسہ میں محدث بریلوی کو ان سے بزرگ علماء کی موجودگی میں مجدد کے لقب سے یاد کیا گیا۔اسی طرح علماء سندھ میں شیخ ہدایت اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری مہاجر مدنی نے محدث بریلوی کی عربی کتاب الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھی تو اس میں تحریر فرمایا:۔

مجددالمأة الحاضرة مؤيد الملة الطاهرة ـ

علمائے عرب میں مندرجہ ذیل حضرات نے فاضل بریلوی کو مجدد کے لقب سے یاد کیا ہے۔

سید اسمعیل بن خلیل محافظ کتب حرم مکہ معظمہ۔
شیخ موسی علی شامی ازہری۔(۱۷)

وصال اقدس ۔امام احمد رضا قدس سرہ ان اولیاء کاملین میں سے تھے جن کے قلوب پر فرائض الہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے۔چنانچہ جب ۱۳۳۹ھ کا ماہ رمضان المبارک مئی جون ۱۹۲۱ء میں پڑا اور مسلسل علالت اور ضعف کے باعث آپ نے اپنے اندر امسال کے موسم گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتوی دیا کہ میں پہاڑ پر جاکر روزہ رکھ سکتا ہوں اور میرے اندر یہ وسعت واستطاعت بھی ہے لہذا وہاں جاکر روزے رکھونگا چنانچہ آپ نے وہاں جاکر روزے رکھے۔

اسی دوران آپ نے مشہور محدث امام المحدثین حضرت مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی ثم پیلی بھیتی کی تاریخ وصال اس آیت کریمہ سے نکالی:۔

يطاف عليهم بآنية من فضة واكواب،

۱۳۳۴ھ

ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

آپ کا وصال ۱۳۳۴ھ میں ہو چکا تھا اور امام احمد رضا قدس سرہ کے نہایت مخلص دوستوں میں تھے۔

تاریخ وصال نکالنے کے بعد فرمایا اس آیت کے شروع میں واو ہے اگر اسکو باقی رکھ کر حساب کیا جائے تو دوست دوست سے مل جائے گا۔حاضرین نے اس وقت تو غور نہ کیا لیکن

جب ۱۳۴۰ھ میں وصال ہوا تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ تو اعلیٰ حضرت نے باتوں ہی باتوں میں اپنے وصال کی خبر دی تھی، کیونکہ بحساب ابجد ’واؤ‘ کے عدد چھ ہیں، اس طرح ۱۳۳۴ میں چھ کا اضافہ کر کے ۱۳۴۰ ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ وصال سے چھ ماہ پہلے کا ہے۔

قارئین ان کی سنہ ولادت کا استخراج اور اسکی توجیہ پڑھ چکے ہیں اب دونوں کو جمع کیجئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ سنہ ولادت کی آیت کریمہ انکے ایمان راسخ کا پتہ دیتی ہے تو اس پر مرتب ہونے والا نتیجہ بفضلہٖ تعالیٰ آخرت میں یہ ہی ہوگا کہ جنت کی ابدی راحتوں میں سونے چاندی کے ساغر وصراحی لئے حور وغلماں ان پر پیش ہوتے رہیں گے اور یہ دور ہمیشہ چلتا رہے گا۔

مولانا حسنین رضا خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

اس بار آپ جب بھوالی سے تشریف لائے تو علالت کا کسی قدر سلسلہ چل رہا تھا اپنے پیرومرشد سیدنا آل رسول مارہروی کا عرس کیا اور عرس میں حسب معمول تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں از اول تا آخر مسلمانوں کو نصیحتیں ہی فرمائیں، آخر میں یہ بھی فرمایا کہ آئندہ ہمیں تمہیں شاید ایسا موقع نہ ملے۔ اس لئے جو یہاں موجود ہیں وہ بغور سنیں اور جو موجود نہیں ہیں انہیں میرے الفاظ پہونچا دیں۔ اس پر سارا جلسہ بدحواس ہو کر رونے لگا پھر تسکین دی اور فرمایا کہ خدا میں سب قدرت ہے وہ چاہے تو ہم تم اسی طرح بار بار جمع ہوں۔ غرضیکہ آج لوگ متنبہ ہو گئے کہ اب ہم میں رہنے والے نہیں، اب لوگوں نے بیعت ہونے کی جلدی کی ہر وقت آستانۂ رضویہ پر مرید ہونے والے مردوں اور عورتوں کا جم غفیر رہنے لگا تو حکم دیا کہ میری طرف سے مردوں کو حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب مرید کریں اور عورتوں کو مفتیٔ اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خانصاحب بیعت کریں۔ یہ سلسلہ روز وفات تک برابر جاری رہا۔ باہر کے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ بھی آ کر بیعت ہوئے۔ یوم وفات سے دو روز قبل سہ شنبہ کے روز اعلیٰ حضرت پر تپ لرزہ کا حملہ محسوس ہوا اس سے دفعۃً کمزوری بڑھ گئی اور اتنی بڑھی کہ نبض غائب ہو گئی، اس وقت جناب حکیم حسین رضا خانصاحب بھی حاضر تھے ان سے فرمایا کہ نبض تو دیکھو انہوں نے نبض دیکھی تو وہ ڈوب چکی تھی۔ انہوں نے گھبرا کے عرض کیا کہ کمزوری کے سبب نبض نہیں ملتی۔ فرمایا آج کیا دن ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: چہار شنبہ ہے، اس پر فرمایا جمعہ پرسوں ہے اور یہ فرما کر کف افسوس ملتے جاتے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے جاتے یہ سب کچھ

ان کا پیارا رب دیکھ رہا تھا اس نے اس کمزوری کے حملے کو آن کی آن میں دفع فرمادیا اور طبیعت بدستور سہولت پر آگئی۔اب حاضرین رخصت ہونے لگے پھر دودن طبیعت خوشگوار رہی یہاں تک کہ جمعہ کے روز جب نماز فجر کے بعد مزاج پرسی کیلئے لوگ اندر گئے ہیں تو اعلی حضرت قبلہ کو کافی پرسکون پایا۔

خبرارتحال:۔ ۲۵ رصفر ۴۰ ھ کو لوگ بعد نماز فجر حسب معمول مزاج پرسی کے لئے آئے تو اعلی حضرت قبلہ کی طبیعت اس قدر شگفتہ اور بحال تھی کہ لوگوں کو مسرت ہوئی۔

مولوی اکرام الحق کا خواب:۔ اور یہی حالت رحلت تک رہی میں یہاں سے صحت کی خوشخبری سنانے قاری خانہ میں مولوی اکرام الحق گنگوہی مدرس مدرسہ منظر اسلام (جو خیر آبادی خاندان میں مولانا حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی مرحوم کے شاگرد رشید تھے، معقول وفلسفہ وکتب اصول بہت اچھی پڑھاتے تھے اور اعلی حضرت قبلہ کے چاہنے والوں میں سے تھے) کے پاس گیا، انکو ان کے بستر پر رضائی میں منھ لپیٹے روتے پایا، میں نے ان سے کہا کہ اعلی حضرت قبلہ کو آج آثار صحت شروع ہوگئے تو آپ دیکھنے بھی نہ گئے، اس پر انکی سسکی بندھ گئی اور زیادہ رونے لگے، میں نے انہیں چپ کرایا اور رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے اپنا خواب سنایا، فرمایا کہ میں نے آج ہی صبح صادق کے وقت دیکھا ہے کہ بہت سے علماء واولیاء ایک جگہ جمع ہیں اور وہ سب رنجیدہ اور مغموم معلوم ہوتے ہیں۔میں نے رنج وغم کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ آج مولانا احمد رضا خانصاحب دنیا سے رخصت ہورہے ہیں۔انداز بیان سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس دور ناہنجار میں اعلی حضرت کا دنیا سے جانا ان حضرات پر گراں تھا، ان میں بعض میرے دور کے وہ حضرات بھی تھے جنھیں میں نے پہچانا، میں نے انکی زیارت کی ہے۔میں مولوی اکرام الحق صاحب مرحوم کے اس خواب کو خواب وخیال کہہ کر ٹالتا رہا اور انکے دل سے اس صدمہ کو ہٹاتا رہا بالآخر انہوں نے مجھ سے کہہ دیا کہ میں علما وصلحا کے اس جم غفیر کے مقابلے میں آپ کے تخمینی خیال کی تائید نہیں کرسکتا۔

رحلت کے آثار اور وصایا:۔ ابتداء علالت سے یہ دستور رہا کہ جب لوگ اندر مکان میں حاضر ہوتے تو سلام ودست بوسی کے بعد صرف ایک شخص مزاج پرسی کرتا، آپ شکر ادا کرتے اور مختصر حال بیان فرمادیتے، اس دوران میں اگر کوئی مسئلہ دریافت کرتا اس کا جواب

دیتے ،صبر وشکر کی تلقین فرماتے اوران مجالس عیادت میں سفر آخرت کا زیادہ ذکر رہتا۔خود
روتے دوسروں کورلاتے اورسرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادتو مدت العمران کی ہر
صحبت میں ہرتقریر کا موضوع ہی رہی۔وہ موقع بموقع ضرور ہوا کرتی دوران علالت کی صحبتوں
میں یہ بھی بارہافرمایا کہ رب العزت کافضل مانگو وہ اگر عدل فرمائے توہماراتمہاراکہیں ٹھکانہ نہ
لگے۔اولیاء کرام کے قصص اکثر مثال کے طور پر پیش فرماتے۔اس جمعہ کوبھی یہ مجلس تذکیر دیر
تک رہی آج بھی لوگ پندونصائح کے انمول موتیوں سے دامن مراد بھر کے لوٹے ،تھوڑی دیر
کیلئے ہم سب یہ سمجھے کہ آج صحت کی طرف طبیعت کا صحیح قدم اٹھا ہے،یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ اعلیٰ
حضرت قبلہ جو کچھ اظہار طمانیت کررہے ہیں وہ صرف ہم سب کا غم غلط کرنے کو کررہے ہیں
،درحقیقت آج ہی ان کی روانگی ہے، یہ توجب معلوم ہوا کہ جب انہوں نے اپنی روانگی کے
پروگرام پر عمل درآمد شروع کردیا،سب سے پہلے آپ نے مفتی اعظم سے کل جائداد کا وقف نامہ
لکھوایا۔خوداس کا مضمون بولتے جاتے اورحضرت مفتی اعظم لکھتے جاتے۔جب وقف نامہ لکھا
گیا تو خود ملاحظہ فرما کر دستخط ثبت فرمادیئے۔وقف نامے میں جائداد کی چوتھائی آمدنی مصرف
خیر میں رکھی۔اورتین چوتھائی آمدنی بحصص شرعی ورثہ پر تقسیم فرمادی۔آج صبح سے کچھ کھایا نہ تھا
خشک ڈکار آئی حکیم حسین رضاخاں صاحب حاضر خدمت تھےان سے فرمایا کہ معدہ بفضلہٖ تعالیٰ
بالکل خالی ہے ڈکار خشک آئی ہے،اس پر بھی احتیاطاً ایک مرتبہ وصال سے کچھ قبل چوکی پر بیٹھے
،اب گھڑی سامنے رکھوالی،اب سے جوکام کرتے توپہلے وقت دیکھ لیتے۔شروع نزع سے کچھ
قبل فرمایا کارڈ،لفافے،روپیہ،پیسہ کوئی تصویراس دالان میں نہ رہے،جنب یاحائضہ نہ آنے
پائے،کتامکان میں نہ آئے،سورۂ یٰسین اورسورۂ رعد باآواز پڑھی جائیں،کلمہ طیبہ سینہ پردم آنے
تک متواتر باآواز پڑھا جائے،کوئی چلاکر بات نہ کرے،کوئی رونے والا بچہ مکان میں نہ آئے،
بعد قبض روح فوراً نرم ہاتھوں سے آنکھیں بند کردی جائیں بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہہ کر۔
نزع میں سرد پانی ممکن ہوتو برف کا پانی پلایا جائے،ہاتھ پاؤں وہی پڑھ کرسیدھے کردیئے
جائیں،اصلاً کوئی نہ روئے،وقت نزع میرے اوراپنے لئے دعاء خیر مانگتے رہو،کوئی براکلمہ
زبان سے نہ نکلے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں،جنازہ اٹھنے پرخبردار کوئی آواز نہ نکلے،غسل وغیرہ
سب مطابق سنت ہو،جنازہ میں بلاوجہ شرعی تاخیر نہ ہو،جنازے کے آگے کوئی شعر میری مدح کا

ہرگز نہ پڑھا جائے، قبر میں بہت آہستگی سے اتاریں، داہنی کروٹ پر وہی دعا پڑھ کر لٹائیں، نرم مٹی کا پشتارہ لگائیں، جب تک قبر تیار ہو۔

سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر ۔اللھم ثبت عبیدك ھذابالقول الثابت بجاہ نبیك صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پڑھتے رہیں۔

اناج قبر پر نہ لے جائیں، یہیں تقسیم کردیں، وہاں بہت غل ہوتا ہے اور قبروں کی بے حرمتی، بعد تیاری قبر کے سرہانے الٓمٓ تا مفلحون۔ پائنتی آمن الرسول، تا آخر سورہ پڑھیں اور سات بار بآواز بلند حامد رضا خاں اذان کہیں اور متعلقین میرے مواجہہ میں کھڑے ہوکر تین بار تلقین کریں۔ پھر اعزہ واحباب چلے جائیں ہوسکے تو ڈیڑھ گھنٹے میری مواجہہ میں درود شریف ایسی آواز سے پڑھتے رہیں کہ میں سنوں پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر کے چلے آئیں، اگر ہوسکے تو تین شبانہ روز پہرے کیساتھ دو عزیز یا دوست مواجہہ میں قرآن مجید آہستہ آہستہ یا درود شریف ایسی آواز سے بلاوقفہ پڑھتے رہیں کہ اللہ چاہے اس نئے مکان سے میرا دل لگ جائے، (اور ہوا بھی یہی کہ جس وقت وصال فرمایا اس وقت سے غسل تک قرآن کریم بآواز برابر پڑھا گیا اور پھر تین شبانہ روز قبر انور پر بلاتوقف مواجہہ اقدس میں مسلسل تلاوت جاری رہی) کفن پر کوئی دوشالہ یا قیمتی چیز یا شامیانہ نہ ہو غرضیکہ کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

وصال: ۔۱۲؍ بجے دن کے بعد اعلی حضرت قبلہ نے جائداد کا وقف نامہ لکھوایا اور اپنے دستخطوں سے مزین فرمایا، اس کے بعد حضرت حجۃ الاسلام سے سورۂ رعد پڑھوائی جسے بڑے اطمینان سے بغور سنتے رہے پھر یٰسیں شریف پڑھوائی۔ ۲؍ بجے کے بعد پانی طلب فرمایا جو پیش کیا گیا، پانی پی کر کلمۂ طیبہ پڑھنے لگے کچھ دیر کے بعد صرف اسم جلالت اللہ، اللہ کا ورد فرمایا یہاں تک کہ دو بج کر ۳۸؍ منٹ پر داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور ان کی روح پاک اپنے رفیق اعلی کی بارگاہ میں چلی گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ جمعہ کا دن تھا صفر المظفر کی ۲۵؍ تاریخ تھی دو بج کر ۳۸؍ منٹ ہوئے تھے جب کہ دنیاء اسلام میں خطیب منبروں پر خطبوں میں بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

اے اللہ اسکی مدد کر جس نے تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی مدد کی اور ہمیں بھی ان کی ہمراہی کا شرف عطا فرمایا۔

ان کی روح ان دعاؤں کے جھرمٹ میں ملی جلی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوگئی رحمۃ اللہ علیہ۔

اس جمعہ سے قبل والے جمعہ کو اعلیٰ حضرت کی مسجد کی تشریف آوری میں دیر لگی تھی ان کے انتظار کی وجہ سے لوگوں نے جمعہ میں معمول کے خلاف تاخیر کرادی اس واسطے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ کو کئی بار وضو کرنا پڑا تھا۔لہذا آج صبح ہی ہم سب سے تاکید فرمادی کہ پچھلے جمعہ کی طرح آج میری وجہ سے نماز جمعہ میں اصلا تاخیر نہ کی جائے، جمعہ کی نماز معمول کے مطابق وقت پر قائم ہو، کوئی بھی کچھ کہے نہ مانا جائے۔ہم لوگ اس کا یہ مطلب سمجھے کہ پچھلے جمعہ میں جو بعض حضرات کے کہنے سے مقررہ وقت ٹالا گیا اس کی آج ممانعت فرمادی ہے، یہ گمان بھی نہ تھا کہ یہ آج ہی عین جمعہ کے وقت رخصت ہو رہے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ اس وقت رونے پیٹنے میں بدحواس ہوں گے جمعہ میں بلا وجہ تاخیر ہوگی۔

اعلیٰ حضرت قبلہ کو التزام جماعت نماز پنجگانہ میں بہت ملحوظ تھا۔کئی سال پہلے پاؤں کا انگوٹھا ایسا پکا تھا کہ نہ جوتا پہنا جاتا تھا نہ کھڑے ہو سکتے تھے،اس بار پہلی مرتبہ ظہر کے وقت باہر تشریف لائے تو چاروں ہاتھ پاؤں کی مدد سے باہر تشریف لائے۔خدام نے فوراً کرسی پر بٹھا دیا اسی طرح بعد نماز کرسی پر بیٹھا کر لے گئے اور پلنگ پر بٹھا دیا اور استنجے کیلئے پلنگ سے ملا کر چوکی لگادی گئی، جب تک انگوٹھا پکا یہ عمل جاری رہا کہ جماعت میں شرکت کیلئے زنانہ مکان سے کرسی پر مسجد کے اندر آئے اور مسجد سے کرسی پر اندر لیجائے گئے، ابتداء اس کراہت کا اظہار فرماتے رہے مگر خدام کی ضد نے مجبور کر دیا تھا۔اس علالت میں بھی آپ جب مسجد نہ جاسکے تو نمازوں کے اوقات پر کرسی لئے موجود رہتے اور جماعت میں آپ کو نماز پڑھواتے۔چنانچہ جمعۃ الوفات سے پہلا جمعہ آپ نے مسجد میں باجماعت ادا کیا تھا، کرسی اٹھانے کیلئے کچھ مخلصین اور کچھ گھر والے نماز کے وقت ضرور حاضر ہو جاتے جن میں سے ایک بفضلہ تعالیٰ یہ راقم الحروف بھی ہے۔خداوند عالم ان سب کو اجر خیر دے آمین۔

تکفین وتدفین ۔ چنانچہ وصال کے بعد فوراً جمعہ کی تیاری کی آواز لگادی گئی اور سب

حاضرین واہل خانہ بجائے آہ وبکا وگریہ وزاری کے جمعہ کی تیاری میں لگ گئے، جمعہ کے بعد لوگ بہت آگئے تجہیز وتکفین وتدفین کا مشورہ ہوا فوراً ۴۵ تار دیئے گئے جہاں جہاں سے لوگ آسکتے تھے وہ دفن کے مقررہ وقت تک بریلی آگئے، غسل میں سادات عظام اور علماء کرام واہل خاندان نے شرکت کی، جنازہ تیار ہوا تو کفن لانے والے صاحب عطر بھول گئے تھے عین ضرورت کے وقت محلّہ پنیٹھ میراں کے ایک حاجی صاحب اعلی حضرت قبلہ کی نذر کے لئے مدینہ پاک سے عطر وغلاف کعبہ، آب زمزم، خاک شفا وغیرہ لے کے آگئے، یہ عطیہ عین وقت پر پہونچا یہ سب چیزیں فورا کام آئیں۔ رونمائی کے بعد جنازہ نماز کے لئے عیدگاہ چلا اس واسطے کہ وسط شہر میں کوئی ایسا وسیع میدان نہ تھا بجز ایک ارض مغصوبہ کے۔ سوداگری محلّہ سے عیدگاہ تک جو کشمکش رہی ہے وہ کبھی نہ دیکھی، یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اس چھین جھپٹ میں پلنگ ٹوٹ کے ٹکڑے ہوجائے گا مگر شکر ہے کہ پلنگ سلامت رہا۔

وہاں پہونچ کر ایک تعجب خیز واقعہ اور دیکھا کہ عیدگاہ میں چھ سات جنازے پہلے سے رکھے ہیں، اعلی حضرت کے جنازے کا انتظار ہورہا ہے، لوگوں سے کہا کہ تم نے حسب دستور اپنے اپنے محلّہ میں نماز جنازہ پڑھ کے دفن کیوں نہ کردیا؟ یہ کیا کیا؟ توانہوں نے کہا: کہ یہ سب اعلی حضرت قبلہ کے فدائی تھے انکے جنازوں کی نماز ان کی نماز جنازہ کے ساتھ ہوگی، وہ بھی عجب سماں تھا کہ اکٹھے سات یا آٹھ جنازوں کی نماز ایک ساتھ ہورہی تھی۔ صف بستہ نماز ادا کررہے تھے۔ دو ایک جنازے دیہات کے تھے باقی شہر کے مختلف حصوں کے تھے، بیسوں سقہ صاحبان بلاکسی تحریک کے گھر سے عیدگاہ تک چھڑکاؤ کرتے جارہے تھے۔ انہوں نے عیدگاہ میں وضو کا پانی دیا۔ ظہر عیدگاہ میں ادا کی گئی اس کے بعد جنازہ سوداگری محلّہ لاکر خانقاہ رضویہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ یہاں تمام حاضرین نے نماز عصر ادا کی اور اسی وقت مزار شریف پر تلاوت قرآن پاک شروع ہوگئی جو تین دن تین رات مسلسل جاری رہی۔ رات میں بھی کسی وقت ایک آن کو تلاوت نہ رکی۔

ایصال ثواب۔ ہندوستان میں جگہ جگہ سوم کیا گیا۔ مگر خواجہ غریب نواز کے آستانہ پر خادم آستانہ سید حسین صاحب مرحوم نے جو سوم کیا وہ بہت بڑے پیمانے پر ہوا۔ اس میں ختم قرآن پاک بہت ہوگئے تھے۔ ویسے تو کلکتہ رنگون سے بھی سوم کی اطلاعات آئیں مگر جامعۂ ازہر مصر

کی رپورٹ جو انگریزی اخباروں میں چھپی اس سے بڑی حیرت ہوئی اس واسطے کہ یہاں سے کوئی اطلاع نہ دی گئی تھی۔

مکہ معظّمہ مدینہ منورہ سے بھی ایصال ثواب کی اطلاعیں ملیں۔مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین احمد صاحب اور وہاں کے دیگر علماء کرام نے سنا ہے کہ مواجہہ اقدس میں بیٹھکر ایصال ثواب کیا۔یہ اس ذاتی عشق کا اثر تھا جو اعلیٰ حضرت کو سرکار دو جہاں کی ذات کریمہ سے تھا۔حسب دستور خاندان قادریہ عرس چہلم میں رسم سجادگی عمل میں آئی۔جس میں ہندوستان کے اکثر علماء مشائخ نے شرکت کی حسب الحکم اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت حجۃ الاسلام کو خرقۂ خلافت پہنایا گیا۔چہلم میں علماء کرام نے تقریریں کیں۔وہ تو یاد نہ رہیں۔مولانا سید سلیمان اشرف ناظم دینیات علی گڑھ یونیورسٹی کی ایک بات اب تک یاد ہے جس پر لوگ بہت روئے تھے، انہوں نے اثناء تقریر میں جب کہ قبر انور کے پاس کھڑے تقریر کر رہے تھے۔فرمایا کہ یارو! مجھے بریلی آتے جاتے بہت دیکھا ہے مگر اب نہ دیکھوگے، میں علی گڑھ کالج میں ہوں جہاں عربی کا بھی بڑا کتب خانہ موجود ہے۔اگر ہم کسی تحقیق کے درپے ہوں تو بکثرت کتابیں دیکھ سکتے ہیں اور دیکھتے بھی ہیں مگر ہمیں پوری تسکین جبھی ہوتی تھی جب کہ اس بندۂ خدا (قبر انور کی طرف اشارہ کرکے) کی زبان سے سن لیتے تھے تو اب بتاؤ ہم کیوں آنے لگے،اس بیان سے مجمع میں لوگوں کی چیخیں نکل گئیں تھیں۔

مشاہیر تلامذہ

نام	ولادت/ وفات
استاذ زمن مولانا حسن رضا خانصاحب بریلوی (برادر اوسط)	۱۲۷۶ھ/ ۱۳۲۶ھ
حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب، بریلوی (خلف اکبر)	۱۲۹۲ھ/ ۱۳۶۲ھ
مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی (خلف اصغر)	۱۳۱۰ھ/ ۱۴۰۲ھ
ابوالمحمود مولانا سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی،	۱۲۸۶ھ/ ۱۳۴۳ھ
ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب بہاری	۱۳۰۳ھ/ ۱۳۸۲ھ
عیدالاسلام مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری،	۱۲۷۲ھ/ ۱۳۷۳ھ
سلطان الواعظین مولانا عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی	۱۲۸۳ھ/ ۱۳۵۲ھ

ابوالفیض صوفی قلندرعلی صاحب سہروردی سیالکوٹی، ۱۳۷۷ھ

محدث اعظم ہند مولانا سید محمد کچھوچھوی، ۱۳۱۱ھ/۱۳۸۳ھ

مولانا حافظ یقین الدین صاحب برنی، ۱۳۷۰ھ

مولانا رحیم بخش صاحب آروی، ۱۳۴۲ھ

مولانا مفتی اعجاز ولی خانصاحب، بریلوی، ۱۳۳۲ھ/۱۳۹۳ھ

مولانا حسنین رضا خاں صاحب، بریلوی، (برادرزادہ) ۱۳۰۹ھ/۱۴۰۱ھ

مولانا رحیم بخش صاحب مظفر پوری ۱۳۲۲ھ/۱۳۷۹ھ

مشاہیر خلفاء ہندوپاک

شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی،

سند المحدثین مولانا سید دیدار علی صاحب، الوری، ۱۲۷۳ھ/۱۳۵۴ھ

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی، ۱۲۹۷ھ/۱۴۰۰ھ

مجاہد اسلام مولانا احمد مختار صاحب میرٹھی، ۱۲۹۴ھ/۱۳۵۷ھ

مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی، ۱۳۱۰ھ/۱۳۷۴ھ

عمدۃ المتکلمین مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری، ۱۲۹۵ھ/۱۳۵۸ھ

صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی، ۱۲۹۶ھ/۱۳۶۷ھ

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی، ۱۳۰۰ھ/۱۳۶۷ھ

مولانا سید ابوالبرکات الوری، ۱۳۱۶ھ

مولانا مفتی غلام جانی صاحب ہزاروی، ۱۳۱۶ھ/۱۳۷۹ھ

مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خانصاحب، بریلوی (نبیرہ اکبر) ۱۳۲۵ھ/۱۳۵۸ھ

امین الفتوی مولانا حاجی محمد لعل خانصاحب بیسلپوری، ۱۳۴۰ھ

شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خانصاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی، ۱۳۸۰ھ

مولانا محمد شفیع صاحب بیسلپوری، ۱۳۳۸ھ

برہان ملت مولانا مفتی برہان الحق صاحب جبلپوری

مولانا عمر الدین صاحب ہزاروی، ۱۳۴۹ھ

انکے علاوہ آپ کے تلامذہ میں تقریباً سب آپ کے خلفاء ہیں۔

فضل وکمال

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جملہ علوم وفنون کی تکمیل چودہ سال کی عمر تک کرلی تھی جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔اس کم سنی میں انہوں نے کتنے علوم وفنون کی سیر کی اسکی تفصیل کیلئے آپ کی تصانیف پڑھے بغیر صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

اجمالی طور پر اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر اپنی چھوٹی بڑی تقریباً ایک ہزار تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جنکا قدر معتد بہ حصہ منظر عام پر آچکا ہے اور پوری دنیائے علم وفن سے خراج تحسین حاصل کررہا ہے۔

آپ کے علم وفضل کا اعتراف صرف عقیدت مند اور مدح خواں حضرات ہی نہیں کرتے ،مدارس اسلامیہ اور مساجد تک ہی آپ کے علمی کمالات کے چرچے محدود نہیں ،محض منبر واسٹیج ہی پر انکے فضل وکمال کا خطبہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ اب ان تمام روایتی مجامع ومحافل سے نکل کر آپکے تبحر علمی کا ڈنکا پوری علمی دنیا میں بج رہا ہے، کالج اور یونیورسٹیاں بھی انکی تحقیقات نادرہ پر خراج عقیدت پیش کررہی ہیں ۔ پروفیسر ولکچرر حضرات بھی انکے علمی کارناموں پر ریسرچ اسکالروں سے پی،ایچ،ڈی کے مقالے لکھوارہے ہیں۔ ہندوپاک سے لیکر جامع ازہر تک ، بریطانیہ سے امریکہ تک پوری دنیا کے متعدد تحقیقی مراکز سیکڑوں افراد کو ایم فل اور پی،ایچ، ڈی کی ڈگریاں دے چکے ہیں۔لیکن پھر بھی جو کچھ ہوا وہ آغاز باب ہے۔

ماہرین رضویات کا کہنا ہے کہ فرد واحد نے اتنا بڑا کام کردیا ہے کہ پوری ملت اسکو سمیٹ نہیں پارہی ہے، جبکہ آج تک انکی سیرت وسوانح اور تحقیقی کاموں پر لکھی جانے والی کتابوں اور مقالوں کی کی تعداد بجائے خود ہزار سے تجاوز کرچکی ہے۔

اس مختصر میں ان تمام تفصیلات کی گنجائش نہیں بلکہ اجمالی فہرست پیش کرنا بھی دشوار ہے۔یہاں صرف چند چیزوں کی نشاندھی مقصود ہے۔

تمام علوم اسلامیہ میں اصل قرآن وحدیث کا علم ہے جس میں بنی نوع انسان کی ہدایت

کیلئے مکمل اصول وقوانین موجود ہیں اور فقہ اسلامی نے زندگی کے ہر موڑ پر آنیوالی مشکلات کی گرہیں کھول کر لوگوں کیلئے آسانیاں فراہم کردی ہیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی خاص طور پر پوری زندگی انہی علوم کا سبق پڑھایا اور قوم مسلم کو غلط روی سے بچانے کیلئے انہی علوم کے ذریعہ ہدایت کی راہیں ہموار کیں۔آپ کا دور نہایت ناگفتہ بہ حالات سے دوچار تھا۔نئے نئے فرقے جنم لے رہے تھے۔بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی تھیں۔دین اسلام کے نام پر ایسی باتیں سنائی جارہی تھیں جو سچے مسلمانوں کے سچے آباء واجداد نے بھی کبھی نہیں سنی تھیں۔نہ عظمت باری کا لوگوں کو خیال رہ گیا تھا اور نہ تعظیم رسول کا پاس تھا۔

ہندوستان کی سرزمین خاص طور پر اس زمانہ میں مسلمانوں کی ابتلاء وآزمائش کے ماحول سے دوچار تھی۔انگریزوں نے تفریق بین المسلمین کیلئے جو چال چلی تھی وہ پورے طور پر کامیاب ہوتی نظر آرہی تھی، کچھ صاحبان جبہ ودستار کو خرید کر مسلمانوں کے قدیمی نظریات وعقائد کو مٹانے کی ناپاک سازش تیار کر چکے تھے جس کی لپیٹ میں پورا ہندوستان تھا۔

خداوند قدوس کا فضل بے پایاں تھا اپنے خاص بندوں پر جنہوں نے ان فتنوں کو روز اول ہی سے کچل دینے کی کوشش شروع فرمائی۔

ہندوستان میں اسلاف کے نظریات سے ہٹانے کی سازش سب سے پہلے دہلی کے عظیم علمی گھرانے، خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ایک فرد مولوی محمد اسمعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب تفویۃ الایمان کے ذریعہ کی گئی۔لیکن اسکا زبانی اور قلمی رد اسی دور میں اس انداز سے شروع ہوا کہ شاید اس کتاب کے علاوہ کسی دوسری کتاب پر اتنی گرفتیں ہندوستان میں نہ ہوئی ہونگی، پورے ہندوستان کے علماء نے متعدد مقامات سے اسکے رد لکھے اور چھاپے۔
بطل حریت مجاہد اعظم جنگ آزادی حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی نے ایک جماعت علماء کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں بروقت مواٰخذے کئے جس سے دودھ اور پانی کا امتیاز روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا تھا۔البتہ بعض لوگوں کی بے جا حمایت نے ایسی دلدل میں پھنسایا کہ آج تک انکے اذیال واذناب اسی میں پھنسے ہیں،تفویۃ الایمان کی ناپاک عبارات کی توجیہ کرتے کرتے اس منزل پر آکھڑے ہوئے کہ "فر عن المطر و قام تحت المیزاب" کا منظر

لوگ اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کسی نے امکان کذب کی بحث چھیڑ دی اور کسی نے ختم نبوت پر اجماع امت کے خلاف غلط توجیہات کر کے متقدمین واسلاف کے عقائد صحیحہ کو جاہلانہ خیال لکھ دیا۔ کوئی حضور کے علم غیب کو جانورں، بچوں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دینے سے بھی نہ شرمایا۔ اور کوئی دعوائے نبوت کر کے ان سب کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا بلکہ انکے کھولے ہوئے دروازہ میں انکے ارمانوں کا خون کر کے خود داخل ہو گیا۔

اس دور میں علمائے ملت اسلامیہ کے لئے ایک ایسے قافلۂ سالار کی ضرورت تھی جو ان سب کا مقابلہ کرے اور انکی نقاب الٹ کر اصلی پوزیشن واضح کردے جو رہبری کے بھیس میں رہزنی کر رہے تھے۔

خداوند قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا بطل جلیل اس ملت کو عطا فرمایا جو اپنی مثال آپ تھا۔ گزشتہ اوراق میں قارئین انکی پاک زندگی کے واقعات بچپن سے جوانی تک پڑھ آئے۔ آئندہ اوراق میں ملاحظہ کریں کہ انکی خدمات کیا تھیں۔ اور انہوں نے تجدید و احیائے دین کا فریضہ کس حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا۔ عشق رسول کا سبق کس انداز سے پڑھایا۔ آپ کی ہر تصنیف ہمارے اس دعویٰ کا بین ثبوت ہے۔

ترجمۂ قرآن۔ انبیائے سابقین کی امتوں کے گمراہی میں مبتلا ہونے کا ایک خاص سبب یہ بھی تھا کہ انھوں نے آسمانی کتابوں میں ترمیم وتنسیخ کر ڈالی۔ اپنی نفسانی خواہشات کے تابع بنانے کے لئے خداوند قدوس کی نازل کردہ کتابوں میں ہر طرح کے تغیر وتبدل سے کام لیا۔ تحریف لفظی بھی کی گئی اور تحریف معنوی بھی۔ چونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جسکی حفاظت کا وعدہ رب کریم نے خود فرمایا ہے۔ تو اس میں لفظی تبدیلی تو کوئی کر ہی نہیں سکتا تھا کہ جس سے لوگ گمراہ ہوتے اور اصل نظم کلام باری نسیا منسیا ہو جاتا۔

البتہ معنوی تحریفات سے لوگوں نے ہر دور میں کچھ نہ کچھ شوشہ چھوڑا، اس طریقہ سے کتاب اللہ پر تو کوئی فرق نہ پڑا کہ اسکی معنوی تحریف کبھی اجماعی عقیدہ اور معمول بہ نہ بن سکی لیکن معنیٔ مراد کو غلط جامہ پہنا کر لوگوں کو اسلامی ضروریات سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی رہی۔

امام احمد رضا قدس سرہ کے زمانے میں لوگوں کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے جہاں دوسرے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے وہیں ترجمۂ قرآن میں اپنی خواہش نفس کے مطابق تبدیلیاں کی گئیں۔

مثلا:۔ آیت کریمہ

و مکروا و مکر الله والله خیر الما کرین ۔

اورانہوں نے بنایا ایک فریب اوراللہ نے بنایا ایک فریب۔

انا فتحنالك فتحا مبینا، لیغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وما تأخر۔

ہم نے فیصلہ کردیا تیرے واسطہ صریح تا کہ معاف کرے تجھ کواللہ تعالیٰ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور پیچھے رہے۔ (محمودالحسن)

بیشک ہم نے آپ کوکھلم کھلا فتح دی۔ تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ (تھانوی)

الله یستهزئ بهم ویمدهم فی طغیانهم یعمهون۔

اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ (سرسید)

اللہ ہنسی کرتا ہےان سے۔ (محمودالحسن)

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔

اورہم نے ایسے (مضامین نافعہ دیکر) آپ کو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے۔ (تھانوی)

ان حالات میں ضروری تھا کہ ترجمۂ قرآن مستند تفاسیر کی روشنی میں عام فہم طریقے پر پیش کیا جائے۔ لہذا قوم مسلم کے ایمان کی حفاظت کیلئے امام احمد رضا قدس سرہ نے کنزالایمان (ایمان کا خزانہ) امت مسلمہ کوعطا فرمایا جس کے چرچے آج پورے عالم اسلام میں ہو رہے ہیں۔ ترجمہ کے جملوں بلکہ ہر ہر لفظ کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں۔ موزوں الفاظ اورحسن بیان کے ساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت کا مرقع اہل اسلام کے ایمان میں قوت اور روحانی بالیدگی کا منظر پیش کرتا ہے۔ کتنے حضرات نے اس ترجمہ کے محاسن بیان کرتے کرتے مستقل کتابیں لکھ دیں۔ محققین نے مقالے لکھے۔ اورحال ہی میں کراچی پاکستان سے پروفیسر مجید اللہ صاحب قادری نے آٹھ سو سے زیادہ صفحات پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی

ڈگری حاصل کی۔

علم غیب۔ تفویۃ الایمان کے مصنف نے مسئلہ علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء پر بھی نکتہ چینی کی تھی اورصاف انکار کر دیا تھا۔ بعد کے لوگوں نے اسے خوب سراہا یہاں تک کہ حجاز مقدس میں بھی بعض ہند نزاد نام نہاد علماء نے قائلین علم غیب پر پھبتیاں کسیں۔امام احمد رضا حسن اتفاق سے اس وقت دوسرے حج بیت اللہ کیلئے حاضر ہوئے تو علمائے حرم محترم زادہ اللہ شرفا وتعظیما نے اس موضوع پر جواب لکھنے کی فرمائش کی ۔آپ نے بحالت علالت ہی مجموعی طور پرصرف آٹھ گھنٹے میں ”الدولة المكيه بالمادة الغيبيه“ عربی زبان میں املا کرائی جو اس موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔

علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما نے اسکونہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا، اس پر فراخدلی سے انمول تقاریظ لکھیں، شریف مکہ کے دربار میں پوری کتاب پڑھی گئی،اسکے بعد منکرین کی حالت دیدنی تھی۔آج تک کسی میں مجال دم زدن نہیں اورسارے اہل باطل ملکر بھی اسکا جواب نہ لاسکے۔

اختیارات:۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کاملہ پر بھی دشمنان اسلام نے غوغے کیئے، تفویۃ الایمان میں اختیارات مصطفیٰ کا اس بیہودہ انداز میں انکار کیا گیا کہ ”جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں“۔ آپ کا قلم حرکت میں آیا اور” سلطنة الممصطفى فى ملكوت كل الورىٰ “اوردفع البلا کے اختیارات پر” الا من والعلى لناعتى المصطفى بدافع البلاء“ جیسی معرکۃ الآرا کتابیں تصنیف فرمائیں۔

امکان کذب :۔ امکان کذب کا فتنہ اٹھا تو ”سبحان السبوح“ علمی وتحقیقی کتاب تصنیف فرمائی جسکی سطر سطر سے دلائل وبراہین کے چشمے بہہ رہے ہیں۔خداوند قدوس کیلئے جسم ثابت کرنے والے فرقہ مجسمہ کی سرکوبی کیلئے ” قوارع القهار على المجسمة الفجار “ جیسی مایۂ ناز کتاب اہل اسلام کو عطا کی۔

ختم نبوت:۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف شورش شروع ہوئی اور مرزا کاذب نے جب اپنی جعلی نبوت منوانے کی سرتوڑ کوشش کی تو امام احمد رضا نے پے درپے چار کتابیں لکھیں۔اور

مسئلہ ختم نبوت ایمانی ایقانی اذعانی اجماعی ضروری دینی پر اپنی ایک علیحدہ مستقل جلیل القدر تصنیف " جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة "میں تحقیق انیق اور علم وعرفان کے ایسے دریا بہائے کہ جسکی نظیر شاید وباید۔

غرض کہ عقائد واعمال ہوں یا رسوم اسلام، ہر میدان میں انہوں نے اپنے اشہب قلم کو مہمیز لگائی اور احیائے علوم دین وتجدید شرع مبین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد وقت بنایا تھا جسکا ظہور آخر وقت تک رہا اور آج بھی انکی قلمی خدمات صفحۂ قرطاس پر ثبت ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں۔

تبحر علمی:۔امام احمد رضا قدس سرہ کو جملہ علوم متداولہ نقلیہ وعقلیہ میں یدطولی حاصل تھا آپکی تصانیف سے استفادہ کرنے والے اس چیز کو بخوبی جانتے ہیں۔علوم قرآن سے متعلق ترجمۂ قرآن کی بابت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

علم القرآن کا اندازہ اگر صرف اعلی حضرت کے اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جسکی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے، نہ فارسی میں اور نہ اردو میں، جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا ہی نہیں جاسکتا، جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر در حقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں قرآن ہے،اس ترجمہ کی شرح حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا شاہ نعیم الدین علیہ الرحمہ نے حاشیہ پر لکھی۔وہ فرماتے تھے کہ دوران شرح مجھے ایسا کئی بار ہوا کہ اعلی حضرت کے استعمال کردہ لفظ کے مقام استنباط کی تلاش میں دن پر دن گذرے اور رات کٹتی رہی اور بالآخر ماخذ ملا تو ترجمہ کا لفظ ہی اٹل نکلا۔

اعلی حضرت خود شیخ سعدی کے فارسی ترجمہ کو سراہا کرتے تھے لیکن اگر حضرت سعدی اردو زبان کے اس ترجمہ کو پاتے تو فرما ہی دیتے کہ ترجمۂ قرآن شئ دیگرست وعلم القرآن شئ دیگر۔

تفسیر قرآن پر بھی آپ نے کام شروع کیا تھا لیکن سورۂ' والضحی ' کی بعض آیات کی تفسیر اسی اجزاء (چھ سو سے زائد صفحات) پر پھیل گئی، پھر دیگر ضروری مصروفیات نے اس کام کی مہلت ہی نہ دی۔

فرماتے ہیں:۔

زندگیاں ملتیں تو تفسیر لکھتے ، یہ ایک زندگی تو اسکے لئے کافی نہیں۔

فقہ واصول میں تو آپکی عبقریت کے قائل عقیدتمند ہی نہیں دور حاضر کے محققین نے بھی برملا اعتراف کیا ہے۔

مولوی ابوالحسن میاں ندوی لکھتے ہیں:۔

فقہ حنفی اور اسکی جزئیات پران کو جو عبور حاصل تھا اسکی نظیر شاید کہیں ملے، اور اس دعوی پران کا مجموعۂ فتاوی شاہد ہے، نیز ان کی تصنیف " کفل الفقه الفاهم فی احکام القرطاس والدراهم " جوانہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظّمہ میں لکھی تھی۔

فتاوی رضویہ میں اسکے بے شمار شواہد موجود ہیں۔ جلد اول میں پانی کے اقسام کی تفصیل پڑھئے۔ جس پانی سے وضو جائز ہے اسکی ۱۶۰/ قسمیں، اور جس سے وضو نہیں ہوسکتا اسکی ۱۴۶/ قسمیں بیان فرمائیں اور ہر ایک کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا۔ حق یہ ہے کہ پانی کی انواع واقسام کا تجزیہ کرکے پانی پانی کردیا۔

اسی طرح ۱۷۵ صورتیں وہ بیان کیں کہ پانی کے استعمال پر عدم قدرت ثابت ہوتی ہے اور تیمّم کا جواز متحقق ہوتا ہے۔ تیمّم کن چیزوں سے جائز ہے، انکی تعداد ۱۸۱ بیان فرمائی، ان میں ۱۰۷/ کی خود امام موصوف نے اپنی جودت طبع سے نشاندہی کی، اور جن سے تیمّم جائز نہیں وہ ۱۳۰/ ہیں۔ یہاں ۷۲/ کا اضافہ منجانب مصنف ہے۔

فقہی جزئیات پر عبور کامل کی روشن دلیلیں انکے فتاوی سے ظاہر ہیں، حق یہ ہے کہ آپکے دور میں عرب وعجم کے علماء مسائل شریعت میں آپ کے استحضار علمی کو دیکھ کر حیران رہے۔

مولوی ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:۔

حرمین شریفین کے قیام کے زمانہ میں بعض رسائل بھی لکھے اور علمائے حرمین نے بعض سوالات کئے تو انکے جواب بھی تحریر کئے اور ذہانت کو دیکھکر سب کے سب حیران وششدر رہ گئے۔

فتاوی رضویہ کی بارہ جلدیں طبع ہوکر منظر عام پر آگئی ہیں، اگرچہ بعض رسائل ابھی جلدوں میں شامل نہیں، اور آخری جلدوں کا اکثر حصہ بھی نہ مل سکا۔ پھر بھی جو موجود ہے وہ اپنی

مثال آپ ہے، آج تک اردو زبان میں ایسا عظیم فقہی شاہکار معرض تحریر میں نہ آیا۔ کسی کتاب کی ضخامت اسکی خوبی کا معیار نہیں ہوتی بلکہ وہ مضامین ثابتہ ہوتے ہیں جو سیکڑوں کتابوں کا عطر تحقیق بنا کر پیش کئے جاتے ہیں۔ فتاوی رضویہ اپنی تحقیق انیق کے اعتبار سے سب پر فائق ہے

فتاوی رضویہ نے تحقیق کا ایک انوکھا معیار اور اسلوب سکھایا اور محققین کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ علم فقہ صرف چند مسائل بیان کر دینے کا نام نہیں بلکہ فقہ کے متعلقہ علوم پر جب تک دسترس حاصل نہ ہو اس وقت تک حوادث روزگار اور بدلتے ہوئے حالات سے نمٹنا اور ان کا شرعی نقطۂ نگاہ سے حل تلاش کرنا ممکن نہ ہو سکے گا۔ مفتی وفقیہ کا کام ہے کہ وہ درپیش مسائل میں حکم شرعی سے لوگوں کو آگاہ کرے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جبکہ وہ اس مسئلہ کے متعلقہ مباحث کی چھان بین اور انکی تنقیح کے بعد حکم بیان کرے ورنہ سخت لغزش کا خطرہ ہے۔

امام احمد رضا کی وسعت نظر، جودت فکر، ذہن ثاقب اور رائے صائب نے انکو اپنے دور میں پوری دنیا کا مرکز اور مرجع فتاوی بنا دیا تھا۔ آپکے یہاں متحدہ ہندوستان کے علاوہ برما، چین، امریکہ، افغانستان، افریقہ اور حجاز مقدس وغیرہا سے بکثرت استفتاء آتے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے تھے۔ ان سب کا جواب نہایت فراخدلی اور خلوص وللّٰہیت سے دیا جاتا تھا اور کبھی کسی فتوی پر اجرت نہیں لی جاتی تھی اور نہ ہی کہیں سے تنخواہ مقرر تھی۔ یہ اس خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

اس خاندان میں فتوی نویسی کی مسند سب سے پہلے آپ کے جد امجد قطب زماں حضرت مولانا مفتی رضا علی خاں صاحب قدس سرہ نے بچھائی، اور پوری زندگی خالصۃ لوجہ اللہ فتوی لکھا۔

آپ کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ کے والد محترم رئیس الاتقیاء عمدۃ المتکلمین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں صاحب قدس سرہ جانشین ہوئے۔ اور پھر امام احمد رضا نے پچاس سال سے زیادہ فتاوی تحریر فرمائے۔

آپ کے بعد دونوں صاحبزادگان حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا خانصاحب اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہما الرحمہ نے مجموعی طور پر ساٹھ سال تک مسند افتاء کو رونق بخشی۔ نہایت خلوص کے ساتھ یہ فریضہ انجام دیا اور کبھی طمع ولالچ

نے راہ نہ پائی ،اور آجکل اس مسند پر متمکن ہیں تاج شریعت حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری مدظلہ العالی۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاوی اردو، فارسی اورعربی زبان میں تحریر فرمائے۔جس زبان میں سوال آتا اسی میں جواب دیا جاتا،حتی کہ سوال منظوم ہوتا تو جواب بھی نظم ہی میں دیا جاتا۔اسکے علاوہ انگریزی میں بھی بعض فتاوی منقول ہیں۔

فتاوی رضویہ چودھویں صدی کا بلاشبہ فقہی انسائکلو پیڈیا ہے اور مجھ جیسا ہیچمدان اسکی کماحقہ خوبیاں کرنے سے قاصراوراسکی علمی گہرائی تک پہونچنا مشکل ہے۔وہ ایسا بحر بیکراں ہے جسکے ساحل پر کھڑے رہ کر اسکے مناظر قدرت تو دیکھے جاسکتے ہیں لیکن اسکی گہرائی کو ناپنا اور غواصی کرکے موتی برآمد کرنا ہر کہہ ومہ کا کام نہیں ہوتا۔

آپ کے فتاوی سے متاثر ہوکر بڑے بڑے علامۂ وقت اتنا لکھ چکے ہیں کہ انکو جمع کیا جائے تو ضخیم کتاب بن جائے۔آپ کے بعض عربی فتاوی کو ملاحظہ فرمانے کے بعد محافظ کتب حرم سید اسمعیل خلیل نے لکھا اور کیا خوب لکھا۔

واالله اقول والحق اقول: لو رأها ابو حنيفة النعمان لا قرت عينه ويجعل مؤلفه من جملة الاصحاب۔

قسم کھا کر کہتا ہوں اور حق کہتا ہوں کہ اگر ان فتاوی کو امام اعظم ابوحنیفہ ملاحظہ فرماتے تو انکو خوشی ہوتی اور صاحب فتاوی کو اپنے شاگردوں میں شامل کر لیتے۔

آپ کو پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں تبحر حاصل تھا اور جس فن میں قلم اٹھایا تحقیق انیق کے دریا بہائے۔

آپ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون پر تقریبا ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں۔

مختلف علوم وفنون پر تصانیف اورانکی تعداد

ابتک جن تصانیف کی فہرستیں تیار ہوئیں ان میں سب سے طویل اور محتاط فہرست فاضل گرامی مرتبت حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی مدظلہ کی مرتب کردہ ہے جسکا اجمالی خاکہ اسطرح ہے۔

علوم وفنون	تعداد تصانیف
۱۔ علم تفسیر	۱۵
۲۔ اصول تفسیر	۱
۳۔ رسم خط قرآن	۱
۴۔ حدیث	۲۶
۵۔ اسانید حدیث	۳
۶۔ اصول حدیث	۶
۷۔ تخریج احادیث	۴
۸۔ جرح وتعدیل	۲
۹۔ اسماء الرجال	۷
۱۰۔ لغت حدیث	۱
۱۱۔ فقہ	۲۵۳
۱۲۔ اصول فقہ	۷
۱۳۔ رسم المفتی	۳
۱۴۔ فرائض	۴
۱۵۔ تجوید	۴
۱۶۔ عقائد وکلام	۱۲۶
۱۷۔ مناظرہ	۷
۱۸۔ فضائل	۲۰
۱۹۔ سیرت	۴
۲۰۔ مناقب	۱۲
۲۱۔ تاریخ	۳
۲۲۔ تصوف	۱۲
۲۳۔ سلوک	۲

۲۴۔	اذکار	۹
۲۵۔	اخلاق	۳
۲۶۔	نصائح ومواعظ	۳
۲۷۔	ملفوظات	۵
۲۸۔	مکتوبات	۲
۲۹۔	خطبات	۲
۳۰۔	ادب	۱
۳۱۔	نحو	۲۲
۳۲۔	صرف	۱
۳۳۔	لغت	۱
۳۴۔	عروض	۱
۳۵۔	تعبیر	۱
۳۶۔	اوفاق	۱
۳۷۔	تکسیر	۸
۳۸۔	جفر	۹
	کل تعداد	۵۹۱

امام احمد رضا اور علم حدیث

علم حدیث اپنے تنوع کے اعتبار سے نہایت وسیع علم ہے،۔امام سیوطی قدس سرہ نے تدریب الراوی میں اسطرح کے تقریباً سوعلوم شمار کرائے ہیں جن سے علم حدیث میں واسطہ ضروری ہے۔لہذا ان تمام علوم میں مہارت کے بعد ہی علم حدیث کا جامع اوراس علم میں درجہ کمال کو پہونچ سکتا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کا علم حدیث میں مقام ومرتبہ کیا تھا اسکی جھلک قارئین ملاحظہ کریں ورنہ تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے۔اس مختصر میں مجھے اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہے کہ بلاشبہ آپ علم حدیث میں ہر حیثیت سے یگانۂ روزگار اوراپنی مثال آپ ہیں۔

عمدۃ المحدثین حافظ بخاری حضرت علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے حضور محدث اعظم کچھوچھوی نے معلوم کیا کہ حدیث میں امام احمد رضا کا کیا مرتبہ ہے؟ فرمایا:۔

وہ اس وقت امیر المومنین فی الحدیث ہیں، پھر فرمایا: صاحبزادے! اسکا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر اس فن میں عمر بھر ان کا تلمذ کروں تو بھی انکے پاسنگ کو نہ پہونچوں، آپ نے کہا: سچ ہے۔

ولی را ولی می شناسد و عالم را عالم می داند۔

خود محدث اعظم کچھوچھوی فرماتے ہیں:۔

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اسکی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلی حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا، اسکو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت۔

حفظ حدیث اور علم حدیث میں مہارت تامہ کا مشاہدہ کرنا ہے تو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرکے اسکا اندازہ ہر ذی علم کرسکتا ہے۔ ورق ورق پر احادیث وآثار کی تابشیں نجوم و کواکب کی طرح درخشندہ وتابندہ ہیں۔

ماہر لسانیات استاذ گرامی وقار حضرت مولانا یسین اختر صاحب مصباحی لکھتے ہیں:۔

محض اپنے حافظے کی قوت سے احادث کا اتنا ذخیرہ جمع کرلینا۔ بس آپ کے لئے انعام الہی تھا۔ جس کے لئے زبان ودل دونوں بیک وقت پکار اٹھتے ہیں، ذلك فضل الله یوتیہ من یشاء۔

۱۳۰۳ھ میں مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے تاسیسی جلسہ میں علمائے سہارنپور، لاہور، کانپور، جونپور، رامپور، بدایوں کی موجودگی میں حضرت محدث سورتی کی خواہش پر حضرت فاضل بریلوی نے علم حدیث پر متواتر تین گھنٹوں تک پر مغز اور مدلل کلام فرمایا۔ جلسہ میں موجود

سارے علمائے کرام نے حیرت واستعجاب کے ساتھ سنا اور کافی تحسین کی۔ مولانا خلیل الرحمٰن بن مولانا احمد علی محدث سہارنپوری نے تقریر ختم ہونے پر بے ساختہ اٹھ کر حضرت فاضل بریلوی کی دست بوسی کی اور فرمایا: کہ اگر اس وقت والد ماجد ہوتے تو وہ علم حدیث میں آپ کے تبحر علمی کی دل کھول کر داد دیتے اور انہی کو اس کا حق بھی تھا۔ محدث سورتی اور مولانا محمد علی مونگیری (بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے بھی اسکی پرزور تائید کی۔

اس واقعہ سے حفظ حدیث اور علم حدیث میں آپ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ مشاہیر علماء کے جم غفیر میں بھی آپ کا محدثانہ مقام ہر ایک کو مسلم تھا۔

احادیث کریمہ کی روشنی میں کسی بات کو مدلل ومبرہن کرنے کا انداز حضرت فاضل بریلوی کی اکثر تصانیف میں یکساں ملتا ہے۔ کتب احادیث سے کسی مسئلہ کی تائید کیلئے اس کے ابواب وفصول کا ذہن میں محفوظ رہنا اور بوقت ضرورت اس سے مکمل استفادہ کرنا یہ بڑی وسعت مطالعہ کا کام ہے۔ حضرت فاضل بریلوی عام طور پر آیات واحادیث اور نصوص فقہیہ ہی کی روشنی میں عقائد واحکام کی تفصیلات تحریر فرماتے ہیں۔ چند کتابیں اس وقت پیش نظر ہیں جن کے سرسری تعارف سے آپ پر واضح ہوجائے گا کہ حفظ کتب کے میدان میں بھی حضرت فاضل بریلوی کی نظر کہاں تک تھی۔

ایک سوال کے جواب میں سجدۂ تعظیمی کی حرمت ثابت کرنے کیلئے" الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية" (۱۳۳۷ھ) کے نام سے ایک وقیع کتاب آپ نے لکھی جس میں آپ کے تبحر علمی کا جوہر اتنا نمایاں ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔

وهى رسالة جامعة تدل على غزارة علمه وقوة استدلاله ۔ یہ ایک جامع رسالہ ہے جو ان کے وفور علم اور قوت استدلال کی دلیل ہے۔

مزید لکھتے ہیں:۔

متعدد آیات کریمہ اور ڈیڑھ سو نصوص فقہیہ کے علاوہ آپ نے اس کی تحریم کے ثبوت میں چالیس احادیث بھی پیش کی ہیں خود لکھتے ہیں:۔

حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آتی ہے۔ ائمہ وعلماء نے رنگ رنگ کی چہل حدیثیں لکھی ہیں ہم بتوفیقہ تعالیٰ یہاں غیر خدا کو سجدۂ (تحیت) حرام ہونے کی چہل حدیثیں

لکھتے ہیں۔

بعض علوم حدیث میں آپ کی مہارت حد ایجاد تک پہونچی ہوئی تھی، آپ کا ایک رسالہ فن تخریج حدیث میں " الروض البهيج فی آداب التخريج "ہے۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا رحمٰن علی صاحب ممبر کونسل آف ریاست ریواں مدھیہ پردیش لکھتے ہیں۔

اگر پیش ازیں کتابے دریں فن نیافتہ شود پس مصنف را موجد تصنیف ھذا می تواں گفت۔

اگر فن تخریج حدیث میں اور کوئی کتاب نہ ہو تو مصنف کو اس تصنیف کا موجد کہا جاسکتا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سے ایک مرتبہ سوال ہوا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں درس کی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:۔

مسند امام اعظم، مؤطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الخراج، کتاب الحج، شرح معانی الآثار، مؤطا امام مالک، مسند امام شافعی، مسند امام احمد، سنن دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، خصائص نسائی، منتقی الجارود، علل متناہیہ، مشکوۃ، جامع کبیر، جامع صغیر، منتقی ابن تیمیہ، بلوغ المرام، عمل الیوم واللیلہ، الترغیب والترہیب، خصائص کبری، الفرج بعد الشدۃ، کتاب الاسماء والصفات، وغیرہا۔ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس وتدریس اور مطالعہ میں رہیں۔

امام احمد رضا نے چند کتب شمار فرما کر پچاس سے زائد کی بات اجمالاً ذکر کردی، یعنی آگے شمار کرنے کے لئے میری تصانیف کا مطالعہ کرو واضح ہوجائے گا کہ میں نے علم حدیث میں کن کن کتابوں کو پڑھا اور پڑھایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جب راقم الحروف نے تلاش وجستجو شروع کی تو اب تک امام احمد رضا کی ساڑھے تین سو کتب ورسائل میں تقریباً چار سو کتابوں کے حوالے احادیث مبارکہ کے تعلق سے ملے۔ان تمام کتب کی تفصیلی فہرست جلد ششم کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث کی یہ کتابیں ابھی ہماری تحقیق وتلاش کے مطابق ہیں ورنہ امام احمد رضا فاضل بریلوی کی تمام تصانیف کی تعداد تو تقریباً ایک ہزار ہے تو ابھی یہ کہنا نہایت مشکل ہے کہ

حدیث کی تمام کتابوں کی تعداد جوانکے مطالعہ میں رہیں کتنی ہیں۔

ان تمام کتب کے حوالے اس بات کی بھرپور وضاحت کر رہے ہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا علم حدیث میں مطالعہ نہایت وسیع تھا۔آپ نے جن کتابوں کا بطور حوالہ تذکرہ فرمایا ہے وہ کتابیں بھی کوئی معمولی ضخامت کی حامل نہیں بلکہ بعض کتب دس، پندرہ ،بیس،اور پچیس جلدوں پر بھی مشتمل ہیں:۔مثلا

☆ السنن الکبری للبیهقی۔ دس جلدیں

☆ کنز العمال لعلی المتقی ۱۸ جلدیں

☆ المعجم کبیر للطبرانی ۔ ۲۵ جلدیں

اس عظیم ذخیرۂ حدیث کا استقصاء واحاطہ اور پھر استحضار یہ سب آپ ہی کا حصہ تھا۔ متعدد مقامات پر ایک وقت میں ایک حدیث کے حوالے میں دس،بیس اور پچیس پچیس کتابوں کا تذکرہ اس بات کی غمازی کررہا ہے کہ بیک وقت آپ کے پیش نظر وہ تمام کتابیں رہتی تھیں بلکہ گویا ان سب کو حفظ کر لیا گیا تھا کہ جب جس مسئلہ میں ضرورت پیش آئی انکو فی البدیہ اور برجستہ تقریراً یا تحریراً بیان فرمادیتے ۔حافظہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا عظیم الشان عطافرمایا تھا کہ جو کتاب ایک مرتبہ دیکھ لی حفظ ہوگئی۔

جس موضوع پر آپ نے قلم اٹھایا احادیث کا وافر ذخیرہ امت مسلمہ کو عطا فرمایا، تحقیق کے دریا بہائے۔فتاوی رضویہ اور اسکے علاوہ تصانیف سے چند نمونے صرف علم حدیث سے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ہم اس مقالہ میں علم حدیث سے متعلق چند حیثیات سے نمونے پیش کریں گے۔جن کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے۔

۱۔ کسی ایک موضوع سے متعلق احادیث

۲۔ حوالوں کی کثرت

۳۔ اصطلاحات حدیث کی تحقیق وتنقیح

۴۔ راویان حدیث پر جرح وتعدیل

۵۔ روایات میں تطبیق

۱۔ کسی ایک موضوع سے متعلق احادیث

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز سے کسی مسئلہ میں سوال ہوا تو آپ نے قرآن کریم سے استدلال کے بعد احادیث سے استدلال فرمایا اور موضوع سے متعلق احادیث کا وافر ذخیرہ جمع کر دیا۔ مثلا

☆　حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے خلیفہ مولانا کرامت اللہ صاحب نے دہلی باڑہ ہندوراؤ سے ۱۳۱۱ھ میں ایک استفتاء اس مضمون کا بھیجا کہ زید درود تاج وغیرہ پڑھنے کو شرک وبدعت کہتا ہے کیوں کہ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''دافع البلاء والوباء'' وغیرہ کہا گیا ہے جو کھلا شرک ہے العیاذ باللہ۔

یہ پڑھ کر امام احمد رضا کا قلم حرکت میں آیا اور حضور کے دافع بلاء اور صاحب عطا ہونے کو تین سو احادیث کریمہ کے ذریعہ ثابت فرما کر وہابیہ کے خود ساختہ شرک کو ہمیشہ کیلئے خاک میں ملا دیا۔ یہ کتاب ''الامن والعلی'' کے نام سے مشہور ہے۔ امام احمد رضا نے اس کا ایک دوسرا نام بھی رکھا ہے'' اکمال الطامة علی شرك سوی بالامور العامه''۔

(وہابیوں کے اس شرک پر پوری قیامت ڈھانا جو امور عامہ کی طرح موجود کی تمام قسموں پر صادق ہے)

☆　امام احمد رضا قدس سرہ کے استاذ گرامی حضرت مولانا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ کی معرفت مونگیر لعل دروازے سے ۱۳۰۵ھ میں ایک استفتاء آیا کہ وہابیہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے کا انکار کیا ہے اور کہتے ہیں قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں:۔

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا افضل المرسلین سید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کریگا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ بالله رب العالمین ۔

پھر ایک مبسوط کتاب ''تجلی الیقین'' کے نام سے تحریر فرمائی اور ایک سو احادیث سے اس مسئلہ کو واضح فرما کر تحقیق انیق کے دریا بہائے۔

☆ مولانا محمد حسن صاحب کانپوری کے شاگرد مولوی احمد اللہ صاحب نے کانپور سے ۱۳۱۲ھ میں ایک سوال بھیجا کہ ہمارے دیار میں چیچک اور قحط سالی آجائے، تو لوگ بلاء کے دفع کیلئے چاول گیہوں وغیرہ جمع کر کے پکاتے ہیں اور پھر علماء کو بلا کر اور خود محلّہ والے جمع ہوکر کھاتے ہیں یہ طعام ان کیلئے جائز ہے؟ امام احمد رضا نے جواب با صواب مرحمت فرمایا، یہ طریقہ اور اہل دعوت کیلئے یہ کھانا جائز ہے اس دعوے کے ثبوت میں ساٹھ حدیثیں بطور دلیل پیش فرمائیں جو امام احمد رضا کے عظیم محدث ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔

☆ جمادی الآخرہ ۱۳۰۵ھ میں سماع موتی سے متعلق ایک سوال آیا، سائل نے سوال کے ساتھ بعض منکرین کا جواب بھی منسلک کیا تھا۔ امام احمد رضا نے چارسو وجوہ سے دار و گیر فرمائی ہے، یہ رسالہ دلائل و براہین سے مزین ۷۷/احادیث پر مشتمل ہے۔

☆ مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کو دفناتے ہوئے امام احمد رضا محدث بریلوی نے ''جزاء اللہ عدوہ'' نامی کتاب تحریر فرمائی۔ ایک سو اکیس احادیث نقل فرما کر مرزا کے دعوی کو خاک میں ملا دیا جو بلاشبہ آپ کے تبحر فی فن الحدیث کا بین ثبوت ہے۔

☆ جمعہ کے دن اذان ثانی کے موضوع پر امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک کتاب ''شمائم العنبر'' نامی عربی زبان میں تحریر فرمائی جس میں ۴۵/احادیث سے کتاب کو مزین فرمایا۔

☆ تخلیق ملائکہ کے عنوان پر چوبیس احادیث سے استدلال فرمایا۔

☆ خضاب کے عدم جواز میں ۱۶/احادیث سے استدلال۔

☆ معانقہ کے ثبوت میں ۱۶/احادیث۔

☆ داڑھی کی ضرورت واہمیت پر ۵۶/احادیث۔

☆ والدین کے حقوق پر ۹۱/احادیث۔

☆ سجدۂ تحیت کی حرمت میں ۷۰/احادیث۔

☆ شفاعت کے عنوان پر ۴۰/احادیث۔

☆ تصاویر کے عدم جواز پر ۲۷/احادیث۔

اور اسی طرح بے شمار عناوین وموضوعات پر ان گنت احادیث کریمہ سے استدلال فرما کر امت مسلمہ کو احادیث کا بیش بہا خزانہ مرحمت فرمایا۔

درحقیقت امام احمد رضا کی تصانیف احادیث کریمہ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہیں جس موضوع پر اشہب قلم کو مہمیز لگائی اس میں ظفر و کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔

حوالوں کی کثرت

یہاں تک تو چند نمونے احادیث کی کثرت سے متعلق تھے اب ملاحظہ فرمائیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی جب کوئی حدیث نقل فرماتے ہیں تو ان کی نظر اتنی وسیع و عمیق ہوتی ہے کہ بسا اوقات وہ کسی ایک کتاب پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پانچ، دس اور بیس بیس کتابوں کے حوالے دیتے جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام کتابیں اس موضوع پر ان کے سامنے کھلی رکھی ہیں اور سب کے نام لکھتے جارہے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی بتاتے جاتے ہیں کہ کس محدث نے کس صحابی سے روایت کی مثلاً۔

✹ الامن والعلی میں ص ۷۰ پر ایک حدیث تحریر فرمائی۔

اطلبو االخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔
یعنی بھلائی اور اپنی حاجتیں خوش رویوں سے مانگو۔

☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر والعقیلی والخطیب وتمام الرازی فی فوائدہ والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس ۔

☆ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج والعقیلی والدار قطنی فی الافراد والطبرانی فی الاوسط وتمام والخطیب فی رواۃ مالك عن ابی ھریرہ ۔

☆ وابن عساکر والخطیب فی تاریخھا عن انس ابن مالك ۔

☆ والطبرانی فی الاوسط والعقیلی والخرائطی فی اعتلاء القلوب وتمام وابو سھل وعبدالصمد بن عبدالرحمن البزار فی جزءہ وصاحب المھرانیات فیھا عن جابر ابن عبداللہ ۔

☆ وعبدبن حمید فی مسند وابن حبان فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والسلفی فی الطیوریات عن ابن عمر ۔

☆ وابن النجار فی تاریخه عن امیر المومنین علی ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر عن ابی خصیفه ۔

☆ وتمام عن ابی بکره ۔

☆ والبخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو یعلی فی مسنده والطبرانی فی الکبیروالعقیلی والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

یہ تو صحابہ کرام کی روایت ۳۴؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔

✸ **اسی کتاب کے ص ۴۳۷؍ پر ایک حدیث یوں ہے۔**

اللهم اعز الاسلام باحب هذین الرجلین الیك بعمر بن الخطاب اوبابی جهل بن هشام۔

الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اسکے ذریعہ سے یا عمر ابن خطاب یا ابو جہل بن ہشام۔

☆ رواه احمد وعبد بن حمید والترمذی بسند حسن وصحیح عن امیر المومنین عمر بن خطاب وانس ایضاً

☆ وابن سعد وابو یعلی وحسن بن سفیان فی فوائد ه والبزار وابن مردویه وخیثمه بن سلیمان فی فضائل الصحابه وابو نعیم والبیهقی فی دلائلهما وابن عساکر کلهم عن امیر المومنین عمر ۔

☆ والترمذی عن انس ۔

☆ والنسائی عن ابن عمر ۔

☆ احمد وابن حمید وابن عساکر عن خباب بن الارث ۔

☆ والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن عبدالله ابن مسعود ۔

☆ والترمذی والطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس ۔

☆ والبغوی فی الجعد یات عن ربیعة السعدی رضی الله تعالیٰ عنهم

اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام کی روایت ۲۳؍ کتب حدیث سے نقل فرمائی۔

✹ **اسی کتاب الامن والعلی میں ۱۲۹؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔**

انا محمدواحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبه ونبی الرحمة ۔

میں محمد ہوں اور احمد اور سب نبیوں کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

☆ رواه احمد ومسلم والطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی الاشعری ۔

☆ ونحوه وابنا سعدوابی شیبه والبخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل عن حذیفه۔

☆ وابن مردویه فی اتتفسیر وابو نعیم فی الدلائل وابن عدی فی الکامل وابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی الطفیل ۔

☆ وابن عدی عن ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنهم

یہ چار صحابہ کرام کی روایت ۱۴؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔

✹ **جزاء اللہ عدوہ میں ۴۶؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔**

اما ترضی ان تکون منی منزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ۔

اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کیلئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں فرق یہ ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے مبعوث ہوا دوسرے کیلئے نبوت نہیں۔

☆ رواه احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه وابن ابی شیبه والسنن لابن جریر عن سعد بن ابی وقاص ۔

☆ وحاکم والطبرانی وابوبکر وابن مردویه والبزار وابن عساکر عن علی ۔

☆ واحمد والبزار والطبرانی والمطیری عن ابی سعید الخدری ۔
☆ والترمذی عن جابر بن عبدالله وعن ابی هریرة۔
☆ والطبرانی والخطیب عن عبدالله بن عمر ۔
☆ وابو نعیم عن سعیدبن زید ۔
☆ والطبرانی عن البراء بن عازب وزید بن ارقم وحبیش بن جناده وجابر بن سمره ومالك بن حویرث ۔
☆ وام المومنین ام سلمةواسماء بنت عمیس رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین

یہ چودہ صحابہ کرام کی روایت ۱۸؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔

✸ 'راد القحط والوباء "میں صفحہ ۱۲؍ پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوة باللیل والناس ینام ۔
اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نمازیں پڑھنا۔

☆ رواه امام الائمه ابو حنیفه والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفه والترمذی والطبرانی عن ابن عباس ۔
☆ واحمد والطبرانی وابن مردویه عن معاذ بن جبل ۔
☆ وابن خزیمه والدارمی والبغوی وابن السکن وابو نعیم وابن بسطة عن عبد الرحمن بن عائش۔
☆ واحمد والطبرانی عنه عن صحابی ۔
☆ والبزار عن ابن عمر و ثوبان ۔
☆ والطبرانی عن ابی امامه ۔
☆ وابن قانع عن ابی عبیدةابن الجراح ۔
☆ والدارمی وابوبکر النیساپوری فی الزیادات عن انس ۔
☆ وابو الفرح فی العلل تعلیقا عن ابی هریرة ۔

☆ وابن ابی شیبه مرسلا عن عبدالرحمن بن سابط ، رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام اور ایک تابعی کی روایت ۲۳ رکتابوں سے نقل فرمائی۔

✸ فتاوی رضویہ نہم رسالہ ''عطایا القدیر'' میں صفحہ ۴۷ حصہ دوم پر ایک حدیث نقل فرمائی۔

لاتد خل الملئکة بیتا فیه کلب ولا صورة ۔

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

☆ رواه الائمة احمد والسنة والطحاوی عن ابی طلحه ۔

☆ والبخاری والطحاوی عن ابن عمر و عن ابن عباس ۔

☆ ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المومنین میمونه ۔

☆ ومسلم وابن ماجه والطحاوی عن ام المومنین الصدیقه ۔

☆ واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی هریره ۔

☆ والامام احمد والدارمی وسعید بن منصور وابوداؤد والنسائی وابن ماجه ابن خزیمه وابو یعلی والطحاوی وابن حبان والضیاء والشاشی وابونعیم فی الحلیة عن امیر المومنین علی ۔

☆ والاما م مالك فی الموطا والترمذی والطحاوی عن ابی سعید الخدری ۔

☆ واحمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر عن اسامه بن یزید ۔

☆ والطحاوی والحاوی عن ابی ایوب الانصاری ،رضی الله تعالی عنهم اجمعین ۔

یہ دس صحابہ کرام کی روایت ۴۳ رکتابوں سے نقل فرمائی۔

✸ فتاوی رضویہ جلد سوم میں صفحہ ۳۲۶ ر پر ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

قل هو الله تعدل ثلث القرآن :

'' قل ھو اللہ احد'' پوری سورت مبارکہ کی تلاوت کا ثواب تہائی قرآن کے

برابر ہے۔

☆ رواه الامام مالك واحمد والبخارى وابوداؤد والنسائى عن ابى سعيد الخدرى ـ

☆ والبخارى عن قتاده بن النعمان ـ

☆ واحمد ومسلم عن ابى الدرداء ـ

☆ ومالك واحمد ومسلم والترمذى والنسائى وابن ماجه والحاكم عن ابى هريره ـ

☆ واحمد والترمذى والنسائى عن ابى ايوب الانصارى ـ

☆ والترمذى وابن ماجه عن انس ابن مالك ـ

☆ واحمد وابن ماجه عن ابى مسعود البدرى ـ

☆ والطبرانى فى الكبير عن عبدالله بن مسعود ـ

☆ والطبرانى فى الكبير والحاكم وابو نعيم فى الحليه عن عبد الله بن عمرو ـ

☆ والطبرانى فى الكبير عن معاذ بن جبل

☆ والبزار عن جابر بن عبدالله ـ

☆ وابوعبيد عن عبدالله بن عباس ـ

☆ واحمد عن ام مكتوم بنت عقبه ـ

☆ والبيهقى فى السنن عن رجاء الغنوى رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين ـ

یہ کل پندرہ صحابۂ کرام کی روایت ۳۴؍ کتابوں سے نقل فرمائی۔

یہ چند اور اس طرح کی سیکڑوں مثالیں امام احمد رضا محدث بریلوی کی وسعت مطالعہ پر اور عمیق نظری کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔

✹ زکوۃ کا مال سادات کرام اور تمام بنی ہاشم کیلئے حرام قطعی ہے جسکی حرمت پر ائمۂ مذاہب کا اجماع ہے، اس مسئلہ سے متعلق امام احمد رضا محدث بریلوی سے سوال ہوا، آپ نے اسکی حرمت پر تحقیق کے دریا بہائے اور مندرجہ ذیل کتب احادیث اور راوی کا نشان دیا۔

☆ **سیدنا حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه احمد والبخاری ومسلم ۔

☆ **سیدنا حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه احمد وابن حبان برجال ثقات۔

☆ **سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما**

روی عنه الطحاوی والحاکم وابو نعیم وابن سعد فی الطبقات وابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وروی عنه الطحاوی حدیثاآخر وروی عنه الطبرانی حدیثا ثالثا۔

☆ **حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه احمد ومسلم والنسائی۔

☆ **حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه ابن حبان والطحاوی والحاکم وابونعیم۔

☆ **حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه الشیخان ۔

وروی عنه الطحاوی حدیثین آخر۔

☆ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه البخاری ومسلم ۔

وروی عنه الطحاوی حدیثا آخر۔

☆ **حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

روی عنه الترمذی والنسائی۔

وروی عنه الطحاوی حدیثا آخر۔

☆ **حضرت ابورافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔**

روی عنه احمد وابو دائود والترمذی والنسائی والطحاوی وابن حبان وابن خزیمه والحاکم ۔

☆ حضرت ہرمز یا کیسان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روی عنہ احمد والطحاوی۔

☆ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روی عنہ اسحاق بن راھویہ وابو یعلی الموصلی والطحاوی والبزار والطبرانی والحاکم ۔

☆ حضرت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

روی عنہ الطحاوی ۔

☆ حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روی عنہ الطحاوی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

علق عنہ الترمذی۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال صحابی

علق عنہ الترمذی۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علق عنہ الترمذی۔

☆ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنہا الستۃ۔

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنہا الطحاوی۔

☆ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روی عنہا احمد ومسلم۔

☆ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بیس صحابہ کرام اور صحابیات سے مروی پچیس احادیث ہیں جنکو پندرہ کتب احادیث سے نقل فرمایا۔

✹ الامن والعلی ۱۰۹ ر پر ایک حدیث ہے جس میں حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بارگاہ رسالت میں قصیدہ پڑھنا مذکور ہے جس کا پہلا مصرع ہے۔

یامالك الناس وديان العرب ۔

اس واقعہ کو نقل فرما کر امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ کہ اس واقعہ اور حدیث کو مندرجہ ذیل سندوں سے کیا گیا ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابی بكرالمقدسی ،ثنا ابو معشر البراء ، ثنی صدقه بن طينة ،ثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده، ثنی الاعشی المازی رضی الله تعالیٰ عنه قال اتيت النبی صلی الله تعالی عليه وسلم الحديث ۔

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوی فی معانی الاثار حدثنا ابن ابی داؤد ثنا المقدمی ثنا ابو معشر الی آخره نحوه سندا و متنا ۔

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فی زوائد مسنده من طريق عوف بن كهمس بن الحسن عن صدقة بن طيسنة حدثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده قالواحدثنا الاعشی رضی الله تعالیٰ عنه فذكره، قلت و اليه اعنی عبد الله عزاه حافظ الشان فی الاصابة انه رواه فی الزوائد ، و العبد الضعيف غفر الله تعالیٰ له قدراه فی المسند نفسه ايضاً كماسمعت و لله الحمد ۔

و رواه البغوی و ابن السكن و ابن ابی عاصم كلهم من اطريق الجنيد بن امين بن عروة بن نضلة بن طريق بن بهصل الحرمازی عن ابيه عن جده نضلة ۔

و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امين حدثنی ابی ذروة عن ابيه نضلة عن رجل منهم يقال له الاعشی و اسمه عبد الله بن الاعور رضی الله تعالیٰ عنه فذكر القصة و فيه فخرج حتی اتی النبی صلی الله تعالی عليه وسلم فعاذبه وانشأ يقول : يا مالك الناس و ديان العرب ، الحديث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پناہ لی، اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں، وا ے جزا وسزا دہ عرب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

اصطلاحات حدیث کی تنقیح وتحقیق

اب آپ امام احمد رضا کی فن حدیث میں مہارت، اصول حدیث اور اصطلاحات حدیث کے بیان میں ان کی تحقیق وتنقیح ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک رسالہ " منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین " تصنیف فرمایا جس میں حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اقدس کو سنکر انگوٹھے چومنے کا جواز واستحباب ثابت فرمایا۔ مخالفین نے بعض محدثین کے اقوال کا سہارا لیکر یہ ثابت کرنے کی سعی بے جا اور ناکام کوشش کی تھی کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں بلکہ موضوع وبے اصل ہے۔ لہذا یہ عمل شریعت میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اس رسالہ نافعہ میں اصول حدیث کی وہ معرکۃ الآرا بحث فرمائی کہ ہر وہ شخص جو اس علم سے شغف رکھتا ہے پڑھ کر جھوم اٹھے اور مخالف حیران وششدر رہ جائے۔

مقاصد حسنہ، موضوعات کبیر اور رد المحتار میں بس اس قدر ہے کہ انگوٹھے چومنے کے سلسلہ میں کوئی مرفوع حدیث درجۂ صحت کو نہیں پہونچی، بس کیا تھا مخالفین نے بے پر کی اڑادی کہ اس سلسلہ میں تمام روایت موضوع ومن گڑھت ہیں۔ اس پر امام احمد رضا نے خوب جم کر نہایت نفیس بحث فرمائی جو فتاوی رضویہ میں تقریبا دوسو صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کی تلخیص کی بھی یہاں گنجائش نہیں پھر بھی '' مشتے نمونہ از خروارے '' کے طور پر چند اہم، گوشوں کی نشاندھی قارئین کے ذوق کی تسکین کا باعث ضرور ہوگی۔

فرماتے ہیں:۔

خادم حدیث پر روشن کہ اصطلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب ۔ عند التحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت نہیں، یوں ہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں بلکہ بہ تصریح ائمۂ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور اور عمل علماء قبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر، اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول، اور اس سے بھی گذر یئے تو بلاشبہ یہ

فعل اکابردین سے مروی ومنقول اورسلف صالح میں حفظ صحت بصروروشنائی چشم کیلئے مجرب ومعمول، ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتو اسی قدر سند کافی بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہوتو تجربہ وافی کہ آخراس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اورنفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے ولہذا مولانا علی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا:۔

قلت واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوة والسلام " علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین ۔"

الاسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعه۔ موضوعات کبیر ص ۲۱۰

یعنی صدیق اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''میں تم پرلازم کرتا ہوں اپنی سنت اوراپنے خلفاء راشدین کی سنت'' رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس کے بعدافادات کا سلسلہ شروع فرمایا جوتیس کے عدد پہ جاکررکا۔

افادۂ اول میں فرمایا:۔

''محدثین کا کسی حدیث کوفرمانا کہ صحیح نہیں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط وباطل ہے'' پھراس دعوی پر دلائل قائم فرماتے ہوئے حلیہ شرح منیہ، صواعق محرقہ، اذکارامام نووی، موضوعات کبیر، جواہرالعقدین، شرح مواہب، شرح صراط مستقیم اورمرقات کی تصریحات پیش فرمائیں اورپھرحدیث کے مراتب کی طرف اشارہ کیا۔

فرماتے ہیں:۔

صحیح کے بعدصحیح لغیرہ، پھرحسن لذاتہ، پھرحسن لغیرہ، پھرضعیف بضعف قریب اس حدتک کہ صلاحیت اعتبار باقی رکھے۔جیسے اختلاط راوی، یاسوء حفظ، یاتدلیس وغیرہا۔اول کی تین بلکہ چاروں قسم کوایک مذہب پراسم ثبوت متناول ہے اوروہ سب محتج بہا ہیں اورآخر کی قسم صالح، متابعات وشواہدمیں کام آتی ہے اورجابرسے قوت پاکرحسن لغیرہ بلکہ صحیح لغیرہ ہوجاتی ہے اس وقت وہ صلاحیت احتجاج اورقبول فی الاحکام کا زیورگرانبہا پہنتی ہے، ورنہ دربارۂ فضائل تو

آپ ہی مقبول وتنہا کافی ہے۔ پھر درجۂ ششم میں ضعف قوی ووہن شدید ہے، جیسے راوی کے فسق وغیرہ قوادح قویہ کے سبب متروک ہونا بشرطیکہ ہنوز سرحد کذب سے جدائی ہو، یہ حدیث احکام میں احتجاج درکنار اعتبار کے بھی لائق نہیں، ہاں فضائل میں مذہب راجح پر مطلقا اور بعض کے طور پر بعد انجبار بتعدد مخارج وتنوع طرق منصب قبول وعمل پاتی ہے کما سنبینه ان شاء الله تعالیٰ (ان شاء اللہ عنقریب اس کی تفصیلات آرہی ہیں)۔

پھر درجہ ہفتم میں مرتبۂ مطروح ہے جس کا مدار وضاع، کذاب یا متہم بالکذب ہو، یہ بدترین اقسام ہے بلکہ بعض محاورات کی رو سے مطلقا اور ایک اصطلاح پر اس کی نوع اشد یعنی جسکا مدار کذب پر ہو عین موضوع، یا نظر تدقیق میں یوں کہئے کہ ان اطلاقات پر داخل موضوع حکمی ہے، ان سب کے بعد درجہ موضوع کا ہے، یہ بالا جماع نہ قابل انجبار نہ فضائل وغیرہ کسی باب میں لائق اعتبار بلکہ اسے حدیث کہنا ہی توسع وتجوز ہے، حقیقۃً حدیث نہیں، محض مجہول وافتراء ہے والعیاذ بالله تبارك وتعالیٰ۔

طالب تحقیق ان چند حرفوں کو یاد رکھے کہ باوصف وجازت محصل وملخص علم کثیر ہیں اور شاید اس تحریر نفیس کے ساتھ ان سطور کے غیر میں کم ملیں، ولله الحمد والمنة۔

یہ مختصر جملے بلا شبہ اپنے دامن میں کثیر اور اہم معانی ومفاہیم لئے ہوئے ہیں جسکی شرح و بسط کیلئے دفتر درکار، یہ ہمارے امام کی خصوصیات سے ہے کہ الفاظ کم سے کم ہوتے ہیں مگر معانی کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔

امام احمد محدث بریلوی نے ہر حیثیت سے اصولی بحث فرمائی ہے اور حق تحقیق ادا کر دیا ہے۔ راوی کی جہالت سے حدیث پر کیا اثر پڑتا ہے اور مجہول کی کتنی قسمیں ہیں۔ پھر ہر ایک کے جداگانہ احکام اور ہر حکم واثر کی متعلقہ کتب سے تحقیق انیق، نیز حدیث منقطع کی وضاحت میں علماء اعلام کے اقوال سے تائید، مضطرب منکر اور مدرج کا مقام وحیثیت، راوی کے مبہم ہونیکا اثر، اسباب طعن کی تعداد وشمار اور ان میں سبب غفلت کی حیثیت، متروک راوی کا مقام، یہ تمام باتیں نہایت تحقیق سے بیان فرمائیں، جنکا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث ان میں سے کسی وجہ کے سبب موضوع نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے ان پندرہ وجوہ کی نشاندھی فرمائی جن کے سبب حدیث موضوع ہوجاتی ہے، بیان ایسا جامع کہ دوسری کتب میں اس کی نظیر نہ ملے۔

خودفرماتے ہیں:۔

یہ پندرہ باتیں ہیں کہ اس جمع و تلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوانہ ملیں گی۔غرض کہ ہر افادہ میں نہایت نفیس اور معرکۃ الآراء بحث ہے جس کی سطرسطر امام احمد رضا محدث بریلوی کی فن حدیث میں مہارت تامہ کی روشن دلیل ہے، پوری کتاب اصول حدیث کا بحر ذخار ہے جس کا ہرافادہ پھوٹتا ہوا آبشار ہے، من شاء التفصیل فلیرجع الیہ ۔

راویان حدیث پر جرح وتعدیل

راویان حدیث پر جرح وتعدیل اور مخالفین کے مدعا کا ابطال امام احمد رضا کے قلم سے ملاحظہ کریں، اس حیثیت سے جب رضویات کا مطالعہ کیا جائے تو کثیر مثالیں موجود ہیں، ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کے دن اذان ثانی کہاں ہو ؟امام احمد رضا محدث بریلوی نے فتوی دیا کہ اذان مطلقاً اندورن مسجد مکروہ ہے۔لہذا اذان اول ہو یا ثانی بیرون مسجد ہی ہوگی، اس کے ثبوت میں خاص اسی اذان کے بارے میں ایک حدیث ابوداؤد سے نقل فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں یہ اذان خارج مسجد ہوتی تھی اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے دورہ خلافت میں بھی ایسا ہی عمل رہا۔

امام احمد رضا کے اس فتوی کو رد کرتے ہوئے بعض حضرات نے حدیث ہی کو ساقط الاعتبار قرار دیدیا کہ اس کی سند میں محمد ابن اسحٰق ہیں جن پر رافضی ہونے کی تہمت ہے لہذا حدیث معتبر نہیں۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ نے مخالفین کی دہن دوزی کیلئے ایک معرکۃ الآراء کتاب ”شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر “نام سے عربی زبان میں تصنیف فرمائی اوراس موضوع پر بحث آخری حد کو پہونچادی۔محمد ابن اسحٰق پر جو جرح کی گئی تھی اس کی دھجیاں اڑادیں اور انکی تعدیل وتوثیق میں تحقیقات کے ایسے دریا بہائے جو اپنی مثال آپ ہیں، سنئے اور امام احمد رضا کی راویان حدیث پر عمیق نگاہ کا اندازہ لگائیے۔

اس حدیث کے راوی محمد ابن اسحٰق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں ان کے

بارے میں۔

☆ امام شعبی محدث ابوزرعہ اور ابن حجر نے رفرمایا: ''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبدالوہاب ابن مبارک فرماتے ہیں: ''ہم نے انہیں ''صدوق'' پایا ہم نے انہیں '' صدوق'' پایا، ہم نے انہیں ''صدوق'' پایا۔''

☆ امام عبداللہ ابن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری، ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کی ہیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا:۔

''اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے اور آپ کو اہل علم نے آزمایا تو اہل صدق وخیر پایا۔''

☆ ابن عدی نے کہا:۔

''آپ کی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں، آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

☆ امام علی ابن المدینی نے کہا:۔

کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا''

☆ امام سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں:۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا، اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا، نہ ان پر تنقید کی۔

☆ امام معاذ نے فرمایا:۔

''ابن سحٰق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔''

☆ امام ابواللیث نے فرمایا:۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں''

ابن یونس فرماتے ہیں کہ ابن یزید بن حبیب سے اکابر علماء مصر نے روایت کی، عمرو بن حارث، حیوۃ ابن شریح، سعید ابن ایوب اور خود لیث بن سعد یہ سب کے سب ثقہ اور ثبت ہیں اور پانچویں یحیی بن ایوب غافقی صدوق ہیں اور رجال شیخین میں سے ہیں۔ اور عبداللہ بن

مہیہ صدوق اورحسن الحدیث ہیں۔ان کے بارے میں اسی امر پرائمہ رجال کی رائے مستقر ہوئی اور عبداللہ بن عیاش ہیں یہ دونوں مسلم کے راویوں میں سے ہیں، ان کے علاوہ سیلمان تیمی بصری، زید بن ابی انیسہ یہ دونوں حضرات ثقہ اور رواۃ صحیحین میں سے ہیں افراد ہیں تو بقول امام ابواللیث ابن اسحٰق ان سب سے افضل ہوئے۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا:۔

''میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا، یہ تو امیر المومنین فی الحدیث ہیں، ایک روایت میں ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا، آپ ایسا کیوں کہتے ہیں تو حضرت شعبہ نے فرمایا ان کے حفظ کی وجہ سے، دوسری روایت میں ہے حدیث والوں میں اگر کوئی سردار ہوسکتا ہے تو وہ محمد ابن اسحٰق ہیں۔''

☆ علی ابن المدینی سے روایت ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں چھ آدمیوں میں منحصر ہیں پھر ان سب کے نام گنوایئے اور فرمایا اس کے بعد بارہ آدمیوں میں دائر ہیں اور ابن اسحاق ان بارہ میں ہیں

☆ امام زہری فرماتے ہیں:۔

''مدینہ مجمع العلوم رہے گا، جب تک یہاں محمد بن سحاق قیام پذیر رہیں گے'' آپ غزوات کی روایتوں میں ابن اسحاق پر ہی بھروسہ کرتے تھے ہر چند کہ آپ حدیث میں انکے استاذ تھے بلکہ دنیا بھر کے شیخ تھے۔

☆ ابن اسحاق کے دوسرے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا:۔

''جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔''

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا:۔

''ہم ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوجاتی''

☆ ابن حبان نے کہا:۔

''مدینہ میں کوئی علمی مجلس، حدیث کی ہو یا دیگر علوم وفنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی، اور خبروں کی حسن ترتیب میں یہ اور لوگوں سے آگے تھے۔''

☆ ابو یعلی جلیلی نے فرمایا:۔
''محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔''

☆ یحیی ابن معین، یحیی ابن یحیی ،علی ابن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی، اور محمد ابن سعد وغیرہ نے کہا:۔
''محمد ابن اسحاق ثقہ ہیں۔''

☆ حضرت ابن البرقی نے فرمایا:۔
''علم حدیث والوں میں محمد بن اسحاق کے ثقہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور انکی حدیث حسن ہے۔''

☆ حاکم نے ابو شیخی شیخ بخاری سے روایت کی کہ۔
''ابن اسحاق ہمارے نزدیک ثقہ ہیں۔''

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا:۔
''ابن اسحاق ثقہ ہیں، ثقہ ہیں، اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے۔''
محمد اسحاق کی توثیق حق صریح ہے اور امام مالک سے ان کے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔''
اکیس محدثین کے اقوال سے محمد ابن اسحاق کی توثیق وتعدیل ہے اور وہ بھی نہایت زور دار الفاظ میں۔اب بھی کیا کسی کو شبہ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسحاق کے سبب ساقط الاعتبار ہے۔

☆ الحجۃ الموتمنہ میں ایک حدیث نقل فرمائی کہ مسجد میں ذمی کافر کا داخلہ جائز ہے یعنی ذمی کتابی کا۔

اس حدیث کی سند کو امام بدرالدین عینی نے جید کہا تھا حالانکہ تقریب التہذیب میں اس سند میں وارد ''اشعث بن سوار'' کو ضعیف بتایا گیا ہے۔

اس پر امام احمد رضا محدث بریلوی نے تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس حدیث کی سند ہمارے اصول پر جید ہے، ہمارے لئے جائز نہیں کہ محدثین کی خاطر اپنے اصول ترک کردیں چہ جائیکہ متاخرین علماء میں سے ایک شافعی عالم کے قول کے سبب۔ پھر اشعث بن سوار کی

تعدیل وتوثیق میں فرمایا:۔

یہ امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث کے استاذ ہیں اور امام شعبہ کا روایت حدیث میں محتاط ہونا خوب معلوم ہے۔

اشعث کی جلالت شان کے پیش نظر ہی ان کے شیخ ابو اسحاق السبیعی نے ان سے روایت کی، حضرت سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں کہ اشعث مجالد سے اثبت ہیں۔

ابن مہدی نے کہا: یہ مجالد سے ارفع ہیں اور مجالد صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: مجھے اسمعیل بن مسلم سے زیادہ محبوب ہیں۔

امام عجلی کہتے ہیں: حدیث میں محمد بن سالم سے امثل ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔

عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں: صدوق ہیں۔

ابن شاہین نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ان کی کسی حدیث کو منکر نہیں پایا۔

بزار کہتے ہیں: ہم کسی ایسے محدث کو نہیں جانتے جنہوں نے ان کی حدیث کو چھوڑا ہو ہاں بعض حضرات نے جو فن حدیث میں قلیل المعرفۃ ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اشعث کے بارے میں یہ توثیق وتعدیل تو منقول ہے لیکن کوئی جرح مفسر مذکور نہیں، لہذا ان کی یہ حدیث حسن ہے۔

☆ مصافحہ کے سلسلہ میں حدیث نقل فرما کر نہایت نفیس تحقیق فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ حدیث میں لفظ ''ید'' اگر چہ واحد ہے لیکن استعمال دونوں ہاتھ کیلئے شائع وذائع ہے تو اس حدیث کے ذریعہ ایک ہاتھ سے مصافحہ ہرگز ثابت نہیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہ اس وقت ہے کہ حدیث مذکور کو قابل احتجاج مان بھی لیں۔ ورنہ اگر نقد وتنقیح پر آئیے تو وہ ہرگز نہ صحیح ہے نہ حسن بلکہ ضعیف ومنکر ہے۔ مدار اس کا حنظلہ بن عبداللہ سدوسی پر ہے اور حنظلہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام یحیی بن سعید قطان نے کہا'' ترکتہ عمداً کان قد اختلط '' میں نے اس کو

عمداً متروک کیا، صحیح الحواس نہ رہا تھا۔

امام احمد نے فرمایا: ضعیف منکرالحدیث ہے" یحدث باعاجیب " تعجب خیز روایتیں لاتا ہے۔

امام یحیی بن معین نے کہا:" لیس بشئ تغیر فی اٰخر عمرہ " کوئی چیز نہ تھا آخر عمر میں متغیر ہوگیا تھا۔

امام نسائی نے کہا:" ضعیف "ایک بار فرمایا "لیس بقوی ۔"

یہ تمام تفصیلات امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ذکر فرمائیں، یونہی امام ابوحاتم نے کہا قوی نہیں ہیں اور آخر میں خاتم الحفاظ امام ابن حجر عسقلانی نے تقریب میں اس کے ضعف پر جزم فرمایا۔

یہ ہے نقد رجال پر امام احمد رضا محدث بریلوی کی عمیق نگاہ کہ سات ائمہ حدیث کے اقوال سے حنظلہ سدوسی پر جرح مفسر و مبہم نقل فرمائی۔

☆ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں وارد حدیث جو حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے، اس پر امام احمد رضا نے فرمایا:۔

حق یہ کہ یہ حدیث موضوع نہیں، اس کی سند میں نہ کوئی وضاع ہے نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے نہ متہم بالکذب، نہ اس میں عقل یا نقل کی اصلاً مخالفت، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ، جلال الملت والدین السیوطی نے "جامع صغیر" میں ذکر فرمایا جس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور اسے ہر ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا ہے۔

اس کے بعد ابن النجار کے حوالہ سے اس حدیث کی مکمل سند بیان فرمائی، جس میں چار راوی عباس بن کثیر، ابوبشر بن سیار، محمد بن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون کے بارے میں خاتم الحفاظ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کا قول نقل کیا کہ یہ مجہول ہیں اور اسی وجہ سے علامہ ابن حجر اس حدیث کو منکر بلکہ موضوع کہتے ہیں۔

اب امام احمد رضا محدث بریلوی کی باادب تنقید و تحقیق ملاحظہ فرمائیں جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے کہدیا جبکہ اس کی سند میں کوئی وضاع ہے نہ کوئی متھم بالوضع ، نہ کوئی کذاب ہے نہ متھم بالکذب، نیز اس کا مفہوم بھی عقلاً وشرعاً محال نہیں، محض راوی کے مجہول ہونے سے حدیث موضوع نہیں ہوجاتی کہ فضائل میں بھی قابل استدلال نہ رہے۔

حالانکہ خود حافظ ابن حجر نے ''القول المسدد'' میں ایسی دو حدیثیں، جس کے راوی مجہول، مضطرب الحدیث، کثیر الخطاء، فاحش الوہم ہیں، یا غلط احادیث منسوب کرنے میں پیش پیش ہیں، ان کو موضوع نہیں کہا بلکہ یوں فرمایا کہ یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو ان احادیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرے، بلکہ دوسری حدیث کے لئے تو یہ فرمایا کہ اس حدیث میں تو ایسا کوئی مضمون بھی نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو، اور یہ احادیث باب فضائل کی ہیں لہذا مقبول۔

اب امام احمد رضا کا فیصلہ کن بیان ملاحظہ ہو:۔

''یہی بات عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں کہی گئی حالانکہ یہ بھی باب فضائل سے ہے اور اس میں بھی کوئی بات ایسی نہیں جو شرعاً وعقلاً محال ہو بلکہ اس حدیث کے راویوں میں تو اس طرح کی وجوہ طعن بھی منقول نہیں جو ابن حجر کی پیش کردہ ہیں۔''

غور فرمائیے، امام احمد رضا محدث بریلوی نے کیسی نقد وتنقید فرمائی اور خود انہیں کے قول سے اپنے مدعا کا ثبوت فراہم کردیا لیکن نہایت مودبانہ طور پر۔

☆ حالت سفر میں نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو حقیقی طور پر جمع کرنا ہمارے یہاں عرفہ و مزدلفہ کے سوا جائز نہیں، غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے معیار الحق نامی کتاب لکھ کر احناف کی مستدل احادیث صحاح کو رد کرنے کی ناکام کوشش کی تو امام احمد رضا نے حاجز البحرین نامی ایک عظیم کتاب تحریر فرما کر میاں جی کے مزعومات باطلہ کی دھجیاں اڑادیں، اور دعوی محدثی کو خاک میں ملادیا۔

پوری کتاب اسماء الرجال، جرح وتعدیل اور تحقیق وتنقیح کا عظیم شاہکار ہے، ملاجی کی اصول حدیث سے ناواقفی اور انکی حدیث دانی کے ڈھول کا پول ظاہر کرنے کیلئے امام احمد رضا نے چند لطائف تحریر فرمائے ہیں، ان میں سے فی الحال فقط تین ملاحظہ فرمائیں۔

لطیفہ۔(۱)

(ملاجی نے)امام طحاوی کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا ہے کہ وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف ، قالہ الحافظ فی التقریب۔

اقول:۔

اولاً: ذرا کچھ شرم کی ہوتی کہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں، صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیاً: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے۔

ثالثاً: محدث جی! تقریب میں" ثقة یغرب "ہے، کسی ذی علم سے سیکھو کہ" فلان یغرب ،اور" فلان غریب الحدیث "میں کتنا فرق ہے۔

رابعاً: اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف ، محدث جی! غریب ومنکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو۔

لطیفہ۔(۲)

اقول:۔وہاں ایک ستم خوش ادائی یہ کی ہے کہ:۔

وہ تخمینا برابر ہونا ہی مع سایۂ اصلی کہ ہے نہ سایۂ اصلی الگ کر کے وہذا لایخفی علی من لہ ادنی عقل (اور یہ ادنی سی عقل رکھنے والے پر بھی مخفی نہیں۔م) تو دراصل سایہ ٹیلوں کا بعد نکالنے سایۂ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم ہونے میں اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی فارغ ہوئے ہونگے۔(معیار الحق)

ملاجی! ذرا کچھ دنوں جنگل کی ہوا کھاؤ، ٹیلوں کی ہری ہری دوب، ٹھنڈے وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھوں کے تیور ٹھکانے آئیں علماء تو فرمارہے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ پڑتا ہی نہیں جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جائے۔ملاجی ان کے لئے ٹھیک دوپہر کا سایہ بنارہے ہیں اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی مثل جبھی تو کہتے ہیں کہ وہابی ہوکر آدمی کی عقل ٹیلوں کا سایۂ زوال ہوجاتی ہے۔

لطیفہ۔(۳)

اقول:۔اور بڑھ کر نزاکت فرمائی ہے کہ:۔

مساوات سایہ کے ٹیلوں کے مقدار میں مراد نہ ہو بلکہ ظہور میں یعنی پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات نہ تھی ٹیلوں سے کیوں کہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی ظاہر ہو گیا پس برابر ہو گیا ٹیلوں کے ظاہر ہونے میں اور موجود ہونے میں نہ مقدار میں اس جواب کی قدر۔(معیار الحق)

ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتادیں وقت ٹھنڈا فرمایا یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ان کے برابر آیا اس کے یہ معنی کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہو گیا اگر چہ وہ دس گز ہوں یہ جو برابر۔اے سبحٰن اللہ!اسے کیوں تحریف نصوص کہئے گا کہ یہ تو مطلب کی گھڑت ہے۔ایسا لقب تو خاص بے چارے حنفیہ کا خلعت ہے۔ملاجی!اگر کوئی کہے کہ میں ملاجی کے پاس رہا یہاں تک کہ ان کی داڑھی بانس برابر ہوگئی تو اس کے معنی یہی ہوں گے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بانس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی معدوم،جب رُواں کچھ کچھ چمکا چمکتے ہی بانس برابر ہو گیا کہ اب بانس بھی موجود،بال بھی موجود۔ع

مرغک از بیضہ بروں آید و دانہ طلبد

(مرغ جب انڈے سے باہر آتا ہے تو دانہ طلب کرتا ہے)

۵۔مختلف روایات میں تطبیق

✹ الامن والعلی میں بحوالۂ مشکوۃ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث نقل فرمائی۔

لاتقولوا ماشاء الله وشاء فلان ، ولكن قولوا ماشاء الله ثم شاء فلان ۔

نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں۔بلکہ یوں کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں۔

اس حدیث کے ساتھ ایک منقطع روایت شرح السنۃ سے یوں مذکور ہے۔لاتقولوا:ماشاء اللہ وماشاء محمد وقولوا ماشاء اللہ وحدہ،نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔

اسی روایت منقطعہ کو نقل کر کے امام الوہابیہ تفویۃ الایمان میں لکھا تھا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کیسا

ہی بڑا ہو۔ مثلاً یوں نہ بولو کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہوجائے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تفویہ

اب امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی اس پر مضبوط دلائل کے ساتھ گرفتیں ملاحظہ کریں۔

فرماتے ہیں:۔

ہم اس مطلب کی احادیث اول ذکر کریں پھر بتوفیقہ تعالیٰ ثابت کردکھائیں کہ یہ ہی حدیثیں اس (امام الوہابیہ) کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں۔

اسکے بعد امام احمد رضا محدث بریلوی نے چند احادیث ذکر فرمائی ہیں جو مختصرا یوں ہیں۔

مسند احمد وسنن ابی داؤد میں مختصر اور سنن ابن ماجہ میں مطولا بسند حسن یوں ہے۔

ان رجلا من المسلمین رائ فی النوم انہ لقی رجلا من اھل الکتاب فقال : نعم القوم انتم لولا تشرکون ، تقولون : ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وذکر ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :اما واللہ ان کنت لاعرفھا لکم ،قولوا : ماشاء اللہ ثم ماشاء محمدصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

یعنی اہل اسلام سے کسی کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو! خدا کی قسم تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سنن ابن ماجہ میں دوسری روایت ابن عباس سے یوں ہے۔

اذاحلف احدکم فلایقل ماشاء اللہ وشئت ، ولکن یقل ماشاء اللہ ثم شئت ۔

جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں۔ ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

تیسری روایت ام المومنین سے بنحوہ ہے۔

چوتھی روایت مسند احمد میں طفیل بن سخبرہ سے اس طرح آئی۔ کہ مجھے خواب میں کچھ یہودی ملے، میں نے ان پر اعتراض کیا کہ تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کیوں کہتے ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا: تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی اسی طرح کی گفتگو ہوئی۔ میں نے پورا خواب حضور کی خدمت میں عرض کیا، حضور نے اسکے بعد خطبہ دیا اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:۔

انکم کنتم تقولون کلمة کان یمنعنی الحیاء منکم ان انہا کم عنہا، لاتقولوا ماشاء اللہ وماشاء محمد۔

تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کردوں، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سنن نسائی میں قتیلہ بنت صیفی سے روایت ہے۔

ان یہودیا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انکم تندون وانکم تشرکون، تقولون: ماشاء اللہ وشئت، وتقولون والکعبة فامر ہم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذاارادوا ان یحلفوا ان یقولوا: ورب الکعبة، ویقول احد: ماشاء اللہ ثم شئت۔

ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو کہ جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم، اور کعبہ کی قسم کھاتے ہو۔ اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں: رب کعبہ کی قسم، اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ پھر چاہو تم۔

مسند احمد میں روایت یوں آئی کہ۔

یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی۔ اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کریں، فرمایا: سبحان اللہ، یہ کیا؟ کہا:

آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں۔اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی، پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا تھا،تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے۔

دوسری روایت میں اس طرح آیا۔

یہودی نے کہا: اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کے برابر والا نہ ٹھہرائیے۔

فرمایا: سبحان اللہ یہ کیا؟ کہا: آپ کہتے ہیں: جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا بعدہ فرمادیا۔اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کرکے کہے کہ پھر چاہو تم۔

ان تمام روایات کو نقل کر کے محدث بریلوی فرماتے ہیں:

امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر شرح السنۃ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی کہیں اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی۔اب بحمد اللہ ملاحظہ کیجئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس کس طرح جہنم رسید کرتی ہیں۔

اولاً۔احادیث سے ثابت کہ صحابہ کرام نے یہ جملہ کہ ''اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے یا اللہ اور تم چاہو تو ایسا ہوگا'' شائع وذائع تھا۔حضور اس پر مطلع تھے بلکہ عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں کہ خود حضور بھی ایسا فرماتے تھے اور امام الوہابیہ اس کو شرک کہتا ہے۔معاذ اللہ تو اس کے نزدیک سب مشرک ہوئے۔

ثانیاً۔حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو یہ بھی ہے کہ حضور نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا،تو معاذ اللہ امام الوہابیہ کے نزدیک حضور نے دانستہ شرک کو گوارہ فرمایا اور صحابہ کے لحاظ پاس کو اس میں دخل دیا۔

ثالثاً۔گویا یہودی کے قول سے ممانعت ہوئی اور سچی توحید اس مشرک نے سکھائی۔

رابعاً۔قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے تو یہ بھی ثابت کہ ایک عرصہ تک حضور نے ممانعت نہ فرمائی اور پھر خیال آیا۔

خامساً۔ان سب کے باوجود حضور نے جو تعلیم دی وہ یہ تھی کہ (اور) نہ کہا کرو بلکہ (پھر) کہا کرو۔یعنی شرک سے بچنے کی تعلیم ایسی دی کہ پھر بھی وہ شرک ہی ٹھہری۔معاذ اللہ۔

ان تمام مواخذوں کے بعد معارضہ قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے اور جس میں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ ''اور'' کہکر ملایا تو کیا اور ''پھر'' کہکر ملایا تو کیا۔شرک سے کیونکر نجات ہوجائے گی۔مثلاً

زمین وآسمان کا خالق ہونا، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں۔کہ اگر کوئی یونہی کہے کہ اللہ ورسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں، جبھی شرک ہوگا؟

اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمرہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں، اللہ کے رسول ہماری مشکلیں کھولدیں، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔

اسی لئے تو عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ 'پھر' کے ساتھ اجازت ارشاد ہوتی تھی۔تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔

یہ تو ان (امام الوہابیہ اور اسکے اذیال واذناب) کے طور پر نتیجہ احادیث تھا، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

اقول۔وباللہ التوفیق۔بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا اور نہ معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا، کسی کے لحاظ پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کرسکتا تھا، بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے، اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے، مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب جلیل وکریم جل جلالہ ہے وہ ان تقریرات جلیلہ سے کہ ہم نے زیر حدیث ۱۲۶؍ (حضرت علی کیلئے سورج پلٹانا) ذکر کیں واضح وآشکار ہے۔

جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور

معاذ اللہ شرک کا الزام دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے طعن ہے بدل دیا جائے جس طرح رب العزت جل جلالہ نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا کہ یہود وعنود اسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اسکی جگہ انظرنا کہنے کا ارشاد ہوا تھا ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں یہود ونصاری اس امام الوہابیہ کے خیالوں کو معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفان کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہود ونصاری یا یوں کہیے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا "الحمد لله على تواتر آ لائه والصلوة والسلام على انبيائه " اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح ومستنیر ہے جسے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہرین میں منظوم کیا اور تمام مدارج ومراتب مرتبہ بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرہم بدمذہبوں کو اس سے کیا علاقہ ہے" ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ،والحمد لله رب العلمين ۔(الامن والعلی ۲۲۱)

✹ فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۶۹ / پر نجاشی شاہ حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی جسکو صحاح ستہ کے حوالہ سے نقل فرمایا۔

حدیث یہ ہے۔

ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نعى لهم النجاشي صاحب

الحبشة فی الیوم الذی مات فیه وقال : استغفروا لاخیکم وصف بهم فی المصلی فصلی علیه و کبر علیهم اربعا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن ان کا وصال ہوا، فرمایا: اپنے دینی بھائی کیلئے مغفرت کی دعا کرو، پھر حضور نے ایسے میدان میں جہاں عموما عید کی نماز ہوتی تھی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

اس حدیث سے بعض حضرات غیر مقلدین نے غائبانہ نماز جنازہ اور اسکی تکرار کو جائز کہا تھا۔امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایسی تمام احادیث کونقل فرما کر جواز اور عدم جواز کی روایات میں تطبیق وجمع بین الاحادیث کا نہایت شاندار نقشہ کھینچ دیا ہے۔زمانۂ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی ہو۔کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے؟ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر یہ رحمت وشفقت نہ تھی؟ کیا ان کی قبور اپنی نماز پاک سے پرنور نہ کرنا چاہتے تھے؟ کیا جو مدینہ طیبہ میں مرتے انہیں کی قبور محتاج نور ہوتیں اور جگہ اس کی حاجت نہ تھی؟ یہ سب باتیں بداہۃ باطل ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن وواضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود، لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا، اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہوسکتا۔

فرماتے ہیں:۔

دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ایک یہ ہی واقعہ نجاشی، دوسرا واقعہ معاویہ لیثی، تیسرا واقعہ امرائے معرکۂ موتہ۔

واقعہ اولیٰ۔اس واقعہ کی ایک روایت گذری، دوسری روایات مسند احمد وغیرہ میں حضرت عمران بن حصین سے یوں ہیں کہ۔

ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ حضرت نجاشی کا جنازہ

ہمارے آگے موجود ہے۔

حضرت ابن عباس کی روایت میں یوں آیا کہ۔

حضرت نجاشی کا جنازہ حضور کے لئے ظاہر کردیا گیا، حضور نے اسکو دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

حضرت حذیفہ بن اسید کی روایت اس طرح آئی کہ:۔

حضور نے حبشہ کی جانب منہ کر کے چار تکبیریں کہیں۔

واقعہ ثانیہ۔ حضرت معاویہ لیثی نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، حضور نے تبوک میں ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حدیث اس طرح ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں:۔

ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فرفع له سریره فصل علیه وخلفه صفان من الملائکة کل صف سبعون الف ملك۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! معاویہ بن معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا، تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کیلئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا، جنازہ حضور کے سامنے آگیا، اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی، فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

دوسری روایت میں اتنا اور زائد ہے کہ حضرت ابوامامہ نے فرمایا، یہانتک کہ ہم نے مکہ مدینہ کو دیکھا۔

اسی طرح حضرت انس کی روایت میں بھی ہے۔

واقعہ سوم:۔ جنگ موتہ میں حضور نے حضرت زید بن حارثہ کو امیر لشکر بنا کر بھیجا اور فرمایا اگر یہ شہید ہوجائیں تو جعفر طیار امیر ہونگے، اور یہ بھی شہادت سے سرفراز ہوں تو عبداللہ بن رواحہ، اور یہ بھی جام شہادت پی لیں تو تم لوگ جسکو چاہو اپنا امیر چن لینا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو حضور کے فرمانے کے مطابق ہوا۔ حدیث مختصراً یوں ہے اور اسکے راوی عاصم بن عمر بن

قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر ہیں۔

لما التقی الناس بموتہ جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر و کشف لہ مابینہ ومابین الشام فھو ینظر الی معرکتھم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اخذ الرایۃ زیدبن حارثۃ فمضی حتی استشھدفصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ودعالہ وقال : استغفروالہ وقد دخل الجنۃ فھو یطیر فیھا بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے ، اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے پردے اٹھادیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے ، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ سے ارشاد ہوا اسکے لئے استغفار کرو ، بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا ۔حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا ، حضور نے انکو بھی اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو ، وہ جنت میں داخل ہوا اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

ان تینوں واقعات سے متعلق امام احمد رضا محدث بریلوی کی جو تحقیقات ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں ، لکھتے ہیں۔

ان میں اول اور دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم سوم کی سند صحیح نہیں اور سوم صلاۃ بمعنی نماز میں صریح نہیں ۔ ان کی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے ۔ اگر فرض ہی کر لیجئے کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو باوصف حضور کے اس اہتمام عظیم وموفور اور تمام اموات کے اس حاجت شدیدہ رحمت ونور قبور کے صدہا پر کیوں نہ پڑھی وہ بھی محتاج حضور وحاجتمند رحمت ونور اور حضور ان پر بھی رؤف ورحیم تھے۔ نماز سب پر فرض عین نہ ہونا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا ۔ نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج ۔ حالانکہ حریص علیکم انکی شان ہے ۔ دوایک کی دستگیری فرمانا اور صدہا کو چھوڑنا کب انکے کرم کے شایان ہے ۔ ان حالات واشارات کے

ملاحظہ سے عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتادے گا کہ وہاں کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہوسکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے جس کی بنا پر عام احتراز ہے۔

اب واقعہ بیر معونہ ہی دکھئے مدینہ طیبہ کے ستر جگر پاروں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیاروں اجلۂ علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کردیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت وشدید غم والم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ ع آخر ایں ترک وایں مرتبہ بے چیزے نیست۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہوا مگر ہم ان وقائع ثلثہ کا بھی باذنہ تعالیٰ تصفیہ کریں۔

واقعہ اولیٰ سے متعلق لکھتے ہیں:۔

اولاً:۔ کہ پہلی دونوں روایتیں (ابو ہریرہ وعمران بن حصین) کی اس حدیث مرسل اصولی کی عاضد قوی ہیں جسکو امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا، حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی،

ان تینوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت اصحمہ نجاشی پر نماز جنازہ غائبانہ نہیں تھی بلکہ جنازہ سامنے موجود تھا۔

ثانیاً:۔ جب متعدد روایتوں سے ثابت ہوگیا کہ نماز حاضر پر تھی تو مستدل کے خلاف احتمال بدلیل ہوا، لہذا فرماتے ہیں:

بلکہ جب تم مستدل ہو ہمیں احتمال کافی نہ کہ جب خود باسانید صحیحہ ثابت ہے۔ امام قسطلانی نے مواہب شریف میں یہ جواب نقل کیا اور مقرر رکھا۔

کسی نے ابو ہریرہ اور عمران بن حصین کی روایات پر یوں معارضہ قائم کیا تھا کہ مجمع بن جاریہ کی روایت میں تو یہ ہے کہ ''ومانری شیئا''، ہم کچھ نہ دیکھ رہے تھے، رواہ الطبرانی۔

اسکا جواب آپ نے اس طرح دیا۔

اس روایت میں حمران بن اعین رافضی ضعیف ہے علاوہ ازیں ہر راوی نے اپنا حال

بیان کیالہذا کوئی تعارض نہیں۔ورنہ پہلی صف کے علاوہ کسی کی نماز ہی صحیح نہ ہو۔

ثالثاً:۔حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی ،لہذا حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی ،اسی بناپرامام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کیلئے یہ باب وضع کیا۔

الصلوة علی مسلم یلیه اهل الشرك فی بلدآخر

دوسرے شہر میں ایسے مسلم کی نماز جنازہ جس کے قریب صرف اہل شرک ہیں۔

اس پر حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا:۔

یہ احتمال تو ہے مگر کسی حدیث میں یہ اطلاع میں نے نہ پائی کہ نجاشی کے اہل شہر میں سے کسی نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

علامہ زرقانی نے لکھا:۔

یہ الزام دونوں طرف سے مشترکہ ہے، کیوں کہ کسی حدیث میں یہ بھی مروی نہیں کہ ان کے اہل شہر میں سے کسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

امام ابوداؤد نے اسی پر جزم کیا جب کہ وسعت حفظ میں ان کا مقام معلوم ہے۔

اس پرامام احمد رضا فرماتے ہیں:۔

یہ احتمال مان کر علامہ زرقانی نے ہمارا بوجھ خود ہی اتار دیا ہے۔

رابعاً:۔بعض (منافقین) کو ان کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی۔لہذا اس نماز سے مقصود ان کی اشاعت اسلام تھی کہ (بیان بالقول کے مقابل) بیان بالفعل اقوی ہے۔لہذا مصلی میں تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو۔

ان تمام جوابات کا خلاصہ یہ ہوا کہ نجاشی کی نماز جنازہ ان خصوصیات کی بناپر پڑھی گئی جس سے حکم عام ثابت نہیں ہوسکتا۔حکم عام وہی عدم جواز ہے جس کی بناپر عام احتراز ہے۔

یہاں غیر مقلدین کے بھوپالی امام نواب صدیق حسن خاں کی ایک عجوبۂ روزگار تحقیق پر تنبیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

غیر مقلدین کے بھوپالی امام نے عون الباری میں حدیث نجاشی کی نسبت کہا۔اس سے ثابت ہوا کہ غائب پر نماز جائز ہے اگر چہ جنازہ غیر جہت میں ہو اور نمازی قبلہ رو۔

اقول یہ اس مدعی اجتہاد کی کورانہ تقلید اور اس کے ادعا پر مثبت جہل شدید ہے۔ نجاشی کا جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے تو جنازہ غیر جہت قبلہ کو کب تھا۔

لاجرم لمانقل الحافظ فی الفتح قول ابن حبان انه انما یجوز ذلك لمن فی جهة القبلة ، قال حجته الجمود علی قصة النجاشی ۔

جب حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ابن حبان کا یہ قول نقل کیا کہ صرف اسی غائب کی نماز جنازہ ہوسکتی ہے جو سمت قبلہ میں ہو تو اس پر یہ کہا کہ: ان کی دلیل واقعۂ نجاشی پر جمود ہے۔ تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشا ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جنازہ پر نماز ان کی غیر سمت پڑھنے کا ادعا دوسرا جہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی رواہ الطبرانی عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے طبرانی نے حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا)۔

☆ **واقعہ دوم**

اس واقعہ سے متعلق محدث بریلوی نے دو جواب دیئے ہیں۔

اولاً:۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمر وابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اورابوحاتم نے کہا: وہ منکرالحدیث ہے۔
ابوحاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔
امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔
ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔
ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔
عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر۔
ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔
ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کردیا گیا تھا۔تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔تاکہ حضور نماز پڑھیں۔
وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔
اولاً۔استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابوامامہ سے روایت کیا۔
پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔
اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔وہ ایک ہی صحابی ہیں۔معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں

راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی ،کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح ۔اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا،اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔اور طریق دوم سے دوسرے طور پر،اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم

اس واقعہ کے پانچ جواب دیئے ہیں،پہلے دو الزامی اور باقی تین تحقیقی ہیں۔

اولاً:۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔عمرو بن حزم صحابی کے پرپوتے۔

ثانیاً:۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً:۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔تو یہ مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً:۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے۔

خامساً:۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعالہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہ ہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگرچہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔جس طرح خود امام نووی شافعی،امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النھی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی

اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے ۔ کما اشار الیه البخاری فی صحیحه واطال فیه ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازاً ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ھا صلاۃ لیس فیها رکوع ولا سجود ۔۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیة لیست بطریق حقیقةو لا بطریق الاشتراك ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال الله تبارک و تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اللھم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله کما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَيْهِمْ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللھم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوھا بیھة قو م لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۷

حدیث فہمی اور تطبیق وتوفیق بین الاحادیث کی ایسی نادر مثالیں محدث بریلوی کی تصانیف میں بھری پڑی ہیں۔

✸ فتاوی رضویہ حصہ نہم میں ایک حدیث نقل فرمائی، جو تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے اورحدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:۔

لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر،
چھوت کی بیماری، بدشگونی، الوکا جاہلانہ تصور، اورصفر کی جاہلانہ کارروائی کوئی چیز نہیں
اس حدیث کے معارض ہے وہ حدیث کہ حضرت ابو ہریرہ سے وہ بھی مروی ہے، فرماتے ہیں۔

فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔
جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے۔
پھراس کے معنی میں متعدداحادیث نقل فرمائیں۔
اس پرامام احمدرضا محدث بریلوی کا محققانہ کلام بلاغت نظام ملاحظہ کیجئے۔
صحیحین وسنن ابی داؤدوشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کرنہیں لگتی ،تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی : یا رسول اللہ ! پھراونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن ،ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہوجاتی ہے۔حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول ،اس پہلے کوکس کی اڑکرلگی۔

احمدومسلم وابوداؤدوابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشادفرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلاپہلے کوکس نے کھجلی لگادی۔

یہ ہی ارشاداحادیث عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس ابوامامہ باہلی ،اورعمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑکر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول:۔ و باللہ التوفیق : احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی۔کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑکر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑکر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہر گز روا نہیں رکھتی۔قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ان میں اکثر ضعیف ہیں۔اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑکر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرمارہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گراہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسند اروایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں ۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی ۔اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑکر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھوان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی ،نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے ۔ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی ۔اور یہ روا نہیں۔

قول مشہور ومذہب جمہور ومشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضاوقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی ۔اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا ۔اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑکر نہیں لگتی ۔ یہ وسوسہ دل میں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا ۔لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں ،کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا ۔اگر عیاذاًباللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا ۔ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین ۔امام الفقہاء والمحدثین ، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل ،حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں

دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کرکے یہ ہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح ورجیح وتحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑکر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہوجاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی ۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پرور دہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوهم وحده من اکبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس دوراندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑکر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر ازآنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔

حدیث میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو،اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

اس تفصیل سے جملہ احادیث میں توفیق وتطبیق بروجہ اتم ظاہر ہوئی اور اصلاً کسی کو مجال دم زدن نہ رہی۔واللہ الموفق وھو ولی التوفیق۔

بلاشبہ ایسی تحقیقات عالیہ محدث بریلوی کا حصہ ہیں۔

اور علوم وفنون کے بحر عمیق سے جواہر عالیہ کو چن چن کر صفحہ قرطاس کی لڑی میں پرو دینا ان کا کمال ہے جو انکے مولی رب ذوالجلال کا ان پر جودونوال ہے۔ ذلك فضل الله یوتیه من یشاء۔
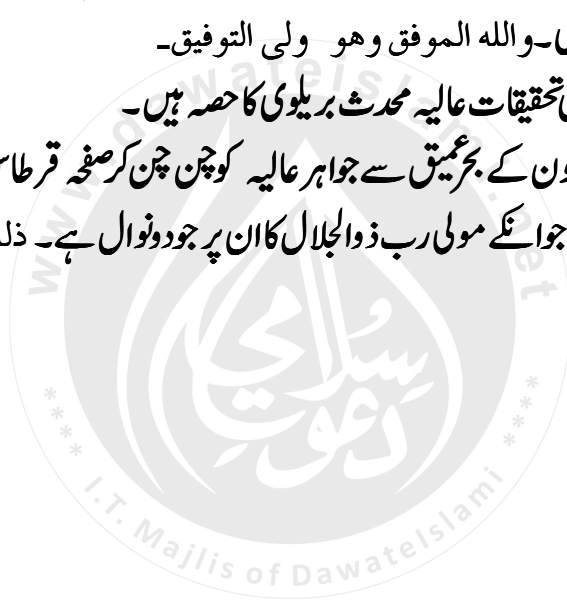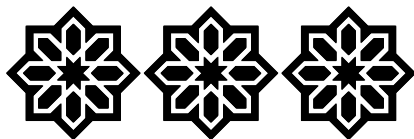
سندات امام احمد رضا محدث بریلوی
قدس سرہ العزیز

سند فقہ حنفی

سند الفقير فى الفقه المنير مسلسلا بالحنفية الكرام والمفتين والمصنفين و المشائخ الاعلام

له بحمد الله تعالىٰ طرق كثيرة من اجلها انى ارويه

عن سراج البلاد الحرمية مفتى الحنفية بمكة المحمية مولينا الشيخ عبد الرحمن السراج ابن المفتى الاجل مولينا عبد الله السراج

عن مفتى مكة سيدى جمال بن عبد الله بن عمر

عن الشيخ الجليل محمد عابد الانصارى المدنى

عن الشيخ يوسف بن محمد بن علاء الدين مزجاجى

عن الشيخ عبد القادر بن خليل

عن الشيخ اسمعيل بن عبد الله الشهير بعلى زاده البخارى

عن العارف بالله تعالىٰ الشيخ عبد الغنى بن اسمعيل بن عبدالغنى النابلسى(وهو صاحب الحديقة الندية والمطالب الوفية و التصانيف الجليلة الزكية)

عن والده مؤلف شرح الدررو الغرر

عن شيخين جليلين احمد الشوبرى وحسن الشرنبلالى محشى الدرر والغرر(وهوصاحب نور الايضاح و شرحيه مراقى الفلاح و امداد الفتاح و التصانيف الملاح) برواية الاول

عن الشيخ عمر بن نجيم صاحب النهر الفائق و الشمس الحانوتى صاحب الفتاوى والشيخ على المقدسى شارح نظم الكنز۔ورواية الثانى

عن الشيخ عبد الله النحريرى والشيخ محمد بن عبد الرحمن المسيرى و الشيخ محمد بن احمد الحموى و الشيخ احمد المحبى سبعتهم

عن الشيخ احمد بن يونس الشلبى صاحب الفتاوى عن سرى الدين

عبد البربن الشحنة شارح الوهبانية
عن الكمال بن الهمام (وهو المحقق حيث اطلق صاحب فتح القدير
عن السراج قارى الهداية
عن علام الدين السيرافى
عن السيد جلال الدين الخبازى شارح الهداية
عن الشيخ عبد العزيز البخارى صاحب الكشف والتحقيق
عن جلال الدين كبير
عن الامام عبد الستار بن محمد الكردرى
عن الامام برهان الدين صاحب الهداية
عن الامام فخر الاسلام البزدوى
عن شمس الائمة الحلوانى
عن القاضى ابى على النسفى
عن ابى بكر محمد بن الفضل البخارى
عن الامام ابى عبد الله البزمونى
عن عبد الله بن ابى حفص البخارى
عن ابيه احمد بن حفص(وهو الامام الشهير با بى حفص الكبير)
عن الامام الحجة ابى عبد الله محمد بن الحسن الشيبانى
عن الامام الاعظم ابى حنيفة
عن حماد
عن ابراهيم
عن علقمة والا سود
عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهم
عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

سندروایت حدیث

قال الفقیر عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البر کاتی البریلوی غفر الله له و حقق امله

انبأنا المولی عبد الرحمن السراج المکی مفتی بلد الله الحرام ببیته عند باب الصفا لثمان بقین من ذی الحجة سنة خمس و تسعین بعد الالف و المائتین فی سائر مروياته الحديثية و الفقهية وغير ذلك

عن حجة زمانة جمال بن عبد الله بن عمر المکی

عن الشیخ الاجل عابد السندی

عن عمه محمد حسین الانصاری اجازنی به الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی قرأة علی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی

عن احمد النخلی عن محمد الباهلی

عن سالم السنوری عن النجم الغیطی

عن الحافظ زکریا الانصاری

عن الحافظ ابن حجر ا لعسقلانی

انا به ابو عبد الله الجریری

انا قوامالدین الا تقانی

انا البرهان احمد بن سعد بن محمد البخاری والحسام السفتانی قالا

انبأنا حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری هو حافظ الدین الکبیر

انبأنا الامام محمد بن عبد الستار ا لکردری

انبأنا عمر بن الکریم الورسکی

انا عبد الرحمن بن محمد الکرمانی

انا ابو بکر محمد بن الحسین بن محمد هو الامام فخر القضاة

الارشابندی

انا عبد الله الزوزنی

انا ابو زید الدبوسی

انا ابو جعفر الاستروشنی

ح و

انبأنا عاليا باربع درج شيخی و بركتی وولی نعمتی و مولائی وسيدی و ذخر ی و سندی ليومی وغدی سيدنا الامام الهمام العارف الاجل العالم الاكمل السيد اٰل الرسول الاحمدی المارهروی رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه جعل الفردوس متقبله و مثواه لخمس خلت من جمادی الاولیٰ سنة اربع و تسعين بدراه المطهرة بمارهرة المنورة فی سائرما يجوزله روايته

عن استاذه عبد العزيز المحدث الدهلوی

عن ابيه عن الشيخ تاج الدين القلعی مفتی الحنيفة

عن الشيخ حسن العجمی

عن الشيخ خير الدين الرملی

عن الشيخ محمد بن سراج الدين الخاتونی

عن احمد بن الشبلی

عن ابراهيم الكركی يعنی صاحب كتاب الفيض

عن امين الدين يحيی بن محمد الاقصرائی

عن ا لشيخ محمد بن محمد البخاری الحنفی يعنی سيدی محمد پارسا صاحب فصل الخطاب

عن الشيخ حافظ الدين محمد بن محمد بن علی البخاری الطاهری

عن الامام صدر الشريعة يعنی شارح الوقايه

عن جده تاج الشريعة عن والده صدر الشريعة

عن والده جمال الدين المحبوبی

عن محمد بن ابی بکر البخاری عرف بامام زادہ

عن شمش الائمة الزر تجری

عن شمس الائمة الحلوانی کلا ھما

عن الامام الاجل ابی علی النسفی امام الحلوانی فقالا

عن ابی علی و کذلك عنعن الی نھایة الاسناد

واما استرو شنی فقال

انا ابو علی الحسین بن خضر النسفی

انا ابو بکر محمد بن الفضل البخاری ھو الامام الشھیر بالفضل

انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی یعنی الاستاذ السندمونی

انا عبد اللہ محمد بن ابی حفص الکبیر

انا ابی

انا محمد بن الحسن الشیبانی

اخبرنا ابو حنیفة

عن حماد

عن ابراھیم قال کانت الصلوۃ فی العیدین قبل الخطبه ثم یقف الامام علی راحلة بعد الصلوۃ فید عو ویصلی بغیر اذان ولا اقامة۔ ۱

سند حدیث مسلسل بالاولیت

ایسی حدیث جسکو روایت کرتے وقت راویان حدیث کسی ایک صیغے پر متفق ہوں۔

جیسے تمام راوی ''سمعت'' کہیں یا ''اخبرنی'' وغیرہ۔

اسی طرح حالات قولیہ میں سے کسی قول پر سب متفق ہوں، جیسے راوی کہے کہ : سمعت فلانا یقول اشھد باللہ۔ وغیرہ

ایسے ہی حالات فعلیہ میں سے کسی فعل پر متفق ہوں، جیسے راوی کہ ،حدثنی فلان

وھو اٰخذ بلحیته ، وغیرہ۔ ان تینوں صورتوں میں سند حدیث کو مسلسل کہا جاتا ہے، اسکے علاوہ اگر راوی" ھو اول حدیث سمعته منه ، "پر متفق ہو تو اسکو مسلسل بالاولیۃ کہتے ہیں،
ذیل میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی ایسی ہی چند سندیں ذکر کی جاری ہیں۔

سند الحدیث المسلسل بالا دلیة

له عن شیخنا السید الاجل رضی الله تعالیٰ عنه طریقان۔ احدھما من جھة الشیخ المحقق مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدھلوی ۔ و الاخری من جھة الشاہ عبد العزیز الدھلوی غفر لھما المولی القوی ۔

طریق الشیخ المحقق عبد الحق المحدث قدس سرہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد الله رب العالمین و الصلوۃ وا لسلام علی رسوله محمد و اله و اصحابه اجمعین، اما بعد۔

فقدحدثنی السید الامام الھمام قطب الزمان حضرت الشیخ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاہ وھو اول حدیث سمعه منه قال:

حدثنی السید السند رحلة زمانة امام اوانه عمی وشیخی و مولائی و مرشدی السید اٰل احمد المقلب باچھی میاں صاحب المارھروی قدس الله سرہ العزیز وھو اول حدیث سمعه منه

عن السید النقی الامام التقی الورع الکامل البارع الفاضل العارف با لله الاحد السید الشاہ حمزۃ ابن السید آل محمد البلجرامی الحسینی الواسطی وھو اول حدیث سمعه منه قال

حدثنی السید الطفیل محمد الا ترولوی وھو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنی السید السند البارع الاکمل الفضل وحید زمانه السید مبارک فخر الدین البلجرامی رحمة الله تعالیٰ علیه وھو اول حدیث سمعة منه قال

حدثنی الشیخ العالم العامل حاج الحرمین الشریفین استاذی الشیخ ابو الرضابن الشیخ اسمعیل الدهلوی احداحفاد الشیخ عبد الحق الدهلوی سلمه ربه ورحمة الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا جدی و استاذی و شیخی ابو الفضل المحدثین الشیخ عبد الحق الدهلوی رحمة ا الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا الشیخ الصالح الموفق عبد الوهاب بن فتح الله البروجی احد فقراء سیدی الشیخ عبد الوهاب المتقی رحمة ا الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا الشیخ الکبیر محمد بن افلح الیمنی وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا شیخنا الامام وجیه الدین عبد ا الرحمن بن ابراهیم العلوی وهو اول حدیث سمعته منه

ثنی شیخنا الامام شمس الدین السخاوی القاهری وهو اول حدیث سمعته منه

ثنی جماعة کثیرون اجلهم علما و عملا شیخ الاستاذ الحجة الناقد شیخ مشائخ الاسلام حافظ العصر الشهاب ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی عرف با بن حجر رحمه الله تعالی سما عا من لفظه و حفظه وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنی به جماعة کثیرون منهم حافظ الوقت الزین ابو الفضل عبد الرحیم بن ا الحسین العراقی وهو اول حدیث سمعته منه ،

ح و

اخبر نی به عالیا الشیخ شمس الدین ابو عبد الله محمد بن احمد التدمری اجازة وهو اول حدیث رویته عنه قال هو والعراقی

حدثنا به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم المیدومی

اجازة وهو اول حديث قال العراقى سمعته منه وقال التدمرى حضرته عنده

ثنابه التجيب ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم الحرانى وهو اول حديث سمعته منه

ثنابه الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن على الجوزى وهو اول حديث سمعته منه

ثنابه ابو سعيد اسمعيل بن ابى صالح احمد بن عبد الملك النيسابورى وهو اول حديث سمعته منه

ثنابه والدى ابو صالح احمد بن عبد الملك الموذن وهواول حديث سمعته منه

ثنابه ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش الزيادى وهو اول حديث سمعته منه

ثنابه ابو حامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزار وهواول حديث سمعته منه

ثنابه عبد الرحمن بن بشر بن الحكم وهو اول حديث سمعته منه

ثنابه سفيان بن عيينة وهو اول حديث سمعته

عن سفيان

عن عمرو بن دينار

عن ابى قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص

عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى ا لله تعالىٰ عليه وسلم قال: الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك و تعالىٰ ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء۔

سند مسلسل بالاولیت

طریق الشاه عبد العزیز الدهلوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و اله و اصحبه اجمعین ، اما بعد

فقد حدثنی السید الامام الهمام قبط الزمان حضرة الشیخ رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه وهو اول حدیث سمعته منه قال:

حدثنی استاذی علم المحدثین مولانا عبد العزیز الدهلوی رحمة الله تعالیٰ علیه وهو اول حدیث سمعته منه

عن ابیه ذی الفضل و الجاه مولانا ولی الله رحمة الله تعالی علیه وهو اول حدیث سمعه منه قال

حدثنی السید عمر من لفظه تجاه قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنی جدی الشیخ عبد الله بن سالم البصری وهواول الخ قال

حدثنا الشیخ یحیی بن محمد الشهیر بالشاوی وهو اول حدیث سمعناه منه قال

اخبرنا به الشیخ سعید بن ابراهیم الجزائری المفتی الشهیر بقدورة قال وهوحدیث سمعته منه قال

اخبرنا به الشیخ المحقق سعید بن محمد المقری قال وهو اول الخ

عن الولی الکامل احمد الحجی الوهرانی قال وهو الخ

عن شیخ الاسلام العارف بالله تعالیٰ سیدی ابراهیم التازی قال وهواول الخ، قال

قرائته علی المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن الحسین

المراغی قال وھو اول حدیث قرائته علیه قال

سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد ا الرحیم بن الحسین العراقی قال و ھو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراھیم البکری المید ومی قال وھو الخ، بمثل الحدیث سنداً و متناً۔

سند حدیث مسلسل بالاولیت

(جو بہت عالی ہے)

طریق مولانا احمد حسن الصوفی المرادآبادی

قلت ولی فی الحدیث طریق ثالث عال جدا

حدثنی مولانا الاجل السید الشاہ ابو الحسین احمد النوری نورہ اللہ بنورہ المعنوی و الصوری قال

حدثنا افضل العلماء واورع الاتقیاء مولانا احمد حسن الصوفی المراد آبادی رحمة اللہ تعالیٰ علیه وھو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنا حدیث الرحمة المسلسل بالاولیة الشیخ الناسك احمد بن محمد الدمیاطی المشھور بابن عبد الغنی وھو اول حدیث سمعته منه بحضرة جمع من اھل العلم قال

ثنا به المعمر محمد بن عبد العزیز وھو اول حدیث سمعته واجازہ بجمیع مرویاته فقال

حدثنا به الشیخ المعمر ابوالخیر بن عموس الرشید ی وھواول حدیث سمعته منه واجازہ بجمیع مرویاته فی ربیع الاول سنة اثنین بعد الالف قال

حدثنا به شیخ الاسلام الشرف زکریا بن محمد الانصاری وھو اول حدیث سمعة منه قال

ثنا به خاتمة الحفاظ الشھاب ابو الفضل احمد بن علی بن

حجرالعسقلانی وھو اول حدیث سمعته منه قال

اخبرنا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی وھو اول حدیث سمعته منه (الی آخر الحدیث سنداًو متناً)

❋✱❋✱❋✱❋✱❋✱❋✱❋

❋✱❋✱❋✱❋✱❋✱❋

❋✱❋✱❋✱❋✱❋

حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ محمد حامد رضا خانصاحب

ولادت:- آپ کی ولادت باسعادت شہر بریلی میں ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ/مئی ۱۸۷۵ء کو ہوئی۔خاندانی دستور کے مطابق ''محمد'' نام پر عقیقہ ہوااور یہ ہی آپ کا تاریخی نام بھی ہوگیا،عرفی نام حامد رضا تجویز ہوا،اور لقب حجۃ الاسلام ہے۔

آپ حسن سیرت اور جمال صورت دونوں کے جامع تھے،اپنے عہد کے بے نظیر مدرس، محدث اور مفسر تھے،عربی ادب میں انفرادی حیثیت کے مالک، اورشعر وادب میں پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، اپنے اسلاف اور آباء واجداد کے کامل واکمل نمونہ تھے، بزرگوں کا احترام اورجھوٹوں پرشفقت آپ کا شعاردائم تھا۔

زہدوتقوی،توکل واستغناء میں اتمیازی شان کے مالک اوراخلاق وکردار کے بادشاہ تھے۔

حسن صورت:۔ ہندوستان کے اکابر علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نگاہوں نے حجۃ الاسلام سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا۔پھراس پرلباس کی سج دھج مزید برآں تھی۔جولباس بھی آپ زیب تن فرماتے وہ بھی آپ کے جمال سے جگمگا اٹھتا۔جس مقام سے گزر ہوتا تو لوگ حسن صوری دیکھ کرانگشت بدنداں رہ جاتے اورسارا ماحول غزلخواں ہوتا۔

ع دم میں جب تک دم ہے دیکھا کیجئے

حسن سیرت:۔ آپ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے،متواضع اور خلیق اور بلند پایہ کردار رکھتے تھے۔

شب برأت آتی تو سب سے معافی مانگتے حتی کہ چھوٹے بڑے اور خادماؤں اور خادموں اور مریدوں سے بھی فرماتے کہ اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہوتو معاف کردو اور کسی کا حق رہ گیا ہوتو بتادو۔آپ '' الحب فی اللہ و البغض فی اللہ ''اور'' اشداء علی الکفار ورحماء بینھم '' کی جیتی جاگتی تصویر تھے،آپ اپنے شاگردوں اورمریدوں سے بھی بڑے لطف وکرم اورمحبت سے پیش آتے تھے۔اور ہر مرید اور شاگرد یہی سمجھتا تھا کہ اسی سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ لمبے سفر سے بریلی واپس ہوئے۔ابھی گھر پر اترے بھی نہ تھے اور تانگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بہاری پور بریلی کے ایک شخص نے جس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر علالت پر پڑا ہوتھا آپ سے عرض کیا کہ حضور روز ہی آکر دیکھ جاتا ہوں لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لئے دولت کدے پر معلوم کر کے ناامید لوٹ جاتا تھا، میرے بھائی سرکار کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کرلیں۔اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اسی پر بیٹھے ہی بیٹھے اپنے چھوٹے صاحبزادے نعمانی میاں صاحب کو آواز دی اور کہا سامان اتر واؤ میں بیمار کی عیادت کر کے ابھی آتا ہوں۔اور آپ فوراً اپنے مرید کی عیادت کیلئے چلے گئے۔

بنارس کے ایک مرید آپ کے بہت منہ چڑھے تھے اور آپ سے بے پناہ عقیدت بھی رکھتے تھے،اور محبت بھی کرتے تھے،ایک بار انہوں نے دعوت کی،مریدوں میں گھرے رہنے کے سبب آپ ان کے یہاں وقت سے کھانے میں نہ پہنچ سکے ان صاحب نے کافی انتظار کیا اور جب آپ نہ پہونچے تو گھر میں تالا لگا کر اور بچوں کو لیکر کہیں چلے گئے۔جب ان کے مکان پر پہونچے تو دیکھا کہ تالا بند ہے،مسکراتے ہوئے لوٹ آئے،بعد میں ملاقات ہونے پر انہوں نے ناراضگی بھی ظاہر کی اور روٹھنے کی وجہ بھی بتائی۔آپ نے بجائے ان پر ناراض ہونے یا اسے اپنی ہتک سمجھنے کے انہیں الٹا منایا اور دلجوئی کی۔

آپ خلفائے اعلیٰ حضرت اور اپنے ہم عصر علماء سے نہ صرف محبت کرتے تھے بلکہ ان کا احترام بھی کرتے تھے جبکہ بیشتر آپ سے عمر اور علم وفضل میں چھوٹے اور کم پایہ کے تھے، سادات کرام خصوصاً مارہرہ مطہرہ کے مخدوم زادگان کے سامنے تو بچھ جاتے تھے اور آقاؤں کی طرح ان کا احترام کرتے تھے۔

طالب علمی کا زمانہ میں شب وروز مطالعہ و مذاکرہ جاری رہا۔ اور ۱۹؍سال کی عمر شریف ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ میں فارغ التحصیل ہوئے جب فارغ ہوئے تو والد ماجد امام احمد رضا نے فرمایا۔ان جیسا عالم اودھ میں نہیں۔

فراغت کے بعد مسلسل ۱۵؍سال ۱۳۲۶ھ تک والد ماجد کی خدمت میں حاضر رہے اور تصنیف وتالیف،فتوی نویسی اور دیگر مضامین عالیہ سے خدمت دین فرمائی۔

اجازت وخلافت :۔نور الکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا حضرت مولانا الشاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے آپ کو خلافت واجازت حاصل تھی ، اور پھر آپ کے حکم سے امام احمد رضا قدس سرہ نے بھی حجۃ الاسلام کو جملہ علوم ،اذکار واشغال ،اوراد واعمال کی اجازت سے نوازا۔

علم وفضل : -آپ اپنے علم وفضل کے اعتبار سے بلا شبہ نائب امام احمد رضا تھے ،اہل علم میں آپ کی مقبولیت صرف بڑے باپ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس بنیاد پر بھی تھی کہ وہ علوم دینیہ کے بحر بیکراں تھے ، جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں دستگاہ کامل حاصل تھی تھےاور ایک عرصہ تک آپ نے منظر اسلام میں درس دیا ، تفسیر وحدیث ، فقہ واصول اور کلام ومنطق وغیر ہا میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا ، بالخصوص آپ کا درس بیضاوی ، شرح عقائداور شرح چغمینی بہت مشہور تھا۔

حج وزیارت :۔آپ نے اپنی عمر کے اکیسویں سال ۱۳۲۳ھ میں حج وزیارت کی سعادت حاصل کی ، اور اپنی والدہ ماجدہ ، نیز عم محترم حضرت مولانا محمد رضا خانصاحب کے ساتھ روانہ ہوئے ، اس سفر سراپا ظفر میں امام احمد رضا جھانسی تک آپ کے ساتھ رہے۔

امام احمد رضا جھانسی سے واپس تشریف لے آئے لیکن گھر آکر ایک اضطرابی کیفیت طاری تھی ، آخر کار والدہ ماجدہ سے اجازت لیکر خود بھی روانہ ہوگئے اور بمبئی سے سب کے ساتھ جدہ روانہ ہوئے۔اس طرح حجۃ الاسلام نے یہ حج اپنے والد ماجد کی معیت میں ادا کیا۔

اس حج کی برکات نہایت عظیم وجلیل ہیں ۔امام احمد رضا نے تفصیل سے الملفوظ میں ان کو بیان فرمایا ہے۔مختصرا یوں ہے۔حرم مکہ کے پہلے روز کی حاضری کا ذکر اس طرح فرمایا۔

پہلے روز جو حاضر ہوا تو حامد رضا ساتھ تھے۔محافظ کتب حرم ایک وجیہہ وجمیل عالم نبیل مولانا سید اسماعیل تھے ۔ یہ پہلا دن ان کی زیارت کا تھا۔حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کیلئے نکلوائیں ۔ حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی؟ مولانا نے فرمایا یہاں کے علماء نے جواز کا حکم دیا ہے۔حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہورہی تھی ، مجھ سے استفسار ہوا۔میں نے کہا خلاف مذہب ہے۔مولانا سید صاحب

نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو علیہ الفتوی لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ممکن ہے روایت جواز ہو مگر علیہ الفتوی ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کتاب لے آئے اور مسئلہ نکلا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی۔ علیہ الفتوی کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اور حامد رضا کو بھی نہ جانتے تھے مگر اس وقت گفتگو انہیں سے ہو رہی تھی۔ لہذا ان سے پوچھا۔ انہوں نے میرا نام لیا۔ نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بے تابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے۔ (الملفوظ ص ۱۰، ۱۱، جلد دوم)

امام احمد رضا کے حضور وہ بھی ایک مکی عالم نبیل محافظ کتب حرم سید محمد اسماعیل سے رمی قبل زوال کے عدم جواز پر حضرت حجۃ الاسلام نے فصیح عربی میں گفتگو کا حق ادا کر دیا اور 'الولد سرّ لابیہ' کا وہ شاندار مظاہرہ پہلی بار حرم مکہ میں کیا کہ معاصر علماء کا یہ قول فیصل قرار پایا۔

"اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کے بعد اگر واقعی کوئی عالم اور ادیب تھے تو وہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں تھے۔"

(مولانا حسنین رضا خاں خلیفۂ اعلیٰحضرت کا ارشاد)

امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ دوسرا حج مبارک تھا، اچانک اس حج کیلئے جانا اور حکمت الٰہیہ کا راز کھلنا یوں بیان فرماتے ہیں۔

حکمت الٰہیہ یہاں آکر کھلی۔ سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزراء ریاست و دیگر اہل ثروت بھی ہیں۔ حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔ میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا۔ میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اسے آیات و احادیث و اقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔ اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی چپکے سے اٹھتے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس میں مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ

''اعلام الاذکیا'' کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو'' ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شیٔ علیم،' لکھا، چند سوال تھے اور جواب کی نا تمام سطریں لائے۔

مجھے دیکھا اور فرمایا'' تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتوی یہاں سے جا چکتا'' میں حمد بجالایا اور فرودگاہ پر واپس آیا۔ مولانا سے مقام قیام کا کوئی تذکرہ نہ آیا تھا۔ اب وہ فقیر کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں اور حج کا ہنگامہ اور جائے قیام نا معلوم۔

آخر خیال فرمایا کہ ضرور کتب خانے میں آیا کرتا ہوگا۔ ۲۵/ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے بعد نماز عصر کتب خانے کی سیڑھی پر چڑھ رہا ہوں، پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولانا شیخ صالح کمال ہیں۔ بعد سلام ومصافحہ کتب خانے میں جاکر بیٹھے، وہاں حضرت مولانا سید اسمٰعیل اور ان کے نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفیٰ ان کی والد ماجد سید خلیل اور بعض حضرت جن کے اس وقت نام یاد نہیں تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے (وہی سوال جن کا جواب مولانا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرمادیا تھا) مجھ سے فرمایا: یہ سوال وہابیہ نے حضرت سیدنا کے ذریعہ سے پیش کئے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے۔ میں نے سید مصطفیٰ سے گزارش کی کہ قلم دوات دیجئے۔ حضرت مولانا شیخ کمال ومولانا سید اسمٰعیل ومولانا سید خلیل سب اکابر نے کہ تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب کہ خبیثوں کے دانت کھٹے ہوں۔ میں نے عرض کی: کہ اس کیلئے قدرے مہلت چاہیئے۔ دو گھڑی دن باقی ہے اس میں کیا ہوسکتا ہے۔ حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا کل سہ شنبہ، پرسوں چہار شنبہ ہے۔ ان دو روز میں ہو کہ پنجشنبہ کو مجھے مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کردوں۔ میں نے اپنے رب کی عنایت اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کرکے وعدہ کرلیا اور شان الٰہی کہ دوسرے ہی دن بخار نے پھر عود کیا۔ اسی حالت میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خاں تبیض کرتے۔ چہار شنبہ کے دن کا بڑا حصہ یوں بالکل خالی نکل گیا اور بخار ساتھ ہے بقیہ دن میں اور بعد عشاء بفضل الٰہی وعنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کہ کتاب کی تکمیل وتبیض سب پوری کرادی'' الدولة المكية بالمادة الغيبية "اس کا تاریخی نام ہوااور پنجشنبہ کی صبح ہی کوحضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہونچادی گئی۔

(الملفوظ،۱۱،۱۲،۱۳،ج۲)

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان اس علمی شاہکار کے منصۂ شہور پر آنے کا ایک اہم سبب ہیں۔پوری کتاب کی تبیض آپ ہی نے فرمائی۔پھرامام احمد رضا کے حکم سے اس پر تمہید قلم برداشتہ تحریر کی جسے امام احمد رضا نے بہت پسند فرمایا۔

تمہید میں حجۃ الاسلام نے پوری کتاب کا خلاصہ چندسطور میں پیش کردیا ہے۔اس کے بعد آپ نے الدولۃ المکیۃ کا ازاول تا آخرترجمہ فرمایا۔جوآپ کی دونوں زبانوں پر قدرت کا مظہر ہے۔

ترجمہ پڑھ کر اصل کتاب کا گمان ہوتا ہےاور مزید خوبی یہ ہے کہ نثر کا ترجمہ نثر میں ہے اور نظم کا نظم میں ہے۔

اس کے علاوہ'' الاجازت المتینہ لعلماء مکۃ والمدنیۃ''۔اور'' کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم'' پر بھی آپ نے تمہیدیں تحریر فرمائیں جوآپ کی عربی دانی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دارالعلوم منظراسلام کا اہتمام:۔ اس دارالعلوم کا جب قیام عمل میں آیا تو سب سے پہلے اس کا اہتمام آپ کے عم محترم استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے سپرد ہوا۔جب آپ کا وصال ۱۳۲۶ھ میں ہوگیا تو مستقل اس کا اہتمام حجۃ الاسلام کے سپرد کردیا گیا جوآج بھی ان کی اولاد میں چلاآرہا ہے۔

آپ کے زمانہ میں دارلعلوم منظر اسلام نقطۂ عروج پر تھااوراس وقت کے مدارس میں امتیازی شان کا مالک ۔۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کے سالانہ اجلاس میں بیس طلبہ فارغ التحصیل ہوئے تھے جواس زمانہ کے لحاظ سے ایک خاصی تعداد تھی۔

اسفار:۔ آپنے امام احمد رضا کی معیت میں سفرحج وزیارت توکیا ہی تھالیکن دوسرے اہم مواقع پر بھی آپ امام احمد رضا کے ساتھ رہے۔ندوہ کے رد میں ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں جلسہ ''دربارحق وصداقت'' پٹنہ میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے سیکڑوں علماء ربانیین جمع ہوئے

تھے۔اس وقت حجۃ الاسلام بھی امام احمد رضا کے ساتھ تھے۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں سفر جبل پور کے لئے جب امام احمد رضا تشریف لے گئے تو بھی آپ ساتھ تھے۔

ان اسفار کے علاوہ آپ کے بے شمار اسفار وہ ہیں جو آپ نے امام احمد رضا قدس سرہ کے وصال کے بعد متحدہ ہندوستان میں کئے۔ پوری زندگی ملی ومسلکی خدمات کی لگن سینہ میں موجزن رہی، سفر لکھنؤ اور سفر لاہور آپ کے ان اسفار میں ہیں جن میں آپ نے حق وباطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا تھا۔

مشاہیر تلامذہ

حضرت علامہ حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں برادر اصغر وصاحب سجادہ امام احمد رضا۔ م ۱۴۰۲ھ

علامہ مولانا حسنین رضا خاں بریلوی خلیفۂ امام احمد رضا۔ م ۱۴۰۱ھ

شاہ عبد الکریم صاحب تاجی ناگپوری پیرومرشد بابا ذہین شاہ تاجی، مدفون کراچی م ۱۳۶۶ھ

مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری، مدیر شہیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی۔

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام لائل پور پاکستان۔ م ۱۳۸۲ھ

مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی شیخ القرآن ومعقول ومنقول، خطیب شعلہ بیان، وزیر آباد پاکستان۔ م ۱۳۹۰ھ

مولانا مفتی عبد الحمید قادری م ۱۳۹۳ھ

مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں، فرزند اکبر م ۱۳۸۵ھ

مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور، امین شریعت، صوبہ بہار م ۱۴۰۳ھ

مولانا غلام جیلانی، مانسہرہ پاکستان

صدر المدرسین جامع معقول ومنقول مولانا غلام جیلانی اعظمی

مولانا تقدس علیخاں رضوی سابق مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف
م ۱۴۰۳ھ

مولانا محمد علی آنولوی حامدی نائب مدیر ماہنامہ یادگار رضا

مولانا قاری غلام محی الدین ہلدوانی　نینی تال

مشاہیر خلفاء

۱۔ مولانا ظہیر الحسن اعظمی مدفون اودے پور

۲۔ مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی علیم آباد ضلع دربھنگہ بہار
۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵

۳۔ مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری

۴۔ مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری مدفون ضلع شاہجہاں پور

۵۔ مولانا ولی الرحمٰن پوکھریروری مظفر پوری　۱۳۴۰ھ/۱۹۵۱ء

۶۔ مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں بریلی خلف اصغر مدفون کراچی　۱۳۷۵/۱۹۵۶ء

۷۔ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری مدفون گجرات　۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء

۸۔ مولانا سردار والی خاں عرف عزو میاں بریلوی مدفون ملتان

۹۔ مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، پیلی بھیتی م　۱۳۸۰/۱۹۶۱ء

۱۰۔ مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد الوری مدفون دربار داتا　لاہور　م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱

۱۱۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد　لائل پوری　م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

۱۲۔ مولانا شاہ مفتی محمد اجمل سنبھلی　م ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء

۱۳۔ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب سجادہ خلف اکبر　۱۳۸۵ـ/۱۹۶۵

۱۴۔ مولانا سید ریاض الحسن صاحب جودھپوری مدفون حیدآباد سندھ　م ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء

۱۵۔ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی مدفون لاہور　م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳

۱۶۔ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری دھام نگری　م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۱۷۔ محدث مولانا محمد احسان علی مظفر پوری،　م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲

۱۸۔ مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری، م ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۲ء

۱۹۔ مداح الرسول صوفی عزیزی احمد بریلوی م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴

۲۰۔ مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلوی نبیرۂ اکبر م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴

۲۱۔ مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور امین شریعت بہار م ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳

۲۲۔ مولانا رضی احمد ماہر رضوی مدھوبنی بہار

۲۳۔ مولانا شاہ ابوسہیل انیس عالم امین شریعت بہار

۲۴۔ مولانا قاضی فضل کریم قاضی شریعت بہار

۲۵۔ شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفی اعظمی، م ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶

۲۶۔ یادگار سلف مولانا الحاج تقدس علی خاں رضوی بریلوی مدفون پیر جو گوٹھ سندھ

۲۷۔ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی بانی وسربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

۲۸۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی کراچی۔

۲۹۔ مولانا سید محمد علی اجمیری مقیم حیدر آباد۔ سندھ۔

۳۰۔ مولانا محمد علی آنولوی

تصانیف

۱۔ مجموعہ فتاوی قلمی

۲۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)

۳۔ نعتیہ دیوان

۴۔ تمہید اور ترجمہ الدولیۃ المکیۃ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵

۵۔ تمہید الاجازت المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۰۶ء

۶۔ تمہید کفل الفقیہ الفاہم ۱۳۴۰ھ

۷۔ تاریخی نام، خطبہ الوظیفۃ الکریمہ ۱۳۳۸

۸۔ سد الفرار

۹۔ سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنۃ ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳

۱۰۔ حاشیہ ملا جلال قلمی

۱۱۔ کنز المصلی پر حاشیہ ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۰۵

۱۲۔ اجلی انوار الرضا ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۵ء

۱۳۔ اثار المبتدعین لہدم حبل اللہ المتین

۱۴۔ وقایہ اہل سنت،

وصال

آپ ۱۷/ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء بعمر ۷۰ سال عین حالت نماز میں دوران تشہد دس بجکر ۴۵ منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد امجاد

حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھی، صاحبزاگان کے نام یہ ہیں۔

(۱) مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں

(۲) حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما رحمۃ واسعۃ

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حضور مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب

ولادت:۔ مرجع العلماء والفقہاء سیدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کی ولادت باسعادت۔۲۲/ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ بروز جمعہ صبح صادق کے وقت بریلی شریف میں ہوئی۔

پیدائشی نام ''محمد'' عرف ''مصطفیٰ رضا'' ہے۔مرشد برحق حضرت شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہ العزیز نے آل الرحمٰن ابوالبرکات نام تجویز فرمایا اور چھ ماہ کی عمر میں بریلی شریف تشریف لاکر جملہ سلاسل عالیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی اور ساتھ ہی امام احمد رضا قدس سرہ کو یہ بشارت عظمیٰ سنائی کہ

یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہونچے گا۔یہ بچہ ولی ہے۔

حصول علم:۔ سخن آموزی کے منزل طے کرنے کے بعد آپ کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا اور آپ نے جملہ علوم وفنون اپنے والد ماجد سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ۔برادر اکبر حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان۔استاذ الاساتذہ علامہ شاہ رحم الہی منگلوری۔شیخ العلماء علامہ شاہ سید بشیر احمد علی گڑھی۔شمس العلماء علامہ ظہور الحسین فاروقی رامپوری سے حاصل کئے اور ۱۸/سال کی عمر میں تقریباً چالیس علوم وفنون حاصل کرکے سند فراغت حاصل کی۔

تدریس:۔ فراغت کے بعد جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف ہی میں مسند تدریس کو رونق بخشی۔تقریباً تیس سال تک علم وحکمت کے دریا بہائے۔برصغیر پاک وہند کی اکثر درسگاہیں آپ کے تلامذہ ومستفیدین سے مالامال ہیں۔

درس افتاء:۔ فن افتاء کی مثالی تعلیم کا خاکہ خود تلامذہ ہی کی زبانی سنئے۔

نائب مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

میں گیارہ سال تین ماہ خدمت میں رہا،اس مدت میں چوبیس ہزار مسائل لکھے جن میں

کم ازکم دس ہزاروہ ہیں جن پر حضور مفتی اعظم کی تصحیح وتصدیق ہے۔میں گھسا پٹا نہیں، بہت سوچ سمجھ کر جانچ تول کر مسئلہ لکھتا تھا، مگر واہ رے مفتی اعظم اگر ذرا بھی غلطی ہے، یا لوچ ہے، یا بے ربطی ہے، یا تعبیر نا مناسب ہے، یا سوال کے ماحول کے مطابق جواب میں کمی بیشی ہے، یا کہیں سے کوئی غلط فہمی کا ذرا سا بھی اندیشہ ہے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور مناسب اصلاح فرماتے۔ تنقید آسان ہے مگر اصلاح دشوار، مگر ستر سالہ مفتی اعظم کا دماغ اور علم ایسا جوان تھا کہ تنقید کے بعد فوراً اصلاح فرمادیتے اور ایسی اصلاح کہ پھر قلم ٹوٹ کر رہ جاتا۔ بارہا ایسا ہوتا کہ حکم کی تائید میں کہیں عبارت نہ ملتی تو میں اپنی صواب دید سے حکم لکھ دیتا۔ کبھی دور دراز کی عبارت سے تائید لاتا مگر مفتی اعظم ان کتابوں کی عبارت جو دارالافتاء میں نہ تھیں زبانی لکھوادیتے۔ میں حیران رہ جاتا، یا اللہ کبھی مطالعہ کرتے دیکھا نہیں، یہ عبارتیں زبانی کیسے یاد ہیں۔

مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب پورنوی رقمطراز ہیں:۔

آپ درس افتاء میں محض نفس حکم سے آگاہ نہیں فرماتے بلکہ اس کے مالہ وماعلیہ کے تمام نشیب وفراز ذہن نشین کراتے، پہلے آیات واحادیث سے استدلال فرماتے، پھر اصول فقہ سے اس کی تائید دکھاتے اور پھر قواعد کلیہ کی روشنی میں اس کا جائزہ لے کر کتب فقہ سے جزئیات پیش فرماتے۔ پھر مزید اطمینان کے لئے فتاوی رضویہ سے امام احمد رضا کا ارشاد نقل فرماتے۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ اقتباس آپ کی شان فقاہت اور کمال تبحر کا بین ثبوت اور اس بات کا روشن بیان ہیں کہ آپ مفتی ہی نہیں بلکہ مفتی ساز اور فقیہ ہی نہیں بلکہ فقیہ النفس تھے۔

مجاہدانہ زندگی:۔ آپ کی ۹۲ سالہ حیات مبارکہ میں زندگی کے مختلف موڑ آئے۔ کبھی شدھی تحریک کا قلع قمع کرنے کیلئے جماعت رضائے مصطفیٰ کی صدارت فرمائی اور باطل پرستوں سے پنجہ آزمائی کیلئے سر سے کفن باندھ کر میدان خارزار میں کود پڑے، لاکھوں انسانوں کو کلمہ پڑھایا اور بے شمار مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائی۔ قیام پاکستان کے نعرے اور خلافت کمیٹی کی آوازیں بھی آپ کے دور میں اٹھیں اور ہزاروں شخصیات اس سے متاثر ہوئیں۔ نسبندی کا طوفان بلاخیز آپ کے آخری دور میں رونما ہوا اور بڑے بڑے ثابت قدم متزلزل ہوگئے لیکن ہر دور میں آپ استقامت فی الدین کا جبل عظیم بن کر ان حوادث زمانہ کا مقابلہ

خندہ پیشانی سے فرماتے رہے۔

آپ نے اس دور پر فتن میں نسبندی کی حرمت کا فتوی صادر فرمایا جبکہ عموما دینی ادارے خاموش تھے، یا پھر جواز کا فتوی دے چکے تھے۔

وصال:۔ ۱۴؍محرالحرام ۱۴۰۲ھ/ ۱۱ ؍نومبر ۱۹۸۱ ، بدھ کا دن گزار کر شب میں ۱؍بج کر چالیس منٹ پر ۹۲ سال کی عمر شریف میں وصال فرمایا اور جمعہ کی نماز کے بعد لاکھوں افراد نے نماز جنازہ اسلامیہ کالج کے وسیع میدان میں ادا کی اورامام احمد رضا کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

عبادت وریاضت:۔ سفر وحضر ہر موقع پر کبھی آپ کی نماز پنجگانہ قضانہیں ہوتی تھی، ہر نماز وقت پر ادا فرماتے ،سفر میں نماز کا اہتمام نہایت مشکل ہوتا ہے لیکن حضرت پوری حیات مبارکہ اس پر عامل رہے۔اس سلسلہ میں چشم دید واقعات لوگ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی ادائیگی واہتمام کیلئے ٹرین چھوٹنے کی بھی پرواہ نہیں فرماتے تھے،خود نماز ادا کرتے اور ساتھیوں کو بھی سخت تاکید فرماتے۔

زیارت حرمین شریفین:۔ آپ نے تقسیم ہند سے پہلے دومرتبہ حج وزیارت کیلئے سفر فرمایا،اس کے بعد تیسری مرتبہ ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں جب کہ فوٹو لازم ہو چکا تھا لیکن آپ اپنی حزم واحتیاط پر قائم رہے لہذا آپ کو پاسپورٹ وغیرہ ضروری پابندیوں سے مستثنی قرار دے دیا گیااور آپ حج وزیارت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

فتوی نویسی کی مدت:۔ آپ کے خاندان کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے فتوی نویسی کا گراں قدر فریضہ انجام دے رہا ہے۔۱۸۳۱ھ میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے جد امجد امام العلماء حضرت مفتی رضا علی خاں صاحب قدس سرہ نے بریلی کی سرزمین پر مسند افتاء کی بنیاد رکھی ، پھر اعلیٰ حضرت کے والد ماجد علامہ مفتی نقی علی خاں صاحب قدس سرہ نے یہ فریضہ انجام دیااور متحدہ پاک وہند کے جلیل القدر علماء میں آپ کو سرفہرست مقام حاصل تھا،ان کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے تقریبا نصف صدی تک علوم ومعارف کے دریا بہائے اور فضل وکمال کے ایسے جوہر دکھائے کہ علمائے ہند ہی نہیں بلکہ فقہائے حرمین طیبین سے بھی خراج تحسین وصول کیااور سب نے بالاتفاق چودھویں صدی کا مجدد اعظم تسلیم کیا۔

آپ کے وصال اقدس کے بعد آپ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام نے اس منصب کو زینت بخشی اور پھر باقاعدہ سیدنا حضور مفتی اعظم کو یہ عہدہ تفویض ہوا جس کا آغاز خود امام احمد رضا کی حیات طیبہ ہی میں ہو چکا تھا۔

آپ نے مسئلہ رضاعت سے متعلق ایک فتوی نوعمری کے زمانے میں بغیر کسی کتاب کی طرف رجوع کئے تحریر فرمایا: تو اس سے متاثر ہو کر امام احمد رضا نے فتوی نویسی کی عام اجازت فرمادی اور مہر بھی بنوا کر مرحمت فرمائی جس پر یہ عبارت کندہ تھی ''ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن محمد عرف مصطفیٰ رضا''

یہ مہر دینی شعور کی سند اور اصابت فکر کا اعلان تھی ۔ بلکہ خود امام احمد رضا نے جب پورے ہندوستان کے لئے دار القضاء شرعی کا قیام فرمایا تو قاضی و مفتی کا منصب صدر الشریعہ، مفتی اعظم اور برہان الحق جبل پوری قدس اسرارہم کو عطا فرمایا۔

غرضکہ آپ نے نصف صدی سے زیادہ مدت تک لاکھوں فتاوی لکھے۔ اہل ہندو پاک اپنے الجھے ہوئے مسائل آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے اور ہر پیدا ہونے والے مسئلہ میں فیصلہ کے لئے نگاہیں آپ ہی کی طرف اٹھتی تھیں۔ آپ کے فتاوی کا وہ ذخیرہ محفوظ نہ رہ سکا ورنہ آج وہ اپنی ضخامت و مجلدات کے اعتبار سے دوسرا فتاوی رضویہ ہوتا۔

تصنیفات وترتیبات

آپ کی تصانیف علم و تحقیق کا منارۂ ہدایت ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں حق تحقیق ادا فرماتے ہیں، فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے آپ کی تصانیف کا تعارف تحریر فرمایا ہے اسی کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

۱۔ المکرمة النبویة فی اللفتاوی المصطفوی (فتاوی مصطفویہ)

یہ پہلے تین حصوں میں عالی جناب قربان علی صاحب کے اہتمام میں شائع ہوا تھا۔

اب ایک ضخیم جلد میں حضرت فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی نگرانی میں رضا اکیڈمی بمبئی سے شائع ہوا ہے جو حسن صوری و معنوی سے مالا مال ہے۔

۲۔ اشد العذاب علی عابد الخناس　　(۱۳۲۸)

تحذیر الناس کا رد بلیغ

۳۔ وقعات السنان فی حلق المسماۃ بسط البنان (۱۳۳۰)

بسط البنان اور تحذیر الناس پر تنقید اور ۱۳۲ سوالات کا مجموعہ

۴۔ الرمح الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی (۱۳۳۱)

تفسیر نعمانی کے مولف پر حکم کفر وارتداد گویا یہ حسام الحرمین کا خلاصہ ہے۔

۵۔ النکتہ علی مراۃ کلکتہ (۱۳۳۲)

اذان خارج مسجد ہونے پر ائمہ کی تصریحات کا خلاصہ۔

۶۔ صلیم الدیان لتقطیع حبالۃ الشیطان (۱۳۳۲)

۷۔ سیف القہار علی عبد الکفار (۱۳۳۲)

۸۔ نفی العار عن معائب المولوی عبد الغفار (۱۳۳۲)

۹۔ مقتل کذب و کید (۱۳۳۲)

۱۰۔ مقتل اکذب و اجہل (۱۳۳۲)

اذان ثانی کے تعلق سے سے مولوی عبد الغفار خاں رامپوری کی متعدد تحریروں کے رد میں یہ رسائل لکھے گئے۔

۱۱۔ ادخال السنان الی الحنک الحلق البسط البنان (۱۳۳۲)

۱۲۔ وقایۃ اہل السنۃ عن مکر دیوبند و الفتنۃ (۱۳۳۲)

اذان ثانی سے متعلق آیک کانپوری دیوبندی کا رد

۱۳۔ الہی ضرب بہ اہل الحرب (۱۳۳۲)

۱۴۔ الموت الاحمر علی کل انحس اکفر (۱۳۳۷)

موضوع تکفیر پر نہایت معرکۃ الآراء بحثیں اس کتاب میں تحقیق سے پیش کی گئی ہیں۔

۱۵۔ الملفوظ، چار حصے (۱۳۳۸)

امام احمد رضا قدس سرہ کے ملفوظات

۱۶۔ القول العجیب فی جواز التثویب (۱۳۳۹)

اذان کے بعد صلوۃ پکارنے کا ثبوت

۱۷۔　الطاری الداری لھفوات عبد الباری　(۱۳۳۹)

امام احمد رضا فاضل بریلوی اور مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے درمیان مراسلت کا مجموعہ

۱۸۔　طرق الھدی و الارشاد الی احکام الامارۃ و الجھاد　(۱۳۴۱)

اس رسالہ میں جہاد، خلافت، ترک موالات، ، نان کوآپریشن اور قربانی گاؤ وغیرہ کے متعلق چھ سوالات کے جوابات۔

۱۹۔　فصل الخلافۃ　(۱۳۴۱)

اس کا دوسرا نام سوراج درسوراخ ہے اور مسئلہ خلافت سے متعلق ہے۔

۲۰۔　حجۃ واھرہ بوجوب الحجۃ الحاضرہ　(۱۳۴۲)

بعض لیڈروں کا رد جنہوں نے حج بیت اللہ سے ممانعت کی تھی اور کہا تھا کہ شریف مکہ ظالم ہے۔

۲۱۔　القسورۃ علی ادوار الحمر الکفرۃ　(۱۳۴۳)

جس کا لقبی نام ظفر علی رمۃ کفر

اخبار زمیندار میں شائع ہونے والے تین کفری اشعار کا رد بلیغ۔

۲۲۔　سامان بخشش (نعتیہ دیوان)　(۱۳۴۷)

۲۳۔　طرد الشیطان　(عربی)

نجدی حکومت کی جانب سے لگائے گئے حج ٹیکس کا رد۔

۲۴۔　مسائل سماع

۲۵۔　سلک مرادآباد پر معترضانہ ریمارک

۲۶۔　نھایۃ السنان ،

بسط البنان کا تیسرا رد

۲۷۔　شفاء العی فی جواب سوال بمبئی

اہل قرآن اور غیر مقلدین کا اجتماعی رد

۲۸۔　الکاوی فی العاوی و الغاوی　(۱۳۳۰)

۲۹۔　القثم القاصم للداسم القاسم　(۱۳۳۰)

۳۰۔ نور الفرقان بین جند الاله و احزاب الشیطان (۱۳۳۰)

۳۱۔ تنویر الحجة بالتواء الحجة

۳۲۔ وہابیہ کی تقیہ بازی

۳۳۔ الحجة الباهره

۳۴۔ نور العرفان

۳۵۔ داڑھی کا مسئلہ

۳۶۔ حاشیہ الاستمداد (کشف ضلال دیوبند)

۳۷۔ حاشیہ فتاوی رضویہ اول

۳۸۔ حاشیہ فتاوی رضویہ پنجم

بعض مشاہیر تلامذہ

بعض مشہور تلامذۂ کرام کے اسماء اس طرح ہیں جو بجائے خود استاذ الاساتذہ شمار کئے جاتے ہیں۔

۱۔ شیر بشیۂ اہل سنت حضرت علامہ محمد حشمت علی خاں صاحب قدس سرہ

۲۔ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

۳۔ فقیہ عصر مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں صاحب بریلی شریف علیہ الرحمۃ والرضوان

۴۔ فقیہ عصر شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی دامت علیہ الرحمہ

۵۔ محدث کبیر علامہ محمد ضیاء المصطفی اعظمی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

۶۔ بلبل ہند مفتی محمد رجب علی صاحب نانپاروی، بہرائچ شریف

۷۔ شیخ العلماء مفتی غلام جیلانی صاحب گھوسوی

مستفیدین اور درس افتاء کے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے جن کے احاطہ کی اس مختصر میں گنجائش نہیں، صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ آسمان افتاء کے آفتاب و ماہتاب بنکر چمکنے والے مفتیان عظام اسی عبقری شخصیت کے خوان کرام کے خوشہ چین رہے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند کو افتاء جیسے وسیع و عظیم فن میں ایسا تبحر

اور یہ طولیٰ حاصل تھا کہ ان کے دامن فضل وکرم سے وابستہ ہوکر ذرے ماہتاب بن گئے۔

بعض مشاہیر خلفاء

۱۔ مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی شریف
۲۔ غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی، ملتان پاکستان
۳۔ مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب رئیس اعظم اڑیسہ
۴۔ شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب، پیلی بھیت
۵۔ رازی زماں مولانا حاجی مبین الدین صاحب امروہہ، مرآداباد
۶۔ شہزادۂ صدر الشریعہ مولانا عبد المصطفی صاحب ازہری کراچی، پاکستان
۷۔ شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی گھوسی، اعظم گڑھ
۸۔ شمس العلماء مولانا قاضی شمس الدین احمد صاحب جونپور
۹۔ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب لائل پور، پاکستان
۱۰۔ خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی الہ آباد۔
۱۱۔ پیر طریقت مولانا قاری مصلح الدین صاحب کراچی پاکستان
۱۲۔ استاذ العلماء مولانا محمد تحسین رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۳۔ قائد ملت مولانا ریحان رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۴۔ تاج الشریعہ مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب بریلی شریف
۱۵۔ پیر طریقت مولانا سید مبشر علی میاں صاحب بہیڑی بریلی شریف
۱۶۔ فاضل جلیل مولانا سید شاہد علی صاحب الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

***

مآخذ ومراجع

۱۔ سیرت اعلیٰ حضرت۔ مصنفہ علامہ حسنین رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمہ

۲۔ " " " " " " " "

۱۔ " " " " " " "

۲۔ " " " " " " "

۳۔ حیات اعلیٰ حضرت۔ مصنفہ ملک العلماء علامہ ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ

۴۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۵۔ حیات اعلیٰ حضرت

۶۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۷۔ فقیہ اسلام۔ مقالہ ڈاکٹریٹ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ

۸۔ حیات اعلیٰ حضرت

۹۔ " "

۱۰۔ " "

۱۱۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۱۲۔ حیات اعلیٰ حضرت

۱۳۔ الملفوظ

۱۴۔ فتاوی رضویہ جدید

۱۵۔ سیرت اعلیٰ حضرت

۱۶۔ " "

۱۷۔ محدث بریلوی۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کراچی

۱۸۔ تذکرۂ جمیل۔ مصنفہ مولانا محمد خوشتر صاحب۔ تذکرۂ مشائخ قادریہ

حدیث واصول حدیث

حدیث

علم حدیث کی اصولی طور پر دو قسمیں ہیں۔

✸علم حدیث باعتبار روایت ✸علم حدیث باعتبار درایت
(علم حدیث) (علم اصول حدیث)

ہر علم وفن کیلئے بطور مبادی آٹھ امور ذکر کئے جاتے ہیں جن کے ذریعہ طالب فن کو من وجہ بصیرت حاصل ہوجاتی ہے اور اس علم کا حصول آسان ہوجاتا ہے۔ انکو اصطلاح فن میں رؤس ثمانیہ کہتے ہیں۔ ان کا اجمالی خاکہ یوں ہے۔

۱۔تعریف ۲۔موضوع ۳۔غرض وغایت ۴۔وجہ تسمیہ
۵۔مؤلف ۶۔اجناس ۷۔مرتبہ ومقام ۸۔تقسیم وثبوت

لیکن ہم مسلمانوں کیلئے ایک نواں امر جاننا بھی ضروری ہے اور وہ ہے اسکا شرعی حکم۔ اس اجمال کی قدرے تفصیل ملاحظہ کریں۔ واضح رہے کہ یہ تفصیلات قسم اول کی بیان کی جائینگی اور اسکے بعد دوسری قسم کا بیان ہوگا۔

۱۔تعریف۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا نام ہے۔
تقریر کا مطلب یہ ہے کہ حضور کا کسی کام کو ہوتے دیکھنا، یا کسی چیز کی خبر آپ تک پہونچنا جبکہ اسکا متعلق مسلمان ہے پھر اس کام پر سکوت فرمانا بھی حدیث کے تحت داخل ہے۔

ہاں جو چیزیں احوال سے متعلق ہیں تو ان میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ اختیاری ہیں تو افعال میں داخل۔ اور غیر اختیاری ہیں جیسے حلیۂ مبارکہ، واقعات ولادت وغیرھا تو اس سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا۔ اہل فقہ کے نزدیک یہ ہی تعریف مشہور ہے اور انکے فن سے یہ ہی متعلق ہے۔

ہاں علماء حدیث نے مطلق احوال کو بھی حدیث میں شمار کیا کہ یہ انکے فن کے موافق ہے۔ لہذا سیرت مبارکہ کے تمام پہلو اس میں داخل ہیں۔

صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال کو بھی تبعاً حدیث میں شمار کیا جاتا ہے بلکہ صحابہ کرام کی

تقریرات بھی اسی زمرہ میں شامل ہیں۔

۲۔موضوع۔موضوع کے ذریعہ فن ممتاز ہوتا ہے اور فن کی عظمت وشرافت باعتبار موضوع ہوتی ہے۔لہذا یہاں علم حدیث کا موضوع حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے اس حیثیت سے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۳۔غرض وغایت۔جب کسی علم کا ثمرہ ونتیجہ معلوم ہوجاتا ہے تو انسان اسی اعتبار سے اس علم کی طرف رغبت کرتا ہے یا اس سے اعراض۔

علم حدیث کے حصول سے مقصد چند ہیں:۔

۱۔ ان فضائل وخصائل کا حصول جو حاملین حدیث کیلئے حضور نے ارشاد فرمائے۔

۲۔ قرآن عظیم کے مجمل احکام کی توضیح وتبیین۔

۳۔ کلام محبوب ہے لہذا اس کلام سے حلاوت ولذت کا حصول۔

۴۔ حضور اور صحابہ کرام کی اتباع اور پیروی۔

ان سب کا مرجع ومآل واحد ہے اور وہ یہ ہے کہ سعادت دارین حاصل کرنا۔

۴۔وجہ تسمیہ۔باعتبار لغت حدیث قدیم کا مقابل ہے۔نیز اسکا استعمال ہر خبر کیلئے ہوتا ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔کیونکہ اسکا ظہور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں فرمایا:۔

عرف شرع میں حدیث اس کو کہتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔گویا یہ قرآن کریم کے مقابل ہے کہ وہ کلام اللہ ہے اور قدیم۔اور یہ کلام رسول ہے اور حادث یا حدیث۔

۵۔مؤلف۔یہ دو طرح ہوتے ہیں۔مؤلف فن،مؤلف کتاب۔

چونکہ یہاں کسی خاص کتاب کا تعارف مقصود نہیں بلکہ مطلق علم حدیث کو ذکر کرنا ہے لہذا مؤلف فن یعنی جن حضرات نے اس فن کو ایجاد کیا ان کی تفصیل بیان کرنا۔اس کی تفصیل بعنوان حفاظت حدیث گزر چکی کہ صحابہ کرام نے اس علم کی حفاظت اپنے عمل وکردار سے کی اور روایت کر کے علم حدیث دوسروں تک پہونچایا۔

۶۔اجناس۔ علوم کی تفصیل مختلف اجناس،حیثیات اوراعتبارات سے کی جاتی ہے۔

مثلاً علم کی تقسیم کبھی باعتبارنقل وعقل ہوتی ہے کہ یہ علم عقلی ہے یانقلی۔لہذا کہا جائے گا کہ علم قرآن وحدیث نقلی ہیں اور منطق وفلسفہ عقلی۔

کبھی باعتبار اصل وآلہ ہوتی ہے۔یعنی یہ علم اصل ہے یا آلی۔لہذا کہا جاتا ہے کہ علم حدیث اصلی ہے اورنحو وصرف علوم آلی۔

اورکبھی شرعی وغیر شرعی اعتبار سے، جیسے علم حدیث شرعی علوم سے ہے اور علم سحر غیر شرعی۔

لہذا خلاصہ کلام یہ نکلا کہ علم حدیث کی جنس نقلی اصلی شرعی ہے۔

۷۔مرتبہ ومقام۔ مرتبۂ علم حدیث کے دواعتبار ہیں۔

۱۔باعتبار فضیلت۔ ۲۔باعتبار تعلیم

باعتبار فضیلت تو یہ دوسرے مقام پر ہے۔اول مرتبہ علم قرآن کا ہے۔اور باعتبار تعلیم درس نظامی میں اسکا مرتبہ آخری ہے کہ سب سے آخر میں اسی علم کو پڑھایا جاتا ہے۔

۸۔تقسیم وتبویب۔ جس طرح کتابوں میں تقسیم وتبویب ہوتی ہے اسی طرح علم کی بھی تقسیم وتبویب ہوتی ہے۔لہذا احادیث کے آٹھ ابواب ہے۔

۱۔عقائد۔ ۲۔احکام۔ ۳۔تفسیر۔ ۴۔تاریخ۔

۵۔رقاق۔ ۶۔آداب۔ ۷۔مناقب۔ ۸۔فتن۔

یعنی ہر حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان آٹھوں ابواب میں سے کسی ایک میں داخل ہو۔جو کتاب ان آٹھوں ابواب پر مشتمل ہوگی اسکو جامع کہا جائے گا۔

۹۔حکم شرعی۔ علم حدیث کا حکم شرعی یہ ہے کہ جس مقام پر صرف ایک مسلمان ہو اس کے لئے علم حدیث کا پڑھنا واجب عین اور ایک جماعت آباد ہو تو واجب کفایہ ہے۔یہ ہی حکم علم فقہ سے متعلق ہے کہ احادیث کی تفصیل تبیین فقہ پر ہی موقوف ہے۔

علم اصول حدیث

تعریف:۔ ایسے قواعد کا علم جس کے ذریعہ سند و متن کے وہ احوال معلوم ہوں جن سے حدیث کے مقبول و مردود ہونے کا فیصلہ ہوسکے۔

موضوع۔ سند و متن بحیثیت رد و قبول۔

اس کے تحت حسب ذیل مباحث خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ نقل حدیث کی کیفیت وصورت۔ نیز یہ کہ وہ کس کا فعل وتقریر ہے۔

۲۔ نقل حدیث کے شرائط۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ نقل کی کیا کیفیت رہی۔

۳۔ اقسام حدیث باعتبار سند و متن۔

۴۔ احکام اقسام حدیث۔

۵۔ احوال راویان حدیث۔

۶۔ شرائط راویان حدیث۔

۷۔ مصنفات حدیث۔

۸۔ اصطلاحات فن۔

غایت۔ حدیث مقبول کا مردود سے امتیاز۔

اس علم کے اصول وقواعد کا بعض حصہ تو قرآن وحدیث سے مستنبط ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے قرن خیر میں بھی اس پر عمل رہا ہے۔

مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یاایها الذین اٰمنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا ۔ (۱)

نیز اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

نضر الله عبدا سمع مقالتی فوعاها ثم بلغها عنی ، فرب حامل فقه غیر فقیه ، فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ۔ (۲)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری حدیث سن کر محفوظ کی، پھر اسے دوسروں تک پہونچایا، کیونکہ بہت لوگ فقہ کی باتیں جانتے ہیں لیکن خود فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت لوگ وہ ہیں کہ دوسروں سے بیان کرتے ہیں جو زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔

لہذا نقل وروایت کا کام عہد رسالت ہی میں شروع ہو چکا تھا جیسا کہ آپ پڑھ چکے۔ البتہ باقاعدہ علم وفن کی حیثیت اس نے بعد میں اختیار کی جیسا کہ دوسرے علوم وفنون کے ساتھ ہوا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ وتابعین بالعموم سند سے سوال نہیں کرتے تھے جیسا کہ ابن سیرین نے فرمایا۔ مگر جب دور فتن آیا اور جعلی اقوال حضور کی طرف منسوب کئے جانے لگے تو اب ضرورت پیش آئی کہ سند سے بھی تعرض کیا جائے اور احوال رواۃ کی چھان بین ہو۔ لہذا اہل علم وعمل، صاحب تقوی وطہارت اور سب سے بڑھکر اہل سنت کی روایت کو قبول کیا جانے لگا اور باقی پر جرح وتنقید شروع ہوئی یہاں تک کہ ناقلین حدیث کے اخلاق وکردار، عادات واطوار، اور سوانح وسیرت سے بحث کی جانے لگی، آخر کار وہ علوم وفنون سامنے آئے جن سے رواۃ کے حالات زندگی، علمی مقام ومرتبہ اور مذہب ومسلک کا تعین کیا جا سکے، ان کی مدد سے حدیث کے اتصال وانقطاع، ارسال وتدلیس وغیرہ کی اصطلاحات وضع کی گئیں پھر مزید توسیع ووضاحت کے ساتھ تحصیل ونقل کی صورتیں، شرائط وآداب روایت کو بیان کیا جانے لگا امت مسلمہ کے محققین نے اس بارے میں خوب خوب تحقیقات کیں، لیکن یہ تمام تفصیلات اولاً زبانی اور مجلسوں کی بحث وتکرار تک ہی محدود تھیں۔ اور دوسری صدی کے نصف تک ان تمام اصول وقواعد کو سیکھنے سکھانے کا کام اپنی اپنی یادداشت سے لیا جاتا تھا۔ تحریر وکتابت کے ذریعہ مدون اور ضبط کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی، البتہ دوسرے علوم مثلاً حدیث وفقہ اور اصول فقہ کی کتابوں کے ضمن میں انکو بیان کیا جاتا تھا، دوسری اور تیسری صدی میں یہ ہی طریقہ رائج رہا، پھر جیسے جیسے سلطنت اسلامیہ میں توسیع ہوتی جاتی علوم اسلامیہ میں بھی وسعت کے سامان پیدا ہوتے جاتے تھے آخر کار اس علم اصول حدیث پر بھی مستقل کتابیں تصنیف کی جانے لگیں۔

سب سے پہلی کتاب اس فن میں مستقل قاضی ابو محمد حسن بن عبد الرحمٰن رامہرمزی

متوفی ۳۶۰ھ نے بنام ''المحدث الفاصل بین الراوی والواعی'' تصنیف کی۔(۳)

اسکے بعد علماء اورائمہ نے اس فن پرخوب طبع آزمائی کی اورمتون وشروح اور حواشی کا سلسلہ چل پڑاجوتاہنوز جاری ہے۔

اس فن کی ایجاد کاسہرا حضرات صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک، اورام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے سر بندھتاہے۔

پھر اکابر تابعین میں انہیں کی اتباع میں اسکو آگے بڑھانے والے امام عامرشعبی، سعید بن مسیّب، ابن سیرین، امام زہری، امام عمرو بن حزم اور اصاغر تابعین میں امام شعبہ، امام اعمش، امام اعظم ابوحنیفہ اورامام معمرہیں۔انکے بعدامام مالک، امام ابن مبارک، ابن عیینہ، یحیی بن سعید قطان، علی بن مدینی، ابن معین، احمد بن حنبل، سفیان ثوری، ۔پھر امام بخاری، امام مسلم، امام ابوزرعہ رازی، ابوحاتم اورامام ترمذی وامام نسائی وغیرہ ہیں۔

اس فن میں لکھی جانے والی کتابوں کی مختصرفہرست یوں ہے۔

۱۔ المحدث الفاصل بین الراوی والواعی لا بی محمدحسنالرامهرمزی ۔ م۲٦۰

۲۔ معرفة علوم الحديث لا بی عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيشابوری ،م٤٠٥

۳۔ المستخرج على معرفة علوم الحديث لا بی نعيم احمدا لا صبحانی ، م٤٣٠

٤۔ الكفاية فی علم الرواية لا بی بكر احمد الخطيب البغدادی ، م٤٦٣

٥۔ الالماع الى معرفة اصول الرواية و تقييد السماع للقاضی عياض، م٥٤٤

٦۔ مالايسع المحدث جهله لا حفص عمر الميانجی م٥٨٠

۷۔ علوم الحديث المعروف بمقدمة ابن الصلاح لا بی عمر و عثمان الشهرزوری ، م٦٦٣

۸۔ التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير والنذير لمحی الدين يحی النووی، م٦٧٦

۹۔ تدريب الراوی فی شرح تقريب النواوی لعبد الرحمن جلال الدين السيوطی ،م٩١١

۱۰۔ نظم الدر ر فی علم الاثر لعبد الرحيم زين الدين العراقی ، م٨٠٦

۱۱۔ فتح المغيث فی شرح الفية الحديث لمحمد بن عبد الرحمن السخاوی ، م٩٠٢

۱۲۔ نخبة الفكر فی مصطلح اهل الاثر لا بن حجر العسقلانی ، م٨٥٢

۱۳۔ نزهة النظر فی شرح نخبة الفكر لا بن حجر العسقلانی ، م٨٥٢

۱۴۔ امعان النظر فی شرح نزهة النظر للقاضی محمد اکرم السندهی م ۱۱۰۰

۱۵۔ توضیح الافکارلمحمد بن اسمعین المروف بامیر یمانی، م ۱۱۸۲

۱۶۔ توجیه النظر للشیخ طاهرالجزائری، م ۱۳۳۷

۱۷۔ فقه الاثر لرضی الدین بن حنبل الحنفی،

اصطلاحات فن

خبر

تعریف:۔اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں۔

۱۔ یہ حدیث کے مرادف وہم معنی ہے۔عام علمائے فن کے نزدیک یہ قول ہی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۔ حدیث کا مقابل۔یعنی اس سے وہ امور مراد ہوتے ہیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے سے منقول ہوں۔

۳۔ حدیث سے عام۔یعنی ہر منقول چیز خواہ حضور سے منقول ہو یا غیر سے۔

بعض نے اس طرح بھی فرق بیان کیا ہے کہ جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہو اسکو حدیث کہتے ہیں،اور ملوک و سلاطین اور ایام گزشتہ کی حکایات کو خبر کہا جاتا ہے۔لہذا جو سنت کے ساتھ مشغلہ رکھتا ہے اسکو محدث کہتے ہیں،اور جسکا مشغلہ تاریخ ہو اسکو اخباری کہتے ہیں۔

خبر میں اصولاً دو طرح کی تقسیم جاری ہوتی ہے:۔

۱۔ باعتبار مصدر ومدار۔یعنی اس ذات کے اعتبار سے جس سے وہ منقول ہے۔

۲۔ باعتبار نقل۔یعنی اس اعتبار سے کہ نقل در نقل ہم تک کس طرح پہونچی۔

اقسام خبر باعتبار مدار ومصدر

اس اعتبار سے خبر کی چار اقسام ہیں۔

✸حدیث قدسی۔ ✸مرفوع۔ ✸موقوف۔ ✸مقطوع۔

پہلی تین اقسام کی باعتبار سند دو دو قسمیں ہیں۔
متصل۔ منقطع۔
مقطوع کو علی الاطلاق متصل نہیں کہتے بلکہ قید کے ساتھ یوں کہا جاتا ہے۔
هذا متصل الی سعید بن المسیب ،او الی الزهری ، او الی مالك۔
حدیث قدسی:۔ وہ حدیث جسکے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔
حدیث قدسی اور قرآن کریم میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔
۱۔ قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں من جانب اللہ ہوتے ہیں، برخلاف حدیث قدسی کہ اس میں معانی اللہ عزوجل کی جانب سے اور الفاظ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔
۲۔ قرآن کریم کے لئے تواتر شرط ہے حدیث قدسی کیلئے نہیں۔
۳۔ قرآن کریم کلام معجز ہے کہ کوئی مخلوق اسکی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔
۴۔ قرآن کریم کا منکر کافر ہے، حدیث قدسی کا نہیں جب تک تواتر سے ثابت نہ ہو۔
مثال:۔ان اللہ تعالیٰ یقول :ان الصوم لی و انا اجزی به ۔ (۵)
بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بیشک روزہ میرے لئے ہے، اور میں اس کی جزا دوں گا۔
مرفوع:۔ وہ حدیث ہے جو حضور سید عالم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو، خواہ قول ہو یا فعل، تقریر ہو یا حال۔
کسی حدیث کا رفع ثابت کرنے کیلئے سند مذکور ہو یا غیر مذکور، ناقص ہو یا کامل، صحابی ہوں یا تابعی، وغیرہ کوئی بھی بیان کریں بہرحال وہ حدیث مرفوع ہی رہے گی۔
یہ اور مسند ہم معنی ہیں، لہذا ان دونوں کا اطلاق متصل، منقطع اور مرسل وغیرہا سب پر ہوتا ہے، بعض حضرات کا کہنا کہ مسند کا اطلاق صرف متصل پر ہی ہوتا ہے، ہاں جن محدثین نے مرفوع کو مرسل کا مقابل قرار دیا ہے وہ مرفوع متصل ہی مراد لیتے ہیں۔(٦)
مرفوع کی اصولی طور پر دو قسمیں ہے:۔
✷ حقیقی ✷ حکمی

مرفوع حقیقی: ۔وہ حدیث جو صراحۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو۔

اسکی چار قسمیں ہیں:۔

✸قولی ✸فعلی ✸تقریری ✸وصفی

قولی: ۔وہ حدیث جو بذریعہ قول بیان کی جائے، یونہی وہ حدیث جو قول کے بجائے ان الفاظ سے بیان کی جائے جو اسکا مفہوم ادا کریں۔

جیسے:۔ امر، نہی، قضی، حکم، وغیرھا۔

فعلی: ۔فعل یا عمل کے ذریعہ بیان کردہ وہ حدیث، یونہی ان الفاظ سے جو مختلف افعال واعمال کی طرف مشیر ہوں۔

جیسے:۔ توضأ، صلی، صام، حج، اعتکف، وغیرھا۔

تقریری: ۔حضور کی مجلس میں کوئی کام کسی مسلمان سے صادر ہوا اور آپ نے انکار نہ فرمایا۔

وصفی: ۔حضور کے اوصاف وحالات کا ذکر جن احادیث سے ثابت ہو۔

مرفوع حکمی: ۔جو حدیث بظاہر حضور کی طرف منسوب نہ ہو لیکن کسی خاص وجہ کے سبب اس پر حکم رفع لگایا جائے۔وجوہ رفع میں بعض یہ ہیں:۔

۱۔ کوئی صحابی جو صاحب اسرائیلیات نہ ہوں ان کا ایسا قول جس میں اجتہاد وقیاس کو دخل نہ ہو، نہ لغت کا بیان مقصود ہو اور نہ کسی لفظ کی شرح ہو، بلکہ جیسے گزشتہ (ابتدائے آفرینش) اور آئندہ (احوال قیامت) کی خبر یا کسی مخصوص جزاء وسزا کا بیان ہو۔

۲۔ کسی صحابی کا ایسا فعل جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو۔

جیسے حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کا نماز کسوف میں دو سے زائد رکوع کرنا۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی طرف کسی کام کی نسبت کرنا، جیسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمان:۔

کنا نعزل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔ ان دونوں صورتوں میں ظاہر یہی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس فعل پر مطلع تھے اور

اس فعل کے جواز پر وحی آچکی تھی۔

۴۔ فعل مجہول کے ذریعہ کسی چیز کو بیان کرنا۔

جیسے:۔ امرنا بکذا۔　　و نھنینا بکذا۔

۵۔ یا راوی یوں کہے،'' من السنة کذا'' کہ اس سے بھی بظاہر سنت نبوی مفہوم ہوتی ہے، اگرچہ احتمال یہ بھی ہے کہ خلفائے راشدین کی سنت یا دیگر صحابہ کا طریقہ مراد ہو۔

۶۔ کوئی صحابی کسی آیت کا شان نزول بیان کرے۔(۷)

موقوف:۔وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو خواہ قول و فعل ہو یا تقریر۔ بیان کرنے والے صحابی ہوں یا غیر صحابی، سند مذکور ہو یا نہیں۔

اگر سند مذکور اور صحابی تک متصل ہو تو اسکو موقوف موصولی یا متصل کہتے ہیں، اور کبھی غیر صحابی کی حدیث کو بھی موقوف کہا جاتا ہے۔ لیکن اسکا استعمال قید کے ساتھ ہوگا۔ مثلا یوں کہیں گے:۔

حدیث کذاو کذاو قفة فلان علی عطاء او علی طاؤس او نحوھذا۔

فقہاء خراسان کی اصطلاح میں موقوف کو اثر اور مرفوع کو خبر کہا جاتا ہے۔(۸)

اس کی تین قسمیں ہیں:۔

✸ قولی　　✸ فعلی　　✸ تقریری

قولی:۔جیسے۔قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم:حدثوا الناس بما یعرفون۔(۱)

لوگوں سے وہ چیزیں بیان کرو جسکے وہ متحمل ہوسکیں۔

فعلی:۔جیسے۔ ام ابن عباس وھو متیمم۔ (۹)

حضرت ابن عباس نے حالت تیمّم میں امامت فرمائی۔

تقریری:۔صحابی کے سامنے کوئی کام کسی مسلمان نے کیا اور انہوں نے سکوت فرمایا۔

حکم:۔یہ کبھی مقبول ہوتی ہے اور کبھی غیر مقبول۔ اگر یہ حکما مرفوع ہے تو قابل احتجاج ہوگی،

اور محض موقوف تو احادیث ضعیفہ میں تقویت کا کام دے گی اور غیر اختلافی امور میں حجت بھی قرار دی جائے گی۔ ہاں اختلافی امور میں بایں معنی اعتبار ہوگا کہ علاوہ اور مقابل کسی رائے اور قیاس کو دخل نہیں دیا جائے گا۔

مقطوع:۔ جو قول وفعل کسی تابعی کی طرف منسوب ہو۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

☆ قولی　☆ فعلی

قولی:۔ جیسے حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول:۔

صل و علیه بدعته، (۱۰)

نماز پڑھ لیا کرو اسکی بدعت اسی پر پڑے گی۔

فعلی:۔ جیسے ابراہیم بن محمد بن منتشر کا بیان:۔

کان مسروق یرخی الستربینه و بین اهله و یقبل علی صلاوة و یخلیهم و دنیاهم،(۱۱)

حضرت امام مسروق اپنے اہل وعیال کے درمیان پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے اور انکو انکی دنیا میں مشغول چھوڑ دیتے۔

حکم:۔ کسی سند سے مرفوع ثابت ہوئی تو مرفوع مرسل کے حکم میں ہوگی، اور موقوف کا درجہ حاصل کرنے کے لئے بعض احناف نے فرمایا کہ تابعی عہد صحابہ میں انکی نگرانی میں افتاء کا کام کرتا رہا ہو اور ان کا معتمد ہو تو اسکو موقوف کی حیثیت حاصل ہوگی، اسکو منقطع بھی کہا جاتا ہے۔(۱۲)

متصل:۔ وہ حدیث مرفوع یا موقوف جسکے تمام رواۃ مذکور ہوں۔

مرفوع متصل:۔ مالك عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی النجاشی للناس فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبر اربع تکبیرات۔ (۱۳)

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی خبر صحابہ کرام کو سنائی اور ایک میدان میں جا کر انکی نماز ادا کی۔
اس حدیث کی سند متصل ہے اور حدیث مرفوع۔

موقوف متصل:۔ مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر قال :يصلى على الجنازة بعد العصر و بعد الصبح اذا صليتما لوقتها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نماز جنازہ نماز عصر و فجر کے بعد بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس حدیث کی سند متصل اور حدیث موقوف۔

منقطع:۔ وہ حدیث مرفوع یا موقوف جسکے بعض رواۃ سند سے ساقط ہوں، واضح رہے کہ منقطع تین معنی پر بولا جاتا ہے۔

۱۔ حدیث مقطوع جو کسی تابعی کا قول وفعل ہو۔ کمامر

۲۔ متصل مقطوع کا مقابل کہ سند سے کوئی راوی ساقط ہوا یک خواہ زیادہ، مسلسل یا متفرق۔

۳۔ دوسرے معنی پر بولا جانے والا منقطع مقسم ہے اور یہ اسکی ایک قسم۔

اقسام خبر باعتبار نقل

سلسلۂ سند کے اعتبار سے ہم تک پہونچنے والی احادیث کی دو قسمیں ہیں۔

✷ متواتر ✷ غیر متواتر

تعریف:۔ جس حدیث کے راوی ہر طبقہ میں اتنے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا محال عقلی بھی ہو اور عادی بھی، نیز مضمون حدیث حسیات سے متعلق ہو عقلی قیاسی نہ ہو۔ اسکو متواتر اسنادی بھی کہتے ہیں۔ (۱۴)

☆ الفاظ متحد ہوں تو متواتر لفظی بھی کہا جاتا ہے۔

☆ معنی متواتر ہوں الفاظ نہیں تو متواتر معنوی اور متواتر قدر مشترک کہتے ہیں۔

☆ کبھی ایک بڑی جماعت کے ہر قرن میں عمل کی بنیاد پر بھی تواتر کا حکم لگتا ہے، اسکو

متواتر عملی کہا جاتا ہے۔

☆ کبھی دلائل متواتر ہوتے ہیں تو اسکو متواتر استدلالی کہتے ہیں۔

مثال متواتر اسنادی:۔من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔(۱۵)

جوشخص قصداً میری طرف جھوٹ منسوب کرے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

☆ امام ابن صلاح نے کہا: اس حدیث کو ۶۲ صحابہ کرام نے روایت کیا۔ نیز فرمایا اسکی سند میں تمام عشرۂ مبشرہ بھی ہیں، اس حدیث کے علاوہ کسی دوسری حدیث میں ان سب کا اجتماع نہ ہوا۔ اور بذات خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابہ کرام اس کثرت سے کسی دوسری حدیث میں نہیں۔

☆ امام نووی نے فرمایا: تقریباً دوسو صحابہ کرام سے یہ حدیث مروی ہے۔

☆ امام عراقی کہتے ہیں:۔خاص اس متن کے ساتھ ستر سے زائد صحابہ کرام سے روایت آئی۔

مثال متواتر لفظی:۔نظم قرآن کریم۔

قرآن کریم عہد رسالت سے آج تک انہیں الفاظ کے ساتھ نقل ہوتا آیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ ہر طبقہ میں بے شمار افراد اسکے راوی رہے لہذا نہ کسی سند کی ضرورت اور نہ کسی اسناد کی حاجت، اسکو متواتر طبقہ کہہ سکتے ہیں۔

مثال متواتر معنوی:۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ، (۱٦)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔

اس حدیث سے دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے، اس سلسلہ میں ایک سو کے قریب احادیث ہیں جن میں مختلف مواقع پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے، الگ الگ کوئی حدیث حد تواتر کو نہیں پہونچی مگر ان کا قدر مشترک مفہوم یعنی دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا متواتر ہے۔

اسی باب سے ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق معجزہ کا صدور کہ اگر چہ معجزات فرداً فرداً خبر واحد یا خبر مشہور سے ثابت ہوں لیکن جن روایات میں معجزہ کا ذکر ہے وہ متواتر ہیں۔

متواتر عملی کی مثال:۔ وضو میں مسواک، کہ عملاً اگر چہ سنت ہے لیکن اسکی سنیت کا اعتقاد فرض ہے، کیونکہ یہ تواتر عملی سے ثابت شدہ ہے، لہذا اسکی سنیت کا انکار کفر ہوگا۔

اسی قسم سے دن ورات میں پانچ نمازوں کا ثبوت بھی ہے، کہ ہر زمانہ میں اہل اسلام پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے آئے اور بالاتفاق تمام مسلمان ان کو فرض جانتے اور مانتے ہیں حتی کہ غیر مسلم بھی اس بات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کے یہاں پانچ وقت کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

متواتر استدلالی کی مثال:۔ اجماع، خبر واحد اور قیاس کا حجت شرعی ہونا ایسے دلائل سے ثابت ہے جو شمار میں لاتعداد ہیں اور مختلف مواقع پر مذکور ہیں، یہ الگ الگ تو اگر چہ ظنی ہیں مگر ان کا حاصل ایک ہے۔

حکم ۔حدیث متواتر علم قطعی یقینی بدیہی کا فائدہ دیتی ہے، راویوں سے بحث نہیں کی جاتی، اسکے مضمون کا انکار کفر ہے۔

تصنیفات فن

اس نوعیت کی متعدد تصانیف معرض وجود میں آئیں۔ بعض حسب ذیل ہیں۔

۱۔ الفوائد المتکاثرة فی الاخبار المتواترة للسیوطی،

۲۔ الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة للسیوطی،

۳۔ قطف الازهار للسیوطی،

٤۔ نظم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتانی،

۵۔ اتحاف ذوی الفضائل المشتهرة بما وقع من الزبادات فی نظم المتناثر علی الازهار المتنا ثرة لا بی الفضل عبد الله صدیق۔

تعریف خبر واحد:۔ وہ حدیث جو تواتر کی حد کو نہ پہونچے۔

حکم:۔ ظن غالب کا افادہ کرتی ہے، اوراس سے حاصل شدہ علم نظری ہوتا ہے۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

باعتبار نقل　　　باعتبار قوت وضعف

باعتبار نقل یعنی ہم تک پہونچنے کے اعتبار سے اسکی تین قسمیں ہیں:۔

✷مشہور　　✷عزیز　　✷غریب

خبر مشہور

تعریف:۔ ہر طبقہ میں جسکے راوی تین یا زائد ہوں بشرطیکہ حد تواتر کو نہ پہونچیں، اسکو مستفیض بھی کہتے ہیں۔

بعض کے نزدیک عموم خصوص کی نسبت ہے کہ مستفیض خاص ہے، یعنی جسکے رواۃ ہر زمانہ میں یکساں ہوں برخلاف مشہور، بعض نے اسکے برعکس کہا ہے۔

مشہور فقہاء واصولیین:۔ مشہور کی غیر اصطلاحی تعبیر یوں بھی منقول ہے کہ وہ حدیث کہ عہد صحابہ میں ناقل تین سے کم رہے مگر بعد میں اضافہ ہوگیا اور تلقی امت بالقبول سے ممتاز ہو گئی، گویا انکے نزدیک متواتر اور خبر واحد کے درمیان برزخ ہے۔

مشہور عرفی:۔ جو حدیث عوام وخواص میں مشہور ہوئی خواہ شرائط شہرت ہوں یا نہ ہوں۔

یہ محدثین، فقہاء اصولیین اور عوام کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔

مثال نزد محدثین:۔ قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شهرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان۔ (۱۷)

مثال نزد فقہاء:۔ من سئل عن علم فکتمه الجم بلجام من نار۔ (۱۸)

مثال نزد اصولیین:۔ رفع عن امتی الخطاء و النسیان۔ (۱۹)

مثال نزد عوام:۔ اختلاف امتی رحمة۔ (۲۰)

العجلة من الشیطان۔ (۲۱)

لیس الخبر کالمعا نیة۔ (۲۲)

حکم:۔ مشہور کے مراتب مختلف ہیں، مشہور اصطلاحی اگر صحیح ہے تو اسکو بعد کی تمام اقسام پر ترجیح حاصل ہوگی۔ (۲۳)

تصانیف فن

اس نوع کی احادیث میں مندرجہ ذیل کتب مشہور ہیں:۔

۱۔ التذکرة فی الاحادیث المشهرة للزرکشی، م ۷۹۴ھ

۲۔ المقاصد الحنسة فیما اشتهر علی الالسنة للسخاوی، م ۹۰۲ھ

۳۔ کشف الخفا و مزیل الالباس فیما اشتهر من الحدیث علی السنة الناس للعجلونی، م۱۱۲۲

٤۔ تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنة الناس من الحدیث للشیبانی، م۹٤٤

خبر عزیز

تعریف:۔ وہ حدیث جسکے راوی کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔

مثال:۔ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وو لده والناس اجمعین۔ (٢٤)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں جب تک اسکے نزدیک میری محبت ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں کی محبت پر غالب نہ ہو۔

اس حدیث مبارک کو صحابہ کرام میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا۔

پھر بعض تفصیلات یوں ہیں۔

☆ حضرت انس سے قتادہ اور عبدالعزیز نے

☆ حضرت قتادہ سے شعبہ اور سعید نے

☆ حضرت عبدالعزیز سے اسمعیل بن علیہ اور عبدالوارث نے۔(۲۵)

خبر غریب

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

☆غریب اسنادی ☆غریب لغوی

تعریف غریب اسنادی:۔کسی ایک طبقہ میں ایک راوی ہو، اسکو فرد بھی کہتے ہیں،۔

اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

☆غریب مطلق ☆غریب نسبی

☆فرد مطلق ☆فرد نسبی

انکے بیان کے لئے ''تفرد فلاں'' اور ''اغرب فلاں'' کہا جاتا ہے۔

تعریف غریب مطلق:۔سند حدیث کے اولین طبقہ میں تفرد وغرابت ہو۔

مثال اول:۔ انما الاعمال بالنیات۔(۲٦)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس حدیث کی اول سند میں حضرت عمر فاروق اعظم تنہا ہیں، یہ حدیث غریب مطلق ان لوگوں کے نزدیک شمار ہوگی جو اولین طبقہ سے مراد صحابہ کرام لیتے ہیں۔

مثال دوم:۔ الایمان بضع و سبعون شعبة و الحیاء شعبة من الایمان۔(۲۷)

ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں، ان میں حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف ابو صالح نے اور ابو صالح سے صرف عبداللہ بن دینار نے روایت کی ہے، لہذا جو حضرات اولین طبقہ سے تابعین مراد لیتے ہیں انکے نزدیک یہ بھی غریب مطلق ہی شمار ہوگی۔

مثال سوم:۔ نهى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن بيع الولاء و هبة، (۲۸)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء (یعنی غلام آزاد کرنے کے بعد آقا کا جو حق غلام سے متعلق رہ جاتا ہے) کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عبداللہ بن دینار نے تنہا روایت کیا۔

تعریف غریب نسبی:۔ درمیان طبقہ میں غرابت ہو۔

مثال:۔ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة وعلى رأسه المغفر، (۲۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپکے مبارک سر پر خود تھا۔ اس حدیث کو امام زہری سے صرف امام مالک نے روایت کیا۔ (۳۰)

حکم:۔ ان احادیث کا حکم بھی مشہور احادیث کی طرح ہے کہ ہر حدیث کا صحیح اور معتمد ہونا ضروری نہیں بلکہ حسب موقع مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

بلکہ غرائب پر اکثر جرح ہی ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں اکثر و بیشتر احادیث غرائب مذکور ہیں۔

المسند للبزار　　م ۲۹۲ھ

المعجم الاوسط للطبرانی　　م ۳۶۰ھ

تصانیف فن

☆ غرائب مالك للدار قطني　　م ۳۸۵

☆ الا فراد للدارقطني

☆ السنن التى تفرد بكل سنة منها اهل بلدة لا بى داؤد　　م۲۷۵

غریب لغوی

تعریف:۔ متن حدیث میں کوئی ایسا لفظ آجائے جو قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے غیر ظاہر ہو۔

یہ فن نہایت عظیم ہے، اس میں نہایت احتیاط اور تحقیق کی ضرورت پیش آتی ہے، کیونکہ معاملہ کلام نبوی کی شرح وتفسیر کا ہے، لہذا کلام الہی کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تشریح وتفسیر بھی محض رائے سے مذموم قرار دی جائے گی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی لفظ غریب کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: اس فن کے لوگوں سے پوچھو، مجھے خوف ہے کہ کہیں میں اپنے ظن وتخمین سے کوئی بات کہہ دوں اور غلطی میں مبتلا ہو جاؤں۔

امام ابو سعید اصمعی سے ابو قلابہ نے پوچھا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان "الجار احق بسقبة" کے کیا معنی ہیں، فرمایا: میں اپنی رائے سے اس حدیث کی تفسیر نہیں کرسکتا۔ البتہ اہل عرب 'سقب' کے معنی قرب ونزدیکی بیان کرتے ہیں (۳۱)

یہ دونوں واقعے اسی غات احتیاط کی طرف مشیر ہیں۔

بہترین تفسیر وہ کہلاتی ہے جو خود حضور ہی سے کسی دوسری حدیث میں منقول ہو۔

صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنبْ ۔ (۳۲)

کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پہلو پر۔

دوسری روایت جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے اس میں حضور نے 'فعلی جنب' کی تفسیر یوں فرمائی، داہنی کروٹ کے بل قبلہ رخ ہو کر۔

تصانیف فن

☆ کتاب نضر بن شمیل، اولین کتاب — م ۲۰۴

☆ غریب الحدیث لا بن عبید قاسم بن سلام — م ۲۲۴

☆ غریب الحدیث لعبد الله بن مسلم الدینوی — م ۲۲۷

☆ النہایة فی غریب الحدیث و الاثر لا بن اثیر — م ٦٠٦

☆ الفائق لجارالله الزمخشری — م ۵۳۸

☆ مجمع بحار الانوارلمحمد بن طاہر الهندی — م ۹۸٦

فقہاء احناف اور تقسیم مذکور

خبر باعتبار نقل فقہا کے نزدیک قدرے اختلاف کے ساتھ یوں منقول ہے:۔

اولاً باعتبار نقل دو قسمیں ہیں۔

✱ سند ✱ مرسل

مسند:۔ وہ حدیث جو پوری سند کے ساتھ مروی ہو۔

مرسل:۔ جسکے بعض یا کل راوی غیر مذکور ہوں۔

پھر مسند کی تین اقسام ہیں:۔

✱ خبر متواتر ✱ خبر مشہور ✱ خبر واحد

خبر متواتر:۔ تعریف وحکم میں مثل سابق ہے۔

خبر مشہور:۔ عہد صحابہ میں عزیز یا غریب تھی بعدہ حد تواتر کو پہونچ گئی یا بالعموم مشہور ہو گئی۔

حکم:۔ ثبوت وقطعیت میں متواتر سے قریب ہے، اس سے حاصل شدہ علم موجب اطمینان اور انکار گمراہی ہوتا ہے۔

باعتبار ثبوت متواتر ومشہور دونوں بایں معنی مساوی درجہ رکھتی ہیں کہ قرآن کریم میں کوئی حکم اس سلسلہ میں نہ ملے جس مضمون کو یہ بیان کر رہی ہیں تو ان کو بھی اسی درجہ میں شمار کیا جائے گا جس درجہ میں آیت کا مضمون ہوتا ہے۔

خبر واحد:۔ وہ حدیث جو کسی عہد میں تواتر اور شہرت کی حد کو نہ پہونچے۔ خواہ راوی ہر دور میں ایک ہو یا چند، خواہ ہر طبقہ میں ایسا ہو یا ایک دو طبقات میں۔

گویا محدثین کے نزدیک عزیز غریب بلکہ بسا اوقات مشہور بھی اسکے تحت آسکتی ہے۔

حکم:۔ لائق احتجاج ہوتی ہے، ظن غالب کا افادہ کرتی ہے، اور چند شرائط کے ساتھ واجب العمل قرار پاتی ہے۔

شرائط آٹھ ہیں:۔

✱ چار باعتبار راوی ✱ چار باعتبار مروی

۱۔ راوی مسلمان ہو، عاقل بالغ ہو، عادل ہو، ضابط ہو۔

۲۔ روایت قرآن کے مخالف نہ ہو۔ متواتر دستور کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ کسی ایسے مسئلہ کے مخالف نہ ہو جس سے عوام وخواص سب کا سابقہ پڑتا ہو۔اور حالات کا تقاضہ ہوکہ وہ سب کے علم میں ہوگی۔

۴۔ صحابہ کرام نے باہمی اختلافات میں اس سے استدلال کیا ہو۔

جیسے راوی سے قولاً یا فعلاً اسی حدیث کی مخالفت ثابت ہو۔ یا فقہاء صحابہ اور ائمہ فقہ و حدیث سے مخالفت ثابت ہو جبکہ قرائن حدیث کا تقاضہ ہوکہ وہ اس حدیث سے ناواقف نہ ہوں گے تو اس پر عمل جائز نہیں۔

اول صورت میں اسکو نسخ پر اور دوسری صورت میں عدم ثبوت اور عدم صحت پر محمول کریں گے۔ جیسے کسی راوی نے اپنی روایت کا اظہار کردیا تو روایت مقبول نہیں اور انکار رجوع پر محمول ہوگا۔

یہاں ایک بات اور اہم ہے کہ سننے کے بعد سے روایت برابر راوی کے ذہن میں محفوظ ہو۔ ذہول نہ ہوجائے۔ ہاں تحریر میں محفوظ ہے اور تحریر دیکھ کر یاد آگئی تو اعتبار ہوگا ورنہ نہیں۔ یہ امام اعظم کے نزدیک ہے، امام ابو یوسف فرماتے ہیں، تحریر اپنے پاس ہو یا دوسرے کے پاس لیکن اطمینان ہو تو کافی ہے۔(۳۳)

اسی انداز کی شرطوں کی وجہ سے اہل تحقیق بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم نے احادیث کے ردوقبول کا جو معیار اپنایا تھا وہ عام محدثین سے سخت تر تھا۔(۳۴)

احاد کی باعتبار قوت وضعف تقسیمات

دو قسمیں ہیں:۔

✸مقبول ✸مردود

خبر مقبول

تعریف:۔ جس حدیث کا ثبوت راجح ہو۔

اس حدیث کو جید، قوی، صالح، مجود، ثابت، محفوظ اور معروف بھی کہا جاتا ہے۔

حکم:۔شرعی احکام میں قابل احتجاج اورلائق عمل ہے۔ مقبول میں دوتقسیمات ہیں:۔

باعتبارفرق مراتب　　　باعتبارعمل

تقسیم اول باعتبارفرق مراتب

چار قسمیں ہیں:۔

✸ صحیح لذاتہ　✸ صحیح لغیرہ　✸ حسن لذاتہ　✸ حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ:۔جسکے تمام رواۃ عادل ضابط ہوں، سند متصل ہواورشذوذ وعلت سے خالی ہو۔

گویاصحت کے لئے پانچ شرائط ہیں۔

۱۔　عدالت راوی:۔ ہرراوی کامسلمان، بالغ اورعاقل ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و باوقارہونا۔

۲۔　ضبط راوی:۔ہرراوی کاحدیث کاحاصل کرنے کے بعدپورے طورپرمحفوظ کرنے کا اہتمام کرناخواہ بذریعہ یادداشت یابذریعہ تحریر۔

۳۔　اتصال سند:۔ شروع سندسے آخر تک ہرراوی اپنے سے اوپروالے سے براہ راست روایت کوحاصل کرے۔

۴۔　عدم شذوذ:۔ثقہ راوی خودسے اوثق کی مخالفت نہ کرے۔

۵۔　عدم علت:۔ظاہرصحت کے ساتھ ایسے خفیہ عیب سے خالی ہوجوصحت پراثراندازہوتی ہے۔

حکم:۔قابل احتجاج اورواجب العمل ہے۔

مثال:۔حدثنا عبد الله بن یوسف قال: اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قرء فی المغرب بالطور۔(۳۵)

امام بخاری فرماتے ہیں: حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتے ہیں: خبردی ہم کوامام مالک نے امام ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہوئے، وہ روایت کرتے

ہیں محمد بن جبیر سے، اور یہ اپنے والد جبیر بن مطعم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرمائی۔

یہ حدیث صحیح ہے، اسکی سند متصل، رواۃ عادل، اور ضابط اور حدیث شذوذ وعلت سے خالی ہے۔

انتباہ: ۔محض احادیث صحیحہ کی جامع کتابوں میں اولین کتب بخاری ومسلم ہیں، دونوں کو صحیحین کہا جاتا ہے، اور مصنفین کو شیخین، پھر ان دونوں میں بھی مجموعی طور پر پہلا مقام بخاری کو حاصل ہے اگرچہ مسلم کی بعض احادیث بخاری پر فائق مانی گئی ہیں۔

پھر یہ مطلب بھی نہیں کہ علی الاطلاق ان ددنوں کتابوں کی احادیث صحیح ہیں اور ان میں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ یا کسی نے کبھی کوئی جرح کی ہی نہیں۔ بلکہ صحت کا حکم باعتبار اغلب ہے۔ اور یہ مطلب بھی نہیں کہ انکے علاوہ دوسری احادیث صحت کے مرتبہ کو نہیں پہونچیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ صحیح احادیث کا بڑا ذخیرہ ان کتابوں سے رہ گیا ہے۔ خاص طور پر مستدرک اور مستخرج احادیث سے ان پر اضافہ کتب حدیث میں منقول اور صحاح کی دوسری کتابوں میں کثیر احادیث اسی مرتبہ کی منقول وماثور ہیں۔

صحاح ستہ سے مراد وہ چھ کتابیں ہیں جن پر امت مسلمہ کا خاص اعتبار واعتماد اور عمل رہا ہے۔ پانچ تو متفق علیہ ہیں۔

✸بخاری ✸مسلم ✸نسائی ✸ابوداؤد ✸ترمذی

اور اکثر کے نزدیک چھٹی ابن ماجہ ہے لیکن بعض نے مؤطا امام مالک کو قرار دیا ہے۔

صحت کے مراتب مختلف ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ وہ حدیث جو صحیحین میں ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو صرف بخاری میں ہو۔

۳۔ وہ حدیث جو صرف مسلم میں ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو شیخین کی شرط پر ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف بخاری کی شرط پر ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف مسلم کی شرط پر ہو۔

۷۔ وہ حدیث جس کو دوسرے ائمہ ومحدثین نے صحیح قرار دیا ہو۔

لیکن یہ ترتیب قطعی ولازمی نہیں بلکہ معاملہ کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔

حسن لذاتہ

تعریف:۔ صحیح کے تمام شرائط کے ساتھ منقول ہو لیکن ضبط میں کچھ کمزوری ہو۔

حکم:۔ صحیح سے کچھ کم مرتبہ رکھتی ہے لیکن قابل احتجاج اور واجب العمل ہے۔

مثال:۔ حدثنا قتیبة حدثنا جعفر بن سلیمان الضبعی، عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال : سمعت ابی بحضرة العدو یقول : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف۔ (۳۶)

امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث بیان کی ہم سے حضرت قتیبہ نے، وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے حضرت جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابوعمران جونی سے روایت کرتے ہوئے، اور انہوں نے ابوبکر بن ابی موسی اشعری سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد ابوموسی اشعری کو دشمن کے مقابل فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں۔

اس حدیث کی سند میں چاروں راوی ثقہ، لیکن جعفر بن سلیمان کا مرتبہ ضبط میں کچھ کم ہے۔ لہذا یہ حدیث حسن ہے۔

صحیح کی طرح حسن کے بھی متعدد مراتب ہیں۔ امام ذہبی نے انکے دو اصولی مرتبے ذکر کئے ہیں۔

۱۔ وہ اسناد جو صحیح کے ادنی مراتب کے تحت آتی ہیں۔

جیسے:۔ بھز بن حکیم عن ابیه عن جده۔

عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده۔

۲۔ جن احادیث کی تحسین وتضعیف کے بارے میں انکے رواۃ کے حالات کی وجہ سے اختلاف ہے۔

جیسے:۔ حارث بن عبداللہ، عاصم بن ضمرہ، حجاج بن ارطاۃ۔ (۳۷)

احادیث حسان کے سلسلہ میں ترمذی، ابوداؤد، اور سنن دارقطنی خاص طور پر مشہور ہیں۔

صحیح لغیرہ

تعریف: حسن لذاتہ حدیث جب دوسرے سے مروی ہو خواہ اسکا مرتبہ مساوی ہو یا اقوی۔

حکم:۔ مذکورہ اقسام کے درمیان اسکا مقام ومرتبہ ہے لہذا لائق احتجاج اور واجب العمل ہے

مثال۔ عن ابی بن العباس بن سهل بن سعد عن ابیه عن جده، قال : كان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللحیف۔ (۳۸)

حضرت اُبی بن عباس اپنے والد سے، اور اُبی کے دادا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھوڑا ہمارے باغ میں تھا اور اس گھوڑے کا نام ''لحیف'' تھا۔

اس حدیث کے راویوں میں اُبی کے سلسلہ میں امام احمد، امام ابن معین، اور امام نسائی نے قوت حفظ کی خرابی وکمزوری کی بنا پر فرمایا: یہ ضعیف ہیں، اس لئے انکی حدیث حسن ہے، البتہ اس حدیث کو انکے بھائی عبدالمہیمن نے بھی روایت کیا ہے اس لئے یہ صحیح لغیرہ قرار پائی۔ (۳۹)

حسن لغیرہ

تعریف:۔ حدیث ضعیف جب متعدد طرق سے مروی ہو، اسکا ضعف خواہ سوء حفظ کی وجہ سے ہو یا انقطاع سند وجہالت راوی کی وجہ سے۔

مرتبہ وحکم:۔ حسن لذاتہ اور ضعیف کے درمیان اسکا مقام ہے، اس لئے مقبول اور لائق احتجاج ہے۔ (۴۰)

مثال۔ عن شعبة عن عاصم عن عبید الله عن عبدالله بن عامر بن ربیعة عن ابیه ان امراة من بنی فزارة تزوجت علی نعلین۔ (۴۱)

حضرت عامر بن ربیعہ کہتے ہیں: بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض مہر پر نکاح کیا۔

قال الترمذی : و فی الباب عن عمر و ابی هریرة وعائشة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

اس حدیث کے رواۃ میں عاصم سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہیں لیکن دوسرے طرق سے اس حدیث کے مروی ہونے کی وجہ سے امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔(۴۲)

انتباہ۔ صحت وحسن جاننے کے ذرائع میں اہم ذریعہ تو اہل فن کی تصریح ہے، البتہ کبھی بعض قرائن کے ذریعہ بھی صحت کا حکم ہوتا ہے، مثلا۔

☆ ائمہ محدثین کے درمیان بغیر انکار شہرت، حتی کہ اس سے قطعیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

☆ سند کا کذب سے متصف افراد سے خالی ہونا، نیز قرآن کریم کی تصریحات و اشارات وغیرہ سے موافق بلکہ اقوال صحابہ وتابعین، اسی طرح اصول شرع وقیاس سے موافقت بھی صحت کے قرائن سے روشن قرینے شمار کئے گئے ہیں۔

☆ معتمد عالم وفقیہ کا کسی حدیث کے مطابق عمل۔(۴۳)

متقدمین کی تصریحات اگر کسی حدیث کی صحت وحسن کے بارے میں نہ مل سکیں تو متاخرین بھی بشرط اہلیت اسکا فیصلہ کرسکتے ہیں، بلکہ تواتر وشہرت کا فیصلہ بھی معتبر ہوگا۔

خبر واحد مقبول کبھی مفید یقین بھی ہوتی ہے مثلا۔

☆ شیخین کی ذکر کردہ حدیث صحیحین غیر متواتر۔ یہ قرینہ ایسا ہے کہ کثرت طرق غیر متواتر پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ ہاں اس بات کا خاص خیال رہے کہ ائمہ نے اس پر تنقید نہ کی ہو اور کسی حدیث صحیح سے متعارض نہ ہو۔

امام ابن ہمام فرماتے ہیں: کہ شیخین کی شرائط کی بنیاد پر یہ مرتبہ انکو حاصل ہوا تو ان شروط کے پیش نظر دوسروں کی مرویات بھی یہ مقام حاصل کرسکتی ہیں، خصوصاً اس وقت جبکہ دوسرے ائمہ خود ان مسائل میں اجتہادی شان رکھتے ہوں۔

جیسے امام اعظم اور امام اوزاعی نے ایک مسئلہ میں اصح الاسانید کے تحت آنے والی

ایک سند سے استدلال کیا تو امام اعظم نے رواۃ کی فقاہت کو وجہ ترجیح قرار دیا۔

☆ حدیث مشہور متعدد طرق سے مروی ہو اور سب طرق کے رواۃ ضعف اور علتوں سے محفوظ ہوں۔

☆ وہ حدیث غریب نہ ہو اور سلسلۂ سند میں راوی ائمہ دین ہوں، جیسے امام احمد نے امام شافعی سے اور انہوں نے امام مالک سے۔ خواہ پھر دوسرے راوی بھی ہوں۔

حکم:۔ یہ احادیث دوسری اخبار احاد سے فائق ہوتی ہیں اور بوقت تعارض راجح قرار پاتی ہیں۔ ان سے حاصل شدہ علم یقین کا فائدہ دیتا ہے، لیکن یہ یقین نظری واستدلالی ہوتا ہے۔

تقسیم دوم باعتبار نقل

دو قسمیں ہیں:۔

✸ معمول بہ ✸ غیر معمول بہ

پہلی قسم کے دو اطلاق ہیں۔

✸ محکم ✸ ناسخ

یونہی دوسری قسم کے بھی دو اطلاق ہیں:۔

مختلف منسوخ

محکم

تعریف:۔ وہ حدیث مقبول جو اسی درجہ کی کسی دوسری حدیث کے معارض نہ ہو۔

اکثر احادیث اسی انداز کی ہیں۔

مختلف

تعریف:۔ وہ حدیث مقبول جو اسی درجہ کی دوسری حدیث کے معارض ومخالف ہو۔

اسے مشکل الحدیث یا مشکل الاثر بھی کہتے ہیں۔

اسکی دو قسمیں ہیں:۔

✸ ممکن الجمع ✸ ممتنع الجمع

تعریف ممکن الجمع:۔وہ احادیث مختلفہ جن میں تعارض ہو لیکن جمع کی صورت ممکن ہو۔

مثال اول:۔لا عدوی ولا طیرۃ۔(٤٤)

چھوت کی بیماری اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

مثال دوم:۔فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔(٤٥)

جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔

دونوں احادیث اگر چہ بظاہر مختلف ہیں اور ایک دوسرے کے معارض، کیونکہ پہلی حدیث سے ثابت کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، جبکہ دوسری حدیث سے کسی کو وہم ہوسکتا ہے کہ بیماری کے اڑ کر لگنے کی بنا پر ہی جذامی سے دور بھاگنے کا حکم ہے، امام احمد رضا قدس سرہ دونوں کی جمع وتطبیق کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

پہلی حدیث اپنے افادہ میں صاف صریح ہے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلۂ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عملی کارروائی کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص انکے کھانے کی جگہ سے نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا۔ یہ اور بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی، یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا خیال باطل ہے، ورنہ اپنے کو بلا کے لئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔

رہی دوسری حدیث تو اس قبیل کی احادیث اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں، صرف حدیث مذکور کی تصحیح ہو سکتی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلی وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی۔ خود اسی میں ابطال عدوی موجود، کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو یہ حدیث خود واضح کر رہی ہے کہ بھاگنے

کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں، معہذا صحت میں اس کا پایا بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے، کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا کوئی حدیث اصلا ثبوت عدوی میں نص نہیں، یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، اور یہ کسی حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اس کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔

اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کے لئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، یہ وسوسہ جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔

لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لئے دوری بہتر ہے، ہاں کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور نہایت مبالغہ کے ساتھ کیا۔ کہ ایک مجذوم کے ساتھ صدیق اکبر نے کھانا کھایا تو جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے آپ نوالہ لے کر نوش فرماتے، اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت معیقیب بدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا جبکہ انکو یہ مرض تھا۔ اگر معاذ اللہ کچھ حادث ہوتا انکے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا، ان کے دلوں میں ایمان کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ:۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا۔

بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور ”کل ثقۃ باللہ و توکلا علیہ“ فرمایا۔

بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و نجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں، کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی، فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسباب الاصابۃ۔

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین کچھ وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی، اور اب معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اسکے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا، ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں اور کامل الایمان بندگان خدا کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دور رہنے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول رد فرما چکے، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (۴۶)

تعریف غیر ممکن الجمع:۔ جن احادیث مین موافقت ممکن نہ ہو۔

حکم۔ ان احادیث کا حکم یہ ہے کہ کسی ذریعہ سے نسخ کا علم ہو جائے تو ناسخ پر عمل ہوگا اور یہ نہ ہو سکے تو ترجیح کی صورت اپنائی جائے جو کثیر ہیں۔

امام سیوطی نے اصولی طور پر ساتھ بتائی ہیں، یہ بھی نہ ہو تو توقف۔

احناف کے نزدیک احادیث مختلفہ میں اولا نسخ، پھر ترجیح، پھر جمع کو اپنائیں گے، ورنہ توقف، ورنہ اقوال صحابہ اور پھر آخر میں قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

وجوہ ترجیح وجمع

ترجیح باعتبار متن:۔

☆ حرمت اباحت پر

☆ قول عام فعل خصوص پر، یہ جس میں خصوصیت یا عذر کا احتمال ہو۔

☆ اثبات نفی پر بشرطیکہ نفی مستقل دلیل کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ اصل حال وحکم کی رعایت میں

ہو۔

☆ محکم معلل غیر معلل پر

☆ شارع کا بیان وتفسیر غیر کے بیان وتشریح پر

☆ دلیل قوی دلیل ضعیف پر

ترجیح باعتبار سند

☆ سند قوی ضعیف پر

☆ سند عالی نازل پر بشرطیکہ دونوں ہم پلہ ہوں،

☆ فقاہت میں فائق روایات کو دوسروں پر

☆ متعدد رواۃ ایک پر

☆ اتفاقی سند مختلف فیہ پر

☆ اکابر صحابہ کی روایت اصاغر پر

وجوہ جمع

تنویع:۔اگر دونوں عام ہوں تو الگ الگ انواع سے ان کا تعلق قرار دینا۔

تبعیض:۔ دونوں خاص ہوں تو الگ الگ حال پر، یا ایک کو حقیقت دوسرے کو مجاز پر محمول کرنا۔

تقیید:۔دونوں مطلق ہوں تو دونوں کے ساتھ ایسی قید لگانا جس سے فرق ہو جائے۔

تخصیص:۔ایک عام اور دوسری خاص ہو تو عام کو مخصوص قرار دینا۔

حمل:۔ایک مطلق اور دوسرا مقید ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا، بشرطیکہ دونوں کا سبب اور حکم ایک ہو۔

اہمیت فن

فنون حدیث میں تمام علماء کو اس فن سے واقفیت ضروری ہے، لیکن کمال مہارت انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو حدیث وفقہ دونوں کے جامع ہوں اور ان علمائے اصول کو جن کا مشغلہ یہ ہی رہا ہو کہ دریائے معانی میں غوطہ لگانا اور اپنے اپنے محامل پر احکام کو منطبق کرنا۔ان علمائے

کے وفور علم کی بنا پر شاذ و نادر رہی ایسی احادیث رہ جاتی ہیں جن سے وہ تعارض کا حل نہ نکال سکیں۔

امام ابن خزیمہ تو فرماتے ہیں: مجھے ایسی دو احادیث کا علم نہیں جن میں باہم تعارض ہو۔(۴۷)

تصانیف فن

۱۔	اختلاف الحدیث، للشافعی، اولین کتاب	م ٢٠٤
۲۔	تاویل مختلف الحدیث لا بن قتیبة،	م ٢٧٦
۳۔	شرح مشکل الآثار للطحاوی،	م ٣٢١
٤۔	کتاب لا بن خزیمة،	م ٣٣١
٥۔	مشکل الحدیث لا بن فورك،	م ٤٠٦
٦۔	التحقیق فی احادیث الخلاف لا بن الجوزی،	م ٥٩٧

ناسخ ومنسوخ

تعریف ناسخ:۔شارع کا ایک حکم شرعی کی تحدید بیان کر کے دوسرا حکم سنانا، کبھی ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہوتی ہے، اور کبھی حدیث قرآن کے لئے ناسخ قرار دی جاتی ہے اور کبھی برعکس۔

یہ فن بھی نہایت اہم اور بڑی دشوار گذار منزل ہے، امام زہری فرماتے ہیں:۔
فقہاء کو ناسخ ومنسوخ احادیث نے تھکا دیا۔

امام شافعی کو اس فن میں خاص امتیاز حاصل تھا، امام احمد نے فرمایا: ہم نے مجمل ومفسر اور ناسخ ومنسوخ کو آپ کی مجلس کے بغیر حاصل نہ کیا۔

ذرائع علم نسخ

نسخ کو جاننے کے لئے متعدد ذرائع ہیں۔

☆ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصریح فرمادیں۔

جیسے۔ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانه تذکر الآخرۃ۔ (٤٨)
میں نے تم کو قبور کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب میں تم کو اجازت دے رہا ہوں، لہذا زیارت کیا کرو کہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

☆ صحابی بیان کریں، جیسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان:۔

کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار۔ (۴۹)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل مبارک یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو تناول فرما کر وضو نہیں فرمایا۔

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:۔

انما کان انما الماء من الماء رخصة فی اول الاسلام ثم نھی عنھا۔ (٤)
انزال ہونے پر ہی غسل کرنے کا حکم آغاز اسلام میں تھا پھر بعد میں محض جماع پر ہی غسل کا حکم دے دیا گیا۔

☆ تاریخ وقت کا علم ہونے پر نسخ کا فیصلہ کیا جاتا ہے، جیسے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

افطر الحاجم و المحجوم۔ (٥٠)
سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے اپنا روزہ توڑ لیا۔

دوسری حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم احتجم وھو صائم۔ (٥١)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سنگی لگوائی۔

پہلی حدیث فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی جیسا کہ شداد بن اوس نے دوسری روایت میں بیان فرمایا:۔

و کان ذلک یوم الفتح۔ (٥٢)
یہ حدیث فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

دوسری حدیث حجۃ الوداع کے موقع کی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس بیان فرماتے

ہیں:۔

احتجم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم محرم بین مکۃ والمدینۃ(۵۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا جبکہ روزہ دار تھے،اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان حالت احرام میں سفر فرمارہے تھے۔

لہذا بعد والی روایت پر عمل ہوگا اور پہلی منسوخ قرار دی جائے گی۔

☆ اجماع کی دلالت:۔ یعنی کسی حدیث کے خلاف تمام صحابہ کرام کا اجماع اور بالاتفاق عمل اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

جیسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ۔ (۵۴)

جس نے شراب پی اس پر کوڑوں سے حد جاری کرو اور اسکے بعد چوتھی مرتبہ بھی اسکا یہ قصور ثابت ہوجائے تو قتل کردو۔

دوسری حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسکے بعد ایک ایسا ہی شرابی لایا گیا۔

ثم اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد شرب فی الرابعۃ فضربہ ولم یقتلہ۔(۵۵)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں اسکے بعد ایک ایسا ہی شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی،تو آپ نے اس پر صرف حد جاری فرمائی اور قتل کا حکم نہیں فرمایا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:۔

انما کان ھذا فی اول الامر ثم نسخ بعد، والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم، لا نعلم بینھم اختلافا فی ذلک فی القدیم والحدیث،و مما یقوی ھذا ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اوجہ کثیرۃ انہ قال :

لا یحل دم امرء مسلم یشهد ان لا اله الله وانی رسول الله الا باحدی ثلث، النفس بالننفس، والثیب الزانی، و التارك لدینه ۔(٥٦)

یہ حکم قتل اول امر میں تھا پھر منسوخ ہوا۔تمام علماء فقہاء اس پر متفق ہیں، متقدمین و متاخرین میں کسی کا اختلاف اس سلسلہ میں ہمیں معلوم نہیں۔اس موقف کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

کسی مسلمان کا خون بہانا صرف تین چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے ذریعہ ہی جائز ہے، قتل عمد کے قصاص میں، شادی شدہ زانی، اور مرتد۔

واضح رہے کہ اجماع خود مستقل ناسخ نہیں ہوتا بلکہ نسخ پر دال ہوتا ہے۔(۵۷)

تصانیف فن

☆ الاعتبار فی الناسخ و المنسوخ من الآثار للحازمی م ٥٨٤

☆ الناسخ والمنسوخ للامام احمد، م ٢٤١

☆ تجرید الاحادیث المنسوخة لا بن الجوزی، م ٥٩٧

خبر مردود

تعریف:۔جس حدیث کا ثبوت بعض یا کل شرائط قبولیت کے معدوم ہونے کی وجہ سے راجح نہ ہو، اسکا دوسرا معروف عنوان 'ضعیف' ہے۔

اسباب رددو ہیں۔

✸ سقوط از سند ✸ طعن برراوی

اول کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں۔

✸ معلق ✸ مرسل ✸ معضل ✸ منقطع ✸ مرسل خفی ✸ مدلس

سقوط راوی اگر واضح ہو تو اس سے پہلی چار قسمیں متعلق ہیں، اور سقوط خفی ہو تو آخری دو۔

معلق

تعریف:۔جس حدیث کی شروع سند سے ایک، یازائد راوی پے در پے حذف ہوں۔

حکم۔یہ حدیث قابل رد ہے کہ راوی غیر مذکور کا حال معلوم نہیں، ہاں راوی کا حال معلوم ہو جائے اور وہ شرائط عدالت اور اوصاف قبولیت سے متصف ہو تو مقبول ہوگی، یہ حکم تمام منقطع احادیث کا ہونا چاہیے۔

مثال۔ قال ابو هريرة عن النبي صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الله اعلم بمن يجاهد في سبيله۔(۵۸)

تعلیقات بخاری:۔واضح رہے کہ امام بخاری کی ذکر کردہ تعلیقات کو یک قلم مردود قرار نہیں دیا جاسکتا، کہ اس کتاب میں صحیح احادیث کے جمع کرنے کا التزام ہے، البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ بعض تعلیقات کو یقین وقطعیت کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا۔جیسے۔

قال ۔ ذکر۔ حکی۔ وغیرها۔

اور بعض کو شک وتردد کے ساتھ بیان کیا ہے، جیسے۔

قیل ، ذکر، روی ، وغیرها۔

اول کو صحیح اور ثابت کہا جاتا ہے، اور ثانی پر تحقیق کے بعد ہی حکم ہوگا، اس سے پہلے توقف بہتر ہے، ایسی احادیث بخاری میں صرف ایک سو ساٹھ ہیں۔(۵۹)

مرسل

تعریف:۔جس حدیث میں آخر سند سے تابعی کے بعد راوی غیر مذکور ہو۔

مثال۔عن سعيد بن المسيب ان رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: من اكل من هذه الشجرة فلا يقرب مسجدنا۔(۶۰)

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس درخت (کچی پیاز اور لہسن) سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

مرسل نزد فقہاء و اصولیین :۔ جس حدیث کی سند متصل نہ ہو، خواہ ایک راوی غیر مذکور ہو یا سب، پے درپے یا الگ الگ۔ گویا سقوط سند کی تمام صورتیں انکے نزدیک مرسل ہیں۔

حکم :۔ مرسل درحقیقت ضعیف مردود اور غیر مقبول ہے، کہ قبولیت کی ایک شرط اتصال سند سے خالی ہے، جمہور محدثین اور ایک جماعت اصولیین و فقہا کا یہ ہی مسلک ہے۔

امام اعظم، امام مالک، اور امام احمد کا قول مشہور میں نیز ایک جماعت علماء کے نزدیک مقبول اور لائق احتجاج ہے بشرطیکہ ارسال کرنے والا ثقہ اور کسی معتمد ہی سے ارسال کرے، اس لئے کہ ثقہ تابعی جب تک کسی اپنے جیسے ثقہ سے کوئی بات نہ سنے تو براہ راست حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہیں کرتا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ حضرات تابعین مرسل پر نکیر نہیں کرتے تھے۔

امام شافعی اور بعض علماء کے نزدیک چند شرطوں سے مقبول ہے۔

☆ ارسال کرنے والا اکابر تابعین سے ہو۔
☆ غیر مذکور راوی کی تعیین میں ثقہ ہی کا نام لیا جائے۔
☆ معتمد حفاظ حدیث کسی دوسری سند سے روایت کریں تو اسکے مخالف نہ ہو۔
☆ کسی دوسری سند سے متصل ہو۔
☆ کسی صحابی کے قول کے موافق ہو۔
☆ اکثر اہل علم کے نزدیک اسکے مضمون پر فتوی ہو۔

اگر صحیح حدیث ایک طریق سے مروی ہو لیکن مرسل کے مخالف، اور مرسل اور اسکی مؤید علیحدہ سند سے تو یہ مرسل ہی راجح ہوگی، اگر جمع و تطبیق کی کوئی صورت ممکن نہ ہو۔

خیال رہے کہ مرسل صحابی جمہور کے نزدیک مقبول اور لائق احتجاج ہے۔ مرسل صحابی کی صورت یہ ہوتی ہے کہ صحابی کم سنی یا تاخیر اسلام کی وجہ سے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سن پاتا لیکن براہ راست نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی کرتا ہے۔

جیسے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اکثر روایات اسی طرح

کی ہیں۔(۶۱)

مرسل اورائمہ احناف:۔ احناف کے نزدیک تابعی اور تبع تابعین کی مرسلات مطلقاً مقبول ہیں، انکے بعد ثقہ کی ہو تو مقبول اور باقی کا فیصلہ تحقیق کے بعد ہوتا ہے۔(۶۲)

مشہور مصنفات

☆ المراسیل لا بی داؤد، م ۲۷۵

☆ المراسیل لا بن ابی حاتم، م ۳۲۷

☆ جامع التحصیل لا حکام المراسیل للعلائی ، م ۷۶۱

معضل

تعریف:۔ جسکی سند سے دو یا زائد راوی پے در پے ساقط ہوں

مثال۔ مالك انه بلغه ان عائشة زوج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فی المرأۃ الحامل تری الدم انها تدع الصلوۃ۔(۶۳)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ روایت پہونچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔حاملہ عورت اگر خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے۔

یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور درمیان میں دو راوی ساقط ہیں کہ بالعموم امام مالک اور حضرت صدیقہ کے درمیان موطا میں دو واسطے مذکور ہیں۔

لہذا فنی طور پر یہ حدیث منقطع معضل شمار ہوگی۔

حکم:۔ ضعیف شمار ہوتی ہے اور مرسل کے بعد اسکا نمبر آتا ہے۔

معضل اور معلق کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔

مادۂ اجتماع:۔ یہ ہے کہ آغاز سند سے پے در پے دو راوی ساقط ہوں۔

مادۂ افتراق:۔ درمیان سند سے پے در پے دو یا زائد راوی ساقط ہوں تو معضل کہیں گے معلق نہیں۔

آغاز سند سے صرف ایک راوی ساقط ہو تو معلق کہا جائے گا معضل نہیں۔

منقطع

تعریف: ۔درمیان سند سے ایک راوی ساقط ہو، اور دو یا زائد ہوں تو پے در پے نہ ہوں۔

مثال ۔حدثنی محمد بن صالح،ثنا احمد بن سلمة، ثنا اسحاق بن ابراهيم، ثنا عبد الرزاق، انا النعمان بن شيبة، عن سفيان الثورى، عن ابى اسحاق، عن زيد بن يتبع، عن حذيفه، رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان و ليتموها ابا بكر فزاهد فى الدنيا راغب فى الآخرة و فى جسمه ضعف، و ان وليتموها عمر فقوى امين لا يخاف فى الله لو مة لا ئم، و ان وليتموها عليا فهاد مهتد يقيمكم على صراط مستقيم ۔(٦٤)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم خلافت صدیق اکبر کے سپرد کروگے تو انکو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤگے، اور وہ اپنے جسم میں ضعیف ثابت ہوں گے۔اور عمر فاروق اعظم کے سپرد کروگے تو وہ قوی اور امین ثابت ہوں گے، احکام الہٰہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے۔اور اگر علی کو خلیفہ بناوگے تو وہ سیدھی راہ پر خود بھی چلیں گے اور دوسروں کو بھی صراط مستقیم پر گامزن رکھیں گے۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی سفیان ثوری اور ابواسحٰق کے درمیان سے ساقط ہیں اور وہ شریک ہیں، کیونکہ سفیان ثوری نے ابواسحٰق سے براہ راست سماعت نہیں کی بلکہ بواسطہ شریک، لہذا یہ منقطع ہے، اسی لئے امام ذہبی نے تلخیص میں اسکو ضعیف کہا۔

چونکہ اس حدیث کی سند میں سقوط راوی شروع سند سے نہیں لہذا یہ معلق نہیں، اور آخر سند سے نہیں، لہذا مرسل نہیں، اور سند سے دو راوی پے در پے بھی ساقط نہیں لہذا معضل بھی نہیں، اسی لئے اسکو علیحدہ قسم شمار کیا گیا ہے۔

حکم: ۔راوی غیر مذکور کا حال معلوم نہ ہونے کے سبب ضعیف شمار ہوتی ہے۔

مدلّس

تعریف:۔ جس حدیث کی سند کا عیب پوشیدہ رکھا جائے اور ظاہر کو سنوار کر پیں کیا جائے۔

دو قسمیں ہیں۔

✷مدلس الاسناد ✷مدلس الشیوخ

مدلس الاسناد:۔ وہ حدیث جسکو استاذ سے بغیر سنے ایسے الفاظ سے استاذ کی طرف نسبت کرے جس سے سننے کا گمان ہو۔اسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ راوی اپنے شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے سماع حاصل تھا بلکہ اپنے شیخ سے بالا شیخ کو ذکر کردے جس سے سماع حاصل نہیں مگر ایسے لفظ سے جو سماع کا ایہام کرتا ہے۔

جیسے:۔ قال، عن ، ان ، وغیرہا کے ذریعہ بیان کرے۔کہ یہ الفاظ موہم سماع ہیں۔

یعنی ایسے الفاظ نہ استعمال کرے جو صراحت کے ساتھ براہ راست سننے کو بتائیں ورنہ جھوٹا کہلائے گا۔اس صورت میں چھوٹے ہوئے راوی ایک سے زاید بھی ہوسکتے ہیں۔

تدلیس کا سبب کبھی یہ ہوتا ہے کہ شیخ کے صغیر السن ہونے کی وجہ سے راوی ازراہ خفت اسکا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا، یا راوی کا شیخ کوئی معروف شخص نہیں ، یا عوام وخواص میں اسکو مقبولیت حاصل نہیں ، یا پھر مجروح ضعیف ہے۔لہذا شیخ کے نام کو ذکر کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔

واضح رہے کہ بعض اکابر جیسے سفیان بن عیینہ سے تدلیس مندرجہ بالا وجوہ کے پیش نظر واقع نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے کہ صحت حدیث پر انکو وثوق تھا اور بوجہ شہرت اپنے شیوخ کے ذکر کی ضرورت نہ سمجھی، لہذا انکی حدیث پر بایں معنی جرح نہیں کی جاتی۔

حکم:۔ ایسی احادیث ضعیف کی اہم اقسام سے ہیں، علماء نے اس عمل کو نہایت مکروہ بتایا ہے اور بہت مذمت کی ہے، امام شعبہ نے تدلیس کو کذب بیانی کا دوسرا عنوان بتایا ہے۔

مدلس الشیوخ:۔ وہ حدیث جسے راوی اپنے استاذ سے نقل کرتے ہوئے اس کے لئے

کوئی غیر معروف نام، لقب، کنیت، یا نسب ذکر کرے تاکہ اسے پہچانا نہ جا سکے۔(٦٥)

اسکی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ شیخ سے بکثرت روایتیں کرنے کی وجہ سے بار بار معروف نام لینا نہیں چاہتا۔

حکم:۔اس میں پہلی قسم کی بہ نسبت نقص کم ہوتا ہے، کیونکہ راوی ساقط نہیں ہوتا، ہاں راوی کا غیر معروف نام ذکر کر کے سامعین کو الجھن میں مبتلا کرنا ہے۔

ایسی احادیث میں اگر سماع کی تصریح کر دی جائے تو حدیث مقبول ورنہ غیر مقبول ہوگی، نیز وہ حضرات جو ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں انکی مقبول ورنہ غیر مقبول۔(٦٦)

تصانیف فن

اس فن میں محدثین نے مستقل کتابیں لکھیں چند یہ ہیں:۔

☆ کتاب التدلیس للخطیب، م ٤٦٣

☆ التبین لأسماء المدلسین للخطیب، م٤٦٣

☆ التبین لأسماء المدلسین للحلبی، م ٨٤١

☆ تعریف اهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس لا بن حجر، ٨٥٢

مرسل خفی

تعریف: جس حدیث کو راوی کسی ایسے شخص سے نقل کرے جس سے اسکی معاصرت کے باوجود ملاقات یا سماع ثابت نہ ہو۔

مرسل خفی اور مدلس کے درمیان فرق یوں ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے معاصرت ہوتی ہے اور ملاقات بھی ممکن لیکن سماع ثابت نہیں ہوتا۔ برخلاف مدلس کہ اس میں تینوں چیزیں ہوتی ہیں۔

مثال:۔ حدثنا محمد بن الصباح، انبأنا عبد العزیز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة، عن عمر بن عبد العزیز عن عقبة بن عامر الجهنی قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: رحم الله حارس الحرس۔ (٦٧)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: اللہ تعالیٰ مجاہدین کے محافظین پر رحم فرمائے۔

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عقبہ سے معاصرت تو ثابت ہے لیکن ملاقات نہیں جیسا کہ مزی نے اطراف الحدیث میں ذکر کیا۔

حکم:۔ ضعیف ہے اس لئے کہ اس میں انقطاع ہوتا ہے۔

تصنیف فن

☆ کتاب التفصیل لمبهم المراسیل للخطیب۔

یہ اس فن میں نہایت مشہور کتاب ہے۔

معنعن ومؤنن

تعریف:۔ لفظ 'عن' کے ذریعہ روایت معنعن ہے، اور 'ان' کے ذریعہ روایت مؤنن ہے۔

حکم:۔ چند شرائط کے ساتھ متصل شماری جاتی ہے۔

☆ راوی مدلس نہ ہو۔

☆ جن راویوں کے درمیان 'عن' یا 'ان' آئے وہ ہم عصر ہوں۔

مردود بسبب طعن در راوی

راوی میں طعن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکی عدالت یعنی مذہب و کردار، اور ضبط وحفظ کے بارے میں جرح کی جائے۔

اسباب طعن دس ہیں:۔

☆ پانچ عدالت سے متعلق ☆ پانچ ضبط سے متعلق

عدالت میں طعن کے وجوہ یہ ہیں۔

✸ کذب ✸ اتہام کذب ✸ فسق ✸ بدعت ✸ جہالت

ضبط میں طعن کے وجوہ یہ ہیں۔

✸ فرط غفلت ✸ کثرت غلط ✸ سوء حفظ ✸ کثرت وہم ✸ مخالفت ثقات

اب بدتر سے کم تر کی طرف ترتیب ملاحظہ ہو۔

موضوع

تعریف:۔ وہ مضمون جسکو بصورت حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کذب بیانی سے منسوب کیا جائے۔

اسکی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

☆ کبھی محض اپنی طرف سے گڑھ کر کوئی بات حضور کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

☆ کبھی کسی کی کوئی بات حضور کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔

☆ کبھی ضعیف حدیث کے ساتھ قوی سند لگا کر۔

اس آخری صورت میں اصل نسبت تو جھوٹی نہیں ہوتی لیکن حتمی ویقینی شکل بنا کر پیش کرنا واقعی جھوٹ ہے۔

حکم ومرتبہ:۔ اسکو حدیث مجازا کہتے ہیں ورنہ درحقیقت یہ حدیث ہی نہیں، اور جس حدیث کی وضع کا علم ہو اس میں وضع کی صراحت کے بغیر اسکی روایت کرنا جائز نہیں۔

بعض صوفیہ اور فرقہ کرامیہ ترغیب وترہیب میں ایسی روایت کے جواز کے قائل ہیں مگر جمہور اسکے خلاف ہیں، امام الحرمین نے تو واضع حدیث کو کافر تک کہا ہے۔

یہ جرم اتنا قبیح ہے کہ کسی سے متعلق ایک مرتبہ بھی یہ حرکت ثابت ہو جائے تو پھر کبھی اسکی روایت مقبول نہیں ہوتی خواہ توبہ کرلے۔

ذرائع معرفت وضع:۔

☆ وضع کے سلسلہ میں واضع کا اقرار۔ یا بمنزلۂ اقرار۔ یا راوی کے اندر کسی قرینے سے۔ یا مروی کے اندر کسی طریقے سے وضع کا علم ہوتا ہے۔

☆ نیز عقل ومشاہدہ، صراحت قرآن، سنت متواترہ، اجماع قطعی، اور مشہور تاریخی واقعات کی واضح مخالفت سے بھی وضع کا حکم لگایا جاتا ہے۔ یہ جب ہے کہ تاویل وتطبیق کا احتمال نہ رہے۔

☆ امر منقول ایسا ہو کہ حالات وقرائن بتاتے ہیں کہ ایک جماعت اسکی ناقل ہونی چاہیئے

تھی، یا یہ کہ دین کی اصل ہے اوران دونوں صورتوں میں راوی وناقل صرف ایک ہے، یا زیادہ ہیں لیکن تواتر کونہیں پہونچے۔

☆ کسی معمولی چیز پر سخت وعید، یا اجر عظیم کی بشارت، نیز وعید وتہدید میں ایسے لمبے چوڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے۔

☆ معنی شنیع وقبیح ہوں جنکا صدور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناممکن، جیسے معاذ اللہ کسی فساد یا ظلم، یا عبث، یا سفہ، یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہو۔

☆ ایک جماعت جسکا عدد حد تواتر کو پہونچے اوران میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید کا نہ رہے اسکے کذب وبطلان ہر گواہی مستنداً الی الحس دے۔

☆ لفظ رکیک وسخیف ہوں جنہیں سمع دفع اور طبع منع کرے اور ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہا الفاظ کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، یا وہ محل ہی نقل بالمعنی کا نہ ہو۔

☆ یا ناقل رافضی حضرات اہل بیت کرام علی سید ہم و علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل میں وہ باتیں روایت کرے جو اسکے غیر سے ثابت نہ ہوں۔

☆ یونہی وہ مناقب امیر معاویہ وعمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صرف نواصب کی روایت سے آئیں کہ جس طرح روافض نے فضائل امیر المومنین واہل بیت طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں قریب تین لاکھ حدیثوں کے وضع کیں، کما نص علیہ الحافظ ابو یعلی و الحافظ الخلیلی فی الارشاد، یونہی نواصب نے مناقب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیثیں گڑھیں، کما ارشد الیہ الامام احمد بن حنبل رحمۃ ا اللہ تعالی علیہ ۔

☆ تمام کتب وتصانیف اسلامیہ میں استقرائے تام کیا جائے اوراس کا کہیں پتہ نہ چلے یہ صرف اجلۂ حفاظ ائمہ شان کا کام تھا جسکی لیاقت صدہا سال سے معدوم۔(۶۸)

دواعی وضع:۔

کسی نے تقرب الی اللہ کی غرض سے غلبہ جہل کے باعث۔کسی نے اپنے مذہب کی فوقیت میں تعصب وعناد کی خاطر۔کسی نے بددینی پھیلانے کے لئے۔کسی نے دنیا طلبی اور خواہش نفسانی کے پیش نظر۔اورکسی نے حب جاہ اور طلب شہرت کے لئے یہ مذموم فعل اپنا وطیرہ بنایا تھا۔(۶۹)

بعض مفسرین نے بلاصراحت وضع ایسی روایات لی ہیں۔وضع کا زیادہ تر تعلق اقوام و افراد کی منقبت و مذمت،انبیاء سابقین کے قصوں، بنی اسرائیل کے احوال،کھانے پینے کی چیزوں،جانوروں،جھاڑ پھونک،دعااورنوافل کے ثواب سے رہا ہے۔(۷۰)

تصانیف فن

☆ تذکرۃ الموضوعات للمقدسی ، م ۵۰۷
☆ کتاب الموضوعات لا بن الجوزی، م ۵۹۷
☆ اللآ لی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی، م ۹۱۱
☆ تنز یه الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة للکتانی ، م ۹۶۳

متروک

تعریف:۔ سندوحدیث میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

اسباب اتہام میں ایک اہم سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ تنہا ایسی روایت کرتا ہے جوقرآن و حدیث سے مستنبط قواعد کے خلاف ہو۔

دوسرا سبب اسکی عام گفتگو میں جھوٹ بولنے کی عادت مشہور ہو جبکہ حدیث کے بیان میں اسکی یہ عادت ثابت و منقول نہ ہو۔

حکم ومرتبہ:۔ موضوع کے بعداسکا مرتبہ ہے،اسکی یہ روایت مقبول نہیں ہاں جب توبہ کرلے اورامارات صدق ظاہر ہوجائیں تو اسکی حدیث مقبول ہوگی ، اورجس شخص سے نادراً اپنے کلام میں کذب صادر ہوااور حدیث میں کبھی نہ ہوتو اسکی حدیث کوموضوع یا متروک نہیں کہتے۔

پھر بھی پہلی صورت میں مردود رہے گی۔

مثال:۔ عن عمرو بن شمر ، عن جابر، عن ابی الطفیل ، عن علی و عمار قالا : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقنت فی الفجر ویکبر یوم عرفة من صلوة

الغداۃ ،و یقطع صلوۃ العصر آخر ایام التشریق۔ (۷۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فجر میں قنوت پڑھتے ،اور تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہوی کی عصر تک کہتے تھے۔

اس حدیث کی سند میں عمرو بن شمر جعفی شیعی کوفی ہے، ابن حبان نے کہا: یہ رافضی تبرائی تھا۔

یحیی بن معین نے فرمایا: اسکی حدیث نہ لکھی جائے۔

امام بخاری نے فرمایا: منکر الحدیث ہے۔

امام نسائی اور دار قطنی نے متروک الحدیث کہا۔(۷۲)

منکر

تعریف:۔ جسکی سند میں کوئی راوی فسق یا کثرت غلط یا فرط غفلت سے متصف ہو۔

حکم و مرتبہ:۔ یہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے،اور تعریف میں جن تین اوصاف کا تذکرہ ہوا ضعف میں بھی اسی ترتیب کا لحاظ ہوتا ہے،یعنی بدتر سے کمتر کی طرف۔ لہذا زیادہ قابل رد بر بنائے فسق ہوگی، وعلی ہذا۔

مثال:۔ حدثنا ابو البشر بکر بن خلف، ثنا یحیی بن محمد قیس المدنی ، ثنا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت: قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :کلوا البلح بالتمر ،کلوا الخلق بالجدید فان الشیطان یغضب۔ (۷۳)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کو ساتھ ملا کر کھایا کرو، اور پرانی کھجور جدید کے ساتھ، کہ شیطان کو اس سے غصہ آتا ہے۔

اس حدیث کی سند میں یحیی بن محمد ہیں جو کثرت غلط سے متصف تھے۔ حافظ ابن حجر نے انکے بارے میں کہا یہ بہت زیادہ خطا کرتے تھے، اگرچہ یہ رجال مسلم سے ہیں لیکن امام مسلم نے فقط متابعات میں ان سے روایات لی ہیں، لہذا انکی یہ حدیث منکر ضعیف ہے۔

معلل

تعریف۔ وہ حدیث جو بظاہر بے عیب ہو مگر اسکے اندر کسی ایسے عیب کا علم ہو جائے جو اسکی صحت کو مجروح کردے، اس عیب کو علت کہا جاتا ہے۔

یہ علت نہایت پوشیدہ ہوتی ہے اور صحت پر اثر انداز۔ کبھی علت سند میں ہوتی ہے اور اسکا اثر متن پر بھی پڑتا ہے، جیسے متصل روایت مرسل ثابت ہوئی تو سند و متن دونوں غیر مقبول۔

کبھی صرف سند میں ہوتی ہے اور یہ وہاں جہاں سند میں ایک ثقہ کی جگہ دوسرا ثقہ راوی لایا جائے۔ لہذا سند اگرچہ اس غلطی کی وجہ سے مجروح ہوگی لیکن متن مقبول ہے۔ اور کبھی صرف متن میں ہوتی ہے۔

لہذا معلل کی دو قسمیں ہیں۔

✸معلل درسند　　✸معلل درمتن

یہ علت راوی کے وہم کی پیداوار ہوتی ہے، جیسے راوی کبھی حدیث مرسل کو متصل، یا متصل کو مرسل روایت کردے، یا مرفوع کو موقوف یا ایک حدیث کو دوسری حدیث میں داخل کردے یا اور کسی قرینۂ خفیہ سے جس پر ہر ایک کو اطلاع نہیں ہوتی بلکہ یہ فن نہایت عظیم بلکہ دقیق ہے کہ اسکی بنیاد ان اسباب علل پر بھی ہوتی ہے جو ظاہر و واضح نہیں ہوتے بلکہ مخفی و پوشیدہ انکو اعلیٰ درجہ کے محدثین و محققین ہی سمجھ پاتے ہیں۔ جیسے

ابن مدینی، امام احمد ابن حنبل، امام بخاری، ابوحاتم، دار قطنی۔

تصانیف فن

☆ کتاب العلل لا بن المدینی، م ۲۲٤

☆ علل الحدیث لا بن ابی حاتم، م ۳۲۷

☆ العلل و معرفة الرجال لا حمد بن حنبل، م ۲٤۱

☆ العلل الکبیر و العلل الصغیر للترمذی، م ۲۷۰

☆ علل الواردة فی الاحادیث النبویه للدار قطنی، م ۳۸۵

☆ کتاب العلل للخلال ، (٧٤) م ٣١١

مخالفت ثقات

راوی پر طعن کا سبب ثقات کی مخالفت بھی ہے جسکی سات صورتیں ہیں۔ لہذا سات عنوان اسکے لئے وضع کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

مدرج، مقلوب، المزید فی متصل المسانید، مضطرب، مصحف، شاذ، منکر۔

اجمالا یوں سمجھئے کہ مخالفت ثقات اسناد یا متن میں تبدیلی یا اضافہ کی صورت میں ہوتو مدرج ہے۔ تقدیم وتاخیر میں ہوتو مقلوب ہے۔ معتبر سند میں راوی کا اضافہ ہوتو المزید فی متصل الاسانید ہے۔ اگر راوی میں تبدیلی یا متن میں ایسا اختلاف جو تعارض کا سبب ہو اور کوئی وجہ ترجیح نہ ہو تو مضطرب ہے۔ اگر حروف میں تبدیلی ہوتو مصحف ہے۔ ثقہ اگر اوثق کی مخالفت کرے تو شاذ اور اسکے مقابل محفوظ ہے۔ ضعیف اگر ثقہ کی مخالفت کرے تو منکر اور اسکے مقابل معروف ہے۔

مدرج

تعریف۔ جس حدیث میں غیر کو داخل کر دیا جائے۔

دو قسمیں ہیں:۔

٭ مدرج الاسناد ٭ مدرج المتن

تعریف مدرج الاسناد۔ وہ حدیث جسکی سند کا وسط یا سیاق بدل دیا جائے۔

اسکی متعدد صورتیں ہیں لیکن اجمالی کلام یہ ہے

☆ راوی کو ایک حدیث چند شیوخ سے پہونچی جنہوں نے اس حدیث کو مختلف سندوں سے بیان کیا تھا، پھر اس راوی نے حدیث مذکور کو ان سب سے ایک سند کے ساتھ روایت کر دیا، اور انکی سندوں کا اختلاف بیان نہ کیا۔ جیسے۔

عن بندار عن عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان الثوری عن واصل و منصور والاعمش عن ابی وائل عن عمر وبن شرجبیل عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت: یا رسول الله ! ای الذنب اعظم ؟ قال : ان

تجعل لله ندا وھو خلقك ، قال : قلت : ثم ماذا ؟ قال: ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك ، قال : قلت : ثم ماذا؟ قال :ان تزنی حليلة جارك ۔(۷۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اسکا شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا: میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کردینا کہ وہ تیرے ساتھ مل کر کھائے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا میں مبتلا ہوجانا۔

اس حدیث کی روایت میں واصل، منصور اور اعمش کی سندیں مختلف تھیں، کہ واصل کی سند میں عمرو بن شرحبیل نہ تھے، بلکہ ابووائل ہیں، اور منصور واعمش کی سند میں تھے۔

حضرت سفیان ثوری کے راوی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث مذکور کو سب سے بیک سند روایت کردیا۔

☆ کسی شیخ کے نزدیک متن کا ایک حصہ ایک سند سے مروی تھا اور دوسرا حصہ دوسری سند سے۔ انکے شاگرد نے دونوں حصوں کو ان سے ایک سند کے ساتھ روایت کردیا۔ جیسے۔

حدثنا عثمان نبن ابی شيبة ، اخبرنا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: رأيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حين افتتح الصلوة رفع يديه حيال اذنيه ، قال : ثم أتيتهم فرأيتهم يرفعون ايديهم الی صدورهم فی افتتاح الصلوة وعليهم برانس واكيسه ۔ (۷۶)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ کہتے ہیں: پھر میں ایک دوسرے موقع پر (سردی کے موسم میں) حاضر ہوا تو دیکھا کہ سب حضرات تکبیر تحریمہ میں صرف سینہ تک ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اس وقت وہ ٹوپے اوڑھے تھے اور جبوں میں ملبوس۔

اس حدیث میں یہ جملہ 'ثم أتيتهم فرأيتهم الخ' عاصم کے نزدیک اس سند سے نہیں بلکہ دوسری سند سے ثابت تھا مگر انکے شاگرد 'شریک' نے اسے اول متن کے

ساتھ ملاکر مجموعہ کواس سند کے ساتھ عاصم سے روایت کردیا۔

دوسری سندیوں ہے۔

حدثنا محمد بن سليمان الانبارى ، اخبر نا وكيع عن شريك عن عاصم بن كليب عن علقمة بن وائل عن وائل بن حجر قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الشتاء فرأيت اصحابه يرفعون ايديهم فى ثيا بهم فى الصلوة ـ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موسم سرما میں حاضر ہوا تو میں نے آپکے صحابہ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو کپڑوں کے اندر ہی اٹھاتے ہیں۔

پہلی سند میں عاصم نے اپنے والد کلیب سے روایت کی ہے اورانہوں نے وائل بن حجر سے،۔جبکہ اس دوسری سند میں عاصم کی روایت علقمہ بن وائل سے ہے۔

☆ ایک شیخ کے نزدیک دومتن دومختلف سندوں سے مروی تھے مگر انکے شاگرد نے دونوں کوایک سند سے روایت کردیا۔ جیسے یہ دوحدیثیں امام مالک نے روایت کیں۔

مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لا تبا غضوا و لا تحاسدوا و لا تدا بروا، و كونوا عباد الله اخوانا، ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال ـ(۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، قطع تعلق نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے بنکر آپس میں بھائی چارگی کے ساتھ رہو، کسی مسلمان کو جائزنہیں کہ وہ اپنے بھائی کوتین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔

مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اياكم و الظن، فان الظن اكذب الحديث، ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تبا غضوا ولا تدا بروا، وكونوا عباد الله اخوانا ـ(۷۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بدگمانی سے بچوکہ یہ بڑا جھوٹ ہے، کسی کی پوشیدہ باتیں نہ سنواورکسی کی اندورن خانہ چیزوں میں نہ پڑو، آپس میں ایک دوسرے کونیچا نہ دکھاؤاور باہم حسد نہ رکھو، اپنے درمیان بعض وعنادنہ رکھواور قطع تعلق نہ کرو، اللہ تعالی کے بندے بھائی بھائی بنکر رہو۔

پہلی حدیث حضرت انس سے مروی ہے اور دوسری حضرت ابوہریرہ سے ،امام مالک نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ سندوں سے ذکرکیا۔

پہلی حدیث حضرت انس سے مروی ہے اس میں لفظ ’ولا تنافسوا‘ نہیں اور دوسری حضرت ابوہریرہ سے اوراس میں یہ لفظ ہے۔امام مالک نے دونوں حدیثوں کو علیحدہ علیحدہ سند سے ذکرکیا تھا۔مگر امام مالک کے شاگردسعید بن حکم المعروف بابن ابی مریم، نے دونوں روایتوں کوپہلی سند سے روایت کردیا۔(۷۹)

☆ شیخ نے ایک سند بیان کی اوراس کا متن بیان کرنے سے پہلے کسی ضرورت سے کچھ کلام کیا، شاگرد نے اس کلام کو سند مذکور کا متن خیال کرکے اس سند کے ساتھ شیخ سے روایت کردیا۔

یہ چاروں صورتیں مدرج الاسناد کی ہیں۔

تعریف مدرج المتن۔جس متن حدیث میں غیرحدیث کوداخل کردیا جائے خواہ صحابی کا قول ہو یا بعد کے کسی راوی کا۔ نیز ادراج درمیان میں ہو یااول وآخر میں۔ پھراسکو حدیث رسول کے ساتھ اس طرح مخلوط کردیا جائے کہ دونوں میں امتیاز نہ رہے۔

☆ اول حدیث میں ادراج، جیسے:۔

خطیب بغدادی نے ’ابوقطن‘ اور’شبابہ‘ سے ایک روایت یوں نقل کی ہے۔

عن شعبة عن محمدبن زیاد عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اسبغو ا الوضوء، ویل للأعقاب من النار۔ (۸۰)

حضرت ابوہررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضومیں خوب مبالغہ کرو، ایڑیوں کے لئے دوزخ کی تباہی ہے۔

اس حدیث میں ’ اسبغوا الوضوء‘ حضرت ابو ہریرہ کا فرمان ہے جس کوابو قطن

وغیرہ نے حدیث مرفوع میں مخلوط کرکے پیش کردیا ہے۔

امام شعبہ سے روایت کرنے والے آدم اور محمد بن جعفر ہیں لیکن کسی میں یہ لفظ نہیں۔

آدم سے بطریق شعبہ امام بخاری نے روایت لی ہے انکے الفاظ یہ ہیں:۔

عن آدم بن ابی ایاس ، ثنا شعبة ، ثنا محمد بن زیاد قال سمعت اباھریرة و کان یمر بنا و الناس یتو ضئون من المطھرة فیقول : اسبغوا الوضوء ، فان ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ویل للأعقاب من النار۔ (۸۱)

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ 'اسبغوا الوضوء' حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے۔

اور محمد بن جعفر اور امام وکیع سے بطریق شعبہ امام مسلم نے روایت فرما کر ارشاد فرمایا:۔

وَلیس فِی حَدِیث شعبة أسبغوا الوضُوء ۔(۸۲)

امام شعبہ کی حدیث میں اسبغوا الوضوء کے الفاظ نہیں۔

خیال رہے کہ یہ تفصیل حضرت ابو ہریرہ کی روایت کی بنا پر ہے ورنہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے جو روایت آئی اس میں یہ جملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یوں منسوب ہے۔

کہ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

ویل للأعقاب من النار اسبغوا الوضوء ۔ (۸۳)

خشک ایڑیوں کیلئے جہنم کی ہلاکت ہے، وضو میں مبالغہ کرو۔

اور امام بیہقی نے ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بایں الفاظ مرفوعا روایت لی۔

انما مثل الذی یصلی ولا یرکع ، وینقر فی سجودہ کا لجائع لایأکل الا تمرة او تمر تین فماذا تغنیان عنہ ، فاسبغوا الوضوء ، ویل للأعقاب من النار۔ (۸٤)

جو شخص نماز پڑھے اور رکوع وسجود اطمینان سے نہ کرے اسکی مثال ایسی ہے کہ بھوکے آدمی کو ایک دو کھجور کھانے کو ملیں، تو کیا یہ اسکو کفایت کریں گی، لہذا وضو میں مبالغہ کرو، سوکھی ایڑیوں کے لئے دوزخ کی ہلاکت ہے۔

ان دونوں روایتوں میں وہ لفظ موجود اور خود حضور کی طرف منسوب ہے، لہذا ان سندوں کی رو سے حدیث کو مدرج المتن نہیں کہا جاسکتا۔

بلکہ دوسری روایت میں تو انتساب کو قوی بنانے کے لئے یہ الفاظ بھی ہے ہیں کہ راوی حدیث ابو صالح اشعری نے ابو عبد اللہ اشعری سے پوچھا۔

من حدثت بهم الحديث ، قال : امراء الاجناد ، خالد بن الوليد ، و عمر و بن العاص و شرحبيل بن حسنة و يزيد بن ابى سفيان كل هؤلاء سمعه من رسول الله الله تعالىٰ عليه وسلم۔ (۸۵)

یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ بولے: لشکروں کے امیروں نے یعنی، خالد بن ولید، عمرو بن عاص، شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان نے۔ ان سب حضرات نے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی تھی۔

یہ حضرات خلافت فاروقی میں ملک شام میں فلسطین، اردن، حمص، قنسرین اور دمشق کے امیر تھے۔

درمیان حدیث میں ادراج، جیسے:۔

عن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنه قالت : اول ما بدى به رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الوحى الرويا الصالحة فى النوم فكان لا يرى رويا الا جاء ت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء و كان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه و هو التعبد الليالى ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله و يتزود لذلك ۔ (۸۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا، جو خواب بھی آپ دیکھتے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتی، پھر آپ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ نے غار حراء میں خلوت اختیار فرمائی، چنانچہ آپ وہاں تحنث (یعنی عبادت) میں چند ایام مشغول رہتے جب تک قلب اپنے اہل وعیال کی طرف مائل نہ ہوتا، اتنے ایام کا توشہ ساتھ لے جاتے تھے،

اس حدیث میں "وھو التعبد" درمیان حدیث میں ادراج ہے اور یہ امام ازہری کا قول ہے، کما فی الطیبی۔

☆ اخر حدیث میں ادراج، جیسے:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للعبد المملوک الصالح اجران ، و الذی نفسی بیدی لو لا الجھاد فی سبیل اللہ و الحج و برامی لا احببت ان اموت و انا مملوک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک غلام کو دو اجر ملتے ہیں۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر جہاد حج اور والدہ کی خدمت کا معاملہ نہ ہوتا تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ میں غلامی کی حالت میں ہی دنیا سے جاؤں۔

اس حدیث میں" نفسی بیدی الخ"سے پورا جملہ حضرت ابوہریرہ کا قول ہے جو اخر حدیث میں مدرج ہے،اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح کی تمنا نہیں کر سکتے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ بھی باحیات نہ تھیں جن کی خدمت غلامی سے مانع ہوتی۔

نیز یہ روایت:۔

عن ابی خیثمۃ زھیر بن معاویۃ عن الحسن بن الحر عن القاسم بن مخیمرۃ عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ التشھد فی الصلوۃ فقال : قل التحیات للہ الی آخرہ فاذا قلت ھذا فقد قضیت صلوتک ، ان شئت ان تقوم فقم ، وان شئت ان تقعد فاقعد ۔ (۸۷)

حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ کو نماز میں پڑھا جانے والا تشہد تعلیم فرمایا،تو ارشاد فرمایا: پڑھو التحیات للہ الی آخرہ جب تم نے یہ پڑھ لیا تو نماز مکمل کرلی، چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور چاہو تو بیٹھے رہو۔

اس حدیث میں ''فاذا قلت'' سے آخر تک حضرت ابن مسعود کا قول ہے جو اپنے شاگرد حضرت علقمہ سے آپ نے بیان کیا تھا، حضور کا فرمان نہیں، لہذا ادراج آخر میں ہے۔

حکم۔محدثین وفقہاء متفق ہیں کہ صحابہ کے بعد ادراج ناجائز ہے لیکن تشریح لفظ کیلئے جائز۔

اسی لئے محتاط ومحققین علماء سے بھی ایسا ادراج منقول ہے، بخاری شریف میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔

تصانیف فن

☆ الفصل للوصل المدرج فی النقل للخطیب م ٤٦٣ ھ

☆ تقریب المنهج بترتیب المدرج لابن حجر م ٨٥٢ ھ

مقلوب

تعریف:- وہ حدیث جس میں تقدیم وتاخیر کے ذریعہ تبدیلی کردی جائے۔

وہ قسمیں ہیں:۔

✸ مقلوب السند ✸ مقلوب المتن

مقلوب السند:- راوی اوراس کی ولدیت میں تقدیم وتاخیر سے ہوتا ہے۔ یا راوی مشہور کی جگہ دوسرے کا نام لے دیا جاتا ہے جیسے۔ کعب بن مرۃ کو مرۃ بن کعب، روایت کردینا، یا سالم بن عبداللہ کی جگہ نافع کا ذکر کردینا۔

مقلوب المتن:- الفاظ حدیث کی تقدیم وتاخیر کے ذریعہ تبدیلی کردینا۔ مثال جیسے:۔

عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله الی ان قال ، و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم يمينه ما تنفق شماله الحديث ۔ (٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سات لوگ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں رہیں گے، انہیں میں وہ شخص بھی ہے جو پوشیدہ طور پر صدقہ دیا کرتا ہے اس طرح کی بائیں ہاتھ سے دیتا ہے تو داہنے کو خبر نہیں ہوتی۔

اس حدیث کے جملہ " حتی لا تعلم الخ "میں قلب واقع ہوا کیونکہ معروف ومعتاد یہ ہی ہے کہ خرچ داہنے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ اور صحیح معروف وہ ہے جس کو امام مالک اور امام

بخاری نے روایت کیا۔

و رجل تصدق بصدقة فاخفا ها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه ۔(۸۹)
وہ شخص جو صدقہ اس طرح چھپا کر دیتا ہے کہ داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے تو بائیں کو خبر نہیں ہوتی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا، یہ قلب ناقلین سے واقع ہوا امام مسلم سے نہیں، اس پر دلیل یہ ہے کہ امام مالک سے فورا بعد جو حدیث ذکر کی اس کو اسی حدیث کے مثل قرار دیا ہے، اور امام مالک کی روایت میں وہی ترتیب ہے جو بخاری سے گزری حتی کہ الفاظ بھی بعینہ وہی ہیں۔

کبھی مقلوب المتن کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک سند دوسری حدیث کے ساتھ اور دوسری سند پہلی حدیث کے ساتھ ضم کردی جاتی ہے، جیسے بغداد میں امام بخاری کا امتحان لینے کیلئے بعض لوگوں نے سو سے زائد احادیث میں ایسا ہی کیا تھا۔

قلب متعدد وجوہ سے ہوتا ہے:۔

☆ اپنا علمی تفوق ظاہر کرنا۔

☆ کسی دوسرے کا امتحان لینا۔

☆ خطا وسہو کی بنا پر۔

حکم:۔پہلی صورت میں ناجائز ہے۔ دوسری صورت میں اسی وقت جائز جبکہ اسی مجلس میں حقیقت واضح کردی جائے۔البتہ تیسری صورت والا معذور ہے۔ ہاں بکثرت ہو تو ضبط مجروح ہوگا اور روایت ضعیف قرار پائے گی۔

تصنیف فن

☆ رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء و الا لقاب للخطیب ۔م ۴۶۳ھ
قلب سند میں یہ کتاب خصوصیت کی حامل ہے۔

المزید فی متصل الاسانید

تعریف:- جس حدیث کی سند بظاہر متصل ہو لیکن سند میں کسی راوی کا اضافہ کردیا جائے۔

مثال:- عن عبد الله بن المبارك قال : حدثنا سفيان عن عبد الرحمن بن يزيد ، حدثني بسر بن عبيد الله قال: قال سمعت ابا ادريس قال : سمعت واثلة بن الاسقع يقول : سمعت ابا مرثد الغنوى يقول سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول :لا تجلسوا عن القبو ر ولا تصلوا اليها ـ (٩٠)

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

اس حدیث کی سند میں دو راویوں کی زیادتی ہے۔

✸سفیان　　✸ابوادریس

یہ زیادتی محض وہم کی بنیاد پر ہے۔

☆ سفیان کی زیادتی امام عبداللہ بن مبارک سے نقل کرنے والے رواۃ کے وہم کی بنا پر ہے۔ کیونکہ ثقہ حضرات نے ابن مبارک کے بعد براہ راست عبدالرحمٰن بن یزید کی روایت نقل کی۔(۹۱)

اور بعض راویوں نے تو ''عن'' کے بجائے صریح ''اخبر'' استعمال کیا ہے۔

☆ ابوادریس کا اضافہ خود ابن مبارک کا ہے، اس لئے کہ ان کے استاذ عبدالرحمٰن سے روایت کرنے والے ثقات کی ایک جماعت نے ابوادریس کا ذکر نہیں کیا اور بعض نے تو تصریح کردی ہے کہ ''بسر'' نے براہ راست 'واثلہ'' سے سنا ہے۔(۹۲)

حکم:- وہم کی بنا پر مردود ہوتی ہے، ہاں زیادتی کرنے والا اپنے مقابل سے فائق ہو تو پھر راجح و مقبول ہے۔ اور دوسری منقطع، لیکن یہ انقطاع خفی ہوتا جس سے حدیث مرسل خفی ہو جاتی ہے۔

تصنیف فن

☆ تمیز المزید فی متصل الاسانید للخطیب ، م٤٦٣

یہ اس فن کی اہم کتاب ہے۔

مضطرب

تعریف:- وہ حدیث جس کے تمام راوی ثقہ اور ہم پلہ ہوں لیکن مختلف صورتوں کے ساتھ مروی ہو۔ کبھی ایک راوی سے ہی اختلاف منقول ہوتا ہے کہ انہوں نے روایت متعدد مواقع پر کی، اور کبھی راوی چند ہونے کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ اختلاف ایسا شدید ہو کہ ان کے درمیان تطبیق وتوفیق ممکن نہ ہو۔ پھر یہ بھی ضروری کہ تمام روایات قوت ومرتبہ میں مساوی وبرابر ہوں کہ ترجیح بھی ناممکن ہو، اگر ترجیح یا توفیق ممکن ہوئی تو اضطراب متحقق نہیں ہوگا۔

اضطراب کی دو قسمیں ہیں:۔

اضطراب فی السند اضطراب فی المتن

مثال قسم اول:- یہ قسم ہی زیادہ وقوع پذیر ہے۔ جیسے:۔

حدثنا مسدد ، حدثنا بشر بن المفضل ، حدثنا اسماعیل ابن امیه حدثنی ابو عمر و بن محمد بن حریث انه سمع جده حریثا یحدث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا ، فان لم یجد فلینصب عصا ، فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مرا مامه ۔ (۹۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اپنے سامنے سترہ قائم کرے، اگر کوئی چیز نہ ملے تو اپنا عصا ہی نصب کرے، اور عصا بھی نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے کہ اس کے سامنے سے گزرنے میں پھر کوئی حرج نہ ہوگا۔

اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے بشر بن مفضل اور روح بن قاسم نے بسند مذکور روایت کیا، ان دونوں حضرات کی روایت میں ابو عمرو کے بعد راوی ان کے جد ''حریث'' ہیں

اوران کے والد کا نام محمد ہے۔

اور حضرت امام سفیان ثوری کی روایت ''اسماعیل بن امیہ'' سے اس طرح ہے۔

عن ابی عمر و بن حریث عن ابیه عن ابی هریرة۔

اس سند میں ابوعمرو، کے بعد راوی اگر چہ حریث ہیں مگر ان کو ابوعمرو کا والد قرار دیا ہے۔

اور حمید بن اسود کی روایت اسماعیل بن امیہ سے طرح ہے:۔

عن ابی عمروبن محمد بن حریث بن سلیم عن ابیه عن ابی هریرة ۔

اس میں ابوعمرو کے بعد راوی ان کے والد ''محمد'' ہیں اور ''حریث'' کے والد کا نام ''سلیم'' ذکر کیا ہے۔

اور وہیب وعبدالوارث کی روایت اسماعیل بن امیہ سے یوں ہے۔

عن ابی عمرو بن حریث عن جده۔

اس میں ابوعمر کے بعد راوی ان کے جد حریث ہیں مگر والد کا نام بھی حریث بتایا ہے۔

اور ابن جریج کی روایت اسمعیل بن امیہ سے اس طرح ہے:۔

عن ابی عمرو عن حریث بن عمار عن ابی هریرة۔

اس میں ابوعمرو کے بعد اگر چہ حریث ہیں مگر ان کے والد کا نام عمار بیان کیا گیا ہے۔

اس سند میں اس طرح کے اور بھی اضطراب ہیں۔(۹۴)

مثال قسم ثانی، جیسے:۔

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن الطفیل عن شریك عن ابی حمزة عن عامر عن فاطمة بنت قیس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ان فی المال حقا سوی الزکوة ۔ (۹۵)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی ایک حق ہے۔

دوسری روایت اس طرح ہے:۔

حدثنا علی بن محمد، ثنا یحیی بن آدم عن شریك عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة بن قیس انها سمعته تعنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

يقول: ليس في المال حق سوى الزكوة۔ (٩٦)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مال میں زکوۃ کے علاوہ اور کوئی حق نہیں۔

پہلی حدیث میں زکوۃ کے علاوہ مال میں کچھ اور حقوق بھی فرمائے تھے اور اس میں نفی ہے۔ لہذا یہ متن میں اضطراب ہوا۔

حکم:- اضطراب چونکہ راوی کے ضبط کی کمزوری کو بتاتا ہے۔ لہذا ایسی احادیث ضعیف قرار پاتی ہیں۔ اور اس کا مرتبہ مقلوب کے بعد ہے۔

تصنیف فن

☆ المقترب في بيان المضطرب لا بن حجر ، اس فن کی نادر کتاب ہے۔

مصحف

تعریف:- وہ حدیث جس کے کسی کلمہ کو ثقہ روایت کی روایت کے خلاف نقل کیا جائے۔ یہ اختلاف خواہ لفظی ہو یا معنوی۔ اس میں تین قسمیں جاری ہوتی ہیں۔

☆ باعتبار منشاء و باعث

☆ باعتبار محل

☆ باعتبار لفظ و معنی

اول کی دو قسمیں ہیں:۔

✷ مصحف البصر ✷ مصحف السمع

مصحف البصر:- وہ حدیث جس میں رسم الخط کے نقص یا نقطوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے اشتباہ ہو جائے۔ جیسے:۔

عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال۔ قال رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه وسلم : من صام رمضان و اتبعه ستا من شوال خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه ۔ (۹۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

اس حدیث کو بعض نے "ستا" کی جگہ "شیئا" سمجھا۔

مصحف السمع :- وہ حدیث جس کو راوی اپنی سماعت کی کمزوری یا متکلم سے دوسری کے سبب کچھ کا کچھ سمجھ لیتا ہے۔

جیسے عاصم الاحوال کو بعض نے عاصم الاحدب سمجھ کر روایت کر دیا۔

مصحف باعتبار محل کی بھی دو قسمیں ہیں:۔

✸ مصحف السند ✸ مصحف المتن

مصحف السند :- جس حدیث کی سند مین تصحیف ہو۔ جیسے:۔

عن شيبة عن العوام بن مراجم عن ابی عثمان النهدی عن عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لتودن الحقوق الی اهلها ۔ (۹۸)

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں حق والوں کے حقوق ضرور ادا کرنا ہوں گے۔

اس حدیث کی سند میں عوام بن مراجم کو یحیی بن معین نے مزاحم پڑھا جو اسی زمانہ میں رد کر دیا گیا تھا۔ (۹۹)

مصحف المتن :- وہ حدیث جس کے متن میں تصحیف واقع ہو، جیسے،

عن زيد بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجر فی المسجد ۔ (۱۰۰)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد مین چٹائی سے آڑ کی۔

اس حدیث کو ابن لہیعہ نے کتاب موسیٰ بن عقبہ سے نقل کر کے، احتجم فی المسجد ، کردیا، یعنی آپ نے مسجد میں فصد کھلوائی۔

یہ متن میں تصحیف ہوئی، وجہ یہ تھی کہ ابن لہیعہ نے شیخ سے سنے بغیر محض کتاب سے یہ حدیث نقل کی جس کی وجہ سے یہ غلطی واقع ہوئی۔(۱۰۱)

اور جیسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث:۔

رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں 'غندر' سے یہ تحریف واقع ہوئی کہ انہوں نے لفظ 'اُبی' کو مضاف مضاف الیہ کر کے روایت کردیا حالانکہ یہ لفظ 'اُبی' ہے اور اس سے مراد 'اُبی بن کعب' ہیں انہیں کا یہ واقعہ ہے جو حدیث میں ذکر ہوا۔ اور تحریف کی صورت میں تو یہ واقعہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا قرار پائیگا اور یہ درست نہیں، کیونکہ وہ تو جنگ احزاب سے بیشتر جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔(۱۰۲)

☆ لفظ و معنی کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں:۔

✸ مصحف اللفظ ✸ مصحف المعنی

مصحف اللفظ:۔ وہ حدیث جس کے لفظ میں تصحیف ہو، اکثر یہی صورت پیش آتی ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:۔

✸ مصحف الشکل ✸ مصحف النقط

مصحف الشکل:۔ وہ حدیث جس کے خط کی صورت تو باقی رہے لیکن حروف کی حرکت بدل جائے۔ جیسے:۔

حضرت عرفجہ کی حدیث میں 'یوم کُلاب' کو 'یوم کِلاب' بتانا۔

بعض نے اس کو محرف کا نام دیا ہے۔(۱۰۳)

مصحف النقط:۔ جس کے خط کی صورت تو باقی رہے لیکن نقطوں میں تبدیلی ہو جائے۔ جیسے گزشتہ مثال۔

مراجم کو مزاحم پڑھنا۔

مصحف المعنی:-وہ حدیث جس کے معنی کو اصلی معنی مراد سے پھیر دینا جیسے:۔

ابوموسی عنزی کا بیان ہے کہ ہماری قوم کو بڑا اشرف حاصل ہے کہ حضور نے ہمارے قبیلہ عنزہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ حالانکہ حدیث میں عنزہ سے مراد نیزہ تھا، اور یہ اپنے قبیلہ کو سمجھے۔ تفصیل تدوین حدیث کے عنوان میں گزری۔

حکم:-اگر کسی راوی سے اتفاقاً یہ عمل سرزد ہو جائے تو ضبط متاثر نہیں ہوتا کہ تھوڑی بہت غلطی سے تو شاذ و نادر ہی کوئی بچتا ہے۔ اگر بکثرت ہو تو عیب ہے اور ضبط مجروح۔ اکثر و بیشتر تصحیف کا سبب یہ ہوتا تھا کہ راوی استاذ و شیخ کے بجائے کتب وصحائف سے حدیث حاصل کرتا تھا جس کے متعلق ایک زمانہ تک یہ نظریہ رہا کہ اس طرح تحصیل حدیث منع ہے، لیکن جب مدون ہو گیا اور محض زبانی یادداشت پر تکیہ نہ رہا تو وہ ممانعت بھی نہ رہی۔

مشہور تصانیف فن

☆ التصحیف للدار قطنی م ۳۸۵ھ
☆ اصلاح خطاء المحدثین للخطابی م ۳۲۸ھ
☆ تصحیفات المحدثین للعسکری م ۳۸۲ھ

شاذ و محفوظ

تعریف:- وہ حدیث جسے کوئی مقبول عادل راوی ایسے راوی کے خلاف روایت کرے جو مرتبہ میں اس سے فائق ہے۔

اس کے مقابل کو محفوظ کہتے ہیں:۔

شاذ کی دو قسمیں ہیں:۔

✸ شاذ السند ✸ شاذ المتن

شاذ السند:-وہ حدیث جس کی سند میں شذوذ ہو۔ جیسے:۔

عن سفیان بن عیینة عن عمر و بن دینار عن عوسجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رجلا توفی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و

لم یدع و ارثا الا مولی هو اعتقه ۔(۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنے آقا کے سوا جس نے اسے آزاد کیا تھا کسی دوسرے کو وارث نہ چھوڑا۔

یہ حدیث متصل ہے، سفیان کی طرح ابن جریج نے بھی اسے موصولا روایت کیا ہے۔ لیکن حماد بن زید نے مرسلا روایت کیا۔ یعنی حضرت ابن عباس کو واسطہ نہیں بنایا۔

چونکہ دونوں طرح کی روایتوں یعنی موصول و مرسل کے راوی ثقہ ہیں، لیکن حماد بن زید، کے مقابلہ میں سفیان کی روایت کو متعدد ثقہ حضرات نے ذکر کیا ہے، لہذا موصول راجح اور مرسل مرجوح قرار دی گئی اور مذکورہ سند محفوظ اور اس کے مقابل شاذ ہوئی۔

شاذ المتن:۔ وہ حدیث جس کے متن میں شذوذ ہو۔ جیسے:۔

عن عبد الواحد بن زیاد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلی احدکم الفجر فلیضطجع عن یمینه۔ (۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز فجر پڑھ لو تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ۔

یہ حدیث قولی ہے۔ لیکن دوسرے ثقہ حضرات نے اس حدیث کو حضور کے فعل کے طور پر ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں، عبدالواحد نے حدیث قولی روایت کرکے متعدد ثقہ رواۃ کی مخالفت کی ہے۔ اور یہ اپنی اس روایت میں تنہا ہیں۔ لہذا ان کی روایت ''شاذ'' اور دوسرے حضرات کی ''محفوظ'' ہے۔

منکر و معروف

تعریف منکر:۔ وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور معتمد رواۃ کی حدیث کے خلاف روایت کرے۔

اس کے مقابل کو معروف کہتے ہیں:۔

مثال:-ابن ابی حاتم کی روایت بطریق حبیّب بن حبیب:۔

عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : من اقام الصلوۃ و آتی الزکوۃ و حج البیت و صام و قری الضیف دخل الجنۃ ۔ (١٠٦)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز پڑھی ،زکوۃ دی ،حج بیت اللہ کیا ، رمضان کے روزے رکھےاور مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

ابو حاتم کا کہنا ہے کہ یہ روایت منکر ہے، کیونکہ ثقہ روات نے اس حدیث کو موقوفا روایت کیا یعنی حضرت ابن عباس کا قول بتایا ہے، لہذا اس مخالفت کی بنیاد پر ابو اسحاق کی یہ روایت منکر قرار پائی۔ اور باقی دوسرے ثقہ راویوں کی معروف۔(۱۰۷)

انتباہ:-بعض حضرات نے ''شاذ و منکر' میں مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور شاذ کی تعریف یہ کی۔

اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو ثقہ نے روایت کیا اور اس روایت مین منفرد ہو، اور اس کے لئے کوئی اصل موید پائی جائے۔ یہ تعریف ثقہ کے فرد صحیح پر صادق آتی ہے۔ اور اول تعریف صادق نہیں۔ اور بعض نے ''شاذ'' میں نہ راوی کے ثقہ ہونے کا اعتبار کیا اور نہ مخالفت کا۔

ایسے ہی منکر کو صورت مذکورہ کے ساتھ خاص نہیں کیا یہ لوگ فسق اور فرط غفلت اور کثرت غلط کے ساتھ مطعون کی حدیث کو منکر کہتے ہیں۔ یہ اپنی اپنی اصطلاح ہے۔

و للناس فیما یعشوقون مذاھب ۔ (١٠٨)

منکر کی بایں معنی تعریف اور قدرے تفصیل متروک کے بعد اس سے قبل ذکر کی جا چکی ہے۔

ابن صلاح نے منکر مقابل معروف کو مقسم قرار دیکر شاذ اور منکر کو اس کی قسمیں بتایا ہے۔

حکم:-شاذ کے راوی ثقہ نہیں تو یہ مردود ہے ورنہ مرجوح ہوگی اور منکر مردود ہے۔

البتہ محفوظ و معروف راجح اور مقبول ہوتی ہے۔

زیادتی ثقات

تعریف: - زیادتی ثقات سے مراد راویوں کی جانب سے احادیث میں منقول وہ زائد کلمات ہیں جو دوسروں سے منقول نہ ہوں۔

زیادتی ثقات دراصل مخالفت ثقات کا ایک پہلو ہے اور گزشتہ اوراق میں ذکر کردہ اقسام دراصل اسی اصل کے جزئیات ہیں جیسا کہ مذکورہ تفصیلات سے ظاہر ہے۔لیکن ان کے عناوین مستقل تھے لہذا ان کو علیٰحدہ ذکر کردیا گیا۔

اب زیادتی ثقات کو علیٰحدہ ایک مستقل علم وفن اور باب قرار دیکر اس سے بحث مقصود ہے۔زیادتی متن میں بھی ہوتی اور سند میں بھی۔

متن میں زیادتی کی تین قسمیں ہیں:۔

✸ زیادتی منافی ✸ زیادتی غیر منافی ✸ زیادتی منافی از بعض وجوہ

زیادتی منافی: - ایسی زیادتی جو دوسرے ثقات یا اوثق کی روایت کے منافی ومعارض ہو۔

مثال جیسے:۔

عن عقبۃبن عامر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوم عرفۃ و یوم النحر و ایام التشریق عیدنا اھل الاسلام و ھی ایام اکل و شرب ۔ (۱۰۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ ۹ ذوالحجہ اور یوم نحر ۱۰/ ذوالحجہ اور ایام تشریق ۱۱/۱۲/۱۳/ ذوالحجہ ہم مسلمانوں کی عید کے ایام ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس حدیث میں ’’یوم عرفۃ‘‘ کی زیادتی ہے اور یہ زیادتی صرف موسی بن علی سے منقول ہے باقی طرق میں منقول نہیں۔اور یہ دیگر روایات کے منافی بھی ہے کہ دوسری روایتوں میں تو ۹/ ذوالحجہ کے روزہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس میں ممانعت۔

حکم: - یہ مثل شاذ ہے:۔

زیادتی غیر منافی: - ایسی زیادتی جو معارض ومنافی نہ ہو۔

مثال: - عن الاعمش عن ابی رزین و ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم لیغسله سبع مرار۔ (۱۱۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈالے تو اسکو سات مرتبہ دھولو۔

امام اعمش تک تمام راوی اس متن پر متفق ہیں لیکن آپ کے بعد آپ کے تلامذہ میں علی بن مسہر نے " فَلْیُرِقْه "کا اضافہ کردیا۔

یعنی برتن دھونے سے پہلے پانی کو بہادے۔

امام مسلم فرماتے ہیں:۔

حدثنی محمد بن الصباح قال : نا اسماعیل بن زکریا عن الاعمش بهذا الاسناد مثله و لم یذکر ، فلیرقه ۔(۱۱۱)

حکم:۔ یہ زیادتی ثقہ کی ہے اور اصل روایت کے منافی نہیں، لہذا ثقہ کی مستقل روایت کے حکم میں مقبول ہوگی۔

زیادتی منافی از بعض وجوہ:۔ وہ زیادتی جو بعض وجوہ سے منافی ہو اور بعض اعتبار سے نہیں۔

مثال: جیسے:۔

عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلنا علی الناس بثلث (الی ان قال) و جعلت لنا الارض کلها مسجدا و جعلت تربتها لنا طهورا ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں لوگوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ، (آخر میں فرمایا) اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنادی گئی، اور اس کی مٹی پاکی حاصل کرنے یعنی تیمّم کا ذریعہ بنادی گئی۔

اس حدیث میں ' و تربتها " کا لفظ صرف ابو مالک اشجعی سے مروی ہے اور کسی نے نہیں، دوسری روایتوں کے الفاظ یہ ہیں۔

و جعلت لنا الارض مسجد او طهورا ۔

اس زیادتی کے ذریعہ کبھی عام کی تخصیص اور کبھی مطلق کی تقیید ہوتی ہے۔امام نووی فرماتے ہیں:۔

امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس زیادتی کو معتبر قرار دیتے ہوئے لفظ مٹی سے تیمّم جائز قرار دیا اور جن احادیث میں مطلق ارض کا ذکر ہے ان کو اسی پر محمول فرمایا۔ بر خلاف امام اعظم و امام مالک رضی اللہ تعالی عنہما کہ آپ نے جمیع اجزائے زمین سے تیمّم کو جائز فرمایا ہے۔لہذ مطلق اپنے اطلاق پر رہے گا اور مقید اپنی تقیید پر۔

سند میں زیادتی:۔سند میں زیادتی کی متعدد صورتیں ہیں جن کی تفصیل مستقل عناوین کے ساتھ گزر چکی۔

جیسے۔المزید فی متصل الاسانید۔

زیادتی ثقہ کے تحت خاص طور پر حدیث کے وصل و ارسال،اور وقف و رفع کا تعارض زیر بحث آتا ہے۔

جہالت راوی

عدالت میں طعن کے وجوہ پانچ شمار کئے گئے تھے،ان میں سے کذب اور اتہام کذب کا بیان موضوع اور متروک کے عنوان سے کیا جا چکا۔اور فسق راوی کا ذکر منکر کے ضمن میں گزرا اب جہالت راوی کا بیان ہے۔

جہالت راوی سے مراد یہ ہے کہ راوی کی عدالت ظاہری اور باطنی معلوم نہ ہو ایسے راوی کو ''مجہول الحال'' کہتے ہیں اور اس کی حدیث کو ''مبہم''۔

جیسے کہتے ہیں:۔

حدثنی رجل۔ یا حدثنی شیخ۔

ایسے راوی کی حدیث مقبول نہیں۔ہاں اگر حدیث مبہم بلفظ تعدیل وارد ہو،جیسے حدثنی ثقہ،یا'اخبرنی عدل'تو اس میں اختلاف ہے۔اصح یہ ہے کہ مقبول نہیں۔کیونکہ جائز ہے کہ کہنے والے کے اعتقاد میں عدل ہو اور نفس الامر میں نہ ہو۔اور اگر کوئی امام حاذق یہ الفاظ فرمائے تو مقبول ہے۔اور اگر راوی کی عدالت ظاہری معلوم ہے اور باطنی کی تحقیق نہیں اس کو مستور کہتے

ہیں اور اگر راوی سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہے تو اسکو مجہول العین کہتے ہیں، ان دونوں کی روایت محققین کے نزدیک قابل احتجاج ہے۔

امام نووی قدس سرہ القوی منہاج میں فرماتے ہیں:۔

المجهول اقسام ، مجهول العدالة ظاهرا و باطنا ، و مجهولها باطنا مع وجود ها ظاهر ا و هو المستور ، ومجهول العين ـ فاما الاول فالجمهور على انه لا يحتج به ،اما الآخران فاحتج بهما كثيرون من المحققين ـ (۱۱۲)

اس کی بعض تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

راوی کبھی کثرت صفات والقاب کی وجہ سے، کبھی قلت روایت کی وجہ سے اور کبھی نام کی عدم صراحت کی وجہ سے مجہول ہوتا ہے۔

کثرت صفات:۔ جن الفاظ وکلمات سے راوی کو ذکر کیا جاتا ہے ان کی کثرت خواہ وہ حقیقی نام وکنیت ہو، یا لقب ووصف ، یا نسب و پیشہ۔ راوی ان میں سے کسی ایک سے معروف ہوتا ہے اور ذکر کرنے والا کسی خاص مقصد کے تحت غیر مشہور نام ووصف استعمال کرتا ہے۔ لہذا یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ پوری ایک جماعت کے نام ہیں حالانکہ ان سب کا مصداق ایک ہی آدمی ہوتا ہے۔

مثال:۔ محمد بن سائب بن بشر کلبی۔ بعض نے دادا کی طرف منسوب کر کے محمد بن بشر، ذکر کیا۔ بعض نے ان کا نام ''حماد'' لکھا۔ کنیتوں میں کسی نے ابونصر بیان کی۔ کسی نے ''ابوسعید'' اور کسی نے ابو ہشام۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ متعدد اشخاص کے نام ہیں حالانکہ صرف ایک شخص ہیں۔

قلت روایت:۔ راوی سے نقل روایت کا سلسلہ نہایت محدود ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک ہی شخص ان سے روایت کرتا ہے۔ اس وجہ سے راوی مجہول سمجھا جاتا ہے۔

مثال:۔ ابوالعشر اء دارمی۔ یہ تابعین میں سے ہیں، ان سے صرف ''حماد بن ابی سلمہ'' نے روایت کی ہے۔

نام کی عدم صراحت:۔ حدیث کے راوی کا نام نہ لینا، خواہ اختصار کے پیش نظر ہو خواہ کوئی

دوسرا سبب۔

مثال:۔راوی یوں کہے:۔

اخبرنی فلان ، اخبرنی شیخ ، اخبرنی رجل۔

امام اعظم کے نزدیک مجہول کے احکام

مجہول العین:۔ یہ کوئی جرح نہیں ،اس کی حدیث جب غیر مقبول ہوگی جبکہ سلف نے اسے مردود قرار دیا ہو، یا یہ کہ اس کا ظہور عہد تابعین کے بعد ہو۔ اگر قرون ثلثہ میں ہوتو مطلقا مقبول ہے۔ مجہول الاسم کا بھی یہ ہی حکم ہے۔اور مجہول الحال راوی مقبول ہے۔

بدعت

راوی کی عدالت میں طعن کا سبب بدعت بھی ہے۔

بدعت سے مراد اہل سنت و جماعت کے خلاف کسی چیز کا اعتقاد رکھنا بشرطیکہ یہ اعتقاد کسی تاویل پر مبنی ہو۔

ایسے بدعتی کی حدیث جمہور کے نزدیک مقبول نہیں۔اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ موصوف بالصدق ہو۔اور بعض نے فرمایا کہ اگر وہ بدعتی ضروریات دین میں سے کسی ضروری چیز کا منکر ہے تو اس کی حدیث مردود ہے ورنہ مقبول بشرطیکہ ضبط، ورع ،تقوی ،احتیاط اور صیانت کے ساتھ متصف ہو۔

لیکن مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی جانب دعوت دیتا اور اس کی ترویج کرتا ہے تو اس کی حدیث مقبول نہیں ورنہ مقبول کی جائے گی ۔ بالجملہ اہل بدعت سے اخذ حدیث میں ائمہ مختلف ہیں اور احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کی ترویج کے واسطے احادیث گڑھتے اور بعد توبہ اعتراف کرتے تھے۔(۱۱۳)

سوءحفظ

راوی کے ضبط میں طعن کے وجوہ بھی پانچ شمار کئے گئے تھے، ان میں سے فرط غفلت

اور کثرت غلط کو منکر کے تحت ذکر کیا گیا تھا، اور کثرت وہم حدیث معلل کے ضمن میں بیان ہوا، اور مخالفت ثقات کو مدرج وغیرہا سات اقسام میں شمار کیا، اب فقط سوء حفظ کا ذکر باقی ہے، اس کے سلسلہ میں اجمالی کلام یہ ہے۔

✸لازم ✸طاری

لازم:- وہ ہے جو تمام احوال میں پایا جائے، ایسے راوی کی حدیث معتبر نہیں۔

طاری:- وہ ہے جو پہلے نہ تھا کسی سبب سے حادث ہو گیا، جیسے پیرانہ سالی، یا ذہاب بصارت، یا فقدان کتب، ایسے راوی کو مختلط کہتے ہیں۔ اس کی اختلاط سے پہلے کی احادیث قبول کی جائیں گی بشرطیکہ اختلاط سے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہوں۔ اور اگر ممتاز نہیں تو توقف کیا جائیگا۔ اور اگر مشتبہ ہیں تب بھی ان کا حکم توقف ہے۔ اگر ان کے واسطے متابعات وشواہد دستیاب ہو گئے تو مقبول ہو جائیں گی۔ (۱۱۴)

ضروری وضاحت

تعدد طرق سے حدیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس اصول کے تحت حسن لذاتہ کو صحیح لغیرہ کا درجہ ملتا ہے۔ راوی کا ضعف سوء حفظ، یا جہالت کی وجہ سے ہو تو حدیث حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ متروک ومنکر احادیث اسی جیسے رواۃ کے تعدد طرق سے مروی ہوں تو مستور اور سوء حفظ کے حامل کی روایت کے درجہ میں شمار ہوتی ہے۔ اب اگر مزید تائید میں کوئی ایسی ضعیف حدیث مل جائے جس کے ضعف کو گوارہ کیا جا سکتا ہے تو پورا مجموعہ حسن لغیرہ کی منزل میں آ جائے گا۔

اعتبار

تعریف:- کسی حدیث کی حیثیت جاننے کے لئے دوسری احادیث پر غور کرنا یعنی یہ جاننا کہ کسی دوسرے نے اس حدیث کو روایت کیا ہے یا نہیں اگر روایت کیا ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے، دونوں میں موافقت ہے یا مخالفت، اگر موافقت ہے تو لفظی ہے یا معنوی، نیز دونوں کی روایت ایک صحابی سے ہے یا دو سے۔ اگر مخالفت ہے تو دونوں کے راویوں میں باہم کیا نسبت ہے کہ کسی ایک کو ترجیح ہو۔ اگر تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ اس حدیث کو کسی دوسرے نے

روایت نہیں کیا تو وہ فرد وغریب ہے۔

ہاں کسی دوسرے نے موافقت کے ساتھ روایت کیا ہے تو حسب تفصیل دوسری حدیث کو متابع اور شاہد کہتے ہیں ۔اور مخالفت کیساتھ روایت کیا تو وہ تمام تفصیلات آپ شاذ و منکر وغیرہا کے بیان میں پڑھ چکے ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ متابعت سے تائید وتقویت حاصل ہوتی ہے یہ ضروری نہیں کہ متابعت کرنے والا راوی اصل راوی کے مرتبہ میں مساوی ہو بلکہ کم مرتبہ کی متابعت بھی معتبر ہے۔

متابع وشاہد

تعریف متابع:۔ اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کو ایک ہی صحابی سے لفظ و معنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

تعریف شاہد:۔ اکثر کے نزدیک وہ حدیث جس کو چند صحابہ سے لفظ و معنی یا صرف معنی کی موافقت سے ذکر کیا جائے۔

بعض حضرات موافقت فی اللفظ کو متابع اور موافق فی المعنی کو شاہد کہتے ہیں۔خواہ ایک صحابی سے مروی ہو یا دو سے۔اور کبھی متابع وشاہد ایک معنی میں بولے جاتے ہیں۔

جرح وتعدیل

جرح وتعدیل سے متعلق آپ پڑھ چکے کہ تعدیل راوی کی عدالت وضبط کے تحقیق کو کہتے ہیں اور جرح سے مراد وہ امور ہیں جو ان دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔جن کی تفصیلی تعداد تیرہ بیان کی جاتی ہے۔

عدالت پر اثر انداز:۔

✸ کذب ✸اتہام کذب ✸ فسق ☆ بدعت ✸جہالت

ضبط پر اثر انداز:۔

✸زیادۃ غلط ✸سوء حفظ ✸فرط غفلت ✸زیادت وہم

✸مخالفت ثقات ✸شہرت تساہل ✸شہرت قبول تلقین ✸نسیان

جرح وتعدیل وہی معتبر ہے جو ائمہ فن سے بغیر کسی تعصب یا بے جا حمایت کے ساتھ منقول ہو، البتہ تعدیل مبہم کا اعتبار ہوگا کہ وجوہ عدالت بیان کئے بغیر ثقہ وغیرہ کہنا، کیونکہ وجوہ عدالت کثیر ہیں جن کا احاطہ ایک وقت میں ممکن نہیں۔

البتہ جرح مبہم غیر مفسر معتبر نہیں، کہ اسباب جرح اتنے زائد نہیں کہ ان کے شمار میں دشواری ہو۔ نیز اسباب جرح میں اختلاف ہے، ہوسکتا ہے ایک سبب کسی کے نزدیک معتبر ہو اور دوسروں کے یہاں نہ ہو۔

لہذا ابن صلاح نے تصریح کی کہ فقہ واصول میں یہ ہی طے ہے، اور خطیب نے ائمہ نقاد کا یہ ہی مذہب بتایا اور اسی پر عمل ہے۔ (۱۱۵)

خیال رہے کہ جن علماء وفقہاء کو امت نے مقتدا بنالیا ان پر کسی کی تنقید وجرح منقول نہیں۔ (۱۱۶)

الفاظ جرح اور ان کے مراتب

ادنی سے اعلیٰ کی طرف

۱۔ جو نرمی، تساہل اور لا پرواہی پر دلالت کریں۔ جیسے:۔

✸لین الحدیث ✸فیہ مقال ✸وغیرہا

۲۔ جو عدم احتجاج یا اس کے مثل مفہوم پر دال ہوں۔ جیسے:۔

✸فلاں لایحتج ✸ضعیف ✸لہ مناکیر ✸وغیرہا۔

۳۔ عدم کتابت یا اس کے مثل کی تصریح۔ جیسے:۔

✸فلان لا یکتب حدیثہ ✸لاتحل الروایۃ عنہ ✸ضعیف جدا

✸واہ بمرۃ ✸ردحدیثہ ✸طرحوا حدیثہ

وغیرہا۔

۴۔ وہ الفاظ جو اتہام کذب پر دال ہوں۔ جیسے:۔

✸فلان متہم الکذب ✸متہم بالوضع ✸یسرق الحدیث
✸ساقط ✸متروک ✸لیس ثقۃ
☆ذاہب الحدیث وغیرہا۔

۵۔ وہ الفاظ جوصاف صاف جھوٹ پر دال ہوں۔جیسے:۔
✸ کذاب ✸دجال ☆وضاع ✸یکذب
✸یضع وغیرہا۔

۶۔ وہ الفاظ جوجھوٹ میں مبالغہ پر دلالت کریں۔جیسے:۔
✸اکذب الناس ✸الیہ المنتہی فی الکذب ✸رکن الکذب
وغیرہا۔

پہلے دومراتب کی حدیث متابع اورشاہد میں کام آتی ہے۔باقی قطعامردودوغیرمقبول ہیں۔

الفاظ تعدیل اوران کے مراتب

اعلی سے ادنی کی طرف

۱۔ وہ الفاظ جوثقاہت اوراعتماد میں مبالغہ پر دال ہوں۔جیسے:۔
✸فلان الیہ المنتہی فی التثبت ✸فلان اثبت الناس ✸لااحد اثبت عنہ وغیرہا۔

۲۔ وہ الفاظ جوثقاہت کے بیان میں مکرر آئیں۔جیسے:۔
✸ ثقہ ثقہ ✸ ثقہ ثبت وغیرہا۔

۳۔ وہ الفاظ جوبلاتاکید ثقاہت پر دال ہوں۔جیسے:۔
✸ ثقہ ✸حجۃ ✸متقن ✸عدل وغیرہا۔

۴۔ وہ الفاظ جوصرف عدالت کا ثبوت دیں،ضبط سے تعلق نہ ہو۔جیسے:۔
✸صدوق ✸محلہ الصدق ✸مامون ✸خیار وغیرہا۔

۵۔ وہ الفاظ جوجرح وتعدیل کچھ نہ بتائیں۔جیسے:۔
✸فلان شیخ وغیرہا۔

۶۔ وہ الفاظ جو جرح سے قرب کو ظاہر کریں، جیسے:۔

✸فلان صالح الحدیث ✸ یکتب حدیثہ وغیرہا۔

پہلے تین مراتب کی حدیث حجت ہے، چہارم پنجم کو پہلے کے موافق پائیں تو قبول کریں گے ورنہ نہیں۔ ششم کو متابع اور شاہد کے لئے لایا جائے گا۔

معرفت رواۃ

راویان حدیث کی شخصیات اوران کے حالات زندگی کا علم ایک اہم چیز ہے کہ جب تک کسی شخصیت کے بارے میں علم نہ ہوگا اس کے مقبول وغیر مقبول ہونے کا فیصلہ نہ ہو سکے گا۔ چونکہ یہ کام محدثین وائمہ فن کر چکے اور فیصلہ کر کے ہمارے لئے کتابیں تحریر فرمادیں۔ اس سلسلہ میں ائمہ فن نے جرح وتعدیل کی کتابیں اور مستقلا علیحدہ علیحدہ عنوانات پر بھی کام کیا۔ بعض اہم علوم وعنوان اس طرح پیش کئے گئے ہیں۔

☆معرفت صحابہ ☆معرفت تابعین ☆معرفدت برادران وخواہران

☆معرفت متشابہ ☆معرفت مہمل ☆معرفت متفق ومفترق

☆معرفت مبہمات ☆معرفت وحدان ☆معرفت موتلف ومختلف

☆معرفت القاب ☆معرفت تواریخ رواۃ ☆معرف طبقات علماء ورواۃ

☆معرفت مذکورین باسماء باصفات مختلفہ ☆معرفت موالی

☆معرفت اسماء مشہورین بکنیات ☆معرفت نسبت خلاف ظاہر

☆معرفت اسماء مفردہ وکنیت والقاب ☆معرفت خلط کنندان از ثقات

☆معرفت رواۃ ثقات وضعفاء ☆معرفت اوطان وممالیک رواۃ

☆معرفت منسوبین بسوئے غیر پدر ☆معرفت اکابر رواۃ از اصاغر

☆معرفت روایت پدراں از پسراں ☆معرفت روایت پسراں از پدراں

یہ اوران جیسے علوم کے مجموعہ کو علم اسماء الرجال کہتے ہیں اوران راویان حدیث کے حالات کتابوں میں مذکور ہیں۔

☆ طبقات مشاہیر الاسلام:۔ مصنفہ امام ذہبی ۳۵ جلدوں میں ہے اور اس میں ایک

ہجری سے ۷۰۰ھ تک کے تمام ایسے اشخاص کا احاطہ کرلیا گیا ہے۔

☆ تذکرۃ الحفاظ:۔ یہ بھی آپ کی تصنیف ہے۔اوراس میں ۷۰۰ھ سے کچھ آگے کے حالات بھی مرقوم ہیں۔

علامہ ابن حجر کے لسان المیز ان نویں صدی تک کا احاطہ کرتی ہے اورامام سیوطی کی ''ذیل''میں ۱۰۱۰ھ تک کے مشاہیر کا تذکرہ ہے۔

جرح وتعدیل کا زیادہ تر سلسلہ متون حدیث کی تالیف کے آخری عہد یعنی امام بیہقی م ۴۵۸ھ کے عہد تک رہا ہے، پھر چونکہ احادیث کے اصل ومعتمد تمام مجموعے تصنیف کئے جا چکے تھے اس لئے اس کے بعد رواۃ کے حالات جمع کرنے کا نہ اہتمام کیا گیا اور نہ ہی اس کی ضرورت رہ گئی تھی۔لہذا اب کتابوں کی طرف ہی رجوع ہوتا ہے۔

معرفت صحابہ

صحابی:۔وہ شخص جس نے حالات ایمانی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اسلام پر ہی انتقال ہوا۔خواہ اس نے حضور کودیکھنے کا قصد کیا ہو یا نہیں۔یا صرف حضور نے اس پرنظر ڈالی ہو۔نیز معاذ اللہ ایمان سے پھر گیا اور اسلام لے آیا اور حضور سے ملاقات دوبارہ ہوگئی ان تمام صورتوں میں صحابی ہی شمار ہوگا۔

جمہور اہل سنت کے نزدیک تمام صحابہ چھوٹے ہوں یا بڑے حضور سے شرف ملاقات کے سبب سب عادل ومعتمد ہیں۔

مکثرین صحابہ:۔ صحابۂ کرام میں جو حضرات ایسے ہیں جن سے کثیر تعداد میں احادیث مروی ہیں ان کو مکثرین صحابہ کہا جاتا ہے۔ایسے حضرات وہ ہیں جن کی مرویات کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔

۱۔	حضرت ابوہریرہ	۵۳۷۴	۲۔	حضرت عبداللہ بن عمر	۲۶۳۰
۳۔	حضرت انس بن مالک	۲۲۸۶	۴۔	ام المومنین عائشہ صدیقہ	۲۲۱۰
۵۔	حضرت عبداللہ بن عباس	۱۶۶۰	۶۔	حضرت جابر بن عبداللہ	۱۵۴۰

ابن کثیر نے حضرت ابوسعید خدری کو بھی مکثرین میں شمار کیا ہے اوران کی مرویات کو

۱۷۰ بتایا ہے۔اسی طرح عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کو بھی ان میں ہی شمار کیا ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مفسرین صحابہ:- صحابہ کرام کی ایک جماعت کو علم تفسیر میں خاص مقام حاصل تھا۔یہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

حضرت ابوبکر صدیق	حضرت عمر فاروق اعظم
حضرت عثمان غنی	حضرت علی المرتضی
حضرت عبداللہ بن مسعود	حضرت ابی بن کعب
حضرت زید بن ثابت	حضرت عبداللہ بن عباس
حضرت عبداللہ بن زبیر	حضرت ابوموسی اشعری

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مفتیان صحابہ:- صحابۂ کرام مین ایک ایسی جماعت بھی تھی جو مرجع فتاوی رہی۔

حضرت عمر فاروق اعظم	حضرت علی مرتضی
حضرت ابی بن کعب	حضرت زید بن ثابت
حضرت ابودرداء	حضرت ابن مسعود
حضرت ابن عمر	حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مولفین صحابہ:- بعض اوقات تحریر وتصنیف میں مشغول رہنے والے صحابہ کرام بھی تھے،ان کے صحیفوں اور اسماء کی تفصیل تدوین حدیث میں گزری،

تعداد صحابہ:- صحابہ کرام کی قطعی تعداد تو معین نہیں۔پھر بھی محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔

امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام چھوڑے۔ان میں صرف دس ہزار صحابۂ کرام کے حالات ہی کتابوں میں نقل ہوئے۔

افاضل صحابہ:- باتفاق اہل سنت افضل ترین صحابہ میں سیدنا صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔

ان کے بعد عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب بدر واحد، پھر اہل بیت رضوان پھر اہل فتح مکہ۔

باعتبار روایت حدیث سب کو ایک طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

معرفت تابعین

تابعی:- وہ شخص جو حالت اسلام میں کسی صحابی سے ملاقات کریں اور اسلام پر ہی ان کا وصال ہوا۔ ان کے مختلف طبقات ہیں۔

علامہ ابن حجر نے ان کے چار طبقات بتائے ہیں:۔

افضل ترین تابعی:- اس سلسلہ میں مختلف اقول ہیں:۔

نزد اہل مدینہ — حضرت سعید بن مسیّب

نزد اہل کوفہ — حضرت اویس قرنی

نزد اہل بصرہ — حضرت حسن بصری

فقہائے سبعہ:- مدینہ منورہ کے اکابر تابعین میں باعتبار فقہ وفتاوی ان سات حضرات کو امتیازی مقام حاصل تھا۔

سعید بن مسیّب — قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق

عروہ بن زبیر — خارجہ بن زید بن ثابت

سلیمان بن یسار — ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

بعض نے ساتواں سالم بن عبداللہ بن عمر کو بتایا ہے۔

مخضرمین

وہ حضرات جنہوں نے اسلام اور جاہلیت دونوں زمانوں کو پایا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف ملاقت حاصل نہ ہوا۔ خواہ وہ عہد نبوی میں مسلمان ہوئے یا بعد میں۔ ان کو

مخضر مین کہا جاتا ہےاوران کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔

اتباع تابعین

وہ حضرات جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہواور اسلام پر ہی ان کا خاتمہ ہوا ہو، یہ حضرات تابعین کے تلامذہ ومستفیدین ہیں ان کے بھی متعدد طبقات ہیں۔

صحابہ، تابعین تبع تابعین اوران سے استفادہ کرنے والے حضرات کو علامہ بن حجر عسقلانی نے بارہ طبقات میں پیش کیا ہے۔

۱۔ تمام صحابۂ کرام

۲۔ کبار تابعین جیسے سعید بن مسیّب

۳۔ اوساط تابعین جیسے حسن بصری، محمد بن سیرین

۴۔ طبقہ ثالثہ سے متصل کہ اکثر روایت کبار تابعین سے کرتے ہیں جیسے:۔امام زہری

۵۔ اصاغر تابعین جیسے امام اعظم، امام اعمش

۶۔ معاصرین اصاغر جیسے ابن جریج

۷۔ کبار تبع تابعین جیسے امام مالک، امام ثوری

۸۔ اوساط تبع تابیعن جیسے سفیان ابن عینیہ، اسماعیل بن علیہ

۹۔ اصاغر تبع تابعین جیسے امام شافعی، ابوداؤد طیالسی، عبدالرزاق صنعانی

طبقہ تاسعہ سے ملاصق جن کی کسی تابعی سے ملاقات نہ ہو۔

۱۰۔ اولی جیسے امام احمد بن حنبل

۱۱۔ وسطی جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ذہلی

۱۲۔ صغری جیسے امام ترمذی

انواعِ کتب حدیث

احادیث کی کتب مختلف انداز پر مرتب کی گئیں اور ہر قسم کو علیحدہ نام سے موسوم کیا گیا ہے لہذا ان کی معرفت بھی ضروری ہے، انواع واقسام مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔جامع:۔حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ چیزوں کا بیان ہو۔

✸سیر ✸آداب ✸تفسیر ✸عقائد

✸فتن ✸احکام ✸اشراط ✸مناقب

جیسے:۔ ☆جامع بخاری ☆جامع ترمذی

مسلم شریف پر بعض حضرات قلت تفسیر کی بنا پر جامع کا اطلاق نہیں کرتے ، اور بعض نے قلت کونظر انداز کر کے اطلاق کیا ہے، جیسے شیخ مجد دالدین شیرازی۔

۲۔سنن:۔حدیث کی وہ کتاب جس کی ترتیب ابواب فقہیہ کے اعتبار سے ہو اور صرف احادیث احکام ذکر کی جائیں۔

جیسے:۔✸سنن ابوداؤد ✸سنن نسائی ✸سنن ابن ماجہ

۳۔مسند:۔حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علیحدہ جمع کی جائیں، راویوں کی ترتیب کبھی باعتبار فرق مراتب ہوتی ہے اور کبھی باعتبار اسماء حروف تہجی کی ترتیب پر۔

جیسے۔ ✸مسند امام احمد ✸مسند ابوداؤد طیالسی

۴۔معجم:۔حدیث کی وہ کتاب جس میں راویان حدیث کی ترتیب حروف تہجی پر احادیث جمع کی گئی ہوں، خواہ وہ راوی مصنف کے اپنے شیوخ ہوں یا صحابۂ کرام۔

جیسے:۔امام طبرانی کی معاجیم ثلاثہ۔

۵۔مستدرک:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ امام حاکم کی مستدرک

۶۔مستخرج:۔حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی ایسی سند سے روایت کرنا جس میں اس مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو۔

جیسے:۔ مستخرج اسماعیلی علی البخاری مستخرج ابی عوانۃ علی مسلم

۷۔جزء:۔حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک راوی کی روایات ، یا کسی ایک موضوع

پر احادیث جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ جزءرفع الیدین للبخاری

۸۔افراد و غرائب:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی ایک محدث کے تفردات کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ ✸غرائب مالك　　✸كتاب الافراد للدارقطنی

۹۔جمع:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں چند کتب حدیث کی روایتوں کو بحذف سند و تکرار ذکر کیا گیا ہو۔

جیسے:۔ الجمع بين الصحيحين للحميدی

۱۰۔زوائد:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی کتاب کی صرف وہ احادیث ذکر کر دی جائیں جو کسی دوسری کتاب سے زائد ہیں۔

جیسے:۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه للبوصيری۔

اس میں وہ احادیث مذکور ہیں جو باقی صحاح ستہ میں نہیں۔

۱۱۔ اطراف:۔ وہ کتاب جس میں احادیث کا صرف ایک حصہ ذکر کیا جائے اور پھر اس حدیث کی کل یا بعض سندوں کا ذکر کیا جائے۔

جیسے:۔ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف للمزنی۔　　متوفی ۷۴۲ھ

۱۲۔ مفہرس:۔ وہ کتاب جس میں کسی ایک یا چند کتابوں کی احادیث کی فہرست دیدی جائے جس سے حدیث معلوم کرنا آسان ہو جائے،

جیسے:۔ المعجم المفهرس لالفاظ الحديث النبوی ☆مفتاح كنوز السنة

۱۳۔مصنف و مؤطا:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں ترتیب ابواب فقہ پر ہو اور احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی مذکور ہوں۔

جیسے:۔ المصنف لعبد الرزاق　　المصنف لابن ابی شيبة

المؤطا لمالك　　كتاب الآثار لابی يوسف

۱۴۔ اربعین:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی خاص موضوع یا متعدد موضوعات پر چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔

جیسے:۔ الاربعین لاحمد الاربعین للنووی۔

۱۵۔غریب الحدیث : - وہ کتاب جس میں احادیث کریمہ کے کلمات کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے جائیں۔

جیسے:۔ النھایۃ فی غریب الحدیث لابن الاثیر۔

مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و الآثار للفتنی

۱۶۔علل: ۔وہ کتاب ہے جس میں ایسی احادیث ذکر کی جائیں جن کی سند میں کلام ہوتا ہے۔

جیسے:۔ العلل للترمذی، کتاب العلل لابن ابی حاتم

۱۷۔موضوعات: وہ کتاب جس میں موضوع احادیث کو جمع کیا جائے اور اصل حدیث موضوع کو ممتاز کردیا جائے۔

جیسے:۔ الموضوعات لابن الجوزی الموضوعات الکبری للقاری

اللالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ

۱۸۔مشہورہ: ۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث کی تحقیق جائے جو عام طور پر مشہور اور زبان زد خاص وعام ہیں۔

جیسے:۔ المقاصد الحسنۃ للسخاوی

۱۹۔تعلیقہ: ۔ وہ کتاب جس میں احادیث کی سند کو حذف کردیا جائے اور اصل متن ذکر کیا جائے۔

جیسے:۔ المصابیح للبغوی المشکوۃ للتبریزی

جمع الجوامع للسیوطی جمع الفوائد للمغربی

۲۰۔ ترغیب وترہیب : ۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق عقائد واعمال میں ترغیب اور ان سے غفلت پر ترہیب سے ہو۔

جیسے:۔ الترغیب و الترھیب للمنذری ترغیب الصلوٰۃ للبیھقی

۲۱۔مشیخہ : ۔وہ کتاب جس میں کسی شیخ کی مرویات کو جمع کردیا جائے خواہ وہ کسی موضوع سے متعلق ہوں۔

جیسے:۔ المشیخة لابن شاذان المشیخة لابن البخاری

المشیخة لابن القاری

۲۲۔اذکار:۔ وہ کتاب جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول دعائیں جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ الاذکار للنووی الحصن الحصین للجزری

۲۳۔ناسخ ومنسوخ:۔وہ کتاب جس میں ناسخ ومنسوخ احادیث بیان کی جائیں

جیسے:۔ کتاب الاعتبار فی الناسخ و المنسوخ من الآثار للحازمی

۲۴۔اوائل:۔وہ کتاب جس میں احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا جائے۔

جیسے:۔ الجامع الصغیر للسیوطی الفردوس للدیلمی

۲۵۔شرح الآثار:۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث بیان کی جائیں جو آپس میں متعارض ہیں اور پھر اس تعارض کو اٹھایا جائے۔

جیسے:۔ شرح معانی الآثار للطحاوی

۲۶۔تفسیر ماثور:۔وہ کتاب جس میں ایسی احادیث جمع کی جائی جو آیات قرآنیہ کی تفسیر سے متعلق ہیں۔

جیسے:۔ جامع البیان للطبری الدر المنثور للسیوطی

۲۷۔صحیح:۔حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کو بیان کرنے کا التزام کیا ہو۔

جیسے:۔ الصحیح للبخاری الصحیح لمسلم

۲۸۔رسالہ:۔ حدیث کی وہ کتاب جس میں جامع کے عناوین میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث جمع کی جائیں۔

جیسے:۔ کتاب الزھد لاحمد

۲۹۔امالی:۔جس کتاب میں شیخ کے املاء کراتے ہوئے فوائد حدیث ہوں۔

جیسے:۔ الامالی لمحمد

۳۰۔تخریج: ۔ وہ کتاب جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کی سند اور حوالہ درج کیا جائے۔

جیسے:۔ نصب الرایۃ للزیلعی التلخیص الحبیر لابن حجر

اور جیسے راقم الحروف کی ترتیب و پیش کش

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویۃ المعروف بجامع الاحادیث۔

عصر حاضر میں تخریج کا عام طریقہ یہ ہے کہ کسی حدیث کے تعلق سے ان کتابوں کے اسماء، باب، جلد، صفحہ، مطبع، اور دیگر ضروری چیزوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جس سے اصل کی طرف رجوع میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ قدیم طرز پر صرف کتاب اور راوی کا نام ضروری ہوتا تھا، بایں معنی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنی تصانیف میں پیش کردہ اکثر احادیث کی تخریج خود کردی ہے، لہذا اس دور کے لحاظ سے جدید طرز پر ضرورت تھی جس کے لئے راقم الحروف کی کاوش ہدیہ ناظریں ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنی تصانیف میں جن احادیث کو بطور استدلال پیش فرمایا ہے وہ آپ کی کتابوں میں بکھری ہوئی ہیں، جہاں جس مسئلہ سے متعلق ضرورت پیش آئی ان کو نقل فرمایا، ہم نے تمام احادیث کو آپ کی ان تمام تصانیف سے جو ہم کو اب تک دستیاب ہوئیں جن کی تعداد تین سو کے قریب ہے نقل کیا، پھر ان کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا، جن احادیث کا ترجمہ نہیں تھا ترجمہ کیا، ایسے مقام پر مرتب اور حد کا اشاریہ قائم کرتے ہوئے (۱۲م) لکھ دیا، اور جن احادیث کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے لکھا اور متن کی ضرورت ان کو نہ پیش آئی ہم نے کتاب کو مستقل اور یکساں بنانے کیلئے اصل کتابوں سے وہ احادیث لکھیں اور ترجمہ کو ان متون کے ساتھ ضم کر دیا۔ اعلیٰحضرت کی جس کتاب سے ہم نے حدیث اخذ کی اس کا حوالہ وہیں لکھ دیا۔ پھر حدیث کے حوالہ میں جن کتابوں کی نشاندہی اعلیٰحضرت نے کی تھی اگر وہ کتابیں ہمارے پاس موجود تھیں تو جلد وصفحہ کی وضاحت کرتے ہوئے نیچے حدیث نمبر کے مطابق لکھ دیا، اور جو کتابیں نہیں تھیں ان کے اسماء کو حذف کر دیا، البتہ کثیر حوالے وہ بھی ہیں جو

ہم نے اصل پر زیادہ کئے۔ اسی لئے بعض مقامات پر چالیس کتابوں کے حوالے بھی آپ کو ملیں گے۔ پھر تمام مآخذ ومراجع کی فہرست آخر میں لکھ دی ہے جس میں مطبع کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

روایت حدیث کے طریقے

روای حدیث روایت کے وقت جو الفاظ بولتا ہے ان کو طرق تحمل حدیث کہتے ہیں۔ ان کو آٹھ حصوں میں تقسیم کی گیا ہے۔

۱۔ سماع وتحدیث:۔ راوی سنے اور شیخ اپنے حافظہ یا کتاب سے حدیث بیان کرے تو ایسی احادیث کو روایت کرتے وقت راوی مندرجہ ذیل الفاظ ادا کرتا ہے۔

سمعت　　حدثنی　　یہ اس وقت جب کہ بوقت سماع راوی تنہا تھا۔

سمعنا　　حدثنا　　یہ اس وقت جب کہ بوقت سماع راوی کے ساتھ دوسرے ساتھی بھی تھے۔

تمام کلمات ادا میں 'سمعت' کا مقام سب پر فائق ہے۔

۲۔ اخبار وقرأت:۔ راوی پڑھے اور شیخ سنتا رہے اس وقت یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔

قرأت علیه　　اخبرنی　　اس وقت جبکہ راوی تنہا ہو

قرأنا علیه　　اخبرنا　　اس وقت جب کہ راوی کے ساتھ دوسرے بھی ہوں۔

اس صورت میں راوی قرئ علیه و انا اسمع بھی کبھی استعمال کرتا ہے۔

۳۔ انباء:۔ متقدمین کے یہاں یہ لفظ بمعنی اخبار بولا جاتا تھا لیکن متاخرین اسکو اجازت کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

لہذا شیخ اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیدے خواہ راوی نے اس سے وہ حدیث سنی ہو یا نہیں۔ لہذا راوی کہتا ہے۔

✸انبأنی　　✸اجازنی

۴۔ اجازت:۔ شیخ اپنی سند سے روایت کرنے کی اجازت دیدے اس کی چند صورتیں ہیں۔

مشافہہ:- شیخ اپنی زبان سے روایت کرنے کی اجازت دے۔

مکاتبہ:- شیخ اپنی تحریر سے اجازت دے۔

مناولہ:- شیخ اپنی کتاب اصل خواہ نقل شاگرد کو دے یا شاگرد خود نقل کر کے استاذ کے سامنے پیش کر دے، پھر شیخ کہے میں اس کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں، یہ سب سے اعلیٰ صورت ہے۔

۵۔ وجادت:۔ کسی کی کتاب سے استفادہ کرنا اور اسکی تحریر و دستخط وغیرہ کی شناخت سے اس کتاب کی روایت کرنا جبکہ یہ مجاز ہو۔ اجازت نہ ہونے کی صورت میں ''وجدت بخط فلان'' وغیرہ الفاظ کے ذریعہ ہی روایت درست ہوگی۔

۶۔ وصیت:۔ شیخ اپنی وفات یا سفر سے قبل اپنی کسی کتاب یا چند کتابوں سے روایت کرنے کا حق دوسروں کو منتقل کر دے۔ اس صورت میں ''وصانی۔ اخبرنی وصیة'' کے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں۔

۷۔ اعلام:۔ شیخ اپنے کسی تلمیذ کو بتادے کہ میں فلاں کتاب کو فلاں سے روایت کرتا ہوں، اس صورت میں روایت اسی وقت جائز جبکہ شیخ کی طرف سے یہ تلمیذ اجازت یافتہ ہو۔

۸۔ عنعنہ:۔ لفظ ''عن'' سے روایت کی جائے، اسی صورت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

✸قال　✸ذکر　✸روی

لفظ ''عن'' سے جو روایت کی جاتی ہے اسکو معنعن کہتے ہیں اور اس فعل کو عنعنہ۔

یہ دو شرطوں کے ساتھ سماع پر محمول ہوتا ہے۔

۱۔ راوی اور مروی عنہ میں میں معاصرت ہو۔

۲۔ راوی مدلس نہ ہو

پھر تیسری شرط کے بارے میں اختلاف ہے۔

امام بخاری لقاء کو شرط قرار دیتے ہیں اور امام مسلم اس کے سخت مخالف ہیں۔

مراتب ارباب حدیث

طالب............ حدیث کا متعلم

شیخ............ حدیث کا معلم، اس کو محدث بھی کہتے ہیں

حافظ........... جس شیخ کو ایک لاکھ احادیث متناً وسنداً مع احوال رواۃ یاد ہوں

حجت........... جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً وسنداً مع جرح وتعدیل محفوظ ہوں

حاکم........... جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً وسنداً جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں

طبقات کتب حدیث

کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے شاہ عبدلعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عجالہ نافعہ میں چار طبقات ذکر کئے ہیں۔ان کی تلخیص واختصار اس طرح ہے۔

طبقۂ اولٰی:۔وہ کتابیں جو شہرت مقبولیت اور صحت تینوں اوصاف میں سب پر فائق ہوں، یہ تین کتابیں ہیں،

✷ صحیح بخاری ✷ صحیح مسلم ✷ موطا مالک

طبقۂ ثانیہ:۔وہ کتابیں جو مذکورہ تینوں اوصاف میں مندرجہ بالا کتب کے ہم پلہ تو نہیں البتہ ان سے قریب تر ہیں۔یہ بھی تین کتابیں ہیں

✷ جامع ترمذی ✷ سنن ابی داؤد ✷ سنن نسائی

طبقۂ ثالثہ:۔وہ کتابیں جو صحاح ستہ مذکورہ کے مصنفین سے مقدم یا معاصر یا بعد میں ہوئے، فن حدیث میں امامت کے درجہ پر فائز تھے لیکن اپنی تصانیف میں صحت کا پورا اہتمام نہیں رکھا اور ضعیف روایت بکثرت آگئیں۔جیسے:۔

✷ مسند شافعی ✷ سنن دارمی ✷ سنن ابن ماجہ ✷ مصنف عبدالرزاق

✷ سنن بیہقی ✷ تصانیف طبرانی ✷ سنن دار قطنی

طبقۂ رابعہ:۔وہ کتابیں جو متاخرین علماء نے تصنیف کیں اور ان کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولٰی میں ثبوت نہیں ملتا۔اس کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں۔یا تو ان کو ان احادیث کی اصل نہیں ملی، اور یا ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ان کو ترک کر دیا۔جیسے:۔

دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر کی تصانیف۔

کتب احادیث کے طبقات کی یہ ایک اجمالی فہرست ہے، ان کے درمیان دوسرے طبقات بھی ہوسکتے ہیں، جیسے بعض کتب میں احادیث صحیحہ تو وافر ہیں لیکن ان کو عام شہرت و مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔ جیسے صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان۔ وغیرہا۔

اسی لئے شاہ محدث دہلوی نے اپنی دوسری کتاب ''ما یجب حفظه للناظر '' میں پانچ طبقات بیان کئے ہیں۔ غرض کہ تمام کتابوں کا استیعاب واحاطہ مقصود نہیں اور نہ یہ مطلب کہ ان کے علاوہ تمام کتابیں غیر معتبر ہیں۔

مآخذ ومراجع

نمبر	کتاب	باب	جلد/صفحہ
۱۔	القرآن الکریم		
۲۔	السنن لابن ماجہ	باب من بلغ معلما	۲/۱
۳۔	الحدیث والمحدثون		۴۹۰
۴۔			
۵۔	المسند لاحمد بن حنبل		۵/۳
۶۔	مقدمہ ابن صلاح		۲۲
۷۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۸۵/۱
۸۔	مقدمہ ابن صلاح		۲۲
۹۔	الجامع الصحیح للبخاری	کتاب التیمم	۸۲/۱
۱۰۔			۱۵۷/۱
۱۱۔	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم		۹۶/۲
۱۲۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۹۴/۱
۱۳۔	المؤطا لمالک		۷۸
۱۴۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۷۶/۲
۱۵۔	المسند لاحمد بن حنبل		۱۰۰/۴
۱۶۔	الجامع للترمذی	باب رفع الایدی	۱۷۴/۲
۱۷۔	دلائل النبوۃ للبیہقی		۳۵۰/۳
۱۸۔	المستدرک للحاکم		۱۰۱/۱
۱۹۔	کنزالعمال للمتقی،		۱۰۳۰۷
۲۰۔	اتحاف السادۃ للزبیدی		۲۰۴/۱
۲۱۔	السنن الکبری للبیہقی		۱۰۴/۱

۲۲۔	المسند لاحمد بن حنبل		۲۷۱/۱
۲۳۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۷۲/۲
۲۴۔	المسند لاحمد بن حنبل		۲۰۷/۳
۲۵۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۸۱/۲
۲۶۔	الجامع الصحیح للبخاری		۲/۱
۲۷۔	مجمع الزوائد للہیثمی		۳۶/۱
۲۸۔	المسند لاحمد بن حنبل		۹/۲
۲۹۔			
۳۰۔	مقدمہ ابن صلاح		۱۳۷
۳۱۔	ً		۱۳۷
۳۲۔	الجامع الصحیح للبخاری		
۳۳۔	قواعد فی علوم الحدیث		۲۰۳
۳۴۔	السنۃ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی		۴۲۲
۳۵۔	الجامع الصحیح للبخاری		
۳۶۔	المسند لاحمد بن حنبل		۳۹۶/۴
۳۷۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۵۴/۱
۳۸۔	الجامع الصحیح للبخاری	باب اسم الفرس	۴۰۰/۱
۳۹۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۷۶/۱
۴۰۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۷۶/۱
۴۱۔	الجامع للترمذی	ابواب النکاح	
۴۲۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱۷۶/۱
۴۳۔	تدریب الراوی للسیوطی		۶۷/۱
۴۴۔	الجامع الصحیح للبخاری		۸۵۰/۲
۴۵۔	الجامع الصحیح للبخاری		۸۵۰/۲

۴۶۔	فتاوی رضویہ نصف دوم		۹/۲۵۳
۴۷۔	تدریب الراوی للسیوطی		۲/۱۹۶
۴۸۔	المسند لاحمد بن حنبل		۵/۳۶۱
۴۹۔	السنن لابی داؤد۔	باب فی ترک الوضو	
۵۰۔	" "	باب فی الصائم یحتجم	
۵۱۔	" "	باب الرخصۃ فی ذلک	
۵۲۔	المصنف لعبد الرزاق		۴/۲۰۹
۵۳۔	" " "		۴/۲۱۳
۵۴۔	الجامع للترمذی		۱/۱۷۴
۵۵۔	" "		۱/۱۷۴
۵۶۔	" "		۱/۱۷۴
۵۷۔	نذہۃ النظر		۵۷
۵۸۔	الجامع الصحیح للبخاری		۱/۴۰۶
۵۹۔	تدریب الراوی للسیوطی،		۱/۱۱۷
۶۰۔	المؤطا لمالک		۶
۶۱۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۲۰۷
۶۲۔	فواتح الرحموت لبحر العلوم		۲/۱۷۴
۶۳۔	المؤطا لمالک		۲۱
۶۴۔	المستدرک للحاکم		۳/۱۵۳
۶۵۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۲۲۳
۶۶۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۲۲۹
۶۷۔	السنن لابن ماجہ		۲/۱۹۹
۶۸۔	فتاوی رضویہ جدید		۵/۴۶۰
۶۹۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۲۸۸

۷۰۔	العجالۃ النافعہ		۷۱
۷۱۔	میزان الاعتدال للذہبی،		۱/۲۲۳
۷۲۔	″ ″ ″		۱/۲۲۹
۷۳۔	السنن لابن ماجہ		۲/۲۳۹
۷۴۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۲۵۱
۷۵۔	الجامع للترمذی،	تفسیر سورۃ الفرقان	۲/۱۴۹
۷۶۔	السنن لابی داوٗد	باب رفع الیدین فی الصلوۃ	
۷۷۔	المؤطا لمالک،		۳۶۵
۷۸۔	″ ″		۳۶۵
۷۹۔	حاشیہ نذہۃ النظر		۶۱
۸۰۔	″		۶۲
۸۱۔	الجامع الصحیح للبخاری	باب غسل الاعقاب	۱/۲۸
۸۲۔	الصحیح لمسلم،	باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما	۱/۱۲۵
۸۳۔	″ ″ ″ ″		۱/۱۲۵
۸۴۔	السنن الکبری للبیہقی،		۲/۱۲۷
۸۵۔	″ ″ ″		۲/۱۲۷
۸۶۔	الجامع الصحیح للبخاری	باب کیف کان بدء الوحی	۱/۲
۸۷۔	مقدمہ ابن صلاح،		۴۵
۸۸۔	الصحیح لمسلم	باب فضل اخفاء الصدقہ	۱/۳۳۱
۸۹۔	الجامع الصحیح للبخاری	باب الصدقۃ بالیمین	۱/۱۹۱
۹۰۔	الجامع للترمذی	باب فی کراہیۃ الوطی علی القبور	۱/۱۲۵
۹۱۔	الصحیح لملسم	باب فی النہی عن الجلوس علی القبر	۱/۳۱۲
۹۲۔	السنن لابی داوٗد	باب کراہیۃ القعود علی القبر	۲/۴۶۰
۹۳۔	″ ″	باب الخط اذا لم یجد عصا	

۹۴۔	مقدمہ ابن صلاح		۴۵
۹۵۔	الجامع للترمذی	باب فی ان فی المال حقا سوی الزکوۃ	۱/۸۴
۹۶۔	السنن لابن ماجہ	باب ما ادی زکوتہ لیس بکنز	۱/۱۲۸
۹۷۔	المعجم الاوسط للطبرانی،		۸/۳۷۵
۹۸۔	مقدمہ ابن صلاح		۱۴۰
۹۹۔	" "		۱۴۰
۱۰۰۔	" "		۱۴۱
۱۰۱۔	" "		۱۴۱
۱۰۲۔	دیباچہ بشیر القاری۔ مصنفہ صدر العلماء میرٹھی علیہ الرحمہ		۳۸
۱۰۳۔	" " " " "		۳۸
۱۰۴۔	شرح نخبۃ الفکر		۳۹
۱۰۵۔	السنن لابی داؤد		
۱۰۶۔	شرح نخبۃ الفکر		۴۰
۱۰۷	" "		۴۰
۱۰۸۔	دیباچہ بشیر القاری		۳۵
۱۰۹۔	الجامع للترمذی	باب فی کراہیۃ یوم التشریق	۱/۹۶
۱۱۰۔	الصحیح لمسلم	باب حکم ولوغ الکلب	۱/۱۳۷
۱۱۱۔	" " " " "		۱/۱۳۷
۱۱۲۔	دیباچہ بشیر القاری		۳۶
۱۱۳۔	" "		۳۶
۱۱۴۔	" "		۳۸
۱۱۵۔	تدریب الراوی للسیوطی		۱/۳۰۸
۱۱۶۔	جامع بیان العلم لابن عبد البر		۲۱۵

فہرست تصانیف امام احمد رضا محدث بریلوی

(جواب تک دستیاب ہوئیں)

نمبر شمار	اسمائے کتب	سنہ تصنیف
١ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الاول
٢ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الثانی
٣ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الثالث
٤ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الرابع
٥ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الخامس
٦ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد السادس
٧ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد السابع
٨ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الثامن
٩ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد التاسع
١٠ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد العاشر
١١ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الحادی عشر
١٢ ـ	العطایاالنبویة فی الفتاوی الرضویه	المجلد الثانی عشر

رسائل المجلد الاول

١٣ ـ	اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقا علی قول الامام	١٣٣٤ھ
١٤ ـ	الجود الحلو فی ارکان الوضو	١٣٢٤ھ
١٥ ـ	تنویر القندیل فی اوصاف المندیل ـ	١٣٢٤ھ
١٦ ـ	لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام ـ	١٣٢٤ھ
١٧ ـ	الطرازالمعلم فیما هو حدث من احوال الدم ـ	١٣٢٤ھ
١٨ ـ	نبه القوم ان الوضوء من ای نوم ـ	١٣٢٥ھ
١٩ ـ	خلاصة تبیان الوضوء ـ	١٣٢٦ھ
٢٠ ـ	الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل ـ	١٣٢ھ
٢١ ـ	بارق النور فی مقادیر ماء الطهور ـ	١٣٢٧ھ

رسائل المجلد الثانی

٤٥۔ نهج السلامه فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة ۔ ١٣٣٣ه

٤٦۔ ایذان الاجر فی اذان القبر ۔ ١٣٠٧ه

٤٧۔ هدایة المتعال فی حد الاستقبال ۔ ١٣٢٤ه

٤٨۔ نعم الزاد لروم الضاد۔

٤٩۔ الجام الصاد عن سنن الضاد ۔ ١٣١٧ه

رسائل المجلد الثالث

٥٠۔ النهی الاکید عن الصلوة وراء عدی التقلید ۔ ١٣٠٥ه

٥١۔ القلادة المرصعة فی نهر الاجوبة الاربعة ۔ ١٣١٢ه

٥٢۔ القطوف الدانیه لمن احسن الجماعة الثانیة ۔ ١٣١٣ه

٥٣۔ تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب ۔ ١٣٢ه

٥٤۔ اجتناب العمال عن فتاوی الجهال ۔

٥٥۔ انهار الانوار من یم صلوة الاسرار ۔ ١٣٠٥ه

٥٦۔ ازهار الانوار من صباصلوة الاسرار ۔ ١٣٠٥ه

٥٧۔ وصاف الرجیح فی بسملة التراویح ۔ ١٣١٢ه

٥٨۔ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد۔ ١٣٠٧ه

٥٩۔ مرقات الجمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان ۔ ١٣٢٠ه

٦٠۔ رعایة المذهبین فی الدعاء بین الخطبتین ۔ ١٣١٠ه

٦١۔ اوفی اللمعة فی اذان یوم الجمعة ۔ ١٣٢٠ه

٦٢۔ سرور العید السعید فی حل الدعا بعد صلوة العید ۔ ١٣٣٩ه

٦٣۔ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید ۔ ١٣١٢ه

رسائل المجلد الرابع

٦٤۔ النهی الحاجز عن تکرار صلوة الجنائز ۔

٦٥۔ الهادی الحاجب عن جنازة الغائب ۔

٦٦۔ المنة الممتازة فی دعوات الجنازة ۔

٦٧۔ الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن ۔

٦٨۔ جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت۔

٦٩۔ بریق المنار لشموع المزار۔

٧٠۔ جمل النور فی نهی النساء عن زیارت القبور ۔

٧١۔ الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة۔

٧٢۔ اتیان الارواح لدیارهم بعد الرواح ۔

٧٣۔ الوفاق المبین بین سماع الدفین و جواب الیمین ۔

٧٤۔ تجلی المشکوة لانارة اسئلة الزکوة ۔

٧٥۔ اعز الاکتناه فی رد صدقة مانع الزکوة ۔

٧٦۔ رادع التعسف عن الامام ابی یوسف ۔

٧٧۔ افصح البیان فی حکم مزارع هند و ستان۔

٧٨۔ الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم ۔

٧٩۔ ازکی الهلال بابطال ما احدث الناس فی امر الهلال ۔

٨٠۔ طرق اثبات هلال ۔

٨١۔ البدور الاجلة فی امور الاهلة ۔

٨٢۔ نور الادلة للبدور الاجلة ۔

٨٣۔ رفع العلة عن نور الادلة۔

٨٤۔ الاعلام بحال البخور فی الصیام ۔

٨٥۔ تفاسیر الاحکام لفدیة الصلوة و الصیام ۔

٨٦۔ هدایة الجنان باحکام رمضان ۔

٨٧۔ درء القبح عن درك وقت الصبح ۔

٨٨۔ العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار ۔

٨٩۔ صیقل الدین عن احکام مجاورة الحرمین ۔

رسائل المجلد الخامس

رسائل المجلد السادس

رسائل المجلد السابع

رسائل المجلد الثامن

رسائل المجلد السابع

۱۳۱۔ الرمز المرصف علی سوال مولینا السید آصف ۔

رسائل المجلد العاشر

۱۳۲۔ المنی والدر لمن عمد منی آرڈر۔

۱۳۳۔ حقة المرجان لمهم حکم الدخان ۔

۱۳٤۔ الفقه التسجیلی فی عجین النار جیلی ۔

۱۳۵۔ الشرعة البهیه فی تحدید الوصیة ۔

۱۳٦۔ المقصد النافع فی عصوبة النصف الرابع ۔

۱۳۷۔ طیب الامعان فی تعداد الجهات والابدان ۔

۱۳۸۔ تجلیة السلم فی مسائل من نصف العلم ۔

۱۳۹۔ ردالرفضة ۔

رسائل المجلد الحادی عشر

۱٤۰۔ اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین ۔

۱٤۱۔ غایة التحقیق فی امامة العلی والصدیق ۔

۱٤۲۔ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام ۔

۱٤۳۔ التحبیربباب التقدیر۔

۱٤٤۔ تلج الصدر لایمان القدر ۔

۱٤۵۔ الشهابی علی خداع الوهابی ۔

۱٤٦۔ قوارع القهار علی المجسمة الفجار ۔

۱٤۷۔ مقامع الحدید علی خدالمنطق الجدید ۔

۱٤۸۔ اطائب الصیب علی ارض الطیب ۔

رسائل المجلد الثانی عشر

۱٤۹۔ الصمصام علی مشکك فی آیةعلوم الارحام ۔

۱۵۰۔ اقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تهامه۔ ۱۲۹۹ھ

۱۷۵۔ برکات الامداد لاهل الاستمداد۔	۱۳۱۱ھ
۱۷۶۔ تاج توقیت۔	۱۳۲۰ھ
۱۷۷۔ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین	
۱۷۸۔ تسهیل تعدیل	۱۳۲۹ھ
۱۷۹۔ تعلیقات علی الزیج ا لالعخانی ۔	
۱۸۰۔ تمهید الایمان بآیات قرآن ۔	۱۳۲۶ھ
۱۸۱۔ تنزیه المکانة الحیدریه عن وصمة عهد الجاهلیه ۔	
۱۸۲۔ الجبل الثانوی علی کلیة التانوی ۔	۱۳۳۷ھ
۱۸۳۔ جد الممتار علی رد المحتار۔	اول
۱۸۴۔ جد الممتار علی رد المحتار۔	دوم
۱۸۵۔ الجرازالدیانی علی المرتدّ القادیانی۔	۱۳۴۰ھ
۱۸۶۔ جمع القرآن وبم عزوه لعثمان ۔	
۱۸۷۔ جمل النور فی نهی النساءعن زیارة القبور ۔	
۱۸۸۔ حاشیةالاتقان فی علوم القرآن۔	
۱۸۹۔ حاشیه ارشاد الساری ۔	اول
۱۹۰۔ حاشیه ارشاد الساری	ثانی
۱۹۱۔ حاشیه ارشاد الساری	ثالث
۱۹۲۔ حاشیه ارشاد الساری	رابع
۱۹۳۔ حاشیه ارشاد الساری	خامس
۱۹۴۔ حاشیه ارشاد الساری	سادس
۱۹۵۔ حاشیه ارشاد الساری	سابع
۱۹۶۔ حاشیه ارشاد الساری	ثامن
۱۹۷۔ حاشیه ارشاد الساری	تاسع
۱۹۸۔ حاشیه ارشاد الساری	عاشر

۱۹۹۔ حاشیه الاشباه والنظائر

۲۰۰۔ حاشیه اشعة اللمعات

۲۰۱۔ حاشیه اصول هندسه

۲۰۲۔ حاشیه تحریر اقلیدس

۲۰۳۔ حاشیه تحفۂ اثنا عشریه

۲۰۴۔ حاشیه جامع الرموز

۲۰۵۔ حاشیه حصرالشارد

۲۰۶۔ حاشیه خلاصة الفتاوی

۲۰۷ حاشیه رساله درعلم لوگارثم

۲۰۸۔ حاشیه زیج بهادر خانی

۲۰۹۔ حاشیه شرح التذکره

۲۱۰۔ حاشیه شرح المقاصد

۲۱۱۔ حاشیه عناية القاضی شرح البیضاوی

۲۱۲۔ حاشیه غنية المستملی

۲۱۳۔ حاشیه فتاوی خیریه

۲۱۴۔ حاشیه فتح المغیث

۲۱۵۔ حاشیه کتاب الصور۔

۲۱۶۔ حاشیه الکشف عن تجاوز هذه الامة من الالف

۲۱۷۔ حاشیه مجمع الانهر اول

۲۱۸۔ حاشیه مجمع الانهر ثانی

۲۱۹۔ حاشیه مرقاة المفاتیح

۲۲۰۔ حاشیه المسامرة والمسایرة

۲۲۱۔ حاشیه مسند الامام احمدبن حنبل

۲۲۲۔ حاشیه مسند الامام الاعظم

۲۴۷۔ حواشی خلاصة الوفا

۲۴۸۔ حواشی الدر المکنون

۲۴۹۔ حواشی رساله در علم مثلث کروی

۲۵۰۔ حواشی زرقانی علی المواهب

۲۵۱۔ الزواجر علی افتراق الکبائر

۲۵۲۔ حواشی شرعة الاسلام

۲۵۳۔ حواشی شفاء السقام

۲۵۴۔ حواشی شمس بازغه

۲۵۵۔ خالص الاعتقاد ۱۳۲۸ھ

۲۵۶۔ خیرالآمال فی حکم الکسب والسؤال۔ ۱۳۱۸ھ

۲۵۷۔ دفع زیغ زاغ ،رامی زاغیان ۱۳۲۰ھ

۲۵۸۔ دوام العیش فی الائمة من قریش ۱۳۳۹ھ

۲۵۹۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة ۱۳۲۳ھ

۲۶۰۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ۱۳۰۶ھ

۲۶۱۔ راد القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة الفقراء ۱۳۱۲ھ

۲۶۲۔ رساله علم الجفر

۲۶۳۔ رویة الهلال

۲۶۴۔ الزلال الانقی فی بحر سبقة الاتقی ۱۳۰۰ھ

۲۶۵۔ الزمزمة القمریة فی الذب عن الخمریه۔

۲۶۶۔ السنیة الانیقة فی فتاوی افریقه

۲۶۷۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۔ ۱۳۲۰ھ

۲۶۸۔ سیف المصطفی علی ادیان الافتراء ۔ ۱۲۹۹ھ

۲۶۹۔ شرح الحقوق بطرح العقوق

۲۷۰۔ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب ۔ ۱۳۱۶ھ

۲۷۱۔ شلاق به بے ادب بد مذاق	۱۳۰۴ھ
۲۷۲۔ شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر	۱۳۳۳ھ
۲۷۳۔ صلات الصفا فی نور المصطفی	
۲۷۴۔ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین۔	۱۳۰۶ھ
۲۷۵۔ صمصام حدید بر کوبی بے قیدوعدو تقلید	
۲۷۶۔ الصمصام الحیدری علی حمق العیارالمفتری۔	
۲۷۷۔ الطرۃ الرضیۃ علی النیرۃ الوضیۃ	
۲۷۸۔ الطیب الوجیر فی امتعۃ الورق والابریز۔	۱۳۰۹ھ
۲۷۹۔ عرفان شریعت۔	اول
۲۸۰۔ عرفان شریعت	دوم
۲۸۱۔ عرفان شریعت۔	سوم
۲۸۲ فصل القضاء فی رسم الافتاء	۱۲۹۶ھ
۲۸۳۔ الفضل الموہبی فی معنی "اذا صح الحدیث فهو مذهبی"	۱۳۱۳ھ
۲۸۴۔ فقه شهنشاه وان القلوب بیدالمحبوب بعطاء الله۔	۱۳۲۶ھ
۲۸۵۔ فوائد رد المحتار	
۲۸۶۔ فوزمبین دررد حرکت زمین	
۲۸۷۔ الفیوضات المکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ۔	۱۳۲۵ھ
۲۸۸۔ قصیدتان رائعتان	
۲۸۹۔ قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام۔	۱۲۹۶ھ
۲۹۰۔ قهرالدیان علی مرتد بقادیان۔	۱۳۲۳ھ
۲۹۱۔ کشف حقائق واسرار دقائق۔	۱۳۰۸ھ
۲۹۲۔ کشف العلۃ عن سمت القبلۃ	
۲۹۳۔ الکلمۃ الملهمۃ	
۲۹۴۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔	۱۳۳۰ھ

۳۱۹۔ النیرة الوضیئة شرح الجوهرة المضیه	۱۲۹۵ھ
۳۲۰۔ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید	۱۳۱۲ھ
۳۲۱۔ وصایا شریف	
۳۲۲۔ الوظیفة الکریمة	
۳۲۳۔ الهاد الکاف فی حکم الضعاف	۱۳۱۳ھ
۳۲۴۔ هادی الناس فی رسوم الاعراس	

مؤلف ایک نظر میں

نام	☆	(حضرت علامہ) محمد حنیف خانصاحب قبلہ،
ولدیت	☆	عالیجناب مولانا محمد علی خانصاحب
مقام ولادت	☆	بھوگپور، بہیڑی، بریلی شریف، مغربی یوپی، انڈیا،
تاریخ ولادت	☆	۱۱/ذی الحجہ، ۱۳۷۶ھ مطابق ۳۱/جون ۱۹۵۶ء
مذہب ومسلک	☆	اہل سنت وجماعت حنفی، (بریلوی)
مشرب	☆	قادری، رضوی تاجدار اہلسنت، حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر ۱۹۷۰ء میں بیعت وارادت سے شرف یاب ہوئے۔
خلافت	☆	تاج الشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ (ازہری میاں) نے ۱۹۹۰ء میں سعادتِ خلافت سے فیضیاب فرمایا۔

تعلیم مع تعیین سن	☆	سن	اسکول/ مدارس
پرائمری	☆	۱۹۶۵ء ۱۹۷۰ء	پرائمری، اسکول، بھوگپور
درس نظامی	☆	۱۹۷۰ء ۱۹۷۹ء	
ابتدائی کتب	☆	۱۹۷۰ء ۱۹۷۲ء	مدرسہ شیریہ، بہیڑی
متوسط کتب	☆	۱۹۷۲ء ۱۹۷۵ء	مدرسہ بحر العلوم، بہیڑی
منتہی کتب	☆	۱۹۷۵ء ۱۹۷۹ء	الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور
			دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف
فراغت		۱۹۷۹ء	دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

امتحانات بورڈ مع تعین سن

عالم ☆ ۱۹۷۸ء

فاضل دینیات ☆ ۱۹۸۰ء

کامل ☆ ۱۹۸۱ء

فاضل معقولات ☆ ۱۹۸۲ء

مشاہیر اساتذہ ☆

صدر العلماء حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خانصاحب قبلہ شیخ الحدیث

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد جہانگیر صاحب قبلہ علیہ الرحمہ، شیخ الحدیث

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ، شیخ الحدیث

محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفی صاحب قبلہ، شیخ الحدیث

جامع معقولات حضرت علامہ مناظر حسین صاحب قبلہ، شیخ المعقولات

مقرر شیریں لسان حضرت مولانا سلطان اشرف صاحب قبلہ، بہیڑی

فاضل جلیل حضرت مولانا انوار عالم صاحب قبلہ پورنوی

مشاہیر تلامذہ:۔

- مولانا مشکور احمد صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- مولانا عزیز الرحمٰن صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الادب الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی
- مولانا محمد رفیق عالم صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- مولانا صغیر اختر صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- مولانا اشتیاق احمد صاحب استاذ جامعہ فاطمہ شاہجہانپور
- مولانا محمد جہانگیر صاحب استاذ مدرسہ شکوریہ بلہور کانپور
- مولانا محمد افضال صاحب استاذ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف
- مولانا محمد یونس صاحب استاذ گلشن بغداد رامپور

- مولانا ذوالفقار علی خاں صاحب خطیب وامام مسجد بنگلور کرناٹک
- مولانا حبیب احمد صاحب استاذ جامعہ صابریہ رضویہ دہرہ دون
- مولانا نعیم الدین صاحب ناظم اعلی مدرسہ جمال مصطفیٰ بلاسپور
- مولانا ارشاد احمد صاحب شیر پوری
- مولانا فخر الدین صاحب جامعہ رضویہ کیمری رامپور
- مولانا قاری محمد یٰسین رضا صاحب پرنسپل دار العلوم سنی سینٹر جے پور
- مولانا شکیل احمد صاحب استاذ مظہر العلوم گرسہائے گنج فرخ آباد
- مولانا محمد ارشاد صاحب بہیری خطیب وامام جامع مسجد کچھا
- (راقم الحروف) محمد شکیل مصباحی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی

انکے علاوہ کثیر تلامذہ ہیں جو اس مختصر میں شامل نہ ہوسکے۔

مشاغل (بعد تحصیل علوم) تدریس جمیع علوم مروجہ، تصنیف وتالیف، ترجمہ وتحشیہ،

جامع محاسن عالم، فاضل، ادیب، خطیب، مؤرخ، معلم، مترجم، محشی،

تعداد تصانیف مع نام وسن

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	سن اشاعت	مقام اشاعت
۱۔	جامع الاحادیث ۶ جلدیں	☆اردو	/۲۰۰۱ء	مرکز اہلسنت برکات رضا
۲۔	ترجمہ جامع الغموض، جلد اول	☆اردو	/۱۹۹۲ء	رضا دار الاشاعت، بہیڑی
	ترجمہ جامع الغموض، جلد دوم	☆اردو	/ زیر طبع	
۳۔	نحوی پہلیاں	☆اردو	/ ۱۹۸۷ء	رضا دار الاشاعت، بہیڑی
۴۔	مسئلہ قرأت خلف الامام	☆اردو	/ ۱۹۸۷ء	رضا دار الاشاعت، بہیڑی
۵۔	حضور مفتی اعظم ہند قرآن وحدیث کی روشنی میں	☆اردو	/ ۱۹۸۳ء	رضا دار الاشاعت، بہیڑی
۶۔	سچی نماز	☆اردو	زیر طبع	
۷۔	مفردات حنفیہ	☆اردو	زیر طبع	

۸۔	تلخیص وترجمہ تبشیر الوری	☆اردو	زیر طبع
۹۔	حالات مصنفین	☆اردو	زیر طبع
۱۰۔	مقالات حنفیہ	☆اردو	زیر طبع
۱۱۔	تاریخ وہابیہ	☆اردو	زیر طبع
۱۲۔	حاشیہ ہدایت الحکمت	☆عربی	زیر طبع

ان کے علاوہ دیگر اہم موضوعات پر کثیر مقالات بھی ہیں۔

متعدد مدارس اسلامیہ میں خدمات جلیلہ

الجامعۃ الرضویہ کیمری ۱۹۸۰ء،۱۹۸۱ء

گلشن بغداد، رامپور ۱۹۸۲ء،۱۹۸۳ء

مفتاح العلوم، رامنگر، ۱۹۸۴ء،۱۹۸۵ء

بدر العلوم، جسپور، ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء،

الجامعۃ القادریہ رچھا،

فی الوقت جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

میں زریں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

غیر ممالک کا سفر ☆ ۱۹۸۱ء میں پاکستان

دینی وملی، مذہبی وثقافی، ادبی وسماجی اداروں اور تحریکوں سے وابستگی ☆

۱۹۸۱ء میں رضا اکیڈمی، رامپور

۱۹۸۲ء میں قادری اکیڈمی رامپور میں رکن خاص کی حیثیت سے شمولیت،

۱۹۸۶ء میں رضا دار الاشاعت، بہیڑی کا قیام،

۱۹۸۷ء میں ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، رچھا، کا اجراء

فی الحال امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف (قیام ۲۰۰۱ء) کے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے نمایاں کارنامے انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد شکیل نوری مصباحی

استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

حالات مصنف

”جامع الاحادیث“

گرم دم جستجو، نرم دم گفتگو

رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز

فضیلۃ العلم حضرت مولانا محمد حنیف خانصاحب ابن مولانا محمد علی خانصاحب ابن جناب ولی محمد خاں صاحب ابن جناب صدرالدین خاں صاحب عصر حاضر میں ایک جلیل القدر علام، پابند و مستعد معلم اور مستقل مزاج مصنف و مولف ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے علمی وعملی قد وقامت کی بلندی نے معاصرین میں ایک اہم مقام حاصل کرلیا ہے۔

۱۱/ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ مطابق ۳۱/جون ۱۹۵۶ھ کو اپنے وطن موضع بھوگپور تحصیل بہیڑی بریلی شریف یوپی میں ایک نہایت شریف اور باعزت خاندان میں پیدا ہوئے تقریباً پانچ سال کی عمر میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، ابتدائی تعلیم مقامی مکتب میں حاصل کی قرآن پاک ناظرہ اور اساسی اردو کے بعد چوتھے کلاس تک مروجہ ہندی اسکول میں پڑھا، سن شعور کی پختگی کے بعد بہیڑی کی ایک درسگاہ مدرسہ شیریہ میں عربی فارسی کا آغاز کیا، یہاں دو سال گزارنے کے بعد ایک اور دانش گاہ بحرالعلوم بہیڑی میں داخل ہوئے اور درجہ رابعہ تک بڑی محنت اور لگن سے پڑھا اس کے بعد الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے آخر میں مرکز اہل سنت دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں حضرت صدرالعلماء الشاہ علامہ تحسین رضا خانصاحب دامت برکاتھم کی سرپرستی میں شراب علم وعمل سے شادکام ہوتے رہے اور یہیں سے ۱۹۷۹ء میں سند فراغت وتاج فضیلت سے شرف یاب ہوئے۔

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی بارگاہ باعظمت میں حاضر ہوکر داخل سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ ہوئے اور اکثر حضرت کی زیارت وخدمت کا شرف حاصل رہا اور تاج الشریعہ حضرت علامہ محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ ازہری میاں نے الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن میں ایک پُرکیف تقریب میں سعادت خلادفت واجازت سے نوازا۔

آپ نے دوران تعلیم جن اساتذۂ کرام سے اکتساب علوم وفنون کیا ان کے اسمائے

گرامی درج ذیل ہیں۔

- صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خانصاحب قبلہ
  شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
- سماحۃ الفضل حضرت مفتی محمد جہانگیر خانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب اعظمی
  شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی
- شیخ التفسیر حضرت علامہ عبد اللہ خانصاحب
  الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد
- محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی صاحب
  شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- جامع معقولات ومنقولات علامہ نعیم اللہ خانصاحب
  صدر المدرسین منظر اسلام بریلی شریف
- سماحۃ الشیخ حضرت علامہ سید عارف صاحب
  سابق شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف
- ماہر معقولات حضرت علامہ مناظر حسین صاحب سنبھل، مراد آباد
- شیخ الادب حضرت علامہ یٰس اختر صاحب مصباحی بانی دار القلم دہلی
- ادیب شہیر حضرت مولانا محمد افتخار صاحب اعظمی
- حضرت مولانا نصیر الدین صاحب عزیزی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- حضرت مولانا محمد اسرار صاحب الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
- حضرت مولانا بلال احمد صاحب بہار
- حضرت مولانا سلطان اشرف صاحب بہیڑی
- حضرت مولانا محمود رضا خانصاحب پیلی بھیت شریف
- حضرت مولانا حامد حسین صاحب علیہ الرحمۃ بہیڑی
- حضرت مولانا انوار عالم صاحب پورنوی

✸ حضرت مولانا سید عباس علی صاحب علیہ الرحمۃ بھوگپوری۔

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے ۱۹۷۹ء میں فراغت کے بعد آپ نے مسند تدریس کو زینت بخشی، گردونواح کے کئی ایک مدارس میں طالبان علوم نبوی کو علم وادب کے گراں قدر زیور سے آراستہ فرمایا، منفرد اور یگانہ طرز تدریس سے حلقہ تلامذہ میں اپنا گہرا اثر ورسوخ قائم فرمایا، آپ کے علم عمل نے حلقہ بگوشوں کی تعلیم وتربیت میں علم وآگہی کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ عملی جزبات کو بھی بے دار کیا یہ آپ کی تعلیمی مقبولیت ہی کی تو دلیل ہے کہ آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے طلبہ اپنے آپ ہی آپکے ساتھ ساتھ ہوتے آپ حلقہ درس اتنا وسیع ہے کہ بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ علاقہ کے نوجوان شہرت یافتہ علماء میں دو چند ہی ایسے ہونگے جن کو آپ کا یا آپ کے تلامذہ کا شرف تلمذ حاصل نہ ہوا ہو۔

آپ نے جس مدرسہ میں بھی تعلیم وتدریس کی خدمات انجام دیں اسکے عروج وارتقاء کیلئے انتظامی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ کچھ مدارس تو ایسے بھی ہیں جن کے تعلیمی وانتظامی روح رواں صرف آپ ہی رہے، آپکی انتظامی جدوجہد اور تعلیم سرگرمیوں نے ان کو نیا وجود اور پائیدار شہرت بخشی اور اراکین وطلبہ کیلئے وہ لمحے یادگار بن گئے۔

جن مدارس کی آپنے آبیاری فرمائی وہ اس طرح ہیں:۔

✸ الجامعۃ الرضویہ قصبہ کیمری ضلع رامپور (مدت تدریس: ڈیڑھ سال)

✸ دارالعلوم گلشن بغدادرامپور (مدت تدریس: تقریباً پونے چار سال)

✸ مفتاح العلوم جامع مسجد رامنگر ضلع نینی تال (مدت تدریس: تقریباً پونے تین سال

✸ بدرالعلوم جامع مسجد جسپور ضلع نینی تال (مدت تدریس: ڈیڑھ سال)

✸ الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن ضلع بریلی شریف (مدت تدریس: تقریباً چار سال)

اس کے بعد حضرت منانی میاں صاحب قبلہ کی خواہش وفرمائش کا احترام کرتے ہوئے جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف تشریف لائے، حضرت نے آپ کی تعلیمی وتنظیمی اہلیت ولیاقت کو دیکھ کر جامعہ کے سارے انتظامی اور تعلیمی معاملات آپ ہی سپرد کردیئے، آپ نے بڑی جاں فشانی اور عرق ریزی کے ساتھ جامعہ کیلئے ترقی کی راہیں ہموار فرمائیں چنانچہ جامعہ کے شایان شان اساتذہ کی تلاش وجستجو ایک جواں حوصلہ، محرک وفعال اور کارآمد عملہ فراہم کرنے میں

کامیاب ہوگئی، بلاشبہ جامعہ کی موجودہ ترقی، کامیابی اور کامرانی موصوف ہی طرف منسوب ہے۔اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ قلم کی گل کاریاں قلم کار کو حیات جاوید بخشتی ہیں موصوف کو دور طالب علمی ہی سے قلم کاری اور مقالہ نگاری کا شوق تھا اس نے بعد فراغت اور فروغ حاصل کیا، متعلقہ مدارس کی تمام تر ذمہ داریوں کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی چلتا ہی رہا اگر چہ دوران تعلیم و تدریس مختلف صبر آزما مراحل و مسائل بھی پیش آئے مگر طبعی جد و جہد اور حرکت و عمل نے عزم و حوصلہ کو کمزور نہ ہونے دیا بلکہ مضبوط سے مضبوط تر بنادیا۔ بلفظ دیگر

بخشا ہے ٹھوکروں نے سنبھلنے کا حوصلہ ☆ ہر حادثہ خیال کو گہرائی دے گیا

ارباب قلم جانتے ہیں کہ تصنیف و تالیف یک سوئی چاہتی ہے مدرسہ کی تعلیمی، انتظامی اور تعمیری ذمہ داریوں کے باوجود تصنیف و تالیف بہت مشکل کام ہے مگر پھر بھی آپ کے قلم زرنگار نے بے مثال گراں قدر تصنیفی کارنامے انجام دیئے۔آپ کا اب تک کا سرمایۂ قلم اس طرح ہے۔

۱۔ جامع الاحادیث ۶ جلدیں
۲۔ ترجمہ جامع الغموض جلد اول
۳۔ ترجمہ جامع الغموض جلد دوم (غیر مطبوعہ)
۴۔ نحوی پہلیاں
۵۔ حاشیۂ ہدایۃ الحکمت عربی (غیر مطبوعہ)
۶۔ مفردات حنفیہ (غیر مطبوعہ)
۷۔ مسئلہ قرأت خلف الامام
۸۔ تلخیص و ترجمہ تبشیر الوری مصنفہ مولانا سلامت اللہ صاحب رامپوری (غیر مطبوعہ)
۹۔ حالات مصنفین (غیر مطبوعہ)
۱۰۔ تاریخ وہابیہ (غیر مطبوعہ)
۱۱۔ مقالات حنفیہ (غیر مطبوعہ)
۱۲۔ حضور مفتی اعظم ہند قرآن وحدیث کی روشنی میں
۱۳۔ سچی نماز

اس کے علاوہ نشر و اشاعت سے بھی آپ کو گہرا شغف رہا، آپ نے نشر و اشاعت کی اب تک کی زندگی میں مختلف کارہائے نمایاں انجام دیئے، اولین ترین کاوش چند احباب کی

معیت میں ''رضا اکیڈمی رامپور'' کے نام سے اشاعتی ادارہ کا قیام ہے جو ۱۹۸۱ء میں عمل میں آیا جس کے ذریعہ کئی اشاعتی پروگرام انجام پائے اس کے بعد چند رفقائے کار کے ساتھ ۱۹۸۲ء میں ''قادری اکیڈمی رامپور'' کے قیام میں بھی سرگرمی ومستعدی کے ساتھ شامل رہے جو آج تک اسی اساس پر کام کر رہا ہے۔

رامنگر نینی تال پہونچنے کے بعد ''رضا دار الاشاعت'' کا قیام فرمایا جس نے مختصر سے عرصہ میں مثالی کارکردگی سے حیرت انگیز شہرت حاصل کرلی، الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن پہونچکر اپنے معاون کار مخلص احباب کے ساتھ ماہنامہ رضائے مصطفی نکالا اور بحسن خوبی اسکی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف تشریف لاکر بھی نشرواشاعت کی طرف کئی ایک مثبت قدم اٹھائے جو کامیاب تو رہے مگر حسب مراد نہیں، آپ بریلی شریف میں منصوبہ بند اشاعتی پروگرام کی امنگ رکھتے تھے، اس کو تائید غیبی ہی کہیں گے کہ مخیّر قوم وملت حضرت سید شوکت حسین صاحب ممبئ نے ایک ایسے ہی پروگرام کی پیش کش کی، اپنے خوابوں کی تعبیر سمجھ کر اس کو بکمال رغبت قبول کرلیا اور ''امام احمد رضا اکیڈمی'' کے نام پر اس عظیم کام کی داغ بیل ڈالدی جس کو ارباب عقیدت بڑی قدر وقیمت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں خداپاک اس کارنمایاں کو غایت درجہ کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم)

الغرض حضرت مصنف کا کاروان شوق پہ بہ پہ منازل عظمت کی طرف رواں دواں ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اتنی کامیابیاں مستقبل میں اور بھی زرین خدمات کا پتہ دیتی ہیں۔ بقول شاعر ابھی جانا ہے مجھ کو اور آگے یہ منزل آخری منزل نہیں ہے

آخر میں دست بدعا ہوں کہ خدائے پاک اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں بے پناہ برکت فرمائے تاکہ اسی طرح اپنی بیش بہا نگارشات اور گراں قدر خدمات سے نوازتے رہیں۔ ع

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

صغیر اختر المصباحی

۲۷ر ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۳ مارچ ۲۰۰۱ء

بروز جمعہ مبارکہ

از:۔ارشد علی جیلانی جبلپوری

نذرِ عقیدت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اہل قرطاس وقلم سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ تصنیف وتالیف،ترتیب وتخریج کا کام کس قدر دشوار اور مشکل ہے۔مگر پھر بھی ہمدردان قوم وملت مسلک حق کی پاسداری اور نصیحت مسلمین کی خاطر اس امر دشوار کو خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں۔

قرطاس وقلم کے رخ سے دینی خدمت وہ عظیم سرمایہ ہے جس کے ذریعہ مرنے کے بعد بھی صاحب قلم کی جیتی جاگتی تصویر قوم کو دیکھنے ملتی رہتی ہے۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصنیف وتالیف کے ذریعہ جو گراں قدر وعظیم دینی خدمات انجام دیں ان کی نظیر دور دور تک نظر نہیں آتی۔

آپ نے سیکڑوں قلمی جواہر پارے قوم کو عطا فرمائے جن کو دیکھ کر عجم ہی نے نہیں بلکہ عرب نے بھی آپ کی مدح وستائش کی۔اور سب نے آپ کے علم وفضل کو تسلیم کیا۔

اس عظیم ہستی کو رحلت فرمائے ہوئے اگرچہ پون صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ اپنے بے مثال کارناموں کی وجہ سے آج بھی زندہ ہیں۔اور اپنی بیش بہا تصانیف کی صورت میں گویا اپنے موسلادھار فیضان وکرم کے ساتھ ہمارے درمیان جلوہ افروز ہیں۔

آپ کے مخالفین آپ کی خداداد عظمت ومقبولیت کو برداشت نہ سکے اور انہوں نے طرح طرح سے آپ کو بدنام کرنے اور آپ کے علم وفضل کو گھٹانے کی سعی لاحاصل کی،ایک

صاحب نے تو گویا دن کی روشنی میں آفتاب کا انکار کرنے کی کوشش کی اور کہا اعلیٰ حضرت علم حدیث میں قلیل البضاعت تھے۔

متعدد علمائے کرام نے اس کذب بیانی کا پردہ فاش کیا اور واضح دلائل کے ساتھ ثابت کردیا کہ اعلیٰ حضرت کو دیگر علوم وفنون کی طرح علم حدیث اور اس کے متعلقات پر بھی ید طولیٰ اور مہارت تامہ حاصل تھی۔

آقائے نعمت منبع فیض وحکمت استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ المنیف نے بھی اپنا قلم بافیض اٹھایا اور جامع الاحادیث جیسی عظیم الشان کتاب تالیف فرما کر مخالفین کی جانب سے ہونے والے اس اعتراض کا بہت ہی موثر انداز میں ازالہ فرمادیا۔

حضرت مدظلہ العالی نے احادیث کے اس مجموعے سے ثابت کردیا کہ اعلی حضرت امام عشق ومحبت کو جملہ علوم حدیث میں جو صلاحیت خاصہ اور مہارت تامہ حاصل ہے اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے۔

ہم عصر علماء ومحدثین آپ کے تبحر علم حدیث کا واضح طور پر اعلان فرماتے ہیں۔

عمدۃ المحدثین حافظ بخاری حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

وہ اس وقت امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر ہیں، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے ان کی روایت ودرایت کی خامیاں ازبر۔

علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے، اعلیٰحضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب وتذہیب میں وہی لفظ مل جاتا۔ اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعے کی وسعت۔

حضور استاذی الکریم حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب قبلہ مدظلہ النظیف کی سالہا سال عرق ریزی و جاں سوزی کے بعد احادیث مقدسہ کا مجموعہ

بنام ''جامع الاحادیث'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جو حذف مکررات کے بعد ۳۶۶۳۔احادیث پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ ،ناچیز کو حضرت اقدس کی نگرانی میں جامع الاحادیث کی کمپوزنگ اور سیٹنگ کے دوران مکمل جامع الاحادیث کے سرسری مطالعہ کی بھی سعادت میسر آئی۔

خدائے ذوالجلال کی بارگاہ عظمت میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمارے استاذ معظم کے فیضان کرم کو ہم پر تادیر قائم ودائم فرمائے۔اور ہمیں استفادہ کی استعداد بخشے۔آمین بجاہ سیدی النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

سگ بارگاہ رضویت

احقر ارشد علی جیلانی عفی عنہ

متعلم جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

فہرست عنوانات مقدمہ

اعتذار

احادیث کی تخریج نہایت دشوار گزار منزل اور صبر آزما مرحلہ تھا، بعض اوقات ایک ایک حدیث کے حوالے کے لئے گھنٹوں کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی تھی بلکہ بعض کے لئے ہفتوں جدوجہد جاری رہتی جب کہیں کامیابی ملتی۔ اس جدوجہد کے بعد جب حوالہ مل جاتا تو اس پر فرح وسرور کا جو عالم ہوتا وہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس تلاش وجستجو کے بعد بھی ہم بعض احادیث کی تخریج سے قاصر رہے ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کسی صاحب کو ایسی احادیث میں سے کسی کا حوالہ مل جائے تو ہمیں ضرور اطلاع دیں، ہم شکریہ کے ساتھ دوسرے ایڈیشن میں اسکا اضافہ کردیں گے۔

نیز ہم نے امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف متداولہ میں سے تقریباً تین سو تصانیف سے احادیث جمع کرکے یہ مجموعہ ہدیۂ قارئین کیا ہے، امام احمد رضا کا قلم بلاشبہ لغزش سے پاک ہے لیکن اس طویل سفر میں ہم سے کسی مقام پر کوتاہی ہوجانا کوئی امر مستبعد نہیں، پھر یہ کہ مجھے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا بھی کامل اعتراف ہے، لہذا جس مقام پر قارئین کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو وہ اپنے حلقۂ اثر اور ہم نشینوں کی مجلس میں کتاب کی وقعت واہمیت کم کرنے کے بجائے براہ راست مجھے مطلع فرمائیں تاکہ اسکی تلافی کی جاسکے اور ہدیہ تشکر بھی پیش کیا جائے۔

امیدوار کرم

مرتب

جامع الاحادیث

(جلد دوم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................... **مقدمہ جامع الاحادیث (جلد اول)**

اصلاح ونظر ثانی.............. بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج.............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ.............. مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ.......... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................... (۱۰۰۰)

سن اشاعت.............. ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت....................

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا____ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولتِ لازوال سے مالا مال کیا____ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا____ اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادہء اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتیء اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔ گر قبول افتدز ہے عز و شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے۔ امین

اجمالی فہرست جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المسلسل احسانه ، المتصل انعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله واكرامه، ذكره سند من لا سند له ، واسمه احد من لا احد له۔

فافضل الصلوات العوالى النزول ، واكمل السلام المتواتر الموصول، على اجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الاعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لا ستناد اليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الاسانيد، ، بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لاولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعة مشفوع، والاصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فى محشر الصفوف، وامر الموقف على رايه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر ،وطريق الشاذ الى شواظ سقر،حافظ الامة من الامور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف اليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، ويرتقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اسی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه الى درجة الصحيح، مداراسانيد الجود والاكرام ، منتهى سلاسل الانبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ آفاق السماء و اطراف العالم ، و على اله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعة ووعاة ادبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من افضاله الواصلة الدارة

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر

☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب

☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود

☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل

☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ

☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف

☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع

☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل

☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک

☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید

☆اختلاط ☆وہم ☆مرفوع ☆موقوف

☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل

☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت

☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی

☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ

☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ

☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع

☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج

☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ایهام، ولا اختلاط با لا عداء اللیام ، ماروی خبر و ھوی اجازۃ ، و غلب حقیقۃ الکلام مجازۃ۔ آمین۔اما بعد۔

ا۔نیت

(ا)اعمال کامدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّمَا الأَعۡمَالُ بِاالنِّیَاتِ وَ إِنَّمَالِکُلِّ إِمۡرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ۲/ ۷۵ ۴☆ فتاوی رضویہ۹/ ۷۲۲

امیرالمؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب کیف کان بدئو الوحی ، ۱/۲

الصحیح لمسلم ، باب قولہ ﷺ انما الاعمال الخ ۱/۱۴۰

السنن لابی داؤد ، کتاب الطلاق باب ما عنی بہ الطلاق و النیات ، ۱/۳۰۰

السنن لابن ماجہ ، ابواب الذھد ، ۱/۳۲۱

السنن للنسائی ، کتاب الطھارۃ ۱/۲۴

السنن للنسائی ، کتاب الطلاق ، ۳/۱۰۴

السنن للنسائی ، کتاب الایمان والنذور ، ۲/۱۴۴

السنن الکبری للبیھقی ، کتاب الطھارۃ ۱/۴۱

المؤطا لمالك

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۵۶

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۶/۳۴۲ ☆ کتاب الزھد و الرقائق ، ۱/۲۲۸

التفسیر للبغوی ، ۱/۴۳۱ ☆ تلخیص الجیر لابن حجر ، ۱/۵۵

المسند للحمید ی ۱/۲۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۲۴۴

فتح الباری، ۱/۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲/۱۵

شرح السنۃ للبغوی ، ۱/۴۰۱، ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۳۶۲

اتحاف السادۃ للمتقین ۲/۳۸۰ ☆

التفسیر لابن کثیر ، ۲/۳۴۵ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۳۵۱

روح المعانی ۳/۹۲ ☆ البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ۱۰ /۱۱۸، ۱۱/۵۵

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تاکہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اور ان سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلا امام بخاری،امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک،سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲م

(۲) نیت خیر پر اجر

۲ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيرٌ مِنُ عَمَلِهٖ ۔ **فتاوی رضویہ ۲/۶۸۰**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کرسکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی " خُذُوا زِيَنتَكُمُ عِندَ كُلِّ مَسُجِدٍ " (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

---

۲ ـ حلية الاولياء،	۲۵۵/۳	☆	المعجم الكبير للطبرانى ،	۲۲۸/۶
اتحاف السادة المتقين ،	۱۵/۱۰	☆	تاريخ بغداد للخطيب ،	۲۳۷/۹
الفوائد للشوكانى،	۲۵۰	☆	الاسرار المرفوعه لعلى القارى	۳۷۵
كشف الخفا للعجلونى ،	۴۳۸/۲	☆	الدرر المنتشرة للسيوطى ،	۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔
(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتین سیکھونگا۔
(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤنگا، دین سکھاؤنگا۔
(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔
(۱۲) علماء کی زیارت۔
(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔
(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔
(۱۵) مسلمانوں سے میل۔
(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔
(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔
(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔
(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔
(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔
(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔
بسم الله و الحمدللّٰه و السلام علی رسول الله ،
(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا ۔
اللهم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔
(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔
(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔
(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد لله' کہا اسے 'یرحمك الله' کہونگا۔
(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔
(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔
(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت

کھونگا۔اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پا چکا،فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۔

(۳۳)جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴)اندھے کی دستگیری کرونگا۔(۳۵)جنازہ ملا تو نماز پڑھونگا۔

(۳۶)موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷)دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ۔تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم،پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۸۱ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷۵

(۳)اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لا يَنظُرُ إِلٰی صُوَرِكُم وَ أَموَالِكُم وَ لٰكِنْ إِنَّمَا يَنظُرُ إِلٰی قُلُوبِكُم وَ أَعْمَالِكُم۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب البر و الصله تحریم الظن و التجسس ، ۲/۳۱۷
السنن لابن ماجه ، کتاب الزهد با ب القناعة ، ۲/۳۰۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۸۵ ، ۵۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۱٤

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ ـ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أ قَالَ **لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ** وقتلته قال : قلت يا رسول الله ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کردیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳

---

٤ ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله

السنن لابى داؤد كتاب الجهاد ، ١/٣٥٥

السنن لابن ماجه ، كتاب الفتن ، ٢/٢٩٠

المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٣٩ ، ٥/٢٠٧

۲۔توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال : حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : حدثنی جبرئیل قال : سمعت رب العزة یقول : **لا إله إلا الله** حِصُنِی، فَمَنُ قَالَ دَخَلَ حِصُنِی، وَ مَنُ دَخَلَ حِصُنِی أَمِنَ مِن عَذَابِی ۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ امام موسی کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے ۔تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوااور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرعہ رازی ۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑ گڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے ۔امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں ۔خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں ۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔کوئی روتا ہے۔کوئی سواریٔ مقدس کا سم چومتا ہے۔اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی ، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹۲۱/۳

سب لوگ خاموش ہورہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی ۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرأ من جنته ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں ۔ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے داہنی ران پر باندھیں۔اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول : فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسوبین میں سے ہیں۔تو اولیائے محمدبین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئ کی چار صورتیں ہیں۔وجود اعیان میں۔علم میں۔تلفظ میں۔کتابت میں۔تو ان دوشق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔الاسم عين المسمى۔ نام عین مسمی ہے۔امام رازی نے فرمایا۔المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمى۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔تو خالی اسماء ہی ایک اعلی ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه أن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و معاذ رديفه على الرحل قال : يا معاذ بن جبل! قال : لبيك يا رسول الله و سعد يك! قال : يا معاذ ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك! قا ل: يا معاذ! قال : لبيك يا رسول الله و سعديك ثلثا! قال : مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللهُ وَ أن مُحَمّد رَّسُوْلُ اللهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّاحَرّمَه اللهُ علىٰ النَّارِ قَالَ : يَا رسول الله ! أفلا أخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذاً يَتَّكِلُوا، وأخْبَرَ بِهَا مُعاذعِنْدَ مَوتِهٖ تَأثُّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا اله الاالله محمد رسول الله، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کر لینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

٧ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب العلم ، ٢٤/١ ☆ الصحيح لمسلم، كتا ب الايما ن، ٤٦/١

٧ـ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٦١٣/٣☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٢٦٦/٣

كنز العمال للمتقى ، ٥٦٥٢ـ ٩٣/٣

الله تعالی علیه وسلم: یَاأ یُهَا النَّاسُ! إنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَ إنَّ أبَاکُمْ وَ احِدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إلٰی بَعْضِهِمْ فَیأتُونَ آدَمَ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیَقُولُونَ: إشْفَعْ لَذُرِّیَتِكَ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِإبْرَاهِیْمَ فَإنَّهٗ خَلِیْلُ اللهِ تَعَالٰی فَیَأتُونَ إبْرَاهِیْمَ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَإنَّهٗ کَلِیْمُ اللهِ تَعَالیٰ ، فَیُؤتٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَإنَّهٗ رُوْحُ اللهِ وَ کَلِمَتُهٗ ، فَیُؤتٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلاَمُ فَیُقُولُ: لَسْتُ لَهَا لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍصَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَأوْتٰی فَأقُوْلُ: أنَا لَهَا، أنطَلِقُ فَأسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِیِّ فَیُؤذَنُ لِیْ ، فَأقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَأحْمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لاَ أقْدِرُ عَلَیْهِ الآنَ یُلْهِمُنِیْهِ اللهُ تَعَالٰی، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً، فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعُ لَكَ ، وَسَلْ تُعْطَهُ وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأقُوْلُ: یَا رَبِّ !أمَّتِیْ أمَّتِیْ فَیُقَالُ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أوْ شَعِیْرَةٍ مِنْ إیْمَان فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ ثُمَّ أرْجِعُ إلٰی رَبِیِّ تَعَالیٰ فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ له سَاجِداً فَیُقَالُ لِیْ: یَامُحَمَّدُ ! إرْفَعْ رَأسَكَ ، وَ قُلْ یُسْمَعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَإشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یَا رَبِّ أمّتِیْ أمّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إیْمَان فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنطَلِقُ فَأفْعَلُ، ثُمَّ أعُوْدُ إلٰی رَبِی فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یَا رَبُ! أمَّتِیْ أمّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ أدْنٰی أدْنٰی

۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۱۱۰ ☆ المسند لابی عوانه ، ۱/۱۸۴

الجامع الصحیح للبخاری، صفة الجنة ،۲/۹۷۱ ☆ التفسیر للبغو ی ، ۴/۱۷۷

أَدُنٰى مِنُ مِثْقَالِ حَبَّة مِنُ خَرُدَلٍ مِنُ إِيُمَانٍ فَأَخُرِجُهُ مِنَ النَّارِفَأَنُطَلِقُ فَأَفُعَلُ، ثُمَّ أَرُجِعُ اِلٰى رَبِّى فِى الرَّابِعَةِفَأَحُمَدُهٗ بِتِلُكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ لِىُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرُفَعُ رَأسَكَ ،وَ قُلُ يُسُمَعُ لَكَ، وَ سَلُ تُعُطَهُ، وَ إِشُفَعُ تُشَفَّعُ، فَأَقُولُ :يَا رَبِّ! اِئُذَنُ لِىُ فِيُمَنُ قَالَ :**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ، قَالَ : لَيُسَ ذَاكَ لَكَ أَوُ قَالَ: لَيُسَ ذَاكَ إِلَيُكَ ، وَ لٰكِنُ وَ عِزَّتِىُ وَ كِبُرِيَائِىُ وَ عَظُمَتِىُ وَ جَبُرِيَائِى! لأَخُرِ جَنَّ مَنُ قَالَ : **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں،تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگا ہ میں سب کی حاضری ہوگی۔وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اوراس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔اورخداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا،تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا،پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔پھر مجھے حکم ہوگا۔اے محمد! سراٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا،شفاعت کرو ہم قبول کریں گے،میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانۂ گندم یا جو کے مانند ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا اله الا الله پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں **لا اله الا الله** پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا اله الا الله محمد رسول الله**۔

۹۔ **عن** أبی ذر الغِفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	۱٦٦/٥	☆	المسند لابی عوانه ،	۱۹/۱
التفسیر للبغوی ،	٥٤٤/۱	☆	فتح الباری للعسقلانی ،	۲۸۳/۱۰
السنة لابی عاصم ،	٤٦٤/۲	☆	الدر المنثور للسیوطی ،	۱۷۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۱۰۳/۲	☆	التمهید لابن عبد البر ،	۲٤۱/۹
التفیسر لابن کثیر ،	۲۸۷/۲	☆		

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إلّا دَخلَ الجَنّةَ، قلتُ : و إن زنٰى و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰى و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰى و سَرقَ ، قال و إن زنٰى و إن سَرقَ ، قلتُ: و إِن زنٰى و إن سرق ، قال: و إن زنٰى و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابِعةِ علٰى رَغمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھراسی پراسکا انتقال ہوتو وہ جنت میں جائے گا۔حضرت ابوذرفرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے،فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے،فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔تین مرتبہ یہ ہی فرماکرارشادفرمایا: اے ابوذر! اگرچہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ۳/۳۶۴

﴿۳﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہداسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحیدواہل لا اله الا الله تھے۔تو نہی ازقبیل' لیس ذلك لك' ہے۔بعدہ رب العزۃ عزجلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پراتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکرشرف صحابیت پاکرآرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورااترلیا۔ اور" أليومَ أكمَلتُ لَكُم دِينَكُم وَ أتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتِي "نے نزول فرماکردین الٰہی کو تام وکامل کردیا تاکہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پرواقع ہو۔حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی و لا عطر بعد عروس۔ اورحدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول ۔ کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا "ألهاد الكاف فی حكم الضعاف " بلکہ امام ابن حجرمکی نے فرمایا۔متعددحفاظ نے اسکی تصحیح کی۔ أ فضل القری لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غیر الأنبیاء و أمهاته إلی آدم و حواء لیس فیهم کافر ـ لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس ـ و قد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون و أن الآباء کرام و الأمهات طاهرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبك فی الساجدین ـ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أهل الجنّة و هذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیه أن اللہ تعالیٰ أحیاهما فآمنا به ألخ ـ مختصرا و فیه طول ـ

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں ۔انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی ۔کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں ۔آباء سب کرام ہیں ۔مائیں سب پاکیزہ ہیں ۔اور آیت کریمہ ’’و تقلبك فی الساجدین‘‘ کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا ۔تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں ۔یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے ۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذهبی حب الدیار لأهلها ÷ و للناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو’’ فبها و نعمت ‘‘ ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے ۔إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سے ڈرے ۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فی هذه المسئلة الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لخبر الطبرانی لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ۔

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

و الَذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللهِ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيۡمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : إجتمعت نصاری نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبرٰهيم إلايهوديا ، و قالت النصاری ما كان إبرٰهيم إلانصرانيا فأنزل الله فيهم" يَا أهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِی إبرٰهيم و ما أنزِلَتِ التورٰة و الإنجيلُ إلّا مِن بَعدهٖ " إلی قولهٖ : " و اللهُ و لیُّ المُؤمِنِيۡنَ "فقال أبو رافع القرظی حين إجتمع عنده النصاری و الأحبار فدعا هم رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم إلی الإسلام أتريد مِنّا يا محمد! أن نعبد ك كما تعبد النصاری عيسی بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانی ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

۱۰۔ دلائل النبوة للبيهقی ، ۵/۳۸٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۲/٤۰

التفسير لابن كثير ، ۲/٥٤ ☆ التفسير للطبرانی ، ۳/۳۰٥

تدعو، او كما قال ،فقال رسول الله : مَعاذَ اللهِ أن أعبدَ غير الله أو آمُرَ بِعِبادَةِ غير ، ما بذلك بعثنى و لا أمرنى ـ فأنزل الله عزوجل فى ذلك من قولهما ـ ما كان لِبَشَرٍأن يؤتِيَه اللهُ الكِتَابَ وَ الحُكمَ و النُّبُوَّةَ ثُم يقولُ للنّاسِ كُونُوا عِباداً لِي مِن دُونِ الله لٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِما كُنتم تعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمُرَكم أن تَتخِذُوا المَلائِكَةَ و النّبِيِّينَ أربَاباً أيَأمُرُكُم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتمُ مُسلِمُونَ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاریٰ نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنز الایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنز الایمان)۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳

(۶) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا طاعةَ لِأحدٍ فِي مَعصيَةِ الله تعالىٰ، إنَّمَا الطَّاعةُ فِي المَعْرُوفِ۔　فتاوی رضویہ ۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔ ۱۲م

۱۲۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الاحكام، ۲/۱۰۵۸ ايضاً كتاب اخبار الاحاد، ۲/۱۰۷۸
ايضاً، كتاب المغازى، ۲/۶۲۲ ☆ السنن للنسائى، كتاب البيعة، ۲/۱۶۶
۱۱۔ الصحيح لمسلم، كتاب الامارة، ۲/۱۲۵ ☆ السنن لابى داؤد، كتاب الجهاد، ۱/۳۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰۲، ۹۴، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۳۱، ۴،
ايضاً، ۴/۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۶،
الجامع الصغير، ۲/۵۸۵، صحيح
المستدرك للحاكم، ۳/۱۲۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳/۲۳۳، ۱۸/۱۸۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۲۲۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۱۸، ۲/۱۷۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۳۳۵ ☆
كنز العمال لعلى المتقى، ۱۴۸۷۴، ۶/۶۷ ☆ ايضاً ۱۴۹۱۱، ۶/۷۷
علل الحديث لابن ابى حاتم الرازى، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۵۱۰ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۷۹
۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۲۹، ۱۳۱، ۴/۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۲، ۵/۶۶، ۷۰
الجامع الصغير للسيوطى، صحيح ۲/۵۸۵، ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۷۷
المصنف لابن ابى شيبة، ۳۳۷۰۶، ۶/۵۴۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب البغدادى، ۳/۱۴۵
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۱/۱۳۳ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعةَ لِمَخُلُوقٍ فِی مَعصِیَةِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَن کَانَ یُحِبُّ أن یَعلَمَ مَنزِلتَہٗ عِندَ الله فَلیَنظُر کَیفَ مَنزِلَةُ اللهِ عِندَہ، فإنّ الله یُنزِلُ العَبُدَ مِنهُ حَیثُ أنزَلَہٗ مِن نِفُسِہٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی هریرة و سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنهما
اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱٤ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إن اللهَ وِترٌ وَیُحِبُّ الوِتَرَ۔
امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

۱۳۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٢٤، ٢٥
اتحاف السادہ للزبیدی ،، ٥٧٦/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی ،، ١٨٠/٥
الطبقات الکبری لابن سعد ، ٢/١، ٥٢ ☆ الکامل لابن عدی ،، ٥٩٣/٢
دلائل النبوة للبیهقی ، ٣١٨/٥ ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی ، ٤٥٥/٢
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ٣٨١ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ٢٢
کشف الخفاء للعجلونی ، ٥٦١/١ ☆ مشکوة المصابیح ، ٤٩٠١
١٤۔ المستدرک للحاکم ، العلم ، ٤٩٤/١ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ١٥٢/١

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و عن عبد الله بن مسعود و عن عبد الله بن عمر و عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : إن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات، أللّٰهم! أنتَ الأوّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیٌٔ وَ أَنْتَ الآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیٌٔ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ أللّٰهم! أنت الأول فلیس قبلك شئ ،و أنت الآخر فلیس بعدك شئ ۔ رسالہ المبین ختم النبین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَقُولُ الْعَبدُ لِسَیِّدِهٖ مَولَائی فإنّ مَولَاکُمُ اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔غلام اپنے آقا کو' مولائی ' نہ کہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۲/۶۷۷
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/۱۴۵ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرك للحاکم ، کتاب الایمان ، ۱/۲۴ ☆ الاذکار النوویه، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸ ، ۱/۲۶۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۸/۲۲۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۴۴
مشکوة المصابیح ، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۷۴
۱۶۔ الصحیح لمسلم ،باب الالفاظ، ۲/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی ، ۷/۵۷۷

(۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ **عن** عبد الله بن الشخير العامری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سيِدُنا ، فَقالَ : السّيدُ الله

حضرت عبداللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ **عن** أبی شريح الهانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الادب ، ۲۰۸/۲ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱

۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی كراهية المتاج، ۶۶۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵،۲۴/۴
اتحاف السادة للزبيدی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۰/۵
الطبقات الكبری لابن سعد، ۵۷۶ ۲/۲۱، ☆ الكامل لابن عدی، ۵۹۳/۲
دلائل النبوة للبيهقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۵۹۳/۲
عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبيهقی، ۲۲
كشف الخفاء للجعلونی، ۵۶۱/۱ ☆ مشكوة المصابيح، ۴۹۰۱

۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغير الخ ۶۷۷/۲ ☆ السنن للنسائی،
السنن الكبری للبيهقی، ۱۴۵/۱ ☆ كتاب الاسماء و الصفات للبيهقی، ۸۰
المستدرك للحاكم، كتاب الايمان ، ۲۴/۱ ☆ الاذكار النوويه ۲۵۹
كنز العمال لعلی للمتقی، ۱۳۱۸، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱
مشكوة المصابيح ، ۴۷۶۶ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱

الله تعالىٰ عليه و سلم : إن الله هُو الْحَكَمُ فَلِمَ تُكَنّى بِأَبِى الْحَكَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے(اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم:لَا تُسَمّوا أبناء َكُم حَكِيُمٌ وَ لَا أَبَا الْحِكَم، فَإِنَّ اللهَ هُوُ الْحَكِيُمُ الْعَلِيُمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ **عن** أبى هريرة قال: إن النبى صلى الله تعالىٰ عليه و سلم سمع رجلايقول: شاهان شاه، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم : أَللّٰه مَلِكُ الْمُلُوكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کرفرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاءمنع اس لفظ کا استغراق حقیقی پرحمل ہے۔یعنی موصوف کا استثناءتو عقلی ہے کہ خوداپنے نفس پر بادشاہ ہونامعقول نہیں۔اسکے سوا جمیع ملوک پرسلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔اوراسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پراطلاق ہوتو صراحۃ کفر ہے۔کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔یعنی معاذ اللہ موصوف کواس پر بھی

۲۰۔ مجمع الزائد للهيثمى، ۱۰۵/۸ ☆ عمدة القارى للعينى،

۲۱۔ كنز العمال لعلى المتقى، ۵۹۶/۱۶ ☆ ابن البخار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربیع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگر چہ نہ مراد نہ مفہوم ۔مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں منع ہوجائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع وترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگاربگ وغیرہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ وامام ہے، اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم ومفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر وباہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں وامراء وزراء کو بندۂ حضور وفدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ ورسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کرجائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاز بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے ، اور اوروں سے لکھواتے ، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں ۔تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے ۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقیناً متروک ومہجور ہے ۔جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی ،امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی ، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی ،فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے ،حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا،امام اعظم کے شاگرد امام ابویوسف ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء و محدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابویوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہرطرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدك ''حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع و فضیح رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر و قطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسید الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''إن الحکم اِلاللہ'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''إِیّاكَ نَستَعِینُ ''فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قُل لَا یَعلَمُ اَلآیَة ''فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فَابعَثُو ا حَکَماً ''ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور '' تَعاوَنُو عَلی البِرِّ وَ التَّقوٰی '' اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور ''إِستَعِینُوا بِالصَّبرِ وَ الصَّلٰوۃِ ''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور'' إلّا مَنِ ارتَضٰی مِن رَسُولٍ'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور''یَجتَبِی مِن رُسُلِهٖ مَن یَّشَاءُ'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور'' تِلكَ مِن أَنبَآءِ الغَیبِ نُوحِیهَا إِلَیكَ '' یہ غیب کی خبریں ہم تمہار طرف وحی کرتے ہیں۔ اور'' یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ ''بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ '' أَفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الکِتٰبِ وَ تَکفُرُونَ بِبَعضٍ'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرع میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اوراس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اوراس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنّ ظَرفاً لَا یُحِلُّ شَیْئاً وَ لَا یُحَرِّمُہٗ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔　　فقہ شہنشاہ ص۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالٰی بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲ ۔ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الله تبارك و تعالیٰ: یَا إبنَ آدمَ! قُمْ إلیَّ أمْشِ إلَیْكَ، وَ امْشِ إلیَّ أهَرْوِلُ إلَیْكَ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالٰی کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اورتو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

(۱۷) اللہ تعالٰی بندوں سے قریب ہے

۲۳ ۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا أیها النَّاسُ ! أرْبعُوا علٰی أنْفُسِکُمْ فَإنّکُمْ لَا تَدْعُونَ أصَمَّ وَ لَا غَائِباً ۔ إنّکُمْ تَدْعُونَ سَمِیْعاً قَرِیْباً وَ هُوَ مَعَکُمْ ۔

---

۲۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، 　کتاب التوحید ، 　۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم ، 　کتاب التوحید ، 　۲/۳۵٤
السنن لابن ماجه ، االادب ، ۲/۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۱/۱۹۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ، ۱/۲۲٦
المسند لاحمد بن حنبل، ، ۳/٤۷۸ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۳۱/۲۷
الاتحافات السنیة، ۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا حول و لا قوة الا بالله، ۲/۹۷۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الذکر ، ۲/۳٤٦ ☆ السنن لابی داؤد، ابواب الوتر ، ۲۱٤
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۸٤ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۳۲٤۳، ۲/۸۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٥/۳٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/٥۰۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۹٤ ، ٤۰۲، ٤۰۳، ٤۰۷، ٤۱۸، ٤۱۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلا شبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَللّٰهم! إنّی أَسْئَلُكَ مِن كُلِّ خَيرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدَيْكَ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدَ يْكَ ۔ صفائح اللجین ص۲۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَدُ اللهِ بَسْطَانِ ۔ صفائح اللجین ص۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ۱/۷۰۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۷۹، ۲/۱۸۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۴۸۶، ۱/۹۲
۲۵۔ الصحيح لمسلم، التوبة، ۲/۳۴۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵، ۴۰۴
الفردوس للديلمی، ۵/۲۵۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۱/۹۹۸
شرح السنة للبغوی، ۵/۸۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ۱/۲۷۳
كنز العمال للمتقی، ۲۵۲ ۱۰، ۴/۲۲۱ ☆ الزهد لابن مبارك، ۳۸۵
المصنف لابن ابی شيبة، ۳/۱۸۱ ☆
۲۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، التفسير، ۲/۶۷۷ ☆ الصحيح لمسلم، الزكوة، ۱/۳۲۲
الجامع للترمذی، التفسير، ۲/۱۳۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ، ۲/۴۸

علیه وسلم : ید الله ملأیٰ لَا تَغِیظُهَا نَفُقَةٌ سَخَاءِ اللَّیلِ وَ النَّهارِ۔ أفرأیتُم مَا أنفَق مُنذُ خلقَ السَّماءَ وَ الأرُضَ فَإنهٗ لَم یَغِض مَا فِی یَدِهٖ وَ کَانَ عَرُشُهٗ علی الُمَاءِ وَ بِیَدِهٖ الُمِیزَانُ یَخفِضُ وَ یَرُفَعُ ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: بکیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی،اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔۱۲م

(۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو علی المنبر یقول: یأخذ الجبارُ سَمٰوٰتِهٖ وَأرُضِهٖ بِیَدَیهِ، وَ قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدیه و جعل یقبضهما و یبسطهما ، قال : ثم یقول : أنا الرحمن أناالملك ، أین الجبارون ، أین المتکبرون؟ و تمایل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن یمینه و عن شماله حتی نظرت إلی المنبر یتحرك من أسفل شیٔ منه حتی إنی أ قول أساقط هو برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ حاشیۃ معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور ان کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔میں رحمٰن ہوں۔میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے۔یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷۔ التفسیر للطبری، ۲۴/۲۷

السنن لابن ماجه ، کتاب الزهد، ۳۱۶

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔۱۲م

۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَطْوِی الله تعالیٰ السَّمواتِ یومَ القِیامَةِ ثُم یأخُذُهُنّ بِیَدِهِ الْیُمْنیٰ ثُم یقولُ أنا الملكُ ـأین الجبارون ؟أین المتكبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثُم یأخُذُهُنّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَده الأخریٰ ـ ثُم یقولُ : أنا الملِكُ ـ أین الجبارونَ ؟ أین المتكبرونَ؟ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟ ۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

(۲۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أعرابی فقال: یا رسول الله ! جهدت الأنفس و ضاعت العیال و نهت الأموال و هلكت الأنعام ، فاستسق الله لنا ، فإنا نستشفع بك علی الله و نستشفع بالله علیك ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :وَیُحكَ ، أتدْرِی ما تقولُ : و سبّح رسولُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتّی عُرفَ ذلك فی وجوه أصحابه ثم قال : و یحك إنه لَا یُسْتَشْفَعُ بِالله علیٰ أحد مِّنُ

۲۸۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ۳۷۰/۲	☆	الضعفاء للعقیلی	۱۵٤/۳
السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٥١/۲	☆	الاسماء و الصفات للبیهقی،	۲۳۷
الاتحافات السنیة ، ۳۱۷	☆	زار المسیر لابن الجوزی ،	۹٦/۷
السنن لابن ابی العاصم ، ۲٤۱/۱			
۲۹۔ السنن لابی داؤد السنة، ٦٥۰/۲	☆	كنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲،	۲۲٤/۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۱٤۳/٦	☆	التمهید لابن عبد البر،	۱٤۱/۷

خَلْقِهٖ ، شَانُ الله أعظمُ مِنهُ۔ برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا؛ ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریادرسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کرکے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو '' إياكَ نَستَعِينُ '' میں داخل کرکے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے   جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے   اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کرکے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ ایاك نستعين ''میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

(۲۱) اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرُهُمُ فِی الأمرِ ألآية ۔ قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أما إن الله وَ رسُولَه غَنِيّان عَنهُما وَ لٰكِن جعلَهَا اللهُ رَحُمَةً لأمَّتِی، فَمَن شَاوَرَ مِنهُم لَم يَعدِم رُشداً، وَ مَن تَركَ الُمَشوَرَةَ مِنهُم لَم يَعُدِم عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

۳۰۔ شعب الايمان للبيهقى، ۶/۷۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۹۰

کریمہ'' شاور ھم فی الامر '' نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱

۳۔ دین حق

(۱) دین نصیحت ہے

۳۱ ۔ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :
أَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِکِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۵٤/۱
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلة، ۱٤/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۱٦٥/۲
السنن للدارمی، ۳۱۱/۲ ☆ السنة لابن ابی العاصم، ٥۱۹/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۷/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۸۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ٥۳/۲، ۱۰۸/۱ ☆ المسند للشافعی، ۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹۲/۱۳
الدرالمنثور للسیوطی، ، ۲٦۷/۳ ☆ ارواء الغلیل للآلبانی، ٦۲/۱
التاریخ الصغیر للبخاری، ۳٥/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ۱۸۸/۲
الاذکار النوویه، ۲۷۹ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ۲۲۷/۸
التفسیر للقرطبی، ۲۲۷/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۷/۱٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳۷/۳
المطالب العالیة للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۸۹/۱
الدر المنتثره للسیوطی، ۸٥ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۰۱۹

(٢) دین آسان ہے

٣٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَ لَن يُّشَادَّ الدِّيْنَ أحَدٌ الّاغَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أَبْشِرُوْا ،وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَيءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ٢/ ١١٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔١٢م

٣٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَلدِّيْنُ يُسْرٌ،وَ لَن يُّغَالِبَ الدِّيْنَ أَحَدٌ اِلّاغَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ٢/ ١١٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔١٢م

٣٢۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان ، ١٠/١ ☆ السنن للنسائی، كتاب الايمان، ٢٣٣/٢

الجامع الصغير للسيوطی، ١٢١/١ ☆ كنز العمال لعلی المتقی، ٥٣٤٣، ٣٥/٣

اتحاف السادة للزبيدی، ٣٦٨/٦ ☆ التفسير للبغوی، ٢٥٦/٣

فتح الباری للعسقلانی، ، ١٢٤/٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ٥٤٨٤

التمهيد لابن عبد البر ، ١٢١/٥ ☆ مشكوة المصابيح ، ١٢٤٦

٣٣۔ شعب الايمان للبيهقی، ٤٠١/٣ ☆ الجامع الصغير ، ٢٦١/٢

الدر المنثو ر للسيوطی، ١٩٢/١ ☆ التفيسر للقرطبی، ٤٣٢/٣

كشف الخفاء للعجلونی، ٤٩٨/١ ☆

۳۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُو فِي الدِّينِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ۔ فتاوی رضویہ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے ۔۱۲م

۳۵۔ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ۔

فتاوی رضویہ۲/ ۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کرکے نہیں پاسکوگے ۔۱۲م

(۳) دین میں آسانی بہتر ہے

۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

۳۴۔ السنن لابن ماجه ، ۲۲۴/۲ ☆ السنن للنسائی ، کتاب الحج ، ۴۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۵/۱، ۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ، ۱۲/۳
نصب الرایة للزیلعی ۷۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۷ ، ۳۵/۳
التمهید لابن عبد البر، ۱۹۶/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۳۴۷
المستدرك للحاکم، المناسك، ۶۳۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۴/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۲/۱
الدرالمنثور للسیوطی، ۲۲۵/۱ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ۴۶/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۶/۱۲ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۱۱
۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۴ ، ۳۵/۳
شعب ا لایمان للبیهقی، ۴۱۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۳/۱
۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۹۴/۱ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲۱/۱
الفقیه و المتفقه للخطیب، ۲۲/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۰۷/۲
التفسیرللقرطبی، ۹۹/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۵۲ ، ۳۶/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : خير دينكم أيسره ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهٗ سَهْلاً فَخُذُوا مِنْهُ مَا تُطِيقُونَهٗ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ كَانَ يَسِيْراً ۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فی الباب عن أنس رضي الله تعالىٰ عنه

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِيْنَ ۔ فتاوری رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

۳۷۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۷۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۵۳۴۸، ۳/ ۳۵

۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۱/ ۵٤
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۲۱ ☆ السنن للنسائى، الطهارة، ۱/ ۹
المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۲ ، ۲/ ۲۳۹ ☆ المسند للحميدى، ۹۳۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ٤۲۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/ ۳۲۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱/ ۳۱۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/ ٤۱۷
الشفا للقاضى عياض، ۲/ ٤۹۷ ☆ كنز العمال لعلى المتقى ، ٤۹۳٦، ۲/ ٦۲۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۵۵ ☆

(۵)حضور آسان دین لائے

۳۹ ـ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّی ـ

فتاوی رضویہ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا ،تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔۱۲م

(۶)اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إِلی اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُالسَّمْحَةُـ

فتاوی رضویہ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کونرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷)حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱ ـ **عن** أبی العوام البصری قال : قال أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی

۳۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦٦/٥ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ١٢٨/١
التفسير للقرطبی، ۱۹ /٣٩ ☆ الاتحافات السنية، ١٨٤/٩
التفسير لابن كثير ، ٣١٢/١ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢٠٩/٧
كشف الخفاء للعجلونی، ٢٥١/١ ☆ تلبيس ابليس لابن الجوزی، ٢٨٩
٤٠ـ الجامع الصحيح للبخاری، الايمان ، ١٠/١ ☆ السنن للنسائی، الايمان ، ٢٣٣/٢
فتح الباری للعسقلانی، ٩٣/١ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٤٠/١
الجامع الصغير للسيوطی، ١٩/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٧/٤
اتحاف السادة للزبيدی، ١٨٤/٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٥٢/١
السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٨٨ ☆
٤١ـ السنن للدار قطنی، ٥١٢/٢ ☆

اللہ تعالیٰ عنہ : إنَّ الْحَقَّ قَدِ یْمٌ لاَ یُبْطِلُ الْحَقَّ شَیٔ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَیرٌ مِّنَ التَّمَادِّیُ فِی الْبَاطِلِ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابوموسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲ ۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ألإِسْلاَمُ یَعْلُو وَ لا یُعْلیٰ ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگر چہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیح ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

---

۴۲ ۔ السنن للدار قطنی، ۲/۳۹۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳/۲۱۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۲۱۲
تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۳/۲۱۸ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۴/۱۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۳

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم:لَا ضَرَرَوَ لَا ضِرَارَ فِی الإِسُلَامِ ـ　　**فتاوی رضویہ ۹/۱۳۰**

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔۱۲م

و فی الباب عن عبد اللہ بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

٤٤ـ **عن** عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم: إنَّ الإِسُلَامَ یَهُدِمُ مَا کَانَ قَبُلَهٗ ـ　　**جدالممتار ۲/۲۷۰**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤٣ـ السنن لابن ماجه ، ٢ / ١٧٠ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ٧٦/٩
نصب الرایة للزیلعی، ٣٨٤/٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٤١١/٣
کنز العمال لعلی المتقی ، ٩٤٩٨، ٥٩/٤، المسند لاحمد بن حنبل ، ٣١٣/١
المستدرك للحاکم ، ٦٦/٢ ☆

٤٤ـ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ٧٦/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩٨/٩
الدرالمنثور للسیوطی، ٢١٠/١ ☆ المسند لابی عوانة ٧٠/١

٤٥ـ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ١٨١/١ ☆ الجامع للترمذی، القدر ، ٣٦/٢
الصحیح لمسلم ،القدر، ٢٣٦/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٣/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٨/٧ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ١٨٨/١
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٢١٨/٢ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
الدرا لمنثور للسیوطی، ١٥٥/٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٢٢٨/٩

عليه وسلم : كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَىٰ الْفِطْرَةِ ۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

٤٦ ـ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذَكَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِيْمَانَهُم قَالَ:فِقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيّناً لِّمَن رَّآهُ وَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ "الٓمٓ ۰ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ " إِلىٰ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ يُؤمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔الٓمٓ ۰ ذلك الكتاب لا ريب فيه إلى قوله تعالىٰ يؤمنون بالغيب۔ مالی الجیب ص ۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان وعمل ہیں

٤٧ـ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه إن رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

٤٥ التفسير للقرطبى،	٥/ ٣٩٥	☆	المؤطا لمالك،	٢٤١
تاريخ اصفهان لابى نعيم	٢/٢٢٦	☆	التفسير لابن كثير ،	٢/٢٦٨
الجامع الصغير للسيوطى،	٢/٣٩٦	☆	المسند للحميدى ،	١١١٣
٤٦ـ المستدرك للحاكم ، تفسير ،	٢/٢٨٦	☆		
٤٧ـ المسند لاحمد بن حنبل	٤/ ١٤٥	☆	المعجم الكبير للطبرانى،	١٧/٢٩٥
مجمع الزوائد للهيثمى،	٨/٨٣	☆	جمع الجوامع للسيوطى،	٦٣٠٠
الترغيب و الترهيب للمنذرى،	٣/٦١٢	☆	كشف الخفاء للعجلونى،	٢/٤٥١
كنز العمال للمتقى، ١٣٠٠ ،	١/٢٦٠	☆		

علیه وسلم قال : إنَّ أنُسَابَکُمُ هٰذِهٖ لَیُسَتُ بِسِبَابٍ عَلیٰ أحدٍ، وَ إنَّمَا أنُتُمُ آدَمُ کطَفِّ الصَّاعِ أنُ تَمُلَؤهُ ، لَیُسَ لِأحَدٍ فَضُلٌ عَلیٰ أحَدٍ اِلّا بِالدِّیُنِ أوُ عَمَلٍ صَالِحٍ ۔

الزلال الانقی ١٩٠

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں ،تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کرکے بھرا گیا۔کسی کوکسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(١٤)سواد اعظم کی پیروی کرو

٤٨ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا یَجُمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأمَّةَ عَلَی الضَّلَالَةِ أبَداً وَ قَالَ : یَدُ اللّٰهِ عَلَی الُجَمَاعَةِ ،فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأعُظَمَ، فَإنَّهٗ مَنُ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کوکبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جواس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔　　اظہار الحق الجلی ص ٣٦

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، **حجة الله البالغه** میں صاف لکھا ہے۔کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔اگرکوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ٣٦

(١٥)ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

٤٩ ۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل

---

٤٨ ۔ المستدرك للحاکم ، ١١٥/١ ☆

٤٩ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب فرض الخمس ، ٤٣٩/١

السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی دوام الجهاد، ٣٣٦/١

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ لَایَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاتِیَ أَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۶۳/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچا سکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاَجْلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِهٖ ۔　　ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دو تہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ۔　　ذیل المدعا ص ۱۴

---

۴۹ الصحیح لمسلم ، الامارة ،	۱۴۳/۲ ☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۶۵/۱
الجامع للترمذی ، الفتن ،	۴۲/۲ ☆	السنن لابن ماجه ، المقدمة ،	۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ،	۵۷۹/۲ ☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۰۴/۴
مجمع الزوائد للهیثمی ،	۲۸۷/۲ ☆	کنز العمال للمتقی ، ۳۴۵۰۱ ،	۱۶۵/۱۲
الشفا للقاضی ،	۶۵۵/۱ ☆	المستدرك للحاکم ، الفتن ،	۵۵۰/۴
السلسلة الصحیحة للالبانی ،	۲۷۰ ☆		
۵۰۔ الدر المنثور للسیوطی ،	۱۵۷ ☆	کشف الخفاء للعجلونی ،	۳۳۴/۲
الاسرار المرفوعة للقاری ،	۳۳۹ ☆	تذکرة الموضوعات للفتنی ،	۱۷۵

۴۔سنت کی اہمیت

(۱) سنت رسول کو لازم جانو

٥١۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لَا أُلْفِیَنَّ أَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلیٰ أَرِیْکَتِهٖ یَاتِیْهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهِیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ:لَا أَدْرِیْ مَا وَجَدْ نَا فِی کِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تم میں سے کسی کونہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا،یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے،جوقرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

٥٢۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلَااِنِّی أُوْ تِیْتُ الْکِتَابَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔أَلَا یُوْشَكُ رَجُلٌ یَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلیٰ اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِالْقُرْآنِ فَما وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحَلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَ هْلِی وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا أَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ أَنْ یَقْرُوْهُمْ، فَاِنْ لَمْ یَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ أَنْ یُعَقِّبُوْهُمْ

٥١۔ الجامع للترمذی ، العلم ، ٩١/٢ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٣٥/٢
السنن لابن ماجه ، المقدمة، ٣/١ ☆ المسند للشافعی، ١٥٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٦٧/٢ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٢٠٩/٤
المسند للحمیدی، ٥٥١ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ١٥١/١
دلائل النبوة للبیهقی، ٢٤/١ ☆ المستدرك للحاکم ، ١٠٨/١
الدر المنثور للسیوطی، ١٧/٢ ☆ شرح السنة للبغوی ، ٢٠١/١
کنز االعمال لعلی المتقی، ٨٧٩، ١٧٤/١ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ١٨٩/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٥/١ ☆
٥٢۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٣٢/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣١/٤
التمهید لابن عبد البر ، ١٥٠/١ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ٤٧١/١
الفقیه و المتفقه للخطیب، ٨٩/١ ☆ الشریعة للآجری، ٥١/١

وَ زَادَ بَعضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهُ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لا پرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقداران سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَيَحسِبُ أَحدُكُم مُتَّكِئاً عَلىَ أَرِيكَتِهِ بِظَنٍّ أَنَّ اللّٰهَ لَم يُحَرِّمُ شَيئاً إِلّا مَا فِي هٰذَا القُرآنِ۔ أَلاَ إِنِّي وَ اللّٰهِ قَدأَمَرتُ وَوَ عَظتُ وَ نَهِيتُ عَنُ أَشيَاءَ اِنَّهَا كَمَثلِ القُرآ نِ أَوأَكثَرَ۔ فتاوی رضویہ ۹/ ۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہ ہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الوَاشِمَاتِ المُوتَشِمَاتِ وَ المُتَنَمصَاتِ وَ المُتفَلِّجَاتِ لِلحُسنِ المُغَيِّرَاتِ خَلقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

۵۳۔ السن لابی داؤد ، السنة ، ۴۳۲/۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، التفسیر ، ۷۲۵/ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲۰۴/۲

الجامع للترمذی، الادب ، ۲۰۸/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، النکاح ، ۱۴۴/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳۴/۱ ☆ السنن للنسائی، الزینة ، ۲۳۸/۲

السنن لابی داؤد ، الترجل، ۵۷۴/۲ ☆

اِمرأ ةً من بنی أسد یقال لها اُم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنه بلغنی أنك لعنت کیت و کیت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیه ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه ، أما قرأت ”وَ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهَاکُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا“ قالت :بلی ، قال : فاِنه قد نهی عنه ، قالت : فاِنی أری أهلك یفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتها ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ ”جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔ بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے ۔

ع　　دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الهداية لن تنالا ۔ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعی بن خراش عن حذيفة بن اليمان عن النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:إقْتَدَوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِی أبِی بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے ،ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما '' و

حدثنا سفيان بن مسعر بن كدام عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور ۔

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذكره الامام السيوطی فی الاتقان ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

۵۵ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّی ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

۵۵ـ السنن لابن ماجه ، النكاح ، ١/ ١٣٤ ☆

۵۶۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَالَفَ سُنَّتِی فَلیسَ مِنِّی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۳۵

۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛. قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِی فَهُوَ مِنِّی وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنّی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب النکاح ، ۲ / ۷۵۸
الصحیح لمسلم ، کتاب النکاح، ۱/۴۴۹
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۵۸ ☆ السنن للنسائی، النکاح ، ۲/۸
المسند للدارمی، ۲/۱۳۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ، ۷/۷۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۱۹
الشفا للقاضی، ۲/۳۷ ☆ الترغیب والترهیب ، ۱/۸۷
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۰٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۱/۹۹
مشکل الآثار للطحاوی ، ۲/۱۳٦ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۳۳۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۲۲۸ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳/۱٦۰
۵۷۔ تاریخ بغداد ، للخطیب، ۷/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۹/۱۸۵
۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۹۳٤، ۱/ ۱۸٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۳۰۷
التفسیر لابن کثیر ، ۳/۱٦۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹

۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شَرَّةٌ وَ لِكُلِّ شَرَّةٍ فَتُرَةٌ، فَمَنُ كَانَتُ فَتُرَتُهٗ اِلیٰ سُنَّتِی فَقَدِ اهْتَدٰی، وَ مَنُ كَانَتُ اِلیٰ غَیرِ ذٰلِكَ فَقَدُ هَلَكَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرعمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جوفتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے ۔اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عَلَیُكُمُ بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الُخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیُنَ وَ عَضُّوُا عَلَیُهَا بِالنَّوَاجِذِ۔　فتاوی رضویہ ۵/۶۷۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ اَحیَا سُنَّتِی فَقَدُ أحَبَّنِی وَ مَنُ أحَبَّنِی كَانَ مَعِیَ فِی الُجَنَّةِ ۔

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۲/۸۹
موارد الظمئان للهیثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/۶۳۵
المستدرك للحاكم، كتاب الایمان، ۱/۹۷ ☆ السنن لا بن ماجه، المقدمه، ۱/۵
التفسیر للبغوی، ۲/۲۰۶ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۹۰ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۱/۱۲۶
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳/۴۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۲/۲۴
۶۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱/۱۸۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۳۳، ۱/۱۸۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ـ **عن** بلال رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنُ أَحُیَا سُنَّةً مِنُ سُنَّتِی قَدُ أُمِیتَتُ بَعُدِی فَاِنَّ لَهٗ مِنُ الُأجرِ مِثُلَ أُجُورِ مَنُ عَمِلَ بِهَا مِن غَیُرِأنُ یَنُقُصَ مِن أُجُورِهِم شَیُئاً ـ　فتاوی رضویہ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٣ـ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنُ أَحُیَا سُنَّةً مِنُ سُنَّتِی فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ کَانَ لَهٗ مِثُلُ أَجُرِ مَنُ عَمِلَ بِهَا لَا یُنُقَصُ مِن أُجُورِهِمُ شَیُئاً، وَ مَنِ ابُتَدَعَ بِدُعَةً فَعَمِلَ بِهَا کَانَ عَلَیُهِ وِزُرُ مَن عَمِلَ بِهَا لَا یُنُقَصُ مِن أَوُزَارِ مَن عَمِلَ بِهَا شَیُئاً۔

فتاوی رضویہ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے ،تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکوثواب ملے گا، اوران لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی ۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

٦٢ـ الجامع للترمذی، العلم ، ٩٢/٢، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ١٥/ ٩١
مشکوة المصابیح، الاعتصام بالکتاب و السنة، ١٨٤/١
٦٣ـ السنن لابن ماجه المقدمة ، ١٩/١ ☆
٦٤ـ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٨٠/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٢/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہوا سکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سوسو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کر سکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنة للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۱۶۶

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَیَأتِی عَلیٰ اُمَّتِی مَا أتٰی عَلیٰ بَنِی اِسُرَائِیُلَ مِثْلاً بِمِثْلٍ حَذُوَ النَّعُلِ بِالنَّعُلِ ، وَ اِنَّهُمُ تَفرَّقُوا عَلیٰ اِثُنَیُنِ وَسَبُعِیُنَ مِلَّةً، کُلُّهَا فِی النَّارِ غَیُرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِیُلَ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ!وَ مَا تِلُكَ الُوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحُنُ عَلَیُهِ الُیَوُمَ وَ أصُحَابِی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔ اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٤/١٨١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٥٧ ، ١/٢١٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٣٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٣/٣١٠
مجمع الزوائد للهیثمی، ١/١٨٩ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ٥٠٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/١٤٠ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ١٦١
تذکرة الموضوعات للفتنی، ١٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ١/١٢٨
المستدر للحاکم ، ٤/٤٣٠ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٤/٢٩١
مسند الربیع بن حبیب، ١/١٣ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤٠

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

٦٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَن دَعَا اِلیٰ ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَيۡهِ مِنَ الۡاِثۡمِ مِثۡلَ آثَامِ مَنۡ تَبِعَهٗ لَا يُنۡقَصُ ذٰلِكَ مِنۡ آثَامِهِمۡ شَيۡئاً ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۱۳/۹

(۲) بدعت کی مذمت

٦٨۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَقۡبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدۡعَةٍ صَلٰوةً وَ لَا صَوۡماً وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمۡرَةً وَ لَا جِهَاداً وَ لَا صَرۡفاً وَ لَا عَدۡلًا، يَخۡرُجُ مِنۡ الۡاِسۡلَامِ كَمَا تَخۡرُجُ الشَّعۡرَةُ مِنَ الۡعَجِيۡنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بد مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۳

٦٧۔ الصحيح لمسلم ، العلم ، ٣٤١/٢ ☆ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١٩/١
الجامع للترمذی، العلم ، ٩٢/٢ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٣٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٩٧/٢ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٥٢/١
٦٨۔ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ٦/١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٨٧/١
كنز العمال للمتقی، ١١٠٨ ، ٢٢٠/١

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩ـ **عن** أبی حجیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِها بَعْدَهٗ کَانَ لَهٗ أجْرُهٗ مِثْلَ أجُورِهِمْ مِنْ غَیْرِ أنْ یَنْقُصَ مِنْ أجُورِهِمْ شَیْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ کَانَ عَلَیْهِ وِ زْرُهٗ مِثْلَ أوْزَارِهِمْ مِن غَیْرِ أنْ یَنْقُصُ مِن أوْزَارِهِمْ شَیْئاً ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

٧٠ـ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : أرسل اِلیّ أبو بکر مقتل أهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بکر: اِن عمر أتانی فقال : اِن القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و اِنی أخشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن، و اِنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال عمر: هذا و الله خیر! فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك، و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زید : قال أبو بکر: اِنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول الله فتتبع القرآن فأجمعه فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : هو والله خیر، فلم یزل أبو بکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر أبی بکر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

٦٩ـ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١/ ١٩

٧٠ـ الجامع الصحیح للبخاری، فضائل القرآن ، ١/ ٧٤٥

التوبةمع أبی خزیمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غیرہ" لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ " حتی خاتمة برآءة ، فکانت الصحف عند أبی بکر حتی توفاه الله ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصة بنت عمر ۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہوجانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم ! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔خدا کی قسم !اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔آپنے فرمایا: خدا کی قسم ! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں ، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کرکے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی ۔یعنی" لقدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ

مَاعَنِتُّمْ اَلْآیَہ'' پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہونا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑ یں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذا باللہ، عیاذا باللہ، تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں ،تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برانہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعانہ کرنا تو حجت نہ ہواور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی،مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین ،کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔اور اعدائے دین کے پیرومرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی ۔اللہ تعالی اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع ۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہےاور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگراست ومنع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام ،نشر دین متین ،قتل وقہر کافرین ،اصلاح بلاد وعباد ،اطفائے آتش فساد ،اشاعت فرائض وحدود الہیہ ،اصلاح ذات البین ،محافظت اصول ایمان ،حفظ روایت حدیث وغیر ہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول ،تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم،نظم دلائل حق ردشبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے۔جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کردی،اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی،اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگار پاکر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے ،اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔اب تو بے خلش صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں ،ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں ،علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطرباریاں فرمائیں۔یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھلا پھولا لہلہایا،اوراسکے بھینے پھولوں،سہانے پتوں نے چشم وکام و دماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔الحمد للہ رب العالمین ۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے،یہ کنچھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں،اگران میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے ،تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل !اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلے گا۔کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی،اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا،اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا،اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے ،اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا،تو بولے:تم احمق ہو،ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں،اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے ؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔　　فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۲۱۹/۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱۳۰/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۳/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۵/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۸/۵ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

٧٢ ۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُؤَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ۔

فتاوی رضویہ ۱۰۴/۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا۔

(٦) بدعتی جہنمی کتے ہیں

٧٣۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲۲۹/۵

(٧) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

٧٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِیْقَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۲۹/۵

٧٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٠ ٩٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٢٣، ٢٢٢/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ١٨٨/١ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٩٧/٦
اللآلی الصنوعة للسیوطی ١٣١/١ ☆
٧٣۔ کنز العمال للمتقی، ١٠٩٥ ، ٢٢٣/١ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ١٦٣/١
٧٤۔ حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ٢٩١/٨ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ٩٠/٢
کنز العمال للمتقی، ١٠٩٥ ، ٢١٨/١ ☆ میزان الاعتدال ، ١٣٠

(۸) گمراہ وبدعتی کی عیادت نہ کرو

٧٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لِکُلِّ اُمَّةٍ مَجُوسٌ ،وَ مَجُوسُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ یَقُولُونَ:لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرامت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اورمیری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جوتقدیر کے منکر ۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔۱۲م

(۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

٧٦۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَ لَا تُفَاتِحُوهُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھواور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

(۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

٧٧۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ عَنْهُ ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیهِ وَ هُوَ

٧٥۔ المسندلاحمد بن حنبل ، ٨٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٥٥، ١١٨/١

٧٦۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٤٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠/١

المستدرك للحاكم ، ٨٥/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٤ ، ١١٩/١

العلل المتناهية لابن الجوزی، ١٤١/١ ☆ موارد الظمئان، للهیثمی، ۱۸۲۵

٧٧۔ السنن لابی داؤد ، الملاحم ، ٥٩٣/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٣١/٤

المستدرك للحاكم ، ٥٣١/٤ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی ، ١٧٠/١

يَحُسَبُ أَنَّهُ مُؤمِنٌ فَيَتبَعُهُ فَمَا يَبُعَثُ بِه مِنَ الشُّبُهَاتِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہ ہی اندیشہ بتایا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٧٨٢

٧٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِالزَّمَان دَجَّالُوُنَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُم مِنَ الُأحَادِيُثِ بِمَا لَا تَسُمَعُوا أَنتُم وَ لَا آبَاءُ كُم ، فَإِيَّاكُم وَ اِيَّاهُم لَا يُضِلُّونَكُم وَ لَا يَفُتِنُونَكُم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٧٨٢

٧٩۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍ ! تَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنُ شَرِّ شَيَاطِينِ الُاِنسِ وَ الُجِنِّ ، قُلُتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَلِلُاِنسِ شَيَاطِينُ ؟ قَالَ : نَعَم ۔

٧٨۔ الصحيح لمسلم ، المقدمة ، ١/١٠ ☆ كنز العمال للمتقی ، ٢٩٠٢٤ ، ١٠/١٩٤
مشكل الآثار للطحاوی، ٤/٢٠٤ ☆ مشكوة المصابيح ، ١٥٤
٧٩۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/١٧٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٨/٣١٩
الدرا لمنثور للسيوطی، ٣/٣٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/١٦٠
التفسير لابن كثير، ٣/٣١٢ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانیٔ کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(۱) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا الله تعالیٰ والمسلمين من شرهم و شر الشياطين اجمعين۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(۲) شیاطین الانس، کہ کفار ومبتدعین کے داعی ومنادی ہیں۔ لعنهم الله و خذلهم الله ابدا و نصرنا عليهم نصرا مؤبدا ۔آمين بجاه سيدالمرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اجمعين ۔ آمين

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں " شیاطین الانس " کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ " جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہوجاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔ " دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے ۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سامنہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑنیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغٰىٓ اِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کرر ہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہوجائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے ! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أفغَيْرَ اللّٰهِ أبْتَغِي حَكَماً وَّ هُوَ الَّذِىْ أنْزَلَ اِلَيْكُم الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ـ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّ عَدْلًا، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ـ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ـ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ أعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ـ

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق و عدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کذبت'' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرۡهُمۡ وَ مَا يَفۡتَرُوۡنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وا یاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳

(۱۱) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَايَأتِي عَلَيۡكُمۡ زَمَانُ اِلَّاالَّذِىۡ بَعۡدَهٗ شَرٌّمِّنۡهُ حَتىٰ تَلۡقَوۡا رَبَّكُمۡ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الفتن، ۱۰۴۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۷/۳
الشفا للقاضى، ۶۶۴/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۶/۱۳
الدر المنتثره للسيوطى، ۱۲۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۱۳۵/۹

۸۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَمُسِ خَیُرٌ مِنَ الُیَوُمِ وَ الُیَوُمُ خَیُرٌ مِنَ الُغَدِ،وَ کَذٰلِكَ حَتیٰ تَقُوُمَ السَّاعَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ۲/۱۰۰

۸۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰/۱۳
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۸/۲ ☆

۶۔شرک وکفر

(۱)بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ۔ صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِی کَانَتُ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ ، أَمَّا وَدٌّ کَانَتْ لَکَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ کَانَتْ لِھُذَیْلٍ ، وَ اَمَّا یَغُوْثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غَطِیْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا،وَ اَمَّا یَعُوْقُ فَکَانَتْ لِھَمْدَان، وَ اَمَّا نَسْرٌفَکَانَتْ لِحَمِیْرٍ لِاٰلِ ذِی الْکَلَاعِ ، وَ نَسْراً أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا ھَلَکُوا اَوْحَی الشَّیْطَانُ اِلیٰ قَوْمِھِمْ اَنْ اَنْصِبُوا اِلیٰ مَجَالِسِھِمُ الَّتِی کَانُوا یَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَ سَمُّوھَا بِأَسْمَاءِ ھِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّی اِذَا ھَلَکَ أُولٰٓئِکَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ۔　　اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنالئے ،ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا،سواع،بنو ہزیل کا بت تھا،یغوث بنو مراد کا بت تھا،پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنالیا جوسبا کے پاس جوف میں تھا۔یعوق ہمدان کا ،اورنسر،ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں ۔جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔اوران بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کردیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہوگیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔۱۲م

۸۳ ۔ **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :أَوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْأَصْنَامُ عَلیٰ عَھْدِ نُوحٍ وَ کَانَتُ الْأَبْنَاءُ تَبرُّالْآبَاءُ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْھُمْ فَجَزَعَ عَلَیْهِ ابْنُهٗ فَجَعَلَ لَایَصْبُرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالاً عَلیٰ صُوْرَتِهٖ فَکُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَیْهِ نَظَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ کَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر ، ۷۳۲/۲
۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلیٰ ذٰلِکَ الآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ ھٰذِہٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنَّھَا کَانَتُ اٰلِھَتُم فَعَبَدُوُھَا۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مرگئے۔چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافَحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْ اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

۸۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویرالابصار، اور درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۸۵

(۳) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال؛ قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۳۸۳/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۷٤/۱۰

۸٦۔ الجامع للترمذی، ، السیر، ۱۹٤/۱ ☆ السمتدرک للحاکم، ۱٤۱/۲

۸۷ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْتَضِيْئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

(۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸۔ **عن** قيس بن أبى حازم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلَا اِنِّى بَرِئٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، قَالُوْا : لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَايَا نَارهُمَا ۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیئے ۔

(۵) مشرکین سے عہد وپیمان نہ کرو

۸۹۔ **عن** عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُحْدِثُوْا فِى الْإِسْلَامِ حَلْفاً ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۶۶
كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۵۹، ۱۶/۲۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ۔ ۱/۲۷۸
التاريخ الكبير للبخارى، ۱/۴۵۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲۶۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۲۷ ☆
۸۸۔ الجامع للترمذى ، ابو اب السير ، ۱/۱۹۳ ☆ السنن للنسائى ، القيامة ، ۲/۲۱۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۱۳۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ۸/۱۳۱
كنز العمال للمتقى، ۱۱۰۳۱، ۴/۳۸۴ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴/۴۱
التفسير للقرطبى، ۸/۶۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۰/۳۷۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۳۵۳ ☆
۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۱۳ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔۱۲م

(٦) مشرک سے استعانت نہ کرو

۹۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ٦/ ۴۵۸

۹۱ ۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اِنَّالَا نَقْبَلُ شَیْئاً مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۴۵۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك علی امانة المسلمین ۔ مسلمان ہوجا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ۷

۹۲۔ **عن** حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلیٰ الْمُشْرِکِیْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۹۰۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦٨/٦
مشكل الآثار للطحاوى ، ۲۳۷/۳ ☆ السنن لابی داؤد الجهاد، ۳۷۵/۲
۹۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٠٣/٣
المستدرك للحاكم ، ۱۲۲/۲ ☆
۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٥٤/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۲/۱

تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :اِن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خَرَجَ اِلیٰ بَدْرٍ فَتبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَلَحِقَهٗ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فقَالَ: اِنِّی اَرَدْتُ اَنْ اَتبَعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُومِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهٗ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه تَعَالی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ کَانَ لَهٗ قُوَّةٌ وَ جلدٌ۔ فَقَالَ : جِئتُ لِاَ تبْعَكَ وَ اُصِیْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهٗ حِیْنَ ظَهَرَ عَلیٰ الْبَیْدَاءِ، فَقَالَ لَهٗ: مِثْلَ ذٰلِك ، قَالَ: تُؤ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بدر کوتشریف لے چلے،سنگستان و برہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے)ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: پلٹ جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا،صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشادفرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: واپس جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔صحابہ کرام خوش ہوئے ۔اس نے وہی عرض کی :حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں،فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبیب بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه قال:خَرَجَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ،	۲۰۸/۲	☆ المسند لاحمد بن حنبل،	۲۱٤/۷
نصب الرایة ، للزیلعی ،	٤۲٤/۳	☆ اتحاف السادة ، للزیلعی،	۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۲۳/٤	☆ المسند لاحمد بن حنبل	٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهیثمی،	۳۰۳/٥	☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ،	۲۰۹/۱

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ وَجهاً فَأتَیْتُ أنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِی، فَقُلْنَا :إنَّا نَکْرَہُ اَنْ یَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَ لَا نَشْهَدُہٗ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ،قَالَ:فَأسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَہٗ،فَضَرَبَنِی رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلیٰ عَاتِقِی فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَکَانَتْ تَقُوْلُ: لَأ عُدِمْتَ رَجُلًا وَ شَحكَ هٰذا الوِشَاحُ ، فَأقُوْلُ لَهَا: لَأ عُدِمْتُ رَجُلًا أعْجَلْتُ أبَاكَ اِلیٰ النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ،میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ،فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا۔پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کر لی۔وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کر دیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خَرَجَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّی اِذَا خَلَّفَ ثَنِیَّةَ الوِدَاعِ اِذَا کَتِیْبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَآءِ ، قَالُوْا: بَنِی قَینقَاعِ وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ هُمْ عَلیٰ دِیْنِهِمْ ، قَالَ :قُلْ لَهُمْ : فَلْیَرْجِعُوْا،فَاِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ ۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا،ارشا ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔عرض کی: نہ،وہ اپنے دین پر ہیں۔فرمایا: ان سے کہہ دولوٹ جائیں،ہم مشرکین سے

۹۵۔　السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِالْمُشْرِكِيْنَ ـ　　المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَشِيرُوا الْمُشْرِكِيْنَ فِى شَئٍ مِّنْ أُمُورِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ:وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً ـ

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو كريب و يعقوب بن ابراهيم قالا:حدثنا هشيم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم ـ

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔اوراز ہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ان پر کسی امام معتمد

۹۶ـ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۹۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶۶/۲

التاريخ الكبير للبخارى، ۱/ ۴۵۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۵۹، ۱۶/ ۲۱

سے کوئی جرح ثابت نہیں ۔ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں ،تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلا وجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اا صلاً جرح نہیں۔خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راويا و احدا و هو مجهول العين ـ

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی ،اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقيل لا يقبل عندالمحدثين و هو تحكم ـ

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هى الاصل ببركته و هو الغالب بينهم فى الواقع كما نشاهده، فلذا قبلنا مجهو ل القرون الثلثلة فى الرواية ـ

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کر کے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع فى القوة فكيف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کونہیں پہونچتیں تو کیونکرانکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خودابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضه لا یوازیه فی الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اوراسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابرنہیں تو ممانعت استعانت کومنسوخ ماننے کاادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے،اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دوواقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کومنسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدرواحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔بعض یہود بنی قینقاع سے یہودخیبر پر استعانت فرمائی۔پھرآٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اوروہ اس وقت مشرک تھے۔تواگران پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کوردفرمانا اس بناپرتھا کہ حضورکو ردوقبول کااختیار تھاجب توحدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں،اوراگراس وجہ سے تھاکہ مشرک سے استعانت ناجائزتھی توظاہر ہے کہ بعدکی حدیث نے انکومنسوخ کردیا۔یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاہے، کہ ان سے فتح اورفتح سے ردالمحتار میں نقل کیااورناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہودبنی قینقاع کاجواب تو واضح ہے جومحقق علی الاطلاق اورخودحازمی شافعی نے ذکرکیاکہ وہ روایت کیااس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟اس کامخرج۔

الحسن بن عمارة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظرانقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چارحدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤدایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل،اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔یوں ہی بیہقی نے کہا:اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔انھا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہوتو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔أَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوا مَعَهٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا،قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو،صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ،خود، بکتر۔اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہولئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔خدا کی قسم !اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔**

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستنعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهرانی قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفُوَانَ بُنَ أُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيُنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلىٰ، وَ لٰكِنُ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَلَمُ يَأْمُرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالىٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۳ تا ۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَمِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَوَّدَمَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۶۰۵ ☆ نصب الرایة للزیلعی ۳٤٦/٤

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۷۳٥، ۲۲/۹

کشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۸/۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲

۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ٤٦۸۱ ۲، ۱۰/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٤۱/۱۰

السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلانہیں،لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے،خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر وشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ،اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے،نہ اس میں شریک ہو،نہ اسے دیکھے،نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں،کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے،تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔لہذا علماء نے فرمایا:کہ انکے محلّہ میں ہوکر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے،وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو،یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔لبیک،میں کہتے،لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك ،جب وہ سفہاءلا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے،و يلكم قط قط خرابی ہوتمہارے لئے بس بس۔یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ **عن** أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل عمر : اِنّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِى فِيْهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ۱/۶۲ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔١٢م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/١٤٦

(٩) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

١٠٠۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنِّى لَا اَقْبَلُ هَدِيَةَ مُشْرِكٍ ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ٦/٤٦

١٠١۔ **عن** عياض بن حمار المجاشعى رضى الله تعالىٰ عنه و كانت بينه و بين النبى صلى الله تعالى عليه وسلم معرفة قبل أن يبعث ، فلما بعث النبى صلى الله تعالى عليه وسلم أهدى له هدية ، قال: أحسبها اِبلا ، فأبى أن يقبلها و قال : اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ الْمُشرِكِينَ ۔　　فتاوی رضویہ ٩/٤١٠

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔١٢م

١٠٠۔الجامع للترمذی، السیر، ١٩١/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٤٨٥، ٨٢٢/٥
دلائل النبوۃ للبیهقی، ٣٤٣/٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٠٨/٦
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٩٩/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٧٠/١٩
المصنف لعبدالرزاق، ٩٧٤١، ٣٨٢/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٢٧/٦
١٠١۔الجامع للترمذی، السیر، ١٩١/١ ☆ السنن لابى داؤد، الامارة، ٤٣٤/٢
المسند لاحمدبن حنبل، ١٦٦/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٦٤/١٨
فتح البارى للعسقلانى، ٢٣١/٥ ☆ التمهيد لابن عبد البر ١٢/٢
منحة المعبود للساعاتى، ١٤١٧ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٥٢٠/٦

۱۰۲۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه اِن عمر بن مالك الذى كان يقال له: ملاعب الاسنة،قدم على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتبوك ، فعرض عليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاسلام فأبى و أهدى اِلى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّالَا نَقْبَلُ هَدْيَةَ مُشْرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔اس نے انکار کر دیا،اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرما دیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے ۔۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حكيم بن حزام قال : كان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أحب رجل فى الناس اِلى فى الجاهلية، فلما تنبأ و خرج اِلى المدينة شهد حكيم بن حزام الموسم و هو كافرفوجد حلة لذى يزن تباع فاشتراها بخمسين دينارا ليهديها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقدم بها اِلى المدينة فأراده على قبضها هدية فأبى ، قال عبيد الله : حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَ لٰكِنْ اِنْ شِئْتَ أَخَذْنَا هَا بِالثَّمَنِ ، فأعطيته حين أبى على الهدية ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خریدلیا۔اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تا کہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔عبیداللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

۱۰۲۔المعجم الكبير للطبرانى، ۱۸/۱۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵/۳۸۲
۱۰۳۔المنسد لاحمد بن حنبل ۳/۴۰۳ ☆ المستدرك للحاكم ، ۳/۲۰۲
مصنف ابن ابى شيبة ، ۱۲/۴۶۹ ☆ مجمع البحرين ، ۴/۱۵۱

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کر دیا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردو قبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وحالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی ومداہنت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جا سکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد الله الهوزني رضى الله تعالىٰ عنه قال : لقيت بلالا موذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحلب فقلت :يا بلال! حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؟قال: ما كان له شئى كنت أنا الذى اِلى ذلك منه منذ بعث الله تعالىٰ حتى توفى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و كان اِذا أتاه مسلما فراه عاريا ، يامرنى فانطلق فاستقرض فاشترى له البردة فأكسوه و أطعمه حتى اعترضنى رجل من المشركين فقال: يا بلال ! اِن عندى سعة فلا تستقرض من أحد اِلا منى ففعلت ، فلما اِن كان ذات يوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلوة فاِذا المشرك قد أقبل فى عصابة من التجار فلما أن رانى قال :يا حبشى! قلت : يا لباه ، فتجهمنى و قال لى قولا غليظا: و قال لى : أتدرى كم بينك و بين الشمير قال :قلت : قريب، قال: اِنما بينك و بينه أربع ، فأخذك بالذى عليك فأردك لرعى الغنم كما كنت قبل ذلك ، فأخذ فى نفسى ما يأخذ فى أنفس الناس حتى اِذا صليت العتمة رجع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۰۴۔ السنن لابى داؤد ، الخراج ، ۴۳۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنل ، ۴۲۵/۵

اِلی أهله فاستاذنت علیه فأذن لی ، قلت : یا رسو ل الله ! بأبی أنت وأُمی ، ان المشرك الذی کنت أتدین منه قال لی: کذا و کذا ۔ ولیس عندك ما تقضی عنی و لا عندی وهو فاضحی فأذن لی أن أبق اِلی بعض هؤلاء الأحیاء الذین قد أسلموا حتی یرزق الله تعالیٰ رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقضی عنی فخرجت، حتی اِذا أتیت منزلی فجعلت سیفی و جرابی و نعلی و مجنی عند راسی حتی اِذا اِنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فاِذا اِنسان یسعی یدعوا یا بلال! أجب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانطلقت حتی أتیته فاِذا أربع رکائب مناخات علیهن أحمالهن فاستاذنت فقال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبُشِرُ فَقَدُ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمُ تَرَالرَّکَائِبَ الُمُنَاخَاتِ الُأرُبَعِ فَقُلُتُ: بَلی ، فقا ل: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَیُهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَیُهِنَّ کِسُوَةً وَ طَعَامًا أَهُدَاهُنَّ اِلیّ عَظِیُمُ فِدَكٍ فَاقُبِضُهُنَّ وَ اقُضِ دَیُنِكَ ، فَفعلت فذکرالحدیث ثم انطلقت اِلی المسجد ، فاِذا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قاعد فی المسجد فسلمت علیه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضی الله کل شئ کان علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَیٌٔ ، قلت: نعم، قال:اُنُظُرُ اَنُ تُرِیُحَنِی مِنُهٗ فَاِنّی لَسُتُ بِدَاخِلٍ عَلیٰ أَحَدٍ مِنُ أَهُلِی حَتّی تُرِیُحَنِی مِنُهٗ ، فلما صلی الله تعالیٰ علیه وسلم العتمة دعانی فقال : مَا فَعَلَ الَّذِی قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معی لم یاتنا أحد، فبات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و قص الحدیث حتی اذا صلی العتمة ، یعنی من الغد د عانی قال: مَا فَعَلَ الّذِی قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه یا رسول الله! فکبر و حمد الله شفق من أن یدرکه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتی اذا جآء أزواجه فسلم علی اِمرة اِمراة حتی أتی مبیته فهذا الذی سالتنی منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں ۔تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔حضور کے پاس اگر کوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے۔میں قرض لیکر اسکو چادر خرید دیتا، پھر اسکو پہنا دیتا،اور کھانا کھلاتا۔ایک دن ایک مشرک

ملاتو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔میں نے ایسا ہی کیا۔ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا، اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہوجائے اور نہ میرے پاس ہے۔لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہوجائے۔یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پوپھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔جاؤ اپنا قرض ادا کردو۔میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کر ڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کردیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اورلوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کرجاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبداللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أهدی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بغلة أهداها له کسری فرکبها بحبل من شعر ثم أردفنی خلفه ثم ساربی ملیا ثم التفت فقال: یَا غُلَامُ! قلت: لبیك یا رسول الله! قال: اِحُفَظِ اللّٰهَ یَحُفَظُكَ،اِحُفَظِ اللّٰهَ تَجِدُهٗ أَمَامَكَ، تَعَرَّفُ اِلَی اللّٰهِ فِی الرُّخَاءِ یُعَرِّفُكَ فِی الشِّدَّةِ، وَ اِذَا سَأَلُتَ فَاسُئَلِ اللّٰهَ، وَ اِذَا اِسُتَعَنُتَ فَاسُتَعِنُ بِاللّٰهِ، قَدُ مَضَی الُقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ فَلَو جَهَدَ النَّاسُ اَنُ یَّنُفَعُوكَ بِمَا لَمُ یَقُضِهٖ اللّٰهُ لَكَ لَمُ یَقُدِرُوُا عَلَیُهِ ،وَ لَوُ جَهَدَ النَّاسُ اَنُ یَّضُرُّوُكَ بِمَا لَمُ یَكُتُبُهٗ اللّٰهُ عَلَیُكَ لَمُ یَقُدِرُوُا عَلَیُهِ، فَاِنِ اسُتَطَعُتَ اَنُ تَعُمَلَ بِالصَّبُرِ مَعَ الُیَقِیُنِ فَافُعَلُ، فَاِنُ لَمُ تَسُتَطِعُ فَاصُبِرُ فَاِنَّ فِی الصَّبُرِ عَلیٰ مَا تَكُرَهُهٗ خَیُرًا كَثِیُرًا ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الصَّبُرِ النّصُرَ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الُكَرُبِ الُفَرَجَ ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الُعُسُرِ الُیُسُرَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پرسوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

۱۰۵۔ المستدرك للحاکم ، معرفة الصحابة ، ۶۲۳/۳

پھر میری طرف متوجہ ہوکرارشادفرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یا درکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہو سکے تو یقین کے ساتھ صبر ورضا پر قائم رہنا ورنہ کم ازکم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : أهدی کسری لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقبل منه ، وأهدی قیصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسری نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه اِنه قیل له: اِن هنا غلاما من أهل الحیرة حافظا کاتبا، فلو اِتخذته کاتبا قال : اِتخذت اِذن بطانة من دو ن المؤمنین ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین وخوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ☆ التفسیر لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو رازدار بناؤنگا۔۱۲م

۱۰۸۔ **عن** .... قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه ھھنا رجل من أھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف أقوی حفظا ولا أحسن خطا منه فإن رأیت أن تتخذہ کاتبا، فامتنع عمر رضی اللہ تعالی عنه من ذلك و قال : اِذن اِتخذت بطانة من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی اللہ تعالی عنه ھذہ الآیة دلیلا علی النھی عن اِتخاذ النصرانی بطانة ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۹/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔ امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔ آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے رازدار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار و غیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔ مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔ جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔ رازدار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔ امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔ یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیرر للرازی، ☆

اِنَّمَا یَنْھَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتِلُو کُمْ فِی الدِّیْنِ ۔

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے ۔

تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے ۔حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفوو صفح فرماتے ۔خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا،مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفوو صفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔وہ آیت کریمہ ''وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ'' کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت ھذہ الایۃ کل شئی من العفو و الصفح ۔

اس آیت کریمہ نے نازل ہوکر ہر عفوو صفح کو منسوخ کردیا۔

قرآن عظیم نے یہود و مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِلَّذِیْنَ آمَنُوا الْیَھُوْدَ وَ الَّذِیْنَ أَشْرَکُوا۔

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

(کنز الایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ! جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَ مَأْوَاھُمْ جَھَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔　　کنز الایمان

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد و غلظت کا حکم دیا۔تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی،اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الکفر ملۃ واحدۃ ۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم ''جاہد'' سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق به ابتداء کما افاده فی البحرا لرائق۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ ومقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة کالاستعانة بالکلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَالُونَکُمۡ خَبَالًا ، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیرخواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیرخواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانه منهم، ہو گیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ کَمَا کَفَرُوۡا فَتَکُوۡنُوۡنَ سَوَاءً ۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصا یہود و مشرکین سے، خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان وایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ ورسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح و شنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہو جائیگی اور انکی

روزی میں خلل آے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہوجاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہوجائے اور ایک مدت سال بھر یا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں، اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہوگیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کرچکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلاکر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یألونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۹۲

(۱۱) ذمی کافر سے برتاؤمیں نرمی کرو

۱۰۹۔ **عن** الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَلاَمَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نِفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اراءۃ الادب ص۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲) ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰی ذِمِّيًا فَأَنَا خَصْمُهٗ، وَ مَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔۱۲م

(۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۴۳۳/۲

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴

الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۳۶/۲

تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۸۱/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۸/۲

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجهاد، ۴۲۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، ، الحدود، ۱۷۶/۱

السنن لابن ماجه، ۱۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲

السن لابی داؤد، الحدود ۵۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۵

السنن للنسائی، المحاربة ۱۵۱/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۳۸/۳

السنن الكبری للبیهقی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۰

السن للدار قطنی، ۱۱۳/۳ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ۱۵۸۰/۴

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہٗ۔　　فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المهلب رضی الله تعالی عنه قال: كان ود رجلا مسلما و كان محببا فی قومه فلما مات عسكروأحول قبر ه فی أرض بابل و جزعوا عليه ، فلما رأى اِبليس جزعهم عليه تشبه فی صورة اِنسان ثم قال: أرى جزعكم على هذا ، فهل لكم أن أُصور كم مثله فيكون فی ناديكم فتذكرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لهم مثله فوضعوه فی ناديهم و جعلو يذكرو نه، فلما رأى ما لهم من ذكره قال: هل لكم أن أجعل لكم فی منزل كل رجل منكم تمثالا مثله فيكون فی بيته فتذكرونه ، قالوا: نعم، فصور لكل أهل بيت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا يذكرو نه به،قال:و أدرك أبنآء هم فجعلوا يرون ما يصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذكرهم اِياه حتى اِتخذوه آلها يعبدونه من دون الله ، قال : و كان أول ما عبد غير الله فی الارض و الصنم الذی سموه بود۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۷

حضرت ابوجعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ،پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الراية للزيلعی، ۳/۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۰/۱۳۹
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۶/۲۶۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۱۳، ۵/۲۱۳
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۲۳۸ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۳/۱۸۳
۱۱۲۔ التفسير لعبد بن حميد،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے؟ بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔ پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ اورابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔۱۲م

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: لما اشتكى النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لها مارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: أُولَئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ وَ اُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔ اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔ اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، الجنائز، ۱/ ۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۵۱
المسند لابی عوانة، ۱/ ۴۰۰ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۱/ ۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلی ہیں۔انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظّمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں۔جب کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھودیا۔اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین۔مثلا فرش یا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔اگرچہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے۔اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں ۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگرچہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شئ سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگر چہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ،اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقیناً اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔اگر چہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں ۔قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے ۔نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہوتو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔و العیاذ باللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶۲/۹

۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ**، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ** فَهُوَ اِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الا الله ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا اله الا الله کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہوجائیگا۔

۱۱۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْاِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ **لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ** ،وَ لَا يُكَفِّرُبِذَنْبٍ ، وَ لَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِى الدَّجَالَ، لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَا لْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا اله الا الله کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

۱۱٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/ ۲۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۰٦

۱۱۵۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ۱/۳٤۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۹/۱۵۹

السنن لسعيد بن منصور ، ۲۳٦۷ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ۳/۳۷۷

كنز العمال للمتقی، ، ٤۳۲٦، ۱۵/۸۱۱ ☆ مشكوة المصابيح ، ۵۹ ، ۱/

۱۱۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا تُکَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَھْلِ الْقِبْلَةِ۔ **فتاوی رضویہ ۵/ ۵۹۶**

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَیُّمَا اِمْرَئٍ قَالَ لِاَخِیْهِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا أَحَدُھُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ : وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِھَا أَحَدُھُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸**

۱۱۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
المؤطا لمالك، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانة، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، ، الایمان، ۱/۵۷

تعالى عليه وسلم : لَيْسَ مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلّاحَارَ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے ۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

۱۲۰ ۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَا أُكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلّابَاءَ بِهَا اَحَدَهُمَا اِنْ كَانَ كَافِرًا وَ اِلّا كُفِّرَ بِتَكْفِيْرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گریگی ۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہو گیا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

---

۱۲۰ ۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۷۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/٤٦٤

۸۔فرق باطلہ

(۱)فرق باطلہ کاظہور

۱۲۱۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: سمعت رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : يَاتِى فِى آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَا ن ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ،يَقُولُونَ مِنْ خَيرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَ هُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ،فَاِنَّ فِى قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن،سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے،اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے،ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

۱۲۲۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذوالخو يصرة و هو رجل من بنى تميم فقال : يا رسول الله ! اعدل ، فقا ل: وَ يْلَكَ وَ مَنْ يَّعْدِ لُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ ، قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِ لُ ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُو لَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِى فِيْهِ فَأَضْرِبُ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ : دَعهٗ، فَاِنَّ لَهٗ أَصْحَابًا يُحَقِّرُأَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ اِلىٰ نَصْلِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ رَصَافِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ نَضِيِّهٖ وَ هُوَ قِدْ حُهٗ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ،ثُمَّ يَنْظُرُ اِلىٰ قُذَذِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ، آيَتُهِمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَ يْهِ مِثْلُ ثَدْىِ الْمَرْأةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تُدَرْدِرُ ، وَ يَخْرُجُونَ عَلىٰ حِيْنِ فِرْقَةٍ مِنَ

۱۲۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، المناقب ، ۱/ ۵۱۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۸۷/۸
۱۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، ، ۱/ ۵۱۰ ☆ الصحيح للمسلم ، ۳۴۱/۱

النَّاسِ ، قَالَ أبُو سَعِیدٍ : فَأشْهِدُ اَنِّی سَمِعْتُ هٰذا الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ أشْهِدُ اَنّ عَلِیَّ بْنَ أبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَ اَنَا مَعَهٗ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ نَعَتَهٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول !انصاف کیجئے ،سرکار نے ارشادفرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشادفرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانوگے،انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے،قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا،دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے،جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی،شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔(یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا،ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی ،اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ ویادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام در سبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہوجائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال : یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیُهِمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلیٰ فُوْقِهٖ ، قِیْلَ : مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ : التَّسْبِیْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے ،قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، گھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ماکان وما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو وبیبا کی میں ان سے بھی آگے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

---

۱۲۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرد علی الجهیمة ، ۱۱۲۸/۲

(۲) بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَیَأتِی قَوْمٌ یَسُبُّونَهُمْ وَ یُنْقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَ لَا تُؤاکِلُوهُمْ وَ لَا تُنَاکِحُوهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَیهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے ،اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی ۔تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَقَرَّبُوا اِلَی اللّٰهِ بِبُغْضِ أهْلِ الْمَعَاصِی وَ الْقُوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُکْفَهِرَةٍ ، وَ الْتَمِسُوا رِضًا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوا اِلَی اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِعَنْهُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۲۹۴/۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بُغض سے،اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

۱۲۴۔ المستدرك للحاكم ، ۶۳۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۱/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷/۱۰
السنة لابن ابی عاصم ، ۴۸۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۰/۱۷
التفسیر للقرطبی، ۲۹۷/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۶۶

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد واعظم میں مبتلا اور اسے عین حق وہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر۔ یہ گاہ وبے گاہ مصرو مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر وبدکار اور صلحاء کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو وتوغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی وبالا اور اہل حق وہدایت کو ذلیل وپرخطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة ۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن وتشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیئے؟　　فتاوی رضویہ ٣/٢٩٥

١٢٥۔ کنز العمال للمتقی، ٥٥١٨، ٦٥/٣

۱۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَیَکُونُ بَعدِی قَومٌ یَکَذِّبُو نَ بِالُقَدرِ ، الَافَمَنُ أَدرَکَهُم فَلُیُبُلِغُهُم ، اَنِّی بَرِیٌٔ مِنهُم وَ هُم بُرَاءٌ مِنِّی جِهَادُ هُم کَجِهَادِ التُّرُکِ وَ الدَّیلَمِ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک ودیلم پر۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہوکر بات کرو

۱۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا رَأیتُم صَاحِبَ بِدُعَةٍ فَاکُفَهِرُوا فِی وَجُهِهٖ ، فَاِنّ اللّٰهَ یُبغِضُ کُلَّ مُبتَدِعٍ، وَ لَا یَجُوزُ أَحَدٌ مِّنهُم عَلیَ الصِّرَاطِ لٰکِنُ یَتَهافَتُونَ فِی النَّارِ مِثُلَ الُجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَیَاتِی قَو مٌ لَهُم نَبزٌ ، یُقَالُ لُهُم الرَّفَضَةُ، یَطُعَنُونَ السَّلَفِ وَ لَا یَشُهَدُونَ جُمعَةً وَ لَا جَمَاعَةً ، فَلَا تُجَالِسُوهُم ، وَ لَا تُؤاکِلُوهُم، وَ لَا تُشَارِبُوهُم، وَلَا تُنَاکِحُوهُم ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُم ،وَ اِذَا مَا تُوا فَلَا تَشُهَدُوهُم ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَیهِم ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُم ۔

۱۲۷۔ تنزیه الشریعة لابن عراق ، ۱/۳۱۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۳۱۶۳٤ ، ۱۱/ ۳۲٤ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۵۸

لسا ن المیزان لابن حجر، ٤/۱۱۱۳ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بدلقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: يَكُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ ، فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اوران سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اوراسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئ کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۵/۶

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی

۱۲۹۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۹۴/۱۰
حلية الاولياء لابی نعيم، ۹۵/۴ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۵۴۸/۶
تنزيه الشريعة لابن عراق، ☆ ميزان الاعتدال للذهبی، ۶۲۸۴
۱۳۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۵۲۶۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۶۴/۱۰

الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِیَهٗ بِالْبِشْرِ اَوِ اسْتَقْبَلَهٗ بِمَا یَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۳

۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : کَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ بِخَمْسِیْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَ کَا نَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ۔

امالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :اِجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنهم أبو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیه الصلوۃو السلام فقال : یا محمد! (صلی الله تعالیٰ علیك وسلم) أُخرج علی أُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها فأنکروا ذلك منه و خرج علیهم ملتمعا لونه متورئة وجنتاه کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حاسرین أذرعتهم ترعد أکفهم و أذرعتهم فقالوا: تبنا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : أُولیٰ لَکُمْ أنْ کِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أَتَانِی الرُّوْحُ الْأَمِیْنُ فَقَالَ: أُخْرُجْ اِلیٰ أُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ أُحْدَثَتْ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۲

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے ،فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انھواں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہاتھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔عرض کرنے لگے: ہم اللہ ورسول کی بارگاہ میں رجوع لائے ،حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔۱۲م

(۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبدالله بن جعفر الطيار رضى الله تعالى 'عنه عن أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم اِنه خطب الناس يوما فقام اليه رجل ممن كان شهد معه الجمل ، فقال:ياأمير المؤمنين !أخبر نا عن القدر ،فقال: بحر عميق فلا تلجه ،قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر، قال : سر الله فلا تتكلفه ، قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر،قال : أما اذا أبيت فاِنه أمر بين أمرين،لا جبر ولا تفويض، قال : يا أمير المؤمنين ! اِن فلانا يقول بالا ستطاعة ، وهو حاضر ،فقال : عليّ به ،فأقاموه ،فلما رأه سل سيفه قدر أربع أصا بع ، فقال: الاستطاعة تملكها مع الله أو من دون الله ،و اِياك أن تقول أحد هما فترتد فأضرب عنقك ،قال : فما أقول يا أمير المؤمنين! قال : قل: أملكها بالله الذى اِن شآء ملكنيها۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلية الاليباء لابى نعيم

تقدیر سے خبر دیجئے ، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے ، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے ، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان ، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یاامیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہ ہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرما دیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افیعصی قھراً۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کر سکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا ، مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے۔کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں،اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا،کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟باقی رہا اس مجوسی کا عذر،وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے،بھوک سے دم نکلا جاتا ہے،کھانا سامنے رکھا ہے اورنہیں کھاتا،کہ خدا کا ارادہ نہیں،اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تونے کاہے سے جانا؟اسی سے کہ تونہیں کھاتا،تو کھانے کا قصد تو کر،دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہوجائیگا۔ایسی اوندھی مت اسی کوآتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴۔ **عن** محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم:اِن ههنا رجلایتکلم فی المشیئة فقال :یا عبدالله! خلقك الله لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فیمیتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ،حیث شاء، قال : والله لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء الله ،هو اهل التقوی و اهل المغفرة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے،مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدانے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا،یااس لئے جس لئے تونے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا،فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے،یاجب تو چاہے ؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے،فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یاجب تو چاہے؟بولا: جب وہ چاہے،فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے،فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے ماردیتا۔

۱۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳٤٤

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا،اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یاامیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے،فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل،عرض کی: یاامیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔عرض کی: یاامیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔عرض کی: یاامیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا:

ان اللہ خلقک کما شاء او کما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا،یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا،فرمایا:

فیستعملک کما شاء او کما شئت ،تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے،فرمایا:

فیبعثک یوم القیامۃ کما شاء او کما شئت؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا،یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے،فرمایا:

ایھا السائل! تقول : لاحول ولا قوۃ الابمن۔اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے،فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں،فرمایا:

ان تفسیرھا لا یقدر علی طاعۃ اللہ و لایکون قوۃ معصیۃ اللہ فی الامرین جمیعا الاباللہ ۔اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت،دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔پھر فرمایا:

ایھا السائل! الک مع اللہ مشیۃ او دون اللہ مشیۃ ؟ فان قلت ان لک دون اللہ مشیۃ ،فقد اکتفیت بھا عن مشیۃ اللہ و ان زعمت ان لک فوق اللہ مشیئۃ فقد

ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایہا السائل! ان اللہ یشج ویداوی، فمنہ الداء و منہ الدواء، اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخوکم فقوموا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئہا حتی اقطعہا فانہم یہود ہذہ الامۃ و نصاراہا و مجوسہا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی جنازة فأخذ شيئا فجعل ينكت به الأرض، فقال ما منكم من أحد الاو قد كتب مقعده من النار و مقعد ه من الجنة، قالو: يارسول الله! أفلا نتكل علی كتابنا و ندع العمل (زاد فی رواية) فمن كان من أهل السعادة فسيصير الی أهل السعادة ،و من كان من أهل الشقاء فسيصير الی عمل أهل الشقاوة ، قال :اِعملو فكل ميسر لما خلق له ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة، و أمامن كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْاٰیَة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے ۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

۱۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ۷۳۷/۲ ☆ الصحيح لمسلم ، القدر ، ۳۳۳/۲
الجامع للترمذی، القدر ۲/ ۳٦ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ١٦ ، القدر ، ٦٤٥/٢
المعجم الكبير للطبرانی، ٤/ ٢٨٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ١٩٧/٢
فتح الباری للعسقلانی، ٧٠٨/٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ١١٠/١١
التفسير للبغوی، ٢٥٣/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٣٩/٦
كنز العمال للمتقی، ١٥٥٢، ٣٤٢/١ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٨/٦

تو وہ جس نے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کیا ، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔الآیہ۔

(۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدْرِ يَنْفَعُ مَنْ يَّشَاءُ لِمَا يَشَاءُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔اللہ تعالی جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچادیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال :اِن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیه أُمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبره أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللہ بن عباس : فقال عمر : أُدع لی المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضهم: قد خرجت لأمر و لانرى أن ترجع عنه ـو قال بعضهم: معك بقية الناس و أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و لا نرى أن تقدمهم على هذا الوباء ، فقال : ارتفعوا عنى، ثم قال: أُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين و اختلفوا كاختلافهم، فقال: ارتفعوا عنى، ثم قال: أُدع من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح، فدعوتهم فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى أن ترجع بالناس و لا تقدمهم على هذا الوباء ، فنادى عمر فی الناس اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبوعبیدة : أفرارا من قدر اللہ؟ فقال عمر : لو غیرك قالها یاأباعبیدة! ، نعم ،نفرمن قدر اللہ الی قدر اللہ ، أ رأیت لو کان لك اِبل ، هبطت وادیا له عدوتان، اِحداهماخصبة والاخری جدبة، ألیس اِن رعیت الخصبة رعیتها بقدر اللہ ، و اِن

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱ ، ۵/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۱/۲
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب ، ۸۵۳/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، السلام ، ۲۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۳/۵ ☆

رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا في بعض حاجته فقال : اِن عندي في هذا علما ، سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِذَا سَمِعۡتُمۡ بِهٖ بِأَرۡضٍ فَلا تُقَدِّمُوا عَلَيۡهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرۡضٍ وَ أَنۡتُمۡ بِهَا فَلَا تَخۡرُجُوا فِرَارًا مِنۡهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انۡصَرَفَ ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں ،انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ،ایک سرسبز دوسرا خشک ،تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے ،اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ،اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔اس سے تقدیر الٰہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا وبے جا، نیک وبد، حلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی وناکامی ،ناچار سب این وآں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔اور ذلت وخواری،خوشامد وچاپلوسی ،مکرو دغابازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔اگر یہ علو ہمت ،صدق نیت، پاس عزت ،اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص وگناہ کی شامت نے خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف ، بئس المطاعم حین الذل تکسبها ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔اوراس کہاوت کی مصداق کہ ''ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی'' فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، أَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ ،وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا ،شریفوں کو ذلیل کرنے والا ،اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا ، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا ،اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔۱۲م

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲۸۶

۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا صَغِیُرَةَ مَعَ الْاِصُرَارِ وَلَا کَبِیُرَةَ مَعَ الْاِسْتِغُفَارِ۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

(۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الصبح فلما اانصرف قام قائما فقال: عُدِلَتُ شَهَادَةُ الزُّوُرِ بِالْاِشُرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآیَةِ وَاجُتَنِبُوُا قَوُلَ الزُّوُرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیُرَ مُشُرِکِیُنَ بِهٖ۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

۱۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخُبِرُکُمُ بِأَکُبَرِ الْکَبَائِرِ ، قالوا : بلیٰ ، یا رسول الله ،قال: اَلْاِشُرَاكُ

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۸ ☆ الدرراالمنتثرة للسیوطی، ۱۸۰
۱۴۰۔ السنن لا بن ماجة ، الشهادة ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱۴۱۔الجامع للترمذی ، الشهادات ۲/ ۵۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۲۱

بِاللّٰہِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ أوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ، قال: فما زال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقولها حتی قلنا:لیته سکت ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیامیں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں .سرکار نے ارشادفرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی،اورجھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکارخاموش ہوجاتے۔　　فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱٤۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاھِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی یُوجِبَ لَہُ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۴) گناہ وہ ہے جودل میں کھٹکے

۱٤۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِی صَدْرِكَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۶/۹

۱٤۲۔السنن لا بن ماجة " الشهادة " ۱/ ۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۲۲

۱٤۳۔المستدرك للحاکم " البیوع، ۲/ ۱٤ ☆

(۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

۱۴۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِکَ اِلّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ، قُلْتُ : وَاِنْ زَنیٰ وَاِنْ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعۃ :عَلیٰ رَغْمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وھو یقول : واِن رغم أنف أبی ذر۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو ”لاالہ الا اللہ ،، پڑھ کر مرجائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض ومعروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

۱۴۵۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلاثٌ مِّنْ أصْلِ الْاِیْمَان : اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ،، وَلَا نُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ ، وَلَا نُخرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ۔ اظہار الحق الجلی ، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں ، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ۲/ ۷۶۷ ☆ الصحیح لمسلم ” الایمان“ ۱/ ۶۶
المسند لا حمد بن حنبل “ ۵/۱۶۶ ☆ المسند لا بی عوانہ “ ۱/ ۱۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۷۰
تلخیص المتشابہ، ۲/ ۱۰۳ ☆
۱۴۵۔ السنن لا بی داؤد، الجھاد، ۱/ ۳۴۳ ☆ نصب الرایہ للزیلعی ، ۳/ ۳۷۷
کنزالعمال للمتقی ،۴۳۲۲۶، ۱۵/ ۸۱۱ ☆

جوشخص کلمہ ”لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہے اسکے بارے میں زبان کوروکو۔ہم کسی کوکسی گناہ کی وجہ سے کافرنہیں کہیں گے۔اورنہ کسی کوکسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(۶) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

۱۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أخطأ خَطِيْئَةً نَكَتَتْ فِی قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَوَ تَابَ صَقَلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّی تَعْلُوَ عَلیٰ قَلْبِهٖ وَهُوَ” ألرّ ا نُ“ الَّذِی ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالیٰ ”كَلَّابَلْ رَانَ عَلیٰ قُلُوبِهِمْ مَاكَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑجاتا ہے۔پس اگروہ اس سے جدا ہوگیا اورتوبہ استغفار کی تو اسکے دل پرصیقل ہوجاتی ہے۔اوراگردوبارہ کیا تو اورسیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔اوریہ ہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکرفرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہے انکے دلوں پران گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/ ۳۰۸

(۷) سب کو ہلاک نہ جانو

۱۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۴۶۔ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲/ ۴۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۷/ ۲۲۹
كنزالعمال للمتقی ، ۱۰۱۸۹، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسير للطبری ، ۳۰/ ۶۲
فتح الباری للعسقلانی ، ۸/ ۶۹۶ ☆ التفسير للقرطبی ، ۱۹/ ۲۵۹
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۱۲۷ ☆ السنن لا بن ماجة ، ۲/ ۳۲۳
جمع الجوامع للسيوطی ، ۵۶۹۵ ☆ زاد المسير لا بن الجوزی ، ۹/ ۵۶
۱۴۷۔ الصحيح لمسلم ، البر ، ۲/ ۳۲۹ ☆ السنن لا بی داؤد ، الادب ، ۲/ ۶۸۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۴۸
شرح السنة للبغوی ، ۱۳/ ۱۴۴ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۷۵۹

علیه وسلم :اِذَا سَمِعتَ الرَّجُلَ یَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهلَکُهُم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۹

۱۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلذَّنبُ شُئُومٌ عَلیٰ غَیرِ فَاعِلِهٖ اِنْ عَیَّرَهٗ اِبتَلیٰ وَ اِنِ اغتَابَهٗ اَثِمَ وَ اِنْ رَضِیَ بِهٖ شَارَکَهٗ۔

حضرت انس بن ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَلعُونٌ مَن یَّعمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ **عن** أنس بن ما لك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا مُدِحَ الفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَ اهتَزَّ لِذٰلِكَ العَرشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۸۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵

۱۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/ ۲۷۲

المسند لا حمد بن حمنل ، ۱/ ۲۱۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۲۸۶

۱۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، / ۵۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۶/ ۴۰

اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/ ۵۷۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ۵۹۵

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اوراسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

(۱۰)مؤمن پرلعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قاال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :لَيۡسَ الۡمُؤمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَاالِلّعَانِ وَلَاالۡفَاحِشِ وَلَا الۡبَذِیُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔فحش گو۔

(۱۱)ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنۡ آذٰی مُسۡلِمًا فَقَدۡ آذٰنِی وَمَنۡ آذٰنِی فَقَدۡ آذَی اللّٰہَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی مسلمان کوایذادی اس نے مجھے ایذادی اورجس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ عزوجل کوایذادی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲)مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال :رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَى الۡمُسۡلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرۡضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسۡبُ اِمۡرَءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ يُّحَقِّرَ أخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۵۰۴ ☆ البد اية والنهاية لا بن كثير ، ۷/ ۳۴۷
الحاوى للفتاوى للسيوطى ، ۲/ ۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲/ ۱۷۹
۱۵۳۔ الجامع للترمزى ، ۲/ ۱۵ ☆ الصحيح لمسلم ، ۲/ ۳۱۷
السنن لابى داؤد ، الادب، ۲/ ۶۶۹ ☆ السنن لابن ماجة ، الفتن ، ۲/ ۲۸۹
الدر المنثور للسيوطى، ۲/ ۱۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱/ ۴۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۴۹۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۳۹۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بدہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

(۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَا لُمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۴۰

(۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ قال: قال رسو ل الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا يَحِلُّ مَالَ اِمْرَءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عَلَى الْيَدِ مَاأَخَذَتْ حَتّٰى تُوَدِّيَهٗ۔

۱۵۴۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۸/ ۷۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ٤٦٧

۱۵۵۔ التمهيد لا بن عبد البر ، ۱۰/ ۲۳۱ ☆ ارواء الغيليل للالبانی ، ٥/ ۲۷۹

۱۵٦۔ الجامع للترمذی ، البيوع ، ۱/ ۱٥۲ ☆ السنن لا بی داؤد ، البيوع ، ۲/ ٥۰۱

المسند لا حمد بن حنبل ، ٥/ ۱۳ ☆ السنن لا بن ماجة ،الصدقات ، ۲/ ۱۷۳

فتح الباری للعسقلانی ، ٥/ ۲٤۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ٦/ ۹۰

شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۲۲٦ ☆ تلخيص الجير لا بن حجر ، ۳/ ٥۳

المعجم الكبير للطبرانی ، ۷/ ۲٥۲ ☆ نصب الراية ، ۳/ ۳۷٦

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۰/۹

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيۡسَ لَنَا مَنۡ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۹۶/۷

۱۵۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيۡسَ مِنَّا مَنۡ غَشَّ مُسۡلِمًا اَوۡ ضَرَّهٗ اَوۡ مَاكَرِهَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔　فتاوی رضویہ ۹۶/۷

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶/۷

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله

۱۵۷۔ الجامع للترمذی ، البيوع ، ۱۵۷/۱ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۷۰/۱

السنن لا بی داؤد ، البيوع ، ۴۸۹/۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، التجارات ، ۱۶۱/۱

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵۰/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۹/۲

۱۵۸۔ الجامع الصغير للسيوطی ، ۴۷۰/۲ ☆

۱۵۹۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱۹۹/۴ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ، ۲۸/۱

اتحاف السادة للزبيدی ، ۱۶۵/۶ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۸/۳

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِی فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۰۲/۷

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۱۶۹/۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّہُ اللّٰہُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۱۶۰/۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۱/۱

۱۶۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۳/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶۹/۶

المستدرک للحاکم، ۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۱/۲

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۰/۴ ☆ التمھید لا بن عبد البر، ۲۳۰/۱۰

کنز العمال للمتقی، ۹۴۹۸، ۵۹/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۵/۶

ارواء الغلیل للالبانی، ۴۸/۳ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۷۶/۹

تاریخ اصفھان لا بی نعیم، ۳۴۴/۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۵۰۶/۲

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

۱٦۲۔**عن** سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهٗ مُؤمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلىٰ أنْ يَّنْصُرَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلىَ رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

۱٦۳۔**عن** أبی هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱٦٤۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَاتَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱٦۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۸٤۷/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۹/٦
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲٦۷/۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵٤٤/۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۰/۲ ☆

۱٦۳۔ الدر المنثور، للسيوطی، ۱۸۳/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۵٤٦/۳

۱٦٤۔ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲۷۲/۲ ☆ السنن لا بن ماجة، الزهد، ۳۲۰/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۹٤/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۲
جمع الجوامع للسيوطی، ۳٦٦ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۱۲٤/٦
التاريخ الكبير للبخاری، ۲۷۲/۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۵۱/۵
الدر المنثور للسيوطی، ٤۱۹/٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۲۷/۲
كشف الخفاء للعجلونی، ٤۲٦/۱ ☆ الترغئب والترهيب للمنذری، ۵٤۷/۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاوية بن حيدة رضی الله تعالی عنه قال : قال: رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَسَدُ يُفْسِدُ الْإِيْمَا نَ كَمَا يُفْسِدُ الصِّبْرُ الْعَسَلَ ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ ذَكَرَ امْرَءً بِشَیْءٍ لَيْسَ فِيْهِ لِيُعِيْبَهٗ بِهٖ حَبَسَهٗ اللّٰهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی يَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ أَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِئٌ يُشِيْنُهٗ بِهَا فِی الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ يُّذِيْبَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰی يَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷۷

۱۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۴۲۶

۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۲۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمذزری ، ۳/ ۱۹۹

۱۶۷۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۵۱۵ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

۱۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ أعَانَ عَلیٰ قَتْلِ مُؤمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَکْتُوبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

۱۶۹۔ **عن** صفية بنت حيی رضی الله تعا لی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

۱۶۸۔ السنن لا بن ماجة ، ۱/ ۱۸۸ ☆ السنن الکبری للهيثمی ، ۸/ ۲۲
نصب الراية للزيلعی ، ۴/ ۳۲۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۱۶
کنز العمال للمتقی ، ۳۹۸۹۵، ۱۵/ ۲۲ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۵/ ۷۴
الدر المنثور للسيوطی ، ۲/ ۲۵۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۲۹۴
تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ۱/ ۱۵۲ ☆ المسند للعقبلی ، ۴/ ۳۸۲
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۴/ ۱۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۱/ ۱۵۶
الکامل فی الضعفاء لا بن عدی ، ۷/ ۲۷۱۵ ☆ مسند الربيع، ۳/ ۳
الموضوعات لا بن الجوزی، ۳/ ۱۰۳ ☆

۱۶۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۳۳۷ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳۲۰
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/ ۲۸۲
زداالمسير لا بن الجوزی، ۹/ ۲۷۸ ☆ التفسير للقرطبی ، ۱/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبيدی ، ۵/ ۳۰۵ ☆ التفسير لا بن کثير ، ۸/ ۵۵۸
البداية النهاية لا بن کثير، ۱/ ۵۹ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ۲/ ۲۱۲

(۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِی جَهَنَّمَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قَالَ اللّٰه تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِی فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوِ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوِ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۱/۳۰۸
کنز العمال للمتقی ، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/۱۹۸
الدر المنثور للسیوطی ، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۹۵
۱۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/۳۷۵ ☆ البدایه والنهایة لا بن کثیر ، ۶/۱۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۰ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۳۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱۰/۱۰۸
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۰
۱۷۲۔الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس ، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم ۔ اللباس ، ۲/۲۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلاکوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لَهُمْ أَحْیُوا مَاخَلَقْتُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک یہ جوتصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جوتم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفَخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

۱۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،التوحید ،۲/ ۱۱۲۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۳۸۳
السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۲۶۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤١
۱۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،۲/ ۸۸۱ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٤١٦
الترغیب والترهیب للمنذری ۳/ ٤٣٨ ☆
۱۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤٦
المصنف لا بن ابی مشیبة ، ۱۳/ ۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۷۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۳/ ۷
کنزالعمال للمتقی ، ۹۳۷۱، ٤/ ۳٦ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۷/ ۳۸۱

علیه وسلم : يَخرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَومَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَاُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئیں ہوں۔ایک جو اللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْاِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤلَآءِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔ یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یا ان تصویر بنانے والوں پر۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيْلَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۴۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۲۶۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۳۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۴/ ۱۲۲
کنزالعمال للمتقی، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹۳۶۶، ۴/ ۳۵ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۸۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۱/ ۱۴۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۲۶۰

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ مَنۡ قَتَلَ نَبِیًا اَوۡ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوۡ قَتَلَہٗ اَحدُ وَالِدَیۡهِ وَالۡمُصَوِّرُوۡ نَ وَعَالِمٌ لَمۡ یَنۡتَفِعُ بِعِلۡمِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے ۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من سفر و سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل، فلما رأه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تلون وجهه وقال یا عائشة! أشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنۡدَ اللّٰهِ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ الَّذِیۡنَ یُضَاهُوۡنَ بِخَلۡقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے ۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا : اے عائشہ !قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگا ہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۴

---

۱۷۸ ـ المسند للعقیلی ، ۳/ ۱۲٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۳٤۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۹۹، ۱۰/ ۲۰۸ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/ ۳٦٤
۱۷۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،۲/ ۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم ،اللباس ، ۲/ ۲۰۱

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ أصحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمۡ: أحۡيُوا مَاخَلَقۡتُمۡ ،وَقَالَ :اِنَّ الۡبُيۡتَ الَّذِى فِيۡهِ الصُّوَرُ لَاتَدۡخُلُهُ الۡمَلآئِكَةُ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ ورسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنۡ أشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ الَّذِيۡنَ يُصَوِّرُوۡنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَتَانِی جِبرِيْلُ اَمِينُ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَ ةِ الشَّجَرَةِ أَمَرَ بِالسَّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔اور تصویردار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کردو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المؤمنين الصديقة ‘وعن ام المؤمنين ميمونة وعن اسامة بن زيد رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال :قال رسول اللّٰه

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب ، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لا بی داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۵ ☆
۱۸۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، مغازی ، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۰
۱۸۴۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۵ ☆ السنن لا بن ماجة ، ۲/ ۲۶۸

صلی الله تعالی علیه وسلم :اِنَّ جبرَئِیلَ عَلیهِ الصَّلاةُ والسَّلامُ قَالَ لِی:اِنَّها ثَلٰثٌ لَم یَلَجُ مَلِكٌ مَادَامَ فِیها وَاحِدٌ مِنهَا کَلبٌ اَوجَنَابَةٌ اَوصُورَةُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔　　فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۵۔**عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَاتَدخُلُ الْمَلائِکَةُ بَیتًافِیهِ کَلبٌ وَلَا صُورَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونة ، عن ام المؤمنین الصدیقة ، وعن ابی هریرة ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامة بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول الله ! مارجعك بأبی وأمی ، قال : اِنَّ فِی الْبَیتِ سِترًا فِیهِ تَصَاوِیرُ وَاِنَّ الْمَلائِکَةَ لَاتَدخُلُ بَیتًا فِیهِ تَصَاوِیرُ۔　　**فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹**

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے ؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔**عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن يترك فى بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبى الهياج الأسدى رضى الله تعالىٰ عنه قا ل : قال لى على: الا أبعثك على مابعثنى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سويته۔

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

۱۸۹۔**عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى جنازة فقال: اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ لَها وَثَنًا اِلّا كَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلّا سَوَّاهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ اِلٰى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لا بى داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۲
۱۸۸۔ الصحيح لمسلم ، الجنائز ، ۱/ ۳۱۲ ☆
۱۸۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۷۔ ☆

هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کردے اور سب تصویریں مٹادے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفرو انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ باللہ تعالٰی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : دخل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم وصورة مریم علیهما الصلوٰة والسلام فقال صلی الله تعالی علیه وسلم: اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۴۷۷

اورحضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے سن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے)۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بها فمحیت ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورة اِبراهیم واسمٰعیل علیهما الصلوٰة والسلام ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان فی الکعبة صور فأمر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوها فبل عمر رضی الله تعالیٰ عنه ثوبا و محاها به فدخلها صلی الله تعالی علیه وسلم وما فیها شیء۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹادیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆
۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المغازی ، ۲/ ۶۱۴ ☆
۱۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۶۵ ☆

ہوئے تواس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وكان عمرقد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلی الله تعالی علیه وسلم رأها فقال: يَا عُمَرُ ! اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَدَعْ فِيْهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَأى صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ:اُمْحُوْ ا مَافِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالاَيَخْلُقُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی ۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اورتصور دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی ۔تو فرمایا: جوتصویریں بھی ہیں سب کومٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جوایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدانہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** اُسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال :اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم دخل الكعبة فامر نی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب به علی الصور و یقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالاَ يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا ترکر کے تصویروں کومٹاتے جاتے اورفرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کوغارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدانہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِن المسلمين تجردوا فی الآزر وأخذوا الدلاء فانجر وا علی زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱/ ۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/ ۱۷۳
التفسيرللقرطبی ، ۲/ ۱۱۶ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۸/ ۱۷
۱۹۵ ۔المصنف لا بن ابی شيبة ، ۸/ ۲۹۶ ☆
۱۹۶۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۸/ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المئومنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قالت: لما اشتکی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریه،وکانت أُم سلمة وأُم حبیبة أتتا أرض الحبشة فذکرتا من حسنها وتصاویر فیها، فرفع رأسه فقال: اُولٰئِکَ اِذَا مَاتَ فِیهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلیٰ قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیهِ تِلْکَ الصُّوَرَ، اُولٰئِکَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰہِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه : أنا لاندخل الکنائس التی فیهاھذہ الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

۱۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة، ۱/ ٦٢ ☆ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/ ۲۰۱

۱۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، صلوة، ۱/ ٦٢ ☆

(۳۰)تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فكل شیء ليس له راس فليس بصورة ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :اَتَانِی جِبُرَئِيُلُ قَالَ: اَتَيُتُكَ الُبَارِحَةَ فَلَمُ يَمُنَعُنِی اَنُ اَكُونَ دَخَلُتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الُبَابِ تَمَاثِيُلُ وَكَانَ فِی الُبَيُتِ قِرَامٌ سِتُرفِيُهِ تَمَاثِيُلِ وَكَانَ فِی الُبَيُتِ كَلُبٌ فَمُرُ بِرأسِ التَّمَاثِيُلِ الَّذِی عَلیٰ بَابِ الُبَيُتِ فَيُقُطَعُ فَيَصِيُرُ كَهَيُأةِ الشَّجَرِ وَمُرُ بِالسَّتُرِ فَلُيُقُطَعُ فَلُيُجُعَلُ وِسَادَتَيُنِ مَنُبُوُذَتَيُنِ تُوُطَئَانِ وَمُرُ بِالُكَلُبِ فَلُيُخُرَجُ فَفَعَلَ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تا کہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تا کہ انکو روندا جاتا رہے۔نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگر چہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۶٦ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰٤ ☆ السنن لا بی داؤد اللباس ، ۲/ ۵۷۳

شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳٦۵ ☆ السنن للنسائی ، الزینة ، التصاویر ۲/ ۲۵۵

نام تصویر رکھا۔ اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔ خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔ اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔ غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔ فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔ یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔ اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔ میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ و كره ما كان منصوبا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۳

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲ م ☆

۱۱۔ شعب ایمان

(۱) حقوق اللہ و حقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔ انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ، الاهوال ، ٤/ ٥٧٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٢٤٠
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٢٦١ ☆ اتحاف السادة للز بيدى ، ٨/ ٥٢٩
كنز العمال للمتقى ، ١٠٣١١ ، ٤/ ٢٣٣ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ٢/ ٢
۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ١/ ٦ ☆ السنن لا بى داؤد ، الجهاد ، ١/ ٣٣٦
الجامع للترمذى، الايمان ، ٢/ ٨٧ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ١/ ٤٨

اللہ تعالی علیہ وسلم :أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ـ
فتاوی رضویہ ۴/ ٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اورحقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔۱۲م

(۳) محبت رسول

۲۰۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايُؤْمِنُ أَحَدُ كُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۰

(۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۰۵ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

---

۲۰۳ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۵۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱٦۰
السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/ ۳۵٦
حلية الاولياء لا بى نعيم، ٤/ ۳۳۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، / ۵۳
كنزالعمال للمتقى ، ۷۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٦/۳۵۳
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۱۰ ☆ التفسير للبغوى ، ۱/ ۲۷
۲۰٤ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ٤۹
السنن للنسائى ،الايمان، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة، ۱/ ۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمى ، ۲/۳۰۷
شرح السنة للبغوى ، ۱/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/ ٤۸٦
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۵٤۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۸٦
۲۰۵ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ٦ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱/ ۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَیَاءُ مِنَ الْإِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۲۱۱/۳

۲۰۶۔المستدرك للحاکم، ۵۲/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵۰۱/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۸/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی ۲۳۴/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۸/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۳۸/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳۶/۹
شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳٤/۸

۱۲۔صفات مومن

(۱)صفت مومن

۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہوجاؤ۔　　الذلال الانقی ۱۵۲

۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کَرَمُ الْمَرْءِ دِیْنُهٗ وَمُرُوَّتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔　　الذلال الانقی ۱۶۱

(۲)فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِن الله تعالیٰ یقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۷

۲۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۶۸ ☆ السنن لا بن ماجة ، لزوم المساجد ، ۱/ ۵۸
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۲۱۲ ☆ السنن الکبری للبهقی ، ۳/ ۶۶
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۱۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳/ ۳۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۳
کنزالعمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸، ۶/ ۶۵۱ ☆ موارد الظمئان للهیثمی ، ۳۱۰
۲۰۸۔المستدرك للحاکم ، ۱/۱۲۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۲/۷۴
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۶۱ ☆ العلل المتنا هیة لابن الجوزی ، ۲/ ۱۲۱

۲۰۹۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/ ۱۹۲ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَیۡسَ الۡمُؤۡمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَا اللِّعَانِ وَلَا الۡفَحَّاشِ وَلَا الۡبَذِیۡ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۸۶

(۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اِن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلتہ یستلم الأرکان بمحجنہ فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبھم فحمد اللہ و أثنی علیہ وقال: أَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَذۡھَبَ عَنۡکُمۡ عَبِیَّۃَ الۡجَاھِلِیَّۃِ وَتَکَبُّرَ ھَا، أَیُّھَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیۡمٌ عَلَی اللّٰہِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ ھَیِّنٌ عَلَی اللّٰہِ، ثُمَّ تَلَا، یَا أَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّا خَلَقۡنَاکُمۡ مِنۡ ذَکَرٍ وَّ أُنۡثیٰ، ثُمَّ قَالَ: أَقُوۡلُ قَوۡلِی ھٰذَا وَأَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ لِی وَلَکُمۡ ۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بد بخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل ۔ پھر یہ آیت پڑھی یا ایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔　　الزلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرک للحاکم، الایمان، ۱/ ۱۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۴۰۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۶۵ ☆
۲۱۱۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/ ۱۲۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۴۱۹
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۹۸ ☆ الکشاف للزمخشری، ۱۵۸

(۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا یُؤمِنُ أَحَدُکُم حَتّیٰ یُحِبَّ لِأَ خِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنکُم اَنْ یَّنفَعَ أَخَاهُ فَلْیَنْفَعهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۹/۳

(۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَایُلْدَغُ الْمُؤمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۹۵

۲۱۲۔ المسند لا بی داؤد الطیالسی ، ۸/۲۶۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/۵۷
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/۴۶۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/۱۷۶
شرح السنة للبغوی ، ۱۳/۶۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/۵۷۵
کنز العمال للمتقی ، ۹۶، ۱/۴۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/۲۹۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۳۳
۲۱۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۱۲
کنز العمال للمتقی ، ۲۸۳۷۰، ۱۰/۶۲ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۷/۳۹۳

(۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ کَرِیُمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیُمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف و عظیم اور فاجر دغاباز و کمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۱

(۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحْیَا کَ مِنْ رَجُلَیْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِیْرَتِکَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۷۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

۲۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ،	۲/ ۹۰۵ ☆	الصحیح لمسلم ،	۲/ ۴۱۳
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ،	۶/ ۱۲۷ ☆	تاریخ بغداد للخطیب ،	۵/ ۲۱۹
الشفاء للقاضی ،	۱/ ۱۷۷ ☆	فتح الباری للعسقلانی ،	۱۰ / ۵۳۰
مجمع الزوائد للهیثمی ،	۸/ ۹۰ ☆	مشکل الاثار للطحاوی ،	۲/ ۱۹۷
البدایه والنهایة لا بن کثیر ،	۳/ ۳۱۳ ☆	کنز العمال للمتقی ، ۸۳۰،	۱/ ۱۶۶
۲۱۵۔ الجامع للترمذی، البر ،	۲/ ۱۸ ☆	السنن لابی داؤد ، الادب ،	۲/ ۶۶۰
المستدرك للحاکم ، الایمان ،	۱/ ۴۳ ☆	السنن الکبری للبیهقی ،	۱۰/ ۱۹۵
التفسیر للقرطبی ،	۷/ ۱۸۰ ☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	۲/ ۵۴۸
۲۱۶۔ اتحاف السادة للزبیدی ،	۹/ ۲۰۷ ☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۸/ ۳۴
الجامع الصغیر للسیوطی ،	۱/ ۶۵ ☆	تاریخ واسط ،	۲۳۲

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔**عن** خولة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنه قالت : قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : رُبَّ مُتَخوِّ ضٍ فِيْمَا شَاءَ تُ نَفُسُهٗ مِنُ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوُلِهٖ لَيُسَ لَهٗ يَوُمَ الُقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال:نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَلُمُؤمِنُ اَنُ يُذِلَّ نَفُسَهٗ ۔　　فتاوی رضویہ ۳۰۲/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنُ أَحَبَّ شَيُئًا أَكُثَرَ ذِكُرَهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۳

۲۲۰۔**عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلى الله تعالى

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ـالزهد ، ۶۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۷۸/۶

۲۱۸۔ السنن لا بن ماجه ، الفتن ، ۲۹۹/۲ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۲۰/۵

كنز العمال للمتقى ، ۱۸۲۹، ۴۲۵/۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ۲۰۷/۲

۲۲۰۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۹۴/۵ ☆ السنن لا بى داؤد ، الادب ، ۶۹۹/۲

علیه وسلم : حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصُمُّ۔ فتاوی رضویہ ۱۳۵/۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنادیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ سُلَامیٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ،وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلیٰ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ،وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ،وَتَمِيْطُ الْأَذىٰ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوادینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔**عن** المقدام بن معدی كرب رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۱۸۱/۱
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۲۳/۱ ☆ مسند ابی حنیفة ، ۱۶۸
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۱۷/۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۳۰۷/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۵/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۱۰/۱
۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجهاد ، ۴۱۹/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الزکوة ، ۳۲۵/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۱۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۸۸/۴
شرح السنة ،للبغوی ، ۱۴۵/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱۰/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لم يزل على وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعداً فلولا ذلك هلكت الأرض ومن عليها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپنے نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہوجاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال:ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم، بالانسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر وبہتر نہیں ہوسکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات ہر قرن و

۲۲۲۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۱۳۱ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱٦۳۲۱ ،٦/٤١٥
الدر المنثور للسيوطى ، ۱/ ۳۳۷ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۲/۲٦٤
حلية الاولياء لا بى نعيم ، ۹/ ۳۰۹ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ٥/ ۸۹
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۰ / ۲٦۸ ☆ الادب المفرد للبخارى ، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق ، یہ حدیث نہیں مل سکی۔۱۲م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں ۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنى ان الكافر لايستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن لاسيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم ۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله يجزيه الجزاء الجميل۔ فتاوی رضویہ ١١/١٥٥

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں ۔ اگرچہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔

---

٢٢٤ ۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ٦/٢٠ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔١٢م

کتاب العلم

ابواب

ا۔ضرورت علم دین

(۱)ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسندامام اعظم،صفحہ ۱۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:علم حاصل کرنا ہر مسلمان مردوعورت پر فرض عین ہے۔۱۲م

۲۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِ لَةٌ، وَمَا كَانَ سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰/ ۲۴۰ ☆ مسند ابى حنيفة ، ۲۰
البداية والنهاية لا بن كثير، ۱۱/ ۳۲۲ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ۱/ ۲۳
المسند للعقيلى، ۲/ ۵۸ ☆ العلل المتنا هية لا بن الجوزى ، ۱/ ۵۴
تذكره الموضوعات للفتنى ، ۵۰۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ۱/ ۱۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۱۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۶۵۱ ، ۱۰/ ۱۳۰
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۹۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۶۰
التفسير للقرطبى ، ۸/ ۲۹۵ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/ ۳۲۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۶/ ۲۷۸
تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ اللالى المصنوعه للسيوطى ، ۱/ ۱۰۸
كشف الخفا للعجلونى ، ۲/ ۵۶ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب ، ۱/ ۴۳
۲۲۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۲۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/ ۲۰۸
كنز العمال للمتقى ، ۲۸۶۵۹، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر ،۲/ ۲۳
التفسير لا بن كثير، ۲/ ۱۹۵ ☆ امالى الشجرى ، ۱/ ۵۳
السنن للدار قطنى، ۴/ ۶۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم تین ہیں ،قرآن ،حدیث ،یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے(گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اوران کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت ،تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہواور فرض عین نہیں مگران علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو.انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اورانکارومخالفت سے کافریابدعتی ۔والعیاذ باللہ تعالی۔سب سے پہلافرض آدمی پر اسی کا تعلم ہےاوراسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز ،یعنی اسکےفرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم ،مالک نصاب نامی ہوتو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تومسائل حج نکاح کیا چاہے تواسکے متعلق ضروری مسئلے۔تاجر ہوتو مسائل بیع شراء،مزارع پر مسائل زراعت ،موجر ومستاجر پرمسائل اجارہ،وعلی ھذالقیاس ،ہر شخص پراس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنافرض عین ہے۔اورانہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکامحتاج ہےاورمسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ ،مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہااورانکے طرق تحصیل،اورمحرمات باطنیہ تکبرو ریا اور عجب وحسد وغیرہااورانکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پراہم فرائض سے ہے،جس طرح بے نماز فاسق وفاجرومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔غرض اس حدیث میں اسی قدرعلم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد،وہاں ان کے سوااور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں،جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب،اورجو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مرادنہیں ہوسکتا،اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جوآدمی کواس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃ جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط ،خواہ وساطۃ مثلانحووصرف ومعانی وبیان فی

حد ذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ و عروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہو جائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہذ حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہر گز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قران وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھئی کوان کافن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم۔ ھیھات، ھیھات، اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حراموملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سو ی القرآن مشغلة = الا الحدیث و الفقه فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے، وفیما ذکرنا کفایة لاهل الدرایه واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷

۲۔فضیلت علم دین

(۱)فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعا لی عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی ہریرۃرضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابہ رضی اللہ تعا لی عنہم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادۃبن الصا مت رضی اللہ تعالی عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: أَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤٣٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵
۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۸٦٦٤، ۱۰ / ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۸۵ ☆
۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۹۳ ☆ کمز العمال للمتقی ۲۸٦٥۸، ۱۰/ ۱۳۱
۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۹٤٥، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲)علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ **عن** أبی درداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجَوْنَ أَوْلَا تَنْجَوْنَ ۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگرتم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اورتم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اورتم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۵

۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۸۲ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٥٦/٢ ☆

۳۔فضیلت علماء

(۱)فضائل علماء

۲۳۲۔ **عن** أبی أُمامة الباھلی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَا فِقٌ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۳۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳٤۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَیۡسَ مِنۡ اُمَّتِی مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡ لَعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

۲۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۲۷/۱
کنز العمال للمتقی ۴۳۸۱۰، ۳۲/۱۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۶۱/۱٤
اللآلی المصنوعه للسیوطی ، ۷۹/۱ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲۰۷/۱
۲۳۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۱۱ ، ۳۲/۱۶ ☆
۲۳٤۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۲۳/۵ ☆ المستدرك للحاکم ، الایمان ، ۱۲۲/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۱٤/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۲۷/۱

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ، جلد اول، ۹/۱۴۰

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظا ھر خیف علیه الکفر ، جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازھر میں ہے۔

الظاھر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

۲۳۵۔ **عن** ابی ھریرة رضی الله تعا لیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،قِلَّةُ الطَّعَامِ ،وَالْقُعُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ ،وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ ،وَالنظرُ اِلَی الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں ،کم کھانا ،مسجد میں بیٹھنا ،کعبہ دیکھنا ،مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۶۔ **عن** أبی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،أَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَالنَّظَرُاِلی الْوَالِدَیْنِ ، وَالنَّظَرُ فِی زَمْزَمَ ، وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظَرُفِی وَجْهِ الْعَالِمِ ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۴۲
کنز العمال للمتقی ،۴۳۴۹۳، ۱۵/ ۸۸۰ ☆ العلل المتناھیة لا بن الجوزی ، ۲/ ۳۴۴
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۴۹۴، ۱۵/۸۸۱

۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی ا لله تعالیٰ عنهما قال! قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:فَقِیۡهٌ وَّا حِدٌ أَشَدُّ عَلَی الشَّیۡطَانِ مِنۡ أَلۡفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الۡعُلَمَاءَ وَرَ ثَةُ الۡأَنۡبِیَاءِ وَاِنَّ الۡأَنۡبِیَاءَ لَمۡ یُوَ رِّثُوۡا دِیۡنَا رًا وَلَادِرۡهَمًا فَاِنَّمَا وَرَّثُوا الۡعِلۡمَ فَمَنۡ أَخَذَ هٗ أَخَذَ بَحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم ودینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی مو سی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ مِنۡ اِجۡلَالِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اِکۡرَامُ ذِی الشَّیۡبَةِ الۡمُسۡلِمِ وَحَامِلِ الۡقُرۡآ نِ غَیۡرِالۡغَالِی فِیۡهِ وَالۡجَافِی عَنۡهُ وَاِکۡرَامُ السُّلۡطَانِ الۡمُقۡسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری ، العلم ، ۱/۱۶ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۱/ ۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۱٦٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸٦۷۹، ۱۰/ ۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی ، ٤/ ٤۱

۲۳۸۔

۲۳۹۔ السنن لا بی داؤد ،الادب ، ۲/ ٦٦۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱٦۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۰۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴)اعزاز علماء وسادات

۲۴۰۔ **عن** میمون بن شبیب رضی اللہ تعالی عنه :ان عا ئشة رضی اللہ تعا لیٰ عنھا مر بھا سائل فاعطته کسرۃ ومر بھا رجل علیه ثیا ب وھیئة فاقعد ته فاکل ،فقیل لھا ذ لك ، فقالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَھُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۳

۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم وسادۃ فقعد علیھا وقال:لا یأبی الکرامة اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب ، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

۲۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، الادب، ۲/ ۶۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۲۶۵
کنز العمال للمتقی ، ۵۷۱۷، ۳/ ۱۰۹ ☆ البدایة والنھایة لا بن کثیر ، ۸/ ۹
۲۴۱۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۲۱ ☆ زھر الفردوس، ۴/ ۲۲۱

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین ، کیا جھنم ، میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا ، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام ومجلس وخورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء وسادات کا اعزاز وامتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے قیام مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

(۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲ ـ **عن** جا بربن عبداللہ رضی اللہ تعا لیٰ عنھما قال:قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَۃٌ لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ، ذُوْ الشَّیْبَۃِ فِی الْاِ سْلَامِ،وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَیْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل ، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

(٦) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاھِلِ ذَنْبَان، قِیْلَ : وَ لِمَ یا رسول اللہ ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعَالِمُ یُعَذَّبُ عَلیٰ رُکُوْبِہِ الذَّنْبَ،

---

۲۴۲ ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱٤

۲٤۳ ـ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲/ ۲٤۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۸٤، ۱۰/ ۱۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲٦٤ ☆

وَالْجَاهِلُ عَلَى رُكُوبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلٰى تَرْكِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۷۴/۹

۴۔فضیلت طلبہ

(۱) طالب علم مجاہد ہے

۲٤٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ خَرَجَ فِی طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَهُوَ فِی سَبِیۡلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرۡجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔۱۲م

۲٤٤۔ الجامع للترمذی ،باب فضل العلم ، ۲/ ۸۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳٦
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۱٥ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۹ ۲۸۸، ۱۰ /۱٥۸
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ٤٥۲ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم ، ۱/ ۱۰۳
تنزیه الشریعه لابن عراق ۱/ ۲۷٤ ☆

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کَلَّا وَاللّٰهِ ، لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوُنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوِ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِکُمْ عَلیٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنُکُمْ کَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے ضرور نہی عن المنکر کروگے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امرونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارہا ہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امرونہی منجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع ومریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ۲/ ۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/ ۹۳

الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندیٔ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امرونہی اپنے پلاؤ وقورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہوتو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۶

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلا م الی فرعون نو دی لن یفعل فلم افعل ؟ قال: فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملا ئکۃ ، امض لماامرت بہ فانا جھدنا ان نعلم ھذا فلم نعلمہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰہ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اور انکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰالَمِیْنَ ۰ رَبِّ مُوْسیٰ وَھارُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۳

۲۴۶۔ التفسیر للطبری، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۷۴، ۱۲/ ۴۷۶

(۲) تبلیغ وہدایت پراجر عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر وبدعت فسق کودل سے براجاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کوسلام اوراپنے آپکو کفارومشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اورلسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کررہے ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیرہم کارد کیا اوراب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کوگمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کرچکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجهاد، ☆ الصحیح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/ ۲۷۹
کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱۴۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۳۳
شرح معانی الاثار للطحاوی، ۳/ ۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہر گز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ہم بے امام ہیں۔میں آیا۔اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کارہین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم ۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچادیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔وہ بقصد واپسی سوار ہوئے،حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء ھم با لقتال ،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھو نی فانی ا نصرف عنھم ،اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی، اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی ارجع الی المکا ن الذی اقبلت منه، مجھے چھوڑو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھاالناس،اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں- اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی، اپنے دولھا کا انتظار کررہی تھی، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی، تو ہرگز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگرچہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ ،۔

الّا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا- اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتّے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی- وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتّر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتّر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کرور مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتّر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گئو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض ومرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچّا، اللہ کا کلام سچّا، ''لَا یَا لُوْ نَکُمْ خَبَالًا ''مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمٰن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔ المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَانْ یَّھْدِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلّ عَلیٰ یَدِكَ رَجُلاً خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتُ عَلِیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتُ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٤

نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳)تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد الله ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَا أَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْ لُهُمْ اِلَّا کَانَ عَلیٰ بَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

(۴) بےعمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جندب بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِی يُعَلِّمُ النَّاسَ اُلْخَيْرَ وَيُنْسِی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِیئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَثَلُ مَنْ يُّعَلِّمُ النَّاسَ اُلْخَيْرَ وَيُنْسِی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِی يُضِیئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹ ☆

۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶ ☆

۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلیٰ رَأسِ كُلِّ مِأةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُهَا دِيْنَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(٦) معلّم و متعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلَا تَكُوْ نُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَيَغْلِبُ جَهْلُكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغیرالله حرام كذا فی الملتقط ۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابۂ کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کا فریا دنیا دار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بثیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔ ۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۵۴۔ حلية الاولياء لابی نعيم، ۶/۳۴۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۴۲۰
الترغيب والترهيب، للمنذری، ۱/۱۱۴ ☆ الكامل لابن عدی، ۴/۳۳۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/۴۶

۲۵۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۴۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۸۴، ۱/۵۳۲
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۵۶ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤ منین علی کرّم اللہ تعا لیٰ وجھہ الکریم قال : من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع و ان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ ، فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَا نَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلیٰ أنْبِیَاءِ ھِمْ فَاِذَانَھِیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہٗ وَاِذأمَرْ تُکُمْ بِأمْرٍ فَتَأتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضئیق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امّتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کومنع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدرقدرت بجالاؤ۔

۲۵۸ ۔**عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ أعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرُمًا مَنْ سَألَ عَنْ شَیْءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الا عتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الحج، ۱/ ۴۳۲
السنن لا بن ماجۃ ، المقد مہ ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/ ۳۸۸
التمھید لا بن عبد البر ، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/ ۱۵۸
اتحاف السادہ للزبیدی ، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/ ۳۳۵

۲۵۸۔الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الفضا ئل،۲/ ۲۶۲
السنن لا بی داؤد ، االسنۃ ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶
المستدرك للحاکم، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/ ۳۳۵
مشکل الا ثار للطحاوی، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۶۴

لَمۡ يُحَرَّمۡ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنۡ رَجُلٍ مَسۡأَلَتِهٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنّت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۴۷،۵۵۲

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹ ـ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمۡ قِيۡلَ وَقَالَ،وَ كَثۡرَةُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةُ الۡمَالِ ـ

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔　فتاوی رضویہ ۶/۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰ـ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۵۹ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الا ستقراض ، ۱/ ۳۲٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۲٤۹
كنز العمال للمتقى ، ٤٤۰۲۸، ۱٦/ ۸٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ٤۹٤۳
۲٦۰ـ المستدرك للحاكم ، ٤/ ۱۰٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱٤٦۸۷، ٦/ ۲٥
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَا بَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضىٰ لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْ لَهٗ وَخَانَ الْمُؤْ مِنِيْنَ ۔ فتاوىٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۶

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

۲٦۱۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعا لیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلىٰ عَقِبَيْهِ وَ كَانَتِ النَّارُ اَوْلىٰ بِهٖ۔ فتاوىٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اوراسکو خائب وخاسر لوٹے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲٦۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعا لیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَ عُ فَلْيُظْهِرُالْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِك فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاوىٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۴۰،۲۸٦،

۲٦۲۔ الفردوس للديلمی ، ۳/ ٦۰۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۱۲۳
كنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۱٦، ۱۰/ ۱۹۳ ☆

۲٦۳۔ كنز العمال للمتقی ، ۹۰۳ ، ۱/ ۱۷۹ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ، ۵/ ۹۱۱

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی و غیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی، وَسَیَعلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

٢٦٤ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : نَضَّرَاللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَا لَتِی فَوَعَا ھَا ثُمَّ بَلَّغَھَا عَنِّی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ ھُوَ أَ فْقَهُ مِنْهُ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

---

٢٦٤ ـ الجامع للترمذى ، العلم ، ٢/ ٩٠ ☆ السنن لا بى داؤد، العلم ، ٢/ ٥١٥
المسند لا حمد بن حنبل، ٥/ ١٨٣ ☆ السنن لا بن ماجة المقدمة ، ١/ ٢١
المستدرك للحاكم ، ١/ ٨٧ ☆
اتحاف السادة للزبيدى ، ٨/ ٤٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٢٩١٦٣، ١٠ / ٢٢٠

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر وفضل کبیر خیال کیجئے۔ جوخود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذ ه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطبا ء و نحن الصیادلة ، و انت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین ۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لئے۔ و الحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدر جہا اجل واعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبداللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرداور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہا ء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقہا ء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔جوان پر مطلع ہوکر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ ، مگر آج کل کے نامشخص حضرات کواپنی یادوفہم ،اپنے دوحرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جوابلیس لعین کواپنی اصل آگ پر تھا۔کہ دوحرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل "انا خیرمنہ" کی بنیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ علی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

۲٦۵۔ **عن** وابصۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ وَاِنۡ أَفۡتَاکَ الۡمُفۡتُوۡنَ ۔

حضرت واصبہ بن معبد جھنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے دل سے فتوی لےخواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتّباع کرے اگر چہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جوان میں افقہ واعلیٰ واورع ہو اسکی رائے پر چلے اگر چہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکا م۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

۲٦۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٦٦ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۲۸

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲٦٦۔ **عن** أمیر المؤ منین علی بن ابی طالب رضی الله تعا لیٰ عنه قال : حدثوا النا س بما یعرفون، اتحبّو ن ان یکذبو الله و رسو له۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیاتم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اوراسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲٦۷۔ **عن** عبد الله بن عباّ س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقو لهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدرانکے عقول کلام کیا کریں۔

۲٦۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله علیه و سلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُ کُمْ قَوْمًا بِحَدِیْثٍ لَا یَفْهَمُوْ نَهُ اِلّا کَا نَ فِتْنَةً عَلَیْهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباّس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی نے اگرایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہوجائیگی۔

۲٦۹۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم : لَا تُحَدِّ ثُوا اُمّتِی مِنْ أَحَادِیْثِی اِلَّامَا تَحْتَمِلُهٗ عُقُوْ لُهُمْ فَیَکُوْنُ

۲٦٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۲۵/۱
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲٤۷ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۲٦۵٦، ۱۲۹/۲
۲٦۷۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵٤۹/۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲٤۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ٤٤٤۱
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۲۲۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱
۲٦۸۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/ ۲۵۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲۲٦/۱
۲٦۹۔مسند الفردوس للدیلمی ، ۵/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس ، ٤/ ۱۷۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۵۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۸٤، ۱۰/ ۲٤۲
حلیة الاو لیاء لا بی نعیم ، ۲/ ۲۸٦ ☆

فِتۡنَةً عَلَيۡهِمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میری امّت سے میری وہی حدیثیں بیان کروجوانکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پرفتنہ نہ ہوجائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم: يَا ابۡنَ عَبّاسٍ! لَاتُحَدِّثُ قَوۡمًا حَدِيۡثًا لَاتَحۡتَمِلُهٗ عُقُوۡلُهُمۡ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جوانکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہرایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔　　فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کروگے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تووہ ضروران میں سے کسی پرفتنہ ہوجائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٧٩

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَاتَمِدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کودراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ **عن** معاویة ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهماانّه کان یکتب بین یدیه صلی الله علیه وسلّم فقال له :أَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ أَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَمُدِّالرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیْمَ۔

کا تب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر لکھ رہے تھے،حضورسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اے معاویہ !دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ،با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔میم کو کانا مت کرو۔اسم جلالت کوخوبصورت لکھو۔رحمٰن کو دراز کر کے اور میم کوعمدہ کر کے لکھو۔ مالی الجیب بعلوم الغیب،ص،۴

(۱۸)علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلّم نے ارشادفرمایا: پیر کے دن علم حاصل کروکہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ **عن** جا بربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلیّ

۲۷۲۔ مسند بن شعبان ، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆

۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۴۰، ۱۰/ ۲۵۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۱۵۴

۲۷۵۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۹۲۶۸ ، ۱۰/ ۲۲۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱۵۵/۱

الله تعالی علیه وسلّم : اُطلُبُوا العِلمَ کُلَّ اِثنَینِ وَخَمِیسٍ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ لِمَن طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُکُم حَاجَةً فَلیُبَکِّر اِلَیهَا ،فَاِنِّی سَأَلتُ رَبِّی اَن یُبَارِکَ لِاُمَّتِی فِی بُکُورِهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امّت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : مَن أُفتیٰ بِغَیرِعِلمٍ لَعَنَتهٗ مَلآئِکَةُ السَّمٰوَاتِ وَالأرضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاوی رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبید الله بن ابی جعفر رضی الله تعا لیٰ عنه مرسلا قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أَجرَؤُکُم عَلَی الفُتیَا أَجرَؤُکُم عَلَی النَّارِ ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۹۴

۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد ، العلم، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب ، ۲/ ۱۵۵
الحبائك فی الملائك ، ۴۵ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۱/ ۶
کنز العمال للمتقی ،۱۸ ۲۹۰ ، ۱۰ / ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۱۲۶
۲۷۷۔کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۰ / ۱۸۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۸ ☆ مسند الدارمی ، المقدمة ، ۱/ ۵۷

(۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعا لیٰ علیه و سلّم: اِنّ اللّٰهَ لَا یَقبِضُ الْعِلُمَ اِنتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنُ یَّقُبِضُ الْعِلُمَ بِقَبُضِ الْعَلَمَاءِ، فَاِذَا لَمُ یُبْقِی عَالِمًا اِتَّخذَ النَّا سُ رُؤُ سًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَافُتَوُا بِغَیُرِ عِلُمٍ فَضَلُّوا وَ أضَلُّوا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے ۔لھٰذا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔　فتاویٰ رضویہ ۴/۵۰۲

(۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم وعائین ،فامّا احدهما فبثثته و امّا الا خر فلو بثثته قطع هذالبلعوم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے ۔ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔　فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۴

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔　فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۸۔ السنن لا بن ماجة ، مقدمة ، ۱/۶ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ،العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم ، العلم ، ۲/ ۳۴۰ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰
المسندلاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۴
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲۳ ☆

۹۔توسل واستمداد

(۱)توسل ونماز استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی با لعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال : أللهم اِنا كنا نتوسل اِليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا واِنا نتوسل اِليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۸**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے:اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکرآتے تھےتو تو ہمیں سیراب فرماتا۔اوراب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔توخوب بارش ہوتی۔۱۲م

(۲)توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: اُدع الله أن يعافينی ، قال: اِن شئت دعوت واِن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمر ه أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويد عو بهٰذه الد عاء ، أللهم اِنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاستسقاء ، ۱۳۷/۱

۲۸۱۔ الجامع للترمذی ، الدعوات ، ۱۹۷/۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، الصلوة ، ۱/ ۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/ ۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۴/ ۱۶۶
الترغيب والترهيب للمذری ، ۱/ ۴۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۳۸
كنز العمال للمتقی ، ۳۶۰۴۰، ۲/ ۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/ ۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری ، ۲۴۹۵
الاذ كار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی ، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، اِنی توجهت بك اِلی ربی فی حاجتی هٰذه لتقتضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا کرو۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں " لتقضی لی "بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ **عن** أبی اُمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : اِن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذٰلك الیه ، فقال له عثمان بن حنیف : اِئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : أللهم اِنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! اِنی أتوجه بك اِلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

عفا ن رضى الله تعالىٰ عنه ، فجاء البواب حتى أخذ بيد ه ، فأدخله على عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فأجلسه معه على الطنفة، فقال : حاجتك ، فذكر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذكرت حاجتك حتى كا ن الساعة وقال : ما كانت لك من حاجة فاذكرها ، ثم اِن الرجل خرج من عند ه فلقى عثمان بن حنيف ، فقال له: جزاك الله خير ا، ما كان ينظر فى حاجتى ولا يلتفت اِلى حتى كلمته فى ، فقال عثمان بن حبيف : والله ما كلمته ، ولكنى شهدت رسول الله صلى الله وسلم وأتاه ضرير ، فشكى اليه ذهاب بصره ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فتصبر ہ، فقال : يا رسول الله !ليس لى قائد وقد شق على۔ فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِئت الميضاة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات ، قال اِبن حنيف : والله ما تفرقنا ، وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرقط۔

حضرت ابوامامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پرنظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نبی رحمت کے وسیلے سے توجّہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روافرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانۂ خلافت پر حاضر ہوا۔دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا، عرض مطلب بیان کیا: فوراً روافرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پرنظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایھا المسلمون، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہوچکی اور اسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذہب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہیئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ست چنانکہ در تقریب موجود ست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجّت نمی شود۔ انّا للہ وانّا الیہ رٰجعون، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہوگیا تھا تو تسلیم فرمالیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سیّد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمۂ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا ومطالبۂ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستّہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔وائے بے باکی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف "عن عثمان بن عمر" مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنالینا کس درجے کی حیاودیانت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔امام منذری نے ترغیب میں فرمایا،طبرانی نے اس حدیث کی متعدّد سندیں ذکر کرکے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۲۹،۵۳۰

(۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم: اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِالۡغُدۡوَةِ وَالرَّوۡحَةِ وَشَیۡءٍ مِّنَ الدَّلِجَةِ۔ برکات الامداد،۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کرکے مدد حاصل کرو۔۱۲م

۲۸۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم:اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلٰی صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالۡقَيۡلُوۡلَةِ عَلٰی قِيَامِ الَّيۡلِ ۔ برکات الامداد صفحہ۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ،۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی ، الایمان، ۲/ ۲۳۳
السنن الکبری للبیهقی ، ۲/ ۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۹۳
التفسیر للبغوی ، ۳/ ۲۵۶ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۵/ ۱۲۱
اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۴۰۶ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۸۸
۲۸۴۔ السنن لابن ماجة ، الصیام ، ۱/ ۱۲۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۸۸
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۱۹۵

۲۸۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلیٰ حِفْظِكَ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی النِّسَاءِ بِالْعَرِیِّ فَاِنَّ اِحدَاھُنَّ اِذَا کَثُرَتْ ثِیَابُھَا وَأحْسَنَتْ زِیْنَتُھَا أعْجَبَھَا الْخُرُوْجِ۔　　برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بقدر ضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی ؐ صلی اللہ تعالیٰ

۲۸۵۔الجامع للترمذی العلم، ۲/ ۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۲۵۲
کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۰۵، ۱۰/ ۲۴۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۲۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۶۔کمز العمال للمتقی، ۱۵۹۶۱، ۶/ ۳۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسوطی، ۱/۶۶
۲۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۱۷۷۰۵، ☆ تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق، ۲/ ۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۵۲، ۱۶/ ۳۷۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۲۹
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۸۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/ ۱۸۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۴۹
المسند للعقیلی، ۲/ ۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۱۳۵
کمز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۰، ۶/ ۵۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۱۹۵

علیه و سلّم: اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلیٰ اِنۡجَاحِ الۡحَوَائِجِ بِالۡکِتۡمَانِ ۔

برکات الامداد صفحہ۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضو نبیّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کرانکی کامیابی پر مدد چاہو۔۱۲م

وفی الباب عن عبد الله بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

۲۸۹ ۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أَضَلَّ أَحَدُکُمۡ شَیۡئًا وَاَرَادَ عَوۡنًا وَهُوَ بِأَرۡضٍ لَیۡسَ بِهَا أَنِیۡسٌ فَلۡیَقُلۡ : یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا یَرَاهُمۡ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہیئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ۱۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذٰلك بالیقین۔ **بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہٰذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدّست اسراہم سے مروی ہوا۔** انّه مجرّب قرن به النجح، **یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔** ذکره فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

---

۲۸۹ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱۷/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۲/۱۰
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۷۰۶/۶ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں ۔ و کیف ما کان ،ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکّل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:- یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں ۔بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم و دیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے،خدا کی شان ،کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں ،جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا،اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں ۔جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواه طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم ۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبة بن غزوان بن جابربن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعه عشرة اه ملخصا ۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذھب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالئے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالئے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کرگزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابد است از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اور اسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خدا است درخصلت ودرشکل ونافع ترین ایشاں است مردماں را نزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امید گاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار وخوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من وبہ تست پناہ گرفتن من ودر تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسّل کو اخلاص وتوکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱،۵۳۲

۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم:اِذَا انفَلَتَت دَابَّةُ أحَدِکُم بأرضٍ فَلَاۃٍ فَلیُنَادِ، یَاعِبَادَاللّٰهَ! أحبِسُوا عَلَیَّ، یَا عِبَادَ اللّٰهِ! أحبِسُوا عَلَیَّ ،فَاِنَّ لِلّٰهِ فِی الأَرضِ حَاضِرًا سَیَحبِسُهٗ عَلَیکُم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ ،اور زیادہ فرماتے ،امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا،لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا،فوراً رک گیا،جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔نقله سیدی علی القاری فی الحرزالثمین ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

۲۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِنّ لله ملائکة فضلا سوی الحفظة یکتبون ما سقط من ورق الشجر ، فاذا أصابت أحد کم حرجة فی سفر فلینا د، أعینوا عبا د الله رحمکم الله۔　　**برکات الامداد صفحہ ۱۴**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمھیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔۱۲م

۲۹۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۶، ۶/ ۷۰۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۳۷
۲۹۱۔عمل الیوم واللیلة لا بن السنی ، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ،۲۹۷۱۲، ۶/ ۹۲

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحْمَۃِ مِنْ اُمَّتِی تُرْزَقُوْا وَ تُنْجَحُوْافَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ :رَحْمَتِی فِی ذَوِی الرَّحْمَۃِ مِنْ عِبَادِیْ ، وَلَا تَطْلُبُو ا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِیَۃِ قُلُوْ بُھُمْ فَلَا تُرْزَقُوْا وَلَا تُنْجَحُوا فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ : اِنَّ سُخْطِی فِیْھِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: مرے رحمدل امّتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کروکہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ **عن** أبی سعید الخد ری رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : أُطْلُبُو الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِی،تَعِیْشُوْا فِی أَکْنَافِھِمْ فَاِنّ فِیْھِمْ رَحْمَتِی ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کروکہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔ الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم : أُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِی تَعِیْشُوْا فِی أَکْنَا فِھِمْ ۔

۲۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال ، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳ ☆

۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۲
تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق ، ۲/ ۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

۲۹۴۔ المستدرک للحاکم ، ۴/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/ ۱۷۳
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ، ۲/ ۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۸۰۷، ۶/ ۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امّتیوں سے بھلائی مانگوان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِیْشُوْنَ فِی أکْنَافِهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگوانکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش روحضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔من کثرت صلوٰته باللیل حسن وجهه با النهار ۔

جورات کوکثرت سے عبادت میں مشغول ہوگا دن کواسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحدیث فی نقدی حسن صحیح ۔

۲۹۵۔ مسند العقیلی ، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/۱۹٤

تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/۱۸۵ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/٤۱۸

اللالی المصنوعة للالبانی ۲/٤۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر علىٰ رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَعِنْدَ حِسَان الْوُجُوهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی ڈھونڈ و خوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ فَاطْلُبُوهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَا تِ فَاطْلُبُوهَا اِلَى الْحِسَانِ۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۷۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶، ۶/ ۵۱۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی ، ۲/ ۴۲
كشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۲ ☆

۲۹۸۔ ميزان الاعتدال للذهبی ، ۹۸۳۴، ☆ لسان الميزان لا بن حجر ، ۶/۱۲۲۵
كنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۴، ۶/ ۵۱۶ ☆ الكامل لا بن عدی ، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ ميزان الاعتدال للذهبی ، ۱۷۵۰ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ۲/ ۸۰۵
اللآلی المصنوعة للسيوطی ، ۲/ ۴۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدی ، ۹/ ۹۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۲
المطالب العالية لا بن حجر، ۱۶۴۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی ، ۲/ ۴۲

جب تم حاجتیں طلب کروتو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوْا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوْا الْأَیَادِیْ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کروکہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلیٰ ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیو ں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے ،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگوتو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے،ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔

یارب! مگر استعانت اورکس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔ کز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۳۹۶/۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲۶/۳

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔الحمدللہ،حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش ، چین آرام ، خیر ، برکت ، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر برتو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،،حدیث اجل واعظم،یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی'' ملاحظہ فرما چکے۔وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔دیکھ چکے،سن چکے،جانچ چکے،جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔یعنی ہزار بار مارا تو مارا،اب کی مارو تو جانیں۔سبحان اللہ۔ برکات الامداد،۱۲،۱۳

کتاب الطہارۃ

ابواب

۱۔ضرورت طہارت

(۱)طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ أَحَدُ كُمُ اِذَا حَدَثَ حَتّٰی يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرما تا جب تک تم وضو نہ کرلو۔

۳۰۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

۳۰۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الوضو، ۲۵/۱ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة ، ۱۱۹/۱
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۲/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۸/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۸۸/۲
التمهيد لابن عبد البر، ۱۸۰/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۲۹/۱
ارواء الغليل للالبانی، ۱۵٤/۱ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱٦۰/۱
۳۰٤۔الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۱۹/۱ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۲/۱
السنن لابن ماجه، الطهارة ، ۲٤/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۸۲/۲
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۵۱/۹ ☆ المسند لابی عوانة ، ۲۳۵/۱
تاريخ بغدادللخطيب، ٤۲۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۸٤/۲

۲۔احکام آب

(۱) پانی اصل میں طاہر ومطہّر ہے

۳۰۵۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌلَا یَنْجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک پانی پاک ہےاسے کوئی چیزنجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کی بو،ذائقہ اوررنگ پرغالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہےسوااس پانی کے جس کا ذائقہ،بورنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

۳۰۷۔ **عن** راشد بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : أَلْمَاءُ لَا یَنْجِسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْ نِهٖ۔

حضرت راشدبن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی کوکوئی چیزنجس نہیں بناتی مگروہ چیز جو پانی کے رنگ،بو،یاذائقہ پر غالب آجائے۔

۳۰۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۰/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸٦/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۵
تلخیص الحبیرلابن حجر ، ۱۳/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱/۱
المصنف لابن ابی شیبة، ۱٤۲/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ٤۰/۱
السنن للدار قطنی، ۳۰/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی ، ٤۷۸
۳۰٦۔ السنن للدارقطنی، ۲۸/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۹۵/۱
۳۰۷۔ شرح معانی الآثارللطحاوی، ۱۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱/۳
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳/۳
السنن للدارقطنی، ۳۰/۱ ☆ التمهیدلابن عبدالبر، ۲۳۲/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخر الدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر و آب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذٰا مقرّ رہو چکا کہ ابصار عادی دینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون وضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہوسکتا ہے۔ ولہٰذا ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقۃً ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدّس سرّہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول : حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اسکا رنگ سپید بھی نہیں۔ میلا مائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آکر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۲۳۷ تا ۲۴۵ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۵۴۷ تا ۵۵۱

(۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۳۰۸۔ **عن** یحی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وردوا حوضا فقال عمرو : یا صاحب الحوض ! ھل ترد حوضك السباع ، فقال عمر بن الخطاب: یاصاحب الحوض! لا تخبر نا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

حضرت یحیٰی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

۳۰۸۔ مؤطالمالك ۸ ☆

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض أسفاره فسار لیلا ، فمروا علیٰ رجل عند مقراة له ، فقال عمر : یا صاحب المقراة أولغت السباع اللیلة فی مقراتك ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا صَاحِبَ الْمِقْرَاةِ ! لَا تُخْبِرْهُ ، هٰذَا مُكَلَّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِی بِطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔رات کو بھی سفر جاری رہا۔ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔۱۲م

(۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانه یورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاانها سخنت للنبی

۳۰۹۔ السنن للدارقطنی، ۱/۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵/۲۳۰

۳۱۰۔ السنن للدار قطنی ۱/۳۹ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲

۳۱۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰

نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۷۹

تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۲/۶۹ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۸

صلی الله تعالیٰ علیه و سلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ ! فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہئیے ۔وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں ۔کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴،۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

(۴) عورت و مرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲ ۔**عن** عبد الله بن سرجس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :نهی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم أن تغتسل المرأة بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأة۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِن رسو ل الله صلی

۳۱۲۔شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲٤ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷

مشکوۃ المصابیح للتبریذی ، ۱/٥۰ ☆

۳۱۳۔الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱٤۹ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل بفضل میمو نة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲، ۴۱۳

(۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : فی الجنب یدخل یده فی الإناء قبل أن یغسلها أو الرجل یقو م من منامه فید خل یده فی الإناء قبل أن یغسلها قال إن شاء تؤ ضا وإن شاء أهرقه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشۃ اِبنۃ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کا ن سعد یامرجاریتہ فتناولہ الطھور من الجرۃ فتغمس یدھا فیھا، یقال: اِنھاحائض ، فیقول: اِن حیضتھا لیست فی یدھا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکر دے، وہ حوض میں جاکر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید خلون أیدیھم فی الإناء وھم جنب والنساء وھنّ حیض لایرون بذٰلك باسا ،یعنی قبل أن یغسلوھا۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابۃ فینضح فی اِنا ئہ من غسلہ لا باس بہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۸۱
۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۸۱
۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۸۱
۳۱۸۔المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۷۲

۳۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَبُوُ لَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنّا نستحّب أن ناخذ من ماء الغدير و نغتسل به ناحية۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تالاب سے پانی لاکرایک کونے میں جا کر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لاباس بأن يغتسل الرجل بفضل وضو ء المراةمالم تكن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۳۹، ۱۴۰

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۷۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح ومعتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث وجنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو وغسل نہیں رکھتا۔یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کرسکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔یہی صحیح ورجیح ہے۔عامۂ کتب میں اسکی تصریح ہے۔اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

۳۱۹۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/ ۱۳۱

۳۲۰۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/ ۱۳۰

۳۲۱۔ المؤطا لامام محمد ، ۱/ ۸۳

مروی آیا۔اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذھب متفق علیہ بتایا۔فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا چالیس ائمہ وکتب کے نصوص نقل کیئے اور بعض علمائے متأخرین رحمھم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبہات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد وقیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

فائدہ ۱۔ نابالغ اگر چہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگر چہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔(لعدم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگر چہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچّوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ہاں بنیّت قربت سمجھ والا بچّہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

فائدہ ۲۔ قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میّت کا ہاتھ یا پاؤں مثلا آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگر چہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیّت کی حاجت نہیں اگر چہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔لھٰذا اگر میّت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میّت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔اور خاص غسل میّت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔یہی اس مسئلے میں توفیق وتحقیق ہے-اس لیئے ہم نے (مکلّف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلّف کا عضو کہ میّت مکلّف نہیں۔

فائدہ ۳۔عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

فائدہ ۴۔جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہو اتنا معاف ہے۔پانی کو مستعمل نہ کریگا۔مثلا

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ در دہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلا کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہوجائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کونی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگرچہ بازو تک ہوکہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہوگیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہوگیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیّت کرلی مستعمل ہوگیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیّت کرلی بالاتفاق مستعمل ہوگیا، اگرچہ امام محمّد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیہ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلا انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کردیگا۔ ولھذا ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالۃ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہّر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہوجائیگا

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہّر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کرابلے اور بہنا شروع ہوجائے سب طاہر مطہّر ہوجائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہوجاتا ہے تو غیر مطہّر کا مطہّر ہوجانا بدرجہ اولیٰ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۱۱۱، ۱۲۱ ملخصا ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث وآثار مذکورہ کے معانی ومطالب بخوبی واضح ہوگئے ۔۱۲م

۳۔آداب استنجاء

(۱)بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیّو ب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِذَا أتیٰ أحُدُکُم الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبلَۃَ وَلاَ یُوَلِّھَا ظَھرَہٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوا أوْ غَرِّبُوا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منھ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پچھّم منھ کرو۔

﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔لھذٰ شرقا غربا منھ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوبا شمالا ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصّہ کورو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اور مغرب کے کسی حصّہ کا استثناء نہ فرمایا۔تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جھت استقبال ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۳۲/۳

(۲)بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا دخل الخلاء قال : أللّٰھُمَّ !اِنّی أعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱/ ۱۳۰
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۵
الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن لابن ماجہ ، الطھارۃ، ۱/ ۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۵۱۶ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/ ۱۹۹
۳۲۳۔الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الحیض، ۱/ ۱۲۳
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳
السنن للدارمی، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطھارۃ ۱/ ۵

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کا فرجن اور جنّی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۴/۴۵۴

(۳) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَابَالَ أَحَدُکُم فَلاَ یَأْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلاَ یَتَنفَّسُ فِی الْمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضوتناسل کوداہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علییہ وسلم : اِذَا شَرِبَ أَحَدُکُم فَلاَ یَتَنَفَّسُ فِی الْمَاءِ وَاِذَا أَتیٰ الْخَلاَءَ فَلاَ یُمُسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلاَ یَتَمَسَّحُ بِیَمِیْنِہٖ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بی بیت الخلاء

۲۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجہ الطہارۃ، ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۹۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۷۷
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۱۶ ☆ عمل الیوم و اللیلۃلابن السنی، ۱۶/۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۲۹
۳۲۴۔الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۰۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۱۱۲
الصحیح لابن خزیمۃ ۶۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۲۵۴
۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۳ ☆ الجامع للترمذی ، الطہارۃ، ۱/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱۱/۳۷۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
السنن للنسائی، ۱/۱۸ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۷۲، ۱۵/۲۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۵۳

ءجائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ **عن** خزیمة بن الثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسۡتَطَابَ بِثَلٰثَةِ أحۡجَارٍ لَیۡسَ فِیۡهِنَّ رَجِیۡعٌ کُنَّ لهٗ طُهُوۡرٌ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲۷۳/۳

فتاویٰ رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور اسمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہوجائیگی۔۱۲م

۳۲۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم فقام عمر خلفه بکوز من الماء فقال: مَاهٰذَا یَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأ بِه، قَالَ:مَا اُمِرۡتُ کُلَّمَا بُلۡتُ اَنۡ أتَوَضَّأَ وَلَوۡفَعَلۡتُ لَکَا نَتۡ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے ،فرمایا کیا ہے،عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۶/۲

(۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهاقالت : مرن

۳۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/٤

۲۳۷۔ السنن للنسائی ، باب النهی عن مس الذکر، ٥/١

۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۱۳/٦ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ٥/١

أزو جکنّ أن یغسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم کان یفعله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

(۶) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ **فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِسْتَنْزِهُوا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموماً عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: مرّ النبی صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۔ السنن للدار قطنی ۱/۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۲
ارواء الغلیل للالبانی ۱/۳۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۱/۱۳۹
۳۳۰۔ المستدرك للحاکم ۱/۱۸۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۲۸
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۱٤
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٤/۱۳۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۱۱
۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجنائز، ۱/۱۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهار ۱/۱٤۱
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱۱۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ۱/٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۲۵ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۲۹
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۵۸
کنز العمال للمتقی، ۲۷۲۸۹ ، ۹/۵۳۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۳٦۱،

تعالیٰ علیه وسلّم بقبرين فقال : اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَان ، وَمَا يُعَذَّ بَان مِنُ كَبِيرٍ ،أ مَّا أحدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسُتَتِرُ عَنِ الْبَوُلِ ، وَأمّا الْآ خَرُ فَكَانَ يَمُشِي بِالنَّمِيُمَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہورہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔۱۲م

۳۳۲۔ **عن** أُم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : من حدّثكم أن النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلّم كان يبول قائما فلا تصدّقوه ، ما كان يبول الا قاعد ا۔　　فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔۱۲م

۳۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت:من حدثكم ان النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ،مابال قائما منذ أُنزل عليه القرآن۔　　فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس ،اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچّا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ **عن** بريدة الأسلمى رضى الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۱۵۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۴
السنن لابن ماجه، ۱/ ۲۶ ☆ السنن للنسائی، باب البول فى البيتاالخ ۱/ ۶
۳۳۳۔ المستدرك للحاكم ، الطهارة، ۱/ ۱۸۱ ☆ الصحيح لابى عوانة، ۱/ ۱۹۸
۳۳۴۔ كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۸۲، ۱۶/ ۲۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/ ۸۳

تعالیٰ علیه وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجفَاءِ ، اَنْ یَبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ یَمْسَحُ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلوٰتِهٖ ، اَوْ یَنْفَخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔　فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاو بےادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلا مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلا غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجاله رجال الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ ومعتمد صحیح کے راوی ہیں ۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ البزار بسند صحیح ،اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا ،قال : وقال الترمذی حدیث بریدة فی هذا غیر محفوظ۔ و قول الترمذی یرد به، پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

۳۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : یَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

۳۳۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۲٦
النسن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۱۸۵
اتحاف السادة للزبیدی ۲/ ۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/ ۵۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۳۰
۳۳٦۔السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۲۷ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی، ۱/ ۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۷ ☆

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمۂ کرام وعلمائے اعلام رحمهم الله تعالىٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں ۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔ اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنّت میں اختیار فرمایا۔ لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔ پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔ اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے۔ اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔ لہٰذ طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۳۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/ ۱۲۳
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۸۴ ☆ السنن لابى داؤد الطهارة، ۱/ ۴
المسند لابى عوانة، ۱/ ۱۹۸ ☆

حذیفہ کا مشاھدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بال قائما من جرح کا ن بمأ بضہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذ ری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اورانہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

اولا۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گونہ احتمال ہے۔

ثانیا۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثا۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذرگاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذّب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر د،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

او گماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۹۰ تا ۵۹۷ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/ ۱۴۸ تا ۱۵۱ ملخصا
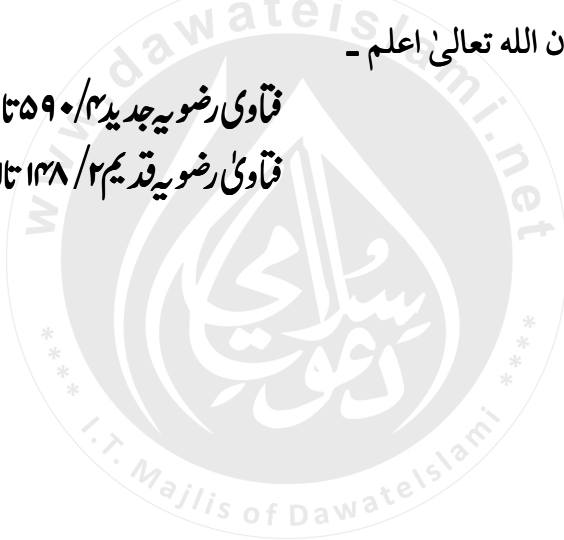
۴۔احکام حیض

(۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، کہہ سکتے ہیں اگر چہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ۔ کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۷۹۶

۳۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابة فإن أصابه فلا و لو حرفا واحدا۔

۳۳۸۔ الجامع للترمذی ، ۱/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۲
نصب الرایة، للزیلعی، ۹۵۱ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۹۰
المغنی للعراقی، ۲/۲۴۷ ☆
۳۳۹۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۱۸ ☆

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

(۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کنت اغتسل أنا و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد و کلا نا جنب و کا ن یامر نی فاتزر فیبا شرنی و أنا حائض و کان یخرج راسه الی و هو معتکف فاغسله و أنا حائض۔ الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

۳۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الحیض، ۱/۴۴ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۱۰
السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۳۵ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۷
الصحیح لمسلم، الحیض، ۱/۱۴۲ ☆ السنن للنسائی، مباشرة، ۱/۴۳

۳۴۱۔عن أم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهومعتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيُضَتُكِ لَيُسَتُ فِى يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تاکہ میں اسکو دھو دوں ۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں ۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

(۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳۴۲۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِا هْلِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصُفِ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۲۹

۳۴۳۔عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَّذِى يَأتِىُ اِمرَأتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ اَوُ

۳۴۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض ، ۱/ ۴۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱/ ۱۴۲
الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/ ۵۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن للنسائى، الحيض ، ۱/ ۵۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۱۰۶ ☆ التفسير لابن كثير ۱/ ۳۲۵
المصنف لابن ابى شيبة ۱/ ۲۰۲ ☆ المتهيد لابن عبد البر ، ۸/ ۳۲۲
الجامع الكبير ، ۲/ ۷۴۸ ☆
۳۴۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۹۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۱/ ۲۹۵
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۴۷
كنز العمال للمتقى، ، ۴۴۸۹۷، ۱۶/ ۳۵۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/ ۳۱۶
۳۴۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۴۷ ☆ السنن للنسائى ، من آتى حليته الخ ۴۳۱

بِنِصۡفِ دِیۡنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا كَانَ دَمًا أَحُمَرَ فَدِيُنَارٌ وَاِنُ كَانَ دَمًا أَصُفَرَ فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أتىٰ اِمُرَأتَهٗ فِی حَيُضَتِهَا فَلُيَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ وَمَنُ اَتَاهَا وَقَدُ أَدُبَرَ الدَّمُ عَنُهَا وَلَمُ تَغُتَسِلُ فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ فَاِنُ لَمُ تَجِدُ دِيُنَارًا فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴۴۔ الجامع للترمذی الطهارة، ۱/۲۰　☆　المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۰
كنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۱۶/۳۵۴　☆

۳۴۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/۰۲　☆　المستدرك للحاكم، الطهارة، ۱/۱۷۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰۶　☆

۳۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۳

اکتفا کرے۔ ۱۲م

٣٤٧۔ **عن** عبد الحمید بن زید بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لعمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اِمرأة تکره الجماع فکان اذا أراد أن یا تیهااعتلت علیه با لحیض فوقع علیها فاذا هی صادقة فأتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأمره أن یتصدق بخمس دینار۔

حضرت عبدالحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

٣٤٧۔ مرقاة شرح المشکوة ١٠١/٢

السنن للدارمی، ١٣٢

۵۔ وضو

(۱) وضو کا مسنون طریقہ

۳۴۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ما ء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الى يده الأُخرى فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم أخذ غرفة أُخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دھرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۲۶

۳۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم أنه دعا بكو ز من ما ء فغسل وجهه و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه فى فيه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبين ثلاثا ولحيته تهطل على صدره ثم حسا حسوة بعد الوضو ء ثم قال: أين السائل عن وضوء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ۲۶/۱

۳۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۱

اپنے منھ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

(۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اُمَّتِی يُدۡعَوۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيۡنَ مِنۡ آثَارِ الۡوُضُوۡءِ فَمَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمۡ أنۡ يُّطِيۡلَ غُرَّتَهٗ فَلۡيَفۡعَلۡ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۱۳۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/ ۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/ ۴۲۵
التفسير لابن كثير، ۳/ ۴۵ ☆ ارواء الغليل للالبانی ۱/ ۱۳۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/ ۱۴۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن ومنور ہوں گے ۔تو تم میں جس سے ہوسکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔　　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

(۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مضمض و استنشق من غرفة و احدة۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی ۔اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تؤضأ فغسل یدیه ثم تمضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔　　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۲

(۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل کل عضو منه غسلة واحدة ثم ذکر ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یفعله۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۱۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۳

۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۲۹

۳۵۳۔ المنصف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۴۱

٣٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: توضأ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأدخل یده فی الإناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل یده فصب علی وجهه مرة و صب علی یده مرة مرة و مسح براسه و أُذنیه مرة ثم أخذ ملأ کفه من ماء فرش علی قدمیه و هو متنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور اپنا ہاتھ برتن میں ڈالکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ ۔پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

٣٥٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مرةمرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

٣٥٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الا اخبرکم بوضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتارہا ہوں۔پھر آپنے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

٣٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل یده الیمنی ثم غرف غرفة فغسل ید ہ الیسری ثم مسح برأسه و أُذنیه

٣٥٤۔ کنز العمال للمتقی، الوضوء ٩/٤٥٤

٣٥٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ١/٢٧

٣٥٦۔ السنن لابی داؤد الوضوء ١/١٨ ☆

٣٥٧۔ السنن للنسائی، الوضوء ١/٢٩ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١/١٦

با طنهما بالسبا حتين وظاهرهما باِبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھو دیتا۔ لہٰذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابو حاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً اِلَّا بِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضوفرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً اِلَّا بِهٖ ثُمَّ

۳۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۸۳۱، ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۳۵۷

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۴ ☆

توضأ ثنتين ثنتين فقال: هٰذَا وُضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هٰذَا أَسْبَغُ الْوُضُوْءِ وَهُوَ وَضُوئِي وَوُضُو ءُ خَلِيْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْ خُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوکر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے۔اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہوکر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔　　فتاوی رضویہ ۱/ ۶۴۸

(۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال: اِن رجلا أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! كيف الطهور ، فدعا بماء فى اِناء فغسل كفه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعيه السباحتين فى أُذنيه و مسح بِاِبهاميه على ظاهر أُذنيه و بالسباحتين باطن أُذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَعَلٰى هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۱۸ ☆

دھوئے۔پھرارشادفرمایا:وضواس طرح ہوتا ہے۔
جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۳۳

(٦) وضو پر وضو باعث اجر ہے

۳٦۱۔ **عن** أبی غطیف الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فلمانودی بالظهر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصرتوضأ فقلت له فقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول:مَنْ تَوَضَّأَ عَلیٰ طُهْرٍ کُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابوغطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضوفرمایااور نماز پڑھی۔پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضوفرمایا۔میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادفرماتے تھے۔جس نے وضو پر وضوکیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۰۴

۳٦۲۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلیٰ نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:وضو پر وضونور پر نور ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبدالعظیم منذری نے کتاب الترغیب اورامام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ " لم نقف علیه "،ہمیں اس پر اطلاع نہیں،حالانکہ یہ مسندرزین میں موجود ہے۔　　تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضو ء نور علی نور اخرجه رزین ولم یطلع علیه

۳٦۱۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۹　☆　الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۱٦۳
التفسیر للطبرانی، ۱٦/ ۷٤　☆　شرح السنة للبغوی، ۱/ ٤٤۹
۳٦۲۔ اتحا ف السادة للزبیدی، ۲/ ۳۷٥　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۲۳٤

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه ۔　　صفائح اللجین ۲۹

(۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳۶۳۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۶۲/۲

۳۶۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَوَضَأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آ خِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجُ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

۳۶۳۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ۱۵۱/۱
المسند لابی عوانة، ۲۲۹/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۴
۳۶۴۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة لزبيدی ، ۳۷۵/۲ ☆ المسند للعقيلی، ۱۳٤/۳
السنن الكبرى لبيهقی، ۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۲/۱
المؤطا لمالك ، ۳۲ ☆ التفسير لابن كثير ۵٦/۳

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور ومعروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہوسکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر وکبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔اسلئے جس پانی کو مکلّف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپنے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہٰذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

مخففہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مرگئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابو حنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کررہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔ تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔ پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔ اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آکر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ۶۶

(۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلىٰ طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔ اور یحی متروک الحدیث ہیں۔ ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔ امام نسائی نے متروک کہا ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

۳۶۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۴
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں ۔اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں ۔اس لئے کہ امام دار قطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابوالشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔جو اسطرح ہے۔

۳۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ **عن** الحسن الضبی الکوفی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالی طهر جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

۳۶۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/٤٤ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۷٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/٦۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳٥۲
مشکوۃ المصابیح للزبیدی، ٤۲۸ ☆
۳۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۲۹٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۷٤
المغنی للعراقی، ۱/۱۳٤ ☆
۳۶۸۔ المصنف لابی ابی شیبة، ۱/۳ ☆

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا تطہر الرجل وذکر اسم اللہ طہر جسدہ کلہ واذالم یذکر اسم اللہ حین یتوضأ لم یطہر منہ الا مکان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحتاً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث " لا وضوء لمن لم یسم اللہ،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو الفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/۹۲

(۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعہ من تحت لحیتہ فخللہا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

۳۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۴۵۷

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۴۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۳۰

(۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :أَشْرِبُوا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

(۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف ومنکر ہے۔ابن حبان نے اسے ''الضعفاء،، میں ذکر کیا۔اسکی سند میں بختری راوی ضعیف ومتروک ہے''تقریب،،ابوحاتم نے بختری کوضعیف قرار دیا۔اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اِن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أتی بمنديل فلم يمسه وجعل يفعل بالماء هكذا يعنی ينفضه ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أُم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: وضعت للنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم غسلا يغتسل به من الجنابة فأكفأ الاِناء علی يده اليمنی فغسلها مرتين او ثلاثاثم صب علیٰ فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب يد ه

۳۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۶/۹ ☆

۳۷۲۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۴۷/۱ ☆

۳۷۳۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخاری ، الغسل ۴۱/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علىٰ رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دومرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہوکر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو وغسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

۳۷۴۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۱۸۲

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بارہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہے اور اسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہٰذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں۔ ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پوچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ فَلَابَأسَ بِه،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَأفْضَلُ، لَأنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأعْمَالِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرکے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۳۹

۳۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۰۷/۹

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذبن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال:رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضوفرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ قال: اِن رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا پھراس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کراس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہوگیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی ۔اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا بَأسَ بِالْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

۳۷۷۔ الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/۹

۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۷

۳۷۹۔ كتاب الاثار لحمد ، ۸

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کوروایت کرکے فرماتے ہیں۔ ھذا الاسناد لابأ س بہ ،یعنی اس سندمیں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایااس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کرکے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہو جائے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ ہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو وغسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسااوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربۂ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کرلینا واجب ہو جائے گا۔ اگر چہ وضو میں اگر چہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔ حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے مین اختلاف مناسب نہیں ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا أنہا أتت ا لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یرد ھا وجعل ینفض الماء بیدہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ۱/ ۴۱

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کردیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کردیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقۂ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تتمۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

(۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:دخل علی علی یعنی اِبن أبی طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتیناه بتور فیه ماء حتی وضعناه بین یدیه فقال لی یا اِبن عباس !ألا أُریك کیف کان یتوضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قلت : بلی ، قال:فأصغی الاِناء علیٰ یدیه فغسلها ثم أدخل یدیه الیمنی فأفرغ بها علی الأُخری ثم غسل کفیه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل یده فی الاِناء جمیعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها علی وجهه ثم ألقم اِبهامیه ما أقبل من أُذنیه ثم الثانیة ثم الثالثةمثل ذٰلك ثم أخذ بکفه الیمنی قبضة من ماء فصبها علی ناصیته فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أُذنیه ثم أدخل یدیه جمیعا فأخذحفنة من ماء فضرب بها علی رجله وفیها النعل ففتل بها ثم الأُخری مثل ذالك قال قلت: و فی النعلین قال: وفی النعلین قال:قلت وفی النعلین ، قال وفی النعلین ، قال:قلت وفی النعلین ، قال: وفی النعلین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہوکر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپنے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپاکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

۳۸۱۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۱٦

پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

۳۸۲۔ **عن** الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: أتانی اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألنی عن ھذا الحدیث ، یعنی حدیثھا الذی ذکرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیہ فقال اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : اِن الناس أبو اِلا الغسل ولا أجد فی کتاب اللہ تعالیٰ اِلا المسح۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

۳۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ قرأھا و أرجلکم بالنصب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

۳۸۲۔ السنن لابن ماجہ، ۳۶/۱

۳۸۳۔ التفسیر لابن جریر ۷۲/۶

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

۳۸٤۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لم أر أحدا یمسح علی القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کررہا ہے لہٰذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہوگیا جیسے متعہ کے بارے میں آپنے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الھادی۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲ ۲۱۳

(۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال: مَا ھٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افی الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلیٰ نَھْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۸٤۔ التفسیر لابن جریر، ۶/۷۲

۳۸۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کراھیة التعدی فی الوضوء ۱/۳٤

تلخیص لابن حجر، ۱/۱۰۱ ☆ ارواء الغلیل، للالبانی، ۱/۱۷۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگر چہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کر رہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم رجلا یتوضأ فقال :لَاتَسرِفُ لَاتَسرِفُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: رأی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یتوضأ فقال: یَا عَبدَ اللّٰهِ ! لَاتَسرِفُ، قال: یانبی الله ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نَعَم وَفِی کُلِّ شَیءٍ اِسرَافٍ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئ میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع اِبنه یزید یقول : أللهم اِنی أسئلك القصر الأ بیض عن یمین الجنة اذا أدخلتها ، قال: یابنی ! سل الله الجنة و تعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقو ل:اِنَّهٗ سَیَکُونُ فِی هٰذِهِ الاُمَّةِ قَومٌ یَّعتَدُّونَ فِی الطُّهُورِ وَ الدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳٤ ☆

۳۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۵ ☆

۳۸۸۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۱۳ ☆ السن الکبری للبیهقی، ۱/۱۹۷

ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۷۰

التفسیر للبغوی ، ۲٤۱ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لاخير فی صب الكثير فی الوضوء وإنه من الشيطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگرچہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق ' ليس بخير، اور لا خير فيه ، میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔تو لا خير فيه ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۳

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** أُبی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهٗ وَلَهَانَ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۷ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۲/۹۲

الكامل لابن عدی، ۳/۳۸۷ ☆

۳۹۰۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۹۷

تلخيص الحبير لابن حجر ۱/۱۰۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۲۸۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: بےشک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

(۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أُسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة ، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ـ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کرکے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:جَاءَ نِى جِبُرَئِيُلُ فَقَالَ : يَا مَحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانُتَضِحُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشَرٌمِنَ الُفِطُرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعُفَاءُ اللُّحىٰ

۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۱۰ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۳۶

۳۹۲۔ الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/۹ ☆ العلل المتناهية، ۱/۳۵۶

۳۹۳۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱/۱۹۵

السنن لابن ماجه، ۱/ ۲۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۱/۹۵

السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۲۷

المسند لابى عوانة، ۱/۱۹۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوى ، ۱/۲۹۷

شرح السنة للبغوى ، ۱/۳۹۸ ☆ اتحا ف السادة للزبيدى ، ۲/۳۵۰

الدر المنثور للسيوطى، ۱/۱۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۳۴ ، ۶/۶۵۴

نصب الراية، للزيلعى، ۱/۷۶ ☆

وَالسِّوَاکُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ ، قَالَ زَکَرِیَّا: قال مصعب : ونسیت العاشرة الا أن تکون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضووغسل میں پانی سونگھ کراوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔شاید کلی ہو۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

۳۹۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَلِاخْتِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ختنہ اور استرہ لینا۔لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

۳۹۴۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۴۹
کنز العمال للمتقی، ، ۱۷۲۳۲، ۶/۶۵۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۹
المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۹۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۳۴
۳۹۵۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۶۴

الِاُختِتَانِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ''انتقاص الماء،، لفظ ''الانتضاح،، آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔ قال تبارك وتعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ،،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۳۹۶۔ **عن** سفیان بن الحکم أو الحکم بن سفیان الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح ۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

۳۹۶۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۲۲

۳۹۷۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳۶

۳۹۸۔ **عن** زید بن حارثة رضی الله تعالیٰ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عَلَّمَنِی جِبۡرَئِیۡلُ عَلیهِ السَّلاَ مُ الۡوُضُوءَ وَأمَرَنِی اَنۡ اَنۡضَحَ تَحۡتَ ثَوۡبِی لِمَا یَخۡرُجُ مِنَ الۡبَوۡلِ بَعۡدَ الۡوُضُوۡءِ ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

۳۹۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَاءَ نِی جِبۡرَئِیۡلُ عَلَیهِ السَّلامُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضّأتَ فَانۡتَضِحۡ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضو فرمائیں تو چھنٹا دے لیا کریں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہو ایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہو کر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کما ارشد الیه حدیث زید رضی الله تعالیٰ عنه۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۸

۴۰۰۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا وجد ت شیأ من البلة فانضحه ما یلیه من ثو بك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد : قال لی سعید بن جبیر : انضحه بالماء ثم اذاوجد ته فقل هو من الماء ، قال محمد : ولهذا

۳۹۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۲۹
السلسلة الصحیحة للالبانی ۲/ ٥۲۰ ☆

۳۹۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۹ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۳٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۲۹ ☆

۴۰۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ☆

نا خذ اذا کان کثر ذالك من الانسان وھو قول أبی حنیفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔
امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہ ہی طریقہ برتے۔ اور یہ ہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۷۷۸

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں **اولا:** یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کرسکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

ثانیا: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثا: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑ کا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کرسکیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۸

(۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْمُ فِی صَلٰوتِهٖ فَیَعْلَمُ مَا یَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا لَیْسَ عَلَیْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کر کے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۱۔ المستدرك للحاكم، ۲/ ۳۹۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۱۵۷

۴۰۲۔ **عن** عمر بن علية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ (اِلىٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِى هُوَ لَهٗ أهْلٌ وَ فَرَغَ قَلْبُهٗ لِلّٰهِ تَعَالىٰ اِلَّا اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

۴۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۹۵ ، ۳۰۴/۷ ☆

۶۔ تیمّم

(۱) آیت تیمّم کا واقعۂ نزول

۴۰۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض أسفاره حتی اذا کنا با لبید اء أو بذا ت الجیش انقطع عقدی ، فأقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی التماسه وأقام الناس معه ، ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء ، فأتی الناس الی أبی بکر الصدیق فقالوا : ألا تری ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والناس لیسوا علیٰ ماء ولیس معهم ماء ، فجاء أبو بکر و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واضع راسه علی فخذ ی قد نام فقال : حبست رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والناس لیسو ا علیٰ ماء ولیس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنی أبو بکر وقال ما شاء الله تعالیٰ أن یقول وجعل یطعننی بیده فی خاصرتی فلا یمنعنی من التحرك اِلا مکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیٰ فخذی ، فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین أصبح علی غیرماء فأنزل الله تعالیٰ عز وجل آیة التیمم فتیمموا فقال اُسید بن حضیر ، ما هی بأول برکتکم یا اٰل أبی بکر قالت: فبعثنا البعیر الذی کنت علیه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے ۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں ۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

۴۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۶۰ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الیتیم ، ۱/۴۸

المسند لابی عوانة، ۱/۳۰۲ ☆

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمّم کرکے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

(۲) تیمّم میں دو فرض ہیں

۴۰۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۴۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۸۱ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ۱/۱۵۱
المستدرك للحاکم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆
۴۰۵۔ السمتدرك للحاکم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸

۴۰۶۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا کَانَ یَکۡفِیۡکَ اَنۡ تَضۡرِبَ بِیَدَیۡکَ اِلَی الۡاَرۡضِ وَتَمۡسَحَ بِھِمَا وَجۡھَکَ وَکَفَّیۡکَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

۴۰۷۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلتَّیَمُّمُ ضَرۡبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

(۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

۴۰۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَمَسَّحُوا بِالۡاَرۡضِ فَاِنَّھَا بِکُمۡ بَرَّۃٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

۴۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، التیمم، ۱/۵۰ ☆ السنن لابن ماجہ، الطھارۃ، ۱/۴۳
الجامع للترمذی، الطھارۃ ۱/۲۱ ☆ السنن لابی داؤد الطھارۃ ۱/۴۷
الصحیح لمسلم، الطھارۃ، ۱/۱۶۱ ☆
۴۰۷۔ کشف الاستار عن زوائد البزار، ۱/۱۵۹ ☆
۴۰۸۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۱۴۸ ☆

۷۔نواقص وضو

(۱)ریح خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا وُضُوءَ اِلَّا مِنُ صَوُتٍ اَوُ رِيُحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضوآواز ریح یاہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔**عن** عبد الله بن زيدبن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه قال:شكی الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشیء فی الصلوٰة قال: لَاتَنُصَرِفُ حَتّٰی تَسُمَعَ صَوُتًا اَوُ تَجِدَ رِيُحًا۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپنے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بوآئے۔　　فتاویٰ رضویہ جدیدا/۷۷۳

(۲)اونگھنے کے بعد وضو مستحب

۴۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:اِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمُ يَوُمَ الُجُمُعَةِ فَلُيَتَوَضَّأُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔　　شمائم العنبر ۸

۴۰۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۱۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۳۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۷۱/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱۷/۱
شرح السنة للبغوی ، ۳۹۷/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۱۷/۱
الصحيح لابن خزيمة، ۲۷ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۲۰/۱
۴۱۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۵۸/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۴۱۴/۳
۴۱۱۔ جزء القرأة للبخاری، ☆

(۳) شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَسَّ أَحَدُ کُمُ فَرُجَهٗ فَلُیَتَوَضَّأُ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

(۴) ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ الشَّیُطَانَ لَیَأتِیَ أَحَدَ کُم وَهُوَ فِی صَلوٰتِهٖ فَیَاخُذُ بِشَعُرَةٍ مِنُ دُبُرِهٖ فَیَمُدُّ هَا فَیَرٰی اَنَّهٗ قَدُ أَحُدَثَ فَلاَ یَنُصَرِ فُ حَتّٰی یَسُمَعَ صَوُتًا اَوُ یَجِدَ رِیُحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۴۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قا ل : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَأتِی أَحَدَکُمُ الشَّیُطَانُ فِی الصَّلوٰةِ فَیَنُفَخُ فِی مِقُعَدَتِهٖ فَیُخَیِّلُ اَنَّهٗ أَحَدَثَ وَلَمُ یُحُدِثُ، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ فَلاَ یَنُصَرِفُ حَتّٰی یَسُمَعَ صَوُتًا اَوُ یَجِدَ رِیُحًا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۵۸
فتح الباری لعسقلانی، ۱/ ۲۳۸ ☆ السنن للنسائی ، الوضو من الریح ،۱/ ۲۰
الصحیح لابن خزیمة ۲۵ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۳۹
المسند لابی عوانة، ۱/ ۲۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۲/ ۵۴

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

٤١٥ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خُيِّلَ لَهُ فِي صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ قَدْأَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

٤١٦ ۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلوة لیقطع علیه صلوته فاذا اعیا ہ ان ینصرف نفخ فی دبره یریه انه قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کردے۔ جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

٤١٧ ۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وهو فی الصلوة فینفخ فی دبره و یبل اِحلیله ثم یقو ل : قد أحدثت فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا ویجد بللا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔ تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔ یا تری نہ پاؤ۔

---

٤١٥ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٤١/١١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٤/٩
٤١٦ ۔ المنصنف لعبد الرزاق، ١٤١/١
٤١٧ ۔ مصنف لعبد الرزاق، ١٤١/١

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بونہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك فی الحدث فانه لا یجب علیه الوضوء حتی یستیقن استیقانا یقدر ان یحلف علیه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑکا تھا اسکا اثر ہے۔

(۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا جَاءَ أَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ فَقَالَ : اِنَّکَ أَحْدَثْتَ فَلْیَقُلْ اِنَّکَ کَذِبْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

۴۱۸۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۷۳

جھوٹا ہے۔

اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔ اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔ حاشا۔ وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی مانے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث و نزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔ کو فورا اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔ کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جما لے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔ یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا وَجَدَ أَحَدُکُمْ فِی بَطْنِهٖ شَیْأً فَأَشْکَلَ عَلَیْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا، فَلاَ یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدَ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْیَجِدَ رِیْحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑ بڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

۴۱۸۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۷۳
۴۱۹۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۱۷
الصحیح لابن خزیمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۱۲۷
فتح الباری للعسقلانی ۱/۲۳۸ ☆

محسوس نہ کرے۔　　فتاوی رضویہ جدید ا/۷۷

(۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَیْسَ عَلَی مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ فَاِنَّہٗ اِذَا اِضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد و ینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: اِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپنے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَجِبُ الْوُضُوءُ عَلٰی مَنْ نَامَ جَالِسًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا حَتّٰی یَضْطَجِعَ جَنْبُہٗ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۱۳۲
۴۲۱۔ السنن لابی داؤد، الطہارۃ، ۱/۲۷ ☆
۴۲۲۔ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۲۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۴۴

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

٤٢٣۔ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَیْسَ عَلیٰ مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ جَنْبُهٗ اِلَی الْأرْضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

٤٢٤۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله !وجب علی وضو ء؟ قال: لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنْبُكَ عَلَی الْأرْضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آ کر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث مں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہو نہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

٤٢٣۔ الکامل لابن عدی، ٤٦٨/٢ ☆ فتح القدیر لابن الهمام، ٤٥/١

٤٢٤۔ السنن الکبری للبیهقی، الطهارة، ١٢٠/١ ☆

۴۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهٖ يُبَا هِي اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهٖ مَلاَئِكَةً فَيَقُوْلُ : اُنْظُرُوْا اِلىٰ عَبْدِي ، رُوْحُهٗ عِنْدُهٗ وَجَسَدُهٗ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فخریہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو ۔صاحب اسرار نے اس حدیث کومشہور قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو اور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کولڑھک جائے گا۔تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ا/۳۸۴

(۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۶۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول

۴۲۵۔

۴۲۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ۱/۱۵۴ ☆ الصحيح لمسلم ، صلاة المسافرين ۱/۲۶۱
الجامع للترمذى ، ۲/۴۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۰۰ ، ۱۱/۴۰۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۰۴ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۴۹ ، ۱/۳۰
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۳/۱۳۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/۴۵۰
مشكل الآثار للطحاوى ، ۴/۳۵۳ ☆ الشفاء للقاضى عياض ، ۱/۱۸۹
المتهيد لابن عبد البر، ۵/۲۰۸ ☆ الشمائل للترمذى، ۱۴۴
الاستذكار لابن عبد البر ۱/۹۹ ☆
المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۶۴، ۲/۴۵۰ ☆ موارد الظمئان ، ۲۱۲۴

الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:اِنَّ عَیۡنَیَّ تَنَامَان وَلَا یَنَامُ قَلۡبِی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلۡأَنۡبِیَاءُ تَنَامُ أَعۡیُنُهُمۡ وَ لَا تَنَامُ قُلُوۡبُهُمۡ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے دل نہیں سوتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص، ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگر چہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۲۸

٤٢٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۱/ ٥٠٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٢٤٨ ، ١١/ ٤٧٧

۸۔مسواک

(۱)مسواک کا بیان

۴۲۸۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :طَیِّبُوْا اَفْوَاهَکُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّھَا طُرُقُ الْقُرْآنِ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: منھ مسواک کے ذریعہ صاف کروکہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

(۲)مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل بیته بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلا م علی اھله فان السلا م اسم شریف فاستعمل السواك للاتیان به ۔ یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۰

(۳)مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة بن أبی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أمر الوضوء عند کل صلوة فلما شق ذالك علیه أمر

۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، الطھارة، ۱/۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲، ۱/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۸ ☆
۴۲۹۔ الصحیح لمسلم ، الطھارة، ۱/۱۲۸ ☆ السنن لابی داؤد ، الطھارة، ۱/۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطھارة، ۲۵۱
۴۳۰۔ السنن لابی داؤد، الطھارة، ۱/۷ ☆

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے ہرنماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أُمِرتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔　　شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

(۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ اِلاتوسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۰/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶۶/۱
۴۳۲۔ الصحیح لمسلم، باب السواك، ۱۲۷/۱
۴۳۳۔ السنن لابی داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۸/۱

(۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

۴۳۴۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل اِصبعه فی فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منھ میں ڈالتے تھے۔

۴۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه انه اذا توضأیسوك فاه باِصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منھ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارة مدلول کان یفعل "رکھا۔

اقول: بالله التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔

عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین و خیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین امام الاولیاء عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۴۳۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۵۸۰

۴۳۵۔ کتاب الطہور لابی عبید،

نے فرمایا: اگرکسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اوراس میں قولا وفعلا اہتمام شدید پر ناطق،جن سے کتب احادیث مملو ہیں ۔ بلکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کااس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کااس پرمداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیا: سنت کومواظبت درکار۔اب ہم وضومیں کلی کے وقت احادیث کودیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔خودامام محقق علی الاطلاق کواسکا اعتراف ہےاوراسی بناپرقول استحباب اختیارفرمایا۔بلکہ مواظبت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضوقولا وفعلا نقل فرمائی۔

(۱) امیرالمؤمنین حضرت عثمان غنی	(۱۳) انس بن مالک
(۲) امیرالمؤمنین حضرت مولی علی	(۱۴) ابوایوب انصاری
(۳) عبداللہ بن عباس	(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۴) عبداللہ بن زید بن عاصم	(۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی
(۵) ابومالک اشعری	(۱۷) براء بن عازب
(۶) وائل بن حجر	(۱۸) قیس بن عائذ
(۷) مغیرہ بن شعبہ	(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۸) ابوبکرہ نفیع بن الحارث	(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۹) نضیر بن مالک حضرمی	(۲۱) عبداللہ بن انیس
(۱۰) مقدام بن معدی کرب	(۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۱۱) ابوہریرہ	(۲۳) امیر معاویہ
(۱۲) ابوامامہ باہلی	(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کیے۔انکے بعد دوامام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔اخیر کے دواس فقیر غفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ فتاوی رضویہ جدید ا/۶۱۳

انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگران سے خود انکے وضو کی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلا ذکر نہیں۔جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔جنہوں نے اس لئے وضو کرکے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی ۔علی الخصوص امیر المؤمنین ذو النورین وامیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کرکے دکھانا مروی ہوا۔کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔

جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔ **حدیث اول۔**

۴۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۴۳۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الجمعة ، ۱۲۲/۱ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۸/۱
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۵/۱ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ۷/۱
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالشئی الخ، ۳/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۵/۱
السنن لابن ماجه الطهارة ، ۲۵/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۸۰/۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۱/۱ ☆ التمهيدلابن عبد البر، ۱۹۶/۸
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۲۱/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۹۱/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱۱۲/۱ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۳۸۶/۸
فتح الباری للعسقلانی ، ۴۷۴/۲ ☆ الترغيب الترهيب للمنذری، ۱۶۴/۱
الكامل لابن عدی ، ۴۲۱/۱ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱۰۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۳/۱ ☆ ارواء الغليل للالبانی ، ۱۰۸/۱
المصنف لابن ابی شيبة، ۱۶۴/۱ ☆

علیه وسلم: لَوُ لَا اَنُ أَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَأَمَرُتُهُم بِالسِّوَاكِ مَعَ کُلِّ صَلٰوۃِ اَوُ عِنُدَ کُلِّ صَلٰوۃٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زید بن خالدوعن ام المؤمنین زینب بنت جحش ،وعن ام المؤمنین ام حبیبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امیر المؤمنین علی المرتضی ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مکحول ، وعن حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

۴۳۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوُ لَا اَنُ أَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَأَمَرُتُهُم بِالسِّوَاكِ مَعَ کُلِّ وُضُوءٍ اَوُ عِنُدَ کُلِّ وُضُوءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کرکے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اوراس سے آخری بات جومفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کامستلزم ہے۔کیونکہ کسی چیز کامستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

۴۳۷۔ السنن الکبری للهیثمی ، ۲۳۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۴

المصنف لابن ابی شیبة ۱/۱۶۸ ☆ الکامل لابن عدی ، ۳/۳۸۲

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔ یعنی (لفظ کل صلوۃ) یا (مع کل صلوۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلاکسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جواسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔ تو بعض روایات میں (عندکل وضوء) آنے سے داخل وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند' اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کوموصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔ تو 'زید عندالدار' اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔ اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلا" عند سدرة المنتهى عند ها جنة المأوى۔ جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔ اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔ لٰہذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز و مباح ہوگا۔ حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اسکے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عندالوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔ تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عندالمضمضہ بھی نہ بتائے گی۔ فافھم۔

حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرأسِهٖ خَرَجَتْ خَطَايَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَقَدَمَيْهِ كَانَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹/۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کمافی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل و التنظیف، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتباً روایت کی اس میں ذکر ' شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ **عن** أبی أُما مة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اَلیَ وُضُوْئِهٖ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْهِ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ کَفَّیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَیْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَهٗ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَهَیْأَةٍ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۸۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۴/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۵۴/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۴۷۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۲۲/۱ ☆

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

حدیث سوم

۴۴۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنی عمرو بن عوف قال: یا رسول الله ! انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذالك من شئ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلیٰ أَسْنَانِكَ، اِنَّهٗ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَانِیَّةَ لَهٗ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ لا خَشْیَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپنے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپنے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولا : یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سند ہ وقد ضعفه البیهقی۔

ثانیا وثالثا: لفظ 'عند وضوئك' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم

۴۴۱۔ **عن** حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَان وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۴۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰

۴۴۱۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/۱۱۴

شرح السنة للبغوی، ۱/۴۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱/۱۷۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔

ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلیہ ہو یا بعدیہ۔ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہو گیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہ ہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۰ تا ۶۱۹

فتاوی رضویہ قدیم ۱/ ملخصا

(۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

٤٤٢۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا قَامَ أَحَدُکُمُ یُصَلِّی مِنَ اللَّیُلِ فَلْیَسْتَكْ، فَاِنَّ أَحَدَکُمُ اِذَا قَرَءَ فِی صَلوٰتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلیٰ فِیهِ وِلَا یَخْرُجُ مِنْ فِیهِ شَیْءٌ اِلَّادَخَلَ فَمَ الْمَلَكُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٤٤٢۔ کنز العمال لمتقی ٣١٩/٩ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٢/٢

جمع الجوامع للسیوطی، ٣٢٩٢ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کونماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منھ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منھ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منھ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

۴۴۳۔عن أبی أیو ب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ شَیْءٌ أَشَدَّ عَلَی الْمَلَکَیْنِ مِنْ اَنْ یَّرَیَا بَیْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کونماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار ، عن الزهری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

۴۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۷/۴ ☆ الحبائك فی الملائك للسیوطی، ۸۵

۹۔ غسل

(۱) طریقۂ غسل

٤٤٤۔ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی اِبن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسد ہ فقال لی الحسن : اِنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر منك شعر ا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔ تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

٤٤٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : اِن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا اِبن أخی ! کان شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر من شعرك وأطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔ تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

٤٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۸/۲

٤٤٥۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱٤۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱۷٦/۱

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

٤٤٦۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه فى الماء فيخلل بها اصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

٤٤٧۔ **عن** شريح بن عبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: أفتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلينثر رأسه فليغتسله حتى يبلغ أُصول الشعر، وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

٤٤٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ١/٣٩ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١/١٤٧
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٣٠٧ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ٢/٣٧٧
شرح السنة للبغوى، ٢/١٠ ☆ السنن للدارمى قطنى، ١/١١٣
٤٤٧۔ السنن لابى داؤد، الطهاره، ١/٣٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٣٠٦
نصب الرايه للزيلعى، ١/٨٠ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۹

(۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قلت يا رسول الله ! انی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه بغسل الجنا بة قال: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِیَ عَلیٰ رَأسِكِ ثَلٰثَ حَثِيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيْضِی عَلیٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا: یارسول اللہ! میں سرگندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

۴۴۹۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ وضؤه للصلوة ثم يفيض علی رأسه ثلث مرار ونحن نفيض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ **عن** عبد بن عمير رضی الله تعالیٰ عنه قال:بلغ عائشة رضی الله تعالیٰ

۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۲۹ ☆ الصحيح لسملم ، الطهارة، ۱/ ۱۴۹
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۱۷۸ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۰۱
۴۴۹۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۳۲ ☆ السلسة الصحيحة للالبانی ۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/ ۱۰۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۹۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۷/ ۳۲۶
كنز العمال للمتقی، ۴۱۳۳۱، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۷/ ۳۲۶
۴۵۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۵۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۱۵

عنها ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن فقالت : یا عجبا لابن عمر هذا : یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن ، أفلا یامر هن أن یحلقن رؤسهن ، لقد کنت اغتسل أنا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد وما أزید علی أن أفرغ علی رؤسی ثلاث أفراغات۔

حضرت عبد بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۴۸

(۳) غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ **عن** أبی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فقال جابر : یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا: ما یکفی صاع ولا صاعان قال جابر: قد کان یکفی من کان خیرا منکم وأکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی۔تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ **عن** أبی اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه کان عند جابر بن عبد الله هو

۴۵۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکر القدر الذی یکتفی ، الخ، ۲۹/۱
۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱

و أبو ه رضى الله تعالىٰ عنهم ، وعنده قوم فسأله عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل : ما يكفيني ، فقال جابر : كان يكفى من هو أوفى منك شعرا وخيرا منك ثم أمّنا فى ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابوجعفر نے حدیث بیان کی۔ انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔ تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ تو آپنے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابوجعفر ہی تھے۔ اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہ ہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

(۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل بالصاع الى خمسة امداد ويتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے، اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔ اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔ اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپئے سے چھتیس روپئے بھر۔ کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔ یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحيح للبخارى ، الوضوء، ۳۳/۱ ☆ السنن الكبرى للهيثمى، ۱۹۴/۱
شرح السنة للبغوى ، ۵۱/۲ ☆ المسند لابى عوانة، ۲۳۳/۱
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۴۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۵۷/۴

ڈھائی مثقال۔تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دوسو اٹھاسی روپئے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپئے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۷۹

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلى ا لله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصا ع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسىٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرما لیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول ا للہ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

۴۵۴۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة ۱/۱۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۴۹
الجامع للترمذى الطهارة، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، ۱/۲۴
السنن للنسائى، الطهارة، ۱/۴۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۱۹۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۲۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۹۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۱ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۲۳۳
اتحاف السادة لزبيدى ، ۴/۵۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۲/۵۰
۴۵۵۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، وزن الصاع ، ۱/ ۳۷۶
اتحاف السادة للزبيدى ۴/۵۵
۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۹

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضوفرمایا۔

۴۵۷ ۔ **عن** أُم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دوتہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

۴۵۸ ۔ **عن** أُم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى بماء فى اناء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دوتہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

۴۵۹ ۔ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضوفرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دوبار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔دوبار میں دوتہائی۔اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوتہائی مد سے وضوفرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دوتہائی مد پانی لایا گیا۔تو اسکا جواب

---

۴۵۷ ۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة ۱۳/۱

۴۵۸ ۔ السنن للنسائى، الطهارة ۲٤/۱

۴۵۹ ۔ المستدرك للحاكم ، الطهارة ٦١/۱

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپنے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

۴۶۰۔ **عن** ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاناء نحو من ھذا الاناء وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

۴۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأ بمکوك ویغتسل بخمسۃ مکاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہ ہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

۴۶۰۔ السنن لسعید بن منصور، ☆

۴۶۱۔ السنن للنسائی، الطہارۃ ۱/۲۹

مگرراجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مدمراد ہے۔جیسا کہ خودانہیں کی دیگرروایات میں تصریح ہے

و الروایات تفسر بعضها بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مدہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔نہایہ بن اثیر جزری میں ہے،مکوک سے مراد مد ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تواس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

٤٦٢ ۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها كانت تغتسل هى وا لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اِناء واحد يسع ثلثة أمداد أو قريبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اوررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

﴿۷﴾امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہوجاتا تھا۔تو ایک غسل کوڈیڑھ مد ہی رہا۔مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

توجیہ اول: یہ کہ ہرایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔کہ حضوراسی ایک برتن سے جوتین مد کی قدر تھا غسل فرمالیتے اوراسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگراس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول"فی اناء واحد"ضائع ہوجائیگا۔کیونکہ انکی مراداس سے یہی ہے کہ وہ حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں ۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

٤٦٢۔ الصحيح لمسلم، الطهارة ١/١٤٨

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہ ہی کلمات ادا کرتی تھیں۔کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہوجاتا تھا۔اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہوجائے۔جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ و مختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ ونادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔حضور اور ام المؤمنین معا تین مد سے نہاتے ہوں۔جب پانی ختم ہو چکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث وبیکار ہوا جاتا ہے۔تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

۴۶۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: اِن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل من اِناء واحد ھو الفرق من الجنابۃ۔

۴۶۳۔ السنن لابی داؤد، الطہارۃ ۱/ ۳۱

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ''فرق'' تھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

''فرق'' میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ''فرق'' تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابوعبداللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ''فرق'' سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

۴۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل انا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه و سلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

۴۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ۱/ ۳۹

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ''فی'' سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے" اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه "اورحدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہرحال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

٤٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُجزِئُ مِنَ الْغُسلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوءِ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

٤٦٦۔ **عن** عقیل بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُجزِئُ مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

٤٦٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :يُجزِئُ فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ وَ فِي الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

٤٦٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٤٦٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ١٩٥/١ ☆ المستدرك للحاكم، ١٦١/١

٤٦٦۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ١/ ٢٤ ☆

٤٦٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٩/١ ☆

٤٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦٢/٣ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

٤٦٩ ـ **عن** اُم سعد بنت زيد بن ثابت الانصارى رضى الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْوُضُوءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ ـ

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کمی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل و پیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع اى بالماء قدر ملأ الصاع ـ

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروايتين ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

٣٦٩ـ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، ٢٤/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ١٤٤/١

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جوایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔**عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها فاستسقی بعضنا فأتی بعس ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل بملأ هذا ، قال مجاهد : فحزرته فیما احزر ثمانیة أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال، قال : وأخرجه النسائی فقال : حزرته ثمانیة ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔پانی مکیل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکیل ہے نہ موزون۔تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امر دوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تنصیص فرمائی۔اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

۴۷۰۔ عمدۃ القاری للعینی، ۱۹۶/۳

امر سوم: یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔جس پیانے میں تین سیر جوآئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع ثلجی نے صدقہ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔ تو انکا کیل ووزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔تو دوقسم کے گیہوں اگر چہ ایک ہی پیانے سے لیں وزن میں مختلف ہوسکتے ہیں،اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جواس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جوتھا۔گیہوں کی کثرت زمانہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مد ین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کی۔

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی ا للہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن الصدقۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زکوۃ کھجور، منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی ۔ گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صد قۃ الفطر ۱/۳۷۲
۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴/۴۵
۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۱/۲۰۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جو تھا۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مد وصاع کا اطلاق مد وصاع شعیر کو شامل۔ تو اس پر عمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔ فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھا اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر و کفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگر چہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔ پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔ تو تنہا وضو کا پانی رامپوری سیر سے تقریبا آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔ اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔ اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمد اللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے۔ بخلاف اسکے کہ اگر تنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔ اسی میں وضو، اسی میں غسل، اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔ یہ سخت دشوار بلکہ بہت دور از کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵ تا ۵۹۵

(۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: ان تحت کل شعرۃ جنابة ، ثم قال: ومن ثم عادیت رأسی ، من ثم عادیت رأسی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔ پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ اسی لئے میں نے

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۱/۳۱ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۸/۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کرلی۔۱۲م

(۶) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

۴۷۵۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يتذكر احتلا ما ، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل ، وعن الرجل الذى يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال: لَا غُسُلَ عَلَيُهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔ اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۸۸

(۷) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

۴۷۶۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما سألته اُم سليم رضى الله تعالىٰ عنها يا رسول الله ! اِن الله لا يستحيى من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمُ اِذَا رَأَتِ الُمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

۴۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل ، ۱/ ۴۲ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة
الجامع للترمذى ، الطهارة ☆ السنن للنسائى ، ۱/ ۲۹۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۹۲ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۹۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/ ۱۶۸
المؤطا لمالك ، ☆ السنن الكبرى للهيثمى، ۱/ ۲۶۷
مشكوة الصابيح ☆ مجمع الزوائد ، للهيثمى، ۱/ ۱۶۸
ارواء الغليل لا للبانمى ۱/ ۱۶۲ ☆ بدائع المنن للساعاتى، ۱۰۲
تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ۶۵۸ ☆

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں بلکہ رویت علمیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہ ہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے منافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۴۲

(۸) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

۴۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقیه وهو جنب قال: فا نحنیت فاغتسلت ثم جئت فقال: أَیۡنَ کُنۡتَ اَوۡ اَیۡنَ ذَهَبۡتَ، قلت: انی کنت جنبا، قال: اِنَّ الۡمُؤۡمِنَ لَایَنۡجِسُ۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۳۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پاکر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کرکے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مومن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۹) تطہیر نجاست

۴۷۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا وَقَعَتِ الۡفَارَةُ فِی السَّمَنِ فَاِنۡ کَانَ جَامِدًا فَالۡقُوۡهَا وَمَاحَوۡلَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے تو چوہیا اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔　　فتاوی افریقہ ۱۰۸

۴۷۹۔ المنسد لاحمد بن حنبل، ۲۱۹/۱

٤٧٩ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۷۳

۴۔ کتاب الصلوۃ

ابواب

۱۔اوقات نماز

(۱)نماز وقت پرادا کرو

۴۸۰۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثَلاثٌ لَا تُؤَخِّرُ وُ هُنّ،ألصَّلٰوةُاِذَا أَتَتُ، وَالُجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتُ ، وَالُأَيِّمُ اِذَا وَجَدُتَ لَهَا كُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔نماز جب اسکا وقت آجائے ۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔اورزن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۸

(۲)نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ **عن** حنظلة الكاتب رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: مَنُ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الُخَمُسِ رُكُوُعِهِنَّ وَسُجُوُدِهِنَّ وَمَوَاقِيُتِهِنَّ وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌ مِنُ عِنُدِاللّٰهِ دَخَلَ الُجَنَّةَ اَوُ قَالَ وَجَبَتُ لَهُ الُجَنَّةُ اَوُ قَالَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔ **فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷**

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا۔جوشخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجودواوقات پر محافظت کرےاوریقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔یا فرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہوجائے۔یا فرمایا: دوزخ اس پرحرام ہوجائے۔

۴۸۰۔ الجامع للترمذى ، الصلوٰة ، ۱/ ۲۴ ☆ السنن لابن ماجه ، الجنائز ، ۱/ ۵۲
المستدرك للحاكم ، ۲/ ۱۶۲ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۷۰۸۱
اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/ ۲۵۲ ☆ المغنى للعراقى، ۲/ ۱۷
۴۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱۶۰ ☆ مجمع الزوائد لهيثمى، ۱/ ۲۸۸
العلل المتناهيةلابن الجوزى ، ۴۲۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/ ۲۴۷

(٣) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

٤٨٢۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعا لیٰ عنه قال: سألت رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ ، قال: أَلصَّلوٰۃُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

٤٨٣۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جا ء رجل فقال: یا رسو ل الله ! ای شیء احب الی الله تعالیٰ فی الاسلام قال : أَلصَّلوٰۃُ لِوَقْتِهَا ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلوٰۃَ فَلاَ دِيْنَ لَهٗ، وَالصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیا دہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے ۔فرمایا: نما ز وقت پر پڑھنی ۔جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔نماز دین کا ستون ہے۔

٤٨٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِیٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا ، أَلصَّلوٰۃُ وَالصِّيَامُ وَالْجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جوانکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے ۔اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن ۔نماز،روزے،اور غسل جنابت۔

٤٨٢۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ١/٧٦ ☆ المسند للدارمی، ١٤٤
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ١٤٤
السنن للنسائی، فضل الصلوۃ المواقیتھا ، ١/٧١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٢/١٧٦
٤٨٣۔ الترغیب و الترھیب للمنذری ١/٣٨٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/٢٩٢
کنز العمال للمتقی، ٢١٦١٨ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ ١/٨٨
٤٨٤۔ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٢١ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١/٢٩٥
مجمع الزوائد لھیثمی، ١/٢٩٣ ☆ الجامع الصغیر للیسوطی ١/٢٠٦

۴۸۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی عمالہ اِن أھم أمرکم عندی الصلوۃ فمن حفظھا و حافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو ما سواھا أضیع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

(۴) اوقات نماز

۴۸۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن مواقیت الصلوۃ ، فقال : صل معی، صلی الظھر حین زاغت الشمس، والعصر حین کان فی کل شیء مثلہ ،والمغرب حین غابت الشمس، والعشاء حین غاب الشفق ، قال: ثم صلی الظھر حین کان فی الانسان مثلہ والعصر حین کان فی الانسان مثلیہ والمغرب حین کان قبیل غیبوبۃ الشفق ، قال: عبد اللہ بن الحارث ثم قالفی العشاء اری ثلث اللیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظھر پڑھی۔ دومثل پر عصر ادا کی۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی۔ ۱۲م

۴۸۵۔ المؤطا لمالک ،

۴۸۶۔ السنن للنسائی، المواقیت ۱/۸۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۸۸

۴۸۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه ان سائلا سأل البنی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعر ف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیۡنَ السَّائِلُ عَنۡ وَقۡتٍ، الصَّلٰوۃُ فِیۡمَا بَیۡنَ ھٰذَیۡنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔ حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔ یہانتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔ اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔ پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہانتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔ پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔ پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔ جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔ جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔ اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔ اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہانتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔ پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ ۱۲م

۴۸۷۔ السنن لابی داؤد، المواقیت ۱/۵۷ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوٰۃ ۱/۲۲۳
السنن للنسائی، الصلوۃ ۱/۹۰ ☆

۴۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: وَقْتُ الظُّهرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ،وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صُلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلىٰ نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَى الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے ۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے ۔مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک ۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ۔ جب سورج طلوع ہوتو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۳۴۵

۴۸۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ۲/ ۳۸۵

۴۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلىٰ نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ قَرْنِ الشَّمْسِ۔

۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة ، ۲۲۳/۱

۴۸۹۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۲۱۷۳۳، ۳۵/۸

۴۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۱۰/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، ۲۲۳/۱

السنن لابی داؤد ، الصلوة ۵۸/۱ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ۹۱/۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔۱۲م جدالممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرِبُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔۱۲م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَمَّنِی جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَحِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ، وَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰی الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰی ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلّٰی بِیَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

۴۹۲۔ شرح معانی الآثار للطحای ، ۱/۸۸

وھٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دومرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کرکے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلامُ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الظُّھْرِ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَ صَلّٰی الْعَصْرَ حِیْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ، وَ صَلّٰی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ، ثُمَّ أَمَّنِی فِی الْیَوْمِ الثَّانِی فَصَلّٰی الظُّھْرَ وَفَیْءُ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلُهٗ، وَ صَلّٰی الْعَصْرَ وَالْفَیْءُ قَامَتَان ،وَصَلّٰی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰی الْعِشَاءَ الْآخِرَۃَ اِلیٰ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلّٰی الصُّبْحَ حِیْن کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلَعَ ثُمَّ قَالَ: أَلصَّلٰوۃُ فِیْمَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔ ۱۲م

۴۹۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۸۹

٤٩٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلمه مواقيت الصلوة فتقدم جبرئيل ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس و اتاه حين كان الظل مثل شخصه فصنع كما صنع فتقدم جبرئيل و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه و الناس خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى العصر، ثم أتاه جبرئيل عليه السلا م حين وجبت الشمس فتقدم جبرئيل عليه الصلوةوالسلام و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والنا س خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى المغرب، ثم أتاه حين غابت الشفق فتقدم جبرئيل عليه السلام ورسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى الغداة، ثم أتاه اليوم الثانى حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلى الظهر، ثم أتاه حين كا ن ظل الرجل مثل شخصيه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلى العصر ثم أتاه حين وجبت الشمس فصنع كما صنع بالأمس فصلى المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمناثم قمنا فأتاه فصنع كما صنع بالأمس فصلى العشاء ثم أتاه حين امتد الفجر والصبح والنجوم باقية مشتبكة فصنع كما صنع بالأمس فصلى الغداة ثم قال: مَا بَيْنَ هَا تَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَقْتٌ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔اور عصر کی نماز پڑھائی۔پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

---

٤٩٤ ـ السنن للنسائى ، المواقيت ، ١/٨٩ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١١٢
المعجم الاوسط للطبرانى، ٢/١٩٢ ☆ المستدرك للحاكم ، المواقيت ، ١/١٩٦
المؤطا لمالك ، ٣

حضرت جبریل کے پیچھے۔اور نماز مغرب پڑھائی۔ پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔ پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔ پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم لوگ سو گئے۔پھر جاگے۔پھر سو گئے۔پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی ۔پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے۔ ۱۲م

(۵) وقت فجر

۴۹۵۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: تسحر نامع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ، قلت کم کان قدر ما بینھما؟ قال: خمسین آیۃ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے۔میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

۴۹۶۔ **عن** قتادۃ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحور ھما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی قلت لانس : کم کان فراغھما من سحورھما و دخولھما فی الصلوۃ قال: قد ر ما یقرء الرجل خمسین آیۃ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

۴۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الصیام ، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی ، الصوم ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی الصوم ، ۳۰۴/۱
السنن لابن ماجہ ۱۲۳/۱ ☆ السند لاحمد بن حنبل ۱۸۲/۵
۴۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ۱۵۲/۱ ☆ السنن للنسائی، الصوم ۳۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۷۰/۳

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ٢/٣٦٠

(٦) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

٤٩٧۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تکون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاوی رضویہ ٢/١٧١

(٧) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

٤٩٨۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

٤٩٧۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٠٦

٤٩٨۔ الجامع للترمذی ، الصلوة ١/٢٢ ☆ السنن لابی داؤد الصلوة ١/٦١
المسند لاحمد بن حنبل ٤/١٤٢ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ١/٩٤
السنن الکبری للبیہقی، ١/٤٥٧ ☆ المسند للدارمی ، ١٤٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/٢٩٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٦٨
نصب الرایة للزیلعی، ١/٢٣٥ ☆ میزان الاعتدال ، ١٠٨٠
لسان المیزان لابن حجر ، ١/١٤٨٧ ☆ کنز العمال للمتقی ١٩٢٧٤ ، ٧/٣٦٢
فتح الباری للعسقلانی، ٢/٥٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١/١٣٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ١/٣١٥ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٨٢

تعالیٰ علیه وسلم : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

۴۹۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فجر کو روشن کروگے اجر زیادہ ملیگا۔

۵۰۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھوگے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۵۰۱۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشادفرمایا: اے بلال! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہو گی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

۵۰۲۔ **عن** اِبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

۴۹۹۔ مجعم الكبير للطبرانی، ۲۴۹/۴

۵۰۰۔ الصحيح لابن حبان ۲۶۳ ☆

۵۰۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۴۹/۴ ☆

۵۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۰۹/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شی کما اجتمعو ا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان ھاتین الصلاتین حولتا عن وقتیھما فی ھذا المکان ۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتھا بغلس ۔ صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔معہذا احدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہوچکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔وھوالمطلوب

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضروسفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل ذلك ثابت بالاحادیث ، توانکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہوسوا ان دونمازوں کے۔اس مضمون کا اور مؤید وموکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب ومحبوب،اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند ومکروہ۔اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر وضعیف ومریض وحاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔لوگ شاکی ہوئے۔ارشاد ہوا۔یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قالہ ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقا تسلیم بھی کرلی جائے۔تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن وافضل ہی ہے۔معہذا نماز فجر کے بعد تابہ اشراق ذکر الہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کی کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہوتو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

(۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ تعا لی عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر فقال البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أبرِدُ ، ثم اراد ان یؤذن فقال له : أبرِدُ ، حتی سا وی ظل التلو ل ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہانتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آگیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/۸۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، الصلوۃ ۱/۴۳۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/۲۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰، ۸/۲۱۹

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دو پہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلا نہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غر منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ و عقل و قواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گذر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلاشبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملا جی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دونا پوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچا یا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دونا پیں کاہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری ومکابرہ ہے کہ جابجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

۵۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال : اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

۵۰۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا كان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۵۰۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت ، ۱/۷۶ ☆ الصحيح لمسلم ، ۱/۲۲۴
الجامع للترمذی ، الصلوة ۲۲۱ ☆ السنن لابی داؤد ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۶۶ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ۱/۴۹
السنن الكبری للبيهقی، ۱/۴۳۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۱۳۷
نصب الراية للزيلعی، ۱/۲۴۵ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۳۷
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۴/۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۲/۲۰۴
۵۰۵۔ الجامع الصحيح للبخاری ، المواقيت الصلوة ۱/۷۶ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۵/۷
السنن اللنسائی، تعجيل الظهر فی البرد ، ۱/۵۸ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

٥٠٦۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذن موذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الظهر فقال : أَبْرِدْ ، او قال : اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ، حتی رأینا فیٔ التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔ اور فرمایا۔ گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔ تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبالغۂ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔ اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔ اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔ اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

٥٠٧۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الظهر فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام۔

٥٠٦۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوۃ ، ١/٤٣٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٢٦٤٠

٥٠٧۔ السنن لابی لاؤد ، الصلوۃ ١/٥٨ ☆ السنن للنسائی ، الصلوۃ ١/٥٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد هما الله شرفا و تعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظّمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست ودوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَمَّنِى جِبْرَئِيْلُ عَلَيهِ الصَّلوٰةُ والسَّلامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِىَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحرالرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱/۵۶ ☆

مدینہ طیبہ کا عرض ''الہ'' ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔اور مکہ کا عرض ''کام'' ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کرآئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اور حد ابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابوذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔فی الدر المختار، وتاخیر الصیف بحیث یمشی فئ الظل۔

اوراسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کو پہونچے ادا کرے۔ حیث قال: وحدہ ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔امام کے نزدیک دومثل اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہوجائے۔ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

(۹) ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظھر حین زالت الشمس وکان الفئ قدر الشراك ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراك وظل الرجل۔

حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح ٦

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

۵۰۹۔ السنن للنسائی، المواقیت ۱/۹۱

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہوکر مزید ایک مثل ہو چکا تھا۔۱۲م

(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زياد بن عبد الله النخعي رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنا جلوسا مع على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم في المسجد الاعظم بالكوفة فجاء المؤذن فقال: يا امير المؤمنين ! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذالك ، فقال كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم هذا الكلب يعلمنا السنة فقام على فصلى بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الى المكان الذى كنا فيه جلوسا فجثونا للركب لنزول الشمس للغروب نترأها۔

حضرت زیاد بن عبداللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زهير بن كيسان رضى الله تعالىٰ عنه قال صليت مع الرصافى العصر ثم انطلقت الى مسجد الامام فاخر العصر حتى خفت فوات الوقت ، ثم انطلقت الى مسجد سفيان فاذا هو لم يصل العصر فقلت رحم الله ابا حنيفة ما اخرها مثل ما اخر سفيان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ میں گیا تو

۵۱۰۔ المستدرك للحاكم، الصلوة ۱/۱۹۲

۵۱۱۔ مسند الفردوس للديلمى،

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۷۱

(۱۱) وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه باصحابه صلوة المغرب فقام اصحابه یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی ل ا اله الا ھو ،وقت ھذہ الصلو ة۔ فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبد الرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔ آپنے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔۱۲م

(۱۲) مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کر کے پڑھے

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم صلی صلوة لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔ مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔ اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ما رأیت رسول اللہ

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، المواقیت ۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، المناسك، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح المسلم، الحج ۱/۴۱۷ ☆ المنسد لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلو تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما جمع رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشا ء قط فی السفر الامرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔اس حدیث کی سند جید ہے۔قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحییٰ لاباْس بہ،ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ابو مودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہذلی مقبول ہیں کما فی التقریب ،حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیما ن بن ابی یحی حجازی روی عن ابی ھریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود و عبد العزیز بن ابی سلیمان ، قال ابو حاتم ما بحدیثہ بأس ، وذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشا ء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینھما قط الا تلك اللیلۃ ،مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۱۷۱ ☆

خصوصا یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود ومہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالبا مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہوسکتی ہے

فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

(۱۳) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قال محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ کتب فی الآفاق، ینھاھم أن یجمعوا بین الصلوۃوأخبرھم ان الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر أخبرنا بذالک الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دونمازیں نہ جمع کرنے پائے اوران میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دونمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اورانکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

اقول : یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے ۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

۵۱۶۔ المؤطا لمحمد، الجمع بین الصلوتین ۱۳۲☆

اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم وار بعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔ رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔ خصوصا جب توثیق کر نے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اوراس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔ فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵

فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادة العدو ی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین و الفرار من الزحف و النهبة۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔ دونمازیں جمع کرنا۔ جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور کسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔ اسکے سب رجال اسمٰعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ و لله الحمد،

طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملا جی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلا عذر تھا۔

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶۵۔ ۲۴۶/۸ ☆

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار هم و رهبانهم اربابا من دون الله " کی آفت۔ کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ و من بعد هم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص علیه فی تحریر الاصول والنهر الفائق والدر المختار وغیرها من الاسفار، قد ذکر نا نصوصها، فی رسالتنا القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیه۔ ۱۳۱۳ھ

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحن کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملاجی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقۂ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذ وا احبار ھم ورھبانھم

ثانیا: ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح ومجمل اور متعین ومحتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتا رہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص ومحتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سو بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقاتسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی گل سر سبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

رامپوری کی طرف نسبت کی ۔مگر اسے بہت پسند کر کے بلا نقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔اس کا نفیس وجلیل مطلب ملا جی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا ۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا،اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے ۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملا جی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھئے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں ۔مگر ذکر دو کیں ۔مغرب و صبح مزدلفہ،اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی ۔اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے ۔چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں ۔رہے دو،وہاں بعونہ تعالی وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے ۔مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت ۔انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے دیکھا۔انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اورتمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کا ارشاد دیکھئے۔کہ پوچھا گیا۔کیا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع ، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قد منا عن سنن النسائی ، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے،امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفراور یوم عرفہ دونمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اورایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔تو مزدلفہ کا ذکردونوں کا ذکر ہے، غرض ان ُصلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔کہ دونمازیں تو غیروقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں،اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقةً وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابومسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش ،قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد،اگررات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ عن عبدالرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مكة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتین كل صلوة وحدها بأذان و اِقامة و العشاء بينهما ثم صلی الفجر حين طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دونمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔۱۲م

۵۱۹۔ عن عبد الرحمن بن يزيد رضی الله تعالیٰ عنه يقول : حج عبد الله فاتينا

۵۱۸۔

۵۱۹۔ الجامع للبخاری المناسك ، ۲۲۸/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، المناسك ،۱/ ۲۲۷

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لايصلى هذه الساعة الا هذه الصلوة فى هذا المكان من هذا اليو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃ غیر وقت میں پڑھیں ۔تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے ۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں ۔نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملا جی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع ۔تو واجب ہوا کہ جملہ ’صلی الفجر ‘ان ’’صلوتین‘‘ کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور رصلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد ۔تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں ۔ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار ۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملا جی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملا جی !اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔خدا کی شان ۔ع،اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد للہ علی حسن التفھیم۔

ثانیا: اقول و باللہ التوفیق ۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الصلوۃ لوقتھا الا بجمع فی مزدلفۃ وعرفات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاجی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاجی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملاجی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیر ہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارۃ عن عبد الرحمن عن عبد اللہ " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبدالواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۲/۴۴

یہ روایتیں الفاظ واطوار، بسط واختصار، اور ذکر واقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین ، کسی میں ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت ، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کومزدلفہ میں جمع کیا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے " وھو بطریق کل ماذکر نا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر " کسی میں لفظ بغلس مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی ،

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہوجائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہونچائی۔ چاہے یہ تنویع اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبدالرحمٰن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو پہونچی۔ خواہ اصل منتہائے سند سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔

مثلا ، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں پہونچکر آج کی مغرب وفجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی۔ اور کسی وقت مغرب وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

۵۲۱۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفۃ ۱/۷۰

میں سنت کیا ہے؟ اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصرا افادہ فرمائی۔

ثم اقول: لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔ یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه یقول: لا جمع بین الصلوتین الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملا جی! اب یہاں کہہ دینا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی ۔جمع مزدلفہ خارج رہی۔ حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔ اسکے سوا نا جائز۔ ولہٰذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملا جی! کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔ روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔ خصوصا امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔ حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کر کے لاتے ہیں۔ اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازیں جمع فرمائی ہوں۔ کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔ عصر عرفہ وقت ظہر میں۔ اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔ اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔ اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

☆

۵۲۲۔ السنن للنسائی

الحمد للہ کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعۃ النہار پر پہونچا۔ اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صنیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے۔ واللہ المعین و بہ نستعین۔

لطیفہ: یارب جھل جاہلین سے تیری پناہ۔ ملاجی تو رد احادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔ عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔ حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔ حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔ لہٰذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون "فریقا تکذبون و فریقا تقتلون،، کی یوں بناڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔ دو راوی اسکے مجروح ہیں۔ ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں، سلیمان بن ارقم ضعیف، اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا، کہا تقریب میں خالدبن مخلد صدوق متشیع ولہ افراد۔، "معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی"

اقول: اولا۔ وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت، تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیا: صحیحین سے وہی پرانی عداوت، خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔ امام بخاری کے استاد، اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثا: ملاجی! تم نے تو علم حدیث کی الف، ب، بھی نہ پڑھی۔ اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع، صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔ متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔ صحیحین دیکھئے۔ انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔ اور "لہ افراد،، والوں کی کیا گنتی۔ جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت لہ اوہام یھم، ربما وھم، یخطی، یخطی کثیرا، کثیر الخطاء، کثیر الغلط، وغیرہا والے ذکر کرآئے۔ رہا ضعیف، اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے۔ ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔ بخلاف متروک،

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ، الھاد الکاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔ اور سردست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دوپایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔ خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعۃ یایوں بھی واقع جس سے انکار نا متروک ہونا واضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی، عیبی احکام مان کرتھا۔ حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب ونسبت پائے ان میں جہاں تحریف وتصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔ سند میں تھا" عن شعبۃ عن سلیمان "

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔ رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔ لہذا وہاں بس نہ چلا۔ سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔ حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملاجی ! اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا، یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔ کیا اسی کا نام محدثی ہے۔ سچے ہو تو برہان لاؤ۔ ورنہ کذب وعیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

حق طلباں وحق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارۃ عبدالرحمٰن عن عبداللہ، ہے بخاری، مسلم، ابوداؤد، اور نسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارۃ بطریق اعمش ہی مذکور، صحیحین کی تین سندیں بطریق" حفص بن غیاث و ابی معاویۃ و جریر کلھم عن الاعمش عن عمارۃ " صدر کلام میں۔ ایک سند نسائی بطریق " داؤد عن الاعمش عن عمارۃ ، اسکے بعد سن چکے، پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے"اخبر نا قتیبۃ ثنا سفین نا الاعمش عن عمارۃ الخ، ششم مناسک باب الوقت الذی یصلی فیہ الصبح بالمزدلفۃ اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمارۃ الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنامسد د ان عبد الواحد بن زیاد وابا عوانۃ و ابا معاویۃ حدثو ھم عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیرالخ،،

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل الفخر اجلہ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔ انکا اسم

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بندنہ کردیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں۔ دوورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراءة ورع ۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

جن حضرات کا جوش تمیز اس حدتک پہونچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیرالمؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین ۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگر ناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنے کو اسی طرح کا ایک اور نام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة ، بے دھڑک حکم لگادیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگر ثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکر ممیّز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبداللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد الله ،، کہیں تو عبد الله بن عمرو العاص ، مفہوم ہونگے اور کوئی کہے تو عبداللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبداللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبداللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمار کون کرسکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد عن شعبۃ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلی هذا القیاس۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملاجی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرحاً بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرما دیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب وباب کچھ حاضر کروں۔

طریق شعبۃ:

(۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثناخالد بن الحارث عن شعبۃ عن سلیمان۔

(۲) کتاب الطھارۃ باب النضح ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(۳) کتاب المواقیت باب الرخصۃ فی الصلوۃ بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(٤) کتاب الامامۃ باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالد بن عن شعبۃ،

(۵) کتاب السھو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

تصریح اسمعیل سوی مامر:

(٦) کتاب الامامۃ باب الرخصۃ للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامۃ والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحیض باب مضاجعۃ الحیض فی ثیاب حیضھا ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد ھوبن الحارث ۔

(۱۲) کتاب السھو باب اذا قیل للرجل ھل صلیت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد ھو ابن الحارث ۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شھر رمضان ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدھوا بن الحارث ۔

(۱٤) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وھوابن الحارث،۔

(۱۵) کتاب الاشربۃ باب الترخیص فی انتباذ البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی ! یہ کیا دین ودیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی ! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفات ۔اگر دیدہ ودانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلمیع باطل ، تلبیس عامی ، اور اغوائے جاہل ، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے ۔اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خداورسول سے حیا کیجئے۔اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مرگئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و الله الهادی لقلب اخبت،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھاواضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتادیا تھا۔روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں ردوانکار کی اصلامجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مہملہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروی پر آئیں صحیح حدیثوں کومردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں ہیچ۔امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشواوہ بھاری امام۔ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔لله الحمد و لی الهداية منه البداية و اليه النهاية۔

خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمدللہ، سخن اپنے دروۂ اقصی کو پہونچا۔ اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیئے۔

اولا: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب' اور اسکا انکار انکار آفتاب

ثانیا: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

ثالثا: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا ضعاف ومناکیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل ومختل۔

رابعا: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین ناقابل تاویل قائم، تو متحملا خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

خامسا: نماز بعد شہادتیں اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اور اس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یوہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔ اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔ اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ ہی ایک دوراوی روایت فرمائیں۔

تو بلاشبہ یہ ہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو تو صرف ایک یہ ہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔ کہ جب باوصف توفر دواعی نقل احاد ہے تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ تو فرمہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ نا قابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور

سادسا: نمازوں کیلئے تعیین و تخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانیئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیئے جیسے عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

سابعا: بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر و مبیح مجتمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

ثامنا۔ جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول و فعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی۔

تاسعا: افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر وانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعهد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان اشبه الناس دلا و سمتاوهديا

۵۲۳۔ الجامع للترمذی باب مناقب عبد الله من مسعود ۲۲۲/۲

برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ کنیف ملئ علما۔

گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفا ء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلۂ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جو ملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

۵۲۴۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۸/۳

۵۲۵۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۷/۳

تشکیک مذکوراس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہوحالانکہ مسئلۂ جمع میں مانعین کا دعوی بلا دلیل ہے اور نا جائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں ۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سینکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔''

معیار حق مصنفہ ملا جی

ان جھوٹی بالاخوانیوں ،سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں ، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل وخلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔اور عمل بالحدیث ودین ودیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔شر حساد وشامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔وجہ ثبات واستقامت مقلدین کرام بنائے ۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے ۔مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے ،عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے ۔کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمیتن بڑھی ہیں ۔ یہ مشقیں چڑھی ہیں ۔انہیں آئندہ ایسی اوران سے بڑھ کراور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔تحریف ،تعصب ،مکابرے اور تحکم کا کیا علاج ہے۔سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون و صلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و آله و صحبه الكرام و الذين هم بهد يهم يهتدون ۔

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ و التحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین ، نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ـ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ـ

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ ملخصا

(۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲٦ـ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذا كان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أ عجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع وحضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔۱۲م

۵۲۷ـ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ،فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

۵۲٦ـ السنن لابی داؤد ، الجمع بين الصلوتين ، ۱۰/۱۷۱

۵۲۷ـ السنن للنسائی، المواقيت ، ۱/۹۹

بها ، فانظر ان تدركها فخرج مسرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا فقال : اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أ عجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے ۔جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی۔پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔اس وقت عشاء پڑھائی۔پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها فى الموت ،فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۷۰/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۲/۱
السنن للدار قطنی، ۳۹٤/۱ ☆

بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کر دیا۔انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے ۔لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آ گئی۔ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجله السیر فی السفر یؤخر صلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین العشاء ، قال: سالم و کان عبداللہ یفعله اذا عجله السیر ، و یقیم المغرب فیصلیها رکعتین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کر دیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے ۔حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے ۔کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے ۔پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے ۔۱۲م

۵۳۰۔ عن اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے ،مغرب کی تاخیر فرماتے

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ۱۴۹/۱ ☆ المسند للشافعی، ۳۸۷
۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۳/۱

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ **عن** سالم بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان صفية بنت ابی عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو فی زراعته له ، انی فی آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن ، الصلوة يا ابا عبد الرحمٰن !فلم يلتفت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل ،فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوة ،فقال: كفعلك فی صلوة الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا حَضَرَ أَحَدَ كُمُ الْاُمُرُ الَّذِی يَخَافُ فَوُتَهٗ فَلُيُصَلِّ هٰذِهٖ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرما تھے۔ تو آپ نہایت تیز چلے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن ! نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے، فرمایا: اقامت کہو اور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا، مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز، فرمایا: جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ، اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا، چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اسکے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس طرح نماز پڑھے۔ ۱۲م

۵۳۲۔ عن عمربن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

۵۳۱۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی يجمع فيه المسافر ، الخ ۶۸/۱

۵۳۲۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱۷۳/۱

سار بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد ان تظلم ثم ينزل فيصلى المغرب ثم يدعو بعشائه فيتعشى ثم يصلى العشاء ثم يرتحل و يقول هكذا كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہوجائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا بأس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ **عن** أبى عثمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : و فدت انا و سعد بن مالك و نحن فبا د ر للحج ، فكنا نجمع بين الظهر والعصر ،نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بين المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتى قدمنا مكة۔

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظّمہ تک ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر ومغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر وعشاء جلد۔

۵۳۴۔ **عن** عبد الرحمٰن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال :صحبت عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فى حجه فكان يؤخر الظهر و يعجل العصر ، و يؤخر المغرب و يعجل العشاء،و ليسفر لصلوة الغداة ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقۂ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کرکے

۵۳۳۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۱٤

۵۳٤۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۱۱٤

پڑھتے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہ ہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز وامام سالم بن عبداللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابوحنیفہ اجلہ ائمہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، وامام ابو عبداللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبدالرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابوجعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم ہے۔

۱۔ **جمع فعلی:** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل گئیں۔اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں

۲۔جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کمالا یخفی۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے۔اور معنی جدا فافھم فانہ نفیس جدا اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں۔

جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلا اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ ومنی وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر،اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر،یا ظہر عصر وغیرہا کسی شئ کی تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد،یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی۔اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی۔جس طرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر وعصر ومغرب عشا کے وقت پڑھیں۔انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل ونا کارہ جائے گی۔جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا، عمدا نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا۔اگر چہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن وحدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلا شبہ حرام، تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتا وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔جمع حقیقی کے باب میں اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کر کے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام ودلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لامذہباں، مجتہد نامقلداں، مخترع طرز نوی مبتدع ازادروی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے ، مالکیوں، شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا، جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کو رد فرمانے، رواۃ صحیحین کو مردود بتانے، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کو واہیات بتانے، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کر کے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر، حائز ہر غث و یابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مساعی نو وکہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد وعلم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر وعظمائے وقت غفر اللہ تعالیٰ لنا و لہ و شکر فی انتصارنا الحق سعینا و سعیہ نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگر ان شاء اللہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العزیز ، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔ کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۶۰۔۱۶۴

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشاہ کررہے ہیں اور پھر ان احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مرتب" حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔ جسے امام بخاری وابوداؤد ونسائی نے اپنی صحاح امام عیسی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الاثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔ طحاوی نے ابو عامر عقدی سے اور فقیہہ امام عیسی بن ابان، کے حجج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسی سے، نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسی، ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان، عبداللہ بن العلاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبداللہ بن واقد، اور اسمعیل بن عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔ اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحضرت مولی علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔ اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور

اس سے پڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اورمردود ،اورشاذ ومناکیر ہیں۔　معیاالحق''

اوربشدت حیایہ خاص جھو دوافتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔معیارالحق''

اپنی سزائے کردارکوپہونچا۔اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کوچندافادات کااستعمال کیجئے۔

افادۂ اولٰی :لامذہب ملاکو جب کہ انکارجمع صوری میں چاند پرخاک اڑانی تھی۔اوراحادیث مذکورصحاح مشہورہ میں موجود ومتداول ،تو بے ردصحاح چارۂ کارکیا تھا۔لہذا بایں پیرانہ سالی،حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ۱:ابن عمررضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کومحمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیا: امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کوثقہ، امام احمد نے حسن الحدیث ،امام نسائی نے لابأس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا،امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے ،میزان نے اصلاکوئی جرح مفسراسکے حق میں ذکرنہ کی۔

ثالثا: یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیااورثبوت میں عبارت تقریب' رمی بالتشیع۔ '

ملاجی کوبایں سالخوردی ودعوی محدثی آج تک اتنی خبرنہیں کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین میں تشیع ورفض میں کتنا بڑافرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلھم اللہ تعالٰی جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کورافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اورانہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔خود ملاجی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔بلکہ جو صرف امیر لمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

رابعا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔کیا بخاری ومسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

کتاب مسلم ملآن من الشیعة ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محبّ اہل بیت کرام اورآپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ۲: امام طحاوی کی حدیث بطریق ، ابن جابر عن نافع ، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ''وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب ، معیار الحق''

اقول:

اولا: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیا: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

ثالثاً: محدث جی! تقریب میں ''ثقۃ یغرب'' ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ ''فلان یغرب'' اور ''فلان غریب الحدیث'' میں کتنا فرق ہے۔

لطیفہ ۳: طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ ''روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں ''صدوق یخطئی''

معیار الحق

اقول:

اولا: مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ' اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث ۔

ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ ' حدثناابن جابر قال حدثنی نافع 'فرمارہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کرلیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں ۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

ثانیا: بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقة فلا بأس به (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثا: ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں یہی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کرو گے؟

لطیفہ۴: حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع ،کو عطاف سے معلول کیا کہ ''وہ وہمی ہے۔کہا تقریب میں ''صدوق یھم''۔　معیار الحق

اقول:

اولا: عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بھما قدوۃ ،میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یھم' میں کتنا فرق ہے۔

ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی ۔تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجۂ سقوط میں نہیں۔تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لکن الوھابیۃ قوم یجھلون ۔

لطیفہ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی '' حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارك عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع'' میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہے۔اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ وتعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحیی بن معین نے کہا ۔ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبدالحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ۔اور ابن عدی کا ارجو انه لا بأس به، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔اور ابن نمیر کا' ھو اکبر من ھؤلاء کلھم فاکتب عنه ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ۶: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کرٹالا کہ۔

''وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔ معیار الحق''

اقول:

اولا: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کر دینے کا عادی تھا۔

ثانیا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثا: مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید،۵/۱۷۴،۱۸۱ملخصا

لطیفہ ۷: ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

''ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق''

اقول:

اولا: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

ثانیا: وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثا: وہی صحیحین سے پرانی عدوات، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

رابعا: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین وامام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآن تشدد شدید فرمایا۔' لیس به بأس 'اس میں کوئی برائی نہیں۔زاد یحیی له حدیث واحد منکر ،اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ،ابوداؤد نے صالح ،ابن عدی نے عندی لا بأس به (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگر چہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہوجسکے سبب نسائی نے' لیس بالقوی 'اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انه لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین ۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں

لطفیہ ۸: حدیث مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد الله بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابه عن جد ہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روای ہیں۔اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیه اور جده میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں ۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبداللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

''عبداللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے،اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق''

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔حیاو دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔اور ابیه

سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ ،تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پرپوتے مولا علی کے دادا سے روایت کریں۔اور حدیث صراحۃ موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب وعبدمناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتیوں بیباکیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴۔۱۸۶

۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، قلت : یا ابا الشعثاء !اظنہ اخر الظھر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشا ء ، قال و انا اظن ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکھٹی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی رسول اللہ صلی

۵۳۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲۴۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲/۲۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳۴۹ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۹۵ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم ، ۱/۶۸

۵۳۶۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲۴۶ ☆ المؤطا لمالک ، ۵۱
الجامع للترمذی ، الصلوہ ، ۱/۲۶ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
السنن للنسائی، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، ۱/۷۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵

الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر و العصر جمیعا بالمدینة فی غیر خوف و لا سفر ، قال ابو الزبیر : فسألت سعیدا لم فعل ذلك ، فقال : سألت ابن عباس کما سألتنی، فقال: اراد ان لا یحرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابوالزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵٣٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء بالمدینة فی غیر خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

۵٣٨۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، اخر الظهر و عجل العصر ، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی۔ اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵٣٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه صلی بالضرورة الاولیٰ

۵٣٧۔ الصحیح لمسلم ، ١/٢٤٦ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوة ، ١/٢٦
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ١/٩۵ ☆

۵٣٨۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیه ، ١/٦٨

۵٣٩۔ السنن للنسائی ، باب وقت الذی یجمع فیه الخ، ٦٩

و العصر لیس بینهما شئی ، و المغرب و العشاء لیس بینها شئی ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة الاولیٰ و العصر ثمان سجدات لیس بینهما شئی ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ان کے درمیان کوی شئی حائل نہ تھی۔اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اوران کے دو درمیاں اورکوئی شئی نہ تھی۔

۵۴۰۔ **عن** عبد الله بن شقیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس یوما بعد العصر حتی غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس یقولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ه رجل من بنی تمیم لا یفتروا لا ینثنی الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، اتعلمنی بالسنه لا ام لك ، ثم قال :رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع بین الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقیق فحاك فی صدری من ذلك شئی فأتیت أبا هریرة فسالته فصدق مقالته ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے کھل گئے۔لوگ کہنے لگے نماز ،نماز ،ایک تمیمی نے آ کر آپ سے عرض کی: نماز ،نماز ،اور وہ برابر یہ ہی کہتا آیا۔آپ نے فرمایا۔کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

۵۴۰۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/۲٤٦

۵۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل لابن عباس : الصلوة فسکت ، ثم قال : الصلوة ، فسکت ثم قال : الصلوة ، فسکت ، ثم قال : الصلوة ، فسکت ، ثم قال : لا أم لك ، أتعلمنا بالصلوة ، کنا نجمع بین الصلوتین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپنے کچھ دیر خاموش رہ کر ارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ **عن** عبد اللہ شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما أخر صلوة المغرب ذات لیلة فقال رجل : الصلوة الصلوة ، فقال : لا ام لك ، اتعلمنا بالصلوة و قد کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ربما جمع بینهما بالمدینة۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ مطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر و خطر و مطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض و معذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

۵۴۱۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ۲۶۴/۱

۵۴۲ ۔شرح معانی الاثار للطحاوی ، الصلوة، ۹۵/۱

بناپر صرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکور انتفائے اعذار پر صریح دلیل، حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور انکے توسط سے امام قرطبی، امام الحرمین، ابن الماموں، اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔مع ہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمرو ابن دینار نے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب میں دیر کی اور عصر وعشاء میں جلدی۔یہ خاص جمع صوری ہے۔کسی کو محل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں کہا۔جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پر حمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو نسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔اور یہ ابن عباس جو اس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبریں لی ہیں۔جی میں آئے تو ملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مراد صوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

۵۴۳۔ **عن** عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظھر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقال رجل لابن عمر ، لم تری

۵۴۳۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوۃ، ۲/۵۵۶

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعل ذلك ؟ قال : لان لا تحرج اُمته ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دونمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔یعنی ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشادفرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جمع عمر بن الخطاب بین الظهر و العصر فی یوم مطیر ۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر وعصر جمع کی۔

۵۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر فیجمع بینهما ، و یوخر المغرب و یعجل العشاء فیجمع بینهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کرکے دونوں کو جمع کرلیا ،اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کرکے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب و یعجل العشا ء ثم یصلیما جمیعا ففعل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بناپر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کرکے اور عشا میں جلدی کرکے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

۵۴۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة ، ۲/۵۵۶

۵۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۸۶، ۸/۲۵۰

۵۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۹۰، ۷/۵۴۷

۵۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها یعجل هذه فی اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے ۔مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اور عشا کو اسکے اول وقت میں۔

۵۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

۵۴۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجله السیر فی السفر یؤخرصلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین صلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے۔

۵۵۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین صلوة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرمالیتے ۔اور مغرب وعشاء کو جمع

۵۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸۸۰، ۱۰/۴۷

۵۴۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵

۵۴۹۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة ، ۱/۲۴۵

۵۵۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، ۱/۱۴۹

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب و العشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئی ولا یتبع عدو و لا یخاف شئیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرماں لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا، اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلوتین فی السفر یعنی المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔یعنی مغرب وعشا۔

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة تبوك بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء ، قال قلت ما حمله علی ذلك قال : فقال : اراد ان لا یحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی۔تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوة تبوك ، فکان ، یجمع الصلوة فصلی الظهر و العصر

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ، ۷٦/۱
۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱٤۹/۱
۵۵۳۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز الجمع بین الصلوتین الخ، ۲٤٦/۱
۵۵٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز بین الصلوتین ، ۲٤٦/۱
المؤطا لمالك ، الجمع بین الصلوتین ، ۵۰

جمیعا و المغرب و العشاء جمیعا ، حتی اذا کان یوما اخر الصلوۃ ثم خرج فصلی الظھر و العصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب و العشاء جمیعا، ثم قال : اِنَّکُمۡ سَتَأۡتُوۡنَ غَدًا اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ عَیۡنَ تَبُوۡکَ وَ اِنَّکُمۡ لَمۡ تَأۡتُوھَا حَتّٰی یَضۡحَی النَّھَارُ ، فَمَنۡ جَاءَ ھَا مِنۡکُمۡ فَلَا یَمُسَّ مِنۡ مَائِھَا شَیۡأً حَتّٰی أٰتِی،فجئناھاقدسبقنا علیھا رجلان و لاعین مثل الشراک تبض بشئی من ماء ، قال : فسلھما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھَلۡ مَسَسۡتُمَا مِنۡ مَائِھَا شَیۡأً ، قالا: نعم ، سبھا لانبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قال لھما ما شاء اللہ ان یقول ، ثم قال : غَرِّفُوۡا بِأیۡدِ ھِمۡ مِنَ الۡعَیۡنِ قَلِیۡلًا قَلِیۡلًا، حتی اجتمع فی شئی و غسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ یدیہ و جھہ ثم اعادہ فیھا فجرت العین بما ء منھمرا و غزیر ، شک ابو علی ایھما قال فاستقا الناس ثم قال ، یُوۡشِکُ یَا مُعَاذُ ! اِنۡ طَالَتۡ بِکَ الۡحَیَاۃُ أنۡ تَرٰی مَاءَ ھَا ھُنَا قَدۡ مُلِئَ جِنَانًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے ، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کرکے پڑھتے ، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھتے ۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچوگے،تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا ۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں ۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے ۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے ۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے ارد گرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الظهر و العصر فی سفره الی تبوك۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الصلوتین فی غزوة بنی المصطلق ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دونمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أُسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، قال الترمذی سألت محمداً یعنی البخاری عن هذا الحدیث فقال : الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۵۔ المؤطا لمالك الصلوة ، ۵۰ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲

۵۵۶۔ کشف الاستار عن زوائد لابزار ، ۱/۳۳۰

۵۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، الصلوة ، ۲/۲۱۳

۵۵۸۔ عمدة القاری للعینی، الصلوة ۷/۱۴۹

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر، و المغرب و العشاء، فقیل له فی ذلك، فقال: صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے۔

۵۶۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۸/۳
۵۶۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲/۲
۵۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۹/۱۰
۵۶۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، الصلوة ۱۵۹/۲

علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۳۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا انہ کان یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظھر والعصر واذا ارادا ان یسیر لیلہ جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے ،اور جب رات کوسفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کرکے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کرکے اول وقت میں۔

ملاجی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ،۔

’’جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق‘‘

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

’’لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی ، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراداس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کومخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔اھ ملخصا معیار الحق‘‘

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔اب تو ملاجی کی تحریر خود ان پر باز کشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسر نا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں،ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیرا تا ہے۔ و لله الحجه السامية ، فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۲،۲۰۳

۵٦٤۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلة رضی الله تعالیٰ عنه عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلهما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر و العصر جمیعا ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے۔

۵٦۳۔ المؤطا لمالك ، الصلوة، ۵۱

چلا تو ہے وہ بت سمیتن شب وعدہ

اگر حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم وتاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ ''وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں'' پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

''یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔ معیار الحق''

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے۔

حدیث اول : یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابوالطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابوزبیر نے بواسطہ ابوالطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابوزبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمۂ شان مثل ابوداؤد وترمذی وابوسعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سیعد

بن یونس سے نقل کیا۔امام ابوداؤد نے منکر کہا۔جیسا کہ بدرمنیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کران سے روایت کرادی۔اسکی عادت تھی کہ براہ مکروحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کردیتا۔لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدرعینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مئوطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح ملتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد ابوعبداللہ حاکم اورامام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اورانکے غیر مثل صاحب بدرمنیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمۂ شان خصوصا بخاری کے پھرملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اورتوثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یالیث، یایزید بن حبیب، یامعاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں پیرانہ سالی ودعویٔ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرورنہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کارد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔بخاری وابو سعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔غلط میں پڑگئے۔ پھراس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنایئے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وعیاذا باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خدا وشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔ اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح و متصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔ وہی ڈھنگ موصول کو معلق، مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔ کما تقدم، و من یشبہ آباء ہ فما ظلم۔

ثم اقول: اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔ مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے۔ اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔ پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی، اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا، حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے۔ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس، میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا" صلی ثم سار، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظہر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔ اس سے یہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں، نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

٥٦٥۔ **عن** أبی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء ، فتوضأ فصلی لنا الظهر و العصر، و لفظ البخاری ، خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة فصلی بالبطحاء الظهر و رکعتین و العصر رکعتین ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے، تو وضو کیا اور ہمیں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی۔ اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے

٥٦٥۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة ، ١٩٦/١ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ٥٠٢/١

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دورکعتیں اور عصر کی بھی دورکعتیں ادا فرمائیں۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اورتم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلاً علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بونہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چارطرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیه دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھالائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہوکر وضو کیا اور ظہر وعصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نامندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحودانی کے پردے کھولے۔ کہ،

"ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فامعنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کرلینا کیونکر جائز۔ معیار الحق"

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

اول: فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

"الفاء للترتيب على سبيل التعقيب و لو فى الذكر"

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

ثانی: عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔کمافی فواتح الرحموت'' تزوج فولد له ، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن میں بچہ پیدا ہوا۔تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فانہیں ،ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

ثالث: ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضوونماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہیں کہتے ، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔کمافی القاموس،تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

رابع: حدیث مروی بالمعنی ہے،اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاو واووغیرہما سے استدلال صحیح نہیں۔ كما فى الحجة البالغة ،،

خامس: ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

٥٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔تو منی میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملاجی ! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب ، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معا بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں ، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ ' ' کے یہاں ہیں وہی وہاں ،اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

سادس: آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک ، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے ۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی ،مگر یہ ہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی ۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۵۶۷۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر ر کعتین و العصر ر کعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

۵۶۸۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فناد ی بالصلوة ثم دخل فاخرج فضل و ضو ء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه ، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتیں ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ دو پہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے ۔اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملا جی! چلے کہاں کو، ان دو نے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے۔ تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر وعصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

۵۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۱/ ۵۰۲

۵۶۸۔ الجامع الصحیح لمسلم ، المناقب، ۱/ ۵۰۳

٥٦٩ـ **عن** أبی حجیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : أتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من أُدم ، قال : فخرج بلال بوضوء ه فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حلة حمراء کأنی أُنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و اذن بلال قال : فجعلت اتتبع فاه هاهنا و ها هنا یقول یمینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح ، قال : ثم رکزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ، یمر بین یدیه الحمار والکلب لا یمنع ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة ـ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ،اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں ۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہر کو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہو دیکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح، کہا۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا ،حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ،سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں ۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملاجی !اب مزاج کا حال بتایئے؟

حفظت شئیا و غابت عنك اشیاء۔

تونے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۳ـ۲۱۲ مخلصاً

٥٧٠ـ **عن** عکرمة و کریب رضی الله تعالیٰ عنهما عن ابن عباس رضی الله

تعالى عنهما قال : ألاأُخبر كم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر ، قلنا : بلى ، قال : كان اذازاغت الشمس فى منزله جمع بين الظهر و العصر قبل ان يركب ، و اذا لم تزغ له فى منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔ اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کر گئے۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔ لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔ تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی 'حسین' ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ یحییٰ نے فرمایا: ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا: ضعیف، يكتب حديثه و لا يحتج به، ضعیف ہیں، اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے'' ابوزرعہ وغیرہ نے کہا: ليس بقوى، قوی نہیں، جوزجانی نے کہا: لا يشتغل به، اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ ابن حبان نے کہا: يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل، اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا، محمد بن سعد نے کہا: كان كثير الحديث، و لم ارهم يحتجون بحديثه، حدیثیں بہت بیان کرتا تھا، علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروك الحديث، امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: تركت حديثه، میں نے اسکی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح مؤطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھیئے۔

ارشادالساری میں فتح الباری سے ہے۔
لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقہ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس) انه کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فیه حتی یجمع بین الظهر و العصر ثم یرتحل ، فاذا لم یتهئیا له لاالمنزل مدفی السیر فسار حتی ینزل فیجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابوقلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بہیقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی الله تعالی عنه عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا کنتم سائر ین فنابك المنزل فسیرو ا حتی تصیبوا منزلا تجمعون بینهما و ان کنتم نزو لا فعجل بکم أمر فأجمعو ا بینهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہواور تمہاری منزل قریب ہوتو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

شرح مئوطا میں اسے ذکر کرکے فرمایا:و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح ومرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہوجاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہوکر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔بعینہ اسی بیان سے شاہد کا” سار حتی ینزل فیجمع “جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔ اور’ کانت العصر ‘کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے،و باللہ التوفیق ۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ **أخبرنی** اِبن یحی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال : الا اخبر کم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و ھو فی منزلہ جمع بین الظھر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظھر حتی یجمع بینھما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبہ قال فی المغرب و العشاء مثل ذلك ۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبردی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر وعصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب وعشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

۵۷۳۔ المسند للشافعی، ۲۷

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔امام بخاری نے فرمایا: ائمۂ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر و العصر ، فاذا جدبه السیر اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بینهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابوالعباس بن عقدہ ہے جو اگر چہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی۔تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے۔پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔یہی جمع صوری ہے۔کما لا یخفی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲۱/۵

٥٧٤۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزيح الشمس أخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما ، و اذا ازاغت الشمس قبل أن يرتحل ، صلى الظهر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کردیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہوجاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

٥٧٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعاليى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِذا أراد أن يجمع بين الصلوتين فى السفر أخر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہوجاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

٥٧٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرکے پڑھتے ۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب وعشا کو جمع کرکے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

٥٧٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر ، و اذا أراد السفر

٥٧٤۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ١/١٥٠
٥٧٥۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆
٥٧٦۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆ السنن الكبرى للنسائى، الصلوة، ١/٩٩
٥٧٧۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، الصلوة، ١/٩٧

لیلة جمع ین المغرب و العشاء یؤخر الظھر الی اول وقت العصر فیجمع بینھما و یؤخر المغرب حتی یجمع بینھا و بین العشاء حتی یغیب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے۔ ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب وعشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک۔

۵۷۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفر فان زاغت الشمس قبل أن یرتحل صلی الظھر و العصر ثم رکب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر پڑھ سوار ہوتے۔

۵۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر و العصر جمیعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع فرماتے۔

۵۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفرفزالت الشمس صلی الظھر والعصر جمیعا ثم ارتحل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

۵۷۸۔ الاربیعن للحاکم،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۰/۲

۵۸۰۔ جعفر فریابی،

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نے انکار کیا۔ اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

اقول : امام اسحٰق رضی اللہ تعالٰی کی قدر و عظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التذھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التذھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحٰق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگرچہ رجال جماعۃ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجۂ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالٰی کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

”مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا، ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری و مسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔'' معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں ناقابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ 'والعصر' بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

''روایت کی بخاری و مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر و العصر ثم رکب ۔ معیار الحق''

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجئے۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پر نور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، و باللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت وتعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون ۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

ثانیا: تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ و لی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲۲/۵۔ ۲۲۷

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش و کاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ دہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادات تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوئے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل و عظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کررہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری و ابوداؤد و نسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریحا اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے مؤطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه أن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حين جمع بين المغرب و العشاء سار حتى غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زيد بن أسلم عن أبيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطريق مكة ۔ فبلغه عن صفية بنت ابى عبيد شده و جع فاسرع السير ، حتى اذا كان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلى المغرب و العتمة يجمع بينهما ، فقال ؛ اِنى رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جدبه السير أخر المغرب و جمع بينهما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان اذا جدبه السير جمع بين المغرب و العشاء بعد ان يغيب الشفق ، و يقول : ان رسول الله كان اذا جدبه السير جمع بين المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

۵۸۱۔ مؤطا لمالك، الصلوة ۱۳۱
۵۸۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ۲۴۳/۱
۵۸۳۔ الصحيح لمسلم، ۲۴۵/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، الصلوة، ۹۵/۱

۵۷۴۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخ علی صفیۃ و ھو بمکۃ ، فسار حتی غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ھاتین الصلوتین فسار حتی غاب الشفق ، فنزل فجمع بینھما ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہوگئے ۔ تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دونمازوں کو جمع فرماتے ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

۵۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : غابت الشمس و أنا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، فسرنا فلما رأیناہ قد أمسی ، قلنا : الصلوۃ ، فسار حتی غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنہ نزل فصلی صلا تین جمیعا ثم قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جدہ بہ السیر صلی صلاتی ھذہ ، یقول یجمع بینھما بعد لیل ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہوگئی تو ہم نے کہا: نماز، مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی اور تارے نمایاں ہوگئے ۔ اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے۔

۵۸۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۱۷۰ ☆
۵۸۵۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۱۷۲

۵۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، أنہ استغیث علی بعض أھلہ فجدبہ السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینھما ، ثم أخبرھم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلك اذا جدبہ السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے۔ مغرب کو اتنا موئخر کیا کہ شفق ڈوب گئی ۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے۔

۵۸۷۔ **عن** شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ :الصلوۃ ، فسار حتی ذھب بیاض الا فق و فحمۃ والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال : ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑ گئی۔ اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں۔ مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں۔

فاقول و باللہ التوفیق و بہ العروج علی اوج التحقیق ۔

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۷۲/۱

۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۶۹/۱

جواب اول: اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف وواشگاف بآواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔ اور اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔ امام سالم صاحبزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں ہیں کہ دو تین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔ وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔ جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔ اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیانی مذکور۔

۵۸۸۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ عن اِبن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما موقوفا انہ لم یر ابن عمر جمع بینھم قط الا تلك اللیلة یعنی لیلة استصرخ علی صفیة۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو کبھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغۂ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وحج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مؤید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃً تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصۂ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔

قصۂ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ و مردود ہے جسکی نقل لطیفۂ ہفتم افادۂ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصۂ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصۂ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصۂ صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چار ونا چار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنئی خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی'' اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ'' جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی'' نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ'' پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی'' ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ'' چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی'' یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہو جانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذهب بياض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ استعین،

اولاً: یہ بھی کب رہی ، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔جیسے ' غاب الشفق ' بمعنی "کادان يغيب""یوں ہی" ذهب البياض ' بمعنی كادان يذهب"۔

ثانیا : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر "(یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہوجائے)فرمایا ۔جب فجر بلند ہوتی ہے۔وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہوجاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشا ء هی اقبال الليل و اول سوا د ه ،

فحمۂ عشارات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

ھی شدۃسواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن فورہ قلت بظھور النجوم و بسط نورھا ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمۃ ابتداء لاتکاد تری شئیا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اوراس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھراس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنئ صحیح پر فحمۂ عشا کا ذکر عبث ولغو نہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** اِسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ قال: کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ، فلما غربت الشمس ، ھبنا ان نقو ل : الصلوۃ ، فسار حتی ذھب فحمۃ العشاء و راینا بیاض الافق ، فنزل فصلی ثلثا المغرب، اثنین العشاء، و قا ل :ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سر شام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملا جی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔ بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہو سکتی۔اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا۔اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار ومعتمد میں مردود نامستند ہے۔اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، ومولاھم ، ثقة ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبداللہ بن ابی رجیح یسار مکی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل ، فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع ، فمرسل لا یقبل ،وما بین فیه ، کسمعت ، و حدثنا و اخبرنا ، و شبهها ، فمقبول ،یحتج به۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ،حدثنا، اخبرنا، اور ان جیسے الفاظ، تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی !اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہا و جمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود و مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش ،اور سچے ارسال میں یوں گنگ وخموش۔

یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ۔هو الصحيح رواية والرجيح دراية و قضية الدليل فعليه التعويل۔

یہ ہی روایۃ صحیح ،اسی کو درایۃ ترجیح ، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہ ہی ہے ۔لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا،صدیق اکبر،ام المؤمنین صدیقہ،امام العلما معاذ بن جبل،سید القراء ابی بن کعب،سید الحفاظ ابو ہریرہ،عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم ۔واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر،امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز،و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی،امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبداللہ بن مبارک ،زفر بن ہزیل،وائمہ لغت مبرد،ثعلب،فراء،وبعض کبرائے شافعیہ مثل ابوسلمان خطابی،امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول، كما فى عمدة القارى و غنية المستملى و غيرهما۔اب اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہ ہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں ۔مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی و کافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعۂ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔ فتاوی رضویہ جدید۵/ ۲۲۷۔۲۴۶

(۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قول اللہ تعالی ــــ "اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ،قَالَ: هُمُ الَّذِیۡنَ یُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوۃَ عَنۡ وَقۡتِهَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں" فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن "اَلَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ "قال : اِضَاعَةُ الۡوَقۡتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ضرب فخذی: کَیۡفَ أَنۡتَ اِذَا بَقِیۡتَ فِی قَوۡمٍ یُؤَخِّرُوۡنَ الصَّلٰوۃَ

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱۹۸/۱ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳۷۷/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۳۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱٤/۲

۵۹۱۔ شرح السنة للبغوی، ۲۳٦/۱ ☆

۵۹۲۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۲۳۰/۱ ☆ السنن لابی داؤد، ٦۲/۱
السنن لابن ماجه، ۸۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱٦۹/٥
السنن للنسائی، الامامة ، ۹۹/۱ ☆ المسند للدارمی، ۱٤٤

عَنُ وَقُتِهَا،قال : قلت: مَاتأ مُرُنِی ؟قال : صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقُتِهَا۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کرارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَتَکُونُ عَلَیُکُم بَعُدِی اُمَرَاءٌ تَشُغُلُهُم أشُیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقُتِهَا حَتّٰی یَذُهَبَ وَقُتُهَا،فَصَلُّوُاالصَّلٰوۃَلِوَقُتِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَیُفَ بِکُمُ اِذَا أتَتُ عَلَیُکُمُ اُمَرَاءُ یُصَلُّونَ الصَّلٰوۃَ لِغَیُرِمِیُقَا تِهَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول الله ! قال :صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیُقَاتِهَا وَ اجُعَلُ صَلٰوتَكَ مَعَهُمُ سُبُحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے۔ میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہوجا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔اسے مطلق فرمایا۔کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۲۸۰/۵

۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۹/۵ ☆ السنن لابی داؤد، ۶۲/۱

۵۹۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۶۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹ ، ۴۱۷/۷

(۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا صلوۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نماز صبح کے بعدسورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۵۹۷۔ **عن** أبی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ السنن للنسائی، باب النھی عن الصلوہ بور الصبح ، ۶۵/۱
الجامع للترمذی، ، الصلوۃ ، ۲۵/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۲/۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۹۶/۲ ☆
الاستذکار لابن عبد البر ، ۱۴۵/۱ ☆
السلسلۃ الصحیحۃ اللاآلبانی، ۲۰۰ ☆
کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۴۱۷/۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، المسافرین ، ۲۷۵/۱
کنز العما ل للمتقی ، ۱۹۵۸۵، ۴۱۴/۷ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۵۲/۱

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاَتَانِ لاَ یُصَلّی بَعْدَھُمَا : اَلصُّبُحُ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمُسُ وَ الْعَصْرُحَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمُسِ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونمازیں ایسی ہیں جنکے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے

۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمُسِ فَأَخِّرُ وُا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمُسُ فَأَخِّرُوُا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیُبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوتو نماز کو مؤخر کردو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہوجائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کردو یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔۱۲م

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۱۸

(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقۂ منافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تِلْكَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمُسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتُ بَیْنَ

۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵

۵۹۹۔ الصحیح لمسلم، صلاۃ المسافرین ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵

۶۰۰۔ الصحیح لمسلم، المساجد، /۲۲۵ ☆ الجامع للترمذی، صلوۃ، ۱/۲۳

السنن للنسائیالمواقیت ۱/۶۰ ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۶۶

السنن الکبر ی للهیثمی، ۱/۴۴۴ ☆ مشکوۃ المصابیح

الدر المنثور للسیوطی ۲/۲۳۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۲۱۲

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ أَرْبَعًا لاَ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلاً۔ جدالممتار ۱/۱۹۵

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے (غروب کے قریب ہوجائے) تو کھڑا ہوکر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالی کا ذکر برائے نام ہو۔۱۲م

۲۔اذان

(۱)اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ **عن** عبدالله بن زید بن عبدربه رضی الله تعالی عنه قا ل:لما أمر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالنا قوس یعمل لیضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لی و أنا نائم رجل یحمل ناقوساً فی یده فقلت: یا عبد الله ! أتبیع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الی الصلوة ،قال : أفلا أدلك علی ماهو خیر من ذلك ،فقلت له ، بلی ،قال : فقال : تقول : الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ، حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح ، الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ،قال : ثم استاخر عنی غیر بعید ،ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ، قد قا مت الصلوة،قدقامت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر ،لا اله الا الله ،فلما أصبحت أتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فا خبرته لما رأیت ،فقال : اِنّها لَرُؤیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعْ بِلَالٍ ،فَأَلْقِ عَلَیْهِ مَارَأَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّه أَنْدٰی صَوْتًا مِّنْكَ ، فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و هو فی بیته فخرج یجر ردائه یقول : والذی بعثك بالحق یا رسول الله لقدر أیت مثل ما أری ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔　　فتاوی رضویہ۲/۴۷۳

حضرت عبداللہ بن زید عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

			☆		
۶۰۱۔	السنن لابی داؤد ، الآذان ،	۸۲/۱	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۴۳/۴
	الصحیح لابن خزیمة،	۳۷۰	☆	السنن الکبری للهیثمی،	۳۹۱/۱
	موارد الظمئان للهثمی،	۲۸۷	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۵۲ ، ۶۹۲/۷	
	ارواء الغلیل للالبانی،	۵۶۵/۱	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۷۸/۲
	البدایة و النهایةلابن کثیر ،	۳۵۰/۵	☆	دلائل النبوة للبیهقی،	۱۸/۷

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! الله اکبر،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشد ان محمد رسول الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ،حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ،الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الاالله ،اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،قدقامت الصلوة ،قدقا مت الصلوة ، الله اکبر ،الله اکبر، لا اله الا الله ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے،ان شاء اللہ تعالیٰ ،لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔آکر بولے: یارسول اللہ ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں ۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰه الحمد ،۔١٢م

(٢) خواب میں اذان کی تلقین

٦٠٢۔ **عن** عبدالله بن زيد الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأيت فيما يری النائم کان رجلا عليه ثوبان اخضران علی سور المسجد يقول : الله اکبر ،الله

٦٠٢۔ کتاب الاذان لابی شیخ ، ☆ مشکوة المصابیح لتبریزی، ١/

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

۶۰۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اهتم للصلاہ کما یجمع الناس لها ،فانصرف عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرأی الا ذان فی منامہ فلما اصبح غدا فقال : یا رسول اللہ ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیہ ثوبان أخضر ان ینادی بالأذان ۔ شمائم العنبر قلمی،ص ۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

۶۰۴۔ **عن** عبداللہ بن زید الانصای رضی اللہ تعالی عنہ قال : رأیت رجلا علیہ ثوبان أخضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیہ فی أُذنیہ و نادی ۔ شمائم العنبر قلمی ص،۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

۶۰۳۔ السنن لسعید بن منصور ،

۶۰۴۔ کتاب الاذان لابی شیخ ،

(۳)اذان کے کلمات

۶۰۵۔ **عن** أبی محذورة رضی الله تعالیٰ عنه ،ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه هذا الاذان ،الله اکبر الله اکبر ،أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،ثم یعود فیقول : أشهد أن لا اله الا الله ،مرتین ،أشهد أن محمدا رسول الله ،مرتین ،حی علی الصلوة،مرتین ،حی علی الفلاح مرتین ۔ زاد اسحاق ،الله اکبر الله اکبر ،لا اله الا الله ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۷۴

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی۔ الله اکبر الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،پھر دوبارہ ،اشهد ان لا اله الاالله ،دومرتبہ،اشهد ان محمدا رسول الله ،دومرتبہ،حی علی الصلوة ،دومرتبہ،حی علی الفلاح دومرتبہ،سکھایا۔امام اسحاق نے' الله اکبر الله اکبر ' لا اله الا الله ،اورزیادہ کیا۔۱۲م

(۴)مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

۶۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤذِّنُ مُؤتَمِنٌ ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۵۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:امام ضامن ہےاورمؤذن امانتدار۔۱۲م

(۵)اذان سنکر نماز کی تیاری کرو

۶۰۷۔ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۶۰۵۔ الصحیح لمسلم ، صفة الاذان ۱/۱۶۵ ☆ السنن للنسائی باب کیف الاذان ۱/۷۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۶۶۰ ، ۲/۱۸۴
۶۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما یحب علی المؤذن من تعاهد الوقت ، ۱/۷۷
الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ، ۱/۲۹
الجامع الصغیر للطبرانی، ۱/۱۸۴ ☆
۶۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۰

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِی اللّٰہِ یُنَادِی اِلَی الصَّلوَاتِ فَلاَ یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالی کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِی اللّٰہِ یُنَادِی بِالصَّلٰوۃِ وَ یَدْعُوْا اِلَی الْفَلاَحِ فَلاَ یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

(۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی الله تعالی عنه قال : اتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوة فجاء بلال لیقیم فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أخا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں ۔اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۲۷۳ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المضوعة للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔۱۲م

(۷) اذان واقامت میں فرق ہے

۶۱۰۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال : اِذَا أَذَّنتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا أَقَمتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهٖ فِي غَيْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان واقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

نفیسہ: ۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی، ۴/ ۱۴۴۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِيْثِي ،

۶۱۰۔ الجامع للترمذی، الصلوة، ۱/ ۲۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۴۲۸
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۰۴ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱/ ۲۷۵
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱/ ۲۰۰ ☆ ميزان الاعتدال ، ۹۸۷۸
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۶۴۷ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۳۵

خبر دار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ابومعین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا۔غلام سے کہا: حجام کو بلا لا۔جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔پھر کچھ سوچ کر کہا،حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگالئے۔برص ہوگئی۔خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِی ۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی ۔ اللہ تعالی اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔صحیح ہو یا ضعیف۔اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔فوراً مبتلا ہوگئے۔خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی ۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دوجہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا۔فوراً اچھے ہوگئے ۔اوراسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول ومعمول ۔تو فضائل تو فضائل ہیں ۔اوران فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہوگیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

(۸) اذان خارج مسجد ہو

٦١١۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی ۔اور ایسا ہی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابوزرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک ،امام شعبہ، سفیانین ثوری و ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا۔

٦١١۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ١/١٥٥

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔ تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔ اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔ نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابومعاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

☆ امام ابواللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔ یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابو یعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی، علی بن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ثقہ ہیں۔اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القرأۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔اور حضرت علی سے انکے بارے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔میں نے امام مالک کی تنقیدوں کی کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات مین شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کر لی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

نفحہ ۱۔ تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولی علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہئیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع واقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

نفحہ ۳۔ اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب۔ امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف ومشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمر و بن شعیب'، بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب ۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔نہ تو تابعین نے مراسیل کا انکار کیا ہے اور نہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،

جب فتنہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اور اسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں۔اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ہاں ظاہر یہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولاخسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

نفحہ ۴۔روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہوگیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کردیا گیا تھا۔جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کررہا ہے۔ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرماکر سکوت کیا۔اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابو داؤد نے سکوت کیا تو وہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

نفحہ ۵۔ امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد "اور "بین یدیہ" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ان دونوں ٹکڑوں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جو ایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ "بین یدیہ "کو تو تسلیم کیا جائے۔اور "علی باب المسجد "کو ترک کر دیا جائے۔اور اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کو اس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔دیگر راویان حدیث نے انکا ذکر نہیں کیا۔لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روا رکھا جائے تو معدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔اور ہر طریقۂ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اور برابر ہوں۔اور نادر کا کیا اعتبار۔

نفحہ ۶۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے،اور مسجد کے دروازہ پر میں تناقض ہے،کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہو تو دروزہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

نفحہ ۷۔ جب " بین یدیہ "اور علی الباب " کا تناقض ختم ہوگیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جرا تناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں ممبر کی پشت پر تھا(یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) تو خطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کہہ دیا۔

یاللعجب،مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے،اسے بند کر کے دیوار

کردیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہوسکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہوسکتا۔

نفحہ ۔۸۔دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن 'علی باب المسجد'' سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

نفحہ ۹۔اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔ یا۔او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کر رہی ہے۔، کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ ' بین یدیه 'اور 'علی باب المسجد 'میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔اس لئے 'او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ ' بین یدیه' اور ' علی باب المسجد ' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

نفحہ ۱۰۔مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کردے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں ۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے ۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھّم طرف باب السلام،اور باب الرحمت،اور شمالی وجنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے،مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل ، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھّم طرف باب الرحمت پھراسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھر اسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ یہ شخص دعائے استسقاء کے لئے آیا تھا۔

نفحہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دو سنتیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہوتو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

نفحہ ۱۲۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہوگئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر نیشا پوری، تفسیر خطیب، درشفاف لعمر ابن الہادی، نہر الماء من بحر المحیط لابی حیان، اور فتوحات الٰہیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامۂ اولی ملخصاً/مترجماً، ۳۰ تا ۱۱۱۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

'بین یدیہ' نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گگر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیه ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلا شبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی بین یدیہ، شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمد للہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے،۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول: اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد مین تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنی کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/۱۷۷تا ۴۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** اِبن حجر المکی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أذن مرۃ فی سفر

۶۱۲۔ التحفۃ لابن حجر المکی،

فقال فی تشهد ، أَشْهَدُ اَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ۔ 　فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۳۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۳۷۵

جدالممتار ۱/ ۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۶۷

(۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

٦١٣۔ **عن** الحسن علی جده و علیه الصلوة والسلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یقبل ابهامیه و لیجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو' اشهد ان محمدا رسول الله ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

٦١٤۔ **قال** الطاؤسی أنه سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه مسهما علی عینیه ، وقال عند المس ، أللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم۔

٦١٣۔ المقاصد الحسنة، ٣٨٤

٦١٤۔ المقاصد الحسنة، ٣٨٥

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما، تو اندھا نہ ہوگا۔

۶۱۵۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ قال ھذا ای اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ، رضیت باللہ ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشھد ان محمداً رسول اللہ، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، رضیت باللہ ربا، وبالا سلام دینا، وبمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۶۱۶۔ **عن** الخضر علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال: من قال حین یسمع المؤذن یقول: اشھد ان محمدا رسول اللہ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ابھامیہ و یجعلھا علی عینیہ لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے ' اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر ' مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

۶۱۵۔ المقاصد الحسنۃ، ۲۰۲۱، ۳۸۴

۶۱۶۔ المقاصد الحسنۃ، ۱۰۲۱، ۳۸۴

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابوالعباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث وتنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی،

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزر یئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابردین سے مروی ومنقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بصر وروشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملاعلی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوة والسلام 'علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری،۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شئ کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۱۹
فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

۳۔فضائل اذان

(۱)اذان کی فضیلت

۶۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

۶۱۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰی يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ ، قال سليمان : فسألته عن الروحاء فقال : هی من المدينة ستة و ثلثون ميلا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۶۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغُوْلُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَدْبَرَ وَ لَهٗ حُصَاصٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۱۷۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۱۶۷/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخاری، الاذان ۸۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۸۳/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۹۴۶، ۶۹۱/۷
السنن الكبری للبيهقی، ۴۳۲/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱۱۹/۴
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۲۹ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۳۹۳
الترغيب و الترهيب للمنذری ۱۷۷/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۶۷۴
۶۱۸۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱۶۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳۱۶/۳
۶۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۷۴۳۶، ۲۵۶/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۴/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٧

(۲) اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَطْفِئُوا الْحَرِيقَ بِا لتَّكْبِيرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو تکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں ۔فکبروا ای قولوا الله اکبر ، الله اکبر ، و کرروہ کثیرا ،یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

فتاوی رضویہ،۲/ ٦٧٠

(۳) اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

٦٢٠۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٣٨/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٥٠/١

٦٢١۔ الجامع الصغير للسيوطی ٤٥/١ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٩٣/١

المسند للعقيلی، ٢٩٦/٢ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٣٤٢٤

ميزان الاعتدال لحلبی، ٤٥٣٠ ☆ الكامل لابن عدی ، ١٥١/٤

الكنی والاسماء للدولانی ١٣٧/٢ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٢٨٩

٦٢٢۔ السنن لابی داؤد ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٣٦٠/١

المستدرك للحاكم ١٩٨/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٦٠/٦

الدر المنثور للسيوطی ١٨٩/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ٤٩٥/٢

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۳

(۴) اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

۶۲۳۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا نَادَى الْمُنَادِی فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِيْبُ الدُّعَاءُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اور دعا قبول ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۲۷۳

(۵) اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے

۶۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا اُذِّنَ فِی قَرْيَةٍ أَمِنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهِ فِی ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ،۲/۶۷۴

(۶) حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

۶۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ

۶۲۳۔ المستدرك للحاكم ۱/۵۴۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۲۹۱
حلية الاولياء لابی نعيم ۱/۲۱۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۲/۱۰۲
۶۲۴۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۱۸۲
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱/۳۲۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۹۳، ۷/۶۸۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۳۲۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/۲۹
۶۲۵۔ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۵/۱۹۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیلُ عَلیهِ السَّلامُ فَنَادٰی بِالْأُذَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۵

(۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال : یَا اِبْنَ أَبِی طَالِبٍ ! اِنِّی أَرَاكَ حَزِیْنًا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ یُؤَذِّنُ فِی أُذُنِكَ فَاِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجر بته فوجدته کذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاۃ۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۶

(۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشُّهَیدِ الْمُتَشَحِّطِ فِی دَمِهٖ وَ إِذَا مَاتَ لَمْ یُدَوِّدْ فِی قَبْرِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۸۹، ۷/۶۸۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۱/۳۹۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۵۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

٦٢٨۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعنا قا يوم القيامة ولا يدودون فى قبورهم ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۵

(۹) مؤذن کی فضیلت

٦٢٩۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَا نِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطَبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفى الباب عن ابى هريرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابى امامة الباهلى ، وعن انس بن مالك رضى الله تعالى عنهم اجمعين ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷۳

٦٢٨۔ المصنف لعبد الرزاق ، الآذان ، ١/ ٤٨٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ١٣٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ١/ ١٧٥

٦٢٩۔ كنز العمال للمتقى، ٢٠٩٢٦، ٧/ ٦٨٧ ☆ الكامل لابن عدى، ٤/ ٢٤٥

۴۔فضائل نماز

(۱)فرضیت نماز کا ثبوت

٦٣٠۔ **عن** مالك بن صعصعة رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : بَيْنَا أنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّا ئِمِ وَ الْيَقْظَان اِذْأ قُبَلَ أحَدُ الثَّلٰثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهْبٍ مَلأن حِكْمَةً وَّ اِيْمَا نًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلىٰ مَرَاقِ الْبَطْنِ فغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَا ءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّ اِيْمَانًا ثُمَّ أتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِيْلَ عليهِ السَّلامُ وَأتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ جبْرَئِيْلُ قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ،قِيْلَ : وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِیُٔ جاءَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ آدَمَ عَلَيهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَّةَ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ : جبْرَئِيْلُ ،قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ يَحْيىٰ وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِيٍ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةّ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جبْرَئِيْلُ ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السّلامُ، فَسَلَّمْتُ عليهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأتَيْتُ عَلىٰ هارُوْنَ عَليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةّ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أتَيْنَا عَلىٰ مُوسٰى عَلَيهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنبِيٍ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكىٰ قِيْلَ : مَا يُبْكِيْكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! هَذَا الْغُلَامُ الَّذِى بَعَثْتَهٗ بَعْدِى يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أكْثَرَوَأفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أمَّتِى ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِك فَأتَيْتُ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ عليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّ نَبِيٍ ، ثُمَّ رُفِعَ اِلَيَّ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَألْتُ جبْرَئِيْلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّى فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ ألْفُ مَلِكٍ، فَاِذَا خَرَجُوا فِيْهَا لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرَمَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ رُفِعتْ اِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهىٰ فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قُلَالِ هَجْرٍ وَ اِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيْلَةِ وَاِذَا فِى أصْلِهَا أرْبَعَةُ أنْهارٍ ، نَهْرَان بَاطِنَان وَنَهْرَان ظَاهِرَان ، فَسَألْتُ جبْرَئِيْلَ فَقَالَ: أمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَأمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتِ وَالنِّيْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ

٦٣٠۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ٧٦/١

صَلوٰۃً ، فَأتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی فَقَالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ: فُرِضَت عَلَیَّ خَمسُونَ صلاۃً قَالَ: اِنِّی أعلَمُ بِالنَّاسِ مِنکَ ، اِنِّی عَالَجتُ بَنِی اِسرَائِیلَ أشَدَّ المُعَالَجَۃِ ، وَ اِنَّ أُمَّتَکَ لَن یُّطِیقُوا ذٰلِکَ فَارجِع اِلیٰ رَبِّکَ فَاسأَ لُہٗ اَن یُّخَفِّفَ عَنکَ ، فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَسأَلتُہٗ اَن یُّخَفِّفُ عَنِّی فَجعَلَھَا أربَعِینَ ، ثُم رَجَعتُ اِلیٰ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلامُ فَقالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ : جَعَلَھَا أربَعِینَ ، فَقَالَ : لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا ثَلٰثِینَ فَأتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی عَلیہِ السَّلامُ فَأخبَرتُہٗ ، فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا عِشرِینَ ثُمَّ عَشرَۃً ثُمَّ خَمسَۃً فَأتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلامُ فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَقُلتُ : اِنِّی أستَحِیِی مِن رَّبِی عَزَّوَجَلَّ أن أرجِعَ اِلَیہِ ، فَنُودِیَ أن قَد أمضَیتَ فَرِیضَتِی وَ خَفَّفتَ عَن عِبَادِی وَأجزِی بِالحَسَنَۃِ عَشرَ أمثَالِھَا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت وایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت وایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے ۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ،آواز ائی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ،آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون ،انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا ، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ، میں نے انہیں سلام کیا ، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا ، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، میں نے سلام کیا ۔انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے ، پوچھا گیا آپ کیوں روئے۔عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جنکو تونے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے ، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا ، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے ، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں ۔ دو ظاہری اور دو باطنی ، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل ۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ۔تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کرسکے گی آپ جایئے اور تخفیف کرایئے ۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں ۔ پھر میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا ۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں؟ میں نے کہا: چالیس ، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا ، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں ، میں نے پھر

حضرت موسی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

(۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالی عنه قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غداة الاثنین ، وصلت خدیجة رضی الله تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار ،و صلی علی کرم الله تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء ، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی ۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲م

(۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَجِبُ الصَّلٰوةُ عَلَی الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ ، وَالصَّوْمُ اِذا أَطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۲۰

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۱۶/۴۴۲

ہوجائے۔ جدالممتار ۱/ ۱۸۷

(۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

٦٣٣۔ **عن** مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه قال : أتينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شيبة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعد نا فأخبرنا ه فقال : اِرْجِعُوا اِلىٰ أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوْهُمْ و ذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْلَا أَحْفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِى أُصَلِّى ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلوٰةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے،جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

(۵) بچوں کو نماز کا حکم

٦٣٤۔ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلوٰةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْ هُمْ عَلَيْهَا اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

٦٣٣۔ الجامع الصحيح للبخارى،الاذان ١/ ٨٨ ☆ الكامل لابن عدى، ٣/ ٩٩١
٦٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ٢/ ٨٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣/ ٨٤
حليله الاولياء لابى نعيم ، ١٠/ ٣٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢/ ٢٧٨

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہوجائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ ۔　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔ ۱۲م

(۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مَّوْضُوْعٌ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَكْثِرَ مِنْهَا فَلْيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۹

(۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۱/ ۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/۴۲۹
التفسير للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ۲/۵۰۰
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۱/۲۰۰

۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۳۷
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۹/۲۳۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی ۱/۴۵۱
كنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۳۹۷ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۰۰

۶۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری ،الاذان، ۱/۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۴
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۱۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/۵۸۲
المسند للشافعی، ۵۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعۡتَمُّوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمۡ فُضِّلۡتُمۡ بِهَا عَلیٰ سَائِرِ الۡاُمَمِ وَلَمۡ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبۡلَكُمۡ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

" باب اختصا صہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لا حد "

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

" ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ "

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیر ھم من الا نبیاء والا مم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَالَّذِی نَفۡسِی بِيَدِهٖ لَو يَعۡلَمُ أَحَدُ هُمۡ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرۡقًا سَمِيۡنًا اَوۡ مِرۡمَاتَيۡنِ حَسَنَتَيۡنِ تَشۡهَدُ الۡعِشَاءَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

۶۳۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلاً دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَیْنِ لَأَجَابُوْہُ وَھُمْ یُدْعَوْنَ اِلیٰ ھٰذِہِ الصَّلوٰۃِ فِی جَمَاعَۃٍ فَلَا یَأْتُوْنَھَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب ورضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے ۔حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر و توبیخ و تنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ،۶/۱۷۶

(۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

۶۳۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴۳/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۶۹ ۰ ۲، ۵۸٤/۷ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۵۲۹
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۵۰/۳ ☆

۶۳۹۔ المؤطا لمالک ، الصلوۃ ، ٤۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۵/۵
السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۶۱/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، الصلوۃ، ۲۰۰/۱
السنن للنسائی، باب المحافظۃ، علی الصلوۃ ۵٤/۱، شرح السنۃ للبغوی، ۱۰٤/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹٤/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۶/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۳۶۱/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲٤۲/۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۸۷/۱ ☆ المغنی للعراقی ، ۱٤۶/۱
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۱٤/۲ ☆ تجرید التمھید لابن عبد البر ، ۷۵۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۲۳/٤ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲٤۲/۱
التمھید لابن عبد البر ، ۲۳۹/٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲٤۷/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲٤۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۶۳/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمُسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الُعِبَادِ ، فَمَنُ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمُ يَضَعُ مِنُهُنَّ شَيْأً اِسُتِخُفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنُدَاللّٰهِ عَهُدٌ اَنُ يُّدُخِلَ الُجَنَّةَ وَمَنُ لَمُ يَأتِ بِهِنَّ فَلَيُسَ لَهٗ عِنُدَاللّٰهِ تَعَالیٰ عَهُدٌ ، اِنُ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنُ شَآءَ أَدُخَلَهُ الُجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جوانہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۹) اہمیت نماز

٦٤٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لا يرون شيأ من الاعمال تركه كفراً غير الصلوة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

٦٤١۔ **عن** أمير المؤمنين مولی المسلمين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: من لم يصل فهو كافر ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

٦٤٢۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : من ترك الصلوة فقد

٦٤٠۔ المتدرك للحاكم، ١/ ٧ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزی، ١/ ٥٩

٦٤١۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/ ٣٨٥ ☆

٦٤٢۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/ ٣٨٦ ☆

کفر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣ ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔فرماتے ہیں : بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥ ـ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشر ہ ،حضرت معاذ بن جبل امام العلماء ،حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالی

---

٦٤٣ ـ　الترغيب والترهيب للمنذرى،　٣٨٥/١

٦٤٤ ـ　الترغيب والترهيب للمنذرى،　٣٨٥/١

٦٤٥ ـ　الترغيب والترهيب للمنذرى،　٣٨٦/١

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر ومرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ، ابوداؤد طیاسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب ،اور ائمہ اربعہ سے سیف السنّت امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار ومرجح رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب 'الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح' میں اور 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' اور 'جواھر البیان فی اسرار الارکان' میں۔ اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلاشبہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی ومستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات متکاثرہ واحایث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔اسے قتل کیا جائے۔ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق وفاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۰۲/۵، ۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵، ۲۲۹

(۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

۶۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمُسٌ مَّنُ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيُمَانٍ دَخَلَ الُجَنَّةَ ، مَنُ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الُخَمُسِ عَلیٰ وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيُتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الُبَيُتَ اِنِ اسُتَطَاعَ اِلَيُهِ سَبِيُلاً، وَ أَعُطَی الزَّكٰوةَ طِيُبَةً بِهَا نَفُسُهٗ وَ أَدَّی الُأ مَانَةَ ، قال :یا ابا الدرداء ! ما اداء الا مانة؟ قال : الغسل من الجنابة ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

۶۴۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۷/۱
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۵/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۲۹۶/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲۴۱/۱ ☆ التفسیرلابن کثیر ، ۴۷۹/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۳۴/۲ ☆ تاریخ اصفهان ، ۱۸۹/۲

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج وزکوۃ و غسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادة بن صامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خَمُسُ صَلَوَاتٍ اِفُتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ، مَنُ أَحُسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّا هُنَّ لِوَقُتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهُدٌ اَنُ يَغُفِرَ لَهٗ وَ مَنُ لَمُ يَفُعَلُ فَلَيُسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهُدٌ، اِنُ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَ اِنُ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع وخشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالیٰ پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادة بن الربیعی الانصاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَقُولُ: اِنِّی فَرَضُتُ عَلیٰ اُمَّتِكَ خَمُسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدُتُ عِنُدِی عَهُدًا اَنَّهٗ مَنُ جَآءَ يُحَافِظُ عَلَيُهِنَّ لِوَقُتِهِنَّ أَدُخَلُتُهُ الُجَنَّةَ وَ مَنُ لَمُ يُحَافِظُ عَلَيُهِنَّ فَلَا عَهُدَ لَهٗ عِنُدِی۔

حضرت قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٣١٧ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢/٢١٥
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١/٥٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ، ٤/١٠٥
الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/٢٤٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٨٨٦٠، ٧/٢٥٨
موارد الظمئان للهيثمی، ٢٥٢ ☆

٦٤٨۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/٦١ ☆ الكامل لابن عدی، ٤/١٤٢٢

٦٤٩ ـ **عن** كعب بن عجرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَقُوۡلُ : مَنۡ صَلّى الصَّلٰوةَ لِوَقۡتِهَا فَأَ قَا مَ حَدَّ هَا كَانَ لَهٗ عَلَىَّ عَهۡدٌ أَدۡخَلَهُ الۡجَنَّةَ ،وَمَنۡ لَمۡ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقۡتِهَاوَلَمۡ يُقِمۡ حَدَّ هَا لَمۡ يَكُنۡ لَهٗ عِنۡدِی عَهۡدٌ، اِنۡ شِئۡتُ أَدۡخَلۡتُهُ النَّارَ وَاِنۡ شِئۡتَ أَدۡخَلۡتُهُ الۡجَنَّةَ ـ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جونماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جووقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔

٦٥٠ ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلۡ تَدۡرُوۡنَ مَايَقُوۡلُ رَبُّكُمۡ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال :يَقُوۡلُ رَبُّكُمۡ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی ،لَا يُصَلِّيۡهَا عَبۡدٌ لِوَقۡتِهَا اِلَّا أَدۡخَلۡتُهُ الۡجَنَّةَ ، وَمَنۡ صَلَّاهَا لِغَيۡرِ وَقۡتِهَا اِنۡ شِئۡتُ رَحِمۡتُهٗ، وَاِنۡ شِئۡتُ عَذَّبۡتُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے،عرض کی: خدا اور رسول خوب دانا ہیں ،یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ، جوشخص نماز وقت پر پڑھیگا اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷،۳۷۸

(۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

٦٥١ ـ **عن** فضالة الزهرانى رضى الله تعالىٰ عنه قال : علمنى رسول الله صلى

---

٦٤٩ ـ السنن للدارمی ، الصلوة ، ٢٢٣
٦٥٠ ـ المعجم الكبير للطبرانی ، ١٠/ ٢٢٨
٦٥١ ـ السنن لابی داؤد ، ١/ ٦١

الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما علمنى ، و حافظ على الصلوات الخمس ۔

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے ، ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

(١٢) نماز کی فضیلت

٦٥٢۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأُرْضِ يُنَادِي بَعْضُهَا بَعْضًا يَا جَارَةُ: هَلْ مَرَّبِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ ، فَاِنْ قَالَتْ : نَعَمْ ، رَأَتْ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔　　السوء والعقاب، ٣٤

٦٥٣۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَكِ مِنْ رِيحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلٰى صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا يَلْتَقِمُ فَاهُ مَلِكٍ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ آيَةٌ اِلَّا يَدْ خُلُ فِي فِي الْمَلَكِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔　　احکام شریعت، ١٣٩

٦٥٢۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٩٢٩، ٢٩٠/٧
حلية الاولياء لابى نعيم ، ١٧٤/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ٤٩٢/٢

٦٥٣۔ شعب الايمان ، للبيهقى، ☆

(۱۳) باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

٦٥٤۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶

٦٥٥۔ **عن** أبی بكر بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سليمان بن أبی حثمة فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق ومسكن سليمان بين السوق والمسجد النبوی فمر على الشفاء اُم سليمان فقال لها : لم أر سليمان فی الصبح فقالت: أنه بات يصلی فغلبته عيناه فقال عمر لأ ن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الى من أن أقوم ليلة ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ ۱۲م

٦٥٤۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٣٢ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢/٢٤
الترغيب و الترهيب للمنذری، ١/٢٦٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ١/٤٦٤
الصحيح لابی عوانة، ٢/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٥٨
٦٥٥۔ المؤطا لمحمد ، فضل الفجر ، ١٤٥ ☆ المؤطا لمالك ، ٤٦

۶۵۶۔ **عن** سليمان بن ابی حثمة عن امه الشفاء رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : دخل علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعندی رجلان نائمان تعنی زوجها اباحثمه و ابنها سليمان فقال : اما صليا الصبح ، قلت : لم تزالا يصليان حتی اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال : لا ن اشهد الصبح فی جماعة احب الی من قيام ليلة ۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دومرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سورہے تھے۔فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سوگئے ۔فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ فتاوی رضویہ،۴/۳۳۹

۶۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيهِمَا لَأَ تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعُلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگران دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے ،۔میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلادوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

۶۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۵۲۶ ☆

۶۵۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، الصلوة، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۴۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۶۹ ☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہولے۔اس کا منشاوہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تاوقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جواذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار ومردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں،مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی۔اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کررہے ہیں۔ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو،حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔فیحصل التوفیق وبا للہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۷

(۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وُضُوْ هَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِوَ قْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَاضَيَّعْتَنِي حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکاوضووقیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تونے میری حفاظت کی۔ اور جوغیر وقت پر پڑھےاور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تونے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کراسکے منہ پر ماری جائے۔۔العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ۔۲/۳۸۹

(۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چارچیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جوان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ۴/ ۴۳۸

(۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزیزۃ بنت أبی تجراۃ قالت : کانت قریش لا تنکر صلوۃ الضحی و کان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحی والعصر و کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلوا آخر النہار تفرقوا فی الشعاب

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
الدرا لمنثور للسیوطی، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
الدر المنثور للسیوطی ۱/۲۹۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳، ۱/۳۰
الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۸۴ ☆

۶۶۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ۱۱۴۸۰، ۸/۲۴۰

فصلو ھا فرادی ۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے ۔اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے ۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ،نمازیں پڑھتے ۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوااور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں ۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے ۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نماز پڑھی ۔اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی ۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی ۔تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے ۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے ۔

اقول: ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی ۔تکبیر تحریمہ بھی تھی ۔قرآت بھی تھی ۔رکوع بھی تھا اور سجود بھی ۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی ۔ فتاوی رضویہ ، ۸۲/۵، ۹۰

(۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

٦٦١۔ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیُقْظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ صَلٰوةٍ اُخْرٰی ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آجائے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر و گناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/۴۵۰

٦٦١۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ٢٣٩/١ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت ، ٢٥/١
السنن لابی داؤد، الصلوة، ٦٤/١ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوة ٧١/١
شرح معانی االآثار للطحاوی، ١٦٥/١ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ٥١/١
السنن الکبر ی للبیهقی، ٣٧٦/١ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٩٨٩
التمهید لابن عبد البر ، ٧٥/٨ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ٦١/١
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٧٧/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠١٣٩، ٥٣٦/٧
التفسیر للقرطبی، ٢٩/١٠ ☆ السنن للدار قطنی، ٣٨٦/١

۵۔شرائط وارکان نماز

(۱) جہت قبلہ

٦٦٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا بَيۡنَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ قِبۡلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

٦٦٣۔**عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

(۲) قرأت نماز

٦٦٤۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية و فی الا خرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

٦٦٢۔ الجامع للترمذی، الصلوة ، ٤٦/١ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ٧٢/١
المستدرك للحاكم ٢٠٥/١ ☆ الكامل لابن عدی ، ١٨٣٤
السنن للدار قطنی، ٢٧٠/١ ☆ المسند للعقيلی، ٣٠٩/٤
التفسير للبغوی، ١٢٢/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٣٦٢/٢
نصب الراية للزيلعی، ٣٠٣/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤٤٥/٦
تلخيص الحبير لابن حجر، ٢١٣/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧٢/٦
كنز العمال للمتقی، ١٩١٦٣، ٣٣٨/٧ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٣٢٤/١
الدر المنثور للسيوطی ١٠٩/١ ☆ التفسر لابن كثير ، ٢٢٩/١
٦٦٣۔ المؤطا لمالك ، القبلة، ٦٨ ☆
٦٦٤۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١٨٦/١ ☆

دورکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔یا فرمایا:تیس کی نصف آیات۔

٦٦٥۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظھر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دورکعتوں میں سورۂ فاتحہ اورکوئی سورۃ پڑھتے اورآخری دورکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ٦۳۸

(۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

٦٦٦۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اوراس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویااس نے نماز ہی نہ پڑھی مگرامام کے پیچھے ہوتو سورۂ فاتحہ نہیں۔

٦٦٧۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَأۃٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنااسکاپڑھنا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

٦٦٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاذان ، ١/١٠٥
الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ١/١٨٥

٦٦٦۔ الجامع للترمذی، ١/٤٢

٦٦٧۔ المؤطا لمحمد ، /٩٨ ☆ مسند لامام الاعظم ، ٦١

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالناس فقرأ رجل خلفه فلما قضی الصلوة قال : أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہ ہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،میں نے،ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

٦٦٩۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان عبدالله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرهما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ ومومنین سابقین سے ہیں۔حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ المؤطا لمالك، الصلوة ١٠٠

حدیث میں ہے۔خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید۶/۲۴۳

۶۷۰۔ **عن** أبی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن القرأة خلف الامام قال : انصت فان فی الصلوة لشغلا سیکفیك ذلك الامام۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔"یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا"عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔اور جب امام کی قرأت بعینہ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔یہ حدیث اعلی درجہ صحاح میں ہے۔اسکے سب رواۃ ائمہ کبار ورجال صحاح ستہ ہیں۔

۶۷۱۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله رتعالیٰ عنه ان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجهر وفیما یخافت فی الا ولیین ولا فی الاخر یین و اذا صلی وحده قرأفی الا ولیین بفا تحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الا خر یین شیئا۔

۶۷۰۔ المؤطا لمحمد ، الصلوة، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹

۶۷۱۔ الموطا لمحمد ، الصلوة، ۱۰۰ ☆

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد وسورۃ پڑھتے

٦٧٢۔ **عن** اِبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال : لم يقرأ علقمة رضی الله تعالیٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأ ة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ فی الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اورافقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ٦/٢٤٤

٦٧٣۔ **عن** اِبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه عن علقمة بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال:۔ لأ ن أعض على جمرة أحب الی من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادفرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

٦٧٤۔ **عن** اِبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

٦٧٢۔ کتاب الآثار لمحمد، ١٦

٦٧٣۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

٦٧٤۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۲۴۴/۶

٦٧٥ ـ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان اذا سئل ، هل يقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد كم خلف الامام فحسبه قرأ ة الامام واذا صلی وحده فليقرأ ،قال : وكان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما لا يقرأ خلف الامام ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ فتاوی رضویہ، ۲۴۵/۶

٦٧٦ ـ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : من صلی خلف الامام كفته قرأ ته ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

---

٦٧٥ ـ المؤطا لمالك، ٦٨ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ١٢٩

٦٧٦ ـ المؤطا لمحمد، ٩٧ ☆

٦٧٧ـ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما أنه سئل عن القرأة خلف الامام قال: تكفيك قرأة الامام ـ

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

٦٧٨ـ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه سمعه يقول : لا يقرأ المؤتم خلف الامام فى شئى من الصلوات ـ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے،یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

٦٧٩ـ **عن** موسى بن سعد بن زيد بن ثابت الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه يحدثه عن جده قال: من قرأخلف الامام فلا صلوة له ـ

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اوردار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ٦/ ۲۴۵

٦٨٠ـ **عن** زيد بن ثابت الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ قَرَأَخَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ ـ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

٦٨١ـ **عن** ابى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

٦٧٧ـ الموطا لحمد، ٩٨ ☆

٦٧٨ـ شرح معانى الآثار للطحاوى، ١/١٢٩ ☆

٦٨٠ـ نصب الراية للزيلعى، ٢/١٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٨/٢٨٦

٦٨١ـ الصحيح لمسلم ، الصلوه، ١/١٧٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَأقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمُّکُمْ أحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأ فَأنْصِتُوْا۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤ تَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأ فَأنْصِتُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوة، ۱۱۲/۱

۶۸۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۱

۶۸۴۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۲

میں پتھر ہو۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمداللہ ثابت ہوگیا۔اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔یعنی لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر،ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہوخواہ ماموم کی۔مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے،کمامر سابقا۔ پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہوجائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج فھی خداج فھی خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکارآمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔وھوممنوع۔اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بھا فی نفسک یا فارسی "کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الابام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم،ترمذی،نسائی، مؤطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی۔یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں۔فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا۔خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز صرح به الا مام النووی فی شرح صحیح مسلم ۔،

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی باآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔اور یہ امر بالا جماع ممنوع۔صرح به الشیخ فی اللمعات ویفیده کلا م النووی فی الشرح ۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک،ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ و دلائل وافیہ سے ثابت،اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔

مگر اس زمانۂ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں۔جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں۔جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی وساوس شیطان سے امان بخشے۔آمین هذا والعلم عند واهب العلوم العالم بکل سر مکتوم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۹۲/۳

فتاوی رضویہ جدید ۲۴۸/۶

(۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

۶۸۵۔ **عن** جا بربن سمرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوهما من السور۔ جدالممتار ۱/ ۲۵۸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج 'اوران جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔۱۲م

(۵) سجدہ کا بیان

۶۸۶۔**عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللّٰہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلیٰ سَبْعَةِأَعْظُمٍ ، عَلَیَ الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں. پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۷

۶۸۵۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ۱/ ۱۱۷ ☆

۶۸۶۔ الجامع للبخاری، الصلوة ۱/۱۱۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوة، ۱/۱۹۳
السنن لابی داؤد، ۱/۱۲۹ ☆ السنن للنسائی، باب الشهود الخ ۱/۱۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۹۲ ☆ السنن لابن ماجه ، باب الشهود ۱/ ٦٣
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۲۹۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۰
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/ ۲۰۱ ☆ المعجم الصغیر للطرانی، ۱/ ۳٦
التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۷۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳٤٦
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳/ ۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۷۷۰، ٤۷۸/۷
السنن لاکبری للبیهقی، ، ۲/ ۱۰۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/ ۳۸۳
تاریخ بغدادللخطیب، ٤/ ۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/ ۱۳٦
التفسیر للبغوی، ۷/ ۱٦۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٦/ ۲٦٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱/ ۸۳ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۳۲

(۶) سجدہ کی فضیلت

۶۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَقُرَبُ مَايَكُوُنُ الُعَبُدُ مِنُ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكُثِرُواالدُّعَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(۷) امام کولقمہ دینا

۶۸۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه قال : كنا نفتح علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کولقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۸۹۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللّٰه تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنُ نَابَهٗ شَیُءٌ فِی صَلاَتِهٖ فَلُيُسَبِّحُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۰۔ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : كان لی ساعة من السحر ادخل فيهاعلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فان كان قائمايصلی

۶۸۷۔ الصحيح لمسلم ، الصلوه، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة ، ۱/۱۲۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۱ ☆ السن للنسائی، ۱/۱۲۷
السنن الكبری للبيهقی، ۲/۱۱۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۰/۲۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۰۰ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/۴۶۱
۶۸۸۔ السنن للدار قطنی، ۸/۱۵۳ ☆ المستدرك للحاكم ۱/۴۱۰
۶۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۲۴ ☆

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزرچکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جار ہیگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضروت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۱۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الاسنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم للہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبدالرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا؛ جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

۶۹۲۔ **عن** علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموہ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

۶۹۱۔ المستدرك للحاکم ☆ المسند لابن منیع

۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۸۵، ۸/۲۹۴ ☆

مانگے تو اسے لقمہ دو۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۰۲

(۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

۶۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل وناقص ہونے کا شک ہو تو وہ اتنی پڑھے کہ کامل وزائد میں شک ہوجائے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلا تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے ۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔ اب چار اور پانچ میں شبہ ہوجائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہوچکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے۔ کیونکہ طاعت کی افزونی اسکی کمی سے افضل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ا/ ۲۷

(۹) نماز میں کھیل نہ کرے

۶۹۴۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالی عنہ مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ سِتًّا،اَلْعَبْثُ فِی الصَّلَاۃِ ،وَالْمَنُّ فِی الصَّدَقَۃِ وَالرَّفَثُ فِی الصِّیَامِ ،وَالضِّحْکُ عِنْدَالْقُبُوْرِ، وَدُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ وَاَنْتُمْ جُنُبٌ ، وَاِدْخَالُ الْعُیُوْنِ فِی الْبُیُوْتِ بِغَیْرِ اِذْنٍ ۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔ نماز میں کھیلنا، صدقہ کرکے احسان جتانا، روزہ میں فحش گوئی کرنا، قبرستان میں ہنسنا، مسجدوں میں حالت

۶۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۹۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۲۲

۶۹۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۱ ☆ السنن لسعید بن منصور ،

جنابت میں داخل ہونا، بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

(۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ **عن** معاوية بن الحكم رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ ، اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَأَةُ الْقُرْآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

(۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ **عن** نويلة بنت مسلم رضى الله تعالى عنها قالت : صليت الظهر والعصر فى مسجد بنى حارثة فاستقبلنامسجدايليا فصلينا سجدتين ثم جاء نا من يخبرنا انه صلى بهم نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم قداستقبل البيت الحرام فتحول الرجال مكان النساء والنساء مكان الرجال فصلينا السجدتين الباقيتين و نحن مستقبلوا البيت الحرام فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : اؤلئك قوم آمنون بالغيب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ھے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

۶۹۵۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۱/۲۰۳ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۵/۴۳

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا؛ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔۱۲م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

(۱۲)عورتوں کی نماز کا طریقہ

٦٩٧ ـ **عن** یز یدبن حبیب رضی اللّٰہ تعالی عنه ان رسول اللّٰہ صلی تعالی علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدُ تُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحُمِ اِلیٰ بَعْضِ الْأَرْضِ، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِی ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپٹا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

٦٩٨ ـ **عن** علی المرتضی کرم اللّٰہ تعالی وجهه الاسنی قال : اذا صلت المراة فلتتحفز۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/ ۴۷

(۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

٦٩٩ ـ **عن** اُبی بن کعب رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فی قوله عز وجل : سِيمَاهُمْ فِی وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِالسُّجُودِ قَالَ: أَلنُّوْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "سِيمَاهُمْ فِی وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِالسُّجُودِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔ فتاویٰ افریقہ ۵۳

---

٦٩٧ ـ المراسل لابی داؤد، ٨ ☆

٦٩٨ ـ المسند للامام الاعظم، ٧٣ ☆

٦٩٩ ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢٢/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٧١/٤

مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠٧/٧ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٨٢/٦

۶۔ سنن وآداب نماز

(۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراً روانہ ہوجاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جونماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لواور جوچھوٹ جائے اسکو پورا کرلو۔۱۲م

(۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی الله تعالی عنهما قال : رايت رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والدرضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پرناف کے نیچے رکھا۔۱۲مجمس

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی الله تعالی عنه قال : صليت مع رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۸۸ ☆ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۸۴
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۱/۵۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسير لابن كثير ، ۸/۱۴۶
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۳ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لاجرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم ومعروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہٰذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہٰذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اورانکے موافقین عورت کوشکم پر ہاتھ باندھنے کاحکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی ۔اوراپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کےعلاوہ کوئی حدیث ذکرنہیں کی۔لیکن مجھ فقیرکوان کےاس استدلال پرتعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی ۔ کہ تحت الصدر،اور''علی الصدر'' میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۱۴۹

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۴۷

(۳) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : وضع رسول اللّٰہصلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم کفه الیمنیٰ علی فخذه الیمنی و قبض اصابعه کلها و اشار باصبعه التی تلی الابهام ۔

حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اورسب انگلیاں بندکر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللّٰہ تعالی عنه ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم عقد فی جلوس التشهد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابهام واشار بالسبابة ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اوراس کے برابر والی کو بندکیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملاکر حلقہ بنایا،اورانگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہتعالی عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہتعالی علیه وسلم : اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲۱٦ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۱٤۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۳۲

۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۱۹ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

۷۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی للّٰہ تعالی علیہ وسلم قال : هِیَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّیْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث وآثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح ومعتمد علیہ ہے۔صغیری میں ملتقط وشرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔ اوراسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی ، باقانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔ اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصکفی ، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔صاحب محیط اور ملا قہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کرکے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و نصنع ما صنعه وھو قول ابی حنیفة و قولنا، رضی اللّٰہ تعالی عنهم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

۷۰۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۱/۲

حضور کا فعل تھا،اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابوحنیفہ کا ۔رضی اللہ تعالی عنہم ۔
فتاوی رضویہ جدید ۱۵۱/۶
فتاوی رضویہ قدیم ۴۹/۳

(۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال: فقال : فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے،اور یہ ہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتابعین کرام وامام سفیان وعلماء کوفہ کا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
فتاوی رضویہ جدید ۱۵۴/۶
فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

۷۰۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوٰۃ ثم لا یعود لشیء من ذٰلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹ ـ**عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قلت لا براهیم: حدیث وائل انه رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یر فع یدیه اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلك فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

۷۰۷۔ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱۰۹/۱ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۳۵/۱
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱۲۳/۱ ☆
۷۰۸۔ المسند لامام اعظم ، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للتربیدی، ۵۷/۳
۷۰۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱۳۲/۱

مرة لا يفعل ذلك ـ

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰ـ **عن** جابربن سمرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَالِی أَرَاکُمْ رَافِعِی أَیْدِیُکُمْ کَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَیْلِ شَمُسٍ ، اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ ـ

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور باآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت وناموری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے ۔

۷۱۰ـ الصحیح لمسلم الصلوة، ۱/۱۸۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱/۱۴۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۸۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۲۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۸۳ ، ۷/۴۸۲

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خود ان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۵/۶
فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

(۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال: قلت يا رسول الله! انى رجل اصيد، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال: نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے۔

۷۱۱۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲۲۲/۱ ☆ السنن لابى داؤد، الصلوة، ۹۲/۱
الصحيح لابن خزيمة، ۳۸۱/۱ ☆ السنن للنسائى، الصلوة فى قميص ۸۸/۱
المستدرك للحاكم صلوة، ۲۵۰/۱ ☆
۷۱۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصلوة فى الثوب الواحد ملتحفا به ۵۱/۱

(۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

۷۱۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّی أَحَدُکُم فَلاَ یَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلاَعَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا أنْ لَا یَکُوْنَ أحَدٌ، وَ لُیَضَعُهُمَا بَیْنَ رِجُلَیْهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہونگی۔ ہاں اگر بائیں طرف کوکوئی نہ ہوتو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

۷۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا صَلّی أَحَدُکُم فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَلاَ یُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا ، یَجْعَلُهُمَا بَیْنَ رِجُلَیْهِ اَوِلْیُصَلِّ فِیْهِمَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

۷۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَضَعُهُمَا عَنْ یَمِیْنِكَ وَلَا عَنْ یَسَارِكَ فَتُؤذِی الْمَلآئِکَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۷۱۳۔ المستدرك للحاکم الصلوة ۲۵۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱۰/۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹۵/۲

۷۱۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۹۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ۹۵/۲
الدرا لمنثور للسیوطی ، ۷۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۸ ۵۳۲/۷
المسند للعقیلی، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۵۲

۷۱۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۹، ۵۳۲/۷ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم واصحابه یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بها فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : سألت انساً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ، اکا ن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه؟ قال : نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِهِمْ وَلَا

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/۵٦ ☆ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/۲۰۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی ، المواقیت ، ۱/۵۳
السنن للنسائی، الصلوۃ فی النعلین ، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۹۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۲٦۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۳٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/٤۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/٤٤۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام ''جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوة فی النعال'' رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اوران پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگر چہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

(۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللّٰہصلی الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرْفَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

۷۱۹ـ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/ ۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۳۲٤
السنن الكبرى للبيهقی، ۲/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ٤۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱۹۱۲٤ ، ۷/ ۳۳۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱/ ۷۲

(۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وخلف ابی بكر و عمر و عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم يقراء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم وخلف ابی بكر وعمر و عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم ، كانوا لايجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم و خلف أبی بكر وعمر وعثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم، كانوا يسرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱۷۲/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۹/۱

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۷/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱۹/۱
السنن للنسائی، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱۰۵/۱

۷۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۴۹/۱

٧٢٣ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خلف ابى بكر وعمروعثمان فكلهم يخفون بسم الله الرحمٰن الرحيم ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

٧٢٤ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسر ببسم الله الرحمٰن الرحيم و ابا بكرو عمر و عثمان وعليا ، رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی۔

٧٢٥ـ **عن** يزيد بن عبد الله بن مغفل رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعنى ابى وانا اقول بسم الله الرحمٰن الرحيم فقال:اى بنى ! اياك والحدث ، قال : ولم اراحدامن اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام ، يعنى منه ، قال: وصليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومع ابى بكر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم يقولها ، فلا تقلها انت اذا صليت فقل: الحمد لله رب العلمين ـ

حضرت یزید بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

٧٢٣ـ شرح معانى الآثار للطحاوى ١/١١٩ ☆ السنن لابن ماجه، ١/٥٩

٧٢٤ـ المعجم الكبير للطبرانى، *یہ حدیث مجھے نہیں ملی*

٧٢٥ـ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ١/١١٩ ☆ المسند لامام اعظم ، ٥٨
الجامع للترمذى ، الصلوة، ١/٣٣ ☆ السنن للنسائى ، الافتتاح ، ١/١٠٥
كتاب الآثار لمحمد ، ١/١٦ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ١/٥٩

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا. پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للّٰہ رب العٰلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه انه صلی خلف امام فجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتك هذه ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم اجمعین، فلم اسمعهم یجهرون بها ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : الجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأة الاعراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : لم یجهر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بالبسملة حتی مات ۔

۷۲۶۔ السنن لابی حنیفة، ۵۸

۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۰/۱

کتاب الآثار لمحمد ، ۱۶/۱

۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الهمام ، ۲۵٤/۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹ ۔ **عن** عكرمة مولى ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهم قال : انا اعرابى ان جهرت ببسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** كثير بن شنظير رضى الله تعالىٰ عنه ان الحسن البصرى سئل عن الجهر بالبسملة فقال : انما يفعل ذلك الاعراب ۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال :الجهر ببسم الله الرحمٰن الرحيم بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماادركت احدا يجهر بسم الله الرحمٰن الرحيم ، والجهر بها بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جھر کرتے نہ پایا۔اسکا جھر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعيب بن جرير رضى الله تعالىٰ عنه يقول : قلت لسفيان الثورى

۷۲۹۔ نصب الراية للزيلعى، ۳۵۸/۱

۷۳۰۔ نصب الراية للزيلعى، ۳۵۸/۱

۷۳۱۔ المصنف لابن ابى شيبة ۴۱۱/۱

۷۳۲۔ نصب الراية للزيلعى، ۳۵۸/۱

۷۳۳۔ تذكرة الحفاظ للذهبى، ۱۹۳/۱

رضی الله تعالیٰ عنه : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فاذاوقفت بين يديه قلت : يا رب! حدثني بهذاسفيان فأنجوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم الله الرحمٰن الرحيم ، القرآن كلام الله تعالىٰ غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ماكتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى أن اِخفاء بسم الله الرحمٰن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذاوقفت بين يدى الله فسئلت عن هٰذا فقل : يارب ! حدثني بهٰذا سفيان الثورى ثم خل بيني وبين الله عزوجل ۔

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی ! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ،تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔فرمایا: لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں،اوراسی طرح اورعقائدومسائل لکھ کر فرمایا: اے شعیب ! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو،اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے،اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔جب تم اللہ عزوجل کہ حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہوجانا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/ ۵٦٦

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/ ٦٨٣، ٦٨٧

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے،تواتر درکنار، زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا، مطلقاً کسی نماز میں حضور والاصلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام ونزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔ عمدۃ القاری ۵/ ۲۸۸

امام دار قطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہ ہی امام دار قطنی جب مصر تشریف لے گئے۔ کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔ بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الجہر فلیس بصحیح ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔ فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔ نصب الرایہ ا/ ۳۵۸

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی با لہدی میں لکھا۔ ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/ ۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں۔ نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔ انکی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ا/ ۲۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۲۹۱/۵

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۶۸۴/۷ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۵۶۵/۳

(۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳۴۔ **عن** نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اِن اِبن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کسانی ثوبین وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی أُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : أليس لك ثوبان فلبسهما ، أرأيت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لكنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فالله أحق أن تتزين له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے :ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

(۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔ **عن** علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفكما قال : نعم ، فقام بينهما فجعل أحد هما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا علی ركبنا فضرب أيدينا ثم طّبق بين

۷۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما يكفی الرجل من الثياب ، ۳۵۸/۱

۷۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب وضع الايدی علی الركب و نسخ التطبيق، ۲۰۲/۱

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هٰكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ۔　　صفائح اللجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبداللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبداللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔۱۲ م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابوعمر بن عبدالبر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام اجل ابوذکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هٰكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کما مر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ۔　　الاسد الصئول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

۷۳۶ـ　الصحيح لمسلم ،　باب جواز الانصراف عن الصلوة عن اليمين و الشمال　۲۴۷/۱

فرما ہوتے۔۱۲م

(۱۳) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاة حتی تطلع الشمس حسنا ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی صلوة الصبح لم یبر ح فی موضعه حتی تطلع الشمس و تبیض ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہوجاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الفجر لم یقم من مجلسه حتی یمکنه الصلوة وقال : من صلی الصبح ثم جلس فی مجلسه حتی یمکنه الصلوة کان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتین

الاسد الصئول ص۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۷۳۷۔ الصحیح لمسلم　باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد انصبح ،　۲۳۵/۱
السنن لابی داؤد　باب فی الرجل یجلس متولعبا،　۲۶۶/۲
فتح الباری للعسقلانی　۷۹/۱۱　☆　شرح السنة للبغوی　۳۲٤/۱۲
مشکوة المصابیح للتربریزی　٤۷۱۵　☆　الترغیب و الترهیب للمنذری　۲۹۸/۱
۷۳۸۔ المسند للامام ابی حنیفة　٤۳۷/۱　☆　شرح السنة للبغوی،　۲۲۱/۳
۷۳۹۔ الجامع للترمذی ،　باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد ،　۷٦/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہوجائے۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہوگئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

۷ مساجد

(۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱۱/۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

(۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیرُ الْبُقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبُقَاعِ الْأَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۴۳۲/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفی الباب عن ابی هریرة وعن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

(۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : قال

۷۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاز المساجد فی الدور ، ۶۶/۱
الجامع للترمذی، باب ما ذکر فی تطیب المساجد ، ۷۶/۱
السنن لابن ماجه ، باب تطهیر المساجد و تطیبها ، ۵۵/۱
۷۴۱۔ المستدرك للحاکم، العلم ، ۹۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۶۷/۱ ☆ کنزل العمال للمتقی، ۲۰۷۲۰، ۶۵۸/۷
المغنی للعراقی ، ۶۹/۱ ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر ، ۵۰/۲
۷۴۲۔السن لابن ماجه، باب من بنی لله مسجدا ، ۵۴/۱

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ بَنٰى لِلّٰهِ مَسُجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيُتًا فِى الُجَنَّةِ وفى رواية من در وياقوت ۔　فتاوىٰ رضويه ٣/٥٩١

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

٧٤٣۔ **عن** أبى قرصافة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبُنُو الُمَسَاجِدَ وَاخرِ جُوا الُقُمَامَةَ مِنُهَا، فَمَنُ بَنٰى لِلّٰهِ بَيُتًا بَنى اللّٰهُ لَهٗ بَيُتًا فِى الُجَنَّةِ ۔　شمائم العنبر ٢١

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اوران سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

٧٤٤ ۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : مَنُ بَنٰى مَسُجِدًالِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِى الُجَنَّةِ مِثُلَهٗ۔　فتاوىٰ رضويہ حصہ دوم ٩/٢٠٨

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

٧٤٢۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥٢٠ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ١/٢٠
مجمع الزوائد للهيثمى ٢/٧ ☆ الصحيح لابن خزيمة ١٢٩١
اتحاف السادة للزبيدى، ٣/٣١ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٨/٢٦٨
مشكل الآثار للطحاوى ، ١/٤٨٦ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٧/٢٧٣
كنز العمال للمتقى، ٢٠٧٢٨، ٧/٦٤٩ ☆ المسند للعقيلى، ٣/٢٤٤
الكامل لابن عدى، ٧/٢٥٧٩ ☆

٧٤٣۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣/٤ ☆ الدرا لمنثور للسيوطى ٣/٢١٧
اللآلى المصنوعة للسيوطى ٤/٢٤٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٠٧٦٦، ٧/٦٥٥
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٢٤ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١/٤٢١

٧٤٤ الصحيح لمسلم ، فضل بناء المسجد و الحث عليها، ١/١٠٢

(۴)مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دعانی بعد دخول الکعبة فقال : اِنِّی کُنتُ رَأَیتُ قَرنَی الکَبشِ حِینَ دَخَلتُ البَیتَ فَنَسِیتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرهُمَا فَاِنَّهٗ لَایَنبَغِی أَنْ یَّکُونَ فِی قِبلَةِ البَیتِ شَیءٌ یُلهِی المُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا اسکے سینگ کعبہ معظّمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئیے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۰۷

(۵)مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا أُمِرتُ بِتَشْیِیدِ المَسَاجِدِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

﴿۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔لتزخرفنها کما زخرفت

---

۷۴۴ الصحیح لمسلم ، ☆ فضل بناء المسجد و الحث علیها ، ۱۰۲/۱

۷۴۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۴

۷۴۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی بناء المسجد ، ۶۵/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۷

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱۷/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۴۸/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

الیہود والنصاری ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئیین مساجد کی اجازت فرمائی۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے ۔ فکان کتحلیة المصحف فیه من تعظیمه، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموماً اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملھیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ھے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۰۰

(۶) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۷۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

۷۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن نشد الضاله فی المسجد، ۱/۲۱۰
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة انشاد الضالة فی المسجد ، ۱/۶۸
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن نشد الضوال فی المسجد ، ۱/۵۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۴۷
الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۲۰۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۹۲

(۷)مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأيْتُمْ مَنْ يَّبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوا: لَا أرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کوخرید وفروخت کرتے دیکھوتو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔۱۲م

(۸)بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْأً فَلَايُقَرِّبْنَا فِي الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

۷۴۸۔ الجامع للترمذی ، باب النهی عن البيع فی المسجد ، ۱/۱۵۸
المستدرك للحاكم ۲/۵۶ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲/۴۴۷
الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۲۰۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۳۷۵
التفسير لابن كثير ، ۶/۷۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱/۶۸
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۹۳ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۵/۱۳۴
الصحيح لابن خزيمة ، ۱۳۵ ☆ السنن للدارمی، ۱/۳۶۶

۷۴۹۔ الصحيح لمسلم ، باب نهی من اكل ثوما او بصلا، ۱/۲۰۹
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۷۴۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۵۶
الصحيح لابن خزيمة ۱۶۶۷ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۳/۱۲۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/۱۸ ☆ التمهيد للآلبانی ۶/۴۱۶
الترغيب والترهيب للمنذری ۱/۲۲۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳، ۱۵/۲۶۷
شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۲۳۸ ☆ الكنی و الاسماء للدولانی ۱/۵۸

۷۵۰ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثَّوْمَ وَالْكِرَاثَ فَلَايَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَايُمَرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نَیْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گذرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے۔ پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

(۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُونُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ

---

۷۵۰ ۔ الصحیح لمسلم ، باب نہی من اکل ثوما او بصلا، ۲۰۹/۱
المسند لابی عوانۃ، ۴۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۴/۲
الاستذکار لابن عبد البر ، ۱۵۲/۱ ☆ احکام النبوۃ للکحال، ۱۴۲/۲
۷۵۱ ۔ السنن لابن ماجہ، باب ما یکرہ فی المساجد ، ۵۵/۱
۷۵۲ ۔ الصحیح لابن حبان ، ۳۱۱

لَیۡسَ لِلّٰہِ فِیۡہِمۡ حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیه مکروہ ، یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انه یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمة الحشیش ۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنه عمل اربعین سنة ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذاا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورۃ داعیة الیٰ ذٰلك کا لمعتکف یتکلم فی حاجتھااللا زمة مکروہ کراھة تحریمة ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحه لیس للہ تعالیٰ فیھم حاجة ای لا یر ید بھم خیرا وإنما ھم أھل الخیبة والحرمان والاھانة والخسران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضروت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

زیاں کار، اوراہانت وذلت کے سزاوار ہیں۔

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جولوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اورزنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شئ جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اوراسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

(۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَ کُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَشِرَآئَکُمْ وَبَیْعَکُمْ وَ خُصُوْمَاتِکُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِکُمْ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اورآواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما یکره فی المساجد ، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۲، ۷/۶۶۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۵۷
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۶۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۵۷
التفسیر للقرطبی، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۱
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۹۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۰۰
المطالب العالیة لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۰۴

(۱۰) مساجد کو پاک وصاف رکھو

٧٥٤۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِنَ الْقِذْرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَآءِ وَاِنَّمَا هِیَ لِقَرَأةِ الْقُرآنِ وَذِکْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں ۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں۔۱۲م

(۱۱) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

٧٥٥۔ **عن** عبید الله بن حفص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَجَابَ دَاعِیَ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللّٰهِ کَانَتْ تُحْفَتُهٗ بِذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ الْجَنَّةَ ، قیل : یا رسول الله ! ما احسن عمارة مساجدالله ،قال: لَایُرْفَعُ فِیْهَا صَوْتٌ وَلَا یُتَکَلَّمُ فِیْهَا بِالرَّفْثِ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے ۔فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔۱۲م

٧٥٦۔ **عن** سعید بن ابراهیم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟

٧٥٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٩١/٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٠٠/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٤١٣/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٩٣، ٦٦١/٧
المسند لابی عوانة، ٢١٤/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٢٣/١
ارواء الغلیل للالبانی، ١٩١/١ ☆
٧٥٥۔ کنز العمال للمتقی، ٢٠٨٤١، ٦٧١/٧ ☆
٧٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٢٣٨٧، ٣١٦/٨،

اتدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے ۔یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

(۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔

جدالممتار ۱/ ۲۰۷

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَدْرَكَ الْأَذَانَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اَوْ هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۷۴

۷۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۱۱۱ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۲٤٦
السنن للدار قطنی، ۱/ ٤۲۰ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/ ۳۱
نصب الرایة للزیلعی، ٤/ ٤۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ٤۳۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۵۱
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۷، ۷/ ٦۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۵۰۹
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ٤۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹
۷۵۸۔ السنن لابن ماجه ، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج ، ۱/ ۵۳
المؤطا لمالك، انتظار الصلوة ۵٦ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/ ۱۵۵
الحاوی للفاوی للسیوطی ۱/ ٤۹ ☆

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ : اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہوچکی تھی، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابوالقاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احد کم حتی یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہوچکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۷۵۹۔ الجامع للترمذی ، باب کراھیۃ الخروج بعد الاذان ، ۱/۲۸

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۷۴

۷۶۱۔ الجامع للترمذی، باب حرمۃ الصلوۃ ، ۲/۸۶
السنن لابن ماجہ، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوۃ، ۱/۵۸
المسند لاحمدبن حنبل ۳/۶۸ ☆ السن الکبری للبیھقی، ۶۶۳
الصحیح لابن حبان ، ۳۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۸، ۷/۶۵۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۲۷ ☆ المستدرك للحاکم ۱/۲۱۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأَیُتُمُ الرَّجُلَ یَعۡتَادُ فِی الۡمَسۡجِدِ فَاشۡھَدُوا لَہٗ بِالۡاِیۡمَانِ ۔
شمائم العنبر ۱۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

(۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

۷۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ بُیُوۡتَ اللّٰہِ فِی الۡاَرۡضِ الۡمَسَاجِدُ، وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ اِنۡ یُّکۡرِمَ مَنۡ زَارَ فِیۡہِ۔
شمائم العنبر ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

(۱۶) بلاعذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

۷۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ۔
فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ ناخلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۶۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۵۰۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۹۳/۱
الکامل لابن عدی ، ۹۸۱/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۹/۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۶/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
۷۶۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۲/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۴۰، ۶۵۱/۷ ☆ الکشاف ، ۷۳

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنالیتے تو گمراہ ہوجاتے۔

۷٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق بین النفاق ،ولقد رأیتنا وان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف ، وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ، ولوصلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنةنبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم ۔ **فتاوی رضویہ ۳۸۱/٦**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب اذان ہوتو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں ۔ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔ کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔ اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنالیا ہے۔ سنو! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کردیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤ گے۔ ۱۲م

(۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

۷٦٥ ۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۷٦٤۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم ، ۸۳/۱

۷٦٥۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوة، ۵۷/۱

السنن الکبری للهیثمی، ٦۳/۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲۱۲/۱

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸٦/۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ٤۵٤/۵

کنز العمال للمتقی، ۲۰۲۳۵ ، ۵۵۷/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۷۲/۱

مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۲۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۱٤۰/۳

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤۰۷/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰/۲

شرح السنة للبغوی، ۳۵۸/۲ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱۹۵/۱

وسلم : بَشِّرِالْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِالتَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۴۷۳/۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت نور کامل کی بشارت دے دو۔۱۲م

(۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

۷۶۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان من سنن الهدی الصلوة فی المسجد الذی یوذن فیه ۔ شمائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

(۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

۷۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : ومالرتع ؟ یا رسول الله !قال : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ ۔ فتاوی رضویہ ۴۴۱/۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

۷۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوه الجماعة، ۲۳۲/۱

۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ، ۱۸۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل،	۱۵۰/۳	☆ السنن الکبری للبیهقی،	۳۲۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۲۹۰/۳	☆ اتحاف السادة للزبیدی،	۲٤۰/۱
الدر المنثور للسیوطی	۱۵۲/۱	☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۲٦۸/٦
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸٤،	٤۳۷/۱	☆ الترغیب و الترهیب للمنذری	۱۱۲/۱
المعجم الکبیر للطبرانی،	۹۵۱۱	☆ مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۲٦/۱
لسان المیزان لابن حجر ،	۲۳۹/۵	☆ المغنی للعراقی،	۳٤/۱

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

(۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّمَا بُنِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالیٰ عنه عن أبی بکر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه قال : اِنما بنيت للذکر ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : کُلُّ کَلامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلّاَالْقُرْآنُ وَذِکْرُاللّٰهِ تَعَالیٰ وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَآءُهٗ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

(۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمربن الخطاب

۷۶۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ایضا، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بکر، ۱۴۱

۷۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ المؤطا لمالک، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی الی جانب المسجد رحبۃ فسماہ البطیحاء فکان یقول: من اراد ان یلفظ او ینشد شعرا او صوتا فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اوراس کا نام بطیحا رکھا۔ پھرفرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔۱۲م

(۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأَرْضِ يُنَادِيْ بَعْضُهَا بَعْضًا ، يَاجَارَةُ ! هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰى عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرُ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ ، رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کرنہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہوکرنکلا جس نے تجھ پرنماز پڑھی یاذکرالٰہی کیا۔ اگروہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والاٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھے پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

(۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۷۷۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۷/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۷۶/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۲/۲ ☆

۷۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جلعت الخ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۱۲/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۶/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی ۲۳۷/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸ ، ۴۳۷/۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔(۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا(۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔لہٰذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے(۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا(۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

﴿۵﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگر چہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

(۲۴)معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷٤۔ **عن** محمود بن الربیع الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه ان عتبان بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه وهو من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا كانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینهم ولم استطع ان اتی مسجد هم فاصلی لهم وودت انك یا رسول الله تاتی فتصلی فی مصلی اتخذه مصلیٰ ، قال: فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :سَأَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ، قال عتبان : فغدا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابو بکر الصدیق حین ارتفع النهار فاستاذن رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاذنت له فلم یجلس حتی دخل البیت ثم قال: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قال: فاشرت الی ناحية من البیت فقام رسو ل الله صلی

۷۷٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعةلعذر ، ۲۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب المساجد فی البیوت ، ٦٠/١

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فکبر فقمنا ورائه فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاوی رضویہ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھا تا رہا۔اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔لہٰذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

(۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ كَمَا یُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ ، فَاِنْ أَسْكَنَ لَهٗ زَنَقَهٗ اَوْ أَلْجَمَهٗ ، قال: ابو هریرة رضی الله تعالیٰ عنه: وانتم ترون ذلك ، اما الموثوق فتراه مائلا كذا لا یذكر الله ، واما الملجم ففاتح فاه لا یذكر الله عزوجل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ۸/۵۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲، ۱/۲۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۴۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کررہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۱/۲/۷۷

(۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان المسجد کان علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مبنیا با للبن و سقفه الجرید وعمد ه خشب النخل فلم یزد فیه ابو بکر شیئا وزاد فیه عمر وبنا ہ علی بنیانه فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باللبن والجرید واعاد عمده خشبا ثم غیره عثمان فزاد فیه زیادة کثیرة وبنی جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

۷۷۶۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بنیان المسجد ، ۱/۶۴

(۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ۔
النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔
النیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبداللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲۸) مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت

۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ بِنَآءِ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ثَلاثًا اَنْ یُّوتِیَہُ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَہٗ وَمُلْکَہٗ لَا یَنْبَغِی لِأَحَدِمِنْ بَعْدِہٖ وَأَنَّہٗ لَایَأتِی ھٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَایُرِیْدُ اِلَّاالصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ

۷۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوۃ بمسجد ی مکۃ و المدینۃ، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۲۴۶
۷۷۸ الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶ ☆

ذُنُوبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَمَّا اِثْنَيْنِ فَقَدْ أُعْطِيْهُمَا وَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ ۔ حدالممتار ۲/ ۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کر کے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

(۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْهَا جُمًّا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُبْنُوا مَسَاجِدَكُمْ جُمًّا وَابْنُوا مَدَائِنَكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج و کنگرے

۷۷۹۔ السنن لابن ماجه، ماجاء فى الصلوة فى مسجد بيت المقدس، ۱۰۲/۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، الترغيب فى صلوة فى بيت المقدس، ۲۱٦/۲
۷۸۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱۹۷/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤۳۹/۲
الجامع الصغير للسيوطى ۱۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹/۲

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔ یہ اصلا نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے اس قسم کے امور علماء و عامہ مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑھانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اور اب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد مین گچکاری اور سونے کا کام۔ وما راہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یا ناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امداد و اعانت ہے۔ اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے۔ وبا للہ التوفیق، وھو تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۶

(۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ **عن** اِسمٰعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مرعلی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم علی المساجد فی رمضا ن و فیھا القنادیل فقال: نوراللہ علی عمر قبرہ کما نور علینا مساجدنا۔ فتاوی رضویہ ۵۹۸/۳

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

۷۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۰/۱

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

(۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۰۴

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

(۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴ ۔**عن** أبی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَجْلِسُوا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَیْهَا ۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۰۰، ۱۲/۵۷٦

۷۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ذکر بنی اسرائیل ، ۱/٤۹۱

الصحیح لمسلم ، باب النهی عن بناء المسجد علی الدور ، ۱/۲۰۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/۲۷٥ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۷/۲۰۳

المسند لابی عوانة، ۱/۳۹۹ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۲۲٥

الدر المنثور للسیوطی ٦/۱۹٤ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ٥/۲۳۸

فتح الباری للعسقلانی ، ۰ ۱ / ۳۷۲ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۱/۱۹٦

التفسیر لابن کثیر ، ۲/۳٦۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/۲۷

التفسیر للقرطبی، ٥/۳۹۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۲۷۷

الطبقات الکبری لابن سعد ، ۲/۳٥ ☆

۷۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا لَا یُصَلِّیَنَّ أَحَدٌ اِلیٰ أَحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸ ۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا اصلی الیٰ قبر فقال : القبر أمامك فنهانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداه عمر ،القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر ۔

۷۸۴۔	الصحیح لمسلم الجنائز ،	۳۱۲/۱	☆ المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۳۵/۴
	السنن لابی داؤد ، الجنائز ،	۴۶۰/۲	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۱۷/۱۰
	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور ،		۱۲۵/۱
	شرح معانی الآثار للطحاوی ،	۵۱۵/۱	☆ التمهید لابن عبد البر ،	۲۳۰/۵
۷۸۵۔	المعجم الکبیر للطبرانی،	۳۷۶/۱۱	☆ الجامع الصغیر للسیوطی	۵۸۱/۱
	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۷/۲	☆ الکامل لابن عدی ،	۱۰۰۷/
	کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸۶ ،	۳۴۳/۷	☆ السلسلة الصحیحة للالبانی	۱۰۱۶
۷۸۶۔	المصنف لابن ابی شیبة،	۲۴۰/۱۴	☆ الجامع الصغیر للسیوطی ،	۵۵۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیرالمومنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔قبر سے بچو۔قبر سے بچو،اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہوگئے۔

۷۸۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غیر انه خشی ان یتخذ مسجدا ،وفی روایه اولٰئك شرارالخلق عند الله عزوجل یوم القیامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں۔ام المومنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا،

۷۹۰ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۷۸۷۔ کتاب العلل لابی الفرح، ☆ العلل المتناهیةلابن الجوزی، ۴۳۴/۱
المجروحین لابن حبان ، ۳۰۲/۱ ☆
۷۸۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۵۱۰ ، ۱۹۳/۸ ☆
۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۶۴/۷
التمهید لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۷۷/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۴۰/۸
التفسیر لابن کثیر ، ۱۴۳/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۵/۲
۷۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب کراهیة الصلوة فی المقابر ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور ، ۲۰۱/۱
السنن لابی داؤد، باب البناء علی القبر ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸۰/۴
التمهید لابن عبد البر ، ۳۸۳/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۶۴/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۲/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۳۵/۲
المسند لابی عوانة ، ۴۰۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۰۱۶، ۱۷۰/۴
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

علیه و سلم : قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری کو اللہ تعالیٰ مارے ۔انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قالا : لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال : وهو كذلك يقول :لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔يُحَذِّرُ مِثْلَ مَاصنعوا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے ،اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پرانور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲ ۔ **عن** أمير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه : ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثم اغمى عليه فلما افاق قال : يا على ! ائذن للناس فاذنت لهم فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثلثا فى مرض موته ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

۷۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ ، ۶۳۹/۲
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
البداية و النهاية لابن كثير ، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابى عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

۷۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۶/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں ۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

٧٩٣۔ **عن** أسامه بن زيدرضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى مات فيه : أُدْخُلُوا أَصْحَابِى ، فدخلوا عليه وهو متقنع ببر د معافرى فكشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَوَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

٧٩٤ ۔**عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُالْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

٧٩٥ ۔ **عن** جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه

٧٩٣۔ المجعم الكبير للطبرانى، ١/١٦٤ ☆ المسند لابى داؤد الليالى، ٢/١١٣
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/٢٠٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/٢٧
٧٩٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٤٠٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٠ ١/٢٣٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/١٣ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٣/٣٤٥
كنز العمال للمتقى، ٢٩١٩٢، ٧/٣٤٤ ☆
السلسلة الضعيفة، للالبانى، ٢٢٥
٧٩٥۔ الصحيح لمسلم ، باب انهى عن بناء المسجد على القبور ، ١/٢٠١
كنز العمال للمتقى، ٧/٣٤٤ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ٢/٢٤٠

وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول : أَلَا!إِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیھِمْ مَسَاجِدَ ، أَلَا!فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، اِنِّی اَنْھَا کُمْ عَنْ ذٰلِکَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔خبردار!تم سے اگلے انبیاء اوراولیاء کی قبروں کومحل سجدہ قرار دیتے تھے۔خبردار!تم ایسانہ کرنا۔ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتاہوں۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پرکہا۔اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اورابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اورہونگی۔

۷۹۶ ۔**عن** أبی ھریرۃرضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَللّٰھُمَّ ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثْنًا ، لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ۔الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلیٰ قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۔

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۴۶/۲ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۸۰/۲ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۴۴/۵
المؤطا لمالک ۱۷۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۹۵۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۷/۴/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۵۸/۲
۷۹۷۔ التمھید لابن عبد البر ، ۴۱/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۵/۲
المؤطا لمالک ، ۶۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳۲/۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمروبن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

کانت الیهود والنصاری یسجدون لقبور انبیائهم ویجعلونها قبلة ویتوجهوافی الصلوة نحو ها فقد اتخذوها اوثانا فلذلك لعنهم ومنع المسلمین عن مثل ذلك ۔

یہود ونصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اورانہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔لہٰذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کواس سے منع فرمایا۔

مجمع بحارالانوار میں ہے۔

کانوا یجعلو نها قبلة یسجدون الیها فی الصلوة کالوثن۔

مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذوها جهة قبلتهم ۔

مرادحدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۴۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۱۹۶، ۷/۳۴۵

زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذ القبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانوں يسجدون لقبورالانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبور هم فى الصلوة ۔

ایک یہ کے بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

و كلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔ یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔ لہٰذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاری کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

درمختار اور ردالمختار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهود ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اور اس میں یہ ہی حدیث ابو ہریرہ لائے، قاتل اللہ الیھود الخ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۳/۹

۷۹۹۔ **عن** أم المومنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلىٰ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے ۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص۸۹

(۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَايَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ اِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

۷۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صلوة فى البيعة ۶۲/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۵۲۱/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱/۶ ☆ المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۶۸/۱ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۶/۴ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۶/۴ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درمختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله ومقتضى استدلالهم على الجواز بانزال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفدثقيف فى المسجد جوازه ويحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه

مامنه ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہٰذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلہٗ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا کان او مؤبدا وذلك الامان وعقد ه الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد بسند جيد

عمدۃ القاری۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار و مشرکین کا نہیں۔امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔لہٰذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ ۔نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔لہٰذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دہرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلۂ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔ (۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابواسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔ (۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔ (۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ (۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ (۵) امام احمد (۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔ (۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔ (۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔ (۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔ (۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لایمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول الله تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ''مشرک نرے ناپاک ہیں''۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ان پر صرف دو حکم تھے۔اسلام لائیں ورنہ تلوار۔تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی ۔تو استثناء منقطع ہے ۔اوردوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔فلله الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشادفرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہٰذا ۔اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوب دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔خصوصاً بعد عامنا هذا ، کا لفظ کریم ارشاد فرمارہاہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔غالبا حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ۔

مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔

تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر هنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ۔۸۱ تا ۸۴(۳۴)

حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء کل سبت ، ۱۵۹/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل مسجد قباء، ۴۴۸/۱

۸۔امامت

(۱)افضل کوامام بناؤ

۸۰۳۔**عن** أبی اُمامة الباھلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرتمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نمازقبول ہوتوتم میں بہترشخص امامت کرے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول،۱۰/ ۲۵

۸۰۴۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا أئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ فِیمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے اماموں کو بہترچنوکہ وہ تمہارے اوررب کے درمیان قبولیت نمازکا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول۱۰/ ۲۵

(۲)افضل شخص کی امامت بہتر ہے

۸۰۵۔**عن** مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ یَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ،فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ۔

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۸۰۳۔ المستدرک للحاکم ۲۲۲/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۷۶۵۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۴۳، ۵۷۹/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۴۰
الفوائد المجموعة للشوکانی، ۳۲ ☆
۸۰۴ السنن للدار قطنی ، ۱۹۷/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۲/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆
۸۰۵۔ المستدرک للحاکم ، ۲۲۲/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۷۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلَ فِی سُلْطَانِہٖ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۰

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷۔ **عن** مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا یَؤُمُّھُمْ وَلْیَؤُمُّھُمْ رَجُلٌ مِنْھُمْ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۵۰

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

۸۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۲۳۶/۱
السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامۃ، ۸۶/۱
السن لابن ماجہ، باب من احق با لامامۃ، ۷۰/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۱/۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۲۴۳/۱

۸۰۷۔ السنن لابی داؤد، باب امامۃ الزائر، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۲۶/۳
المجعم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۱۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۹۸/۳

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً ،مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دَبَارًا ،وَ الدَّبَارُ أَنْ یَّاتِیَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۶/۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔ تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔ ۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامة الباهلی وعن عبد الله بن عباس وعن طلحة التیمی رضی الله تعالیٰ عنهم ـ

۸۰۹ ـ **عن** طلحة بن عبیدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَیُّمَا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتَهٗ أُذُنَیْهِ ـ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲۳۳/۳

۸۱۰ ـ **عن** عطاء بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ ،وَرَجُلٌ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَ لَمْ یُؤْمَرْ

۸۰۸ـ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وهم له كارهون ، ۸۸/۱
السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و هم له كارهون ، ۶۹/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۳، ۳۲/۱۶
السنن الكبری للبیهقی، ۱۲۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۳
۸۰۹ـ المعجم الكبیر للطبرانی، ۷۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۸/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳۱۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۵۹۰/۷

وَ اِمُرأَۃٌ دَعَا ھَا زَوُجُھَا مِنَ اللَّیُلِ فَأبَتُ عَلَیُھَا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کردیا۔ ۱۲م

۸۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلا ثَۃٌ لَا تَرُ تَفِعُ صَلٰوتُھُمُ فَوُقَ رُؤُسِھِمُ شِبُرًا ، رَجُلٌ اَمَّ قَوُمًا وَھُمُ لَہٗ کَارِھُوُنَ ، وَاِمُرَأۃٌ بَاتَتُ وَزَوُجُھَا عَلَیُھَا سَاخِطٌ ، وَأخَوانِ مُتَصَارِعَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

۸۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَۃٌ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ، مَنُ تَقَدَّمَ قَوُمًا وَھُمُ لَہٗ کَارِھُوُنَ ، وَاِمُرَأۃٌ بَاتَتُ وَزَوُجُھَا عَلَیُھَا سَاخِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الُفَلَاحِ فَلَمُ یُجِبُ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

۸۱۰۔ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۶۵۰ ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب من ام قوما و ھم لہ کارھون ، ۱/۶۹

اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳/۱۷۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۳۱۴

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۱۳ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جو اذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔
فتاوی رضویہ ۱۸۲/۳

ا(۵) نابینا کی امامت درست ہے

٨١٣ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استخلف ابن أُم مكتوم يؤم الناس وهو اعمى ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔۱۲م

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

٨١٤ ـ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَايَقُوْمُ فِى مَكَانٍ أَرْفَعُ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ـ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

٨١٥ ـ **عن** أبى مسعود الأنصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق شئى ويبقى الناس خلفه ـ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۴۱۴/۳

---

٨١٢ ـ الجامع للترمذى ، باب ما جاء من ام قوما و هم له كارهون ، ١/٤٧

٨١٣ ـ السنن لابى داؤد ، باب امامة الاعمى ، ١/٨٨

(۷) فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤمِنًا اِلَّا اَنْ یَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانِهٖ یَخَافُ سَیْفَهٗ اَوْ سَوْطَهٗ ۔　　**فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلیٰ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علمانے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

۸۱٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم ، ۱/۸۸
۸۱۵۔ المستدرك للحاکم ، کتاب الصلوة ۱/۲۱۰
۸۱٦۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۹۲، ۷/۷۲۱

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی وبیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگرچہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسماعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی ۔ ۱۷۔ ۱۸

(۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کانت تؤم النساء فی **شهر رمضان فتقوم** وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۸۱۹ ۔ **عن** ریطة الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها امتهن وقامت بینهن فی صلوة مکتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز ، ۱۹/۴
۸۱۸۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱
۸۱۹۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱

۹۔ جماعت

(۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔ **عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمةرضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکربن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کو نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔لہٰذا آپ کا گذر حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔۱۲م

(۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔**عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا اُرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السما ء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

۸۲۰۔ المؤطا لمالک ، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ۴۶

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ۴/۴۲۵

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا ا لشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخى ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخى ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، اِن ابن أخى هذا حدثنى اِن ربه رب السمٰوٰ ت والارض أمره بهٰذاالدين ، ولم يسلم معه غير هٰؤ لاء ا لثلٰثة ۔

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظّمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اور عطر خریدنا تھا۔لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظّمہ کو دیکھ رہا تھا۔دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہوگئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے ۔پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔ جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے ۔انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجۃ الکبری ہیں۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور انکے ساتھ ابھی یہ ہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۲۱۹

(۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲ ۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِیُحْطِبَ ثُمَّ آمُرَ

۸۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب وجوب صلوة الجماعة، ۱/ ۸۹
الجامع للترمذى، باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب، ۱/ ۳۰
الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۱/ ۲۳۲
السنن لابى داؤد ، باب التشديد فى ترك الجماعة، ۸۱
السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فى التخفيف ، عن الجماعة، ۱/ ۵۸
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۹۲ ☆ المسند لابى عوانة، ۲/ ۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۳۵۷ ، ۷/ ۵۸۲ ☆ المؤطا لامام مالك ، ۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذِّنَ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلیٰ رِجَالٍ فَاُحَرِّقُ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ أحَدُھُمْ اِنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ءَ تَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھران لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کران کے سمیت انکے گھر جلادوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹارہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔۱۲م

۸۲۳ ۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذھم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انہ رایتہ غضب غضبا اشد منہ ثم قال : لَقَدْ ھَمَمْتُ أنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَتَبَّعُ ھٰذِہِ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ أھْلُوھَا عَنْ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَأُضْرِمُھَا عَلَیْھِمْ بِالنِّیْرَانِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھرفرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

۸۲۳۔ عمدۃ القاری بحوالۂ سراج، باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، ۵/۱۶۰

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرمارہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہوجائے۔اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکو اس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے ارد گرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہوجاتی۔ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بنا پر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہئے۔کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ۔جو حصۂ نماز پالو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔تو اب اشکال سرے سے ختم ہوگیا

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۶

وللّٰہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

۸۲۴۔عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال : یا رسول اللہ ! لیس لی قائدیقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ ، فلما ولی دعا ہ فقال : هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ؟ قال : نعم ، قال : فَأَجِبْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔حضور نے انہیں

۸۲۴۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۱/ ۲۳۲

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلا کر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! ان المدينة كثيرةالهوام والسباع ، فهل لی من رخصة ؟ قال : هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ،حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَيَّهَلاَ ۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں ۔فرمایا: تب حاضری دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کر دیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کر سکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴۷۳/۳

۸۲۶ ۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنْ أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيُصَلِّی بِالنَّاسِ ،ثُمَّ انْطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعة، ۸۱/۱
۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۸۱/۱
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فی التخفيف ، عن الجماعة ، ۵۷/۱
المصنف لابن ابی شيبة، ۳۳۲/۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۹/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۵۵/۳
الدر المنثور للسيوطی ، ۲۹۹/۱ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۵۷/۲
الحاوی للفتاوی للسيوطی ، ۱۷۹/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ۲۶۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۴/۵ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۳۱۹/۹

الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقُ عَلَیۡهِمۡ بُیُوتَهُمۡ بِالنَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: منافقین پرسب سے بھاری نماز عشاوفجر کی ہے۔اگرانکے ثواب کی قدر معلوم کرلیتے تو سرین کے بل بھی چل کرآتے۔میرادل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کہلواؤں پھرکسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کولکڑیاں لے کرساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھران کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔

۱۲م جدالممتار ۱/ ۲۰۷

(۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم باصحابه فقال : مَنۡ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّیَ مَعَهٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معه ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہوچکے تھے۔فرمایا: کون ہے جواس پرصدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ توایک مرد کھڑے ہوئے اورانہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامة الباهلی وعن عصمة بن مالك وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النهدی مرسلا رضی الله تعالیٰ عنهم۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

(۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

۸۲۷۔ المستدرك للحاکم ۱/ ۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۳۱٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/ ٤۳٦

۸۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تسویة الصفوف و اقامتها، ۱/ ۱۸۲
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/ ۹۹
السنن لابن ماجه، ابواب اقامة الصلوة ، ۱/ ۷۰

الله تعالیٰ علیه وسم رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِی، وَلِیَأْ تَمَّ بِکُمْ مِنْ وَّرَآءِ کُمْ، وَلَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَأَ خَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تاکہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کردیگا۔

۱۲م حاشیہ مسند احمد۔۴

(۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹ ـ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِی قَدْ خَرَجْتُ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م جدالممتار ۱/ ۲۰۷

۸۳۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاه انتظرنا ان یکبر انصرف ، قال : عَلیٰ مَکَانِکُمْ ، فمکثنا علی هیئاتنا حتی خرج الینا ینظف راسه ماء وقد اغتسل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہو چکی تھی اور صفیں سیدھی کرلی گئی تھیں یہاں تک کہ

۸۲۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا یقوم الی الصلوة مستعجلا، ۱/ ۸۸
الصحیح لمسلم ، باب متی یقوم الناس للصلوة ، ۱/ ۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۹٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۰
المسند لابی عوانة، ۲/ ۲۸ ☆ اتحاف السادة للمنذری ۳/ ۱۸۰
فتح الباری للعسقلانی، ۲/ ۳۹۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/ ۲٤٤
المسند للعقیلی، ۳/ ۲۵۱ ☆ الکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۷٤
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۳٤ ☆
۸۳۰ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۱/ ۸۹

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔۱۲م

(۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱ ـ **عن** معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بِحَسْبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَیْبَةِ أنْ یَّسْمَعَ الْمُؤذِّنَ یُثَوِّبُ بِالصَّلٰوةِ فَلاَ یُجِیْبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۵

۸۳۱ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۸۹/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۷۳/۱

۱۰۔ صفوف

(۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۸۰/۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳ ۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّونَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا، قَالُوا: يا رسول الله! كيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يُتِمُّونَ الصَّفَ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ ۔ فتاوی رضویہ ۸۰/۴

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۹۸/۱
السنن للنسائی الصف المؤخر ، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۶۸/۲ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۱۵۴۶
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۹۴،
شرح السنة للبغوى، ۳۷۳/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۶/۱

۸۳۳۔ الصحيح لمسلم، باب الامر بالسكون فى الصلوة، ۱۸۱/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ۹۷/۱
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۷۱/۱
السنن للنسائى، حث الامام على رض الصفوف الخ، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰۱/۳
التفسير لابن كثير ، ۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۱۹/۳
التفسير للبغوى، ۱۸/۶ ☆ السنن لسعيد بن منصور ، ۲۹۳/۵

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔۱۲م

۸۳۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت انا ويتيم فى بيتنا خلف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامى خلفنا ام سليم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑہی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۸۰

(۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : اخرو هن من حيث اخرهن الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔۱۲

(۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ،فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِي ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۳۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المرأة و حدها تكون صفا، ۱۰۱/۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۴۹/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۹۶/۹

۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اقبال الامام عليا لناس ، الخ، ۱۰۰/۱

السنن للنسائى ، باب لامامة، ۹۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ۹۸/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱/۲

الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۲۲۰/۱ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۲۰۹/۶

فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۶۵/۲

التمهيد لابن عبد البر، ۱۸۸/۹ ☆ منحة المعبود للساعاتى، ۶۳۹

۸۳۷ ۔**عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذَفِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُومُ فِي الْخَلَلِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰ ۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي

۸۳۷۔ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف ، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷

۸۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۲/۵ ☆ التفسير لابن كثير ، ۷۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳ ، ۶۱۹/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹۱/۲
فتح البارى لابن حجر ، ۲۱۱/۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۸۲/۱

۸۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۵٤/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹، ۶۲٤/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۳۹۵

۸٤۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۰/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۸۰، ۶۲٤/۷ ☆

بِيَدِهٖ اِنِّی لَأَرَی الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَاالْخَذَفُ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرواور گردنیں ایک سیدھ میں رکھوکہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنۂ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویاوہ بھیڑکے بچے ہیں۔

۸۴۱ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ ، اِنِّی لَأَرَی الشَّيَاطِيْنَ بَيْنَ صُفُوفِكُمْ كَأَنَّهَا غَنَمٌ غَفَرٍ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھواور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتاہوں وہ بکریاں ہیں بھکسے رنگ کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہوکر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور بھکسے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا الصُّفُوفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّونَ بِصَفِّ الْمَلآئِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوا بِأَيْدِی اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيَاطِيْنِ، وَمَنْ

۸۴۱ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد ، ۲۸۲

۸۴۲ـ السنن لابی داؤد ، باب تسوية الصفوف، ۱/۹۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۸ ☆ الکنی و الاسماء لدولانی ۱/۳۹

المستدرك للحاكم ، ۱/۲۱۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/۳۱۸

السنن للنسائی ، ۱/۹٤ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۳/۱۰۱

وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

(۵) صفیں سیدھی رکھو

۸۴۳ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بها القداح حتی را ی اناقد عقلنا عنه ، ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدره من الصف فقال : عباداللہ !لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوهکم ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرمارہے ہیں

۸۴۳۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱/۱۸۲
۸۴۴۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱/۱۸۲

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہوکر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

(۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرْجَةٍ فِی صَفٍّ فَلْیَسُدَّهَا بِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْیَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا حُرْمَةَ لَهٗ ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ ـ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

(۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷ ـ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۸۴۵ـ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰

۸۴۶ـ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷

۸۴۷ـ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۵۰، ۳/۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يُصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۸۷

(۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸ ۔**عن** سهل بن سعدرضی الله تعالیٰ عنه قال : کان بين مصلى رسول الله صلی الله عليه وسلم وبين الجدار ممرالشاة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی۔۱۲م

(۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

۸۴۹ ۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لايصلين احدكم بينه وبين القبلة فجوه۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔۱۲م

(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۸۴۷۔ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰۹۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۵۵۴، ۷/ ۶۲۰
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/ ۳۲۱ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۱/ ۸۱
موارد الظمئان للهيثمی، ٤ ۳۹ ☆ المسند لابی حنيفة، ۵۵
جامع مسانيد ابی حنيفة، ۱/ ٤۳۲ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٤۱۵

۸۴۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قدر كم ينبغی ان يكون بين المصلاتين، الخ، ۱/ ۷۱
۸۴۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب كم يكون بين الرجل ، ۲/ ۱۶
۸۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاريم، باب حك البزاق باليد من المسجد ، ۱/ ۵۸

و سلم : اِنَّ أحَدَكُمُ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ، وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے رازو نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔۱۲م

(۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

(۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۸۵۰۔ الصحيح لمسلم، باب النهی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۹۲/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسيوطى ، ۶۱۰۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۹۹۴۳ ، ۴۹۵/۷
فتح البارى للعسقلانى، ، ۵۰۸/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۴۲۸/۱۲
السنن للدارمى، ۱۶۶ ☆ تغليق التعليق لابن حجر ، ۲۵۱

۸۵۱۔ الجامع للترمذى، باب فى كراهية الخطى يوم الجمعة، ۶۸/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى النهى عن تخطى الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷۹/۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۵۰۴/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۶۷/۴
اتحاف السادة للزبيدى ، ۲۹۰/۳ ☆ مشكوة المصابيح ، ۱۳۹۲
كنز العمال للمتقى، ۷۴۷/۷ ☆ المغنى للعراقى، ۱۸۲/۱
تذكرة الموضوعات لابن القيسرانى، ۷۸۳

۸۵۲۔ الصحيح لمسلم ، باب امر النساء المصليات و رعا الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب صفوف النساء، ۷۱/۱
السنن لابى داؤد ، باب صف النسائو التاخر عن الضط الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائى، ، ذكر خير صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیہ وسلم : خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف ۔۱۲م

۸۵۲۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء فی فضل الصف الاول، ۱/ ۳۱

السنن للدارمی، ۱/ ۲۹۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۴۷

السنن الکبری للبیھقی، ۳/ ۹۰ ☆ المجعم لکبیر للطبرانی، ۸/ ۱۹٤

الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/ ۳۱٦ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵٦۱

مشکوة المصابیح ، ۱۰۹۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/ ۳۷۱

المطالب العالیةلابن حجر، ۳۹٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۴/ ۹۷

نصب الرایة للزیلعی، ۲/ ۳٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲٦٦

المسند لابی عوانة ۲/ ۳۷ ☆ المسند للحمیدی ، ۱۰۰

حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۷/ ۹۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ۸۷

الکامل لابن عدی ، ۳/ ۹۳۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۹۳

بدائع المنن للساعاتی، ۴۰۴ ☆ موارد الظمئان للھیثمی، ۳۸۴

المسند لابی عوانة ، ۲/ ۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰٦۴۴، ۷/ ٦۳۵

المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۳۷۹ ☆

۱۱۔سترہ

(۱)سترہ کا بیان

۸۵۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه کان یرکزله الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عیدالفطر اور عیداضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھر نماز ادا فرماتے۔۱۲م

۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغدوا الی المصلی والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عیدگاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادا فرماتے۔۱۲م

۸۵۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزة تحمل بین یدیه فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیه فیصلی الیها وذلك ان المصلی کان فضاء لیس فیه شئی لیستربه ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا۔ جب عیدگاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیا جاتا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے۔ یہ اس لئے کرتے کہ عیدگاہ کھلے میدان میں تھی

۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة الی الحربة یوم العید الخ، ۱/۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۳

۸۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزة او الحربة الخ، ۱/۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۴۶۳

۸۵۵۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الحربة یوم العید ، ۱/۹۳

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی ۔۱۲م

(۲) نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵٦ ـ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رایت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایسر اوالایمن ولا یصمد لہ صمدا ۔ **جدالممتار ۱/۳۰۹**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۸/۹

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھنبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپنے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اوران چیزوں میں سے کسی کا قصدوارادہ نہیں فرمایا۔۱۲م

۸۵۷ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیھا ۔ **جدالممتار ۱/۳۱۰،**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵۹/۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھا لیتے اوراسکی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھتے ۔۱۲م

۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/ ۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/ ۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵۷ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ الی الراحلۃ ، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم ، باب سترۃ المصلی و ندب الصلوۃ الیھا، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٤۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۲٦۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۸۰ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۲/۵۱
مشکوہ المصابیح لتبریزی، ۷۷٤ ☆

(۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

۸۵۸ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلّٰی أَحَدُكُمْ اِلیٰ غَیْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوسِیُّ وَالْمَرْأَةُ ـ **جدالممتار ۱/۳۰۹**

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہوجائیگی۔ ۱۲م

(۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

۸۵۹ ـ **عن** أبی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدِی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَكَانَ أَنْ یَّقِفَ أَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ أَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ـ

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذر جانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

۸٦۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۸۵۸ـ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۱/۱۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۷۵ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۷۸۹
میزان الاعتدال، ۷۲۲۹، ۳/٤۸۲ ☆

۸۵۹ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم المار بین یدی المصلی، ۱/۷۳
الصحیح لمسلم، باب سترة المصلی، ۱/۱۹۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة المروز الخ ۱/٤۵
السنن لابن ماجه، باب المرور بین یدی المصلی ۱/٦۸
المسند لاحمد بن حنبل ٤/۱٦۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲٦۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/٦۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/٤٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۸٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤۵٤
المؤطا لمالك ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۷۷٦
تجرید التمهید لابن عبد البر، ۱٤۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۳

۸٦۰ـ السنن لابن ماجه، باب المرور من یدی المصلی، الخ، ۱/٦۸
کنز العمال للمتقی، ۱۹۲۵۲، ۷/۳۵۵

عليه وسلم : لَوُ يَعُلَمُ أَحَدُكُمُ مَالَهٗ فِي أَنُ يَّمُرَّ بَيُنَ يَدَىُ أَخِيهِ مُعُتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَأَنُ يَّقُوُمَ مِأةَ عَامٍ خَيُرٌ لَهٗ مِنَ الُخُطُوَةِ الَّتِي خَطَاهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جو قدم وہ چلا۔

٨٦١ ۔**عن** عبد الحميد بن عبد الرحمٰن رضى الله تعالىٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ يَعُلَمُ الُمَارُّ بَيُنَ يَدِى الُمُصَلِّي لَأَ حَبَّ أَنُ يَّكُسِرَ فَخِذُهٗ وَلَا يَمُرَّ بَيُنَ يَدَيُهِ ۔

حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

٨٦٢ ۔**عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ اِلىٰ شَيُءٍ يَسُتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَأَحَدٌ اَنُ يَّحُتَازَ بَيُنَ يَدَيُهِ فَلُيَدُ فَعُهُ ، فَاِنُ أَبىٰ فَلُيُقَا تِلُهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيُطَانٌ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو سے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

٨٦١۔ المصنف لابن ابى شيبة، ٢٨٢/١

٨٦٢۔ الصحيح لمسلم　باب سترة المسلى و لاند الى الخ،　١٩٥/١
الجامع الصحيح للبخارى،　باب ليردالمصلى من مر بين يديه ،　٧٣/١
السنن لابى داؤد،　كتا ب الصلوه　١٠١/١
السنن للسائى،　التشديد فى امرور بين بدر المصلى،　٨٧/١
السنن لابن ماجه،　باب المرور بين يدى المصلى،　٦٨/١
المؤطا لمالك ، ٥٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨٦/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٦٧/٢
الصحيح لابن خزيمة، ٨١٧ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤٥٥/٢
تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٨٦١١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٩٢١٢، ٣٤٨/٧
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٣٧٧/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٨٢/١

(۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

۸۶۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔

۸۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،		باب من دخل الیؤم الناس،		۹۴/۱
الصحیح لمسلم ،		باب تسبیح الرجال و تصفیق المرأۃ ،		۱۸۰/۱
السنن لابن داؤد،		کتاب الصلوۃ،		۱۳۵/۱
الجامع للترمذی ،		باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء،		۴۸/۱
السنن لابن ماجه ،		باب التسبیح للرجال فی الصلوۃ ،		۷۳/۱
المؤطا لمالك ،	۵۷	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۲۵۲/۹
السنن الکبری للبیهقی،	۷۶/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۸۵۷	۴۷۶/۷
نصب الرایة للزیلعی،	۷۶/۲	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۳۶/۶
الصحیح لابن خزیمة،	۸۹۴	☆	التفسیر للقرطبی،	۲۱۷/۳
کشف الخفا للعجلونی،	۳۶۲/۱	☆		

۱۲۔مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

(۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

۸٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی۔ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں ،مگر اب ائمہء کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں ۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔
فتاوی رضویہ ۲/۳۲۰

۸٦٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۸٦٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل علی من لا یشهد الجمعة، ۱۲۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱۸۳/۱
السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۸٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱٦/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۲/۳
الصحیح لابن خزیمة، ۱٦۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۳/۲
المعجم الکبیر لطبرانی، ۳٦۳/۱۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۵۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۳۲، ۳٦۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳٦۳/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳٦۰/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱۳۷/۷
الکامل لابن عدی، ٦۱۲/٤ ☆ المصنف لابمن ابی شیبة، ۳۸۳/۲

۸٦۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المراة لزوجها، ۱۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۲/۳
السنن للدارمی، ۱۱۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۷۰، ٤۱۳/۱٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا اسۡتَاذَنَتۡ أَحَدَکُمۡ اِمۡرَأَتُہٗ اِلَی الۡمَسۡجِدِ فَلَا یَمۡنَعَنَّھَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

۸۶۶ ۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا تَمۡنَعُوا آمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنۡ لِيَخۡرُجۡنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۱

۸۶۷ ۔**عن** ام المومنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن فی العيدين ، فقدمت امراة فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ثنتی عشرة غزوة وكانت اختی معه فی ست ، قالت : فكنا نداوی الكلمی ونقوم علی المرضی فسالت أختی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أعلی اِحدٰنا باس اذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المومنين ، فلما قدمت ، ام عطية سالتها أسمعت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم؟ قالت : بأبی ، نعم ، وكانت لاتذكره الا قالت بأبی ، سمعته يقول : تَخۡرُجُ الۡعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الۡخُدُوۡرِ وَالۡحُيَّضُ وَلۡيَشۡهَدۡنَ الۡخَيۡرَ وَدَعۡوَةَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ، وَتَعۡتَزِلُ الۡحُيَّضُ الۡمُصَلّٰی قالت: حفصة ، فقلت الحيض ، فقالت : اليست تشهد عرفة وكذا وكذا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

۸۶۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۱/۸۴

۸۶۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب شهود الحائض لعيدين ، الخ، ۱/۴۶

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں ۔ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اوراسے چاہئے کہ خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہو۔ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں ، ہاں ۔ میرے باپ آپ پر قربان ۔اورام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرورکہتیں ۔میرے باپ آپ پرقربان ۔میں نے آپ کوفرماتے ہوئے سنا۔جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں ۔صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں ۔ام عطیہ نے کہا: کیاعرفات اورفلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸ ۔**عن** ام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور ، فاما الحیض فیعتزلن الصلوة ولیشهدن الخیر ودعوة المسلمین ، قلت : یا رسول الله ! احدانا لایکون لها جلباب ، قال : لِتَلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کوعیدالفطراور عیدالاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں ۔جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں ۔البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں ۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! بعض کے پاس چادرنہیں ہوتی ۔فرمایا: ساتھ والی اسکواپنی چادر میں لیلے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹ ۔**عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لو ادرك

۸۶۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب صلوة العیدین ، ۱/۲۹۱
۸۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل، ۱/۱۲۰
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱/۱۸۳
السنن لابی داؤد باب التشدیدفی ذلك ، ۱/۸٤

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آگیا۔ فحاشی عروج پر آگئی تو حکم ممانعت عام ہوگیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا یَأْتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَہٗ شَرٌّ مِنْہُ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الدین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ وجماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

توجب ان خیر کے زمانوں میں،ان فیوض وبرکات کے وقتوں میں،عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے،حضور مساجد اور شرکت جماعت سے،حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔تو ان ازمنۂ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔جو شرعاً مؤکد نہیں،اور خصوصا ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟فرمایا:ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے۔یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا،پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔**عن** اُم عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم

۸۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتباع النساء الجنازة، ۱/۱۷۰

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غنیۃ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی۔پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤنگی۔امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے ۔امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسدالناس

ہم اللہ کیلئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔جمل النور۔۲۵

(۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ذلك ، ۸٤/۱
السنن الکبری للھیثمی، ۱۳۱/۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲۰٦/۱
مشکوہ المصابیح لتبریزی، ۱۰٦۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٤۲/۳
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲۲۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۱۸۸، ۸۰۲/۱٥
التفسیر للقرطبی، ۲۷۹/۱۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷۲/٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳٤/۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٦۹۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْأۃِ فِی بَیْتِھَا أفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی حُجْرَتِھَا وَ صَلاَتُھَا فِی مَخْدَعِھَا أفْضَلُ مِنْ صَلاَتِھَا فِی بَیْتِھَا۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔

۱۳۔ وتر

(۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

(۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ **عن** علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا ن یقول فی آخر وتره : أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِی ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان

۸۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم ، باب صلوة اللیل وعدد رکعات ، ۲۵۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۲ ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۴۳/۳

الصحیح لابن خزیمة، ۱۰۸۲ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳۷/۲

مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۲۵۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۳۷/۲

ارواء الغلیل للالبانی، ۱۵۵/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۶۲/۱

تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۲۹، ۴۰۶/۷

۸۷۳۔ السنن لابی داؤد ، باب القنوت فی الوتر ، ۲۰۲/۱

السنن للنسائی ، کتاب قیام اللیل با ب الدعا فی الوتر، ۱۹۵/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر، ۸۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۸۵، ۶۳/۸

کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔اور ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔ یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض و نفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔لہٰذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی، جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کردیا۔

لہٰذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکروثنا ومناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہوجیسے آیۃ الکرسی۔متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکرو دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفساء سب کو جائز ہے ۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگر چہ آیت یا ذکر الٰہی ہوایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔مثلا کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العٰلمین، یا خبر غم کے جواب میں ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ،یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ ،نماز جاتی رہیگی ۔مگر کسی شخص نے آواز دی اوراس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں،لا الہ الا اللہ ، یا سبحان اللہ ،یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کواتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدیدا/

(۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴ ۔**عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح الا أن یدعو لقوم أو علی قوم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت ، ۱۸۲/۳

نقصان کی دعا کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔غنیّہ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وهو سند صحيح ،یہ سند صحیح ہے

۸۷۵ ۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا دعا لقوم او دعا على قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں۔اور شک نہیں کہ مثلا رفع طاعون، دفع وبا،اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۹۲

۸۷۶ ۔**عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قنت شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۹۵

۸۷۷ ۔**عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۷۵۔ مرقاة المفاتيح للقارى، باب القنوت، ۳/۱۸۲
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳/۱۸۲
۸۷۶۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت الخ ، ۱/۲۳۷
۸۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوة الرجيع، ۲/۵۸۷

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اورذکوان پرایک ماہ بددعا فرمائی۔

۸۷۸ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم شهرا بعد الرکوع فی صلوٰة الصبح یدعو علی رعل و ذکوان ویقول عصیة عصت الله ورسوله ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اورذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعا فرمائی اورفرمایا!عصیہ نے اللہ اوراسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد الرکعة فی صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده یقول فی قنوته : اللهم نج الولید بن الولید ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عیاش بن ربیعة ،اللهم نج المستضعفین من المومنین ،اللهم اشدد وطا تك علی مضر ، اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف ، قا ل ابوهریرة : ثم رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : اری رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقیل : وماتراهم قدقدموا ـ ۸۷۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ،کہنے پرقنوت پڑھی اورقنوت میں یہ پڑھا۔اے اللہ!نجات دے ولید کو،اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو،اے اللہ!نجات دے عیاش بن ربیعہ کو،اے اللہ!نجات دے ضعیف مومنوں کو،اے اللہ!اپنی سخت پکڑفرما مضر پر،اے اللہ! ان پرقحط مسلط فرما جتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قنوت چھوڑدی تو میں نے دل میں کہا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑدی تو لوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہو کہ جن کیلئے حضور دعا کرتے تھے وہ تو آ گئے ہیں۔

۸۷۸ـ　الصحیح لمسلم ،　باب استحباب القنوت فی جمیع ، الخ　۲۳۷/۱

۸۷۹ـ　الصحیح لمسلم ،　باب استحباب القنوت فی جمیع الخ،　۲۳۷/۱

۸۸۰ ـ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواماً قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودرمختار وبحرالرائق وغایت وملتفظ وسراج وہاج وشرح نقایہ شمنی وفتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابوجعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز ومشرعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار والعیاذ باللہ تعالیٰ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرات قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ، فتاوی رضویہ ۳/۵۱۲

۸۸۰ـ المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت ، ۲/۱۱۰
السنن للدار قطنی، باب صفۃ القنوت ، ۲/۳۹

۱۴۔نوافل

(۱) سنن ونوافل

۸۸۱۔ **عن** فضل بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنَی تَشَھُّدٌ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْكَ تَقُوْلُ : تَرْفَعُھُمَا اِلیٰ رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَكَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ،یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَھِیَ کَذَا کَذَا ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:نفل نماز دودو رکعت ہے۔ ہر دورکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل ،پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر:اے میرے رب،اے میرے رب،جو ایسا نہ کرے وہ چنین وچناں یعنی ناقص ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۰

(۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ ، فَاِنَّ خَیْرَصَلٰوۃِالْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّاالْمَکْتُوْبَۃَ

الاسدالصول ص۹

۸۸۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ ، ۱/۵۰
السنن لابی داؤد ، باب صلوہ النہار ، ۱/۱۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۹۵ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۲۱۲
شرح السنة للبغوی، ۳/۲۶۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۳۴۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۹۱، ۷/۵۲۷

۸۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ۱/۱۵۸
الصحیح لمسلم ، باب استحببا ب صلوۃ النافلة، الخ، ۱/۲۶۶
السنن لای داؤد ، باب فضل التطوع فی البیت ، ۱/۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۸۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۳۷۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِہٖ فِی مَسْجِدِی ہٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوبَۃَ۔　　الاسد الصئول ص۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔۱۲م

(۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸۴۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت ام المؤمنین عائشہ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تطوعہ فقالت : ان یصلی فی بیتی قبل الظہر اربعا ، ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و ید خل بیتی فیصلی رکتین و کان یصلی من اللیل تسع رکعات فیھن الوتر و کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قائداً و کان اذا قرء و وھو قائم رکع وسجد و ھو قائم واذا قرء قائدا رکع و سجد و ھوقاعد و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۷

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

۸۸۳۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ، ۱۴۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۴/۵ ☆ التمہید لابن عبد البر ، ۳۱۹/۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۳۰/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۹/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح ، للتبریزی ، ۱۳۰۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۹۷/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۱/۳
۸۸۴۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الصلوۃ النافلۃ قائما او قاعدا، ۲۵۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب تفریع ابواب التطوع، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہوکر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے، لیکن جب کھڑے ہوکر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہوکر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا۔ اور جب صبح صادق ہوجاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے۔۱۲م

(۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانھم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اھلیھم۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

۸۸۶۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبدالا شھل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم راھم یسبحون بعدھا فقال: ھذہ صلوۃ البیوت۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

۸۸۵۔ فتح القدیر لابن ھمام، باب ادراك الفریضة، ۱/۴۱۶

نماز ہے۔

۸۸۷ ۔**عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہو کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔۱۲م

۸۸۸ ۔**عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بنی عبد الا شھل فصلی بنا المغرب فی مسجدنا ثم قال : اِرْکَعُوا هَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی بُیُوتِکُمْ ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبدالاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو۔۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے ۔ وہ کسی عذر و سبب سے تھا۔ ترک احیانا منافی سنیت و استحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے ۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں ۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۵۲۹/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱۹۴۲۲، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔ اور ان احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اور قضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا: تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اور سنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔ اور اسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارك وتعالیٰ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں۔ نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقه۔

مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

(۵) امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹۔ **عن** المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی مَقَامِہِ الَّذِی صَلّٰی فِیْہِ الْمَکْتُوبَۃَ حَتّٰی یَتَنَحّٰی عَنْہُ ۔ الاسد الصئول۔ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے۔ ۱۲م

۸۹۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ یَمِیْنِہٖ أَوْ عَنْ شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ یَعْنِی السُّبْحَۃَ ۔ الاسد الصئول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہو کر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے۔ ۱۲م

(۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یصلی فی مکانہ الذی صلی فیہ الفریضۃ وفعلہ القاسم ۔

الاسد الصئول ص ۱۱

۸۸۹۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یتطوع فی مکانہ ، ۱/۹۱
السنن الکبری للبیھقی، ۲/۱۹۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۲۰۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۳۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۹۵۳ ☆

۸۹۰۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی الخ ۱/۱۴۴
السنن لابن ماجہ ، ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲/۲۰۸

۸۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ☆ باب مکث الامام فی مصلاۃ بعد السلام ۱/۱۱۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔۱۲م

(۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة يصلى ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس فاذا ارادان يركع قام فركع ثم يصلى ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے، آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہوجاتے۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے۔۱۲م

۸۹۳ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شئى من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتى الفجر ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے۔

(۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَى الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلِعُ الشَّمْسُ ۔

۸۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تعاهد ركعتى الفجر، ۱/۲۵۱
الصحيح لمسلم، باب استحباب ركعتى سنة الفجر، ۱/۲۵۱
السنن لابى داؤد، باب ركعتى الفجر، ۱/۱۷۸
۸۹۴۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اعادتها بعد طلوع الشمس، ۱/۵۷
المستدرك للحاكم ۱/۲۷۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳/۳۳۵
كنز العمال للمتقى، ۱۹۳۳۱، ۷/۳۷۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۲/۳۰۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔۱۲م

(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵۔ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الصُّبحِ رَکُعَتَانِ ، فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکتَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶۔ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال : مَھْلًا یَاقَیْسُ ! اصلاتان معا ، قلت : یا رسول اللہ ! انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال : فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ،جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی ، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی ۔پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا ۔فرمایا: اے قیس ! ٹھر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہو گئی ہیں ۔عرض کیا: یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کرسکا۔فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

۸۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من فاتتہ متی یقضیھا ، ۱/۱۸۰
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء نی من فاتتہ الرکعتان ، ۱/۸۲
۸۹۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء نی من تفوتہ الرکعتان ، ۱/۵۷

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں ''جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقطع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد هذا الحديث ليس بمتصل ، محمد بن ابراهيم التيمى لم يسمع من قيس -

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروى بعضهم هذاالحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج فراى قيسا ـ

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامۂ رواۃ نے اسے مرسلاً روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبدربہ بن سعید و یحییٰ ابن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق واحفظ ہیں مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما يروى هذاالحديث مرسلاً

یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روى عبد ربه ويحيىٰ ابنا سعيد هذاالحديث مرسلاً ان جدهم زيدا صلى

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحیی دونوں نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحیی کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

رابعاً۔ مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراهیم لا نعرفه مثل هذاالامن حدیث سعد بن سعید ۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔

اور سعد باوصفِ توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ۔ امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه ، ائمۂ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے۔ صدوق سئی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہوسکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت وحرمت متعارض ہوں حرمت وممانعت کو ترجیح دی جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

(۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها ثم انه صلی مع الامام۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

۸۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہورہی تھی اور ابھی آپ نے سنت فجر ادانہیں کیں تھیں۔تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

(۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔۱۲م

۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حدثت ا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ، قال : فاتیتہ فوجد تہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ، فقال مالك یاا عبد اللہ بن عمرو ، قلت حدثت یارسول اللہ ! انك قلت : صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا ، قال : أَجَلْ ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا ،فرمایا: اے عبداللہ ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ القاعد بالایماء ۱/۱۵۰
السنن لابن ماجه ، باب صلوۃ القاعد علی الصف، ۱/۸۷

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات ، ۱/۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرمارہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔ فتاوی رضویہ ۴۶۹/۳

(۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس ۔ **فتاوی رضویہ، ۲۶۸/۳**

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱ ۔**عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقد م المدینة فأرادأن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والکراع ویجاهدالروم حتی یموت ، فلما قدم المدینة لقی أُناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ألیس لکم فیّ أُسوة ؟ فلما حدثوه بذلك راجع اِمراته وقد کان طلقها وأشهد علی رجعتها ، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك ،فانطلقت الیها فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال : ما أنا بقاربها ،لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا ،قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا ،فدخلنا علیها

۹۰۰۔ المسند لاحمدبن حنبل ، ۵٤/٦

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوة اللیل وعدد رکعات ، ۲٥٦/۱

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك ،قال : سعدبن هشام ،قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر ،فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد ،فقلت : ياأُم المومنين ! أنبئنى عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالت : الست تقرء القرآن ،قلت : بلى ؟ قالت : فإِن خلق نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهمت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت ،ثم بدالى فقلت : أنبئنى عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئنى عن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيبعثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فيصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا وم عليه و كان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله فى ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهراً كاملاً غير رمضان، قال :فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به ،قال : فقلت: لو علمت انك لا تد خل عليها ما حدثتك حديثها۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زراہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاری سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہوجائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونۂ عمل نہیں ۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں ۔ پوچھا وہ کون ہیں ۔فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ،رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں ۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں ۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے ۔ اذن ملا تو اندر پہونچے ۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں ۔فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے ۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا ۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں :حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے ۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین ! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتائیے ۔فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں ۔فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں ۔فرمایا: کیا تم نے 'یا ایہا المزمل' نہیں پڑھی ؟ میں نے کہا کیوں نہیں ۔فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوراں آخری حکم آسماں سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔تو قیام لیل اب نفل ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔ پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔ اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہوجاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔ پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق ،تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔ جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو ان میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔ میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو، رمضان کے سوا۔ پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔ ۱۲م

۹۰۲ ـ **عن** اُم المومنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس ـ

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔ ۱۲م

۹۰۲ـ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر، جالسا، ۱/ ۸۵
التاریخ الصغیر للبخاری، ۲/ ۱۱٤ ☆ مشکوة المصابیح ، للتبریزی، ۱۲۷٤
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۵٦۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۹٦
علل الحدیث لابی لحاتم ٤٤۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۵٤

۹۰۳۔ **عن** اُم المومنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوتر بواحدة ثم يركع ركعتين يقرء فيهما وهو جالس ،فاذا أراد أن يركع قام فركع ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنادیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے۔۱۲م

(۱۳) فرائض وسنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ **عن** أبى رمثة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان أبو بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما يقومان فى الصف المقدم عن يمينه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان رجل قد شهد التكبيرة الأُولىٰ من الصلوة، فصلى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأيت بياض خده ثم انفتل كانفتال أبى رمثة، يعنى نفسه فقام الرجل الذى أدرك معه التكبيرة الأُولىٰ ليشفع فوثب اليه عمر فأخذه بمنكبه فهزه ثم قال : اِجلس فلم يهلك أهل الكتاب الا أنه لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك يا ابن الخطاب ۔ الاسد الصئول ص ۱۶

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے۔ حضور نے نماز سے فارغ ہوکر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی۔ پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر

۹۰۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى ركعتين بعد الوتر جالسا ، ۸۵/۱
تاريخ بغداد للخطيب ۱۳/ ۶۰ ☆ مشكوة المصابيح لتبريزى ۱۲۸۶
۹۰۴۔ المستدرك للحاكم ۲۷۰/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۹۰/۲
كنز العمال للمتقى، ۳۲۷۵۴ ☆
السنن لابى داؤد ، ۱۰۰۸ كتاب الصلوه فى الرجل يتطوع فى مكانه الذى هل المكتوبه ۱۴۴/۱

حضرت عمر انکی طرف لپکے اور مونڈھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

(۱۴) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ **عن** ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی ثلاث عشرة رکعة برکعتی الفجر ۔ حاشیة مرقاة المفاتیح ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

(۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ **عن** عبد الرحمٰن بن عبد الله بن سابط رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما حضر أبابکر الموت دعا عمر (رضی الله تعالیٰ عنهما) فقال له : اتق الله یاعمر ! وأعلم اِن لله عملا بالنهار لایقبله باللیل ، وعملا باللیل لایقبله بالنهار ،وأنه لایقبل نافلة حتی تودی الفریضة ،واِنما ثقلت موازین من ثقلت موازینه یوم القیامة باتباعهم الحق فی الدنیا وثقلهم علیهم ، وحق لمیزان یوضع فیه الحق غدا أن یکون ثقیلا ، وانما خفت موازین من خفت موازینه یوم القیامة باتباعهم الباطل فی الدنیا وخفته علیهم ، وحق لمیزان أن یوضع فیه الباطل غدا أن یکون خفیفا ، واِن الله عزوجل ذکر أهل الجنة فذکرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سیئا تهم ، فاذا ذکرتهم قلت: اِنی لاخاف أن لا اُلحق بهم ، واِن الله تعالیٰ ذکر أهل النار فذکر هم باسواء أعمالهم ورد علیهم أحسنه فاذا ذکرتهم قلت: اِنی لأرجو أن لا أکون مع هؤلاء لیکون العبد راغبا راهبا لایتمنی علی الله ، ولا یقنط من رحمته ،، عزوجل ، فان

۹۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب صلوة اللیل و عدد رکعات ، ۲۵۴/۱

۹۰۶۔ حلیة الاولیاءء ۳۶/۱

أنت حفظت وصیتی فلایکن غائب احب الیك من الموت وھو آیتك ، وان انت ضیعت وصیتی فلایکن غائب ابغض الیك من الموت ولست بمعجزہ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۷

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاکر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے۔اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دیئے گئے۔تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا۔تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہوجائے۔محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہوجائے۔اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔اور اس وصیت کو پس پست ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکوگے۔۱۲م

(۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

۹۰۷۔ **عن** محجن بن اورع الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَاجِئتَ الْمَسْجِدَ وَ کُنتَ قَدْ صَلَّیْتَ فَأُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشادفرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸۔ **عن** یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّیْتُمَا فِی رِحَالِکُمَا ثُمَّ أَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَۃٍ فَصَلِّیَا مَعَھُمْ فَاِنَّھَا لَکُمَا نَافِلَۃً۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

۹۰۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدَ اُمَرَآءٌ تَشْغُلُھُمْ أَشْیَآءٌ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا حَتّٰی یَذْھَبَ وَ قْتُھَا فَصَلُّو الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، فقال رجل: یا رسول اللہ ! اصلی معھم، قال: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

۹۰۷۔ السنن للنسائی، باب اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ۱/۱۰۲
۹۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب من صل فی منزلہ الخ، ۱/۸۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدھثم یدرک الجماعۃ، ۱/۳۰
السنن للنسائی، باب اعادۃ الفجر مع الجمع لمن وحدہ، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱
۹۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت، ۱/۶۲

وقت پر نماز ادا نہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّیْتَ فِی اَھْلِكَ ثُمَّ اَدْرَکْتَ فَصَلِّھَا اِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہوجاؤ مگر فجر ومغرب میں ایسا نہ کرو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَیْفَ أَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ اُمَرَآءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ، اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَكَ نَافِلَةٌ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۲۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یصلی احد نافی منزلہ الصلوۃ ثم یأتی المسجد و تقام الصلوۃ فاصلی معھم، فاجد فی نفسی من ذلك شیأ فقال أبو أیوب: سألنا عن ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: فذلك لہ سھم جمع۔　　فتاوی رضویہ ۳۔۳۶۷

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیتہ، ۲/۴۲۲

۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراھیۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتھا المختار ۱/۲۴۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۱۲۴

کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷۶، ۷/۶۴۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۲/۲۴۰

۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ الخ، ۱/۸۵

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا،لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔فرماتے ہیں:میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھاتو آپ نے فرمایا:انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

۹۱۳۔ **عن** یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فِی رَحْلِہٖ ثُمَّ أَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّھَا مَعَہٗ فَاِنَّھَا لہٗ نَافِلَۃٌ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۷

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۴۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرک الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال لہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما: نعم، قال الرجل : ایتھما اجعل صلوتی۔ فقال لہ ا بن عمر : او ذالک الیک ،انما ذلک الی اللہ یجعل ایتھما شاء۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہوجاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟فرمایا:ہاں،اس شخص نے کہا:میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟فرمایا:کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔۱۲م

۹۱۵۔ **عن** ابن امرأۃ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

۹۱۳۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ، ۱/۸۵

۹۱۴۔ المؤطا لمالک ، باب اعادۃ الصلوۃ مع الامام ۶/۱۴

۹۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۳۴۰، ۷/۱۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: سَیَکُونُ اُمَرَآءُ یَشْغُلُھُمْ أشْیَاءُ ، یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا ، فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا، ثُمَّ اجْعَلُو ا صَلاَتَکُمْ مَعَھُمْ تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کرنماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہوجانا۔١٢م

۱۵۔ قیام اللیل

(۱) قیام اللیل کی فضیلت

۹۱۶۔ **عن** جابر بن بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا قَامَ أَحَدُ کُمُ یُصَلِّی مَنَ اللَّیُلِ فَلُیَسُتَكِ ، اِنَّ أَحَدَ کُمُ اِذَا قَرَءَ فِی صَلاَتِهٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاهُ عَلیٰ فِیُهِ وَ لاَ یَخُرُجُ مِنُ فِیُهِ شَیُءٌ اِلَّا دَخَلَ فِی فَمِ الُمَلَكِ ۔　　احکام شریعت ۱۳۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔۱۲م

۹۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الصَّلٰوةِ بَعُدَ الُفَرِیُضَةِ صَلٰوةُ اللَّیُلِ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔۱۲م

(۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

۹۱۸۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالی عنه یقول : قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تو رمت قد ماه ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

۹۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۳۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۳۲۹۳

۹۱۷۔ الصحیح لمسلم ، باب صوم سرر شعبان ، ۱/۳۶۸

السنن لابی داؤد، باب صوم سرر المحرم ، ۱/۳۳۰

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۸۶۳۷

۹۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا ، ۲/۷۱۶

الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلوة ، ۱/۵۵

الصحیح لمسلم ، باب اکثار العمل و الاجتهاد فی العبادة ۲/۳۷۷

تاخر ، قال: أ فَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں ۔ارشادفرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔۱۲م

۹۱۹۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قد ماه ، فقالت عائشة : لم تصنع هذ ا؟ يا رسول الله ! و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفَلَا أُحِبُّ أنْ أكُونَ عَبْدًاشَكُورًا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

۷۱۸۔ السنن للنسائى، الاختلاف على عائشة فى احياء الليل، ۱/۱۶۶
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى طول القيام فى الصلوة، ۱/۱۰۲
المسند لاحمد بن حنل ۴/۲۵۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۱۱۸۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۴۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷۱
المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/۷۱ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۵۲۹
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۲۶ ☆ شرح السنة للبغوى ۴/۴۵
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۷/۲۵۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۲۲۰
التفسير للبغوى، ۴/۱۷۴ ☆ ميزان الاعتدال ، ۴۷۳۱
بدائع المنن للساعاتى، ۳۱۶ ☆ المجروحين لابن حبن ، ۱/۱۶۱
فتح البارى للعسقلانى، ۸/۵۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۱۸۵
المغنى للعراقى ، ۴/۷۸ ☆ الشفا للقاضى عياض ، ۱/۴۶۵
تاريخ بغداد للخطيب ، ۴/۳۳۱ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ۱۷
مناهل الصفا، ۲۶ ☆ الدرالمنثورللسيوطى، ۲/۱۱۱
التمهيد لابن عبدالبر، ۶/۲۲۴ ☆ الزهد لابن المبارك ، ۳۶
كنز العمال للمتقى، ۱۸۵۸۰، ۷/۱۷۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۳/۲۳۲

۹۱۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب انا فتحنا لك فتحا مبينا، ۲/۷۱۶
الصحيح لمسلم ، باب اكتار الاعمال و الاجتهاد فى العبادة، ۲/۳۷۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۱۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۴۲۶
فتح البارى للعسقلانى، ۸/۵۸۴ ☆

آجاتا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔١٢م

(٣) وقت صلوة الليل

٩٢٠۔ **عن** أياس بن معاوية المزنی رضی الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : لا بُدَّ مِن صَلٰوةٍ بِلَيلٍ ، وَ لَو حَلبُ نَا قَةٍ ، وَ لَوْحَلْبُ شَاةٍ ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جدالممتار ١/ ٣٢٧

(٤) تعداد رکعات صلوة الليل

٩٢١۔**عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالى عنها قالت : كانت صلوة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فی شهر رمضان وغير ه ثلث عشرة ركعة بالليل منها ركعتا الفجر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٩٢٠۔ المعجم الكبير للطبرانی، ١/٢٧١ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٥/٢٠٣
الاصابه لابن حجر ، ١/٣٩٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢/٢٥٢

٩٢١۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب كيف صلوة الليل ، ١/١٥٣
الصحيح لمسلم ، باب صلوة الليل و عدد ركعات ، ١/٢٥٥
المؤطا لمالك ، ٤٢، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٢٥٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔۱۲م

(۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ **عن** اُم المؤنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : مَا مِنُ اِمُرءٍ تَکُونُ صَلٰوةُ اللَّیُلِ یَغُلِبُهٗ عَلَیُهَا نَوُمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أجُرَ صَلٰوتِهٖ وَ کَانَ نَوُمُهٗ عَلَیُهِ صَدَقَةٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔۱۲

۹۲۳۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أتٰی فِرَاشَهٗ وَ هُوَ یَنُوِی أنُ یَّقُوُمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیُلِ فَغَلَبَتُهُ عَیُنَاهُ حَتّٰی أصُبَحَ کُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَ کَانَ نَوُمُهٗ صَدَقَةً عَلَیُهِ مِنُ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک ، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

۹۲۲۔ السنن لابی داؤد ، باب من نوی القیام فنام ، ۱۸٦/۱
السنن للنسائی، باب من کان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ۱۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٧۲/٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤۰۹/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ٦٦/۱۳
ارواء الغلیل للالبانی ٤۰۹/۲ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ۵۰۵
المؤطا لمالك ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۵/۵
۹۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل ، ۹۵/۱
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام ، ۱۹۹/۱
المؤطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٧۲/٦
المستدرك للحاكم ۳۱۱/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵/۳
الصحیح لابن خزیمة ، ۱۱٧۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۸/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۹۱، ٧۸۳/٧
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤۵۹/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳٤۸/۱

طرف سے اس پر صدقہ ہوجاتی ہے ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۳۲۹

(٦) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

٩٢٤۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزية صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رضى الله تعالىٰ عنه قال : بحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء يصلى الصلوة بعد رقدة ، ثم الصلوة بعد رقدة ، وتلك كانت صلوة برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

(٧) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

٩٢٥۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبى بكر يصلى يخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو يصلى رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا بَكْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجيت ، يا رسول الله ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتُكَ قال : فقال : يا رسول الله ! اوقظ الوسنان و اطرد الشيطان ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق نماز میں آہستہ

٩٢٤۔ المجعم الكبرى للطبرانى، ٣/ ٢٢٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/ ٢٧٧
٩٢٥۔ السنن لابى داؤد ، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ١/ ١٨٨

قرأت کررہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کررہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ ۱۲م

٩٢٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال :قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ، قال : كلام طيب يجمعه الله بعضه الى بعض ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ۱۲م

(۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

٩٢٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بت عند خالتی ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و يديه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بين وضوئين لم يكثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطيت كراهية ان يری انی كنت انقيه فتوضأت فقام يصلی ، فقمت عن يساره فاخذ باذنی فادارنی عن يمينه فتتامّت صلوته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و كان اذا نام نفخ فاذنه بلا ل بالصلوٰة فصلی ولم يتوضأ۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

٩٢٦۔ السنن لابی داؤد، باب رفع الصوت بالقرأة ، الخ، ١٨٨/١

٩٢٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الدعا اذا انتبه من الليل، ٩٣٥/٢

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے ، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا ، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کررہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کرلیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا (امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

(۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمرو بن عنبسة السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای اللیل اسمعَ؟ قال : جَوُفُ اللَّیُلِ الْآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئُتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشُهُوُدَۃٌ مَكُتُوُبَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْفَجُرَ ، ثُمَّ اقُتَصِرُ حَتّٰی تَطُلَعَ الشَّمُسُ وَ تَرُتَفِعَ قَیُسَ رُمُحٍ أَوُ رُمُحَیُنِ ۔ جد الممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے ؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر چاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس ، الخ ۱/ ۱۸۱
المستدرك للحاكم ، ۱/۲۶۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴/۵۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۶۴ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۵۰

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔۱۲م

(۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔۱۲م

۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱/۱۵۴
الصحیح لمسلم ، باب النہی عن صوم الدہر الخ ، ۱/۳۶۶
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی قیام اللیل ، ۱/۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۰ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری ، ۱/۴۴۵
الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۲۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۶/۵۷

۱۶۔ جمعہ

(۱) فضیلت یوم جمعہ

۹۳۰۔ **عن** أوس بن أوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَیَّا مِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِفِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ، فَأَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ، قال: قالوا: یا رسول اللہ ! کیف تعرض صلوتنا علیك و قد ارمت یعنی بلیت فقال : اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَنْ تَاکُلَ أَجْسَا دَ الْأَنْبِیَاءِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۵

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں ۔صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے ؟ آپ تو رمیم ہو چکے ہونگے یعنی گلی ہڈی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرما دیئے ہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۶/۱۳۶

۹۳۰۔ السنن لابی داؤد باب تفریع ابواب الجمعۃ ، ۱/۱۵۰
السنن لابن ماجہ ، باب فضل الجمعۃ ، ۱/۷۷
السنن للنسائی، باب اکثار الصلوۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ ، ۱/۱۵۴
المستدرك للحاکم ، کتاب الجمعۃ ، ۱/۲۷۸

المسند لاحمد بن حنبل ،	۴/۸	☆ الجامع الصغیر للسیوطی ،	۱/۱۵۰
الصحیح لابن خزیمۃ ،	۱۷۳۳	☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۳۶۱
الدر المنثور للسیوطی ،	۵/۳۳۸	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۳/۱۵۷
ارواء الغلیل للآلبانی،	۱/۳۴	☆ المصنف لابن ابی شیبۃ،	۲/۱۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ،	۱/۴۹۱	☆ التوسل للالبانی ،	۵۸
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۲/۷۲	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۰۲،	۱/۴۹۹
المسند للربیع،	۵۵۰	☆ المعجم الکبیر للطبرانی،	۱/۱۸۶
السنن الکبری للبیھقی،	۳/۲۴۹	☆ التفسیر لابن کثیر ،	۵/۲۷۵
الاذکار اکلنوویۃ ،	۱۰۶	☆ البدایۃ و النھایۃلابن کثیر،	۵/۲۷۵
الحاوی للفتاوی للسیوطی ،	۲/۲۶۴	☆ میزان الاعتدال للذھبی،	۲۹۹۱

٩٣١ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيۡرُ يَوۡمٍ طَلَعَتۡ عَلَيۡهِ الشَّمۡسُ يَوۡمُ الۡجُمُعَةِ، فِيۡهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيۡهِ اُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ وَ فِيۡهِ اُخۡرِجَ مِنۡهَا، وَ لَا تَقُوۡمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیۡ يَوۡمِ الۡجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔اورقیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔۱۲م

٩٣٢ـ **عن** أبی لبابة بن المنذر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ يَوۡمَ الۡجُمُعَةِ سَيِّدُ الۡأَيَّامِ وَ أَعۡظَمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ تَعَالیٰ ، فِيۡهِ

٩٣١ـ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ٢٨٢/١
الجامع للترمذی، باب فضل يوم الجمعة ، ٦٤/١
السنن لابی داؤد كتاب الصلوة باب تفريع ابواب الجمعة ، ١٥٠/١
السنن للنسائی، باب ذكر فضل يوم الجمعه ، ١٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٧٢/٢ ☆ المؤطا لمالك ،
السنن الكبری للبيهقی، ٢٥١/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٢٧٨/١
الكشاف ، ١٧٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٩٠/١
التفسير لللبغوی، ٩٣/٧ ☆ السنن للدارمی ،
الصحيح لابن خزيمة، ١٧٢٩ ☆ زاد المسير لابن الجوزی، ٢٦٣/٨
ارواء الغليل للآلبانی، ٢٢٧/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ٤٨/١
موارد الظمئان للهيثمی، ١٠٢٤ ☆ المسند للشافعی، ٧٢
مشكوة المصابيح للتبريزی ١٣٥٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ٤٦٠/٢
بدائع المنن للساعاتی، ٤٢٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢١٦/٣
تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ٦٩٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢١٠٥٠، ٧١١/٧
المسند للربيع بن حبيب ، ٥٧/١ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ٨٠/١
التاريخ الكبير للبخاری، ٤٢٣/٥ ☆ المغنی للعراقی، ١٧٩/١
التفسير للقرطبی، ٥١/١٨ ☆ التفسير لابن كثير، ١١٥/١
٩٣٢ـ الترغيب و الترهيب للمنذری ٤٨٩/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٣/٥
مشكو ة المصابيح للتبريزی ١٣٦٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢١٠٦١، ٧١٣/٧
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٣٦٦/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ١٥٠/٢

خَمُسُ خِلاَلٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَ أَهُبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْأَرُضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبُدُ شَيأً اِلَّاأَعُطَاهُ اِيَّاهُ مَالَمُ يَسأَلُ حَرَامًا ، وَ فِيهِ تَقُوُمُ السَّاعَةُ ، مَا مِنُ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ ، وَ لاَ سَمَا ءٍ ، وَلاَ أَرُضٍ ، وَ لاَ رِيَاحٍ ، وَلاَجِبَالٍ ، وَ لاَ بَحرٍ اِلَّا وَهُنَّ يَشُفَقُنَ مِنُ يَوُمِ الْجُمُعَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۹۵

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذ ر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدافرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے ۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی ۔ تمام فرشتے ،آسمان ، زمین ، ہوائیں ، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲م

۹۳۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَبُعَثُ الْأَيَّامَ يَوُمَ الْقِيَامَةِ عَلیٰ هَيأَتِهَا وَ يَبُعَثُ الْجُمُعَةَ زَهُرَآءَ مُنِيُرَةً أَهُلُهَا يَحُفُّوُنَ بِهَا كَالْعَرُوُسِ تَهُدِی اِلیٰ كَرِيُمِهَا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لیجاتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۹۳٤۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۹۳۳۔ المستدرك للحاكم ، ۱/۲۷۷ ☆ الصحيح لابن خزيمة ۱۷۳۰
الكامل لابن عدی ، ٤/۱٥۲۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبلانی، ۷۰٦
كنز العمال للمتقی، ۲۰۹۱۰ ، ۷/٦۸٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٦/۲۱٦
التفسير للقرطبی، ۱۸/۱۱۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥۱۷

۹۳٤۔ السنن لابن ماجه ، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ ، ۱/۱۱۹
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۲٤۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/۱٤٤
المطالب العالية لابن حجر، ۳۳۲۲، ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/٤۹۸

علیه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّاعُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا،قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔ اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔ فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

(۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

۹۳۵ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فى مصر جامع۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہر ہی میں واجب ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۶۷۲

۹۳۶ـ **عن** عطا ء بن ابى رباح رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا كنت فى قرية جامعة فنودى بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

۵۳۴ـ التفسير لابن كثير ، ۶/۴۶۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۳۶۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۳/۲۴۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۱۸۹
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۱/۱۴۷ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۲۱۸۰ ، ۱/۵۱۷
المسند للشافعى، ۷۰ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۲/۵۱۷

۹۳۵ـ المصنف لعبد الرزاق ، باب القرى الصغار، ۳/۱۶۷
فتح البارى للعسقلانى، ۲/۴۵۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۱/۲۸۷
نصب الراية للزيلعى، ۲/۱۹۵

۹۳۶ـ المصنف لعبد الرزاق، باب القرى الصغار ، ۳/۱۶۹

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضى و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ٣/٦٧٢

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہواور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہواور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ١٢ م

(٣) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

٩٣٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبۂ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٦٩٧

٩٣٨۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهٖ صَهٍ فَقَدْ لَغَا ،

٩٣٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الانصات يوم الجمعة ، ١٢٨/١
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ٢٨١/١
السنن لابی داؤد كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يخطب، ١٥٨/١
السنن للنسائی، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ١٥٨/١
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الاستمتاع للخطبة، ٧٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ٢٧٢/٢ ☆ السن للدار می، ٣٢٤/١
المصنف لعبد الرزاق، ٥٢٢٤، ٣/ ٢٢٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٥٨/٤
نصب الراية للزيلعی ، ٢٠٩/٢ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٦٠/٢
فتح الباری للعسقلانی ، ٤٠٩/٢ ☆ السلسله الصحيحة للالبانی، ١١٨/١
٩٣٨۔ السنن لابی داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ١٥١/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٧٤/٢ ☆ الجامع الكبير ، ٦٣/٢

وَ مَنُ لَغَا فَلَيُسَ لَهٗ فِی جُمُعَتِهٖ تِلُكَ شَیُ ءٌ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ يَّتَكَلَّمُ يَوُمَ الُجُمُعَةُ وَ الُإمَامُ يَخُطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الُحِمَارِ يَحُمِلُ أَسُفَارًا ، وَ الَّذِی يَقُوُلُ لَهٗ أَنُصِتُ لَيُسَ لَهٗ جُمُعَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

(۴) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

۹۴۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۶۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔ ۱۲م

(۵) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

۹۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : بينما النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يخطب يوم الجمعة اذا قام رجل فقال : يا رسول الله ! هلك الكراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان يسقينا فمديديه و دعا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۶۹

۹۳۹۔ المسند الحمد بن حنبل، ۱/ ۲۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/ ۹۰
كنز العال للمتقی، ۲۱۲۰۶، ۷/ ۷۴۵ ☆

۹۴۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب القعدة بين الخطبتين، ۱/ ۱۲۷
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة، ، ۱/ ۲۸۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الجلوس بين الخطبتين، ۱/ ۶۷
السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فی الخطبة يوم الجمعة، ۱/ ۷۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۵۲ ☆ ارواء الغليل للالبانی ، ۳/ ۷۰

۹۴۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الاستقاء فی الخطبة، ۱/ ۱۲۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔

(٦) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

٩٤٢۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دنا من منبرہ یوم الجمعۃ سلم علی من عندہ من الجلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجھہ ثم سلم قبل ان یجلس۔

جدالممتار ١/٢/٣٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ١٢م

٩٤٣۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صعد المنبر سلم۔ جدالممتار ١/٢/٣٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے ١٢م

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف وواہی کہنے کے بعد فرمارہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

٩٤٢۔ السنن الکبری للبیھقی، ٣/٢٠٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٩٧٨

٩٤٣۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ ، ١/٧٩

السنن الکبری للبیھقی، ٣/٢٠٤ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٤/٢٤٢

کنز العمال للمتقی، ١٧٩٧٧، ٧/ ٦٤

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اور ان احادیث کے ذریعہ امام اعظم و امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہوجاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالممتار ١/٣٧٢

(٧) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤ـ **عن** الحکم بن حزن الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بہا ای بالمدینۃ الطیبۃ ایاما ، شہدنا فیہا الجمعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام متوکأ علی عصا او قوس۔　جدالممتار ١/ ٣٨٧

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چندروز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔١٢م

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعۃ عین لا تعم " کہ کسی معین وخاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔　جدالممتار ١/ ٣٧٨

٩٤٤ـ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخطب علی قوس ، ١/١٥٦

۱۷۔عیدین

(۱)عیدین کی نمازاور وعظ ونصیحت

۹۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظھن و ذکر ھن و امرھن بالصدقة ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالفطر یا عیداضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی ، پھر خطبہ دیا ، پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اوران کو وعظ ونصیحت سے نوازاور صدقہ کا حکم دیا۔۱۲م

۹۴۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قام فبدأ بالصلوٰة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکر ھن و ھو یتو کأ علی ید بلال و بلال باسط ثوبه تلقی فیه النساء صدقة۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعدلوگوں کوخطبہ دیا۔جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اورعورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکونصیحت فرمائی۔آپ حضرت بلال کے ہاتھ پرٹیک لگائے ہوئے اورحضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔۱۲م

۹۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء و لحیض الی المصلی، ۱۳۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الصلوة العیدین ، ۲۸۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صلوة العیدین ، ۹۲/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة باب الخطبةیوم العید، ۱۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۱ ☆ السنن للنسائی، موعظة الامام النساء الخ، ۱۸۰/۱
۹۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المشی والرکوب الی العید ، الخ، ۱۳۱/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب صلوة العیدین ، ۲۸۹/۱

(۲) عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجهه ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیداضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

(۳) خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : شهدت صلوة الفطر مع نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمرو عثمان رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔۱۲م

۹۴۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰة۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔۱۲م

۹۵۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبة العید، ۱/۱۳۳
۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الصلوة العیدین ، ۱/۲۸۹
الجامع الصحیح للبخاری، الخطبة بعد العیدین ، ۱/۱۳۱
۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید ، ۱/۱۳۱
۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبة العید ۱/۱۳۴

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول الله! جیران لی ، اما قال بھم خصاصة و اما قال بھم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ ، وعند ی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص له فیھا ۔ فتاوی رضویه ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔راوی کہتے ہیں یا توانہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانھا و من لم یذبح فلیذبح باسم الله۔

فتاوی رضویه ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنھما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنھما یصلون العیدین قبل الخطبة ۔ فتاوی رضویه ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید، ۱/۱۳۴
۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخطبة بعد العید ۱/۱۳۱
الجامع للترمذی ، باب فی صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۷۰
السنن للنسائی، باب صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۲۳۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔۱۲م

۹۵۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقۃ فیکون اکثر من یتصدق انس ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عید گاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔۱۲م

۹۵۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یبدأ بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم و یوصیھم ، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ أمر بہ ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لیجاتے۔سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہوکر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

۹۵۳۔ السنن للنسائی، باب حث الامام علی الصدقۃ فی الخطبۃ ، ۱/۲۳٤

۹۵٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، ۱/۱۳۱

۹۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : حضرت بالعید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بنا العید ثم قال : قد قضینا الصلوۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب ۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

(۴) خطبۂ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت الصلوۃ فی العیدین قبل الخطبۃ ثم یقف الامام علی راحلتہ بعد الصلوۃ فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامۃ ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی ۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔

(۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : اِذَا کَانَتْ غَدَاۃُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلآئِکَۃَ فِی کُلِّ بَلَدٍ (و ذکر الحدیث الی ان قال) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاھُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق) وَ یَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ! سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی ، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْأً فِی جَمْعِکُمْ لِآخِرَتِکُمْ اِلَّاأَعْطَیْتُکُمْ،وَلَا لِدُنْیَا کُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ ، فَوَعِزَّتِی لَأَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَارَاقَبْتُمُونِی ، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا أُخْزِیْکُمْ وَلَا أَفْضَحُکُمْ بَیْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَکُمْ قَدْ أَرْضَیْتُمُوْنِی وَرَضِیْتُ

۹۵۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی انتظار الخطبۃ بعد الصلوٰۃ ۱/۹۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ، باب الجلوس للخطبۃ، ۱/۱۶۳
۹۵۶۔ کتاب الآثار لمحمد ، باب صلوۃ العیدین ، ۴۱
۹۵۷۔ شعب الایمان للبیھقی ، ۳/۳۳۷

عَنۡکُمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہرشہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔(اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہرنا کہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔پھرارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کروگے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔(یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوا نہ کرونگا۔پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔اس کلام مبارک کا اول ’’ یا عبادی سلونی ‘‘ ہے۔یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔اور آخر انصرفوا مغفورا لکم ، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔’’ نسأل اللہ العفو و العافیۃ۔آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۲ ۷

(۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** أُم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نومران نخرج يوم العيد حتى تخرج البكر من خدرها حتى تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون بدعا ئهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۲

(۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بريدة بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و لا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے ۔اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : من السنة ان لا يخرج يوم الفطرحتى يطعم و لا يأكل يوم الاضحى حتى يرجع۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

۹۶۱۔ **عن** بريده بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله

۹۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شهود الحائض للعيدين ، ۱/۱۳۲

۹۵۹۔ الجامع للترمذی، باب فی الاكل يوم الفطر قبل الخروج، ۱/۷۱

۹۶۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۱۴۳ ☆ مجمع الزوزائدللهيثمی، ۲/۱۹۹

۹۶۱۔ السنن للدار قطنی، كتاب العيدين ، ۱/۱۸۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل ، وکا ن لا یأکل یوم النحر حتی یرجع ، فیأکل من اضحیتہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔۱۲م

۱۸۔ نماز کسوف

(۱) سورج گرہن کی نماز

۹۶۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انكسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم مات ابرهیم بن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الناس : انما انكسفت لموت ابرهیم ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بالناس ست ركعات باربع سجدات ، بدأفكبر ثم قرأ فاطال القراء ة ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الركوع ، فقرأ قرأة دون القرأة الاولی، ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الركوع فقرأ قرأة دون القرأة الثانية، ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الركوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتين ، ثم قام فركع أيضا ثلث ركعات ليس فيها ركعة الا التی قبلها اطول من التی بعد ها و ركوعه نحوا من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتی انتهينا ، و قال أبو بكر حتی انتهی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حين انصرف و قد اٰضت الشمس فقال : يا ايها الناس ! انما الشمس و القمر اٰيتان من ايات الله و انهما لا ينكسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بكر لموت بشر، فاذا رأيتم شيأ من ذلك فصلو حتی تنجلی ، ما من شئ توعدونه الاو قد رأيته فی صلاتی هذه ، لقد جئ با لنار وذلكم حين رأيتمونی تأخرت مخافة أن يصيبنی من لفحها ، و حتی رأيت فيها صاحب المحجن يجر قصبه فی النار كان يسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : اِنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنه ذهب به و حتی رأيت فيها صاحبة الهرة التی ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئی بالجنة و ذلكم حين رأيتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت يدی وانا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظرو اليه ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شئ توعدونه الاقدر أيته فی صلوتی هذه۔

۹۶۲۔ الصحيح لمسلم، كتاب الكسوف ، ۲۹۷/۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی ۔اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرأت کی ، پھراتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم ، پھر اس قرأت وقیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی ، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے ۔ پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم ،اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے ۔ پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے ۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے ۔ جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔ میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔میرے سامنے دوزخ لائی گئی ۔اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی ۔اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی ۔ پھر جنت میرے سامنے لائی گئی ۔ یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں ۔ یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تاکہ تم انکو دیکھو۔لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔۱۲م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخلت علی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها و وهی تصلی فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فاشارت برأسها الی السماء فقلت : آیة ، قالت : نعم ، فاطال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القیام جد ا حتی تجلانی الغشی فاخذت قربة من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجهی من الماء ، قالت : فانصرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فحمده الله و اثنی علیه ، ثم قال: أَمَّا بَعُدُ ! مَا مِنُ شَیْءٍ لَمُ أَکُنُ رَأَیُتُهٗ اِلَّا قَدُرَأَیُتُهٗ فِی مَقَامِی هٰذَا حَتّٰی الُجَنَّةَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّهٗ قَدُ اُوحِیَ اِلَیَّ اِنَّکُمُ تُفُتَنُوُنَ فِی الُقُبُوُرِقَرِیُبًا اَوُ مِثُلَ فِتُنَةِ الُمَسِیُحِ الدَّجَّالِ ، لا ادری ای ذلك قالت اسمآء : فیوتی احدکم فیقال ما علمك بهذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادری ای ذلك قالت اسماء؟ فیقول :هو محمد ، هو رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، جاء بالبینات و الهدی ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فیقال له ، نم قد کنا نعلم انك لتومن به فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلك قالت اسمآء؟ فیقول : لا ادری سمعت الناس یقولون شیأ فقلت ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی۔لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔پھر حضور

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ۲۹۸/۱

الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوة النساء مع الرجال فی الکسوف ، ۱/ ۱٤٤

نے خطبہ دیا۔اوراللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤگے یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤگے۔روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ہم نے فرمانبرداری اوراطاعت کی۔تین مرتبہ یہ ہی جواب دیگا۔پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سوجا۔اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سوجا۔لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں ۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔۱۲م

۱۹۔نماز استسقاء

(۱)نماز استسقاء

٩٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء۔ فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۱۲م

٩٦٥۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال :انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی و حول رادئه لیتحول القحط۔ فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہوجائے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف، اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

٩٦٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوة الاستسقاء ٢٩٣/١

٩٦٥۔ السنن للدار قطنی، کتاب الاستقاء، ٦٦/٢

تاکہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد وقبول دعا کی فال ہو۔گویا دونوں ہاتھ خیر وبرکت سے بھر گئے۔اس نے وہ برکت اعلیٰ واشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۰۔ سہو

(۱) نماز میں سہو کا بیان

۹۶۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَیْسَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَھْوٌ، فَاِنْ سَھَا الْاِمَامُ فَعَلَیْہِ وَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَہٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۱

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام و مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔ ۱۲م

۹۶۷۔ **عن** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا اِلَّا تَوَلّٰی مَا کَانَ عَلَیْھِمْ فِی صَلٰوتِھِمْ فَاِنْ حَسُنَ فَلَہٗ وَلَھُمْ، وَاِنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہِ وَلَا عَلَیْھِمْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام و مقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ ''علیٰ'' دلالت کر رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

۹۶۶۔ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۶ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۳۱
السنن للدار قطنی، ۱/۳۷۷ ☆

۹۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۳۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۴۵

(۲) سجدۂ سہو کی حکمت

٩٦٨۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا شَكَّ أَحَدُ كُمُ فِی صَلوٰتِهٖ فلَا یَدْرِكَمُ صَلَّی ثَلْثًا أَوْأَرْبَعًا ، فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ، ثُمَّ لْیَسْجُدْ سِجْدَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ یُّسَلِّمَ ، فَاِنْ كَانَ یُصَلِّی خَمْسًا شَفَعْنَ لهٗ صَلوٰتَهٗ وَ اِنْ كَانَ صَلَّی تَمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکوہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

٩٦٨۔ الصحیح لمسلم ، باب من شك فی صلوته ، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/٦٩٣
التمهید لابن عبد البر ، ۵/۲۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۸۱

۲۱۔ مکروہات

(۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمُ فِي الثَّوُبِ الْوَاحِدِ لَيُسَ عَلَىٰ عَاتِقِهِ مِنُهُ شَیْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی السراویل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرُتُ أَنُ أَسُجُدَ عَلیٰ سَبُعَةِ أَعُضَاءٍ وَ أَنُ لَا أَكُفَّ شَعُرًا وَ لَا ثَوُبًا ۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، ۱/۵۲
الصحیح لمسلم ، باب صلوة فی ثوب الواحد و صفة لبسه، ۱/۱۹۸
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة باب جماع اثواب مایصلی فیه ، ۱/۹۲
شرح السنة للبغوی ۲/۴۲۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲/۶۱
۹۷۰۔ تاریخ بغداد خطیب، ۵/۱۳۸ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۱۹۲
۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لایکف ثوبه فی الصلوة ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجه باب السجود ، ۱/۶۳
السنن للنسائی، باب النهی عن کف الشعر فی السجود ، ۱/۱۲۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۵۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۲۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ۱۲م

۹۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ أنْ لَا أكُفَّ الشَّعْرَ وَ الثِّيَابَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ۱۲م

۹۷۳۔ **عن** بریده الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیه رداء۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاوی رضویہ /۶۲۶

(۲) محراب و در میں کھڑے ہونیکی ممانعت

۹۷۴۔ **عن** قرة بن ایاس رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا ننهی ان نصف بین السواری علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نطر دعنها طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبه فی الصلوة ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء المسجود و النهی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجه، باب السجود ، ۱/۶۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۹۹۸، ۲/۱۸۵
۹۷۳۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة باب من قال یزربه ازا کان صیقان ۱/۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹ ☆
۹۷۴۔ السنن لابن ماجه ، باب الصلوة بین السواری فی الصنف ، ۱/۷۱

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

حضرت عبدالحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کعبہ معظّمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جووجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت ، یا اشتباہ حال امام ، یا تشبہ اہل کتاب ، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۴۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنہ، باب ما جاء فی کراھیۃ الصف بین السواری، ۱/۳۱
المستدرک للحاکم و صحبہ، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۳۱
۹۷۶۔ عمدۃ القاری للعینی، قبیل باب الصلوۃ الی الراحلۃ

(۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۹۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا کَانَ اَحَدُکُم یُصَلِّی فَلَا یَصْبِقُ قِبَلَ وَجْهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۲۵

(۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل بٹے

۹۷۸۔ **عن** عثمان بن طلحه رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی کُنتُ رَأَیتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ ، فَنَسِیْتُ اَنْ آمُرَکَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِی اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَشْغَلُ الْمُصَلِّی ، قال سفیان : لم تزل قرنا الکبش فی البیت حتی احترق البیت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے منیڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکوڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکوڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ، حضرت سفیان

۹۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب کفارۃ البزاق فی المسجد ، ۱/ ۵۹
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن البصاق فی المسجد ، ۱/ ۲۰۷
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۹۳ ☆ المؤطا لمالک ، ۱۹۴
شرح السنة للبغوی ، ۲/ ۲۸۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/ ۳۱۰
۹۷۸۔ السنن لابی داؤد ، با ب صلوۃ فی الکعبة ، ۱/ ۲۷۷

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اور اس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔ ۱۲م

(۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ یَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعَ اِلَیْهِمْ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵

۹۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ۱/۱۸۱
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة، ۱/۱۴۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۲۲۱ ☆ السنن الکبری للهیثمی
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۵۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۳۰۳، ۱۱/۶۱۸

۲۲۔ عمامہ

(۱) عمامہ کی فضیلت

۹۸۱۔ **عن** رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَرْقُ مَابَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ أَلْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلاَنِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اورمشرکوں میں فرق ٹوپیوں پرعمامے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کراوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

۹۸۲۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْعَمَائِمُ تِیُجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْعَمَائِمُ تِیُجَانُ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتاردیں گے۔

۹۸۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العمائم ، ۵٦٤/۲
المستدرك للحاکم ۴۵۲/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۲۹/۷
التاریخ الکبیر للطبرانی، ٦۷/۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱۱۱/۱
المسند لابی یعلی ، ۱۴۴/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹۷/۴
۹۸۲۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۸۷/۳ ☆ اتحا ف السادۃ للزبیدی، ۲۵۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۳۲، ۱۵ / ۳۰۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۹۴/۲
۹۸۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۵۳/۱ ☆

۹۸۴۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِيْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسُرًا وَ مُقَنِّعِيْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

۹۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

۹۸۶۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، يُعْطٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ كُوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَاسِهٖ نُوْرًا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

۹۸۷۔ **عن** اسامة بن عمير رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۹۸۴۔ الكامل لابن عدى،

۹۸۵۔ المستدرك للحاكم ۴/۱۹۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱۶۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۱۱۹ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۲۷۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۳/۵۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۱/۳۹۴
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۵/۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۱۱۳۵، ۱۵/۳۰۵

۹۸۶۔ كنز العمال للمتقى، ۱۱۳۵، ۱۵/۳۰۵ ☆

۹۸۷۔ الكامل لابن عدى، ☆ شعب الايمان للبيهقى، ۵/۱۷۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۸۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّالْعَرَبِ ، فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتُ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں ۔تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۹۔ **عن** رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَزَالُ اُمَّتِی عَلَی الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَی الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

۹۹۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی أَمَدَّنِی یَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَیْنٍ بِمَلٰئِكَةٍ یَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعِمَامَةُ وَ قَالَ : اِنَّ الْعِمَامَةَ حَاجِزَةٌ الْكُفْرِ وَ الْاِیْمَان۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر وایمان مین فارق ہے۔

۹۹۱۔ **عن** عبد الاعلی بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ دعا علی بن ابی طالب فعممه و ارخی عذبة العمامة عن خلفه ثم قال: هٰكَذَا فَاعْتَمُّوا : فَاِنَّ الْعِمَامَةَ سِیْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِیَ حَاجِزَةٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُشْرِكِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

۹۸۸۔ المسند الفردوس ، ۸۸/۳ ☆

۹۸۹۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۹۳/۵ ☆

۹۹۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴/۱۰ ☆

۹۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۹۱۱ ، ۱۵ / ۴۸۳ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اوران کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اورارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عممه بيده فذنب العمامة من و رائه ومن بين يديه ، ثم قال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل على اصحابه فقال : هٰكَذَا تَكُوْنُ تِيْجَانُ الْمَلآئِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آمنے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۹۹۳۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ أَكْرَمَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

۹۹۴۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَى الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود ونصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

۹۹۲۔ كنز المعال للمتقى، ٤١٩١٣، ٤٨٤/١٥

۹۹۳۔ كنز العمال للمتقى، ٤١١٤٥، ٣٠٧/١٥

۹۹٤۔ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

۹۹۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلیٰ أَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جواحادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر دربارۂ فضائل ضعاف مقبول ۔اس حدیث کوحافظ عراقی ۔حافظ عسقلانی اورامام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کوجامع صغیر میں ذکر کیاجب کہ اس کتاب میں التزام رکھاہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکرنہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۲

۹۹۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّلٰوۃُ فِی الْعَمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامہ کےساتھ نمازدس ہزارنیکی کے برابر ہے۔

۹۹۷۔ **عن** معا ذ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوا تَزْدَادُوْا حُلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَہٗ بِکُلِّ کَوْرٍ حَسَنَۃٍ ، فَاِذَا حَطَّ فَلَہٗ بِکُلِّ حَطَّۃٍ حَطُّ خَطِیْئَۃٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں ۔تو عمامہ باندھوتمہاروقار بڑھیگا۔اور جوعمامہ باندھے اسکے لئے ہرپیچ پرایک نیکی ہے،اورجب (بلاضرورت یاترک کے قصد پراتارے توہراتارنے پرایک خطاہے۔یاجب (بضرورت بلاقصدترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے توہرپیچ اتارنے پرایک گناہ اترے۔

۹۹۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۷۶

۹۹۶۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲/۴۰۶

۹۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۴۶، ۱۵/۳۰۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔ کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔ عمرو بن حصین انہوں نے ابو علاثہ سے اور انہوں نے ثویر سے روایت کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

(۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِيْضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِيْنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۹۔ **عن** سالم رضى الله تعالىٰ عنه قال : دخلت على ابى عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنهما و هو يتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامة ، قلت: بلى ، قال :احبها تكرم، و لا يراك الشيطان الاولى ، سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِيْضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِيْنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ، اى بنى ! اعتم ، فان الملائكة يشهدون يوم الجمعة معتمين فيسلمون على اهل العمائم حتى تغيب الشمس۔

۹۹۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۱٤/۱

۹۹۹۔ كنز العمال للمتقى، ٤۱۱۳۹، ۱۵/ ۳۰٦

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے ۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لا جرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع ،کذاب اور متہم ہے ۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھاے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلا شبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہوکر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

ہے قابل حجت نہیں ۔اورامام احمد احادیث احکام میں تونہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔اوراس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابوعقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں،سند اس طرح ہے۔

ابونعیم کے نزدیک عیسی بن یونس ،اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونون نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔اور میمون سے مراد ابوایوب جزری الرقی ہیں جونہایت ثقہ اورفقیہ ہیں۔مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اورعلامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔اورحدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔اورایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے " الھاد الکاف فی حکم الضعاف "میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصاً ۳/۸۰-۷۹

۱۰۰۰۔ **عن** جابر عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَکْعَتانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃٍ بِلاَعِمَامَۃٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸

۱۰۰۰۔ المسند الفردوس، للدیلمی، ۲/۲۶۵

۲۳۔ قضائے فوائت

(۱) قضانماز کا بیان

۱۰۰۱۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ نَسِىَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّاذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔ اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔**عن** أبى قتاده رضى الله تعالىٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَ لَيْلَتَكُمْ وَ تَأْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا يلوى أحد على أحد ،قال أبو قتادة فبينمارسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يسيرحتى ابهار اليل و أنا الى جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمال عن راحتله فأتيته فدعمته من غير أن أوقظه حتى اعتدل على راحلته قال : ثم سار حتى تهور الليل مال عن راحتله قال : فدعمته من غير أن أُوقظه حتى اعتدل على راحتله قال : ثم سار حتى اذا كان من آخر السحر مال ميلة هى اشد من الميلتين الأُولين حتى كاد ينجفل فاتيته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنْ هٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّى، قلت : مازال هذا مسيرى منذ الليلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٖ، ثم قال : هَلْ تَرَأنَا نَخْفٰى عَلَىَ النَّاسِ، ثم قال : هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راكب ، ثم قلت : هذ ا راكب اخر حتى اجتمعنا فكنا سبعة ركب ، قال فمال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الطريق فوضع ثم قال : احفظو علينا صلوتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلمو الشمس فى ظهره قال : فقمنا فزعين ثم قال : اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بميضاة كانت

۱۰۰۱۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲٤۱/۱
الجامع البخارى ، باب من نسى صلوة الخ، ۸٤/۱
۱۰۰۲۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲۳۹/۱

معی فیها شئ من ماء قال : فتوضأ نها وضوء ا دون وضوء قال : و بقی فیها شئی من ماء ثم قال لابی قتادة : احفظ علینا میضا تك فسیکون لها نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوة ، فصلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رکعتین ثم صلی الغداة فصنع کما کان یصنع کل یوم ، قال : و رکب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رکبنا معه ، قال : فجعل بعضنا یهمس الی بعض ، ما کفارة ما صنعنا تبفریطنا فی صلوتنا ثم قال : أَمَا لَکُمْ فِی اُسْوَةٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلیٰ مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةُ الْاُخْریٰ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَیُصَلِّهَا حِیْنَ یَنْتَبِهُ لَهَا ، فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبیهم فقال ابو بکر و عمر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد کم لم یکن یخلفکم و قال الناس : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین ایدیکم فان یطیعوا ابا بکر و عمر یرشدوا ، قال : فانتهینا الی الناس حین امتد النهار وحما کل شیء وهم یقولون : یا رسول الله ! هلکنا عطشنا ،فقال : لأ هلك علیکم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضاة فجعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصب ابو قتادة یسقیهم فلم یعد ان رأی الناس ما فی المیضاة تکابوا علیها ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أحسنو الملاء کلکم سیروی ، قال ففعلوا فجعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصب أسقیهم حتی ما بقی غیر و غیر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : ثم صب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لی : اِشرب! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول الله ! قال : ان ساقی القوم اخری هم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فاتی الناس المآء جامین روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہوگے یہاں تک کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچوگے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگا تار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہو گئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہو گیا۔ پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں ۔فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی ۔ پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ پھر آپ راستہ سے الگ ہو کر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ دھوپ اوپر آ گئی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے ۔فرمایا: سوار ہو جاؤ اور پھر سب چلنے لگے ۔ یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آ گئی تو سواری سے اترے۔ وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔ اس میں تھوڑا پانی تھا ۔آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔ حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی ۔ پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے ۔ پھر ہم سب سوار ہو کر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہو جانے کی کیا تلافی ہوگی ۔اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں ۔ سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہو جانا قصور نہیں۔ قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔ یاد رکھو۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہو گئے ہیں کیا کہا ہوگا۔ سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے ۔آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ بعض نے کہا:

حضور تم سے آگے ہیں۔لیکن وہ لوگ ابوبکر وعمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی،۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔آپ نے فرمایا ؛فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔تم سب لوگ سیراب ہو جاؤگے۔یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔۱۲م

۱۰۰۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہوجائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔۱۲م

۱۰۰۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۰۳۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوه الفائتة ، ۲۴۱/۱
۱۰۰۴۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۲۲/۱ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳۵۰/۸
۱۰۰۵۔ المؤطا لمالك ، باب النوم عن الصلوة ، ۵

وسلم نے ارشاد فرمایا: جونماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔۱۲م

۱۰۰۵۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَقَدَ أَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ أَوْ نَسِیَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْهَا فَلْیُصَلِّهَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سوجائے یا بھول جائے پھر اسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔۱۲م

۱۰۰۶۔ **عن** میمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتها ؟ قال : اِذَا ذَکَرِ هَا فَلْیُصَلِّهَا وَ لْیُحْسِنْ صَلاَتَهٗ وَ لْیَتَوَضَّأْ وَ لْیُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ فَذٰلِكَ کَفَّارَتُهٗ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جونماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا یا غروب ہوگیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔۱۲م

۱۰۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَکَفَّارَتُهَا أَنْ یُّصَلِّیْهَا اِذَا ذَکَرَهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جونماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۰۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۲۵
۱۰۰۷۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوۃ الفائتة، ۲۴۱/۱
۱۰۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوۃ الفائتة، ۲۴۱/۱

علیه وسلم : لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيُقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہوجائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلا عذر نماز قضا کردینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سوجائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔١٢م

۲۴۔فضائل درود

(۱)فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔**عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :من صلى على صلى الله عليه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئيات ۔ فتاوی رضویہ ۹/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پرایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پردس رحمتیں نازل فرماتاہےاوردس گناہ محوفرمادیتاہے۔۱۲م

(۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ **عن** ابى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ذهب ربع الليل قال : يا ايها الناس! اذكروا نعمة الله ، يا ايها الناس ! اذكروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فيه ، فقال ابى بن كعب : يا رسول الله ! انى اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتى ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزرجانے کے بعد کھڑے ہوکرفرماتے: اے لوگو! خدا کی یاد کرو۔آئی راجفہ ، اسکے بعد آتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں۔میں نے عرض کی: یا رسول اللہ !,میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔اس میں سے بطور دورد شریف کس قدر مقرر کروں؟

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذی ، باب الصلوة على النبى ﷺ ، ۱/٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲٦۸ ☆ المتسدرك للحاكم ، ۱/۵۵۰
التفسير للبغوى ، ۵/۲۳۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۵/۱۰۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۳۱۱۵، ۲/۲۱۵ ☆ المعجم ا لصغير للطبرانى، ۱/۲۰۹
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱٦۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳/۲۹۸
كنز العمال للمتقى، ۲۱٦٦ ، ۱/٤۹۲ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۱/۱۸۰
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۵۵۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۳۲

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ۱۱۵

۱۰۱۱۔ **عن** حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجلا قال : یا رسول اله ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلها ؟ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذن یکفیك الله ما اهمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنادے گا۔

﴿۱﴾۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست۔ ذیل المدعا۔ ۱۱۶

۱۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوة۔

الزلال الانقی ۱۷۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادقریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درودو

۱۰۱۱۔ السند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۶۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۶۰ ☆

۱۰۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۶۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۶۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۷۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۰۰ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۱/۱۱۳
امالی الشجری ، ۱/۱۳۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۱۱
شرف صحابه الحدیث للخطیب، ۶۳ ☆

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔**عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

(۳) درود شریف اور دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱٤۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه، و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة ، و من رأنی یوم القیامة شفعت له، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں، درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاهه عندك ۔ آمین۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللهم صلی علی روح سیدنا محمد

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للهیثمی، ۳/۲٤۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/۵۰۳

التفسیر للطبری، ۰ ۳/۸٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۳

المستدرك للحاكم ، ۲/٤۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۶/۳۳۲

المصنف لعبد الرزاق ، ۵۳۳۸، ۳/۲۰۵ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ۳۷۳

الکامل لابن عدی ، ۳/۷٤ ☆

۱۰۱٤۔ الدر المنظم لابی القاسم ، ☆

فی الارواح ، اللھم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللھم صلی علی قبرہ سیدنا محمد فی القبور ۔　فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

(۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۱۰۱٦ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك : یا محمد ، صلی اللہ علیك و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰

۱۰۱۵۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/٤۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ٦۹٤۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱٤۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،
۱۰۱٦۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱، ۱/٤۸٤ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲٤۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/٤۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱٤٤

جامع الاحادیث

(جلد سوم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایته و یزکیهم ویعلمهم الکتاب و الحکمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد سوم**

اصلاح ونظر ثانی............. بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج.............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ.............. مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ........... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................... (۱۰۰۰)

سن اشاعت............. ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت.....................

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

کتاب الجنائز

ابواب

اجمالی فہرست

۱۔موت

(۱)مردوں کولا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو لا اله الا الله سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جونزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اوراسے کلمۂ اسلام سیکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہواور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے ۔اور جودفن ہو چکا حقیقۃ مردہ ہے اوراسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت ، بعون اللہ تعالیٰ جواب یادہوجائے اورشیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا اله الا الله تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔انکے سوال تین ہیں۔ من ربك ، تیرارب کون؟ مادینك ، تیرادین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، تو ان مردیعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیااعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ،الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله ،اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم ،	کتاب الجنائز ،				۳۰۰/۱
الجامع للترمذی،	باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ،				۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد	کتاب الجنائز باب فی التلقین ،				٤٤٤/۲
السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی تلقین المیت ،				۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیهقی،	۳۸۳/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،		۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی،	۳۲۳/۲	☆	اتحاف السادة للزبیدی،		۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۱۶۰،	۹۸/۹	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،		۳۱۰/۳
المسند للعقیلی،	۷۳/۳	☆	کامل لابن عدی،		۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی،	۲۹۸/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،		۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٤۸/۲	☆			

آخر میں'' الله اكبر ، الله اكبر ''سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ، سوال '' ما كنت تقول فى هذا الرجل ''کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاة ، حی علی الفلاح ، جواب '' ما دينك ''کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ '' الصلوة عماد الدين '' تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ٢/٦٦٩

(٢) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوُعِي أَنَّ نَفُسًا لَنُ تَمُوُتَ حَتّٰى تَسُتَكُمِلَ رِزُقَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ٢٢

(٣) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْمَوُتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ١٩

١٠١٨۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١٥٩/٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٣٨/١
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٤/٦ ☆
١٠١٩۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٥٣/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٢٧/١
كنز العمال للمتقى، ٤٢١٢٢، ٥٤٨/١٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٣٢٧/١
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ٢٣١/٢ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جدالممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ ۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قال : دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ : لَا تَدْعُوْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ ، ثم قال : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِى سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِى عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِى قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۶۵۹۵، ۲۶۹/۳ ☆ كشف لاخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
المسند للربيع بن حبيب ، ۱۳/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷۱۹/۷ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۱۵۵/۳
اتحاف السادة للزبدی، ۲۱۷/۳ ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۱۹/۲
جامع مسانيد ابی حنيفه، ۱۵۷/۱ ☆ المسند لابی حنيفة ، ۵۸
۱۰۲۱۔ الصحيح لمسلم ، الجنائز، ۳۰۰/۱ ☆
السنن لابی داؤد ، باب تغميض الميت ، ۲۴۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۷/۶ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۸۴/۳
كنز العمال للمتقی، ۴۲۱۷۲، ۵۶۱/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰۳/۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۰۵/۲

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جوان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ مِنْ أَیِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد الملسمین، ۱۸٤/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم و لدا، ۱۲٦/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب وبولده، ۱۱٦/۱
کنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۸٦/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷٤/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹٥/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱٦/۱

١٠٢٤۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّها شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : يا رسول الله ! او اثنان ، قال : أَوَ اِثْنَان ، قالوا : او واحد ، قال : أَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا اِحْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یا دو، فرمایا: یا دو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

١٠٢٥۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ وَ لَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَ لَدَعَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا لله و انا اليه راجعون " پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ١٤١/٩

١٠٢٤۔ المسند لاحمدبن حننبل، ٥١٠/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٩/٢٠

١٠٢٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٩/١

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

١٠٢٦ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ مَاتَ عَلیٰ شَیۡءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیۡهِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آ گئی تو حشر بھی ہندؤں کے ساتھ ہوگا۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱
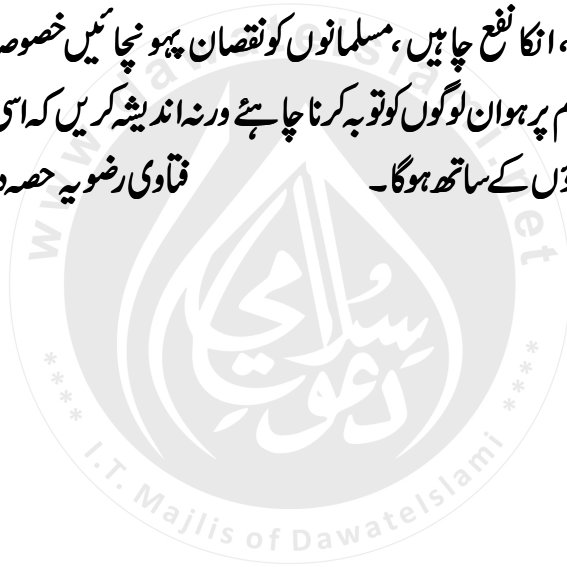
١٠٢٦ـ المسند لاحمدبن حنبل، ٣/٣١٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٣١٣
التفسير للبغوی، ٤/٦٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٧٢١، ١٥/٦٨١
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٢٨٣ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ١/٢٩

٢۔ تجہیز وتکفین وتدفین

(١) غسل وکفن

١٠٢٧۔ **عن** اُم عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : لما دخل علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنھا ثلثلا و خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء و سدرو اجعلن فی الآخرة کافوراًاو شیئامن کافور فاذا فرغتن فاذننی ، فلما فرغنا اٰذنا ہ فالقی علینا ھقوہ فقال : اِشۡعِرۡنَّھَا اِیَّاہُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(٢) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

١٠٢٨۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ کَتَبَ ھٰذِہ الدُّعَاءَ وَجَعَلَہٗ بَیۡنَ صَدۡرِ الۡمَیّتِ وَکَفَنِہٖ فِی رُقۡعَةٍ لَمۡ یَنَلۡهُ عَذَابُ الۡقَبۡرِ وَلَا یَرٰی مُنۡکَرًا وَ نَکِیۡرًا وَھُوَ ھٰذَا " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡكَ لَہٗ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ"۔　فتاوی رضویہ ۴/۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

١٠٢٧۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ٣٠٤/١
الجامع الصحیح للبخاری، باب نقض مشر المرأة ، ١٦٨/١
١٠٢٨۔ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤١٦ ☆ نوادر الاصول لحکیم للترمذی،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے" لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔" ١٢م

(٣) جنازہ میں جلدی کرو

١٠٢٩۔ **عن** حصين بن دحدح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهٗ لَا يَنۡبَغِیۡ لِجِيۡفَةِ مُسۡلِمٍ اَنۡ تُحۡبَسَ بَيۡنَ ظَهۡرَانَیۡ اَهۡلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

١٠٣٠۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمۡ فَلَا تَحۡبِسُوۡهُ وَاسۡرَعُوۡا بِهٖ اِلیٰ قَبۡرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کر دیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ٤/٥٠

١٠٢٩۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجیل الجنائزة ، ٢/٤٥٠

١٠٣٠۔ المعجم الكبير للطبرانی، ١٢/٤٤٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/٣٧٠
الدر المنثور للسیوطی، ١/٣٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٤٤
کنز العمال للمتقی، ٤٣٣٩٠، ١٥/٨٥٢ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُؤذُوا مَوْتَاكُمْ بَعَوِيلٍ ، وَلَا تَاخِيرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَاعْزِلُوا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون میتکم ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤگے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها انها رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۳۱۸

۱۰۳۲۔ کتاب الاثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت، ۴۶

۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفارہ، ۳/۴۳۷

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔١٢م

(٦)جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

١٠٣٤۔**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لم یکن یسمع من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یمشی خلف الجنازة الا قول " لا اله الا الله"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو 'لا الہ الا اللہ' پڑھتے۔　فتاوی رضویہ ۴/۵

(٧)میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

١٠٣٥۔**عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر ، اللهم جاف الارض عن جنبها وصعد روحها ولقها منك رضوانا ، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك؟ قال : إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو " بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

١٠٣٤۔ الکامل لابن عدی،

١٠٣٥۔ السنن لابن ماجه ، 　ما جاء فی ادخال المیت القبر ، 　١١٢/١

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر رہوں۔لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔
فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمر و بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : كانوا يستحبون اذا وضع الميت فی اللحد ان يقولوا: اللهم اعذه من الشيطان الرجيم ۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الہی ! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔**عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : كانوا يستحبون اذا وضعوا الميت ان يقولوا: بسم الله وفی سبيل الله وعلى ملة رسول الله ، اللهم اجره من عذاب القبرو عذاب النار ومن شرالشيطان الرجيم ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وهو فی سياق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا ناراً ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفضل التاسع الاربعون، ۳۲۳
۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع الميت فی قبره، ۳/ ۳۲۹
۱۰۳۸۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۱/ ۷۶

(۱۰)جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازۃ فقال : ارجعن مأ زورات غیر مأ جورات ، فکن لتفتن الا حیاء وتو ذینالا موات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشادفرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔تم زندوں کوفتنوں میں ڈالتی ہواور مردوں کواذیت دیتی ہو۔　　فتاوی رضویہ۴/۲۶۰

(۱۱)معظم دینی وبزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔**عن** سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حاشیتان ، تدرون ما البردۃ ؟ قالوا : الشملۃ ، قال : نعم ، قالت: نسجتھا بیدی فجیئت لاکسو کھا فاخذ ھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا فخرج الینا وانھا ازراہ فحسنھا فلان فقال : اکسنیھا ما احسنھا ، فقال القوم : ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألتہ لا بسہ وانما سألتہ لتکون کفنی ، قال سھل ، فکانت کفنہ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔سرکار کواس وقت ضرورت تھی قبول فرما لیا۔اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکوطلب کرلیا۔حضوراجودالاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطافرمایا۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازارشریف کے سواحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اورتہبندنہ تھااورآپ جانتے ہیں کہ حضوراکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کوردنہیں فرماتے۔پھرآپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　　شرح الصدور،　　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب من استعد الکفن الخ،　　۱/۱۷۰

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصه والبسها ایاه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول اللہ ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باجد ، قال : اِنِّی أَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِأُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ أَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰہِ صَنَعًا اِلَیَّ بَعْدَ أَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تا کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان عبداللہ بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس اللہ نہاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

۱۰۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۷/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۴

۱۰۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱۶۹/۱

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ آپنے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الٰہی

۱۰۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوادوسرے سے متصور نہیں۔ صلی الله تعالیٰ علیه و آله و صحبه اجمعین وبارك وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیه فیقول : أَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ ، أَللّٰهُمَّ ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٗ فِی قَبْرِهٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الہٰی ! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الہٰی ! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

۱۰۴۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۰ ۱/۲۹۹ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی، ۴/۸۲

۱۰۴۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب الاستعار عند القبر للمیت الخ، ۲/۴۵۹

المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، ۱/۳۷۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ باجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانۂ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہوکر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے ۔اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نودی وجوہرۂ نیرہ ودر مختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحرالرائق ونہرالفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعا ء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶ ـ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : أُفُضَلُ الدُّعَاءِ أَلُحَمُدُ لِلّٰهِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶ـ الجامع للترمذی،　　باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستحابه،　　۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَیُّهَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوا عَلیٰ أَنْفُسِکُمْ ، اِنَّکُمْ لَیْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَهُوَ مَعَکُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمۂ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔
فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمر و بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده و انهم یغسلونه ویکفنونه وانه لینظر الیهم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه، فما من شئ الا وهو یراه عند غسله و عند حمله حتی بوصله الی قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفص الصوت بالذکر، ۳۴۶/۲
۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹
۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچادیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسله و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینها هم عن الرنة و العویل ۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لینا شد باللہ غاسله الا خففت علی قال: ویقال له وهو سریر ه اسمع ثناء الناس علیك ۔　　فتاوی رضویہ،۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت ،　۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی　باب معرفة المیت ،　۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الروح بیدالملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۴۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل وکیف یکفن وکیف یمشی به الی قبره ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبداللہ بکرالمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ بمنه وکرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجوده ۔ آمین ،آمین۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۴۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۶۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۳۵۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۷۴

المجروحین لابن حبان ، ۱/۲۹۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۶۳

کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۱ ☆

عليه وسلم : اِدْفِنُوا مَوْتَا كُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ ، فَاِنَّ الْمَيِّتَ يَتَأَذّٰى بِجَارِ السُّوْءِ كَمَا يَتَأَذّٰى الْحَيُّ بِجَارِ السُّوْءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِي سُرَّتِهٖ مِنْ تُرْبَتِهِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰى يُدْفَنَ فِيْهَا وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهَا نُدْفَنُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :..

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہوکر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملاکر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی یدفن فیه فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالیٰ: منها خلقنا کم وفیها نعید کم الآیة ۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکر اسکے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبدالله بن محمد بن عقیل رضی الله تعالیٰ عنه ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت ودعت ثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما هی فی ثیا بها ، قال : فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك ؟ قال: نعم، کثیر بن عباس ، وکتب فی اطراف اکفانه ، شهد کثیر بن عباس ، ان لا اله الا الله ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترهب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، 　کتاب الجنائز ، 　۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ ۔

فتاوی رضویہ ٤/ ١٢٨

۳۔نماز جنازہ

(۱)ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَيْكُمْ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّاكَانَ أوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ فتاوی رضویہ ۱۳/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔۱۲م

(۲)مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّی عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

(۳)مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّی يُصَلِّیَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ هَا حَتّی تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ، قيل : وما قيراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ أصْغَرُ هَا أُحُدٌ ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵٦/۲
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲۵/۱،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من انتظر حتی يدفن ، ۱۷۷/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ صَلّٰی عَلیٰ جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیُرَاطٌ، وَمَنُ شَهِدَ دَفُنَهَا فَلَهٗ قِیُرَاطَانِ ، قال : سئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن القیراط فقال : مِثُلَ اُحُدٍ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔اور جو دفن تک حاضر رہا اسے دودانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۵۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ غَسَلَ مَیِّتًا وَکَفَنَهٗ وَحَنَطَهٗ وَحَمَلَهٗ

۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوة علی الجنازة ، ۱۲۴/۱
السنن لابی داؤد ، فضل الصلوة علی الجنازه ، ۴۵۱/۲
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة ، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۹، ۵۹۶/۱۵ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱۳۵/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۴۱۲/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳۴۱/۴
۱۰۶۴۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز ، ۳۰۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی ثواب من صلی علی جنازة ، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۴۱۳/۳ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۶۲۶۸، ۴۴۹/۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۵/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۵/۲
الکنی و االاسماء للدولانی، ۵۶/۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰۵۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۳/۲ ☆
۱۰۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی غسل المیت ، ۱۰۶/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۹/۴ ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۴۱۴/۲ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْهِ مَارَأٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

١٠٦٦۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَتْبَعَ جَنَازَةً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا کُتِبَتْ لَهٗ ثَلٰثَةُ قِیْرَاطٍ، أَلْقِیْرَاطُ مِنْهَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

١٠٦٧۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُ هَا أَوْتُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

١٠٦٨۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

١٠٦٦۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ١١٧/٩ ☆ مجمع البحرین، ٤١٣٩
١٠٦٧۔ مسند البزار، ٢٠٩/٥ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ١٣/٣
١٠٦٨۔ المسند لابی داؤد ، باب اذا صلی باب اذا فی جماعة ثم ادرك لعید، ٨٦/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٨١/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٩/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٣٠٣/٢ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٥٥/٢
التمهید لابن عبدالبر، ٢٤٤/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢١٥٧
حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ٣٨٥/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٣١/٣

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوۃً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا یصلی بعد صلاۃ مثلھا۔ فتاوی رضویہ،۴/ ۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلاً ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی ۔نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی ۔مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ۴/ ۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہو چکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہو چکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/ ۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔واقعہ نجاشی،واقعہ معاویہ لیثی،واقعہ امرائے موتہ،
ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔
تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔اور سوم صلاۃ بمعنی نماز
صریح نہیں۔انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتارہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ
تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا،حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بناپر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال:اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأَخِيۡکُمۡ ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و کبر عليهم اربعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔فرمایا:
اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور
نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراء ه فکنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/۵٤۸
الصحيح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۹
السنن للنسائی، عدد التکبير علی الجنازة ۱/۲۱۷
التمهيد لابن عبدالبر، ٦/۳۲٤

۱۰۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/٥٤۷
الصحيح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۹
التمهيد لابن عبد البر، ٦/۳۲٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۳۸
المصنف لابن ابی شيبة ، ١٤/١٥٤ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٥/۲۳٥
جمع الجوامع للسيوطی، ٦١۳٤ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ ۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کرگیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابة جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا ، الی ان قال : فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۲/۱۵۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۳۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ ، ☆

۱۰۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سریرالنجاشی حتی رأه و صلی علیه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کر دیا گیا تھا۔حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوة علی المسلم یموت فی بلا د الشرك " ۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبرا ربع تکبیرات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه ، فتوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزراقانی علی المواهب ، ۸۷/۸
۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی المسلم ، الخ، ۴۵۷/۲
۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۰/۴

نحو الحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال: ان جبرئيل عليه السلام اتى النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاوية فی المدينة اتحب ان اطوى لك الارض فتصلی علیه قال: نعم، فضرب بجنا حيه على الارض فرفع له سريره فصلى عليه وخلفه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئيل عليه السلام أتى النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مات معاوية فی المدينة وقال: أتحب أن أطوى لك الأرض فتصلی علیه، قال: نعم، فوضع جناحه الا يمن على الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الايسر على الا رضين فتوا ضعت حتى نظرنا الى مكة والمدينة فصلى عليه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۵۱/٤

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی، ۳۸/۳

و جبرئيل والملائكة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرعرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضوران پرنماز پڑھیں۔فرمایا: ہاں،حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کونظر آنے لگے۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السكسكى ثنا بقية بن الوليد عن محمد زياد الالهانى عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه المجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حرى ثنا بقية ثنا محمد بن عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه ـابو احمد حاكم ـ

١٠٧٩ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : مات معاوية فى المدينة وقال : اتحب ان اطوى بك الارض فتصلى عليه قال : نعم ، فضرب بجنا حيه الارض فلم تبق شجرة ولا اكمة الا تضعضعت ورفع له سريره حتى نظر اليه فصلى اليه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہوگیا ۔کیا حضوران پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں،پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہوگیا ہو،اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہوگیا۔اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

١٠٨٠ـ**عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! هل لك ان تصلى عليه فا قبض

١٠٧٩ـ باب الصلوة على الميت الغائب، ٤/٥١

١٠٨٠ـ الاصابة فى تميز الصحابة للعسقلانى، ٣/٤٣٧

لك الارض، قال : نعم، فصلی علیه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔ فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمرو ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اوراس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نودی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابوحاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمر و بن عبد العزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور در بارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابو عمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰی حَتّٰی اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ یَسْعٰی، ثُمَّ أَخَذَ الرَّایَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِی طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ یَطِیْرُ فِیْهَا بِجَنَاحَیْنِ حَیْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ۱/۱۶۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۱۵۴
المستدرك للحاکم، ۳/۴۲ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۶۰ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۲۲

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پر پوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔ تو یہ مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہو گیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہو اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النہی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سما ھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود ۔۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہوتو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

یَا أَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا صَلُّوا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔

اللھم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله کما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَیۡھِمۡ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّھُمۡ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللھم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ۔ یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوھا بیھة قو م لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

(٦) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوا عَلیٰ مَنۡ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلُّوا عَلیٰ کَلِّ مَیِّتٍ ۔

۱۰۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۴۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/٦۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۱۷۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/٥٦
کنز العمال للمتقی، ٤۲۲٦٤، ۱٥/٥۸۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۰٥
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۲۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤۲
العلل المتنھایة لابن الجوزی، ۱/٤۲۲ ☆ الدر المنتشرة للحلبی، ۱۰٤
۱۰۸۳۔ السنن لابن ماجه ، الصلوة علی اھل القبلة ، ۱/۱۱۱
کنز العمال للمتقی، ٤۲۲٦۳، ۱٥/٥۸۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۰۹

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات ، وکبر عمر علی ابی بکر اربعا ، وکبر ابن عمر علی عمرا ربعا، وکبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، وکبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، وکبرت الملائکۃ علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں ، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں؛ ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھا شم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم ،　　التکبیر علی الجنائز اربعا ،　　۱/۳۸۶

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر ،　　ترجمۃ خریجۃ ،　　۴/۲۸۳

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتها ولم تكن شرعت الصلوة علی الجنائز۔ فتاوی رضویہ۲/۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔اور حجوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبرانور میں اترے۔اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازة فكانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثه والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔صرف سات آدمی تھے۔تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالك بن هبیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّی عَلَیْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ۴/ ۷۸

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲/۳

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازة ۴۵۱/۲
الجامع للترمذی، باب كیف الصلوة علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعة الخ، ۱۰۸/۱
المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز، ۳۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا أوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اورلوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے،اور جمع تام گویا صف تام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔اورانکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف على الجنازة ، ۴۵۱/۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذى، با ب كيف الصلوة على الميت ، ۱۲۲/۱

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سونمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوجاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلَّی عَلَیْهِ مِأَۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعة ۱/۱۰۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۵/۵۹۹
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۳۶۰ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۵۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۴ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّى عَلَيْهِ مِأَةٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشدیئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَحٰى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَهٗ وَ مَنْ تَبِعَهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں ۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يُّقَالَ لَهُمْ أَبْشِرُوْا وَلِيَّ اللّٰهِ بِرَضَاهُ وَالْجَنَّةِ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ تُحُفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغُفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيُهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَا يُتُحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ اِذَا دَخَلَ قَبُرَهٗ أَنُ يُّغُفَرَ لِمَنُ صَلّٰى عَلَيُهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَايُجَازِیُ بِهِ الْمُؤمِنِيُنَ بَعُدَ مَوُتِهٖ اَنُ يُّغُفَرَ لِجَمِيُعِ مَنُ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳/۲۲۶

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۱۵/۵۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۸

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۳۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۲۰۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۳۷۰

الکامل لابن عدی، ۶/۳۸۴ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہوجاتی ہے جوانکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔۱۲م

۱۰۹۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَوَّلَ تُحفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِي جَنَازَتِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جواسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۲

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلیٰ جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پرچالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سونمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ **عن** أُم المؤمومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز، ۱/۳۰۸ ☆
السنن لابی داؤد ، باب فضل الصلوة علی الجنائز ، ۲/۴۵۲
السنن لابن ماجه ، باب فیمن صلی علیه جماعة ، ۲/۱۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۱۵/۵۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۳۸۱

۱۱۰۰۔ الصحیح لمسلم ، کتا ب الجنائز ۱/۳۰۸
السنن للنسائی، فضل من صلی مائة ، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۷
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۸۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۵۶ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماَ مِنُ مَیّتٍ تُصَلِّی عَلَیُهِ أمَّةٌ مِنَ الُمُسُلِمِیُنَ یَبُلُغُونَ مِأةً کُلُّهُم یَشُفَعُونَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوُا فِیُهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَمُوتُ أحَدٌ مِّنَ الُمُسُلِمِیُنَ فَیُصَلِّی عَلَیُهِ اُمَّةٌ مِّنَ الُمُسُلِمِیُنَ یَبُلُغُوا أنُ یَّکُونُوا مِأةً فَیَشُفَعُوُا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوُا فِیُهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقد ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلا کُنتُمُ آذَنتُمُوُنِیُ ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوُنِیُ عَلیٰ قَبُرِهَا فَدَلُّوُهُ فَصَلَّی عَلَیُهِ۔　　**فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی علی المیت ، ۱/ ۱۲۲
السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة ، ۱/ ۲۱۸
المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۱۵/ ۵۸۱
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/ ۳۰۹
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الصلوة علی القبر ، ۱/ ۱۱۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکونہ پایا تو پوچھا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: توتم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حَقُ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا ، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عن عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضا يق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد ۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہون نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الغير للسيوطی، ۲۲۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۰/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۳۸۶/۳ ☆ نصب الراية للزيعلی، ۲۵۷/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۷۰، ۲۸/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۵۲/۶
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۵۲۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۴۵/۳
الاحكام النبوية للكحال، ۱۳۶/۱ ☆ تغليق التعليق لابن حجر ، ۱۵۹
الاذكار النوويه، ۲۴۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۱۹۱/۲ ☆

۱۱۰۴۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۸۲۲، ۷۰۹/۱۵

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کر کے نماز میں شریک ہوگئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست علی وضوء فان کان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یکن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنت و الحائض، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازہ فتیمم وصل ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہوتو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو تیمّم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوئك الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فئجبتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمّم کرلے۔۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸
۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸
۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸
۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، الخ، ۱/۵۲
۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۲/۴۹۸

(۱۹)حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يد خل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالىٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصع لُامته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔کوئی انکا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔الہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچادیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا۔الہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراهيم التيمى المدنى رضى الله تعالىٰ عنه قال ؛ لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر

۱۱۱۴۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ۲۲۲/۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ذكر الصلوٰة على رسول الله ﷺ ، ۲۲۱/۲

فقالا : السلام عليك ايها النبى ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما فى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجاهد فى سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فا جعلنا يا الهنا ممن يتبيع القول الذى انزل معه واجمع ،بننا وبينه ، حتى نعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيما لا ينبغى باالا يمان بدلا ، ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويد خل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہوکر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی ،اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا ،ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے ۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

١١١٦۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُونِىْ وَكَفَنْتُمُوْنِىْ فَضَعُوْنِىْ عَلىٰ سَرِيْرِىْ ثُمَّ

١١١٦۔ المستدرك للحاكم ، ٣/٦٠
اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/٢٩٠

أُخرُجُوا عَنِّی فَأنَا أوَّلُ مَنُ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبرَئِیلُ ثُمَّ مِیکَائِیلُ ثُمَّ اِسرَافِیلُ ثُمَّ مَلَكُ المَوتِ مَعَ جُنُودِہٖ مِنَ المَلآئِکَةِ بِأجمَعِھِم ثُمَّ ادخُلُوا عَلَیَّ فَوجًا بَعدَ فَوجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آکر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جانا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۱

۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

(۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلی علی الجنازة قال : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِ يْمَان ، أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے ، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الٰہی ! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں ڈال۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

(۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔**عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه یقول : صلی النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما یقول فی الصلوة علی المتی ۱۲۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب الدعاللمیت، ۴۵۷/۲
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی الدعا فی الصلوة ، ۱۰۹/۱
السنن للنسائی، کتاب الدعا ۲۱۷/۱
المستدرك للحاکم ، کتاب الجنائز، ۳۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۲ ☆ اتحا ف السادة للزبیدی، ۴۵۰/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۳۸/۴ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۲۴/۱
السنة لابن ابی عاصم، ۱۱۵/۳ ☆ المسند لابی یعلی،
المصنف لابن عبد الرزاق، ۴۸۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰، ۵۸۶/۱۵
۱۱۱۸۔ الصحیح لمسلم ، باب الدعا للمیت ، ۳۱۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما یقول فی الصلوة علی المیت ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی الدعا فی الصلوة علی الجنازہ ، ۱۰۹/۱
السنن للنسائی، الدعا، ۲۱۷/۱ ☆
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۹۱/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳/۶
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۹۳/۵ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۴۲۳۰۱، ۵۸۷/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه وهو یقول : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَ اعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرٌ مِنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلك المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کر رہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۸۹

۱۱۱۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فقال : أَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، أَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ، تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا ، اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٗ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ ، أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹۔ المستدرك للحاکم ، کتاب الجنائز ، ۱/ ۳۵۹

مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۳۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبُدُكَ اِبُنُ عَبُدِكَ اِبُنُ أَمَتِكَ مَا ضٍ فِیُهِ حُكُمُكَ ، خَلَقْتَهٗ وَلَمُ یَكُ شَیْئًا مَذْكُورًا ، أَنُزَلَ بِكَ وَأَنُتَ خَیُرُ مَنُزُوُلٍ بِهٖ، أَللّٰهُمَّ ! لَقِّنُهُ حُجَّتَهٗ وَأَلُحِقُهٗ بِنَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ ، وَ ثَبِّتُهُ بِالُقَوُلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفُتَقَرَ اِلَیُكَ وَاسُتَغُنَیْتَ عَنُهُ ، كَانَ یَشُهَدُ أَنُ لَّا اِلٰهَ اِلَا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوُلُ اللّٰهِ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، وَلَا تَحُرِمُنَا أَجُرَهٗ وَلَا تَفُتِنَّا بَعُدَهٗ ، أَللّٰهُمَّ !اِنُ كَانَ زَاكِیًا فَزَكِّهٖ وَاِنُ كَانَ خَاطِئًا فَاغُفِرُ لَهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الٰہی ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الٰہی ! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی ! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** یزید بن رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فدعا له ، أَللّٰهُمَّ ! عَبُدُكَ وَابُنُ أَمَتِكَ اِحُتَاجَ اِلٰی رَحُمَتِكَ وَأَنُتَ غَنِیٌّ عَنُ عَذَابِهٖ ،اِنُ كَانَ مُحُسِنًا فَزِدُ فِی اِحُسَانِهٖ، وَاِنُ كَانَ مُسِیْئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الکبیر للطبرانی، ۲/۱۸۷۰☆

۱۱۲۱۔ المستدرك للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۳

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی ۔الٰہی ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے۔۱۲م

۱۱۲۲۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی الميت فقال :أَللّٰهُمَّ !عَبُدُكَ وَابُنُ عَبُدِكَ ،كَانَ يَشُهَدُ أَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبُدُكَ وَرَسُوُلَكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنُتَ أَعُلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنُ كَانَ مُحُسِنًا فَزِدُ فِی اِحُسَانِهٖ ، وَاِنُ كَانَ مُسِيُئًا فَاغُفِرُلَهٗ،وَلَا تَحُرِمُنَا أَجُرَهٗ وَلَا تَفُتِنَّا بَعُدَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔الٰہی ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لا هلها وافتقر اليك واستغنيت عنه ، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شيبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ ۴۸۷/۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۷۷/۸
۱۱۲۳۔ المسند لابی يعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔ الٰہی ! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔١٢م

١١٢٤ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی علی الجنازة ، أَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبِضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ـ　فتاوی رضویہ ٩١/٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ الٰہی ! تو اسکا رب ہے۔ تو نے اسے پیدا کیا۔ تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی، تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے، ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٥ـ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ـ

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی، الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا، الٰہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے، ہم تو

١١٢٤ـ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للميت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٤٢/٤
الاذكار النووية ١٤٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٣٠٢، ٥٨٧/١٥
١١٢٥ـ مشكل الآثار للطحاوی، ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٨٤٤، ٧١٤/١٥

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اوراسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٦۔ **عن** واثلة بن الأ سقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین فاسمعه یقول: أَللّٰھُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بُنَ فُلَان فِی ذِمَّتِكَ وَحَبُلِ جَوَارِكَ فَقِهٗ مِنُ فِتُنَةِ الُقَبُرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأنُتَ أَھُلِ الُوَفَاءِ وَ الُحَقِّ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، اِنَّكَ أنُتَ الُغَفُورُ الرَّحِیُمِ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔١٢م

١١٢٧۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فی جنازة ، فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله ، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللهم ! اجرها من الشیطان و من عذاب القبر ، اللهم ! جاف الارض عن جنبیها و صعدروحها و لقها منك رضوانا ، قلت : یا ابن عمر ! أشیٔ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: اِنی اذا لقادر علی القول ، بل شیٔ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه ، باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة ١/١٠٩
السنن لابی داؤد ، باب الدعاء للمیت ، ٢/٤٥٧

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر ، ١/١١٢

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** اِبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، أَللّٰهُمَّ ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ـ

فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الٰہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الٰہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کراور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال : الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول : أَللّٰهُمَّ ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادِكَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا ـ

حضرت ابوحاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الٰہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے او تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۹۴/۴

۱۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۹۹، ۵۸۶/۱۵

۱۱۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۹، ۷۱۵/۱۵

۵۔ زیارت قبور

(۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَیُکُم بِمَا صَبَرُ تُم فَنِعُمَ عُقُبَی الدَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخر ی گھر بہت اچھا ہے۔۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن اِبراهیم التیمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فیقول : سَلَامٌ عَلَیُکُم بِمَا صَبَرُ تُم فَنِعُمَ عُقُبَی الدَّارِ قال : و کان أبو بکر و عمر و عثمان یفعلون ذلك ۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے:تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔سیدنا صدیق اکبر،فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔ فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تد ری ما تصنع ،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤
التفسیر للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۵٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۹/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٤۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹٦۸، ۳٤٤/٦ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الحجر ، انما جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبۡکُوۡا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَلِیَهٗ أَھۡلُهٗ وَ لٰکِنۡ أَبۡکُوۡا عَلَی الدِّیۡنِ اِذَا وَ لِیَهٗ غَیۡرُ أَھۡلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کرر ہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔اوراسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔اوراہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۶۱

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنۡ رَجُلٍ یَزُوۡرُ قَبۡرَ أَخِیۡهِ وَ یَجۡلِسُ عِنۡدَهٗ اِلَّا اسۡتَانَسَ وَ رَدَّ عَلَیۡهِ حَتّٰی یَقُوۡمَ۔　　جدالممتار ۱/۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اوراسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اوراسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔۱۲م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳٦۵ ☆ الحای للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

(۴)اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

١١٣٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزین یا رسول الله ! إن طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم ؟ قال : قُلُ أَلسَّلاَمُ عَلَیُکُمُ یَا أَهُلَ الْقُبُوُرِ مِنَ الْمُسُلِمِیُنَ وَ الْمُؤمِنِیُنَ ، أَنْتُمُ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحُنُ لَکُمُ تَبعٌ وَ اِنَّا اِنُ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِکُمُ لاَ حِقُوُنَ ، قال ابو رزین : یا رسول الله ! یسمعون ؟ قال : یَسُمَعُوُنَ وَ لٰکِنُ لَّا یَسُتَطِیُعُوُنَ أَنُ یُّجِیُبُوُا۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟فرمایا: یوں کہہ،سلام تم پر اے قبروالو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا یسمعه الحی و الا فهم یردون حیث لا یسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت و واضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور و فریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

١١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه وقال: وَالَّذِیُ نَفُسِی

١١٣٤۔ المسند للعقیلی، ١٩/٤ ☆

١١٣٥۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ٨٥/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی ١٩١/٥

بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَيْهِ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

۱۱۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه و قال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ ، بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَيْهِ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جو ان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

۱۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالیٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهداء احد فقال : أَللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِيَّكَ يَشْهَدُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءُ وَ أَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی: الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو انکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ والله انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

۱۱۳۶۔ المستدرك للحاکم ، ☆

۱۱۳۷۔ المستدرك للحاکم ، ۳ / ۲۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۹۷، ۱۰/ ۳۸۲

جمع الجوامع للسیوطی، ۹۹۷۰ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳/ ۳۰۷

میرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سئے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہوچکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! بانے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کرلیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات ودن کو پہچانتا ہوں۔

١١٣٨۔ **عن** محمدبن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُنسُ مَا یَکُوْنُ لِلْمَیّتِ فِی قَبْرِهٖ اِذَا زَارَهٗ مَنْ کَانَ یُحِبُّهٗ فِی دَارِ الدُّنْیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ أَخِیْهِ وَ یَجْلِسُ عَلَیْهِ اِلَّا اسْتَأْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال ابی و هو فی سیاق الموت : اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا ،و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والدگرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ ،اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھم تھم کرآہستہ آہستہ مٹی ڈالنا ۔پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،

۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز

دیتاہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : اِنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱/۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ☆ المستدرك للحاكم ،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بنرازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر بر سر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالیٰ باسرارهم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔اور حاضرین زائرین خواہ مجاورین سے تو نادراً خالی ہوتے ہیں۔مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

۱۱۴۴ـ السنن لابی داؤد، باب فی زیارة النساء القبور، ۲/۴۶۱

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۵

۱۱٤٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابو صالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱٤٦۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیرمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَیْتِكَ یَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی : قالت : معاذ الله أن أکون بلغتها و قد سمعتك تذکر فی ذلك ما تذکر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَیْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی جَدُّ أَبِیْكَ ۔

۱۱٤٥۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور، ۱/۱۱٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/۱۲٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٤٤۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/٥۳۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۷۸
کنز العمال للمتقی ، ٤٥٠٤۹، ۱٦/۳۸۹ ☆ الکامل لابن عدی، ٥/٤۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۱٤٦۔ السنن للنسائی، باب الغی، ۱/۲٦٥ ☆
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/٤٤٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٦۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۳٥۹
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۲/۲۸۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت و مقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہراء و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبد المطلب داخل بہشت ہوں گے۔ هكذا ينبغي التحقيق و الله تعالىٰ ولي التوفيق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : مر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بِامرأة عند قبر وهي تبكي فقال لها : اِتَّقِي اللّٰهَ وَ اصْبِرِيُ ۔

جد الممتار ۱/ ۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال : جاء اعرابي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! ان ابي كان يصل الرحم و كان و كان فاين هو ، قال : فِي النَّارِ ، قال فكانه و جد من ذلك فقال : يا رسول الله ! فاين ابوك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حَيْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُّشْرِكٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابي بعد و قال : لقد كلفني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یا رسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱۴۷۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب قول الرجل اصبري ، ۱/ ۱۶۷
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/ ۳۰۲
السنن الكبرى للبيهقي، ۴/ ۶۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزي، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۱۴۳ ☆ حلية الاولياء لابي نعيم ، ۲/ ۴۰
شرح السنة للبغوي، ، ۵/ ۴۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۳/ ۲
فتح الباري لابن كثير ، ۱۱/ ۸۰ ☆

۱۱۴۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء في زيارة قبور المشركين ، ۱/ ۱۱۴

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۷۲

۶۔احترام مقابر

(۱)مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَأنْ أمْشِیَ عَلیٰ جَمْرَةٍ أوْ سَیفٍ أوْ أخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أنْ أمْشِیَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:لَأنْ أطَأ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّی یَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِیْ أحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطَأ عَلیٰ قَبْرِ مُّسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

(۲)قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔**عن** عمر و بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم متکئا الی القبر فقال : لَا تُوْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبر ، ۱/۱۱۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴
ارواء الغلیل للالبانی، ، ۱/۱۰۲ ☆
۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۱/۳۱۲ ☆
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور ، ۱/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۲
۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۰۶، ۱۵/۶۵۷ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی القبر فقال : یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ عَلَی الْقَبْرِ ، لَا تُوْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُوْذِیْكَ ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/ ۳۷۴
المستدرك للحاکم، ۳/ ۶۸۲ ☆

۱۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَأَنْ یَّجْلِسَ أَحَدُکُمْ عَلیٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ یَّجْلِسَ عَلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک آدمی کوآگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین ۔ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ یُحَكَ یَا صَاحِبُ السِّبْتَیْنِ أَلْقِ سِبْتَیْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشادفرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم ۔

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبور ، ۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب فی کراهیة القعود علی القبر ، ۴۶۰/۲
السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور ، ۲۸۷/۱
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال ، ۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ الکامل لابن عدی ، ۱۷۳/۲

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلْمَيِّتُ يُوْذِيْهِ فِي قَبْرِهِ مَا يُوْذِيْهِ فِي بَيْتِهٖ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :اذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن وضع القدم على القبر فقال : كما أكره أذى المؤمن فى حياته فإنى أكره اذا ه بعد موته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھوکر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للديلمى، ☆ اتحازف السادة للزبيدى، ۱۰/۳۷۴

۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ☆

۱۱۵۸۔ السنن لسعيد بن منصور ، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روا نہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم ، ضربت اِمرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول : الا هل وجدو ا ما فقدوا فاجابه اخر بل یئسوا فانقلبوا۔　فتاوی رضویہ ۲۹۰/۵

حضرت حسن مثنّٰی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:- یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث ونا جائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ واہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔　باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد،　۱۷۷/۱

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انھوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوھا جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ـ

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین خصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و هو المختار ـ

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ـ

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلیٰ مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

۱۱۶۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلیٰ مَا قَدَّمُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ، اِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثِمُوْنَ، وَاِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ ۔

۱۱۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن ذکر الهلکی لا بخیر، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن سب الاموات، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷۵/۴
المستدرك للحاکم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۶/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذکار النوویه ۱۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرومگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَآءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برانہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذادو۔

۱۱۶۴۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَ لَا تَقَعُوا فِيهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھواور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۴

(۲) قبرستان میں جاکر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ینهی عن سب الاموات ، ۱/۱۸۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الشتم ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، کتاب الادب ، باب فی النهی عن سب الموتی ۲/۶۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۵، ۱۵/۶۸۰
اتحا ف السادة للزبیدی، ۷/۴۹۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۱۷
مسند الربیع بن حبیب ، ۱۹۸۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۴/۲۵۶
۱۱۶۴۔ السنن لابی د اؤد ، کتاب ا الادب فی النهی عن سب الموتی، ۲/۶۷۱
الجامع الصغییر للسویطی، ۱/۵۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۴
المغنی للعراقی، ۴/۳۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱/۴۲۷
مسند لربیع بن حبیب ، ۱۳۱۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۱۸۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۳۴۶ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۴۷
۱۱۶۵۔ السنن للنسائی، باب الامر بالاستغفار للمسلمین ، ۱/۲۲۲
المؤطا لمالك ، ۸۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۴۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عله وسلم: اِنِّى بُعِثْتُ اِلىٰ أهْلِ الْبَقِيْعِ لِأُصَلِّىَ عَلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعا و استغفار کروں۔

١١٦٦۔ **عن** اُم المؤمين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ جِبْرَئِيْلَ أتَانِىْ فَأمَرَنِىْ أنْ آتِىَ الْبَقِيْعَ فَأسْتَغْفِرَلَهُمْ قلت له : كيف اقول ، يا رسول الله! قال : قولى: ألسَّلَامُ عَلىٰ أهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کسی طرح کہوں۔حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام على اهل الدار من المؤمنين و المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بكم لا حقون ۔

١١٦٧۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

١١٦٦۔ السنن للنسائى، الامر بالاستغفار للمسلمين ، ٢٨٦/١
الصحيح لمسلم ، باب فى التسليم على اهل القبور ، ٣١٢/١
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فيما يقال اذا دخل المقابر، ١١١/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٠٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٢٩٢٨، ٦٠٦/١١

١١٦٧۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اهد يحبنا ، ٥٨٥/٢
السنن للنسائى ، باب الصلوة على الشهداء ، ٢١٤/١
السنن لابى داؤد ، باب الصلوة على القبر، ٤٥٩/٢

۱۱۶۸۔ **عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ و دعا کی جیسے سب کو رخصت فرما رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ کَسُرَ عَظُمِ الُمَیِّتِ کَکَسُرِهٖ حَیًا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۴/۳

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا مَاتَ الُاِنُسَانُ اِنُقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنُ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَّةٌ ، أَوُ عِلُمٌ یُنُتَفَعُ بِهٖ ، أَوُ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدُعُوُ لَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة احد، ۲/۵۷۸

۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الحفار یجد العظم ، ۲/۴۵۸

السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن کسر عظم المیت ، ۱/۱۱۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۱

المصنف لعبد الرزاق، ۳/۴۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۳/۱۸۸

جمع الجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالك ، ۸۳

۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقة ، ۲/۴۱

السنن لابی داؤد ، باب فی الصدقه عندا لمیت ، ۲/۲۹۸

مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۷۲

السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۳۰۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۱۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷/۴۴۰

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تواس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا عَلىٰ أحَدِكُمُ اِذَا أرَادَ أنُ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أنُ يَجُعَلَهَا عَنُ وَالِدَيُهِ اِذَا كَانَ مُسُلِمَيُنِ فَيَكُوُنُ لِوَالِدَيُهِ أجُرُهَا وَلَهٗ مِثُلُ أجُوُرِهِمَا بَعُدَ أنُ لَا يَنُقُصَ مِنُ أُجُوُرِهِمَا شَيُئًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔اوران کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا تَصَدَّقَ أحَدُكُمُ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلُيَجُعَلُهَا عَنُ أبُوَيُهِ فَيَكُوُنُ لَهُمَا أجُرُهَا فَلَا يَنُقُصُ مِنُ أجُرِهٖ شَيُءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۶۱۴۵، ۶/۳۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۲۱۶
☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۶۴۵
۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۳۸ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعودہ فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاھله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فاِنی أخاف علیه یھودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبرہ فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : أَللّٰھُمَّ ! أَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویه ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبیلہ بنو سالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الٰہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ۱۱/۶۹۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸۶
التمھید لابن عبد البر ، ۶/۲۷۴۳ ☆

۱۱۷۴۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت و قف علیه فقال : اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأَخِیۡکُمۡ وَ اسۡئَلُوۡا لَهُ التَّثۡبِیۡتَ فَاِنَّهُ الۡأٰنَ یُسۡئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ مَرَّ عَلَی الۡمَقَابِرِ وَ قَرَأَ " قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ " اِحۡدٰی عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجۡرَهَا لِلۡأَمۡوَاتِ أُعۡطِیَ مِنَ الۡأَجۡرِ بِعَدَدِ الۡأَمۡوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ ۱۲م

(۸) بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: یا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فای الصدقة افضل؟ قال : أَلۡمَاءُ ، قال : فحضر بیرأ و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷۴۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاکم ، ۱/۳۷۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۵۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۱۸، ۷/۱۵۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۵
۱۱۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۹۶، ۱۵/۶۵۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۱
۱۱۷۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکوة ، باب فی فضل سقی الماء ، ۱/۲۳۵
التفسیر للقرطبی، ۷/۲۱۵ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوگیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔اس حدیث سے صاف ظاہر و متبادر کہ کنواں تیار ہوجانے پر یہ الفاظ کہے: هذه لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بجلکم'' هذه لام سعد '' سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل ۔یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہوجائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں ''خوارند و فاتحہ خواند'' کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہوجاتا ہے۔اور عمل کئے پر دس ہوجاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نية المؤمن خير من عمله ،مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔قرائت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کرلی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔دس ثواب قرائت کے اور ایک نیت اطعام کا۔کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں۔ تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔ کہ جب تک وہ شئ موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شئ کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

۸۔عالم برزخ کے احوال

۱۔عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا شَبَّهتُ خُرُوجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلىٰ رَوْحِ الدُّنيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۵

(۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان الدنيا جنة الكافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان فى السجن فاخرج منه فجعل يتقلب فى الارض و يفسح فيها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۴/۲

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء ان الدنياسجن المومن الخ، ۵۶/۲

۲۱۷۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن يخلى سربه يسرح حيث شاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/ ۴۸

(۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۰۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقيا فقال احدهما لصاحب : ان لقيت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقيت ، فقال : او تلقى الاحياء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فإن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حيث شاء ت ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنين فی برزخ من الأرض تذهب حيث شاء ت و نفس الكافر فی سجين ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ **عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنين

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۴۴/۷

۱۱۸۰۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ۳۷۳/۱

۱۱۸۱۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنيا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنياء

مرسلة تذهب حیث شاء ت ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بکربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ ما من میت یموت الاوروحہ فی ید ملك الموت فھم یغسلونہ و یکفنونہ و ھو یری ما یصنع اھلہ فلم یقدر علی الکلام لینھا ھم عن الرنۃ و العویل ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یُّغَسِّلُہٗ وَ یَحْمِلُہٗ وَ مَنْ یَکْفِنُہٗ وَ مَنْ یُّدَلِیْہُ فِی حُفْرَتِہٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّا وَھُوَ یَعْرِفُ غَاسِلَہٗ وَ یُنَاشِدُ حَامِلَہٗ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ أنْ یُّعَجِّلَہٗ، وَ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِیْمٍ وَ تَصْلِیَۃِ جَحِیْمٍ أنْ یَّحْبِسَہٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۳۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلیٰ سَرِیْرِہٖ فَیُخَطِّیْ بِہٖ ثَلٰثَ خَطًّا اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثُّقَلَیْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، یَقُوْلُ : یَا اِخْوَتَاہُ وَ یَا حَمَلَۃَ نَعْشَاہُ ! لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ وَ تَلْعَبَنَّ بِکُمْ کَمَا لَعِبَتْ بِیْ، خَلَفْتُ مَا تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَ الدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَ یُحَاسِبُنِیْ وَ أَنْتُمْ تَشِیْعُوْنِیْ وَ تَدْعُوْنِیْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی ۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا ۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(٦) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلیٰ أَعْنَاقِھِمْ ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِیْ ، وَ اِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ ، قَالَتْ : یَا وَیْلَھَا أَیْنَ

۱۱۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۷، ۵۹۶/۱۵ ☆ تاریخ جرجان للھثمی، ۱۷۸
۱۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قدمونی، ۱۷۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۱/۴

تُذْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہےاورمرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اوراگر بد ہوتا ہےتو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہرشئ اسکی آواز سنتی ہے مگرآدمی۔کہ وہ سنےتو بےہوش ہوجائے

﴿۲﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرچہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پرمحمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔مگربحمداللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسرفرمادیا کہ ہرشئ اسکی آواز سنتی ہے۔اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کووقت انتقال ہی بشارت دےدی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا يقبض المؤمن حتی يری البشری ، فاذا قبض نادی ، فليس فی الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هی تسمع صوته الا الثقلين : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمين ، فاذا وضع علی سريره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أُقعد فأری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملی قبره من روح و ريحان و مسك قال : فيقول : يا رب ! قدمنی ، قال : فيقال : لم يأن لك ، اِن لك اِخوة و أخوات لما يلحقون ، ولكن نم قرير العين ، قال أبو هريره رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بيده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنيا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی يرفع راسه الی البشری يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔جب نکل چکتی ہےتو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہرچھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔کہتی ہے مجھے لے چلوارحم الراحمین کی طرف۔پھرجب جنازہ پر

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شيبة ، كلام ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه ، ۱۴۲/۷

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں ۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں ۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سوجا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے ۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی: یا أھلاہ: و یا جیراناہ و یا حملۃ سریراہ: لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا مات المیت فملک قابض نفسہ، فما من شئ الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما من میت یموت الا و ھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ، و انھم یغسلونہ و یکفنونہ و انہ لینظر الیھم۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزھد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ **عن** عمرو بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه قال :ما من ميت يموت الاوروحه في يد ملك ينظر الى جسده كيف يغسل و كيف يمشى به ، و يقال له و هو على سريره أسمع ثناء الناس عليك ـ

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ **عن** سفيان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الميت ليعرف كل شئ حتى انه ليناشد بالله غاسله الاخففت على ، قال و يقال له و هو على سريره اسمع ثنا ء الناس عليك ـ

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۴۔ **عن** عبد الرحمن بن أبى ليلى رضى الله تعالى عنه قال : الروح بيد ملك يمشى به مع الجنازة يقول له أسمع ، ما يقال لك ـ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۳۴۹/۲

۱۱۹۳۔ ابن ابى الدنيا

۱۱۹۴۔ ابن ابى الدنيا

۱۱۹۵۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی الله تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد الله بکر المزنی رضی الله تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا الله تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرور ین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده ، آمین ، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ يَّمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيْهِ الْمُؤمِنِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّاعَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور ۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

١١٩٨۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَ عَرَفَہٗ ، وَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

١١٩٩۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَہٗ أَنَّہٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

١٢٠٠۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

١١٩٨۔ اتحا السادة للزبیدی، ١٠/٣٦٥

١١٩٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیهت یسمع خنق النعال ، ١/١٧٨
الصحیح لمسلم ، کتا ب صفت الجنة و النار، ٢/٣٨٦
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل ، ٢/٤٦٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/٢٢ ☆ التفسیر للقرطبی، ٧/٣٧٧
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/٣٧١ ☆

١٢٠٠۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب المشی بین القبور فی النعل ، ٢/٤٦٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/١٩٣ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/٤٢
الدر المنثور للسیوطی، ٤/٨٢ ☆ التفسیر للقرطبی، ٧/٣٧٧

الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا مُدْبِرِيْنَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پچپل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا دُفِنَ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا عَنْهُ مُصْرِفِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ ، اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ أَنَّهٗ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِكُمْ وَ نَفَضَ أَيْدِيْكُمْ اِذَا وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۲/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۶۰۰/۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱
۱۲۰۲۔ المستدرك للحاکم ۳۸۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۵/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۹/۱۰
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۷۸/۳ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الْآنَ یَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِیْلَ لَهٗ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا یُجِیْبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۱۳
الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۸۰ ☆

۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۵/ ۱۵۷
التفسیر لابن کثیر، ۳/ ۴۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/ ۲۴۲

۱۲۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۱/ ۵۶۷
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار، ۲/ ۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۱/ ۲۲۵

۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴/ ۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۱۹۸ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱/ ۳۸۰
کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳/ ۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم، ۲/ ۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۶۸

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم حتى أتى اليهم فقال : يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! هَلُ وَجَدُتُم مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ حَقًا ، فَانِّی قَدوَجَدُتُ مَاً وَعَدَنِی اللّٰهُ حَقًاً ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم !كيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال : مَا أَنُتُم بِأَسُمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنُهُمُ غَيُرَ أَنَّهُمُ لَا يَسُتَطِيُعُونَ أَنُ يَّرُدُّوُا عَلَيَّ شَيُئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھردئے گئے ۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جوحق وعدہ مجھ سے اللہ تعالی نے کیا تھا۔امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔فرمایا: جو میں کہہ رہاہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔مگرانہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : وَ الَّذِی نَفُسِی بِيَدِهٖ ! مَا أَنُتُمُ بِأَسُمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنُهُمُ وَ لٰكِنَّهُمُ لَا يَقُدِرُونَ أَنُ يُّجِيبُوُا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جوفرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہومگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم ، باب عرض مقعدالميت ، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيَسْمَعُوْنَ كَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبيد من مرزوق رضى الله تعالى عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فما تت ، فلم يعلم بها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمر على قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: أَلَّتِى كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلى عليها ثم قال : أَیُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أَفْضَلَ؟ قالوا: يا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم المسجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء كم قد تزوجن و دياركم قد سكنت و أموالكم قد فرقت فأجابه هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ہ و ما أنفقنا فقدر بجناہ وما خلفناه فقد خسرنا ہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ٤٤٤ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٦/ ٢٦٧

۱۲۱۰۔ كتاب القبور لابن ابى الدنيا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أهل القبور ! السلام علیکم و رحمة الله ، تخبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تخبرکم قال : سمعت صوتا و علیك السلام و رحمة الله و برکاته ، یا أمیر المؤمنین ! خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی ، و البناء الذی شیه تم فقد سکن أعدائکم فهذه أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجابه میت فد تخرقت الأکفان و انتثرت الشعور ، و تقعطت الجلود ، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناه ربحناه ، وما خلفنا خسرناه ، و نحن مر تهنون بالأعما ل ـ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مرد نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱ـ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۔

ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل اللہ الجنة ، له الفضل و المنة و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنة و آله و صحبه و اصحاب السنة و آمین ، آمین ، آمین ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

١٢١٢۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ بلغنی ان الارض لا تسلط

١٢١٢ ۔ مروزی

علی جسدالذی لم یعمل خطیئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کونہیں کھاتی ۔١٢م

۹۔ سوگ اورنوحہ

(۱) غم اورآنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلَا تَسۡمَعُوۡنَ : اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمۡعِ الۡعَیۡنِ وَ بِحُزۡنِ الۡقَلۡبِ ، وَلٰکِنۡ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَ أَشَارَ اِلیٰ لِسَانِہٖ أَوۡ یَرۡحَمُ ، وَ اِنَّ الۡمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ أَھۡلِہٖ عَلَیۡہِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔اورزبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔یارحم فرمائے۔ اوربیشک مردے پر عذاب ہوتاہے اس کے گھروالوں کے اس پرنوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کوتکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الۡمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الۡحَیِّ عَلَیۡہِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتاہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند لامریض ، ۱۷٤/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۱/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی المیت یعذب بما یخ علیہ ، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٦۹/٤
شرح السنۃ للبغوی، ٤۲۹/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۲۹، ۲ ۱۵/ ٦۱۱

۱۲۱٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ٦۵/۳ ☆

۱۲۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ، ۱۷۲/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ٦۵/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳٤۹/٤

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۶۲/۴

۱۲۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذِّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :کنا مع امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ھو برجل نازل فی ظل شجرۃ فقال لی : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا ھو صھیب ، فرجعت الیہ فقلت : اِنك أمرتنی أن أعلم لك من ذاك و انہ صھیب فقال : مروہ فلیحق بنا فقلت : اِن معہ اھلہ ، قال : و أن کان معہ أھلہ فلما بلغنا المدنیۃ لم یلبث أمیر المؤمنین أن اصیب ، فجاء صھیب فقال : وا أخاہ واصاحباہ ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : اِن المیت لیعذب ببعض ببکاء أھلہ علیہ ، فاتیت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فذکرت لھا قول عمر فقالت : لا و اللہ ! ما قالہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِن المیت یعذب ببکاء أحد و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : اِنَّ الْکَافِرَ لَیَزِیْدُہُ اللّٰہُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ البکاء علی المیت ، ۱۱۹/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۱/۷ ☆ البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ، ۲۹۳/۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۵۵۴/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶/۳
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۴۹ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۳۹/۲
شرح السنۃ للبغوی ، ۴۴۰/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۸/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۷/۱ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۷/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۴۸/۳
تغلیق التعلیق لابن حجر ، ۴۷۶ ☆ الطب النبوی للذھبی، ۱۴۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَأَضْحَكَ وَ أَبْكٰى ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَةٌ وِ زْرَ أُخْرٰى ۔ و قالت انكم لتحدثونى عن غير كا ذبين و لا مكذبين ولا لكن السمع يخطى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب ! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی ! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ۶۵/۳

کوصدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کوایک حدیث مرفوع سے مؤیدکر کے فرمایا:امام ابن جریرکا یہی قول ہےاوراسی کوایک گروہ ائمہ نے اختیارفرمایا۔
فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت مع اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی جنازۃ فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبرہ ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔کسی کے چلانے کی آواز آئی۔آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔میں نے عرض کی:اے ابوعبدالرحمٰن!آپ نے اسے کیوں چپایا؟فرمایا:اس سے مردے کوایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبرمیں جائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳)مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جوآج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پرمشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ایسے ہی ذکر شہادت کوامام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۶/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲
المستدرك للحاکم ، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۱۲/۱
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلا شبہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذكر من حرمة رواية قتل الحسين و ما بعده لا ينافى ما ذكرته فى هذا الكتاب ، لان هذا البيان الحق الذى يجب اعتقاد ہ من جلالة الصحابة و براء تهم من كل نقص بخلاف ما يفعله الوعاظ و الجهلة فانهم يأتون بالاخبار الكاذبة و الموضوعة و نحوها ولا يبينون المحامل و الحق الذى يجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالى اعلم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

١٢٢١ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفُرٌ ۔ أَلطَّعُنُ فِى النَّسَبِ ، وَ النِّيَاحَةُ عَلَى الُمَيِّتِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

١٢٢٢ ۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَوُتَانِ مَلُعُونَانِ فِى الدُّنُيَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنُدَ نِعُمَةٍ ، وَرِنَّةٌ عِنُدَ مُصِيُبَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

١٢٢١ ۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ٥٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٩٦/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٩٩/٦
السنن الكبرى للبيهقى، ٦٣/٤ ☆ المسند لابى عوانة ٢٦/١
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٣٠٦/٨ ☆ السنة لابن ابى عاصم ، ٤٦٢/٢
١٢٢٢ ۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٣/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٥٠/٤
كنز العمال للمتقى، ٠٦٦١ ، ٢١٩/١٥ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٤٢٨

ارشادفرمایا: دوآوازوں پر دنیاوآخرت میں لعنت ہے۔نعمت کے وقت باجا۔اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلاکررونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِیَابًا مِنْ قِطَرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلاکررونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ یُجْعَلْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَفَّیْنِ فِی جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلیٰ یَمِیْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ یَسَارِهِمْ ، فَیَنْبَحْنَ عَلیٰ أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن الناحة ۱۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳٤۲/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٦/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۹۲/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ۱۹٥۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن النیاحة ، ۱۱٤/۱
۱۲۲٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤
میزان الاعتدال ، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بےزار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا نری الاجتماع الی اہل المیت و صنعۃ الطعام من النیاحۃ ۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینہی عن الحلق عند المصیبۃ ، ۱/۱۷۳
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۷۰
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النہی عن ضرب الخدود الخ، ۱/۱۱۵
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق ، ۱/۲۰۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۱۵/ ۶۰۹ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۷۴۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی النہی عن الاجتماع ، ۱/۱۱۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۰۴

۱۰۔اذان قبر

(۱)اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرَهٗ حَتّی فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر ، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔ اور یہ ہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔ تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی ، بلکہ زیادۃ مفید ومؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۶/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۶/۳
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۲۸/۴ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کوملحوظ ہوا۔اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیارفرمایا۔ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔توان سے گھٹائے نہیں ۔اوراگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالی کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کااظہار کرنا۔تواور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہارسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٨

نیز بالاتفاق سنت اورحدیثوں سے ثابت اورفقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا اله الا الله " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔اب جونزع میں ہے وہ مجازاًمردہ ہےاوراسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔اورشیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جودفن ہو چکاحقیقۃً مردہ ہے۔اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالی جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اوربیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا اله الا الله "تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟ تیرارب کون؟

ما دینك ؟ تیرادین کیا؟

ما کنت تقول فی هذا الرجل ؟ توان مرد(یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں،الله اکبر ، الله اکبر، الله اکبر ، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اورآخر میں الله اکبر الله اکبر، لا اله الله ،سوال، من ربك کاجواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یادآئے گا کہ میرارب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما کنت تقول فی هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب مادینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔،شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ٦٦٦

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ٦۵۵

۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا وفدا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبایعناہ و صلینا معہ و أ خبرناہ ، اِن بأرضنابیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبہ فی أداوۃ ، و أمرنا فقال ، اُخرُجُوا ، فَاِذَا أتَیتُم أرضَکُم فَاکسِرُوا بِیعَتَکُم وَ انضِحُوا مَکَانَھَا بِھٰذَا الْمَاءِ وَ اتَّخِذُوھَا مَسْجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف ، فقال : مُدُّوہُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَزِیدُ اِلَّاطِیبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسالۂ وضوعطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منگا کر وضوفرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کردیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ و اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　　استمداد ص ۱۱۹

(۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمات ، فدفنت معہ بین جنبیہ و بین قمیصہ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی، باب اتخاذ البیع مسجدا ، ۱۱٤/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیھقی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه : هذه شيعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضعها تحت لسانی قال : فوضعتها تحت لسانه فد فن وهی تحت لسانه ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : كان عند علی كرم الله تعالی وجهه الكريم مسك فأوصی أن يحنط به و قال هو الفضل حنوط رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا ۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابة لابن حجر، ۲۷٦/۱ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵٦۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداو قمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع تخییس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع ومحظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعا ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

۱۲۔شہید کون؟

(ا) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ مَالِهٖ شَهِيۡدٌ، وَمَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ ، وَ مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ دِيۡنِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ، وَ مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ أَهۡلِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۶

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل دون ماله ، ۳۳۷/۱
الصحیح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۸۱/۱
السنن لابی داؤد ، السنة باب فی قتال الصرص، ۶۵۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یری فيه الشهادة ، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲۶۵/۳
المستدرك للحاكم ، ۶۳۹/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱۵/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۳/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۴۴/۶
شرح السنة للبغوی، ۰ ۲۴۸/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۹/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰، ۴۱۶/۴ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۳۴۹/۴
التفسير للقرطبی، ۴۲۰/۳ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱۶۴/۳
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۵۱۲، ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۱۸۵۴
تاريخ بغداد للخطيب ، ۳۲۹/۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۴۱۹/۱
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۳۵۳/۳ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۶۲/۲
البداية و النهاية لابن كثير ، ۸۸/۸ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۱/۲
الكامل لابن عدی، ، ۳۴۷/۴ ☆ المسند للشافعی، ۲۰۱
المسند لابی عوانه ، ۴۴/۱ ☆

۱۲۳۴۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، أَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالی عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم يعوده فقال قائل من اهله : انا كنا لنرجو ان تكون و فاته قتل شهادة فی سبيل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ أُمَّتِي اِذًا لَقَلِيْلٌ ، أَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِي الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ يَعْنِي ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوی القتل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشهداء من هم، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۵۴۶
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۴۴/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۳۲/۲
تجريد المتهيد لابن عدبا لبر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر، ۱۳۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ۱۱۱۸۴، ۴۱۷/۴

۱۲۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يرجى فيه الشهادة ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۱۷/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شيبة ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲۱۸/۷
كنز العمال للمتقی، ۱۱۱۹۰، ۴۱۸/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کوتشریف لائے۔گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہوکر مریں گےآپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوجائیں گے۔سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت ،عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

۱۳۔شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص۴۲

۱۲۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :أَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجِ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جوخون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دوحوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُّغْفَرَلَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰى مَقْعُدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ،و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و يَأْمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزْعِ الْاَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَاسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَا قُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوِّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ۳۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۰/۲
الصحیح لابن حبان ، ۱۶۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی،۱۱۱۰۱، ۳۹۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۱/۴ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲۰۶/۲

الْحُوْرِ الْعِیْنِ ، وَیَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِہٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی کے یہاں شہید کیلیے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد اللہ عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : یُغْفَرُ لِلشَّھِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ ۔

جد الممتار ۲/۱۷۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی أُمامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یُغْفَرُ لِشَّھِیْدِالْبَرِّ الذُّنُوْبُ کُلُّھَا اِلَّا الدَّیْنَ ، وَ یُغْفَرُ لِشَھِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ کُلُّھَا وَ الدَّیْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین ، ۲/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنل ، ۲/۲۲۰ ☆ المستدرك للحاکم ۲/۱۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۳۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۴/۳۹۹
شرح السنۃ للبغوی، ۸/۳۰۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۷/۲۹۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۸
۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجہ ، باب فضل غزوالبحر، ۱/۲۰۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۷۴

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے۔کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزی، ۳۳۶/۲
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقاری، ۳۰۴
كشف الخفاء للجلعونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطی، ۱۳۸
۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال لمتقی، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵
الكامل لابن عدی، ۶۹/۴ ☆
۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱۴۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
تذكرة الموضوعات للفتنی، ۱۶ ☆

بَیۡنَ الرُّکۡنِ وَالۡمَقَامِ لَمۡ یَنۡظُرِ اللّٰہُ فِی شَیۡءٍ مِنۡ أَمۡرِہٖ حَتّٰی یُدۡخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ **عن** حبان بن ابی حیلۃ التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : اِنَّ الشَّھِیۡدَ اِذَا اسۡتُشۡھِدَ أَنۡزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ جَسَدًا کَأَحۡسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوۡحِہٖ : اُدۡخُلِی فِیۡہِ : فَیَنۡظُرُ اِلیٰ جَسَدِہِ الۡأَوَّلِ مَا یُفۡعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنَّ أَنَّھُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلَامَھُمۡ وَ یَنۡظُرُ اِلَیۡھِمۡ فَیَظُنُّ أَنَّھُمۡ یَرَوۡنَہٗ حَتّٰی یَأۡتِیَہٗ أَزۡوَاجُہٗ یَعۡنِی مِنۡ الۡحُوۡرِ الۡعَیۡنِ فَیَذۡھَبۡنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس سے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :۔ کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَیُّھُمۡ

۱۲۳۴۔ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ علی الشہید ، ۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيدٌ عَلىٰ هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دوکو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اوران کے دفن کا حکم فرماتے نہ توکسی کوغسل دیا گیااور نہ نماز پڑھی گئی۔۱۲م فتاوی رضویہ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶۔ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ـ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلوة على الشهيد ، ۱۲۳/۱
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فى الشهيد يغسل ، ۴۴۸/۲
السنن للنسائی، باب دفن الجماعة فى القبر الواحد ، ۲۲۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى الصلوٰة على الشهداء ۱۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۴
شرح السنة للبغوى، ۳۶۴/۵ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳۲۵/۳
دلائل النبوة للبيهقى، ۲۹۵/۳ ☆ الترغيب وا لترهيب للمنذرى، ۱۱۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۱۷۳۷، ۵۹۵/۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۴۱/۴
ارواء الغليل للالبانى، ۱۶۳/۳ ☆
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۱۳/۵ ☆
۱۲۴۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى قبر النبى ﷺ ، ۱۸۶/۱

ہے،کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتا تا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا،قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م

۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

١٢٤٧۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِي بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اوراس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

١٢٤٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

١٢٤٧۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ٨٥٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥١/٦

١٢٤٨۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ٣٩٧/١
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ١٤٣/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣١٠/١١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٣٥/٢
فتح البارى للعسقلانى، ١٨٠/١٠ ☆ شرح السنة للبغوى، ٢٥٢/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٥٤٥ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٤٣٣، ٧٧/١٠
التاريخ الكبير للبخارى، ٣٩٢/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣٣٤/٢

١٢٤٩۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

١٢٥٠۔ **عن** صفوان بن أُمية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِیْ ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

١٢٥١۔ **عن** ربيع بن اياس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

١٢٥٢۔ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

١٢٥٣۔ **عن** اِبن مسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

١٢٤٩۔ الصحيح لمسلم، باب بيان الشهداء، ١٤٣/٢

١٢٥٠۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٢/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٣٣٤/٢
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

١٢٥١۔ مجمع الزوائد لهيثمی، ٣١٧/٢ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ٣٩٧/١

١٢٥٢۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ١٩٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ٥٢٢/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٦٩٥، ٥٦٢/٣
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٠١/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٢٢١، ٣٣/٤
التفسير للقرطبی، ٢٣٥/٣ ☆ الطبقات لابن سعد، ٣٠١/٣

١٢٥٣۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٩٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٣٤
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

تعالی علیه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴۔ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ أُمَّتِی قَتْلاً فِی سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْن ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی ! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۸/۹

۱۲۵۶۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی أُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ، غَدَةٌ كَغَدَةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمِ فِیْهَا كَالشَّهِیْدِ وَ الْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵۴۔ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۹، ۷۸/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۸۲/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤٤۸، ۸۰/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٦۸۱
التمهید لابن عبد البر، ۳۷۲/۸ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸٤

۱۲۵٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۳/٦ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۳۱٤/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۵۰، ۸۰/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۷۲/٦

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أَعْدَآئِکُم مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلِّ شَهَادَةٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی اللہ تعالی علیه وسلم:اِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهِ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیْکُمْ یُزَکِّی بِهِ أَعْمَالَکُمْ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۵۰/۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲
السلسلة الضعيفة للالبانی، ۸۶ ☆
۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۳/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۱۱/۲
المتهيد لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۹۲/۶
كنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴۱۵/۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۶/۲
تاريخ الكبير للبخاری، ۲۱۲/۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۲۳۴/۳
۱۲۵۹۔ كنز العمال للمقفی، ۲۸۴۴۵، ۷۹/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۸۴

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ فتاوی رضویہ دوم ۳۱۹/۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ اِذَا وَقَعَ وَ أَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۶۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ ۔ فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔ اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرۃ و الھانہ ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱

۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الفرار من الطاعون ، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۴ ☆

۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرۃ الکھانۃ ، ۲۲۸/۲
شرح السنۃ للبغوی، ۲۵۴/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۹۱/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

سمعه یسأل اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا علیه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ ،اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه :۔ ان هذا الطاعون رجس ففرو ا منه الأودیة و الشعاب فبلغ ذلك شر حبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه فغضب وقال ۔ کذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله اِن هذا الطاعون دعوة نبیکم ورحمة ربکم ووفاة الصالحین قبلکم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے،لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔۱۲م

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۶/٤

١٢٦٤۔**عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال : يا ايها الناس ! تبددوا فی هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزل بكم امر من الله تعالى ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجزو لكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔۱۲م

١٢٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحَفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحَفِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔

١٢٦٤۔ تاريخ دمشق لابن عساكر،

١٢٦٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٨٢/٦

١٢٦٦۔ **عن** زيد بن اسلم عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: ان الناس قد زعموا انى فررت من الطاعون و انا ابرأ اليك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

١٢٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه خرج الى الشام اذا كان بسرغ لقيه اُمر اء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الى المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نرى أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقية الناس و اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا نرى أن تقدمهم على هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنى ، ثم قال : اُدع لى الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين و اختلفوا كاختلافهم فقال : ارتفعو عنى ، ثم قال : ادع لى من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى أن ترجع بالناس و لا تقدمهم على هذاا لوباء فنادى عمر فى الناس : اِنى مصبح على ظهر فاصبحوا عليه ، قال أبو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالىٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غيرك قالها يا أبا عبيدة ! نعم ، نفر من قدر الله الى قدر الله ، أرأيت لو كان لك اِبل هبطت واديالہ عدونان ، اِحدهما خصبة و الأُخرى جدبة أليس اِن رعيت الخصبة رعتيها بقد ر الله ، و ان رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا فى بعض حاجته فقال : اِن عندى فى هذا علما ،

١٢٦٦۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ٣٨٠/٢

١٢٦٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يذكر فى الطاعون ، ٣٧٥/٢

شرح معانى الآثار للطحاوى، ٨٥٣/٢

سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَیْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے ۔انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہو گیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں ۔اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی ۔ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بارت تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔ یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے۔ تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔۱۲م

۲۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گرد و نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۶۲/۹

۱۲۶۸۔ **عن** أبی عسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَتَانِی جِبْرَئِيلُ بِالْحُمّٰى وَ الطَّاعُوْنِ ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۵

وَ أُرسِلَتُ الطَّاعُونَ اِلیَ الشَّامِ ، فَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحمَةٌ لَّهُم وَ رِجسٌ عَلیَ الکَافِرِینَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے ، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلادشام فتح کرنے تھے۔لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جولشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے ،ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرارعن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر،حدیث میں آیا۔یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہدو پیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم،عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیرخواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دوصورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہوجائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جوایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگرچہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۶۴

(۴) جزامی سے میل جول

١٢٦٩ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال ـ: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم :ـ اخذ بيد رجل مجذوم، فادخلها معه فى القصعة ثم قال: كُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلُ عَلَىَ اللّٰهِ ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

١٢٧٠ـ **عن** أبى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم : كُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبُلَآءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِيُمَانًا ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

١٢٦٩ـ الصحيح لابن حبان ، ١٤٣٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٧٢/١٢
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٥٨٥ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٥٦/٥
المصنف لابن شيبة ، ١٢٠/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٣٤٢ ، ٥٦/١٠
العلل المتناهية لابن الجوزى ، ٣٨٦/٢ ☆ الجامع للترمذى، ، باب الاطعمه، ٤/٢
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ٢٦١/٢ ☆

١٢٧٠ـ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٩٨/٢ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٣٧٩/٢

۱۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَاهَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری ، بدشگونی ، الوکا جاہلانہ تصور،صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۲۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
الصحيح لمسلم ، باب لا عدوی و لا طير و لا هامة ، ۲۳۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من كان يعجب الفال ميره الطيرة ، ۲٦۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٦۷/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱٦/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۰۷، ۱۰/ ٤۰٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۷/۷
شرح السنة للبغوی، ۱٦۷/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸٦۰۳، ۱۱۹/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۱/۱۰ ☆ المسند للعقيلی، ۲٤/۲
المصنف لابن ابی شيبة، ٤۰/۹ ☆ المسند للحميدی، ۱۱۱۷
السنة لابن ابی العاصم ، ۱۱۹/۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۷۸۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰۱/۵ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۹۱۳
المطالب العالية لابن حجر ، ۲٤۵۰، ☆ الاحكام النبوية للكحال ، ۸۰/۱
الطب النبوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۵۰/۱
الكلام الطيب لابن ابی تيمية ، ۲٤۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۷/٤
البداية و النهاية لابن كثير ، ۱۰۵/۸ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ۲۲۸/۱
نصب الراية للزيلعی، ، ۲۵۵/۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٤۵۷۷
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۷۸/٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳٤۲/۲
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۷۸۹ ☆ تاريخ الكبير للبخاری، ۱۳۹/۱
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۲۳٤۳ ☆

۱۲۷۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الجذام ، ۸۵۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤۳/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی،
السنن الكبری للبيهقی، ۱۳۵/۷ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۳۲/۸
الاحكام النبوية للكحال، ۷۹/۱ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۸/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳٤۰، ۵٦/۱۰
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٤۲۸/۲ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۵٦/۵
الطب البنوی للذهبی ، ۱۱۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۷۹

علیه وسلم : فُرَّمِنَ الْمَجُذُوْمِ کَمَا تَفِرُّمِنَ الْأَسَدِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔١٢م

١٢٧٣۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوا صَاحِبَ الْجُذَامِ کَمَا یُتَّقَی السَّبُعُ ، اِذَا هَبِطَ وَادِیًا فَاهْبِطُوْا غَیْرَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچاجاتا ہے۔جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے توتم دوسرے میں ٹھہرو۔١٢م

١٢٧٤۔ **عن** عبد الله بن ابی وفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَلِّمِ الْمَجُذُوْمَ وَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَیْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/٥

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جذامی سے گفتگواس طرح کروکہ تمہارےاوراس کے درمیان ایک یادونیزوں کافاصلہ ہو۔١٢م

١٢٧٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجُذُوْمِیْنَ ۔

١٢٧٣۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ٢٥٤/٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٣٢، ٥٤١٠

١٢٧٤۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٢٩، ٥٤١٠ ☆ الکامل لابن عدی، ٢٨٩/٢
الاحکام النبویة للکحال، ٨١٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٥٩١٠

١٢٧٥۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ٢٦١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٦/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٤٣/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ١٣٢/٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠٠/٥
الاحکام النبویة لکحال، ٧٩/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٣٩، ٥٥/١٠
فتح الباری لابن حجر، ١٥٩/١٠ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٠٦٤
الطب النبوی للذهبی، ١١٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٣٨/١
الکامل لابن عدی، ٢١٨/٦ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ٢١٩/٧

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشهید الریحانة الاصغر بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ، اِذَا کَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کرنہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال: کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاکَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔۱۲م

۱۲۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رای النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال: یَا أَنَسُ! اِثْنِ الْبِسَاطَ لَا یَطَأُ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ ۔

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۸/۷ ☆

۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲

۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ۲۶۱/۲

۱۲۷۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۹۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیُ فَھُوَ ھٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بأمرأۃ مجذومۃ و ھی تطوف بالبیت و قال لھا : یا امۃ اللہ ! لا توذی الناس ، لو جلست فی بیتک ، فجلست ، فمربھا رجل بعد ذلک فقال : ان الذی کان نھاک قد مات فاخرجی ، قالت : ما کنت لا طیعہ حیا و اعصیہ میتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ھم لغدائہ فھا بو و کان فیھم معیقیب و کان بہ جزام فاکل معیقیب معھم ، فقال لہ عمر : خذ مما یلیک و من شقک ، فلو کان غیرک ما آکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح ۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

۱۲۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۴، ۱۰/۹۶

۱۲۸۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۱ ، ۱۰/ ۹۵

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ ودسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالِاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۸/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۹۶/۱۰

۱۲۸۴۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۷/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۹۴/۱۰

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الخنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإِحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أُخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات ـ

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شرع کیا۔ جب وہ ختم ہوگیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال : کل فاکل ، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد ، قالت : کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول ۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۱۰/۹۳

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۱۰/۹۷

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہوجاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہی ارشاد احادیث عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس ابوامامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرته اوفی مراق بطنه نکتة من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھوتو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔قال اللہ تعالیٰ ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی ا لتھلکۃ ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ان میں اکثر ضعیف ہیں۔اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہوسکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑکر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بناپر نہیں۔

معہذا اصحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی۔اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑکر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی ،نفرت پیدا ہوگی ،ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔اور یہ روا نہیں۔

علامہ منادی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذی ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقر و هم ۔

علامہ فتنی مجمع بحارالانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموا النظر الى المجذومين۔لانه اذا ادامه حقر و تازى به المجذوم ۔

اورایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب وعجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں،نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصا ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صدگونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑکر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان كان ، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چاروجہ اولیں جاری كما لا يخفى ۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روانہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہوگیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہو گا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی ۔ یہ وسوسہ دل مس جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہو گا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذ اًباللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة بالله و توکلا علیه فرمایا۔

امام اجل امین ۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و تجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی ۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوهم وحده من اکبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

كتاب الزكوٰة

۱۔زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱)فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّكوةِ مَا لًاالِّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔**عن** أبی هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّوَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكوةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَدّٰى زَكوةَ مَالَهٗ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ **فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴**

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۴/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۳/۱
التفسير لابن كثير ، ۱۹۳/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۲/۲
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۵۸۰۷، ۳۰۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۱۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۱/۲ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ۵۷۵
۱۲۸۹۔ السمتدرك للحاكم ، ۳۹۰/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۹/۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵۷۷۸، ۳۸۲/۶

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۲۹۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۴/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۴/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۳۲/۱ ☆ العلل المتناهیة، ۳/۲
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۸/۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلاَمِکُم أَنْ تُؤَدُّوا زَکٰوۃَ أَمْوَالِکُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدَّ زَکٰوۃَ مَالَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوۃَ فِی مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ، ۱/۵۲۰

۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۱۵/۸۴۹

۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ۱/۸۰

السنن لابن ماجه ، باب من استفاد مالا ، ۱/۱۲۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۴

نصب الرایة للزیلعی، ۲/۳۲۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۱۵۶

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۶/۳۲۳

ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۲۵۴ ☆

(۴) زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرای فی یدی فتخات من ورق فقال : ما هذا یا عائشة ! فقلت : صنعتهن اتزین لك یا رسول الله ! قال : أتُؤَدِینَ زَکوتَهُنَّ ؟ قلت : لا، او ما شاء الله ، قال : هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں ۔فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تا کہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں ۔فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۵) زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عُرِضَ عَلَیَّ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِیْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَیِّدِهٖ وَ عَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعَیَالٍ ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِیْرٌ مُّسَلِّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ مَالِهٖ ،وَ فَقِیْرٌ فُجُوْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے ۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد ، باب زکوة الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرك للهاکم، ۱/۳۹۰

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھراس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اوراس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کررہاہوں اورنہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔اس کے قبول کی امید تو مفقوداوراسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لاَ فِضَّةٍ لاَ يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ

۱۲۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یودی الزکاۃ، ۱/۳۱۸

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بناکر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھران سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ پھرانہیں تپاکر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: بشرالکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی جلمة ثدی احدهم حتی یخرج من نغض کتفیه و یوضع علی نغض کتفیه حتی یخرج من حلمه ثدییه ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سرپستان پروہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :کنت فی نفر من قریش فمر ابو ذر و هو یقول:بشر الکانزین بکی فی ظهورهم یخرج من جنوبهم و بکی من قبل اقفائهم یخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۲۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ من لا یودی الزکاۃ، ۳۲۱/۱

۱۲۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاۃ، ۳۲۱/۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درھم درھما و لا دینار دینارا یوسع جلدۃ حتی یوضع کل دینار و درھم علی جدته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھادیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا ورسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھے۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّیْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْاٰيَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایه ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تُحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۴۵
۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱/۱۲۹

۱۳۰۲۔ الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/۳۲۰

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّمِنهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ كُنتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَأى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنهُ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِی فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کر لیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِی بِشَدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أنَا مَالُكَ وَأنَا كَنْزُكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم امانع الزکوۃ، ۱/۱۸۸
السنن للنسائی، باب التغليظ فی حبس الزکاۃ، ۱/۲۶۰
المستدرك للحاكم، ۱/۳۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۵
السنن الكبرى للبيهقی، ۴/۸۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/۵۴۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۷۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۷۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۳۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۰۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۴/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۱، ۶/۳۰۴

نصب الراية للزيلعي، ٤٠٨/٤ ☆

١٣٠٤۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنۡ تَرَكَ بَعۡدَهٗ كَنۡزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقۡرَعُ لَهٗ زَبِيۡبَتَان يَتۡبَعُ فَاهُ فَيَقُوۡلُ: وَيۡلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوۡلُ: أَنَا كَنۡزُكَ الَّذِی تَرَكۡتَهٗ بَعۡدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتۡبَعُهٗ حَتّٰی يَلۡقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقۡضِمُهَا ثُمَّ يَتۡبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔اس کے پیچھے دوڑے گا۔وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔وہ کہے گا۔میں تیرا ہی خزانہ ہون جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥۔**عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنۡ يَّجۡهَدَ الۡفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوۡا وَ عَرُوۡا اِلّا بِمَايَصۡنَعُ أَغۡنِيَائُهُمۡ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمۡ حِسَابًا شَدِيۡدًا وَ يُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا أَلِيۡمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

١٣٠٦۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا وی الصدقة ملعون علی لسان محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ارشادفرماتے ہیں۔زکوۃ

١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم ٣٨٨/١ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٤/٣ ☆ مطالب العالية لابن حجر ، ٨٧١
كنز العمال للمتقی، ١٥٨٩٢، ٣٠٦/٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ١٥٢/٢
موار د الظمئان للهيثمی، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبی، ٨٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٨٩/٢ ☆
١٣٠٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٥٣٨/١ ☆

۱۳۰۶۔ الصحیح لابن خزیمۃ ، ۹/٤

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و شاھدہ و کاتبہ ، و الواشمۃ المستوشمۃ ، و مانع الصدقہ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۵

۱۳۰۸۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :وَیْلٌ لِلْأَغْنِیَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُوْنَ:رَبَّنَابَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِی فَرَضْتَ لَنَاعَلَیْهِمْ فِی أَمْوَالِهِمْ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَأُ قَرِّبَنَّكُمْ وَ لَأُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ۔ظلماً نہ دیئے ۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی ،تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

۱۳۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : أتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قوم علی أقبالھم رقاع و علی أدبارھم رقاع یسرحون کما تسرح لاابل و الغنم و یکون الفریع و الزقوم و رضف جھنم و حجارتھا، قال : ماھؤلاء یا جبرئیل ! قال : ھؤلاء الذین لا یؤدون صدقات أموالھم ، و ما ظلمھم اللہ شیًا ، و ما اللہ بظلام للعبید۔

۱۳۰۷۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۳۹

۱۳۰۸۔ کنز العمال للتمقی، ۱۵۸۲۲، ۶/۳۱۰

١٣٠٩۔ التفسیر لابن جریر،　　الجزء الخامس عشر،　　٧/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑا اور سخت کڑوی جلتی بدبودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

١٣١٠۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال لها : اتعطین زکوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/٤٣٦

(٧) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

١٣١١۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزکاة ، و من لم یزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

١٣١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

١٣١٠۔ السنن لابی داؤد ،　　باب الکنز ما هو وزکوة الحلی،　　٢١٨/١

١٣١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی،　　سنده صحیح ،　　١٠٣/١٠

١٣١٢ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/ ٥٤٠ ☆

الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ أَقَامَ الصَّلٰوةَوَ لَمُ يُؤُتِ الزَّكٰوةَ فَلَيُسَ بِمُسُلِمٍ يَنُفَعُهُ عَمَلُهٗ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

١٣١٣ـ **عن** أبى ذر الغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ أَوُكٰى عَلىٰ ذَهَبٍ أَوُ فِضَّةٍ وَ لَمُ يُنُفِقُهُ فِي سَبِيُلِ اللّٰهِ كَانَ جَمُرًا يَوُمَ الُقِيَامَةِ يُكُوٰى بِهٖ ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

١٣١٤ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُّ مَا أُدِّىَ زَكٰوتُهٗ فَلَيُسَ بِكَنُزٍ وَ اِنُ كَانَ مَدُفُوُنًا تَحُتَ الُأَرُضِ ، وَكُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَهُوَ كَنُزٌ وَ اِنُ كَانَ ظَاهِرًا ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کردی جاے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

١٣١٥ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :لما نزلت هذه الآية، وَ الَّذِيُنَ يَكُنِزُوُنَ الذَّهَبَ وَ الُفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الُمُسُلِمِيُنَ ، فقال عمر رضى الله تعالىٰ عنه ، انا افرج عنكم ، فانطلق فقال : يا نبى الله ً انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال : اِنَّ اللّٰهَ لَمُ يَفُرُضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطِيُبَ مَابَقِىَ مِنُ أَمُوَالِكُمُ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

١٣١٣ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٢/ ١٥٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ١٥٦

الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/ ٥٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/ ١٢٥

١٣١٤ـ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/ ٨٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٣٩٥

۱۳۱۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاہ ، باب حقوق المال ، ۲۳۵/۱

الْمَوَا رِيثَ تَكُونُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قا ل : و كبر عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ''والذين يكنزون الذهب والفضة'' نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جوسونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں ۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کررہے ہیں۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اور وراثت کا حکم اس لے نازل فرمایا کہ تمہارے بعدوالوں کووہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔۱۲م

۱۳۱۶۔**عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : يا رسول الله ! اكنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكّٰى فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشادفرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اورزکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَأَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۷/ ۱۰۶

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد ، باب الكنز ما هو و زكاة الحلى، ۲۱۸/۱
المستدرك للحاكم ۳۹۰/۱ ☆
۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۸/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳٤٦/۳

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱

(۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيُسَ عَلَیَ الْمُسُلِمِ فِی عَبُدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص۳۲

۱۳۱۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ليس علی المسلم ، الخ، ۱۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۹/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۱۷/۴
التمهيد لابن عبد البر، ۲۱۵/۴ ☆ شرح السبة للبغوی، ۲۲/۶
مشكل الآثار للطحاوی، ۳۸۰ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۲۸۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۶۶/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۵۴، ۳۲۲/۶
الدر المنثور للسيوطی، ۳۴۵/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۴۹/۲

التفسیر للقرطبی، ۷۸/۱۰ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳۵۶/۸

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أوُسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذ کر انی اخذت تمرة من تمرالصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعا بها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ ، ۳۴۵/۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۰۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۷، ۴۵۴/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة ، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم ، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوة ، ۲۹۹/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۸/۶

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : يَا أَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوصدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورصدقات کے مال سے کچھ مانگا۔تو حضور نے ارشادفرمایا صدقہ محمد اورآل محمد پر حرام ہےاور کسی قوم کاغلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔فرمایارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضومیں خوب مبالغہ کریں۔صدقہ کا مال نہ کھائیں۔گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الصَدَقَاتِ شَيْءٌ،اِنَّمَا هِيَ غُسَالَةُ الْأَيْدِي ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اے میرے اہل بیت!تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائزنہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۹۷

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۹۱

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۶/۴۵۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۴۲۵

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲۴۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال: لابی رافع ! اصحبنی کیما تصیب منها فقال : حتی استاذن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فی فیه ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَخٍ کَخٍ أَلْقِهَا ، أَلْقِهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۶۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فیه و قال : أَنَا أَهْلُ

۱۳۲۴۔ السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بنی هاشم ، ۱/۲۳۳
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة الخ ۱/۸۳
المستدرك للحاکم کتاب الزکاة ، ۱/۴۰۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۰
۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی الخ، ۱/۲۰۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی رسول الله ﷺ ، ۱/۳۴۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۳۰۰ ☆ المسند لابی داؤد الطبالیس، ۱۰/۳۲۵

۱۳۲۶ـ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱　☆　المصنف لعبد الرزاق،۵۷۶۸، ۴۱۸/۸

الْبَيْتِ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أَوْلَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ـ

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاویه بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقة هی ام هدية فان قالوا: صدقة لم ياكل و ان قالوا: هدية اكل ـ

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔۱۲م

۱۳۲۸ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی لَأَ نْقَلِبُ اِلیٰ أَهْلِی فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلیٰ فِرَاشِی فِی بَيْتِیْ فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ، ثُمَّ أَخْشٰی أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةٌ فَأُلْقِيهَا ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔۱۲م

۱۳۲۹ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۳۲۷ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهة الصدقة ، ۸۳/۱

۱۳۲۸ـ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆ حلیةالاولیاء لابی نعیم، ۱۸۷/۸
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۵/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۶/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۶

۱۳۲۹ـ الصحيح لمسلم، باب تحريم الزكاة علی رسول الله ﷺ ، ۳۴۴/۱
شرح معانی اللآثار، باب الصدقة علی بن هاشم ، ۳۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۲/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۷

المصنف لعبد الرزاق ،　　۱۸٦٤۲، 　　۱٤٤/۱۰

وسلم رأی تمرة فقال : لَوُ لَا اِنِّی أَخَافُ أَنُ تَکُوُنَ صَدَقَةٌ لَاَکَلُتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بما ئدة علیها رطب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلُمَانُ الُفَارِسِیُّ ! قال : صدقة علیك و علی اصحابك ، قال : اِرُفَعُهَا ، فَاِنَّا لَا نَأکُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ه من الغد بمثله ، فوضعه بین یده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلُمَانُ الُفَارِسِیُّ ! قال: هدیة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنُبَسِطُوُا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دستر خوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

۱۳۳۱۔**عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم ، 　　۳۰۱/۱
المستدرك للحاکم ، 　　۱٦/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، 　　۳۲۷/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، 　　۳۰۵/٦ ☆ جمع الزوائد للهیثمی، 　　۳۲٦/۹
نصب الرایة للزیلعی ، 　　۲۷۹/٤ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، 　　۹۷/٦
۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم ، 　　۲۹۹/۱
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی الرسول ، 　　۳٤٤/۱
السنن الکبری للبیهقی، 　　۳۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۵۱٤، ٤۵٦/٦

اتحاف السادة للزبيدی، ۱۳۵/٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٦٦٥،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما فی ذلك جاء علی بن أبی طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال علی : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال علی: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاواضطجع فلما صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الی الحجرة فقمنا عند بأبها حتی جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت حجش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا علی بعض الصدقات فنؤدی اليك كما يؤدون و نصيب كما يصييبون فسكت حتی أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : اِن الصدقة لا تنبغی لآل محمد ، اِنما هی اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جا کر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

یہاں قیام پذیر تھے۔ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون ۔اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں ۔مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** هر مز او كيسان رضى الله تعالىٰ عنه انه مر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : فدعا نى فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَان ! اِنَّا أَهلُ الْبَيْتِ قَدْنُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابو فلاں ! ہم اہل بیت ہیں ۔ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،　كتاب الزكوة ،　۱/۳۰۰

۳۔مصارف زکوۃ وصدقات

(۱)اہل قرابت کوزکوۃ وصدقات دینااجرعظیم کاباعث

۱۳۳۳۔**عن** زینب امرأة عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : كنت فی المسجد فرأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : تَصَدَّقُنَ وَ لَوُ مِنُ حُلِیِّكُنَّ ، و كانت زینب تنفق علی عبد الله و أیتام فی حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، أیجزی عنی أن انفق علیك و علی أیتام فی حجری من الصدقه ؟ فقال : سلی أنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فانطلقت الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فو جدت اِمرأة من الأنصار علی الباب حاجتها مثل حاجتی ، فمر علینا بلال فقلنا : سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایجزئ عنی أن أتصدق علی زوجی و أیتام لی حجری ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زینب ، فقال : أیُّ الزَّیَانِبِ ، قال : اِمرأة عبد الله ، قال: نَعَمُ ، لَهَا أجُرَانِ ، أجُرُ الُقَرابَةِ وَ أجُرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشادفرمایا: صدقہ دیا کروخواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اوریتیموں کودیا کرتی تھیں جوانکی کفالت میں تھے۔لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرلینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پراور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خودہی پوچھ لینا۔چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہراوراپنی کفالت میں یتیموں کوصدقہ دے سکتے ہیں۔لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الزكاة علی الزوج و القیام ، ۱۹۸/۱
الصحیح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳٤۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :أَلصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَةٌ،وَھِیَ عَلیٰ ذِی الرَّحُمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهٗ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلیٰ صِلَتِهٖ وَ یَصْرِفُهَا اِلیٰ غَیْرِهِمْ ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

۱۳۳٤۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة ، ۱/۸۳
المستدرك للحاکم ، ۱/٤۰۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۷
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۱۷ ☆

(۳)غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷ ☆ جدالممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة ۸۳/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ باب من یعطی من الصدقۃ و حد المغنی، ۱/ ۱۲۹
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم ۴۰۷/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰۱/۴

۴۔صدقہ کے فضائل

۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيُرْبِى لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرْبِى أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہوجاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّى أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب واالترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة، ۸۴/۱
السننن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو پچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔نہیں،نہیں،بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیرٍ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ۶/۴۰۰

۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۱۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۲۲

المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۱

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۶/۳۷۱

۱۳٤۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالی عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کودفع کرتا ہےاورمکروہ واندیشہ کودورکرتا ہے۔　ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳٤۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کودفع کرتا ہے۔　رادالقحط والوباء ص ٦

۱۳٤۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی ،
فتح الباری للعسقلانی، ٤۱٦/۱۰ ☆

۱۳٤۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة ، ۸٤/۱

(۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ **عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنَّهَا تَقِيْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ **عن** عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارُ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ **عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق ثمرة ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۱/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

۱۳۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَیَدۡرِءُ بِالصَّدَقَةِ سَبۡعِیۡنَ بَابًا مِنۡ مَیۡتَةِ السُّوۡءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

۱۳۴۷۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبۡعِیۡنَ بَابًا مِنَ السُّوۡءِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمۡنَعُ سَبۡعِیۡنَ نَوۡعًا مِنۡ أَنۡوَاعِ الۡبَلَآءِ ، أَهۡوَنُهَا الۡجُذَامُ وَ الۡبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العیاذبالله تعالیٰ ۔

۱۳۴۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال

۱۳۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۰، ۳۷۱/۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۷/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲/۲ ☆ المغنی لعراقی، ۲۲۶/۱

۱۳۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۷/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۹/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۷/۴ ☆ تاریخ اصفهان ، ۶۸/۱

۱۳۴۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۳/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۹۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۲۰، ۳۴۶/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۹/۲

۱۳۴۸۔

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔　　رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ألصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ألصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دئے جاؤگے۔ قابل ستائش رہوگے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للديلمى، ۲/۴۱۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۳۱۷

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۵۰۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۲۲

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳۵۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۱۷۱

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۵۱۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۳/۵۰

التفسير للقرطبى، ۱۸/۱۹ ☆

۱۳۵۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً وَ حُطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہونچے اور وہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْمَاعُ الْأَصَمِّ صَدَقَۃٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہرے کو اچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَھُوَ لَكَ صَدَقَۃٌ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۶۷ ☆ السنن لابن ماجہ ، ۲/۱۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۴۸ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱ ☆

۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆

۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۱۷۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۱۹ ☆ الترغیب والترھیب للمذری، ۳/۶۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۸۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲/۷۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۰۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجُرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِيُمَا يَاكُلُ اِبُنُ آدَمَ أَجُرٌ وَ فِيُمَا يَأكُلُ السَّبُعُ أَجُرٌ،وَفِيُمَا يَأكُلُ الطَّيُرُ أَجُرٌ ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۲۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبی الطفيل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعُتَقَ مِنُهُ وَوَصَلَ مِنُهُ رَحُمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ اِصُرًا عَلَيُهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۳۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۸۶
شرح السنة للبغوی، ۲/۲۲۹ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸۶۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۳۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۷۸
۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جوحرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهٗ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵٤۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵٤۹ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱/۱۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤/۱۲٦
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۱۷۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۳۹۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٦۵
التفسیر لابن کثیر، ۱/٤۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۰۲۰

۱۳٦۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة، ۱/۳۲٦
الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۲/۸٤

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ ، وَ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَكْسِبَ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ فَيُقْبَلُ مِنْهُ ، وَ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ فِيْهِ وَ لَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادُهٗ اِلَى النَّارِ ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَمْحُوا السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُوا السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ،اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔ ۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهٖ أَوْ قَالَ مِنْ غَيْرِ حَقِّهٖ، فَاِنَّهٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَ مَا بَقِىَ كَانَ زَادُهٗ اِلَى النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۵/۲
التفسير للقرطبى، ۶۹/۱۱ ☆ المنثور للسيوطى، ۱۶۸/۱
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۲۸/۳ ☆ الكامل لابن عدى،
الدر المنتثرة، ۴۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۴۶/۳
كشف الخفاء للعجلونى، ۲۶۰/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۸۴۷۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرك للحاكم، ۴/۲ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

١٣٦٤۔**عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فِیْهِ أجْرٌ وَکَانَ اِصْرُهٗ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو حجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

١٣٦٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ١/٥٣٥ ☆ الدرالمنثور للسیو طی، ١/٣٤٧
السنن الکبری للبیهقی، ٤/٨٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/١٠
المستدرك للحاکم، ١/٣٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٩٢٦٩

۵۔ حیلۂ شرعی

(۱) حیلۂ شرعی کی اصل

١٣٦٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

١٣٦٦۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشئ ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ كُمْ شَیْءٌ ؟قالت : لا ، ألا اِن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

١٣٦٥۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ١/٣٤٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٢٨١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/٨١

١٣٦٦۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ١/٣٤٥
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ١/٢٠٢
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ١/١٥٠
شرح معانى الآثار للطحاوى، ١/٣٠٢ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٤/١٤١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/١٤٩ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ٥/١٠٦
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٠٧٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ، ٤/٣٠٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/٢٠٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/٢٠٣

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

٦۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

١٣٦٧۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویة جعلوه مدین من حنطة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

١٣٦٨۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : لم تکن الصدقة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

١٣٦٩۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷،رماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپۓ آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

١٣٦٧۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقة الفطر ، ١/٣٧٢

١٣٦٨۔ الصحیح لابن خزیمة ، باب الدلیل علی ان ٤/٤٥

١٣٦٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة الفطر، ١/٢٠٤

بریلی کے سیر سے اٹھنّی بھراوپر پونے دوسیر ہوئے۔یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر،کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھرکم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں،پھراسی پیمانے میں پانی بھرکروزن کیا تو دوسوچودہ روپے بھرایک دوانی کم آیا،کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدیدا/۵۹۵

۷۔ چندہ اوراسراف

(۱) چندہ کی اصل اوراجروثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی صد ر النہار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متھم من مضر بل کلھم من مضر ، فتمعر وجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لما رأی بھم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : يَا أَيُّهَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ، إلیٰ آخِرِالآيَة ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ، وَالْآيَةُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِہٖ، مِنْ دِرْهَمِہٖ ، مِنْ ثَوْبِہٖ ، مِنْ صَاعَ بُرِّہٖ ، مِنْ صَاعِ تَمَرِہٖ، حَتّی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفه تعجز عنھا بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأ یت و جه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یتھلل کانه مذھبة ،فقال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سَنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَّعْدِہٖ مِنْ غَيْرِأَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن،صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پرسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم،　　باب الحث علی الصدقه ،　　۳۲۷/۱

چھواروں سے ، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے ۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے ۔ یہاں تک کہ دوانبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۶

(۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱ ـ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : لو انفقت مثل ابی قبیس ذهبا فی طاعة الله لم یکن اسرافا ، ولو انفقت صاعا فی معصیة الله کان اسرافا ـ

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے ۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی ، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے ، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی : اللہ اور اسکا رسول ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱ ـ التفسیر الکبیر للرازی، ۲۱۴/۱۳

(۳)عوام کوراہ خدامیں تمام مال خرچ کرناجائزنہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ہ رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأتِی أَحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُولُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ ، خَیرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرٍ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے،ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکوایک کان میں سے پایا ہے۔میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔اور اسکے سوامیری کوئی ملکیت نہیں۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے داہنی جانب آکرعرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے بائیں جانب آکرعرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔پھرانہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔تواس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکرایسا پھینکا کہ اگرانکے لگتا تو درد پہونچاتا،یازخمی کرتا۔اورفرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورامال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعدآدمی محتاج نہ ہوجائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔اورصدق توکل اورکمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔ فتاوی رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۲۳۶/۱

۸۔ احکام سوال

(۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَلْعُوْنٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا ۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۵۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵۷۰/۱۰
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۶۰۱/۱ ☆ كنز المعال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۵۰۲/۶
كشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۱/۲ ☆ جامع الصغير للسيوطی، ۵۰۱/۲
۱۳۷۴۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۳۶۳/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۸/۲
۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد ، زكوة ، باب عطية من سال بالله عزوجل ، ۲۳۵/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۶۰/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۴۱۸/۱۲
تاريخ بغداد للخطيب، ۶۵۸/۴ ☆

۱۳۷۶۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ کے واسطے سے سواجنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شئ کے کچھ نہ مانگا جائے۔اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شئ کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہوتو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جوخدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کوخدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اوراس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہےتو ہرگز نہ مانا جائے۔کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کالحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اورسائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہےتو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔اوراسے دینا حرام پراعانت کرنا ہے۔دینے والا گناہ گار ہوگا۔اوراگر صاحب حاجت ہےاور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہےاوراس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرےتو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دےاور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۹۲/۱۰

۱۳۷۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاۃ ، باب کراهیة المسئلة لوجه الله عزوجل ، ۲۳۵/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۷۳۱ ، ۵۹۳/۶
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۷/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَایُغْنِیُهٖ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِی وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئ ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔

۱۳۷۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ مُکَثِّرًا فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْهُ أوِ لِیَسْتَکْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷۔ السنن لابی داؤد ، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی، ۲۲۹/۱
السنن للنسائی، باب ا حد الغنی، ۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۶۹۵، ۴۹۵/۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۴۷ ☆

۱۳۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن المسئله ، ۳۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنی ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۷۲۸، ۵۰۳/۶
التفسیر للقرطبی، ۳۴۶/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۲۰۶/۴

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ سَأَلَ مِنُ غَیُرِ فَقُرٍ ، فَإِنَّمَا یَأُکُلُ الُجَمُرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/ ۱۵۸

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیُکُمُ عُقُوُقَ الُاُمَّهَاتِ وَ وَأدَ الُبَنَاتِ ، وَ مَنُعًا وَّ هَاتٍ ، وَ کَرِهَ لَکُمُ قِیُلَ وَ قَالَ وَ کَثُرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الُمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۲٤٤٥
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰٤/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹٦/۳
کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۲۹، ۵۰۳/٦ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۷٤/۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۸۵۹

۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن اضاعة المال ، ۳۲٤/۱
السنن الکبری للبیهقی، ٦۳/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱٦/۱۲
فتح الباری للعسقلانی، ٦۸/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹۰/۲
کنز العمال للمتقی، ٤۳۵٤۰، ۸۹٦/۱۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ٤۷۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۲۵/۳

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی ھِیَ السَّائِلَۃُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔　فتاوی رضویہ ۶/۱۰

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ـ **عن** عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّۃِ الْاَنْفُسِ، فَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِیْرِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کروکہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقۃ لا عن ظھر غنی، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان ان البدا لعلیا خیر من الید السفلی ، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوۃ ، باب استحفاف ، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی النھی عن المسئلۃ ، ۸٦/۱
السنن للنسائی، ٦۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٦۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۷۷/٤
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰٤۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٦٤/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۷٤/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ٤۰٦/۳ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۵۸/۵
المؤطا لمالک ، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲ـ کنز العمال للمتقی، ۱٦۸۰۵، ۵۱۸/٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہوجاؤ، دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جميعا الصلاة و الثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، و العياذ بالله رب العا لمين ۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۵

۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال الله۔

امیرلمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرما دیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوا دیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

(۲) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّاسَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْهِ تَالِفًا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلیٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا یُتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل ، ۸۰۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۶۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳

۱۳۸۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۳/۲

۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ، ۵۴۴۲، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆

کتاب الصوم

ا۔روزے کی فرضیت واہمیت

(۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِيْمَان، فَمَنْ أَتٰى بِثَلاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، أَلصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

(۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَان اللَّتَان تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا ، فَتَسْأَ لُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳ ، ۳۰/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۸/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۴/۲ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۵/۲ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دوجن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔ فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا ،وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنين عائشته الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : عُرَی الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ ،عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَبِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ،وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ ،و فی رواية ،مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ ـ

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/ ۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/ ۳۰۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ المسند للعقيلی، ۲/ ۹۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۲۸۴ ☆

۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/ ۸۳
اتحاف السادة للزبيدی، ۷/ ۴۰۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۶۰۵، ۸/ ۴۵۰
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۳۲۴ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۴۲

۱۳۹۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/ ۳۸۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے ۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا ،فرض نماز ادا کرنا۔اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔اس کا خون اور مال حلال ہے۔۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَ اِنْ صَامَهٗ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔**عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،	باب اذا جامع فی رمضان ،			۲۵۹/۱
الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی الافطار متعمدا			۹۰/۱
السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی كفارة من افطريوما ،			۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد ،	باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا ،			۳۲٦/۱
الجامع الصغير للسيوطی،	۵۱۷/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	٤۵۹/۲
المصنف لعبد الرزاق ،	۷٤۷۵، ۱۹۸/٤	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱٦۸/۳
التمهيد لابن عبد البر ،	۱۷۳/۷	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری،	۱۰۸/۲
الدر المنثور للسيوطی،	۱۸۲/۱	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	٤۷۲/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی	۲۰۱۳،	☆	شرح السنة للبغوی ،	۲۹۰/٦
اللالی المصنوعه للسيوطی ،	٦۰/۲	☆	السنن للدارمی،	۱۱/۲
المصنف لابن ابی شيبة ،	۱۰۵/۳	☆		
۱۳۹۲۔ الصحيح لابن خزيمة ،	۲۳۷/۳	☆	المستدرك للحاكم	٤۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَان فَأَخَذَا بِضَبُعِی فَأتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدُ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَا أُطِیْقُهُ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، قُلْتُ :مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقِهِمْ تَسِیْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، ام شئ من رأیه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهُ رِیْحًا ، وَأَسْوَأَهُ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤلَاءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤلَآءِ قَتْلَی الْکُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٌ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهُ رِیْحًا ، کَانَ رِیْحُهُمُ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثَدُیَهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ هٰؤلَاءِ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ یَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِالْغِلْمَان یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَهْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَّهُمْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ؟ قَالَ: هٰذَا اِبْرٰهِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَهُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دوشخص آئے ۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیئے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے ۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں ۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے ۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے ۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے ۔ فرمایا: یہود ونصاری گھاٹے میں ہیں ۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اورعبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اورام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصائم يصيح جنبا ، ۲۵۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر ، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابى داؤد ، باب من اصح جنبا فى شهر رمضان ، ۳۲٤/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبى ، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۳/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۰۱

۱۳۹۴ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! اِنى أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله !اِنك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّى أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا،اور سکوت کیسا۔،اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے ،اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی ۔اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی ۔لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۱۳۹۴۔ السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲۴/۲
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ، ۳۵۴/۱

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُومُوا لِرُؤيَتِهٖ وَ أَفطِرُوا لِرُؤيَتِهٖ ۔ **فتاوی رضویہ ۵۲۱/۴**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رایتم الهلال فصوموا ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال ، ۳۴۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۶/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۰۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۳۶/۲ ☆ الدر المثور للسیوطی، ۱۹۳/۱
شرح السنة للبغوی، ، ۲۳۲/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۰/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱۹۷۰
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۹/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۹۳/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۵۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۲۳۷۶۹، ۴۸۹/۸
۱۳۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ۳۴۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆
۱۳۹۷۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا غمی الشهر ، ۳۱۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۵۸، ۴۸۸/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۳۹/۲

صُومُوا حَتّٰی تَرُوا الْهِلَالَ أَوْ تُکَمِّلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرَی الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأینا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن لیلتین ،قال : فلقینا ابن عباس ، فقلنا : انا رأینا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن لیلتین ، فقال : ا ی لیلة رأیتموه؟قال : قلنا :لیلة کذا و کذا ، فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مدّه للرؤیة، فهو للیلة رأیتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی　　۲/۵۰۳　☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　　۲/۵۰۳　☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم ،　　باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال ،　　۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دورات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دوشب کا بتاتا ہے۔فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ہم نے کہافلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکامدار رویت پر رکھا ہے۔تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحۡصُوۡا هِلَالَ شَعۡبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذارأی الهلال قال : أَللّٰهُ أَكۡبَرُأَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسۡئَلُكَ خَيۡرَ هٰذَا الشَّهۡرِ،وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ الۡقَدۡرِ وَ مِنۡ سُوۡءِ الۡحَشۡرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔أَللّٰهُ أَكۡبَرُأَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسۡئَلُكَ خَيۡرَ هٰذَا الشَّهۡرِ،وَأَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ الۡقَدۡرِ وَ مِنۡ سُوۡءِ الۡحَشۡرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان ، ۱/۸۷
المستدرك للحاكم ، ۱/۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴ ، ۸/۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/۸۷

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذارأى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ !أ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡاِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ !أ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡاِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے ، : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، **تین مرتبہ پڑھتے،** أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، **تین مرتبہ۔۱۲م**

۱۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡاِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡاِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۴/۳۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۲۷۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۵۔ معجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۵۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۴۴، ۷/۸۷

مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹ ☆

١٤٠٦۔ **عن** حدير السلمى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ ۱۲م

١٤٠٧۔ **عن** عبد الله بن مطرف رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔ ۱۲م

١٤٠٨۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نظر الى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲م

١٤٠٩۔ **عن** على رضى الله تعالىٰ عنه كان اذا رأى الهلال يقول : أَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

٤٠٦۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٥، ٧/٧٨ ☆ عمل اليوم الليلة لابن السنى، ٦٤٥

٤٠٧۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٧، ٧/٧٩ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ٦٥٢

٤٠٨۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٨، ٧/٧٩ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ٦٥٢

٤٠٩۔ المعجم الكبير للطبرانى،

خَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنعُوذُبِکَ مِنۡ شَرِّ وَّ شَرٍّ مَّا بَعُدَہٗ ۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰھُمَّ ! ارزُقُنَاخیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنعُوذُبِکَ مِنۡ شَرِّ وَّ شَرٍّ مَّا بَعُدَہٗ ۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵۷۴/۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰ ۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا عائشة ! استعیذی باللہ من شر ھذا، فان ھذا ھو الغاسق اذاوقب ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہ ہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۷۴/۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱۔ **عن** صلة بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، فاتی بشاۃ مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصی ابا القاسم ۔

۱۴۱۰۔ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذ تین ، ۱۷۲/۲
المستدرك للحاکم ، ۵۸۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۵/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۷۴۱/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۱۸/۶
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۱۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۵
۱۴۱۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیة صوم یوم الشك ، ۸۷/۱
السنن لابی داؤد ، باب کراھیة ومیوم الشك ، ۳۱۹/۲

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ،أَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا ، وَعَقَدَالْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ۔ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳ ۔ **عن** أبی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۱۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان من نوویه الهلال ، ۳۴۷/۱
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین ، ۳۱۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲/۲ ☆ السنن للنسائی، ۱۳۹/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۶/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸۵/۳
۱۴۱۳ ۔ الصحیح لمسلم ، باب شهر عید لا ینقصان ، ۳۴۹/۱
السنن لابی داؤد ، ۲۳۲۳ ، باب الشهر یکون السعا وعشرین ، ۳۱۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان ، ۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۰/۴
التمهید لابن عبد البر، ۴۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۳۴/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۸۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸۴
التاریخ للبخاری، ۱۱۷/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰۲/۲

علیه وسلم : شَهْرَان لَایَنْقُصَان ،شَهْرَا عِيْدِ رَمْضَانَ وَذُوالْحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دومہینے ناقص نہیں ہوتے ۔دونوں عید کے،یعنی عیدالفطراور عیدالضحی کے۔

۲۔امام احمد رضا قدس سرہ فرمائے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاھما ناقص ۔دونوں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصا ن معا فی سنة واحدة شهررمضان وذوالحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے ۔اگر ایک ۲۹ ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱۴۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهْرَا عِيْدٍ لَايَكُوْنَانِ ثَمَانِيَةً وَّخَمْسِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ ر دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجد نا ھما ینقصان معا فی اعوام ۔
ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ ر کے ہوتے۔

اقول: معہذا احدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے ۔اور تحقیق روشن یہ

۱۴۱۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۴

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بنا پر نقل بالمعنی محتمل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں۔ اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم، واللہ الھادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۸۴

۳۔ نفلی روزے

(۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ صَامَ یَوُمَ عَرُفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةَ أَمَامِهٖ وَسَنَةَ خَلُفِهٖ ، وَمَنُ صَامَ عَاشُوُرَآءِ غُفِرَلَهٗ سَنَةً ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ صَامَ یَوُمًا مِنَ الُمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِکُلِّ یَوُمٍ ثَلٰثُوُنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَئِنُ بَقِیُتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوُمَنَّ الُیَوُمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ۱/۱۲۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۱۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆
۱۵۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۲ ☆ الترغیب وا لترهیب للمنذری، ۳/۱۱۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۹۰ ☆ اکنز العمال للمتقی، ۲۴۲۳۶
المغنی للعراقی ، ۱/۲۳۸ ☆ السسلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۱۲
۱۴۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۷۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ۱/۱۲۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ ، مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْکَ اللَّیْلَةَ کَانَ کَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِأةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثُلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُکْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتٌ مِّأةَ سَنَةٍ ، وَذٰلِکَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اثْنَتیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً ، یَقْرَأُ فِی رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ، وَیَتَشَهَّدُ فِی کُلِّ رَکْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَکْبَرُ ، مِأةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِأةَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِأةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ أَوْآخِرَتِهٖ ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ کُلَّهٗ اِلَّا أَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَةٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۲۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۵
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۶۱
تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ قبین العجب لابن حجر ، ۵۸
۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳/۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔اوروہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جواس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اورایک سورت اور ہر دورکعت پر التحیات اورآخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سوبار،استغفار سوبار،درودسوبار۔ اوراپنی دنیاوآخرت سے جس چیز کی چاہے دعامانگے۔اورصبح کوروزہ رکھے تواللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعاکے جوگناہ کیلئے ہو۔ ھو اضعف من الذی قبلہ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةً عَشَرَةَ سِنِيْنَ۔ اسنادہ منکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ۲۷/رجب کو مجھے نبوت عطاہوئی۔جواس دن کاروزہ رکھے اورافطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔**عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من صام یوم سبع عشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا ، و ھو الیوم الذی ھبط فیہ جبرئیل علیہ الصلوۃ و السلام علی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کاروزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتاہے۔اوروہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضورمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ماثبت بالسنۃ میں ہے۔وھذا امثل ماوردفی ھذا المعنی۔یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جواس باب میں آئیں۔بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اورفضائل

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلاً راہ نہیں۔اورحدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اورعشرۂ ذوالحجہ کے روزے

۱۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! ولاالجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اورنہ راہ خدامیں جہاد؟ فرمایا: اورنہ راہ خدامیں جہاد، مگروہ کہ اپنی جان ومال لیکر نکلے پھران میں سے کچھ واپس نہ لائے۔　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹۔

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۹۳

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۱/۹۴

السنن لابی داؤد ، باب صوم العشرۃ ، ۲/۳۳۱

السنن لابن ماجه ، باب صیام العشرۃ ، ۱/۱۲۵

١٤٢٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَامِنْ أَيَّامٍ أَحَبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أَنْ تُعبَدَ لَهٗ فِيُهَا مِنْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّةِ ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقَيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کوعشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

١٤٢٥۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن صوم يوم عرفة ، قال : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

١٤٢٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ايام العشر ، ٩٤/١
السنن لابن ماجه ، باب صيام العشر ، ١٢٥/١
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٨٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٢٠٨٨، ٦٨/٥
شرح السنة للبغوی، ٣٤٦/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ١٥٧/٢
اتحاف السادة للزبيدی، ٢٥٧/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٤٧١
الترغيب وا لترهيب للمنذری، ١٩٩/٢ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ٧٢/٢

١٤٢٥۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب صيام عرفة ٦٧/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم يوم عرفة ، ٩٣/١
السنن لابن ماجه ، باب صيام يوم عرفة ، ١٢٥/١
التفسير للقرطبی، ٤١٩/٢ ☆ تاريخ جرجان لابی نعيم ، ١٤٢
السلسلة الضعيفة للالبانی، ٢٨٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٣١/٢
شرح السنةللبغوی، ٣٤٤/٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ١١١/٢
الدر المنثور للسيوطی، ٢٣١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٢٠٨٣، ٦٧/٥
الامام للشجری، ٦٤/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٩٦/٥
المسند للحميدی، ٤٢٩ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٨٣/٤
كشف الخفاء للعجلونی، ٤٢/٢ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق، ٦٤/٢

١٤٢٦۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرْفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

١٤٢٧۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صِیَامُ یَوْمِ عَرْفَةَ کَصِیَامِ أَلْفِ یَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(٦) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

١٤٢٨۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ أَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِی کِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشَرَ أَمْثَالِهَا ، فَالْیَوْمُ بِعَشَرِأَیَّامٍ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

١٤٢٦۔ المعجم ا لکبیر للطبرانی، ٦/٢٢٠ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/١٨٩
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/١١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٢٠٨٦، ٥/٦٧
المعجم الصغیر للطبرانی، ٢/٧١ ☆

١٤٢٧۔ الدر المنثور للسیوطی، ١/٢٣١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٢/١١٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣١٦ ☆

١٤٢٨۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الخ، ١/١٢٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٣١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣/٦٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/١٤٦ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/١٢٢
کنز العمال للمتقی، ٢٤١٩٠، ٨/٥٦٤ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ٢/١٥٢
اللاآلی المصنوعة للسیوطی، ٢/٦٥ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَومَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام ستة ایام من شوال ، ۱۲۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۰/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۵۶۹/۸
۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲
۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱٤۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ یَومَ الْأَرْبَعَآءِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ کُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰی یَصِیْرَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہوگئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱٤۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَی اللّٰه لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَیَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَکُتِبَ لَهٗ بَرَأَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱٤۳٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ أَیَّامٍ، عَدَدُ هُنَّ مِنْ أَیَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَا کِلُهُنَّ أَیَّامُ الدُّنْیَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱٤۳۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲٦/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱٦۸/٥

۱٤۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲٦/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۸/۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱٤۳٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲٤۱/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲٦/۲

کنز العمال للمتقی، ۲٤۱۷۲، ٥٦۱/۸ ☆ الامالی الشجری، ۲۷٦/۱

نے ارشادفرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکودس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنه عن ابیه قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن صیام الدهر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی يَلِيْهِ ، وَكُلَّ أَرْبَعَآءٍ وَخَمِيْسٍ ، فَاِذَنْ أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَوَأَفْطَرْتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا،فرمایا:نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہٰذاتم رمضان المبارک اوراس سے متصل عید کے بعدروزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لوتو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اورافطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۶۰/۴

(۹)ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔**عن** عبد اللہ بن بسر عن اخته رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّافِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ كُمْ اِلَّا لِحَآءَ عَنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

حضرت عبداللہ بن بسراپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھومگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اوراگر تم سے کسی کوانگور کے چھلکے یادرخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تواسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۳۳۰/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۵۶۹/۸
التاریخ للبخاری، ۲۵۴/۷ ☆ السنن للنسائی،
۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۹۳/۱

(۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ، اِنِّی اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۸۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُواصِلُوا،فَأَیُّکُمْ أَرَادَ أنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحُرِ ، قالوا: فانك تواصل ؟ یا رسول الله !قال: اِنِّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ ، اِنِّی أبِیْتُ لِی مُطْعِمٌ یُطْعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ،صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔۱۲م

۱۴۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۴
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنها هم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ،اِنِّی اُطْعِمُ وَأُسْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ،حضور نے انکو منع فرمایا ،عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ أَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنِّی أَبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ایک صحابی بولے: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔فرمایا:تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م صلات الصفاء ص ۸۶

(۱۱)صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ۔ ۳۵۱/۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ ۲۶۲/۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۳/۴
۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱۵۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۳۶۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱۲۴/۱
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۲/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۴

یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ، وَأَحَبَّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃُ دَاوُدَ ، کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیُصَلِّی ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں ۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے ۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲ـ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : ھوالنھار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳ـ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۴۴۲ـ السنن للنسائی،　باب تاخیر السحور،　۱/۲۳۴

۱۴۴۳ـ الجامع الصحیح للبخاری،　باب متی یحل فطر الصائم ،　۱/۲۶۲

الصحیح لمسلم ،　باب بیان وقت القضاء الصوم ،　۱/۳۵۱

السنن لابی داؤد ،　الصیام باب وقت فطر الصائم ،　۱/۱

الجامع للترمذی ،　باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ،　۱/۸۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۴

السنن الکبری للبیقی، ۴/۲۱۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۸۵

شرح السنۃ للبغوی، ۶/۳۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۳۸۷۶، ۸/۵۰۹

البدایۃ و لانھایۃ لابن کثیر ، ۸/۳۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۰۰

التفسیر للطبری، ۳/۱۰۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۶۴

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۳۵۲ ☆ المسند للحمیدی، ۲۰

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو،فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھناانما یکون لھما ، تیسیر میں ہے۔اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضؤہ۔عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہوجاتی ہے۔مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار ونماز آتا ہے۔اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلی جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة ، فلا بد من حقیقة الغروب،
یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنیعلی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الی انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفانہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنیٰ حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃً نہیں۔

مگراب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلٰثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔لیکن یہ اس لئے فرمایا تاکہ مکمل غروب کا بیان ہوجائے ، اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہوجاتا ہے۔

علامہ منادی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ــ" وغربت الشمس "مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب ۔

حضور نے فرمایا ''اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔نظر غائر میں بروجہ جلی ، اور قلت تدبر میں من طرف خفی ، یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔تواگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی ، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہوجاتی ہے۔لہذا " وغربت الشمس "زائد فرمایا۔کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔اور جواب محض مہمل جاتا۔تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہولیتے ہیں۔علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳)افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ : اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِى اِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔۱۲م

۱۴۴۵۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفى على نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الانصار ، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۳۷/۴

الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۴۰/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶

۱۴۴۵۔ المسند للحاکم ، ۵۹۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۲/۷

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۷۔ **عن** اُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاهافی فیه ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ

۱۴۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱۴۴۷۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام باب ما یفطر علیه ، ۱/۳۲۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار ، ۱/۸۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۷/۸۵

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۳۰ ☆ السنن للدار قطنی، ۲/۱۸۵

ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۴۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۳۳۰

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۴۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۲۶۶

حلیة الاولیاء لابی نعیم ۹/۲۲۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۹۱

جامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۷، ☆

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹ ـ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْأُضْحٰی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرَکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

۱۴۴۹ ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۱/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی، ۶/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۰
۱۴۵۰ ـ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۲/۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۱۷
السنن للدار قطنی، ۲/۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۸/۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲/۱۰۰

(٦) افطار کرانے کا ثواب

۱٤٥١۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقِ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ ، قالوا : یارسول الله ! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلىٰ تَمْرَةٍ ، أَوْ عَلىٰ شُرْبَةِ مَاءٍ ، أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

۱٤٥٢۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء بخبز وزیت ، فاکل ثم قال : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلآئِكَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

۱٤٥١۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹٤/۲ ☆
السنن الکبری للبیهقی ، ٤/٤٠٤ ☆

۱٤٥٢۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام ، ۵۳۸/۲
السن لابن ماجه ، باب فی ثواب من فطر صائما ، ۱۲۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی،

۱۴۵۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنۡ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهۡرِ رَمَضَانَ مِنۡ كَسَبِ حَلَالٍ صَلَّتۡ عَلَیۡهِ الۡمَلآئِكَةُ لَیَالِیۡ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبۡرَئِیۡلُ علیهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ لَیۡلَةَ الۡقَدۡرِ ، وَمَنۡ صَافَحَهٗ جِبۡرَئِیۡلُ عَلَیۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَرِقُّ قَلۡبُهٗ وَتَكۡثُرُ دُمُوۡعُهٗ ، قَالَ : فقلت : یا رسول الله ! افرأیت من لم یکن عنده ؟ قال : فَقَبۡضَةٌ مِّنۡ طَعَامٍ ، قلت : افرأیت ان لم یکن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذۡقَةٌ مِّنۡ لَبَنٍ ، قال : افرأ یت ان لم تکن عنده ؟ قال : فَشُرۡبَةٌ مِنۡ مَّاءٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو۔فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے۔۱۲م

۱۴۵۴۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو الیه زیتا فأکل وأکلنا حتی فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الۡأَبۡرَارُ ، وَصَلَّتۡ عَلَیۡكُمُ الۡمَلآئِكَةُ ، وَأَفۡطَرَ عِنۡدَ كُمُ الصَّائِمُوۡنَ۔

۱۴۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۰/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۵۸، ۴۵۲/۸ ☆ الکامل لابن عدی، ، ۳۰۶/۲
۱۴۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۷/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۸/۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۹۹/۳
التفسیر لابن کثیر ، ۳۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۴۲۵
شرح السنة للبغوی، ۲۸۳/۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۹۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۸۷، ۲۷۲/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۴۹ ☆ المجرو حین لابن حبان ۱۴۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲۸۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا أفطر قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر، قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۱/۳۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۷/۸۱ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۷/۸۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۴/۲۱۷
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۴۰ ☆ الامالی الشجری، ۱/۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۳۷ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال:ذَھَبَ الظَّمأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ذَھَبَ الظَّمأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحد کم طعامہ وھو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔　　حاشیۃ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
السنن للدار قطنی، ۲۴۰/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۹/۱ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۲۵۹/۱ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۵۰۹/۸ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے ۔ قال فی التقریر : متروك و كذبه الازدی، قلت : و كذا الجوز جانی ، كما فی المیزان ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

کتاب الحج

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت

(۱) فرضیت حج کا ثبوت

۱٤٦١۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ وَلَمۡ یَحُجَّ فَلَاعَلَیۡهِ أنۡ یَّمُوۡتَ یَهُوۡدِیًّا أوۡ نَصۡرَانِیًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی مالک ہو زادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظّمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲) حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

۱٤٦٢ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ حَجَّ فَلَمۡ یَرۡفُثۡ وَلَمۡ یَفۡسُقۡ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ ۱۲م

جدالممتار ۲/۲۷۰

۱٤٦٣۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلۡحَاجُّ یَشۡفَعُ فِی أَرۡبَعِ مِأَةٍ مِنۡ أَهۡلِ بَیۡتٍ ، اوقال : مِنۡ أَهۡلِ بَیۡتِهٖ ، وَیَخۡرُجُ مِنۡ ذُنُوۡبِهٖ كَیَوۡمٍ وَلَدَتۡهُ أُمُّهٗ ۔

۱٤٦١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترک الحج، ۱/۱۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤/۲٦٧ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۰۹

۱٤٦٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
الکامل لابن عدی، ٤/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۳۲، ۵/۱۲

۱٤٦٣۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۲۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸٤۱، ۵/۱٤ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۲٦

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار سو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

ارأۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَأَلُوْهُ اُعْطُوْا، وَاِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ، ۲۰۴
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۳

۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحجر و العمرۃ، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائی، فضل المتابعۃ بین الحج و العمرۃ، ۲/۲

۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳/۴۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَجَابَهُم ، وَاِن اَنفَقُوا أخلَفَ لَهُم ۔ وَالَّذِی نَفسُ أَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِهٖ ، مَا کَبَّرَ مُکَبِّرٌ عَلیٰ نَشزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلیٰ شَرُفٍ مِّنَ الْأشُرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَیْنَ یَدَیْهِ وَ کَبَّرَ حَتّی یَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے،اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر،اور لا الہ الااللہ ،پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔۱۲م

۱٤٦٧۔ **عن** أُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَلآئِکَةَ لَتُصَافِحُ رِکَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔۱۲م

۱٤٦٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَجُرُ الْغَازِی ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا،اسے مجاہد،حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔۱۲م

۱٤٦٩۔ **عن** أُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۱٤٦٧۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٤٧٤/٣

۱٤٦٨۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٤٧٤/٣

۱٤٦٩۔ شعب الایمان، للبیهقی، باب فی المناسك، ٤٧٤/٣

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ مَاتَ فِى طَرِيُقِ مَكَّةَ لَمُ يَعُرِضُهُ اللّٰهُ يَوُمَ الُقِيَامَةِ وَلَمُ يُحَاسِبُهُ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظّمہ کے راستہ میں انتقال کرجائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱۴۷۰۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ حَجَّ هٰذَاالُبَيُتَ فَلَمُ يَرُفُثُ وَلَمُ يَفُسُقُ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتُهُ أُمُّهٗ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی وبدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱۴۷۱۔**عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا يَرُفَعُ اِبِلُ الُحَاجِّ رِجُلًا وَلَا يَضَعُ يَدًا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أَوُ مَحَا عَنُهُ سَيِّئَةً أَوُرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اورایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۷۲۔**عن** بريدة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلنَّفُقَةُ فِى الُحَجِّ كَالنَّفُقَةِ فِى سَبِيُلِ اللّٰهِ مِأَةَ ضِعُفٍ أَوُ سَبُعَ مِأَةِ ضِعُفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سو گنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سو گنا۔۱۲م

۱۴۷۰۔ السنن للنسائى،　　فضل الحج،　　۲/۲

۱۴۷۱۔ شعب الايمان للبيهقى، ،　　فضل الحج و العمرة ،　　۴۷/۳

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ای العمل افضل ؟ قال: أَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال: أَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔ ۱۲ م

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ ۱۲ م

۱۴۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۷۲۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۸/۳
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسيوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فضل المبرور ، ۲۰۶/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة ، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۴/۲ ☆ الصحيح لابی عوانة ، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة ، ۲/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور ، ۲۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

۱۴۷۶ـ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّاالْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ـ

حضرت جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج مبرور کی جزاجنت ہی ہے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔۱۲م

۱۴۷۷ـ **عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهٗ فِي أَهْلِهٖ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ ـ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔۱۲م

۱۴۷۸ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۷۶ـ شعب الایمان، ۳/۴۸۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۴۶
مجمع الزوائد للیثمی، ۳/۲۰۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۶۳
۱۴۷۷ـ شعب الایمان للبیهقی، ۳/۴۸۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۱۲، ۴/۳۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۹۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۸۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۴۰
۱۴۷۸ـ السنن الکبری للهیقی، ۵/۲۶۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۴۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۸۳، ۵/۱۳۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۸۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۱۴
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۷۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۶۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اوراس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م　　النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم: لما فرغ اِبراهیم علیه الصلاۃ والسلام من بنائه بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیه السلام فحج به حتی اذا رأی عرفة قال: قد عرفت، وکان اتاها قبل ذلك مرة، فلذلك سمیت عرفة، حتی اذا کان یوم النحر عرض له الشیطان، فقال: أحصب! فحصبه بسبع حصیات، ثم الیوم الثانی فالثالث، فلذلك کان رمی الجمار، قال: أعل علی ثبیر! فعلاه فنادی: یاعباد اللہ! اجیبوا اللہ، یاعباد اللہ! اطیعوا اللہ، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبة، ۹۶/۵

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔داخل مسجد نہیں۔لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہوگیا۔آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانۂ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑارہا۔ ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھااٹھا کر لاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔ بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔ کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔ اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔ اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔ اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔ اور پاگلوں۔ بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔ اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔ اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔ اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔ اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔ تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔ اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔ خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگادیئے جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطعی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔زعم باطل ہے۔جسکی کوئی دلیل نہیں۔زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔توانھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہوکر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: الله اکبر ، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان ابراهيم رسول الله ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے ۔ کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

اوراعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے ۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔توسرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔ یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندراعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اورنہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات توصرف ان وہابی صاحب کی ہے۔تووہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔(امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کررہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندرآ گیا ہے۔)

عاشراً۔اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

توزمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔اوراگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اورلوگوں پر مطاف کوتنگ کرتے۔

شمائم العنبر ،　　شمامہ رابعہ نفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:-　　بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴)حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حُجُّوا تَسْتَغْنُوا ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۲۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۵/۱۱
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۴ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کروغنی ہوجاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجہ فی حجۃ الوداع : ھٰذِہٖ ثُمَّ ظُھُوْرُالْحُصُرِ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشادفرمایا: جوحج ضروری تھاوہ توہولیا۔آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امرأۃ من الجھینۃ جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنھا ؟ قال : نَعَمْ ، حُجِّی عَنْھَا ! أرَأیْتِ اِنْ کَانَ عَلیٰ اُمِّكِ دَیْنٌ ،أکُنْتِ قَاضِیَۃً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰہَ الَّذِی ھُوَ لَہٗ ، فَاِنَّ اللّٰہَ أحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا۔کیامیں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں،انکی طرف سے حج کر! بھلادیکھ تو! تیری ماں پرکوئی دین ہوتاتو توادا کرتی یانہیں؟ بولی: کیوں نہیں،فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کاحق رکھتاہے۔

۱۴۸۱۔ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسك، ۱/۲۴۱

۱۴۸۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱/۱۱۲

السنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۷۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۲۱۱

فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۹۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۱۹۵۵

۱۴۸۳۔ **عن** زیدبن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنُ وَالِدَیۡہِ تُقُبِّلُ مِنۡہُ وَمِنۡھُمَا ، وَاسۡتُبۡشِرَتۡ اَرۡوَاحُھُمَا فِی السَّمَاءِ ، وَکُتِبَ عِنۡدَ اللّٰہِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

۱۴۸۴۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ حَجَّ عَنۡ مَیِّتٍ فَلِلَّذِی حَجَّ عَنۡہُ مِثۡلَ اَجۡرِہٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔۱۲م

۱۴۸۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ حَجَّ عَنۡ اَبِیۡہِ اَوۡ عَنۡ اُمِّہٖ فَقَدۡ قَضٰی عَنۡہُ حَجَّتَہٗ وَکَانَ لَہٗ فَضۡلُ عَشۡرِ حِجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔۱۲م

۱۴۸۶۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۱۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۵۷، ۱۶/۴۶۴ ☆ السنن للدار قطنی، ۲/۲۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰ ☆
۱۴۸۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۱، ۵/۱۲۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۳۵۳ ☆
۱۴۸۵۔ السنن للدار قطنی، کتاب الحج، ۲/۲۷۲
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۱۶/۴۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۳
۱۴۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۲۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۰، ۵/۱۲۵ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ حَجَّ عَنُ أَبَوَيُهِ وَلَمُ يَحُجَّا أُجُزِئَ عَنُهُمَا وَبَشَّرَتُ أَرُوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنُدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں ۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہوجائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی ۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا ۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں ۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں ۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت ۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو ۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں ۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
❁❁❁❁❁❁❁❁❁
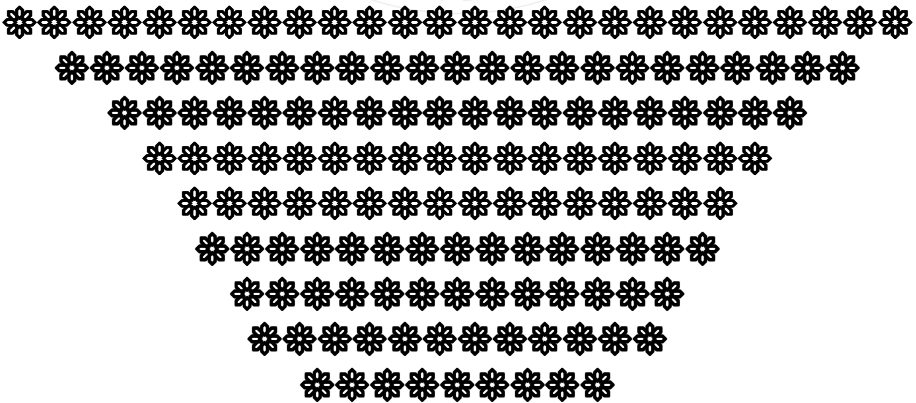
۲۔ مناسک کی فضیلت

(۱) طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ جدالممتار ۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

(۲) تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَبَّیْکَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ ، لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ ، وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ ، وزادابن عمر ۔ لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ ، لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ ، وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، **حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا**

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱/۱۰۶
الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۵/۴۹
العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۲/۸۳

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النبیلۃ و صفتھا ووقتھا ، ۱/۳۷۵
الجامع لابی داؤد ، باب کیف التلبیۃ ۱/۲۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیۃ ، ۱/۱۰۲
السنن للنسائی، کیف التبلۃ ۲/۱۳
السنن لابن ماجہ ، باب التلبیۃ ، ۲/۲۰۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۰۲

اضافہ فرماتے۔لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔۱۲م

(۳)عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۱۴۸۹ ۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِیًا حَتّٰی یَرْجِعَ اِلیٰ مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِأةِ حَسَنَةً ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قیل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِأةُ أَلْفِ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظّمہ سے نوکوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھر چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اور اگر عرفات مکہ معظّمہ سے نو میل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴)عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی

۱۴۸۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۱/۴ ☆ المستدرك للحاکم ۷۶۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۵/۱۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۷۹۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۸/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۹۴، ۲۵/۵
۱۴۹۰۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر و بعرفة ، ۳۶/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے۔۱۲م

۱٤۹۱ ۔ **عن** عبدالله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً ، لم ینادفی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد۔۱۲م

۱٤۹۱ ۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع ، ۱/٤۱۰
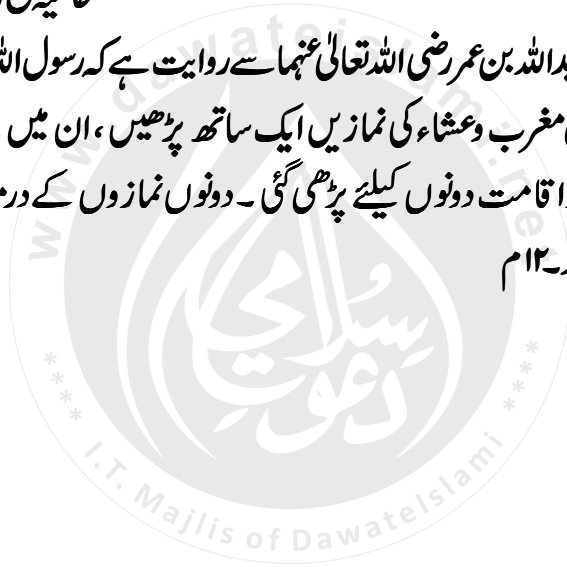
۳۔ زیارت روضۂ انور

(۱) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یسلم علی القبر، رأیتہ مائة مرة او اکثر، یجیٔ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر، ثم وضعھما علی وجھہ
ابر لمقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔۱۲م

(۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَایَعْمَلُهٗ حَاجَّةً اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ أَنْ أَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔
الطرة الرضیہ ۲۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔۱۲م

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارة قبرہ ﷺ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۲۸، ۲۵۶/۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں ۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے ۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے ۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہوجائیگی ۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے

مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی ۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی ۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی ۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی ۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔　الطرۃ الرضیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۲۴۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۲۲۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۵/۱۳۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۳۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۴۶ ☆ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۷۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۳۳۳ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۷۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۱۶

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِی کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

النیر ۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پرانوار ہے

۱۴۹۵ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔۱۲م

۱۴۹۶ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱۴۹۵ـ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶ـ اتحاف السادة للزبیدی ، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للیشخ الدهلوی، ۲۰۵

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَنِى بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آکر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلىٰ مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِىْ فِىْ مَسْجِدِىْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۴۱۶ ☆ تاريخ جرجان للهيثمى، ۲۲۰
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۴، ۱۵/۶۵۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۳۷
جذب القلوب للشيخ دهلوى، ۲۰۵ ☆

۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنى، ۲/۲۷۸ ☆ الكنى و الاسماء للدولانى، ۲/۶۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۲۶۷
كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۸۳، ۱۵/۶۵۱ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۷۵
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۲۲۳ ☆ الكامل لابن عدى، ۶/۳۵۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۲۸ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوى، ۲۰۴

۱۴۹۹۔ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۷۰، ۵/۱۳۵ ☆

مَبْرُوْرَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے بہت برآرندۂ مقاصد و حاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب و استحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر و سامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار و معتمد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔　　النیر ہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِيْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیر ہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۵/۱۳۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۱۷ ☆
تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدھلوی، ۲۰۶

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنُ أَحَدٍمِّنُ أُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمُ یَزُرُنِی فَلَیُسَ لَهٗ عُذُرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہروہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اوروہ نہ آئے تواسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنُ عَبُدٍیُّسَلِّمَ عَلیٰ قَبُرِی اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکًا یُبُلِغُنِی ، وَکَفٰی أَجُرُ آخِرَتِهٖ وَدُنُیَاهُ وَکُنُتُ لَهٗ شَهِیُدًا وَشَفِیُعًا یَوُمَ الُقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جومجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اوراسکے دنیاوآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اورروز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔ النیر ۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین ۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کاانکارنہ کریگامگر گمراہ بددین، یاکوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ بالله رب العٰلمین ۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ، اور کیوں نہ ہوخود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کورغبت دلاتاہے۔قال المولی سبحانه وتعالیٰ ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدوا الله توابارحیما۔ یعنی اگرایسا ہوکہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶، ۱/۴۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۹

جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹ ☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور سی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظّم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست، وجفا واذائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگر چہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفاء، اور

امام ابن حجر نے جوہر منظّم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماهذه الجفوة یابلال ! اما آن لك ان تزورني یابلال! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین و ترساں و ہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شدالرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن و حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانۂ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت الله اکبر ، الله اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشهد ان لا اله الا الله، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشهد ان محمد رسول الله، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد و زن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

در نماز م خم ابروئے تو بریاد آمد　حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عسا کرنے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر اید اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قرین وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمۂ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظّم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں ۔ کہ دونوں جفا ہیں ،تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آ ئیں ۔ کہ وہ شقی ونامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خداورسول سے دور ہے ۔اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل ،ملعون و بے دین ہے ۔اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آ راسے محروم رہیگا۔ والعیاذ با للہ تبارك و تعالیٰ ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی ۔شاید یہ سن کران برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے ۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفانہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں ۔اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے ۔والعیا ذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ ۔

اسکے بعد امام نے دوسخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے ۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے ۔صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔آمین۔

مسلمان غور کرے !جب تارک زیارت کا یہ حال ،اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے ،فارق اجماع مسلمین ، مستحق وعید شدید۔اور اماتولی و نصلہ جھنم وسأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہواخواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن النجار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں ، امام اجل ابن مبارک ، ابن ابی الدنیا ، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔اوراس وقت کعب احبار حاضر تھے۔تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام ،فرحت وسرور، راحت وآرام،اور تزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲
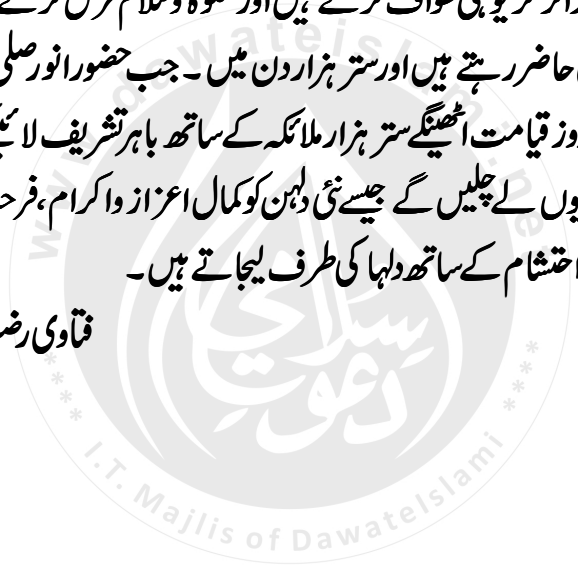
۴۔فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأرِزُ الْحَیَّةُ اِلیٰ جُحْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔
فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۵۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرَبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۵۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الایمان یا رذالی المدینة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدینة ۲۳۱/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ۲۴۴/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۱۹۷۴ ☆ البدایة و النهایة لابی نعیم، ۱۰۵/۳
۱۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسیر لابن کثیر ، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۰/۲
۱۵۰۵۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی حبثها و تسمی طابه ، ۴۴۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری باب فضل المدینة ، ۲۵۲/۱
الدر المثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحمیدی، ۱۱۵۲

علیه وسلم : يَقُوْلُوْنَ يَثْرَبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَى الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلُ صَيْدُهَا ، و قال : أَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ أَحَدٌ عَلىٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۷**

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحيح لمسلم ، باب المدينة تنفى خبثها و تمى طابة ، ۱/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۹۴ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسيوطى، ۴۸۶۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸۰۹، ۱۲/۲۳۲
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضائل المدينة ، ۱/۲۵۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵/۲۵۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۱/۲۰۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/۲۶۵
مشكوة المصابيح للزبيدى، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الكبير للبخارى، ۸/۳۳۵
فتح البارى للعسقلانى، ۴/۹۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۲۲۰
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱/۸۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۳۵۶
المغنى للعراقى، ۱/۲۸ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کردیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرما دیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان جالسا عند منبر مروان بن الحکم بمکۃ ومروان یخطب الناس ، فذکر مروان مکۃ وفضلھا ، ولم یذکر المدینۃ ، فوجد رافع فی نفسہ من ذٰلک ، وکان قد أسن ، فقام الیہ فقال : ایھا ذاالمتکلم ! أراك قد أطنبت فی مکۃ وذکرت منھا فضلھا ، وماسکتّ عنہ من فضلھا اکبر ، ولم تذکر المدینۃ ، وإنی أشھد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : أَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔۱۲م

۱۵۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۸۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۶/۱۹۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۲۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۱، ۱۲/۲۳۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۶۰ ☆

(۴)مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ـ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہوسکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵)مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَصْبِرُ عَلیٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ أُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع وگواہ ہونگا۔

ا ۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت ومحنت پر صبر ہوتا ہے۔خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹ـ السنن لابن ماجه ، باب فضل المدینة ۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۲۳/۲
مجمع ا لزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۴/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷

۱۵۱۰ـ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة، ۴۴۳/۱
شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳۴۸۵۳، ۲۴۰/۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸۵/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۵/۴
دلائل النبوة للبیهقی، ۲۸۶/۲ ☆ تجرید التمهید لابن عبد البر ، ۳۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں ۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے ۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد ۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پر نور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا ، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ اللھم ارزقنا آمین ۔

حاشیۃ النیر ۃ الوضیہ ۴۸

۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْكَعْبَةَ تُحْشَرُ كَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلیٰ بَعْلِهَا) وَكُلُّ مَنْ حَجَّهَا يَتَعَلَّقُ بِأَسْتَارِهَا يَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّی تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ من الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِی جَوَارِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/٤ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۲
۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲
۱۵۱۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۱٦/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آ کر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃَ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا سکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔**عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِأَۃِ أَلْفِ صَلَاۃٍ، وَالصَّلٰوۃُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاۃٍ ، وَالصَّلٰوۃُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِأَۃٍ صَلَاۃً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب،اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۴/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۶، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف ا لسادۃ للزبیدی، ۲۷۱/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۶/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی۔ ۷/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۱۶/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۴۲/۴ ☆ کنز العمال، ۳۴۶۳۲ ، ۱۹۵/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۲۵/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴۶/۸

کتاب النکاح

۱۔فضیلت نکاح واحکام

(۱) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱۶۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا کانهم تقالوها ، فقالوا :أین نحن من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ : کَذَاوَکَذَا، أَمَاوَاللّٰهِ اِنِّی لَأَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاکُمْ لَهٗ، لٰکِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ۷۵۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۱۰
نصب الرایة للزیلعی، ۹۳/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۱/۴
التفسیر للقرطبی، ۲۶۱/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳/۳
المجعم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۲۵۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ دِیْنِهٖ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہر گز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۸۸/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ یُوْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ ، فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِیَةٌ وَ ضِیْعَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُوْتٰی أَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة وتزویجها ۔ ۱/۱۳۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٠٥ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۱/۱۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱/٥٣ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/٤٤
التفسیر لابن کثیر، ۱/٦٧ ☆ التفسیر للطبری، ۲۷/ ۱٤٠
التفسیر للقرطبی، ٤/٣٢٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲٥
الدر المنثور للسیوطی، ٥/١٣٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٥٢، ١٥/٨١٨

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کودو گنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔تو اسکودو گنا ثواب ملتا ہے۔دوسراوہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھراس نے اسکواچھی طرح ادب سکھایا۔ پھراس نے اس کومحض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔اس کوبھی دو گنا ثواب ملتا ہے۔تیسراوہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔پھراس نے قرآن کریم کوبھی کلام الٰہی تسلیم کیا اوراس پر ایمان لے آیا۔تو ایسے شخص کوبھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴)بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفَعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومٰی بیدیه یزید بن زریع رضی الله تعالیٰ عنه الوسطی والسبابه ، امرأة مات زوجهاذات منصب وجمال جبست نفسها علی یتاما ہ حتی بانوا او ماتوا ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دوانگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔اورسرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کرجائے اوروہ عورت عزت والی وخوبصورت ہولیکن پھربھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یاتو جدا ہوگئے یا مرگئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۷/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۶/۱۰
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۲۹۹/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۷/۵
کنزالعمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۴۵۰/۱۶ ☆ مشکوه المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ **عن** أُم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ،یارسول الله ! ولکن لا أُحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیرُ نِسَآءٍ رَکِبنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَیْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلیٰ طِفْلٍ فِی صِغْرِہٖ وَأَرْعَاهُ عَلیٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ یَدِہٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں ۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادانہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۴
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۴۶/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔ اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیہن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔ اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔ کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔ امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔ اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔ یہ ہی درست ہے۔ کما فی الزرقانی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔ تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَيُّمَا اِمْرَأَةٌ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/ ۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا اِنِّی أرٰی اِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أَنَااِمْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلیٰ اِيْتَامٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔تو میں اس سے کہوں گا ۔تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بارہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے ۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ''**تجلی اليقين بان نبينا سيد المرسلين**''میں ذکر کیں۔حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کارامت میں آمدورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔و باللہ التوفیق ۔

فتاوی ارضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۶/۱۲۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۶۲
المطالب العالية لابن حجر، ۲۵۳۶ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بلغنى أنه ليس المرأة يموت زوجهاوهو من أهل الجنة وهى من أهل الجنة ، ثم لم يتزوج بعده الا جمع الله بينهما فى الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲۴۔ **عن** سلمه بنت جابر رضى الله تعالى عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقالت : انى امرأة استشهد زوجى وقد خطبنى الرجال فابيت ان اتزوج حتى القاه ،فترجولى ان اجتمعت انا وهو ان اكون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأينا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ أَسُرَعَ اُمَّتِى لِى لُحُوُقًا فِى الُجَنَّةِ اِمُرَأَةٌ مِنُ أَحُمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

۱۵۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۹۶

کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۴، ۱۲/۱۴۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھر کم ۔　　حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی ۔

بلکہ علامہ ابو القاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

(٦) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ ابْنَةٌ اِثْنَتَىْ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ توارات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لزت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱٦/۴۵٦ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان ، للبیهقی،

۱۵۲٦۔ الصحیح لمسلم ، باب استیذان الثیب فی النکاح ، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه ، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسها ، ۲/٦۳
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۲٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور ، ۵٦۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸٦، ٦/۱۴۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۱۳٦

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبُكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔اور اسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۱۰۳/۵

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۲٦۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲٤۲/۳

۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه ، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد ، النکاح ، باب فی کراهية ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸٤/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ٦۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵٦/٦
مسند ابی حنیفة ، ۱٦/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦۲/۷
کنز العمال للمتقی، ٤٤٦۱۵، ۳۰۵/۱٦ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱٤٤
المطالب العالية لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/٦
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/٦ ☆

علیه وسلم : لَایَخۡطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطۡبَةِ أخِیۡهِ حَتّی یَنۡکِحَ أوۡ یَتۡرُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخۡطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطۡبَةِ أخِیۡهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَوۡمِ أخِیۡهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا أیُّهَا النَّاسُ ! اِنِّی کُنۡتُ اٰذَنۡتُ لَکُمۡ فِی الۡاِسۡتِمۡتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدۡ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلیٰ یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا یخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷

۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۲۶

السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسير لابن الجوزی، ۵۳/۲

۱۵۳۰۔ **عن** أمير المؤ منين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن نكاح المتعة يوم خيبر وعن لحوم الحمر الاهلية ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ،كان الرجل يقدم البلد ليس له بها معرفة ، فيتزوج المرأة بقدر مايری أنه يقيم فتحفظ له متعة وتصلح له شيئه حتی اذا نزلت الآيه . اِلَّاعَلیٰ أزْوَاجِهِمْ أوْمَامَلَكَتْ أيمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فكل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ’’سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے‘‘ اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فنظر اليهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : يارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حتی احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فيناخطيبا،فحمدالله واثنی عليه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النكاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱

۱۵۳۱۔ نصب الراية للزيلعی، ۱۷۹/۳

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۳/۵

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى علی رضی الله تعالیٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فنبهانی لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائی حتی أتيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنی فاطمة ، قال : عندك شئ ؟ فقلت : فرسی وبدنی، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنهَا ، وَأَمَّابُدنُكَ فَبِعُهَا، فَبِعتُهَا بِأَربَعِ مِأَةٍ وَثَمَانِينَ دِرهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَیْ بِلَالُ ! اِبتَعْ بِهَا لَنَا طِيبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلی : اِذَا أَتَتكَ فَلَا تُحدِثُ شَيئًا حَتّى آتِيَكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتی قعدت فی جانب البيت وأنا فی جانب ،وجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الحديث ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اوراسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد ، کتا ب النکاح، ۲۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۳ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی ۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چارسواسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کولیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خریدلاؤ۔اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۴۹۴/۵

(۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵۹۱/۵

(۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۵۳۴۔ الصحيح لمسلم، باب جواز تزويج الاب البكر، ۴۵۶/۱

۱۵۳۵۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ أَدَّبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلىٰ أَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلّف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔　فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ والسَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلىٰ تِسْعِيْنَ اِمْرَأَةً (وَفِی رواية) بِمِأَةِ اِمْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَأَيْمِ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

۱۵۳۶۔

۲۔مہر

(۱)مہر کا بیان

۱۵۳۷۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ، و لا انكح شئيا من بناته على أكثر من اثنتى عشرة أوقيه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروه رضى الله تعالىٰ عنه عن ام حبيبه رضى الله تعالىٰ عنها انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الى رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هى امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق اللنساء ، ۱۳۵/۱

۱۵۳۸۔ السنن لابى داؤد ، باب الصداق، ۲۸۷/۱

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔جیسا کہ مرقات،مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔درہم شرعی کا وزن ۳/ شہ ۱ ۵-۱ سرخ چاندی ہے۔اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔یہی وزن سبعہ ہے۔یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها كم كان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم؟ قالت : كان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقيه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقية ، فتلك خمس مأة دراهم ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا:سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ام المؤمنین نے فرمایا:نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا:نہیں۔فرمایا:نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النکاح ، ۲/۴۵۸

(۲) مہر سیدہ فاطمہ

۱۵۴۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما تزوج علی فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطہا شیئا، قال:ماعندی شیٔ ، قال : أَیۡنَ دِرۡعُکَ الۡحَطِیۡمَۃُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵۴۱۔ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لما تزوج فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أرادأن یدخل بہا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیہا شیئا ، فقال: یارسول اللہ ! لیس لی شیٔ ،فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَعۡطِہَا دِرۡعَکَ !فأعطاہا درعہ ثم دخل بہا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۱۵۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراتہ ، ۲۸۹/۱
السنن للنسائی، باب تحلۃ الخلوۃ ، ۷۶/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۲۳۴/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۸۳/۴
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۶۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۶۳۷۹، ۱۱۷/۱۳ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ۶۰۰
۱۵۴۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یدخل امراتہ ، ۲۸۹/۱
السن الکبری للبیہقی، ۲۵۲/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۹۹/۴ ☆

۱۵۴۲۔ **عن** نجيح رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل سمع عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يقول : اردت ان اخطب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابنته فقلت : والله مالى من شئ ثم ذكرت صلته وعائدته ،فخطبتها اليه ،فقال : وهل عندك شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَيۡنَ دِرۡعُكَ الۡحَطِيۡمَةُ الَّتِى أَعۡطَيۡتُكَ يَوۡمَ كَذَا وَكَذا، قلت :هو عندى ،قال: أَعۡطِهَا اِيَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کوفرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم !میرے پاس کچھ نہیں تھا۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اورنوازشات یاد آئیں اورمیں نے پیغام دیاتوسرکار نے فرمایا:تمہارے پاس کچھ ہے۔میں نے کہانہیں۔سرکار نے ارشادفرمایا:تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جومیں نے تم کوفلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا:وہ میرے پاس ہے۔فرمایا:وہی مہر میں ادا کردو۔

۱۵۴۳۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم رضى الله تعالىٰ عنه انه خطب فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها ،فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلۡ عِنۡدَكَ مِنۡ شَئۡءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلۡتَ الدِّرۡعَ الَّتِى سَلَحۡتُكَهَا ،يَعۡنِى مِنۡ مَّغَانِمَ بَدۡرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیاتو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا:نہیں۔تو سرکار نے فرمایا:تم نے اس زرہ کا کیا کیا جومیں نے تم کوغزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

۱۵۴۴۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

۱۵۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۰/۱

۱۵۴۳۔ السيرة الكبرى لابن اسحقاق۔

۱۵۴۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۰۴/۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۷۱۰

كنز العمال للمتقى، ۳۲۸۹۱، ۶۰۰/۱۱ ☆ اللالى الصنوعة للسيوطى، ۲۰۵/۱

المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۴/۱۰ ☆ ميزان الاعتدال ، ۵۲۸۰

وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنہُ ، فَأَشْھَدُوا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُہٗ عَلیٰ أَرْبَعِ مِأَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنْتَھِبُوْا ! فانتھبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ،ثم قال : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلیٰ أَرْبَعِ مِأَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً ،أَرْضِیْتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول اللہ ! فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جَمَعَ اللّٰہُ شَمَلَکُمَا وَأَعَزَّجَدَّکُمَا وَبَارَكَ عَلَیْکُمَا وَأَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًاطَیِّبًا، قال انس: فواللہ! لقد اخرج منھما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں ۔لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں ۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملاہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسومثقال چاندی کے عوض دیدوں ،تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے ،تمہارے خاندان کو عزت دے ،تم میں برکت رکھے ،اورتم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے ۔حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں ۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے ۔

۱۵۴۴۔ تنزیہ الشریعة لابن عراق، ۱/۴۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۱۲۶
الموضوعات لابن الجوزی، ۱/۴۱۵ ☆ الفوائد المجموعة ، ۳۹۰

مندرجہ بالاتفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم ودینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چارسواسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چارسو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفقیہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دوروایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چارسواسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجّل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجّل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

٣۔ حسن معاشرت

(ا) عورتوں سے حسن سلوک

١٠٤٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخَيَارُكُمْ خَيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

١٠٤٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ۔

١٠٤٥۔ الجامع للترمذی، باب حق المرأة علی الزوج ١/١٣٨
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٢٥٠ ☆ السنن للدارمی، ٢/٣٢٣
المستدرك للحاكم ١/٣ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ١/٢١٨
موارد الظمئان للهيثمی، ١٣١١، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/٣٠٣
المطالب العالية لابن حجر ، ٢٠٤١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/٤١١
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٩/٢٤٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٢٥٨
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣٢٦٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٥/٣٥٥
المغنی للعراقی، ٢/٤٥ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ١/٢٠٠
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٧٥١ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ٢/١٣٠
عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢/٧٤
التمهيد لابن عبد البر، ٩/٢٣٧ ٧ ☆ كنز العمال للمتقی، ٥١٢٠
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ٢/٦٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٨٨
١٠٤٦۔ السنن لابن ماجه ، باب حسن معاشرة اللنساء ١/١٤٣
السنن للدارمی، ٢/١٥٩ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٧/٤٦٨
موار الظمأن للهيثمی، ١٣١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ٤/٣٠٣
المعجم الكبير للطبرانی، ١٩/٣٦٣ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ٣/٢١١
السلسله الصحيحة للالبانی، ٤٦٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ٥/٣٥٥
الطبقات الكبری لابن سعد، ٨/١٤١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٩٤١، ١٦/٣٧١
الطبقات الكبر ی لابن سعد، ٨/١٤١ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣٢٥٢
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٧/١٣٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٢٥٠

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف ، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۷۵

(۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۵۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ،لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلىٰ طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا ،وَبِهَا عِوَجٌ ،وِاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا ،وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

۱۵۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب الوصیة بالنساء ۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۸۷۴ ☆

(۳)عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۰۴۸۔ **عن** أياس بن عبد الله رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم :لَقَدطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيرٌ يَشكُونَ أزوَاجَهُنَّ ،لَيسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُم ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جوعورتوں کوایذادیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

(۴)میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۰۴۹۔**عن** محمد بن عبدالله جحش رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلزَّوجِ مِنَ المَرأةِ لَشُعبَةٌ مَاهِيَ لِشَيءٍ ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

(۵)عورت کوشوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۰۵۰۔**عن** أبی هريرة رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيسَ مِنَّامَن خَبَّبَ اِمرَأةً عَلیٰ زَوجِهَا أو عَبدًا عَلیٰ سَيِّدِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کواسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

۱۰۴۹۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/٦٦ ☆ المستدرك للحاكم ٤/٦١
البداية و النهاية لابن كثير ، ٤/٤٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٤٥٣، ١٦/٢٧٨
۱۰۵۰۔ السنن لابى داؤد ، باب من خبب امرأة ، ١/٢٩٦
المستدرك للحاكم ٢/٢٠٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/٨١
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٣٣٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٧
المصنف لعبدالرزاق، ٢٠٩٩٤، ١١/٤٥٦ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَأَتَان فَمَالَ اِلیٰ اِحْدٰهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲ ـ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها :اِنِّی لَا أَنْقُصُكِ شَیْئًا مِمَّا أُعْطَیْتُ فُلَانَةٌ ،رَحُیَیْنِ وَجَرَّتَیْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِیفٌ ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ـ

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

۱۵۵۱ ـ السنن لابی داؤد، باب القسم بین اللنساء، ۲۹۰/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۳/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۸۲/۲
التفسیر للطبری، ۲۵۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۱۹، ۳۴۱/۱۶
۱۵۵۲ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۲/۶ ☆ المستدرك للحاکم ۱۷۹/۲
التمهید لابن عبد البر، ۱۸۸/۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۲۸۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۸۳/۷ ☆

۴۔شوہر کے حقوق

(۱)بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت :يا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةُ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :لَوْ كُنْتُ آمِرُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۱۵۵۳۔ المستدرك للحاكم ، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۵٤/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعيم ، ۱۳۵

۱۵۵٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ۱۳۸/۱
السنن لابی داؤد ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۲۹۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۸۷/۲
كنز العمال للمتقی، ٤٤۷۷۳، ۳۳۲/۱٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۹۱/۷
ارواء الغليل للالبانی، ۵٤/۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۳۷/۵
الدر المنثور للسيوطی، ۱۵٤/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۵/۳
دلائل النبوة لابی نعيم ، ۱۳٦ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۳۰٦/٤
التفسير لابن كثير ، ۲۵۷/۲ ☆ المغنی لعراقی، ۵۹/۲
البداية و النهاية لابن كثير، ۱۵۷/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۵۹/۲
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۲۲۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۲۸/۲

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۵۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:لَایَصۡلَحُ لِبَشَرٍ أنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا لِمَالَهٗ مِنَ الۡحَقِّ عَلَيۡهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا،ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے،ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۵۵۶۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنی عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس علی منه بأس، فلما نظرالجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتی خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

۱۵۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۷، ۱۶/۳۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۲۰۶
امام سیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

۱۵۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۵۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۵

امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماكانت قط حتى أدخله فى العمل ،فقال له أصحابه : يارسول الله !هذه بهيمة لاتعقل تسجدلك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَايَصلَحُ لِبَشَرٍ أنُ يَّسُجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوُ صَلَحَ لَأمَرُتُ الُمَرُأةَ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا مِنُ عَظُمِ حَقِّهِ عَلَيُهَا، وَالَّذِى نَفُسِي بِيَدِهٖ! لَوُكَانَ مِنُ قَدَمِهٖ اِلىٰ مَفُرَقِ رَأسِهٖ قُرُحَةٌ تَنبَجِسُ بِالُقَيحِ وَالصَّدِيُدِ ثُمَّ اسُتَقُبَلَتُهُ لِلَحُسَتِهٖ مَاأدَّتُ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کرلاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کرلاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے ۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

(۲)شوہر کا حق بیوی پر

۱۵۵۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی رجال من الأنصار ، وفی الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بکر : یا رسول الله! کنا نحن احق بالسجودلك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا یَنۡبَغِی فِی اُمَّتِی اَنۡ یَسۡجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَلَوۡکَانَ یَنۡبَغِی اَنۡ یَّسۡجُدَ اَحَدٌ لِأَحَدٍ لَاَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔باغ میں بکریاں تھیں۔انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق علیهم ، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذکر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوۡ کُنۡتُ آمُرَ اَحَدًا مِنۡ اُمَّتِی اَنۡ یَّسۡجُدَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ لَاَمَرۡتُ النِّسَآءَ اَنۡ یَّسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے،کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۶ ☆
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا
۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم كان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول اللہ ! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: أُعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرماتھے۔ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرواور ہماری تعظیم ۔اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی ا لله تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول الله ! کنا احق بالسجو د من هٰذه البهیمة ، قال: لَوُ یَنُبَغِی لِشَیُءٍ مِّنَ الُخَلُقِ أنُ یَّسُجُدَ لِشَیُءٍ دُوُنَ اللّٰهِ یَنُبَغِی لِلُمَرُأةِ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنوسلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کر دیا۔جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے،فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی الله !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما ا نفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۳۷۴/۱۲

الباب و نظر ا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکا ، ثم سجد ا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم برأسھما ثم دفعھما الی صاحبھما فقال : استعملھما و احسن علفھما ، فقال القوم : یا نبی اللہ! تسجد لك البھائم فما للہ عندنا بك احسن من ھذا حین ھدانا اللہ من الضلالۃ و استنقذنا بك من المھالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ أَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ بِالسُّجُوْدِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ہم نے ایک عجب دیکھا۔ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دوشتر آبکش تھے۔دونوں مست ہوگئے ہیں۔نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے ۔حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکراس باغ کو گئے۔فرمایا: کھول دے عرض کی : یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضورا قدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا۔فوراً سجدہ میں گر پڑے۔حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے ,حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا وآخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رجلا من الانصار کان

۱۵۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۸۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۵
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۶/۱۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۱۶/۳۳۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأُحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشىء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هٰذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دو اونٹ مست ہوگئے، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرماتھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دو اونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۱۹/۹

۱۵٦٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی سفر وکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتی لا یراه أحد ، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض لیس فیها علم ولا شجر ، فقال لی : یا جابر ! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء ، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری ، فاذا شجرتان بینهما أربعةأذرع ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا جابر ! انطلق ، فقل لهذه الشجرة ! یقول لك رسول الله صلیی الله تعالی علیه و سلم : ألحقی بصاحبتك حتی اجلس خلفکما ، ففعلت ، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها ، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنافرکبنا رواحلنا فسرنا کانماعلینا الطیریظلنا ، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم معها صبی تحمله ، فقالت : یا رسول الله ! اِن اِبنی هذا یا خذ ه الشیطان کل یوم ثلاث مرات لایدعه، فوقف رسول الله صلی ا الله تعالی علیه وسلم، فتناوله ، فجعله بینه و بین مقدمة الرحل ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اخسأعدو الله ! انا رسول الله ، فاعاد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ذلك ثلث مرات ، ثم ناولها ایاه ، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله ،فقالت : یا

۱۵٦٤۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵۵۳/۳
السنن للدارمی، ۱۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹
التمهید لابن عبدالبر، ۲۲٤/۱ ☆

رسول الله ! أقبل منى هديتى ! فوالذى بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيننا فجاء جمل ناداً ، فلما كان بين السما طين خر ساجدا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا يا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة وكان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا:يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا اليه حتى ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَّسجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگو ں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے ۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے ۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فورا مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے ۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔اب چاہا کہ اسے حلال کرکے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔**عن** بریدة بن حصیب رضی الله تعالی عنه قال : جا ء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال: یا رسول الله ! قد اسلمت فارنی شئیا ازدادبه یقینا ، فقال : مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابی فقا ل : أجیبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت : السلام علیك یا رسول الله ! فقال الأعرابی : حسبی حسبی فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : اِرجعی فرجعت فجلست علی عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابی إئذن لی یا رسول الله ان اقبل رأسك و رجلیك ، ففعل ثم قال إئذن لی أن أسجد لك ! قال لَا یَسُجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَ لَوُ أَمَرُتُ اَحَدًا أَنُ یَسُجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا لِعَظُمِ حَقِّهٖ عَلَیُهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

۱۵۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۷۲/٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں ۔حضور نے اجازت دی ۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں ۔فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے ۔میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هٰذَا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلا تَفْعَلُوا ، فَاِنِّی لَوْ كُنْتَ آمُرَ أَحدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَأَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لاَ تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: نہ کرو۔میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہوتب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۰/۹

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجه ، با ب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤

۱۵۶۷۔ **عن** معا ذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأى النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسیسیهم و بطارقتهم ، و رأى الیهود یسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانیهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شئ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحية الانبياء عليه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهُمْ كَذِبُوا عَلیٰ أنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوا كِتَابَهُمْ ، لَوْ أمَرْتُ أحَدًا أنْ يَّسْجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَأةٌ حَلَاوَةَ الْإيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَألَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلیٰ ظَهْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں، فقیروں، کوسجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ۱۲م

۱۵۶۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۵۶۷۔ المستدرك للحاکم ، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٦/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۵۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۵/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۸/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵/۲۰

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ دوم۹/۲۲۱

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنه قال: اتیت الحیرة فرأیتهم یسجد ون لمر زبان لهم ، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لك ، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له ، قال: قلت : لا ، قال: فَلَا تَفۡعَلُوۡا ، لَوۡ کُنۡتُ آمُرُ أَحَدًا أَنۡ یَّسۡجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرۡتُ النِّسَآءَ أَنۡ یَسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمۡ عَلَیۡهِنَّ مِنَ الۡحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ،فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی حق الزوج ، ۱/۲۹۱
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۹۱ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۸۷

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتاً اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِىَ عَلىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَاتَمْنَعَهٗ نَفْسَهَا ، وَمِنْ حَقِ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَاِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا ، وَلَاتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا اِلَّابِاِذْنِهٖ، فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَآئِكَةُ السَّمَآءِ وَمَلَآئِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

حَتّٰی تَرُجِعَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء ت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : يا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتى الى ابن عمى فلان العابد ، قا ل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قد عرفته ، قالت : يخنتى فاخبرنى ما حق الزوج على الزوجة ؟فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ـ قال: مِنُ حَقِّهٖ لَوُ سَالَ مَنُخَرَاهُ دَمًا أَوُ قَيُحًا فَلَحِسَتُهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتُ حَقَّهٗ ، لَوُ كَانَ يَنبَغِی لِبَشَرٍ أَنُ يَسُجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيُهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيُهَا ـ اذا سمعت هذا فقالت: والذى بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳ـ المسند للحاكم، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۲/۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۵۴/۳ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول الله ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : أَطِیْعِی أبَاكِ ۔ فقالت : والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجة ؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلیٰ زَوْجَةٍ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا ، أوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِیْدًا أوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أدَّتْ حَقَّهٗ، قالت:و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابد ا ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : لَا تُنْكِحُوْ هُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ۲۰۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۷

الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲

حق عورت پر کیا ہے۔فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہواور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔تو مرد کے حق سے ادانہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا:قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے:اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔سبحان اللہ،اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں،صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی،اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولا مملوك ولا شيء غيرنا ضح وغير فرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۱، ۳۳۱/۶

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الغيرة ، ۷۸۶/۲
الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبه ۲۱۸/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۳۵۶/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۱۱/۵
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۸۱/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۷/۶

فکنت أعلف فرسه وأستقی الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أکن أحسن أخبز، وکان یخبز جارات لی من الأ نصار وکن نسوة صدق ، وکنت أنقل النوی من أرض الزبیر التی أقطعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رأسی وهی منی علی ثلثی فرسخ ، فجئت یوما والنوی علی رأسی ، فلقیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نی، ثم قال: أخ، أخ لیحملنی خلفه، فاستحییت أن أسیر مع الرجال ، وذکرت الزبیر فقلت : لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلیٰ رأسی النوی ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا رکب فاستحییت منه وعرفت غیرتك ، فقال: والله ،لحملك النوی کان أشد علی من رکوبك معه ، فقالت: حتی أرسل الیّ أبو بکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکأنما أعتقنی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز ،صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی ، پانی پلاتی ،اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکادیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کرلا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تاکہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کردیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہولیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کردیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَأیتُ النَّارِ فَلَمْ أرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأیْتُ أکْثَرَ أھْلَھَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول اللہ ! قال: بِکُفْرِھِنَّ ، قیل : یکفرن باللہ ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، وَیَکْفُرْنَ الْإحْسَانَ، لَوْ أحْسَنْتَ إلیٰ إحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأتْ مِنْکَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقالت: انی رسولۃ النساء الیک ، واللہ ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر ، ۲/۷۸۳
الصحیح لمسلم ، باب الکسوف ، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/۳۰۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹، ۵/۸۶۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۳۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۸/۴۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۱۵۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهى تهوى مخرجى اليك ، الله رب الرجال والنساء والٰهھن ، وانت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الرجال والنساء ، كتب الله تعالىٰ الجهاد على الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا كانوا احياء عند ربهم يرزقون ، فما يعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِمْ وَقَلِيْلٌ مِّنْكُنْ مَنْ يَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہوجائیں۔اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالى عنه قال: اتت البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امرأة معها صبيان لها ، قد حملت احدهماوهى تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَايَا تِيْنَ اِلىٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدى حق زوجها ، ۱/۱۴۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۴/۱۷۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۳۰۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۶۰۲، ۱۱/۳۰۳ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ۲/۴۷

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع بد لامس ، قال: غَرِّبُهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسی ، قال: فَاسُتَمُتَعُ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس وناکس سے خلوت گزیں ہوجاتی ہے۔حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔فرمایا: توتم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی تزویج الابکار، ۲۸۰/۱
السنن للنسائی ، باب تزویج الزائیه ، ۵۹/۲

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَخَیَّرُوا لِنُطَفِکُمْ ، فَانْکِحُوا لِآکْفَآءٍ وَأَنْکِحُوا اِلَیْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَخَیَّرُوا لِنُطَفِکُمْ وَ اجْتَنِبُوا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مَّشُوْهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اوراس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَخَیَّرُوا لِنُطَفِکُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ یَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاکفاء، ۱۴۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۹۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۴۸/۵
کنزا لعمال للمتقی، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۱۵/۴
المغنی للعراقی، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاکم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆
۱۵۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۴۲/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۶/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۵۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَزَوَّجُوا فِي الْحِجرِ الصَّالِحِ، فَإِنَّ الْعُرُوقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۵۸۵۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضرَآءَ الدِّمَنِ، أَلْمَرْأَةُ الْحَسَنَآءُ فِي الْمَنبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

۱۵۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدى، ۳٤/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٥٩، ۲۹٦/١٦
الكامل لابن عدى، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۱
۱۵۸۵۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٨٧، ۳۰۰/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳٤٨/٥
۱۵۸٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٩/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٧٤/١

(۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذريتهم ، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاترى الى قوله تعالیٰ ، ولايتساء لون مع قوله عزوجل " واقبل بعضهم علی بعض يتسائلون۔

اراءة الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی وسط أيام التشريق فقال: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ ، اِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰی أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰی عَرَبِيٍّ ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلٰی أَسْوَدَ ، وَلَا أَسْوَدَ عَلٰی أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، ثم قال : أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قالوا : يوم حرام، ثم قال: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قالوا: شهر حرام ، قال: ثم قال: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قالوا بلد حرام ، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِی شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِی بَلَدِكُمْ هٰذَا،أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا:بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۱۵۸۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الذكر ، ۳۴۵/۲
الجامع للترمذی ابواب القرآن ، ۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم ، ۵۱۳/۲
السنن لابن ماجه باب فضل العلماء، ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۲ ☆ التفسير للقرطبی، ۸/۱
موارد الظمئان للهيثمی، ۷۸
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۱۱/۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۱۹۸

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچادیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان ومال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچادیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لی: أُنْظُرْ ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ ، أَلَا أَنَّ تَفَضُّلَهُ بِتَقْوٰى۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہو سکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔ اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۳۶۵/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶

(۴)نسب بدلنا حرام ہے

١٥٩٠۔ **عن** أبى بكرة رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنِ ادَّعٰى اِلىٰ غَيْرِ أبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أنَّهٗ غَيْرُ أبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے باپ کے سوادوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ٦٣

١٥٩١۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنِ ادَّعٰى اِلىٰ غَيْرِ أبِيهِ أوِ انْتَمٰى اِلىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

١٥٩٠۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الفرائض ، ١٠٠١/٢
الصحيح لمسلم ، كتا ب الحج ، ٤٤٢/١
السنن لابى داؤد ، ادب ١٢٠ ، باب فى الارجل يتمى الى غير مواليه ١٩٧/٦
السنن لابن ماجه ، باب من ادعى الى غير ابيه ١٩١/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٤٠٣/٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٧٤/١
السنن للدارمى، ٢٤٣/٢ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ٥٣٧/٨
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٧٣/٣ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٣١٤
الصحيح لابى عوانة ، ٢٩/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٤/١٢
شرح السنة للبغوى، ٢٧٢/٩ ☆

١٥٩١۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم تولى العتيق الى غير مواليه ، ٤٩٥
الجامع للترمذى، ٢١٢٠، باب الوصة الوارث ، ٣٣/٢
السنن لابن ماجه ، باب لوصية الوارث ، ١٩٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨١/١ ☆ السنن للدارمى، ٢٤٤/٢
السنن للدار قطنى، ٤١/٣ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ٥٣٧/٨
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٧٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٩٨/١
نصب الراية للزيلعى، ٥٧/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ٢٥٢٣
كنز العمال للمتقى، ١٢٩١٦، ٢٩٢/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٤/١٧
البداية و النهاية لابن كثير ، ٣٤٨/٤ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ١٦٦/٧
تاريخ بغداد للخطيب، ٣٤٧/٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفه ، ٥٨/٢
الاسرار المرفوعة لعلى القارى، ٢٧١ ☆ الادب المفرد للبخارى، ٤٣٣

صَرۡفًا وَلَا عَدۡلًا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزادکرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خودکومنسوب کیا تواس پراللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اورتمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اورنہ نفل۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیاجاتاہے۔جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔اگرچہ اسکی ماں اوردادی سب سیدانیاں ہوں۔ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اورامام حسین اورانکے حقیقی بھائی بہنوں کوعطافرمائی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھرانکی جوخاص اولادہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔اسی لئے سبطین کریمین کی اولادسید ہیں۔نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولادکہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولدالزنا پرکوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔**عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنۡ وِزۡرِ أَبَوَيۡهِ شَیۡءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والدین کا گناہ ولدالزنا پرکچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرك للحاكم ۱۱۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦٧/٣
كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥ ☆

(۶) حرامی بچہ عموما بدخصلت ہوتا ہے

۱۵۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّالثَّلاَثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۵۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَلاَثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۵۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فَرَخُ الزِّنَا لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۵۹۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَبْغِی عَلَی النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالِاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویه ۴/۱۲۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۹۳۔ المستدرك للحاكم ۱۰۰/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۹۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۷/۶ ☆ العلل المتناهية ، ۲۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۶۷۲
الكامل لابن عدى، ، ۹۱/۳ ☆
۱۵۹۴۔ المعجم الكبرى للطبرانى، ۳۴۶/۱۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵۸/۱۰
۱۵۹۵۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵ ☆
۱۵۹۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۳۳/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۰۴/۳
كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱۰۲/۴
كشف الخفاء للعجلونى، ۵۱۶/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگرزنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام ، فقال سعد :هذا يا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص ، عهد الی انه ابنه ، انظر الی شبهه ، وقال عبد بن زمعة : هذا أخی يا رسول الله ! ولد علی فراش ابی من وليدته ، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بينا بعتبة ، فقال: هو لك يا عبد ! أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۳۳۳/۵ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۷/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۹۳/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۷۰/۲

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۴۷۰/۱

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے(تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوعورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔　　فتاوی رضویہ ۵/۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلْوِلَآءُ لَحْمَةٌ كَلَحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جونسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جوشخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۴۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۹/۵، ۱۶۱۴۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الکفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة، ۲/۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوُلَى الْقَوُمِ مِنُ أَنُفُسِهِمُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہووہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔**عن** أبی أُمامة الباهلی رضى الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ أَسُلَمَ عَلیٰ یَدَیُ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلآئُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنُ أَسُلَمَ مِنُ أَهُلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِیٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل فارس کا جوشخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضى الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد ، باب الصدقة علی بن هاشم ، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۳۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن لدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۴/ ۳۸۳ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَۃِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۵/۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

٦۔اعلان نکاح

(۱)اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

١٦٠٤۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَعۡلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ ، وَاجۡعَلُوۡهُ فِی الۡمَسَاجِدِ، وَاضۡرِبُو ا عَلَيۡهِ بِالدُّفُوۡفِ۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اوراعلان کیلئے دف بجاؤ۔۱۲م

(۲)نکاح میں لوگوں کواطلاع ضروری ہے

١٦٠٥۔ **عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله

١٥٠٤۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النكاح ، ١/١٢٩
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ١/٥٦
الجامع الصغير للسيوطی، ١/٧٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/٢٨٩
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٨/٣٢٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٥/٢٣٢
السنن الكبری للبيهقی، ٧/٢٨٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٩/٢٢٦
كشف الخفاء للعجلونی، ١/١٦٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٣٤، ١٦/٢٩١
ميزان الاعتدال ، ٦٦١٧ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ٤/٥
المستدرك للحاكم ٢/١٨٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ٩/٤٧
المغنی للعراقی، ٢/٤٢ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ١/١٧٤

١٦٠٥۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النكاح، ١/١٢٩
السنن للنسائی،كتاب النكاح ، اعلان النكاح بالصوت و ضرب الدف ، ٢/٧٥
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النكاح، ١/١٣٨
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/٤١٨ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٧/٢٨٩
المستدرك للحاكم ٢/١٨٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٩/٢٤٢
السنن لسعيد بن منصور ، ٦٢٩ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٣١٢٣
كنز العمال للمتقی، ٤٤٥٥٢، ١٦/٢٩٥ ☆ شرح السنه للبغوی، ٤/٢٦٣
فتح الباری للعسقلانی، ٩/٢٢٦ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ٧/٥٠
آداب الزفاف للالبانی، ٩٦ ☆ المغنی للعراقی، ٢/٤٣
اتحاف السادة للزبيدی، ٥/٣٥٠ ☆ تذكرة الموضوعات لابن القيسرانی ٥٣٠

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصلُ مَابَیْنَ الْحَلاَلِ وَالْحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلاَ تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْأَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہد پن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجہ ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہوگئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فورا فورا اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روانہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصية الله ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جاکر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ اور حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ وبیجا ہے۔ صحبت بدزہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۷۸

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی، فجلس علی فراشی کمجلسك منی، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اوراس طرح میرے بستر پرآ کر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔

۱۶۰۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأۃ الی رجل من الانصا ر،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمۡ لَھُوٌ ، فَاِنَّ الۡاَنۡصَارَ یُعۡجِبُھُمُ اللَّھُوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ضرب الدف فی النکاح، ۲/۷۷۳
السنن لابی داأود ، الادب، باب فی الغناء، ۲/٦٧٤
السنن الکبری لبیهقی، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/٥٥٨
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹/٤٧
مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۳۱٤۰ ☆

۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یهد ین الخ، ۲/۷۷٥
آداب الزفاف للالبانی، ۹٤ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔　　ھادی الناس ۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں ،فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں،اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ہم تمہارے پاس آئے،ہم تمہارے پاس آئے۔اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔۱۲م

۱۶۱۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں ۔تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں ۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ایک مرد بولے یا رسول اللہ ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ،　　باب الغناء و الدف ،　　۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل،　　۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی،　　۱۵۲/۷ ☆　　مجمع الزوائد للهیثمی،　　۱۸/۳

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنهما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واهل بدر ! یفعل هذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذهب ، فانه قد رخص لنا فی اللهو عند العرس ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۳۳/۹

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب الهود و الغناء عند العرس، ۷۷/۲

خیال رہے کہ ہر لہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز واعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہد یا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔ میانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔ هادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَنَظَرْتُ اِلَیْهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِی أَعْیُنِ الْأَنْصَارُ شَیْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجهها قبل خطبتها، ۴۵۶/۱

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۶۱

۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جا سکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يطوف على النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى تعالىٰ عليه سلم: إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من طاف على نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲
الصحيح لمسلم، باب الحيض، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الرجل يطوف على نسائه، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائى، باب اتيان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه، ۴۴/۱
السنن للدارمى، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۳۶/۲ ☆ الصحيح لابى عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۷/۲
حلية الاولياء لابى نعيم، ۱۰۰/۷ ☆
۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

۸۔نکاح پرقدرت نہ ہوتو کیا کرے

(۱)صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

١٦١٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

١٦١٦۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالىٰ عنهاقالت :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

١٦١٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من استطاع امنكم الباء ة ٧٥٨/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٤٤٠٨، ٢٧٢/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٨٦/٥
المغنی للعراقی، ٢٣/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٨٣٠
تاريخ اصفهان لابی نعيم ٢٤٤/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٥٢/٤
١٦١٦۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی فضل النكاح، ١٣٤/١
المغنی للعراقی، ٤١/٣ ☆

۱٦۱۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعۡشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمُ الۡبَاءَةَ فَلۡيَتزَوَّجۡ ، فَإِنَّهُ أغَضُّ لِلۡبَصَرِ وَأحۡصَنُ لِلۡفَرۡجِ وَمَنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ فَعَلَيۡهِ بِالصَّوۡمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔

۱۵۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۱/۴٤۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹٦/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰٦/۹ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ۱٤۹/۱۰

۳۸۱

کتاب الطلاق

۱۔طلاق کی شرعی حیثیت

(۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔**عن** عبد اللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَبْغَضُ الْحَلاَلِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلطَّلَاقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔ اور مرد وعورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد وعورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۶۰۲

فتاوی رضویہ ۵/ ۷

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد،	باب کراھیة الطلاق،			۲۹۶/۱
السنن لابن ماجه ،	باب الطلاق،			۱۴۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۰/۱	☆	التفسیر للبغوی،	۶۵/۲
شرح السنة للبغوی،	۱۹۵/۹	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۳۹۱/۵
الکامل لابن عدی،	۴۶۱/۶	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۲۸۸/۱
التفسیر لابن کثیر ،	۳۸۲/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۷۲/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۹۷۱۲،				

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدانہ ہوطلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جومنافق صفت انسان ہووہ ایسا کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چندطلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أکثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا او

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۶۶۱/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۷/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۹۱/۱۲ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲۰۲/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۶۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی،

۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۲/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۹/۱۸ ☆

۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الطلاق و اللعان ، ۱۴۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷ ☆

دیك أبدا قالت:و کیف ذاك ؟قال: أطلقك فکلما همت عدتك ان تنقضی راجعتك فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فأخبرتها ، فسکتت عائشة حتی جا ء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی الله تعالیٰ علیه سلم حتی نزل القرآن ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ، قالت عا ئشة رضی الله تعالیٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من کان طلقً ومن لم یکن طلق ۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کرلیتے ۔خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہوجائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کرلونگا۔وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔۱۲م

۱۶۲۲۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:لم یکن للطلاق وقت یطلق اِمرأته ثم یراجعها مالم تنقضی العدة ، وکان بین رجل وبین اهله بعض مایکون بین الناس ،فقال: والله ! لا ترکنك لا ایما ولا ذا ت زوج ، فجعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فیه ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَان، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،یراجعها فی الواحدة والثنتین،ولیس فی الثلاثة رجعة حتی تنکح

۱۶۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷

زوجاغیرہ۔ فتاوی رضویہ۵/۸۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کرلی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآية، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:جاء ت امرأة رفاعة القرظى الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فقالت: انى كنت عند رفاعة فطلقنى فبت طلاقى ، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبير ومامعه الامثل هدبة الثوب ، فقال: أَتُرِيُدِيُنَ أَنُ تَرُجَعِي اِلىٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم ، قال: لَا ، حَتّى تَذُوقِي عُسَيُلَتَهٗ وَيَذُوقَ عُسَيُلَتَكِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من قال الامراته انت على ، ۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه باب الرجل يطلق امراته ثلثا ، ۱۴۰/۱
السنن لابى داؤد ، الطلاق باب البينونة لا يرجع اليها زوجها حتى تنكح الخ ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۸۴/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۳۳۳/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۷ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۲۷۴/۴

شادی کرلی۔لیکن وہ نامرد ہیں۔سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟انہوں نے کہا: ہاں،سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔یعنی جب تک جماع نہ ہوجائے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے،اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہورہا ہے۔ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہومگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔**عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال: کنت عند ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فجاء ه رجل فقال:انه طلق امرأته ثلاثا ، قال: فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ، ثم قال: ایطلق احدکم فیرکب الحموقة ، ثم یقول : یا ابن عباس ! یا ابن عباس ! وان الله قال: ومن یتق الله یجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا ، عصیت ربك و بانت منك امرأتك ، وان الله تعالیٰ قال: یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِی قَبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه ، باب المحلل و المحلل له ، ۱/۱۴۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد ، باب بقیة نسخ المراجعة ، ۱/۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: اِنی طلقت امرأتی مائة تطلیقة ، فما ذا تری علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آیات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطلیقات فقال: ما قیل لك ؟فقال: قیل لی :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مایقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۸٤/۲

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالك ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أياس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابن عباس واباهريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا ، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر صحبت نہ ہو جائے۔اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود : ثلاث ،تبنها وسائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبيب بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال له علی: بانت منك بثلاث ، وقسم سائرهن علی نسائك۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب نسخ المراجعه ، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا ، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کردے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ان اباه طلق امرأته الف تطلیقة ، فانطلق عبادة فسأله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصیة الله تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدواناوظلما، ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶

الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

مغلظہ ہوجاتی ہیں۔امام مالک،امام شافعی اورامام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں،لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔اگر یونہی کرلیا۔یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خداورسول تین طلاقیں لگا تاردینے کا مرتکب ہوا۔اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفرنہیں۔یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھارہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔انکی تقلید حلال نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۶

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳- **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ فھو احق برجعتھا ، وان طلقھاثلاثا فنسخ ذلک، فقال: الطلاق مرتان الآیۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دومرتبہ ہے،اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴- **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: کان الرجل اذا طلق امرأتہ ثم ارتجعھا قبل أن تنقض عدتھا کان ذلک لہ وان طلقھا الف مرۃ، فعمد رجل الی اِمرأتہ فطلقھاحتی اذا جاء وقت انقضاء عدتھا ارتجعھا ثم طلقھا ثم قال: واللہ ! لا اٰویک لی ولا تحلین أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَاِمُسَاكٌ بِمَعُرُوُفٍ أَوُتَسُرِيُحٌ بِاِحُسَانٍ۔

۱۶۳۳- السنن لابی داؤد ، الطلاق، باب فی نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۱/۲۹۷
السنن للنسائی، باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۲/۱۰۳
۱۶۳۴- السنن الکبری للبیھقی، ۷/۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کرلیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کرلی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵/۸۳۷

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهی حائض،فذكر عمر رضی الله تعالیٰ عنه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت:أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہیئے کہ وہ رجعت کرلے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔۱۲م

۱۶۳۶۔**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال:قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم : مُرُهُ فُلُيُرَاجِعَهَا ، قلت :تحتسب ؟قال: أ رَأيُتَهُٗ اِنُ عَجزَ وَاسُتُحمَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد ، ۷۹۰/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۴۸/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۶/۷
۱۶۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد ، ۷۹۰/۲

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حسبت علی تطلیقۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وھی حائض، فذکر ذلك عمر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: مُرُهُ فَلْيُرَاجِعُهَا، ثُمَّ لِيَدَعُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَاِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْيُمْسِكُهَا، فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلِّقَ بِهَا النِّسَآءَ، قال عبید اللہ: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقۃ؟ قال: واحدۃ اعتدبھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آ کر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہ ہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا للہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی وھی حائض، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرُهُ فَلُيُراجِعُهَا حَتّٰی تَحِیُضَ حَیُضَةً مُّسُتَقُبِلَةً سِوٰی حَیُضَتِهَا اَلَّتِی طَلَّقَهَا فِیُهَا، فَاِنُ بَدَالَهٗ أنُ یُّطَلِّقُهَافَلُیُطَلِّقُهَا طَاهِرًا مِنُ حَیُضَتِهَا قَبُلَ أنُ یَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلُعِدَّةِ كَمَا أمَرَ اللّٰهُ ، وكان عبد الله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

١٦٤٠۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطليقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔۱۲م

١٦٤١۔ **عن** اِبن سیر ین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مكثت عشرين سنة يحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان يراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتی لقيت ابا خلاب يونس بن جبير الباهلی وكان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطليقة وهی حائض، فامر ان يراجعها، قال: قلت:افحسب عليه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

١٦٤٠۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض ، ٤٧٦/١

١٦٤١۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض ، ٤٧٧/١

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابوخلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱۶۴۲۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر،فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت:فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱۶۴۲۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض، ۴۷۷/۱

السنن للدار قطنى، ۶/۴

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگرچہ میں نے حماقت کی۔اور جلد بازی میں حکم الہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔١٢م

١٦٤٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه طلق امرأته وهی حائض، فاتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له فجعلها واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔١٢م　　فتاوی رضویہ ٥/٧٨٤

(١١) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

١٦٤٤۔ **عن** أبی تمیمة الهجمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قال لامرأته یا اخیة! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُختُكَ هِیَ، فکره ذلك ونهی عنه۔

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شئ کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہوتو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

١٦٤٣۔ السنن الکبری للبیهقی، ٧/٣٢٦

١٦٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراته یا اختی، ١/٣٠١

السنن الکبری للبیهقی، ٧/٣٦٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ٩/٧٥

التفسیر لابن کثیر، ٨/٦٥ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔　فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

١٦٤٥۔ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهٗ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرمارہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانی فی شرح المؤطا عن الکافی انها مسئلة قلدنا فیها عمر لیست مسئلة النظر ۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کمافی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

١٦٤٥۔ السنن للدار قطنی، ٢/ ٤٢١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٦، ٢/ ٤٥١
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤٠٣، ☆ نصب الراية للزیلعی، ٣/ ٤٧٣

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چارسالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

کتاب البیوع

ا۔کسب حلال وحرام

(ا) کسب حلال کی فضیلت

١٦٤٦۔عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:طَلَبُ كَسُبِ الْحَلاَ لِ فَرِيُضَةٌ بَعُدَ الْفَرِيُضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی پرفرض کے بعد دوسرافرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

١٦٤٧۔ عن أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ كُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طلب حلال ہرمسلمان پرواجب ہے۔

١٦٤٨۔ عن المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاأَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيُرًا مِنُ أنُ يَّاكُلَ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاؤُدَ عَلَيهِ السَّلاَمُ كَانَ يَأكُلُ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

١٦٤٦۔ المعجم الکبر للطبرانی، ١٠/٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٩٢٣١ ٤/٩
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/١٣٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٢٥

١٦٤٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/٢٩١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/٥٤٦
کشف الخفاء للعجلونی، ٢/١٦٤ ☆ الکامل لابن عدی، ٦/٢٦٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٢٥ ☆

١٦٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/١٣١ ☆ الترغییب و الترهیب للمنذری، ١/٥٩٢
فتح الباری للعسقلانی، ٤/٣٠٣ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٧/٤٢٩
کنز العما ل للمتقی، ٩٢٢٣، ٤/٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ٨/٦
التفسیر للبغوی، ٣/٢٨٨ ☆

١٦٤٩ـ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسَبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھاناوہ ہے جواپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

١٦٥٠ـ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ ، مَنِ اكْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِى حِلِّهٖ وَأَنْفَقَهٗ فِى حَقِّهٖ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهٗ جَنَّتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیادیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جواسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پراٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دےاوراپنی جنت میں لیجائے۔

١٦٥١ـ عن خولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضى الله تعالىٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ۔

١٦٤٩ـ السنن لابن ماجه ، باب الحث على المكاسب ، ١٥٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٧٨/٢ ☆ التاريخ الكبير للطبرانى، ٤٠٧/١
اتحاف السادة للزبيدى، ٣٠٨/٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٩٢٢٥، ٨/٤
السنن الكبرى للبيهقى، ٤٨٠/٧ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٤٧/١
الجامع الصغير للسيوطى، ١٣٤/١ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٦٢٠٩
١٦٥٠ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٥٥٢/٢ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ١٩٠/١
الدر المنثور للسيوطى، ٢٠٤/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٢٤٦/١١
كنزا لعمال للمتقى، ٦٠٧٦، ١٨٤/٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٩٦٢
اتحاف السادة للزبيدى، ، ١٢/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٦٠/٢
١٦٥١ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ، ٩٥١/٢
الصحيح لمسلم ، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنياء ٣٣٦/٣
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اخذ المال ، ٦٠/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ١٥١/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٢١/٣
جمع الجوامع للسيوطى، ٧٣٧٨ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِجۡمَلُوۡا فِی طَلَبِ الدُّنۡیَا، فَاِنَّ کُلَّ مُیَسَّرٍ لِمَا کُتِبَ لہٗ مِنۡھَا ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضروراسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:یَا أَیُّھَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰہَ وَاجۡمَلُو ا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفۡسًا لَنۡ تَمُوۡتَ حَتّٰی تَسۡتَوۡفِیَ رِزۡقَھَا، فَاِنۡ أَبۡطَأَ مِنۡھَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ ، وَاجۡمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوۡا مَا حَلَّ وَ دَعُوۡا مَا حَرَّمَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرواور طلب رزق نیک طور پر کرو۔کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرواور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی اُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ ، ۱۵۶/۱
المستدرک للحاکم ۳/۲ ☆ الترغیب و الترھیب لمنذری، ۵۳٤/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۲٦٤/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱ ، ۲۰/٤ ☆

۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ ، ۲۵٦/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۱۰۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۳٤/۲

۱۶۵٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۰٤/۱٤
المتھید لابن عبد البر ، ۲۸٤/۱ ☆ مسند الشھاب ۱۱۵۱

الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ رُوحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوُعِی ، اِنَّ نَفُسًا لَنُ تَمُوتَ حَتّی تَسُتُكُمِلَ أجلَهَا وَتَسُتَوُعِبَ رِزُقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجمَلُوا فِی الطَّلَبِ، وَلَا يَحمِلَنَّ أَحَدُكُمُ اِسُتِبُطَآءَ الرِّزُقِ أنُ يَّطُلُبَ بِمَعُصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا يَنَالُ مَا عِنُدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمراوراپنا رزق پورانہ کرلے۔تو خدا سے ڈرواورنیک طریقے سے تلاش کرو۔اورخبرداررزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پرنہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کافضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتاہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوبَ ذُنُوبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الُحَجُّ وَلَا الُعُمُرَةُ يُكَفِّرُهَا الُهُمُومُ فِی طَلَبِ الُمَعِيُشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو،نہ روزہ ہو،نہ حج ہو،اورنہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔جوآدمی کوتلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسة الضعيفة لللابلبانی ۹۲۴ ☆
۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

جلده ونشطه ، فقالوا: یا رسول الله ! لو کان هذا فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی نَفْسِهٖ یَعُفُّهَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلٰی أَبَوَیْنِ شَیْخَیْنِ کَبِیْرَیْنِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی رِیَآءً وَّمَفَاخِرَةً فَهُوَ فِی سَبِیْلِ الشَّیْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اوراگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیْسَ بِخَیْرِکُمْ مَنْ تَرَکَ دُنْیَاهُ لِآخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْیَاهُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا،فَاِنَّ الدُّنْیَابَلَاغٌ اِلَی الْآخِرَةِ ، وَلَا تَکُوْنُوْا کَلًّا عَلَی النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔اورنہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۰۰

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: یا رسول الله ! ای الکسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُوْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَمْسٰى كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ أَمْسٰى مَغْفُوْرًا لَهٗ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہوجائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۱/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۵/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۳/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۵۳، ۱۳/۴
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسلیوطی، ۸۱/۱

۱۶۵۹۔ مجع الزوائد للهیثمی، ۲۰۰/۱۰ ☆ مجمع الجوامع للسیوطی، ۵۲۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۶/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۲۹۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۶/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۸۷۷

۱۶۶۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۴/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۲/۴
اتحاف السادةللزبیدی، ۹/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۱۴، ۷/۴
المغنی للعراقی، ۹۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۹/۲

ہوگی۔

١٦٦١۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طُوبٰی لِمَنْ طَابَ كَسْبُهٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

(۸) کسب حلال ضروری ہے

١٦٦٢۔ **عن** صفوان بن امية رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجاء ه عمروبن قرة فقال: یا رسول الله ! ان الله قد كتب علی الشقوة ، وما ارانی ارز ق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة ! فقال:لَا اِذْنَ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلٰی نَفْسِكَ وَعَیَالِكَ حَلاَلًا ، فَاِنَّ ذٰلِكَ جِهَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہےاور نہ بزرگی کا کام۔تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔۱۲م

١٦٦٣۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٦٦١۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٤٧/٢

١٦٦٢۔ الاصابه فی معرفة الصحابة لابن حرم ٥٥٦/٤

١٦٦٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الكلاء، ٣١٩/١

الصحیح لمسلم ، زكوٰة ، باب النهی عن المسئلة ، ٣٣٣/١

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ٨٦/١

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفُسِی بِیَدِهٖ لَأَنُ یَّاُخُذَ أَحَدُکُم حَبُلَهٗ فَیَذُهَبَ بِهٖ اِلَی الُجَبَلِ فَیَحُتَطِبَ ثُمَّ یَأتِیَ بِهٖ فَیَحُمِلَهٗ عَلیٰ ظَهُرِهٖ فَیأکُلَهٗ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّسُألَ النَّاسَ ، وَلَأنُ یَّاُخُذَ تُرَابًا فَیَجُعَلَهٗ فِی فِیُهِ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّجُعَلَ فِی فِیُهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیُهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَمَنُ الُکَلُبِ خَبِیُثٌ ، وَمَهُرُ الُبَغِیِّ خَبِیُثٌ ، وَکَسَبَ الُحَجَّامِ خَبِیُثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاۃ ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۳
شرح السنة للبغوی، ۶/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/۴۹۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۴۱۷ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم ، مساقاۃ ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/۱۵۳
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الکلب ، ۱/۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۵۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۶۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۳۷۵
التمهید لابن عبد البر، ۲/۲۲۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۶۲
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۵۹ ☆

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱۶۶۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۱/۹

۱۶۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۶، ۱۹/۴ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۸
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۹۷۶/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲۴۵/۱

۲۔خرید وفروخت

(۱)مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی أن یستام الرجل علیٰ سوم أخیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۲)معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن بیع ما لیس عندہ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا أنْ یُّضِیعَ مَنْ یَّقُوتُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہ ہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

۱۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ ۳/۲

۱۶۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۴/۲

۱۶۶۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی صلۃ الرحم، ۲۳۸/۱

المستدرک للحاکم ۴۱۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۰/۲

السنن الکبری للبیھقی، ۴۶۷/۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۲۵/۴

المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۴/۱

شرح السنۃ للبغوی، ۳۴۲/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۷/۴

التفسیر للقرطبی، ۱۴۹/۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۵/۲

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنُ عَبُدٍ یَّبِیُعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیُهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ بَاعَ عِقُرَدَارٍ مِنُ غَیُرِ ضَرُوُرَةٍ سَلَّطَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتُلُفُهٗ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ سَلُفٌ وَبَیُعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شئ زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۰/۴
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۵۳/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۳/۲
۱۶۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۲، ۵۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆
۱۶۷۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الرجل بیع ما لیس عندہ ، ۴۹۵/۲

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگر چہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگر چہ دس کا نوٹ سوکو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل اللہ البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگر چہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگر چہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجۃ القرض ، یجوز و یکرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۶)روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا اخۡتَلَفَ النَّوۡعَان فَبِیۡعُوا کَیۡفَ شِئۡتُمۡ بَعۡدَ أنۡ یَّکُوۡنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا،خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ٤/٤

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی ، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

۳۔غبن وغصب وعاریت

(۱)غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔**عن** الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَأجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۱۷۶/۷

(۲)غصب کا وبال

۱۶۷۴۔**عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:أَیُّمَا رَجُلٌ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ کَلَّفَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ یَّحْفِرَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِیْنَ ثُمَّ یُطَوَّقَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَقْضِیَ بَیْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔**عن** سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ شَیْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَیْرِ حِلِّہٖ طَوَّقَہُ اللّٰہُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِیْنَ، لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷۵/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۱۹/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۲/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۸۲/۲
۱۶۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰٤/۵
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للھیثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۲٤۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔ فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

١٦٧٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: عَلَی الْیَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴

١٦٧٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضین، ٤٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٧/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩٨/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٦/٤ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٩٩/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٨١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦٣٩/١٠،٣٠٣٤٩
تاریخ بغداد للخطیب، ٢٧١/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ٥٦٥/٦ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ١٩/١

١٦٧٦۔ السنن لابن ماجه، العاربة، ١٧٥/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطیء، ٣٣٨/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٩٠/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٤١/٥
شرح السنة للبغوی، ٢٢٦/٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٥٣/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥٢/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٣٧٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ١٤٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٥٠٠/١
کشف الخفاء للعجلونی، ٩٠/٢ ☆

۴۔اجرت ومزارعت

(۱)اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أَنَا خَصمُهُم یَومَ القِیَامَةِ ، رَجُلٌ أُعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فأَکَلَ ثَمَنَهٗ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِیرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم یُعطِ أجرَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرا لیا اور مزدوری پوری نہ دی۔　　فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

(۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرو ابماء فیهم لدیغ او سلیم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فیکم من راق ؟ اِن فی الماء رجلا لدیغا اوسلیما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدمو ا الی المدینةفقالوا: یا رسول الله ! اخذ علی کتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۶۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من با ع حرام، ۲۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا ، ۱۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۹/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۳۲/٤ ☆

۱۶۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ۸۵٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤۳۰/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۳۳۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ۳۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۵۱/٤

وسلم: اِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کوسانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کردیا۔وہ ٹھیک ہوگیا۔اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ساتھیوں نے اس بات کوناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا:حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہوان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔۱۲م

۱۶۷۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب فلم یقروهم ، فبینما هم كذلك اِذ لدغ سید اولئك فقالوا: هل معكم من دواء أوراق؟ فقالوا انكم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطیعا من الشاة ، فجعل یقرء بأُم القرآن ویجمع بزاقه وتیفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدُرَاكُ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ، خُذُوْهَاوَاضْرِبُوا لِي بِسَهُمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۷/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۸
۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات ، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاجرة علی الرقبة ، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۴/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اورلعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔اسکی تکلیف دور ہوگئی۔وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لواوران میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اوردم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہر گز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلموا القرآن ولاتاكلوا به، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلَمْ تَرٰی اِلَی الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوْا أُجُوْرَهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تونے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۴/۱

۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۴/۱

علیه وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی أجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۸۷۷

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والکتابة فاهدی الی رجل منهم قوسا ، فقلت : لیست بمال وارمی عنها فی سبیل الله ، فسألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ أنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔ ۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ و تابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البیوع ، باب فی الخابرة ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

۵۔ قرض وسود

(۱) ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

١٦٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبٰوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵

(۲) سود کی لعنت

١٦٨٥[ع]۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مأكله و شاهد يه و كاتبه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ وکاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

١٦٨٦۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال:لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا ومؤكله و كاتبه وشاهديه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٦٨٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٠/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٥١٦، ٢٣٨/٦
ارواء الغليل للالبانى، ٢٣٥/٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ١٣٧٣
١٦٨٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكل الربوا ١٤٥/١
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فى الربا، ١٦٥/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤٦/٢
السنن لابى داؤد، باب فى اكل الربوا، ٤٧٣/٢
١٦٨٦۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ٢٧/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٨/٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب و گواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷/۵ ۷

(۳) سود کی مذمت

١٦٨٧ـ **عن** كعب الأحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: لان ازنى ثلث وثلثين زنية احب الى من ان آكل درهما ربا يعلم الله انى اكلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبيح المحظورا ت ، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

١٦٨٧ـ المسند الحمد بن حنبل، ٥/٢٢٥

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔　فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴)سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَّةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰی بِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے،اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۶ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۳

١٦٩٠ـ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دِرْهَمُ رِبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

١٦٩١ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْخَطِيْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالی کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

١٦٩٢ـ **عن** أُم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَدِرْهَمُ رِبَا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

١٦٩٠ـ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤٤٦
كنز العمال للمتقى، ٩٧٦١، ٤/١٠٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/١١٧
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٨٢٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٦٧
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢٥٦ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٠٣٣
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٢٥ ☆ السنن للدار قطنى، ٣/١٦
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٧/٣٧٣ ☆ المغنى للعراقى، ٢/٩١
١٦٩١ـ اتحاف السادة للزبيدى، ٧/٧٣٥ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٤٧٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/٧ ☆ الدر المنثور لسيوطى، ١/٣٦٤
المغنى للعراقى، ٣/١٣٩ ☆ الكالمل لابن عدى،
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٢/٨٣ ☆
١٦٩٢ـ كنز العمال للمتقى، ٩٧٨٠، ٤/١٠٩ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَیْسَرُ هَا کَالَّذِی یَنْکَحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْن بَا بًا أَدْنَا هَا کَا لَّذِی یَقَعُ عَلیٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابُ، أَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِیْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَ فَجْرَةٌ کَاِضْطِجَا عِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه ، باب التغلیظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۳۷/۷
الترغیب وا لترهیب للمنذری ، ۸/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۰۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵ ، ۱۰۵/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲۳/۳
۱۶۹۴۔ السنن لابن ماجه ، باب التغلیظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶/۳ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الکبیر للطبرانی ۲۵۴/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔**عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَا هُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:سود کے بہتر دروازے ہیں۔ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِي يَأْتِي أُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸/۳۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/۳۲۷
۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱
الکامل لابن عدی، ۶/۳۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۷
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۸۴
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۴/۱۰۵ ☆ المطالب العالیة لابن حج، ۲۷۰۵
۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۴/۱۰۵

۱۶۹۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبُعُوْنَ بَابًا، أَيُسَرُهَا مِثُلَ أَنُ يَّنُكَحَ الرَّجُلَ أُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نِيفَ وَسَبُعُوْنَ بَابًا، أَهُوَنُهُنَّ مِثُلَ مَنُ أَتٰى أُمَّهٗ فِى الُاِسُلَامِ ، وَدِرُهَمٌ مِنُ رِبَا أَشَدُّ مِنُ خَمُسٍ وَّثَلٰثِيُنَ زِنِيَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ **عن** امير المؤمنين عثمان غنى ذى النورين رضى الله تعالىٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال:الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتى أُمه فى الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثين زنية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔اور سود کا ایک درم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۶/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۹۶/۶

۱۷۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/٤

۱۷۰۲۔ كنز العمال للمتقى، ۹۷۵۹، ۱۰۵/٤

اوپرتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها کمن اتی امه فی الاسلام ،ودرهم من الربا کبضع وثلثین زنیة ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اور سود کا ایک درم چند اورتیس زنا کے مانند ہے۔　فتاوی رضوی ۸۲/۷

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ أَیْنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردئ فبعت منه صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك:أَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا، لَاتَفْعَلْ ، وَلٰکِنْ اِذَا أَرَدْتَ انْ تَشْتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِہٖ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دوصاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ایسانہ کرمگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کوکسی اور چیز سے بیچ کر اس شئ کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴
۱۷۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا ، ۲۶/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱
۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا ، ۲۶/۲ ☆ المؤطا لمالك ، ۲۲۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱
السنن الکبری لبیهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲۶/۵

علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاء ہ بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکل تمر خیبر هکذا ؟ قال:لا، والله! یارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلث ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَلَا تَفُعَلُ! بِعِ الُجَمُعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابُتَعُ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیُبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کوخیبر پرصوبہ دار بنا کر بھیجا۔وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی:نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دوصاع کواور دوصاع تین صاع کو لیتے ہیں۔فرمایا: ایسا نہ کرو۔اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کران روپیوں سے یہ چھوارے خریدلو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أَخَذَ أَمُوَالَ النَّاسِ یُرِیُدُ أَدَآءَ هَا أَدَّی اللّٰهُ عَنُهُ، وَمَنُ أَخَذَ یُرِیُدُ اِتُلَافَهَا أَتُلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جولوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادافرما دیتا ہے۔اور جوتلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اخذ اموال الناس ، ۳۲۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دینا الخ، ۱۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵٤/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤۲۹، ۲۲۱/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵٤/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۹۲/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۷/۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۰
التفسیر للقرطبی، ٤۱۶/۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۸۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِىْ قَضَآءَهٗ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِىْ دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِىْ قَضَآئِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَّقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِىْ نَفْسِهٖ وَفَآءَهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضٰى غَرِيمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۸۴/۷

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۴/۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵
کنزا لعمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۲۲۱/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۰/۲ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۲/٤
۱۷۰۹۔ المستدرك للحاکم ۲۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤٤۵، ۲۲۵/٦ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو فی المسجد ، قال مسعر اراہ قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیہ دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن من الابل فجاء ہ یتقاضاہ فقال: اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا لہ الاسنا فوقھا فقال: اعطواہ فقال:او فیتنی اوفی اللہ لک ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ خَیَارَکُمۡ اُحۡسَنُکُمۡ قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز افتراض الحیوان ، ۳۰/۲

۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز اقتاض الحیوان ، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨٢/٤ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:دَعُوهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْالَهٗ بَعِیرًا فَأَعْطُوْهُ اِیَّاهُ ، فطلبوه فلم یجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِیَّاهُ، فَاِنَّ خَیرَکُمْ أَحْسَنُکُمْ قَضَآءً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمرو قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔ فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظاً موعود، نہ عادۃً معہود، تو معنیٔ ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان و کرم و مروت ہے۔ اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلاً ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی استقراض البعیر ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب حسن القضاء، ۲/۱۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۱۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۵۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۳۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴/۶۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۹۰۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۳۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۵۰۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۱۹۴
المغنی للعراقی، ۲/۸۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷، ۶/۱۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۴۸۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۳۸۴

لائق نہیں۔ یا قابل تقسیم ہو تو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔ تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔ اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط ومشاع دی۔ مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔ دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔ تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔ فتاوی رضویہ ۹۰/۷

(۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيْمِهٖ أوْ مَحٰی عَنْهُ كَانَ فِی ظِلَلِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كَانَ فِی الْاُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتَقْرِضِيْنَ، اِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ : اِذَا كَانَ يَعْفُوْ فَأنَا أحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔ جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔ اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۳۰۰/۵ ☆ السنن للدارمی، ۲۶۲/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳۶۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴۹۱/۱
۱۷۱۴۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل انظار المعسر و النتجازو ،الخ، ۱۸/۲
الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۸

کتاب الاَیمان والنذور

ا۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَلَفَ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَرَأی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنهَا فَلْیَأتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ لْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أحْلِفُ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَأرٰی غَیْرَهَا خَیْرًامِنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَأتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان و النذور، ۴۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان و النذور ، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من حلف علی یمین ، ۱۵۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی، ، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۴۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ ، کَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبا ئکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، التشیدی فی الحلف بغیر الله تعالیٰ ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۳۳۱
۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحلفوا بآبا ئکم ، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
الجامع للترمذی ، باب فی کراهیة الحلف بغیر الله ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر الله، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد ، الایمان والنذرور، باب کراهیة الحلف بالآباء ، ۴۶۳/۲
السنن لا بن ماجه ، باب النهی ان یحلف بغیر الله ، ۱۵۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی ، ۲۸/۱۰
المستدرك للحاکم ، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی ، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحة المعبود للساعاتی ، ۱۲۱۰
مناقیب الشافعی ، للبیهقی ، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۳۵۰

(۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹ـ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلاً نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵

۱۷۲۰ـ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۱۷۱۸ـ مشكوة المصابيح للتبريذی، ۳۴۰۷ ☆ کنز العمال ، ۴۶۳۳۳، ۶۷۸/۱۶
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۷/ ۳۷۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱/ ۲۶
اتحاف السادة للزبيدی ، ۷/ ۵۷۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳/ ۱۰
المغنی للعراقی ، ۳/ ۱۵۸ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۹/ ۱۶۰
البداية والنهاية لا بن كثير ، ۶/ ۱۳۹ ☆ مشكل الآثار للطحای ، ۱ / ۳۵۴
نصب الراية للزيلعی ، ۳/ ۲۹۵ ☆ المؤطا لمالك ، ۴۸۰
۱۷۱۹ـ الجامع الصحيح للبخاری ، باب النذور فی الطاعة ، ۲/ ۹۹۱
السنن للنسائی ، النذر فی المعصية ، ۲/ ۱۲۷
المؤطا لمالك ، ۷۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۶۲، ۷۱۰/۱۶
التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۳۱۳ ☆ المسند للعقيلی ، ۴/ ۱۴۰
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۶/ ۳۴۶ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۴/ ۱۷۵
مشكل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۴۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۵۷۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۴۴
۱۷۲۰ـ الصحيح لمسلم ، کتاب النذر ۲/ ۴۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان لا نذر فی معصية ، ۱/ ۱۸۴
السنن لا بی داؤد ، ايمان باب من رای عليه كفاره اذا كان فی لعقيه ، ۲ / ۴۶۷
السنن لا بن ماجه ، باب النذر المعصية ، ۱/ ۱۵۵
مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۳۴۳۵ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۴/ ۱۷۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴/ ۱۸۷
المطالب العالية لابن حجر، ۷۴۵ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۰/ ۲۶۷
الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۷۹، ۷۱۳/۱۶

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَانَذْرَ فِی مَعْصِیَةٍ ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَنْذِرُوا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِی مِنَ الْقَدْرِ شَيْأً، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الٰہی کو نہیں ٹالتی۔ ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی۔ جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔ یہ اعتقاد فاسد ہے۔ ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵　☆　جد الممتار ۲۱۵/۲

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم ، 　کتاب النذر والایمان ، 　۴۴/۲
الدر المنثور ، للسیوطی ، 　۳۵۱/۱ 　☆ 　حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، 　۳۴/۹
شرح السنة للبغوی ، 　۲۲/۱۰ 　☆ 　مشکوة المصابیح للتبریزی ، 　۳۴۲۶

۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، 　کتاب الایمان النذر ، 　۹۸۰/۲
الصحیح لمسلم ، 　باب النهی عن الاصرار علی الیمین ، 　۵۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، 　۳۱۷/۲ 　☆ 　شرح السنة ، للبغوی ، 　۱۶/۱۰
فتح الباری ، للعسقلانی ، 　۵۱۷/۱۱ 　☆ 　کنز العمال للمتقی ، ۴۶۴۳۶ ، ۷۰۵/۱۶

علیه وسلم :لَأنْ یَّلِجَّ أحَدُکُم بِیَمِیْنِہٖ فِی أھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ أنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِی اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی ! اگر کوئی شخص اپنے اھل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۹۵۰

کتاب الحدود والدیات

۱۔شراب

(۱)شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمَرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِیَهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَیْهِ وَآکِلَ ثَمَنِهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲)شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَشْرَبُ الْخَمَرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لا بی داؤد باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الکبری، للبیهقی، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للهثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/ ۷۳
الترغیب والترهیب للمذری، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاشربة، ۲/ ۸۳۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لا بن ابی شیبة، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها وا ٰکل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جو شراب کیلئے شیرہ نکالے،اور جو نکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمَرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴ ☆ المسند لا بی یعلی، ۶/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمَرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحْمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قيل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِیْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِیْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کر کے غور کرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم:مُدْ مِنُ الْخَمَرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثْنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔**عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۷۲۸۔ المسند لا حمد بن جنبل ، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۳/ ۲۵۸

المستدرك للحاكم ، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنُ أَحَدٍ يَشْرَ بُهَا فَتُقْبَلُ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، فَاِنْ مَاتَ فِی أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص شراب کی ایک بوند پیئے چالیس روزتک اسکی نمازقبول نہ ہو۔ اور جومرجائے اوراسکے پیٹ میں شراب کاایک ذرہ بھی ہوتو جنت اس پرحرام کردی جائیگی۔ اورجوشراب پینے سے چالیس دن کے اندرمریگاوہ زمانۂ کفرکی موت مریگا۔

(۵) شرابی کوجہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّی بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِی جُرْعَةً مِّنَ الْخَمَرِ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِی مِنْ مَخَافَتِی اِلَّا سَقَيْتُهٗ اِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةُ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یادفرمائی ہے! کہ میراجو بندہ شراب کاایک گھونٹ پیئے گامیں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہواپانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور جوکسی چھوٹے کو پلائے گاجب بھی اسکی سزامیں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔اور میراجو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربار میں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یا سر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۶۲

۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۳۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۸۱۱/۵

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیۂ ہدایہ، ۱۲۷

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربة، ۵۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۲ ☆

۲۔نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔۱۲م

۱۷۳۴۔**عن** اُم المؤمنین اُم سلمةرضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔	السنن لا بی داؤد ،	کتاب الاشربة ،			۲ / ۵۱۸
	الجامع للترمذی ،	باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام ،			۲ / ۹
	السنن للنسائی ،	تحریم کل شرب اسکر کثیرة ،			۲ / ۲۷۷
	السنن لا بن ماجه ،	باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام ،			۱ / ۲۴۲
	المسند لا حمد بن حنبل ،	۲ / ۹۲	☆	السنن الکبری للبیهقی ،	۸ / ۲۹۶
	المستدرك للحاکم	۳ / ۴۱۳	☆	المعجم الکبیر ، للطبرانی ،	۴ / ۲۴۴
	مجمع الزوائد للهیثمی ،	۵ / ۵۷	☆	نصب الرایة ، للزیلعی ،	۴ / ۳۰۱
	اتحاف السادة للزبیدی ،	۶ / ۱۶	☆	شرح السنة للبغوی ،	۱۱ / ۳۵۱
	کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴،	۵ / ۳۴۴	☆	التمهید لا بن عبد البر ،	۱ / ۲۵۲
	فتح الباری للعسقلانی ،	۱۰ / ۴۳	☆	شرح معانی الآثار ،	۴ / ۲۱۷
	ارواء الغلیل للالبانی ،	۸ / ۴۲	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی ،	۳۶۴۵
	تاریخ بغداد للخطیب ،	۹ / ۹۴	☆	تاریخ جرجان للهیثمی ،	۳۲۷
	المجروحین لا بن حبان ،	۱ / ۳۵۸	☆	المسند للعقیلی ،	۲ / ۲۳۳
	میزان الاعتدال للذهبی ،	۲۶۳۹	☆	لسان المیزان لا بن حجر ،	۲ / ۱۹۷
	الاشربه لا بن حمد بن حنبل ،	۶ / ۱۸	☆	الکامل لا بن عدی ،	۱ / ۳۹۷
	تذکرة الموضوعات لا بن قیسرانی،		☆		۶۷۷
۱۷۳۴۔	السنن لا بی داؤد ،	الاشربة باب ماجاء فی السکر ،			۲ / ۵۱۹
	المسند لا حمد بن حنبل ،	۴ / ۲۷۳	☆	المصنف لا بن ابی شیبة ،	۵ / ۶۶
	السنن الکبری للبیهقی ،	۸ / ۲۹۶	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	۲ / ۵۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشیلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام وباء الارض او ثقلها وقالوا : لا یصلح لنا الا هذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل ، قال له رجل من أهل الأرض: هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شیألا یسکر ،قال: نعم ، فطبخوه حتی ذهبت ثلثا ه وبقی ثلثه، فاتو ا به الی عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فأدخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الِابل فامرهم ان یشر بوه ، فقال عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه : احللتها والله ! قال: کلا والله ! ما حللتها ، اللهم اِنی لا اُحل لهم شیأ حرمته علیهم ، ولا اُحرم علیهم شیأ حللته لهم، قال محمد: وبهذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذهب ثلثا ه وبقی ثلثه وهولا یسکر ،فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جونشہ نہ لائے۔بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی ۔فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ المؤطا لا مام محمد　کتاب الاشربه ،　۳۵۸

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

١٧٣٦۔ **عن** زيد بن على بن الحسين رضى الله تعالىٰ عنهم انه شرب هو وأصحابه نبيذا شديدا فى وليمة، فقيل له: ياابن رسول الله! حدثنابحديث سمعته من آبائك عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبيذ فقال: حدثنى أبى عن جدى على بن أبى طالب رضى الله تعالىٰ عنهم عن البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال: ينزل امتى على منازل بنى اِسرائيل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان الله تعالىٰ ابتلى بنى اسرائيل بنهر طالوت وأُحل لهم منه الغرفةوحرم منه الرى، وان الله ابتلاكم بهذه النبيذ واحل منه الرى و حرم منه السكر۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اورانہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام۔ ۱۲م

١٧٣٦۔　غاية البيان للاتقانى ،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ماکدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔ آپنے انکو نبیذ پلایا۔ انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔ جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔ امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔۱۲م

۱۷۳۸۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۳۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان المسلمين جزور الطعامهم،وإِن العتق لآل عمر ، وانه لا يقطع هذه الابل فى بطوننا الا النبيذ الشديد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہاہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کوختم کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۷۴۰۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اتى باعرابى قد سكر ، فطلب له عذر ا ، فلما اعياه (الا ذهاب عقل) قال: احبسو ه ، فاذا صح جلد وه ، ودعا فضلة فضلت فى اداوته فذاقها فاذا نبيذ شديد ممتنع بماء فكسره ، و كان عمررضى الله تعالىٰ عنه يحب الشراب الشديد فشرب و سقاجلسائه ثم قال : هكذا اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانه۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔جسکونشہ تھا۔اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتاسکا تو فرمایا: اس کوقید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔پھر اسکے مشکیزہ میں جوبقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کوختم کیا۔آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔۱۲م

۱۷۴۱۔ **عن** إِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يشرب الطلا ء قد ذهب ثلثا ه وبقى ثلثه، ويجعل له نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا ، قال محمد وهو قول ابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنهما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

۱۷۳۹۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۱۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول أبي حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، اِنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴
۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۵
۱۷۴۴۔ شرح معاني الآثار للطحاوي ، ۲/ ۳۲۴

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تا ہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا ، فمن رابہ من شرابہ شئ فلیمزجہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربہ نبیذا قد کاد أن یصیر خلا ، فقال: اِشرب ! فأخذتہ شربتہ ثم کدت أن اُسیغہ ثم أخذہ فشربہ ثم قال : یاعتبۃ ! اِنا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ، ۵/۷۸

۱۷۴۷۔**عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالی عنهماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقا ہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأُتی به عمر فاعتذر الیه وقال :انما شربت من سطیحتك، فقال عمر : اِنما أضربك علی السکر ، فضربه عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔ اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔ لہذا حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۴۸۔**عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذ ا فسکر به فضربه الحد ، فقال الاعرابی : انما شربته من اداوتك ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : انما جلدنا ك بالسکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔ فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔ ۱۲م

۱۷۴۹۔**عن** حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر ، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر : انما جلدنا ك لسکرك۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی ،

۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۴۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه بطریقة مدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: اتی (یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد احلف واشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشدید، ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو واصحابه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: کأنکم أقللتم عکره۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲٤

۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲٦

۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال:صحبت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی مکة، فاهدی له رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حداهما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالماء۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:شهدت رسول الله

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیه فقطب فردہ ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أ حرام ھو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبه علیه ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ھذہ الاسقیة علیکم فاکسروا متونھا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۶۱/۱۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دومرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایة فشمه فقطب فصب علیه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام ھو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبۂ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملا کر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیه وسلم الی السقایة سقایة زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھه ثم امر به الثالثة فکسر بالماء ثم شرب ۔ فتاوی رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۳۲۷/۲

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۲۲۶/۹

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول الله ! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدهما یقال له المزر ، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسْکُرَا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزد، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرمعلیهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کر دیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرةخضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۲۸

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۲۸

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرةْ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمَرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِي الدُّبَّآءِ وَفِي الْمُزَفَّتِ وَفِي النَّقِيْرِ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِيْقُوْهُ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/۲۸٤

۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن احدوفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوْا فِی السَّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُؤکَا عَلَیْھَا، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَأَکْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ، فَاِنَّ أَعْیَاکُمْ فَأَھْرِیْقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: تلقّت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸
۱۷۶۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب، ۲/۲۸۵
۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه شرابا فدعابه فلما قربه الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالماء فقال: هکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعه عصیر ا ممن یتخذه طلاء ولایتخذه خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کرسکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کتب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی بعض عماله ان رزق المسلمین من طلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کردیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه اما بعد! فانها قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل ، وانی سألتهم علی کم یطبخونه فأخبرونی أنهم یطبخونه علی الثلثین ،ذهب ثلثاه الاخبثان ، ثلثه ببغیه وثلث بریحه ذکر الأخبار التی اِعتل بها من أباح شراب فمر من قبلك یشربونه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی ، باب الکراهیة فی بیع العصیر ، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر ما یجوز شربه من الطلاء ، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۸۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۵

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دوتہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔یعنی دوثلث ناپاک حصے ختم ہوجاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد الله بن یزید الخطمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کتب الینا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ، أما بعد ! فأطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان ، فإن له اثنین ولکم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔جس میں تحریر تھا۔تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہوجائے۔کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔۱۲م

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال:کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزق الناس الطلاء شعبی یقع فیه الذباب ولا یستطیع ان یخرج منه۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کرلیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه ما الشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه ؟ قال: الذی یطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۵
۱۷۷۰۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶

حتی یذهب ثلثاه و یبقی ثلثه۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپنے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ما ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۴۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه و سأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه و بقی الثلث۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶
۱۷۷۳۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶
۱۷۷۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذھب الثلثان ویبقی الثلث۔
فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیر ین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی،وقال: ھذا لی ، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دوحصے۔۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملک بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی ، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶

ثلثاه ويبقى ثلثه ، و كل مسكر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها ، قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأيت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه وهو يأكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب ، فقلت : رحمك الله ، تشرب النبيذ والأمة تقتدى بك ، فقال ابن مسعود : رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يشرب النبيذ ، ولولانى رأيته يشربه ما شربته۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراهيم النخعى رضی الله تعالیٰ عنه قال: قول الناس كل مسكر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان يقول : السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لابی حنیفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ینزل علی ابی بکر بن ابی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنهما بواسط فیبعث برسول ا لی السوق لیشتری له النبیذ من الخوابی۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه فطعمت معه فناولنی قد حا فیه نبیذ ، فلما رأی اتقائی منه قال حدثنی عامر عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان ربما طعم عند ه ثم دعا بنبیذ له تنبذه له سیر ین ام ولد ه فشرب و سقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: کتب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الکوفة ، اما بعد ! فانه انتهی الی شراب من الشام من عصیر العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لا بی حنیفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لا بی حنیفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لا بی حنیفة ،

وھوعصیر قبل أن یغلی حتی ذھب ثلثاہ وبقی ثلثه ، فذھب شیطانه وبقی حلوہ وحلاله فھو شبیه بطلاء الِابل، فمر به من قبلك فیتوسعوا به شرابھم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکالیا گیا اور دوثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کرسکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کتب عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اما بعد! فانھاجاء تنا اشربة من قبل الشام کانھا طلاء الابل قد طبخ حتی ذھب ثلثا ھا الذی فیه خبث الشیطان او قال:خبیث الشیطان وریح جنونه وبقی ثلثه، فاصطنعه ومرمن قبلك ان یصطنعوہ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عماربن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔کہ انگور کا رس پکا کر انکا دوتہائی ختم کردیا گیا ہے۔جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔اب ایک تہائی باقی ہے۔تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔۱۲م

۱۷۸٦۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر ، قال: القدح الاخیر الذی سکر منه ھو الحرام۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸٦۔ المسند لا بی حنیفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا عبیدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضی الله تعالیٰ عنهم كانو ا یشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** اُم الدرداء رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كنت اطبخ لابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان علی رضی

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷

۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز و نحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے ۔میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔**عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ فتاوی رضویه ۱۰/۶۸

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دوتہائی جل جائے ۔اور ایک حصہ باقی رہے۔تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے ۔۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔۱۲م

۱۷۹۳۔**عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے ۔راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹
۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۰
۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۱

۱۷۹٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة،قالوا: یا رسول الله !عندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : یا رسول الله! هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا كان هكذا فاصنعوا هكذاـ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔۱۲م

۱۷۹۵ـ**عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكریم بصفین فسكر، فضربه الحد،و فی روایة فضربه ثمانینـ

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦۸

۱۷۹٤ـ السنن للدرا قطنی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷/ ۳۰۱

۱۷۹۵ـ السنن للدارقطنی ، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَآئِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا۔ ۱۲م

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد، للهیثمی، ۵/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۶، ۵/۳۴۵
الکامل لابن عدی، ۲/۲۷ ☆
۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۷۳ ☆ السلسلة الصحیحه للالبانی، ۱۸۰۴

۳۔ حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقةرضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ،فَاِنْ وَجَدْ تُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّو ا سَبِيْلَهٗ ،فَاِنَّ الْاِمَامَ أَنْ يُّخْطِئَ فِى الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِى الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبى امامة بن سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الأنصار انه اشتكى رجل منهم حتى أضنى فعاد جلدة على عظم فد خلت عليه جارية لبعضهم ،فهش لها فوقع عليها ، فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانى قد وقعت على جارية دخلت علىّ، فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قالو ا: ما رأينا با حد من الناس من الضر مثل الذى هو به لو حملنا اليك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أن يا خذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة ۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى در الحدود ، ۱۷۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤٢٦/٤
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۳۸/۸ ☆ كنزا لعمال للمتقى، ۱۲۹۷۱، ۳۰۹/۵
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۳۱/۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۸٤/۳
۱۷۹۹۔ السنن لابى داؤد ، باب فى اقامة الحدود على المريض، ٦١٤/۲

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنهم قال : كان بين ابیا تنا رجل مخدج ضعيف ،فلم يرع الا وهو على امة من آماء الدار يخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الى رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال : اِجُلِدُوُهُ ضَرُبَ مِاَةَ سَوُطٍ! قالوا: يا نبی الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوا لَهٗ عِثُكَالًا فِيُهِ مِاَةُ شَمُرَاخٍ فَاضُرِبُوُا ضَرُبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان وليدة فى عهد رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنى المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِيُفٌ عَنِ الُجِلُدِ ، فأمر بمأة عثكول و ضربه بها ضربة وا حد ۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الكبير و المريض يجب عليه الحد ، ۲/۱۸۸

۱۸۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۵۰۴، ۵/۴۲۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کرفرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

كتاب الهجرة والجهاد

۱۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِن اسْتُنْفِرْ تُمْ فَانْفِرُوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۱۶۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۳/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۵/٤ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ۳۹۰/۱
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ۱۳۱/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ۱۹۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل القطعت، ۲۳٦/۱
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۱٦۳/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۲٦/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۳۹/۲
المستدرك للحاکم ، ۲۵۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۱۲/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ٤۰٦/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵٤، ۱۰۹/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳٦/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸٦/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۹/۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ۱۲ م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔ محلّہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلّہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہو تو دوسری بستی میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۲/۱

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم، باب انما الاعمال بالنیات، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد، باب فی ما عنی به الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیة فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجه، ابواب الزهد، ۳۲۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۶/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۴۵/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۱۰۶/۷ ☆ روح المعانی للحقی، ۹۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۴۲/۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۴۳۱/۱
المسند للحمیدی، ۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱
شرح السنة للبغوی، ۴۰۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۰/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۵۵/۱
المغنی للعراقی، ۳۵۱/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۴۴/۴ ☆ تاریخ اصفهان لابن کثیر، ۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۳۶۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۳/۱ ☆ مسند الشهاب، ۱۱۷۱
الزهد لابن المبارک، ۶۲ ☆ امالی الشجری، ۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر، ۹۶/۳ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۱۹۹۷
السنن للدار قطنی، ۵۱/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِإمْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلیٰ دُنْیَا یُصِیْبُهَا أوْ اِمْرَأۃٌ یتزوَّجُها فَهِجْرَتُهٗ اِلیٰ مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے ۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ ورسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی ۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۷

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا ، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔ فتاوی رضویہ ۲/٦٦٠

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعَيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذَلَالاً يَنْزِعُهٗ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۸۳/۲ ☆ التفسير لابن كثير، ۳۰۱/٦
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۸٤/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱
المسند للعقيلی، ۹۲/۲ ☆

۱۸۰٦۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العينة ، ٤۹۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲/۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۰۹/۵
الجامع الصغير للسيوط، ۲۳۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۲۹/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۲٤۸/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۱٦/۵
نصب الراية للزيعلی، ۱۷/٤ ☆ الكامل لابن عدی،

ہے اس سے بہتر۔ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سیگنا۔اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن مس ایک فصل خاص وضع کی اور نکی علتین بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔تو اس صوت مس وہ ضرور صحیح ہے۔اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہرحال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۱۷۴/۷

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جھل، ۵٦٦/۲
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ و النار، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱٤٥/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۰/۷

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر ا لیوم الثالث أمر براحتله فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل ینادیهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان! یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان ! أَیَسُرُّکُمْ أَنَّکُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَاِنَّا قَد وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٌ بِیَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔

فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة المسلمین ، ۱۲۷/۲
السنن للنسائی، کتاب لمحاربة، ۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، ابواب الفتن، ۲۹۱/۲

عليه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلىٰ عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقَتْلَةً جَاهِلِيَّةً ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر غفلت میں قتل کیا جائے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلىٰ عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّامَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَةٍ ـ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جوقومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جوقومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحيح لمسلم ، 　باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، 　١٢٨/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، 　٣٠٦/٢

۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، 　باب فی العصبية ، 　٦٩٨/٢
شرح السنة للبغوی، 　١٢٢/١٣ ☆ 　مشكوة المصابيح للتبريزی، 　٤٩٠٧
الكامل لابن عدی، 　☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوة تبوك ، وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کوتشریف لے گئے ۔اور جمعرات کوسفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا أُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسکر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کولشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی ۔نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب الخروج یوم الخمسین ، ۴۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۷/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۷۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۰۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۱۶۳، ۱۰۱/۷
۱۸۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۱۰/۳
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیهقی،

کتاب الخلافۃ

۱۔خلافت

(۱)امامت وخلافت

۱۸۱٤۔**عن** عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنادیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین !استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قلنا : یا رسول الله ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱/۱۰۹ ☆ کنز العمال للمتقی،۔ ۳۱٦۵۰ ، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرك للحاكم ، ۳/۱۵٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ **عن** الحسن البصر ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی عھدہ ، اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أم رأی ر أیتہ ؟ قال : بل رأی رأیتہ ، أما أن یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عھدہ الی فی ذلك فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیہ کذلك ، و لو کان عندی منہ عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما یثوبان علی منبرہ ، و لقاتلتھما ما بیدی و لو لم أجد الابر دتی ھذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ۃ ، مکث فی مرضہ ایاما و لیالی ، یا تیہ المؤذن یؤذنہ بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، ثم یاتیہ المؤذن فیؤذن بالصلوۃ فیا مر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، و لقد اراد ت امرأۃ من نسائہ تصرفہ عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی أُمورنا فأخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا ، و کانت الصلوۃ عظم الِاسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکرر ضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلك أھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ ، و کنت اٰخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیہ الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ھکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرار داد فرمایا ہوسوایسا نہیں۔اگرسب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے ولا نہ ہوں گا۔اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگر چہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا ۔کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش ،۶۱　　اراءۃ الادب،۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْاَ مْرَ فِي قُرَيْشٍ ،لَا يُعَادِيْ بِهِمْ أَحَدٌ اِلَّا أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کر دے گا۔

۱۸۱۷۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱۸۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۱/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۶/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، ۷۶/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲٤/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲/۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۵۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۱٤۷۹۲، ٤۸/٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٦۲/۱
المغنی للعراقی، ۱۱٤/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٤۲/٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۸/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۷۰/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۷۰/۱۳
منحة المعبود للساعاتی، ۲۵۹٦ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۰۲٦٤
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۱ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۷۹۹
لسان المیزان لابن حجر، ۱۳۸٦/۵ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ۱۰٦/۱
السنة لابن ا بی عاصم ، ۵۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/٦
الدر المنتثرة للسیوطی، ۵٦ ☆ تاریخ اوسط ، ۷۰
۱۸۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامر ء من قریش، ۱۰۵۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب الناس تبع لقیش، ۱۱۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۲/۵ ☆

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ ھٰذَا الْأ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ و جهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا اِنَّ الْأُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، الْأُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قُرَیْشٌ وُلَاۃُ ھٰذَا الْأَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیة، ۲۰٥٥
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰٥۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹٥، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قَدِّ مُو ا قُرَيْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوهَا ۔

حضرت عبداللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِی قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش ،۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی هٰذَا الْأَمرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۲۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۰/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۶۹/۱۲
السنة لابن ابی عاصم ، ۵۳۴/۲ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۳۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۷۹۴، ۴۹/۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ۵۳۲/۲
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۳/۱ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوم العیش ، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔کتب عقائد و کتب حدیث وکتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہ سکتے سوا اسکے جو سا توں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ائمہ کرام اس پر صحابہ وتابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے۔یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنادیا۔مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمة من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش'' بتایا۔یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے۔یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔　　دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَاوَ لِّهُمُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِي اِسْرَآئِيلَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا يَزَالُ الْإِسْلَامِ عَزِيزًا اِلیٰ اِثْنَی عَشَرَ خَلِيفَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِيْ صَالِحًا حَتّٰی يَمْضِيَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٤٦/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۳۳/۱۲

۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۱۸۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۹۰/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷٤

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸٦/۵

دلائل النبوة للبیهقی، ۳۲٤/٦ ☆

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیُفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا ورسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم القٰ احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی ، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام بن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانه وسألت عنه فلم اقع علی المقصود به ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔
اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۲/۶۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۹۰
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۱۲/۳۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۱۱

ہو۔ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں ۔سب قرشی ہوں گے ۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا ۔ان کا زمانہ صلاح ہوگا ۔ ان پر اجماع امت ہوگا ، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں نگے ۔ وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابو الحسین بن منادی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے ۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع ۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ نبی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق ۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی ۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجتماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بالا

فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احدالعشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو و العافیة ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیة ۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۵۹

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۹۴

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْغَشَّ اللّٰهَ وَغَشَّ رَسُوْلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۹۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۱۲/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲٤۷/۱
نصب الرایة للزیلعی، ٦۲/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۳
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦۸۷، ۲٥/٦ ☆

۱۸۳۳۔ نصب الرایة للزیلعی، ٦۳/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۱٤٦٥۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٤٤٤

(۲) اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳۴ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا طَاعَةَ لِأَحُدٍ فِی مَعُصِیَةِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

(۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْبَیِّنَةُ عَلیٰ مَنِ ادَّعٰی وَ الْیَمِیْنُ عَلیٰ مَنْ أَنْکَرَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

۱۸۳۴ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۶٦ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۳۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۷۰۰
کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۷۳، ٦/٦۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۲۲٦
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۲۹۲ ☆

۱۸۳۵ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اختلف الراھین المرتھن ۱/۳۴۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ان البینة لعی المدعی، ۱/۱٦۰
السنن لابن ماجه ، باب البینة علی المدعی ، ۲/۱٦۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۳۳
التفسیر للقرطبی، ۱/۴۵۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۴/۲۱۸
شرح السنة للبغوی، ۱۰/۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۴/۲۹
المطالب العالیة لابن حجر، ۱۲۳۰ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۵/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۸۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٦/۳۵۷
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۷٦۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲/۴۴۷
کنز العمال للمتقی، ۱۵۲۸۲، ٦/۱۸۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۰۳۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۴۲ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ، ۲/۱۷۰
دلائل النبوة للبیھقی، ۵/۴۰۲ ☆ الکامل لابن عدی،

۱۸۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَأَدَّعَى النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدئے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أُم المؤمنین أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِمِمَّا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوِ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قواله تعالی ان الذین یشترون الخ، ۲/۶۵۳
الصحیح لمسلم ، کتاب الاقضیة ، ۲/۷٤
السنن لابن ماجه ، باب البینة علی المدعی، ۲/۱٦۹
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۲٥۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤٥۹
السنن للدارقطنی، ٤/۱۰۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٤/۲۰۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۷٥۸

۱۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینة یوم الیمین ، ۱/۳٦۸
الصحیح لمسلم ، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن ، ۲/۷٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی له، ۱/۱٦۰
السنن لابی داؤد ، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء ، ۲/٥۰٤
السنن لابن ماجه ، باب قضیة الحاکم لا تحل حراما، ۲/۱٦۸
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲/۲٦٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۲۰۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱٤۹
شرح السنة للبغوی، ۲/۳٦٤ ☆ التفسیر للبغوی، ٦/۱٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔
اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۱

کتاب الرؤیا

ا۔خواب

(۱)حضورلوگوں سے صبح کوخواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مما يكثر أن يقول لأ صحابه : هل رأى أحد منكم ؟ قال : فيقص عليه من شاء الله أن يقص ۔ صفائح اللجين ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم كان اذا انصرف من صلوة الغداة يقول : هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م صفائح اللجين ص ۵

(۲)اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۱۸۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تغير الرؤيا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، با ب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲
المؤطا لمالك ، ۹۵۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۷۵/۵
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تغير الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابی داؤد ، با ب فی الرؤيا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤيا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی االلہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے،اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يَحْدِثْ بِهَا ، فَإِذَا يَحْدِثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تَحْدِثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا لصالحة ، ۲۸۶/۲
التمهید لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷٤/۷
الجامع الصغیر للسیو طی، ۲٦۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٣، ٣٦٧/١٥
۱۸۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٤٠٥، ٣٦٧/١٥
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ٥١/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/ ١١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کر دیتا ہے تو گر جاتا ہے۔لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔۱۲م

۱۸۴۴۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ أجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک خصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۶۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۸۴۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من راى النبى فى المنام ، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذى، باب الرؤيا ، ۵۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/٤
۱۸۴۵۔ الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات ، ۵۱/۲
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸۴۶۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲٤۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۱٤۱۲، ۳۶۸/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷٤/۱۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۵۵/۱۱
۱۸۴۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲٤۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔
صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذيفة بن اسيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِىْ اِلَّا الْمُبَشَّرَاتِ الرُّؤيَا الصَّالِحَةَيَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشرى فى الحياة الدنيا و الآخرة، قال : هِىَ الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا "مومنین کیلئے دنیا وآخرت میں بشارت ہے" تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۵/۲ صحيح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۳۸۶/۲

الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات، ۵۱/۲

۱۸۵۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۵/۲

۱۸۵۱۔ **عن** أُم کرز الکعبية رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲ م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ ، قال فشق ذلك علی الناس فقال : لٰكِنَّ الْمُبَشِّراتِ ، فقالوا : يا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أجْزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت و نبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲ م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يقول :لَمْ يَبْقِ مِنَ النُّبُوَّةَ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٤٠٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲٦٥/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقيت المبشرات ، ٥١/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳٥/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۲۰۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۱۲/۳
كنز العمال للمتقی، ٤١٤١٨، ١٥/٣٧٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٥/۱۲
التفسير للبغوی، ۳/۱۹۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤۳۸/۱۰
ارواء الغليل للالبانی، ۸/۱۲۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

۱۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الستارة فی مرضه و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤيَا الصَّالِحَةَ يَراهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا رَأى أَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يُحِبُّها فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ ، فَلْيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م
صفائح اللجین ص ۶

۱۸۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۵۴۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۸/۱۰
کنزالعمال للمتقی، ۴۱۴۲۴، ۲۷۱/۱۵ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات ، ۱۰۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴/۱
۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۱/۲

علیه وسلم رُؤيَا الْمُسلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِينَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

(۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا رَأى أَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلىٰ يَسَارِهِ ثَلاَثًا وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاَثًا ،و لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِى كَانَ عَلَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔۱۲م

۱۸۵۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲٤۱/۲
السنن لابى داؤد ، باب فى الرؤيا ، ٦٨٥/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۳۹۲/٤
شرح السنة للبغوى ، ۲۰۷/۱۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۰/۱۲
كنز العمال للمتقى، ٤۱۳۸٦، ۳٦۳/۱٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٤٨٤/۱

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

۱۔ مقدار طعام

(۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مَلأَ آدَمِیٌّ وَ عَاءً شَرًّا مِّنْ بَّطْنِہٖ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لَامُحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِہٖ،وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں،اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے،تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔**عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ کَثْرَۃَ الْأَکَلِ شُؤْمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ کثر الاکل ، ۲/۶۰
السنن لابن ماجہ ، باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیۃ الشیع ، ۲/۲۴۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۲۳۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۱۳۶ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۸۷۰، ۱۵/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۵۲۸
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳/۴۰۳
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴۴۸
المغنی للعراقی، ۲/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۴۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۰ ☆ الامالی للشجری، ۲/۲۰۹
مناھل الصفا ، ۱۳ ☆ الاحکام النبویۃ للکحال ، ۲/۱۱
۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۴۲۳۸ ☆ الکامل لابن عدی،

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات وبرکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۱

۲۔ آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَکَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَکُمْ ، فَاِنَّہٗ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِکُمْ ، وَ اِنَّھَا سُنَّۃٌ جَمِیْلَۃٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتارلو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔ اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔ اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبہ بقوم وھو منھم ، جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔　فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرک للحاکم، ۱۱۹/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۲۶، ۲۳۵/۱۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳/۵ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۳۶۳
السنن للدارمی، ۲۶۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶/۱
المسند لابی یعلی، ۱۸۷/۴ ☆
۱۸۶۱۔ کتاب الزهد لاحمد، ☆
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للزبدی، ۲۱۴/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۰۸، ۲۳۲/۱۵

وسلم يضعها على الحضيض و يقول :إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ اٰكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعُبُدُ ، وَ أَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کوفرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

۱۸۶۳!۔**عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يأكل ثريدا متكئا على سرير ثم يشرب من فخاره ـ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوتخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

۱۸٦٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى أَيَّةٍ أَلْبَرَكَةُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۱۸٦٥ ـ**عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أمر نا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِى أَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

۱۸٦٣ـ حلية الاولياء لابى نعيم ، ☆

۱۸٦٤ـ الصحيح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع ، ۱۷٥/۲

۱۸٦٥ـ الصحيح لسملم ، باب استحباب لعق الاصابع، ۱۷٥/۲

الجامع للترمذى، باب ما جاء فى لعق الاصابع، ۲/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۰/۳ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ !أَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا أَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ کنز العما للمتقی، ۳۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبيها رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِنَّ لُعُوقَ الْقَصْعَةِ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا ۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهٗ أَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالی اسکو دنیا و آخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال : لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷/۵ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷/۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۱/۱۸
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۲۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۲۴۷/۱۵

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد، باب كراهية لاتقذر للطعام، ۵۳۱/۲

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ـ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی اٰنیتهم فقال: اِسۡتَغۡنَوۡا عَنۡهَامَا اسۡتَطَعۡتُمۡ ، فَاِنۡ لَمۡ تَجِدُوۡا غَیۡرَهَا فَاغۡسِلُوۡهَا وَ کُلُوا مِنۡهَا وَاشۡرَبُوۡا ـ

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ـ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنۡقُوۡهَا غَسۡلًا وَ اطۡبَخُوۡا فِیۡهَا ، وَنَهٰی عَنۡ أکۡلِ ذِیۡ نَابٍ ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ جدید ۳۱۶/۲

۱۸۷۵ـ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔۱۲م

۱۸۷۳ـ المصنف لابن ابی شیبة ، ۹۰/۱

۱۸۷۴ـ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ـ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۵۳۶/۲

١٨٧٦۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه و عن جمع الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضؤا من مزادة امرأةمشركة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضوفرمایا۔۱۲م

١٨٧٧۔ **عن** أسلم رضى الله تعالىٰ عنه أن عمر رضى ا لله تعالى عنه توضأ من ماء فى جرة النصرانيه ۔ فتاوی رضویہ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضوفرمایا۔۱۲م

١٨٧٨۔**عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان ابا ثعلبة رضى الله تعالىٰ عنه سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم افتنا فى آنية المجوس اذا اضطر رنا اليها قال : اِذَا اضْطَرَرْ تُمْ اِلَيْهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ وَ اطْبَخُوْا فِيْهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

١٨٧٩۔ **عن** أبى ثعلبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت : يا رسول الله ! انا بارض

١٨٧٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ١/٥٠٤
الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ١/٢٤٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٣٤
١٨٧٧۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعى،
١٨٧٨۔ السنن لابى داؤد، باب فى استعمال آنية اهل الكتاب ، ٢/٥٣٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٨٤
١٨٧٩۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب آنية المجوس و الميتة ، ٢/٨٢٦
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى الانتفاع بآنية المشركين ، ١/١٨٩
السنن لابن ماجه ، باب صيد الكلب ، ٢/٢٣٨
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/١٨٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١/٣٣

قوم اهل الکتاب، افنأکل فی آنیتهم ؟ قال :اِنۡ وَجَدۡتُمۡ غَیۡرَ هَا فَلاَ تَأۡکُلُوا فِیۡهَا، وَ اِنۡ لَمۡ تَجِدُوۡا فَاغۡسِلُوۡهَا وَ کُلُوۡا فِیۡهَا ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگرانکے علاوہ مل جائیں توان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکرکھا پی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالی عنه انه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الکتاب وهم یطبخون قدور هم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمر ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنۡ وَجَدۡتُمۡ غَیۡرَهَا فَکُلُوۡا فِیۡهَا وَ اشۡرَبُوۡا ، وَ اِنۡ لَمۡ تَجِدُوۡا غَیۡرَهَا فَارۡحَضُوۡهَا بِالۡمَآءِ وَ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اوروہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اوراپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرانکے برتنوں کے علاوہ تم کوملیں توان میں کھاؤاور پیئو۔اوراگرانکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کودھوکراستعمال کرسکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی خبز شعیر و اهالة سخنة فاجابه۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اورایسی چربی جس میں بو ہو کی دعوت کی ۔حضور نے منظور فرمائی۔۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد ، 　باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، 　۲/۵۳۷

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، 　۳/۲۱۱

(٦) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

١٨٨٢ ـ عن وحشی بن حرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِجۡتَمِعُوۡا عَلیٰ طَعَامِکُمۡ وَ اذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ یُبَارَكۡ لَکُمۡ فِیۡهِ ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔۱۲م

١٨٨٣ ـ عن أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُوۡا جَمِیۡعًا وَ لَا تَفَرَّقُوۡا ، فَاِنَّ الۡبَرَکَةَ مَعَ الۡجَمَاعَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

١٨٨٤ ـ عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلۡبَرَکَةُ فِی ثَلٰثَةٍ ، فِی الۡجَمَاعَةِ وَ الثَّرِیۡدِ وَالسُّحُوۡرِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۵

١٨٨٢ ـ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع علی الطعام ، ٢٣٦/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٧/٥ ☆ المستدرك للحاكم ، ١٠٣/٣
كشف الخفاء للعجلونی، ٤٨/١ ☆

١٨٨٣ ـ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع علی الطعام ، ٢٣٦/٢
كنز العمال للمتقی، ٤٠٧١٣، ٢٣٣/١٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١/٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٣٣/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٧/٥
مشكوة المصابیح للتبریزی، ٤٢٥٧ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٥١/٢
التفسیر لابن كثیر ، ٩٤/٦ ☆

١٨٨٤ ـ المعجم الكبیر للطبرانی، ٣٠٨/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٥١/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٥٥١/٩ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٣٧/٢
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ٥٧/١ ☆

۱۸۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الِاثْنَیْنِ وَ طَعَامُ الِاثْنَیْنِ یَکْفِی الْأَرْبَعَةَ ، یَدُ اللّٰهِ عَلیٰ الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک آدمی کی خوراک دوکوکفایت کرتی ہے،اوردوکی چارکو،اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پرہے۔

۱۸۸۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَی اللّٰهِ مَا کَثُرَتْ فِیْهِ الْأَیْدِیُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کرکھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کوزیادہ پسند ہوگا۔

رادالقحط ص ۱۶

۱۸۸۵۔ الصحیح لمسلم ، باب طعام الثنین یکفی الثلاثة ، ۱۸۶/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی طعام الواحدیکفی الاثنین ، ۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب طعام الواحدیکفی لاثنین ۲۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۰۷/۲ ☆ السنن للدامی، ۱۰۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۷ ☆ مجمع لزوائد للهیثمی، ۲۱/۵
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۳۴/۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۵۷
شرح السنة للبغوی، ۳۲۰/۱۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۹/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۱۷۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۵/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۳۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۲۱، ۲۳۴/۱۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۸/۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۷۹/۶
المسند للعقیلی، ۱۸۵/۳ ☆ السلسلة لصحیحة للالبانی، ۱۶۸۶
۱۸۸۶۔ مجمع الزوائدللهیثمی، ۲۱/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للنمذری، ۱۴۰/۳

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جودعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلادعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو دعوت کی گئی اوراس نے قبول نہ کی تو اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔اور جوبغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود ومعروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلاً جولوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جودعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگرکسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحيح لمسلم ، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆
۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة ، ۵۲۵/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر رکھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۲/۹

۳۔کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔**عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیُ مَلٰٓئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے ۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے ۔پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰ـ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقۃ اعجب الیک ؟ قال : الماء ـ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔۱۲م

۱۸۸۹ـ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰ـ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۲۳۶/۱

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : اِذَا کَثُرَتُ ذُنُوبُكَ فَاسُقِ الْمَآءَ عَلَى الْمَآءِ، تَتَنَاثُرُ کَمَا یَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الْأَعُمَالِ اِدُخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤمِنِ، کَسَوُتَ عَوُرَتَهٗ ، أَوُ أَشُبَعُتَ جُوُعَتَهٗ ، أَوُ قَضَیُتَ لَهٗ حَاجَةً ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : مَنُ وَافَقَ مِنُ أَخِیهِ شَهُوَةً غُفِرَلَهٗ ۔ رادالقحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شئ مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۶/۴۰۳ ☆ میزان الاعتدال، ۱/۲۳۶
لسان المیزان لابن حجر، ۶/۶۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۴/۲۵۹
۱۸۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹٤
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۸ ☆ المسند للعقیلی، ٤/۳۹٦
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۱۳۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/٦٦
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ٦۷
المغنی للعراقی، ۲/۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۳/٤٦

۱۸۹۴۔ **عن** ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهٗ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ مُوجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو روج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** أبی ھریر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاکم ، ۵۲۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام ، ۹۳/۲

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاکم ، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۳/۲

نِیَامٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی یُشْبِعَہٗ ، وَ سَقَاہُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی یُرْوِیَہٗ بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَیْنَ کُلِّ خَنْدَقَیْنِ مَسِیْرَۃَ خَمْسِ مِأَۃِ عَامٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْخَیْرُ أَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خیر وبرکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کرکے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۳۳
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۳۰ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجہ ، ۳۳۵۷، باب الضیافۃ ، ۲/۲۴۰
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

(۸)فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّي عَلىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹)مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلضَّيْفُ يَأْتِى بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ان کے گناہ مٹادیتا ہے۔

(۱۰)دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِأَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت اماحسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ االکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣٧٢/٣

١٩٠١۔ كشف الخفاء للعجلونى، ٤٦/٢

١٩٠٢۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ٦٨/٢ ☆ تاريخ جرجان، ٣٥٩

السلسلة الصحيحة،للالبانى، ٣٠٧ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله عالیٰ وجهه الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤ کل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر وریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۶۸

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد ، باب فی طعام المتبارئین ۲/۵۲۷

المستدرك للحاکم ، ۴/۱۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۳۰

(۱۲) پرہیز گارہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَأْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من یومر ان یجالس ، ۶۶٤/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۸/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸/۳
المستدرک للحاکم ، ۱۲۸/٤ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵٦۸/۲ حسن

کتاب الاضحیۃ

ا۔قربانی

(ا)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَ لَمۡ يُضَحِّ فَلَا يَقۡرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۵۲۱/۶

(۲)قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَفۡضَلَ الضَّحَايَا أَغۡلَاهَا وَأَسۡمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

(۳)حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بكبشين املحين ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ، باب الاضاحی واجبةهی ام لا ، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ٥٤٠/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱۷٥، ۸۸/٥ ☆ الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده ، ۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم ، باب استحباب الصحيحة ، ۱٥٥/۲
الجامع للترمذی، باب الاضيحة بكشين ، ۱۸۰/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوفربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوفربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی ،اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال عند التضحیه : أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ ۔اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد ، باب ما یستحب من الضحایا ، ۲/۳۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۰۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸۶
۱۹۱۲۔ الصحیح لمسلم ، باب سن الضیحة ، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد ، باب ما یجوز من السنن فی الصحایا، ۲/۳۸۶
السنن لابن ماجه ، باب ما یجزئ من الضاحی، ۲/۲۳۴
السنن للنسائی، باب السنة ولاجزعة ، ۲/۱۸۰

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا أنُ يَّعُسِرَ عَلَيُكُم فَتَذُبَحُوا جَذُعَةً مِّنَ الضَّان ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو۱۲م فتاوی رضویہ ۸/۴۰۱

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امر نا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہوجائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتركنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقا ل رجل لجابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب الاضحية للمسافر و النساء ،	۸۳۲/۲
الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ،	۴۲۴/۲
۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۴۲۴/۱
السنن لابى داؤد ،	باب البقر و جزروعن كم يجزى،	۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ،	باب عن كم تجزئ البدنة ،	۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۹۳/۳	
۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۴۲۴/۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۴۵۱/۸

۱۹۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحضر الاضاحی، فذبحنا البقرۃ عن سبعۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۴۵۱/۸

(۸) چرمِ قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔**عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قالوا: یا رسول اللہ! اِن الناس یتخذون الأسقیہ من ضحایا ھم و یحملون فیھا الودک، فقال: و ماذاك؟ قالوا: نھیت أن توکل لحوم الأضاحی بعد ثلث۔ قال: اِنَّمَا نَھِیْتُکُمْ مِنْ أَجَلِ الدَّافَّةِ فَکُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اوران میں چربی ڈھوتے ہیں۔فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے :ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔فرمایا: مین نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراك لی الاضیحۃ، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی، باب ما یجزی علیہ البقر، ۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یوکل من یحوم لانافی ۸۳۵/۲
الصحیح لمسلم، باب بیان ما کان من النھی عن اکل، ۱۵۸/۲
السنن الابی داؤد، باب حبسن لحوم الدضاحی، ۳۸۸/۲
السنن لابن ماجہ،، باب اذخار لحوم الحوم الضاحی، ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱/۶

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کھاؤ اور اٹھار کھواور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔
فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّةٍ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بریدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۹۰ ☆ السنن الكبری لبیهقی، ۹/۲۹۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰ ☆ كنز العمال للتمقی، ۱۳۳۰۵، ۵/۳۷۵
نصب الرایة لزیلعی، ۴/۲۱۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۵۶
۱۹۲۰۔ السن الكبری للبیهقی، ۹/۲۹۱ ☆
۱۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یؤ كل من لحوم الضاحی، ۲/۸۳۵
السنن لابی د اؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی كلها بعد ثلاث، ۱/۱۸۲
السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۲/۱۸۴
السنن لابن ماجه، ۲/۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : اهدى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالهافقسمتها ثم بجلود ها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۱۵۹/۲
المستدرك للحاکم، ۲۳۲/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۲/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۲٤/۱۰ ☆
۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بهاالبدن ۲۳۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ٤۲٤/۱
السنن لابن ماجه ، باب جلود الاضحیة ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۱ ☆
۱۹۲٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی، شیئا ، ۲۳۲/۱

ثم أمرنی فقسمت جلالها وجلودها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کردیں۔۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :امرنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها ، و لا یعطی فی جزار تها شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کردوں ۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۲۲۲/۱

۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۲۳۲/۱

الصحیح لمسلم، باب الصدقة للجوما الهدایا، ۴۲۳/۱

۱۹۲۷۔ المؤطا لمالك ، العمل فی الهدی حین یساق ۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم ونازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے ۔قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔ **عن** مالك رضى الله تعالى عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهمايصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کردیا کرتے تھے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/ ۵۳۵

۱۹۲۹۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتى يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتى يكون يوم عرفة فيلبسها اياهاحتى يخرهاثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کرکے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کردیتے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/ ۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالک العمل فی الھدی حین یساق، ۱۴۸
۱۹۲۹۔ ابن المنذر

كتاب الصيد والذبائح

۔ذبیحہ

ا۔اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول اللہ ! ان نصید صیدا فلا نجد سکینا الا الظرارة و شقة العصا ، قال : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک،فرمایا: خون بہاؤ،جس سے چاہواور بسم اللہ پڑھ لو۔۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت رسول اللہ صلی

۱۹۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما انہر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الذبح بکل ماانہر ، ۱۵٦/۲
الجامع للترمذی ، ۱۸، باب فی الزکاۃ با لقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی ذبائح اهل الکتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یذکی به ۲۲۹/۲
السنن للنسائی، باب النهی عند ا لذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٦۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۲/٤
نصب الرایة للزیعلی، ۱۸٦/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما یذکی به ، ۲۳٦/۲
السنن لابی داؤد ، باب الذبیحة بالمروۃ ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٤۰/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱٦٤/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰٤/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۸/٤
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۷/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الذبیحة باللیط فقال : کُلُ مَافَرَی الْأُوُدَاجَ اِلَّاسِنٌّ أوُ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنُ ذَبَحَ لِغَیُرِ اللّٰهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ ذَبَحَ لِضَیُفِهٖ ذَبِیُحَةً کَانَتُ فَدَآئُهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر الله ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیهقی، ۸/۲۳۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اوراس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/ ۹۴

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۳۱۲

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرواور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۲

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔اور جہاں مجوس ذابح ہو۔یا مجوس بھی ذابح ہواوراس کا کاٹا ہوااور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہواور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ المؤطا لمالك، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۶/ ۴۳۲
الاصابة لابن حجر، ۶/ ۸۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶/ ۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۱۸۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

۲۔حرام جانور

(۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ أَکْلُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:نهی رسول الله صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱۵۸/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۸۳۰/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۵۶۹/۲
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی خیة ، ۲۳۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۸/۵ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۸۲۹/۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۱۴۹/۲
السنن لابن ماجه، با ب تحریم الحمر الهلیته ، ۲۳۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۲/۸٦۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۲/۱٤۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۳۲ ☆ الد رالمنثو رللسیوطی، ۳/۵۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۵/۳۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/٦۵٤
۱۹٤۰۔ المبسوط لمحمد ،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

۱۹۴۱ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا، المرارة و المثانة ، و الحیا ، و الذکر ، و الانثیین ، والغدة و الدم ـ و کان احب الشاة الیه مقدمها ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے ۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

۱۹۴۱ ـ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۷۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۷۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۱۵، ۷/۱۱۵

کتاب الطب والرقی

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أُسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَدَاوُوْا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمَ ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔ سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل يتداوى ، ۵۳۹/۲
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ۲۵۳/۲
كنز العمال للمتقى، ۲۸۰۷۶، ۴/۱۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۵/۱۰
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله فی صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليا خذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتربه عسلا فليشربه فانه شفاء ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أم المؤمنين أم اسلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰی كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا يَقُوْلُ ، أوْ أتٰی اِمْرَأةً حَائِضًا ،أوْ أتٰی اِمْرَأةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنية ،

۱۹۴۵۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۹۶۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۸۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۷۹
كنز العما ل للمتقی، ۲۸۳۱۹، ۱۵/۵۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۴/۷۴
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۷۶ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ايتان الحائض، ۱/۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۰۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۱۱۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴
المطالب العالية لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۸۱
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۸۵، ۶/۷۴۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی کاہن کے پاس جائے اوراسکی بات سچی سمجھے، یاحالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوااس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پراتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّا فًا أوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اوراس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافرہوااس چیز سے جواتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نمازغیرمقبول

۱۹۴۸۔**عن** أم المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسیقیافہ شناس یاکے پاس جاکراس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نمازقبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۶/٤
جامع صغير لسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۸، ۷۴۹/٦

۱۹۴۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الكهانة ، و اتيان الكهان ، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغير للسوطی، ۵۰۵/۲ ☆

۱۹۴۹۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۵/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷٦، ۷۴۹/٦

الله تعالیٰ علیه و سلم:مَنْ أتٰی کَاھِنًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جاکر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

جامع الاحادیث

(جلد چہارم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب............ **جلد چہارم**

اصلاح ونظر ثانی............ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج............ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ............ مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ............ محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد............ (۱۰۰۰)

سن اشاعت............ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت............

۲۱
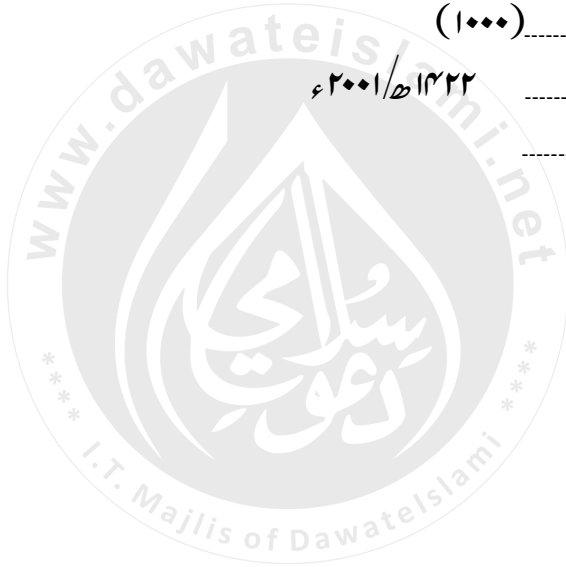
کتاب الادب

اجمالی فہرست

ا۔لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُونَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ أَحَدُکُمْ ثَوْبَہٗ فَلْیَطْوِہٗ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا أَنْفَاسُھَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں،تو کپڑا اتار کر تہہ کردیا کرو کہ اس کا دم راست ہوجائے کہ شیطان تہہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْھَا أَرْوَاحُھَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْہُ وَ اِنْ وَجَدَہٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُہٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْہِ أَحَدٌ اِلَّآنَامَ عَلَیْہِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔۱۲م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵

۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنیا ☆

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔
فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

١٩٥٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلُ فِی السَّفَرِ وَ الُحَضَرِ وَ بِاللَّيُلِ وَ النَّهَارِ فَاِنِّی اُمِرُتُ بِالسَّترِ فَلَمُ أَجِدُ شَيُئًا أَسُتَرَمِنُهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر وحضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب كما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زيادہ الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک وتنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

١٩٥٤۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

١٩٥٣۔ المسند لا بی يعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/٢٧٣
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ٨٩ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی ٣/ ٤٧
١٩٥٤۔ السنن لا بن ماجه ، باب لبس السراويل ، ٢/٢٦٤
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ٢/ ١٩٥

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہ ہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا ۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَانَ عَلٰی مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ کَلَّمَہٗ رَبَّہٗ کِسَآءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْکَۃُ صُوْفٍ وَ جُبَّۃُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ ، وَ کَانَتْ نَعْلَاہُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　باب الرحجان فی الوزن　۲/ ۱۹۵

۱۹۵۶۔ المستدرک للحاکم ،　۱/ ۲۸

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَ السَّلَامُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ أُمَّتِی، يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيْلَاتِ ، فَاِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِثِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَكُمْ اِذَا خَرَجْنَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اوران کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۲/ ۱۴۹

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۱۲۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۱/ ۳۱۲
میزان الاعتدال للذهبی ، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۱۵/ ۴۵۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۴۴۳ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۱۴۶
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/ ۲۷۲ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلا شبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ **لاجرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا:** لیس السراویل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

(۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤ منین جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال ، ۲/۸۶۷
الصحیح لمسلم ، کتاب اللباس ۲/۱۹۱
السنن للنسائی باب التشدید فی لیس الحریر ۲/۲۵۳
المستدرك للحاکم ۴/۱۹۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۹۶
۱۹۶۰۔ المسند لا حمد بن حنبل ۳/۱۳۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲
المعجم الکبیر للطبرا نی ، ۲۴/۶۵ ☆
۱۹۶۱۔ السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر ، ۲/۲۵۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۲۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِي الآخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۱۹۶۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أخذحريرا بشماله وذ هبا بيمينه ، ثم رفع بهما يديه فقال : اِنَ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِي۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۱۹۶۴۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : من لبس ثو ب حرير ألسبه الله تعالىٰ يوما من نار ليس من أيامكم ،ولكن من أيام الله تعالىٰ الطوال قال تعالىٰ :

۱۹۶۲۔ الجامع الصحيح للبخارى　باب ليس الحرير و افتراشه للرجال　۸۶۷/۲
الصحيح لمسلم ،　با ب تحريم الاستعمال اناء الذهب الخ،　۱۸۹/۲
السنن للنسائى ،　باب التشديد فى لبس الحرير ،　۲۵۳/۲
الجامع الصغير للسيوطى ،　۱۵۶/۱　☆　فتح البارى للعسقلانى ،　۲۸۵/۱۰
تاريخ بغداد للخطيب　۳۴۹/۱۱　☆　كنز العمال للمتقى ، ۴۱۲۰۸　۳۱۹/۱۵
۱۹۶۲۔ الجامع للترمذى،　باب ما جاء فى حرير و الذهب،　۲۰۵/۱
السنن لابى داؤد ،　باب الحرير للنساء　۵۶۱/۲
السنن لابن ماجه ،　باب ليس الحرير و الذهب،　۲۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل،　۱۱۵/۱　☆　شرح السنة للبغوى،　۵۶/۱۲
كنز العمال للمتقى، ۴۱۲۰۷، ۳۱۸/۱۵　☆　مشكوة المصابيح للتبريزى،　۴۳۹۴
مجمع الزوائدللهيثمى،　۱۴۳/۵　☆　الترغيب والترهيب للمنذرى،　۹۶/۳
السنن الكبرى للبيهقى،　۴۲۵/۲　☆
۱۹۶۴۔ المعجم الكبير للطبرانى،　☆

وَاِنَّ یَوۡمَ عِنۡدَ رَبِّكَ کَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ لَبِسَ ثَوۡبَ شُهۡرَةٍ اَلۡبَسَهُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ ثَوۡبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ یَلۡهَبُ فِیۡهِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔　　صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا امرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِیَّاکُمۡ وَ الۡحُمۡرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنۡ زِیِّ الشَّیۡطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب من لبس شهرة من الثیاب ، ۲/۲۶۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۱۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۵۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۶۹، ۱۵/۲۹۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۴۶ ☆
۱۹۶۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۷۸، ۱۵/۲۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۳۰

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر ا اور مزعفر۔ یعنی کم و کیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و اخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۱۰٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٢٣٧، ١٥/٣٢٤
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٤۷۰ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ٣/٣٢١
المسند للعقيلی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/٢٥١
تلبيس ابليس لابن الجوزی، ۲۳۹ ☆

علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال ، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکے لئے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ثَلٰثَةٌ لَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ أَبَدًا، أَلدَّیُّوۡثُ وَ الرِّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدۡمِنُ الۡخَمَرِ ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَنۡظُرُ اللّٰهُ اِلَیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ، أَلۡعَاقُّ لِوَالِدَیۡهِ ، وَا لۡمَرۡأَةُ الۡمُتَرَجِّلَةُ الۡمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّیُّوۡثُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۵/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱٤/۱
السنن للنسائی، زکاة ۱٦ ☆
۱۹۷۰۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۲٦٥/٥ ☆ المستدرك للحاکم ۱٤٦/٤
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷۸/٤ ☆ المسند لا بی عوانة ٤٠/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٥/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۳٤/۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۱۹/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳۳۹/۱
کنز العمال للمتقی ، ٤۳۸۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٦۷٤
التفسیر لا بن کثیر ، ٤۷٠/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳٠۸/۳
۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، با ب المنان بما اعطی ۲۷٥/۱
المستدرك للحاکم ، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ الدَّيُّوْثُ، وَ رَجُلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُّصْبِحُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ يَأْتِی الْبَهِيْمَةَ،وَالَّذِی يَأْتِی بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَيْهِمْ مَلآئِكَتُهٗ ، اَلَّذِی يُحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَ لَا يَتَسَرّٰی لِئَلَّا يُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰی، وَ مُضَلِلُ الْمَسَاكِيْنَ ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۲، ۷۲/۱۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷۲/۶
الدر المنثور للسيوطی، ۱۰۱/۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۸۷/۳
۱۹۷۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۹۹/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۱/۴

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوا فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلآئِکَةُ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهٗ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ اُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِی یُضِلُّ الْأَعْمٰی، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ و السَّلَامُ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا وآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ **عن** بعض الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلآئِکَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَکَّرَتْ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَی الطَّرِیْقِ یَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰی، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِی یَوْمٍ مَسْغَبَةٍ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۴/۹

۱۹۷۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۴/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۵/۸

۱۹۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۳، ۷۳/۱۶ ☆

(۱۰) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦ ـ **عن** عبد الله بن مليكة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبداللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹

(۱۱) مرد وعورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اوران مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

١٩٧٦ ـ السنن لا بى داؤد، باب فى لباس النساء ٢/ ٥٦٦
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٧٠

١٩٧٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبهين بالنساء ٢/ ٨٧٤
السنن لا بى داؤد باب فى لباس النساء ٢/٥٦٦
المسند لا حمد بن حنبل، ١/ ٢٥٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٤٤٦
مجمع الزوائد للهيثمى ، ٨/ ١٠٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/ ١٠٣

١٩٧٨ ـ المسند لا بى داؤد، باب لباس النساء ٢/ ٥٦٦
المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ٣٢٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٢/ ١٢١
الترغيب والترهيب للمنذرى ٣/ ١٠٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ١٠/ ٢٦٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امراة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِينَ مِنْ بُيُوتِكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنها ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦
۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجهم ، ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد باب الحکم فی المخنین ، ۲/ ٦٧٥
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۲۰٥
۱۹۸۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذیل المرأة کم یکون ، ۲/ ۲٦٤

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہوسکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلیٰ مِنْ جَرَّاِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَيَّلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۹۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/ ۸۶۱
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/ ۲۶٤
شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۵۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳٤۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری، ۳/ ۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۳۱۱ ☆ الکامل لا بن عدی

۱۹۸۳۔ السنن لا بی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/ ۵٦٤
السنن لا بن ماجه، باب من جرثوبه خیلاء ۲/ ۲٦۳
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ٤٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۵۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۳ ☆

۱۹۸٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبه من الخیلاء ۲/ ۸٦۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ۲/ ۱۹٤
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ۱/ ۲۰٦

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَنُظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنُ جَرَّ ثَوُبَهٗ خُیَلآءَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَسُفَلَ الُکَعُبَیُنِ مِنَ الُاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوُمَ الُقِیَامَةِ وَ لَا یَنُظُرُ اِلَیُهِمُ وَ لَا یُزَکِّیُهِمُ وَلَهُمُ عَذَابٌ أَلِیُمٌ ، أَلُمُسُبِلُ وَالُمَنَّانُ وَ الُمُنُفِقُ سِلُعَتَهٗ بِالُحَلُفِ الُکَاذِبِ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالی قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸۴۔ السنن لا بن ماجه ، باب من جرثابه خليلاء ۲/ ۲٦٤
التمهید لا بن عبد البر ، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/ ۸
الترغینب والترهیب للمنزری ، ۳/ ۸۹ ☆ المعنی للعراقی ، ۳/ ۳۵۲
۱۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من جرثوبه من غیر خیلاء ۲/ ۸٦۱
السنن للنسائی، باب تحت الکعبین من الازار، ۲/ ۲۵٤
السنن لا بن ماجه ، با ب موضع الازار این هو ، ۲/ ۲٦٤
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لا بن أبی شیبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۱۵۸، ۱۵/ ۳۱۵
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۵٦ ☆ الکامل لا بن عدی
۱۹۸٦۔ الصحیح لمسلم، باب غلظ تحریم الاسباب ، ۱/ ۷۱
السنن لا بی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/ ۵٦۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۷۵

والا۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیِلآءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه : یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهٗ خُیِلآءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھادیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی ۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غیر خیلاء ، ۲/ ۸۶۰

السنن لا بی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵٦٤

۱۹۸۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی قدر موضع الا زار، ۲/ ۵٦٦

كما لا يخفى على الفطن الماهر بالفن ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى ازارى استرخآء فقال : يا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين ؟ فقال: انصاف الساقين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلىٰ أنُصَافِ سَاقَيُهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے ۔۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدما، ۲/ ۱۹۵

۱۹۹۰۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم جر الثوب ، ۲/ ۱۹۵

السنن لا بن ماجه ، باب موضع الازار اين هو ، ۲/ ۲٦٤

السنن لا بى داؤد، باب فى قدر موضع الازار ۲/٥٦٦

الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ٦٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/٦

السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۱۲/ ۱۲

مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٤۳۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۹/۳٥۹

تاريخ دمشق لابن عساكر ٤/۲٥٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۱۰۹۸، ۱٥/۲۹۹

المعبود للساعاتى ، ۱۸۰۲ ☆ علل الحديث لا بن أبى حاتم ، ۱٤٥۹

تاريخ الكبير للبخارى ، ٥/۳٦٦ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى ٥۷۳٥

المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۲/۳٤۱ ☆ المؤطا لمالك ، ۹۱٤

اکثر ازار پرانوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْجَارِيَّةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ يَصِحُ أنْ يُّرٰى مِنهَا اِلَّاوَجُهَهَا وَ يَدَيْهَا اِلَى الْمَفُصَلُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہوجائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دخل عليها وهى تخمر فقال : لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۹

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما قیدی المرأہ من زینتها ۲/ ۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/ ۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۴ ☆ المستدرك للحاكم ۴/ ۱۹۴

كنز العمال للمتقى، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/ ۴۲

المصنف لعبد الرزاق، ۳/ ۱۳۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۳۶۷

۲۔خضاب

(۱)سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصُّفُرَةُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمُرَةُ خِضَابُ الْمُسُلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَكُونُ قَوُمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ يَخُضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدردآء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجُهَهٗ يَوُمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوسیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۱۹۹۳۔ المستدرك للحاكم ، ۳/۵۲۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/۱۶۳
كنز العمال للمتقی ،۱۷۳۱۵، ۶/۶۶۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۴۳
۱۹۹۴۔ السنن الكبری للبيهقی ، ۴/۳۱۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ۱۲/ ۴۱۳
اتحاف السادة للزبيدی ، ۲/ ۴۳۱ ☆ الامالی للشجری ، ۲/۲۵۰
اللالی المصنوعه للسيوطی ، ۲/۱۴۴ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۴۳
۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۵/۱۶۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۳۵۵
كنز العمال، للمتقی ،۱۷۳۳۳،۶/۶۷۱ ☆ الا مالی للشجری ، ۲/۲۵۰
علل الحديث لا بن أبی حاتم ، ۲۴۱۱، ۶/۶۷۱ ☆ الكامل لا بن عدی ،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ ماز و وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيُبَ وَ اجُتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الُوَاشِمَا تِ وَالُمُوُتَشِمَاتِ ، وَ الُمُتَنَمِّصَاتِ وَ الُمُتَفَلِّجَاتِ لِلُحُسُنِ الُمُغَيِّرَاتِ خَلُقَ اللّٰهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔۱۲م

۱۹۹۸۔**عن** اسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال

۱۹۹۶۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة و حمرة ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۴۹۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۷/۳۱۰
اتحاف السادة للزبيدى ۲/ ۴۲۰ ☆ الكامل لا بن عدى ،
الطبقات الكبرى لا بن سعد ، ۵/۳۳۴ ☆ المسند لا بى عوانة ، ۲/۷۴
۱۹۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب قوله تعالىٰ وما اتاكم الرسول فخذوه ۲/ ۷۲۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/۴۳۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/۴۴۶
تاريخ بغداد للخطيب ، ۲/۲۲۵ ☆ المسند لا بى عوانة ، ۲/ ۷۴
۱۹۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب المتشبع بما لم نيل ۲/ ۷۸۵
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن التزويرفى اللباس ۲/ ۲۰۶

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلاَبِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکر وفریب کا لباس پہنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۲/۹

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَقْرُبُوا السَّوَادَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا يَنْظُرُ اِلیٰ مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۱۹۹۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۴۲۰/۲
الجامع الصغير للسيوطی ، ۳۵۷/۲ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۱۸، ۶۶۸/۶
۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسيوطی ، ۵۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱۱۴/۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۴۳/۱۴
۲۰۰۱۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۱، ۶۷۱/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۵۱۴۷
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱۱۴/۱ ☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد ، ۱۴۲/۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلشَّيْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْإِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی اللهتعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحَنَاءَ وَ الْكُتُمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ، وَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۳۲۲/۴
اللالی المصنوعة للسیوطی ، ۱/ ۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۰۵
۲۰۰۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۲۱ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ۱/ ۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۸/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۴، ۶۷۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲۴۹/۸
کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۲۵۲ ☆ الا مالی للشجری ، ۲/ ۲۴۲
۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۱۳، ۶۶۸/۶
مسند الفردوس للدیلمی ، ۱/ ۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۶۹/۱

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَلاَقٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شَرُّ كُهُوْ لِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۱/۸
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۷۰/۱۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال : مَا أَحْسَنَ هٰذَا ، قال : فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا ، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال : هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا كُلِّهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب الخضاب بالصفرة ، ۲/ ۲۶۷
۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی شیب ، ۲/ ۸۷۵
السنن لا بن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/ ۲۵۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۱۴۷
۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الشیب ، ۲/ ۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔اوراس میں کتم کی پتیاں ملاکر کہ ایک گھاس مشابہ برگز یتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔اور زرد رنگ اس سے بہتر۔اور سیاہ وسمے کا ہوخواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶
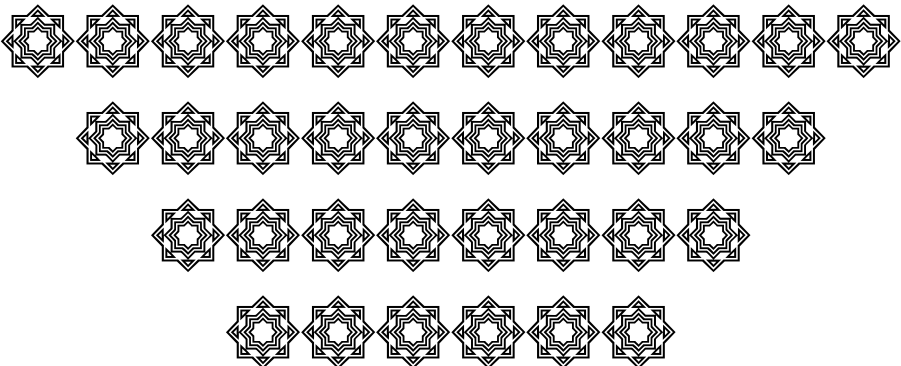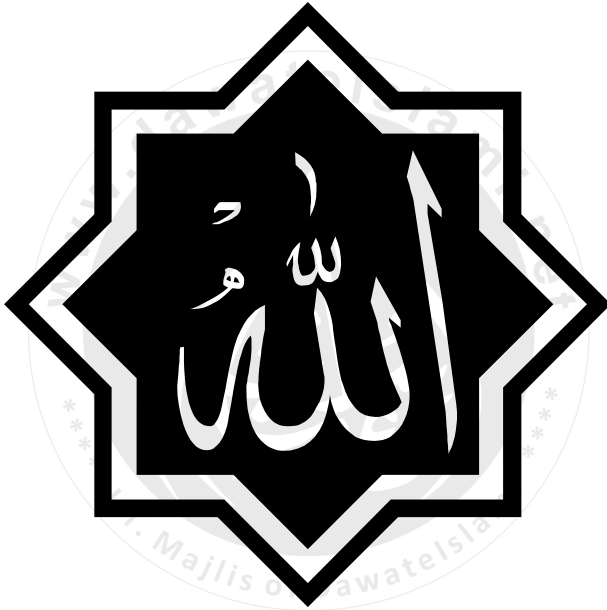
۳۔داڑھی مونچھ

(۱)داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنُ سَعَادَةِ الُمَرُءِ خِفَّةُ لِحُیَتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

۲۰۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۱۱/۱۲ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۱۹۳
الکامل لا بن عدی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٦٤/۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۰٤ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۰۷٤۸، ۹۱/۱۱
۲۰۱۲۔ کتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، صوم ، ۳۳ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱٤۔ المصنف لا بن أبی شیبه ، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے ۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہ ہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے ۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہ ہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح ۔تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں ۔تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں ۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔ ھذ اما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۷۰/۹

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَسَرْوَلُوْا ، وَ اتَّزِرُوْا ، وَ خَالِفُوْا أھلَ الْکِتَابِ ۔ قُصُّوْا سَبَالَکُمْ، وَ وَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَ خَالِفُوْا أھلَ الْکِتَابِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود ونصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود ونصاری کا خلاف کرو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۱/۹

۲۰۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی

۲۰۱۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۱/۵
الدر المنثور للسیوطی ، ۷۹/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۸۲/۸
کنز المعال للمتقی ،۱۷۲۵۷،۶۵۸/۶ ☆ المغنی للعراقی ، ۱۴۰/۱
۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اعفاء اللحی ، ۸۷۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۶۴/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۴۶۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا االلُّحى ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحى وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أحْفُو الشَّوَارِبَ وَ أعْفُوا اللُّحى ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحى۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷ـ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۶۶/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۳/٤ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱٤۰/۱/ ☆

۲۰۱۸ـ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحية، ۱۰۰/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ٦٤٨/٦
المسند لا حمد بن حنبل، ۱٦/۲ ☆ المسند لا بی عوانة، ۱۸۸/۱
المعجم الصغير للسيوطی، ۱۷/۲ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم، ۷٦/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۲/۱ ☆

۲۰۱۹ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۵۲/۱۱
كنز المعال للمتقی، ۱۷۲۲٦، ٦۵۳/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۱/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۹/۵ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰى ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ فِّرُوا اللُّحٰى وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقى ، ۱۷۲۱۸، ۶۴۹/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۳/۱
نصب الراية للزيلعى ، ۴۵۸/۲ ☆
۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۸۱ ، ۶۶۳/۶ ☆
۲۰۲۲۔ الجامع للترمذى ، باب ماجاء اعفاء اللحية ، ۱۰۰/۲
السنن لا بى داؤد ، باب فى اخذ الشارب ، ۵۷۷/۲
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۵۱/۱
شرح السنة للبغوى ، ۱۰۷/۱۲ ☆ علل الحديث لا بن أبى حاتم ، ۲۵۲۹
۲۰۲۳۔ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۵۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱۶۸/۵
كنز العمال للمتقى ، ۱۷۲۴۲، ۶۲۶/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ،
الكامل لا بن عدى ، ☆

۲۰۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قا ل رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أوُفُوا اللُّحی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال : انهم یؤفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفو هم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أحَفُّوا الشَّوَارِبَ وَأعُفُوا اللُّحی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خُذُوا مِنُ عِرُضِ لُحَاکُمُ وَ أعُفُوا طُوُلَهَا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد الله بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۰۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۷۲۴٦، ٦/٦٥٦
الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳٤۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ٤۰۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٤/ ۹٤

۲۰۲٦۔ الکامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی ،۱۷۲۲۵، ٦/ ٦٥۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲٤۸، ٤/ ٦٥۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی أَمَرَنِی أَنْ أُحْفِیَ شَارِبِی وَ أُعْفِیَ لِحْیَتِی ۔
حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رويفع ابن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَا رُوَيفِعُ ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ى فَأَخبِرِ النَّاسَ أَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحُيَتَهٗ ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتُرًا ، أَوِ اسْتَنْجى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِئٌ مِنْهُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراداس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اوراس میں ان سے تشبہ ہے۔داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اورداڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کراس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہواتو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجاہے۔اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔السنن للنسائی، باب عقد اللحية ، ۲/ ۲۳۵

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيَوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلآئِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سپہ سالار کو وصیت فرماتے ، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا رسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من المثله و المصورة ، ۲/ ۸۲۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۳۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۴۳
۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۲/ ۸۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیة النبی الله ﷺ، ۱/ ۱۹۵
السنن لا بن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲/ ۲۱۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۰ ☆ الموطا لمالك جهاد
المستدرك للحاكم ، ۴/ ۵۴۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۸۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۲۵۶
نصب الرایة للزیلعی ، ۳/ ۳۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱/ ۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲/ ۲۱۰
المسند لا حمد بن حنبل،، ۵/ ۳۵۸ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خذ فاغز فی سبیل اللہ ، فقاتلوا من کفر باللہ ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا ، فهذا عهد اللہ و سیرۃ نبیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول : لا تمثلوا بآدمی و لا بهیمة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النهبة والمثلة ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

ع۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن یمثل بالبهائم ۔

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹۱/۹
۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یکرہ من المثلة والمصورۃ ، ۸۲۹/۲
۲۰۳۶۔ السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن صبرا بهائم و عن المثلة ، ۲۳۷/۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کومثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المثلة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن المثلة و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزوجلَّ فِیْهِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالی نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النهی بغیر اذن صاحبه ، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۰۶۸ ـ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷/۷
۲۰۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی النهی عن المثلة ، ۲/ ۳۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۰۰۹ ، ۳۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة وینهی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تمثلوا بعباد الله ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا أُمثل به فیمثل الله بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عکل و عزینة، ۶۰۲/۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۳۹۶، ۳۹۴/۱۵ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۳۱۰/۳

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹۱/۹ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزرئیے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۲

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۴۱ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۱۰/ ۴۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۲۱ ☆ کنز العمال،للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/ ۶۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۴۳ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ، ۴۲۱
۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة ، ۱/ ۱۲۹
السنن لا بی داؤد، باب السواك من المفطرة ۱/ ۸
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرة ، ۲/ ۲۳۴
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۲/ ۱۰۰
السنن لا بن ماجه، باب الفطرة ۱/ ۲۵
السمند لا بن حنبل ، ۶/ ۱۳۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۳۶
شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۳۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۳۵۰
نصب الرایة للزیلعی ۱/ ۷۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۲

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحی ، و السواك،و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زکریا : قال مصعب : و نسیت العاشرة الاان تکون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔ انتہی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰعلیه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔۱۲م

۲۰۴۸ ۔**عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۰۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب خصال الفطرة، ۱/ ۱۲۹
السنن لا بی داؤد ، باب السواك من الفطره ، ۱/ ۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۱۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۳۳۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقلیم الاطفار ، ۲/ ۱۰۰
۲۰۲۸۔ السنن لا بی داؤد، با ب السواك من الفطرة ، ۱/ ۸

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الاِستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الاِبط و حلق العانة ان لا یترك اكثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثیر شعر اللحیة ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

۲۰۴۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی اخذ الشارب ، ۲/ ۵۷۷
المسند لاحمدبن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبری،للبیهقی، ۱/ ۱۵۰
۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل ، ۱۰۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۰۴
۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه ، با ب الطلاء بالنورة ،۔ ۲/ ۲۷۴

اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا طلی بدأ بعورته فطلا ھا بالنورۃ، و سائر جسدہ اھله

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہوجاتے ہیں۔اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کردیتی ہے۔اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۷۶۹
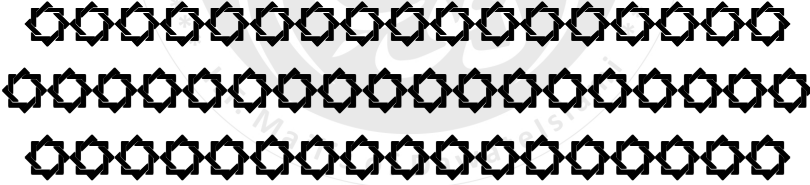
۴۔ختنہ

۱۔نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبيه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الق عنك شعر الكفر ثم اختتن ۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کردیا جائے۔ وہ ختنہ کردے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۱/۹

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الختان سنة للرجال و مكرمة للنساء۔

۲۰۵۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل ، ۱/ ۵۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲، ۱، ۲۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۴۰۸
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۴ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۸۳۵
۲۰۵۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۷۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۴۱۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی ، ۱/ ۱۱۴
السنن الکبری للبیهقی ، ۲۳۵/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۵۱ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلماناں واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

فتاوی افریقہ ۲۰
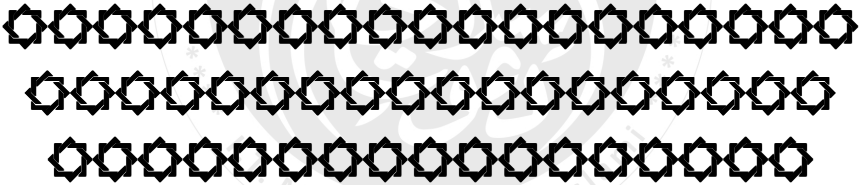
۵۔ مصافحہ ومعانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیه واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا هما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحافت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۰۵۶۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه الا کان حقا علی الله عزوجل ان یحضر دعا ئهما و لا یفرق بین اید یهما حتی یغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۰۵۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳۶/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۵۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۲۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲۶
۲۰۵۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۷/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۵/۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۳/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۹۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۲، ۱۳۳/۹ ☆
۲۰۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۶/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۶۱، ۱۳۳/۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۲/۳ ☆

ارشادفرمایا: جب دومسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اوران کے ہاتھ جدانہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:ایما مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه وتصافحا و حمدالله جمیعا تفرقاو لیس بینهماخطیئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جودومسلمان آپس میں ملکرایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اورمصافحہ کریں اوردونوں حمدالٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جداہوں۔

۲۰۵۸۔**عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا یلقی مسلم مسلما فیرحب به و یا خذ بیده الا تناثرت الذنوب بینهما کما یتنا ثر ورق الشجر ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہےاور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگرمان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالبًا ادنی کوذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔**عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رجل : یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲۶۰/۴ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحة ۹۷/۲

!الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ ، اینحنی لہ ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمہ ویقبلہ ؟ قال : لا، قال : فیا خذ بیدہ و یصا فحہ ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشھد و کفی بین کفیہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ''التحیات'' تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ''کتاب الاستئذان'' میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی ۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کونہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ''صفحات کف'' ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیہ، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المصافحۃ،
الصحیح لمسلم ، باب التشھد فی الصلوٰۃ ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

(۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصا فحوا ! یذهب الغل من قلوبکم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص۴۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

۲۰۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری،	۴۳۴/۳	☆	المؤطا لمالك ،	۹۰۸
اتحاف السادة للزبیدی،	۱۵۹/۶	☆	نصب الرایة للزیلعی،	۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی،	۲۵۳۴۴، ۱۳۵/۹	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۵/۱۱
التفسیر للقرطبی،	۱۹۹/۳	☆	کشف الخفاء للعجلونی،	
الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۹۸/۱	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۴۶۹۲

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔حالانکہ یہ صرف عبدالرحمٰن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔نقله الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تمام التحیة الاخذ بالید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وبالله التوفیق ۔اس سب سے درگذریئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجئے۔تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے،کہ اس میں' اخذ بالید 'بصیغہ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیه نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحة، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجھی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقینی ففعل فی ذلك ۔

ابوداؤدداعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ،مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ابوداؤدداعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۳

(۷)معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المعانقۃ فقال : تحیۃ الامم وصالح ودھم ،وان اول من عانق خلیل اللہ ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اوران کی اچھی دوستی ،اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عانق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۴۶ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۲۵۰
لسان المیزان ۴/۸۳۰ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین ، ۱/۵۳۰

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال للحسن :اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه قال:وضمه الی صدره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی ! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی صدره وقال : اللهم ! علمه الحکمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔الٰہی !اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا خذبیدی فیقعدنی علی فخذه ویقعد الحسین علی فخذه الاخری ویضمنا ثم یقول : رب انی ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔اور ہمیں لپٹا لیتے ،پھر دعا فرماتے۔الٰہی !میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** یعلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان حسنا وحسینا رضی الله تعالیٰ عنهما استبقا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضمهما الیه۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فضائل الحسن ، ۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی

۲۰۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخر ، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱ ، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای اهل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمهما ویضمهما ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وبارک وسلم،

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم ،فطعنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه ،قال : انما اردت هذا یا رسول الله۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما ، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱

۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی ، فلما جئت اخبرت بہ ، فاتیتہ وھو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلک اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ایک دن میرے بلانے کوآدمی بھیجا۔میں گھر میں نہ تھا۔آیا تو خبر پائی،حاضر ہوا،حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول : بأبی الوحید الشھید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا،اور فرماتے تھے۔میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر ،فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقہ فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقۃ ، ۲/۷۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۴۳۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابہ ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲/۲۷۶
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲/۲۰۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۴۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۱۱/۵۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : كنا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یطلع علیکم رجل لم یخلق الله بعدی احد اخیرا منه ،ولا افضل ،وله شفاعة مثل شفاعة النبیین فما برحنا حتی طلع ابو بکر فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبله والتزمه ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بکر فصا فحه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعانقه وقبل فاه ،قال علی : اتقبل فا أبی بکر ، فقال : یا ابا الحسن ! منزلة أبی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرة لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكانو ا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بكر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الظهور فقال : يا ابابكر! انا قليل ،فلم يزل يلح على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى ظهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و تفرق المسلمون فى نواحى المسجد و قام ابو بكر فى الناس خطيبا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جالس، و كان اول خطيب دعا الى الله عزوجل و الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،و ثار المشركون على أبى بكر و على المسلمين فضربوهم فى نواحى المسجد ضربا شديدا و وطئى ابو بكر و ضرب ضربا شديدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربيعة فجعل يضربه بنعلين مخصوفين ويحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتى ما يعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتيم تتعادى فاجلو االمشركين عن أبى بكر و حملو ا ابابكر فى ثوب حتى ادخلوه بيته ولا يشكون فى موته،ورجع بنوتيم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!لان مات ابو بكر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الى أبى بكر فجعل ابو قحافة و بنوتيم يكلمون ابابكر حتى اجا بهم فتكلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخير بنت صخر : انظرى !ان تطعميه شيئااو تسقيه اياه ،فلما خلت به والحت جعل يقول : ما فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبى الى ام جميل بنت الخطاب فاسأليها عنه، فخرجت حتى جاء ت الى ام جميل فقالت: ان ابابكر يسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماا عرف ابابكر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبى ان امضى معك الى ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتى وجدت ابابكر صريعا دنفا فدنت منه ام جميل واعلنت با لصياح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انى لا رجو ان ينتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعين عليك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانى هو ؟

۲۰۷۸۔ الرياض النفرة للطبرى، ذكر اسلام الخير، ٦٦/١

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،وکان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار ناہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنوتیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنوتیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنوتیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہارہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبداللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبداللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب چہل پہل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہانتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید،٢٣

٢٠٧٩۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : صعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول الله !فقال :ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

٢٠٨٠۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینا نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی نفرمن المهاجرین ،منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤه و نهض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

٢٠٨١۔**عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

٢٠٧٩۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

٢٠٨٠۔ المستدرك للحاکم ١٠٤/٣

٢٠٨١۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٨٢٣، ٥٩٥/١١ ☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ١٢٦/٢

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخی عثمان ، فمن کان له اخ فلیعا نقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل وفاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسمٰعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔　　وشاح الجید ٢٥

٢٠٨٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قدم زید بن الحارثة رضی الله تعالیٰ عنه المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی ،فاتاه فقرع الباب، فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم عریانا، یجر ثوبه،والله ما ر آیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ١٢م

٢٠٨٢۔ الجامع للترمذی،　　باب ما جاء فی المعانقة ،　　٩٨/٢

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ ۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴ ۔ **عن** بھیسۃ عن ابیھا رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت: استاذن أبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل بینہ و بین قمیصہ فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال : یانبی اللہ !ماالشئ الذی لا یحل منعہ ؟قال : الماء،قال : یا نبی اللہ !ماالشئ الذی لا یحل منعہ ؟ قال : الملح،قال : یا نبی اللہ !ما الشی الذی لا یحل منعہ ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لک ۔

حضرت بھیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵۔**عن** ھالۃ بن أبی ھالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو راقد فاستیقظ فضم ھالۃ الی صدرہ و قال :ھالہ، ھالہ، ھالہ۔

حضرت ہالہ بن أبی ہالہ فرزند ارجمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی قبلۃ ما بین العینین، ۲/۷۰۹
السنن للبیھقی، ۸/۱۰۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۸/۴۳۳
۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعہ ، ۱/۲۳۵
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۷۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۶۹
المستدرک للحاکم، ۱/۴۱۴ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجہ ، مقدمہ ، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرک للحاکم ، ۳/۶۴۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۷۷

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتے تھے۔ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۱۱
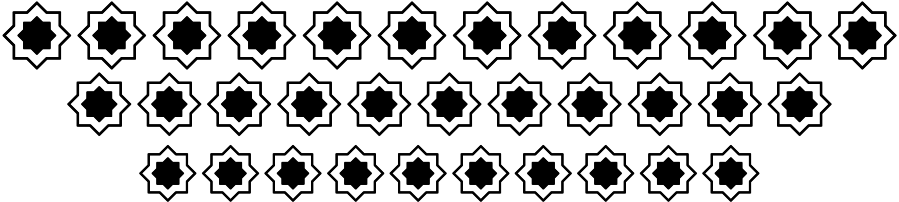
۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفار ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:تسلیمه علی من لقیه صدقة ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔**عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اهلك فسلم ! یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : اذا دخلتم بیو تکم فسلموا علی اهلها، فان الشیطان اذا سلم احد کم لم ید خل بیته ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۰

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیته، ۲/۹۵

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۲/۴۰۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۹

کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۱۵/۳۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۷۴

(۳) اسلامی سلام اور یہود ونصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود ونصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل !یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲
۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، السئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقضی ابن عمر حاجته، وکان من حدیثه یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی سکة من السکك و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة فضرب بیدیه علی الحائط ، و مسح بهما وجهه،ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد،　　باب التیمم،　　۱/ ٤٧

۷۔حسن معاشرت

(۱)مساوات بین المسلمین

۲۰۹۲۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الناس بنوآدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

۲۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يا ايها الناس ُ ربكم واحد ، و ان اباكم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لا حمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اكرمكم عند الله اتقاكم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے،اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے،سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر،مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲)مدارات خلق

۲۰۹۴۔ **عن** سعيد بن مسيب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

۲۰۹۲۔ السنن لأبی داؤد، ۶۹۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۵۷۴/۳
تاريخ بغداد للخطيب ۱۸۸/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۱۹/۸
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۳۲/۱۰
۲۰۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۱/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۶۶/۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۶۱۲/۳ ☆ كنزالعمال للمتقی، ۵۶۵۲
۲۰۹۴۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۷/۲ ☆ المصنف لابن أبی شيبة، ۳۶۱/۸
اتحاف السادة للزبيدی، ، ۲۵۷/۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۲۵/۱۴

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رأس العقل بعد الایمان بالله التودد الی الناس ۔

فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۸

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بعثت بمداراة الناس۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رأس العقل بعد الایمان بالله التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ، ۲/ ۱۲٦

۲۰۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۳٤۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۸۹ ☆
۲۰۹٦۔ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۳/ ۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۳/ ۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٦۷ ☆
۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمة، ۲/ ٦۷۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمة الناس، ۲/ ۱٤
السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ٤۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۱۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ،۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔

فتاوی رضویہ،۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تبسمك فی وجه اخیك صدقه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۹٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆
۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف ، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/٤۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ٦/٤۱٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳٥۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ٥۷٥ ☆
۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر اللطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲٦۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

رادالقحط والوباء،۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صنا ئع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمةرضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صنائع المعروف تقى مصارع السوء،الصدقة خفيا تطفى غضب الرب ،وصلة الرحم زيادةفى العمر ،كل معروف صدقة ،واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة ،و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں ،اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے،اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے،اور نیک سلوک صدقہ ہے ،اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے،اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے،اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

رادالقحط والوباء،۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۵/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵٤/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۳۱۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵٦۵ ۳٤۳/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹/۲
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا اباذر!اتق الله حیث کنت ،و اتبع السیئةالحسنة تمحها، و خالق الناس بخلق حسن ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خالطواالناس با خلاقهم ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشادفرمایا: لوگوں میں جوامر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت واخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے ۔شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت ومعاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے ۔جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصاًوہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کرکے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۳۵٤

۲۱۰٤۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۳/۱۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۸۸

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہ ہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم وممانعت میں کوئی آیت وحدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔ صفائح اللجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تبا غضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض وحسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۶۲/۹

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب لله ، وابغض لله ،واعطى لله ،ومنع لله ،فقد

۲۱۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب تحريم التحاسد و التباغض ۳۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۳۲/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۱۰۰/۱۳ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۱۶/۶
فتح البارى للعسقلانى، ۴۸۱/۱۰ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۰۹/۲
المسند للحميدى، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخارى ، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۸/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۵۹/۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اوراسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تواس کا ایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :"لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق الثلث ، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے ۔جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔۱۲م فتاوی رضویہ،۲۵۲/۳

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ايوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۱۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ،

الصحيح لمسلم ، باب تحريم البهر فوق ثلاثة ايام ، ۳۱۶/۲

السنن لابن ماجه ، ۴۶

السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ۶۷۳/۲

المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۱

المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۰۳/۷

المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۱/۴ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۵۲/۲

الادب المفرد للبخاری، ۴۰۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۶۶/۸

تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۷۱/۴ ☆ المسند للحميدی، ۳۷۷

اتحاف السادة للزبيدی، ۳۳۵/۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۹/۵

مشكل الآثار للطحاوی، ۱۹۰/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳

فتح الباری للعسقلانی، ۴۹۲/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۵، ۳۳/۹

۲۱۰۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الهجرة ، ۸۹۷/۲

الصحيح لمسلم ، باب تحريم الهجرة فوق ثلاثة ايام ۳۱۶/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۴۹۱/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۰۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا، و خیر ھما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یھجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الھجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔　　فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۳

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ، ۶۸۳/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۶۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۳۲/۹
التمھید لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۵۶/۳
مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۸/۲
۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونۃ للمسلم، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۵/۴
التفسری لابن کثیر ۳۵۵/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱

علیه وسلم : الله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/ ۶۷

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دل الطریقة صدقة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۲/ ۳۳۰
الصحیح لسملم، باب تحریم الطلم، ۲/ ۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/ ۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/ ۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۴۶۳
الامالی للشجری، ۲/ ۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۴۴۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۵۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/ ۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۳/ ۲۳

۲۱۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کوراستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الا هلك المتنطعون ،ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں۔ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر و مشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۱۷/۲
الادب المفرد للبخاری، ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۴/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۲۲/۳ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸۶۴
۲۱۱۴۔ الصحیح لمسلم ، کتاب العلم، ۳۲۹/۲ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب لزوم السنة ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۶/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۶۷/۱۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۶۷/۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۶/۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۱/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۹۵/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۷۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۹/۲
الاذکار للنودی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔　　فتاوی رضویہ،۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابوالغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید،۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۶۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۲۲۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۹۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۹/۱۰۸
جمع الجوامع ، ۹۵۱۶ ☆
۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۲/۲۱۲
المسند لاحمد بن ۲/۳۸۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۳۳۸
السنن للدار قطفنی، ۳/۱۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۴۳۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۴۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۹/۱۰۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۲۸۴
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۴۳۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیه۔ ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الفتنة نائمة ،لعن الله تعالیٰ من ایقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فتنہ سورہا ہے،اس کے جگانے والے پراللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۳۸۳

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قا ل :انا عالم فهو جاهل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ،۱۰/۹۶

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۷ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۴۵/۲
المغنی للعراقی، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربیع ، ۶۸/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۲/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰ ، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۵/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : من تواضع لله رفعه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع ختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترك قیام اللیل ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳٤۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۱٤
مشکوۃ المصأبیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٤/۲۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم ، ۲/۳۵۳ ☆ العل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۲٦
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۵
۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکره من ترك قیام اللیل ، ۱/۱۵٤
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹
شرح السنة للبغوی، ٤/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/٦
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆
۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب الامر باحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المثلة ۱/۱٦۹
السنن لأبی داؤد ، باب الرفق بالذبیحة، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجه ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا ، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله کتب الاحسان علی کل شئ، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔تو جب تم کسی کو قتل کروتو قتل میں بھی احسان کرو،اور ذبح کروتو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی،۱۹۰

(۱۹)بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔**عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲۴۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و رطا نة الاعاجم،فانه یورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۱۹۵/۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی ،چینی ،جاپانی،جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو،جس کی وہ زبان نہ ہواسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۱/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٥٦/٦
التفسیر لابن کثیر ٤٢٥/٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱۹/۱۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱٥٦/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹٦/٦
نصب الرایة للزیلعی، ۱۸۷/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۷
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸٦۰٤، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥٦۰۹، ۳٦۲/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٦۰/٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۷۸/٥
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳٤، ۸۸٦/۳ ☆
۲۱۲٤۔ المستدرك للحاکم، ☆

چاہئے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کولازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنها قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شئ فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئیے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یا خذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الاکان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضروران میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ مسائل سماع ۱۱

(۲۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لایقل احد کم عبدی و امتی ،کلکم عبید الله ،و کل نسائکم اماء الله ،ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہواورتم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام ،جاریہ،اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز وشائع اورقرآن وحدیث میں واقع ،فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی ،اوراپنے رسالہ ’’مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم‘‘ میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی ،یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عزجلالہ قرآن میں فرماتا ہے ؛۔وانکحوا الایامی منکم والصا لحین من عبادکم و امائکم، دیکھواللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگرچہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے ۔حدیث میں اس کی ممانعت آئی ۔نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکواپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ،۴۶

۲۱۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب حکم اطلاق لفظة البعد ، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفردللبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/ ۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يحب التيمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/ ۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے ،اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے ۔۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعيشوا فی اكنا فهم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الذهد ، ۲/ ۵۵
السنن لابن ماجه ، باب كف اللسان فی الفتنة ، ۲/ ۲۸٦
المعجم الكبير للطبرانی،
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/ ۱۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰
كنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۳/ ۱۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۰۳
امام نووی نے حسن کہا،اورابن عبدالروہیثمی نے صحیح قراردیا۔ فتاوی رضویہ،۱/ ۷۵۷

۲۱۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب بدء بالنعال اليمنی، ۲/ ۸۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/ ۲۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/ ۳٦۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۸٦ ☆ مجمع الزوائد للهثمی، ۵/ ۱۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱/ ۸٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۱۷۱

۲۱۳۱۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۷۲ ☆

فان فيهم رحمتی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کروگے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔ برکات الامداد،۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اطلبوا المعروف عن رحماء امتى ، تعيشوا فى اكنا فهم۔

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اطلبوا الحوائج الى ذوى الرحمة من امتى تر زقوا و تنجحوا ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله عزوجل يقول : اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادى ، تعيشوا فى اكنافهم ،فانى جعلت فيهم رحمتى۔

۲۱۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۳۲۱/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٦٨٠٧، ٥١٩٦/٦
اتحاف السادة للزبيدى، ١٧٣/٨ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٥٦/١
الدر المنثور للسيوطى، ٢٥٦/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٧٢/١
۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١٧٣/٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٦٨٠١
ميزان الاعتدال للذهبى، ٣٦٥١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٧٢/١
۲۱۳۴۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١٧٢/٨ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٥٦/١
كنز العمال للمتقى، ١٦٨٠٩، ٥٢٠/٦ ☆ مكارم الاخلاق للخرائطى، ٥٥
الفوائد المجموعه للشوكانى، ٦٦ ☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲

۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تصاحب الامؤمنا ،و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے،اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/ ۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بدجلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا،اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ۱۶ بابمن یومر ان یجلس، ۲/۶٦٤
الجامع للترمذی، زهد ، ٥٦ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱۲۸/٤
السنن للدارمی ، ۱۲٤ ☆ مشکوة المصأبیح للتبریزی، ٥۰۱۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۷/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦۹/۱۳
۲۱۳٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك ، ۲۸۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب استحباب مجالسه الصالین، ۳۳۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۲٤۸٤۹، ٤٤/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱٥٥/۱

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　　فتاوی رضویہ،۵/۲۶۶

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وقرین السوء ،فانك به تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔
فتاوی رضویہ،حصہ اول،۱۲/۹

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ٦٦٤/٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٥١/٦ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ٩٢٨٨ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢١٩/١
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٩٢/٤ ☆ کنزالعمال للمتقی، ٢٤٨٤٤، ٤٣/٩
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩٠/٨

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

٢١٤٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الرجل علی دين خليله ، فلينظر احد کم من يخالل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

٢١٤١۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

٢١٤٢۔ **عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

حضرت ابوقرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔۱۲م

٢١٤٠۔ السنن لأبی داؤد، باب من يومر ان يجالس ، ٢/٦٦٤
مشکوة المصابيح للتبريزی، ٢/٤٢٧ ☆

٢١٤١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/١٤٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/٣٧

٢١٤٢۔ المعجم الکبير للطبرانی ٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٠/٢٨١
کنز العمال للمتقی، ٢٤٦٧٨، ٩/١٠٧ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٣٠٩

۲۱۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

۲۱۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا ھذا ! اتق اللہ ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاہ من الغد و ھو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیدہ، فلما فعلوا ذلك ضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون ،کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامة الحب، ۳۳۱/۲
الجامع الصحیح لمسلم ، باب المرء مع من احب ، ۳۳۱/۲
الجامع للترمذی، زھد
السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ۶۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۱/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۵/۸
المعجم الصغیر للسیوطی ، ۵۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۶/۱
شرح السنة للبغوی، ۶۱/۱۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۴/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۷/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۵۹/۴ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۱۱۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۰/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۱۲/۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۸۸/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
۲۱۴۴۔ السنن لأبی داؤد ، باب الامر و النھی، ۵۹۶/۲
السنن لابن ماجه ، باب الامر بالمعروف، ۲۹۸/۲

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمرالصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیه الصلوة والتسلیم:ان اهلك من قریتك اربعین الفاًمن الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب !الفاسقون هم الفاسقون ،فلم یهلك الصالحون ؟ قال : انهم لم یغضبوا لغضبی و آکلوهم و شار بوهم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر هم لصاحبه، و خیر الجیران عند اللہ خیر هم لجاره۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۴۴۳

الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۹

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۲، ۹/۲۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متی الساعة ؟ قال : وما اعدد ت لها؟ قال : لا شئ الا انی احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ ورسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنل، ۱۶۸/۳ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱۹۸/۱
حلية الاولیاء لأبی نعیم، ۳۳۹/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۸۷/٤
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۰٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸
فتح الباری للعسقلانی، ٤۲/۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲٤/٤
كنز العماللمتقی، ۲٤٦۸٦، ۱/۹ ☆ التاریخ الكبير للبخاری، ۳٦۱/۲
الادب المفردللبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۵۵/۱
۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۵۵/۱
السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی ۵۹٦/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ینتهوا، فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض و لعنهم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملا دئے پھر ان سب کو حضرت داؤد وحضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۲۸۰/۵

aTaTaTaTaTaTa
aTaTaTaTaTa
aTaTaTaTa
aTaTaTa

۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۶/۳

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۶/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ۱۶۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲، ۶۶۴/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۶/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔
نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۲/۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کا اظہار ہے۔۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلاثۃ لا یستخف حقھم الامنافق بین النفاق ،ذوالشیبۃ فی الاسلام ،و ذو العلم ، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد ، ☆
السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۵
الترغیب والترھیب للمنذری، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆
۲۱۵۴۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی تنزیل الناس منازلھم ۶۶۵/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۴۲/۱۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم،و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ،و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی،اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے،اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ،۶/۳۱۱

(۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

۲۱۵۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۹ ☆ الترغیبو الترھیب للمنذری، ۱/۱۱۳
الامالی للشجری ، ۲/۲۴۱ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱/۲۰۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۱۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال ، ۵۰۲۵ ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۷۸
المجروحین لابن حبان ، ۳/۹ ☆

۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۵۱
میزان الاعتدال للذھبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۹۱ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۱۰۳
المسند للعقیلی، ۲/۱۲۱ ☆

۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲

۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۶/۵۱۶ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیہ یزید القسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا عند حسان الوجوہ فان قضی حاجتک قضاھا بوجہ طلق،وان ردک ردک بوجہ طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆ میزان الاعتدال للذھبی ۱۷۵۰ ☆

۲۱۵۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۶۴۱، ☆ اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۴۲/۲

۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للھیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/۶

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصيفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن اَبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۶/۵۱۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۲
اللالی المصنوعة للسيوطی، ۲/۴۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹
۲۱۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبی شيبة، ۵/۳۰۰ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبی شيبة، ۵/۳۰۰ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقوله هذا لا شك حسن صحیح، فقد بلغ حد التواترعلی رائی۔یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هولمن يطلب الحوائج راحة

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقبلوا الكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زيد بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تجافوا عن عقوبة ذی المروة الافی حد من حدو د الله تعالیٰ ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمی ۲۸۲/۶ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۴۳/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۳۶۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلوا ذوى الهيئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انزلوا الناس منازلهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۶ ☆

۲۱۶۹۔ الصحيح لمسلم ☆
السنن لابی داؤد، باب فی تنزيل اللباس منازلهم، ۶۶۵/۲
المعجم الصغير للسيوطى، ۱۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۶۵/۶
كنز العمال للمتقى، ۱۷۱۴۶، ۶۳۰/۶ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۹/۸

۲۱۷۰۔ المستدرك للحاكم، ۲۹۲/۴ ☆ المعجم الكبير لطبرانى، ۳۷۰/۲
حلية الاولياء لأبى نعيم، ۲۰۵/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۶۸/۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۳۴/۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۹۴/۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۸۴/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۵۴۸۷، ۱۵۴/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا اعطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۶۹/۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی ا للہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیه وسلم :لا تقولوا للمنافق : یا سید، فانه ان یکن سیدا فقد ا سخطتم ربکم ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔　　فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد ، باب لا یقول المملوك ربی، ۶۸۰/۲
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ۳۴۶/۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۸۶۰ ، ۱۷۵/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۷/۷
الادب المفردللبخاری، ۷۶۰ ، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱۵۹/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرك للحاکم ، ۵۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴/۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۵۴/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱ ، ۱۷۵/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربه عزوجل ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃً امام وسردار بنانا، اوراس کے پیرواور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہواس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیاراور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا ۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۷۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۰ ☆

۲۱۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۳۶۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۶۲
کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۳/۱۶۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۵۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۴ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضميرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا ،و ليس منا من غشنا ،ولا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما يحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

f g f g f g f g f g f g f g f g f
f g f g f g f g f g f g f g f
f g f g f g f g f g f g f
f g f g f g f g f g f

۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲۳۳/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۶۸/۸

۱۰۔لہوولعب

(۱) لہوولعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده فی لحم خنزيرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحريم اللعب بالنردشير ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۲/۵ ☆ المصنف لابن أبی شيبة، ۵٤۷/۸
۲۱۷۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، ۶۷۵/۲
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵٤۸/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵٤۲/۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۸٤/٤ ☆
۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطی، ٤۷٤/۲

ہے۔

(۱) بدکرنہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں،اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔و انما تبتنی الاحکام الفقهیة علی الغالب فلا ینظر الی النادر و لا یحکم الابالمنع۔تو ٹھیک یہ ہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکرنہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہوجائیگی۔اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۴/۹

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ یلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتادیبه فرسه، و ملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله ، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۵/۸
السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اوراپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول،۹/۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ تعالی عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف ، و قال : انہ لا یقتل الصید ، ولا ینکاء العدو ، و انہ یفقؤ العین و یکسر السن ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول۹/۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل شئ من لہوا لدنیا باطل الا ثلثۃ، انتضالک بقوسک ، وتادیبک فرسک ، و ملاعبتک اہلک، فانہا من الحق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا،اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م ہادی الناس،۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح برشرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف ، ۲/۹۱۹
الصحیح لسملم، باب اباحۃ ما یستعان علی الاصطیاء ، ۲/۱۵۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف ، ۲/۷۱٤
السنن لابن ماجہ ، باب النہی عن الخذف ، ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۸٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸
المستدرک للحاکم ، ٤/۲۸۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۸۷

۲۱۸۱۔ المستدرک للحاکم ، ۲/۹۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۶۹
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸۶۳، ٤/۳۵٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا ۔انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی ۔یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں ۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں ۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں ۔تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔ ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل شئ ليس من ذكر الله فهو لهو و لعب الا ان يكون اربعة ، ملا عبة الرجل امرأته ، و تا ديب الرجل فرسه ، و مشيه بين العرضين ، و تعليم الرجل السباحة ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے ۔مگر چار چیزیں ۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا ، اپنے گھوڑے کو سدھانا ، دو ہدفوں کے درمیان چلنا ، تیرا کی سیکھنا ۔۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل لهو يكره الا ملاعبة الرجل ، و مشيه بين الهدفين ، و تعليمه فرسه ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا ، دو ہدف کے بیچ چلنا ، اپنے گھوڑے کو سکھانا ، ۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷۹/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۵۲۰/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۰۶۱۲ ، ۲۱۱/۵
المغنى للعراقى، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانى، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرين ۲۶۷۶

۱۱۔شعروشاعری

(۱)شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشعر بمنزلة الکلام ، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام ـ

فتاوی رضویہ،۳/ ۶۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔۱۲م

(۲)شعرحکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان وتقریر جادو ہیں۔۱۲م

۲۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۲/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٤/۲ ☆ اتحاف السادةللزبیدی، ٤۷٦/٦
فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۹/۱۰ ☆ الادب المفردللبخاری، ۸٦۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۳/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٤٤۸
السنن للدار قطنی، ۱۵۷/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵۰/۱۳

۲۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب الشعر، ۲۷٤/۲
حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۲٦۹/۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۳۲/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲٤۹/۱ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ٤۵/۹

(۳)نعت گوشاعر کی فضیلت

۲۱۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع لحسان بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينا فخ ، و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يؤيد حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ،حسان اوپر کھڑے ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومفاخر بیان فرماتے، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے: جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے۔اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدوقصر اور حرکات وسکنات وغیرہا ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں ، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ، نغمات محررہ، طرقات مطربہ، قرعات معجبہ، اتار چڑھاؤ، زیروبم، تان گٹکری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں، ڈومنیوں، مراثیوں، ڈھاریوں، نقاروں، قوالوں وغیرہم میں معمول۔اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخذول۔

۲۱۸۶۔ السنن لأبى داؤد، باب ما جاء فى الشعر، ۶۸۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۲/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۸۰/۶
التفسير للبغوى، ۱۳۱/۵ ☆ المغنى للعراقى، ۲۷۲/۲

محمود ومباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین میں مجوز ومقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے ماثور ومنقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر رہتے تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھایئے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر آنجشہ حبشی رضی اللہ تعالی عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مكة فی عمرة القضاء و ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول :

خلوا بنی الكفار عن سبیله ☆ الیوم نضربكم علی تنزیله

ضربا یزیل الهام عن مقیله ☆ و یذهل الخلیل عن خلیله

فقال عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه:یا ابن رواحة !بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خل عنه یا عمر ! فلهی فیهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان انجشة حدی بالنساء فی حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یا انجشة : رفقا با لقواریر۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۱۰۷/۲

۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اوراونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اے آنجشہ !آہستہ،شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۱۷۳

(۴)اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله يؤيد حسان بروح القدس ، و امر ء القيس صاحب لواء الشعر اء الی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۲۵

(۵)آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال : شهدت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اكثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه يتذاكرون الشعر و اشياء من امر الجاهلية ، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا،صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۳/۴۸۷
كنزا لعمال للمتقی، ۳۳۲۴۸، ۱۱/۶۷۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳/۱۱۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۴۸۰ ☆ علل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۳۰
لسان الميزان لابن حجر، ۳/۷۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۴۰۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۹/۳۷۰ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۱۳۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۳۷۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳/۱۷۷
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار،۱/ ۳۱۸

ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ
ZVZVZVZVZVZVZVZVZ

۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہوسکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر ، ۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد ، باب ما جاء فی الحر، ۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲۶۹/۲

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم وعنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۰۰/۹

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ لصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرۃ ، مزمار عند نعمۃ ، ورنۃ عند مصیبۃ ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۵۰/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳/۳
کنز العمال للمتقی، ٤۰٦٦١، ۲۱۹/۱۵ ☆ المسند للربیع، ۵۵/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوآوازیں دنیاوآخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہوکر باجابجوانا۔اور مصیبت کے وقت چلاکررونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص گاناسننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھااللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلاکرڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : اخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجد ه يجود بنفسه فاخذ ه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجره فبكى ،فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔ فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایاہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دوآوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

۲۱۹۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۰۶۶۹، ۱۵/ ۲۲۰ ☆

۲۱۹۴۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الرخصة فى البكاء الخ ۱/ ۱۲۰

شرح معانى الآثار للطحاوى، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قعد وسط الحلقةفهو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل ونااہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب ازخود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع،　　سلطان نگیرد خراج ازخراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل ونااہل کا فرق کرنا ہرکس وناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا للہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیر و مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل ونااہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٤/۵

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نااہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نااہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نااہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نااہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زناکار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نااہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلھا یدعو الی کثیرھا" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچارہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نااہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کومزامیر کی شیطانی آوازخوش نہ آتی ہو،اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع،　　حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفى اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين ۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے،شعریات باطلہ میں ”العسل مرة والخمر يا قوتية“ کہہ دینے کا ہر شخص کواختیار رہے۔شرابی شراب کو بھی غذائے روح وجانفزاو جاں پرور کہا کرتے ہیں۔کہنے سے کیا ہوتا ہے۔محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوفرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع　　کہ باکہ باختۂ عشق درشب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے ۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیۃ بلاتی ہے ۔اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جونفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے،اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جونفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔**عن** أبى مالك الاشعرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتى يستحلون الحر والحرير و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، د، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر، ۸۲۷/۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا وغنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زرحرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زرحرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیة واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۲۱۸/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۵/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۹/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۴/۲
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۶/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۹/۴

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانادل میں نفاق پیدا کرتا ہے،جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانادل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

j l j l j l j l j l j l j l j l j
j l j l j l j l j l j l j l j
j l j l j l j l j l j l j

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۳/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیتہ ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اوراس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۸۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۳۱

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاك وما یعتذر منہ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۵۳

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳/۳۴۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۴ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۳۰
۲۲۰۰۔ المستدرك للحاکم ، ۴/۳۲۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۱۶۰
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۴۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۸/۱۶۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۳ ☆
۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریۃ ، ۱/۵۰۱

الله تعالىٰ عليه وسلم :على اليد ما اخذت حتى تردها۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امير المؤمنين على بن أبى طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا ضمان على قصار و صباغ ۔

فتاوی رضویہ ۸/ ۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من نظر فى كتاب اخيه بغير اذنه فانما ينظر فى النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان العارية مودة ، ۱۵۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب العارية ، ۱۷۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۹۰/۶
فتح البارى للعسقلانى، ۲۴۱/۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۲۶/۸
تلخيص الحبير لابن حجر، ۵۳/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۵۲/۷
نصب الراية للزيلعى، ۳۷۶/۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۵۰۰/۱
۲۲۰۲۔ جامع مسانيد أبى حنيفة ، ۴۹/۲ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاكم ، ۲۷۰/۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۸۴/۱۱
ارواء الغليل للالبانى، ۱۸۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱۶/۲ ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۶

۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للمسلم علی اخیہ ست خصال واجبۃ ، ان ترک شئیا منھا فقد ترک حقا واجبا علیہ لاخیہ ، یسلم علیہ اذا لقیہ ، ویجیبہ اذا دعاہ ، و یشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض،ویحضرہ اذا مات ، وینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔**عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم، علی المسلم، ۲/۲۱۳

۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۲/۱۶

السنن لأبی داؤد ، باب فی حق الجوار، ۲/۲۶۱

السنن لابن ماجہ ، باب حق الجوار ، ۲/۲۶۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه یورثه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ **عن** معاو یة بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حق الجار علی جاره ان مرض عدته ، وان مات شیعته ، و ان استقر ضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خیر هنأ ته، و ان اصا بته مصیبة غریته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد علیه الریح ، ولاتوذیه بریح قدرك الا ان تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے ،اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے ،اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے،اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے ،اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے،اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے،اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب،اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں،خوشبو اسے پہونچے گی ،وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا،لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔ احکام شریعت،۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۴/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۴۸۷۸، ۴۹/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۷، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۸/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، [

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كانت له مظلمة لا خيه من عرضه اوشئ فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ، ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه محمل عليه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها يوم القيامة حتی يقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من كانت مظلمة عند الرجل ، الخ، ۳۳۱/۱
التفسير للقرطبی، ۲۶۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۱/۵
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۱۲۹ ☆
۲۲۰۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الظلم، ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ٦٤/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٤٤/۲ ☆ التفسير لابن كثير، ۲۲۸/۲
۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/ ۴۹

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ، فقال : ان المفلس من امتی من ياتی يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة، و ياتی قد شتم هذا ،وقد قذف هذا ، و اكل مال هذا ، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته ، فان فنيت حسناته قبل ان يقضی ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۴۹

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الظلم ، ۲/ ۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/ ٦٤

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انه یکون للوالدین علی ولد هما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان به ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم ورحیم مالک ومولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فلله الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضی ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :بینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثنایاه ، فقال له عمر : ما اضحکك ؟ یا رسول الله بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزة ، فقال احد هما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال الله: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۳۵۵
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۴/۲۰۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۰۵
۲۲۱۲۔ المستدرك للحاکم، ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۳/۱۶۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخیك و لم یبق من حسناته شئ ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنھم من او زارھم ، فقال اللہ للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : ،یا ربی اری مداین من ذھب وقصور ا من ذھب مکللة باللؤلؤ، لا ی بنی ھذا ، او لا ی صدیق ھذا ، اولای شھید ھذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن، قال : یارب !و من یملك ذلك ؟ قال : انت تملکه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخیك ، قال: یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال اللہ تعالیٰ : فخذ بید اخیك و ادخله الجنة ، فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك : اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم ، فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی مناد یا اھل الجمع ! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ یجمع الاولین و الآخرین یوم القیامۃ فی صعید و احد ، ثم ینادی مناد من تحت العرش ، یا اھل التوحید ! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات ، فینادی مناد ، یا اھل التوحید ! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہو کر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع　　کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول ۔حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔اوراس میں لڑائی جھگڑے اورعورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہرقسم کے گناہ ونافرمانی سے بچے۔اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہوجاتے ہیں۔پھرا گر حج کے بعدفوراً مر گیا۔اتنی مہلت نہ ملی کہ جوحقوق اللہ عزوجل یابندوں کےاس کے ذمہ تھےانہیں ادایاادا کی فکرکرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاًدرگزرفرمائے،یعنی نماز روزہ،زکوۃ، وغیرہافرائض کو بجانہ لایا تھاان کے مطالبہ پربھی قلم عفوپھرجائے۔اورحقوق العبادودیون و مظالم،مثلاً،کسی کاقرض آتاہو، مال چھینا ہو، براکہا ہو،ان سب کومولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے،اصحاب حقوق کوروز قیامت راضی فرما کرمطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔یونہی اگر بعدکوزندہ رہااوربقدرقدرت تدارک حقوق کرلیا،یعنی زکوۃ دیدی،نمازروزہ کی قضاادا کی، جس کاجومطالبہ آتاتھادے دیا،جسے آزارپہونچایاتھامعاف کرالیا،جس مطالبہ کالینےوالانہ رہا یامعلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کردیا،بوجہ قلت مہلت جوحق اللہ عزوجل یابندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیااس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کردی،غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیرنہ کی تواس کے لئے امیداورزیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیرہوگئی،اوراثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ہاں اگر بعدحج باوصف قدرت ان امورمیں قاصررہاتو یہ سب گناہ ازسرنواس کے سرہوں گے،کہ حقوق توخود باقی تھےان کی ادامیں پھرتاخیروتقصیرگناہ تازہ ہوئےاوروہ حج ان کے ازالہ کوکافی نہ ہوگا۔کہ حج گزرے گناہوں کودھوتاہےآئندہ کے لئے پروانہ بےقیدی نہیں ہوتا۔بلکہ حج مبرورکی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سےاچھاہوکرپلٹے۔فانااللہ و انا الیہ راجعون، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیرغفرلہ القدیرنے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف وجوانب اختیارکیا۔جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اوردلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے۔اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیرغفراللہ تعالیٰ لہ نے بعدوروداس سوال کے ایک تحریرجداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدرکافی ہے۔وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات ، وقد كادت الشمس ان تغرب ، فقال : یا بلال! انصت لی الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فانصت النا س ۔ فقال : یا معشر الناس ! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال : یا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لكم و لمن اتی من بعد كم الی یوم القیامة ، فقال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : كثر خیر الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمین ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۵۱/۹

دوم۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۰۳/۲

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشھید البر الذنوب کلھا الا الدین ، و یغفر لشھید البحر الذنوب کلھا والدین ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللھم !ارزقنا بجاھله عند ك صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آمین ۔

سوم ۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷٤/٤
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر ، ۳۳٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفھان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰٤
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳٦۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ٦۹/٤ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کا بروجہ صبر ماراجانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام منادی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگر چہ شہید گناہ گار ہواور بغیر توبہ مرگیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج ومعتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کومخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا توقتل و شہادت کا گزرہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اوراگرتوبہ کرلی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہوکرخود ہی بے گناہ ہوگیا۔ پھر شہادت کا گزرکس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لوان صاحب بدعة مكذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فى شئ من امره حتى يد خله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرکوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجراسود ومقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر ماراجائے اوروہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اوراپنی چلتی ادامیں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اورتا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہوسکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادافرما کر دائن کو راضی کردیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ١/ ١٤٠ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ١/ ٣٢٠

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من ادان دينا ينوى قضاء ه ادى الله عنه يوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من تداين بدين و فى نفسه و فا ء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضى غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ مع الدائن حتى يقضى دينه ما لم يكن فيما يكره الله ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳ ۔**عن** عبدالرحمن بن أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من ادان دينار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۳۵٤/۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۰۲/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنى للعراقى، ۸۳/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ، ٤۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرك للحاكم ، ۲۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۷/۲
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤٤۵، ۲۲٤/٦ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه باب من ادان دينار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذ ته فلم آکل ، و لم ا شرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعة ، فیقول الله عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم ، فیدعو الله عزوجل بشئ فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئا ته فید خل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم ۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببرکاتهم فی الدنیا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستکون لا صحابی زلة یغفر ها الله لهم لسا بقتهم معی،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۔

اس مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم ۔

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما علی عثمان مافعل بعد هذه ، ماعلی عثمان مافعل بعد هذه ۔

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲۴ ۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۶۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔
محبّ جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔
یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔
اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔
پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالٰی ہر طرح مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و ھذا ما زدته بفضل المحمود ۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطمع، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالٰی: افرأیت من اتخذ الھه ھواہ۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا اللہ، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا اللہ " اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشھود الا اللہ " اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا اللہ "،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا اللہ تعالیٰ من خدامھم و تراب اقدامھم فی الدنیا والآخرۃ ۔ غفرلنا بجاھھم عندہ، انه اھل التقوی و اھل المغفرۃ۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحب حق کوراضی فرمائیں اورمعاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ،حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے،اورامر شدید،اورعمل تباہ،اورامل بعید،اورکرم عمیم،اوررحم عظیم، اورایمان خوف ورجاء کے درمیان۔وحسبنا الله و نعم الوكيل ، ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔ وصلى الله تعالىٰ على شفيع المذنبين ، نجاة الهالكين، مرتجى البائسين،محمد وآله و صحبه اجمعين والحمدلله رب العالمين۔ والله سبحانه و تعالىٰ اعلم ،وعلمه جل مجده اتم و احكم ۔

فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۵۳

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تها دو ا تحابوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تحابوا،و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی ، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی

۲۲۲۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱٤٦/٤
المؤطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۱٦/٦
اتحاف السادة للزبيدی، ۱٥۹/٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۲۰/٤
۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳٤٦/٤ ☆ كنز العمال لمتقی،۱٥۰٥۷، ۱۱٥/٦
اتحاف السادة للزبدی، ۳٤٦/٥ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق،
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۰۲/۱ ☆
۲۲۲۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤۳٤/۳ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٦۹/۳
كنز العمال للمتقی، ۱٥۰٥٥، ۱۱۰/٦ ☆ التفسير للقرطبی، ٦۹/۱۳
الكامل لابن عدی، ۱۰٤/٤ ☆ المغنی للعراقی، ٤۲/۲
۲۲۲۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥۷۰/۲

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کردیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کردیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جاء ك من هذاا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کرلو۔ پھر چاہو تو کھالو اور چاہو تو صدقہ کردو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپکو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔ فتاوی رضویہ، ۸/۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔**عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان الصدقة يبتغى بها و جه اللہ تعالیٰ ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اعطاه الله شيئا من غير مسئلة ، ۱/۱۹۹
كنز العمال للمتقى، ۶/۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۷۱
كنز العمال للمتقى، ۱۵۹۹۷، ۶/۳۴۸، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۲۶

حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من عرض عليه ريحان فلايرده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب ان يبسط له فی رزقه، وينسأله فی اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۸۱۶، ۶/۵۲۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۸۸
كنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴ ☆ الاحكام النبيوية للكحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۴ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ۲/۸۸۵
الصحيح لسملم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ۲/۳۱۵
السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۳۴
التفسير للبغوی، ۴/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۵۶
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ۶۹۲۸۔ ۳/۳۵۸
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۴/۳۲۳

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳٤۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من سره ان يمد له فى عمره و يوسع له فى رزقه ،و يد فع عنه ميتةالسوء فليتق الله وليصل رحمه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمر وبن سهل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صلة القرابة مثراة فى المال ، محبة فى الاهل ، منسأة فى الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳٦۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى 'عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صلة الرحم تزيد فى العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲٦٦/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳٦/۸
الترغيب والترهيب للمذرى، ۳۳۵/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ٦۹٦۸، ۳٦۵/۳
حلية الاولياء لأبى نعيم، ۱۰۷/۳ ☆
۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۵۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ٦۹٦۵، ۳۵۸/۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۹۸/۱۸ ☆
۲۲۳٦۔ الدر المنثور لسيوطى، ۳۵٤/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۲/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۲٦۱/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ٦۹۰۹ ۳۵٦/۳
التفسير للقرطبى، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۷۰۷/۲

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلۃ الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالھم ،و یکثر عدد ھم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔ رادالقحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن اھل بیت یتوا صلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلۃ الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباداور عمروں کوزیادہ کرتے ہیں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۶/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۶۳/۳ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۷۰۷/۲
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۵/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۶/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰ ، ۳۵۶/۳

۱۶۔صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔**عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اورلوگوں کوسب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔　　الزلال الانقی،۱۷۱

(۲) پہلودار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۲۰۲/۹

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔**عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳۴۴/۳ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۹/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبدید، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۲۹۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۰۱۱
الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۹۷/۸

الله تعالىٰ عليه وسلم :اذا كذب العبد تبا عد الملك عنه ميلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔ فتاوی رضویہ، جدید،۱/۲۰۷

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبدالله بن أبى اوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اكثرالناس ذنوبا يوم القيامة اكثرهم كلاما فيما لا يعنيه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔ الزلال الانقی،۱۷۲

ZXZXZXZXZXZXZXZ
ZXZXZXZXZXZXZ
ZXZXZXZXZXZ
ZXZXZXZXZ

۲۲۴۳--

۲۲۴۳۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۰/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶۲/۷
المسند للعقيلى، ۴۲۴/۳ ☆ العلل لمتناهية لابن الجوزى، ۲۱۶/۲

۱۷۔ حیاوفحش گوئی

(۱) حیازینت ہے

٢٢٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیازینت ہے اورتقوی بزرگی۔۱۲م

(۲) حیاء بہتر ہے

٢٢٤٥۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاسراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید،۳/ ۴۱۸

(۳) بےحیائی کی مذمت

٢٢٤٦۔**عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

٢٢٤٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ٦/٩٩ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ١/٢٣٩ ☆
٢٢٤٥۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ١/٤٨ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب فی الحیاء ٢/٦٦١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٤٢٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/٢٦
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٨/١٧١ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ٨/٢٦
التمهیدلابن عبد البر، ٩/١٧١ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٣٠٧
فتح الباری للعسقلانی، ، ٥٢١١٠ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/٨٥
التاریخ الکبیر للبخاری، ٣/٣٠ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ٢/٢٥١
کنز العمال للمتقی، ٥٧٦٢، ٣/١١٩ ☆
٢٢٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧/٢٣٦ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٤/٢٠٠
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/٣٦٢ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ١٢/٥٤
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ٢٥٣٨ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابومسعودانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو بے حیا ہوگیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی،۱۲۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنة حرام علی کل فاحش ان ید خلھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

(۵) فحش گوئی اورحیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانہ وما کان الحیاء فی شئ قط الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا، اورحیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۷۸/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۱۷/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۱/۱ ☆
۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش ، ۱۹/۲
السنن لابن ماجہ ، باب الحیاء ۳۱۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۶/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۸۱/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳
۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۱/۱ ☆

تعالیٰ علیه وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اياكم و الظن ، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۲۲۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله تعالیٰ ، ايها الذين آمنو اجتنبوا الخ، ۸۹۶/۲
الصحيح لمسلم، باب تحريم الظن و العبس، ۳۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ظن السوء ، ۲۰/۲
السنن لأبی داؤد ، باب فی الظن ، ۶۷۳/۲

المؤطا لمالك، ،		☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۳۱۲/۲
المسند للشهاب	۹۵۹	☆	السنن للبيهقی،	۸۵/۶
اتحاف السادة للزبيدی،	۲۱۴/۶	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۰۹/۱۳
فتح الباری للعسقلانی،	۳۷۵/۵	☆	كنز العمال للمتقی، ۴۴۲۶،	۴۳۳/۲
الادب المفرد للبخاری،	۴۱	☆	التفسير للقرطبی،	۳۳۱/۱۶
التفسير لابن كثير،	۲۰۲/۲	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۹۲/۶
الترغيب والترهيب للمنذری،	۵۴۵/۳	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۲۰۲۲۸
ارواء الغليل للالبانی،	۲۱۸/۶	☆	الاذكار لنووی،	۳۰۶
زاد المسير لابن الجوزی،	۴۷۰/۷	☆	كنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۶،	۸۶/۱۴
۲۲۵۱۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی،	۲۴۹	☆		

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطيرة۔ الا انبئكم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطيرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد، بدگمانی، بدشگونی۔کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ،۱۴۵

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۲۷/۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۵۲/۷ ☆

۱۹۔غیبت ودھوکہ

(۱)غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغیبة اشد من الزنا،قیل: و کیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب الله علیه ،و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے،اورغیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۴۹

(۲)غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء نتن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون ما هذه الریح ؟ هذه ریح الذین یغتابون المومنین ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/۲۰۷

۲۲۵۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۴۷۴ ☆ مشکوة المصأبیح للتبریزی، ۴۸۷۴
۲۲۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۷۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳۶۳

(۳) فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاوية بن حيدة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس للفاسق غيبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس، اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق وفجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۴) فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

۲۲۵۵۔ كنز العمال للمتقى، ۸۰۷۱، ۳/۵۹۵ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۵۱
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/۴۱۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۲۱۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۳ ☆ الكامل لابن عدى، ۵/۲۷۹
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۹۷
۲۲۵۷۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶/۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۵۷۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۷/۲۹۸ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۱۰۵

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واھتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہےاورعرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافرکومہاتما کہنا حرام اورسخت حرام ہے۔مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوایذادینا ہے۔حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پراورایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالامحض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کاحکم ہے۔مجوس ہوں یاہنود،نصاری ہوں یایہود،خصوصاًوہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۲۸۵

(۵)جس نے دھوکہ دیاوہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : مرالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم برجل یبیع طعاما فأعجبه فادخل یدہ فیه،فاذا ھو بطعام مبلول فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاگزرایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔حضور کوپسندآیاتوآپ نے اپنادست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحیح لمسلم، ، باب قول النبی ﷺ لیس منا فی غشنا ، ۷۰/۱

المسند لاحمدبن حنبل،	۴۹۸/۳	☆	السنن للدارمی،	۲۴۸/۲
السنن الکبری للبیھقی،	۲۵۵/۵	☆	المستدرک للحاکم	۹/۲
المصنف لابن أبی شیبة ،	۲۸۰/۷	☆	الصحیح لابن حبان ،	۱۱۰۷
المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۶۹/۱۰	☆	المعجم الصغیر للطبرانی،	۲۶۱/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری،	۵۷۱/۲	☆	مجمع الزوائد للھیثمی،	۷۸/۴
السلسلة الصحیحة للالبانی،	۱۰۵۸	☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۷۸/۵
التفسیر للقرطبی،	۲۵۲/۳	☆	حلیة الاولیاء لأبی نعیم،	۱۸۹/۴
کشف الخفاء للعجلونی،	۴۱۱/۲	☆	تاریخ اصفھان لأبی نعیم،	۱۳۷/۱
الکامل لابن عدی		☆		

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲ م　　جد الممتار، ۱/۱۴۳

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ،والا من فیہ عرق منہ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پرظلم وتعدی نہ کریگا مگرحرامی ،یاوہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔ فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۳۳/۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۲/٤
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳ ، ۳۳۳/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱٦/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸٦/۲ ☆

۲۲٦۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامۃ ۵۱٦/۱
الصحیح لسملم ، ابواب البرد و الصلۃ ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الظلم ، ۲٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۲ ☆ السنن الکبیر للبیھقی، ۹۳/٦
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۳۷/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۰/۵
الادب المفرد للبخاری، ٤۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۹۰/۵

۲۲٦۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم و غصب الارض ، ۳۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۳۲/۲ ☆ السنن الکبیر للبیھقی، ۹۸/٦

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله ایاه یوم القیامة من سبع ارضین ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۳۸۱/۶

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذمن الارض شئیا بغیر حقه خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحکم بن الحرث رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذ من طریق المسلمین شبرا جاء یوم القیامة یحمله من سبع ارضین۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۳۱۳/۷

۲۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم شیئا من الارض، ۳۲۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۳/۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۲۴/۱
۲۲۶۳۔ تاریخ بغداد للخطیب ۴۴۱/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۷۸، ۵/۱۱
المعجم الکبیر للطبرا نی، ۲۴۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۴/۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۶/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۳/۲
المطالب العالیه لابن حجر، ۱۴۱۰ ☆ الحاوی للفتاوی، ۲۲۵/۱

(۴) ظالم کی اعانت حرام

٢٢٦٤۔ **عن** اوس بن شر حبیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدۂ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

٢٢٦٥۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسه هبط علیه ملکان یسددانه و یوفقانه و یرشدانه مالم یجر فاذا جار عرجا وترکاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دوفرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔۱۲م

٢٢٦٦۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لم ابعث فیکم لبعث عمر ،اید الله

٢٢٦٤۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ٥٠٩/٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٦/٣
کشف الخفاء للعجلونی، ٣٨٩/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٥٦/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٠٥/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٤٩٥٥، ٨٥/٦
التفسیر لابن کثیر ١١/٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٧/١٣
المطالب العالیة لابن حجر، ٢٧٠٦ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٩٨٠
٢٢٦٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ٨٨/١٠ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٧٦/٨
میزان الاعتدال للذهبی، ٩٤٦٤ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ٨٥٣/٦
کنز العمال للمتقی، ١٥٠١٥، ٩٩/٦ ☆

عمر بملكين يو فقانه و يسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتى يكون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم : من اعان على خصومة بغير حق لم يزل فى سخط الله حتى ينزع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۳۱/۹

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اغتيب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره اذله الله تعالىٰ فى الدنيا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنى للعراقى، ۱۵۷/۳
تنزيه الشريعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۳۱/۲
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعى ماليس له ۱۶۹/۲
السند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۹۹/۴
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۵۶/۲
۲۲۶۸۔الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبدى، ۵۴۵/۷
الاسرار المرفوعة للقارى، ۳۲۲ ☆

کرے اللہ تعالی اسے دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۵۱/۹

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصراتٰی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه فقال : یا امیرالمؤمنین !عائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس: فضرب،فوالله ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : یا امیر المؤمنین !انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین !میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے،امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی ، میں آگے نکل گیا،صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دومعزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں ،حاضر ہوئے۔امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار!اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو!دوکریموں کے بیٹے کو۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم!جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے،اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے ،جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۲۶۰/۱۲

بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یاامیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔

الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور وبے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الله و رسوله مولیٰ من لامولی له۔

فتاوی رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی ومددگار نہیں اللہ ورسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م

الله أكبر ☆ الله أكبر ☆ الله أكبر

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الحال، ۲/۳۱
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۲/۱۹۶
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۸ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۴۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵/۵۳۶
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۹
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتفاء ل و لا یطیر و كان یحب الاسم الحسن ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۴

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ كنز العمال للمتقی ، ۱٤۷۷٥، ٦/٤٥ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳٦۷/۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۹۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱٥۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷ ☆

۲۲۷۲۔ الكامل لا بن عدی ، ☆

۲۲۷۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲٥۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰/٥٥٦
كنز العمال للمتقی ،۱۸۳۷۳، ۷/۱۳٦ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲/۱۷٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۱ ☆

۲۲۷٤۔ الجامع للترمذی ، ادب ٦٦، باب ما جاء فی تغیر الاسماء ۲/۱۰۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۸٥۰۸، ۷/۱٥۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔**عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو الحسن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برانام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن لا یتطیر من شئ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و ان کرہ اسمہ روی کراھۃ ذلک فی وجہہ ، و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا ، فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و انکرہ اسمھا رؤی کراھیۃ ذلک فی وجہہ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے ،جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے ،اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الطیرۃ و الحظ ، ۲/۵۴۷

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۴۰

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہذا تم اچھے نام رکھو۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۱/۹

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی تغیر الاسماء ۔ ۶۷۶/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۹٤/٥ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۱۹٤٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱٥۲/٥ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۷/۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ٦۹/۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۱۰/٥
کنز العمال للمتقی ٤٥۲۰۱ ، ٤۱۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۸۹/٥
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۹۱٤/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی با بی القاسم ، ۲۰٦/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین ، ۱۰۷/۲
السنن لا بن ماجه ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ، ۲٦٥/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۰/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰۸/۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۹/۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۸/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۲۱٦، ٤۲۱/۱٦
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۷۷/۱ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱٤/۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۳۲۹/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦/۱
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۰۰/۲ ☆ کشف الخفا للجلونی ، ۳۹۳/۲
الاسرار الموفوعه للقاری ، ٤۳٥ ☆ اللآ لی المصنوعة للسیوطی، ٥٥/۱

الله تعالیٰ علیه وسلّم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰ ۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰ ۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ☆

۲۲۸۱ ۔ا لکامل لا بن عدی ، ۱/۱۶۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۱/۷۷۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۱/۵۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۸۹

۲۲۸۲ ۔ الکامل لا بن عدی ، ۱/۱۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فى مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فى مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فى بيته محمد و محمد ان و ثلثلة ۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ **عن** امير المؤمنيں على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه واوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۵/۳۸ ☆ كنزالعمال للمتقى، ۴۵۲۰۵، ۱۶/۴۱۹
مناهل الصفا، ۳۱ ☆

۲۲۸۴۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۵۱۹۸، ۱۶ / ۴۱۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/۹۴
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸/۴۸ ☆

۲۲۸۵۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۱/۷۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۴، ۱۶/۴۱۹ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى ، ۲/۴۷
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۱/۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى ، ۴۱۵

صلی اللہ تعالی علیه وسلم :من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمدا فقد جهل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸۶۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ۔ :من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فیضع یده علی بطنها و لیقل : ا ن کان ذکرا فقدسمیته محمدا، فانه یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا ۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیرہ ۔ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ۔ان کا کوئی عمل قبول نہیں ۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱۶ / ۴۱۸

۲۲۸۷۔ الفتاوی للخاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : احب اسمائکم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

(۵) حارث وہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وهب الجثمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : تسموا باسماء الانبیاء ، و احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن ، و اصدقها حارث و همام ، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث وہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بأبی القاسم، ۲/۲۰٦
السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسماء ٦٧٦/٢
السنن لا بن ماجه، ما یستحب من الاسماء، ۲/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ٤٥١٩٤، ٤١٧/١٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹

۲۲۸۹۔ السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسماء، ٦٧٦/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٣٤٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
الادب المفرد للبخاری، ٨١٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۰٦

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو ناردوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالی خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هوالله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۲۷، ۱۲/۱۰۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/۴۱۳

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البغض الاسماء الی الله تعالی ، ۲/۹۱۶

السنن لا بی داؤد ، باب تغیر الاسم القبیح ، ۲/۶۷۸

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۴۴ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۷/۳۱۲

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۷۱۹

(۸) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسمه عزیزا ۔

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه : غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم ۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔ فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹) حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۱۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۴۹
اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/ ۳۸۸ ☆ کنز العمال،للمتقی، ۴۵۲۷۲
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۹۰۴ ☆
۲۲۹۴۔ السنن لا بی داؤد، با ب تغیر الاسماء القبیح، ۲/۶۷۷
۲۲۹۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۸۹ ☆
۲۲۹۶۔ کنز العمال، للمتقی ، ۴۵۲۱۱، ۱۶/ ۴۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۵۲
عمل الیوم واللیلة لا بن السنی ،۳۸۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکۃ ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵

۲۲۔سجدۂ تعظیمی

(۱)مخلوق کوسجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فار اداان یسجد لہ فقال لہ علی : اسجد للہ و لا تسجد لی۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲)سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض ، ا فلا نسجد لك ؟ قال : لا و لکن اکرموا نبیکم ، و اعرفوا الحق لا ھلہ ، فانہ لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ماکان لبشر الی قولہ بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔اسے اسی

۲۲۹۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۹۳

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۷/۱۹۳

کے لئے رکھو۔اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما كان لبشر الايه ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاوية بن أبى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهية قيام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لا بن أبى شيبة ، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنى،للعراقى ، ۲/ ۲۰۳
علل الحديث لا بن أبى حاتم، ۳۱۲۵ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۹/ ۲۵۶
التفسير لا بن كثير، ۶/ ۵۲۵ ☆

۲۳۔ عورتوں کے احکام

(۱) زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذهب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورها

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴/۹

(۲) عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : ان هندة بنت عتبة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : یا نبی الله ! بایعنی فقال : لاا با یعك حتی تغیری کفیك کانهما کفا سبع ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت او مت امرأة

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۵۷، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۲۲۵
المطالب العالیة لا بن حجر، ۲۱۹۲، المسند للعقیلی، ۱/ ۱۷۴
۲۳۰۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء ۲/ ۵۷۴
کنز العمال للمتقی، ۴۵۵، ۱/ ۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۳۶
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۶ ☆
۲۳۰۳۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء، ۲/ ۵۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۷۶
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۶۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۷

من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأة ، قالت : بل یدامرأة ، قال : لو کنت امرأة لغیرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت: دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اختضبی ! تترك احداکن الخضاب حتی تکون یدها کیدالرجل ، فما ترکت الخضا ب و انها لابنة ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔　　فتاوی رضویہ دوم ۱۴۹/۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : المرأ ةعورة ، اقرب ما تکون الی الله تعالیٰ فی قعر بیتها ، فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ، و کان ابراهیم یمنع نساء ه الجمعة و الجماعة ۔

۲۳۰۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ٧٠ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ١٧١
الطبقات الکبری لا بن سعد ، ٨/ ٥ ☆
۲۳۰۵۔ عمدة القاری للعینی ، ٣/
الجامع للترمذی ، ١/ ١٤٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مار کر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہ ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی ۔امیر المؤمنین بہ پابندئ شرط منع نہ فرماتے ۔امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے ۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا لله فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروی ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها انها كانت عند رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و ام المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : فبينما نحن عنده اقبل عبد الله بن ام مكتوم رضی الله تعالیٰ عنه فدخل عليه ، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم: احتجبا منه ، فقلت : یا رسول الله ! اليس هو اعمى لا يبصر نا و لا يعرضنا فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم: افعمياوان انتما الستما تبصرانه ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احتجاب النساء ، ۲/ ۱۰۱
السنن لا بی داؤد، با ب قوله تعالیٰ و قل للمؤمنات ، ۲/ ۵۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹/ ۲۴
تاريخ بغداد للخطيب، ۸/ ۳۳۹ ☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۸/ ۱۲۶
الصحيح لا بن حبان ، ۱۴۵۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۷/ ۹۱
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۲/ ۱۱۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱/ ۱۱۶

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی ا اللہ تعالی عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں ۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول للہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶/۹

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء ، فقال رجل من الانصار: یا رسول الله ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷/۹۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/۲۱۶
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/ ۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/ ۲۷۷
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴/ ۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/ ۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/ ۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغیر محرم، ۱/ ۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/ ۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/ ۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگر چہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی ۔اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/ ۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمو ھن الکتاب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تعلموا نساء کم الکتابة، و لا تسکنو ھن العلالی ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دومنزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعاً ممنوع وسنت نصاریٰ وفاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عندالتحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوھاب الضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا و متنا ۔ **حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا:** بل عبد الوھاب متروك ۔

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۸

اللآ لی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۳ ☆

اقول: الآن القول فیه ابن عدی ، فقال : بعض حدیثه لا یتابع علیه ، و هذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین ، **بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کرکے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا:** افاد انه بغیر هذا الاسناد لیس بمنکر۔ **یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔**

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر ۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل **میں ذکر کی۔**　　**فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۵۷**

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابوحاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحییٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یهم ' صدوق یخطی ، صدوق تغیر باجره عمر ه ' **کہا جاتا ہے۔**

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں ، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابومسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابوبکر سلیمان بن أبی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/ ۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها قالت ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراة الا کان ثالثها شیطان ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ ۹/ ۷

۲۳۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد، با ب الحکم فی المخنثین ۲/ ٦٧٤
السنن لا بن ماجه ،۔ با ب فی المخنثین ، ۱/ ۱۳۸
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۲۲٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰٤۳٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۳۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی،٤٥٠٦٦،١٦/ ۳۹۲
۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی ، با ب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیات ، ۱/ ۱٤۰
المستدرك للحاکم ، ٤/ ۱۱٤ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ۲۵۲۰۹
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ۵۵ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ٤/ ٤۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۲۳ ☆

۲۴۔ تشبہ کفار

(۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرء بغير حق ليهر يق دمه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م

۲۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م

۲۳۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله

۲۳۱۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب طلب دم امری بغير حق ، ۲/۱۰۱۶
کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۳۳، ۱۶/۵۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/۲۱۰
المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/۳۰۸ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۴/۲۲
السلسلة الصحيحة للا لبانی ، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/۱۰

۲۳۱۵۔ السنن لا بی داؤد ، با ب فی لباس الشهرة ، ۲/۵۵۹
المسند لا حمدبن حنبل ، ۲/۵۰ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ۴/۳۴۷
اتحاف السادة للزبيدی ، ۶/۱۲۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۶/۸۰
کنز العمال للمتقی ، ۲۴۶۸۰، ۹/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۷۴
التفسير لا بن کثير ، ۸/۵۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱۰/۲۷۱
مشکل الآثار للطحاوی ۱/۸۸ ☆ المغنی للعراقی ۱/۲۷۰

۲۳۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۹۷ ، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۴۷۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاری سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبھو ا بالیھود ۔

حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراھیۃ اشارۃ الیدباسلام ، ۲/ ۹۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷۴
کنز العمال للمتقی ،۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۴۳۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۴۷۰

۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفۃ ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۶۰
تذکرۃ الموضوعات للقیرانی ، ۱۵۷ ☆

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹ ۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یشکر الله من لا یشکر الناس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اولی معروفا فلم یجد له جزاءا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

۲۳۱۹۔ السنن لا بی داؤد، باب فی شکر المعروف ، ۶۶۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك ، ۱۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطرانی، ۱۶۲/۱
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۸۰/۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۸۷/۱۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۵۶/۴ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳۸۹/۸
کنز العمال للمتقی ، ۶۴۸۵، ۲۶۷/۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۷۷/۲
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك ، ۱۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۸/۲
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲۱۷/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۲/۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۵۵/۴ ☆
۲۳۲۱۔ السنن لا بی داؤد باب شکر المعروف ۶۶۳/۲

۲۳۲۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبه و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲۴۔ **عن** أبی ذر الغفا ری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تحقرن من المعروف شیٔا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۲۲۔ الجامع للترمزی ، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعط، ۲/ ۲٤
کنز العمال للمتقی ، ۱٦٥٦۹ ، ۷/ ٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٦/ ٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱٤/ ۳۰٥ ☆
۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ٥/ ۲۱۷
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳٦۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤۷۹ ، ۳/ ۲٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦۷ ☆ التفسیر للبغوی ، ۷/ ۲٦۱
۲۳۲٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب طلاقة الوحة عند اللقاء ۲/ ۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۸۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ٤/ ۱۸۸
کنز العمال للمتقی ،۱٦۳٤۱ ، ۷/ ٤۱۸ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/ ۱۱۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا نساء المسلمات ! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة ۔ **احکام شریعت ص ۱۵۳**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحقرن جارة لجارتها ، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/ ۱۳۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲٤۸۹۰، ۹/ ۵۱
السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۵/ ۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ۱٤۱
۲۳۲٦۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ٦٦ ☆ التفسیر للبغوی ، ٤/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳٦۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ٦/ ۳۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول وایوب اذ نا ده الاید ۱/ ٤۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱٤ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/ ۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۱/ ۲۲٤
التفسیر للقرطبی ، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۷/ ٦٦

عليه وسلم : بينما ايوب عليه الصلوة و السلام عريانا خر عليه رجل جراد من ذهب، فجعل يحثى فى ثوبه فناداه ربه : يا ايوب ! الم اكن اغنيتك عما ترى ، قال : بلى ،وعزتك ! و لكن لا غنى لى عن بر كتك ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۵

(۷)نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸ـ **عن** عبد الله بن عمر و رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يحب ان يرى اذثرنعمته على عباده ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔۱۲م

۲۳۲۸ـ الجامع للترمذى، باب ماجاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته ، ۲/ ۱۰۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۳۵
التاريخ الكبير للبخارى، ۳/ ۴۲۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۰/ ۲۶۰
جمع الجوامع للسيوطى، ۱۸۹۹ ، ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۴۳۵
كنز العمال للمتقى ، ۱۷۱۷۴، ۷/ ۱۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۲/ ۳۱۱
شرح السنة للبغوى ، ۱۲/ ۴۹ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۱/ ۲۸۳
المغنى للعراقى، ۳/ ۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۳/ ۷۹

۲۶۔حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی الله تعالیٰ ؟ قال : الصلوة علی وقتها ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجهاد فی سبیل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان با لله تعالیٰ ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوا الدین ، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوة لمواقیتها ، ۱/ ۷۱
المسند لا حمد بن حنبل ۱/ ٤۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۹۷، ۷/ ۲۸۵
۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، با ب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۲/ ۱۲
المستدرك للحاکم، ٤/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۳

۲۳۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ۔ فتاوی رضویه ۴/۶۷۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۳۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ، فرمایا: جا اوران کی خدمت کرکے جہاد کا ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل کلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما۔

۲۳۳۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۱۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،٤٥٥٥١، ١٦/ ٧٨٠
۲۳۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب الجهاد باذن الالوین ، ۱/ ٤۲۱
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلة ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدین ، ۲/ ٤٤
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ۱/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱٦٥ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۲/ ٤٧٣
مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲٥ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۲٥۰
ارواء الغلیل للالبانی ، ٥/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ۲٥۰
۲۳۳۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البر ء الصلة ، ۲/ ۳۱۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان ، قال : ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۷

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؛لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگر چہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی

۲۳۳۴۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة ، ۲/ ۱۶۲
السنن لا بی داؤد ، جهاد، ۳۱، باب فی الرجل یغز ووابوه کارهون ، ۱/ ۳۴۲
۲۳۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۹۲
الدر المثور للسیوطی ، ۱/ ۲۲۸ ☆
۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۱۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، / ۳۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۵۸ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اطع والدیك و ان اخرجا ك من مالك و من كل شئ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کرخواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کردیں۔ اور ہراس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیهما فاستاذنهما، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کرکے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ،حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین ،فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں ،فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اجازت چاہو،اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷۴/۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرجل یغزو وابوه کارهون ، ۳٤۲/۱

۲۳۳۸۔ المستدرك للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/۸۱۱

(٦) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض ونفل غیر مقبول

٢٣٣٩۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثلة لا یقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(٧) والدین کا نافرمان ملعون ہے

٢٣٤٠ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والديه ، ملعون من عق والديه ، ملعون من عق والديه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(٨) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

٢٣٤١ ۔ **عن** أبی بكرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیا ت قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٢٣٣٩۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٠٦ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزی، ١/ ١٥١

٢٣٤٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٦/ ٢٧٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/ ٢٨٧
الدر المنثور للسیوطی ، ٣/ ١٠١ ☆

٢٣٤١۔ المستدرك للحاكم، ٤/ ١٥٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٣/ ٢٣١

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا قال : یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ! ان لی مالاو ولدا ، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی ، فقال : انت و مالك لا بیك ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ؛ یا رسول اللہ ! مال وعیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی ، بیباکی ، کافر نعمتی ، ناپاکی ہے ۔ اور ناشکر ، خدا ناترس ، مال لایا کہاں سے ، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان أبیه یرید ان یاخذ مالی ، فقال

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب ما للرجل ما ولده، ۲/۱٦۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/٤۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/٤٥٦ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۷/۱٥۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳٤
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۳٥ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٤۹٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/٤۹ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۲/۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸ ☆ جامع مسانید أبی حنفة ، ۱٥۹
۲۳۴۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۳۰٤ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ادعه لى ،قال : فجاء فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان ابنك يزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه على نفسى و عيالى ، قال : فهبط جبرئيل الامين عليه الصلوة و السلام ، فقال : يا رسول الله ! ان الشيخ قد قال فى نفسه شيأا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قلت فى نفسك شيأ لم تسمعه اذناك قال : لا يزال يزيد نا الله بك بصيرة و يقينا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ يقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أُجْنِى عَلَيْكَ وَ تُنهَلُ
اِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتُكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أبتُ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ
تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِى عَلَيْكَ وَ اِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتَمٌ مُؤَكَّلُ
كَأَنِّى أنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِى ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِى فَعَيْنَاىَ تَهْمَلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِى ☆ اِلَيْكَ مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ أُؤَ مِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِى غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِى ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبكى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اخذ بتلبيب ابنه و قال : انت ومالك لأبيك ۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا ، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو نہا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا ، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم ، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلا کھانیکی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۷

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤان کی خدمت کروکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: امك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۲۳۴۴۔ السنن للنسائى ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ۲/ ٤٤
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغزو و له ابوان، ۲/ ۲۰٤
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونى، ۳/ ۳۲٤ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسيوطى، ٤/ ۱۷۳ ☆
۲۳۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ۲/ ۲۰۵
المعجم الكبير للطبرانى ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٤٤، ١٦/ ٤٦٢
۲۳۴٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳٦۵ ☆

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں ؟ میں نے عرض کی : ہاں ، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اى الناس اعظم حقا على المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فاى الناس حقا على الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله !من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابوك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۷۵

۲۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب من احق الناس الصحيحة ، ۲/ ۸۸۳
الصحيح لمسلم، كتاب البردا الصلة ، ۲/ ۳۱۲

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ بالله تعالیٰ ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین ، ۲/۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاريخ الكبير للبخاری ، ۳/۲۱۸ ☆ كنز العمال، للمتقی ،۴۵۴۴۶، ۱۶/۱۴۶

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم وآقا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب عتوق الوالدين ، ۲/ ۸۸٤
الصحيح لمسلم، باب النهى كثرة المسائل ، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۲٤٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ۳۲۵
مشكل الآثار للطحاوی، ٤/ ۲۳۳ ☆ التفسير للقرطبی ، ٦/ ۳۳۱
فتح البارى للعسقلانی ، ٥/ ٦٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۳٥٤۰، ۱٥/ ۸۹٥
السنن الكبرى للبيهقی ، ٦/ ٦۳ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳/ ۱٦
جمع الجوامع للسيوطی، ٤۷۹۰ ☆

۲۳۵۱۔ السنن للنسائی، باب الحث على اللسب ، ۲/ ۱۸٥
السنن لا بن ماجه ، باب الحث المكا سب ، ۱/ ۱٥٥
السنن للدارمی ، ۳۳۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/۳۱
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۷/ ٤۸۰
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳٤۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱٦٦٤۳
الصحيح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن أبی شيبة ، ۷/۱٥۷
كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۳ ، ٤/۸ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه ، و ان ولده من كسبه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔۱۲م

۲۳۵۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان اولادكم هبة لكم ، يهب لمن يشاء انا و يهب لمن يشاء الذكور ، و اموالهم لكم اذا احتجتم اليها ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ابر البرصلة الولد اهل و دأبيه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ **عن** مالك بن ربيعة الساعدى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن عند

۲۳۵۲۔ المستدرك للحاكم، ۲/ ۳۸٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۷/٤٨٥
الدر المنثور للسيوطى ، ٦/ ١٢ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٤٥٥١٠، ١٦/ ٤٧٣
جمع الجوامع للسيوطى ، ٦٣٤٤ ☆
۲۳۵۳۔ الصحيح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ۲/۳۱٤
الجامع للترمذى، با ب ما جاء فى اكرام صديق الوالد ، ۲/ ۱۲
السنن لا بى داؤد، باب برا والدين ، ۲/ ۷۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۸۸ ☆ الترغيب الترهيب للمنذرى، ۳/ ۳۲۳
۲۳۵٤۔ السنن لا بن ماجه، باب برا لوا لدين، ۲/ ۲٦۹

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ جاء ه رجل من بنى سلمة فقال : يا رسول الله! ابقى من بر ابوى شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة عليهما ، و الاستغفا رلهما ۔ و ايفاء بعهودهما من بعد موتهما و اكرا م صديقهما، و صلة الرحم التى لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعداب کوئی ایسی نیکی ہے جومیں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اوروہ صلہ رحمی جوتوانہیں کےوجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من البر ان تصل صديق أبيك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاباپ کے سات نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : احفظ و د أبيك لا تقطعه فيطفى الله نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرانور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

۲۳۵۵۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۵۴۶۳، ۱۶ /۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۴۳/۷

۲۳۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳

كنز العمال ،للمتقى، ۴۵۴۶۰، ۴۶۴/۱۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸/ ۱۴۷

لسان الميزان لا بن حجر ، ۶/ ۱۷۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/ ۶۹

(۱۵) ماں باپ کوستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ینظر الله تعالیٰ الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی هریر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عم الرجل صنو أبیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیزرضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی الله تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامهات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتهم و

۲۳۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۳٤ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ١٦٣

۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوة، ۱۱ کتاب الزکوة ، ۱/ ۳۱٦

الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/ ۲۱۷

المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ١٦٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۹٤، ۱۱/ ۷۰۰

الکامل لا بن عدی ، ٦/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۹/ ۲۸۲

۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی ،٤٥٤٩۳، ۱٦/ ٤٦٩

تزداد وجوههم بياضا و اشراقا فاتقوا الله و لا توذوا موتاكم ۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اوران کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہوسکے، وہ اس کے حیات ووجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الديك، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان رجلا قا ل: يا رسول الله ! انى حملت الى على عنقى فرسخين فى رمضاء شديدة ، لو القيت فيها بضعة من لحم لنضجت ، فهل اديت شكرها ؟ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لعله ان يكون بطلقة واحدة ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰۔ كنز العمال للمتقى ، ٤٥٥٠٦، ١٦/ ٤٧٢

اللہ تعالی عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کرکے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کردیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ **عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل: یا رسول الله ! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما ؟ قال : نعم ،اربعة ، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما ، انفاذ عهد هما من بعدهما ، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما ، فبهذ الذ ی بقی من برهما بعد موتهما ۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ **عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع ، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده ، و صلة رحمه ، و اکرام صدیقه ۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/ ۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ٦١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٥١٧، ١٦/ ٤٧٤

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والد کے انتقال کے بعداولاد پر چارطریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہواوعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اوران کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ترك العبد الدعا ء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالك بن زرارة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر ۔

حضرت ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا تصدقة احدکم بصدق تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھما ، و لا ینقص من اجرہ شیئا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۲۸
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۵۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لھما مع صلاتك و تصوم لھما مع صیامك ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مرگئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھ تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والدیه او عن ابویه او قضی عنھما مغرما بعث یوم القیامة مع الابرار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۶۳/۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۳۸۷/۲
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆
۲۳۶۷۔ السنن للداقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۵۲۳/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴۶/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۳۹، ۱۲۵/۵

۲۳۶۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما ، تبشربه ارواحهما فی السماء و کتب عند الله برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اوران سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اوران کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن أبیه و عن امه فقد قضی عنه حجته ، و کان له فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه بعد و فاتهما کتب الله له عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۸۔ السنن للدراقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۴۰
کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۵۷، ۹/۱۴۸ ☆

۲۳۶۹۔ السنن للدرقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی،۴۵۴۸۴، ۱۶/۴۶۸

۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیهقی ، ۶/۲۰۵ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمر ۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب برہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/۱۴۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰ ۱۶/۴۷۸
۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰/۳۶۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۴/۱۷۴
کنز العمال، للمتقی ، ۴۵۴۸۶، ۱۶/ ۴۶۸ ☆
۲۳۷۳۔ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/۲۳۹ ☆

غفرله ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اوراس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرأ عنده یٰسین غفر الله له بعد د کل حرف منها ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة من کان زوارا لهما زارت الملائکة قبره ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

۲۳۷۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲

۲۳۶۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۵۹

کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۳، ۵۷۹/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۶۸

المغنی للعراقی، ۴/ ۴۷۴ ☆ الا مالی للشجری، ۱۲۲/۲

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا و لا ترى　–　عليك لاهل الدوم ان تتكلما

و مرباهل الدوم عاج فسلما –

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يصل اباه فى قبره فليصل اخوان أبيه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر ، فأووا الى غار فى جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت عليهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۳۲۳　☆　المطالب العالية لا بن حجر ، ۲۵۱۸
كنز العمال للمتقى ، ۴۵۴۶۴ ، ۹/۱۴۹　☆　تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحيح لمسلم ، باب قصة اصحاب الغار ، ۲/۳۵۳
الجامع الصحيح للبخارى ، باب حديث الغار ، ۱/۴۹۳
السنن الكبرى للبيهقى ، ۶/۱۱۷　☆　المسند لا حمدبن حنبل ، ۲/۱۱۶
البداية و النهاية لا بن كثير ، ۲/۱۳۷　☆　الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۳۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبية صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسقیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبية قبلهما و الصبية یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی اٰتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتعاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرًا و رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت:انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی ، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی ، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آ کر دودھ دوہتا ، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا ، میں جب

گھر آیا تو رات ہوچکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہوگیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلادوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہوگئی۔ یااللہ تو خوب جانتا ہے، اگرمیں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔دوسرے شخص نے عرض کیا: یااللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہوگیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضامندی ظاہر نہ کی۔میں نے نہایت کوشش کرکے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یااللہ! تو خوب جانتا ہے، اگرمیں نے یہ کام تیری رضا وخوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دئے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹادیا۔تیسرے شخص نے دعا کی: یااللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کرچکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کردیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہوگئے۔وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔انکو لیجا، وہ لے گیا، یااللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹادے۔تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹادیا اور یہ سب آزاد ہوگئے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸ـ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قدمت علی امی و ھی مشرکۃ فی عھد قریش اذعا ھد ھم ، فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت : قدمت علی امی و ھی راغبۃ ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

المحجۃ المؤتمنہ ص۲۱

۲۳۷۸ـ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوۃ، ۱/ ۳۲٤
الجامع الصحیح للبخاری، باب الھدیۃ المشرکین، ۱/ ۳۵۷
السنن لا بی داؤد، باب الصدقۃ علی اھل الزمۃ، ۱/ ۲۳۵
المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ۳٤٤

کتاب الحیوانات

ا۔جانوروں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فی کل ذات کبد حری اجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۶/۹

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم یطعمها و لم تدعها تاکل من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا پایا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب رحمة الناس بالبهائم ، ۸۸۹/۲
الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ۲۳۷/۲
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الصدقة الماء، ۲۷۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۸۶/۴
شرح السنة للبغوی ، ۲۲۹/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱۳/۵
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۶۴، ۳۶۱/۶
التفسیر للقرطبی، ۲۱۶/۷ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۳۷۸
۲۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الهرة ، ۲۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۹/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۵۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأکل من خشاش الارض فوجبت لها النار ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فهی تنهش قبلها و دبرها ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۸۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذکر التوبة ، ۲/۳۱٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۲۰۹
۲۳۸۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی التحریش بین البهائم ، ۱/ ۳٤٦
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم ، ۱/ ۲۰٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۸۵
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۲ ☆

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

۲۳۸۳۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العجماء جبار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانور کومثلہ نہ کرو

۲۳۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لعن الله من مثل بالحیوان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کومثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

۲۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس ، ۱/ ۲۰۳
الصحیح لمسلم ، با ب جرح العجماء جبار ، ۲/۷۳
الجامع للترمذی ، با ب ما جاء ان العجماء جبار ، ۱/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۵۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۱۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/۷۸
۲۳۸۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۴۹۷۱، ۹/۶۶
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۱/ ۲۰۶ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲/ ۱۵۲

۲۔جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاربا نقص من عمله کل یوم قیراطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه کأخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۴/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۷/۲
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲۱/۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوة ، ۴۵/۱
السنن لا بن ماجه، باب مایقطع الصلوة ، ۶۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۴۹/۵

الرحل قطع صلوته الکلب الاسود و المرأۃ و الحمار ، فقلت لأبی ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبیض ، فقال : یا ابن اخی : سالتنی کما سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فقال : الکلب الاسود شیطان ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔۱۲م

۲۳۸۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الکلب الاسود البھیم الشیطان ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱/۲

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انھا من الطوافین علیکم و الطوافات ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

۲۳۸۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۲/۲ ☆

۲۳۸۹۔ المستدرک للحاکم، ۱۶۰/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۰۳/۵

التمہید لا بن عبد البر ، ۳۱۸/۱ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انها ای الهرة لیست بنجس ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الهر سبع ، و فی روایة السنور سبع ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدیك یؤذن بالصلوة ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہوگیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الهرة ، ۱/ ۱٤
المسند لا حمد بن حنبل ۵/ ۳۹٦ ☆ المستدرك للحاکم، ۱٦۰/
۲۳۹۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٤۲ ☆
۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۳٦/۱۲،۵۳۲۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲٦۱
تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ٤۳۱

۳۔موذی جانور

(۱)سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: سانپوں کوقتل کرو،اورخاص طور پرذوالطفیتین کوقتل کرو،اورابترکوقتل کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اوررنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیا ت کلهن ، فمن خاف ثارهن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۷۹/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرسانپ کو مارو،جس نے ان کے حملے کا خوف کرکے چھوڑدیاوہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة ، ۴۶۵/۱
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرها ، ۲۳۴/۲
السنن لا بن ماجه ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲۶۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹/۲ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ۲۵/۲۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴۶/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری ، ۶۲۶/۳
المصنف لعبدالرزاق، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۲۲/۵
۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل ، ۴۶۶/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرها ، ۲۳۴/۲
السنن لا بی داؤد باب فی قتل الحیات ، ۷۱۲/۲

۲۳۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ و المرسلات نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کرہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۴

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۵/۲
السنن للنسائی، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲۵/۲
۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۲۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲، ۴۸/۱۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۳۰/۱۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۹۱/۴
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۳۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۹۹۵، ۴۲/۱۵

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلھم فاسقۃ ، یقتلھن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیۃ ، و العقرب ، و الفارۃ ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔۔کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/۷۸

۲۳۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح ، الغراب ، و الحدأۃ ، و العقرب و الفارۃ ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی

۲۳۹۸۔ السنن لا بن ماجہ ، باب یقتل المحرم ، ۲/۲۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ الصحیح لا بن خزیمۃ ۲۶۶۵
شرح السنۃ للبغوی ، ۷/۲۶۶ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی ، ۳/۲۰۹
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/۲۷۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۵/۲۰۹
المسند للحمیدی ، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۳۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲، ۵/۳۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۲۹۲
التفسیر لا بن کثیر ، ۳/۱۸۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم،، باب مایندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب ، ۱/۳۸۱
الموطا لمالک، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۴۲ ☆

۲۴۰۰۔ السنن للنسائی، باب ما یقبل المحرم من الدواب، ۲/۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/۲۰۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۲/۲۶۰
المسند لا بی داؤد الطیالسی، ۸/۲۵۷ ☆ المصنف لعبدارزاق، ۸۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلھن محرم ، الحیة و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جا سکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔١٢م

٢٤٠١۔ **عن** أبی هریر ة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلھن حلال فی الحرم ، الحیة ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکب العقور ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔١٢م فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/١٠٠

٢٤٠٢۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : امر محرما بقتل حیة بمنی ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔١٢م

(٤) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

٢٤٠٣۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانھما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدھا ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و ھو یطار دحیة ، فقال : انه

٢٤٠١۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ١/٢٥٦
الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/٢٤١ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ٥/٢١٠
٢٤٠٢۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات ، ٢/٢٣٥
٢٤٠٣۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ٢/٢٣٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٨٣ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات ، ٢/٧١٢

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قد نهی عن ذوات البیوت ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الاسو دين فی الصلوة ، الحية و العقرب ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۶ـ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حية فله سبع حسنات ، و من قتل وزغة فله حسنة ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴ـ السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فی قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۱۴۳
المستدرك للحاكم، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقيلی ، ۲/۲۳۷
الصحيح لا بن حبان ، ۵۲۸، ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۱/۲۸۴
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۰۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱، ۷/۵۳۳
۲۴۰۵ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴/۴۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۶۲۳
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحيح لا بن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنه قا ل :سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ما یقتل من الدواب و هو محرم ، قال : حدثنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان یامر بقتل الکلب العقور ، و الفارۃ و العقرب والحدأۃ و الغراب والحیة ، قال و فی الصلوۃ ایضا ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مارڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہی حکم ہے۔۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قا ل: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتله من الدواب ، ۱/ ۳۸۲
المسند لا بی عوانه، ۲/ ۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴/۳۵
۲۴۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/۲۲۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲٤۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم: اقتلوا الحیات کلها الا الجان الأبیض الذی کانه قضیب فضة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمام سانپ مارومگرسفید سانپ گویاوہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲٤۰۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأی شیًا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فلیقتله فانه شیطان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جواسلام لاچکے، توجوان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجودرہےتومارڈالوکہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲٤۱۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لهذه البیوت عوامر ، فاذا رأیتم شیًا منها فخرجو ا علیها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲٤۰۸۔ السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/ ۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤/ ٤٦
الترغیب والترهیب للمنزری ، ۳/ ٦۲٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۰۰۰٤

۲٤۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/ ۲۳۵
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات ۷۱۳/۲

۲٤۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۵/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۸/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ٦۲٦
علل الحدیث لا بن حاتم ، ۲٤٦٦ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۱۳٤

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲٤۱۱ ـ **عن** أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجد ته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهو ی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیًا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ـ

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲٤۱۱ـ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳۵
السنن لا بی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۷۱۳/۲

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنوقریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جاکر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لاکر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲٤۱۲ ۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقتل الحیات کلهن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن قتل جنان البیوت فامسك ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲٤۱۲ ۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳٤

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲۴۱۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ابا لبابة كلم عبد الله بن عمر ليفتح له بافي داره يستقرب به الى المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقا ل : عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : التمسوه فاقتلوه ، فقال :ابو لبابة رضی الله تعالیٰ عنه : لا تقتلوه ، فان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التى فى البيوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تا کہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈ و اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳٤

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲۴۱۴۔ **عن** ابن حبیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انشدکن بالعهد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیهما السلام ان لا توذونا و لا تظهرن لنا ۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲۴۱۵۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها : انا نسألك بعهد نوح و بعهد سلیمان بن دائود علیهم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوه ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲۴۱۴۔ شرح مسلم للنودی، ۲/ ۲۳٤ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱/ ۳۱۸

۲۴۱۵۔ الجامع للترمذی ، ☆

شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۱۹٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/ ٦۲

مشکوه المصابیح للتبریزی، ٤۱۳۷ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۲۱۱

۲٤١٦۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :ا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمان علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۱/۹

۲٤١٦۔ السنن لا بی داؤد ، 　　باب فی قتل الحیات ، 　　٧١٣/٢

كتاب التوبة

۱۔ فضائل توبہ

(۱) توبہ کا طریقہ

۲۴۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل شئ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه ، فاذا خطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعة مرتفعة فلیمد د یدیه الی اللہ ثم یقول : اللھم !انی اتوب الیك منھا لا ارجع الیھا ابد ا، فانه یغفر له ما لم یرجع فی عمله ذلك ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی ! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت ومنزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانۂ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲) توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲۴۱۸۔ **عن** عبدا للہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول للہ صلی

۲۴۱۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۶۱/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳۹٤/۲
کنز العمال للمتقی ،۱۰۲٤٤، ٤/ ۲۱۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰/ ٥٤
۲۴۱۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذکر التوبة ، ۲/ ۳۱۳
السنن الکبری للبیھقی ، ۱۰/ ۱٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۱۷٤،٤/ ۲۰۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیرالخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ **عن** معاذ رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲۴۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۲۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/ ۲۰۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۵/ ۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۹۷ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/ ۵
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۵۰۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۱۰۳۴۰
۲۴۱۹۔ السنن لا بن ماجه باب ذکر التوبة ، ۲/۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۹۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/ ۲۴۴
۲۴۲۰۔ الجامع للترمذی ، قیامت ، ۵۳ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/ ۵۰۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۳۴۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۳۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۵ ☆ الکامل لا بن عدی،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہوجاتا ہے

٢٤٢١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہوجاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ران سے فرمایا گیا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۷

٢٤٢١۔ السنن لا بن ماجه ، با ب الذكر الذنوب

المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٢٩٧ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ٤/ ٩١

فتح الباری للعسقلانی ، ١١/ ٩٩ ☆ كنز العما ل للمتقی، ١٠١٧٣، ٤/ ٢٠٧

۲۔توبہ کیا ہے؟

(۱)جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲۴۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۲)ندامت توبہ ہے

۲۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الندم توبۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

(۳)معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲۴۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قا ل: قال رسول اللہ صلی

۲۴۲۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الاستغفار، ۱/۲۱۲
السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/۱۸۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۰۲۳۰، ۴/۲۱۶
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/۲۴۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ،

۲۴۲۳۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر التوبہ ، ۲/۳۲۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۳۷۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/۱۵۴
المستدرك للحاکم، ۴/۲۴۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱۰/۱۹۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۰۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۳۳ ☆ التمہید لا بن عبد البر، ۴/۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۹۷ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱/۲۰۰
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ۸/۲۵۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ۴/۲۳۲

۲۴۲۴۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/۹۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۰۴
المغنی للعراقی، ۴/۴۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للا لبانی ، ۶۱۶

اللہ تعالی علیہ وسلم : المستغفر من الذنب و ھو مقیم علیہ کالمستھزئ بربہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوگناہ پرقائم رہ کرتوبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فورابعدتوبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیتہ یحول ثم یرجع الی اخبیتہ ، و ان المومن یسھو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و او لو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان اورایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوکہ چاروں طرف چرکے پھراپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھرایمان کی طرف رجوع لاتا ہے،تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کوکھلاؤاوراپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کودو۔

﴿۲﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ راداالقحط والوباء ص۹

۲۴۲۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۵۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۲۰۱
الترغیب والترھیب للمنذری ۴/ ۹۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۱۳/ ۶۹
الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۵۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۰

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اذا عملت سئیۃ فاحدث عندھا توبۃ، توبۃ السر بالسر ، و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہوفوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان ۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲۴۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ، ان سرا فسر ، و ان علانیۃ فعلانیۃ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہوفوراً نئی توبہ کرنہاں کی نہاں،عیاں کی عیاں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جوخلق پر بھی ظاہر ہوجس طرح خوداس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ،اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی ،اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں ، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔اوراس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امورومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۴/۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۸/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۳ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۴۷
۲۴۲۷۔ کنز المعال للمتقی،۱۰۲۴۶،۴/۲۲۰۹ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبۃ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہوسکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد وتنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہولے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لاذنب لہ تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کردیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کردے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مرگیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اوران کے سید و مولی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: كل امتی معافی الا المجاهرين۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۵

۲۴۲۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصغير للبخاری، باب ستر المومن علی نفسه، ۲/۸۹۶
الصحيح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه، ۲/۴۱۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۱۷۲
المعجم الصغير للطبرانی، ۱/۲۲۷ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۵/۳۳۹
الدر المنثور للسيوطی، ۸/۳۳۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۳۷، ۴/۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱۶۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۴/۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا اعلاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہ میں توبہ کرے۔مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ولہذا علامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندھا توبة تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ ٔ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق و بد مذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بد مذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے ، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی ۔اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے ۔ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہوجاتی ہے۔ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی ، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

کتاب الزہد

۱۔ زہد

(۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ يا بلا ل ! قال : شئ اذخرته لغد ، قال : ام تخشی ان يكون لك دخان فی نار جهنم ، انفق يا بلال ! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنا دیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امية الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله عالی عليه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا توكل ؟ قال : قيدها و

۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/ ۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۱۱، ۶/ ۳۵۰
الترغيب والترغيب للمنذری ، ۲/ ۵۱ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۲۷ ، ۶/ ۵۰۳
التاريخ الكبير للبخاری، ۱/ ۲۹۸ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۴/ ۹۴
السنن الكبری لبيهقی، ۴/ ۱۷۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۱۳
مشكل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتقی ، ۹۶۹۸، ۳/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۳۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا بلال! الق الله فقیرا و لا تلقه غنیا، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیة۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہوگیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرك للحاکم، ۴/ ۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۸۳، ۶/ ۳۸۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۳۴
۲۴۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۵۰۵

دوداغ ۔۱۲م

۲۴۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینار ین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے ۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ ۔۱۲م

۲۴۳۶۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالو ا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچار کھیں تو نقض عہد ہے۔اور بعد عہد بھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا۔ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر وتوکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۱
المغنی للعراقی ، ۴/ ۲۷۱ ☆

۲۴۳۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۴۷ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۴۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۵۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔
انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں ۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسیب واقرب ہیں، عیاذاًباللہ آتش دوزخ میں تپاکر داغ دینا مراد نہیں۔
فتاوی رضویہ ۴/۵۰۳

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسك فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایهاا لناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر کون ، الا تستحیون من ذلك ۔

۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۵۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب مثل الدنیا ، ۳۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۲۹۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ۲٤۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۹۹ ☆ کنز المعال للمتقی ، ٦١٢٧ ، ۱۹٤/۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۲۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۳٦/۱۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳۱۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱۷٤/٥
۲٤۳۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ۲٤۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۸٤/۱۰

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی ؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اوروہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ، ان اسامة طویل الامل ، و الذی نفسی بیده ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شغری لا یلتقیان حتی یقبض الله روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بما من الموت ، و الذی نفسی بیده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے ، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤ نگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

۲۴۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر　۲/ ۳۹۹　☆　الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٢٤٢
اتحاف السادة للزبیدی،　۱۰/ ۳۳۸　☆　المغنی للعراقی ،　٤/ ٤٣٧
الدر المنثور للسیوطی،　۳/ ٤٧　☆　حلیة الاولیاء لا بی نعیم ،　٦/ ٩١

۲٤٤٠۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها يجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اوراس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲٤٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مر علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هى نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کرر ہے تھے اور ٹٹی درست کرر ہے تھے۔فرمایا: اے عبداللہ! کیا کرر ہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کرر ہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲٤٤٢۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع يده عنده فقاه ثم بسطها

۲٤٤٠۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٧١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٤/ ١٧٨
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/ ٢٨٨ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٦٠٨٦ ، ٣/١٨٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٨ / ٨٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٤١
المغنى للعراقى ، ٣/ ١٩٩ ☆ التفسير لا بن كثير، ١/٣٦٤
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ٥٢١١ ، ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/ ٤٩٣

۲٤٤١۔ السنن لا بى داؤد ، باب فى البناء ٢/ ٧١٠
السنن لا بن ماجه، باب فى البناء و الخراب ، ٢/ ٣١٧
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى قصر الامل، ٢/٥٧
المسند لا حمدبن حنبل، ٢/ ١٦١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٢٤٤

۲٤٤٢۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الامل ، ٢/٥٧
المسند لا حمدبن حنبل، ٣/ ٢٥٧ ☆

۲٤٤٣۔ التفسير لا بن كثير، ٦/ ٣٠٠ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بید الله ، الا وانی لااکثر دنیارا و لا درهما ، و لا اخبأر زقا لغد ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کرر کھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کرر کھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما کان منه لله عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲۴۴۳۔

۲۴۴۴۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۵۷/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۰/۱
العلل المتنا هیة لا بن الجوزی ، ۲/ ۳۱۲ ☆

۲۴۴۵۔ السنن لا بن ماجه ، باب مثل الدنیا ، ۱/ ۳۱۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۹۸/۱ ☆ العلل المتنا هیة لا بن الجوزی، ۳۲۶/۳
کنز العمال ،للمتقی، ۶۰۸۳ ، ۳/ ۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی ، ۱۱/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۵۶/٤ ☆ الا مالی للشجری ، ۱۶۱/۲
الجامع للترمذی باب ما جاء فی هوان الدنیا علی الله ، ۵۶/۲

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیھا الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا پرلعنت ہےاور دنیا میں جوکچھ ہےسب پرلعنت ہےمگر اللہ تعالیٰ کا ذکراور جسےاس سےعلاقۂ قرب ہے،اور عالم یاطالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیھا الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ ۳۱۱/۶

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیھا الا امرا بمعروف او نھیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا اور دنیا وی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۰/۹

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذھب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیھما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲۲۲/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۶۰/۱

۲۴۴۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳۶ ، ۱۴۵/۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزھد، ۵۷/۲

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۷/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۵۸/۲

المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ۱۸۱/۶ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہوتو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہوتو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۷۱/۶

(٦) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استعف اعفه الله ، و من استکفی کفاه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا وآخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاه لآخرته و آخرته لدنیاه حتی یصیب منها جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرة ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا وآخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی ، باب الاستعفان علی المسألة، ۲۷۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹۵/۳
مشکل الآثار للطحاوی ، ۲۰۵/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
التمهید لا بن عبد البر، ۹۴/٤ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱٦۷۲٦
الدر المنثور للسیوطی ، ۳٤۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۲/۲
التفسیر لا بن کثیر ، ۷۸۰/۱ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی ،٦۳۳٤، ۲۳۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٤٦۵/۲
کشف الخفا للعجلونی ،، ۲۳۸/۲ ☆

وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقات اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة ، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : انما الكرم قلب المؤمن ، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔۱۲م

۲۴۵۱۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۵۹۹۲۔ ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی ، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی ، ۲/۵۷۲

۲۔تقوى

(۱) تقوى وتواضع کی فضیلت

۲٤٥٣۔ **عن** يحى بن كثير رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الكرم التقوى و الشرف التواضع ۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲٤٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قا ل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : من سره ان يكون اكرم الناس فليتق الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہوتو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے ۔۱۲م　　الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲) خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲٤٥٥۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قال ربكم : انا اهل ان اتقى فلا يجعل معى اله فمن اتقى ان يجعل معى الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲٤٥٣۔الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ٤۰۲ ☆ كنز العما ل للمتقى ،٥٦٣٧، ۳/ ۹۰

۲٤٥٤۔الكامل لا بن عدى ، ۷/ ۱۰٦ ☆

۲٤٥٥۔المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱٤۲ ☆ المسند للدرامى، ۲/ ۳۰۳

السنن لا بن ماجه ، باب ما يرجى من رحمة الله ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسيو طى ، ٦/۲۸۷ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲٥٤ ، ۱/ ٦۷

التفسير لا بن كثير ، ۸/۲۹۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٥/ ٥۲

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الا وان فی الجسد مضغۃ ، اذا صلحت صلح الجسد کلہ ، و اذا فسدت فسد الجسد کلہ ، الا وھی القلب ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔۱۲م الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : انما سمی القلب من تقلبہ ، انما مثل القلب مثل ریشۃ بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھر البطن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳

۲۴۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدنیہ و عرضہ ، ۱/۱۳
الصحیح لسملم، باب اخذ الحلال و ترک الشبھات ، ۲/۲۸
الترغیب الترھیب للمنذری، ۲/۵۵٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۔ ۶/۳۲
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ٤/۱۷۰ ☆
۲۴۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/٤۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۱۰، ۱/۲٤۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۵۵ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتاہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله ، فما يزالون فى ستر من الله و عافية ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اوراس کی نسل اوراس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کواس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲۴۵۸۔ الصحيح لمسلم، ، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب ، ۳۳۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۱۲/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۷/۲
۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطى ، ۲۳۵/٤ ☆
۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۹/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۸/۵
الكامل لا بن عدى، ٤٢/٦ ☆

٢٤٦١۔ **عن** كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان الله تعالىٰ يخلف العبد المومن فى ولده ثمانين عاما ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

٢٤٦٢۔ **عن** خثيمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام : طوبى لذرية المومن ، ثم طوبى لهم ، كيف يحفظون من بعده۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

٢٤٦١۔ كتاب الزهد لا حمد بن حنبل،

٢٤٦٢۔ المصنف لا بن أبى شيبة ، ٧/ ٨٩

كتاب الدعوات

۱۔فضائل دعا

(۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲۴۶۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالی یقول : ان عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعا نی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں،اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شیٔ کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کوملتی ہے،اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزارحاجت روائیاں اس پر نثار۔اورلاکھ مقصدومراداس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص۵

۲۴۶۴۔ **عن** أبی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لیس شئ اکرم علی اللہ من الدعاء ۔　ذیل المدعا۔ص۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ ترنہیں۔

۲۴۶۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء، ۳۴۳/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم اللہ نفسہ ، ۲/ ۱۱۰۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲۰۰/۲
السنن لا بن ماجہ، باب فضل العلی، ۲۷۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۱۹/۱
۲۴۶۴۔ الجامع للترمزی ، ، باب فی فضل الدعاء ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجہ، باب فضل الدعاء، ۲۸۰/۲
المستدرك للحاکم، ۱۶۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۶۶/۲

۲۴۶۵۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲۴۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۹

۲۴۶۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹ / ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۸۶
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۶۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆
۲۴۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة ، ۲/۱۷۴
۲۴۶۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعامؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم و نهارکم فان الدعا سلاح المومن ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعامانگتے رہوکہ دعامسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ۵/ ۱۹

۲۴۶۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول اله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعا ء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض ۔ ذیل المدعا ص۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) باربار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قا ل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب محلین فی الدعا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وباربار دعا کرنے والوں کودوست رکھتا ہے۔ فتاوی رضویہ۴/ ۱۹

۲۴۶۹۔ المستدرک للحاکم، ۶۶۹/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۵۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۰/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۴۷/۱۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۷۹/۲ ☆ المطالب العالیة لا بن حجر، ۳۳۳۰
۲۴۷۰۔ الکامل لا بن عدی، ۱۶۴/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۵/۱۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۱۶/۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۹۵/۱۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲۸۷/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۵

(٦) دعا عبادت کا مغز ہے

۲٤۷۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم الدعا ء مخ العبادة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ٦١٧

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲٤۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما کان منك و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲٤۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : علیکم عباد الله بالدعاء ۔

۲٤۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/ ٤۸۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ۲۸٤
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۹٤ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ٤۸٥
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۱٤، ۲/ ٦۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۲۲۳۱
۲٤۷۲۔ الجامع للترمذی،، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ٥/ ۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب والیرهیب للمنذری، ۲/ ٤٦۷
۲٤۷۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۹۳
الدرالمنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۹٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/ ۳۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۹٥ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنالازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

(۹) دعا قضا کوٹال دیتی ہے

۲۴۷۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اکثرمن الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا کی کثرت کروکہ دعا قضاء مبرم کورد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲۴۷۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲۴۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۴۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ۳۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ۶۳

۲۴۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الاالدعار ۲/ ۳۶
السنن لا بن ماجه ، باب فی القدر ، ۱/ ۱۰
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۴۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/ ۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۸۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۵

۲۴۷۶۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/ ۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۴۸۰
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۵۶ ، ۲/ ۶۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۴۸۶

الله تعالی علیه وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

۲۴۷۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاه الدعا، فیعتلجان الی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہتی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے

۲۴۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۲۴۷۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۶۶۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۱۹۵
العلل المتناهیة لا بن الجوزی ، ۲/۲۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۴۵۲
۲۴۷۸۔ الجامع للترمزی ، ابواب الدعوات ، ۲/۱۹۳
المستدرك للحاکم، ۱/۶۷۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۶
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۵/۴۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۱۴۱
اتحاف السادة لزبیدی، ۵/۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۳۰ ، ۲/۶۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۹

(۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲۴۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من استغفر للمؤمنين وا لمؤمنات كتب الله له لكل لمؤمن ومومنة حسنة ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :من استغفر للمومنين وا لمؤمنات كل يوم سبعا عشرين مرة كان من الذين يستحباب لهم و يرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲۶

۱۲۴۸۱۔**عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر كل مولود من بنى آدم حتى مات ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲۴۷۹۔ التاريخ الكبير للبخارى، ۲۱۹/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰٦۷، ۱/٤۷٥
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۸۱/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱۳/۲
المغنى للعراقى، ۳۲٤/۱ ☆
۲۴۸۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱۳/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰٦۸، ۱/٤۷٦
۲۴۸۱۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اورنہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایه۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** هلال بن يساف رضی الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليهوسلم : الدعاء يرد القضاء ، و ان البر يزيد فی الرزق ، و ان العبد ليحرم الرزق

۲۴۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ۴۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳/۱

۲۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰ ، ۶۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۳/۱

۲۴۸۴۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۹۶/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۸۶/۱

کنز العمال للمتقی ، ۳۱۱۸، ۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۲

بلذنب يصيبه ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعاقضا کوٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء جند من اجناد اللہ تعالی مجند یرد القضاء بعد

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا اللہ تعالی کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کوبھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات ودفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اوراس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الہی میں تھی مندفع ہوجاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہوکر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲۴۸۵۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۶/ ۲۴۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹، ۲/ ۶۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔۱۲م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شئ پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔　　بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ: حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا ـ

دوسرے وہ کہ علم الہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله ـ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم ـ

و الله تعالیٰ اعلم　　ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے

۲٤۸٦ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲٤۸٦ـ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ٤٤۳/۲ ☆ التحاف السادة للزبیدی، ۳۰/٥
کنز العمال، للمتقی، ۳۱٦۰، ٦۸/۲ ☆
شرح السنة للبغوی، ۱۸۸/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰٥/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳٥٦/٥ ☆

عليه وسلم : من لم يسأل الله يغضب عليه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ سے دعانہ کرے گااللہ تعالیٰ اس پرغضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

۲۴۸۷ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : من لا يدعوننی اغضب عليه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالی کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعانہ کریگا میں اس پرغضب فرماؤں گا۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

۲۴۸۷ـ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۶۳/۲

۲۔آداب دعا

(۱)دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲٤۸۸۔**عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یده فی الدعا لم یحطهما حتی یمسح بها وجهه

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔۱۲م

۲٤۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه ومسح و جهه بیدیه ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۰/۳

۲٤۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی الله تعالیٰ و دعوتم و سألتموه حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوهکم فان الله تعالیٰ حی کر یم یستحی من عبد ہ اذا رفع یدیه و سأل ان یردهما خائبین ، فامسحو هذا الخیر علی وجوهکم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲٤۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/ ۱۷٤
السلسلة الصحیحة للا لبانی، ۵۹۵ ☆

۲٤۸۹۔ السنن لا بی داؤد، باب الدعا، ۱/ ۲۰۹ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱٤، ۷۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۱۷۸ ☆

۲٤۹۰۔ السنن لا بن ماجه باب رفع الیدین فی الدعا، ۲۸٤/۲
المستدرك للحاکم، ۲۷۵/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا تا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سلوا اللہ ببطون اکفکم و لا تسئلوہ بظھورھا ، فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر و دعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیھقی، ۲/۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۶۹
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوہ المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳
۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علاعقبۃ ، ۲/۹۴۴
الصحیح لمسلم، باب استحباب خفض الصوت ، ۲/۳۴۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۱۸۵
التفسیر للطبری، ۸/۱۴۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۲۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ، ۲/۴۸۸
التفسیر لابن کثیر، ۱/۳۱۳ ☆

الله تعالی علیه وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبر نا فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : ایها الناس ! اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لکن تدعون سمیعا بصیرا ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے۔حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو،تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔تم تو سننے والے خدا کو ندا کررہے ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زید بن خارجة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : صلوا علی واجتهدوا فی الدعا۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء محجوب عن الله تعالی حتی یصلی علی محمد و اهل بیته۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طاہر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۰

۲۴۹۴۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۲/۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا دعا احدکم فلیومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم و قطیعة رحم ما لم یستعجل ، قیل :یا رسول الله ! ما الاستعجال قال ۔ یقول :و قد دعوت قددعوت فلم اریسیتجب لی فیستحر عند ذلك و یدع الدعاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایها الناس ! ان الله طیب ، لا یقبل الا الطیب و ان الله امرا لمؤمنین بما امر به المرسلین ، فقال : یا ایها الرسل ! کلو من الطیبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون علیم و قال : یا ایها الذین آمنوا! کلو من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر

۲۴۹۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۵۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
۲۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۰، ۳/ ۸۲ ☆
۲۴۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۶
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶ ، ۲/ ۷۲

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ، يمد يديه الى السماء ، يا رب ، يا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذی بالحرام ، فانى يستجاب لذلك؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالی پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالی نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیا و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے گروہ انبیا و مرسلین! پاک وحلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ٦٦

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل المدعا ۱۰۱

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹ ۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا دعا حدكم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطنی ، فان الله لا مستكره له ـ

۲۴۹۸ ـ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۹
الصحيح لمسلم، ، باب العزم فى الدعاء ۲/ ۳٤۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۹/ ۱۸۹
كنز العمال للمتقى ، ۳۱۷۹ ، ۲/ ۷۲ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۵/ ۳٤٦

۲٤۹۹ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اکثر الدعاء بالعافیة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کررہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشادفرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجھلاتا ہے۔ فلله الحمد وحده۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳٤، ۲/ ۸۰

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/ ۳٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸٦

کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ۵۳ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳/۲۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۲/ ٦۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤۷ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لقد بارك الله لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها اعطاها او منعها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالی نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیزا سے ملے یا نہ ملے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۴

(۱۱) اپنے لئے بددعانہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توفقوا من الله ساعة نیل فیها عطاء فیسجتاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اوراپنے اولاد پر بددعا نہ کرو، اوراپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اوراپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انی سألت الله ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم،　باب حدیث جابر الطویل ،　۲/۴۱۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۹۳
۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۱۸۷ ☆
السنن لا بن ماجه ، ۱/ ۷۲۴ ☆ باب کراهیة الاعتداد فی الدعاء ۲/۴۹۳
۲۵۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل　۴/ ۸۶ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔　　ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۰۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور ۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کرفرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔۱۲م

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۰۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۱۸۶

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۰۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

۲۰۰۶۔

۲۰۰۷۔

۲۰۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۱۸۸/۲
السنن لا بن ماجه، باب اسم الله الاعظم ۲۸۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٤٦١ ☆ المستدرك للحاکم، ٦٨٥/١

الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : هل ادلكم على اسم الله الاعظم الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ؟ الدعوة التى دعا بها يونس عليه الصلوة و السلام حيث ناداه فى الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، فقال رجل : يا رسول الله ! هل كانت ليونس خاصة ام للمؤمنين عامة ؟ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجيناه من الغم و كذلك ننجى المؤمنين ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی بنینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی، یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ **عن** بريدة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سمع رجلا يقول : اللهم ! انى اسئلك فانك احد صمد ، لم يلد و لم يولد ، و لم يكن له كفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاكبر الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللهم انى اسئلك انك احد صمد ، لم يلد و لم يولد۔ و لم يكن له كفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔۱۲م

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فى جا مع الدعوات ، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۱/ ۲۰۹
السنن لا بن ماجه باب السم الله الاعظم ، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۳۳۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۸۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید وصحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین و الھکم الہ واحد ، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔ الٓمٓ، اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم الہ وا حد ، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ۔ اور الٓمٓ اللہ لا الہ ھو الحی القیوم ۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول : اللھم ! انی اسئلک بان لک الحمد ، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک ، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الا کرام ، فقال : لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم ! انی اسئک بان لک الحمد ، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک ۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعا ء ۲۱۰/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۸۶/۲
السنن لا بن ماجه، باب اسم اللہ الاعظم، ۲۸۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۱۳/۱
الترغیب والترھیب للمنزری ۴۸۶/۲ ☆ الا مالی للشجری، ۱۱۳/۱
۲۵۱۱۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعا ء ۲۱۰/۱
السنن لا بن ماجه ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲۸۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۴۹/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۵۶/۱۰
المستدرک للحاکم، ۵۰۴/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۴۳/۸
تاریخ جریان للسهمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم!انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان اللہ قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول اللہ ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول اللہ !علمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك اللہ ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھا دیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم اللہ الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۹۳/۱

دیگر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم! انی ادعوك الله و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحیم، و ادعوك باسمائك الحسنی کلھا ما علمت منھا و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ٦٢

۳۔قبولیت دعا کے اوقات

(۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

(۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۵۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۵۱۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ۱/ ۱۸۱
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الجمعة ۱/ ۷۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۸۶ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰
اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۷۹ ☆ كنز العما ل للمتقی ، ۲۱۳۲۰، ۷/ ۷۶۷
۲۵۱۴۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ۱/۱۸۱
السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغيب والرهيب للمنذری، ۱/ ۴۹۳
كنز العمال للمتقی ، ۲۱۳۱۰ ، ۷/ ۷۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

٢٥١٥۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

٢٥١٦۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجمعة ساعة لا یسأل الله العبد فیها شیًا الا اتاه الله ایاه ، قالوا: یا رسول الله ! اية ساعة هی ، قال : حین تقام الصلوة الی انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

٢٥١٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجت الی الطور فلقیت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنی عن التورات و حدثته عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فكان فیما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم ، و فیه اهبط ، و فیه تیب علیه ، و فیه مات ، و فیه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هی مصبحة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فیه

٢٥١٥۔ الجامع للترمذی،، ابواب الجمعة ، ٦٥/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٩٨/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنزری، ٤٩٤/١
كنز العمال للمتقی، ٢١٣٠٣، ٧٦٤/٧
٢٥١٦۔ الجامع للترمذی، ، ابواب الجمعة ، ٦٥/١
٢٥١٧۔ المؤطا لمالك، باب ماجاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة ، ٣٨
الجامع للترمذی، ، ابواب الجمعة ، ٦٥/١

ساعة لا یصاد فها عبد مسلم و هو یصلی فیسأل الله شیٔا الا اعطاه ایاه، قال کعب: ذلك فی کل سنة ، فقلت : بل فی کل جمعة ، فقرأ کعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی ، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر وافضل یوم جمعہ ہے ۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی ، اسی دن زمین پر اتارے گئے ، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا ، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس ۔ اوراسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے ۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے ۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ۔ ۱۲م

۲۵۱۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فی الجمعه ساعة لا یوا فقها عبد یستغفر الله الا غفر له ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے ۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

۲۵۱۸ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳٦٦/۲

ومختارا کابر محققین و جماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ و درمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہیئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم ذیل المدعاص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۵۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا لدعا دعا ء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ ۱۲م

۲۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعا ء دعا ء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شئ قدیر ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اورانبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۵۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله !

۲۵۱۹۔ الجامع للترمذی ، باب جامع الدعوات ، ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ التحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۳/٤
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲۵٤/۲
۲۵۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴٤/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۱۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/٤ ☆ الد ذکا ر النودیه ، ۱۵۷
۲۵۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۱۸۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۱۲/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤۵۵/۲
کنز العمال للمتقی ،۳٤۰۲، ۱۱٤/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۸۹/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹٤/۱ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآ خر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اورفرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۵۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب له ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنه ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل له الا زانیة تسعی بفرجھا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اورمنادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالٰی قبول فرماتا ہے۔مگرزانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے،یالوگوں سے بے جامحاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۹

۲۵۲۳۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیه افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اورقبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا،۳۵

۲۵۲۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲۷۱/۳ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/ ۱۰۵
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۰۰ ☆

۲۵۲۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

(۵)ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔　　فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲٥۔ **عن** العر باض بن الساریة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : و من صلی صلوة فریضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۵۲٦۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فریضة فله عند الله دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

(٦)افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد ۔

۲۵۲٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۰ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۲۲۱٤، ۱/ ۵۱۷

۲۵۲٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸ / ۱۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۳۳/۲ ☆

۲۵۲٦۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰٤۰، ۳۱۳/۷ ☆

۲۵۲۷۔ السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد و عوته ، ۱۲٦/۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۵۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیھا فی الدنیا ، اوا ادخرت لہ فی الآخرۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۵۲۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول : من یدعونی فاستجیب لہ ، من یسئالنی فاعطیہ ، ومن یستغفرنی فاغفر لہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔ ۱۲م

۲۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۶۱۳، ۸/ ۴۵۱ ☆

۲۵۲۹۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

السنن لابی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۵۳، ۲/ ۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۳ ☆ المسند لابی عوانہ ، ۱/ ۱۴۴

المؤطا لمالک ، ۲۱۴ ☆

(۸)اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء بین الاذان والا قامۃ مستجابۃ فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

(۹)راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۵۳۱۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ،وسبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،ثم قال : اللھم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب لہ، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوتہ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا،لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر،اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،اور پھر بطور دعا پڑھا،اللھم اغفرلی ،یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

(۱۰)پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۲۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۵۳۰۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۴۵، ۲/۱۰۳
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/۱۹۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹ ☆

۲۵۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فضل من لقار اللیل ، ۱/۱۵۵
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲/۱۷۷

۲۵۳۲۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/۲۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۴۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة ،اول لیلة من رجب ، ولیلة النصف من شعبان ،ولیلة الجمعة ، ولیلة الفطر ، ولیلة النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات ۔۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۳۳۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او ماثما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینهما ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت ۔۱۲م

(۱۲) دووقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۴۔**عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۰۳۳۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۹/ ۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۸ ☆

۲۰۳۴۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعاء عند اللقاء ۱/ ۳٤٤
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۶۔ **عن** أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۰۳۷۔ **عن** أبى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

۲۰۳۵۔ السنن لا بى داؤد باب الدعاء بظهر الغيب ، ۲۱۵/۱
كنز العمال للمتقى ، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۶۷/۱

۲۰۳۶۔ المستدرك للحاكم، ۷۳۱/۱ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم، ۲۱۳/۱۰
عمل اليوم والليلة لا بن السنى، ۹۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۹/۱ ☆

(۱۶)دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۵۳۸۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا زالت الأفياء وراحت الا رواح فاطلبوا الى الله حوائجكم ، فانها ساعة الاوابين وانه كان للاوابين غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷)مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۵۳۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملكا ، و اذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذبالله من الشيطان فانه رأى شيطانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸)مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۵۴۰۔ **عن** عباس بن مرداس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى

۲۵۳۸۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۲۵۳۹۔ الجامع للترمذى ، ابواب الدعوات ، ۱۸٤/۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۳۰٦/۲ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۳٤۲/٦

الجامع الصغير للسيوطى ، ٤۸/۱ ☆

۲۵٤۰۔ السنن لا بن ماجه ، باب الدعاء بعرفة ۲۲۲/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا مته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انى قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانى اخذ للمظلوم منه ، قال : اى رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ماسأل قال : فضحك رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضى الله تعالى عنهما : بأبى انت وامى ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذى اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائى وغفر لامتى اخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويد عو بالويل والثبور فاضحكنى مارأيت من جز عه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالی حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۰۴۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ثلثلة لا ترد دعوتهم ، الصائم حين افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم يرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و يقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حين ۔ فتاوی رضویہ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۲۔ **عن** واثلة بن الا سقع رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل يدعو لاخيه بظهر الغيب ، و دعوة المظلوم ، ور جل يدعو لوالديه ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۰۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۹۹/۲
السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱۲۶/۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۲۱۳
نصب الراية للزيلعی، ۶۸/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۸۹/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۲/ ۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۳۸۸/۱ ☆
۲۰۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۶۳/۱

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔۱۲م

۲۵۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اربع دعوات لا يرد ،دعوة الحاج حتى يرجع ، و دعوة الغازى حتى يصدر ، و دعوة المريض حتى يبرأ ، و دعوة الاخ لاخيه بظهر الغيب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخيه بظهر الغيب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہ ہی دعا ہے۔۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال ؛قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال النبى صلى

۲۵۴۳۔ كنز العما ل للمتقى ، ۳۳۰۴، ۲/ ۹۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ٦٢

۲۵٤٤۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲/ ۲۱۳
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/ ١٦٧ ☆ الكامل لا بن عدى ، ٦/ ١٩٧
السنن الكبرى للبيهقى، ٥/ ٢٦٢ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٥٣٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/ ٢١١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤/ ٢٧٢
الدر المنثور للسيوطى، ١/ ٢١٠ ☆ المغنى للعراقى ١/ ٢٤١
كنز العما ل للمتقى، ١١٨١٥، ٥/ ٨ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/ ٤٢١

۲٥٤٥۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الحاج ، ۲/ ۲۱۳
المعجم الكبير للطبرانى، ١٢/ ٤٢٢ ☆ الصحيح لا بن حبان ، ٩٦٤
الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ٢٣٠ ☆ كنزالعمال، للمتقى، ١٠٦٠٢، ٤/ ٣٠٢

الله تعالیٰ علیه وسلم : الغازی فی سبیل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعا هم فاجابو ه سألوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصداور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔۱۲م

۲۰۴٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے

۲۰۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دعاء المحسن الیه للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۰۴۸۔ **عن** حبیب بن مسلمة فهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۰۴٦۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/٦۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱٦
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۴۸ ☆ میز ان الاعتدال للذهبی، ۷۸۲۷
کنز المعال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ۵/ ۱۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۸
۲۰۴۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۵٦ ☆
۲۰۴۸۔ المستدرك للحاکم، ۳/۳۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۷۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳٦۷، ۲/۱۰۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہوکر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستجب لی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے ، بار نہیں دیتے ، جھڑکتے ، دل تنگ کرتے ، ناک بھوں چڑھاتے ہیں ۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی ، یہ حضرت گرہ سے کھاتے ، گھر سے منگاتے ، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں ، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین ، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے ، کل کا ہوتا آج ہو جائے ، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی ۔ صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

۲۰۴۹۔ السنن لا بن ماجہ، باب استحباب لا حدکم ما لم لعجل، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۹۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کرلیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانۂ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

(۷)راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من سرها ان يستجيب الله له عند الشدائد و الكرب فليكثر الدعا فی الرخاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۳۷

(۸)پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اغتنموادعوة المؤمن المبتلی ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعاغنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ثلثة يدعون الله فلا يستجاب لهم ، رجل كانت تحته امرأة سئية فلم يطلقها ، و رجل كان له مال فلم يشهد عليه ، و رجل اتی سفيها ماله ، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولكم ۔"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اوران کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہواوروہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھااوراس کے گواہ نہ کرلئے ، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کردیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۷۸

۲۵۵۲۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ۱/۲۱۶

كنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۲۵ ، ۱۶/۳۵ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/۱۴۶

اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کیئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کیئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالٰی اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کیئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذهب حقه لم یؤجر، وان دعا علیه لم یجب ، لانه ترك حق الله تعالیٰ و امره ۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالٰی واشھدوا اذا تبایعتم ۔ اور خرید وفروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالٰی اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۳۷

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۵۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراه احد الا الله فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۵۵۴۔ **عن** مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فجاء رجل " هو البلال بن الحار ث المزنی الصحأبی " رضی الله تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول الله ! استسق الله لامتك فانهم قد هلکو ا ، فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأه السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں ۔ رحمت عالم صلی

۲۵۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۳۳۶، ۱۰۲/۲

۲۵۵۴۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۵۳۵، ۸/ ۴۳۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۵۵۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اردت الی مکة قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتنسانایا اخی ! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۰۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : ذکر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او یس القرنی فقال:فمن لقیه منکم فلیستغفرلکم

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

۲۰۵۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الحاج، ۲۱۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۱/۵
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۳/ ۱۹۵ ☆ الاذکار النودیه، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی ۱۲۹۴۳، ۳۰۱/۵ ☆
۲۰۵۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضائل اویس القرنی، ۳۱۱/۲

۵۔ مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا بهذ االدعاء بعد کل صلوة اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتك فاجعل رحتمك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللهم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لااعلق الا برحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة ، انك لا تخلف المیعاد ۔ **فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے ،فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔**

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ، ۱۸۷/۲

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳٦۳۲ ،

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سورہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔اعوذبرضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم , اللهم لك الحمد کالذی تقول، و خیر ا مما نقول۔　　ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد کالذی تقول ، و خیر ا مما نقول ۔۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی،　ابواب الدعوات،　۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم،　باب ما یقول فی الرکوع و السجود،　۱۹۲/۱
السنن لا بن ماجه ،　باب ما لعوذمنة رسو ل الله ﷺ،　۲۸۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل،　۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　۹٤/۱　☆　البدایة والنهایة لا بن کثیر　۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی،　ابواب الدعوات　۱۹۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و ھو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوء ہ و یصلی رکعتین و یدعو بھذا الدعاء ، اللھم انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ ! انی قد توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر وثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللھم ! انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ انی قد توجھت بك فی حاجتی ھذہ لتقضی ، اللھم فشفعه فی ۔ ۱۲م

۲۵۶۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳۔ **عن** ھشام بن أبی رقیة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم قا ل : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

۲۵۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۸۸/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۲۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۱۵۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۳۲، ۶۴/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴/۱ ☆
۲۵۶۳۔ المستدرك للحاکم، ۶۸۴/۱ ☆

اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے
ذیل المدعا ص ٦٣

٢٥٦٤۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : علمنى كلمات اقولهن فى صلوتى فقال : كبرى الله عشرا ، و سجى الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلى ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلا " اسئلك ان تقضى لى حاجاتى كلها فى الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمين ۔
ذیل المدعا ص ١٧٤

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

٢٥٦٥۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضى ا لله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنى آدم فليتوضأ

٢٥٦٤۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى صلوة التسبيح ١/ ٦٣
المستدرك للحاكم ، ١/٤٦٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣/ ٤٨١
٢٥٦٥۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى صلوة الحاجة ٦٣/١
السنن لا بن ماجه ، باب ما جاء فى صلوة الحاجة ، ١٠٠/١

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی الله و لیصل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا اله الا الله الحلیم الکبیر سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین ۔　　ذیل المدعا۔ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحلیم الکبیر ، سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنیمة من کل بر ، و السلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الاقضیتها یا ارحم الرحمین ۔۱۲م

۲۵۶۶۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یا علی ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فیستجاب لك باذن الله و یفرج عنك ۔ توضأ و صل رکعتین ، و احمد الله ، و اثن علیه ، و صل علی نبیك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحکم بین عبادك فیما کانو ا فیه یختلفون ۔ لا اله الا الله العلی العظیم ، لا اله الا الله الحکیم الکبیر ، سبحان الله رب السمو ت السبع و رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اللهم ! کاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجیب دعوة المضطرین اذا د عوتك ، رحمن الدنیا ء والآخرة و رحیمها ، فارحمنی فی حاجتی هذه بقضائها و نجاحها رحمةتغنینی بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمھیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمھیں کوئی غم یا پریشانی ہوتو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمھاری دعا قبول ہو

۲۵۶۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۴۷۷

اورغم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم ! انت تحكم بين عبادك فيما كانو ا فيه يختلفون لا اله الا الله العلى العظيم ، لا اله الا الله الحكيم الكريم ، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك ، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما ، فارحمنى فى حاجتى هذة بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

۲۵۶۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اثنتى عشرة ركعة تصليهن من ليل اونهار ، و تشهد بين كل ركعتين ، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل ، و صل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و اقرأ و انت ساجد ا فاتحة الكتاب ، سبع مرات ، و آية الكرسى سبع مرات ، و قل : لا اله الا اللهٍ و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد ، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل : اللهم !انى اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، و منتهى الرحمة من كتابك ،و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك ، ثم ارفع رأسك ، و سلم يمينا و شمالا ، و لا تعلموها السفها ء فانهم يدعون بها فيستجابون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں ، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا ، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير ، دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللهم انى اسئلك بمعا قد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

۲۵۶۷۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۴۷۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۴/ ۲۷۲
اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۴۴ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك "پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ وتنویر الابصار ودرمختار وشرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومحبوبی وغیرہا کتب فقہیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت کرے نہ قرآن عظیم کی تلاوت کی، نیز واضح رہے کہ نوافل مطلقہ میں ہر دو رکعت نماز جداگانہ

ہے ،تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو،اور ہر تیسری کے اغاز میں سبحانك اللهم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے ،اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الكراهة كراهة التحريم ، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا يحل فعله ، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عا متهم علی الكراهية و صححها فی البدائع ۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

(۳)اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۵۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما من دعاء احب الی الله تعالیٰ من ان يقول العبد : اللهم اغفر لامة محمد رحمة عامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔الہی !امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷

(۴)عافیت کی دعا کرو

۲۵۶۹۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اكثر الدعابالعافية ۔

۲۵۶۸۔ الكامل لا بن عدی، ۴/ ۳۱۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۹۰

۲۵۶۹۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۸۶ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

کتاب الذکر

فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جمیع اوقات میں ذکر الہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادو، ھلموا الی حاجتکم فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلھم ربھم ، و ھو اعلم منھم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : ھل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا واللہ! ما رأو ك ، قال: فیقول : کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الجنة ، قال : یقول : و ھل رأوھا ؟ قال : یقولون: لا و اللہ یا رب !ما رأوھا ، قال : یقول : فکیف لو انھم رأوھا ؟ قال : یقولون :لو انھم رأوھا ، کانوا اشد علیھاحرصا و اشد لہ طلبا و اعظم فیھا رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابہ، ۲/۱۷٤
الصحیح لمسلم، ۱۳۹، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة ، ۱/۱٦۲
السنن لا بہ داؤد، باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طھا، ۱/ ٤
السنن لا بن ماجہ، باب ذکر اللہ عزوجل علی الحلاء ، ۱/۲٦
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۳۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۹۸۰، ۷/ ٦۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤٤
التفسیر للقرطبی ، ٤/۳۱۰ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۱/۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ ، ۲/۹٤۸

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و ھل رأوھا ؟ قال : یقولون : لا واللہ یا رب ! ما رأوھا ، قال : یقول فکیف لو رأوھا ؟ قال : فیقولون : لو رأوھا کانوا اشد منھا فرارا و اشد لھا مخافۃ ، قا ل: فیقول : فانی اشھدکم انی قد غفرت لھم ، قال:یقول : ملك من الملائکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ ، قال : ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں ، جب کسی جماعت کو ذکر خدا ورسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کوندا کرے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں ۔ارشادفرمایا: پھروہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کواپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی ،خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں ۔ارشادفرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے ۔حضور نے ارشادفرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔اگروہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگروہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں ، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں ،اور بہت زیادہ پاکی بولیں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم !اس کوتو نہیں دیکھا،فرماتا ہے: اگروہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں : اگروہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص ، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے ،فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کوملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم !اسے نہیں دیکھا ۔فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں ۔فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں : ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے ۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان لله تبارك و تعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال : فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فی الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننی ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتی ؟ قالو؛ لا ای رب ! قال : فكيف لو رأواجنتی ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و مما يستجيرونی ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوانارى ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوانارى ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقٰی بهم جليسهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدااور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہوجاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھرجاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی،توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعامیں مشغول۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحيح لمسلم،　باب فضل مجالس الذكر　۳٤٤/۲

کررہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈرہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول : من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن آدم ، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبه ، فذلك الوسواس الخناس ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی ،

التاریخ الکبیر للبخاری،	۱۱۵/۲ ☆	اتحاف السادة للزبیدی ،	۳۷۵/٤
فتح الباری للعسقلانی،	۱٤۷/۱۱ ☆	التمهید لا بن عبد البر،	٤٦/٦

۲۵۷٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤۹/۷ ☆

جمع الجوامع للسیوطی،	۵٦۳۲ ☆	کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲،	٤۱۸/۱
المطالب العالیة لا بن حجر ،	۳۳۸٤، ☆	الدر المنثور للسیوطی،	٤۲۰/٦
اتحاف السادة للزبیدی ،	۲۹۸/۷ ☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۵۸۸/۸
التفسیر للقرطبی ،	۲٦۲/۲۰ ☆	البدایة والنهایة لا بن کثیر ،	٦۰/۱
الترغیب والترهیب للمنذری،	٤۰۰/۲ ☆	المغنی للعراقی ،	۲۷/۳

ارشادفرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔ ۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۵۷۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : افضل الذکر لا اله الا الله ، و افضل الدعا ، الحمد لله ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لا اله الاالله ، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجروثواب

۲۵۷۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قا : قال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : و ان ذکرنی فی ملأذکرته فی ملأخیر منهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔ ۱۲م

۲۵۷۵۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۱۷٤/۲
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الحا مدین، ۲۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ٤۹۸/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۱٥/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۹۰/٤
فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۷/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲٥/٥
الدر المنثور للسیوطی، ۱۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷٤۸، ٤۱٤/۱
التمهید لا بن عبد البر ، ٤۳/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۷۹/۱
۲۵۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله یحذر کم الله ، ۱۱۰۱/۲
الصحیح لمسلم، باب الحث ذکر الله تعالیٰ ، ۳٤۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲۰۰/۲

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول : لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰/۹

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلک الا وجھہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سئیاتکم حسنات ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے ۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلک فافزعو الی ذکر اللہ ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب والترھیب ،للمنذری، ۲/ ۳۹٤ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱٤۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷٦/۱۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ٤۳۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۱/۱
المغنی للعراقی، ۲۹۷/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۰۸/۳

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجہ، باب فضل الذکر ، ۲۷۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۹ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھوتو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما عمل آدمی عملا انجأله من عذاب الله من ذکر الله ، قیل: و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہوجائے۔۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل شئ صقالة ، و ان صقالة القلب ذکر الله ، و ما من شئ انجأمن عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ قال : ولا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا:: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالی کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگراس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۵/۲

۲۵۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۴۹/۱

کنز العمال للمتقی ، ۱۷۷۷، ۴۱۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶/۱

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : انا مع عبدی اذا ذكرنی و تحركت بی شفتاه ۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں ۔۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كلمتان حبيبتان الی الرحمن ، خفيتان علی اللسان ، ثقليتان فی الميزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظيم ۔
فتاوی رضویہ ۹۳۰/۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ۔ سبحان لله العظيم

۲۵۸۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذكر، ۲۷۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۵۴۰/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۹۶/۱
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۱۳۸/۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۴۹/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۱۹/۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۷۲/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۴۱۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۳۱۳
۲۵۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازين القسط، ۱۱۲۹/۲
الصحيح لمسلم، ذكر، ۳۰، باب فضل التحصيل والتسبيح ، ۳۴۴/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۸۵/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبيح ۲۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۳۲/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۲/۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵/۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴۲۰/۲
المصنف لا بن أبی شيبة ، ۲۸۹/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۴۶۲/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۷۱/۳ ☆ التفسير للبغوی، ۲۰۵/۵
التفسير للقرطبی ، ۶۷/۱ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۲۹/۸

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸۴۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال: الااخبرك بما ھو ایسر علیك من ھذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد بین ذلك، وسبحان اللہ عدد ما ھوخالق، و اللہ اکبر، مثل ذلك، و لا الہ الا اللہ مثل ذلك، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶**

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کررہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن اللہ عدد ما خلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض، و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك، و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق، و اللہ اکبر مثل ذلك، و لا الہ الا اللہ مثل ذلك، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ **۱۲م**

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل قال لموسی علیہ الصلوۃ و السلام: یا موسی! لو ان السموات السبع و عامر ھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ و لا الہ اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الااللہ۔ **فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۵**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۸۴۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۴
السنن لا بن ماجہ باب فضل التسبیح، ۲/۲۷۸
المستدرك للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۵/۶۲
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۳/۱۹۲ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۳۳۰
۲۵۸۵۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۱۳ ☆ اتحاف السادۃ، للزبیدی، ۵/۱۱
المغنی للعراقی ۱/۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۴۵

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اورکلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸٦۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلاث مرات : سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، فان کان اتی خیریا کان کالطابع علیه ، وان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلی و تب علی ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہوجائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہوجائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبی برزة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخره اذا اراد ان یقو م من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب الیك ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب الیك ،الہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸٦۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لا بی داؤد باب فی کفارة المجلس ، ٦٦۷/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۴۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۴۷۷، ۱۵۲/۷

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان ينهض من المجلس ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى ، انه لا يغفرالذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك واتوب اليك ، عملت سوء و ظلمت نفسى فاغفرلى انه لا يغفر الذنوب الا انت ۔۱۲م

۲۵۸۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من جلس مجلسا كثر فيه لغطة فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ، الا غفرله ما كان فى مجلسه ذلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك ، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دئے جائیں گے۔۱۲م

۲۵۹۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قال : سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك،

۲۵۸۸۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۲/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۹۹/۵

۲۵۸۹۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ، السنن لابى داؤد، باب فى كفارة المجلس، ۱۸۱/۲

۲۵۹۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۱/۲ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فی مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فی مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔۱۲م

۲۵۹۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فی مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فی مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگادی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح، اور منذری نے جید الاسناد کہا، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سر بمہر محفوظ رہے گی، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی کفارة المجلس ، ۲/۶٦٧

الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/ ٤١٢

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النكرة فی الشرط تعم ، و فی الجزاء تخص كهی فی النفی و الاثبات ۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انه نكرة فی موضع الشرط ، وموضع الشرط نفی و النكرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما هو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا نا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یا رب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ وشہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن أبی الدنیاء وحاکم وبیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

۲۵۹۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت ان رسول الله

۲۵۹۲۔الترغيب والترهيب للمنذری، ۴۱۱/۲

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا جلس مجلسا او صلى تكلم بكلمات فسألته عائشة عن الكلمات فقال : ان تكلم بخير كان طابعا عليهن الى يوم القيامة ، وان تكلم بشر كان كفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب اليك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے ۔اور بری کہی ہے تو کفارہ ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب اليك ۔الہی !میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن'' میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتارہی ہے۔کہ صلی زیر اذا۔داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۴۷

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ **عن** سعد بن أبى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خير الذكر الخفى ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

۲۵۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة ۱/۳۷۶
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۵۳۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنى للعراقى، ۱/ ۲۷۹ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/۴۷۱

۲۔فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر ۔　　فتاوی رضویه ۱۱۰/۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

۲۵۹۵۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

۲۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذکر فی

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۱۸۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۲۶۸/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۲/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۰/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۹۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۲/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۶/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۲۳۹/۵
۲۵۹۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۸/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۰۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ۴۲۰/۱ ☆
۲۵۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۸/۳ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ۴۴۷/۱ ☆

المساجد ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشادفرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکرکون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکرکون ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکرخدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسکم ھھنا ،قالوا : جلسنا نذکر اللہ ، قال : اتانی جبرئیل فاخبرنی : ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملائکة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکرکے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکرکرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اورکہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پرفخرفرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان عبداللہ ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحا به یقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات یوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه ولسم فقال : یا رسول اللہ ! الا تریٰ ، الی ابن رواحة ، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة ، فقا ل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یرحم اللہ ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباھی بھا الملائکة علیھم السلام ۔

حضرت انس بن بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی توفرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیراپنے رب پرایمان

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/ ۳٤٦
الجامع للترمزی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/ ۱۷٤
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲٦۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۵۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ٤۰۳ ☆

لے آئیں۔ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کوتو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کراس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمرو بن عسبة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا ید یه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من الله وعزوجل قیل : یا رسول الله ! من هم ؟ قال:هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر الله تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔ فتاوی رضویہ ۱۱۱/۹

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہوکر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم الله والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۴۷/۲

۲۶۰۰۔ کنز العما ل للمتقی، ۱۸۸۰، ۴۶۲/۱

اجنحتهم ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة وذكر هم الله فيمن عنده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابوجعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رأس الصالحين ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم يجلسون، ۱۷۳/۲

كنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۴۲۴/۱

۳۔ذکر کی تاکید

(۱)ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲ ـ**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذکرو الله ذکرا یقول المنافقون : انکم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریا کار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۴ـ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریا کار ہیں۔۱۲م

۲۶۰۲ـ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۶۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳۹۹
کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳ ، ۱/۴۱۴ ☆
۲۶۰۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۱
۲۶۰۴ـ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۵۴ ، ۱/ ۴۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶

۲۶۰۵۔ **عن** عبد الله بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیشہ ذکرالٰہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثری من ذکر الله ، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشادفرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یکثر ذکر الله فقد بریٔ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوذکرالٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

(۲) ہر شجر وحجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

۲۶۹۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۱۷۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۸۸/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۷۱
المستدرك للحاکم، ۴۹۵/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹۴/۲
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۹/ ۵۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۴۱۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۶ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۸۴۱، ۱/ ۴۲۷
الا مالی للشجری، ۱/ ۲۵۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۹/۱
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۵/۵ ☆ الجامع الکبیر ۷۵۷/۲
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۷/۱۰
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۳۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۲/۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکروا الله عند کل شجر و حجر ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ ودرخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب ومرغوب ومطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

کتاب الفرائض
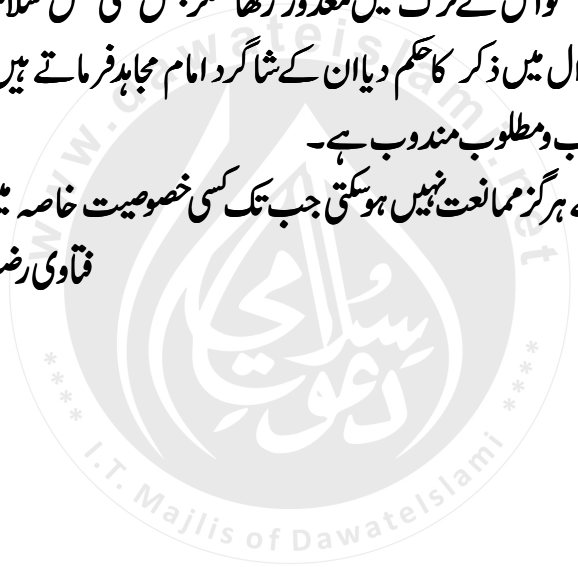
ا۔علم فرائض کی اہمیت

(ا)علم فرائض نصف علم دین ہے

٢٦٠٩۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ينسى ، و هو اول شئ ينتزع من امتى ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم میراث سیکھواور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے،اور یہ بھلا دیا جائے گا۔اور یہ پہلا علم ہے جومیری امت سے اٹھالیا جائے گا۔۱۲م

(۲)میراث سے محروم نہ کرو

٢٦١٠۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من فر من ميراث و ارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویه ۹/۲۲۵

٢٦١١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من زوى ميراثا عن وارثه زوى الله عنه ميراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: جواپنے

٢٦٠٩۔ السنن الكبرى للبيهقى ، ٦/٢٠٨ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٣٣٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٢/٥٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/١٢٦
المغنى للعراقى، ١/٩٥ ☆ التفسير لا بن كثير ، ٢/١٩٦
٢٦١٠۔ السنن لا بن ماجه، باب الحيف فى الوصية ، ٢/١٩٨
كنز العمال للمتقى، ٤٦٠٨٢، ١٦/٦١٩ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ٢/٣٤٨
٢٦١١۔ مسند الفردوس للديلمى،۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغئہ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے " زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک وتائید کو مقرر رکھا

اورقصد حرمان ورثہ کوحرام بتایا۔

نیزتیسیر میں زیرحدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کومحروم کرنا حرام ہے،اوربعض علماء نے اس کوگناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کومحروم کرنا حرام ہے

منکرحدیث اگرذی علم ہےاور(اس جیسی احادیث میں)بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔مگرعوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکرابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہےاورانہیں مخالفت شرع پرجری کردیتا ہے۔اورحقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعدضعف اصلامضرنہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اوراگرجاہل ہے،بطورخودجاہلانہ برسرپیکار ہےتوقابل تادیب وزجروان کار ہے کہ جہال کوحدیث میں گفتگوکیاسزاوار ہے۔

وعیدحدیث اپنی اخوات کی طرح زجروتہدید۔یاحرمان دخول جنت مع السابقین۔یا صورت قصدمضارت بمصادت شریعت پرمحمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلک من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یز کر الفقھاء من الکفار۔

اقول: یایہ کہ وہ قصورجناں کہ برتقدیراسلام کفارکوملتےاوران سے خالی رہ کرمؤمنین کوبطورمزیدعطاہوں گےان سےحرمان مرادہو۔ ھذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امکن و أبین وازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ۔　　فتاوی رضویہ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب قول المریض الی وجع ،	۸۴۶/۲
الصحیح لمسلم،	کتاب الوصیۃ ،	۳۹/۲
السنن لا بن ماجہ،	باب الوصیۃ بالثلث،	۱۹۹/۲
السنن لا بی داؤد،	باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی مالہ،	۱۰۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل،	۱۷۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر،	۳۹۵/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انک ان تزر و رثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔اورامام ابوبکر فضل سے دس ہزار درہم ۔اگران کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے،اوراس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ **عن** عمرو بن شعيب عن جده رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال عمر الفاروق اعظم رضى الله تعالىٰ عنه : ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من كان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲۶۱۴۔ **عن** المغيرة بن شعبة عن اصحابه رضى الله تعالىٰ عنهم قال: كان امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه اذا لم يجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يو جد غيره۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔ اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان مولى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مات و ترك شيأا و لم يدع و لدا و لا حميما ،

۲۶۱۳۔ السنن لا بى داؤد ، باب فى الولاء ۲/ ۴۰۴
السنن لا بن ماجه، باب ميراث الولاء، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷
۲۶۱۴۔
۲۶۱۵۔ السنن لا بن ماجه، باب ميراث الولاء، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۱۳۷

فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعطو ميراثه من اهل قريته ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزادشدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان و ردان مولى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بميراثه فقال : انظرو اله ذاقرابة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر يا له فاعطوه ميراثه يعنى بلد يا له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزادشدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے ۔حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔فرمایا ان کے ہم وطن دیکھواور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث ، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال: انه كان طاعون فى الشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتى ترث القبيلة الاخرى ۔

۲۶۱۶۔ كنز العمال للمتقى ، ۳۰٦٦١

۲۶۱۷۔ المصنف لعبدالرزاق،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد،و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول الله ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جداعلی سے قریب ہوا سے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/ ٤٠٢

المصنف لا بن أبی شیبة،

۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یرث المسلم الکافر، و لا الکافر المسلم ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! این تنزل فی دارك بمکة ؟ فقال : هل ترك عقیل من رباع او دور ، و کان عقیل و رث ابا طالب هو و طالب و لم یرثه جعفر و لاعلی رضی الله تعالیٰ عنهما شیًا ، لانهما کانامسلمین و کان عقیل و طالب کافرین ، فکان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه یقول :لا یرث المؤمن الکافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظّمہ میں اپنے محلّہ کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابو طالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔اور حضرت جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔اس لئے کہ دونوں حضرات ابو طالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۲/ ۱۰۰۱
الصحیح لسملم، کتاب الفرائض ۳۳/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۳۲/۲
السنن لا بن ماجه ، باب میراث اهل الاسلام من اهل ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰
۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرک عند الموت ، ۲/ ٦١٤
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من ، ۲/ ۲۰۰
المؤطا لمالك،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷

كتاب الساعة

ا۔علامات قیامت

(ا) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

٢٦٢٢۔**عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہاں سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔۱۲م

(۲) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

٢٦٢٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٢٦٢٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یعبض العلم، ١/ ٢٠
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل ، ٢/ ٣٤٠
السنن لا بن ماجه ، باب اجتناب الأی والقیاس ١/ ٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/ ٢٦٧ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٢/ ٨٥
کنز العمال للمتقی، ٢٨٩٨١، ١٠/ ١٨٧ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ١/ ١٩٤
تاریخ بغداد للخطیب ١/ ١٤١ ☆ الا مالی للشجری ، ١/ ٤١
التفسیر للبغوی، ٤/ ٣٠ ☆ شرح السنة للبغوی، ١/ ٣١٥
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٢/ ١٨١ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ١/ ١٩٦
جمع الجوامع للسیوطی، ٥١٦٧ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ٦/ ٥٤٣
المعجم الصغیر للطبرانی، ١/ ١٦٥ ☆

٢٦٢٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ١/ ١٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ٥٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/ ١٧٤
التفسیر للبغوی ٦/ ١٧٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١/ ١٢٣

عليه وسلم: اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نااہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليأتين على النا س زمان يكذب فيه الصادق و يصدق فيه الكاذب ، ويكون المعروف منكرا و المنكر معروفا ۔ شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔ ۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعو ا انتم و لاآباء كم فايا كم و اياهم لا يضلونكم و لا يفتنونكم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے ، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادانے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۲۴۔ كنز العمال للمتقى، ۳۸۴۷۵، ۱۴/ ۲۲۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/ ۲۸۳

۲۶۲۵۔ الصحيح لمسلم، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء ۱/ ۱۰

مشكل الآثار للطحاوى، ۴/ ۲۰۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴

كنز العمال للمتقى، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۲۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرمارہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھرگئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص۷۵

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاکم، کتاب الفتن و الملاحم، ۵۱۱/۴

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله : یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له : این تعمد ؟ فیقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فیقولون له:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوه ؛ فیقول بعضهم بعض : الیس قدنها کم ربکم ان تقتلوا احدادونه ، قال فیظلقون به الی الدجال ، فاذا رٰاه المؤمن قال :یا ایها الناس ! هذا الدجال الذی ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : فیأمر الدجال به فیشج فیقول : خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار من مفرقة حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول له أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة ، قال : ثم یقول : یا ایها الناس ! انه لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذه الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا ، قال: فیأخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب دجال نکلے گا تواس کی طرف ایک مردمومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جواس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہاہوں جوظاہر ہواہے، وہ کہیں گے: کیاتو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں۔ وہ لوگ کہیں گے اس کوقتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کولیکر دجال

۲۶۲۷۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال ، ۲/ ٤٠٢

کے پاس پہونچیں گے، یہ مردمومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مردمومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہوجائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہوجائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔ مالی الجیب ص ۱۴۳

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الاحد ثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه ، انه اعور و انه يجئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی يقولها انها الجنة هی النار ، وانی انذر كم كما انذربه نوح قومه۔ شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔، وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومہ، ۱/ ۴۷۰
الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لا بن حجر، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور، اضرشی و اقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملاعلی قاری علیہما الرحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشیٔ واقلہ منفعۃ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال: ابوہ طوال، ضرب اللحم، کان انفہ منقار، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین، قال: ابو بکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ، فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذًا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما، قلنا ھل لکما ولد؟ فقالا: مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشیٔ واقلہ

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد، ۲/ ۴۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۵۰۳
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ذکر الصیاد، ۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فى الشمس فى قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتها ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی ، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے ۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے ۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں ، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق وفجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہوکر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیوقیت والجواہر'' کی بائیسیوں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کرلیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہوجاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ، و انا خاتم النبیین لانبی عبد ی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ ، ۲/۴۵
السنن لا بی داؤد ، باب خیر ابن الصائد ، ۲/۵۹۵
المسند لا حمد بن حنبل ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۸۷ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

۲۶۳۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸

۳۔میدان قیامت

(۱)حساب وکتاب

۲۶۳۳۔عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامة ، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من هذا شیًا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلك عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لك عند نا حسنة و انه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة ، فیها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ، فیقول : احضر و زنك فیقول : یا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا یثقل مع اسم الله شئ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر جسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ۸۸/۲
المستدرك للحاکم، ۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹ ، ۱۰۹
شرح السنة للبغوی ، ۱۵/ ۱۳۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لا بن حبان ۲۵۲۴، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔اوراللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔ صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

٢٦٣٤ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نری ربنا یوم القیامة ؟ فقال : رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل تضارون فی القمر لیلة البدر ، قالو : لا یا رسول ا لله ! قال : هل تضارون فی الشمس لیس دونها سحاب ، قالوا: لا یا رسو ل الله ! قال فانکم ترونه کذلك ، یجمع الله الناس یوم القیامة فیقول : من کان یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من یعبد الشمس الشمس و یتبع من یعبد القمر القمر، و ییتبع من یعبد الطواغیت الطواغیت و تبقی هذه الامة فیها منا فقوها ، فیاتیهم الله فی صورة غیر صورته التی یعرفون فیقول : انا ربکم فیقولون : نعوذ با لله منك هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ه فیأتیهم الله فی صورته التی یعرفون فیقول : ا نا ربکم فیقولون: انت ربنا فیتبعونه و یضرب الصراط بین ظهرانی جهنم فاکون انا و امتی اول من یجیز و لا یتکلم یومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل یومئذ اللهم سلم سلم،و فی جهنم کلالیب مثل شو ك السعدان ، هل رأیتم السعدان ؟ قالوا : نعم یا رسول الله ! قال : فانها مثل شو ك السعدان غیر انه لا یعلم ما قدر عظمها الا الله ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق یعنی بعمله و منهم المجازی حتی ینجی ، حتی اذا فرغ الله من القضاء بین العباد و اراد ان یخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائکة ان یخرجوا من النار من کان لا یشرك بالله شیئا فمن اراد الله ان یرحمه ممن یقول : لا اله الا لله فیعرفونهم فی النار یعرفونهم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود ، فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیهم ماء الحیاة فینبتون منه کما تنبت الحبة فی حمیل السیل ثم یفرغ الله من القضاء بین العباد و یبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة ، فیقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ریحها و احرقنی ذکائها ، فیدعو الله ما شاء الله ان یدعوه ثم

٢٦٣٤ـ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ١/١٠٠

يقول الله تعالىٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : اى رب ! قدمنى الى باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنى غير الذى اعطتيك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : اى رب ! يدعوا لله حتى يقو ل له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذ ا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ! ادخلنى الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : اى رب ! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسوال للہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہوجائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہوجائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس مین مومن ومنافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہوجائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پاجائیں گے۔جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرمادیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرمادیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے۔ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیردے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچادے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب ُ پھراسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھراس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اوراس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حدتک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الٰہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اوراپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اوران کے برابراور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م

۴۔شفاعت

(۱)شفاعت کا ثبوت

٢٦٣٥۔**عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلى ، نصرت بالرعب مسيرة شهر ، و جعلت لى الارض مسجدا و طهورا ايما رجل من امتى ادركته الصلوة فيلصل ، و احلت لى الغنائم ، و كان النبى يبعث الى قومه خاصة و بعثت الى الناس كافة و اعطيت الشفاعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔۱۲م

٢٦٣٦۔ **عن** أبى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

٢٦٣٥۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول النبى ﷺ جعلت لى ، ١/ ٦٢
الصحيح لمسلم، باب المساجد ، ١/ ١٩٩
السنن الكبرى للبيهقى ، ١/ ٢١٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ٧٦
حلية الاولياء لا بى نعيم ، ٨/ ٣١٦ ☆ فتح البارى لا بن حجر ، ١/ ٤٣٦
البداية والنهاية لا بن كثير ، ٦/ ٢٩١ ☆ التمهيد لا بن عبدالبر، ٥/ ٢٢١
المسند لا حمد بن حنبل، ٣/ ٤٠٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/ ٥٩
الدر المنثور للسيوطى ، ٥/ ٢٣٧ ☆ كنز العمال للمتقى ،٣٢٠٥٨، ١١/ ٤٣٧
٢٦٣٦۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل النبى ﷺ ٢/ ٢٠١
السنن لا بن ماجه، باب الشفاعة ٢/ ٣٣٠
المسند لا حمد بن حنبل، ٥/ ١٣٧ ☆ المستدرك للحاكم، ١/ ٧١
الجامع الصغير للسيوطى ١/ ٥٦ ☆ كنز العما ل للمتقى،٣١٨٩٨، ١١/ ٤٠٦

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا کان یوم القیامة کنت انا امام النبین وخطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر ۔
فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق الله من اشهد ان لااله الا الله یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسو ل الله یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق۔ اللهم ! اشهد و کفی بك شهیدا ۔ انی اشهد بقلبی و لسانی انه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و اما انا من المشرکین ۔ و الحمد لله رب العالمین ۔
فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹٤،

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٤۳۷

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیز گار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ۲/ ۶۷
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ۲/۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٤٤٧
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۰ ☆
۲۶٤۰۔ الکامل لا بن عدی، ☆
۲٦٤۱۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ۳/ ٦٦
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ۲/ ٦٥۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۷
الترغیب والترهیب للمنذری ٤/٤٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۵، ۱٤/۳۹۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابودرداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو فرمایا اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصقه من امته الارجل واحد ۔　　تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کرکے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۰۵۶، ۱۴/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱/ ۴۱۶
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۱۱/ ۴۱۹ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ، ۴/ ۹۸
۲۶۴۴۔الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

الله تعالی علیه وسلم: اذا کان یوم القیامة ماج الناس بعضهم الی بعضهم فیأتون آدم علیه السلام فیقولون اشفع لذریتك فیقول لست لها و لکن علیکم بابرهیم فانه خلیل الله تعالیٰ فیأتون ابرهیم علیه السلام فیقول لست لها و لکن علیکم بموسی فانه کلیم الله تعالیٰ فیوتی موسی علیه السلام فیقول لست لها و لکن علیکم بعیسی فانه روح الله و کلمته فیوتی عیسی علیه السلام فیقول لست لها ولکن علیکم بمحمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاوتی فاقول انا لها، انطلق فستأذن علی ربی فیوذن لی فاقوم بین یدیه فأحمده بمحامد لا اقدر علیه الآن یلهمنیه الله تعالی ثم اخر له ساجد فیقال لی یا محمد ارفع رأسك و قل یسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فمن کان فی قلبه مثقال حبه من برة او شعیرة من ایمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الی ربی تعالیٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع رأسك و قل یسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی فیقال لی انطلق فمن کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الی ربی فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال لی یامحمد ارفع رأسك و قل یسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال لی انطلق فمن کان فی قلبه ادنی ادنی من مثقال حبة من خردل من ایمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الی ربی فی الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع رأسك و قل یسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول یا رب ائذن فیمن قال **لا اله الا الله** قال لیس ذاك لك او قال لیس ذاك الیك و لکن و عزتی و کبریائی و عظمتی و جبریائی لا اخر جن من قال **لا اله الا الله**۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے ،فرمائیں گے: آج میں اس منصب پر فائز نہیں ،تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہ ہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں ۔تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں ، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں ۔لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہوکر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القاہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤ نگا۔ ندا ہوگی اے محمد ! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی ، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب ! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کر کے گر جاؤ نگا۔ حکم ہوگا: اے محمد ! اپنے سر کو اٹھاؤ ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی ، میں عرض کرونگا: اے میرے رب ! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤ نگا، اور سجدہ میں گر جاؤ نگا ، فرمان مقدس ہوگا اے محمد ! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا ، مانگو دیا جائے گا ، شفاعت کرو قبول ہوگی ، میں عرض کرونگا: اے میرے رب ! میری امت کو بخش دے ، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد ! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب ! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب !وہ لوگ تمہارے لئے نہیں ، بلکہ مجھے اپنی عزت ، بڑائی ،عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

٢٦٤٥۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال : انا سيد الناس يوم القيامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآ خرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتد نو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون ، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه ،الا ترون ما قد بلغكم ، الا تنظرون الی من يشفع لكم يعنی الی ربكم ،فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم ، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون : يآدم ! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فيه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم : ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصيته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری ، اذهبوا الی نوح ، فيأتون نوحا عليه السلام فيقولون : يا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبد ا شكورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فيه ،الا تری ماقد بلغنا ،فيقول لهم ، : ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ، و انه قد كانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبو ا الی ابراهيم ، فيأتون ابراهيم فيقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخليله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فيه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم ، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله ، وذكر كذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غيری ، اذهبوا الی موسی فيأتون موسی عليه السلام فيقولون : يا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتكليمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فيه الا تری ما قد بلغنا ۔ فيقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

٢٦٤٥۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١١١/١

بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبو ا الی عیسی فیأ تون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبو ا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محا مده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھالہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا ،لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے ، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمائیے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے،آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے،تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا،آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا،اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں،اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں،دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ،آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں ، اللہ تعالی نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالی اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا،اے محمد! اپنا سر اٹھایئے ، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا:اے میرے رب!میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے،ندا ہوگی۔اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبصہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔۱۲م

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲٦٤٦۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى لا شفع يوم القيامة لاكثر مما على وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(٦) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲٦٤٧۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شفاعتى لمن شهد ان الا اله الا الله مخلصا يصدق لسانه قلبه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲٦٤٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها او سع لهم هى لمن مات و لا يشرك بالله شيًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲٦٤٦۔ تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۷۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱۰/ ٤٨٩
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰٥٤، ١٤/ ٤٠٠ ☆ المغنى للعراقى، ٤/٠ ٥١
۲٦٤٧۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱٤۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷
الصحيح لا بن حبان، ۲٥۹٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ۲/ ۹
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٤٣٧ ☆
۲٦٤٨۔ المسند لا حمد بن حنبل ۲/۷٥ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیها و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول الله : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سروقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : ا ن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلا قول الله تعالیی فی ابراهیم علیه الصلوة والسلام : رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ۔ و قال عیسی علیه الصلوة و السلام ، ان تعذبهم فانهم عبادك ، و ان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللهم ! امتی امتی ، وبکی فقال الله تبارك و تعالیٰ

۲۶۴۹۔ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶
کنز العمال للمتقی ، ۳۹۱۱۷ ، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناهل الصفا ۳۵
۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لا مته ، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم ، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے،تو جومیری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الا یہ۔اور حضرت عیسی علیہ السلام نے عرض کیا: اگرتو ان کوعذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں،اوراگرتو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراہاتھ اٹھادئے اورعرض کیا: الٰہی میرا امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل ! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکوسب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برانہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود د فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة بنی اسرائیل، ۲/ ۱۵۲

۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ٤٤٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ تعالیٰ "عسی 'ان یبعثك ربك مقاما محمودا "
فقال : ھی الشفاعة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی 'ان یبعثك الآیه کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا ، وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ،ثم قرأ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یقعدہ علی العرش ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسه اللہ تعالیٰ معه علی العرش ۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف وتکریم، کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر ھذا القول فھو متھم

۲۶۵۳ ۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱

جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة

وقدجاء الحدیث با قعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده

امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تد خلوا فیه ما یفسده

ولا تنکروا انه قاعد ☆ و لا تنکرو ا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے،اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہو گیا ہے۔ پھر بولے: عرش الہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور رہا اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال،کو مردود کہا،جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ’’مقاما محمودا‘‘ فرمایا: ’’مقعدا‘‘ نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت و بزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود وجلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول ومثال مردود ہے۔کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب و کتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال و بھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یا تی بالعجائب۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف واٹکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲٦٥٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معہ علی السریر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲٦٥٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہیں۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد اللہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان الله تعالیٰ یقعده علی الکرسی ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحا به اجمعین ،والحمد لله رب العالمین ۔

تجلی الیقین، ص۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی یوم القیامة حق،فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیة لا بن حجر ، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۰۵۸، ۱۴/ ۴۲۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/ ۱۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حین انزل علیه " وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شئیا یا بنی عبد الله المطلب! لا اغنی عنکم من الله شئیا، یا عباس! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ ''اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے'' نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت و اجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/ ۱۱۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۶ ☆ المسند لا بی عوانه، ۱/ ۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۳۸۲

تفویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، ''اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرلے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ، اس کا رد بلیغ توفقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیئا ، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی ،وان شفاعی تنال حاء وحکم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قريش فوقع بينهما كلام فقال لها : والله ما تغنى قرابتك من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنك شيئا ، فاتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام يزعمون ان قرا بتى لا تغنى شيئا ، والذى نفسى بيده ان شفاعتى لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں ۔ دونوں کسی وجہ سے شکرر نجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا ۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے ، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی ۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں ۔ اراءۃ الادب ص، ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱ ـ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة يشرف يوم القيامة على اهل النار ، فيناديه رجل من اهل النار فيقول : يا فلان ! هل تعرفنى ؟ فيقول : لا ، والله ما اعرفك من انت ؟ فتقول:انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقيتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لى بها عند ربك ، قال : فيسأل الله تعالىٰ جل ذكره، فيقول : انى اشرفت على النار فنادا نى رجل من اهلها ،فقال لى :هل تعرفنى ؟ قلت : لا ، والله ما اعرفك من اتت ؟ قال: انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقينك ، فاشفع لى عند ربك فشفعنى فيه فيشفعه الله تعالىٰ فيأ مربه فيخرج من النار ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۶۶۱ ـ الترغيب والترهيب للمنذرى ٢/ ٦٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ١٠/٤٩٦

المغنى للعراقى، ٤/ ٥١٢ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانکے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا ، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يصف الناس يوم القيامة صفوفا ،ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة ،قال:فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: اما تذكر يوم ناولتك طهورا فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم بعثتنى لحاجة كذاو كذا فذهبت لك فيشفع له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔ اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء ۲/۲۶۲
الترغيب والترهيب للمنذرى ۲/ ۷۰ ☆ التفسير للبغوى، ۷/ ۱۰۸
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۵۰، ۱۴/ ۳۹۱ ☆ التفسير للقرطبى ، ۳/ ۲۷۵

(۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابو یه و ذریته وولده فیقال: انهم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اوران کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

۲۶۶۳ـ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۲۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۱٤ ☆ التفسیرلا بن کثیر ۷/٤۰۸
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۳، ۱٤/ ٤۷۸ ☆

۵۔حوض کوثر

(۱)حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حوضی مسیرة شهر ، ماؤه ابیض من اللبن ، وریحه اطیب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اوراس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲۶۶۵۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حوضی مسیرة شهر ۔ و زوایاه سواء وما ؤه ابیض من الورق ، وریحه اطیب من المسك و کیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا ۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۲۳۸**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے،اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے،کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جوایک مرتبہ اس کا پانی پیئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔۱۲م

۲۶۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحوض ، ۹۷٤/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۱۱ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲٦۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤٦۲/۱۱ ☆ اتحات السادة للزبیدی ، ۲۹/۲
الترغیب والترهیب للمنزری، ٤۱۷/٤ ☆ التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۷
شرح السنة للبغوی، ۱٦۸/۱۵ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱٤٤، ۱٤ / ٤۲۳ ☆
الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ ۲٤۹/۲
۲۶۶۵۔ التمهید لا بن عبد البر، ۳۰۷/۲ ☆

(۲)حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

٢٦٦٦۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالی عنه قال : قال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لبعقر حوضی اذود الناس لا هل الیمن ، اضرب بعصای حتی یرفض علیهم ، فسئل عن عرضه فقال : من مقامی الی عمان ، سئل عن شرابه فقال : اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل ، یغت فیه میزابان یمدانه من الجنة ، احدهما من ذهب والاخرمن الورق ۔ **فتاوی رضویہ جدید۳/ ۲۴۹**

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کوسیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھراس کے پانی کےاوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید،شہد سے زیادہ میٹھا،اس حوض میں دو پرنالےگرتے ہیں اوردونوں جنت سے گرتے ہیں۔ایک سونے کااوردوسراچاندی کا۔۱۲م

٢٦٦٦۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا بنینا ﷺ ٢/ ٢٥١

المسند لا حمدبن حنبل، ٥/ ٢٨١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ٤١٨

۶۔رویت باری تعالیٰ

(۱)رویت باری تعالیٰ حق ہے

۲۶۶۷۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاندکوسب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔ فتاوی افریقہ ص۳۶

(۲)جنت اوردیدارالٰہی

۲۶۶۸۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضۃ انیتھا وما فیھما ، و جنتان من ذھب اٰنیتھما وما فیھا ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبر علی وجھہ فی جنۃ عدن ۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوہ یومئذ فاخرۃ ۱۱۰۵/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الزھد ، ۴۰۹/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء رویۃ الرب تبارک و تعالیٰ ۷۸/۲
السنن لا بی داؤد ، باب فی الرأیۃ ۶۵۰/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر الجنۃ ، ۳۳۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۶۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۳۵۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۲/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۶۷/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۱۸/۲ ☆ المغنی للعراقی ، ۵۲۸/۴
فتح الباری للعسقلانی ، ۳۳/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۴
المسند للحمیدی ۷۹۹ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۳۷۶/۱
۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونھا جنتان ۷۲۳/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب فیما انکرت الجھنیۃ ۱۷/۱
الصحیح لمسلم، با ب رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ، ۱۰۰/۱
فتح الباری للعسقلانی ۶۲۴/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۶/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵۲۴/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۹۲۲۸، ۴۵۳/۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۹/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۱۱۵/۴

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوجنتیں چاندی کی اوراس کے برتن اور جوکچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دوجنتیں سونے کی مع سازوسامان ، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔۱۲م

(۳)اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالىٰ عن عليين على كرسيه ثم حف الكرسى بمنابر من نور وجاء النبيون حتى يجلسوا عليها ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری ہوگی اوران منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔۱۲م

(۴)اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔**عن** معاوية بن الحكم السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :بينا انااصلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت : يرحمك الله ، فرمانى القوم بابصا رهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الى، فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتو ننى لكنى سكت ، فلما صلى رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبأبى هو وامى مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليمامنه، فوالله ما كهر نى ولا ضربنى ولاشتمنى،

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال ۱/۶۰۴ ☆

۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فى الصلوة ۱/۲۰۳

المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۴۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/۳۶۰

المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۹/۴۰۳ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة ۲/۴۳۲

كنز العمال للمتقى ، ۱۹۹۱۵، ۷/۴۸۹ ☆ الدر المنثور ، للسيوطى ، ۱/۳۰۷

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنمها ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں ، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تو ان کے پاس مت جا۔ میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہو گیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کردو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان المیت تحضره الملائکة، فاذا کان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ایتها النفس الطیبة، کانت فی الجسد الطیب، اخرجی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال ذلك حتی تخرج، ثم یعرج بها الی السماء فیستفتح لها فیقال: من هذا؟ فیقال: فلان، فیقولون: مرحبا بالنفس الطیبه کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال لها حتی ینتهی بها الی السماء التی فیها الله عزوجل۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھراس کولیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اوراس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کونیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهر کم نفحات فتعرضوا لها ، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پران میں سے کوئی تجلی ہوجائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۳۴/۱۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثی ، ۲۳۱/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۱۸۶/۱

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تحاجت النار والجنة ، فقالت النار : او ثرت بالمكتبرين والمتجبرين ، وقالت الجنة : فمالی لا يد خلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم ، فقال الله عزوجل للجنة : انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی ، وقال للنار :انما انت عذأبی اعذب بك من اشاء من عبادی ، ولكل واحد منكما ملؤ ها ، فاما النار فلا ثمتلئ حتى يضع الله عزوجل رجله فتقول : قط قط، قط، ای حسبی ، فهنا لك تمتلئ ويزوی بعضها الی بعض ، ولا يظلم الله من خلقه احداً وا ما الجنة فان الله تعالیٰ ينشئ لها خلقا ۔

فتاوی رضویہ ۶۶/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر وظالم لوگوں کا ٹھاکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے ۔اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

۲۶۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، تفسير سورة ق ۱۷۹/۲
الصحيح لمسلم، باب جهنم اعاذ نا الله تعالیٰ عنها ، ۳۸۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳۳۹/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۹۵/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۹۵٦۲، ٥٤٤/١٤
مشكوة المصابيح للتبريذی ، ٥٦٩٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۰۷/٦
المسند لا حمد بی عوانه ، ۱۸۷/۱ ☆ التفسير للبغوی ، ۱۰/۵
شرح السنة للبغوی ، ۲٥٦/۱۵ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا،لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔۱۲م

(٦) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

٢٦٧٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے،اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

٢٦٧٥۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا،اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ،تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی،اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔　　شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

٢٦٧٦۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

٢٦٧٤۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيا مة ٣/ ٦٨

٢٦٧٥۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٦٠٢

٢٦٧٦۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ٢/ ٩٦٩

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! وای شئ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوا نی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے! اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأ تون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصا حب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذالک ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیأ تون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۳۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۹/۱
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱۱۲/۱

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شئ کمر البرق، قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بهم اعمالهم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی ،سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے؛ اے ہمارے والد گرامی ! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے ! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔ اب ابتداًء یہ منصب مجھے حاصل نہیں ،تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلا واسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا،سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔ لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں ،تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔ اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کر دیا جائے گا ،سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ،بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کونہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آجاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : هم ذرية المؤمن يموتون على الاسلام ، فان كانت منازل آبا ئهم ارفع من منا زلهم لحقوا بآبائهم ولم ينقصوا من اعمالهم التى عملوا شيئا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسير لا بن أبی حاتم ،

نورسید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یر ید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپا کی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔　　اراءۃ الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذزی الغفاری رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنة دخولا الجنة و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤ تی به یوم القیامة فیقال: اعرضوا علیه صغار ذنوبه وارفعوا عنه کبارھا ، فتعرض علیه صغار ذنوبه فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبه ان تعرض علیه ، فیقال له:فان لك مکان کل سیته حسنة ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحك حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔　　فتاوی افریقہ ص ۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الایمان　　۱۰۶/۱
الجامع للترمذی　　ابواب صفة جھنم　　۸۳/۲

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اترونها حمراء كناركم هذه ، لهی اسود من القار ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیاتم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : نار جهنم سوداء مظلمة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم هذه الآية ، وقودها الناس والحجارة فقال : اوقد عليها الف عام حتی احمرت ، والف عام حتی ابيضت ۔ والف عام حتی اسودت ، فهی سوداء مظلمة لا يضئ لهبها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية **، جہنم کا ایندھن کافرلوگ اور پتھر ہیں ، تلاوت فرمائی۔ اوراس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی ، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔**

۲۶۸۰۔ المؤطا لمالك، ما جاء فی صفة جهنم ، ۳۸۹

۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبزار، ٤/ ١٨٠

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب صفة جهنم ، ۸۳/۲

شعب الايمان للبيهقی ، ١/ ٤٨٩

۲۶۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فهی سوداء مظلمة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲۴۲/۳

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشير رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان اهو ن اهل النار عذابا من يوضع فی اخمص قدميه جمراتان يغلی منها دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يقول الله عزوجل لا هون اهل النار عذابا يوم القيامة : لو ان لك ما فی الارض من شئ اكنت تفتدی به فيقول : نعم ، فيقول : اردت منك اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شيئا فأبيت الا ان تشرك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳ ۔الجامع للترمذی ، ابواب صفة جهنم ، ۸۳/۲

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسير لا بن كثير ۴۴۳/۸

كنز العما ل للمتقی ، ۳۹۸۰۰، ۶۶۸/۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۵۱۲/۱۰

الدر المنثور للسيوطی ، ۳۲۵/۴ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب صفة الجنة البار ، ۹۷۰/۲

الصحيح لمسلم، باب صفة المنافقين ۳۷۴/۲

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اھون اھل النار عذابا من له نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغه کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منه عذابا و انه لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت ودوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : حفت الجنة بالمکارہ و حفت النار بالشھوات ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لا بن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۷
شرح السنة للبغوی، ۱۴/ ۳۰۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۲۶
البدایة والنھایة لا بن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/ ۲۸

سے ڈھانپ دی گئی ہے جونفس کو پسند ہیں۔

٢٦٨٨ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال ـ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الادخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال ـ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ـ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کوحکم فرمایا کہ اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جونفس کو نا گوار ہیں۔ پھر جبرئیل کوحکم فرمایا: کہ اب جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جاسکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آکر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

٢٦٨٨ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة ، ٢/ ٨٠
السنن لا بی داؤد باب حق الجنت والنار ٢/ ٢٥٢
الترغيب والترهيب للمنذری ، ٤/٤٦٣ ☆ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٧
المسند لا حمد بن حنبل ، ٢/ ٣٣٢ ☆ كنزالعمال للمتقی ،٣٩٥٢٣، ١٤/ ٥٤٥

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها يوم القيامة قال : لو لا ان تعيرنی قريش يقولون : انماحمله علی ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدی من احببت ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کوارشادفرمایا صاف ان کار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کردیتا۔اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔اے محبوب، جس کوآپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاء ه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امية بن المغيرة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امية : يا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم يزل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما كلمهم هو علی ملة عبد المطلب و ابی ان يقول : لا اله الا الله ، فقال رسول اله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله تبارك و تعالیٰ ما كان للنبی و الذين آمنوا ان يستغفروا و المشركين و لو كانوا

۲۶۸۹۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/۴۳۴

۲۶۹۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۱/ ۱۸۱
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

اولی قربی من بعدی ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالی فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن مسیّب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال:نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدی من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماانه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرك للحاکم،

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فصة ابی طالب ، ۱/ ۵۴۸

الصحیح لسملم، کتاب الایمان ۱/ ۱۱۵

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله كان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لكان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۲۶۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب ، ۱/ ۵٤۸
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱/ ۱۱۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆
۲۶۹٤۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆
۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳٤٤۳٦، ۱۲/ ۱۵۱

الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول الله! انك تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغیرة فما ظنك به یا رسول الله ! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمکانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بنے جس کا مردہ لا اله الاالله نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگار ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

۲۶۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهون اهل النار عذا با ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲/۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۱۵
المستدرك للحاکم، ۴/ ۵۸۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۱/۹۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۲ ☆ المسند لا بی عوانه ۱/۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۵ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لا بی داؤد، باب الرجل یموت له قرابة مشرك ۲/۴۵۸
السنن للنسائی باب موارة المشرك، ۱/ ۲۱۰

قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قا ل : قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:
یہ حدیث صحیح ہے۔
امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابو طالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لا بن أبی شیبة ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔ شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافۃ قال : فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ما یبکیک؟ قال : لان تکون ید عمک مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیک احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح ۔ شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرک للحاکم،

الاصابہ لا بن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه بأبى قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال : ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالى و الذى بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبى طالب لوكان اسلم منى بأبى ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كانت مشية الله عزوجل فى اسلام عمى العباس و مشيتى فى اسلام عمى أبى طالب فغلبت مشية الله مشيتى ۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالی کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابوطالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظى رضى الله تعالىٰ عنه قال : بلغنى انه لما شتكى ابو طالب شكواه التى قبض فيها قالت له قريش : ارسل الى ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التى ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرمها على الكافرين طعامها و شرابها ، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق ، الاصابة لا بن حجر ۳۷۵/٤

۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لا بى نعيم ۱۵۲/۱۲ كنز العمال ، للمتقى ، ۳٤٤۳۹،

۲۷۰۲۔ البسيط للواحدى ،

اتاه فعرض عليه الاسلام فقال: لو لاان تعيربها فيقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عينك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما يمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوى قرابتنا قد استغفر ابراهيم عليه السلام لا بيه و محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعمه فاستغفر وا للمشركين حتى نزلت ما كان للنبى و الذين آمنوا لآية ـ

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كان يوم القيامة شفعت لأبى و امى و أبى طالب و اخ لى كان فى الجاهلية ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳۔ فوائد تمام الرازی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محبّ طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا:۔

یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابو طالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابو طالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابو طالب نے زمانۂ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانۂ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد و معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابو طالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی طالب و التخفیف عنه بسببه ۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابو لہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرو ره بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما هی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔

بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابو طالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللهم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين والحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص۴۰

کتاب الفضائل

۱۔فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء حرفا من کتاب الله تعالیٰ فله حسنة ، و الحنسة بعشر امثالها، لا اقول : الٓمّ حرف ، الف حرف ، و لا م حرف ، و میم حرف،۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔فرمایا: میری کتاب،عرض کی: اے رب! بفهم او بغیر فهم ،اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی،فرمایا؛ بفهم و بغیر فهم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام الله تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل الله تعالیٰ علی خلقه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰۴۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳۴/۱
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تبارك و تعالی قرء طٰه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات و الارض بالف عام ، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت : طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنة تتکلم بهذا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ا لا تنقضی عجائبه ۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و یس ٤٣٤
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ٢/ ١١٤
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ٤٢٥
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل القرآن، ٢/ ١١٤

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین ومعجزات ختم ہونے والے نہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم ۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا ۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقرو آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة اٰل عمران فانما یاتیان یوم القیامة كانهما غما متان اوغیابتان ، او كانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء و ا سورة البقرة، فان اخذها بركة و تركها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة ، ۱/ ۲۷۰

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دوسورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر وسورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان وسائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت وندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنیٰ جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لكل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل هو الله احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

۱۷۱۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ كنز العمال للمتقى، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۴۰/۶
التفسير للقرطبى، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۱۸۰

(٦) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد اله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا لقرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہوسکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔**عن** سمرة بن جند ب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۲/۷۵۰
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۱/۲۷۱
الجامع للترمذی، با ب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۲/۱۱۳
السنن لا بی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۱/۲۰٦
السنن لا بن ماجه، باب ثواب القرآن ، ۲/۲۷۲
السنن للنسائی ، الفضل فی قرآة قل هو الله احد ، ۱/۱۱٤
المؤطا لمالك، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/٤۳۹
المستدرك للحاکم، ۱/٥٦۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۳۹۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳۷۷
التفسیر للبغوی، ۷/۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۹/٦۱
الطبقات الکبری لا بن سعد، ٤/۷۲ ☆ التمهید لا بن عبدالبر، ۷/۲۰٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/٦٤٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٦٥۳ ، ۱/٥۸٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٤/۱٥٤ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۸/٤۸۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱٤۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۱۳۷
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاکم، ۱/٥٥٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٥۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

٢٧١٤- **عن** أبي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : ما اذن الله بشی ما اذن لنبی صلی الله تعالی علیه وسلم حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهربه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تبارک وتعالی کسی چیز کوایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جوخوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت بآواز کرتا ہے۔

٢٧١٥- **عن** فضالة بن عبيد رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : لله اشد اذنا الى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الى قينة ـ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضاواکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

٢٧١٦- **عن** عقبة بن عامر رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

٢٧١٤- السنن الكبرى للبيهقي، ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ٢/ ٣٩٥
الدرالمنثور للسيوطي، ١/٣٤٩ ☆ كنز العمال للمتقي، ٢٢٨٦، ١/ ٥١٤
٢٧١٥- الجامع الصحيح للبخاري، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ١١١٥/٢
الصحيح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ١/ ٢٦٨
السنن لا بي داؤد، باب كيف يستحب الترتيل في القرآة ، ١/ ٢٠٧
السنن لا بن ماجه ، باب حسن الصوت با لقرآن، ٩٦/١
السنن الكبرى للبيهقي، ٢/ ٥٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ٣٦٢/٢
اتحاف السادة للزبيدي، ٤٩٧/٤ ☆ التفسير للبغوي، ٣٢٧/٧
كنز العمال للمتقي، ٢٧٦٣، ١/ ٦٠٤ ☆ شرح السنة للبغوي، ٤/ ٤٨٤
٢٧١٦- المسند لا حمد بن حنبل، ١٩/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ١٠/ ٢٣٠
السنن لا بن ماجه ، باب في حسن الصوت با لقرآن ٩٦/١
المستدرك للحاكم، ٥٧١/١ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ١٨ / ٣٠١
الجامع الصغير للسيوطي، ٤٤٢/٢ ☆ الصحيح لا بن حبان ، ٦٥٩

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوابہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۷۰

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔**عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۷۱۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۴۳۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/ ۲۰۷
السنن لا بن ماجہ، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۱/ ۹۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۸۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۳۲۳
المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۱/ ۶۰۵
التمھید لا بن عبد البر ، ۹/ ۱۲۶ ☆ حلیۃ الا ولیاء لا بی نعیم، ۵/ ۲۷
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/ ۴۹۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/ ۱۷۱
شرح السنۃ للبغوی، ۴/ ۴۸۶ ☆ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ، ۱۰/ ۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ و اسروا قولکم، ۲/ ۱۱۲۳

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة،فاذا قرأ تمو ہ فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز وگداز ، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز وگداز پیدا کرو اوراگرایسانہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ،اورقرآن اچھی آواز سے پڑھوکہ جواچھی آواز سے نہیں پڑھتاوہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتأبین و اهل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھواور یہود ونصاری اوراہل فسق کے لحنوں سے بچوکہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جوقرآن آ آ کرکے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں،اورراہبوں اورمرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔فتنے میں ہوں گےان کے دل اورجنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لا بی داؤد ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ۱/ ۲۰۷

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۱۷۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۵٦۹

السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۵٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۵

الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۳٦٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤۸۵

مشکل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٤۱۷۰

اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/ ۱۷۰

۲۷۲۰۔ السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت با لقرآن ۱/۹٦

السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳٦٤

اتحاف السادة للزبیدی، ٤/ ٤۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹٦ ، ۱/ ٦۰۹

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدۃ الملیکیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل و النھار ، افشوہ و تغنو ابہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا ۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ھذا لقرآن طرفہ بیداللہ تعالیٰ و طرفہ بایدیکم فتمسکو ا بہ و لا تھلکو بعدہ ابدا ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۰

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہو گے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/ ۱۶۹ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۱/ ۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳ ، ۱/ ۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهکم بالسواك فان افواهکم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقا خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کررہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا وران امور کا مدار عرف پر ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله الله به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد و جبت له النار ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۶/۲ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۰/ ۴۸۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۱۲۳
الدر المنثور للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۹/ ۴۵
الصحیح لا بن حبان، ۱۷۹۲ ☆
۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۸/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۷۵۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا ورا سکے حلال کوحلال او رحرام کوحرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اورا سے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہوچکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوقرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اوروحی وکتابت، یالوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دواجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۴)تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیرکم من تعلم القرآن و علمه ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جوقرآن سیکھے اورسکھائے۔

(۱۵)تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال:۔ کنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و علیه ، ۱۹/۱
الجامع للترمذی، با ب ما جاء فی فضل قاری القرآن، ۱۱٤/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱٤۸/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵۵/۲
۲۷۲٦۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلة حافظ القرآن ، ۲٦۹/۱
السنن للدارمی، ٤۲۹
۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریك : من العمل ؟ قال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشرالاخری حتی یعلموا ما فی ھذ ہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے ۔جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/ ۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/ ۳۴۶

۲۷۲۹۔ مؤطا لمالك، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۲۰۰۰۹ ۔ ۶/ ۱۲۷

القران ، فان فيه علم الاولين و الآخرين ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی الله تعالی الی الارض ان لا تاكلی لحمه ، فتقول الارض : ای رب ! كيف آكل لحمه و كلا مك فی جوفه ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی حامل قرآن یعنی حافظ وعالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الذی ليس فی جوفه شئ من القرآن كا لبيت الخراب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے کچھ قرآن یادنہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ كنز العمال للمتقی، ۲۴۸۸ ۱/ ۵۵۵

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/۱۱۵
السنن للدارمی، ۴۲۲، ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۵۵۴
جمع الجوامع ۵۸۱۳، ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶، ۱/۵۱۲
التفسير لا بن كثير، ۷/۴۹۷ ☆ التفسير للبغوی، ۱/۱۰
الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۳۵۹ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۱۳۵

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۱۷۳۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت على ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيها رجل ثم نسيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلادے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۳٤۔ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من امرأ يقراء القرآن ثم ينساه الا لقى الله تعالىٰ يوم القيامة اجذم ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

۲۷۳۳۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۲/ ۱۱۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۳۵
۲۷۳٤۔ السنن لابی داؤد، ۱/ ۲۰۷
السنن للدارمی، ٤۲٦ ☆ الجامع الصغير ۲/ ٤۸۹
۲۷۳۵۔ الصحيح لسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتلق له، ۱/ ۲٦۸
السنن للدارمی، ٤۲۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۹۸

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا ۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۱٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۰/۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۲٦٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳/ ۱۸۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۹/۲
الصحیح لا بن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/٤

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل آیۃ ظھر و بطن ، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ھذ القرآن لیس لہ حر ف الا لہ حد و مطلع ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲٤٦١، ١/ ٥٥٠

۲۷۳۹۔

۲۷٤٠۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٩/ ١٣٦ ☆ المسند لا بی یعلی،

۲۷٤١۔ غیث النفع فی القرأت السبع،

الرحمن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول الله ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك ، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال : ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جونئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ایها الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان الله قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی ، باب الحکم با تفاق اهل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۷/۹ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فى كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فى كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فى كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔اور اگر کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۵۶۸

۲۷۴۵۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

۲۔فضائل قبائل

(۱)فضیلت قریش

٢٧٤٦۔ **عن** الامام ا الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوۃ و السلام فقال : یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! ان الله تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربها وسهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العر ب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانه ، ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسك ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھراس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

٢٧٤٧۔ **عن** عتبة بن عبد رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الخلافة فی قریش ۔

٢٧٤٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٣/٢٩٥ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١٠١۔ ١٢/ ٨٥
نواد ماالا صول للحکیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی۔
٢٧٤٧۔ المسند لا حمد بن حنبل ٤/ ١٨٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢١/١٧
السلسلة الصحیحة للا لبانی، ١٨٥١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ٣٣٦/١
کنز العمال للمتقی، ٣٣٨٠٩، ٢٥/١٢ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٣٣٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٢/٢ ☆

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العواثر اکبه الله فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی وامانت والے ہیں۔ تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔　　اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلی علیه وسلم : ان فیهم لخصالا اربعا ، انهم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة ، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك ۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑھتے ہیں۔ اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔　　اراءۃ الادب ص۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل۔ ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۸۱۰، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

لا خبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالٰی کے یہاں کیا ثواب ہے۔　　اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قد موا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہوا جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۲/ ۱۱۲ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/ ۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ۲/ ۲۳۱ ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۳۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/ ۵۲۱
فتح الباری للسقلانی ۱۳/ ۱۱۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۹۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/ ۶۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۱۵۰
۲۷۵۲۔ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/ ۶۲۷ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لا بن شیبة ، ☆

۲۷۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الناس تبع لقريش فی هذا الشان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص ۹

۲۷۵۵۔ **عن** ام المؤمنين عائشه الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قريش صلاح الناس ، و لا يصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

۲۷۵۶۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قريش خالصة الله تعالی ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

۲۷۵۷۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:من يردهوان قريش اهانه الله تعالی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۷۵۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب المناقب ، ۱/۴۹۶
الصحيح لمسلم، باب الناس تبع لقريش ، ۲/۱۱۹

۲۷۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۲، ۱۲/ ۲۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۸۱

۲۷۵۶۔ كنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۵، ۱۲/ ۲۶ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/۴۵۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۸۱ ☆

۲۷۵۷۔ الجامع للترمذی ، كتاب المناقب فضل الانصار و قريش ، ۲/۲۳۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۷۱ ☆ كنز العمال،للمتقی، ۳۳۷۹۳ ۱۲/ ۲۲
التاريخ الكبير للبخاری، ۱/۱۰۳ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاكم، ۴/ ۷۴ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳/۱۷۲
علل الحديث لا بن أبی حاتم، ۲۶۱۴، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ۲/۶۳۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤمواقریشاو أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا ، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور نکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔ **عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون واراہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۸۱ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۱۲/ ۳۱ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۱۲/ ۵۲۴ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۲/ ۴۹

۲۷۶۱۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطھا احدا قبلھم و لا منھم و فیھم الخلافۃ والحجاجۃ ، و السقایۃ ، و نصرھم علی الفیل ، و عبدوا اللہ عشر سنین لا یعبدہ غیرھم ، و انزل اللہ فیھم سورۃ من القرآن لم یذکر فیھا احد غیرھم لإ یلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلی ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظّمہ کی دربای، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید وموالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانہ من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان اللہ حبب الی قومی فلا اتعجل لھم نقمۃ و لا استکثر لھم نعمۃ ، اللھم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرھا نوالا ، الا ان اللہ علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیھم، قال اللہ عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشھید من قومی ،و الائمۃ من قومی، ان اللہ قلب العباد ظھرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و ھیالشجرۃ التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۵۳۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ٦٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۱۲/ ۲۷
التفسیر لا بن کثیر ، ۸/ ۵۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۳۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۳٦٤ ☆
۲۷٦۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۸۷ ☆

الله تعالیٰ (و مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة) یعنی بها قریش ، (اصلها ثابت) یقول : اصلها کرم ، (و فرعها فی السماء) یقول : الشرف الذی شرفهم الله بالاسلام الذی هدا هم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فیهم سورة من کتاب الله ، قال : ما رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکرت عنده قریش بخیر قط الاسیره حتی یتبین ذلك السرور فی وجهه ، و کان یتلو هذه الآیة ، و انه لذکرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزادی تو دوسری جماعت کو اپنے جود و کرم سے نواز۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام، اُبیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

٢٧٦٣۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کنانة عز العرب ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

٢٧٦٤۔ **عن** الوضین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش سادة العرب ۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

٢٧٦٥۔ **عن** عثما ن بن الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنی عبدمناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اورقریش اولاقصی کے تابع ہیں،اورتمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

٢٧٦٦۔**عن** أبی الدرادء رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یا ابا الدراء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ١٦

٢٧٦٣۔ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١١٥ ٢ ١/ ٨٨ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ٤٩١٢

٢٧٦٤۔ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١١٤ ١٢/ ٨٨ ☆

٢٧٦٥۔ کنز العمال للمتقی ، ٣٤١١٢ ١٢/ ٨٨ ☆

٢٧٦٦۔ کنز العمال للمتقی ٣٤١٢٠ ١٢/٨٩ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٢٢٨/٧

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدية الا من قريشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يملی مصاحفنا الا غلمان قريش و غلمان ثقيف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص ۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : استقيموا لقريش ما استقاموا لكم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم علی عواتقكم ۔

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقيف و بنی حنيفة ۲/۲۳۳
المسند لا حمد بن حنبل ۲/۲۹۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۷۲ ، ۶/۱۱۲
مشكوة المصا بيح للتبريزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغير للسيوطی، ۱/۷٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۱۹۵
ميز ان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷، ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۲/۱٤۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۱٦ ☆ كنز العمال، للمتقی، ۱٤۸۸۲، ٦/٦۸
الكامل لا بن عدی، ٦/۵۱۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
تاريخ اصفهان لا بی نعيم، ۱/۱۲٤ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات یده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اورشوہر کے مال کی سب سے بڑھ کرنگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الناس العرب ، و خیر العرب قریش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات، یده ۲/ ۸۰۸
الصحیح لمسلم ، باب فضائل نساء قریش ، ۲/ ۳۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۷۵ ☆ مجمع الذوائد للهیثمی، ۴/ ۲۷۱
المسند للحمیدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/ ۱۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/ ۱۴۵ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۲/ ۶۰
السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۲۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۴۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۲۳ ☆ السنة لا بی عاصم، ۲/ ۶۴۰
شرح السنة للبغوی، ۴/ ۱۶۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/ ۱۴۶
التفسیر لا بن کثیر ۲/ ۳۲ ☆ التفسیر للطبری، ۳/ ۱۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/ ۸۷ ☆ تنزیة الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۳۶
الفوائد المجموعة للشوکانی، ۴۱۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خير القريش بنو هاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان الله تعالىٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قريش ، و اختار من قريش بنى هاشم ، و اختارنى من بنى هاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۲۔ **عن** المطلب بن أبى و داعة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ خلق خلقه فجعلهم فريقين فجعلنى فى خير الفريقين ، ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خير قبلية ، ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتا فانا خير كم قبيلة و خير كم بيتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷٤۔ **عن** عبد الله بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه مر سلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله اختار العرب فاختار منهم كنانة ، و اختار قريشا من كنانة و اختار بنى هاشم من قريش ، و اختارنى من بنى هاشم و فى لفظ

۲۷۷۲۔ كنز العمال للمتقى ، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ٤۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٦٢٧

۲۷۷۳۔ الجامع للترمذى، باب ما جا فى فضل النبى ﷺ، ۲/ ۲۰۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷٤۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ۱۳٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٤٦٢٦، ۲/ ۵۱۳

جمع الجوامع للسيوطى، ٤٦٢۵ ☆

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی ھاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھرعرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اورقریش سے بنوہاشم اور بنی ہاشم سے اولا د عبدالمطلب ، اور اولاد عبدالمطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی ھاشم ، و اصطفانی من بنی ھاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنااور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیہ الصلوة والسلام وانتھبوہ ، فدعا علیھم موسی بن عمران علیہ الصلوة و السلام قال :یا رب ھؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی اللہ الیہ : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیھم ، فان منھم النبی الامی النذیر البشیر بجنتی ۔ و منھم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی اللہ منھم بالقلیل من العمل ، فیدخلھم اللہ الجنة بقول لا الہ الا اللہ لا ن نبیھم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ھیبتہ المجتمع لہ اللب فی سکوتہ ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجتہ من خیر جیل من امتہ قریشا ثم اخرجتہ من ھاشم صفوة قریش ، فھم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امتہ

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲/۲٤۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۰۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/۲۹۷
التفسیر للقرطبی، ۸/۳۰۱ ☆ دلائل النبوة للبیھقی، ۱/٦۳۰
۲۷۷٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۱٤۰ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسی! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص۲۰

۲۷۷۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خرجت من افضل حین من العرب ھاشم و زھرۃ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم وبنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قال لی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربھا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربھا فلم اجد حیا افضل من بنی ھاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسیر لا بن کثیر ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھّم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔ اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر نبی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بکم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروزاۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة ا وثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱٤، ۱۲/ ٤۳

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ٤۳/۱۲

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ٤۳۹/۹ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ٤۱/۱۲

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰٤، ٤۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔　　اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔　　اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة او طاس : لو كان ثأبيا علی احد من االعرب رق لكان اليوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قسم الحيا ء عشرة اجزاء فتسعة فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ورایک باقی تمام لوگوں میں۔　　اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵۲/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۵۹/۱۲

۲۷۸۴۔ السنن الكبری للبيهقی، ۷۳/۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۳۲/۵

كنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۴۷/۱۲ ☆

۲۷۸۵۔ البخلاء للخطيب ، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اول من اشفع له یوم القیامة من امتی اهل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع له اولا افضل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سب العرب فاولئك هم المشرکون ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۱۲/ ۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۸ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲/ ۳۸۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/ ۳۷۹

۳۔فضائل مقامات

(۱)فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویة من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف ،اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

(۲)شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہو گیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ، ولکن فی التحریش بینهم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا، ۸۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶/۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴، ۲۳۸/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۸۲، ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۱

۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم، باب تحریش الشیطان ، ۳۷۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض، ۱۶/۲
السنن لا بن ماجه باب الخطبة یوم النحر ، ۲۲۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۳/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۲۵/۱
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۴۶، ۲۴۷/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۷/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۲/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲۲/۳
الترغیب والترهیب للمنذری ۴۵۷/۳ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۵۹/۱

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال .قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولکنه سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں ،مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کوغنیمت جانے گا جوحقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم هذه ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلك ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کوغنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادة بن الصامت و أبی الدراء رضی الله تعالیٰ عنهما قالا : قال رسول االله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرة العرب ۔

۲۷۹۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹،۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت وحضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انھم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا و ثنا ولکن یراؤن اعمالھم ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالی احد العر وسین عسقلان او غزہ ۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،
السنن لا بن ماجہ، باب الریاء والسمعۃ ، ۲/۳۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر ، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۷۷، ۱۲/ ۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

E
EEE
EEEEE
EEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
EEEEEEEEEEEEE
EEEEEEEEEEE
EEEEEEEEE
EEEEEEE
EEEEE
EEE
E

ا۔فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما من شئ بدئ يوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امير المؤمنين على ابن أبى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا نهارها، فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدينا فيقول: الا من مستغفر لى فاغفرله،، الا مسترزق فارذقه، الا متبلى فاعافيه، الا كذا، الا كذا حتى مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا، خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۷۔ كشف الخفا للعجلونى، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : فقدت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافع راسه الى السماء فقال : يا عائشة : ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بى ذلك ، ولكنى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالىٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الا كثر من عدد شعر غنم كلب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع مین آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات مین خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰۔ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۹۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من ليلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوى، ۱۲۶/٤ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جا فى ليلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۵۱۷٤، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۳۰۶

جامع الاحادیث

(جلد پنجم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (٣٦٦٣) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد پنجم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت .... (۵)

نام کتاب .... جامع الاحادیث جلد پنجم

ترتیب فہرست .... مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

ترتیب آیات کریمہ .... مولانا محمد شکیل استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ترتیب مسائل ضمنیہ .... مولانا عبد السلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ .... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

کمپوزر .... مولوی محمد زاہد علی بریلوی

باہتمام .... کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ ۶ فون ۲۳۲۴۳۱۸۷

تعداد .... (۱۰۰۰)

سن اشاعت باراول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

سن اشاعت باردوم ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی

کتاب المناقب

ابواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الله جل جلاله

۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں

(۱) حضور اولاد آدم کے سردار اور صاحب شفاعت ہیں

۲۸۰۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنّه' لَمْ یَکُنْ نَبِیّ اِلّا لَه' دَعْوَة قَدْ تَخِیْرِ ها فی الدنیا و اِنّی قد اختبأت دعوتی شفاعة لأمتی و أنا سید و لد آدم یوم القیامة و لا فخر ، و أنا اول من تنشق له الارض و لا فخر ، و بیدی لواء الحمد و لا فخر ، وآدم و من دونه تحت لوائی و لا فخر، فاذا أراد الله ان یصدع بین خلقه نادی منا د أین أحمد و امته ، فنحن الاخرون الاولون ، نحن آخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقتنا فتمضی غرًا محجلین من أثر الطهور ، فیقول الامم ، کادت هذه الأمة أن تکون أنبیاء کلها ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکے، اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں، آدم اور انکے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی، ہم

۲۸۰۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی المیتة و الارادة ۱۱۱۳/۲
الصحیح لمسلم کتاب الایمان ۱۱۳/۱
السنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۰۴/۱۲
التفسیر للقرطبی ۲۲۵/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۴۴۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی ۲۲۵/۹ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۸۸۱، ۴۰۴/۱۱
البدایة و النهایة لابن کثیر ۱۷۱/۱ ☆

چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ اور تابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۳۲

٢٨٠٢۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلحم فرفع الیه الرزاع و كانت تعجبه فنهس منها نهسة ثم قال . انا سید الناس یوم القیامة و هل تدرون مما ذلك ؟ یجمع الناس الاولین و الآخرین فی صعید واحد یسمعهم الداعی و ینفذهم البصر و تد نوالشمس فیبلغ الناس من الغم و الكرب ما لا یطیقون و لا یحتملون فیقول الناس : الا ترون ما قد بلغكم ، الا تنظرون من یشفع لكم الی ربكم؟ فیقول بعض الناس لبعض علیكم بآدم، فیاتون آدم فیقلون له : انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه و امر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، الا تری الی ما قد بلغنا ، فیقول آدم علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انه قد نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری اذهبوا الی نوح علیه السلام، فیاتون نوحا فیقولون : یا نوح ! انك انت اول الرسل الی اهل الارض و قد سماك الله عبدا شكورا، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه ، فیقول: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انه قد كانت لی دعوة دعوتها علی قومی، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی ابرهیم علیه السلام ، فیاتون ابراهیم فیقولون : یا ابراهیم ! انت نبی الله و خلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ،فیقول لهم : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعد ه مثله ، و انی قد كنت كذبت ثلث كذبات فذكرهن ابو حیان فی الحدیث، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی ، فیاتون موسی فیقولون : یا موسی انت رسول الله ، فضلك الله برسالته و بكلامه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، اما تری الی ما نحن فیه ، فیقول : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله ، و انی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی عیسی علیه السلام ، فیاتون عیسی فیقولون :یا عیسی !انت رسول الله وكلمته القاها الی

٢٨٠٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر سورة بنی اسرائیل ٦٨٤/٢

مریم و روح منه ، و کلمت الناس فی المهد صبیا ، اشفع لنا ، الا تری الی ما نحن فیه فیقول عیسی علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ، و لن یغضب بعده مثله ، و لم یذکر ذنبا، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فیاتون محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله و خاتم الانبیاء و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، فأنطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ، ثم یفتح الله علی من محامده و حسن الثناء علیه شیًا لم یفتحه علی احد قبلی ثم یقال : یا محمد ! ارفع راسك ، سل تعطه ، واشفع تشفع فارفع راسی فاقول: امتی یا رب ! امتی یا رب ! امتی یا رب! فیقال : یا محمد! ادخل من امتك من لا حساب علیهم من الباب الایمن من ابواب الجنة و هم شرکاء الناس فیما سواء ذالك من الابواب، ثم قال: و الذی نفسی بیده! ان ما بین المصراعین من مصار یع الجنة کمابین مکة و حمیر، او کما بین مکة وبصری ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، اس میں سے ایک دست حضور کی خدمت پیش ہوئی کیونکہ دست کا گوشت حضور کو پسند تھا۔ لہذا آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور اس کے بعد نگاہ نبوت سے نوازنا شروع کیا کہ قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے۔ اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناقابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے، پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیئے ۔پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب سے برگزیدہ روح ڈالی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا: تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا اپنے رب

کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔
حضرت آدم فرمائیں گے: آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور اس کے بعد نہ ایسا کبھی فرمائے گا، بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی۔ لہذا اپنی جان کی فکر ہے، اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں ہماری شفاعت فرمایئے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے آج میرے رب عزوجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا اظہار فرمایا اور اس کے بعد نہ کبھی ایسا اظہار فرمائے گا، بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے: بیشک میرے رب نے یہ غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک مجھ سے تین ایسی باتیں واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں باتوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: کہ اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور شرف ہم کلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت دی تھی، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں: کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا

کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت عیسی ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا تھا۔ نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پالنے کے اندر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کسی حال کو پہونچ گئے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا اظہار نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، اور تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جاؤ، چنانچہ لوگ حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوکر عرض گذار ہوں گے، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں اور اس کے رسول، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے، لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ پس میں اس کام کے لئے چل پڑونگا اور عرش اعظم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤنگا۔ پھر اللہ تعالی مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثناء ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد ! اپنا سر اٹھاؤ مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی، پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب ! میری امت، میری امت، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کو ہمیں حساب نہیں لینا ہے باب ایمن سے داخل کردو جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ! بیشک جنت کے ہر دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان فاصلہ ہے، یا مکہ معظّمہ سے بصری جتنی دور ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا سید ولد آدم یوم القیامة ، و اول من ینشق عن القبر ، واول شافع و اول مشفع ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اورسب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت قبول ہو۔ تجلی الیقین ص ۸۸

۲۸۰۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا سید ولد آدم ولا فخر ،وانا اول من تنشق الارض عنه یوم القیامة ولا فخر ، وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر ، ولو اء الحمد بیدی یوم القیامة ولا فخر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا ، میں سب سے پہلے قیامت کے دن قبر انور سے باہر تشریف لاؤں گا اوراس پر مجھے فخر نہیں، اورمیں سب سے پہلا شفیع ہوں اوروہ جسکی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوگی اوراس پر مجھے افتخار نہیں، اورمیرے ہاتھوں میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔

تجلی الیقین ،ص ۸۸

۲۸۰۵۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۸۰۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الفضائل ۲۴۵/۲
السنن لابی داؤد، سنت ۱۳، باب فی التیر بین الانبیاء ۶۴۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۱/۱
۲۸۰۴ ۔ السنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة ، ۳۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۰/۲ ☆ المستدرك للحاکم ۶۰۴/۲
اتحاف السادة للزبدی، ۵۷۲/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۰ ۴۳۴/۱۱
المغنی للعراقی، ۵۷/۳ ☆
۲۸۰۵ ۔ المستدرك للحاکم ، ۸۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳۵/۲
التفسیر لابن کثیر، ۴۳/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۵/۸
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۲، ۴۳۴/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۷۲/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : انا سید الناس یوم القیامة ولا فخر ، ما من احد الا وهو تحت لوائی یوم القیامة ینتظر الفرج ، و ان معی لواء الحمد ، انا امشی و یمشی الناس معی ، حتی آتی باب الجنة فاستفتح ، فیقال : من هذا ؟ فاقول : محمد فیقال: مرحبا بمحمد ، فاذا رأیت ربی خررت له ساجدا انظر الیه ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اوراس پر مجھے فخر نہیں، سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے پریشانی سے نجات کے منتظر ہوں گے۔لوائے حمد میرے ساتھ ہوگا۔میں چلوں گا اورلوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کردروازہ کھلواؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد، جواب میں خوش آمدید کہا جائے گا۔جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو بےساختہ اس کے لئے سجدہ ریز ہوجاؤں گا،۔۱۲م

۲۸۰۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی لا ول الناس تنشق الارض عن جمجمتی یوم القیامة ولا فخر ، واعطی لواء الحمد ولا فخر ، و انا سید الناس یوم القیامة ولا فخر ، وانا اول من یدخل الجنة یوم القیامة ولا فخر ، و انی آ تی باب الجنة فاٰخذ بحلقتها فیقو لون : من هذا ؟ فاقول : انا محمد ، فیفتحون لی فادخل ، فاذ ا الجبار عزوجل مستقبلی فا سجدله فیقول : ارفع رأسك یا محمد ! و تکلم یسمع منك ، وقل یقبل منك واشفع تشفع ، فا رفع رأسی فاقول : امتی امتی یارب ! فیقول : اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه مثقال حبة من شعیر من الایمان فأدخله الجنة ، فا قبل فمن وجدت فی قلبه ذلك فادخله الجنة فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له فیقول : ارفع رأسك یا محمد!وتکلم یسمع منك، وقل یقبل منك واشفع تشفع ، فأ رفع رأسی فاقول : امتی امتی ای رب! فیقول: اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه نصف حبة من شعیر من الایمان

۲۸۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۴۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۴۳۵/۱۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۴۹/۷
دلائل النبوة لابی نعیم ، ۱۳/۱ ☆

فأدخله الجنة ، فاذا الجبارمستقبلی فاسجد له فيقول: ارفع راسك يا محمد! وتكلم يسمع منك، و قل يقبل منك واشفع تشفع ، فارفع رأسی فاقول : امتی امتی ای رب! فيقول : اذهب الى امتك فمن وجدت فی قلبه حبة من خردل من الايمان فأدخله الجنة ،فأدخله الجنة، فاذهب فمن وجدت فی قلبه مثقال ذلك ادخلهم الجنة ۔ وفرغ الله من حساب الناس ، وادخل من بقی من امتی النار مع اهل النار ، فيقول اهل النار ما اغنی عنكم انكم كنتم تعبدون الله عزوجل لا تشركون به شيئا ، فيقول الجبار عزوجل : فبعزتی لاعتقهم من النار ، فيرسل اليهم فيخرجون وقد امتحشوا فيدخلون فی نهر الحياة فينبتون فيه كما تنبت الحبة فی غثاء السيل ويكتب بين اعينهم هؤلآء عتقاء الله عزوجل فيذهب بهم فيد خلون الجنة ، فيقول لهم اهل الجنة هؤلآء الجهنميون ، فيقول الجبار :بل هؤلاء عتقاء الجبار عزوجل ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت سب سے پہلے اپنی مرقد انور سے باہر تشریف لاؤں گا اوراس پر مجھے فخر نہیں ۔ لوائے حمد مجھے دیا جائے گا اور مجھے اس پر کچھ افتخار نہیں، میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پر کچھ تفاخر نہیں، روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور مجھے اس چیز پر فخر نہیں، میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر اس کی زنجیریں ہلاؤں گا تو مجھ سے دربان کہیں گے: آپ کون؟ میں فرماؤں گا: کہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اچانک مجھے دیدار الٰہی ہوگا اور میں سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ بولو تمہاری بات سنی جائے گی عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی ،اورشفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے ۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت ،میری امت ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے اس امتی کو جنت میں داخل کردو جسکے دل میں جو کے دانہ برابر بھی ایمان ہو ، میں آؤنگا اور جسکو ایسا پاؤنگا اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر مجھے دیدار خداوندی ہوگا اور میں سجدہ گروں گا ، فرمان الٰہی ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائیگی عرض کرو تمہاری عرض داشت قبول ہوگی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی ۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا:

اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالی فرمائیگا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جس کے قلب میں جو کے آدھے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جنت میں داخل کردو، چنانچہ میں ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دیدار الٰہی سے سرفراز ہوں گا اور سجدہ کروں گا، حکم ہوگا: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی، عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جنت میں لے جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو، میں ان سب کو بھی جنت میں پہونچا دوں گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا اور میرے باقی امتی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائینگے۔ ان کو دیکھ کر دوزخی کہیں گے: تمہارا دنیا میں اللہ عزوجل کو پوجنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کچھ کام نہ آیا۔ یہی سنکر خدائے جبار عزوجل فرمائیگا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور ان کو دوزخ سے آزاد فرماؤں گا، چنانچہ ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا جائیگا اور ان کو اس حال میں نکالا جائیگا کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، ان سب کو نہر حیات میں داخل کیا جائیگا، وہاں وہ اس تیزی سے صحیح وسالم نکلیں گے جیسے کاپ میں دانہ جلدا گتا ہے، ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو دیکھ کر جنتی کہیں گے یہ دوزخی ہیں، اللہ تعالیٰ عظمت والا عزوجل فرمائے گا: نہیں بلکہ یہ عظمت والے خدا کے آزاد کردہ ہیں۔

(۲) حضور تمام جہان کے سردار ہیں

۲۸۰۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا سيد العالمين ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام عالم کا سردار ہوں۔ تجلی الیقین ص ۹۳

(۳) حضور حبیب اللہ ہیں

۲۸۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : جلس ناس من

۲۸۰۷۔ المستدرك للحاكم

۲۸۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ، ۲۰۲/۲

اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینتظرونه قال : فخرج حتی اذا دنا منهم سمعهم یتذاکرون فسمع حدیثهم فقال بعضهم عجبا : ان الله تعالیٰ اتخذ من خلقه خلیلا ، اتخذ ابراهیم خلیلا و قال آخر : ما ذا بأعجب من کلام موسی کلمه الله تکلیما، وقال آخر : فعیسی کلمة الله وروحه، وقال آخر:آدم اصطفاه الله فخرج علیهم فسلم وقال: قد سمعت کلامکم وعجبکم ، ان ابراهیم خلیل الله و هو کذلك ، وموسی نجی الله وهو کذلك ،وآدم اصطفاه الله و هو کذلك ، ألا وانا حبیب الله ولا فخر ، وانا حامل لواء الحمد یوم القیامة ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامة ولا فخر وانا اول من یحرك حلق الجنة و یفتح الله لی فید خلنیها ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر و انا اکرم الاولین و الآخرین و لا فخر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دراقدس پر کچھ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیٹھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں باتیں کررہے تھے۔حضور تشریف فرما ہوئے ،انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خلیل بنایا، دوسرا بولا: حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے بے واسطہ کلام فرمایا، تیسرے نے کہا: اور حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں، چوتھے نے کہا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ ہیں، جب وہ سب کہہ چکے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں، اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ حقیقت میں ایسے ہی ہیں، سن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں، میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں ،سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤنگا ، اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ نازکی راہ سے نہیں کہتا، اور میں سب اگلوں اور پچھلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

تجلی الیقین ص ۹۴

(۴) حضور تمام مخلوق سے بہتر ہیں

۲۸۰۹۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال: بلغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعض ما یقول الناس قال: فصعد المنبر فقال : من انا ؟ قالوا: انت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ، ان الله تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقه ، و جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر فرقة و خلق القبائل فجعلنی فی خیرقبیلة ، و جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا ، فانا خیرکم بیتا و خیرکم نفسا۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی چہ میگوئیاں پہونچیں تو حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پوچھا، میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، مخلوق کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہتر جماعت میں رکھا اور مختلف قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو مختلف خاندانوں میں بانٹا تو مجھے ان میں بہتر خاندان میں رکھا، لہذا میں خاندان اور ذات دونوں کے اعتبار سے تم میں بہتر ہوں ۱۲م

تجلی الیقین ص ۹۷

(۵) قیامت میں تمام مخلوق پر حضور کی سیادت کا اظہار

۲۸۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

۲۸۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۰۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۵
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۰۸
۲۸۱۰۔ اللسنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة ، ۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۶
المستدرك للحاكم ، ۱/۷۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸۷ ☆ فتحالبری للعسقلانی، ۱۳/۳۳۴
التفسیر للبغوی ۱۹۷/ٍ ☆ التفسیر لابن کثیر ۴/۲۹۶

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اوران کا خطیب اوران کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا۔ تجلی الیقین ص ١٢٦

(٦) حضور افضل الانبیاء ہیں

٢٨١١۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکتاب اصابه من بعض اهل الکتاب فقرأه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فغضب ، فقال : امتهو کون انتم کما تهوکت الیهود و النصاری فیها یا ابن الخطاب ؟ و الذی نفسی بیده لقد جئتکم بها بیضاء نقیة لاتسالوهم عن شئ فیخبر و کم بحق فتکذ بوابه، او بباطل فتصدقوابه ، والذی نفسی بیده و لو ان موسی علیه الصلوٰة و السلام کان حیا ماوسعه الا ان یتبعنی ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/٢٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جوانہیں کچھ یہود نے دی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اے ابن خطاب ! کیاتم یہود ونصاری کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اورصاف شریعت لایا، ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اورتم اس کو جھٹلا دوگے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ناحق بتائیں گے اورتم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔١٢م

٢٨١٢۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنسخة من التورة فقال: یا رسول الله ! هذه نسخة من التوراة فسکت ، فجعل یقرء و وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه : ثکلتك

٢٨١٢۔ السنن للدارمی، ١/١١٦ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی،

الثواكل ، ما ترى ما بوجه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنظر عمر رضى الله تعالىٰ عنه الى وجه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اعوذبالله من غضب الله و غضب رسوله، رضينا بالله ربا ، و بالاسلام دينا ، و بحمد نبيا ، فقال رسول الله : و الذى نفسى بيده لو بدا لكم موسى فاتبعتمو ه وتركتمو نى لضللتم عن سواء السبيل ، و لو كان حيا ادرك نبوتى لا تبعنى ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ تورات کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے، آپ پڑھنے لگے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ بدلنے لگا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اے عمر! تمہیں رونے والیاں روئیں، تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا حال نہیں دیکھتے ؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کے چہرۂ اقدس سے جلال وغضب کا اظہار دیکھا تو فورا کہنے لگے: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا کہ وہ میرا رب ہے، اور اسلام سے کہ وہ میرا دین ہے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ وہ میرے نبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام ہوں اور تم میری اتباع چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ، اور اگر آج وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ہی باعث ہے کہ جب آخر الزماں میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی ونائب یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۳/۹ ☆ تجلی الیقین ۱۸

۲۸۱۳ـ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لرسول الله صلى

۲۸۱۳ ـ تاريخ دمشق لابن عساكر،

الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالی کلم موسی ، وخلق عیسی من روح القدس ، واتخذ ابراهیم خلیلا ، و اصطفی آدم علیهم الصلوٰة و السلام وما اعطاك فضلا ، فینزل جبرئیل علیه السلام وقال : ان الله تعالیٰ یقول : ان کنت اتخذت ابراهیم خلیلا قد اتخذتك حبیبا ، وان کنت کلمت موسی فی الارض تکلیما فقد کلمتك فی السماء ، وان کنت خلقت عیسی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة ، ولقد وطأت فی السماء مؤطا لم یطأه احد قبلك ولا یطأ احد بعدك ، و ان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بك الانبیا ء، وما خلقت خلقا اکرم علی منك (وساق الحدیث الی ان قال) ظل عرشی فی القیامة علیك ممدود ، تاج الحمد علی راسك معقود ، و قرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واهلها لا عرفهم کرامتك، ومنزلتك عندی ، ولو لاك ما خلقت الدنیا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا، عیسی علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا؟ فوراً جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا، اور اگر موسی سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا، اور اگر عیسی کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا، اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہونچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا اور نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہے، اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں خاتم الانبیاء ٹھہرایا، اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا، کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ۔ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

تجلی الیقین ص ۲۷

۲۸۱٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام فقال : ان الله تعالیٰ یقول: لولاك ما خلقت الجنة ، ولولاك ما خلقت النار ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اوراگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیل ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کے لئے ہوتیں ، اورخود جنت ناراجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔)

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

تجلی الیقین ص ۲۷

۲۸۱۵ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اوحی الله تعالیٰ الی موسی علیه الصلوٰة و السلام نبّی بنی اسرائیل انه من لقینی و هوجاحد باحمد ادخلته النار، قال : یا رب ! و من احمد ؟ قال : ما خلقت خلقا اکرم علیّ منه ، کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموت و الارض ، ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها هو و امته ، قال و من امته ؟ قال :الحمادون (و ذکر صفتهم ثم قال)جعلنی نبی تلك الامة قال: نبیها منها قال: اجعلنی من امت ذلك النبی ، قال استقدمت واستاخر، ولکن ساجمع بینك وبینه فی دارالخلد ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کووحی بھیجی ، بنی اسرائیل کوخبر دے

۲۸۱٤ـ مسند لافردوس للدری میل، کنز العمال للمتقی، ۱۱/۴۳۱
۲۸۱۵ـ السنة لابن ابی عاصم ۱/۳۰۵

کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے وزخ میں ڈال دوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب احمد کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا، عرض کی: الٰہی اس کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی، اوران کی صفات جلیلہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائیں، عرض کی: الٰہی! مجھے اس امت کا نبی کر، فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی! مجھے اس نبی کی امت میں کر، فرمایا: تو زمانے میں مقدم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کروں گا۔

تجلی الیقین ص ۴۷

۲۸۱۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما اسری بی قربنی ربی تعالیٰ حتی كان بینی و بینه تعالیٰ كقاب قوسین او ادنی ، لا بل ادنی ، قال: یا حبیبی ! یا محمد ! قلت : لبیك یا رب ! قال : هل غمك ان جعلتك آخر النبیین؟ قلت : یا رب ! لا ، قال:حبیبی هل غم امتك ان جعلتهم اخر الامم ؟ قلت یا رب ! لا ، قال: ابلغ امتك عنی السلام و اخبرهم انی جعلتهم آخر الامم لأفضح الامم عندهم و لا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسریٰ میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا، رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا تجھے کوئی برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا؟ عرض کی نہیں، اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں، اے رب میرے! فرمایا: اپنی امت کو میرا سلام پہونچا اور انہیں خبر دے میں نے انہیں سب امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

۲۸۱۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۸/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۱، ۴۴۹/۱۱
اتحافات السنیة ، ۲۶۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۳۰/۵
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۷۶/۱ ☆

۲۸۱۷ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما فرغت مما امرنى الله به من امر السموت قلت : يا رب انه لم يكن نبى قبلى الا وقد اكرمته ، جعلت ابراهيم خليلا ، و موسى كليما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسيلمان الرياح و الشياطين ، و احييت لعيسى الموتى فما جعلت لى ؟ قال : اوليس اعطيتك افضل من ذلك كله ، لا اذكر الا ذكرت معى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سموت سے فارغ ہوا، اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے، ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل کیا، موسیٰ علی السلام کو کلیم، داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلائے۔ میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

۲۸۱۸۔ **عن** ابى هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما فرغت مما امرنى الله به من امر السموت قلت:يا رب انه لم يكن نبى قبلى الا وقد اكرمته ، جعلت ابراهيم خليلا ، و موسى كليما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسليمان الرياح و الشياطين ، و احييت لعيسى الموتى ، فما جعلت لى قال : ما اعطيتك خير من ذلك ، اعطيتك الكوثر و جعلت اسمك مع اسمى ينادى به فى جوف السماء (الى ان قال) و خبأت شفاعتك و لم أخبأها لنبى غيرك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سموت سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے۔ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ کو کلیم، حضرت داؤد کے لئے پہاڑ مسخر کئے اور حضرت سلیمان کے لئے ہوا

۲۸۱۷۔ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۲۱/۶

۲۸۱۸ ۔ دلائل النبوة للبيهقى،

اورشیاطین، حضرت عیسیٰ کے لئے مردے جلائے اور میرے لئے کیا کیا؟ علیہم الصلوٰۃ والسلام، ارشاد ہوا، جو میں نے تجھے دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا کیا، اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کررکھی ہے اور رتیرے سوا کسی کو یہ دولت نہ دی۔

تجلی الیقین ص ۷۷

۲۸۱۹۔ **عن** ابی هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اتخذ الله ابراهيم خليلا ، وموسى نجيا و اتخذني حبيبا ، ثم قال: وعزتي و جلالي لا وثرن حبيبي على خليلي و نجي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر تفضیل دوں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۲۸۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قال لى ربى عزوجل : نحلت ابراهيم خلتى ، وكلمت موسى تكليما ، واعطيتك يا محمد كفاحا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسی سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجھ عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

۲۸۲۱۔ **عن** وهب بن منبه رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله تعالىٰ اوحى فى الزبور ، يا داؤد ! انه سياتى بعدك من اسمه احمد و محمد صادقا نبيا لا اغضب

۲۸۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۳، ۱۱/۴۰۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳۱
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ تنزیه الشریعه لابن عاق ۱/۳۳۳
۲۸۲۰۔ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر
۲۸۲۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆

علیه ابدا ، ولا یعصینی ابدا (الی قوله) امته امة رحمة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء ، اوافرضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیامة و نورهم مثل نور الانبیا ء (الی ان قال) یا داؤد ! انی فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی ،اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناروا ض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے ۔اوران پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء ورسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اوراس کی امت کوتمام امتوں پر فضیلت بخشی،۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔اور حضرات انبیاء بلائے گئے ۔ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت آئی ہر نبی کیلے دونور ہیں اوران کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے ۔ان کے سرانور اور روئے انور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے،اوران کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دونور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے، حضرت کعب احبار نے خواب سن کر فرمایا:

بالله الذی لا اله الا هو، لقد رایت هذ افی منامك ۔

تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تونے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا: ہاں!

و الذی نفسی بیده ! انها لصفة محمد وامته وصفة الانبیاء وامممهم فی کتاب الله تعالیٰ ، فکانما قراته فی التوراة ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت

لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کی امت ، اور انبیائے سابقین اوران کی امتوں کی ، گویا تو نے توارت میں پڑھ کر بیان کیا۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالۂ میلاد امام علامہ ابن طغربک سے ناقل ، مروی ہوا کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: الٰہی تونے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا، اے آدم! اپنا سر اٹھا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا۔ سراپا پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا، عرض کی: الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا:

هذا نور نبی من ذریتك اسم فی السماء احمد ، و فی الارض محمد ، لولاه ما خلقتك و لا خلقت سماء و لاارض۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، اور نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نیز مواہب میں ہے۔

مروی ہوا جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے باہر آئے۔ ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہیں؟ فرمایا:

هذا ولدك الذی لولاه ما خلقتك ـ

یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔

عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ناقل:۔

ان الله تعالیٰ قال لنبیه : من اجلك اسطح البطحاء و اموج ا الموج ، وارفع السماء و اجعل الثواب و العقاب ـ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا اور سزا۔

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔
الحق۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ وہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی ۔ جان ہے تو جہاں ہے

اما سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں ہے۔
اللہ تعالی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: قد مننت علیك بسبعة اشیاء، اولها انی لم اخلق فی السموت و الارض اکرم علی منك ۔
میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔
امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری اور مفسر ثعلبی، پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:۔
الجنة حرام علی الانبیاء حتی تد خلها و علی الامم حتی تد خلها امتك ۔
جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو، اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔
علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر میں، پھر قسطلانی و شامی وحلبی وولجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرماتا ہے۔
عبدی الذی سرت به نفسی انزل علیه و حی فیظهر فی الامم عدلی ، و یوصیهم الوصایا و لا یضحك و لا یسمع صوته فی الاسواق ، یفتح العیون العور و الآذان الصم ، و یحیی القلوب الغلف ، و ما اعطیه لا اعطی احدا مشفح یحمد الله حمدا جدیدا۔
میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے، میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں میں

میرا عدل ظاہر کرے گا، اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا ، بے جانہ ہنسے گا ، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدے گا۔ اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا، مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد، ہم وزن اور ہم معنی ہے۔ یعنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا۔

علامہ قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات تورایت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یا موسی ! احمد نی اذا مننت علیك مع كلامی ایاك بالایمان باحمد و لو لم تقبل الایمان باحمد ما جاو رتنی فی داری ، و لا تنعمت فی جنتی ، یا موسی ! من لم یومن باحمد من جمیع المرسلین و لم یصدقه و لم یشتق الیه كانت حسناته مردودة علیه ، و منعته حفظ الحكمة ولاا دخل فی قلبه نور الهدی ، و امحو اسمه من النبوة یا موسی ! من آمن باحمد و صدقه اولئك هم الفائزون، و من كفر باحمدو كذبه من جمیع خلقی اولئك هم الخاسرون اولئك هم النادمون، اولئك هم الغافلون ۔

اے موسی! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا، کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا۔ اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔ نہ میری جنت میں چین کرتا، اے موسی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اسکا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہونگی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا۔ اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا۔ اور اسکا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا، اے موسی! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کرے وہی ہیں مراد کو پہونچنے والے۔ اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیماں، وہی ہیں بے خبر،

الحمد للہ، یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیت کریمہ

لتومنن به و لتنصرن میں مذکور ہوا۔

تذئیل: بعض رویات میں ہے

حق عز جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد ! انت نوری نوری و سر سری ، وکنوز ھدایتی و خزائن معرفتی، جعلت فداً لك ملكی من العرش الی ما تحت الارضین ، كلهم يطلبون رضاتی ، و ان اطلب رضاك يا محمد!

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان، اور میری معرفت کے خزانے، میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثری تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ اے محمد!

اللهم رب محمد صل علی محمد وعلی آل محمد ، اسئالك برضاك عن محمد ، و رضا عنك ان ترضی عنا محمدا، ترضی عنا بمحمد، آمين ، اله محمد و صل علی محمد و آل محمد و بارك وسلم ۔ **تجلی الیقین ص ۸۵**

۲۸۲۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حمد الانبياء ربهم واثنو ا عليه، ثم ذكروا فضائلهم و مناقبهم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كلكم اثنی علی ربه و انی مثن علی ربی ، الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمين ، و كافة للناس بشيرا ونذيرا ، و انزل علیّ القرآن فيه تبيان لكل شئ ، و جعل امتی خير امة اخرجت للناس ، و جعل امتی امة و سطا ، و جعل امتی هم الاولون و الآخرون ، و شرح لی صدری ، و وضع عنی و زری ، و رفع لی ذكری ، و جعلنی فاتحا و خاتما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے، سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا ، خوش خبری دیتا، اور ڈرسناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا، اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل، اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

۲۸۲۲۔ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳۲۲/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۶۹/۱

۲۸۲۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله ، لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر ، قال :جاء جبریل علیه السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعه میکائیل ، فقال جبرئیل لمیکائیل: اعتنی بطست من ماء زمزم کیما اطهر قلبه ، واشرح له صدره ، قال: فشق عن بطنه فغسله ثلث مرات 'الی ان قال ' ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربهم فقال : ابراهیم : الحمد الله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکا عظیما ، و جعلنی امة قانتا لله یوتم بی و انقذنی من النار ، و جعلها علیّ بردا و سلاما ، ثم ان موسی اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی کلمنی تکلیما و جعل هلاك آل فرعون و نجاة بنی اسرائیل علی یدیّ ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون ، ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال : الحمد لله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور ، و الان لی الحدید ، و سخر لی الجبال یسبحن و الطیر ، و اعطا نی الحکمة و فصل الخطاب ، ثم ان سلیمان اثنی علی به ، فقال الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب و قدور راسیات ، و علمنی منطق الطیر ، و اٰتانی من کل شئ فضلا ، و سخرلی جنود الشیاطین و الانس و الطیر و فضلنی علی کثیر من عباده المؤمنین ، و اٰتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی ، و جعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب ، ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال :الحمد لله الذی جعلنی کلمته و جعل مثلی مثل آدم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون و علمنی الکتاب و الحکمة و التورة و الانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهئیة الطیر ، فانفخ فیه ، فیکون طیرا باذن الله ، وجعلنی ابرئ الاکمه و الابرص ، ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه ۔الحدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر معراج کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج حضرت جبرئیل حضرت میکائیل کو لیکر میری بارگاہ میں حاضر آئے اور میکائیل سے فرمایا: ایک طشت میں آب زمزم لاؤ کہ میں قلب

۲۸۲۳۔ التفسیر لابن جریر، ۸/۹

اقدس کو خوب مزید ستھرا کردوں، اور سینہ کشادہ کردوں۔ پھر بطن پاک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو تین مرتبہ دھویا۔(پھر کچھ حدیث بیان فرمائی)اور فرمایا میری ملاقات حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور ان سب نے اپنے رب کی خوب حمد وثنا بیان فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جن نے مجھے خلیل فرمایا اور عظیم ملک عطا کیا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میرے تابعدار اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنادیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ہی ذریعہ ہلاک فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا۔ یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا ،شیاطین میرے تابع فرمان رہتے میں جو چاہتا ہوں ان سے بناتے ہیں پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور مجھے پرندوں کی بولیاں سکھائیں، اور ہر چیز میں مجھے فضیلت بخشی، میرے تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر مجھے فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ فرمائی اور میری بادشاہت مرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی تو فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا ور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ پیدا کیا۔ مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا: ساتھ ہی مجھے

یہ معجزہ عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس میں پھونک مارتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور مجھے یہ معجزہ بھی دیا کہ میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو صحیح کر دیتا اور مردوں کو اللہ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرماتے ہوئے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ الحدیث۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲٤۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قال لى جبرئيل عليه اسلام : قلبت الارض مشارقها و مغاربها ، فلم اجد رجلا افضل من محمد ، و لم اجد بنى اب افضل من بنى هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

۳۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقلہ فی المواہب۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى المسجد و معنا ناس من اهل المدينة و هم اهل النفاق ، فاذاً سحابة ! فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :سلم علىّ ملك ثم قال لى : لم ازل استاذن ربى عزوجل فى لقائك حتى كان اوان اذن لى ، و انى ابشرك انه ليس احدا اكرم على الله منك ۔

۲۸۲٤۔ المواهيب اللدنية للقسطلانى، ☆

۲۸۲۵۔ كنز العمال للمتقى، ۳۵٤۹۹، ٤۳۱/۱۲ ☆

حضرت عبداللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، کچھ مدینہ کے باشندہ منافقین بھی جمع تھے، ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی دعا مانگتا تھا، یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا کہ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

۲۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حملت علی دابة بیضاء بین الحمار و بین البغل ، فی فخذیها جناحان تحفز بهما رجلیها ، فلما دنوت لا رکبها شمست ، فوضع جبرئیل یده علی معرفتها ثم قال : الا تستحین یا براق مما تصنعین ؟ و الله ! ما رکب علیك عبد الله قبل محمد اکرم علی الله منه ، فاستحیت حتی ارفضت عرقا، ثم اقرت حتی رکبتها فعملت باذنیها و قبضت الارض حتی کان منتهی و قع حافرها طرفها ، وکانت طویلة الظهر طویلة الاذنین و خرج معی جبرئیل لا یفوتنی و لا افوته حتی انتهی بی الی بیت المقدس فانتهی البراق الی موقفه الذی کان یقف فربطته فیه ، وکان مهبط الانبیاء ، و رأیت الانبیاء جمعوا لی، فرأیت ابراهیم و موسی و عیسی فظننت انه لابد من ان یکون لهم ایام ، فقدمتی جبرئیل حتی صلیت بین ایدهم ، و سألتهم فقالوا : بعثنا للتوحید۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میں ایک جانور پر سوار ہوا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی دونوں رانوں میں پر تھے جن کے ذریعہ وہ خوب تیز چلتا، جب میں سوار ہونے کے قریب ہوا تو اس نے شوخی کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی گردن پر تھپکی دی اور فرمایا: اے براق تجھے اپنی شوخی پر شرم نہیں آتی، قسم بخدا تجھ پر آج تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اللہ کے یہاں برگزیدہ کوئی دوسرا سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر وہ پسینہ پسینہ ہوگیا، وہ سکون سے ہوا تو میں اس پر سوار ہوا، میں نے اس کے کان پکڑے اور نہایت اطمینان سے بیٹھا

۲۸۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۵۲، ۳۹۷/۱۱

جیسے زمین پر بیٹھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں اس کے قدم پڑتے ہیں جہاں نگاہ پہونچتی، اس کی پیٹھ بھی خوب چوڑی تھی اور کان خوب لمبے تھے، حضرت جبرئیل میرے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنی جگہ پر جاکر ٹھہر گیا اور میں نے اس کو وہاں ہی باندھ دیا، یہ انبیائے کرام کی جائے نزول تھی اور سب حضرات میرے لئے جمع تھے، میں نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا کوئی امام ضرور ہوگا۔ پھر حضرت جبرئیل نے میرا دست اقدس پکڑ کر مجھے امام بنایا، میں نے ان کو نماز پڑھائی پھر آپس میں گفتگو شروع ہوئی، میں نے ان سے سوال کیا تو عرض کرنے لگے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے اعلان کے لئے مبعوث فرمایا: ۱۲م

۲۸۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل علیہ السلام: ابمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ، قال فارفض عرقا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس کی لگام لگی تھی اور زین کسی تھی، اس نے شوخی کی تو حضرت جبرئیل نے فرمایا: اے براق! کیا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شوخی کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا معزز و مکرم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ ۱۲م تجلی الیقین ص ۱۴۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی۔

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامۃ۔

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

اسی میں منقول

اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسی کلمۃ اللہ فیکم یوم القیامۃ ثم قال: انھما فی امتی یوم القیامۃ۔

۲۸۲۷۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، ۱۴۱/۲

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ وعیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کئے جائینگے پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت میں ہوں گے۔

افضل القری میں فتاوی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی: ابشر فانك خير خلقه و صفوته من البشر ، حباك الله بما لم يجب به احدا من خلقه ،لا ملكا مقربا و لا نبيا مرسلا۔

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں۔ اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہاں میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو نہ کسی مرسل نبی کو۔

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

يا ابا الحسن ! ان محمدا رسول رب العالمين و خاتم النبيين و قائد الغر المحجلين وسيد جميع الانبياء و المرسلين الذى تنبأ وآدم بين الماء والطين ، رؤف بالمومنين ، شفيع المذنبين ارسله الله الى كافه الخلق اجمعين ۔

اے ابوالحسن! بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم، روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار، نبی ہوئے جبکہ آدم آب و گل میں تھے، مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

بعض احادیث میں مذکور ہے

لى مع الله وقت لا يسعنى فيه ملك مقرب و لا نبى مرسل

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نیں۔ مدارج النبوۃ۔

مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے آکر یوں سلام کیا۔

السلام عليك يا اول ، السلام عليك يا آخر، السلام عليك يا ظاهر ،

السلام علیك یا باطن ۔

میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں، مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں، عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سے سب سے موخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں، اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے ہزار سال حضور پر دورد بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث فرمایا: خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لئے ، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ تاباں ، اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا، اور حضور کا شرف وفضل سب اہل آسمان وزمین پر آشکارا کیا۔

تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی ، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر باطن ہے، اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذی فضلنی علی جمیع النبین حتی فی اسمی و صفتی،

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں کہ میرے نام اور صفت میں۔

هکذا نقل و قال روی التلمسانی عن ابن عباس ، وظاهره انه اخرجه بسنده الی ابن عباس ، فان ذلك هو الذی یدل علیه روی ، کما فی الزرقانی و الله سبحانه تعالیٰ اعلم تجلی الیقین ص ۱۵۱

۷۔ حضور کے لئے انبیائے کرام سے عہد ومیثاق

۲۸۲۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

۲۸۲۸۔ التفسیر لابن جریر، ۳/۳۳۲

لم یبعث اللہ عزوجل نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العھد فی محمد ، لئن بعث و ھوحی لیؤمنن بہ و لینصرنہ ، و یامرہ فیاخذ العھد علی قومہ ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے ۔ اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے ۔

۲۸۲۹ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ثم ذکر ما اخذ علیھم ، یعنی علی اھل الکتاب ، و علی انبیائھم من المیثاق بتصدیقہ یعنی بتصدیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جائھم و اقرار ھم بہ علی انفسھم ، فقال : و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ، الی آخرالآیۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس عہد میثاق کا ذکر فرمایا جو اہل کتاب اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیا گیا تھا کہ جب نبی آخر الزماں حضور احمد مجتبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں اور وہ ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو سب ان کی نبوت ورسالت کی تصدیق کریں اور اقرار کریں، لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے و اذ اخذ الآیۃ ۔۱۲م تجلی الیقین ص ۱۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام زرکشی وحافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ وعلامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا، واللہ تعالیٰ اعلم

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے ، اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے ، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے ، یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰت اللہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی

۲۸۲۹ ۔ التفسیر لابن جریر، ۳۳۲/۳

اسمه احمد“ کہتا تشریف لایا، اور جب سب ستارے روشن مہ پارے ممکن غیب میں گئے آفتاب عالم تاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دہر الداہرین۔ تجلی الیقین ص ۱۶

(۸) حضور افضل خلق ہیں

۲۸۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ما خلق الله وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ما سمعت الله اقسم بحیاۃ احد غیره ، قال الله تعالیٰ ذکره ”لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیة۔ تجلی الیقین ص ۳۲

(۹) حضور کو جنت میں مقام وسیلہ عطا ہوگا

۲۸۳۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلیتم فاسئلوا الله لی الوسیلة، قیل :یا رسول الله ! ما الوسیلة ؟ قال : اعلی درجة فی الجنة ، لا ینالها الا رجل واحد ، ارجو ان اکون انا هو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

۲۸۳۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الوسیلة درجة عند الله لیس فوقها درجة فسلوا الله ان

۲۸۳۰۔ التفسیر لابن جریر، ۱۴/۴۴

۲۸۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۲۰

۲۸۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۵۰۳

یو تینی الوسیلة ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ تعالی کے پاس جس سے اونچا کوئی درجہ نہیں، تو اللہ تعالی سے مانگو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خدا ورسول جس بات کو بکلمۂ امید وترجی بیان فرمائیں وہ یقین الوقوع ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلام اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لئے۔ ذکر الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخه فی اقسام الشفاعة ۔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی صاحبها۔ تجلی الیقین ص ۱۳۵

۲۸۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذ اسمعتهم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ،ثم صلوا علیّ ، فانه من صلی علیّ صلوة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بها عشرا ، ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة ، لا تنبغی الا لعبد من عباد الله ، و ارجو ان اکون انا هو فمن سأل لی الوسیلة حلت علیها الشفاعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کا جواب دو پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ جنت میں یہ ایک درجہ ہے فقط ایک بندے کو ملے گا اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ میں ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت اترے گی۔

۲۸۳۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله رفعنی یوم القیامة فی اعلی غرفة من جنات النعیم

۲۸۳۳۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، ۱۶۶/۱
السنن لابی داؤد، صلوة ۲۶ ، باب ما یقول اذا سمع المؤذن ، ۷۷/۱
الجامع للترمذی، مناقب، کتاب المناقب، ۲۰۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۹/۲
۲۸۳۴۔ کتاب الزرد علی الجهیمة للدارمی،

لیس فوقه الا حملة العرش ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی مجھے روز قیامت جنات نعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین ص ۱۳۶

۲۔ معجزات

(۱) انگشتان مبارک سے چشمہ جاری ہوا۔

۲۸۳۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فاتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى ذلك الاناء يده ، فامر الناس ان يتوضؤا منه ، فرأيت الماء ينبع من تحت بين اصابعه فتوضأ الناس حتى توضؤا من عند آخرهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں تھے لیکن پانی نہیں مل سکا، حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھوڑا پانی ایک برتن میں لایا گیا، حضور نے اس برتن میں اپنا دست اقدس رکھا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وضو کریں، میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی ابل رہا تھا یہاں کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے وضو کیا ۱۲ م

۲۸۳۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : عطش الناس يوم الحديبية و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضا فجهش الناس نحوه قال : ما لكم ؟ قالو ا : ليس عند نا ماء نتوضأ و لا نشرب الا ما بين يديك ، فوضع يده فى الركوة فجعل الماء يثوربين اصابعه كامثال العيون ، فشربنا و توضأنا قلت : كم كنتم قال : لو كنا مأة الف لكفانا ، انا كناخمس عشرة مأة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس کی شدت میں مبتلا ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ کے گرد آ کر جمع ہو گئے، حضور نے یہ دیکھ

۲۸۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ۵۰۴/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى آيات النبوة ، ۲۰۴/۲

۲۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ۵۰۵/۱

کرفرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں، اور نہ پینے کے لئے، بس یہی تھوڑا سا پانی ہے جو حضور کے پاس رکھا ہے، یہ سن کر آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتان مبارک سے ایسا ابل پڑا جیسے چشمے سے پانی، تو ہم سب نے پیا اور وضو کیا، راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر ایک لاکھ ہوتے جب بھی کافی ہوجاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔۱۲م

۲۸۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا نعد الآيات بركة و انتم تعدونها تخويفا ، كنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفر فقل الماء ، فقال : اطلبوا فضلة من ماء فجاء وا باناء فيه ما ء قليل، فادخل يده فى الاناء ثم قال: حى على الطهور المبارك و البركة من الله ، فلقد رأيت الماء ينبع من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لقد كنا نسمع تسبيح الطعام و هو يؤ كل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برکت والے معجزات شمار کرتے تھے جبکہ تم خوف دلانے والی آیات کی شمار میں لگے رہتے ہو، سنو! ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی، آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لے آؤ، ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا پانی تھا، آپ نے برتن میں اپنا دست اقدس ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے بارہا یہ معجزہ بھی دیکھا کہ ہم خود آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔۱۲م

(۲) درخت اور ابر کا سایہ کرنا

۲۸۳۸۔ **عن** ابى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرج ابو طالب

۲۸۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب علامات النبوة فى الاسلام ، ۵۰۵/۱

۲۸۳۸۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ابدء النبوة ، ۲۰۲/۲

الی الشام و خرج معه النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم فی اشیا خ من قریش ، فلما اشرفوا علی الراهب هبط فخلوا رحالهم ، فخرج الیهم الراهب ، و کانوا قبل ذلك یمرون به فلا یخرج الیهم و لا یلتفت قال : فهم یخلون رحالهم فجعل یخللهم الراهب حتی جاء فاخذ بید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هذا سید العالمین ، هذا رسول الله رب العالمین ، یبعثه الله رحمة للعالمین ، فقال له اشیاخ من قریش : ما علمك ؟ فقال : انکم حین اشرفتم من العقبة لم یبق حجر و لا شجر الا خر ساجدا، و لا یسجدان الا لنبی ، و انی اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف کتفه مثل التفاحة ، ثم رجع فصنع لهم طعاما ، فلما اتاهم به فکان هو فی رعیة الابل فقال : ارسلوا الیه فاقبل و علیه غمامة تظله، فلمادنا من القوم وجدهم قد سبقوه الی فئ الشجرة ، فلما جلس مال فئ الشجرة علیه فقال : انظروا الی فئ الشجرة مال علیه ، قال : فبینما هو قائم علیهم و هو ینا شدهم ان لا یذهبوا به الی الروم ، فان الروم ان روعرفوا بالصفة فیقتلو نه ، فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال : ما جاء بکم ؟ قالوا : جئنا ان هذا النبی خارج فی هذا الشهر ، فلم یبق طریق الا بعث الیه بأ نا س و انا قد اخبرنا خبره بعثنا الی طریقك هذا، فقال : هل خلفکم احد هو خیر منکم قالوا: انما اخبرنا خبره بطریقك هذا ، قال: افرأیتم امرا ا راد الله ان یقضیه ، هل یستطیع احد من الناس رده ؟ قالوا: لا، قال: فبایعوه و اقاموا معه قال: انشد کم بالله ! ایکم ولیه ؟ قالوا : ابو طالب، فلم یزل یناشده حتی رده ابو طالب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب اور رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف سفر فرمایا، جب بصریٰ میں بحیرہ راہب کے پاس پہونچے تو ابوطالب نے وہاں پہونچ کر قیام کا ارادہ کیا اوراس ارادہ سے سب نے اپنے کجاوے کھول دئے ان لوگوں کو دیکھ کر راہب ان کے پاس آیا حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی یہاں قیام کیا تھا لیکن کبھی اس نے ملاقات نہیں کی، اورنہ ہی ان کی طرف کوئی التفات کیا تھا، حضرت ابوموسی اشعری فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ ابھی اپنے کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہونچا اورآپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہاں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں،

اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اکابر قریش نے کہا: تمہیں کس نے بتایا، اس نے کہا: جب تم لوگ مکہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو، اور یہ سب صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز میں ان کو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کے مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان تمام لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا، جب وہ کھانا لیکر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے، راہب نے کہا: ان کو بلاؤ، آپ تشریف لائے تو آپ کے سرانور پر بادل سایہ فگن تھا، قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہونچ چکے ہیں۔ لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا، راہب نے کہا: درخت کے سایہ کو دیکھو کہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راوی فرماتے ہیں: راہب ان کے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کردیں گے، اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے گھر سے باہر نکلنے والے ہیں، اس لئے ہر راستہ پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں ان کی خبر ملی ہے لہذا ہم اس راستہ کی طرف آئے ہیں، راہب نے پوچھا، کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ بولے: ہمیں آپ کے اس راستہ کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا: بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راوی فرماتے ہیں: کہ ان سب نے حضور کے یا راہب کے ہاتھ پر عہد کرلیا (کہ اپنی حرکت سے باز رہیں گے) اور وہیں اقامت اختیار کرلی کہ واپس ہی نہ گئے۔ پھر راہب نے ان قافلہ والوں سے کہا: میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوطالب، چنانچہ وہ ابوطالب کو مسلسل قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ کو واپس کردیا۔

۲۸۳۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا اسرینا حتی کنا فی آخر اللیل وقعنا وقعة و لا

۲۸۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصعید الطیب فی وضوء المسلم، ۴۹/۱

وقعة احلى عند المسافر منها ، فما ايقظنا الاحر الشمس فكان اول من استيقظ فلان ثم فلان ثم فلان يسميهم ابو رجاء فنسى ثم عمر بن الخطاب الرابع و، و كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نام لم بوقظه حتى يكون هو يستيقظ ، لا نا لا ندرى ما يحدث له فى نومه ، فلما استيقظ عمر و رأى ما اصاب الناس و كان رجلا جليدا ، فكبر و رفع صوته بالتكبير فما زال يكبر و يرفع صوته بالتكبيرحتى استيقظ لصوته النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فلما استيقظ شكوا اليه الذى اصابهم فقال : لا ضير اولا يضير ، ارتحلوا فارتحل فسارغير بعيد ثم نزل فدعا بالوضوء فتوضأ ونودى بالصلوٰة فصلى بالناس، فلما انفتل من صلوته اذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم قال : ما منعك يا فلان ان تصلى مع القوم ؟ قال : اصابتنى جنابة و لا ماء ، قال عليك بالصعيد ، فانه يكفيك ثم سار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتكى اليه الناس من العطش فنزل فدعا فلانا كان يسميه ابورجاء نسيه عوف، و دعا عليا فقال : اذهبا فابتغيا الماء ، فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين او سطيحتين من ماء على بعير لها ، فقالا لها : اين الماء ؟ قالت :عهدى بالماء امس هذه الساعة و نفرنا خلوفا ، قالالها : انطلقى اذاً قالت : الى اين؟ قالا: الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، قالت الذى يقال له الصابى قالا : هو الذى تعنين فانطلقى فجاء ا بها الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحدثاه الحديث ، قال : فاستنز لوها عن بعيرها و دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باناء ففرغ فيه من افواه المزادتين او السطيحتين واو كأ افواههما واطلق العزالى و نودى فى الناس ، اسقوا واستقوا فسقى من سقى و استقى من شاء وكان آخر ذلك ان اعطى الذى اصابته الجنابة اناء من ماء، قال: اذهب فافرغه عليك و هى قائمة تنظر الى ما يفعل بمائها وايم الله : لقد اقلع عنها وانه ليخيل الينا انها اشد ملئة منها حين ابتدأ فيها ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اجمعوا لها ، فجمعولها من بين عجوة و دقيقة و سويقة حتى جمعوالها طعاما فجعلوه فى ثوب وحملوها على بعيرها ووضعوا الثوب بين يديها فقال لها: تعلمين ما رزئنا من مائك شيئا ، ولكن الله هو الذى اسقانا فاتت اهلها و قد احتبست عنهم قالوا : ما حبسك يا فلانة ؟ قالت : العجب ،لقينى رجلان فذهبا بى الى هذا الرجل الذى يقال له الصابى ففعل كذا وكذا، فو الله انه لا سحر الناس من بين هذه و هذه و قالت اصبعيها الوسطى و السبابة فرفعتهما الى السماء تعنى السماء و الارض او

انه لرسول الله حقا ، فکان المسلمون بعد یغیرون علی من حولها من المشرکین و لا یصیبون الصرم الذی ھی منه ، فقالت یوما لقومھا : ما اری ان ھولاء القوم قد یدعونکم عمدا ، فھل لکم فی الاسلام فاطاعوھا فدخلوا فی الاسلام۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر چلتے رہے اور رات کے آخری حصہ میں ہم نے پڑاؤ کیا، مسافر کے لئے چونکہ رات کے آخری حصہ میں نیند سے زیادہ اور کوئی میٹھی چیز نہیں ہوتی لہذا سب سو گئے اور آنکھ اس وقت کھلی جب سورج کی گرمی پہونچی ۔ سب سے پہلے فلاں پھر فلاں اور پھر فلاں بیدار ہوئے (راوی حدیث حضرت ابورجاء نے ان سب کے نام بتائے تھے لیکن ان سے روایت کرنے والے حضرت عوف بھول گئے اس لئے ابورجاء کے بعد کے رواۃ فلاں پھر فلاں ہی سے تعبیر کرتے آئے) پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام فرما ہوتے تو ہم آپ کو بیدار نہ کرتے جب تک آپ خود نہ جاگتے، کیونکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کو خواب میں کیا امور پیش آنے والے ہیں۔ لیکن حضرت عمر جب جاگے تو لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر رہا نہ گیا، چونکہ آپ باہمت شخص تھے اس لئے آپ نے جرأت کر کے تکبیر کہی اور بلند آواز سے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی آواز سن کر جاگے، لوگوں نے فوراً حضور کی خدمت میں پریشانی عرض کی: فرمایا: کوئی فکر کی بات نہیں، یا فرمایا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ چلو، تھوڑی دیر چلنے کے بعد اترے وضو کا پانی طلب کیا، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک طرف بیٹھے ہیں، انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی ،فرمایا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا، عرض کی: مجھے غسل کی ضرورت تھی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: مٹی سے تیمّم کر لیتے یہ تیرے لئے کافی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے حضور سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ اترے اور فلاں شخص کو بلایا (یہاں بھی حضرت ابورجاء نے ان شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف بھول گئے) اور حضرت علی کو بلایا، ان دونوں حضرات سے فرمایا: دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ

کر لاؤ یہ دونوں چل دیئے ، راستہ میں ایک عورت ملی جس نے پانی کے دو مشکیزے یا تھیلے لٹکا رکھے تھے اور درمیان میں بیٹھی ہوئی جارہی تھی، اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ بولی مجھے پانی کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے، ان دونوں حضرات نے فرمایا: تب تو تم ہمارے ساتھ چلو، بولی کہاں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چلو، اس نے کہا: وہی جو نئے دین کا بانی صابی کہلاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں وہی جن کو تم یہ سمجھتی ہو، دونوں حضرات اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، سارا ماجرا کہہ سنایا، حضرت عمران بیان کرتے ہیں، لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا، دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کا منہ کھول کر اس سے پانی ڈالنا شروع کر دیا اور پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا، پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور جانوروں کو پلاؤ، لہذا جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا پلایا، آخر میں آپ نے فرمایا: جسے نہانے دھونے کی ضرورت تھی اسے بھی ایک برتن بھر کے دو کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ وہ عورت حیران کھڑی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! جب پانی لینا بند کر دیا گیا تو ہمیں ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اب وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اس کے لئے جمع کرو ،لوگوں نے آٹا، کھجور اور ستو وغیرہ اکٹھے کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کافی مقدار میں کھانا اکٹھا ہو گیا اور کھانا ایک کپڑے میں باندھ کر اسے اونٹ پر سوار کر دیا گیا، آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہ کیا، اللہ ہی نے ہمیں پلایا ہے پھر وہ عورت اپنے گھر والوں میں پہونچی۔ چونکہ اس کی واپسی میں تاخیر ہو گئی تھی اس لئے پوچھا تجھے کس نے روک لیا تھا؟ وہ بولی: ایک تعجب خیز واقعہ پیش آیا، مجھے دو آدمی ملے اور اس شخص کے پاس لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے، اس نے اس طرح کیا، خدا کی قسم! جتنے لوگ اِس کے اور اُس کے درمیان ہیں اس نے اپنی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ان سب میں بڑا جادوگر ہے، یا واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے ارد گرد مشرکوں کو قتل کرتے مگر جس بستی میں وہ عورت رہتی تھی اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے، ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو کیا اب بھی تمہیں اسلام قبول کرنے

میں تامل ہے؟ انہوں نے اس عورت کی بات مانی اور سب اسلام میں داخل ہوگئے ۔۱۲م

(۴) چاند کا شق ہونا

۲۸۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه حدثهم ان اهل مكة سألوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا ۔۱۲م رسائل نور اور سایہ ۹۵

(۵) سایۂ حضور نہیں تھا

۲۸۴۱۔ **عن** ذكوان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یكن یری له ظل فی شمس ولا فی قمر ۔

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں دیکھا گیا اور نہ چاند کی چاندنی میں ۔۱۲م نفی الفی ص ۵۲

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس مہر سپہر اصطفاء، ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ وجہابذ فضلاء مثل حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی وامام عارف باللہ سید جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ وعلامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی ومولانا شاہ عبد

۲۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب سوال المشركین ان یریهم آیة ، ۵۱۳/۱

۲۸۴۱۔ نوادر الاصول للحكیم الترمذی،

العزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدیان کہ آج کل کے مدعیان خام کارکوان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفاعن سلف ائمہ اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل و قاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس وتشیید کی ۔

امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا اور اس میں حدیث ذکوان ذکر کر کے نقل کیا:

قال ابن سبع من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان ظله كان لا يقع على الارض و انه كان نورا فكان اذا مشى فى الشمس و القمر لا ينظر له ظل قال بعضهم و يشهد له حديث قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى دعائه و اجعلنى نورا۔

یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا، بعض علماء نے فرمایا: اور اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور کر دے۔

نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں۔

لم يقع ظله على الارض و لا رئى له ظل فى شمس و لا قمرفقال ابن سبع لانه كان نورا قال رزين لغلبة انواره ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں، ابن سبع نے فرمایا: اس لئے کہ حضور نور ہیں، امام رزین نے فرمایا: اس لئے کہ حضور کے انور سب پر غالب ہیں۔

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء میں فرماتے ہیں:

و ما ذكرمن انه لا ظل لشخصه فى شمس و لا قمر لانه كان نورا۔

یعنی حضور کے دلائل نبوت وآیات رسالت سے ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور نور ہیں۔انتہی‘‘

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

دھوپ اور چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام انوار کے حاجب

ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، پھر حدیث کتاب الوفاء ذکر کر کے اپنی ایک رباعی انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی آپ کے سایہ میں آرام کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو ہو نور علیٰ نور ہیں و هذا نصه الخفاجی ۔

(و) و من دلائل نبوته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما ذکر بالبناء للمجهول و الذی ذکره ابن سبع (من انه) بیان ما الموصولة لا ظل تشخصه) ای جسده الشریف اللطیف اذا کان فی شمس و لا قمر) مما تری فیه الظلال لحجب الاجسام ضوء النیرین و نحوهما وعلل ذلك ابن سبع بقوله (لانه)(صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان نورا و الانوار شفافة لطیفة لا تحجب غیرها و الانوار لا ظل لها کما تشاهد فی انوار الحقیقة و هذا اورد صاحب الوفاء عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لم یکن لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل و لم یقم مع شمس الا غلب ضوء ه ضوئها و لا مع السراج الا غلب ضؤه ضؤه و قد تقدم هذا والکلام علیه ورباعیتها فیه و هی ۔

ماجر لظل احمد اذیال فی الارض کرامة کما قد قالوا
هذا عجب و کم به من عجب و الناس بظله جمیعا قالوا

و قالوا هذا من القیلولة و قد نطق القرآن بانه االنور المبین وکونه بشرا لا ینافیه کما توهم فان فهمت فهو نور علی نور فان النورهم الظاهر بنفسه المظهر لغیر ه و تفصیله فی مشکوٰ ة الانوار ۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

چوں فنائش از فقیر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مولانا بحر العلوم نے شرح میں فرمایا:

درمصرع ثانی اشارہ بمعجزۂ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راسایہ نمی افتاد۔

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدینہ ومنح محمدیہ میں

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ نہ چاندنی میں، اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال اور حدیث ''اجعلنی نورا'' سے استشہاد ذکر کیا حیث قال:۔

لم یکن له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس و لا قمر رواه الترمذی عن ذکوان و قال ابن سبع کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظهر له ظل قال غیره و یشهد له قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه و اجعلنی نورا۔

اسی طرح سیرت شامی میں ہے

و زاد عن الامام الحکیم قال معناه لئلا یطأ علیه کافر فیکون مذلة له۔

امام ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔

اقول: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لئے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا، اس سے دریافت فرمایا: بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے، جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں، ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق عز جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا: نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے۔ قدر ما فی شفاء الصدور۔

محمد رزقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح میں فرماتے ہیں

حضور کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے کہا، اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں، سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر پڑے۔ ہذا کلامہ

(زرقانی کی اصل عبارت)

و لم یکن له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل فی شمس و لا قمر لا نه کان نورا کما قال ابن سبع و قال رزین بغلبة انواره قیل حکمة ذلك صیانته عن ان یطا کافر علی ظله رواه الترمذی الحکیم عن ذکوان ابی السمتان الزیات المدنی واو

ابی عمر و المدنی مولی عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و کل منهما ثقة من التابعین فهو مرسل لٰکن روی ابن المبارك و ابن الجوزی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماو لم یکن للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل و لم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوؤه ضوء الشمس و لم یقم مع سراج قط الا غلب ضوئه ضو السراج و قال ابن سبع کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظهر له ظل لان النور لا ظل له (و قال غیره و یشهد له قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه) لما سئل الله تعالیٰ یجعل فی جمیع اعضائه و جهاته نورا ختم بقوله (واجعلنی نورا) و النور لا ظل له و به یتم الاستشهاد۔ انتهی ۔

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم االنوع الرابع مااختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں

لم یقع ظله علی الارض و لا ری له ظل فی شمس و لا قمر

حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا اسی طرح کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہ تعالی: لو لا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرا۔ فرماتے ہیں۔

قال عثمن رضی الله تعالیٰ عنه ان الله ما اوق ظلك علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذلك الظل

امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

امام ابن حجر مکی افضل القری میں زیر قول ماتن قدس سرہ لم یساوو ك فی علاك و قد حال سنامنك وونهم و سناء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی۔

فرماتے ہیں:۔

هو مقتبس من تسميته تعالى لنبيه نورا فى نحو "قد جاء كم من الله نورو كتاب مبين" و كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكثر الدعا بان الله يجعل كلا من حواسه و اعضائه و بدنه نورا اظهار الوقوع ذلك و تفضل الله تعالىٰ عليه به ليزداد شكره و شكرامته على ذلك كما امرنا بالدعاء الذى فى اخر البقرة مع وقوعه و تفضل الله تعالىٰ به لذلك و مما يؤيد انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صارنورا و انه كان اذا مشى فى الشمس و القمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف و هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانيه و صيره نورا صرفا لا يظهر له ظل اصلا ۔

یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا، مثلا اس آیت میں کہ " بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب"، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے کہ الٰہی! میرے تمام حواس واعضاء اور سارے بدن کو نور کردے اور اس دعا سے یہ متصور نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کی لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کردیا جیسے ہمیں حکم ہوا کہ سورۂ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں وہ بھی اسی اظہار وقوع وحصول فضل الٰہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور محض ہوجانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا، اس لے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کرکے نرا نور کردیا، لہذا حضور کے لئے سایہ اصلا نہ تھا۔

علامہ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

لم يكن له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل يظهر فى شمس و لا قمر ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں۔

فاضل محمد بن فہمیہ کی " اسعاف الراغبين فى سيرة المصطفى و اهل بيته الطاهرين" میں ذکر خصائص نبی میں ہے۔

وانه لا فئ له

حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا

مجمع البحار میں برمزش یعنی زبدہ شرح شفاء شریف میں ہے:۔

من اسمائه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم النور قیل من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اذا مشی فی الشمس و القمر لا یظهر له ظل ۔

حضور کا ایک نام مبارک نور ہے، حضور کے خصائص سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

ونبود مرآنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نہ درآفتاب ونہ درقمر

رواه الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکرنکردند چراغ راونور یکے از اسمائے انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونوررا سایہ نمی باشد۔انتہی ۔

جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات مکتوبِ صدم میں فرماتے ہیں

اورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود، درعالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است چون لطیف ترے از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درعالم نباشداورا سایہ چہ صورت دارد۔

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں:۔

واجب راتعالیٰ چراظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است ومنبیٔ از شائبہ عدم کمال لطافت اصل، ہرگاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورۂ والضحیٰ میں لکھتے ہیں۔

سایہ ایشاں برزمیں نمی افتاد۔

فقیر کہتا ہے: غفراللہ لہ استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء نے حدیث ''واجعلنی نورا'' سے استشہاد اور علمائے لاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا کہ ہمارے مدعا پر دلالت واضحہ ہے۔دلیل شکل اول بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب۔

صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کبریٰ یہ کہ نور کے لئے سایہ نہیں۔

جوان دونوں مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا، آپ ہی پائے گا مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو، کبری تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدۂ بصر و شہادت بصیرت سے ثابت، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب، نور کا سایہ پڑے تنویر کون کرے، اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں۔ اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے، حاجت بیان حجت نہیں مگر تبکیت معاندین کے لئے اس قدر ارشاد ضرور کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایها النبی انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیر ا و داعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے، یا ماہ، یا مہر، سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا

وجعل القمر فیهن نورا وجعل الشمس سراجا ۔

اور فرماتا ہے:۔

قد جاء کم من الله نو ر و کتاب مبین ۔

تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور کتاب روشن۔

علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ ”و النجم اذا هوی “ میں امام جعفر صادق اور کریمہ ”وما ادراك ماالطارق،النجم الثاقب “میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک محمد سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آج تک کسی عالم دین سے اس کا انکار منقول نہ ہوا یہاں تک کہ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دین میں ابتداع اور نیا مذہب اختراع اور ہوائے نفس کا اتباع کیا اور بہ سبب اس سوء رنجش کے جوان کے دلوں میں اس رؤف رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تھی، ان

کے محوفضائل ورد معجزات کی فکر میں پڑے حتی کہ معجزۂ شق القمر جو بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ بلکہ خود قرآن عظیم و وحی حکیم کی شہادت حقہ اور اہل سنت و جماعت کے اجماع سے ثابت، ان صاحبوں میں سے بعض جری بہادروں نے اسے بھی غلط ٹھہرایا اور اسلام کی پیشانی پر کلف کا دھبہ لگایا فقیر کو حیرت ہے کہ ان بزرگواروں نے اس میں اپنا کیا فائدہ دینی یا دنیاوی سمجھا ہے۔

اے عزیز! ایمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط ہے اور آتش جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط، جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین ۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل وتکثیر مدائح میں مشغول رہتا ہے اور جو بات اس کی خوبی اور تعریف کی سنتا ہے کیسی خوشی اور طیب خاطر سے اظہار کرتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام وسحر نفی اوصاف کی فکر میں رہنا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس شخص کو تجھ سے الفت صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں ہو اور اس کے محو کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کام احسان جس کے جمال جہاں آرا کی نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب؟ جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب؟ جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب؟ جس نے تمہارے غموں میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو لعب میں مشغول، اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب وروز گریاں وملول۔

شب کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کیلئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے، اور جو محتاج

بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دوگز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت میں ٹھنڈے زمانہ میں وہ معصوم بے گناہ پاک داماں عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب آرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانہ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اوران کے تمام جسموں کوآتش دوزخ سے بچا۔

جب وہ جان راحت کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی "فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لب جاں بخش کو جنبش تھی ،بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ "امتی "فرمارتے تھے، قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سایہ کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دام آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا "نفسی نفسی اذھبوا الی غیری "کے کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہوکر" امتی "فرمائیں گے۔

وائے بے انصافی، ایسے غم خوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور مدح وستائش ونشر فضائل سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور دل کو ٹھنڈک دینا واجب ،یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اوران روشن خوبیوں میں انکار کی شاخین نکالے۔

مانا کہ ہمیں احسان شناسی سے حصہ نہ ملا، نہ قلب عشق آشنا ہے کہ حسن پسند یا احسان دوست، مگر یہ تو وہاں چل سکے جس کا احسان اگر نہ مانیۓ، اس کی مخالف کیجئے تو کوئی مضرت نہ پہنچے اور یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا وعقبی میں کہیں ٹھکانا متصور، پھر اگر اس کے حسن واحسان پر والہ وشیدا نہ ہوتو اپنے نفع وضرر کے لحاظ سے عقیدت رکھو۔

اے عزیز! چشم خرد میں سرمہ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ انکار نکال، پھر تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر کہ عشاق کا اپنے محبوب کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے اور غلاموں کو مولیٰ کے ساتھ کیا کرنا چاہئے ،نشر فضائل وتکثیر مدائح اوران کی خوبی حسن سن کر باغ باغ ہوجانا، جامے میں پھولا نہ سمانا، یارد محاسن ونفی کمالات اوران کے اوصاف حمیدہ

سے بہ انکار تکذیب پیش آنا، اگر ایک عاقل منصف بھی تجھ سے کہہ دے کہ نہ وہ دوستی کا مقتضی نہ یہ غلامی کے خلاف تو تجھے اختیار ہے ورنہ خدا و رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار و جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ، وہ تیرے اور تمام جہاں کی پیدائش سے پہلے ازل میں لکھ چکا" ورفعنا لك ذكرك" یعنی ارشاد ہوتا ہے: اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقہ اور زمینوں کے پردے تمہارے نام نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے، اشجاد و احجار، آہو و سوسمار و دیگر جاندار و اطفال شیر خوار و معبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبان فصیح و بیان صحیح تمہارا منشور رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکناف عالم میں "لا اله الا الله محمد رسول الله" (جل جلاله وصلى الله تعالیٰ عليه وسلم) کا غلغلہ ہوگا، جز اشقیائے ازل ہر زرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسبحان ملاء اعلی کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا، ادھر تمہارے محمود ورود مسعود کا حکم دوں گا، عرش و کرسی، ہفت اوراق سدرہ، قصور جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا، محمد رسول اللہ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولوالعزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمال صورت و کمال سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نا دیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیص شان اور محو فضائل میں مشغول ہو تو میں قادر مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا، آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہل ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے، بے ساختہ پکارے اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی

خوبی روز بروز مترقی رہی، پھر اپنے مقصود سے تو یاس و ناامیدی کر لینا مناسب ہے ورنہ برب کعبہ ان کا کچھ نقصان نہیں، بالآخر ایک دن تو نہیں، تیرا ایمان نہیں۔

اے عزیز! سلف صالح کی روش اختیار کر اور ان کے قدم پر قدم رکھ، ائمہ دین کا وطیرہ ایسے معاملات میں دائما تسلیم وقبول رہا ہے، جب کسی ثقہ معتمد علیہ نے کوئی معجزہ یا خاصہ ذکر کر دیا، اسے مرحبا کہہ کر لیا اور حبیب جان میں بہ طیب خاطر جگہ دی، یہاں تک کہ اگر اپنے آپ احادیث میں اس کی اصل نہ پائی، قصور اپنی نظر کا جانا، یہ کبھی نہ کہا کہ غلط ہے، باطل ہے، کسی حدیث میں وارد نہیں، نہ یہی ہوا کہ جب حدیث سے ثبوت نہ ملا تھا اس کے ذکر سے باز رہتے بلکہ اسی طرح اپنی تصانیف میں اس ثقہ کے اعتماد پر اسے لکھتے آئے، اور کیوں نہ ہو، مقتضی عقل سلیم کا یہی ہے کہ

فائدۂ جلیلہ: - جسب ہم اسے ثقہ معتمد علیہ مان چکے اور وقوع ایسے معجزے کا یا اختصاص ایسے خاصہ کا ذات پاک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعید نہیں کہ اس سے عجیب تر معجزات بہ تواتر حضور سے ثابت اور ان کا رب اس سے زیادہ پر قادر اور ان کے لئے اس سے بہتر خصائص بالقطع مہیا اور ان کی شان اس سے بھی ارفع واعلی، پھر انکار کی وجہ کیا ہے، تکذیب میں تو اس راوی سے ثقہ معتمد علیہ ہونا ثابت ہو چکا اور وثوق واعتماد اس کا بتاتا ہے کہ اگر من عند نفسہ کہہ دیتا، خدا و رسول پر مفتری ہوتا۔ ”ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا“ (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے، مرتب) ان وجوہ پر نظر کر کے سمجھ لیجئے کہ بالضرور اس نے حدیث پائی، گو ہماری نظر میں نہ آئی۔ ہر چند کہ فقیر کا یہ دعوی اس شخص کے نزدیک بالکل بدیہی ہے جو خدمت سیر میں رہا اور اس راہ میں روش علماء کو مشاہدہ کیا مگر ناواقفوں کے افہام اور منکروں پر الزام کے لئے چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔

اولا: جسم اقدس ولباس انفس پر مکھی نہ بیٹھنا، علامہ ابن سبع نے خصائص میں ذکر فرمایا علماء نے تصریح کی، اس کا راوی معلوم نہ ہوا اور باجود اس کے بلانکیر اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے آئے۔

شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے۔

و ان الذباب کان لا یقع علی جسدہ و لا ثیابہ ۔

مکھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھتی تھی۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

باب ذکر القاضی عیاض فی الشفاء والعراقی فی مولده ان من خصائصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان لا ینزل علیه الذباب وذکره ابن السبع فی الخصائص بلفظ انه لم یقع علی ثیابه ذباب قط وزاد ان من خصائصه ان القمل لم تکن یوذیه ۔

قاضی عیاض نے شفاء میں اور عراقی نے اپنے مولد میں ذکر کیا کہ حضور کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ پر نہ بیٹھتی تھی، ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہیں بیٹھتی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جوئیں آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

شیخ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں فرماتے ہیں۔

ونقل الفخر الرازی ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه و ان البعوض لا یمتص دمه ۔

رازی نے نقل کیا کہ مکھیاں آپ کے کپڑوں پر نہیں بیٹھتی تھیں اور مچھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں علماء کا وہ قول کہ اس کا راوی نہ معلوم ہوا، نقل کیا اور اس خاصہ کی نسبت لکھا کہ ایک کرامت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا کی اور اپنے نتائج افکار سے ایک رباعی لکھی کہ اس میں بھی اس خاصہ کی تصریح ہے اور بعض علمائے عجم نے اسی بنا پر کلمہ محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہوتے ہیں ایک لطیفہ لکھا کہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، لہذا یہ کلمہ پاک کلی نقطوں سے محفوظ رہا کہ وہ شبیہ مکھیوں کے ہیں۔

پھر اسی مضمون پر دوسری عبارت۔

عبارته برمته ، ومن دلائل نبوته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الذبا ب کان لا یقع علی ثیابه هذا مما قاله ابن سبع الا انهم قالوا لا یعلم من روی هذه، والذباب واحده ذبابة قیل انه سمی به لانه کلما ذب اٰب ای کلما طرد رجع و هذا مما اکرمه اللہ به لانه طهره اللہ من جمیع الا قذار و هو مع استقذاره قد یجیئ من مستقذر قیل وقد نقل مثلها عن ولی اللہ العارف به الشیخ عبد القادری

الکیلانی ولا بعد فیه لان معجزات الانبیاء قد تکون کرامة لاولیاء امته و فی رباعیه لی۔

من اکرم مرسل عظیم حلا　　لم تدن اذبابة اذ ما حلا
هذا عجب و لم یذق ذو نظر　　فی الموجودات من حلاہ احلا

وتظرف بعض علماء العجم فقال محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیس فیه حرف منقوط لان المعلوم ان النقط تشبه الذباب فصین اسمه ونعته کما قلت فی مدحه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

لقد ذب الذباب فلیس یعلو　　رسول اللہ محمودا محمد
و نقط الحرف یحکیه بشکل　　لذلك الخط عنه قد تجرد

ان کی مکمل عبارت یہ ہے: آپ کے دلائل نبوت سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ کے نہ تو ظاہری جسم پر بیٹھتی تھی اور نہ لباس پر، یہ ابن سبع نے کہا۔ محدثین نے کہا کہ اس کا راوی معلوم نہیں، اور ذباب کا واحد ذبابۃ ہے، کہتے ہیں اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ اس کو جب بھی بھگایا جاتا ہے واپس آجاتی ہے، یہ کرامت آپ کو اس لئے عطا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاک رکھا تھا، شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ ہوتی ہے وہ بطور کرامت ولی کے ہاتھ سے سرزد ہوجاتی ہے اور میں نے (خفاجی) ایک رباعی کہی ہے۔

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود مکھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نظر نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

اور بعض علماء نے کہا کہ ''محمد رسول اللہ'' میں کوئی نقطہ نہیں ہے اس لئے کہ نقطہ مکھی کے مشابہ ہوتا ہے، لہذا عیب سے بچانے کے لئے آپ کی تعریف میں یہ کہا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مکھیوں کو آپ سے دور کردیا تو آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی ہے، اللہ کے رسول محمود و محمد ہیں اور حروف کے نقطے جو شکل میں مکھی کی طرح ہیں، ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے آپ کو محفوظ رکھا۔

ثانیا۔ ابن سبع نے حضور کے خصائص میں کہا: جُوں آپ کو ایذا نہ دیتی علامہ سیوطی نے خصائص کبرے میں اسی طرح ابن سبع سے نقل کیا اور برقرار رکھا۔ کما مر

اور ملاعلی قاری شرح شمائل میں فرماتے ہیں:۔

ومن خواصه ان ثوبه لم یقمل

ثالثا۔ ابن سبع نے فرمایا جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوتے عمر بھر ویسا ہی رہتا اور حضور کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا،

علامہ سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں

باب قال ابن سبع من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کل دابة رکبها بقیت علی القدر الذی کانت علیه ولم تهرم ببرکته ۔

ابن سبع نے کہا کہ آپ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ جس جانور پر سوار ہوتے تو وہ عمر بھر ویسا ہی رہتا اور آپ کی برکت کے باعث بوڑھا نہ ہوتا،

رابعاً۔ امام ابوعبدالرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اکابر اعیان مأتہ ثالثہ سے ہیں حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حکایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں۔

اس حدیث کو بیہقی نے موصولاً مسند روایت کیا اور علامہ خفاجی نے اکابر علماء مثل ابن بشکوال و عقیلی و ابن جوزی و سہیلی سے اس کی تضعیف نقل کی یہاں تک کہ ذہبی نے تو میزان الاعتدال میں موضوع ہی کہہ دیا، بہ ایں ہمہ خود علامہ خفاجی فرماتے ہیں جیسا بقی بن مخلد وغیرہ ثقات نے اسے ذکر کیا اور حضور والا کی شان سے بعید نہیں تو اس کا انکار کس وجہ سے کیا جائے۔

وهذا نصه ملتقطا وحکی بقی بن مخلد ابوعبد الرحمن القرطبی مولده فی رمضان سنة احدی وما ئتین و توفی سنة ست و سبعین وما ئتین عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها قالت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یری فی الظلمة کما یری فی الضوء وفی روایته کما یری فی النور ولا شك انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان کامل الخلقة قوی الحواس فوقوع مثل هذا منه غیر بعید وقد رواه الثقات کابن مخلد هذا فلا وجه لا نکا ره ۔

بقی بن مخلد ابوعبدالرحمٰن قرطبی نے کہا (رمضان ۲۰۱ھ تا ۲۷۶ھ) عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاریکی میں دیکھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے جس طرح کہ روشنی میں دیکھتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامل الخلقہ، قوی الحواس تھے تو آپ سے اس کیفیت کا وقوع بعید نہیں پھر اس کو ثقات نے روایت کیا ہے لہذا اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

خامسا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس سب سے زیادہ یہ ہے کہ باوجود حدیث شدید الضعف وغیر متمسک ہونے کے احیاء والدین، وسعت قدرت وعظمت شان رسالت پناہی پر نظر کر کے گردن تسلیم جھکائی اور سوا سلمنا وصدقنا، کچھ بن نہ آئی۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا، حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب عقبہ حجون پر گزر ہوا، حضور اشکبار ورنجیدہ ومغموم ہوئے، پھر تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے چہرہ بشاش تھا اور لب تبسم ریز، میں نے سبب پوچھا، فرمایا: میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور خدا سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کر دے، وہ قبول ہوئی اور وہ زندہ ہو کر ایمان لائیں اور پھر قبر میں آرام کیا۔

اخرج الخطیب عن عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : حج بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر بی عقبة الحجون وهو باك حزین مغتم ثم ذهب وعاد وهو فرح متبسم فسألت فقال ذهبت الی قبرامی فسألت الله ان یحییها فأمنت بی وردها الله ۔

امام جلال الدین سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں، اس کی سند میں مجاہیل ہیں اور سہیلی نے ام المؤمنین سے احیائے والدین ذکر کر کے کہا، اس کے اسناد میں مجھولین ہیں اور حدیث سخت منکر اور صحیح کے معارض:

ففی مجمع بحار الانوار وح احی ابوی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی اٰمنا به قال فی اسناد ہ مجاهیل وانه ح منکر جدا یعارضه ما ثبت فی الصحیح ۔

بایں ہمہ اسی مجمع البحار میں لکھتے ہیں؛

وفی المقاصد الحسنة وما احسن ما قال ۔

حبا الله النبی مزید فضل　　علی فضل وکان به رؤفا

فاحیی امه و کذا اباه لا یمان به فضلا لطیفا

نسلم فالقدیم بذا قدیر وان کان الحدیث به ضعیفا

حاصل یہ کہ مقاصد میں ہے وہ کیا خوب کہا۔خدا نے نبی کو فضل پر فضل زیادہ عطا فرمائے اوران پر نہایت مہربان تھاپس ان کے والدین کوان پر ایمان لانے کیلئے زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے،ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قدیم تواس پر قدرت رکھتا ہے اگر چہ جو حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ضعیف ہے۔

اے عزیز! سنا تو نے؟ یہ ہے طریقۂ اراکین دین متین واساطین شرع متین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت میں نہ یہ کہ جو معجزہ خاصہ حضور کا احادیث صیحہ سے ثابت اوراکابر علماء برابر اپنی تصانیف معتبرہ ومستندہ میں جن کا اعتبار واستناد آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے، بلانکیر ومنکراس کی تصریح کرتے آئے ہوں اوراس کے ساتھ عقل سلیم نے ان پر وہ دلائل ساطعہ قائم کئے ہوں جن پر کوئی حرف نہ رکھ سکے بایں ہمہ اس سے انکار کیجئے اورحق ثابت کے رد پر اصرار، حالانکہ نہ ان حدیثوں میں کوئی سقم مقبول وجرح معقول واردنہ ان ائمہ کے مستند بادلائل معتمد ہونے میں کلام کرسکو، پھراس مکابرہ کج بحثی اور تحکم وزبردستی کا کیا علاج، زبان ہرایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کورات کہہ دے یاشمس کوظلمات۔

آخر تم جوانکار کرتے ہوتو تمہارے پاس بھی کوئی دلیل ہے؟ یافقط اپنے منہ سے کہہ دینا، اگر بفرض محال جوحدیثیں اس باب میں وارد ہوئیں نامعتبر ہوں اورجن جن علماء نے اس کی تصریح فرمائی انہیں بھی قابل اعتماد نہ مانو اور جودلائل قاطعہ اس پر قائم ہوئے وہ بھی صالح التفات نہ کہے جائیں، تاہم انکار کا کیا ثبوت اوروجود سایہ کا کس بناپر، اگرکوئی حدیث اس بارے میں آئی ہوتو دکھاؤ یا گھر بیٹھے تمہیں الہام ہوا ہو تو بتاؤ، مجرد ماومن پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف واحسن، وہ انسان ہیں مگرارواح وملائکہ سے ہزار درجہ الطف۔وہ خود فرماتے ہیں:'' لست مثلکم '' میں تم جیسا نہیں رواہ الشیخان، و یروی لست کھیئتکم، میں تمہاری ہیئت پر نہیں، ویروی ایکم مثلی، تم

میں کون مجھ جیسا ہے۔

آخر علامہ خفاجی کو فرماتے سنا: آپ کا بشر ہونا اور نور درخشندہ ہونا منافی نہیں کہ اگر سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں پھر اس خیال فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کا بھی ہوگا تو ثبوت سایہ کا قائل ہونا عقل وایمان سے کس درجہ دور پڑتا ہے۔

محمد بشر لا کالبشر

بل ہو یاقوت بین الحجر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی اٰلہ و صحبہ اجمعین ۔

القائے جواب:۔ ایقاظ دفع بعض اوہام وامراض میں، اس مقام پر باوجودیکہ قلب بحمداللہ غایت اطمینان وتسلیم پر تھا مگر مرتبہ کاوش وتنقیح میں بوسوسہ ایک خدشہ ذہن ناقص میں گزرا تھا یہاں تک کہ حق جل جلالہ نے اپنے کرم عمیم سے فقیر کواس کا جواب القاء فرمایا جس سے چشم تصور کو نور اور دل منتظر کو سرور حاصل ہوا، الحمد اللہ علی ما اولی الصلوۃ السلام علی ھذا المولی فاقول و باللہ التوفیق ۔

مقدمۂ اولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث صحیحہ سے ثابت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور رسالت میں نہایت ادب و وقار سے سر جھکائے، آنکھیں نیچے کئے بیٹھے رعب جلال سلطانی ان کے قلوب صافیہ پر ایسا مستولی ہوتا کہ اوپر نگاہ اٹھانا ممکن نہ تھا۔

مسوربن مخرمہ اور مروان بن الحکم حدیبیہ کے طویل قصے میں روایت کرتے ہیں کہ عروہ اصحاب نبی کو گھور رہا تھا، اس نے کہا کہ بخدا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی ناک سنکی تو کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں پڑی اور اس نے اپنے چہرہ پر ملی اور اپنے جسم پر لگائی، جب آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ماننے میں جلدی کی، جب آپ وضو فرماتے تو وہ وضو کا پانی لینے پر لڑنے کی قریب ہو جاتے، اور جب گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نگاہ نہ کر پاتے تھے، تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ آیا اور کہا میں قیصر وکسری ونجاشی کے درباروں میں آیا مگر ایسا کوئی بادشاہ نہ دیکھا جسکی

تعظیم اسکے ساتھی ایسے کرتے ہوں جیسی محمد کی ان کے صحابی کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے حلیہ شریف میں اکثرا کابر صحابہ سے حدیثیں وارد ہیں کہ وہ نگاہ بھر کرنہ دیکھ سکتے بلکہ نظراوپر نہ اٹھاتے کماسیأتی، بلکہ اس معنی میں کسی حدیث کے ورود کی بھی حاجت کیا تھی، عقل سلیم خود گواہی دیتی ہے کہ ادنی ادنی نوابوں اور والیوں کے حاضرین دربار ان کے ساتھ کس ادب سے پیش آتے ہیں، اگر کھڑے ہیں تو نگاہ قدموں سے تجاوز نہیں کرتی، بیٹھے ہیں تو زانو سے آگے قدم نہیں رکھتے، خوداس حاکم سے نگاہ چار نہیں کرتے، پس وپیش یا دائیں بائیں دیکھنا تو بڑی بات ہے حالانکہ اس ادب کو صحابہ کے ادب سے کیا نسبت، ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ گراں تھا اور دربار اقدس کی حضوری ان کے نزدیک ملک السموات و الارض کا سامنا، اور کیوں نہ ہوتا کہ خود قرآن عظیم نے انہیں صدہا جگہ کان کھول کر سنا دیا کہ ہمارا اور ہمارے محبوب کا معاملہ واحد ہے، اس کا مطیع ہمارا فرمانبردار، اوراس کا عاصی ہمارا گنہگار، ان سے الفت ہمارے ساتھ محبت، اوران سے رنجش ہم سے عداوت، ان کی تکریم ہماری تعظیم، اوران کے ساتھ گستاخی ہماری بے ادبی، لہذا جب ملازمت والا حاصل ہوئی، قلب ان کے خوف خدا سے ممتلی اور گردنیں خم اور آنکھیں نیچی اور آوازیں پست اوراعضاء ساکن ہوجاتے ہیں، ایسی حالت میں نظرایں وآں کی طرف کب ہوسکتی ہے جوسایہ کے عدم یاوجود کی طرف خیال جائے اور بالضرور ایسے سراپا ادب، ہمہ تن تعظیم لوگوں کی نگاہ اپنے عرش پائے گاہ کی طرف بے غرض مہم نہ ہوگی، اس حالت میں نفس کواس مقصود کی طرف توجہ ہوگی، مثلاً نظارہ جمال باکمال، یا حضور کا مطالعہ افعال واعمال، تاکہ خود ان کا اتباع کریں اور غائبین تک روایت پہونچائیں کہ وہ حاملان شریعت اور راویان ملت اور حاضری دربار اقدس سے ان کی غرض اعظم یہی تھی، جب نگاہ اس رعب وہیبت اوراس ضرورت وحاجت کے ساتھ اٹھے تو عقل گواہ ہے کہ ایسی حالت میں ادھرادھر دھیان نہیں جائے گا کہ قامت اقدس کا سایہ ہمیں نظر نہ آیا، آخر نہ سنا کہ ایک ان کا نماز میں مصروف ہونا، تکبیر کیساتھ دونوں جہان سے ہاتھ اٹھانا، کوئی چیز سامنے گزرے، اطلاع نہ ہوتی اور کیسا ہی شور وغوغا ہو، کان تک آواز نہ جاتی یہاں تک کہ مسلم بن یسار، کہ تابعین میں ہیں نماز پڑھتے تھے مسجد کا ستون گر پڑا، لوگ جمع ہوئے شوروغوغا ہوا، انہیں مطلق خبر نہ ہوئی، یہی حالت صحابہ کی حضور رسالت میں تھی اور

دربار نبوت میں بارگاہ عزت باری۔

اے عزیز! زیادہ خوض بے کار ہے، تو اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کر اگر کسی مقام پر عالم رعب وہیبت میں تیرا گزرا ہوا ہو، وہاں جو کچھ پیش نظر نہیں آتا ہے اسے بھی اچھے طور پر ادراک کامل نہیں کرسکتا، نہ امر معدوم کی طرف خیال کیا جائے کہ مثلا اگر تجھے کسی والی ملک سے ایسی ضرورت پیش آئے جس کی فکر تجھے دنیا ومافیہا پر مقدم ہو اور اس کے دربار تک رسائی کر کے اپنا عرض حال کرے تو تجھے اول تو رعب سلطانی، دوسرے اپنی اس ضرورت کی طرف قلب کونگرانی ہر چیز کی طرف توجہ سے مانع ہوں گے، پھر اگر تو واپس آئے اور تجھ سے سوال ہو، وہاں دیواروں میں سنگ موسیٰ تھا یا سنگ مرمر اور تخت کے پائے سیمیں تھے یا زریں اور مسند کا رنگ سبز تھا یا سرخ؟ ہرگز ایک بات کا جواب نہ دے سکے گا بلکہ خود اسی بات کو پوچھا جائے گا کہ بادشاہ کا سایہ تھا یا نہ تھا، تو اگر اس قیاس پر کہ سب آدمیوں کیلئے ظل ہے، ہاں کہہ دے مگر اپنے معائینے سے جواب نہ دے سکے گا۔

صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو اول روز ملازمت سے تا آخر حیات جو کیفیت رعب وہیبت کی طاری رہی، ہماری عقول ناقصہ اس کی مقدار کے ادراک سے بھی عاجز ہیں پھر ان کی نظر اوپر اٹھ سکتی اور چپ وراست دیکھ سکتی کہ سائے کے عدم یا وجود پر اطلاع ہوتی۔

ثم اقول:۔ اپنے نفس پر قیاس کر کے گمان نہ کرنا چاہئے کہ بعد مرور زمان وتکرر حضور کے ان کی حالت میں کمی ہو جاتی بلکہ بالیقین روز بہ روز زیادہ ہوتی ہے کہ باعث اس پر دو امر ہیں، ایک خوف کہ اس عظمت کے تصور سے پیدا ہو جو اس سلطان دوعالم کو بارگاہ ملک السموات والارض جل جلالہ میں حاصل ہے، دوسری محبت ایمانی کہ مستلزم خشوع کو اور منافی جرأت وبے باکی اور یہ ظاہر کہ جس قدر دربار والا میں حضوری زائد ہوتی، یہ دونوں امر جو اس پر باعث ہیں بڑھتے جاتے، حضور کے اخلاق وعادات اور رحمت والطاف معائنے میں آتے، حسن واحسان کے جلوے ہر دم لطف تازہ دکھاتے، قرآن آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا اور طرح طرح سے اس بارگاہ کے آداب سکھاتا کہ۔

آداب بارگاہ۔ ہمارا ان کا معاملہ واحد ہے، جو ان کا غلام ہے وہ ہمارا قائد ہے، ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انہیں نام لے کر پکارنے والے سخت

سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان ومال کا انہیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکر ان کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی حضور کی عظمت ومحبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع وخضوع ورعب ہیبت روز افزوں کرتی قال تعالیٰ زادتھم ایمانا اور ایمان حضور کی تعظیم اور محبت کا نام ہے کما لا یخفی۔

مقدمہ ثانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پر ظاہر کہ آدمی بلا وجہ کسی بات کے درپے تفتیش نہیں ہوتا اور جو بات عام وشامل ہوتی ہے اور تمام آدمی اس میں یکساں کسی شخص میں بالقصد اس کی طرف غور نہیں کرتا، مثلاً ہر ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہونا ایک امر عام ہے لہذا بلا سبب کسی آدمی کی انگلیوں کو کوئی شخص اس مقصد سے نہیں دیکھتا کہ اس کی انگلیاں پانچ ہیں یا کم، ہاں پہلے سے سن رکھا ہو کہ زید کی انگلیاں چار ہیں یا چھ تو اس صورت میں البتہ بقصد مذکور نظر کی جائے گی، اسی طرح سایہ ایک امر عام شامل ہے اگر بعض آدمیوں کا سایہ پڑتا اور بعض کا نہیں تو البتہ بیشک خیال جانے کی بات تھی کہ دیکھیں حضور کے بھی سایہ ہے یا نہیں، نہ اس سے کوئی امر دینی مثل اتباع واقتداء کے متعلق تھا کہ اس کے خیال سے بالقصد اس طرف لحاظ کیا جاتا، ہاں ایسی صورت میں ادراک کا طریقہ یہ ہے بے قصد وتوجہ خاص نظر پڑ جائے اور وہ صورت بعد تکرار مشاہدہ ذہن میں منقش اور مثل مربیات قصد یہ کہ خزانہ خیال میں مخزون ہو جائے، مثلاً زید کہ ہمارا دوست ہے ہم اپنے مشاہدے کی رو سے بتا سکتے ہیں کہ اس کے ہر ہاتھ کی انگلیاں پانچ ہیں اگر چہ ہم نے کبھی اس قصد سے اس کے ہاتھوں کو نہیں دیکھا ہے مگر ہم نے اس کے ہاتھوں کو بارہا دیکھا ہے، وہ صورت خزانہ میں محفوظ ہے نفس اسے اپنے حضور حاضر کر کے بتا سکتا ہے لیکن ہم مقدمہ اولی میں ثابت کر آئے ہیں کہ یہ طریقہ ادارک وہاں معدوم تھا کہ رعب وہیبت اور امور مہمہ کی طرف توجہ اور حضور کے استماع اقوال ومطالعہ افعال ہمہ تن صرف ہمت اور نگاہ کا بسبب غایت ادب وخوف الہی کے اپنے زانو وپشت پا سے تجاوز نہ کرنا، اس ادراک بلا قصد سے منع قوی تھا علی الخصوص کسی شئ کا عدم کہ وہ تو کوئی امر محسوس نہیں جس پر بے ارادہ بھی نگاہ پڑ جائے

اور نفس اسے یاد رکھے یہاں تو جب تک خیال نہ کیا جائے علم عدم حاصل نہ ہوگا، آدمی جب ایسے مقام رعب وہیبت اور قلب کی مشغولی ومشغوفی میں ہوتا ہے تو کسی چیز کی عدم رویئت سے اس کے عدم پر استدلال نہیں کرتا اور جب اذہان میں بنا بر عادت اس کا عموم وشمول متمکن ہوتا ہے تو بر خلاف عادت اس کے معدوم ہونے کی طرف خیال نہیں جاتا بلکہ اس سے اگر تفتیش کی جائے اور اس امر کی طرف خیال دلایا جائے تو خواہ مخواہ اس کا گمان اس طرف مسارعت کرتا ہے کہ جب یہ امر عام ہے تو ظاہراً یہاں بھی ہوگا، میرا نہ دیکھنا کچھ نہ ہونے پر دلیل نہیں، میری نظر میں نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ اول میری نگاہ ادھر ادھر نہ اٹھتی تھی اور جو اٹھی بھی تو ہزار رعب وہیبت اور نفس کے امور دیگر کی طرف صرف ہمت کے ساتھ ایسی حالت میں کیسے کہہ سکوں کہ تھا کہ نہ تھا۔

ثم اقول۔ یہ کیفیت تو اس وقت کی تھی جب صحابہ کرام حضور سے ملاقی ہوتے اور جو ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوتے تو وہاں باوجود ان وجوہ کے ایک وجہ اور بھی تھی کہ غالبا اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور ان کے پیچھے چلتے۔

ترمذی نے شمائل کی حدیث طویل میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا "یسوق اصحابہ" یعنی حضور والا صحابہ کرام کو اپنے آگے چلاتے، امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا:

مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطأ عقبہ رجلان ۔

حاصل یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ دو آدمی بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمشون امامہ و یکون ظھرہ للملائکۃ

اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے چلتے اور پشت اقدس فرشتوں کے لئے چھوڑتے۔

دارمی نے بہ اسناد صحیح مرفوعا روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلوا ظھری للملائکۃ ۔ میری پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑ دو،

بالجملہ ہماری اس تقریر سے جو بالکل وجدانیات پر مشتمل ہے کہ کوئی شخص اگر مکابرہ نہ کرے بالیقین اس کا دل ان سب کیفیات کے صدق پر گواہی دے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ ظاہراً اکثر صحابہ کرام کا خیال اس طرف نہ گیا اور اس معجزے کی انہیں اطلاع نہ ہوئی اور اگر بر سبیل تنزل ثابت ومبرہن ہو جانا نہ مانئے تو ان تقریروں کی بنا پر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ عدم اطلاع کا احتمال قوی ہے، قوت بھی جانے دو اتنا ہی سہی کہ شک واقع ہوگیا، پھر یہی استدلال منکر کہ اگر ایسا ہوتا تو مثل حدیث ستون حنانہ مشہور ومستفیض ہوتا، کب باقی رہا، خصم کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے عدم شہرت بسبب عدم اطلاع کے ہو۔ کما ذکرنا و با للہ التوفیق۔

مقدمۂ ثالثہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری تنقیح سابق سے لازم نہیں آتا کہ بالکل کسی کو اس معجزے پر اطلاع نہ ہو اور کوئی اسے روایت نہ کرے، صغیر السن بچوں کو بعض اوقات اس قسم کی جرائتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ اسی طریقہ سے جو ہم نے مقدمہ ثانیہ میں ذکر کیا ادراک کرسکتے ہیں اسی سبب سے اکثر احادیث حلیہ شریفہ ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشتہر ہوئیں نہ اکابر صحابہ سے، ترجمہ ابن ابی ہالہ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں۔

وکان ربیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخا لفاطمۃ وخال الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم فکان لصغرہ یتشبع من النظر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویدیم النظر لوجھہ لکونہ عندہ داخل بیتہ فلذااشتھر وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنہ دون غیرہ من کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم لکبرھم کانوا یھابون اطالۃ النظر الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحاط بہ نظرہ احاطۃ الھالۃ بالبدر و الاکمام بالتمر ھنیئا لہ مع ان ماقالہ قطرۃ من بحر۔

اور ہر ذی علم جانتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانۂ نبوت میں صغیر السن تھے اور ان کا شمار بہ اعتبار عمر اصاغر صحابہ میں ہے اگرچہ بہ برکت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقاہت میں اکثر شیوخ صحابہ پر مقدم تھے۔

و علی تفنن عاشقیہ بوصفہ　　　یفنی الزمان و فیہ مالم یوصف

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مقدمۂ رابعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابۂ کرام میں ہزاروں ایسے ہیں جنہیں طول صحبت نصیب نہ ہوا اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے سوائے مجامع عظیم کے شرف زیارت نہ پایا، غیر مدینہ کے گروہ کے گروہ حاضر ہوتے اور عرصۂ قلیلہ میں واپس جاتے، ایسی صورت اور مجمع کی کثرت میں موقع سایہ پر نظر اور اس کے ساتھ عدم سایہ کی طرف خیال جانا کیا ضرور، ظاہر ہے کہ مجمع میں سایہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتا اور کسی شخص خاص کی نسبت امتیاز کرنا کہ اس کے لئے ظل ہے یا نہیں، دشوار ہوتا ہے، علاوہ بریں یہ کس نے واجب کیا کہ ان اوقات پر حضور والا دھوپ یا چاندی میں جلوہ فرما ہوں، کیا مدینہ طیبہ میں سایہ دار مکان نہ تھے یا مسجد شریف کہ اکثر وہیں تشریف رکھتے، بے سقف تھی۔

احادیث سے ثابت کہ سفر میں صحابہ کرام حضور کے لئے سایہ دار پیڑ چھوڑ دیتے اور جو کہیں سایہ نہ ملا تو کپڑے وغیرہ کا سایہ کر لیا جیسا کہ روز قدوم مدینہ طیبہ سیدنا ابی بکر الصدیق اور حجۃ الوداع میں واقع ہوا اور قبل از بعثت تو ابر سایہ کے لئے متعین تھا ہی، جب چلتے ساتھ چلتا اور جب ٹھہرتے ٹھہر جاتا، اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے غلام میسرہ نے فرشتوں کو سر اقدس پر سایہ کرتے دیکھا اور سفر شام میں آپ کسی حاجت کو تشریف لے گئے تھے، لوگوں نے پیڑ کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور دھوپ میں بیٹھ گئے، سایہ حضور پر جھک گیا، بحیر عالم نصاری نے کہا دیکھو سایہ ان کی طرف جھکتا ہے اور بعض اسفار میں ایک درخت خشک و بے برگ کے نیچے جلوس فرمایا، فوراً زمین حضور کے گرد کی سبزہ زار ہوگئی اور پیڑ ہرا ہوگیا شاخیں اسی ساعت بڑھ گئیں اور اپنی کمال بلندی کو پہونچ کر سائے کے لئے حضور پر لٹک گئیں، چنانچہ یہ سب حدیثیں کتب سیر میں تفصیلاً مذکور ہیں۔

اب نہ رہے مگر وہ لوگ جنہیں طول صحبت روزی نہ ہوا اور حضور کو آفتاب یا ماہتاب یا چراغ کی روشنی میں ایسی حالت میں دیکھا کہ مجمع بھی کم تھا اور موقع سایہ بالقصد نظر بھی کی اور ادراک کیا کہ جسم انور ہمسائیگی سایہ سے دور ہے اور ظاہر ہے کہ ان سب کا احساس وانکشاف

جن لوگوں کے لئے ہوا ہے وہ بہت کم ہیں، پھر اس طائفہ قلیلہ سے یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص یا اکثر اس معجزے کو روایت کرتے، ہم نہیں تسلیم کرتے کہ مجرد خرق عادت باعث توفر دواعی نقل جمیع یا اکثر حاضرین ہے۔

خادم حدیث پر کالشمس فی نصف النہار روشن کہ صدہا معجزات قاہرہ حضور سے غزوات واسفار ومجامع عامہ میں واقع ہوئے کہ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں نے ان پر اطلاع پائی مگران کی ہم تک نقل صرف آحاسے پہنچی۔

واقعۂ حدیبیہ میں انگشتان اقدس سے پانی کا دریا کی طرح جوش مارنا اور چودہ پندرہ سو آدمی کا علی اختلاف الروایات اسے پینا اور وضو کرنا اور بقیہ توشہ کو جمع کرنا اور اس سے لشکر کے سب برتن بھر دینا اور اسی قدر باقی بچ رہنا، ایسے معجزات میں ہیں اور بالضرور چودہ پندرہ سو آدمی سب کے سامنے اس کا وقوع ہوا اور سب نے اس پر اطلاع پائی مگر ان میں سے چودہ نے بھی اسے روایت نہ فرمایا۔

فقیر نے کتب حاضرۂ احادیث خصوصاً وہ کتابیں سیر وفضائل کی جن کا موضوع ہی اس قسم کی باتوں کا تذکرہ ہے مانند شفائے قاضی عیاض وشرح خفاجی ومواہب لدنیہ وشرح زرقانی ومدارج النبوۃ وخصائص کبری علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ مطالعہ کیں، پانچ سے زیادہ راوی اس واقعے کے نہ پائے، اسی طرح ردشمس یعنی غروب ہوکر سورج کا لوٹ آنا اور مغرب سے عصر کا وقت ہوجانا جوغزوۂ خیبر میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے لئے واقع ہوا کیسی عجیب بات ہے کہ عدم ظل کو اس سے اصلاً نسبت نہیں اور اس کا وقوع بھی ایک غزوہ میں ہوا کما ذکرنا اور تعداد لشکر خیبر کی سولہ سو، بالضرور یہ سب حضرات اس پر گواہ ہوں گے کہ ہر نمازی مسلمان خصوصاً صحابہ کرام کو بہ غرض نماز آفتاب کے طلوع وغروب وزوال کی طرف لاجرم نظر ہوتی ہے۔

توراۃ میں وصف اس امت مرحومہ کا رعاۃ الشمس کیساتھ وارد ہوا، کما رواہ ابو نعیم عن کعب الاحبار عن سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام یعنی آفتاب کے نگہبان کہ اس کے تبدل احوال اور شروق وافول وزوال کے جویاں وخبر گیراں رہتے تھے، جب آفتاب نے غروب کیا ہوگا بالضرور تمام لشکر نے نماز کا تہیہ کیا ہوگا، دفعۃ شام سے دن ہوگیا اور

خورشید الٹے پاؤں آیا، کیا ایسے عجیب واقعہ کو دریافت نہ کیا اور نہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس کے حکم سے لوٹا ہے جسے قادر مطلق کی نیابت مطلقہ اور عالم علوی میں دست بالا حاصل ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لیکن اس کے سوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ اتنی بڑی جماعت سے دو چار آدمیوں نے اور بھی اس معجزے کو روایت کیا ہو تو نشان دیں۔

بالجملہ۔ یہ حدیث واہبہ ہے جس کی بنا پر ہم عقل ونقل واتباع حدیث وعلماء کو ترک نہیں کر سکتے، کیا یہ اکابر اس قدر نہ سمجھے تھے، انہوں نے دیدہ ودانستہ خدا ورسول پر افتراء گوارا کیا۔لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم، بلکہ جب ایک راوی اس حدیث عدم ظل کے ذکوان ہیں اور وہ خود صالح سمان زیات ہوں یا ابو عمر مدنی مولائے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تردد فیہ الزرقانی، بہر تقدیر تابعی ثقہ معتمد علیہ ہیں، کما ذکرہ ایضاد......اور تابعین وعلمائے ثقات اہل ورع واحتیاط سے مظنون یہی ہے کہ غالب حدیث کو مرسلاً اسی وقت ذکر کریں گے جب انہیں شیوخ وصحابہ کثیرین سے اسے سنکر مرتبہ قرب ویقین حاصل کرلیا ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ درصورت اسناد صدق وکذب سے اپنے آپ کو غرض نہ رہی، جب ہم نے کلام کو اس کی طرف نسبت کردیا جس سے سنا ہے تو بری الذمہ ہوگئے بخلاف اس کے کہ اس کا ذکر ترک کریں اور خود لکھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا، ایسا فرمایا، اس صورت میں بار اپنے سر پر رہا تو عالم ثقہ متورع محتاط، بے کثرت سماع و اطمینان کلی قلب کے ایسی بات سے دور رہے گا اس طور پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سایہ نہ ہونا بہت صحابہ نے دیکھا اوران سب سے ذکوان کو سماع حاصل ہوا اگرچہ ان کی روایات ہم تک نہیں پہونچیں۔
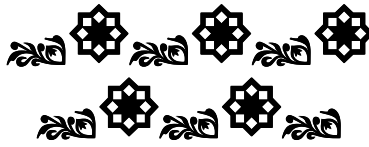
(۶) خواب میں حضور کا دیدار واقعی ہوتا ہے

۲۸۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من رأنی فی المنام فقد رانی، فان الشیطان لا یتمثل بی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کرنہیں آسکتا۔

۲۸۴۳۔ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتزیابی ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔

۲۸۴۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من رانی فقد رای الحق ، فان الشیطان لا یتکوننی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔۱۲م

۲۸۴۵۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من رانی فی المنان فسیرانی فی الیقظة و لا یتمثل الشیطان بی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۸۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ ۵۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۳۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۷۲/۸
المستدرك لحاکم ۴۳۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ۱۲۵/۱

۲۸۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا ، ۱۰۳۶/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲

۲۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۱/۷
دلائل النبوة للبیهقی، ۴۵/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۸/۷

۲۸۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۷/۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۲/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۷/۱۲

نے ارشادفرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری مثال بن کرنہیں آسکتا۔۱۲م

﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس معنی میں احادیث متواتر ہیں، مگر از آنجا کہ حالت خواب میں ہوش وحواس عالم بیداری کی طرح ضبط وتیقظ پرنہیں ہوتے، لہذا خواب میں جو ارشاد سنے مثل سماع بیداری مورث یقین نہیں ہوتا۔اس کا ضابطہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو ارشادات بیداری میں ثابت ہو چکے ان پر عرض کریں، اگر ان سے مخالفت نہیں فبہا، سواء و جد مطابقة الصریح اولا، ایسی حالت میں اس ارشاد کا ماننا چاہیئے اور مخالفت ہے تو یقین کریں گے کہ صاحب خواب کے سننے میں فرق ہوا۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق فرمایا، اور بوجہ تکدر حواس کہ اثر خواب ہے اس کے سننے میں غلط آیا جیسے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مے کشی کا حکم دیتے ہیں۔حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نے مے کشی سے نہی فرمائی، تیرے سننے میں الٹی آئی۔ اس امر میں فاسق ومتقی برابر ہیں، نہ متقی کا سماع واجب الصحۃ نہ فاسق کا بیان یقینی الکذب، بلکہ ضابطہ مطلقا یہی ہے جو مذکور ہوا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۲۴

(۷)سفر معراج کی تفصیل

۲۸۴۶۔ **عن** ابی هریر رضی الله تعالیٰ عنه او غیره ، شك ابو جعفر فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر " قال : جاء جبرئیل علیه الصلوة و السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه علیه وسلم ومعه مکائیل علیه الصلوة والسلام فقال جبرئیل لمیکائیل : ائتنی بطست من ماء زمزم کیما اطهر قلبه ، و اشرح له صدره ، قال : فشق عن بطنه ، فغسله ثلاث مرات ، و اختلف الیه میکائیل بثلاث طسات من ماء زمزم ، فشرح صدره ، و نزع ما کان

۲۸۴۶۔ التفسیر لابن جریر ، سورة الاسرار، ۶/۹

فيه من غل ، وملأه حلما و علما و ايمانا و يقينا و اسلاما ، و ختم بين كتفيه بخاتم النبوة ۔ ثم اتاه بفرس فحمل عليه كل خطوة منه منتهى طرفه و اقصى بصره ، قال : فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام ، فأتى على قوم يزرعون فى يوم يحصدون فى يوم كلما حصدوا عاد كما كان ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا جبرئيل ! ما هذا ؟قال: هؤلاء المجاهدون فى سبيل الله ، تضاعف لهم الحسنة بسبع مأة ضعف ، وما انفقوا من شئ فهو يخلفه و هو خير الرازقين۔ثم اتى على قوم ترضخ رؤسهم بالصخر ،كلما رضخت عادت كما كانت ،لايفترعنهم من ذلك شئ فقال: ما هٰؤلاء ياجبرئيل؟ قال: هٰؤلاء الذين تتثاقل رؤسهم عن الصلوٰة المكتبوبة ۔ ثم اتى على قوم على اقبالهم رقاع ، و على ادبارهم رقاع ، يسرحون كما تسرح الابل و الغنم ، ياكلون الضريع الزقوم ورضف جهنم وحجارتها ،قال: ماهٰؤلاء ياجبرئيل ؟قال: هٰؤلاء الذين لايؤدون صدقات اموالهم و ما ظلمهم الله شيئا ، و ما الله بظلام للعبيد ، ثم اتى على قوم بين ايديهم لحم نضيج فى قدور، و لحم آخرنئ قذر خبيث فجعلوا ياكلون من النئ ، ويدّعون النضيج الطيب ، فقال: ما هؤلاء يا جبرئيل ؟ قال : هذ االرجل من امتك تكون عنده المرأة الحلال الطيب فياتى امراة خبيثة فيبيت معه حتى يصبح ، قال : ثم اتى على خشبة فى الطريق لايمربها ثوب الاشقته ، و لا شئ لا خرقته ، قال : ما هذا يا جبرئيل؟ قال : هذا مثل اقوام من امتك يقعدون على الطريق فيقطعونه ، ثم قرء (و لا تقعدوا بكل صراط توعدون وتصدون) الآية ۔ ثم آتى على رجل قد جمع حزمة حطب عظيمة لا يستطيع حملها ، و هو يزيد عليها ، فقال : ما هذا يا جبرئيل؟ قال : هذا الرجل من امتك تكون عنده امانات الناس لا يقدر على ادائها ، و هو يزيد عليها، و يريد ان يحملها ، فلا يستطيع ذلك ، ثم اتى على قوم تقرض ألسنتهم شفاههم بمقاريض من حديد كلما قرضت عادت كما كانت لا يفتر عنهم من ذلك شئ، قال: ما هؤلاء يا جبرئيل؟ فقال هولاء خطباء امتك خطباء الفتنة يقولون مالا يفعلون۔ثم اتى على حجرصغير يخرج منه ثور عظيم فجعل الثور يريد ان يرجع من

حيث خرج فلا يستطيع ، فقال : ما هذا يا جبرئيل ؟ قال:هذ الرجل يتكلم بالكلمة العظيمة ، ثم يندم عليها فلا يستطيع ان يردها ـ ثم اتى على واد ، فوجد ريحا طيبة باردة و فيه ريح المسك و سمع صوتا فقال يا جبرئيل ما هذه الريح الطيبة الباردة و هذه الرائحة التى كريح المسك ، و ما هذا الصوت ؟ قال : هذا صوت الجنة تقول : يا رب اٰتنى ما وعدتنى فقد كثرت غرفى و استبرقى وحريرى و سند سى وعبقرى و لؤلؤى و مرجانى ، وفضتى ذهبى ، و اكوابى وصحافى واباربقى و فواكهى ونخلى ورمانى ولبنى وخمرى ، فاتنى وماعدتنى ، فقال : لك كل مسلم و مسلمة ، و مؤمن و مؤمنة ، و من آمن بى و برسلى و عمل صالحا و لم يشرك بى، و لم يتخذ من دونى اندادا ، و من خشيتى فهو آمن ، و من سألنى اعطيته ، و من اقرضنى جزيته ، ومن توكل علىّ كفيته ، انى انا الله لا اله الا انا لا اخلف الميعاد ، قد افلح المومنون ، و تبارك الله احسن الخالقين ، قالت: قد رضيت۔ ثم اتى على واد فسمع صوتا منكرا و وجد ريحا منتنة ، فقال : ما هذه الريح يا جبرئيل ؟ و ما هذا الصوت ؟ قال : هذ ا صوت جهنم ، تقول : يا رب آتنى ما وعدتنى، فقد كثرت سلاسلى و اغلالى و سعيرى و جحيمى و ضريعى و غساقى، وعذابى عقابى ، و قد بعد قعرى و اشتدحرى فاٰتنى ماوعدتنى،قال لك كل مشرك و مشركة ، وكافروكافرة ، وكل خبيث وخبيثة وكل جبار لا يومن بيوم الحساب ، قالت: قد رضيت قال : ثم سارحتى اتى بيت المقدس، فنزل فربط فرسه الى صخرة ،ثم دخل فد فصلى مع الملآئكة ، فلما قضيت الصلوٰة ، قالوا : يا جبرئيل من هذا معك؟ قال : محمد ، صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ، قالوا : و قد ارسل اليه قال : نعم قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، قال : ثم لقى الارواح فاثنوا على ربهم ، فقال ابراهيم عليه السلام : الحمد لله الذى اتخذنى خليلا و اعطانى ملكا عظيما ، وجعلنى امة قانتا لله يوتم بى و انقذ نى من النارجعلها على بردا و سلاما ـ ثم ان موسى عليه السلام اثنى على ربه فقال : الحمد لله الذى كلمنى تكليما و جعل هلاك آل فرعون ونجاة بنى اسرائيل على

یدی ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون۔ ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد الله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور و الان لی الحدید و سخر لی الجبال یسبحن والطیر ، واعطانی الحکمة و فصل الخطاب۔ ثم ان سلیمان علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین ، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب ، و قدور راسیات و علمنی منطق الطیر، وآتانی من کل شئ فضلا ، و سخر لی جنود الشیاطین والانس و الطیر ، و فضلنی علی کثیر من عبادة المومنین ، و اتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی فجعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب۔ ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی جعلنی کلمة و جعل مثلی مثل ادم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون ، و علمنی الکتاب و الحکمة و التوراة والانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وجعلنی ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله و رفعنی و طهرنی و اعاذنی و امی من الشیطان الرجیم ، فلم یکن للشیطان علینا سبیل ، قال : ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه فقال :کلکم اثنی علی ربه و انا مثن علی ربی ، فقال : الحمد الله الذی ارسلنی رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا ونذیرا ، وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شئ ، وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الاولون و هم الآخرون ، وشرح لی صدری و وضع عنی وزری، و رفع لی ذکری، وجعلنی فاتحا خاتما۔قال ابرهیم علیه الصلوٰة والسلام: بهذا فضلکم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ قال ابو جعفر و هو الرازی : خاتم النبوة و فاتح بالشفاعة یوم القیامة ۔ ثم اتی الیه بآنیه ثلاثة مغطاة افواهها ، فاتی باناء فیه ماء فقیل : اشرب فشرب منه یسیرا، ثم دفع الیه اناء آخر فیه لبن، فقیل له : اشرب ، فشرب منه حتی روی ، ثم دفع الیه اناء اخر فیه خمر ، فقیل له : اشرب ، فقال : لا اریده قد رویت فقال له جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام: اما انها ستحرم علی امتك ، لو شربت منها

لم يتبعك من امتك الا القليل ـ ثم عرج به الى السماء الدنيا ، فاستفتح جبرئيل بابا من ابوابها ، فقيل من هذا ؟ قال جبرئيل ، قيل و من معك ؟ فقال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم ،قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، فد خل فاذا هو برجل تام الخلق لم ينقص من خلقه شئ ، كما ينقص من خلق الناس ،على يمينه باب يخرج منه ريح طيبة ،وعن شماله باب يخرج منه ريح خبيثة ، اذا نظر الى الباب الذى عن يمينه ضحك واستبشر ، واذا نظر الى الباب الذى عن شماله بكى و حزن فقلت : يا جبرئيل من هذا الشيخ التام الخلق الذى لم ينقص من خلقه شئ ، و ما هذان البابان ؟ قال : هذا ابو ك آدم ، وهذ الباب الذى عن يمينه باب الجنة ، و اذا نظر الى من يدخله من ذريته ضحك واستبشر، و الباب الذى عن شماله باب جهنم ، اذا نظر الى من يدخله من ذريته بكى وحزن ـ ثم صعد به جبرئيل عليه الصلوٰة و السلام الى السماء الثانية فاستفح فقيل : من هذا ؟ قال جبرئيل: قيل و من معك ؟ قال محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاء ، قال : فاذا هو بشابين فقال : يا جبرئيل من هذا الشابان ؟ قال : هذا عيسى بن مريم و يحى بن زكريا ابنا الخالة عليهم الصلوٰه والسلام قال : فصعد به الى السماء الثالثة فاستفتح فقالوا : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا : و من معك ؟قال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالوا :او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاءـ قال : فدخل فاذا هو برجل قد فضل على الناس كلهم فى الحسن ، كما فضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب ، قال : من هذا يا جبرئيل الذى فضل على الناس فى الحسن ؟ قال : هذا اخوك يوسف ، ثم صعد به الى السماء الرابعة ، فاستفتح فقيل : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال نعم، قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ،

قال :فدخل فاذا هو برجل قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذ ا ادريس رفعه الله مكانا عليا ، ثم صعد به الى السماء الخا مسة ، فاستفتح جبرئيل فقالوا : من هذا ؟ فقال : جبرئيل قالوا : و من معك ؟ قال : محمد ،قالوا : او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا : حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، ثم دخل فاذا هو برجل جالس و حوله قوم يقص عليهم ، قال : من هذا يا جبرئل؟ و من هؤلاء الذين حوله ؟ قا ل: هذا هارون المحبب فى قومه ، وهؤلاء بنو اسرائيل ، ثم صعد الى السماء السادسة ، فاستفتح جبرئيل فقيل له : من هذا ؟ قال : جبرئيل، قالوا : و من معك؟ قال: محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا :حياه الله من اخ و من خليفه ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، فاذا هو برجل جالس فجاوزه فبكى الرجل ، فقال : يا جبرئيل من هذا؟ قال : موسى ،قال : فما باله يبكى ؟ قال : تزعم بنو اسرائييل انى اكرم بنى آدم على الله ، و هذا رجل من بنى آدم قد خلفنى فى دنيا و انا فى اخرى ، فلو انه بنفسه لم ابال و لكن مع كل نبى امته، ثم صعد به الى السماء السابعة ، فاستفتح جبرئيل ، فقيل: من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا: من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه؟ قال : نعم، قالوا : حياه الله من اخ ومن خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة ونعم المجى جاء، قال : فدخل فاذاً هو برجل اشمط جالس عند باب الجنة على كرسى،وعنده قوم جلوس بيض الوجوه ، امثال القراطيس، وقوم فى الوانهم شئ ، فقام هؤلاء الذين فى الوانهم شئ، فدخلوا نهر فاغتسلوا فيه، فخرجوا و قد خلص من الوانهم شئ،ثم دخلوا نهر آخر، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شئ ، ثم دخلوا نهر آخر ، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شئ ثم دخلوا فنهر آخر فاغتسلوا فيه فخرجوا و قد خلص من الوانهم شئ ،فصارت مثل الوانهم اصحابهم فجآء وا فجلسوا الى اصحابهم ، فقال: يا جبرئيل من هذا الاشمط؟ ثم من هولاء البيض وجوههم ؟ ومن هولاء الذين فى الوانهم شئ؟ و ما هذه الانهار التى دخلوا فجاء واقد صفت الوانهم ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم اول من

شمط على الارض ، واما هؤلاء البيض الوجوه فقوم لم يلبسوا ايما نهم بظلم ، و ما هولاء الذين فى الوانهم شئ ، فقوم خلطوا عملا صالحا وآخرسيئاً فتابوا، فتاب الله عليهم و اما الانهار فاولها رحمة الله وثانيها نعمة الله ، و الثالث سقاهم ربهم شرابا طهورا ، قال ۔ ثم انتهى الى السدرة فقيل له : هذه السدرة ينتهى اليها كل احد خلا من امتك على سنتك ، فاذا هى شجرة يخرج من اصلها انها رمن ماء غير آسن ، وانهارمن لبن لم يتغيرطعمه ، وانهارمن خمر لذه للشاربين، وانهارمن عسل مصفى ، و هى شجرة يسير الراكب فى ظلها سبعين عاما لايقطعها ،والورقة منها مغطية للامة كلها ، قال : فغشيها نور الخلاق عزوجل وغشيتها الملائكة امثال الغربان حين يقعن على الشجرة ، قال : فكلمة عند ذلك ، فقال له : سل فقال : اتخذت ابراهيم خليلا و اعطتيته ملكا عظيما،و كلمت موسى تكليما، واعطيت داؤد ملكا عظيما، والنت له الحديد ، وسخرت له الجبال ، و اعطيت سليمان ملكا عظيما ، و سخرت له الجن و الانس و الشياطين ، و سخرت له الرياح ، و اعطيته ملكا لا ينبغى لاحد من بعده ، وعلمت عيسى التوراة و الانجيل ، و جعلته يبرى الاكمه و الابرص ، يحى الموتى باذن الله و اعذته و امه من الشيطان الرجيم، فلم يكن للشيطان عليهما سبيل ، فقال له ربه : قد اتخذتك حبيبا و خليلا، وهو مكتوب فى التوراة ، حبيب الله ، و ارسلتك الى الناس كافة بشيرا ونذيرا ، وشرحت لك صدرك ، وضعت عنك و زرك و رفعت لك ذكرك فلا اذكر الا ذكرت معى ، وجعلت امتك امة و سطا، وجلعت امتك هم الاولون و الآخرون ، وجعلت امتك لا تجوز لهم خطبة حتى يشهد وا انك عبدى و رسولى ، جعلت من امتك اقواما فلو بهم اناجيلهم ، وجعلتك اول النبين خلقا ، و اخرهم بعثا، واولهم يقضى له، و اعطيتك سبعا من المثانى لم يعطها نبى قبلك،واعطيتك الكوثر، واعطيتك ثمانية اسهم، الاسلام ، والهجرة،والجهاد، والصدقة، والصلوة، وصوم رمضان،والامر بالمعروف والنهى عن المنكر، وجعلتك فاتحاوخاتما ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فضلنى ربى بست اعطانى فواتح الكلم و

خواتمیه وجوامع الحدیث وارسلنی الی الناس کافة بشیرا ونذیرا وقذف فی قلوب عدوی الرعب من مسیرة شهر و احلت لی الغنائم و لم تحل لاحد قبلی ، وجعلت لی الارض کلها طهورا و مسجدا ، قال و فرض علی خمسین صلاة ۔ فلما رجع الی موسی ، قال بم امرت یا محمد ؟ قال : بخمسین صلاة ، قال ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم ، فقد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال فرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه عشرا ، ثم رجع الی موسی فقال : بکم امرت؟ قال باربعین ، قال ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة، قال: فرجع الی ربه فسأله التخفیف فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال : امرت بثلاثین ، فقال له موسی : ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم ، و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع الی ربه فساله التخفیف ، فوضع عنه عشرا فرجع الی موسی فقال بکم امرت؟ قال بعشرین، قال:ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه عشر ، فرجع الی موسی ، فقال : بکم امرت ؟ قال : بعشر ، قال . ارجع الی ربك فاسئله التخفیف ، فان امتك اضعف الامم و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة ، قال : فرجع علی حیاء الی ربه فسأله التخفیف ، فوضع عنه خمسا ، فرجع الی موسی فقال : بکم امرت ؟ قال بخمس قال : ارجع الی ربك فاسئله التخفیف فان امتك اضعف الامم ، و قد لقیت من بنی اسرائیل شدة قال : قد رجعت الی ربی حتی استحیت فما انا راجع الیه ، فقیل له : اما انك کما صبرت نفسك علی خمس صلوت فانهن یجزین عنك خمسین صلاة فان کل حنسة بعشر امثالاها ، قال فرضی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل الرضا، فکان موسی اشدهم حین مربه و خیرهم له حین رجع الیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے (یہ شک راوی حدیث حضرت ابوجعفر کی طرف سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''سبحا ن الذی اسری '' الآیہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل اپنے ساتھ حضرت میکائیل علیہما السلام کولیکر حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے فرمایا: آب زمزم سے ایک طشت بھر کے لاؤ تا کہ میں آپ کے مقدس قلب کوخوب ستھرا کردوں اور آپ کے سینہ اقدس کو کھول دوں، راوی کہتے ہیں: پھر آپ کے مبارک پیٹ تک ایک شگاف لگایا اور قلب مبارک کو تین مرتبہ دھویا، ہر مرتبہ حضرت میکائیل آب زمزم سے طشت بھر کے لاتے ،اس کے بعد آپ کا سینہ اقدس خوب کشادہ ہوگیا اور اس میں بشری تقاضے کی رو سے جو چیز تھی اسے دور کردیا نیز حلم و بردباری ایمان و یقین اور اسلام سے اس کو بھر دیا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی ، پھر براق آیا اور اس پر آپ سوار ہوئے اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ منتہائے نظر قدم پڑتا اور اس سے حضور کا سفر اسی طرح جاری رہا اور ساتھ میں حضرت جبرئیل بھی تھے۔آپ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی کرتے اور اسی دن کاٹ لیتے ، جب کھیتی کاٹ کر فارغ ہوتے فورا پھر وہ ویسی ہی لہلہاتی اور بدستور سابق یہ کاٹ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں کہ ان کی نیکیاں سات سوگنی تک بڑھادی جاتی ہیں اور جوانہوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالی نے اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمادیا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر رہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے ہیں، جب پورے طور پر کچل جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی دوبارہ صحیح ہوجاتے ہیں، فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نماز سے بوجھل رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے آگے پیچھے شرمگاہوں پر چیتھڑے بندھے تھے اور اونٹ بکریوں کے طرح چل پھر رہے تھے، ساتھ ہی وہ ذلت کا کھانا، تھوہڑ اور جہنم کے گرم گرم پتھر کھارہے تھے، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کن لوگوں کی مثال ہے؟ عرض کیا: یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں ادا کرتے ، اللہ تعالی نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا، اور اللہ تعالی بندوں پر بالکل ظلم نہیں فرماتا۔ پھر ایسی قوم کے

پاس سے گزر ہوا جن کے پاس بھنا ہوا گوشت ہانڈیوں میں رکھا ہے، اور پاس ہی کچا بد بودار ناپاک گوشت بھی ہے، یہ لوگ کچا بد بودار گوشت تو کھاتے ہیں لیکن پا کیزہ بھنے گوشت کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ جن کی دنیا میں حلال و پاکیزہ بیویاں تھیں لیکن یہ بدچلن عورتوں کے پاس شب باشی کرتے، اور ان عورتوں کی مثال تھی جو اپنے پاک شوہروں کو چھوڑ کر بدچلن مردوں سے ساز باز رکھتیں اور انہیں کے پاس رات گزارتیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا کہ راستہ میں اس لکڑی کے پاس سے جو کپڑا گزرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور جو چیز بھی گزرتی ہے وہ پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کے ان امتیوں کی مثال ہے جو لوٹ مار کرتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔

و لا تقعدوا بکل صراط تو عدون و تصدون۔

اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔

(کنز الایمان)

پھر ایک ایسے مرد کے پاس سے گزر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا تیار کر لیا تھا جس کو اٹھا نہیں پا رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ مزید لکڑیاں لا کر اس میں اضافہ کر رہا ہے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کا وہ امتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں جن کی یہ بخوبی حفاظت نہیں کر پاتا تھا لیکن اس کے باوجود اور زیادہ امانتوں کا خواہش مند رہتا۔ پھر ایسی قوم سے گزر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، پھر اس کے بعد ویسے ہی ہو جاتے کہ ان میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوتا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ مقرر ہیں جن کی تقریروں سے فتنے برپا ہوتے اور یہ خود بے عمل بھی تھے۔ پھر ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزر ہوا جس سے عظیم الجثہ بیل نمودار ہوا، لیکن جب اس نے اس میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش کی تو داخل نہ ہو سکا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ شخص بڑے بول بولتا پھر شرمندہ ہوتا لیکن ان کو لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایک وادی کے پاس سے گزر ہوا جس سے ٹھنڈی پاکیزہ ہوا آ رہی تھی، اور مشک کی خوشبو، اور ایک آواز بھی سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو کیسی ہے؟، اور یہ آواز کس

کی ہے؟ عرض کیا: یہ جنت کی آواز ہے، اپنے رب کے حضور عرض کر رہی ہے: اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعد فرمایا، میرے اندر بہت محل اور آراستہ کمرے ہیں، ریشم وسندس کے عمدہ اور تعجب خیز لباس ہیں، موتی و مونگا اور سونا چاندی کی بہتات ہے، میرے اندر کوزے، پیالے، لوٹے کثرت سے ہیں، اور میرے میوے کھجوریں، انار، دودھ اور شراب کی نہریں تو نے نہایت کثرت سے پیدا فرمائی ہیں، لہذا مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے مسلمان مرد وعورت اور مومن مرد وعورت ہیں اور ہر وہ شخص جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، نیک عمل کئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، اور میرے مقابل کوئی ہمسر نہ ٹھہرایا، جو مجھ سے ڈرا وہ امن والا ہے، اور وہ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کرتا ہوں، اور جو مجھے راضی کرنے کے لئے کچھ خرچ کرے میں اس کا بدلا عنایت کرتا ہوں، بیشک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بیشک مومن بندے کامیاب ہوئے اور برکت والی ہے خدا کی ذات جو بہترین خالق ہے، جنت نے یہ مژدہ سن کر عرض کیا: میں راضی ہوں۔ پھر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس سے نہایت ڈراؤنی آوازی آئی اور نہایت بد بودار ہوا۔ فرمایا: اے جبرئیل! یہ بد بو کیسی اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ دوزخ کی آواز ہے۔ بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کر رہی ہے: اے میرے رب مجھے وہ چیز عطا فرما جن کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، میرے اندر زنجیریں اور طوق بہت ہیں، میری بھڑک ولپٹ زیادہ ہے اور میرے اندر ذلت آمیز کھانے اور بد بودار چیزیں کثیر ہیں، اور میرا عذاب وسزا کثرت سے ہیں، میری گہرائی بہت ہے اور گرمی سخت ہے، مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے ہر مشرک مرد وعورت ہے، اور ہر کافر مرد وعورت اور ہر بدکار مرد وعورت، اور ہر وہ مغرور ومتکبر شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، دوزخ نے کہا: میں راضی ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضور کا سفر جاری رہا یہاں تک کہ بیت المقدس آپ کی سواری پہونچ گئی، آپ نے اتر کر براق کو ایک چٹان سے باندھا اور اندر داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ہو چکی تو فرشتوں نے عرض کیا: اے جبرئیل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور اپنے خلیفہ

مطلق کوسلامت رکھے، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں: پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان سب حضرات نے اپنے رب کی مختلف انعامات پر حمد وثنا بیان کی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں حمد بیان کی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم عطا فرمایا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میری تابعدار اور اللہ کی فرمانبردار رہی، مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا، اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ذریعہ غرق کیا، اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا، اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا، پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام عطا فرمایا: پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا اس طرح بیان فرمائی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرماں رہتے، میں جو چاہتا وہ میرے لئے بناتے پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہوئی، اور میری بادشاہت میرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور اس طرح فرمایا: تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا، اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا، مجھے اپنی کتاب توراۃ وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا، ساتھ ہی مجھے یہ معجزہ بھی عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس

میں پھونک مارتا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست کر دیتا اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا، لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، تمام مخلوق کے لئے بشیر نذیر بنایا، مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، میری امت کو خیر امت فرمایا اور تمام امتوں میں افضل قرار دیا، میری امت کو دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا لیکن بروز قیامت پہلے حساب ہو کر داخل جنت ہوں گے، میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرمایا، مجھ سے میرا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا، مجھ کو تمام انبیاء کا خاتم اور سردار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: بیشک ان تمام چیزوں میں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تم سب پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تین برتن پیش ہوئے جن کے منہ بند تھے، ان سے ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، عرض کیا: نوش فرمائیں، آپ نے اس سے کچھ پیا، پھر دوسرا برتن پیش ہوا اس میں دودھ تھا، کہا گیا، نوش فرمائیں، آپ نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر تیسرا برتن پیش ہوا جس میں شراب تھی، عرض کیا گیا: نوش فرمائیں، فرمایا: اب مجھے خواہش نہیں میں سیراب ہو گیا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! واضح رہے کہ یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہونے والی ہے، اگر آپ اس سے آج کچھ پی لیتے تو آپ کی امت کے کچھ لوگ ہی اس سے بچتے۔ پھر آسمان دنیا کی طرف عروج فرمایا، حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے فرمایا: میں جبرئیل ہوں، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا: کیا ان کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے: ہاں، سب ملائکہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ہمارے بھائی اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، جب آپ دروازہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص ہیں جو اپنے قد وقامت میں کامل و اکمل ہیں، کسی عضو میں کسی

طرح کی کوئی خامی نہیں جیسا کہ عموما ہوتا ہے، ان کے داہنی طرف ایک دروازہ ہے جس سے پاکیزہ ہوا آرہی ہے، اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے جس سے بدبودار ہوا آتی ہے، داہنی طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، لیکن بائیں طرف نظر کر کے روتے اور غمزدہ ہوتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے پوچھا، اے جبرئیل! یہ بزرگ انسان قد وقامت میں صحیح جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں یہ کون ہیں؟ اور دونوں دروازے کیسے ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یہ داہنی طرف دروازہ جنت کا دروازہ ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دروازہ دوزخ کا ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہونچے اور دروازہ کھلوایا یہاں بھی وہی سوال ہوا، آپ کون؟ فرمایا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ندا ہوئی، کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا، بولے ہاں، تمام فرشتوں نے وہی کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو سلامت رکھے اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، وہاں دو جوانوں سے ملاقات ہوئی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسی بن مریم اور حضرت یحیی بن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، یعنی دونوں خالہ زاد بھائی۔ پھر تیسرے آسمان پر لیکر پہونچے اور دروازہ کھولنے کے لئے دستک دی تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل، بولے: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا تھا، فرمایا: ہاں انہوں نے بھی حسب سابق دعائیں اور مبارک بادیاں پیش کیں، آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جو حسن صورت میں تمام لوگوں پر فائق تھے، اور حسن میں تمام مخلوق پر ان کی فضیلت ایسی تھی جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر چوتھے آسمان پر بھی وہی تفصیل رہی اور یہاں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، حضرت جبرئیل نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام رفیع عطا فرمایا: پھر پانچویں آسمان پر وہی معاملہ درپیش رہا، یہاں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ بنواسرائیل کو جمع کر کے واقعات سنا رہے تھے۔ پھر چھٹے آسمان پر اسی تفصیل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ جب آگے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے گریہ فرمایا، حضور نے وجہ دریافت کی تو حضرت جبرئیل بولے: بنواسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ میں اولاد آدم میں اللہ کے یہاں سب سے مکرم ومعزز ہوں اور یہ شخص تو مجھ سے بھی دنیاوآخرت میں سبقت لے گیا، اگر یہ فضیلت ان کی ذات ہی کو ہے تو کوئی پرواہ نہیں، لیکن ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی ہوگی۔ پھر ساتویں آسمان پر عروج فرمایا، وہاں ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جن کی داڑھی کھچڑی تھی، جنت کے دروازہ پر کرسی پر تشریف فرما تھے، ان کے پاس نہایت روشن چہرے والے لوگ بھی جن کی سفیدی کاغذ کے مثل تھی، اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کے رنگوں میں کچھ بھدا پن تھا، یہ لوگ اپنے مقام سے اٹھ کر ایک نہر میں غسل کے لئے داخل ہوئے، جب وہاں سے نکلے تو ان کا رنگ کچھ کھل گیا تھا، پھر دوسری نہر میں داخل ہوگئے، اس مرتبہ نکلے تو رنگ خوب صاف ہوگیا تھا، لیکن پھر تیسری نہر میں نہائے تو ان کے چہروں کی روشنی ان کے ساتھیوں کی طرح ہوگئی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کھچڑی داڑھی والے کون ہیں؟ اور یہ روشن چہروں والے؟ اور پھر ان کے ساتھ غسل کر کے بیٹھنے والے کون ہیں؟ اور یہ نہریں کونسی ہیں؟ عرض کیا: یہ بزرگ تو آپ کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دنیا میں سب سے پہلے اپ کی ہی داڑھی کھچڑی ہوئی، اور یہ روشن چہروں والے وہ صاحب ایمان ہیں جنھوں نے ایمان کی حالت میں کبھی ظلم نہیں کیا، اور باقی دوسرے لوگ گنہگار ہیں لیکن توبہ کر کے مرے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، اور یہ نہریں اس طرح ہیں کہ پہلے رحمت کی نہر ہے، دوسری نعمت کی، اور تیسری شراب طہور کی۔

پھر حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر تشریف فرما ہوئے، عرض کیا گیا: یہ بیری کا درخت ہے، یہاں ہر ایک کی انتہاء ہے آپ کی امت اور آپ کے سوا، یہ ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ میں نہریں رواں ہیں جن کا پانی کبھی بودار نہیں ہوتا، اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلتا، اور شراب کی نہریں جس کے پینے سے لذت حاصل ہوتی ہے،

اور صاف شہد کی نہریں، یہ ایسا درخت ہے کہ ستر سال تک اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں چلے تو اس کو طے نہ کر پائے، اس کا ایک ایک پتہ ایک قوم کو ڈھانک لے اتنا کشادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے نور نے اس سدرہ کو ڈھانپ لیا، اور ملائکہ اس پر چھائے تھے، اور کیفیت وہ تھی کہ جو کوؤں کے کسی درخت پر اترنے کے وقت ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام فرمایا: ارشاد فرمایا: اے محبوب مانگو، آپ نے عرض کیا: اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور ملک عظیم سے نوازا، حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا، حضرت داؤد کو ملک عظیم بخشا، لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کیا، پہاڑوں کو ان کے تابع کیا، حضرت سلیمان کو ملک عظیم عنایت کیا، جن وانس اور شیاطین کو ان کے تابع فرمان کیا، ہوا ان کے تابع رہتی، اور ایسا ملک بخشا کہ ان کے بعد کسی کو نہ ملا، حضرت عیسیٰ کو توراۃ وانجیل کا علم عطا کیا اندھے اور سفید داغ والے ان سے شفا پاتے، مردے تیرے حکم سے ان کے ذریعہ زندہ ہوتے، ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے محبوب! میں نے تمہیں حبیب و خلیل کیا، اور توراۃ میں حبیب اللہ لقب نازل فرمایا، تمام لوگوں کی طرف تم کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، تمہارے لئے سینہ کشادہ کیا، تمہارا بوجھ ہلکا کیا، تمہارا ذکر بلند کیا، لہذا ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہوگا، تمہاری امت کو افضل امت بنایا، تمہاری امت سب میں اول بھی ہے اور سب میں آخر بھی، اور میں نے آپ کی امت کے لئے لازم کیا کہ وہ اپنے خطبوں میں اس بات کی گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا فرمائے جن کے قلوب نہایت رقیق ہوں گے، میں نے آپ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا، اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے، اور میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ جیسی عظیم سورۃ عطا کی جو بار بار تلاوت کی جاتی ہے، اس سے پہلے ایسی عظیم سورۃ کسی نبی کو عطا نہ ہوئی، میں نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا اور مزید آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، زکوۃ، نماز، رمضان کے روزے، بھلی بات کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور میں نے تم کو فاتح باب نبوت اور خاتم الانبیاء بنایا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے چھ چیزوں سے

فضیلت دی ۔ مجھے ایسا کلام بخشا جس کی عبارت کم ہوتی ہے اور معانی کثیر ،اور ایسا کلام جو فصاحت و بلاغت میں نہایت کو پہونچا ہوا ہے، رموز واسرار اور علم وحکمت کو کھولنے والا، مقاصد ومطالب کو بخوبی بیان کرنے والا ۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا، دشمن کے دل میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت سے ہی ڈال دیا جاتا، میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا جو مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ ہوا، تمام روئے زمین میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔

حضور فرماتے ہیں: پھر مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض فرمائیں، جب حضور کا گزر واپسی میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے عرض کیا: آپ پر کیا لازم کیا گیا: فرمایا: پچاس نمازیں، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزارش کی، آپ اپنے رب کے حضور جایئے اور اس میں کچھ تخفیف کرایئے کہ آپکی امت تمام امتوں میں ناتواں امت ہے، میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سلسلہ میں آزمالیا ہے، حضور یہ سن کر اپنے رب کے حضور آئے اور تخفیف کے طالب ہوئے ، لہذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں ، پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے تو آپ نے پھر وہی بات کہی، حضور پھر واپس ہوئے اور اس مرتبہ بھی دس نمازیں معاف ہوئیں ، پھر جب واپسی میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا: اب کتنی نمازیں باقی ہیں؟ فرمایا: تیس نمازیں، آپنے پھر وہی عرض کیا، حضور پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے ، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف فرمادیں پھر ملاقات پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے مزید تخفیف کا مشورہ دیا، آپ نے بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو کر تخفیف چاہی اور دس نمازیں پھر معاف کر دی گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشورہ اب بھی یہ ہی ہوا، کہ مزید تخفیف کرایئے آپ کی امت اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکے گی۔ آپ اس مرتبہ نہایت ندامت وشرمندگی کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے ،اس مرتبہ پانچ نمازیں معاف ہوئیں ،لیکں حضرت موسیٰ کا مشورہ یہ تھا کہ آپ پھر اپنے رب کے حضور جایئے اور تخفیف کرایئے ،حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرتبہ نہایت شرمندگی کے عالم میں حاضر ہوا تھا اب میں مزید تخفیف کے لئے جانے سے قاصر ہوں ،ندا ہوئی ،آپ نے

ان پانچ نمازوں کے ذریعہ آزمائش پر صبر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ان پانچ کا بدلہ پچاس کی صورت میں ملے گا، کہ ایک نیکی کا ثواب دس ملتا ہے، حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم الٰہی اور مژدہ سے پورے طور پر راضی ہوگئے، جب پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزر ہوا تھا تو آپ نے کچھ شدت محسوس کی تھی لیکن جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ کی ملاقات ہی سب سے زیادہ خیر خواہی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔١٢م

(٨) معراج میں دیدار خداوند قدوس

٢٨٤٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رأیت ربی عزوجل ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔١٢م

﴿٩﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ، اور علامہ عبد الرؤف منادی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ٢

٢٨٤٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ اعطی موسی الکلام و اعطانی الرویة لوجهه و فضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا اور مجھے اپنے وجہ کریم کے دیدار پر انوار سے نوازا۔ اور مجھے مقام محمود اور حوض کوثر کے ذریعہ فضیلت عطا فرمائی۔١٢م

٢٨٤٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ١/ ٢٨٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ١/ ٧٨
کنز العمال للمتقی ٣٩٢٠٩، ١٤/ ٤٤٨ ☆ الشفا للقاضی ١/ ٤٧٩
٢٨٤٨۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ☆ کنز العمال للمتقی ٣٩٢٠٦، ١٤/ ٤٤٧

۲۸۴۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی :نحلت ابراهیم خلتی ، و کلمت موسی تکلیما ، و اعطیتك یا محمد کفا حا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسی سے کلام فرمایا۔ اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردۂ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔　　منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۵۰۔ **عن** اسماء بنت ابی بکرالصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : و هو یصف سدرة المنتهی ، فقلت ، یا رسو ل الله ! ما رأیت عندها ؟ قال : رأیت عندها یعنی ربه ۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی کی صورت وسیرت اور اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے وہاں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔۱۲م

۲۸۵۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالی عنه قال : لقی عبد الله بن عباس کعبا بعرفة رضی الله تعالی عنهم فسئاله عن شئ ، فکبر حتی جاء و بته الجبال ، فقا ل ابن عباس رضی الله تعالی عنهما : انا بنو هاشم ، فقال کعب : ان الله تعالی قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی ، فکلم موسی مرتین ، و رأه محمد مرتین ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی ملاقات عرفات میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی، آپ نے ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پر حضرت کعب نے ایسی بلند آواز سے نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونج

۲۸۴۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ،

۲۸۵۰۔ التفسیر لا بن مردویه

۲۸۵۱۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورة النجم ۲/ ۱۶۰

اٹھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرمایا حضرت موسی نے دومرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور حضور دومرتبہ دیدار الہی سے مشرف ہوئے۔۱۲م

۲۸۵۲۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالی عنه قال : قال عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما : رأی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه تبارك و تعالیٰ و تقدس ، قلت : الیس الله یقول : لا تدرکه الابصار و هو یدرك الا بصار ، قال : و یحك ، ذاك اذا تجلی بنوره الذی هو نوره ، و قد رأی ربه مرتین ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا، حضرت عکرمہ آپ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں لا تدرکه الابصار و هو یدرك الابصار، کہ انکھیں اسکا ادراک نہیں کرسکتیں، آپ نے فرمایا: افسوس تم سمجھے نہیں، یہ اس وقت ہے جب کہ اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اسکا نور ہے۔ حضور نے اپنے رب کو دومرتبہ دیکھا۔۱۲م

۲۸۵۳۔ **عن** عبد الله بن ابی سلمة رضی الله تعالی عنه قال :ان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ارسل الی ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یسأله هل رای محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه فقال : نعم ۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کرا بھیجا، کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

۲۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : نظر محمد صلی

۲۸۵۲۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورة النجم ۲/ ۱۶۰
امام ترمذی نے اس حدیث کوحسن غریب کہا۔

۲۸۵۳۔ السند لا بن اسحاق

۲۸۵۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۸۶

الله تعالیٰ علیه وسلم الی ربه عزوجل ، قال عکرمة رضی الله تعالی عنه : فقلت له : نظر محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی ربه عزوجل ؟ قال: نعم ، جعل الکلام لموسی ، و الخلة لا براهیم ، و النظر لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فقد رأی ربه مرتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا، فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی کے لئے کلام رکھا، اور حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار، اور بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دومرتبہ دیکھا۔

۲۸۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قا ل: اتعجبون ان یکون الخلة لابراهیم ، و الکلام لموسی ، و الرؤیة لمحمد صلوات الله تعالیٰ علیهم والتسلیمات ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، حضرت موسی کے لئے کلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبھا ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے امام بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما انه کان یقو ل : ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه مرتین ، مرة ببصره ، و مرة بفواده ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے تھے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا، ایک بار اس آنکھ سے، اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

۲۸۵۵۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۱۳۴

۲۸۵۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی ، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/ ۲۴۵

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی ، امام قسطلانی ، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں : اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۷ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه عزوجل ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد قسطلانی ، اور علامہ عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں ، کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۸ ـ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالی عنه انه کا یحلف بالله ، لقدر رأی محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے ، بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عروہ بن زبیر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے نواسے ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے تھے۔

و انه کان یشتد علیه ان کار ها ـ

ان پر اس کا ان کار سخت گراں گذرتا۔ صحیح ابن خزیمہ

یونہی کعب احبار عالم کتب سابقہ ، امام ابن شہاب زہری قرشی ، امام مجاہد مخزومی مکی ،

۲۸۵۷ـ الصحیح لا بن خزیمة ، ☆ التفسیر للبغوی ، ۵/ ۲۴۵

۲۸۵۸ـا لمصنف لعبد الرزاق، ☆ التفسیر للبغوی ، ۵/ ۲۴۵

امام اعکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی ، امام عطاء ابن ابی رباح قرشی مکی استاذ امام ابوحنیفہ، امام مسلم بن صبیح ابوالضحی کوفی ، وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بھی یہ ہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں

اخرج ابن خزیمة عن عروة ابن الزبیر اثباتها ، و ربه قال سائر اصحاب ابن عباس ، و جزم به کعب الاحبار و الزهری ۔

امام خلال کتاب السنہ میں اسحق بن مروزی سے راوی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ روایت کو ثابت مانتے اوراس کی دلیل فرماتے۔

قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأیت ربی ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سندالانام رضی اللہ تعالی عنہ سے روای۔

انه قال : اقول بحدیث ابن عباس بعینه ، رأی ربه ،را ه راه حتی انقطع نفسه ۔

یعنی انہوں نے فرمایا: میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا معتقد ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا، دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

جزم به معمر و آخرون ، و هو قول الاشعری ، و غالب اتباعه ۔

یعنی امام معمر بن راشد بصری اوران کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا، اور یہ ہی مذہب ہے امام اہل سنت امام ابو الحسن اشعری اور ان کے غالب پیروں کا ،

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

الاصح الراجح انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه حین اسری به کما ذهب ا لیه اکثر الصحابة ۔

مذہب اصح وارجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے

رب کوبچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں، پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

الراجح عند اکثر العلماء انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه بعین رأسه لیلة المعراج ۔

جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کوانہیں آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جداجدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں۔لفظ اکثر العلماء کومنہاج میں فرمایا: کافی ومغنی۔ منبہ المنیہ ص ۶

(۹) معراج کی شب جنت کی سیر

۲۸۵۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال له اصحابه یا رسول اللہ ! اخبرنا عن لیلة اسری بك فیها، قال : قال اللہ عزوجل (سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر) قال فاخبرهم قال : بینا انا قائم عشاء فی المسجد الحرام اذا اتانی آت فأیقظنی ، فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم ، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا ثم عدت فی النوم ، ثم ایقظنی فاستیقظت فلم ارشیًا فاذا انا بکهیئة خیال فاتبعته ببصری حتی خرجت من المسجد فاذا انا بدابة ادنی ، شبیهة بدوابکم هذه ، بغالکم هذه ، مضطرب الاذنین یقال له : البراق، و کانت الانبیاء صلوات اللہ ترکبه قبلی یقع حافره مد بصره فرکبته فبینما انا اسیر علیه اذ دعانی داع عن یمینی یا محمد انظر نی اسالك یا محمد! انظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه فبینما انا اسیر علیه اذا دعانی داع عن یساری : یا محمد ! انظرنی اسالك یا محمد! ا نظرنی اسالك فلم اجبه ولم اقم علیه و بینما انا اسیر علیه اذ انا بامرأة حاسرة عن ذراعیها و علیها من کل زینة خلقها اللہ فقالت یا محمد! انظرنی

۲۸۵۹۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۲/ ۳۹۰

اسالك فلم التفت اليها و لم اقم عليها حيث اتيت بيت المقدس فاوثقت دابتى بالحلقة التى كانت الانبياء توثقها به فاتانى جبرئيل عليه السلام باناء ين : احدهما خمر ، و الآخر لبن ۔ فشربت اللبن و تركت الخمر فقال جبرئيل : اصبت الفطرة، فقلت الله اكبر الله اكبر فقال جبرئيل ما رأيت فى وجهك هذا قال فقلت بينما انا اسير اذ دعانى داع عن يمينى يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه و لم اقم عليه قال ذاك داعى اليهود، اما انك لو اجبته او وقفت عليه لتهورت امتك ، قال: وبنيما انا اسير اذ دعانى داع عن يسارى فقال: يا محمد ! انظرنى اسألك فلم التفت اليه و لم اقم عليه قال : ذاك داع النصارى ، اما انك لو اجبته لتنصرت امتك ، فبينما انا اسير اذ انابامرأة حاسرة عن ذراعيها عليها من كل زينة خلقها الله تقول: يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبها ولم اقم عليها قال تلك الدنيا، اما انك لو اجبتها لاختارت امتك الدنيا على الآخرة ۔

قال : ثم دخلت انا و جبرئيل عليه السلام بيت المقدس فصلى كل واحد منا ركعتين ثم اتيت بالمعراج الذى تعرج عليه ارواح بنى آدم فلم ير الخلائق احسن من المعراج ما رأيتم الميت حين يشق بصره طامحا الى السماء (فانما يشق بصره طامحا الى السماء) عجب بالمعراج قال قصعدت انا وجبرئيل فاذا انا بملك يقال له اسماعيل و هوصاحب سماء الدنيا وبين يديه سبعون الف ملك مع كل ملك جنده مأة الف ملك ، قال : و قال الله عزوجل (و ما يعلم جنود ربك الا هو) فاسفتح جبرئيل باب السماء ، قيل : من هذا؟ قال : جبرئيل قيل : و من معك؟ قال : محمد ، قيل : و قد بعث اليه؟ قال: نعم ، فاذا انا بآدم كهيئة يوم خلقه الله على صورته تعرض عليه ارواح ذريته المومنين فيقول : روح طيبة و نفس طيبة اجعلوها على عليين ، ثم تعرض عليه ارواح ذريته الفجار ، فيقول : روح خبيثة و نفس خبيثة اجعلوها فى سجين ، ثم مضت هنية فاذا انا باخونة ۔ يعنى الخوان المائدة التى يوكل عليها لحم مشرح ليس بقربها احد و اذا انا باخونة اخرى عليها لحم قد اروح و نتن عنها اناس ياكلون منها ، قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟قال : هؤلاء من امتك يتركون الحلا ل و ياتون الحرام ، قال : ثم مضت هنية فاذا انا باقوام بطونهم امثال البيوت كلما نهض احدهم خر يقول اللهم لا تقم الساعة ، قال : و هم على سابلة آل فرعون ، قال : فتجى السابلة فتطأهم قال: فسمعتهم يضجون الى الله سبحانه۔ قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء من امتك

الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ، قال :ثم مضت هنیة ، فاذا انا باقوام مشافرهم کمشافر الابل قال فتفتح علی افواهم ویلقون ذلك الحجر ، ثم یخرج من اسافلهم ، فسمعتهم یضجون الی الله عزوجل ، فقلت : یا جبرئیل من هؤلاء ؟ قال هؤلاء من امتك یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا و سیصلون سعیرا قال : ثم مضت هنیة فاذا انا بنساء یعلقن بثدیهن فسمعتهن یصحن الی الله عزوجل قلت : یا جبرئیل ! من هؤلاء النساء ؟ قال: هؤلاء الزناة من امتك ، قال ثم مضت هنیة فاذا انا باقوام تقطع من جنوبهم اللحم فیلقمون فیقال له : کل کما کنت تاکل من لحم اخیك قلت : یا جبرئیل ! من هؤلاء ؟ قال هؤلاء الهمازون من ا متك اللمازون ۔

ثم صعدنا الی السماء الثانیة فاذا انا برجل احسن ما خلق الله قد فضل عن الناس بالحسن کالقمر لیلة البدر علی سائر الکواکب قلت : یا جبرئیل من هذا ؟ قال : اخوك یوسف و معه نفرمن قومه فسلمت علیه وسلم علی۔

ثم صعدت الی السماء الثالثة فاذا انا بیحیی و عیسی ومعهما نفر من قومهما فسلمت علیهما و سلما علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الرابعة فاذا انا بادریس قد رفعه الله مکانا علیا فسلمت علیه وسلم علی ۔

ثم صعدت الی السماء الخامسة فاذا انا بهارون و نصف لحیته بیضاء و نصفها سودآء تکاد لحیته تصیب سرته من طولها ، قلت : یا جبرئیل ! من هذا ؟ قال : هذا المحبب فی قومه ، هذا هارون بن عمران و معه نفر من قومه فسلمت علیه وسلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء السادسة فاذا انا بموسی بن عمران رجل آدم کثیر الشعر لو کان علیه قمیصان لنفد شعره دون القمیص ۔ و اذا هو یقول یزعم الناس انی اکرم علی الله من هذا ، بل هذا اکرم علی الله منی قال : قلت : یا جبرئیل من هذا ؟ قال :هذا اخوك موسی بن عمران ، قال : و معه نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علیّ ۔

ثم صعد ت الی السماء السابعة فاذا انا بابینا ابراهیم خلیل الرحمن ساندا ظهره الی البیت المعمور کاحسن الرجال ، قلت : یا جبرئیل ! من هذا ؟ قال : هذا ابوك ابراهیم خلیل الرحمن ، وهو نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علی واذا

بامتی شطرین : شطر علیهم ثیاب بیض کانها القراطیس ، و شطر علیهم ثیاب رمد ۔

قال : فدخلت البیت المعمور ، و دخل معی الذین علیهم الثیاب البیض و حجب الاخرون الذین علیهم ثیاب رمد ، وهم علی حر، فصلیت انا ومن معی فی البیت المعمور ، ثم خرجت انا و من معی ، قا ل : و البیت المعمور یصلی فیه کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون فیه الی یوم القیامة ۔

قال : ثم رفعت الی السدرة المنتهی فاذ ا کل و رقة منها تکاد ان تغطی هذه الامة ، واذا فیها عین تجری یقال لها سلسبیل ، فینشق منها نهران، احدهما الکوثر و الآخر یقال له نهر الرحمة : فاغتسلت فیه ، فغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تاخر ۔

ثم انی دفعت الی الجنة فاستقبلتنی جاریة فقلت : لمن انت یاجاریة ؟ قلت لزید بن حارثه ، و اذا انا بانهار من ماء غیر آسن ، وانهار من لبن لم یتغیر طعمه ، و انهار من خمر لذة للشاربین ، وانهار من عسل مصفی واذا رمانها کانه الدلاء عظما و اذا انا یطیر کالبخاتی هذه ، فقال عندها صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و علی جمیع ابنیاء ، ان الله قد اعد لعباده الصالحین ما لا عین رأت و لا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ، قال : ثم عرضته علی النار فاذا فیها غضب الله و رجزه و نقمته لو طرح فیها الحجارة و الحدید لاکلتها ، ثم اغلقت دونی ، ثم انی دفعت الی السدرة المنتهی فتغشی لی ، و کان بینی و بینه قاب قوسین او ادنی ، قال و نزل علی کل ورقة ملک من الملائکة ، قال : و قال : فرضت علیّ خمسون صلاة ، قال : لک بکل حسنة عشراذا هممت بالحسنة فلم تعملها کتبت لک حسنة ، فاذا عملتها کتبت لک عشرا، واذا هممت بالسیئة فلم تعملها لم یکتب علیک شئ فان عملتها کتبت علیک سیئة واحدة ۔ثم دفعت الی موسی فقال بما امرک ربک قلت خمسین صلاة قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف لامتک فان امتک لایطیقون ذلک ومتی لا تطیقه تکفر، فرجعت الی ربی فقلت یا رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم، فوضع عنی عشرا و جلعها اربعین ، فما زلت اختلف بین موسی و ربی کلما اتیت علیه قال لی مثل مقالته حتی رجعت الیه فقال لی بم امرت ؟ قلت : امرت بعشر صلوات قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف عن امتک ، فرجعت الی ربی فقلت ای رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم ،

فوضع عنی خمسا ، و جعلها خمسا، فنادنی ملك عندها : تمت فریضتی ، و خففت عن عبادی ، و اعطتیهم بکل حسنة عشر امثالها ، ثم رجعت الی موسی ، فقال :بم امرت ؟ قلت : بخمس صلوات قال: ارجع الی ربك فسأله التخفیف فانه لا یؤوده شئ فسله التخفیف لامتك فقلت رجعت الی ربی حتی استحییته ۔

ثم اصبح بمکة یخبرهم بالعجائب : انی اتیت البارحة بیت المقدس و عرج بی الی السماء و رأیت کذا ورأیت کذا ، فقال ابو جهل بن هشا م : الاتعجبون مما یقول محمد ! یزعم انه اتی البارحة بیت المقدس ، ثم اصبح فینا ، واحدنا یضرب مطیته مصعدة شهرا و منقلبة شهرا ، فهذا مسیرة شهرین فی لیلة واحدة قال فاخبرهم بعیر لقریش لما کان فی مصعدی رأیتها فی مکان کذا و کذا وانها نفرت فلما رجعت رأیتها عند العقبة ، و اخبرهم بکل رجل و بعیره کذا و کذا ومتاعه کذا و کذا ، فقال ابو جهل : یخبرنا باشیاء،فقال رجل من المشرکین انا اعلم الناس بیت المقدس و کیف بنآؤه و کیف هیأته و کیف قربه من الجبل ، فان یکون محمد صادقا فساخبرکم وان یکن کاذبا فساخبرکم ، فجاء ہ ذلك المشرك فقال : یا محمد انا اعلم الناس بیت المقدس فاخبرنی کیف بناؤ ہ و کیف هیأته و کیف قربه من الجبل ؟ قال : فرفع لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بیت المقدس من مقعده فنظر الیه کنظر احدنا الی بیته : بناؤه کذا و کذا و هیاته کذا و کذا ، وقربه من الجبل کذا و کذا ، فقال الاخر: صدقت ، فرجع الی الصحابة فقال : صدق محمد فیما قال او نحوا من هذا الکلام ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! شب معراج کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا ، انه هو السمیع البصیر ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں ارشاد فرمائی: اس وقت

جبکہ میں مسجد حرام کی حدود میں آرام فرما تھا تو مجھے کسی نے آکر جگایا، میں نے بیدار ہوکر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تو میں دوبارہ آرام کرنے لگا۔ پھر کسی نے آکر جگایا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نظر نہ آیا اور میں سو گیا۔ پھر کسی نے بیدار کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نہیں تھا۔ میں اسی خیال میں اندازہ سے مسجد حرام سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک جانور کے قریب کھڑا ہوں، یہ تمہارے گھوڑوں اور خچروں کے مشابہ تھا اور کان لمبے تھے اس کو براق کہا جاتا ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام بھی مجھ سے قبل اس پر سوار ہوئے تھے، حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا تھا، میں اس پر سوار ہوکر چلنے لگا کہ راستہ میں داہنی جانب سے مجھے کسی نے آواز دی اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری طرف نظر فرمائیں میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، دومرتبہ آواز آئی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ رکا۔ پھر آگے چل کر اسی طرح ایک آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ رکا۔ میں سفر کرہی رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کلائی کھولے سامنے آئی جو ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی، اس نے بھی اسی طرح آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہونچ گیا میں نے اسی احاطہ میں براق کو باندھا جہاں انبیائے کرام باندھتے تھے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام دو پیالے لیکر آئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، میں نے دودھ پی لیا اور شراب کے پیالے کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، میں نے اس توفیق ربانی پر تکبیر پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل نے پوچھا، یارسول اللہ! میں آپ کے چہرۂ اقدس میں کچھ محسوس کررہا ہوں، فرمایا: میں نے تینوں آوازوں کی بابت بتایا۔ عرض کیا: یارسول اللہ! پہلی آواز یہودیوں کی تھی، اگر آپ جواب دے دیتے تو آپ کی امت کے لوگ یہودی ہوجاتے، دوسری آواز نصاری کی تھی، وہاں بھی جواب دینے پر امت کے نصرانی ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اور تیسری آواز جو عورت کی شکل میں تھی وہ دنیا تھی کہ اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو پسند کرلیتی۔

فرمایا: پھر میں حضرت جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد معراج (سیڑھی) لائی گئی جس پر چڑھ کر مومنین کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں، مخلوق نے

اس سے زیادہ خوبصورت کوئی سیڑھی نہ دیکھی ہوگی، ہاں آدمی کی روح قبض ہوتے ہی اسکا دیدار کرتی ہے۔اس کے ذریعہ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آسمان پر گیا تو وہاں پہلے ایک اسماعیل نامی فرشتے سے ملاقات ہوئی جو آسمان دنیا پر متعین کیا گیا ہے، اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر مشتمل تھی، اللہ تعالی نے اسی کے بارے میں فرمایا:

و ما یعلم جنود ربك الاهو ۔

اور تیرے رب کے لشکر کو تیرا رب ہی جانتا ہے۔

حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، آواز آئی، کون؟ آپ نے کہا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون؟ آپ نے جواب دیا: حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، پھر ندا ہوئی کیا ان کے طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب میں کہا: ہاں، آسمان پر پہونچنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوئی اور آپ اس صورت میں تشریف فرما تھے جس پر آپ کو پیدا کیا گیا تھا، آپ پر آپ کی اولاد میں سے پاک روحیں پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے: ان کو اعلی علیین میں لے جاؤ، اور بدروحوں کے بارے میں فرماتے ان کو سجین میں قید کردو۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرا گذر ایک خوان کے پاس سے ہوا جس پر عمدہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے پارچے چنے تھے لیکن اس کے قریب کوئی نہیں آرہا تھا، اور آگے ایک ایسی خوان تھا جس پر بدبودار سڑا ہوا گوشت تھا اور لوگ اس کو کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل کہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ حلال چیزیں چھوڑ کر حرام پر کمر بستہ رہتے ہیں۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، جب کوئی اٹھنے کا ارادہ کرتا تو گر جاتا، اور کہتا: اے اللہ! قیامت قائم نہ ہو، یہ لوگ آل فرعون کی راہ پر دنیا میں گامزن رہے یعنی دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے میں وقت گزارتے، میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا اور ان کو روندتا چلا جاتا۔اس وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ۔
قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنادیا ہو۔
فرمایا: پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح ہیں، ان کے منہ کھلوائے جاتے ہیں اوراس میں پتھر ڈالے جاتے ہیں، پھر ان کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ میں نے ان کا شوروغل سنا جووہ بارگاہ خداوند قدوس میں گڑگڑا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں۔ بطور ظلم ان کا مال کھاتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا:

انما یأکلون فی بطونهم نارا و سیصلون سعیرا۔
وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں، اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔

پھر کچھ دیر بعد ہی ایسی عورتیں نظر آئیں جو سینے کے بل لٹکادی گئی تھیں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں ان کی گریہ وزاری سنی میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ عورتیں کون ہیں؟ بولے: یہ آپ کی امت کی زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایسے لوگوں سے گزر ہوا کہ ان کے پہلو سے گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا اوران سے کھانے کو کہا جاتا کہ کھاؤ جس طرح تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جولوگوں کے منہ پر عیب لگاتے اور پیٹھ پیچھے بدی کرتے تھے۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر پہونچے۔ وہاں ایک ایسے حسین وجمیل شخص سے ملاقات ہوئی جن کا حسن و جمال لوگوں میں اس فضیلت کا حامل تھا جسے چودھویں رات کے چاند کوتمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ و السلام ہیں اور یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر تیسرے آسمان پر پہونچے، وہاں حضرت عیسی اور حضرت یحیی علیہما الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ بھی ان کی قوم تھی میں نے سلام کیا تو ان کی طرف سے جواب ملا۔

پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام ومرتبہ نہایت بلند فرمایا ہے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ، اور لمبائی میں ناف کے قریب، میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ اپنی قوم کے محبوب ومعزز ہیں، یعنی حضرت ہارون بن عمران اور ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے سلام کیا تو جواب ملا۔

پھر چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے بال نہایت کثیر تھے وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ معزز ہوں، بلکہ یہ مجھ سے نہایت معزز ومکرم ہیں، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اور لوگوں میں نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے ساتھ یہ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر مجھے میری امت دو گروہوں میں نظر آئی، ایک جماعت کاغذ کی مانند سفید لباس میں ملبوس تھی، اور دوسری میلا کچیلا لباس پہنے تھی۔

اس کے بعد میں بیت المعمور میں داخل ہوا میرے ساتھ سفید لباس والے بھی تھے لیکن گندے لباس والوں کو روک دیا گیا تھا۔ وہ گرمی اور تپش میں رہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ بیت المعمور میں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے نکلے۔

فرمایا: بیت المعمور ایسا مقام ہے کہ ہر دن وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آچکے وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا، اس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ گویا اس امت کو ڈھانپ لے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہتے ہی۔ اس سے دو نہریں رواں ہیں ایک کوثر، دوسری نہر رحمت، میں نے اس میں غسل کیا، پھر مجھے یہ مژدہ ملا کہ تمہارے سبب سب اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف کردی گئیں اور تمہیں ہر لغزش سے مامون ومحفوظ کردیا گیا۔

اس کے بعد میں جنت کی سیر کے لئے چلا تو مجھے ایک عورت سامنے سے آتی نظر آئی، فرمایا: تو کون ہے؟ اور کس کے لئے ہے؟ اس نے عرض کیا: میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر میں نے ایسی نہریں دیکھیں جن کا پانی بودار نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں جسکو پینے سے پینے والے کو لذت محسوس ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں، وہاں کے سیب ایسے جیسے بڑے ڈول، وہاں کے پرندے ایسے کہ بختی اونٹ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔

پھر میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا غضب تھا، اور اسکا عذاب و سزا، اس میں ایک پتھر اور لوہا ڈال دیا جائے تو وہ اس کو کھا جائے۔ پھر وہ ہٹا لی گئی۔

اس کے بعد سدرۃ المنتہی مجھ پر پیش ہوا تو اس نے مجھے ڈھانپ لیا، اس وقت میرے اور رب عزوجل کے جلوہ کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ سدرۃ المنتہی کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ تھا، اس وقت مجھ پر پچاس نمازوں کا تحفہ فرض ہوا اور ساتھ ہی ندا ہوئی کہ ہر نیکی کے بدلے تمہارے لئے دس نیکیاں ہیں، جب کسی نیکی کا ارادہ کروگے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب عمل کروگے تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور جب کوئی ایک گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر عمل سے پہلے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

یہ تحفہ لیکر میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے گزرا تو آپ نے عرض کیا: آپ کو آپ کے رب نے کیا حکم فرمایا: میں نے کہا: پچاس نمازیں، عرض کیا: جائیے اور اس میں تخفیف کرائیے کہ آپکی امت اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی اور جب عاجز رہے گی تو انکار کر بیٹھے گی، میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا خواستگار ہوا کہ میری امت تمام امتوں میں ضعیف و ناتواں ہے، لہذا دس نمازیں معاف کردی گئیں، اسی طرح میں اپنے رب کے حضور اور حضرت موسی کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ دس نمازیں باقی رہیں، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے وہی مشورہ دیا، اس مرتبہ میری درخواست پر پانچ نمازیں اور معاف ہوئیں، اور اب صرف پانچ باقی تھیں، سدرہ کے پاس ایک فرشتے نے مجھے ندا کی فریضہ تو مکمل رہا بندوں سے تخفیف کردی گئی کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

پھر حضرت موسی سے ملاقات ہوئی تو آپ کا مشورہ اب بھی یہی تھا کہ مزید تخفیف اور کرائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے تخفیف کے لئے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے صبح کو اہل مکہ کے سامنے یہ عجائب وغرائب بیان فرمائے کہ میں رات بیت المقدس گیا، وہاں سے آسمانوں کی طرف سیر کی، اور وہاں ایسا ایسا دیکھا، ابوجہل بن ہشام نے لوگوں سے کہا: لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ تعجب خیز باتیں سنو، کہہ رہے ہیں کہ میں رات میں بیت المقدس گیا اور اب صبح کو یہ ہم میں موجود ہیں۔ حالانکہ بیت المقدس آنے جانے میں دو ماہ لگ جاتے ہیں، اور یہ صرف ایک رات میں ہو آئے۔

اس پر میں نے قریش کے ایک قافلہ کی بھی نشاندہی کی، کہ میں جب جارہا تھا تو وہ فلاں فلاں مقام پر نظر آیا، اور جب میں لوٹا تو میں نے ان کو عقبہ کے پاس دیکھا ہے۔ ہر شخص، اسکا اونٹ اور اس کے ساز وسامان کا بھی میں نے پتہ دیا اس پر ابوجہل بولا: دیکھو یہ کچھ چیزوں کی خبر بھی دے رہے ہیں۔

مشرکین میں سے ایک شخص بولا: میں بیت المقدس کو دوسروں کی نسبت خوب جانتا ہوں، اس کی عمارت، شکل وصورت اور پہاڑ کے قریب جائے وقوع سے بھی خوب واقف ہوں۔ اگر وہ سچ فرماتے ہیں تو میں ابھی آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور غلط کہتے ہیں تو بھی میں تم کو بتاؤں گا۔ وہ مشرک آیا اور بولا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں لوگوں میں بیت المقدس سے بخوبی واقف ہوں، بتائیے کہ اس کی عمارت، شکل وصورت اور اسکا جائے وقوع کیسا ہے؟

حضور فرماتے ہیں: کہ پھر بیت المقدس حضور کے سامنے اس طرح کردی گئی جیسے مالک مکان کے سامنے اسکا مکان ہو۔ آپ نے پوری تفصیل واضح طور پر بیان فرمادی، یہ سن کر وہ مشرک بولا: آپ نے سچ کہا: پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچ کہہ رہے ہیں۔ ١٢م

(۱۰) شب معراج تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی امامت فرمانا

۲۸۶۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لقدرأيتنى فى حجر و قريش تسألنى عن مسراى ،فسألنى عن اشيا ء من بيت المقدس لم اثبتها ، فكربت كربةماكربت مثله قط ، قال: فرفعه الله تعالى لى انظر اليه ما يسألونى عن شئ الا انبأتهم به ، وقد رأيتنى فى جماعة من الانبياء ، فاذا موسى عليه السلام قائم يصلى ، فاذا رجل ضرب جعد كانه من رجال شنوء ة ، واذا عيسى بن مريم عليهما السلام قائم يصلى ، اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفى ، واذا ابراهيم عليه السلام قائم يصلى ، اشبه الناس به صاحبكم يعنى نفسه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فحانت الصلوة فاممتهم ، فلما فرغت من الصلوة قال قائل : يا محمد ! هذا مالك صاحب النار ، فسلم عليه ، فالتفت اليه فبدأ نى بالسلام ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معراج کی صبح میں نے اپنے آپ کو حجراسود کے پاس پایا اورقریش مکہ مجھ سے سیر معراج کے بارے میں سوالات کررہے تھے، مجھ سے انہوں نے بیت المقدس کی متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے ذہن نشین نہ کیا تھا۔ مجھے اس چیز کا نہایت رنج ہوا جواس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا، میں اس کو بالکل عیاں دیکھ رہا تھا، انہوں نے جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا میں نے ان کو پورے طور پر جوابات دیئے۔ میں نے خود کو انبیاء کرام کی ایک جماعت میں پایا تو دیکھا کہ حضرت موسی علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ قد وقامت میں میانہ تن وتوش کے گٹھے ہوئے جسم والے معلوم ہورہے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ، اور حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہوکر نماز میں مشغول ہیں، حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو میں ان سے بہت زیادہ مشابہ پاتا ہوں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نماز میں کھڑے ہوئے مصروف

۲۸۶۰۔ الصحيح لمسلم، باب الاسراء برسول الله ﷺ ، ۱/ ۹۶
دلائل النبوة للبيهقى، ۳/ ۴۶۷ ☆ التفسير للبغوى، ۲/ ۳۵۸
كنز العمال للمتقى ، ۳۱۸۴۹، ۱۱/ ۳۹۶ ☆ الدرالمنثور للسيوطى ، ۵/ ۲۱۴

ہیں، ان سے زیادہ مشابہت تمہارے صاحب کی ہے، یعنی حضور نے اپنے بارے میں فرمایا: پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء کرام نے میرے پیچھے نماز پڑھی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ندا آئی اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حضرت مالک داروغہ جہنم ہیں ان کو سلام کیجئے، میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے ہی سلام میں پہل کی۔۱۲م

۲۸۶۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خرج معی جبرئیل لا یفوتنی ولا افوته حتی انتهی بی الی بیت المقدس، فانتهی البراق الی موقفه الذی کان یقف، فربطته فیه، وکان مهبط الانبیاء، ورأیت الانبیاء جمعوا الی، فرأیت ابراهیم و موسی و عیسی، فظننت انه لا بد من ان یکون لهم امام، فقدمنی جبرئیل حتی صلیت بین اید هم، وسألتهم فقالوا: بعثنا للتوحید۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام پورے راستہ میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنے رکنے کی جگہ ٹھہر گیا، میں نے اس کو وہاں باندھا، یہ ہی انبیاء کرام کے اترنے کی جگہ تھی، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام میرے پاس جمع ہوگئے، میں نے ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کو بھی دیکھا، میں سمجھ رہا تھا کہ ان کا کوئی امام بھی ہوگا اتنے میں حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے ان کی امامت فرمائی، پھر میں نے ان سے ان کی بعثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔۱۲م

۲۸۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: ثم لقیه خلق من الخلائق، فقال احد هم: السلام علیك یا اول! والسلام علیك یا آخر! والسلام علیك یاحاشر! فقال له جبرئیل: اردد السلام یا محمد! صلی الله تعالیٰ علیه

۲۸۶۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۵۲، ۱۱/۳۹۷

۲۸۶۲۔ التفسیر لا بن جریر، ۱۵/۶

وسلم ، قال : فرد السلام ، ثم لقيه الثانى ، فقال له مثل مقالة الاولين ، حتى انتهى الى بيت المقدس ، فعرض عليه الماء واللبن والخمر ، فتناول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللبن ، فقال له جبرئيل : اصبت الفطرة يا محمد!ولو شربت الماء لغرقت امتك ، ولو شربت الخمر لغوت امتك ، ثم بعث له آدم فمن دونه من الأنبياء ، فامهم رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلك الليلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضور کی ملاقات ایک جماعت سے ہوئی ،ان میں سے کسی نے حضور کواس طرح سلام کیا،السلام علیک یا اول!السلام علیک یا آخر!السلام علیک یا حاشر!حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا:یارسول اللہ!ان کے سلام کاجواب عنایت فرمائیں،حضور نے جواب عنایت فرمایا۔پھردوسری جماعت سے ملاقات ہوئی تو وہاں بھی اسی طرح سلام و جواب کا سلسلہ رہا، اتنے میں سواری بیت المقدس پہونچ گئی،حضور کی خدمت میں پانی،دودھ،اورشراب کے پیالے پیش ہوئے،آپنے دودھ کا پیالہ اختیارفرمایا،حضرت جبرئیل نے عرض کی:یارسول اللہ!آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا،اگرآپ پانی کا پیالہ پسند فرماتے تو آپکی امت پانی میں غرق ہوجاتی،اوراگرشراب لے لیتے تو آپکی امت بہک جاتی ، پھر حضرت آدم سے لیکرحضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک تمام انبیائے کرام حضور کے لئے جمع ہوئے اور حضور نے ان سب کواس رات نماز پڑھائی۔۱۲م

٢٨٦٣۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : او تيت بدابة فوق الحمار و دون البغل ،خطوها عند منتهى طرفها ، فركبت و معى جبرئيل عليه السلام ، فسرت فقال: انزل فصل ، ففعلت ،فقال: اتد رى اين صليت ؟ صليت بطيبة و اليها المهاجر ، ثم قال: انزل فصل، فصليت ، فقال : اتد رى اين صليت ؟ صليت بطور سيناء حيث كلم الله عزوجل موسى عليه السلام ، ثم قال : انزل فصل، فصليت ،فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ، ثم دخلت الى بيت المقدس ، فجمع لى الانبياء عليهم الصلوة والسلام ، فقدمنى جبرئيل حتى

٢٨٦٣۔ السنن للنسائى ، باب فرض الصلوة ، ١/ ٥٢

امتهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے ایک جانور سواری کے لئے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، لیکن اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا، میں اس پر سوار ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ رہے، میں چل رہا تھا کہ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یہاں تشریف فرما ہو کر نماز ادا فرمایئے، میں نے نماز پڑھی، جب فارغ ہوا تو کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ پھر خود ہی کہا: آپ نے سرزمین طیبہ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اسی کی طرف آپ ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر نماز پڑھنے کے لئے کہا، تو میں نے وہاں بھی نماز پڑھی، فراغت کے بعد بولے: کیا آپ اس مقام کو پہچانتے ہیں؟ پھر خود ہی بتایا: یہ مقام طور سیناء ہے جہاں اللہ عزوجل نے حضرت موسی سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک تیسرے مقام پر نماز کی درخواست کی تو میں اترا اور نماز ادا کی ، کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ پھر خود ہی یوں بولے: یہ مقام بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں میرے لئے تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین پہلے سے موجود تھے، حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے سب کی امامت فرمائی۔ ۱۲م

٢٨٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اتيت بالبراق فركبت انا و جبرئيل فسار بنا ، فكان اذا اتى على جبل ارتفعت رجلاه ، و اذا هبط ارتفعت يداه (الى ان قال) ثم مضينا الى بيت المقدس ، فربطت الدابة بالحلقة التى يربط بها الانبياء ثم دخلت المسجد ونشرت لى الانبياء من سمى الله فى كتابه ومن لم يسم ، فصليت بهم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے براق لایا گیا، میں اور حضرت جبرئیل اس

٢٨٦٤۔ كنز العمال للمتقى، ٣١٨٤١، ١١/٣٩٠ ☆ الدر النثور للسيوطى ، ٥/٢٠٦

پرسوار ہوئے اور وہ ہمیں لیکر روانہ ہوا، جب کسی پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے پچھلے پاؤں بڑے ہوجاتے اور جب اترتا تو اگلے پاؤں لمبے ہوجاتے۔ یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، میں نے اسی احاطہ میں اپنا براق باندھا جہاں دوسرے انبیاء کرام اپنی سواری باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصی میں داخل ہوا، میرے لئے تمام انبیاء کرام جمع کئے گئے جنکا تذکرہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں، پھر میں نے اس سب کو نماز پڑھائی۔۱۲م

۲۸۶۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فلم البث الایسیرا ، حتی اجتمع ناس کثیر، ثم اذن مؤذن واقیمت الصلوة ، فقمنا صفوفا ننتظرومن یؤمنا ، فاخذ بیدی جبرئیل فقدمنی ، فصلیت بهم ، فلما انصرفت قال: جبرئیل علیه السلام : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اتدری من صلی خلفك ، قلت ، لا ، قال: صلی خلفك كل نبی بعثه الله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہوگئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے، جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نے جانا کہ یہ کس کس نے آپکے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ، عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

۲۸۶۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لیلة اسری بنبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودخل الجنة فسمع من جانبها وجسا ، قال : یا جبرئیل! ما هذا ؟ قال : هذا بلال المؤذن ، فقال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین جاء الی الناس : قد افلح بلال ، رأیت له كذا كذا، قال : فلقیه موسی علیه الصلوة والسلام فرحب به وقال: مرحبا بالنبی الامی ، قال : فقال : وهو رجل آدم طویل سبط شعره مع اذ نیه اوفوقهما ، فقال : من هذا ؟ یا جبرئیل !

۲۸۶۵۔ التفسیر لا بن ابی حاتم ، ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۵/ ۱۸۷
۲۸۶۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۷ ☆

قال : هذا موسى عليه السلام، قال : فمضى فلقيه عيسى عليه السلام فرحب به
وقال: من هذا يا جبرئيل ؟قال : هذا عيسى قال : فمضى فلقيه شيخ جليل مهيب
فرحب به وسلم عليه و كلهم يسلم عليه قال : من هذايا جبرئيل ؟ قال : هذاابوك
ابراهيم ، قال فنظر فى النار فاذا قوم ياكلون الجيف ، فقا ل : من هؤلاء يا جبرئيل
قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ، و راى رجلا احمر ازرق جعدا
شعثا اذا رايته ، قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا عاقر الناقة قال : فلما دخل النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد الأقصى قام يصلى فالتفت ثم التفتفاذا النبيون
اجمعون يصلون معه ، فلما انصرف جى ء بقدحين ، احدهما عن اليمين و الاخر
عن الشمال ، فى احدهما لبن و فى الآخر عسل ، فاخذ اللبن فشرب منه فقال
الذى كان معه القدح : اصبت الفطرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو ایک طرف کسی کی آہٹ سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپکے مؤذن حضرت بلال ہیں، حضور جب واپس تشریف لائے تو لوگوں کو بتایا کہ بلال کامیاب ہوئے، میں نے ان کے بارے میں ایسا ایسا دیکھا ہے،۔ پھر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضور کو مرحبا بالنبی الامی، کہہ کر خوش آمدید کہا، ان کا حلیہ شریف ایسا تھا کہ ایک لمبے قد والے اور بال سیدھے کانوں تک یا ان سے اوپر تک، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت موسی علیہ السلام ہیں،۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے خوش آمدید کہا، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں، پھر آگے چل کر ایک جلیل القدر شیخ جنکے چہرہ اقدس سے رعب و دبدبہ ظاہر تھا ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی مرحبا کہا اور سلام کیا۔ بلکہ جہاں سے بھی حضور گزرے سب نے سلام پیش کیا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپکے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر حضور نے جہنم کی طرف دیکھا تو اس میں ایک گروہ نظر آیا جو مردار کھا رہا تھا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرکے ان کا گوشت کھاتے تھے، ایک شخص ایسا بھی نظر آیا جو سرخ رنگ اور زرد آنکھوں والا تھا

جس کا جسم گٹھا ہوا اور بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی معجزہ نما اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں، اس کے بعد جب حضور مسجد اقصی میں داخل ہوئے تو نماز شروع کی، پھر ادھر ادھر دیکھا تو یہ منظر تھا کہ سب انبیائے کرام حضور کیساتھ نماز میں مشغول تھے۔

۲۸۶۷۔ **عن** ام ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : نشرلی رھط من الانبیاء فبھم ابراھیم وموسی و عیسی، علیه الصلوۃ واسلام ، فصلیت بھم ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت انبیا جس میں حضرت ابراہیم، حضرت موسی، اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

۲۸۶۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : فصلی بھم ثم اتی باناء فیه لبن الحدیث ۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، کو نماز پرھائی، اس کے بعد حضور کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا الی آخرہ۔

۲۸۶۹۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : فاذن جبرئیل و نزلت الملائکة من السماء وحشر اللہ له المرسلین،فصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم با لملائکة و المرسلین ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے، اللہ تعالیٰ نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرما کر بھیجے ،حضور نے ملائکہ ومرسلین کی امامت فرمائی۔

۲۸۶۷۔ المعجم الکبیر الطبرانی ، ۱۰/ ۸۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر

۲۸۶۸۔ المسند لا بن اسحاق، ☆

۲۸۶۹۔

(۱۱) حضور نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی

٢٦٧٠۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما اسرى بى الى السماء اذن جبرئيل عليه السلام، فظننت الملائكة انه يصلى بهم فقدمنى فصليت بالملائكة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج جب میں آسمانوں پر تشریف لے گیا تو جبرئیل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبرئیل نماز پڑھائیں گے، جبرئیل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔ تجلی الیقین، ص ۱۴۷

سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی

٢٨٧٠۔الدرالمنثور للسيوطى، ٥/ ٢٠٥☆ الحاوى للفتاوى، ٢/ ٢٥٩

۳۔ تصرفات واختیارات رسول

(۱) اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے

۲۸۷۱۔ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما فتح حنيناً قسم الغنائم ، فاعطى المؤلفة قلوبهم ، فبلغه ان الانصار يحبون ان يصيبوا ما اصاب الناس ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنى عليه ، ثم قال : يا معشرالانصار! الم اجدكم ضلا لاً فهد اكم الله بى وعالة فاغنا كم الله بى ، و متفرقين فجمعكم الله بى ، ويقولون: الله و رسوله امن ـ فقال: الاتجيبونى ،فقالوا: الله و رسوله امن ، فقال : اما انكم لو شئتم ان تقولوا كذا و كذا ـ فقال : الا ترضون ان يذهب الناس بالشاء و الا بل ، وتذهبو ن برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى رحالكم ، الانصار شعار والناس دثار ، ولولا الهجرة لكنت امرأ من الانصار ، ولو سلك الناس واديا وشعبا لسلكت وادى الانصار وشعبهم ، انكم ستلقون بعدى اثرة فاصبروا حتى تلقونى على الحوض ـ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح حنین کے دن مال غنیمت تقسیم فرمایا اس موقع پر مولفہ قلوب کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔انصار کے بارے میں حضور کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی بھی خواہش ہے کہ دوسروں کی طرح انہیں بھی مال غنیمت ملنا چاہئیے ،حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہ پایا پس اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی ، اورتمہارے آپس میں پھوٹ تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کردی ، اورتم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی ، انصار اس وقت یوں گویا ہوئے ، بلکہ اللہ ورسول کا احسان اس

۲۸۷۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب غزوة الطائف فى شوال ، ۲/ ۶۲۰
الصحيح لمسلم ، باب اعطاء المؤلفة و من يخاف على ايمانه، ۱/ ۳۳۹
فتح البارى لا بن حجر ، ۴۷/۸ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۵۲۸/۱۴

سے بھی زائد ہے، پھر حضور نے خود ہی فرمایا: ہاں تم اس کے جواب میں چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بھی حضور پر اتنے احسان ہیں، پھر فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ انصار استر کپڑے کی طرح اور دوسرے لوگ ابرے کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں قبیلہ انصار کا ایک فرد ہوتا، لوگ اگر کسی وادی میں چلیں یا کسی میدان میں تو میں انصار کے پسندیدہ میدان اور وادی کو پسند کروں، اے انصار سنو! میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی، لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم سے ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۸۷۲ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : لما قسم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم السبی بالجعرانة اعطی عطایا قریشاً وغیرها من العرب ولم یکن فی الانصار منها شئ فکثرت المقالة و فشت حتی قال قائلهم : اما رسول الله لقد لقی قومه فارسل الی سعد بن عبادة فقال : ما مقالة بلغتنی عن قومك اکثرو فیها ؟ فقال له سعد: فقد کان ما بلغك ، قال فاین انت من ذاك ؟ قال: ماا نا ا لا رجل من قومی ، فاشتد غضبه و قال : اجمع قومك و لا یکن معهم غیرهم فجمعهم فی حظیرة من حظائر السبی و قام علی بابها و جعل لا یترك الا من کان من قومه و قد ترك رجالا من المهاجرین و رد اناسا ، ثم جاء النبی یعرف فی وجهه الغضب فقال : یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله ؟ فجعلوا یقولون : نعوذ بالله من غضب الله و من غضب رسوله یا معشر الانصار الم اجدکم عالة فاغناکم الله فجعلو یقولون : نعوذ بالله و من غضب الله و من غضب رسوله ! قال ا لا تجیبون ؟ قالوا : الله و رسوله أمن و افضل فلما سری عنه قال : و لو شئتم لقلتم فصدقتم الم نجدك طریدا فاویناك و مکذبا فصدقناك و عائلا فآسیناك و مخذولا فنصرناك ؟ فجعلوا یبکو ن و یقولون:الله و رسوله أمن وافضل ثم قال : اوجد تم من شئ من دنیا اعطیتها قوماا تالفهم علی الاسلام و کلتم الی اسلامکم؟ لو سلك الناس و ادیا او شعبا لسلکت و ادیکم و شعبکم ، انتم شعارو الناس دثار، ولو لا الهجرة لکنت امرأ من الانصار ، ثم رفع یدیه حتی انی لأ ری ما تحت منکبیه فقال : اللهم اغفر للانصار و لابناء الانصار و لا بناء

۲۸۷۲ـ کنز العمال للمتقی ، ۳۷۹۳۹، ۱۴/ ۶۰

ابناء الانصار ! اما ترضون ان یذهب الناس بالشاء و البعیر و تذهبون برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی بیوتکم ؟ فبکی القوم حتی اخضلوا لحاهم و انصرفوا و هم یقولون رضینا بالله و برسوله حظا و نصیبا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرمایا تو قریش اور دیگر قبائل عرب کو دیا اور انصار کو کچھ نہ ملا، (انہیں اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ توجہ اور نظر کرم نہ رہی ، شاید اب اپنی قوم کی طرف زیادہ التفات فرمائیں ، بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں ملال گزرا) یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے ، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سنا تو خاطر انور پر ناگوار گزرا۔ حضرت سعد بن عبادہ انصاری کو بلایا، فرمایا: تمہاری قوم انصار کی طرف سے مجھے یہ کیا سننے کو مل رہا ہے، عرض کیا: حضور جو کچھ سنا وہ واقعہ ہے، فرمایا تو اس وقت تم کہاں تھے، عرض کیا: میں بھی اپنی قوم کا ایک فرد ہوں لہذا قومی ہمدردی میں شریک ہوگیا، حضور کا جلال بڑھ گیا، فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے علاوہ کوئی نہ ہو، سب انصار مال غنیمت کے باڑہ میں جمع ہوئے ، حضرت سعد سب کو ہی بلا لائے تھے اور خود دروازہ پر کھڑے سب کی نگرانی کررہے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ چہرہ اقدس سے غضب کے آثار نمایاں تھے، فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمکو گمراہ نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت دی؟ سب ہیبت زدہ بول اٹھے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، پھر فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو نادار نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو غنی کردیا؟ سب نے عرض کیا: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے،، فرمایا: کیوں جواب کیوں نہیں دیتے؟ بولے: اللہ ورسول کا احسان اور فضل بڑا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غم ہلکا ہوا تو فرمایا: اگر تم چاہو تو جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہو اور تم اپنے قول میں سچے قرار دیئے جاؤ گے، کہ یارسول اللہ! کیا ہم نے آپ کو بے ٹھکانا نہ پایا کہ اپنے یہاں ٹھکانا دیا، آپکی قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی، آپ حاجت مند تھے تو ہم نے اس کو پورا کیا، اور بے یارومددگار تھے تو ہم نے مدد کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ باتیں سنکر انصار رونے لگے اور بار بار کہتے: اللہ ورسول کا فضل واحسان بڑا ہے، پھر حضور نے فرمایا: میں نے جو کچھ کسی قوم کو دیا وہ محض تالیف قلب کے لئے دیا، اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا کہ تمہاری طرف سے کامل اطمینان ہے، سنو! تمہاری فضیلت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا گھائی کی طرف ہوں اور تم دوسری طرف تو میں تمہاری طرف رہوں گا، تم استر کی مانند ہو اور دوسرے لوگ ابرہ کی طرح ہیں ، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، پھر خوب اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، الٰہی! انصار کی بخشش فرما۔ اور ساتھ ہی ان کے بیٹوں اور پوتوں کی بھی مغفرت فرما، اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر اپنے وطن پہونچو، یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ داڑھیاں تر ہوگئیں۔ جب واپس ہوئے تو سب کی زبان پر جاری تھا، ہم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عطیہ سے بخوبی رضامند اور خوش ہیں۔

الامن والعلی۔ص ۱۰۷

(۲) اختیار مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء

۲۸۷۳۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما نهيتكم عنه فاجتنبوه ، وما امر تكم به فافعلوا منه ماستطعتم ،فانمااهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم۔ جدالممتار ۱/۱۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس چیز سے تم کو منع کروں باز رہو، اور جس چیز کا حکم دوں اس پر حسب استطاعت عمل کرو، کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرت سوالات اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حکم عدولی نے ہلاک کیا۔۱۲م

۲۸۷۳۔ الصحيح لمسلم ، باب توقيره ﷺ وترك اكثار سواله ، ۲/ ۲۶۲
السنن الكبرى للبيهقى ، ۱/ ۲۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۷/ ۵۷۹
مشكل الآثار للطحاوى ، ۱/ ۲۳۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۳/ ۲۶۱
التفسير للقرطبى ، ۵/ ۲۶۲ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۱۶۶

۲۸۷۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم بصدقه ، فقيل : منع ابن جميل و خالد بن الوليد و عباس بن عبد المطلب ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله و رسوله ، واما خالد فانكم تظلمون خالدا ، قد احتبس ادراعه و اعتده فی سبيل الله ، واما العباس بن عبدالمطلب فعم رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فهی عليه صدقة و مثلها معها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوۃ کی وصول یابی کا حکم دیا، حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے زکوۃ دینے سے منع کر دیا، حضور نے فرمایا: ابن جمیل نے کیوں منع کیا؟ کیا اسے یہ بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ ورسول نے غنی کر دیا، اور خالد بن ولید کا معاملہ یہ ہے کہ ان سے زکوۃ لینا ظلم کے مترادف ہے، کیونکہ انہوں نے اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، یہاں تک کہ اپنی ذرع بھی، اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زکوۃ انہیں پر صدقہ ہے بلکہ اتنا ہی ان کو اور دے دیا جائے۔۱۲م

۲۸۷۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اللهم انی احرم ما بين جبليها مثل ماحرم به ابراهيم عليه الصلوة والسلام مكة ۔

۲۸۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله تعالیٰ و فی الرقاب الخ، ۱/ ۱۹۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکوة ، ۱/ ۳۱٦
السنن لا بی داؤد ، باب فی تعجیل الزکوة ، ۱/ ۲۲۹
السنن للنسائی ، باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق، ۱/ ۲٦٥
السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ۱۱۱ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ، ۲۳۳
کنز العمال للمتقی ،۱٦۸٥٥، ٦/ ٥۳٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ٦/ ۳۳
المصنف لعبد الرزاق، ۲۸۲٦، ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۷/ ۲۳۸
۲۸۷٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الحیس ۲/ ۸۱٦
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ٤٤۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱٥۹ ☆ الترغیب االترهیب للمنذری ، ۲/ ۲۲۹
کنز العمال للمتقی ، ۳٤۸۷۳، ۱۲/ ۲٤۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹٦۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور عرض کیا: الٰہی ! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔

۲۸۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ابراهیم علیه الصلوة والسلام حرم مكة ، و انی حرمت المدينة ما بين لا بتيها ، لا يقطع عضا هها ولا يصاد صيدها ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ منورہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اسکا شکار۔

الکوکبۃ الشہابیہ۔ ص۴۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مطلب کی حدیثیں صحاح، سنن اور مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظّمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہ ہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ وحنبلیہ اور بکثرت صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں ہیں مع نظر مذکور، مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحۃً مدینہ منورہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کی سنئے۔

گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا ، یعنی وہاں شکار نہ کرنا ، درخت نہ کاٹنا ، یہ کام

۲۸۷۶۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ۔ ۱/ ٤٤٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/ ١٤١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٥/ ١٩٧
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٢/ ٢٧٩ ☆ الكامل لا بن عدى ، ١/ ٣٦٥
كنز العمال للمتقى ، ٣٤٨٦١، ١٢/ ٢٤٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ٤/ ٣٠٥
جمع الجوامع للسيوطى، ٦٠٣٨ ☆

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔

تفویۃ الایمان ص ۱۱

جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ و رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

(۳) حضور نعمت دیتے ہیں

۲۸۷۷۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : کنت جالسا اذ جاء علی و العباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما یستاذنان ، فقالا ، یا اسامة ! استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،فقلت: یا رسول اللہ ! علی والعباس یستا ذنان ،قال: اتدری ماجاء بهما ؟ قلت: لا، فقال لکنی ادری، ائذن لهما ، فدخلا ، فقالا:یا رسول اللہ ! جئناك نسألك ای اهلك احب الیك؟ قال: فاطمة بنت محمد، رضی اللہ تعالیٰ عنها و صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، قالا: ما جئناك نسألك عن اهلك ، قال : احب اهلی الی من قد انعم اللہ علیه و انعمت علیه اسامة بن زید ، قالا: ثم من ؟ قال: ثم علی بن ابی طالب فقال العباس: یا رسول اللہ! جعلت عمك آخر هم ، قال : ان علیا سبقك بالهجرة ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کے قریب بیٹھا تھا کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے لئے تشریف لائے، دونوں حضرات نے فرمایا: اے اسامہ! ہمارے لئے حضور سے باریابی کی اجازت لے لو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علی و حضرت عباس آپکی خدمت میں حاضری کی اجازت کے طالب ہیں ،فرمایا: جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آنے دو، دونوں حضرات نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد

۲۸۷۷۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب اسامة ، ۲/ ۲۲۳

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کیا: ہم آپکے خاص گھر کی بات نہیں کررہے ،فرمایا مجھے اپنے اقربا میں وہ زیادہ محبوب ہے جس پراللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، یعنی اسامہ بن زید، پھر عرض کیا: ان کے بعد کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، یہ سنکر حضرت عباس بول اٹھے، یارسول اللہ! کیا آپکے چچا کا مقام بعد میں ہے؟ فرمایا: ہاں حضرت علی تم پر ہجرت میں سبقت حاصل کرچکے ہیں۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں:۔

لم یکن احدمن الصحابة الا وقد انعم الله تعالیٰ علیه و انعم علیه رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،الا ان المراد المنصوص علیه فی الکتاب، الخ،

یعنی سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے ہی تھے جنہیں اللہ تعالی نے نعمت بخشی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی ،مگر یہاں مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن کریم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی ،اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی ،اور وہ زید بن حارثہ ہیں ،رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،اوراس میں نہ کسی کا خلاف اور نہ اصلا شک ،آیت اگرچہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید کوٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے، افادہ فی المرقات۔

اقول: نہ صرف صحابہ کرام بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی ، پاک کر دینے سے بڑھ کراور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیت کریمہ میں بارہا سنا ہوگا کہ 'یز کیھم 'یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کردیتا ہے۔ بلکہ لا واللہ، تمام جہان میں کوئی شئ ایسی نہیں جس پراللہ کا احسان نہ ہو،اور اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو،فرماتا ہے:

وما ارسلنك الا رحمة للعالمین ۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے ،

جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر ان کی نعمت ہے، صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل کفر واہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں ☆ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

الامن والعلی ص ۱۳۶

(۴) حضور رزق عطا فرماتے ہیں

۲۸۷۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا، فما اخذ بعد ذلك فھو غلول۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا، اس کے بعد جو کوئی کچھ لے گا وہ خیانت ہے۔

(۵) حضور نجات دہندہ ہیں

۲۸۷۹۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی اللہ تعالی عنہ قال : خرجنا مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرأینامنہ عجبا مررنا بأرض فیھا أشاء متفرق فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا غیلان!ایت ھاتین الاشاء تین فمر احدٰھما تنضم الی صاحبتھا حتی استربھما فاتوضأ فانطلقت فقمت بینھما ، فقلت : ان نبی اللہ یامر احدٰ کما ان تنضم الی صاحبتھا ، قال : فمادت احداھما ثم انقلعت تخد فی الارض حتی انضمت الی صاحبتھا ، فنزل نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فتوضأ خلفھا ثم رکب و عادت تخد فی الارض الی موضعھا ،قا ل : ثم نزلنا معہ منزلا فاقبلت امرأة بابن لھا کانہ الدینار فقالت : یا نبی اللہ ! ما کان فی الحی غلام احب الی من ابنی ھذا فاصابتہ الموتة فانا اتمنی موتہ فادع اللہ لہ یا نبی اللہ ! قال

۲۸۷۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی ارذاق العمال ، ۲/ ۴۰۸
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۶۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنزری ، ۱/ ۵۶۱
اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۱۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۱۰۸۴، ۴/ ۳۹۴
شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۲/ ۲۶۲
الصحیح لا بن خزیمة ، ۲۳۶۹، ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۶/ ۲۵۵
۲۸۷۹۔ دلائل النبوہ لا بی نعیم ، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۳۹۰۔۱۲/ ۳۷۴

فادناه نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم ثم قال : بسم الله انا رسول الله ، اخرج عدو الله ۔ ثلاثا ، قال : اذهبی بابنك لن تری بأسا ان شاء الله ، ثم مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقا ل : یا نبی الله ! انه كان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی و لی فیه ناضحا ن فاغتلما و منعانی انفسهما و حائطی و ما فیه و لا یقدر احد علی الدنو منهما ، فنهض النبی صلی الله تعالی علیه وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال لصاحبه : افتح فقا ل : یا نبی الله !امرهما اعظم من ذلك ، قال : فافتح ، فلما حرك الباب بالمفتاح اقبلا ، لهما جلبة كخفیف الریح ، فلما افرج الباب و نظر ا الی النببی صلی الله تعالی علیه وسلم بر كاثم سجدا ، فاخذ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم رؤسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما فقا ل القوم یا نبی الله ! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا آجرتنا من الضلالة و استنقذتنا من الهلكة ، افلا تاذن لنا بالسجود لك ۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ہم نے دوران سفر ایک معجزہ دیکھا،ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو وہاں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ !,میرا ایک باغ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال کی کل معیشت ہے،اس باغ میں میرے دو اونٹ بھی ہیں جو اس باغ کو پانی دینے کے لئے ہیں،وہ دونوں مجھ سے سرکش ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے یا باغ کے نزدیک تک نہیں آنے دیتے،اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کے قریب جاسکتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس باغ کی طرف تشریف لے گئے،باغ کے مالک سے فرمایا: دروازہ کھول دو،اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ! وہ نہایت سرکش ہیں اور یوں قابو میں آتے نظر نہیں آتے ،فرمایا: تم دروازہ کھول دو،جب دروازہ کو حرکت ہوئی تو وہ طوفان کی طرح شور وغوغا کرتے دروازہ کی طرف لپک کر آئے،مگر جب دروازہ کھلا اور اونٹوں کی نظر رخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی فوراً آپکے سامنے مؤدب بیٹھ گئے اور سر سجدہ میں رکھ دیا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سروں سے پکڑ کر اٹھایا اور مالک کے حوالہ کر دیا اور فرمایا: ان سے کام بھی لو اور چارہ پانی کا خیال بھی خوب رکھو۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہیں اور آپکے طفیل ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان بڑا ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہتر ہے، حضور نے ہمیں گمراہی سے پناہ دی، حضور نے ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی، تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔۱۲م

(۶) غیر خدا سے استمداد اور اختیارات حضور

۲۸۸۰۔ **عن** ربیعة بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت ابیت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتیته بوضوئه وحاجته ، فقال لی : سل ماشئت ، فقلت: اسئلك مرافقتك فی الجنة قال: او غیر ذلك ، قلت : هو ذاك ، قال لی : فاعنی علی نفسك بکثرة السجود ۔

حضرت ربیعہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے وضو وغیرہ کے لئے پانی لیکر حاضر ہوا، حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا: بھلا اور کچھ؟ عرض کی: بس میری مراد تو یہ ہی ہے، فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے پر کثرت سجود سے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد اللہ، یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعنی، کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سل، فرمانا: کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرماسکتے ہیں، دنیا

۲۸۸۰۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل السجود والحث علیه ، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد ، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل ، ۱/ ۱۸۷
السنن للنسائی ، باب فضل السجود ، ۱/ ۱۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۱۰ ☆ المؤطا لمالك ،
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۲۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۰۰۶، ۷/ ۳۰۶

وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلاتقید وتخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ازاطلاق سوال کہ فرمودہ "سل" وتخصیص نکرد بمطلو بے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہرچہ خواہد وہرکرخواہد باذن پروردگار خود دہد۔

فان من جودك الدنيا وضرتها ، و من علو مك علم اللوح والقلم۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

یوخذ من اطلاقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا مر بالسؤال ان الله تعالیٰ مکنه من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا:۔

و ذکر ابن سبع و غیرہ فی خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ اقطعه ارض الجنة یعطی منها ماشاء لمن یشاء ۔

یعنی ابن سبع وغیرہ علمائے کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظّم میں فرماتے ہیں۔

انه کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیفة الله الذی جعل خزائن کرمه و موائد نعمه طوع یدیه و تحت ارادته ، یعطی منها من یشاء و یمنع من یشاء ۔

بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور

کے زیر حکم وارادۂ واختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔
اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء قدست اسرارہم میں حد تواتر پر ہیں، جوان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ ''سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ'' مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسئلك مرافقتك فی الجنة ،یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں۔وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے، مگراس کی کیا شکایت۔ابھی فقیر غفرلہ القدیر نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ ''اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ'' تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سوساٹھ آیتوں اور حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام، ملائکہ عظام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں۔ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ اشراک بمذ ہے کہ تاحق برسد☆ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

برکات الامداد ص،۹　☆　الامن والعلی ص ۱۵۰

۷۔ حضور حافظ ونگہبان ہیں

۲۸۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الله و رسوله مولی من لا مولی له ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۸۸۱۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی میراث الخال ، ۲/ ۳۱
السنن لا بن ماجه ، باب ذوی الارحام ، ۲/ ۱۹۶
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹/ ۷۰٦
جمع الجوامع للسیوطی ، ۹٦۷۵ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ٤/ ۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۳۸۵۷، ۵/ ۵۳٦ ☆
السنن للدارقطنی ، ٤/ ۸۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۸
المصنف لا بن ابی شیبه ، ۱۱/ ۲٦٤ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۵/ ۱۷۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ و رسول اس کے نگہبان ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی حافظ و ناصر اللہ و رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

انما و لیکم اللہ و رسولہ و الذین امنو ا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون ۔

یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں، اورزکوۃ دیتے اوروہ رکوع کرنے والے ہیں۔

اقول: یہاں اللہ و رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرمایا کہ بس یہ ہی مددگار ہیں، تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں، ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

قال تعالیٰ:

و المؤمنون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض ۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے:

مالھم من دونہ من ولی۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔

(مالھم) ای لاھل السموات و الارض (من دونہ) ای من دون اللہ (من ولی) ناصر ۔

وہابی صاحبو! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول و صلحا کے لئے ثابت کیا، جسے قرآن ہی جابجا فرما چکا: کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں۔

مگر بحمدہ تعالیٰ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ذاتی و عطائی کا فرق سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے، یہ صفت دوسرے کی نہیں، اور رسول و اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت دینے سے مددگار ہیں۔ وللہ الحمد۔

اب اتنا سمجھ لیجئے کہ مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے؟ دفع بلا کے لئے ،تو جب رسول اللہ اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانون کے مددگار ہیں تو قطعا دفع البلاء بھی ہیں ،اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلاء ،اور انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والثناء بعطائے خدا، و الحمد للہ العلی الاعلی۔

پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ۔

امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ،اور دارمی وطبرانی ویعقوب بن سفیان حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ تورات مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی ! انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین (الی قوله تعالیٰ)یعفو و یغفر ۔

اے نبی ! ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ ،معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔حرز بھی رب العزت جل جلالہ کی صفات سے ہیں۔حدیث میں ہے۔

یا حرز الضعفاء ! یا کنزالفقراء !

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں ،مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا: جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں ،اور اس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا وآخرت میں اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔و الحمدللہ رب العالمین۔

ہاں ہاں ،خبردار ہوشیار ،اے نجدیان نابکار! ذرا کم سن نو پیدا عیارہ خام پارۂ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا ،توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی ،نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الہی کی بجلیاں گرائیں گی ،افسوس ،تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا ہے ،جب تم قرآن کی نہ سنو ،اللہ کا کذب تم ممکن گنو ،مگر جان کی آفت ، گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے نقل فرمائیں ،کلام الہی بتائیں ،یہ امام

الطائفہ کے نسب کے چچا، شریعت کے باپ، اور طریقت کے دادا۔ اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے، نہ روئے رفتن، نہ رائے ماندن۔

دو گونہ رنج وعذاب است جان لیلی را　بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں، شرمائی چتونوں سے لجالی انکھڑیاں اوپر اٹھایئے، اور بحمدہ وہ سنئے کہ ایمان نصیب ہو تو سنی ہو جایئے۔

جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال الله تعالیٰ لابراهیم : ان هاجرة تلد ویکون من ولدها من یده فوق الجمیع و یدا الجمیع مبسوطة الیه بالخشوع ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے۔ اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں۔ عاجزی اور گڑ گڑانے میں۔

وہ کون محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الکون ، معطی العون ، صلی الله تعالی علیه وسلم ، قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے، اے دو جہاں کے اجالے، حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی ومحتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدر سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف ورحیم کے سامنے پھیلائے، والحمد للہ رب العالمین۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا　ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول:۔

یا احمد ! فاضت الرحمة علی شفتیك من اجل ذلك ابارك علیك فتقلد السیف ، فان بهاء ك و حمدك الغالب (الی قوله) الامم یخرون تحتك ، کتاب حق جاء الله به من الیمن و التقدیس من جبل فاران ، و امتلأت الارض من تحمید احمد و تقدیسه ، و ملك الارض و رقاب الامم ۔

اے احمد! رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے برکت دیتا ہوں، تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے، بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی

پاکی بولنے سے، احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اے احمد پیارے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مملوکو! خوشی وشادمانی ہے تمہارے لئے، تمہارا مالک پیارا سراپا کرم وسراپا رحمت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے

باہمہ بندۂ وایں قوم خداوند انند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

لہذا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدینہ شریف میں نقلا وتذکیرا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض، پھر علامہ محمد بن عبدالباری زرقانی شرح مواہب میں شرحاً وتفسیراً فرماتے ہیں:۔

من لم یرولایۃ الرسول علیہ فی جمیع احوالہ و لم یرنفسہ فی ملکہ لا یذوق حلاوۃ سنتہ۔

جو ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبردار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فائدۂ عظیمہ: الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری، ان آیات توریت وزبور پر فقیر غفرلہ القدیر کو دو آیات توریت وانجیل مبارک مع چند احادیث کے یاد آئیں، مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے۔

تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا:۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے تو نہ کھولے۔ انتہی

بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر۔

کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہوجائے گا ☆ دین نجدی پائمال سنیاں ہوجائے گا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس نام محمد یا علی ہے وہ کسی

چیز کا مختار نہیں۔

یہاں اس قول سے تمام عالم پر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہوجائے گا، بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی یہ ہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں، اس کے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل اقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہوجا۔

الامن والعلی ص ۹۳

۸۔ حضور کو تمام خزائن ارض کی کنجیاں عطا ہوئیں

۲۸۸۲۔ **عن** ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قلت لکعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما تجدون فی التوراۃ من وصف النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟ قال : نجدہ محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل ، لیس بفظ ولا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا ، و یسمع بہ آذانا صما، و یقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشھدون لا الہ الا اللہ وحدہ و لا شریک لہ ، یعین المظلوم و یمنعہ من ان یستضعف۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت پاک کیا پاتے ہو؟ کہا: حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردے، یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسکا کوئی ساجھی نہیں، وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے، اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

۲۸۸۲۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/ ۳۷۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/ ۳۴۳
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۶/ ۲۹ ☆

۲۸۸۳ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: مکتوب فی الانجیل من نعت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ، لا فظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح مثل ما مر سواء بسواء ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے، نہ سخت دل ہیں، نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور کرتے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔ باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے۔

۲۸۸٤ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بینما انانائم اذ جئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

۲۸۸۵ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول لله صلی الله تعالی علیه وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب، و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے

۲۸۸۳ـ دلائل النبوة للبیهقی ، ۱/ ۳۷۷ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد،
دلائل النبوة لا بی نعیم ، ☆ البدایة و النهایة لا بن کثیر ، ٦ / ۲۹
۲۸۸٤ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب نصرت بالرعب مسیرة شهر، ۱/ ٤۱۸
الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوة ، ۱/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٥٥ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۰/ ٤۹
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۱۷٥ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ٥/ ۳۳٥
التفسیر للبغوی ، ۲/ ۱٦۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/ ۲٥۲
۲۸۸۵ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۹۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ، ۱/ ۲۱۳
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲٦۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲/ ۷۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/ ۱٥۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۱/ ۳۱۷
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ۲۱٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۱٤۱٦، ۷/ ۷۸۸

میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۸۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق ، جاء نی به جبرئیل ، علیه قطیفة من سندس ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں، جبرئیل لیکر آئے، اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔

۲۸۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی غیوب خمسہ، علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ثم اعلم بها بعد ذلك۔

پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ ان کا علم بھی دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری میں نقل فرمایا:

علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں: یہ ہی حق ہے۔ وللہ الحمد۔

اس مقام کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ ''مالی الجیب بعلوم الغیب'' میں دیکھئے۔ و باللہ التوفیق۔

الامن والعلی ص ۹۴

۲۸۸۶۔المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۳۲۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹/ ۲۰
میزان الاعتدال للذهبی ، ۲۰۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۱۹۷
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۸۹۴۔ ۱۱/ ۴۰۶

۲۸۸۷۔المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۸۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۳۶۱
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۲۶۳ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۶/ ۳۵۵

(۹) ساری دنیا اور زمین وآسمان کی کنجیان حضور کی مٹھی میں

۲۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قالت ام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم امنة رضی الله تعالیٰ عنها : لما خرج من بطنی نظرت الیه ناذا انا به ساجد ا ، ثم رأیت سحابة بیضآء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجهی ، ثم تجلت فاذا انا به مدرج فی ثوب صوف ابیض و تحته حریرة خضراء ، و قد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللؤلؤ الرطب ، و اذ اقائل یقول : قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی مفاتیح النصر و مفاتیح الربح و مفاتیح النبوة ، ثم اقبلت سحابة اخری حتی غشیته فغیب عنی ، ثم تجلت فاذا انا به قد قبض علی حریرة خضراء مطویة ، و اذا قائل یقول : بخ بخ ، قبض محمد صلی الله تعالی علیه وسلم علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الادخل فی قبضته ، هذا مختصر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہوگئے۔ پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے، اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں، کہنے والا کہہ رہا تھا، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں اور نبوت کی کنجیاں، سب پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر ایک اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے، پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے۔ اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔ واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی، زمین وآسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

۲۸۸۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قالت امنة الزهریة

۲۸۸۸۔ دلائل النبوة لا بی نعیم ،

۲۸۸۹۔ المولد لا بی زکریا یحیٰ بن عائذ،

رضی الله تعالیٰ عنها : لما ولد جاء رضوان خازن الجنة علیه السلام و ادخله فی جناحیه فقال فی اذنه معك مفاتیح النصر ، قد البست الخواف و الرعب ، لا یسمع احد بذکرك الاوجل فؤاده و خاف قلبه و ان لم یراك یا خلیفة الله !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رضوان خازن جنت علیہ السلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لیکر گوش اقدس میں عرض کی: حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں، رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے۔ جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا، اگر چہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آ گیا، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں؟ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ دار وہاں کیسیاہ وسفید کا مختار ہوتا ہے، مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے؟ و ما قدر و االله حق قدره ، بے دولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ! اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص۹۶

(۱۰) حضور دنیا و آخر میں کارساز ہیں

۲۸۹۰۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بعث رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم جیشا ، استعمل علیهم زید بن حارثة و ان قتل زید او استشهد فامیرکم جعفر ، فان قتل و استشهد فامیر کم عبد الله بن رواحة فلقوا العدو فاخذ الرایة زید ، فقاتل حتی قتل ، ثم اخذ الرایة جعفر فقاتل حتی قتل ثم اخذها عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل ثم اخذ الرایة خالد بن الولید ، ففتح الله علیه ، واتی خبر هم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فخرج الی الناس ، فحمد الله

۲۸۹۰۔ المسند ال حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۰۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/ ۱۰۵
کنز العمال للمتقی ، ۳۰۴۲، ۳/ ۱۷۷/ ☆

و اثنی علیه ، و قال : ان اخوانکم لقوا العدو، و ان زید اخذ الرایة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة بعد ہ جعفر بن ابی طالب ، فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذالرأیة سیف من سیوف الله خالد بن الولید ففتح الله علیه ، فامهل ثم امهل آل جعفر ثلاثةان یاتهم ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم او غدا، الیّ ابنی اخی، قال فجئ بنا کانا افرخ، فقال : ادعوا لی الحلاق فجی ء بالحلاق فحلق رؤسنا ثم قال : اما محمد فشبیه عمنا ابی طالب ، واما عبد الله فشبیه خلقی وخلقی ، ثم اخذ بیدی فاشالها فقال : اللهم اخلف جعفرا فی اهله ، و بارك لعبد الله فی صفقة یمینه قالها ثلاث مرار قال : فجاء ت اُمّنا ، فذکرت له یتمنا ، و جعلت تفرح له ، فقال : العیلة تخافین علیهم و انا ولیهم فی الدنیا و الاخرة۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لئے لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا: نیز ارشاد فرمایا: اگر یہ شہید ہو جائیں تو تمہارے سپہ سالار حضرت جعفر طیار ہونگے ، اور یہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ ، چنانچہ میدان جنگ میں جھنڈا حضرت زید کے ہاتھ میں تھا کہ جہاد کرتے ہوئے آپ شہید ہوگئے ، پھر ہدایت کے مطابق حضرت جعفر نے جھنڈا لیا اور وہ بھی جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے ، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہادت سے سرفراز ہوئے ، پھر حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالار بنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں فتح مبین عطا فرمائی ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ یہ خبر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہونچی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمہارے بھائیوں نے میدان جہاد میں دشمن کا مقابلہ کیا ، حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا کہ وہ اسی حال میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے ، پھر حضرت جعفر طیار نے جھنڈا لیا اور وہ بھی قتال کرتے ہوئے شہید ہوئے ، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی اسی حال میں شہید ہوگئے ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ ان کے بعد اللہ کی تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے بعد تین دن تک حضرت جعفر کے اہل خانہ یعنی ہمیں مہلت دی کہ ہم نے سوگ منایا اس کے

بعد حضور تشریف لائے اور فرمایا: اب میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے، میرے بھائی کے دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اس حال میں کہ ہم گھبرائے ہوئے تھے، فرمایا حجام کو بلواؤ، چنانچہ بلایا گیا اور حضور نے ہمارے بال منڈوائے، پھر فرمایا: یہ محمد بن جعفر ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے، اور یہ عبداللہ بن جعفر عادت واطوار میں میری طرح، اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا کی، الٰہی! جعفر کی اولاد میں اسکا جانشین بنا اور عبداللہ کی تجارت میں برکت فرما، یہ دعا تین مرتبہ فرمائی، میری ماں نے حاضر ہوکر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا وآخرت میں۔

غم نخورد آنکہ حفظش توئی ☆ والی ومولیٰ وولیش توئی

۲۸۹۱۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضهم کفر، و حب الانصار من الایمان و بغضهم کفر، حب العرب من الایمان و بغضهم کفر ومن سب اصحابی فعلیه لعنة اللہ و من حفظنی فیهم فانا احفظه یوم القیامة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت، اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اسکا حافظ ونگہبان ہوں گا۔

۲۸۹۲۔ **عن** خولة بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: ان هذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فیه،

۲۸۹۱۔ الکامل لا بن عدی، ۳/ ۹۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۲۲، ۱۱/ ۷۴۱

۲۸۹۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال۔ ۲/ ۶۰

المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۳۷۸ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۸۵۲

ورب متخوض فیما شاء ت به نفسه من مال الله و رسوله لیس له یوم القیامة الا النار۔

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال دنیوی زیب وزینت اور حلاوت والا ہے تو جس کو اسکا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی، اور بہت لوگ اللہ ورسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔

۲۸۹۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر ، قال : فبکی ابو بکر و قال : هل انا و ما لی الا لك یا رسول الله !

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی: میری جان ومال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یا رسول اللہ!۔

الامن والعلی ص ۱۰۳

(۱۱) حضور مالک ارض ہیں

۲۸۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : موتا ن الارض لله و رسوله ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

۲۸۹۵۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عادی الارض من الله و رسوله ۔

۲۸۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۵۳ ☆ المصنف لا بن ابی شیبه ، ۱۲/ ۷

۲۸۹۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۴۳ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/ ۶۲
کنز العمال للمتقی ، ۹۰۴۹، ۳/ ۸۹۱۔ ۳/ ۸۹۱

۲۸۹۵۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۴۳ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳/ ۶۲
ارواء الغلیل للالبانی ، ۶/ ۳ ☆ السلسلة الضعیفة للا لبانی ، ۵۵۳

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قدیم زمین اللہ ورسول کی ملک ہیں۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: بن، جنگل، پہاڑوں اورشہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پرظاہری ملک بھی کسی کی نہیں، یہ ہرطرح خالص ملک خدا ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم، ورنہ محلوں، اوراحاطوں، گھروں اورمکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من وتو کالگاہوا ہے۔

زبورشریف سے رب العزت کاارشادسن ہی چکے کہ ''احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنون کا''، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیۃ کریمہ و الامریو مئذ للہ ، میں تخصیص فرمائی، کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہےحالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روزظہورحقیقت وانقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلاتخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی، وہ حدیث یہ ہے۔

۲۸۹۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اعلمواان الارض للہ و رسولہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یقین جان لوکہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ الامن والعلی ص ۱۰۸

(۱۲)حضور تمام انسانوں کے مالک ہیں

۲۸۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن الاعورالمازنی الاعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فانشدتہ ۔

یا مالک الناس و دیان العرب ☆ انی لقیت ذریۃ من الذرب

۲۸۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب، ۱/ ۴۴۹
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۴۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۳۱۷
۲۸۹۷۔ الاصابہ لا بن حجر، ۴/ ۹ ☆

الأبيات:

و فيه قصة امرأته و هربها و فى الابيات قوله :
و هن شر غالب لمن غلب۔
قال :فجعل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يقول :
و هن شر غالب لمن غلب۔ يتمثلهن

حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ اشعار عرض کئے۔اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزاوسزادینے والے میرا پالا ایک ایسی عورت سے پڑ گیا ہے جو نہایت زبان دراز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔

دوسرے اشعار بھی اس موقع پر انہوں نے سنائے تھے جن میں انکی بیوی کے فرار کا قصہ اور آخر میں یہ شعر بھی تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آخری مصرع سن کر اس کو بطور مثل متعین فرمادیا کہ عورتیں بڑے بڑوں کوناکوں چنے چبوادیتی ہیں۔

﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مندرجہ ذیل اسناد سے روایت کی گئی ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا بو معشر البراء ثنى صدقة بن طيسنة، ثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده، ثنى الاعشى المازى رضى الله تعالىٰ عنه قال اتيت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الحديث ۔

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوى فى معانى الاثار حدثنا ابن ابى داؤد ثنا المقدمى ثنا ابو معشر الى آخره نحوه سندا و متنا ۔

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فى زوائد مسنده من طريق عوف بن كهمس بن الحسن عن صدقة بن طيسنة حدثنى معن بن ثعلبة المازنى و الحى بعده قالوا حدثنا الاعشى رضى الله تعالىٰ عنه فذكره، قلت و اليه اعنى عبد الله عزاه حافظ الشان فى الاصابة انه رواه فى الزوائد ، و العبد الضعيف غفر الله تعالىٰ له قدراه فى المسند نفسه ايضاً كماسمعت و لله الحمد ۔

و رواه البغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم کلهم من اطریق الجنید بن امین بن عروة بن نضلة بن طریق بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ـ و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امین حدثنی ابی ذروة عن ابیه نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی و اسمه عبد اللہ بن الاعور رضی اللہ تعالیٰ عنه فذکر القصة و فیه فخرج حتی اتی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فعاذبه وانشأ یقول : یا مالك الناس و دیان العرب ، الحدیث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پناہ لی، اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں، واے جزاوسزادہ عرب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

(۱۳) حضور پناہ گاہ عالم ہیں

۲۸۹۸ـ **قال** الزبیر بن البکار :حدثنی عمی مصعب ان الحارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه اتی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال : ابعث معی من یدعوا لی دینك فانا له جار ، فارسل معه رجلا من الانصار ، فغدر به عشیر ة الحارث فقتلوه، فقال حسان:

یا حار من یغدر بذمة جار ه ☆ منکم فان محمد لا یغدر

فجاء الحارث فاعتذر و ودی الانصاری و قال : یا محمد ! انی عائذ من لسان حسان۔

حضرت زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت حارث بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ساتھ کسی شخص کو ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کردیا، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں ے عہد شکنی کی اور انہیں شہید کردیا، حضرت حسان بن ثابت رضی

۲۸۹۸ـ الاصابة لا بن حجر ، ۱/ ٦٨٣

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے، ازانجملہ یہ شعر ہے۔

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دئے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے،

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے۔

الامن والعلی ص ۱۱۰

۲۸۹۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انه کان یضر ب غلامه فجعل یقول :اعوذ باللہ ، قال : فجعل یضربه فقال ـ: اعوذ برسول اللہ فترکه ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : واللہ اللہ اقدر علیك منك علیه ، قال : فاعتقه ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو ماررہے تھے ، غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دہائی ، اللہ کی دہائی ، انہوں نے ہاتھ نہ روکا، غلام نے کہا: رسول خدا کی دہائی فوراً ہاتھ چھوڑ دیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پراس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر، انہوں نے غلام کو آزاد کردیا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، اس حدیث صحیح کے تیور دیکھئے، حیا ہوتو وہابیت کو ڈوب مرنے کو بھی جگہ نہیں، یہ حدیث تو خدا جانے بیماروں پر کیا کیا قیامت توڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی دینا ہی ان کی دہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں: وہ اللہ عزوجل کی دہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی دی فوراً چھوڑ دیا۔

علماء فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی سنکر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

۲۸۹۹۔ الصحیح لمسلم ، باب صحبة الممالیك ، ۲/ ۵۲

اقول: یعنی پہلی بات ایک معمولی (روزمرہ کے معمول میں) ہوجانے سے ایسی موثر نہ ہوئی، انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دہائی ہے، اور حضور کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ حدیث کے یہ معنی ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے۔ الامن والعلی ص ۱۱۱

۲۹۰۰۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : بینا رجل یضرب غلاما له و هو یقول : اعوذ بالله ، اذ بصر برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : اعوذ برسول الله، فالقی ما کان فی یده و خلی عن العبد ، فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم: اما و الله انه احق ان یعاذ من استعاذبه منی ، فقال الرجل : یا رسول الله ! فهو حرلوجه الله ۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ کی دہائی، اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا، اب کہا: رسول کی دہائی، فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سنتا ہے خدا کی قسم! بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! تو وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے تیر کردیا، صاف تصریح فرمادی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دہائیاں بھی سنیں، اور پہلی دہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری پر فورا باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا، مگر افسوس وہابیت کی ذلت ومردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہوگیا، اللہ کے سوا میری دہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دہائی چھوڑ کر، نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہیں یہ کیسا

۲۹۰۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۶۷۳، ۹/ ۲۰۳

شرک اکبر؟ خدا کی دہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دہائی پر یہ نظر، ایک تو میری دہائی مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دہائی نہ مانکر، افسوس آقا وغلام کو مشرک بنانا درکنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔

دہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دہائی دینے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی، صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی،

الحمدللہ، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی، اسے سخت ذلت پہونچائی، جس میں اسکا امام لکھتا ہے۔

اول معنی شرک وتوحید کے سمجھنا چاہیئے، اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے، کوئی علی بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے، غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کر گزرتے ہیں، اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔اھ مختصراً

ان دافع البلاء کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اس کی دہائی دینی دفع بلا کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور؟ و لکن الوھابیة قوم یعتدون۔

الامن والعلی ص ۱۱۲

(۱۴) دشمنوں کے مقابلہ میں خدا ورسول کافی ہیں

۲۹۰۱ ـ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و ھو بین ظھر انی اصحابہ یقول : احذرکم المسیح و انذرکموہ و کل نبی قدحذر قومہ ، و ھو فیکم ایتھا الامۃ !وسأحکی لکم من نعتہ مالم یحك الانبیاء قبلی لقومھم یکون قبل خروجہ ستون خمس جدب حتی یھلك کل ذی حافرفناداہ رجل فقال : یارسول اللہ ! فیما یعیش المؤمنون ؟قال :

۲۹۰۱ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/ ۱۶۹

بما يعيش به الملائكة ، ثم يخرج و هو اعور ، وليس الله باعور ، و بين عينيه كافر ، يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب ، اكثر من يتبعه اليهودو النساء و الاعراب يرون السماء تمطر وهى لا تمطر ، و الارض تنبت وهى لا تنبت و يقول للاعراب : ما تبغون منى ؟ الم ارسل السماء عليكم مدرارا و أحيى لكم انعامكم شاخصة دراها خارجة خواصرها دارة البانها ، نبعث معه الشيطاطين على صورة من قد مات من الاباء و الاخوان والمعارف فيأتى احدهم الى ابيه او اخيه اوذوى رحمة فيقول : الست فلانا ؟ الست تعرفنى ؟ هو ربك فاتبعه يعمر اربعين سنه ، السنة الاولى كالشهر و الشهركالجمعة ، و الجمعة كاليوم ، واليوم كالساعة ، و الساعة كاحتراق ، السعفة فى النار ، يرد كل منهل الامسجدين ثم قام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ ، فسمع بكاء الناس و شهيقهم ، فرجع اليهم فقام بين اظهرهم فقا ل : ابشروا فان يخرج و انا بين ظهر كم فالله كافيكم و رسوله ، و ان يخرج بعدى فالله خليفتى على كل مسلم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے روبرو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں مسیح دجال سے ڈرارہا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن یادرکھو وہ کسی دوسری امت سے نہیں ہوا لیکن تم میں سے ہوگا۔ میں تمہیں اس کی وہ نشانیاں بتارہا ہوں جو کسی نبی نے اب تک نہیں بیان فرمائی تھیں۔ سنو! اس کے ظہور سے قبل پانچ سال قحط پڑے گا اتنا شدید کہ چوپائے مرجائیں گے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو مؤمنین کس طرح زندہ رہیں گے فرمایا: جس طرح ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام زندہ رہتے ہیں پھر وہ دجال خروج کریگا اور وہ کانا ہوگا، خدائی کا دعوی کریگا حالانکہ خداوند قدوس اس عیب سے منزہ ہے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، ہر مومن خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہیں پھر بھی وہ اس کو پڑھ لیگا، اس کی تابعداری میں اکثر یہودی، عورتیں، اور دہقانی لوگ ہوں گے، وہ اس کے شعبدے دیکھیں گے کہ آسمان سے پانی برسارہا ہے حالانکہ وہ بارش نہ ہوگی زمین سے سبزہ اگائے گا لیکن وہ کھیتی نہ ہوگی، دہقانی لوگوں سے کہے گا تم مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ کیا میں نے آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار بارش نہ کی، کیا میں نے تمہارے چوپائے زندہ نہ کئے کہ دم زدن میں وہ تمہارے پاس واپس آگئے نہایت تندرست اوران کے تھنوں سے دودھ بھرا ہے زمین سے لوگوں کے ماں باپ اور

برادران واحباب کی شکل میں شیاطین کو ظاہر کریگا، وہ شیاطین لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی باپ کی شکل اور کوئی بھائی اور رشتہ دار کی شکل میں آ کر کہے گا، کیا تو فلاں نہیں؟ کیا تو مجھے نہیں پہچانتا سن یہ (دجال) تیرا رب ہے لہذا تو اسکی اتباع کر۔ چالیس سال تک اسی طرح لوگوں کو ورغلاتا پھریگا پہلا سال ایک ماہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر ہوگا اور دن ایک گھنٹہ کا پھر وہ گھنٹہ اتنا مختصر جیسے آگ بھڑکی اور ختم ہوگئی، سب جگہ گشت کریگا لیکن حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں داخل نہ ہوسکے گا۔ یہ بیان فرما کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وضو فرمانے لگے۔ اتنے میں لوگوں کی آہ و بکا سنائی دی تشریف لائے اور خوشخبری سنائی، سنو! اگر اسنے خروج کیا اور میں تم میں موجود ہوں تو اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے لئے اس سے حفاظت کو کافی ہیں، اور میرے بعد نکلا تو میری طرف سے ہر مسلمان کا اللہ تعالیٰ نگہبان ہے۔۱۲م

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ ورسول کو کفایت فرمانے والا بتایا، کہ خوش ہو بے خوف رہو کہ اللہ ورسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں، اللہ، اللہ، ایسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا۔

الامن والعلیٰ ص ۱۳۵

(۱۵) اہل خانہ کے لئے خدا ورسول بس ہیں

۲۹۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امر نا

۲۹۰۲۔ الجامع للترمذی　مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ۲/ ۲۰۸
المستدرك للحاكم ، ۱/ ٤١٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٤/ ١٨١
كنز العمال للمتقى ،٣٥٦١١، ١٢/ ٤٩١ ☆ التفسير لا بن كثير ، ٨/ ٩٧
السنة لا بن ابى عاصم ، ٢/ ٥٩٧ ☆ السنة ال بن شاهين ، ٦/ ١٨٠
اتحاف السادة للزبيدى ، ٤/ ١٠٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ١/ ٣٥٧
المغنى للعراقى ، ٢/ ٣٥٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، / ٦٠٢
زاد المسير ال بن الجوزى ، ٨/ ٢١٣ ☆ تغليق التعليق لا بن حجر ٥١٢
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا۔

رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوما ان نتصدق ووافق ذلك ما لا عندی ، فقلت : الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته یوما ، فجئت بنصف مالی ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ما ابقیت لا هلك ؟قلت : ابقیت لهم ، قال : ما ابقیت لهم؟ قلت : مثله ، و اتی ابو بکر بکل ما عندی ، فقال: یا ابا بکر ،ما ابقیت لاهلك؟ فقال : ابقیت لهم الله و رسوله ، قلت لا اسبقه الی شئ ابدا ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا، اتفاق سے ان دنوں میں خوب مالدار تھا، میں نے اپنے جی میں کہا: اگر میں کبھی ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤنگا تو وہ دن آج ہے، اپنا آدھا مال حاضر لایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کی: ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں، فرمایا: آخر کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: اتنا ہی، اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے باقی رکھا؟ عرض کی: میں نے گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو باقی رکھا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے کہا: میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لیجاؤنگا۔ الامن والعلی ص ۱۳۵

(۱۶) حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو

۲۹۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنا عند رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذاتته وفد هوازن فقالوا : یا محمد ! انا اصل و عشیرة ، و قد نزل بنا من البلاء ما لا یخفی علیك ، فامنن علینا من الله علیك ، فقال : اختاروا من اموالکم او من نسائکم و ابنائکم ، فقالوا : خیرتنا بین احسابنا و اموالنابل نختار نساء نا و ابناء نا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اما ما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم ، فاذا صلیت الظهر فقوموا و قولوا : انا نستعین برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی المومنین او المسلمین فی نساء نا و ابناء نا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم ، فقا ل المهاجرون : و

۲۹۰۳۔ السنن للنسائی کتاب الهبة ۱۱۷/۲

ما کان لنا فھو لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و قالت الانصار : و ما کان لنا فھو لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ، فقال الاقرع بن حابس ۔ ا ماانا و بنو تمیم فلا ، قال عیینة بن حصین : اما انا وبنو فزارة فلا ، و قال العباس بن مرداس : اما انا و بنو سلیم فلا ، فقامت بنو سلیم فقالوا: کذبت ، ما کان لنا لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یا ایھا الناس ! ردوا علیھم نسائھم وابنائھم فمن تمسك من ھذا الفی بشئ فلہ ست فرائض من اول شئ یضیئہ اللہ علینا، ورکب راحلتہ ورکبہ الناس اقسم علینا فیئنا ، فالجوہ الی شجرة فخطفت رداء ہ فقال یا ایھا الناس ! ردوا علی ردائی ، فواللہ لو ان شجرتھا مة نعما قسمتہ علیکم ثم لم تلقونی بخیلا و لا جبانا و لا کذوبا ، ثم اتی بعیرا فاخذ من سنامہ و بررة بین اصبعیہ ثم یقولھا : انہ لیس لی من الفی شئ ولا ھذہ الاخمس والخمس مردود فیکم ، فقام الیہ رجل بکبة من شعر ، فقال : یا رسول اللہ ! اخذت ھذہ لا صلح بھا بردعة بعیرلی فقال : ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھولك ، فقال: او بلغت ھذہ فلا ارب لی فیھا فنبذھا و قال یاایھاالناس ! ادو الخیاط و المخیط ، فان الغلول یکون علی اھلہ عارا و شغارا یوم القیامة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہم سب لوگ ایک ہی اصل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جو مصیبت ہم پر آپڑی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیں، اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے،آپ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو، یا تو اپنا مال ودولت لیجاؤ یا اپنی عورتوں اور بچوں کو آزاد کراؤ۔عرض کیا: آپ نے ہمیں دونوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہمیں عورتیں اور بچے دیدیئے جائیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں جتنا میرا اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب میں تم کو دیتا ہوں ،لیکن جب میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوجاؤں تو تم سب یوں کہنا: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے

استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں۔ راوی فرماتے ہیں: جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سب نے ایسا ہی کہا: حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے، یہ سنکر مہاجرین نے عرض کیا: جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے، پھر انصار نے بھی یہ ہی کہا: اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنوتمیم اس میں شریک نہیں عیینہ بن حصین نے بھی اسی طرح کہا: کہ میں اور بنوفزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں، یوں ہی عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنوسلیم اس میں شریک نہیں، اس پر بنوسلیم نے اسے جھٹلایا اور کہا تو نے جھوٹ بولا، ہمارا جو کچھ بھی ہے سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ان کی عورتیں اور بچے واپس کردو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب جہاں بھی مال غنیمت ملے گا تو سب سے پہلے اس کو چھ اونٹ دوں گا۔

یہ ارشاد فرما کر حضور اونٹ پر سوار ہو گئے، لیکن لوگ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے پیچھے پیچھے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارا مال ہمیں عنایت کردیجئے یہاں تک کہ ایک درخت کے پاس آپ کو گھیر کر کھڑے ہو گئے، وہاں آپ کی رِدائے مبارک ایک درخت سے الجھ کر آپ سے جدا ہو گئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھادو، خدا کی قسم اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور بھی میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں، پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے اور نہ جھوٹا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی سے اس کے بال پکڑ لئے اور فرمایا: سنو! میں تمہاری اس غنیمت سے کچھ بھی نہیں لیتا، صرف پانچواں حصہ لیتا ہوں جو بعد میں تمہارے لئے ہی کام آتا ہے، یہ سن کر ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کھڑا ہوا، اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ چیز اس لئے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں، آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میرے لئے ہے اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے لئے وہ سب تیری ہے، اس شخص نے کہا: جب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ بالوں کا گچھا پھینک دیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگے تک کو اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیوں کہ مال غنیمت میں چوری اور خیانت لوگوں کیلئے قیامت کے روز باعث ننگ وعار ہوگی۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث فرماتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا، نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔ وہابی صاحبو! ایاك نعبد و ایاك نستعین ،کے معنی استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی، یہ ارشا کیسا؟ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں، جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے لئے شرک ٹھہر چکی اس میں حیات وموت، قرب وبعد اور ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا، کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں؟ یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنادیا ہے۔

ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے اور کبھی قرب و بعد کا اور کبھی کسی اور وجہ کا، جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں۔

اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی صاحبوں کی نسبت کہا تھا۔ اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ، یہ منہ اور یہ دعوی، سچ فرمایا اللہ صاحب نے: کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ الامن والعلی ص ۱۴۰

(۱۷) ہر شئی رسول کے زیر فرمان ہے

۲۹۰٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ چلنے سے باز رہ فوراً ٹھہر گیا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور کے لئے پلٹا ہے، یہاں تک کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

الحمد للہ، اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملک السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوق الہی کو ان کے لئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے، وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گھوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔

۲۹۰۵ ـ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : یا رسول الله ! دعانی الی الدخول فی دینك امارة لنبوتك ، رایتك فی المهد تناجی القمر و تشیر الیه باصبعك ، فحیث اشرت الیه مال ، قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انی کنت احدثه و یحدثنی و یلهینی عن البکاء و اسمع وجبته حین یسجد تحت العرش ـ

حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سیدنا اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا، میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گھوارے میں چاند سے باتیں فرماتے، جس طرف انگشت

۲۹۰٤ ـ المعجم الکبیر للطبرانی ،

۲۹۰۵ ـ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۸۲۸، ۱۱/ ۳۸۳

مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا، سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا، اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدہ میں گرتا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں: یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔ جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ اللہ الکبری کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا مجال کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے۔ آفتاب و ماہتاب درکنار، واللہ العظیم! ملائکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ارسلت الی الخلق كافه۔

میں تمام مخلوق الہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

قرآن فرماتا ہے:۔

تبرك الذی نزل الفرقان علی عبده ليكون للعلمين نذيرا ۔

برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی۔

حتی توارت بالحجاب ، قال : ردوها علی۔

یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا، ارشاد فرمایا: پلٹا لاؤ میری طرف۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔

معالم التنزیل شریف میں ہے:۔

حکی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال : معنی قولہ ردوھا علیّ یقول سلیمان علیہ الصلوۃ و السلام بامراللہ عزوجل للملائکۃ المؤکلین بالشمس ردوھا علی یعنی الشمس فردوھا علیہ حتی صلی العصر فی وقتھا ۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ، سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالی کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدینہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

ھو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خزانۃ السر و مؤضع نفوذ الامر ، فلا ینفذ امر الامنہ و لا ینقل خیرا الامنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا ☆ و آدم بین الماء و الطین واقف
اذا رام امرا ل ا یکون خلافہ ☆ و لیس لذلک الامر فی الکون صارف

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خزانۂ راز الہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

خبردار ہو! میرے باپ قربان ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوہ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے، وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہاں میں کوئی ان کا حکم پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الہی کسی کے پھیرے سے نہیں پھرتا۔

لا راد لقصائہ ولا معقب لحکمہ ،
یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہ چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

۲۹۰۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت : کنت

۲۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الاحزاب، ۲/ ۷۰۶
الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، ۱/ ۴۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۷/ ۱۹۵۔

اغار علی اللاتی وهبن انفسهن لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اقول : اتهب المرأة نفسها ، فلما انزل الله تعالیٰ " ترجی من تشاء منهن و تؤی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك " قلت: ماأری ربك الایسارع فی هواك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے ان عورتوں پر رشک آتا ہے جنہوں نے اپنی ذات کورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: عورت اپنے آپ کو کس طرح ہبہ کرسکتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپکی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۸) اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے

۲۹۰۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرض ابو طالب فعاداه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا ابن اخی ! ادع ربك والذی بعثك یعافینی ، فقال : اللهم ! اشف عمی ، فقام کانما نشط من عقال ، فقال : یا ابن اخی ! ان ربك لیطیعك فقال : و انت یا عماه لواطعته لیطیعنك ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب بیمار پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کوتشریف لے گئے، ابوطالب نے عرض کی: اے بھتیجے! میرے لئے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی ، الٰہی ! میرے چچا کو شفا دے، یہ دعا کرتے ہی ابوطالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی ہو۔حضور سے عرض کی: اے میرے بھتیجے! بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے چچا!

۲۹۰۷۔ الکامل لابن عدی ،　☆　المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵٤۲

مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/ ۳۰۰　☆　تاریخ بغداد للخطیب ،

اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ فرمائے گا۔

الامن والعلی ص ۱۴۳

۲۹۰۸۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : غاب عنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوما فلم يخرج ، حتى طننا انه لم يخرج ، فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسه قد قبضت منها ، فلما رفع رأسه قال : ان ربى تبارك و تعالىٰ استشارنى فى امتى ماذا افعل بهم ؟ فقلت : ما شئت اى رب ، هم خلقك و عبادك ، فاستشارنى الثانيه ، فقلت له كذلك فقال : لا احزنك فى امتك يا محمد ، و بشرنى ان اول من يد خل الجنة من امتى سبعون الفامع كل الف سبعون الفا، ليس عليهم حساب ، ثم ارسل الى فقال : ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسوله : او معطى ربى سؤلى ؟ فقال : ما ارسلنى اليك الا ليعطيك ، ولقد اعطانى ربى عزوجل ولا فخر ، وغفر لى ماتقدم من ذنبى وما تاخر ، واانا امشى حيا صحيحا ، و اعطانى ان لا تجوع امتى ولا تغلب واعطا نى الكوثر فهو نهر من الجنه يسيل فى حوضى ، و اعطانى العز و النصر و الرعب يسعى بين يدى امتى شهرا، واعطا نى انى اول الا نبياء ادخل الجنة ، وطيب لى ولا متى الغنيمة ، واحل لنا كثيرا مما شدد على من قبلنا ، ولم يجعل علينا من حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے اور اپنے حجرہ مقدسہ سے باہر تشریف نہ لائے، ہم یہ سمجھے کہ آج حضور تشریف نہ لائیں گے، لیکن جب تشریف لائے تو ایک طویل سجدہ فرمایا، ہم سمجھے کہ حضور وصال فرما گئے، اس کے بعد حضور نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا تو یوں فرمایا: میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں، میں نے عرض کی: اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے

۲۹۰۸۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٥٤٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٠/ ٦٨
التفسير لا بن كثير ، ٣/ ٢٣٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٩/ ١٧٦
كنز العمال للمتقى ، ٣٢١٠٩ ، ١١/٤٤٨ ☆ الخصائص الكبرى للسيوطى ، ٢/ ٢١٠

بندے ہیں، اسنے دوبارہ مجھ سے پوچھا تو میں نے اب بھی وہی عرض کی، اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے پھر وہی عرض کی، تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معلاملہ میں رسوا نہ کروں گا، چنانچہ مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا۔ پھر میرے پاس ایک پیغامبر آیا اور اسنے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے قبول ہوگی اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، میں نے اس قاصد سے کہا: کیا میرا رب میرا ہر سوال پورا فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا: مجھے آپکی خدمت میں اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ جو چاہیں وہ آپکو عطا فرمائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا فرمادیا اور مجھے اس پر کوئی فخر وغرور نہیں، میری برکت سے اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف ہوئیں، میں آخر عمر مبارک تک صحت مند اور تندرست رہونگا، میری امت کبھی مستقل قحط میں نہ مبتلا ہوگی اور نہ مغلوب، مجھے کوثر عطا ہوا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے حوض میں آکر گرتی ہے، مجھے عزت، نصرت اور ایسا رعب و دبدبہ ملا کہ دشمن میری امت سے ایک ماہ کی دوری پر ہی خوفزدہ رہیگا، نیز مجھے یہ شرف بھی عطا ہوا کہ میں تمام انبیاء کرام سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، میرے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال ہوا، ہمارے لئے بہت سی وہ چیزیں حلال کر دی گئیں جن میں ہم سے پہلے لوگوں کے لئے دشواریاں تھیں اور ہم پر کوئی حرج اور تنگی نہ رکھی گئی۔ ۱۲م

۲۹۰۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی لسید الناس یوم القیامة، لا فخر و ریاء، وما من الناس من احد الا وهو تحت لوائی یوم القیامة، ینتظر الفرج وانا بیدی لواء الحمد فأمشی ویمشی الناس معی حتی آتی باب الجنة فأستفتح فیقال: من هذا؟ فاقول: محمد، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فیقال: مرحبا بمحمد! فاذا رأیت ربی عزوجل خررت له ساجداً شکرا له، فیقال: ارفع رأسك، وقل تطاع، واشفع تشفع، فیخرج من النار من قد احترق برحمة الله و شفا عتی۔

۲۹۰۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۳۸، ۱۱/ ٤۳٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں روز قیامت تمام جہان کا سید ہوں، اس میں کوئی فخر وریا نہیں، میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا، میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما کر دروازہ کھلواؤ گا، سوال ہوگا، کون ہے؟ فرماؤں گا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہا جائیگا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے سجدہ شکر میں گرونگا، اس پر کہا جائیگا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائیگی، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر ادھر ہو تو اس کو باہر کردو، اور کوئی جھوٹا متصوف نصاری کی طرح غلو وافراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کردو، اور تم ''عبدہ ورسولہ'' کے سچے معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہوکر یہ احادیث سنو، نیز یہ ہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزت روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ سے مجمع اولین وآخرین میں فرمائے گا۔

کلھم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہو اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ پر قربان کردیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے مسلمان، اے سنی بھائی، اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے، کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزندان کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پرنور سیدنا ومولنا امام ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے۔

امام اجل سیدی نورالدین ابوالحسن علی شطنونی قدس سرہ الرؤفی (جنہیں امام اجل عارف باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرأۃ الجنان میں الشیخ الامام

الفقیہ المفرادی سے وصف کیا) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں:

امام اجل حضرت ابو قاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابو حفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرۂ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے: آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے،، نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے ، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ! تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔

صدقت یا سیدی واللہ ! فانما انت کلمت عن یقین لا شک فیه، ولا وهم یعتریه ، انما تنطق فتنطق ، و تعطی فتفرق ، وتو مر فتفعل والحمد لله رب العالمین ۔ الامن والعلی ۱۴۸

(۱۹) حضور نے خود اپنی بارگاہ میں ندا اور استعانت کی تعلیم فرمائی

۲۹۱۰۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا نبی الله! ادع الله ان یعا فینی ؟ فقال : ان شئت اخرت ذلك فهو افضل لآخرتك ، و ان شئت دعوت لك؟ قال :

۲۹۱۰۔ الجامع للترمذی ، کتاب الدعوات، ۲/ ۱۹۷
السنن لا بن ماجه ، باب ماجاء فی صلوة الحاجة ، ۱/ ۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۳۱۳
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۹۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۵۲
کنز العمال للمتقی ، ٣٦٤٠ ، ۲/ ۱۸۱ ☆ الاذکار للنووی ، ۱٦۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ٤۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/ ۲۷۹

لا، بل ادع الله لی ، فأمره ان یتوضأ و ان یصلی رکعتین و ان یدعو بھذا الدعاء، اللھم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نبی الرحمة ، یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی ھذه فتقضی وتشفعی فیه و تشفعه فیّ ، قال: فکان یقول ھذا مرارا ، ثم قال بعد احسب ان فیھا ان تشفعنی فیه قال: ففعل الرجل فبرأ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے میری بینائی کے لئے دعا کردیں، فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ دعا نہ کراؤ کہ تمہاری آخرت کے لئے بہتر ہو، اور چاہو تو دعا کردوں؟ عرض کیا: حضور میرے حق میں دعا فرمادیں، حضور نے اس کو وضو کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔ الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں، یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو، الٰہی! انہیں میرا شفیع کر، ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ وہ اس دعا کی تکرار کرتے رہے اور آخر میں عرض کیا: مجھے کامل امید ہے کہ میرے حق میں تو حضور کی شفاعت قبول فرمائیگا، چنانچہ اس شخص نے اس دعا کی بدولت شفا پائی اور بینائی واپس آئی۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کش ہے۔ امام ترمذی نے حسن غریب صحیح، اوراما م طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا، امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا۔

یہ حدیث خود ہی بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی، مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سر سے پانی تیر کردیا، اس میں 'لتقضی لی' بصیغۂ معروف ہے، یعنی یارسول اللہ! حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں:

و فی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة لی ، والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی ، فالا سناد مجازی ۔

ایک نسخہ بصیغہ فاعل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ آپ میری حصول حاجت اور حصول مراد کے سبب ہیں، یہ اسناد مجازی ہے۔

اب دافع البلا شرک ماننے کا مول تول کہئے۔

ثم اقول: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو، ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو، ہم سے استمد اوالتجا کرو، شرک وہابیت کو قعر جہنم میں پہونچانے کو یہ ہی بس تھا کہ اولا جو شرک ہے اس میں تفرقہ زمانہ حیات و بعد وفات، یا تفرقہ قرب و بعد، یا غیبت وحضور سب مردود ومقہور، جس کا بیان بار ہا مذکور۔

ثانیا: حاصل تعلیم یہ نہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھکر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا، پھر ہمارے پاس حاضر ہوکر 'یا محمد' سے اخیر تک عرض کرنا، اور دعا میں سنت اخفا ہے، اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت وحضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی۔

مگر قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کردی کہ زمانہ خلافت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ میں یہ ہی دعا ایک صاحب مند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمی ڈھائی۔

٢٩١١۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان یختلف رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر حاجته ، فلقی ابن حنیف فشکی ذلك الیه ، فقال : له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه ، ایت المیضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : اللهم ! انی اسئلك و اتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة ، یا محمد ، ! انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی ، وتذکر حاجتك ورح حتی اروح معك ، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه ،فجاء البواب حتی اخذ

٢٩١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ٩/ ٣٠

المعجم الصغیر للطبرانی ، ١/ ١٨٣

بیده فادخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علی الطنفسة فقال : حاجتك ؟ فذ کر حاجته وقضا ھا له ، ثم قال له :ما ذکرت حاجتك حتی کان الساعة ، وقال : ما کانت لك من حاجة فاذکرھا ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاك الله خیرا ، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حنیف ، والله ! ما کلمته ولکنی شھدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاہ ضریر ، فشکی الیه ذھاب بصرہ ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتصبر ، فقال : یا رسول الله! لیس لی قائد وقد شق علی ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ائت المیضأ ة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات، قال ابن حنیف فو الله ! ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے ، امیر المؤمنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے ، نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ۔ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ، ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف نے فرمایا: وضو کی جگہ جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر یوں دعا کرو، الٰہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں ، یارسول اللہ ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیں ، اور اپنی حاجت کا ذکر کرو، شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں ، صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا ، پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے ، دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا ، امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور فرمایا: کیسے آئے ؟ انہوں نے اپنی حاجت عرض کی: امیر المؤمنین نے فورا روا فرمائی ، پھر ارشاد کیا: اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی ، اور فرمایا: جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا ۔اب یہ صاحب امیر المؤمنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکو

جزائے خیر دے، امیر المؤمنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی، عثمان بن حنیف نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا، مگر ہے یہ کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا: موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یہ دعائیں کر' عثمان بن حنیف فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طبرانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرمایا: والحدیث صحیح، یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا، ابو اسحاق نے اس حدیث کی تصحیح کی، اور حاکم نے شیخین کی شرط پر اس کو صحیح قرار دیا، امام ذہبی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

الامن والعلی مع زیادۃ ص ۱۵۶

(۲۰) صحابۂ کرام کا عقیدہ کہ حضور ہماری جان ومال کے مالک ہیں

۲۹۱۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قالت الانصار فعلنا و فعلنا ، فكانهم فخروا ، فقال ابن عباس او العباس ، شك عبد السلام لنا الفضل عليكم ، فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاتا هم فى مجالسهم فقال يا معشر الانصار الم تكونوا اذلة فاعزكم الله بى ؟ قالوا : بلى يا رسول الله قال : الم تكونوا ضلالا فهداكم الله بى ؟ قالوا : بلى يا رسول الله ! قال : افلا تجيبونى ، قالوا : ما نقو ل يا رسول الله ؟ قال : الا تقولون : الم يخرجك قومك فاوينك اولم يكذبك فصدقناك ؟ اولم يخذلوك فنصرناك قال : فما زا ل يقول حتى جثوا على الركب ، و قالوا : اموالنا و ما فى ايدينا لله و لرسوله ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار نے ایک مرتبہ

۲۹۱۲۔ التفسير لا بن جرير ، ۱۳ / ۲۵

بطور فخر کہا کہ ہم نے نہایت عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں، اس پر حضرت عباس یا ابن عباس نے فرمایا: ہمیں تم پر فضیلت حاصل ہے، یہ گفتگو حضور تک پہونچی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم ذلیل وکمزور قوم نہیں تھے؟ کہ اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں عزت بخشی، بولے: کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا: کیا تم بے راہ رو اور گمراہ نہیں تھے کہ میرے طفیل تمہیں ہدایت ملی، بولے: ہاں رسول اللہ! فرمایا: جواب میں تم مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہتے؟ بولے ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے: کہ کیا ایسا نہیں کہ جب مکہ سے آپ کی قوم نے آپ کو نکالا تو ہم نے ہی آپ کو ٹھکانا دیا، آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اس وقت ہم نے آپ کی تصدیق کی، جب آپ کی قوم نے بے یارومددگار چھوڑا تو ہم نے آپ کی مدد کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسی طرح فرمارہے تھے کہ انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ورسول کا ہے۔

الامن والعلی ص ۱۰۳

(۲۱) حضور سے خلق کی امیدیں وابستہ ہیں

۲۹۱۳ ۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم بحنیین ، فلما اصاب من هو ازن ما اصاب من اموالهم و سبایاهم ادرکه و فدهو ازن بالجعرانة و قد اسلموا، فقالوا: یا رسول اللہ ! ,صلی اللہ تعالی علیه وسلم، انا اصل و عشیرة ، فامنن علینا من اللہ علیك ، و قام خطیبهم زهیر بن صرد فقال :

امنن علینا رسول اللہ فی کرم ☆ فانك المرء ترجوه و تدخر

امنن علی بیضة قدعا قها قدر ☆ مشتت شملها فی دهرهاغیر

ابقت لنا الدهر هنا فاعلی حزن ☆ علی قلوبهم الغماء و الغمر

ان لم تدار کهم نعمآء تنشرها ☆ یا ارجح الناس حلما حین یخبر،

قال : فلما سمع النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم هذا الشعر قال :ما کان

۲۹۱۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی ، ☆ اسد الغابة للجزری ، ۲/ ۲۶۲

لی و لعبد المطلب فهو لکم ، و قالت قریش : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ، و قالت الانصار : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان نبی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادئے، اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے، زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم پر احسان فرمایئے اپنے کرم سے، حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔ احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اور اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی، اس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں۔ یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گے جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔ اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں، اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا، قریش نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ انصار نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٢٩١٤۔ **عن** اسود بن مسعود الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انت الرسول الذی ترجیٰ فواضله عند القحوط اذا ما اخطأ المطر۔

حضرت اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینھ خطا کرے۔ الامن والعلی ص ١٠٤

٢٩١٤۔ الاصابة لابن حجر، ١/ ٢٢٨

(۲۲) ایک صحابی نے حضور سے بارش طلب کی

۲۹۱۵ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال یا رسول الله لقد اتیناك و مالنا بعیر یبط ولاصبی یصیح ، و انشده ـ

اتیناك و العذراء یدمی لبانها ☆ و قد شغلت ام الصبی عن الطفل
و القی بکفیه الصبی استکانة ☆ من الجوع ضعفا ما یمر و لا یخلی
و لا شئ مما یاکل الناس عندنا ☆ سوی الحنظل العامی و العلهزالفسل
و لیس لنا الا الیك فرارنا ☆ و این فرار الناس الا الی الرسل

فقام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یجر رداء ہ حتی صعد المنبر ثم رفع یدیه الی السماء ، فقال :اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریئاً مریعا غدقا، طبقا عاجلا غیر رائث ، نافعا غیر ضار تملأ به الضرع وتنبت به الزرع تحیی به الارض بعد موتها و کذلك تخرجون ، فوالله ما رد یدیه الی نحره حتی القت السماء بابراقها ، و جاء اهل البطانة یعنجو ن یا رسول الله ! الغرق الغرق ، فرفع یدیه الی السماء ثم قال : اللهم حوالینا و لا علینا ، فانجاب السحاب عن المدینة حتی احدق بها کا لا کلیل ، فضحك رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حتی بدت نواجذه ثم قال : لله در ابی طالب لو کان حیا قرتا عیناه من ینشدنا قوله ؟ فقام علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فقال یا رسول الله کانك اردت :

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه ☆ ثمال الیتامی عصمة للأر امل
یلوذبه الهلال من آل هاشم ☆ فهم عنده فی نعمة و فواضل
کذبتم و بیت الله یبزی محمدا ☆ و لما نقاتل دونه و نناضل
و نسلمه حتی نصرع حوله ☆ ونذهل عن ابنائنا و الحلائل

قال : اجل ذلك اردت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں، ناداری کے باعث خادمہ

۲۹۱۵ـدلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۴۱

رکھنے کی طاقت نہیں، کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے ہیں) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے، مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں، جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی ، اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوراً بہ نہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پرنور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ اٹڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا: ہمارے گرد برس، ہم پر نہ برس، فوراً ابر مدینے پر کھل گیا، آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا۔

یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا: اللہ کے لئے خوبی ابوطالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے؟ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے۔

کہ وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے، یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان، بنو ہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں، ان کے پاس ان کی نعمتیں وفضل میں بسر کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ہی نظم ہمیں مقصود تھی۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالی اول تا آخر شفائے مؤمنین وشقائے منافقین ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے، وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینھ پڑتا ہے، وہ یتیموں کا حافظ، بیواؤں کا نگہبان، وہ ملجا وماوی کہ بڑے

بڑے تباہی کے وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ص ۱۰۶

(۲۳) جنت ودوزخ کی کنجیاں حضور کے دست اقدس میں ہیں

۲۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عبد ربه رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ينصب لى يوم القيامة منبر على الصراط (وذكر الحديث الى ان قال) ثم يأتى ملك فيقف على اول مرقاة من منبرى فينادى معاشر المسلمين ! من عرفنى فقد عرفنى و من لم يعرفنى فانا ملك خازن النار ، ان الله امرنى ان ادفع مفاتيح جهنم الى محمد ، و ان محمدا امرنى ان ادفع الى ابى بكر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا ، ثم يقف ملك آخر ثانى مرقاة منبرى فينادى معاشر المسلمين ! من عرفنى فقد عرفنى و من لم يعرفنى فانا رضوان خازن الجنان ، ان الله امر نى ان ادفع مفاتيح الجنة الى محمد ، و ان محمد ا امرنى ان ادفعها الى ابى بكر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا۔

حضرت عبداللہ بن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں: روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا، پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینے پر کھڑا ہوگا اور ندا کریگا اے گروہ مسلماناں! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ، ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ۔ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑے ہوکر پکارے گا، اے گروہ مسلماناں! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دے دوں، اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کے سپرد کر دوں، ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ، ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ۔

۲۹۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۹۱۷۔ الا كتفاء فى فضل الاربعة ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۴/ ۲۳۱
الدر المنثور للسيوطى ، ۳/ ۲۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ، ۹/ ۱۷۶

صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اذا کان یوم القیامة جمع اللہ الاولین و الآخرین ، یؤتی بمنبرین من نور، فینصب احدھما عن یمین العرش و الآخر عن یسارہ و یعلوھما شخصان ، فینادی الذی عن یمین للعرش یامعاشر الخلائق ! من عرفنی و فقدعرفنی و من لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنة ، ان اللہ امرنی ان اسلم مفاتیح الجنة الی محمد ، و ان محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم امرنی ان ا سلمھا الی ابی بکر و عمر ، یدخلا مجیبھما الجنة ، الا فاشھدوا ، ثم ینادی الذی عن یسار للعرش یامعاشر الخلائق !من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا مالك خازن النار ، ان اللہ امرانی ان اسلم مفاتیح النار الی محمد ، و محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم امرنی ان اسلمھا الی ابی بکر و عمر لیدخلا مبغضیھما النار ،الا فاشھدوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :روز قیامت اللہ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا ، دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں ، ان پر دو شخص چڑھیں گے ۔ داہنے والا پکارے گا ، اے جماعات مخلوق ! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا ، اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دے دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ ۔ پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق ! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا ، اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں ، مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سپرد کردوں ، اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معنی ہیں اس حدیث کے کہ ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی ۔ نسیم الریاض میں ہے:۔

ینادی یوم القیامة این اصحاب محمدصلی اللہ تعالی علیه وسلم فیوتی بالخلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم ، فیقول اللہ لھم : ادخلو ا من شئتم الجنة و دعوا

من شئتم ۔

روز قیامت ندا کی جائے گی! کہاں ہے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ بس خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے ، اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا : تم جسے چاہو جنت میں داخل کرواور جسے چاہو چھوڑ دو۔ الامن والعلی ص۹۹

(۲۴) حضور اپنی امت سے نار جہنم دفع فرمائیں گے

۲۹۱۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان سیدا بنی دارا و اتخذ مادبة و داعیا، فالسید الله ، والمادبة القرآن ،و الدار الجنة، و الداعی انا ، و انا اسمی فی القرآن محمد ، و فی الانجیل احمد ، و فی التوراة احید ، و انما سمیت احیدا لانی احید عن ا متی نار جهنم ، فاحبو العرب بکل قلوبکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک سردار نے گھر بنایا اوراس میں مہمان نوازی کا سامان مہا کیا اور پھر لوگوں کو دعوت میں بلانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو سنو سردار اللہ تعالی ہے، مہمان نوازی کے لئے قرآن ہے، گھر جنت ہے اور بلانے والا میں ہوں میرا نام قرآن میں محمد ہے انجیل میں احمد ہے اور توریت میں احید، میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ دفع فرماتا ہوں۔ لہذا اہل عرب سے دل سے محبت رکھو۔

فلوجه ربك الحمد ، و علیك الصلوة و السلام یا احید یا نبی الحمد!

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! تمہارے نزدیک احید پیارا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلاء تو ہے ہی نہیں، کہہ دو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں گے، اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں۔

۲۹۱۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۲۷۶

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں۔

ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الہی کے منکر ہیں ، اور وہابی شفاعت نبوی کے، فقیر نے کہا: ایک یہ ہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں۔ہم کہتے ہیں: کہ دیدار الہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں، انشاءاللہ الغفار ہمیں ہوگا، رافضی کہتے ہیں: نہ ہوگا، وہ سچ کہتے ہیں انشاءاللہ القہار انہیں نہ ہوگا، ہم کہتے ہیں: شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے، اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے ہمارے لئے ہوگی، وہابی کہتے ہیں: شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔امید ہے کہ ان کے لئے نہ ہوگی۔

حاضراں گفتند اے صدر الوری
راست گو گفتی دو ضد گور اچرا

گفت من آئینہ ام مصقول دوست
ترک و ہندو درمن آں بیند کہ اوست

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق ، فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا ۔

روز قیامت میری شفاعت حق ہے، تو جو اس پر یقین نہ لائے وہ شفاعت کے لائق نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے۔

بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی ، مگر لا واللہ! ہمارا ٹھکانہ تو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں۔

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈ لیں ☆ آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے۔

بلکہ لا واللہ! اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے بھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں ، وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے، ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کرلیا ہے، اور اسی کے وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے ، جسکا کھایئے اسی کا گایئے۔

چوں دل بادلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد
یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
اے واہ وہ حبیب را کلید ہمہ کار
باران درود برخ پاکش بار
دستے کہ بدامان کریمش زدہ ایم
زنہار بدست دیگر انش مسپار
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

صلی اللہ تعالی علیک و علی آلک وصحبک و بارك وسلم والحمد لله رب العالمين ۔

خیران اہل شر کے منہ کیا لگئے۔ مسلمان نظر فرمالیں کہ عیاذاًباللہ نار جہنم سے سخت تر کون سی بلا ہوگی، مگر اسکا دافع دافع البلا نہیں۔ ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین، ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔ الامن والعلی ص ۱۳۲

(۲۵) حضور کی دعا سے اندھیری قبریں روشن ہوجاتی ہیں

۲۹۱۹۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان هذه القبور مملوءة ظلمة على اهلها ، و ان الله ينور ها بصلوتى عليهم ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبریں نہایت اندھیری ہیں مردوں کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ میری

۲۹۱۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز ، ۱/ ۳۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ٤٧ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ٦/ ٢٦٦ شرح السنة للبغوی ، ٥/ ٣٦٢ ☆

دعا سے ان کو منور فرما دیتا ہے۔۱۲م

(۲۶) حضور کو انصار نے عزیز کہا

۲۹۲۰۔ **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال الانصار : یا رسول اللہ ! انت و اللہ الا عزو العزیز۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدائے تعالیٰ کی قسم! حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔۱۲م

۲۹۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رضی اللہ تعالی عنه لا بیه : انك الذلیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم العزیز۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ عبداللہ ابن ابی منافق سے کہا: بے شک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عزیز ہیں۔ فقہ شہنشاہ ۲۲،

(۲۷) حضور کی دعا سے قحط جا تا رہا

۲۹۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا دخل یوم الجمعة من باب کان و جاہ المنبر و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قائما فقال: یا رسول اللہ ! هلکت الاموال وانقطعت السبل ، فادع اللہ ان یغیثنا ، قال : فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یدیه فقال: اللهم! اسقنا ، اللهم ! اسقنا ، اللهم ! اسقنا، قال انس : فلا و اللہ ! ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعة ولا شیئا ولا بیننا و بین سلع من بیت ولا دار ، قال : فطلعت من ورائه سحابة مثل

۲۹۲۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ۔ ☆

۲۹۲۱۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورة المنافقین، ☆ ۲/ ۱۶۵

۲۹۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الا ستسقاء فی المسجد الجامع ، ۱/ ۱۳۷

الترس ، فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت ،قال : فو الله ! ما رأینا الشمس سبتا ، ثم دخل رجل من ذلك الباب فی الجمعة المقبلة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائم یخطب فاستقبله قائما فقال : یا رسول الله ! هلكت الاموال وانقطعت السبل ، فادع الله ان یمسكها ، قال : فرفع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدیه ، ثم قال: اللهم ! حوالینا ولا علینا ، اللهم ! علی الآ كام والجبال والظراب والاودیة و منابت الشجر ، قال : فانقطعت ، و خرجنا نمشی فی الشمس ، قال : شریك ،فسألت انساً اهوالرجل الاول ؟ قال: لا ادری ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازہ سے داخل ہوئے جو منبر نبوی کے ٹھیک سامنے تھا،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما ہوکر خطبہ دے رہے تھے،حضور کے بالکل سامنے پہونچ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مال برباد ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے کہ جانوروں کے لئے چارہ اور پانی نہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش ہو جائے،حضور نے اپنے مبارک ہاتھ دعا کے لئے اٹھادیئے اور دعا کی، الٰہی ! ہمیں سیراب فرما، الٰہی ! ہمیں سیراب فرما، الٰہی ! ہمیں سیراب فرما، حضرت انس کہتے ہیں کہ: خدا کی قسم! اس وقت ہم نے نہ تو کہیں بادل دیکھا تھا اور نہ بادل کا ٹکڑا، نہ ہمارے درمیان اور نہ پہاڑی آبادی میں کسی مقام پر۔ پھر اچانک پہاڑ کے کنارے سے ایک ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا اٹھا اور آسمان کے بیچ آکر پھیل گیا۔ پھر بارش شروع ہوئی اور قسم بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے پھر ایک شخص آیا، اس وقت بھی حضور خطبہ دے رہے تھے، حضور کی خدمت میں پہونچ کر عرض کی: یارسول اللہ! مال ہلاک ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے پانی کی کثرت وسیلاب سے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: الٰہی ! ہمارے اردگرد پہاڑوں اور ٹیلوں چراگاہوں، ندیوں نالوں اور جنگلوں پر بارش فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد فوراً بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے تو خوب دھوپ تھی حضرت شریک نے حضرت انس سے پوچھا دوسرے جمعہ کو آنیوالے ہی پہلے شخص تھے، فرمایا: اسکا مجھے علم نہیں۔ ۱۲م

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف ایک اذان ہوتی تھی، یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے سامنے مواجہ اقدس میں مسجد کریم کے دروازہ پر۔ زمانۂ اقدس میں مسجد شریف کے تین دروازے تھے۔

ایک مشرق کو جو حجرۂ شریفہ کے متصل تھا جس میں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے، اس کی سمت پر اب باب جبرئیل ہے۔

دوسرا مغرب میں جسکی سمت پر اب باب الرحمۃ ہے۔

تیسرا شمال میں جو خاص محاذی منبر اطہر تھا (مندرجہ بالا حدیث میں اسی دروازہ کا تذکرہ ہے)

اس دروازہ پر اذان جمعہ ہوتی تھی کہ منبر کے سامنے بھی ہوتی اور مسجد سے باہر بھی، زمانۂ صدیق اکبر عمر فاروق اعظم وابتدائے خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ ہی ایک اذان ہوتی رہی، جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور شتابی حاضری میں قدرے کسل واقع ہوا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اذان شروع خطبہ سے پہلے بازار میں دلوانی شروع کی۔

مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانۂ اقدس میں تھا نہ زمانۂ خلفائے راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔ نہ تحقیق سے معلوم کہ یہ بدعت کب سے ایجاد ہوئی نہ ہمارے ذمہ اسکا جاننا ضرور، بعض کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک مروانی بادشاہ ظالم کی ایجاد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہرحال جبکہ زمانۂ رسالت وخلافتہائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو مسجد میں اذان مکروہ ہے، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہئے بدعت سے بچنا چاہئیے، اس تحقیقات سے پہلے کہ سنت پہلے کس نے بدلی، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی سنت اور اپنے فقہائے کرام کے احکام پر عامل ہوں اور ان کے سامنے رواج کی آڑ نہ لیں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۹۶ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۰۶

(۲۸) حضور مدد فرماتے ہیں

۲۹۲۳۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول فى متوضئه : لبيك، لبيك ،لبيك ، ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت فلما خرج قلت: ما هذا ؟ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :هذا راجز بنى كعب يستصرخنى (يستغيث بى) و يزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضوخانہ میں فرماتے سنا: میں حاضر ہو، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں ،تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے مدد کی میں نے مدد کی، میں نے مدد کی، جب سرکار وضو سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: حضور کیا واقعہ پیش آیا ؟ فرمایا: بنوکعب کا گڑ گرانا سنکر میں نے کہا کہ وہ چیخ چیخ کر مجھ سے فریاد کررہے تھے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ قریش مکہ نے ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی اعانت کی۔۱۲م　　مالی الجیب۔

(۲۹) حضور مومنین کے والی ومالک ہیں

۲۹۲۴۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من مومن الا و انا اولى به فى الدينا والآخرة ، فاقرؤو ان شئتم، النبى اولى بالمؤمنين من انفسهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن سے دنیا وآخرت میں اسکا زیادہ مالک ہوں، چاہو تو اس آیت کریمہ سے اس سلسلہ میں استدلال کرو، نبی مومنوں سے ان کی جان کے زیادہ مالک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۲۲۵

۲۹۲۳۔شرح المواهب للزرقانى ، ☆ ۶/ ۱۰۸

۲۹۲۴۔الجامع الصحيح للبخارى ، ☆ تفسير السورة ، ۲/ ۷۰۵

الصحيح لمسلم، كتاب الفرائض ، ۲/ ۳۶ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۴

(۳۰) حضور الطاف ربانی اور دفع بلیات کا وسیلہ ہیں

۲۹۲۵۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اوحی الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث نبیاامیا افتح به اذا ناصما و قلوبا غلفا ، واعینا عمیا ، اهدی به من بعد الضلالة ، واعلم له بعد الجهالة ،وارفع به بعد الخمولة ، اسمی به النکرة ، واکثره به بعد القلة ، واغنی به بعد العیلة ، اجمع به بعد الفرقه ، واؤ لف به بین قلوب واهواء اتشتتة و امم مختلفة ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا ،اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا ،اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دوں گا ،اس کے وسیلہ سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا ،اس کے ذریعہ سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا ،اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا ،اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردوں گا ،اس کے وسیلہ سے پھوٹ کے بعد یکدلی کردوں گا ،اس کے وسیلے سے ہر پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کردوں گا۔

۲۹۲۶۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لما خلق الله العرش کتب علیه بقلم نور ، طول القلم ما بین المشرق والمغرب ، لا اله الا الله محمد رسول الله ۔ به آخذ واعطی ، وامته افضل الامم ، افضلها ابو بکر الصدیق ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا ، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ، محمد اللہ کے رسول ہیں ، میں انہیں کے واسطے سے لونگا ، اور انہیں کے واسطہ سے دوں گا ، ان کی امت سب امتیوں سے افضل ہے ، اور ان کی

۲۹۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۸۱، ۱۱/ ۵۴۹ ☆ اتحاف السنیة ، ۲۵۴

امت میں سب امتوں سے افضل صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث جلیل پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں، ان کے واسطے، ان کے وسیلے سے ہے۔اسی کو خلافت عظمی کہتے ہیں۔وللہ الحمد حمدا کثیرا

دیکھو!بشہادت خداورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا، مدد لینا، مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی، یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیا کیوسیلے، اولیا کی برکت، اولیا کے ہاتھوں اوراولیا کے واسطے سے ہیں۔

مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کودفع بلا کا واسطہ نہ مانا اورشرک پسندوں نے مشرک جانا، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

بحمد اللہ! ان احادیث نے تو روشن و مستنیر کردیا کہ جونعمت ملی، جو بلا ٹلی، سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل وزائل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے۔

لا واللہ ثم باللہ !ایک دفع بلا وحصول عطا کیا تمام جہان اوراسکا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے، عالم، جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ۔

لولاك ما خلقت الدنیا۔

یونہی بقامیں بھی ان کا محتاج ہے، آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی فنائے مطلق ہوجائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی ، جان ہے تو جہان ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ و بارك وسلم۔

الامن والعلی ۷۷

(۳۱) حضور بشیر ونذیر ودافع بلیات ہیں

۲۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالی عنه انه كان يقول : انا لنجد صفة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا و حرزا للاميين ، انت عبدى و رسولى ، سميته : المتوكل ، ليس بفظ ولا غليظ، ولا سخاب فى الاسواق ، ولا يجزى بالسيئة مثلها ، ولكن يعفوو يتجاوز، ولن اقبضه حتى يقيم الملة العوجاء بان يشهد ان لا اله الا الله۔ نفتح به اعينا عميا و آذا نا صما وقلو با غلفا ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بیشک ہم حضور کی صفت توراۃ میں پاتے ہیں۔اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا، اور ڈر سناتا۔ بیشک آپ بے پڑھوں کی جائے پناہ ہیں آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ لوگوں پر سخت ہیں اور نہ درشت رو، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، بلکہ درگزر اور معاف کردیتے ہو، میں اس نبی کو نہ اٹھاؤنگا یہاں تک کہ لوگ، لا اله الا الله ۔ کہدیں، اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں۔

الامن والعلی۔۷۵

(۳۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھروسہ کرنا صحابہ کا عقیدہ تھا

۲۹۲۸۔ **عن** عبد الله بن سلامة بن عمير الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنهما قال : تزوجت ابنة سراقة بن حارثة البخارى وقدقتل ببدر ،فلم اصب شيئا من الدنيا كان احب الى من نكاحها واصدقتها مأتى درهم ، فلم اجد شيئا اسوقه اليها ،فقلت على الله و رسوله المعول ، فجئت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته۔وقال: ارجو ان يغنمك الله مهرزوجتك ۔

حضرت عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سراقہ بن حارثہ شہید غزوۂ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا، دنیا

۲۹۲۷۔ دلائل النبوة للبيهقى، ۱/ ۳۷۶

۲۹۲۸۔ فتح القدير للمحقق،

کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جوان کیساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو، میں نے دوسوروپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جوانہیں بھیجوں، میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول پر ہی بھروسہ ہے۔ پس میں خدمت انور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا: حضور نے ایک جہاد پر مجھے بھیجا اور فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلادے گا کہ اپنی بی بی کا مہرادا کردو، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وللہ الحمد۔

الامن والعلی ۱۱۵

(۳۳) بارگاہ رسالت میں مغفرت ذنوب کی التجا کرنا

۲۹۲۹۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خيبر فسرنا ليلا فقال : رجل من القوم لعامر : يا عامر ! الاتسمعنا من هنيها تك ؟ وكان عامر رجلا شاعرا، فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لولا انت ماهتدنيا ☆ ولا تصدقنا و صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا ☆ وثبت الا قد ام ان لا قينا

و القين سكينة علينا ☆ انا اذا صيح بنا ابينا

وبا لصياح عو لوا علينا ـ

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من هذا السائق ؟ قالوا: عامر بن الاكوع ، قال : يرحمه الله ، قال رجل من القوم : وجبت ، يا نبى الله! لو لا امتعتنا به ، فاتينا خيبر فحاصر ناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ، ثم ان الله تعالىٰ فتحها عليهم ، فلما امسى الناس مساء اليوم الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة ،فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما هذه النيران ؟ على اى شى يوقدون ؟ قالوا: على لحم ، قال : على اى لحم ؟ قالوا: لحم حمر الا نسية ، قال البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اهريقوها و اكسر و ها ، فقال رجل :يا رسول الله! اونهر يقها ونغسلها ؟ قال: اوذاك، فلما تصاف القوم كان سيف عامر قصيرا ، فتنا ول به ساق يهودى ليضربه فيرجع ذباب سيفه فاصاب عين ركبةعامر ، فمات منه قال : فلما قفلوا قال سلمة : رأنى رسول صلى

۲۹۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب غزوة خيبر ، ۲/۶۰۳

الصحيح لمسلم ، باب غزوة خيبر ، ۲/۱۱۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم وهوآخذ بیدی قال:مالك ؟ قلت له : فداك ابی وامی، زعموا! ان عامرا حبط عمله ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کذب من قاله، وان له لأجرين ،وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشابها له ـ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے ،رات کا سفر تھا، حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی حضرت اسید بن حفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عامر! ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے ،حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے ، نہ زکوۃ و نماز بجالاتے ،ہم حضور پر قربان، ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے ،حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں، کافروں کے مذہب باطل سے ہم دور رہیں، اگر چہ وہ ہمارے درپے آزار ہیں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس لی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: عامر بن اکوع ،حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، ایک صاحب یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کی دعا سے حضرت عامر کے لئے شہادت واجب ہوگئی ، حضور نے ان سے ہمیں نفع کیوں نہ لینے دیا۔ بہر حال ہم خیبر پہونچ گئے اور یہودیوں کا محاصرہ کرلیا، اس دوران زادراہ کی قلت کے سبب ہم بھوک سے تنگ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی ،جس روز ہم فتحیاب ہوئے اسی روز شام کو ہم نے خوب آگ جلائی ،حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کہ آگ کیسی ہے، اس پر تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت ، دریافت فرمایا: کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا: پالتو گدھوں کا ،فرمایا: یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں؟ فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو، جب مسلمانوں نے صف بندی کی اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی ،لہذا دوران جنگ جب انہوں نے اپنی تلوار ایک یہودی کے ماری تو وہ

اچٹ کر آپکے گھٹنے ہی میں لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ حضور پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے، حضور نے یہ سنکر فرمایا: جس نے یہ کہا غلط کہا، اس کے لئے تو دوگنا ثواب ہے، پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: وہ راہ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد تھا، عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔۱۲م

۲۹۳۰۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال : بارزعمى يوم خيبر مرحب اليهودى فقال قد علمت خيبر انى امرحب :

شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال عمى عامر :

قد علمت خيبر انى عامر ☆ شاكى السلاح بطل مغامر

فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب فى ترس عامر و ذهب سيفل له ، فرجع السيف على ساقه قطع اكحله ، فكانت فيها نفسه ، قال سلمة بن الاكوع : لقيت ناسا من صحابة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا : بطل عمل عامر قتل نفسه ، قال سلمة : جئت الى نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابكى ، قلت : يا رسول ا لله بطل عمل عامر ، قال : من قال ذاك ؟ قلت : ناس من اصحابك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كذب من قال ذاك بل له اجر ه مريتن ، انه حين خرج الى حيبر جعل يرجز باصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و فيهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يسوق الركاب و هو يقول :

تالله لو الله ما اهتدينا ☆ و لا تصدقنا و لا صلينا
ان الذين قد بغوا علينا ☆ اذا ارادوا فتنة ابينا
و نحن عن فضلك ما استغنيا ☆ فثبت الاقدام ان لا قينا

و انزلن سكينة علينا۔

فقال رسول ا لله صلى الله تعالى عليه وسلم : من هذا ؟ قال عامر

۲۹۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ٦٤٦

يا رسول الله ! قال : غفر لك ربك قال : و ما استغفرلانسان قط يخصه الا استشهد فلما سمع ذلك عمر بن الخطاب قال : يا رسول الله لو متعتنا بعامر ، فقدم فاستشهد ، قال سلمة : ثم ان نبی الله صلى الله تعالى عليه وسلم ارسلنى الى على ، فقال : لا عطين الراية اليوم رجلا يحب الله و رسوله او يحبه الله و رسوله ، قا ل فجئت به اقوده ارمد ، فبصق نبی الله صلى الله تعالى عليه وسلم فی عینه ثم اعطاه الراية فخرج مرحب يخطر بسفيه ، فقال :۔

قد علمت خيبر انی مرحب ☆ شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال على ابن ابی طالب کرم الله وجهه :

انا االذى سمتنى امی حیدره ☆ كليث غابات كريه المنظره

اوفيهم بالصاع كيل السندره

ففلق رأس مرحب باالسيف ، و كان الفتح على يديه ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن مرحب یہودی نے میرے چچا کو اپنا مقابل طلب کرتے ہوئے کہا:۔

خیبر کی سرزمین خوب واقف ہے کہ میں مرحب ہوں

ہتھیار بند صاحب شوکت اور دلیر مرد بارہا آزمایا گیا۔

جب جنگ کی آگ زوروں پر ہو۔

اس کے جواب میں میرے چچا عامر نے کہا:

خیبر کا میدان جنگ خوب جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔

ہتھیار لگائے ہوئے موت کی پرواہ کئے بغیر دلیری کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں۔

رجز کے ان اشعار کے بعد دونوں نے ایک دوسرے پر وار کئے، مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اس کے بچاؤ میں خود حضرت عامر کی تلوار آپکے گھٹنے میں لگی اور آپ شہید ہوگئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضور کے بعض صحابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: عامر کے عمل برباد ہوگئے کہ انہوں نے خودکشی کرلی۔

حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں یہ افسوسناک بات سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے چچا عامر کے اعمال

صالحہ برباد ہوگئے،فرمایا: کس نے کہا: عرض کیا: بعض صحابہ کرام کا کہنا ہے،فرمایا: جس نے کہا جھوٹ کہا،ان کو دوگنا اجر ملا۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب خیبر کے لئے سفر کرکے آرہے تھے تو صحابۂ کرام اورحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انہوں نے حدی خوانی کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے۔ قسم بخدا! اگر ہمارے اوپر سایۂ کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔نہ نماز پڑھنے کی توفیق ملتی اورنہ زکوۃ کی۔ بیشک کافروں نے ہم پرزیادتی کی ہے، جب وہ کسی فتنہ وفساد کاارداہ کرتے ہیں تو آپ ہی ہمیں ان سے بچاتے ہیں۔ہم آپ کے فضل سے بے نیاز نہیں،لہذا آپ ہمیں دشمنوں سے مقابلہ میں ثابت قدم رکھئے۔اورحضور ہم پرسکینہ اتاریں۔

یہ اشعارسنکر حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اشعار کون پڑھ رہاہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حضرت عامر ہیں،فرمایا: اے عامر! تمہارے رب نے تمہاری مغفرت فرمادی۔حضور کا طریقہ یہ تھاکہ جب بھی کسی خاص شخص کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہادت سے سرفراز ہوتے۔حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دعاسنی تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں حضرت عامر سے مزید فائدہ کیوں نہ حاصل کرنے دیا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس موقع پر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بھیجا اور فرمایا: آج میں اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہے اوراللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں آپکو لیکر حاضر ہوا جبکہ آپکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے وہ شفایاب ہوگئے، پھراسلامی پرچم عطا فرمایا۔آپ کے مقابلہ میں بھی مرحب یہودی یہ شعر پڑھتا ہوا آیا۔

خیبر کی زمین گواہ ہے کہ میں مرحب ہوں، صاحب شوکت ودبدبہ بہادر مرد جو ہتھیار لگا کر نکلتا ہے جبکہ جنگ کی آگ خوب بھڑک رہی ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں حضرت میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بھی رجز کے یہ اشعار پڑھے۔

میں وہ ہوں کہ میری والدہ ماجدہ نے میرا نام حیدر رکھا، میں جنگلوں کے ہیبتناک شیر کی

طرح ہوں۔

یہ کہہ کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حملہ کیا اور مرحب کے سر کے اپنی تلوار سے دو ٹکڑے کردیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ ہی کے دست مبارک پر خیبر کو فتح فرمایا۔ ۱۲م

(۳۴) اللہ و رسول کی طرف توبہ کرنا

۲۹۳۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: اشتربت نمرقة فیھا تصاویر ،فلما رأھا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل ،فعرفت فی وجھہ الکراھیة وقلت: یا رسول اللہ ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذ نبت ؟ قال : مابال ھذہ النمرقة ؟ قلت: اشتریتھا لتقعد علیھا و توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیامة و یقال لھم : احیوا ماخلقتم ، وقال : ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک تصویر دار قالین خریدا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے اور دروازہ پر رونق افروز رہے، اندر قدم نہ رکھا، میں نے چہرۂ اقدس میں ناراضی کا اثر پایا (اللہ تعالیٰ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ فرمایا: یہ قالین کس لئے خریدا ہے؟ میں نے عرض کیا: تاکہ حضور اس پر تشریف فرماں ہوں، فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا: جن کی

۲۹۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تدخل الملائکة بیتا فیہ صورة ، ۲/ ۸۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس، ۲/ ۲۰۱ ☆
المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۲۴۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، / ۲۶۷
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۴۴۹۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۷۱ ☆ آداب الزفاف للالبانی ، ۷۷
المسند لابی عوانة ، ۲/ ۷۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۲۵۴
المسند للربیع بن حبیب ، ☆ تجرید التمھید لابن عبد البر، ۶۱۱

تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، نیز فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہو ان میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے۔۱۲ م

۲۹۳۲۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال:اجتمع اربعون رجلا من الصحابة ینظرون فی القدر والجبرفیهم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، فنزل الروح الامین جبرئیل علیه الصلوۃ والسلام فقال :یا محمد ! اخرج علی امتك فقد احدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة ،لم یکن یخرج علیهم فیها ،فانکروا ذلك منه وخرج علیهم ملتمعا لونه متوردة وجنتاہ کأنما تفقأبحب الرمان الحامض ، فنهضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعدا کفهم واذرعهم ، فقالوا تبنا الی اللہ ورسوله۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین باہم بیٹھے مسئلہ جبر وقدر میں بحث کر نے لگے، ان میں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ روح امین جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا، صحابہ سمجھے کوئی نئی بات ہے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے۔ کہ رنگ چہرۂ اقدس کا شدت جلال سے دہک رہا تھا، دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں۔ صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف عاجزی کے ساتھ کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابۂ کرام رضی

۲۹۳۲۔ الجامع للترمذی ، ابواب القدر ۲/ ۳۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۵

اللہ تعالٰی عنہم اجمعین نے توبہ کرنے میں اللہ قابل التوب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا، اور حضور پر نور نے قبول فرمایا، حالانکہ توبہ بھی اصل حق جل جلالہ کا ہے، ولہذا حدیث میں ہے

۲۹۳۳۔ **عن** الاسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باعرابی اسیر فقال : اتوب الی اللہ عزوجل ولا اتوب الی محمد، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : عرف الحق لا ھلہ ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی گرفتار کرکے لایا گیا، وہ بولا الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا۔　الامن والعلی ص ۱۲۰

(۳۵) اللہ و رسول کے لئے صدقہ کرنا

۲۹۳۴ ۔**عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ، و لم یعاتب احدا تخلف عنہ ، انما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و المسلمون یریدون عیرقریش حتی جمع اللہ بینھم و بین عدو ھم علی غیر میعاد ، و لقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام ، و ما احب ان لی بھا مشھد بدر و ان کانت بدر اذکر فی الناس منھا ، و کان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک ، انی لم اکن قط اقوی و لا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ ، و اللہ ! ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ ، فغزوھا رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی حر شدید و استقبل سفرا بعیدا و مفازا ، و استقبل عدو ا کثیرا ، فجلا للمسلمین امرھم لیتأھبوا اھبۃ غزوھم فاخبر ھم بوجھھم الذی یرید و المسلمون مع رسول اللہ

۲۹۳۳۔ المستدرک للحاکم ، ۲۸۴/۴

۲۹۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب توبۃ کعب بن مالک، ۲/ ۳۶۰

صلی اللہ تعالی علیه وسلم کثیر ، و لا یجمعهم کتاب حافظ یرید بذلك الدیوان، قال کعب : فقل رجل یرید ان یتغیب الا یظن ان ذلك سیخفی له ما لم ینزل فیه وحی من اللہ عزوجل ، و غزا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم تلك الغزو ةحین طابت الثمار و الظلال ، فانا الیها اصعر، فتجهز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم و المسلمون معه ، و طفقت اغدو لکی اتجهز معهم ، فارجع و لم اقض شیًا ، و اقول فی نفسه : انا قادر علی ذلك اذا اردت ، فلم یزل ذلك یتمادی بی حتی استمر بالناس الجد ، فاصبح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم غادیا و المسلمون معه و لم اقض من جهاز شیًا ، ثم غدوت و فرجعت و لم اقض شیًا ، فلم یزل ذلك یتمادی بی حتی اسرعوا و تفارط الغزو ، فهممت ان ارتحل فادرکهم ، فیالتینی فعلت ثم لم یقدر ذلك لی ، فطفقت اذا خرجت فی الناس بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یحزننی ، انی لا اری لی اسوة الا رجلا مغموصا علیه فی النفاق ، او رجلا ممن عذر اللہ من الضعفاء ، و لم یذکرنی حتی بلغ تبوك فقال وهو جالس فی القوم بتبوك ، ما فعل کعب بن مالك ؟ قال رجل من بنی سلمة یا رسو ل اللہ ! حبسه برد اہ و النظر فی عطفیه ، فقال له معاذ بن جبل : بئس ما قلت : و اللہ ! یا رسول اللہ ! مع علمنا علیه الا خیرا ، فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ، فبینما هو علی ذلك رای رجلا مبیضا یزول به السراب ، فقا ل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : کن ابا خیثمة فاذا هو ابو خیثمه الانصاری ، و هو الذی تصدق بصا ع التمر حین لمزہ المنافقون ـ فقال کعب بن مالك : فلما بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قد توجه قافلا من تبوك حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب ، و اقول بما اخرج من سخطه غدا ، و استعین علی ذلك کل ذی رای من اهل فلما قیل لی : ان رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قد اظل قادما زاحا عنی الباطل حتی عرفت عنی لن انجومنه بشئ ابدا ، فاجمعت صدقه ،و صبح رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قادما ، و کان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد ، فرکع فیه رکعتین ، ثم جلس للناس ، فلما فعل ذلك جاء ہ المخلفون فطفقو یعتذرون الیه و یحلفون له و کانو ا بضعة و ثمانین رجلا ،فقبل منهم رسول اللہ علانیتهم و بایعهم واستغفرلهم و وکل سرائرهم الی ا للہ ، حتی جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال : تعال! فجئت امشی حتی جلست بین یدیه ، فقال لی : ما خلفك ؟ الم تکن قد ابتعت

ظهرك قال : قلت يا رسول الله !انى و الله لو جلست عند غير ك من اهل الدنيا لرأيت انى سا خرج من سخطه بعذر لقد اعيطت جدلا ، و لكنى و الله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عنى، ليوشكن الله ان يسخطك على ، ولئن حدثتك حديث صدق تجد على فيه انى لا رجو فيه عقبى الله ، و الله ! ما كان لى عذر و الله ! ما كنت قط اقوى و لا ايسر منى حين تخلفت عنك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضى الله فيك فقمت و ثار رجال من بنى سلمة فاتبعونى ، فقالوا لى: و الله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا ، لقد عجرزت فى ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لك ، قال : فوا لله ، ما زالوا يؤنبونى حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاكذب نفسى قال : ثم قلت لهم : هل لقى هذا معى من احد قالوا: نعم لقيه معك رجلان ، قالا: مثل ما قلت و قيل لهما مثل ما قيل لك قال: قلت: من هما ؟ قالوا: مرارة بن ربيعة العامرى و هلال بن امية الواقفى ، قال: فذكر وا لى رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة ، قال :ـفمضيت حين ذكرو همالى ، قال : و نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه، قال : فاجتنبنا الناس ، او قال: تغيروا لنا حتى تنكرت لى فى نفسى الارض ، فما هى بالارض التى اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة ، فاما صاحباى فاستكانا و قعدا فى بيوتهما يبكيان ، و اما انا فكنت اشب القوم و اجلدهم ، فكنت اخرج فاشهد الصلوة و اطوف فى الاسواق و لا يكلمنى احد ، و اتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاسلم عليه و هو فى مجلسه بعد الصلوه فاقول فى نفسى : هل حرك شفتيه برد السلام ام لا ، ثم اصلى قريبا منه و اسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتى نظر الى ، واذا التفت نحوه اعرض عنى حتى اذا طال على ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى تسورت جدا رحائط ابى قتادة و هو ابن عمى و احب الناس الى ، فلسمت عليه فو الله ما رد على السلام ، فقلت له : يا ابا قتادة ! انشدك بالله ! هل تعلمن انى احب الله و رسوله ! قال : فسكت فعدت فناشدته فسكت فعد ت فناشدته فقال : الله و رسوله اعلم ، ففاضت عيناى و توليت حتى تسورت الجدار فبينا انا امشى فى سو ق المدينة اذا نبطى من نبط اهل الشام ممن قدم

بالطعام يبيعه بالمدينة يقول : من يدل على كعب بن مالك ؟ قال : فطفق الناس يشيرون له الى حتى جاء نى ، فدفع الى كتابا من ملك غسان و كنت كاتبا فقرا ته فاذا فيه ، اما بعد _ فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك و لم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة ، فالحق بنا نواسك ، قال :فقلت : حين قراتها و هذه ايضا من البلاء فتيامەمت بها التنور فسجرتها بها ، حتى اذا مضت اربعون من الخمسين و استلبث الوحى اذا رسول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتينى فقال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامراك ان تعتزل امرأتك ، قال : فقلت: اطلقها ام ماذا افعل ؟ قال : لا بل اعتزلها فلا تقربنها ، قال : فارسل الى صاحبى بمثل ذلك قا ل : فقلت لامرأتى : الحقى باهلك ، فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الامر قال : فجاء ت امراة هلال بن امية رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت له : يا رسول الله ! ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم ، فهل تكره ان اخدمه قال : لا و لكن لا يقربنك فقالت انه و الله مابه حركة الى شئ و والله ! ما زال يبكى منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا قال : فقال لى بعض اهلى : لو استاذنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى امرأتك فقد اذن لامرأ ة هلال ابن امية ان تخدمه ، قال فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وما يدرينى ما ذا يقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استاذنته فيهاوانا رجل شاب ، قال:فلثبت بذلك عشر ليال فكمل لناخمسون ليلةمن حين نهى عن كلامنا قال : ثم صليت صلوة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال التى ذكر الله منا قد ضاقت على نفسى و ضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ او فىٰ على سلع يقول باعلى صوته :يا كعب بن مالك ! ابشر قال : فخررت ساجدا و عرفت ان قد جاء فرج قال : و اذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر ، فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبى مبشرون و ركض رجل الى فرسا و سعى ساع من اسلم قبلى و اونى على الجبل فكان الصوت اسرع من الفرس فلما جا ء نى الذى سمعت صوته يبشرنى نزعت له ثوبى فكسوتهما اياه ببشارته ، و الله ما املك غيرهما يومئذ و استعرت ثوبين فلبستهما ، فانطلقت اتامم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتلقانى الناس فوجا فوجا يهنؤنى بالتوبة و يقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد ، فاذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم جالس فی المسجد حول الناس ، فقام طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی و هنانی و الله ! ما قام رجل من المهاجرین غیره قال : فکان کعب لاینساها لطلحة قال کعب :فلما سلمت علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال و هو یبرق وجهه من السرور یقول : ابشر بخیر یوم مر علیك منذ و لد تك امك ، قال : فقلت : امن عندك یا رسول الله ام من عند الله ؟ فقال : لا بل من عند الله ، و کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سراستنار وجهه حتی کان وجهه قطعة قمر ، قال : و کنا نعرف ذلك قال : ام فلما جلست بین یدیه قلت : یا رسول الله ! ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : امسك علیك بعض مالك فهو خیر لك ، قال : فقلت : فانی امسك سهمی الذی بخیبر ، قال : و قلت : یا رسول الله ! ان الله انما انجانی بالصدق ، و ان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت ، قال : فو الله ! ما علمت ان احدا من المسلمین ابلا ہ الله فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم احسن مما ابلانی الله ، ووالله !ما تعمدت کذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی یومی هذا و انی لا رجو ا یحفظنی الله فیما بقی قال : فانزل الله عزوجل، لقد تاب الله علی النبی و المهاجرین و الانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة حتی بلغ انه بهم رؤف رحیم ـ و علی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت و ضاقت علیهم انفسهم و ظنو ا ان لا ملجأ من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان الله هو التواب الرحیم ـ یا ایها الذین امنو اتقوا الله و کونوا مع الصادقین ـ قال کعب: و الله ! ما انعم الله علی من نعمة قط بعد اذهدانی الله للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان لا اکون کذبته فاهلك کما هلك الذین کذبوا ، ان الله قال للذین کذبو ا حین انزل الوحی شر ما قال لا حد و قال بالله : سیحلفون الله لکم اذا انقلبتم الیهم لتعرضوعنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس و مأ وٰهم جهنم جزاء بما کانوا یکسبون ـ یحلفون لکم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا یرضی عن القوم الفاسقین قال کعب : کناخلفنا ایها الثلاثة عن امر اولئك الذین قبل منهم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حین حلفوا له فبایعهم و استغفر لهم و ارجأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا حتی قضی الله فیه فبذلك قال الله عزوجل:

وعلى الثلاثة الذين خلفوا و ليس الذى ذكر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو و انما هو تخليفه ايانا و ارجاؤه امرنا عن من حلف له و اعتذر الى فقبل منه ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ کبھی نہ چھوڑا البتہ غزۂ بدر میں نہیں گیا تھا تو حضور اس پر کسی سے ناراض بھی نہیں ہوئے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر اچانک پیش آیا کہ مقصود قریش کے قافلہ کو روکنا تھا اور مڈبھیڑ قریش مکہ سے ہوگئی۔ میں حضور کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی تھا جب حضور نے انصار کرام سے اسلام پر بیعت لی تھی نیز میرے نزدیک غزوۂ بدر سے زیادہ فضیلت بیعت عقبہ کی ہے اگر چہ لوگوں میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کی فضیلت مشہور ہے۔

بہر حال غزوۂ تبوک میں میرے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ غزوہ پیش آیا تو میں نہایت طاقتور اور مالدار تھا، خدا کی قسم! اس سے قبل میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں تھیں لیکن اس موقع پر میں دو اونٹیوں کا مالک تھا، حضور نے اس غزوہ کے لئے نہایت گرمی کے موسم میں کافی لمبا سفر فرمایا جبکہ راہ میں جنگل بھی تھا، اس غزوہ میں چونکہ دشمنوں کی ایک بڑی جماعت سے مقابلہ کی توقع تھی اس لئے آپ نے واضح طور پر تبوک کی جنگ کا اعلان فرمایا کہ لوگ خوب اچھی طرح تیاری کریں، آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کے لئے تیار ہوگئی، اس زمانہ میں کوئی دفتر ورجسٹر نہ تھا جس میں شرکاء کے نام درج کئے جاتے، پھر بھی ایسے لوگ کم تھے جو غزوات میں غیر حاضر رہتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اسی وقت تک پوشیدہ رہ سکتا ہے جب تک وحی نازل نہ ہو۔ غزوۂ تبوک کا ارادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے موسم بہار میں فرمایا، پھل پک چکے تھے، درخت خوب سایہ دار ہوگئے تھے، اور مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق دامنگیر تھا۔ اس سہانے موسم میں حضور اور آپ کے ساتھیوں نے تیاری کی، میں بھی صبح کیوقت تیاری کے لئے نکلتا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پاتا تھا۔ دل میں یہ بھی خیال آتا تھا کہ تیاری کی جلدی بھی کیا ہے، میرے پاس تو سارا سامان موجود ہے جب چاہونگا چل دوں گا یونہی ٹال مٹول ہوتی رہی اور لوگ اپنی کوشش میں لگے رہے، آخر کار ایک دن صبح سویرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

روانہ ہوگئے اور میں اپنی تیاری کے چکر میں پھنسا رہا، اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ معاملہ یونہی آج کا کل پر ٹلتا رہا اور مجاہدین اسلام نہایت تیزی کے ساتھ کوچ کر گئے میں نے بھی ایک دن چاہا کہ جلدی جا کر اس قافلہ کو پالوں، کاش میں ایسا کر لیتا لیکن نہ کر سکا۔ اس کے بعد مجھے بہت احساس رہا اور کوفت ہوئی لیکن اب کیا ہوتا، اب کوئی ایسا آدمی مجھے نہیں مل پایا جسکے ساتھ جا سکتا، یا تو بعض چھپے منافق تھے یا پھر معذور اور ضعیف وناتواں لوگ۔

راہ میں میرا تذکرہ بھی حضور نے نہ کیا اور حضور مقام تبوک پہونچ گئے۔ وہاں تشریف فرما ہو کر فرمایا: کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنوسلمہ میں سے ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! اس کی چادروں اور لباس کی زیب وزینت نے اسے روک لیا کہ وہ اسی کو نکھارتا رہتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر کہا: تو نے نہایت بری بات کہہ دی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا، اتنے میں غبار اڑتا نظر آیا اور ایسا دکھائی دیا کہ کوئی سفید لباس والا آرہا ہے، فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوگا، جب دھول چھٹی تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ ایسے شخص تھے کہ منافقین کا طعنہ سن کر اپنی ایک صاع کھجور صدقہ کر کے تنہا چل دیئے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک سے مراجعت فرمائی اور مجھے اس کی خبر ملی تو میری بے چینی اور بڑھ گئی، میں نے جواب دہی کے لئے جھوٹی باتیں بنانے کی ٹھان لی کہ ایسے عذر پیش کروں گا جس سے حضور کی ناراضگی ختم ہوجائے۔ اس سلسلہ میں گھر کے بعض دانشوروں سے مشورہ بھی لیا، جب پتہ چلا کہ حضور مدینے سے قریب آگئے ہیں تو میری ساری بناوٹیں کافور ہوگئیں اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ جھوٹ بول کر مجھے ہرگز چھٹکارا نہیں مل سکتا، اب میں نے بالکل سچ بولنے کا عزم کرلیا۔

حضور صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں پہلے داخل ہوتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر مسجد ہی میں کچھ دیر تشریف رکھتے، اس مرتبہ بھی حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی درمیان وہ لوگ آنا شروع ہوئے جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہوسکے تھے، سب نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنا شروع کئے، ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے متجاوز تھی، آپ نے ان سب کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ فرمایا

اوران کے عذرقبول فرماتے ہوئے ان کو بیعت کیا اوران کے لئے دعائے مغفرت کی، ان کے دل کی بات اورحقیقت حال کواللہ کے سپر دفرمایا۔اسی درمیان میں بھی حاضر ہوا اور سلام پیش کیا ،حضور نے مجھے دیکھ کرغصہ سے بھرا تبسم فرمایا، میں حضور کے قریب جا کر بیٹھا تو فرمایا: تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں دنیا کے کسی اورشخص کے پاس بیٹھتا تو ہوسکتا تھا کہ میں جھوٹا عذر پیش کر کے نکل جاتا اور راضی کر لیتا، کہ زبان کی قوت میرے پاس ہے۔لیکن قسم بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ اگرآج کی بارگاہ میں کوئی حیلہ بہانہ پیش کروں تو قریب ہے کہ خدا میرے فریب کو بذریعہ وحی آپ پر واضح فرمادے اور آپ مجھ سے اورزیادہ ناراض ہوجائیں۔ یارسول اللہ! اس موقع پر سچ سچ کہنے کی وجہ سے اگر چہ آپ ناراض ہوں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر فرمائے گا۔خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا، میں اتنا نہ کبھی طاقت ور ہوا تھا اور نہ اتنا مالدار جتنا اس وقت تھا پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ حضوراکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب نے سچ کہا، اے کعب! جاؤ اورانتظار کرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے مین فیصلہ نازل فرمائے۔ میں وہاں سے چلا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے: اے کعب ہم نہیں سمجھتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو،تم اس موقع پر اتنے عاجز کیوں ہو گئے، دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی کوئی عذر بیان کردیتے تو ہمیں امید تھی کہ حضوسید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمہارے لئے بھی استغفار کرتے اور یہ تمہارے حق میں کافی ہوتا۔انہوں نے مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ پھر یہ ہونے لگا کہ حضور کی خدمت میں جا کر عرض کردوں گا کہ پہلے میں نے جھوٹ کہا اور میرا عذر یہ تھا۔لیکن میں نے ان سے یہ پوچھ لیا کیا میری طرح اور لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے سچ سچ کہا ہو اور کوئی عذر بیان نہ کیا ہو؟ بولے: ہاں تمہاری طرح دو شخص اور ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے: مرارہ بن ربیعہ،اور ہلال بن امیہ، میں نے کہا: واقعی تم نے ایسے دوشخصوں کے بارے میں مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضرات متقی و پرہیز گار ہیں اوراصحاب بدر سے ہیں، میں ان کی پیروی کروں یہ میرے لئے کافی ہے۔یہ کہ کر میں چلا آیا، اس کے بعد حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان ہوگیا کہ ہم تینوں لوگوں سے کوئی بات نہ کرے کہ ہم بغیر عذر تبوک کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے۔

آخر کار حضور کا فرمان سب کے لئے واجب الاذعان تھا، سب لوگوں نے ہمارا مقاطعہ کر دیا اور ہم سے سلام کلام بالکل بند کر دیا، ہم لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ گویا ہمارے لئے زمین بدل گئی ہو، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔ پچاس دن ورات ہمارا یہ ہی حال رہا، میرے دونوں ساتھی تو اس سخت رویہ سے اتنے تنگ آ گئے کہ گھروں میں گوشۂ تنہائی اختیار کر لی، لیکن میں ان میں کمسن اور طاقتور تھا لہذا نکلتا بیٹھتا اور نمازوں کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دیتا، بازاروں میں جاتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا ،حضور کی خدمت میں بھی حاضری دیتا، سلام کرتا اور دل میں سوچتا کہ حضور نے جواب کے لئے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی یا نہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتا جاتا کہ میری طرف نظر رحمت فرمارہیں لیکن جب نماز سے فارغ ہو کر دیکھتا تو حضور منہ پھیر لیتے، صحابۂ کرام کی سختی جب میرے معاملہ میں دراز ہو گئی تو ایک دن میں اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، حضور کے بعد سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا تھا، میں نے جا کر ان کو سلام کیا، قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب کچھ نہ دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالی کی کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ اس مرتبہ بھی خاموش رہے، پھر میں نے یہ ہی کہا، لیکن اس پر بھی انہوں نے خاموشی اختیار کی اور بولے تو خود ہی کو مخاطب کر کے کہا: اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں، یہ سنکر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، فوراً میں دیوار پر چڑھ کر باہر آیا، پھر میں مدینے کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینے کے بازار میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میں نے اسے دیکھا کہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ کعب بن مالک کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میری طرف بڑھکر ملاقی ہوا، ساتھ ہی حاکم غسان کا ایک خط بھی مجھے دیا، میں پڑھا لکھا شخص تھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

حمد و نعت کے بعد کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ نے تم پر جفا کی ہے، خدائے تعالی نے تم کو ذلت کے گھر میں پیدا نہیں کیا اور نہ ایسے ماحول میں جہاں تم پر ظلم و جفا کی جائے، لہذا ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہم سے ملاقات کرو اور ہمارے ساتھ رہو، ہم تمہاری قدر کرینگے اور عزت افزائی، میں نے جب وہ خط پڑھا تو مجھے

محسوس ہونے لگا کہ میرے لئے یہ بھی ایک ابتلاؤ آزمائش ہے، لہذا اس خط کو میں نے چولھے میں جلادیا۔

جب چالیس روز گزر گئے تو حضور کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس یہ خبر لایا کہ آپ کا یہ حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو، میں نے کہا: کیا میں اس کو طلاق دیدوں؟ وہ بولا: نہیں بلکہ صرف علیحدہ رہو کہ صحبت نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا حکم بھیجا گیا تھا، یہ فرمان سن کر میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالی اس بارے میں کوئی حاکم نازل فرمائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، تو کیا حضور مجھے اجازت دینگے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں، فرمایا: خدمت کو منع نہیں کرتا، لیکن وہ تم سے صحبت نہیں کرسکتے، بولیں: یارسول اللہ ان کو تو کسی کام کا خیال ہی نہیں وہ تو اول دن سے اب تک گریہ و زاری ہی کررہے ہیں۔

حضرت کعب کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت مانگتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی نے اجازت حاصل کرلی ہے، میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لونگا، کہ میں جوان آدمی ہوں، پھر اسی حال میں دس راتیں اور گزریں اور پورے پچاس دن اور راتیں گزر گئے۔

پچاسویں دن میں نے فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر میں چھت پر بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان فرمایا: کہ میرا جی تنگ ہوگیا تھا اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر تنگ ہوگئی تھی۔ اتنے میں سلع پہاڑ پر چڑھ کر ایک منادی ندا کررہا تھا! اے کعب بن مالک خوش ہوجا، یہ سنکر میں سجدہ میں گر پڑا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو معاف فرمادیا۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری پہونچائی گئی، اور ایک تیز رو قاصد گھوڑا دوڑاتا میرے پاس آیا۔ یہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا، اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے مجھ تک خوشخبری نہایت جلد پہونچ گئی

اس نے جیسے ہی مجھے یہ خوشخبری سنائی تو اس خوشی کے عالم میں میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے دے دیئے، پھر دو کپڑے عاریت لیکر اور پہن کر حضور کی خدمت میں حاضری دی ،راستہ میں لوگ گروہ درگروہ مجھے خوشخبری دیتے جاتے تھے اور مبارکبادی کی نچھاور ہورہی تھی، کہ میں مسجد نبوی میں پہونچ گیا حضور اب بھی مسجد نبوی میں تشریف فرماتھے، صحابۂ کرام کا مجمع تھا، مجھے دیکھتے ہی اس مجمع سے طلحہ بن عبیداللہ کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبا ددی، مہاجرین میں سے اور دوسرے لوگ کھڑے نہیں ہوئے۔ خدا کی قسم! میں حضرت طلحہ کا یہ احسان عمر بھر نہیں بھول سکتا میں نے جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا، فرمایا: اے کعب! خوش ہو جاؤ، تمہاری پیدائش سے لیکر آج تک اتنی خوشی کا دن تمہیں کبھی میسر نہیں نہ آیا ہوگا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ معافی حضور کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: اللہ جل جلالہ کی جانب سے، حضور جب خوش خوش ہوتے تو آپکا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، ہم اس چمک دمک سے یہ جان لیا کرتے تھے کہ حضور خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو خوش رکھے۔

بارگاہ رسالت میں میری پہلی درخواست یہ تھی کہ یارسول اللہ! میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں اللہ ورسول کی رضائے بے بہا کی خاطر اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں، فرمایا: تھوڑا مال اپنے لئے رکھ لے، میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو مجھے فتح خیبر کے موقع پر ملا تھا، دوسرا عہد میں نے اسی وقت یہ بھی کیا تھا کہ یارسول اللہ! میری نجات میں میری سچائی کو بھی ایک خاص دخل ہے لہذا آج سے تاحیات کبھی جھوٹ نہیں بولونگا۔

قسم خدا کی! یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے جب سے حضور کے روبرو یہ عہد کیا تھا آج تک قائم ہوں اور امید قوی ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر قائم رکھے گا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: ہماری توبہ کی قبولیت اور معافی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر، جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں

کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھران پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔اوران تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہوکران پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اورانہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھران کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے،اے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ رہو۔ (کنزالایمان)

حضرت کعب فرماتے ہیں؛ اللہ تعالی نے اسلام لانے کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا احسان نہیں فرمایا جو میری سچائی کی بدولت فرمایا، کہ اگر میں جھوٹ بول جاتا تو تباہ ہوجاتا جیسے دوسرے جھوٹے تباہ ہوگئے ،اوراللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں حکم نازل فرمایا۔

اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤگے،اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو(اوران پر ملامت اورعتاب نہ کرو) تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو(اوران سے اجتناب کرو) وہ تو نرے پلید ہیں اوران کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ،تو اگر تم ان سے راضی ہوجاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔ (کنزالایمان)

حضرت کعب کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے قسمیں کھا کر حضور کی خدمت میں عذرپیش کر دیا تھا،حضور نے ان کا عذرقبول فرما کران کے لئے دعائے مغفرت بھی کی تھی، لیکن ہم تینوں کا معاملہ موقوف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے فیصلہ فرمایا اورمعاف کردیا۔

یہاں 'خلفوا' کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے بلکہ یہ ہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے رہا اور پچاس دن تک ہمیں معلق رکھا گیا ہے۔۱۲م

الامن والعلی مع زیادہ ص۱۲۰

۲۹۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما قال : ان امرأة من اهل الیمن اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و بنت لها و فی ید ابنتها مستکان غلیظتان من ذهب ، فقال : اتؤدین زکوة هذا ، قالت : لا، قال :

۲۹۳۵۔ السنن للنسائی، باب زکوة الحلی ، ۱/ ۲٦٦

السنن لا بی داؤد ، باب من نذر ان یتصدق بما له ، ۲/ ٤٧٠

ایسر ك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال : فخلعتهما فالقتهما الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : هما لله و لرسوله جل جلا له و صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یمن کی ایک بیوی اوران کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئیں، دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے،مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اس کی زکوۃ دیگی؟عرض کی:نہ،فرمایا: کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے،ان بی بی نے فوراًوہ کنگن اتار کر ڈال دیئے اورعرض کی: یارسول اللہ! یہ دونوں اللہ اوراللہ کے رسول کے لئے ہیں۔جل وجلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۹۳۶۔ **عن** ابی لبابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما تاب الله علی جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله ! انی اهجر دار قومی الذی اصبت بها الذنب وانخلع من مالی کله صدقة لله عزوجل و لرسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ابا لبابة ! یجزئ عنك الثلث ، قال : فتصدقت بالثلث۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوئی تو میں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کا محلّہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں،اور اپنے مال سے اللہ اور رسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آیا ہوں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولبابہ! یہ تہائی مال کافی ہے،میں نے ثلث مال اللہ ورسول کے لئے صدقہ کردیا،عزجلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　الامن والعلی ۱۲۱

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیثیں جان وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور مقبول رکھتے ، ولله

۲۹۳۶۔ المستدرک للحاکم، ۳/ ۷۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۷۴، ۶/ ۴۰۴ ☆

الحجۃ البالغۃ ۔

اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین امام المشاہدین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق عتیق حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کو آزاد کرکے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے تو عرض کیا: میں حضور کا بندہ وغلام ہوں ۔

گفت مادو بندگان کوئے تو

کردمش آزاد ہم بر روئے تو

پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کررہے ہیں اس پر تو دیکھا چاہئے کہ وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے، مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہئے کہ بھوت بھاگے، اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دبے وہ کہاں؟ وہ حدیث آئندہ میں ۔ وباللہ التوفیق ۔

۲۹۳۷ ۔ **عن** ابی حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما ولی امور المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ھابہ الناس ھیبۃ عظمیۃ حتی ترکو ا الجلوس بالأ فنیۃ ، فلما بلغہ ھیبۃ الناس لہ جمعھم ثم قام علی المنبر حیث کان ابو بکر رضی اللہ تعالی 'عنہ یصنع قدمیہ ، فحمد اللہ تعالی 'و اثنی علیہ بماھو اھلہ وصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال : بلغنی ان الناس قد ھا بو اشدتی و خافوا غلظتی و قالوا: قد کان عمر یشتد علینا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین اظھرنا ثم اشتد علینا وابو بکر رضی اللہ تعالی 'عنہ و الینا دونہ فکیف الآ ن وقد صارت الا مور الیہ ۔ ولعمری من قال : ذلك فقد صدق، کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکنت عبدہ و خادمہ حتی قبضہ اللہ عزوجل وھو عنی راض ، والحمد للہ و انا اسعد الناس بذلك ،ثم ولی امر الناس ابو بکر رضی اللہ تعالی 'عنہ فکنت خادمہ و عونہ ، اخلط شدتی بلینہ فاکون سیفا ومسلولا حتی یغمد نی اوید عنی فما زلت معہ کذلك

۲۹۳۷ ۔ حیاۃ الحیوان للزبیدی ، ۱/ ۱۸۹ ☆ الریاض النضرۃ للطبری ، ۲/ ۲۶۸

حتی قبضه الله تعالیٰ وهو عنی راض، والحمد لله و انا اسعد الناس بذلك ثم انی ولیت امورکم ،اعلموا ان تلك الشدة قد تضا عفت ولکنها انما تکون علی اهل الظلم والتعدی علی المسلمین ، و اما اهل السلامة والدین والقصد فأ نا الین لهم من بعضهم لبعض ، ولست ادع اجداً یظلم احدا ویعتدی علیه حتی اضع خده علی الارض واضع قدمی علی الخد الآخر حتی یذعن للحق ، ولکم علی أیهاالناس ان لا اخبأ عنکم شیأ من خرا جکم واذا وقع عندی ان لا یخرج الا بحقه ، ولکم علی ان لا القیکم فی المها لك واذا غبتم فی البعوث فا نا ابو العیال حتی ترجعوا ، اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم لی ولکم ، قال سعید بن المسیب : وفی و الله عمر وزاد فی الشدة فی مواضعها واللین فی مواضعه ، وکان رضی الله تعالی عنه ابا العیال حتی کان یمشی الی المغیبات ای التی غابت عنهن ازواجهن ویقول : الکن حاجة حتی اشتری لکن فا نی اکره ان تخدعن فی البیع ولشراء فیر سلن بجواریهن معه فیدخل فی السوق ووراء ہ من جواری النساء وعلمانهن مالایحصی فیشتری لهن حوائجهن ومن کان لیس عندها شئ اشتری لها من عنده رضیٰ الله تعالی عنه ، ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کے شدت وجلال سے عجیب، ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا، کہ جب تک امیر المؤمنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو (لوگ بولے صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اوران کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں) جب امیر المؤمنین کو یہ خبر پہونچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں ،لوگ حاضر ہوئے ،امیر المؤمنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے،اور فرمایا: مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہولئے امیر المؤمنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا، حمد ثنائے الٰہی ودرود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم مجھ میں سختی ودرشتی پاتے ہو، اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں عمر ہم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی سخت تھے اور صدیق اکبر کے

دورخلافت میں بھی ،توسنو جس نے یہ کہا درست کہا،اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھااور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا، حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جسکی نظیرنہیں ،اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دونام حضور کوعطا فرمائے، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور مجھ سے راضی تشریف لے گئے ،اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت ، پھر حضرت صدیق اکبر مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے، میں ان کا خادم اوران کا سپاہی تھا، اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ ملاتا، ان کے سامنے تیغ عریاں تھا، وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے ، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی گئے خدا کاشکر اور یہ میری سعادت ہے ، اب کہ میں تمہارا والی ہوا، جان لو! کہ وہ شدت دونی ہوگئی ہے، درجوں بڑھ گئی ہے، مگرکس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں ،اور دینداروں کے لئے تو میں ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں ،ہاں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤنگا اسے نہ چھوڑونگا ،اسکا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کوقبول کرلے۔

نیز امیرالمؤمنین نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ تمہارے خراج اور محصول کو خود نہ رکھوں ، بلکہ تمہاری ضرورتوں میں خرچ کروں ، میرے ذمہ یہ بھی حق ہے کہ میں تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں ،اور جب تم جہادوں میں گھروں سے باہر ہوتو تمہاری واپسی تک تمہارے اہل وعیال کا کفیل ہوں، آخر میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: خدا کی قسم ! حضرت عمر نے اس حال میں وصال فرمایا کہ مقامات شدت میں ان کی شدت اور نرمی کے مواقع میں نرمی زیادہ ہوتی گئی۔

واقعی آپ اپنے کو ذمہ دار باپ تصور فرماتے ، بسا اوقات پردہ نشینوں کے یہاں جاتے جنکے شوہر جہاد پر ہوتے اوران سے کہتے بازار کا کوئی کام ہو تو مجھے بتاؤ کہ میں خرید و فروخت کا کام کردوں ، مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی تمہیں دھوکہ دے ، چنانچہ ان عورتوں کی باندیاں اورغلام قطار در قطار آپ کے ساتھ ہوتے جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا، آپ ان کے لئے

چیزیں خرید کردیتے اور جسکے پاس روپے نہیں ہوتے اپنے اپاس سے خرید دیتے تھے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۱۲ام

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں بحوالۂ روایت ابوحذیفہ اسحٰق ابن بشیر اور کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ نقل کیا،

اقول۔ یہ حدیث ابوحذیفہ سے فتوح الشام، اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے، نیز ابن بشران نے امالی، ابواحمد دہقان نے حرز حدیثی، ابن عساکر نے تاریخ لاسکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن مسیّب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

دیکھو! امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اشدالناس فی امراللہ برملا بر سرمنبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتارہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے وللہ الحمد، ولہ الحجۃ السامیۃ،

الامن والعلی ص ۱۳۴

(۳۶) حضرت عمر کا فرمان کہ عزت حضور کی عطا کردہ ہے

۲۹۳۸۔ **عن** السید الحسین بن علی ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال لی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ :یا بنی! لو جعلت تغشا نا ، فاتیتہ یوما وھو خال بمعاویۃ وابن عمر بالباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد فقال : لم ارک ، فقلت:یا امیر المؤمنین ! انی جئت و انت خال بمعاویۃ وابن عمر فی الباب ، فرجع ابن عمر فرجعت معہ قال: انت احق بالاذن من ابن عمر ، انما انبت ما فی رؤسنا اللہ عزوجل ثم انتم ،۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھسے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں، ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

۲۹۳۸۔ الریاض النضرۃ للطبری، ۲/ ۲۹۰

عنہ سے کچھ باتیں کررہے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں، عبداللہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا، اس کے بعد امیر المؤمنین مجھے ملے تو فرمایا: جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے، میں آپکے صاحبزادے کے ساتھ واپس آگیا، امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں، یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ حضرات (یعنی حضور اور اہل بیت ہی کی عطا کردہ عزت ہمیں ملی ہے۔

۲۹۳۹۔ **عن** عبید بن حنین المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء الحسن والحسین رضی اللہ تعالی عنہما یستأذنان علی عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فلم یوذن لعبداللہ فرجع، قال: فقال الحسن اوالحسین : اذا لم یؤذن لعبد اللہ لا یؤذن لنا فبلغ عمر فارسل الیہ فقال : یا ابن اخی ! ما ادراك ؟ قال : قلت: اذا لم یأذن لعبد اللہ بن عمر لم یؤذن لی ، قال : یا بن اخی ! فھل انبت الشعر علی الرأس غیر کم۔

حضرت عبید بن حنین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کاشانۂ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا، ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہوکر اذن مانگا امیر المؤمنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی واپس آگئے، امیر المؤمنین نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے خیال کیا کہ آپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دینگے، فرمایا: آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں، کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے۔

۲۹۴۰۔ **عن** السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی امیر المؤمنین

۲۹۳۹۔ الریاض النضرۃ للطبری، ۲/ ۲۹۱

۲۹۴۰۔ الطبقات الکبری لا بن سعد،

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : هل انبت الشعر علی رؤ سنا الا ابوك۔

حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پر سر منبر گود میں لیکر فرمایا: ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کچھ عزت، نعمت اور دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے، حافظ الشان نے اس آخری حدیث کو روایت کر کے اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

میں ڈرتا ہوں کی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے۔

قل موتوا بغیضکم ، ان اللہ علیم بذات الصدور ،

شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا، کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقا زادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔ الامن والعلی ص ۱۲۶

(۳۷) حضور کی بخشش وعطا کی امتیازی شان

۲۹۴۱۔ **عن** زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت : رأیت فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنهااتت بابنیها الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی مرضه الذی تو فی فیه فقالت : یا رسول اللہ ! هذان ابناك فورثهما فقال: اما حسن فان له هیبتی و سؤدی ،و اما حسین فان له جرأتی و جودی ۔

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا وبارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لیکر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

۲۹۴۱۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۴/ ۲۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۴۲۷۲،۱۲/ ۱۱۷

یارسول اللہ! یہ دونوں آپکے نورنظر ہیں انہیں اپنی میراث سے کچھ عطا فرمائیے ، ارشاد فرمایا: حسن کے لئے تو میری ہیبت وسرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور میرا کرم۔

۲۹۴۲۔ **عن** ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان فاطمة الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا اتت بابنیھا فقالت: یا رسول اللہ ! انحلھما ، قال : نعم ، اما الحسن فقد نحلتہ حلمی و ھیتبی ، واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی و جودی ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے، قاسم خزائن الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور ہے، حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی، اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

۲۹۴۳۔ **عن** ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : جاء ت فاطمة الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا بالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یا نبی اللہ ! انحلھما ، فقال: نحلت ھذا الکبیر المھابة والحلم ، ونحلت ھذا الصغیر المحبةو الرضی ۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شاہزادوں کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر آئیں اور عرض کی: یا نبی اللہ! کچھ عطا ہو، فرمایا: میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی، اور اس چھوٹے کو محبت ورضا کی نعمت دی۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق۔ حلم ہیبت جودو شجاعت اور رضا ومحبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کردے دیئے جائیں، پھر حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض و درخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں، جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں، اور

۲۹۴۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۲۷۳، ۱۲/ ۱۱۷

۲۹۴۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۷۷۱۰، ۱۳/۶۷۰

وہ زمان استقبال کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانۂ حال منقضی ہو جائے گا، اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا، اگرچہ بحالت فوروا تصال اسے عرفا زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست وقبول کوزمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں، اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا: یعنی ہاں دوں گا، لاجرم یہ قبول زمانۂ استقبال کا وعدہ ہوا۔ فان السؤال معاد فی الجواب ای نعم انحلهما ۔

اس کے متصل ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں، اوراس شہزادے کو یہ دولتیں بخشیں، یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں، اور اس سے مراد زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے، لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشاء کے ہیں، جس طرح بائع ومشتری کہتے ہیں: بعت اشتریت، میں نے بیچی، میں نے خریدی،۔ یہ صیغے کسی گزشتہ خرید وفروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع وشراء پیدا ہوتی ہے، انشا کی جاتی ہے۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا، اسے یہ دیا، حلم وہیبت، جود وشجاعت اور رضا ومحبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخش دیں، یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموات والارض جل جلالہ کی ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فریاد ے کہ میں نے دیں اوراس فرمانے سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کر سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہونچتا ہے، جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا ومنع کا اختیار دے دیا ہے، ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ! وہ محمد رسول اللہ ماذون ومختار حضرت اللہ، قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والحمد للہ رب العالمین،

لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب مستطاب جوہر منظّم میں فرماتے ہیں۔

هو صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلیفة اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمه و موائد نعمه طوع یدیه و اردته یعطی من یشاء صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع اوران کے ارادے کے زیر فرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطافرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری، میں بکثرت ہیں، وللہ الحمد۔ الامن والعلی ۱۲۹

(۳۸) حضور نے پیمانہ رزق میں برکت عطافرمادی

۲۹۴۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : غلا السعر بالمدینة فاشتد الجهد ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اصبروا وابشروا ، فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم و کلوا ولا تتفرقوا فان طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة ، وطعام الاربعة یکفی الخمسة و الستتة ، و ان البرکة فی الجماعة ،فمن صبر علی ،لاوائها و شدتها کنت له شفیعا و شهید ا یوم القیامة و من خرج عنها رغبة عما فیها ابدل الله به من هو خیر منه فیها۔و من ارادها بسوء اذا به الله کما یذوب الملح فی الماء ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں غلہ گراں قیمت ہوگیا اورلوگوں کی پریشانی بڑھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبر کرو اور بشارت سن لو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کردی ہے، لہذا مل جل کر کھانا علیحدہ علیحدہ نہیں۔ کہ اجتماعی شکل میں ایک فرد کا کھانا دو کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے،اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے،اور چار کا پانچ اور چھ تک کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جماعت میں برکت ہے۔جس نے مدینہ منورہ میں سختی پر صبر کیا میں کل قیامت میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ اور جو شخص یہاں سے اعراض کر کے نکل بھاگا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس میں لا کر آباد فرمادیگا۔اور جس نے مدینہ طیبہ اوراس کے باشندگان کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس

۲۹۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۱۲۳، ۱۴/ ۱۲۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۳۰۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۲۲۲ ☆

طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔۱۲م

(۳۹) مدینہ طیبہ کو حضور نے حرم کر دیا

۲۹۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة ، وانى احرم ما بين لا بتيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الٰہی ! بیشک ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظّمہ کو حرم کر دیا، اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۶۔**عن** عبد الله بن زيد بن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان ابراهيم حرم مكة و دعا لا هلها وانى حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة ، و انى دعوت فى صاعها و مدها بمثلى ما دعا ابراهيم لا هل مكة ۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظّمہ کو حرم بنا دیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی، اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا

۲۹۴۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضائل المدينة ، ۲۵۱/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۴۴۱/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل المدينة، ۲۳۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۳۹/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۹۷/۵
التفسير لا بن كثير ، ۲۵۱/۱ ☆ التفسير للقرطبى ، ۳۰۶/۶
كنز العمال للمتقى ،۳۴۸۱۱، ۲۳۲/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۹۸۳۱
التمهيد لا بن عبد البر، ۳۱۴/۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۳۰۵/۴
الدر المنثور للسيوطى، ۱۲۱/۴ ☆

۲۹۴۶۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۴۴۰/۱
كنز العمال للمتقى ،۳۴۸۶۶، ۲۴۳/۱۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۱۸۸
الدر المنثور للسيوطى ، ۱۲۱/۱ ☆ السنن لدارقطنى ، ۹۸/۳

کی جو دعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

۲۹۴۷۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اللھم! ان ابراھیم خلیلك ونبیك و انی عبدك و نبیك ، و انه دعاك لمكة ، و انی ادعوك للمدینة بمثل ما دعاك لمكة و مثله معه ، و انی احرم ما بین لا بتیھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا: الٰہی ! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں، انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی ، میں اسی طرح مدینہ کے لئے تجھ سے دونی دعا کرتا ہوں، اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی احرم مابین لا بتی المدنیة ان یقطع عضاھھا اویقتل صیدھا ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں حرام بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینے کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اسکا شکار نہ مارا جائے۔

۲۹۴۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان ابراھیم علیه الصلوة والسلام حرم مكة ، ،و انی احرم ما

۲۹۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ۴۴۲
السنن لا بن ماجة ، باب فضل المدینة ، ۲/ ۲۲۵
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل المدینة ، ۲/ ۲۳۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/۳۰۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/۳۰۴
جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۲۱
كنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۷۵، ۱۲/ ۲۴۴ ☆ السنن الكبری ، للبیھقی ، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/۲۲۷ ☆ دلائل النبوة للبیھقی ، ۲/۲۸۷
۲۹۴۸۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ۴۴۰
۲۹۴۹۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ۱/ ۴۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۱۴۱ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۴/۳۰۵

بین لا بتیها ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکۂ معظّمہ کو حرم کردیا اور میں مدینے کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں ۔

۲۹۵۰ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللہم! ان ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما،و انی حرمت المدینۃ ما بین ما زمیھا ان لا یھراق فیھا دم ، ولا یحمل فیھا سلاح لقتال ، ولا یخبط فیھا شجرۃ الا بعلف ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظّمہ کو حرام کرکے حرم بنایا، اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے، نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں، نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کے چارہ دینے کے لئے ۔

۲۹۵۱ ۔ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اللہم! انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی ! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حرم محترم کو حرم بنایا۔

۲۹۵۲ ۔ **عن** جا بر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۲۹۵۰ ۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۴۴۳
فتح الباری ،للعسقلانی ، ۴/ ۴۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۲۷۳۲

۲۹۵۱ ۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۲۲۵ ☆ جامع مسانید ابی حنیفۃ ، ۲/ ۴۴۹

۲۹۵۲ ۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینۃ ، ۱/ ۴۴۰
التفسیر للطبری ، ۱/ ۴۲۶ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱/ ۲۴۹
جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۰۲۷، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۱۰، ۱۲/ ۲۳۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳۱۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی ، ۲/ ۲۸۶

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان ابراهیم علیه الصلوۃ والسلام حرم بیت الله و امنه ، و انی حرمت المدینة ما بین لا بتیها لا یقطع عضا هها و لا یصا د صیدها ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا، اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

۲۹۵۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما بین لا بتی المدینة ، وجعل اثنا عشر میلا حول المدینة حمیً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم کیا، اور اس کے آس پاس بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

۲۹۵۴۔ **عن** خبیب الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: حرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شجرها ان یعضد او یخبط۔

حضرت خبیب ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔

۲۹۵۵۔**عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حرم ما بین لا تبی المدینة۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنایا۔

۲۹۵۶۔ **عن** عاصم الاحول رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لا نس بن مالك و

۲۹۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة ، ۱/ ٤٤٢

۲۹۵٤۔ التفسیر لا بن جریر،

۲۹۵۵۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ٤٤٠

۲۹۵٦۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ١٤١

رضی الله تعالیٰ عنه : أحرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة ، قال: نعم، ما بین کذا الی کذا ، وهی حرام لا یختلی خلاها ، ، فمن فعل ذلك فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین ۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، وہ اتنی اتنی دور تک حرم ہے، اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے، اس کی گھاس نہ چھیلی جائے، جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

۲۹۵۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم هذا الحرم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

۲۹۵۸۔ **عن** شرحبیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه و نحن ننصب فخاخاً لنا بالمدینة فرمی بها و قال : الم تعلموا ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم صیدها ۔

حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور جال پھینک دیئے اور فرمایا: تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کردیا ہے۔

۲۹۵۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم ما بین لا بتی المدینة ان یعضد شجرها او یخبط۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں، نہ پتے جھاڑے

۲۹۵۷۔ السنن لا بی داؤد ،

۲۹۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینة ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینة ، ۲/ ۳۱۱

جائیں۔

۲۹۶۰۔ **عن** ابراهيم بن عبد الرحمن رضى الله تعالىٰ عنهما قال : اصطدت طيرا بالقنبلة فخرجت به فى يدى فلقينى ابى عبد الرحمن ابن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فقال: ما هذا ؟ فقلت :طيرا اصطدت بالقنبلة ،فعرك اذنى عركاشديدا ثم ارسله من يدى ثم قال: حرم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صيد ما بين لا بتيها ۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن چڑیا پکڑی تھی ،اسے لئے ہوئے باہر گیا، میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

۲۹۶۱۔ **عن** صعب بن جثامة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حرم البقيع و قال : لا حمى الا لله و رسوله۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا: چراگاہ کوکوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ ورسول کے۔ جل جلالہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سولہ حدیثیں ہیں، پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا، اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا۔ حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی یہ ہی نسبت ارشاد ہوئی، کہ مکہ معظّمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کر دی، انہوں نے امن والی بنا دی، حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۹۶۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صيد المدينة ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۶۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۹۶۲۔ **عن** ابی شریح البغدادی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان مکة حرمها الله تعالیٰ ولم یحرمها الناس ۔

حضرت ابوشریح بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مکہ معظّمہ کواللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا ہے۔

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ (الامن والعلی) کی مقصود ہیں، مگر یہاں جان وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے کہ مدینہ طیبہ کا حرم ہونا فقط انہیں سولہ میں منحصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلا۔

۲۹۶۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المدینة حرم من کذا الی کذا لایقطع شجرها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

۲۹۶۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المدینة حرم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مدینہ حرم ہے۔

۲۹۶۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

۲۹۶۲۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم مکة ، ۱/ ۴۳۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۳۱ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۷/ ۶۰

۲۹۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب حرم المدینة ، ۱/ ۲۵۲
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة ، ۱/ ۴۴۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،

۲۹۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب حرم المدینة ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة ، ۱/ ۴۴۲
شرح معانی الآثار۔ ☆

۲۹۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب حرم المدینة ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ۴۴۲
المسند لا حمد بن حنبل ۱/ ۸۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۷/ ۲۲۷
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۵، ۱۲/ ۲۳۱ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/ ۳۰۷

'قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المدینة حرم ما بین عیر الی ثور لا یختلی خلا ها ولا ینفر صیدها ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے۔اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

۲۹۶۶۔ **عن** سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال: اهوی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده الی المدینة فقال : انها حرم آمن ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ امن والی حرم ہے۔

۲۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی حرم و حرمی المدینة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اومیری حرم مدینہ ہے۔

۲۹۶۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم کل دافة اقبلت علی المدینة من العضة ۔،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے خار دار درختوں سے منع فرمایا۔

۲۹۶۹۔ **عن** عطا ء بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه عن ابی ایوب الانصاری

۲۹۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/ ٤٤٣
المسند لا حمد بن حنبل ، شرح معانی الآثار للطحاوی ،
۲۹۶۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۳۰۱
کنز العمال ، للمتقی ، ۳٤۸۲۱، ۱۲/ ۲۳۵ ☆ الکامل لا بن عدی ،
تاریخ اصفهان، ☆
۲۹۶۸۔ المصنف لعبدالرزاق ☆
۲۹۶۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، باب صید المدینة ۲/ ۳۱۱

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ وجد غلمانا قدا نجؤا ثعلبا الی زاویۃ فطردھم ، قال مالک:لا اعلم الا انہ قال: أفی حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھذا ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دیکھا کہ ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشہ میں کر دیا تھا، آپ نے لڑکوں کو دور کر دیا، امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے یقین سے یہ ہی یاد ہے کہ فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۲۹۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یبعث اللہ عزوجل من ھذہ البقیعۃ و من ھذا الحرم سبعین الفاید خلون الجنۃ بغیر حساب ، یشفع کل واحد منھم فی سبعین الفا ، وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔

۲۹۷۱۔**عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بین کذا و احد حرام ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں سے احد پہاڑ تک حرم ہے۔۱۲م

﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں۔ بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں، و بالیقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

۲۹۷۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۹/ ۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۹۶۰، ۱۲/ ۴۶۲
مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۹۷۱۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۷۲، ۱۲/ ۲۴۳

علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جومکہ معظّمہ کے جنگل کا ہے۔ بایں ہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بہ کمال دریدہ ذہنی صاف صاف لکھ گیا۔

گردوپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکارنہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں، پھر جوکوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت پری کے مکانوں کے گردو پیش کے جنگل کا ادب کرے سواس پر شرک ثابت ہے۔ (تفویۃ الایمان)

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب، ملعون مشرب، اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول تک شرک کا حکم پہونچائے، پھر اور کسی کی کیا گنتی۔

تف ہزار تف برروئے بددینی۔

اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ کی بیشمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے ادب داں غلاموں پر۔

ذراملاحظہ ہو، مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزوایمان ہے، جونہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہوجائے۔

مسلمانو! صرف یہ ہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پرنور مالک الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے، نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں جو شخص حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگر چہ چارپانچ کوس کے فاصلہ سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرجال کا ماتھانہ ٹھنکے) اس پر راستہ میں بےادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزوایمان ہے۔ یہاں تک کہ اگر اپنے مالک وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وجلال کے خیال سے باادب مہذب بنکر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہوجائیگا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں۔

”رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا۔ تفویۃ الایمان

بھی انہیں امور میں گنادیا، جنہیں خدا پر افتراء کرکے کہتا ہے، یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جوکوئی کسی پیرپیغمبر کے لئے کرے اس پر

شرک ثابت ہے۔

سبحان اللہ! نامعقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے، بلکہ سچ پوچھو تو اسکا تمام ایمان اسی قدر ہے، وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیت کریمہ۔

" فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج "

پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا، وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہوجائے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرات نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے، آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز ہیں؟ نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات اپنے کسی نذیر بشیر، یا پیر فقیر یا مرید رشید، یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے، ایکدوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے، ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہوجاوگے،

ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤگے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا، اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے۔

جدال ہونا تو خود ظاہر، اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی ظاہر اور رفث کے معنی ہر نا معقول بات کے ٹھرے تو وہ بھی حاصل، ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل،

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الحمد للہ، خامۂ برق بار رضا خرمن سوزئی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اقول وباللہ التوفیق، احکام الٰہیہ دوقسم ہیں۔

اول تکوینیہ: مثل احیاء واماتت، قضائے حاجت ودفع مصیبت، عطائے دولت، رزق، نعمت، فتح اور شکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوم تشریعیہ: کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا۔

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک، قال اللہ تعالیٰ۔

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ ۔

کیا ان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دیں ہیں جنکا خدا نے حکم نہ دیا۔ اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: والمدبرات امرا۔

قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امیر وذریۂ طاہرہ اودرتمام امت برمثال پیراں ومرشداں می پرستند وامور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند۔ وفاتحہ ودرود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

حضرت امیر یعنی حضرت مولی علی مشکل کشا اوران کی اولاد طاہرہ کو تمام امت اپنے مرشد جیسے سمجھتی ہے اور امور تکونیہ کو انہیں سے وابستہ جانتی ہے، اور فاتحہ، درود، صدقات اور ان کے ناموں کی نذر وغیرہ دینا رائج ومعمول ہے۔

مگر کچے وہابی ان دوقسموں میں فرق کرتے ہیں۔ اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کردیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا، اور اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کردیا تو شرک سوجھتا ہے۔ یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچا پن ہے، جب ذاتی وعطائی کا تفرقہ اٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا؟ سب یکساں شرک ہونا لازم۔

ان کا امام مطلق وعام کہہ گیا:

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیز کہا۔

کسی کام کو روا یا ناروا کردینا اللہ ہی کی شان ہے۔　　　　تفویۃ الایمان

صاف تر کہا:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ تقویۃ الایمان

اور آگے اسکا قول:

سول اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے۔ تقویۃ الایمان

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہیکہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے،

تقویۃ الایمان

نیز کہا کہ:

انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا، سو ان میں بڑائی یہ ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں، صرف بتانے، جاننے، پہچاننے پہوچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں، فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔

تقویۃ الایمان

آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے، یونہی طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے، یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا، نبی کی نسبت یوں کہے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر، اور وہ کسی

کی راہ ماننے اور اسکا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا، اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ۔

پھر خواہ یوں سمجھئے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح

کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔　　　تفویہ

توذاتی عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ کہہ چکا۔

نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے۔اس نے تو یہ ہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوامت مانو۔　　　تفویہ

جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض ومحرمات کو رسول کے لئے فرض وحرام کر دینے سے جاننا کیوں کر شرک نہ ہوگا۔غرض وہ اپنی پکی دھن کا پکا ہے، ولہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار وغیرہ منع فرمایا، مگر جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں، اس چوئی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے:

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔تفویہ

صاف صاف حکم شرک جڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے۔نیز اس قسم کی خاص چند آیتوں کا ذکر بھی محمود اگر چہ استیعاب نہ آیات میں منظور اور نہ احادیث میں مقدور۔

واللہ الھادی الی منائر النور۔

ہم پہلے چند آیتیں قسم اول یعنی احکام تکوینیہ کی تلاوت کرتے ہیں پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات واحادیث سے مسلسل رہے، وباللہ التوفیق۔

آیت: ان کل نفس لما علیھا حافظ ۔

کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ ونگہبان رہتے ہیں۔

آیت:۲۔ ان الذین توفتھم الملائکۃ ۔

بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت ۳۔جاء تھم رسلنا یتو فو نھم ۔

ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔

آیت۴۔ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ ۔

کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت ۵۔ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین تتوفتھم الملائکۃ ظالمی انفسھم ۔

بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔

آیت۶۔کذلك یجزی اللہ المتقین الذین تتوفتھم الملائکۃ طیبین ۔

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیز گاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں۔

جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم، آمین

آیت۷۔الرٰ کتاب انزلناہ الیك لیخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید ۔

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف، ان کے رب کی پروانگی سے غالب، سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۸۔ ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومك من الظلمات الی النور۔

اور بیشک بالیقین ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی! تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول: اندھیریاں کفر وضلالت ہیں اور روشنی ایمان وہدایت، جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔اور ایمان وکفر میں واسطہ نہیں، ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے، تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرمارہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ الصلوۃ والسلام، نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی۔۔اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں، اگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا، انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالا یطاق تھا۔ الحمدللہ، قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی۔

پیغمبر خدانے بیان کردیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کرسکوں، غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنادیوے، دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں، انبیامیں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کردیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں، ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ عاجز اور بے اختیار۔

ملخلصا تقویۃ الایمان

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ، دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا ورسول کو جھٹلا رہا ہے، خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے، شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا، ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محظوظ بھی رہے۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم، اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے، انك لا تهدى من اجببت، وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے، کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔ تاخدانہ دہد سلیماں کے دہد

یہ ہی فرق ہے جسے گم کرکے تم ہر جگہ بھکے، اور افتؤ منون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض، میں داخل ہوئے۔

نسأل الله العافية وتمام العاقبة و دوام العافبة والحمدلله رب العالمين۔

الامن والعلی ۱۵۷ تا ۱۷۰

(۴۰) احکام شریعت حضور کے سپرد ہیں

۲۹۷۲۔ **عن** عبدالله ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلىٰ الله تعالى عليه وسلم :ا ن الله عزوجل حرم مكة ،فلم تحل لا حد كان قبلى ولا تحل لا حد بعدى ،و انما احلت لى ساعة من نهار ،لا يختلى خلا ها ، ولا يعضد شجرها ،ولا ينفر صيدها ، ولا يلتقط لقيطهاالا لمعرف ،فقال العباس رضى الله تعالى عنه : الا الا ذخر لصا غتنا و قبورنا ،قال : الا الا ذخر ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا، تو مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، فقط میرے لئے ایک ساعت دن میں حلال ہوا، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے درخت نہ تراشے جائیں، شکار نہ بھڑکایا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص جو لوگوں میں اعلان کرے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۳۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما فتح الله تعالىٰ علىٰ رسوله مكة قام فى الناس فحمد الله واثنى عليه ، ثم قال : ان الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين ، وانها لن تحل لاحد كان قبلى ، وانها احلت لى ساعة من نهار ، وانها لن تحل لاحد بعدى ، فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ، ولا تحل ساقطتها الا المنشد ، ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين ، اما ان يفدى واما ان يقتل ، فقال العباس رضى الله تعالىٰ عنه : الا الاذخر يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ! فانا نجعله فى قبورنا وبيوتنا ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الا الاذخر ، فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن فقال : اكتبوا لى

۲۹۷۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الاذخر والحشيش فى القبر ، ۱/ ۱۷۹
الصحيح لمسلم ، باب تحريم مكة و تحريم صيدها ، ۱/ ۴۳۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۳/ ۴۰۹
۲۹۷۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الاذخر والحشيش فى القبر ، ۱/ ۱۸۰
الصحيح لمسلم، باب تحريم مكة و تحريم صيدها ، ۱/ ۴۳۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۳۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۹۹۲۹، ۱۰/ ۳۸۹

یارسول اللہ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکتبوا لابی شاہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ کی ہاتھیوں سے حفاظت فرمائی اور ابرہہ کو خائب وخاسر کیا، اور آج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مؤمنین کو فاتح فرمایا، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہ ہوا، اور میرے لئے آج دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا لیکن اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا، اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے، خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے، اور جسکا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے خواہ قصاص، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے، فرمایا: مگر اذخر۔ یمن کے باشندہ ابوشاہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ مجھے لکھوادیں، فرمایا: ابوشاہ کے لئے لکھدو۔۱۲م

۲۹۷۴۔ **عن** صفیة بنت شیبة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب عام الفتح فقال : یا ایہا الناس ! ان اللہ حرم مکة یوم خلق السمٰوات والارض فہی حرام الی یوم القیامة ، لا یعضد شجرہا ولا ینفر صیدہا ولا یأ خذ لقطتہا الا منشد ، فقال العبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہ : الاالاذخر فانہ للبیوت والقبور ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الاالا ذخر ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی مکہ مکرمہ کو حرم محترم بنایا تھا لہذا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، یہاں شکار کو نہ بھڑکایا جائے، اور کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائے مگر وہ جو اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۴۔ السنن لا بن ماجة ، باب فضل مکة ،

شرح السنة للبغوی ، ۷/ ۲۹۷ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵/ ۸۷

نصب الرایة للزیلعی ، ۳/ ۱۴۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۲۸۳

﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمۂ محققین تصریح فرماتے ہیں: کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔

آیت کریمہ۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۔

لڑوان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت کریمہ۔ ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

نہیں پہونچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بھٹکا۔

یہاں سے ائمۂ مفسرین فرماتے ہیں: حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد کردیا تھا اور متبنی بنادیا تھا ،حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے ان کار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر ان کار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری، اسے سنکر دونوں بھائی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے، خصوصاً جبکہ وہ اسکا کفو نہ ہو، خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندانی کوا کب ثریا سے بھی بلند وبالا ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے

اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی۔ مسلمانوں کو نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائیگا۔

دیکھو! رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا، ایک مباح اور جائز امر تھا، ولہذا ائمۂ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنی کر دیں۔

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے، اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کہا اور وتر کا نام واجب رکھا، یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے، تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کر دیں، اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں،

اسی میں ہے:۔

حضرت عزت جل جلالہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے، فرمایا: اچھا نکال دی، اسکا کاٹنا جائز کر دیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت میں چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے، کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنی فرمادیں۔　الامن والعلی ۲ ۱۷

۲۹۷۵۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر امت کو مشقت میں ڈالنے کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دیتا۔

۲۹۷۶ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلاة العشاء الی نصف اللیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

۲۹۷۷ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اخر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلاة العشاء فاحتبس عنها حتی نام الناس واستیقظوا، ثم ناموا ثم استیقظوا ، فقام عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فناداه ، الصلوة یارسول الله ! فخرج یقطر رأسه وقال : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت هذه الصلاة الی هذه الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضور حجرۂ مقدسہ سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے پھر بیدار ہوئے، اس کے بعد پھر بیٹھے بیٹھے سونے لگے پھر بیدار ہوئے، لوگوں کی یہ کیفیت دیکھکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہوئے نماز کے لئے ندادی، یارسول اللہ نماز، اب حضور تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، فرمایا: اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو اس نماز کو اتنی موخر کر کے

۲۹۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۱۱۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱/ ۲۳۱

۲۹۷۶۔ السنن لا بن ماجه، ب اب وقت صلاة العشاء ۱/ ۵۰

پڑھتا۔۱۲م

۲۹۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلوة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده ، فلاندری اشئ شغله فی اهله او غیر ذلک ، فقال حین خرج : انکم لتنتظرون صلوة ماینتظروها اهل دین غیر کم ، ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم نماز عشا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منتظر تھے کہ حضور تہائی رات گذر نے یا اس کے بعد تشریف لائے ، پتہ نہیں حضور کو اپنے دولت خانہ میں کوئی ضروری کام تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ، جب تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم آج اس وقت ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کسی دوسرے مذہب کا کوئی اس کے انتظار میں نہیں، اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھاتا۔

۲۹۷۹ ۔ **عن** ابی سعیدالخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوة المغرب ثم لم یخرج حتی ذهب شطر اللیل فخرج فصلی بهم ثم قال : ان الناس قد صلوا وناموا وانتم لم تزالوا فی صلوة ما انتظر تم الصلوة ، ولولا الضعیف والسقیم احببت ان اؤ خر هذه الصلوة الی شطر اللیل۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ رات کا

۲۹۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء وتاخیر ها ، ۱/ ۲۲۹
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۱/ ۸۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳/ ۳۱۷ ☆ کنز العمال لمتقی ، ۲۱۸۵۹، ۸/ ۵۸
السنن للسنائی ، باب آخر وقت العشاء ، ۱/ ۲۳
۲۹۷۸۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء و تاخیرها ، ۱/ ۲۲۹
علل الحدیث لا بن ابی حاتم ، ۲۵۴
السنن لا بی داؤد ، باب وقت العشاء الآخره، ۱/ ۶۰
الجامع الصحیح للبخاری ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب ، ۱/ ۸۱

ایک حصہ گذر گیا، اس کے بعد تشریف لاکر نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ نماز پڑھکر سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر تم میں بوڑھے اور بیمار نہ ہوتے تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ اس نماز کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرتا۔

۲۹۸۰۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت صلوة العشاء الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بوڑھے ناتواں کی کمزوری اور بیماری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشا کو موخر کردیتا۔

۲۹۸۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان الله عزوجل قد فرض علیکم الحج ، فقال رجل فی کل عام فسکت عنه حتی اعاده ثلثا ، فقال : لو قلت : نعم ، لوجبت ، ولو وجبت ماقمتم بها ، ذرونی ماترکتکم ، فانما هلك من کان قبلکم بکثرة سؤالهم واختلافهم علی انبیائهم ، فاذا امرتکم بالشئ فخذوا به ماستطعتم ،واذا نهیتکم عن شئ فاجتنبوه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حج بیت اللہ فرض فرمایا ہے، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ حضور خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ یہ ہی سوال کیا تو فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور جب واجب ہو جاتا تو تم ادا نہیں کر پاتے۔ جب تک میں خود تم پر کوئی حکم صادر نہ کروں اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رہو کہ

۲۹۷۹۔ السنن ال بی داؤد ،　باب وقت العشاء الآخرة ،　۱/ ۶۱
السنن للنسائی ، 　باب آخرت وقت العشاء ، 　۱/ ۲۳
المسند لا حمد بن حنبل　۳/ ۵　☆　المعجم الکبیر للطبرانی　۱۱/ ۴۰۹
۲۹۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، 　☆　کنز العمال للمتقی ، ۱۹۴۵۸، ۷/ ۳۹۳
۲۹۸۱۔ السنن للنسائی ، 　باب وجوب الحج ، 　۲/ ۱
الصحیح لمسلم　باب فرض الحج مرة فی الهمر　۱/ ۴۳۲

تم سے پہلی امتیں اسی سبب ہلاک ہوئیں کہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات کرکے اپنے اوپر تنگی مول لے لی اور پھر نافرمانی کی۔ سنو! جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب منع فرماؤں تو باز رہو۔۱۲م

۲۹۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام فقال : ان الله کتب علیکم الحج ، فقال الاقرع بن حابس التیمی : کل عام؟ یارسول الله ! فسکت فقال : لو قلت : نعم لوجبت ،ثم اذاً لا تسمعون ولا تطیعون ولکنه حجة واحدة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا، اقرع بن حابس بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ حضور خاموش رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا، پھر نہ تم سنتے اور نہ بجالاتے لیکن حج عمر میں ایک ہی بار فرض ہے۔۱۲م

۲۹۸۳۔ **عن** امیر المؤ منین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لما نزلت ، ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا ، قالوا: یارسول الله ! الحج فی عام؟ فسکت ، ثم قالوا : أفی کل عام ؟ فقال : لا ، ولو قلت : نعم، لوجبت ، فنزلت : یا ایها الذین امنوا ! لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''اور اللہ ہی کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو'' تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے، حضور خاموش رہے، پھر عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے، فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اے ایمان والو! بہت چیزوں کے

۲۹۸۲۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۲/ ۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۵/ ۱۷۸ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ٤٧٠
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ٦٥ ☆ السنن للدارقطنی ، ۲/ ۲۷۹
۲۹۸۳۔ السنن لا بن ماجه ، باب فرض الحج ، ۲/ ۲۰۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۸۷۰، ۵/ ۲۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲/ ۲٦٠
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ٥٥ ☆

بارے میں سوال نہ کروکہ اگر اسکا حکم تمہارے لئے ظاہر کیا جائے توتمہیں ناپسند ہو۔۱۲م

۲۹۸۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوایارسول الله ! الحج فی كل عام ؟ قال : ولوقلت : نعم ، لوجبت ، ولووجبت لم تقوموابها ، ولولم تقوموا بها عذبتم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیاحج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا، اور ہر سال فرض ہوجاتا تو تم اس کوادانہیں کرپاتے اور جب تم ادانہیں کرپاتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور کے فرمان اقدس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہوجائے، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ مباح وبلاحرج ہے۔

وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں، خداورسول نے اسکا کہاں حکم دیاہے؟ ان احمقوں کواتنا ہی جواب کافی ہے کہ خداورسول نے کہاں منع کیاہے، جب نہ حکم دیا نہ منع کیا توجواز رہا، تم جوایسے کاموں کومنع کرتے ہو اللہ ورسول پر افتراء کرتے بلکہ خودشارع بنتے ہوکہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیانہیں اور تم منع کررہے ہو۔

مجلس میلاد مبارک، قیام، فاتحہ اور سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، حجۃ الخلف خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اسکا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا۔ فنور الله منزله واكرم عنده نزله ، آمين ،

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه كان يخص من شاء بماشاء من الاحكام ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے:۔

شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم پہننا حرام حضور نے اسی طور پر فرمایا، گیاہ اذخر کا استثناء اسی طور پر گذرا نماز عشا کے مؤخر نہ ہونے اور حج کی ہر سال فرضیت صادر نہ کرنے کی وجہ بھی اسی قبیل سے متعلق ہیں۔

بلکہ امام جلیل جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری شریف میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بانه يخص من شاء بماشاء من الاحكام ـ

باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے تھے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ دیگر۔

فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقع ہوئے، وللہ الحمد،

ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

(۴۱) ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

۲۹۸۵ ـ **عن** البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال : صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات يوم فقال : من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا يذبح حتى ينصرف ، فقام خالى ابو بردة بن نيار رضى الله تعالىٰ عنه فقال :يا رسول الله! فعلت ، فقال: هو شىء عجلته ، قال : فان عندى جذعة هى خير من مسنتين أ اذ

۲۹۸۵ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب ذبح قبل الصلوة اعاده ، ۲/ ۸۳٤

الصحيح لسملم، كتاب الاضاحى ، ۲ / ۱٥٤

بحها ؟ قال : نعم اجعله مکانه ولن تجزئ عن احد بعدك ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عیداضحیٰ کی نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ ارشادفرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: جوہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ پر عامل ہے تو نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے میرے۔ ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تو قربانی کرچکا، فرمایا: تم نے وقت سے پہلے کردی، بولے: میرے پاس بکری کا ششماہی بچہ ہے مگر دوبکریوں سے بھی اچھا ہے کیا میں اس کو ذبح کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں، اس کی جگہ اس کو کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ارشادالساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں۔

۲۹۸۶ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر : من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد ،فقام رجل فقال : یارسول الله !هذایوم یشتهی فیه اللحم ، وذكرهنّة من جیرانه ، كأن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقه ، قال : وعندی جذعة هی احب الی من شاتی لحم ،أفاذبحها قال: فرخص له ، فقال : لاادری ابلغت رخصة من سواه ام لا ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو ارشادفرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہووہ دوبارہ کرے، ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن تو گوشت کھانے کا ہے، پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں پر گوشت بطورھدیہ عطیہ تقسیم کرنے کا ذکر کیا، ایسا معلوم ہورہا تھا کہ حضوران کے فعل کی تصدیق فرمارہے ہیں، پھرانہوں نے خودہی عرض کی: میرے پاس ایک بکری کا ششماہی بچہ ہے جوبکری سے زیادہ مجھے پسند ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کردوں حضور

۲۹۸۶ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مایشتهی ، من اللحم یوم النحر ، ۲/ ۸۳۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الاضاحی ، ۲/ ۱۵٤

نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس کہتے ہیں: اب مجھے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ رخصت صرف ان کے لئے تھی یا عام حکم تھا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ حضرت انس کا قول خود ان کے اپنے اعتبار سے ہے ورنہ حدیث سابق سے بات واضح ہوگئی کہ یہ حکم خاص ابو بردہ کے لئے تھا۔

۲۹۸۷۔ **عن** عقبة بن عامرالجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اصحابه ضحا یا فصارت لعقبة رضی الله تعالیٰ عنه جذعة ، فقلت : یارسول الله ! صارت لی جذعة ، قال : ضح بها ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہی بکری آئی حضور سے حال عرض کیا، فرمایا: تم اسی کی قربانی کردو۔

﴿۳۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے، لا أرخصه لاحد فیها بعد ،تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:۔

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح۔ صحیح قول کے مطابق احکام شرعیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۷۸

۲۹۸۸۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قسم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اصحابه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین غنما،فاعطانی عتوداً جذعاً فقال : ضح به ،فقلت انه جذع من المعز اضحی به ؟ قال : نعم ، ضح به فضحیت به ۔

۲۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قسمة الاضاحی بین الناس ، ۲/ ۸۳۲
الصحیح لمسلم ،، باب من الاضحیة ، ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۵۲

۲۹۸۸۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۶۳

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں، مجھے بھی ایک ششماہی بکری عنایت فرما کر ارشاد فرمایا: قربانی کرو، میں نے عرض کیا: یہ تو ششماہی بچہ ہے کیا اسی کی کردوں؟ فرمایا: ہاں، اسی کی قربانی کردو لہذا میں نے قربانی کی۔

(۴۲) چند بی بیوں کے لئے نوحہ کرنا جائز فرمادیا

۲۹۸۹۔ **عن** ام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما نزلت هذه الآية ، يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يعصينك فی معروف ، قالت : منه النيا حة ، قالت : فقلت : يارسول الله ! الا آل فلان ، فانهم كانوا اسعدونی فی الجاهلية فلا بد لی من ان اسعدهم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا آل فلان ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیعت زناں کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی، اور مردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا ، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کو استثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا، تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا وہ مستثنیٰ کردیئے۔

۲۹۹۰۔ **عن** ام سلمة اسماء بنت يزيد الانصارية رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالت امرأة من النسوة : ما هذا المعروف الذی لا ينبغی لنا ان نعصيك فيه ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا تنحن ، قلت : يارسول الله ! ان بنی فلان قد اسعدونی علی عمی ولا بد لی من قضائهم فأبیٰ علی فراجعته مرارًا فاذن لی فی قضائهن ، فلم انح بعد قضائهن ۔

حضرت ام سلمہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! ولا یعصینک فی المعروف الآیة ، میں کس چیز کا ذکر ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۸۹۔ الصحیح لمسلم ، باب نهی النساء عن النیا حة ، ۱/ ۳۰۴

۲۹۹۰۔ الجامع للترمذی ، تفسیر سورة الممتحنه ، ۲/ ۱٦٤

تم نوحہ مت کرو، یہ سنکر میں بولی: یارسول اللہ! فلاں خاندان کی عورتوں نے میرے چچا کے مرنے پر نوحہ خوانی کی تھی تو مجھ پران کا بدلہ اتارنا ضروری ہے، حضور نے ان کار فرمادیا۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی، پھر اس کے بعد میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

۲۹۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان خولة بنت حكيم رضى الله تعالىٰ عنها جاء ت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : يارسول الله ! كان ابى واخى ماتا فى الجاهلية ، وان فلانة اسعدتنى وقد مات اخوها ، فلابد لى من ان اسعدها ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اذهبى فاسعديها ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے باپ اور بھائی کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تو فلاں عورت نے نوحہ خوانی میں میرا ساتھ دیا تھا، لہذا مجھے اسکا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اسکا ساتھ دے آ۔

۲۹۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما بايع النساء (لاتبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ)قالت امرأة : يارسول الله ! اراك تشترط علينا ان لا نتبرج ، وان فلانة قد اسعدتنى وقد مات اخوها ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذهبى فاسعديها ثم تعالى فبايعينى ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عورتوں نے اس بات پر بیعت کی کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اجنبی لوگوں کے سامنے عورتیں بے پردہ نہیں جائینگی تو ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم پر یہ حکم لازم فرمارہے ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا اور اب اسکا بھائی انتقال کر گیا ہے، فرمایا: جاؤ اور نوحہ میں اسکا ساتھ دو پھر مجھ سے آکر بیعت کرو۔ ۱۲م

۲۹۹۱۔ الدر المنثور للسيوطى ، ☆ تفسير سورة الممتحنه ،

۲۹۹۲۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۱/ ۲۱۱ ☆

﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ظاہر ہے کہ گذشتہ احادیث میں ہر عورت کے لئے رخصت اسی کے ساتھ خاص تھی کہ اس میں دوسری شریک نہ تھی، لہذا امام نووی کے قول پر اس بات کی تردید نہ کی جائے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رخصت صرف حضرت ام عطیہ کے لئے خاص تھی۔

اسی طرح وہ تعارض بھی دور کیا جاسکتا ہے جس میں بعض حضرات کو اشکال پیش آیا کہ قربانی سے متعلق احادیث حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عقبہ بن عامر دونوں کے لئے کیسے ہوسکتی ہیں کہ تخصیص تو صرف ایک ہی کی متصور ہوگی۔

دفع تعارض کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں احادیث میں حکم ہے خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بردہ کو ایک حکم میں خاص کردیا تو ان کے علاوہ تمام امت اس بات میں شریک ہوئی کہ کسی کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز نہیں، پھر حضرت عقبہ بن عامر کو خاص کیا تو اب بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تمہارے سوا کسی کے لئے جائز نہیں، اور صرف انہیں پر منحصر نہیں بلکہ بعد میں جسکے لئے بھی حضور فرماتے جاتے سب کے لئے ہر مرتبہ یہ حکم تخصیص صادق آتا فافهم فقد خفی علی کثیر من الاعلام۔

الامن والعلی ۱۷۹

(۴۳) حضرت اسماء کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا

۲۹۹۳۔ **عن** اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : لما اصیب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : تسلّمی ثلاثا ثم اصنعی ماشئت ۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

❁❁❁❁❁

۲۹۹۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۲۲۰

﴿۳۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

الامن والعلی ۱۸۰

(۴۴) تعلیم قرآن کو بیوی کا مہر قرار دیدیا

۲۹۹۴۔ **عن** ابی النعمان الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا خطب امرأة ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اصدقها ، قال : ماعندی شئ ، قال : اما تحسن سورة من القرآن فاصدقها السورة ، ولا تکون لاحد بعدك مهرا ۔

حضرت ابوالنعمان ازدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو، عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں، فرمایا: کیا تجھے قرآن کریم کی کوئی سورت نہیں آتی ، وہ سورت سکھانا ہی اسکا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

(۴۵) حضرت خزیمہ کی گواہی دومردوں کے برابر فرمادی

۲۹۹۵۔ **عن** عمارة بن خزیمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان عمه رضی اللہ تعالیٰ عنه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیقضیه ثمن فرسه ، فاسرع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المشی وبطأ الاعرابی ،فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونه بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاعه ، فنادی الاعرابی رسول اللہ

۲۹۹۴۔ الاصابه لا بن حجر، ۷/ ۳٤٠

۲۹۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب اذا علم الحاکم صدق شهادة الواحد، ٢/ ٥٠٨

السنن للنسائی، باب التسهیل فی ترالا شهاد علی البیع، ٢/ ١٩٩

شرح معانی الآثار للطحاوی،

تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٥/ ١٣٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩/ ٣٢٥

المصنف لا بن ابی شیبة، ٤/ ٥٣٨ ☆ الاصابه لا بن حجر ٢٣٩٢

کنز العمال للمتقی، ٣٧٠٣ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١/ ٨٧

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته ، فقام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين سمع نداء الاعرابى فقال : اوليس قد ابتعته منك ؟ قال الاعرابى : لا والله ! ما بعتكه ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بلى قد ابتعته منك ، فطفق الاعرابى يقول : هلم شهيدا ، فقال : خزيمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : انا اشهد انك قد بايعته ، فاقبل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على خزيمة فقال : لم تشهد ؟ فقال : بتصديقك يارسول الله ! فجعل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهادة خزيمة بشهادة رجلين ۔ الامن والعلی ۱۸۰

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے چچا صحابی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، پھر حضور اس کو اپنے ساتھ لے چلے تا کہ گھوڑے کی قیمت ادا فرمائیں، حضور تو تیزی سے چل رہے تھے لیکن اعرابی آہستہ آہستہ قدم رکھتا تھا، راہ میں کچھ لوگوں نے اس اعرابی سے اس گھوڑے کا مول تول کیا، کیونکہ ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ حضور اس کو خرید چکے ہیں۔ اعرابی نے وہاں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز لگائی کہ آپ گھوڑا لینا چاہیں تو خرید یئے ورنہ میں گھوڑا فروخت کئے دیتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟ اعرابی بولا: نہیں قسم خدا کی! میں نے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں تو نے بلا شبہ مجھ سے سودا کرلیا ہے، بولا: اچھا کوئی گواہ پیش کیجئے، اس وقت حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خرید لیا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے گواہی کیسے دی تم تو اس وقت موجود بھی نہ تھے، عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ یہ سنکر انعام میں حضور نے آپ کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی۔ ۱۲م

۲۹۹۶ ۔ **عن** خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابتاع من سواء بن الحارث المحاربى فرسا فجحده فشهدله خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ

۲۹۹۶۔ المستدرك للحاكم ، ۲/ ۲۲ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۷۰۳۸ ، ۱۳/ ۳۷۹

عليه وسلم : ماحملك على الشهادة ولم تكن معه ؟ قال : صدقت يارسول الله ! ولكن صدقت بما قلت ،وعرفت انك لاتقول الاحقا ، فقال : من شهد له خزيمة واشهد عليه فحسبه ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواء بن حارث محاربی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا، وہ بیچ کرمکر گئے اور گواہ مانگا، حضرت خزیمہ نے گواہی دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو موجود ہی نہیں تھے تم نے گواہی کیسے دی، عرض کی؛ آپ نے سچ فرمایا میں موجود نہیں تھا، لیکن میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے، اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دومرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام "واشهدوا ذوی عدل منكم" سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔　　الامن والعلی ۱۸۱

(۴۶) روزہ کا کفارہ ایک صحابی کے لئے خود ہی کھالینا حلال فرمادیا

۲۹۹۷۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما نحن جلوس عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذجآء ه رجل فقال : يارسول الله ! هلكت ، قال : مالك ؟ قال : وقعت على امرأتى وانا صائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هل تجد رقبة تعتقها ، قال : لا، قال : فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين ، قال : لا ،قال : فهل تجد اطعام ستين مسكينا ، قال : لا، قال : فمكث النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبينانحن على ذلك اتى النبى صلى الله تعالىٰ

۲۹۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا جامع فى رمضان ولم يكن له شى ، ۱/ ۲۵۹
الصحيح لمسلم، باب تغليظ تحريم الجماع فى نهار رمضان ، ۱ / ۳۵٤
الجامع للترمذى ، باب ماجاء فى كفارة الفطر فى رمضان
السنن لا بى داؤد، باب كفارة من اتى اهله فى رمضان ۱/ ۳۲۵
السنن لا بن ماجه ، با ب ما جاء فى كفارة من الفطر يوما الخ ، ۱/ ۱۲۰
المعجم الا وسط للطبرانى، ۲/ ۳٦٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٤/ ۲۲۱

علیه وسلم بعرق فیما تمر ، والعرق المکتل ، قال : این السائل ؟فقال: انا ، قال : خذ هذا فتصدق به ، فقال الرجل : أعلی افقر منی ؟یارسول الله ! فوالله !ما بین لابتیها یرید الحرقین اهل بیت افقر من اهل بیتی ،فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت انیا به ثم قال : اطعمه اهلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکرعرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا،فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی، فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ،فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ،فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے ،حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے،عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر ،مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں ،رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

۲۹۹۸ ـ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اتی رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد فی رمضان ، فقال : یارسول الله ! احترقت ،احترقت ، فسأله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماشانه ؟ فقال َ:اصبت اهلی ، قال : تصدق ، فقال : والله یانبی الله ! مالی شئ وما اقدر علیه ، قال : اجلس ، فجلس فبینا هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : این المحترق آنفا ، فقام الرجل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصدق بهذا ، فقال : یارسول الله ! أغیرنا ، فوالله ! انا الجیاع ، مالنا شئ ،قال : فکلوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ماہ رمضان میں مسجد نبوی میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں برباد ہوگیا، میں برباد ہوگیا،حضور نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کی:

۲۹۹۸ـ الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان ، ۱/ ۳۵۵

السنن لابی داؤد ، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان ، ۱/ ۲۳۵

میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا، فرمایا: صدقہ کر، بولا: یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا بیٹھ جا، اتنے میں ایک مرد اپنے گدھے پر کھانا لادکر حاضر ہوا، فرمایا: کہاں ہے بربادی والا؟، وہ شخص حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کھانا صدقہ کردو، بولا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اھل خانہ کے علاوہ پر صدقہ کروں، قسم خدا کی! میرے گھر والے خود فاقہ سے ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا تو تم کھالو۔۱۲م

۲۹۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کله انت وعیالك فقد کفر الله عنك۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تو اور تیرے اھل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دومن خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ "فاؤلئك یبدل الله سیئاتهم حسنات" کی خلافت کبری ہے، ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کردیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گنہگاروں خطاواروں تباہکاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جائوك الآیة۔

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔　والحمد لله رب العلمین۔

ھدایہ میں ہے، فرمایا:

کل انت وعیالك تجزئك ولا تجزئ احدا بعدك

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۲۹۹۹۔ السنن للدار قطنی، ۲/ ۲۱۱

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان هذه رخصة له خاصة ، ولو ان رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بدّ من التكفير ۔

یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی، آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمانے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا، وفی الحدیث وجوہ اُخر۔ الامن والعلی ۱۸۲

(۴۷) حضرت سالم کے لئے جوانی میں بھی حرمت رضاعت ثابت فرمادی

۳۰۰۰۔ **عن** زينب بنت ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قالت ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها : قد جاء ت سهلة بنت سهيل الى رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت : يارسول الله ! والله ! انی لأری فی وجه ابی حذيفة من دخول سالم ، فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : ارضعيه ، فقالت : انه ذولحية فقال : ارضعيه حتی يدخل عليك ويذهب مافی وجه ابی حذيفة، رضی الله تعالیٰ عنه ، فقالت :والله ! ماعرفته فی وجه ابی حذيفة ۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کی بی بی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم آزاد کردۂ ابوحذیفہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے، ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلادو کہ تمہارے پاس بے پردہ آنا جانا جائز ہوجائے، عرض کیا: وہ تو داڑھی والے جوان ہیں، فرمایا: تم دودھ پلاؤ کہ ابوحذیفہ کی ناگواری ختم ہوجائیگی، چنانچہ انہوں نے دودھ پلایا، پھر فرماتی تھیں کہ قسم بخدا! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں پھر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔۱۲م

۳۰۰۰۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرضاع ، ۱/ ۴۶۹
السنن للنسائی ، باب رضاع الكبير ، ۲/ ۶۹
السنن لا بن ماجه ، باب رضاع الكبير ، ۲/ ۱۳۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۶/ ۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴/ ۲۶۰
المعجم الكبير للطبرانی ، ۷/ ۶۹ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۵۷۲۶، ۶/ ۲۸۴

۳۰۰۱۔ **عن** عمرة بنت عبد الرحمٰن رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالت ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها : ان امرأة ابی حذیفة ذکرت لرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخول سالم مولی ابی حذیفة علیها ، فقال لها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ارضعیه ، فارضعته بعد ان شهد بدرا فکان یدخل علیها ۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوحذیفہ کی بیوی نے سالم غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو دودھ پلادو، لہذا انہوں نے سالم کو دودھ پلادیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے، جنگ بدر میں شریک ہوچکے تھے۔

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ولہذا ام المومنین ام سلمہ وغیرھا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا:

مانری هذه الا رخصة ارخصها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسالم خاصة ۔

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔ الامن والعلی ۱۸۳

(۴۸) دوصحابیوں کے لئے ریشم کالباس جائز فرمادیا

۳۰۰۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رخص لبعد الرحمٰن بن عوف والزبیر ابن العوام فی لبس الحریر لحکة کانت بهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

۳۰۰۱۔ المستدرك للحاكم ، كتاب معرفة الصحابه ۳/ ۲۵۱

بدن میں خشک خارش کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔

(۴۹) حضرت علی کے لئے حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخلہ جائز فرمایا

۳۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : یاعلی ! لایحل لاحد ان یجنب فی ھذاالمسجد غیری وغیرک ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی ! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

۳۰۰۴ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لقد اعطی علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم ثلاث خصال لأن تکون لی خصلۃ منھا احب الی من ان اعطی حمر النعم ،قیل : وما ھن یا امیرالمؤ منین ؟ قال : تزوجہ فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،وسکناہ المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحل لہ فیہ مایحل لہ ، والرایۃ یوم خیبر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی للہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دیدی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی ،سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں کسی نے کہا: یاامیر المؤمنین ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی ،اوران کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔یعنی بحالت جنابت رہنا،اور روز خیبر کا نشان۔

۳۰۰۲۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی لبس الحریر لعذر ۲/ ۵۶۱

۳۰۰۳۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب علی بن ابی طالب ، ۲/ ۲۱۴

السنن الکبری للبیھقی ، ۷/ ۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۸۸۵،۱۱/ ۵۹۹

التفسیر لا بن کثیر ، ۲/ ۲۷۴ ☆ البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۷/ ۳۴۳

۳۰۰۴۔ المستدرك للحاکم ، کتاب معرفۃ الصحابۃ ، ۳/ ۱۳۵

۳۰۰۵۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الا ان هذاالمسجد لایحل لجنب ولا لحائض الا للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وازواجه وفاطمة بنت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی ،الا بینت لکم ان تضلوا ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سن لو! یہ مسجد کسی جنب کوحلال نہیں ہے نہ کسی حائض کومگرسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورحضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرااورمولی علی کو۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ۔سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

(۵۰) حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائزفرمادی

۳۰۰۶۔ **عن** محمد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأیت علی البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه خاتما من ذهب وکان الناس یقولون له :لم تختم بالذهب وقد نهی عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال البراء : بینا نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وبین یدیه غنیمة یقسمها سبی وخرثی،قال: فقسمها حتی بقی هذاالخاتم ، فرفع طرفه فنظر الی اصحابه ثم خفض،ثم رفع طرفه فنظر الیهم ،ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر الیهم ،ثم قال: ای براء! فجئته حتی قعدت بین یدیه، فاخذالخاتم فقبض علی کورعی ،ثم قال : خذالبس ماکساك الله ورسوله ،قال : وکان البراء یقول : کیف تأمرونی ان أضع ماقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: البس ماکساك الله ورسوله ۔

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا،لوگ ان سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

۳۰۰۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۳،۱۲/ ۱۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۳۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۰۴ ۹۱،
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/ ۲۹۱ ☆ المطالب العالیة ،لابن حجر، ۱۹۳
۳۰۰۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳۷۶ ☆

ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے، حضور تقسیم فرمارہے تھے، سب بانٹ چکے تو یہ انگوٹھی باقی رہی، حضور نے نظر مبارک ٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا، اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی پھر فرمایا: لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۸۵

(۵۱) حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن جائز کردیئے

۳۰۰۷ ۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسراقۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کیف بک اذالبست سواری کسری، اذا فتح کسری بزمن امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجیئت بسواری کسری الی عمر الفاروق فالبسھما سراقۃ وقال: قل: برفع یدیک اللہ اکبر، الحمد للہ الذی سلبھما کسری بن ہرمز والبسھما سراقۃ الاعرابی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائینگے؟ جب ایران زمانۂ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن، کمر بند، تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے، امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔ اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسری بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث سے سونے کا استعمال جائز نہیں ہوتا، کیونکہ وہ تو

۳۰۰۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/ ۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۱/ ٦٧٤

حرام ہے، رہا امیر المومنین کا یہ فعل تو یہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار مقصود تھا ان کو مستقل پہنانا نہیں، اسی لئے تو روایت ہے کہ امیر المومنین نے ان کو اتارنے کا حکم دیا اور ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔ اور اس طریقے کو استعمال کرنا نہیں کہا جاتا۔

اقول: اللہ تعالیٰ فاضل کبیر الشان علامہ زرقانی پر رحم فرمائے، یہاں معجزہ کا اظہار بایں معنی مقصود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا بالکل حق ثابت ہوا کہ حضرت سراقہ کسری کے کنگن پہننیگے، اور چونکہ پہننا ہی حرام ہے لہذا حرمت کا تعلق پہننے ہی سے مانا جائیگا، تو واضح یہ ہی ہے جو ہمارا مقصود ہے یہ کہ خاص حضرت سراقہ کے لئے رخصت تھی، ہاں حدیث شریف میں ایسا کوئی اشارہ نہ تھا جس سے وہ کنگن حضرت سراقہ کی ملک ثابت ہوتے لہذا امیر المومنین نے صرف پہنانے تک محدود رکھا اور پھر ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔

الامن والعلی ۱۸۶

(۵۲) حضرت علی کو نام وکنیت کے جمع کرنے کی رخصت دیدی

۳۰۰۸ ـ **عن** محمد بن الحنفية رضى الله تعالىٰ عنهما قال : وقع بين على وطلحة رضى الله تعالىٰ عنهما كلام ، فقال طلحة لعلى : ومن جرأتك انك سميت باسمه وكنيت بكنيته وقدقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لايجتمعان ، وفى لفظ ، قد نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يجمعهما احد من امته بعده فقال على كرم الله تعاليى وجهه الكريم : ان الجرى من اجترأ على الله ورسوله ، ادعولى فلانا وفلانا ، لنفرمن قريش ، فجاؤا فشهادوا ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لعلى : انه سيولد لك ولد ، نحلته اسمى وكنيتى ، ولا يحل لاحد من امتى بعده ـ

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی، حضرت طلحہ نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنیفہ ابو القاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاک نام رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت ،حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی

۳۰۰۸ـ كنز العمال للمتقى ، ۳۷۸۵۴، ۱۴/ ۲۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرمادیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے رخصت تھی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:۔

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ حضور کے نام پر نام رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن کنیت درست نہیں، اسی طرح نام وکنیت دونوں کا جمع کرنا بطریق اولی ممنوع ہے ہاں حضرت علی کے لئے دونوں کا اجتماع جائز تھا جو دوسرے کے لئے نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے۔ لیکن

جسکا نام محمد ہو اس کو ابوالقاسم کنیت رکھنا جائز ہے۔

درمختار میں اس کی وجہ یوں بیان ہوئی:۔

نام وکنیت کے جمع کرنے کی ممانعت منسوخ ہو چکی، حضرت علی کا دونوں کو جمع کرنا اس نسخ کی دلیل ہے۔

اقول: یہاں منسوخ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ خود نص حدیث سے ثابت ہورہا ہے کہ یہ رخصت حضرت علی کے لئے خود حضور کی جانب سے تھی اور دوسروں کے لئے ناجائز۔ یہاں مزید تفصیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس کی گنجائش نہیں۔ ایک خاص بات اور پیش نظر رہے کہ حضور تاکید فرمارہے ہیں کہ لڑکا ہوگا، وہابیہ کے دین میں پیٹ کا حال بتانا کہ نر ہے یا مادہ شرک اکبر ہے، ان بدمذہبوں نے شرک سے حضور کو بھی نہ بخشا۔

الامن والعلی ۱۸۶

۳۰۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵۴، ۲۹/۱۴

(۵۳) حضرت عثمان غنی کو بغیر شرکت جہاد ثواب وغنیمت دونوں عطا فرمائے

۳۰۰۹ ۔ **عن** عثمان بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من اهل مصر وحج البیت فرأی قوما جلوسا ، فقال : من هؤلآء القوم ؟ فقالوا : هؤلاء قریش ،قال : فمن الشیخ فیهم ، قالوا : عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، قال : یا ابن عمر ! انی سائلك عن شئ فحدثنی ، هل تعلم ان عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فر یوم احد ؟ قال : نعم ،قال : تعلم قد تغیب عن بدر ولم یشهد ؟قال : نعم ،قال : تعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشهد؟قال : نعم قال : الله اکبر ، قال ابن عمر : تعال ابین لك ، اما فرار یوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفرله ، واما تغیبه عن بدر فانه کان تحته بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانت مریضة ،فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ، واما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعزببطن مکة من عثمان بعثه مکانه ، فبعث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عثمان وکانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنی : هذه ید عثمان فضرب بها علی یده فقال : هذه لعثمان ، فقال له ابن عمر : اذهب بها الآن معك ۔

حضرت عثمان بن موھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مصر سے آیا اوراس نے حج کیا، حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے چند حضرات کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا تو پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ قریش ہیں، بولا: ان کا سردار کون ہے؟ جواب ملا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اس نے قریب آکر حضرت ابن عمر سے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اسکا جواب عنایت فرمائیے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان غزوہ احد سے فرار ہوگئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ

۳۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مناقب عثمان رضی الله تعالی عنه ، ۱/ ۵۲۳
الجامع للترمذی ، باب مناقب عثمان رضی الله تعالیٰ عنه ، ۲/ ۲۱۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲/ ۱۱۷
فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ٥٤ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۲۸۲٦، ۱۱/ ۵۹۰
الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۸٦ ☆

حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے، فرمایا: ہاں، پھر دریافت کیا، کیا آپکے علم میں ہے کہ حضرت عثمان بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہ تھے؟ فرمایا: ہاں، اس نے یہ تمام جوابات سنکر کہا اللہ اکبر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ٹھریئے، میں ان تمام واقعات کی حقیقت تمہیں سناتا ہوں۔ سنو! جنگ احد سے فرار ہو جانے کا معاملہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا اور بخشدیا۔ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے نکاح میں تھیں اور اس وقت بیمار تھیں، لہذا خود حضور نے ان سے فرمایا تھا تمہارے لئے وہی ثواب وہی حصہ ہے جو شریک ہونے والوں کے لئے ہے۔

رہا بیعت رضوان کا قصہ تو سنو! مکہ مکرمہ کی سرزمین پر حضرت عثمان سے بڑھکر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی جگہ اہل مکہ کے پاس اس کو بھیجتے تو بیعت رضوان کا واقعہ ان کے مکہ مکرمہ تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا (بلکہ اس بیعت کا سبب ہی حضرت عثمان کا مکہ مکرمہ میں دیر تک ٹھہرے رہنا تھا جس سے غلط افواہ پھیل گئی اور لوگ بے چین ہو گئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے داہنے دست اقدس کے بارے میں فرمایا تھا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے۔

یہ تفصیل بیان فرما کر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اے مصری! یہ معلومات اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے ان کو یہ بتاتے رہنا۔

اس حدیث سے ثابت کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب جہاد بھی عطا فرمایا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، یہ حضرت عثمان غنی کی خصوصیت تھی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اسکا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں حضرت ابن عمر سے ہے۔

۳۰۱۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال : ان عثمان انطلق فی حاجة الله ورسوله ، وانی ابایع له فضرب له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسهم ولم

۳۰۱۰۔ السنن لا بی داؤد ، 　باب فی من جاء بعد الغنیمة سهم له،

يضرب لاحد غاب غيره ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن مال غنیمت کی تقسیم کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا؛ حضرت عثمان اللہ ورسول کی حاجت میں گئے ہیں لہذا ان کی طرف سے میں بیعت کررہا ہوں، (یہ جملہ بیعت رضوان کے موقع پر فرمایا تھا لیکن راوی سے خلط واقع ہوا۔۱۲م) حضور نے حضرت عثمان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

الامن والعلی ۱۸۷

(۵۴) حضرت معاذ کو قاضی ہوتے ہوئے بھی ھدیہ حلال فرمادیا

۳۰۱۱۔ **عن** عبيد الله بن صخرا الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لمعاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه حين بعثه الى اليمن : انى قد عرفت بلاء ك فى الدين ، والذى قد ركبك من الدين ، وقد طيبت لك الهدية ،فان اهدى لك شئ فاقبل ،قال : فرجع حين رجع بثلاثين رأسا اهديت له ۔

حضرت عبید بن صخر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہوچکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہوگئے ہیں ۔لہذا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ھدایا طیب کردیئے، اگر کوئی چیز تمہیں ھدیہ دی جائے تو تم قبول کرلو۔راوی حضرت عبید کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ھدیہ دیئے گئے۔

حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ھدیہ لینا حرام ہے۔

۳۰۱۲۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله

۳۰۱۱۔ الاصابه لا بن حجر ، ۱۰۸/۶ ☆

۳۰۱۲۔ اتحاف السادة ، للزبيدى ، /۶ ☆ المطالب العالية لا بن حجر ، ۲۱۰۲

كنز العمال للمتقى ، ۱۵۰۶۸، ۱۱۲/۶ ☆ كشف الخفا للعجلونى ، ۴۶۳/۲

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هدايا العمال حرام كلها ۔

۳۰۱۳۔ **عن** حميد الساعدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هدايا العمال غلول ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاملوں کے ہدیئے خیانت ہیں۔

(۵۵) غبن کو باعث خیار قرار دیدیا

۳۰۱٤ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ذكر رجل لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه يخدع فى البيوع فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من بايعت فقل لاخلا بة فكان اذا بايع يقول : لاخيابة زاد الحميدى فى مسنده ثم انت بالخيار ثلثا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص یعنی حبان بن منقذ عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ میں فریب کھا جاتا ہوں، یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں، فرمایا: جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی، پھر تمہیں تین دن تک اختیار رہے، اگر نا موافق پاؤ بیع رد کردو۔

۳۰۱۵ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يبتاع وفى عقدته ضعف ۔فاتى اهله نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا: يا رسول الله ! احجر على فلان ،فانه يبتاع وفى عقدته ضعف ، فدعا ه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنهاه عن البيع ، فقال يا رسول الله!انى لا اصبر عن البيع، فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان كنت

۳۰۱۳۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٤/ ٢٠٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٦/ ١٦٢
فتح البارى للعسقلانى ، ٥/ ٢٢١ ☆ كنز العمال للمتقى ، ١٥٠٦٧، ٦/ ١١١
۳۰۱٤۔ الصحيح لمسلم ، باب من يخدع فى البيع ، ٢/ ٧
السنن لا بى داؤد ، باب فى الرجل يقول عند البيع لا خلابة ، ٢/ ٤٩٤
۳۰۱۵۔ السنن لا بى داؤد، باب فى الرجل يقول عند البيع لا خلابة ، ٢/ ٤٩٤

غير تارك للبيع فقل : هاء وهاء ولا خلابة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کرتا لیکن اس میں اس سے چوک ہوجاتی ،ان کے گھر والے حضور اقدس کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ آپ ان کو خرید وفروخت سے روک دیجئے ، کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور خرید وفروخت سے منع فرمایا: بولے: یارسول اللہ ! مجھ سے صبر نہیں ہوسکے گا، فرمایا: اچھا تم چھوڑ نہیں سکتے تو معاملۂ بیع کے وقت یہ کہہ دیا کرو، خبر دار اس معاملہ میں فریب اور چکمہ نہیں۔۱۲م

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں، کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا، اوروں کے لئے نہیں، یہی قول صحیح ہے۔

الامن والعلی ۱۸۸

(۵۶) بعد عصر نماز نفل ممنوع لیکن ام المومنین کے لئے رخصت تھی

۳۰۱٦ ـ **عن** كريب رضى الله تعالىٰ عنه ان عبد الله بن عباس والمسور ابن مخرمة وعبد الرحمن بن ازهر رضى الله تعالىٰ عنهم ارسلوه الى عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلوة العصر وقل لها : انا اخبرنا انك تصليهما ، وقد بلغنا ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عنهما ،وقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما : وكنت اضرب الناس مع عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه، قال كريب : فدخلت على عائشة

۳۰۱٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا كلم وهو يصلى فاشار بيده واستمع ، ۱/ ۱٦٤
الصحيح لمسلم ، باب الاوقات نهى عن الصلوة فيها، ۱/ ۲۷۷
السنن لا بى داؤد ، با ب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۰

الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فبلغتها ماارسلونى ، فقالت : سل ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها ، فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها ، فردونى الى ام سلمة بمثل ماارسلونى به الى عائشة ، فقالت ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهى عنها ، ثم رأيته يصليهما حين صلى العصر ، ثم دخل على و عندى نسوة من بنى حرام من الانصار ،فارسلت اليه الجارية فقلت : قومى بجنبه قولى له تقول لك ام سلمة : يارسول الله ! سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما ،فان اشار بيدى فاستاخرى عنه ، ففعلت الجارية فاشار بيده فاستا خرت عنه ،فلما انصرف قال : يا ابنة ابى امية ! سألت عن الركعتين بعد العصر وانه اتانى ناس من عبد القيس فشغلونى عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان۔

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا: جاؤ ان کو ہمارا سلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعت نماز نفل کے بارے میں پوچھنا، کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حضرت فاروق اعظم کی موجودگی میں لوگوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہونچا اور ان حضرات کا پیغام پہونچایا، ام المومنین نے فرمایا: جاؤ اس سلسلہ میں ام سلمہ سے پوچھو، میں نے واپس آکر ان حضرات کو بتایا تو وہی پیغام لیکر مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا۔ ام سلمہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے روکتے ہوئے سنا تھا لیکن ایک مرتبہ عصر کے بعد میں نے آپ کو پڑھتے بھی دیکھا، اس وقت میرے یہاں قبیلہ بنو حرام کی کچھ انصاری عورتیں آئی ہوئی تھیں، لہذا میں نے ایک لونڈی سے کہا: حضور کے پاس جاؤ اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہوکر عرض کرو: ام سلمہ عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ! میں نے تو ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی تھی اور اب میں آپ کو پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر حضور اشارے سے

ہٹائیں تو پیچھے ہٹ آنا۔ چنانچہ وہ لونڈی گئی اور اس نے ویسا ہی عرض کیا: حضور نے اس کو اشارے سے ہٹایا تو وہ ہٹ آئی، جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ام سلمہ کے پاس آ کر فرمایا: اے بنت ابی امیہ! تم نے مجھ سے ابھی عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا تھا تو سنو، میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انھوں نے ظہر کے بعد کچھ گفتگو شروع کر دی جسکے سبب میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ دو رکعتیں وہی ہیں۔۱۲م

حالانکہ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ نیز ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی راوی ہیں۔

۳۰۱۷۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد العصر وينهى عنها ، ويواصل وينهى عن الوصال ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے، نیز صوم وصال خود رکھتے تھے اور دوسروں سے باز رکھتے۔۱۲م

۳۰۱۸۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وعن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے قبل نفل نماز سے منع فرمایا، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ممانعت فرمائی۔۱۲م

۳۰۱۹۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لاصلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ، ولا صلوة

۳۰۱۷۔ السنن لا بى داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/ ۱۸۱
الجامع الصحيح للبخارى ، باب لا تحرى الصلوة قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳
۳۰۱۸۔ الصحيح لمسلم ، باب الاوقات التى نهى عن الصلوة فيها ، ۱/ ۲۷۵
۳۰۱۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲
الصحيح لمسلم ، باب الاوقات التى نهى عن الصلوة فيها ، ۱/ ۲۷۵

بعد صلوۃ الفجر حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز نہیں، اوراسی طرح فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نماز نہیں ۔۱۲م

۳۰۲۰ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الصلوة بعد الفجر حتی تطلع الشمس، وبعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد بھی غروب آفتاب تک ممانعت فرمائی ۔۱۲م

۳۰۲۱ ۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال : انکم لتصلون صلوة ، لقد صحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فما رأینا ہ یصلیهما ولقد نهی عنهما یعنی الرکعتین بعد العصر ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تم اس وقت نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دورکعتیں ۔۱۲م

﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دورکعتیں پڑھا کرتیں، علماء فرماتے ہیں: یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔ امام جلیل خاتم

۳۰۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس ، ۱/ ۸۳
الصحیح لمسلم ، باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها ، ۱/ ۲۷۵

۳۰۲۱۔ الجامع للبخاری ، باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲

الحفاظ سیوطی نے انموذج اللبیب پھر امام زرقانی علیہما الرحمہ نے اس کی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۸

(۵۷) حضرت ضباعہ کے لئے نیت حج میں شرط کی اجازت عطا فرمادی

۳۰۲۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير رضى الله تعالىٰ عنها فقال لها : لعلك اردت الحج ؟ قالت : والله ! لاأجدنى الاوجعة ، فقال لها : حجى واشترطى وقولى : اللهم ! محلى حيث حبستنى وكانت تحت المقداد بن الاسود رضى الله تعالىٰ عنه ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤنگی) فرمایا: احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ یہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

۳۰۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان ضباعة بنت

۳۰۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الاكفاء فى الدين ، ۲/ ۷۶۲
الصحيح لمسلم ، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر ، ۱/ ۳۸۵
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج ، ۱/ ۱۱۳
السنن للنسائى ، باب الاشتراط فى الحج ، ۲/ ۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۱۶۴ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱۲۳۲۸ ، ۵/ ۱۲۲
الصحيح لا بن حبان ، ۹۷۳ ☆ فتح البارى ، للعسقلانى ، ۴/ ۸
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۴/ ۳۲۴ ☆ السنن للبيهقى ، ۵/ ۳۶۳

۳۰۲۳۔ الصحيح لمسلم، باب جوازاشتراط المحرم التحلل بعذر، ۱/ ۳۸۵
السنن للنسائى ، باب الاشتراط فى الحج ۲/ ۱۵
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج، ۱/ ۱۱۳
السنن لا بن ماجه ، باب الشرط فى الحج ، ۱/ ۲۱۱
السنن لا بى داؤد ، باب الا شتراط فى الحج ، ۱/ ۲۴۷
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۴/ ۳۲۴ ☆ السنن للبيهقى ، ۵/ ۳۶۴

الزبیربن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! انی ارید الحج فکیف اقول : قال : قولی : لبیک اللھم لبیک ! ومحلی من الارض حیث تحبسنی ، فان لک علی ربک ما استثنیت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپکی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! حج کا ارادہ کرچکی ہوں تو اب تلبیہ کس طرح پڑھوں؟ فرمایا: لبیک اللھم لبیک ، پڑھنے کے بعد یوں کہو: مجھے تو جہاں روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں، تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

۳۰۲۴ ۔ **عن** ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا شاکیۃ فقال : اما تریدین الحج العام؟قلت :انی لعلیلۃ یارسول اللہ ! قال : حجی وقولی : محلی حیث تحبسنی فان حبست او مرضت فقد احللت من ذلک شرطک علی ربک عزوجل ۔

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی، فرمایا: کیا اس سال حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں مریضہ ہوں، فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الٰہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑ گئیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

۳۰۲۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا :حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۲۴۔ السنن لا بن ماجہ ، باب الشرط فی الحج ، ۲۱۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵۷۰/۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۳۶۴/۵
۳۰۲۵۔ السنن للبیھقی ، ۳۶۴/۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لواور یہ شرط کرلو کہ الٰہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

۳۰۲۶ ۔ **عن** اسماء بنت الصدیق او سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال لہا : یاعمۃ ! حجی ؟ فقالت : انی امرأۃ ثقیلۃ وانی اخاف الحبس فقال : حجی واشترطی ان محلی حیث حبست ۔

حضرت اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچازادی ! کیا حج کا ارادہ نہیں ہے؟ عرض کی: میں بیمار عورت ہوں خوف ہے کہ کہیں روک نہ دی جاؤں، فرمایا: حج کے لئے احرام باندھ لواور یہ شرط کرلو کہ تو مجھے جہاں روک دے گا میں وہاں ہی احرام سے باہر ہوں۔۱۲م

﴿۴۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی ورنہ نیت میں شرط اصلا مقبول ومعتبر نہیں۔

بلکہ اس تخصیص میں بعض شوافع بھی ہمارے موافق ہیں، مثلا امام خطابی اور امام اویانی۔امام عینی نے عمدۃ القاری میں یونہی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ۱۸۹

(۵۸) ایک صاحب کو دو وقت کی نماز پڑھنے کی شرط پر مسلمان کرلیا

۳۰۲۷۔ **عن** نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رجل منہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین فقبل ذلک منہ ۔

۳۰۲۶۔ السنن لا بن ماجہ ، باب الشرط فی الحج ، ۲/ ۲۱۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۴/ ۳۰۴
۳۰۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ کنز العمال للمتقی ،

حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے، امام جلیل سیوطی نے اپنی کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے کہ فقیر نے بخوف طوالت ان کو ترک کیا۔

الامن والعلی ۱۹۰

(۵۹) موزوں پر مسح کی مدت اور اختیار رسول

۳۰۲۸۔ **عن** خزيمة بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : جعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم للمسافر ثلثا ولو مضى السائل على مسألته لجعلها خمسا وفى رواية ، ولو استزد ناه لزادنا ، وفى رواية ولو اطنب له السائل فى مسألته لزاد ، وفى رواية وايم الله ! لومضى السائل فى مسئا لته لجعله خمسا ۔

ذوالشہادتین حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرو حضور پانچ راتیں کردیتے، ایک روایت میں ہے، اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے، دوسری روایت میں ہے، اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے، تیسری روایت میں ہے، خدا کی قسم! اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کردیتے۔

﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے۔ اس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات ہیں، لاجرم اسے امام ترمذی نے روایت کر کے فرمایا: "هذا حديث حسن صحيح" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۸۔ السنن لا بی داؤد ، باب التوقيت فى المسح ، ۱/ ۲۱
السنن لا بن ماجه ، باب ماجاء فى التوقيت على المسح ، ۱/ ۴۲

نیز امام الشان یحی بن معین سے نقل کیا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اپنی روایت میں اگرچہ یہ زائد جملہ نقل نہیں فرمایا لیکن مخرج وسند متحد ہیں۔ امام ابن دقیق نے اس حدیث کی تقویت میں طویل بحث کی ہے، نیز امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اس کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، فراجعہ ان شئت۔

اس حدیث کی عدم صحت کے سلسلہ میں ایک بڑا شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کہ عبداللہ جدلی کا حضرت خزیمہ بن ثابت سے سماع ثابت نہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے امام بخاری کی جانب سے یہ شکایت عموماً پائی جاتی ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اتصال سند کے لئے سماع شرط ہے خواہ ایک مرتبہ ہی ثابت ہو۔

لیکن صحیح مذہب جمہور ہی ہے کہ فقط معاصرت ہی اتصال سند کے لئے کافی ہے، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں، اور امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اس کی واضح طور پر تردید فرمائی ہے۔ لاجرم امام بخاری کے شیخ امام الناقدین یحی بن معین نے، اور امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

اقول: اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ سماع ثابت نہ ہونے سے صرف یہ ہی تو ہوگا کہ حدیث منقطع ہو جائیگی اور یہ کوئی جرح نہیں کہ یہ ہمارے یہاں نیز تمام محدثین جو مرسل کو قبول کرتے ہیں مقبول ہے اور یہ ہی مذہب جمہور ہے۔

یہاں ابن حزم ظاہری کی بھنبھناہٹ پر بھی کان دھرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے تو امام جدلی کی روایت کو ہی غیر معتمد قرار دیدیا، یہ ابن حزم جرح وتنقید میں دواندھوں یعنی سیلاب وآتشزدگی کی طرح ہے کہ اس نے تو امام ترمذی تک کو مجاہیل میں شمار کرڈالا تھا۔

امام جدلی کی عظمت شان تو اس سے عیاں ہو جاتی ہے کہ علم حدیث کے دو عظیم امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔ پھر ابن حزم ان حضرات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، یہ بے چارہ تو اس سلسلہ میں اکیلا ہے کسی نے بھی اس جیسی بات نہ کہی۔ دیکھئے امام بخاری بھی جرح کررہے ہیں تو صرف یہ ہی کہ امام جدلی کا سماع ثابت نہیں، روایت جدلی پر ان

کی طرف سے کوئی تنقید منقول نہیں ، اور امام ترمذی تو تصحیح فرما چکے ، نیز تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر نے ان کو ثقہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے، ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم ، کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کر دیتے، اصلاگنجائش نہ رکھتا تھا، کمالا یخفی ۔

اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی ،تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد واختیار حضور سید الانام ہیں، علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۹۲

(۶۰) مسواک اور اختیار رسول

۳۰۲۹ ۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لولا ان اشق على امتى لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

۳۰۳۰ ۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۳۰۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب السواك يوم الجمعة ، ۱/ ۱۲۲
الصحيح لمسلم ، باب السواك ، ۱/ ۱۲۸
السنن للنسائى ، باب الرخصة بالسواك بالعشى ، ۱/ ۳
السنن لا بن ماجه ، باب السواك ۱/ ۲۵
الموطا لمالك ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۱
المعجم الكبير للطبرانى ، ۵/ ۲۸۰ ☆ السنن للبيهقى ، ۱/ ۳۵
الصحيح لا بن حبان ، ۱۴۲ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۷/ ۱۹۶
المسند لا بى عوانه ، ۱/ ۱۹۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۱/ ۱۱۳
اتحاف السادة للزبيدى ، ۲/ ۳۴۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱ ۱۶۴
۳۰۳۰۔ السنن للنسائى ، باب الرحمة فى السواك بالعشى ، ۱/ ۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۵۹ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۱۶۳

تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم عند کل صلوة بوضوء ،ومع کل وضوء بسواك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔ تیسر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر دو قسم ہے۔

اول حتمی۔ جسکا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔

وذلك قوله تعالیٰ :

فلیحذر الذین یخالفون عن امره

ڈریں وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی۔ جسکا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔

وذلك قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

امرت بالسواك حتی خشیت ان یکتب علی ۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہانتک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہو جائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعا حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔ امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی۔ جسکا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جسکا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ ہو یا من جہۃ الدلالت، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی

اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعا یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت

پر ہر نماز کے لئے تازہ وضواور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کردیتا، مگران کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وللہ الحمد۔

عن۔ امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع کل وضوء ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کردیتا۔

۳۰۳۱ ۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تستاکوا فان السواك مطهرة للفم مرضاة للرب ،ما جاء نی جبرئیل الا او صانی بالسواك حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی ،ولو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضته لهم ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو کہ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے ،جبرئیل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی ، یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبرئیل مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کردینگے، اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کردیتا۔

یہاں جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کردینے کی اسناد ہے۔

۳۰۳۲ ۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم السواك عند کل صلوة کما فرضت علیهم الوضوء ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۰۳۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب السواك ، ۱/ ۲۵
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۳
۳۰۳۲۔ المستدرك للحاکم ۱۴۶۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲۲۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کردیا ہے۔

یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

۳۰۳۳ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك والطیب عند کل صلوة ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوش بو لگانا فرض کردوں۔

یہاں خوشبو کی بھی فرضیت زائد فرمادی۔

۳۰۳٤ ـ **عن** عبدلله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی ان امرتهم ان یستاکوا بالاسحار ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

۳۰۳۵ ـ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلوة ، ولأ خرت العشاء الی ثلث اللیل ـ

۳۰۳۳ـ کنز العمال للمتقی ، ۲۶۱۹۵، ۹/۱۱٦

۳۰۳٤ـ

۳۰۳۵ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی السواك ۱/ ۵
السنن لا بی داؤد ، با ب السواك ، ۱/ ۷
السنن للنسائی ، باب الرخصه بالسواك بالعشی ، ۱/ ۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۹۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱/۳۵
الصحیح لا بن حبان ، ۱٤۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۵/ ۲۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں۔

(۶۱) گھوڑے اور غلام کی زکوۃ حضور نے معاف فرمادی

۳۰۳۶ ۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكرم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قد عفوت عن الخيل والرقيق ،فها توا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی ،روپیوں کی زکوۃ دو، ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔

﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے۔ بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۶۲) اللہ ورسول نے زنا کو حرام فرمایا

۳۰۳۷ ۔ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لاصحابه: ماتقولون فی الزنا ،قالوا: حرام حرمه الله ورسوله فهو حرام الى يوم القيا مة ۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۳۶۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی زکوة الذهب والفضة ، ۱/۷۹
السنن لا بی داؤد ، باب فی زکوة السائمة ، ۱/۲۲۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۹۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۳۴۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۴/ ۲۹۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۱۸۶
۳۰۳۷۔ المسندلاحمد بن حنبل ، ۶/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۴۹۴
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲/ ۱۵۹

تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین سے فرمایا: زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے اسے اللہ ورسول نے حرام کردیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

(۶۳) عورت اور یتیم کی حق تلفی حضور نے حرام فرمادی

۳۰۳۸ ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم والمرأة ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

(۶۴) اللہ ورسول نے شراب وغیرہ کی بیع حرام فرمائی

۳۰۳۹ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام الفتح یقول : ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والا صنام ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا: بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا۔

(۶۵) ہر نشیلی چیز حضور نے حرام فرمائی

۳۰۴۰ـ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتشرب مسکرا ،فانی حرمت کل مسکر ـ

۳۰۳۸ـ المستدرك للحاکم، ۱/ ۶۳ ☆ السنن الکبری ،للبیهقی ،
کنز العمال للمتقی ، ۱۰۰۱، ۱/ ۱۹۸ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۱۵

۳۰۳۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع المیتة والا صنام ، ۱/ ۲۹۸
الصحیح لمسلم، باب تحریم الخمر و المیتة ، ۲/ ۲۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۲

۳۰۴۰ـ السنن للنسائی، باب تفسیر البتع والمزر ۲/ ۲۷۷
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۰، ۵/ ۴۳۴۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہرشئی میں نے حرام کردی ہے۔

۳۰۴۱ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی فرضت علی امتی قرأة یس کل لیلة ،فمن داوم علی قرأتها کل لیلة ثم مات مات شهیدا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت پر یس شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی، جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

﴿۴۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند سعید بن موسی ہیں جو متہم بالکذب ہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ بات ثابت و محقق ہے کہ کسی حدیث کا موضوع ہونا محض کسی کذاب کے سند میں ہونے سے نہیں ہوجاتا چہ جائیکہ راوی صرف متہم بالکذب ہو جب تک دوسرے قرائن اس کی وضع کا فیصلہ نہ کریں، جیسے کسی حدیث کا نص قطعی اور اجماع قطعی کے مخالف ہونا، یا حسن سلیم اور وضع کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہونا وغیرہا ذلک،

امام سخاوی نے فتح المغیث میں یہ ہی صراحت کی، اور ہم نے اپنی کتاب " منیر العین فی حکم تقبیل الابهما مین "میں اس کی مکمل تحقیق کی۔ علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع پر فضائل میں عمل کرنا جائز۔" الهاد الکاف فی حکم الضعاف" میں اسکا بیان پورے طور پر موجود ہے۔

اس حدیث اور اس فرضیت سے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جسکا جواب فتاوی فقیر العطایاہ النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور، و الله الهادی الی معالی الامور ۔

الامن والعلی ۱۹۷

۳۰۴۱ـ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۱۸ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۲۷۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۱۳۱ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۱/ ٤۷۱

(۶۶) حضور کی حرام کردہ چیز اللہ کی حرام کردہ چیز کے مثل ہے

۳۰۴۲ ـ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ ، الا یوشك رجل شعبان علی اریکتہ یقول : علیکم بھذا القرآن ، فما وجد تم فیہ من حلال فاحلوہ ، وما وجد تم فیہ من حرام فحرموہ ، الا لایحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا ،وان ماحرم رسول اللہ مثل ماحرم اللہ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! مجھے قرآن کے ساتھ اسکا مثل ملا، یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے یہی قرآن لئے رہو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو، جو اس میں حرام ہے حرام مانو۔ سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے، ہر کیلے والا درندہ حرام ہے اور ذمی کافر کا گرا پڑا مال بھی حرام جب تک وہ اس سے مستغنی نہ ہو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اس کے مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ حرام کی دو قسمیں فرمائیں، ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا۔ دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

اقول: مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول اللہ کے فرض سے اشد واقوی ہے۔ الامن والعلی ۱۹۷

۳۰۴۲ ـ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فیمن روی حدثنا ۲/ ۹۱
السنن لابی داؤد ، باب فی لزوم السنۃ ، ۲/ ۶۳۲
السنن لابن ماجہ ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ ، ۱/ ۳

(٦٧)حضور شارع وبانی دین اسلام ہیں

٣٠٤٣۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جهیش ابن اویس النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ورجالا من قبیلته اتوا الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال :

الایا رسول الله انت مصدق فبورکت مهدیا وبورکت هادیا
شرعت لنادین الحنیفة بعد ما عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جہیش ابن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، قصیدہ عرض کیا، ازاں جملہ یہ اشعار ہیں۔

یارسول اللہ! حضور تصدیق کئے گئے ہیں، حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک، اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قداشتهر اطلاقه علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،لانه شرع الدین والاحکام ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ومعروف ہے، اس لئے کہ حضور نے دین متین واحکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا، ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو

٣٠٤٣۔ الاصابة لا بن حجر، ١/ ٢٦٥

جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امرونہی وقضاوامثالھا کی اسناد ہے۔

نوٹ۔زیادت وضاحت کے لئے ہم ان میں سے کچھ نقل کررہے ہیں۔۱۲م

(٦٨) حضور نے بہت چیزوں سے منع فرمایا اور بہت کا حکم دیا

۳۰۴۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهانا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشرب فی آنیة الذهب والفضة وان ناکل فیها ، وان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا، نیز ریشم ودیبا کا لباس پہننے اوراس پر بیٹھنے سے منع کیا۔۱۲م

۳۰۴۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهانا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المیاثرالحمر وعن القسی ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرد ریشم اور مصری ریشمی کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۰۴٦ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان وفد عبد القیس اتوا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فامرهم باربع ونهاهم عن اربع ، امرهم بالایمان بالله عزوجل وحده ،قال : هل تدرون ماالایمان بالله وحده ؟ قال : الله ورسوله اعلم ،قال : شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله ، واقام الصلوة ،

۳۰۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب افتراش الحریر، ۲/ ۸٦۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۹۸ ☆ السنن لدارقطنی، ۴/ ۲۹۳
المسند لا بی حنیفة ، ۱۴۸ ☆

۳۰۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس القسی ، ۲/ ۸٦۸
المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۱۰۰ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲٦۳
الحاوی للفتاوی ، ۱/ ۳۲ ☆

۳۰۴٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب تحریض النبی ﷺ وفد عبد القیس ،الخ ، ۱/ ۱۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۳/ ۲۴۳

وایتاء الزکوة ، وصوم رمضان ، وتعطوا الخمس من الغنم ونهاهم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبدالقیس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، توحید کا حکم دیا۔ پھر فرمایا، جانتے ہو توحید کیا ہے؟ بولے: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا توحید ہے، نماز کا حکم دیا زکوۃ کی ادائیگی اور رمضان کے روزوں کا حکم فرمایا۔ نیز فرمایا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا: ٹھلیا، تو بنی، لکڑی، کا کھکل کیا ہوا برتن اور تارکول کے پیالے سے (یہ چاروں برتن شراب کے لئے استعمال ہوتے تھے۔)

۳۰۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یباع الطعام اذا اشتراه حتی یستوفیه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلہ خرید کر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے منع فرمایا۔

۳۰۴۸ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحکها بحصاة ثم نهی ان یبزق الرجل بین یدیه او عن یمینه ،ولکن عن یساره او تحت قدمه الیسری ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ میں تھوک جما ہوا دیکھا تو اس کو کھرچ کر صاف فرمادیا، پھر سامنے اور داہنی جانب تھوکنے سے منع فرمایا، ہاں بائیں جانب اور بائیں قدم کے نیچے۔

۳۰۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ماذکر فی الاسواق، ۱/ ۲۸۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۲ ☆

۳۰۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البزاق عن یساره ۱/ ۵۹
المسند للحمیدی ، ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یبیع حاضر لباد ، ولا تناجشوا ولا یبیع الرجل علی بیع اخیه ، ولا یخطب علی خطبة اخیه ، ولا تسأل المرأة طلاق اختها لتکفأ مافی انائها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہری دیہاتی کے ہاتھ فروخت نہ کرے، آپس میں بولی کے ذریعہ چیزیں نہ خریدو۔ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، اور عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے کہ پھر خود اسکا حصہ حاصل کرلے۔

۳۰۵۰ ۔ **عن** ابی قتادة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یجمع بین التمر والزهو ، والتمرو الزبیب ، ولینبذ کل واحد منهما علی حدة ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکی اوسرادھ پکی کھجوروں، نیز پکی کھجوروں اور منقی کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا، لہذا ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

۳۰۵۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دارالحرب میں قرآن کریم لیجانے سے منع فرمایا۔

۳۰۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یبیع علی بیع اخیه　۲۸۷/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۶۳/۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۲۶۰/۷
تاریخ بغداد للخطیب ، ۷۲/۸ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۳۰

۳۰۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من رأی ان لا یخلط البسر ، ۸۳۸/۲
شرح السنة للبغوی ، ۳۵۹/۱۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۶۷/۱۰

۳۰۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب کراهیة السفر بالمصاحف الخ، ۴۱۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۷/۲ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۲۱۲/۶
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰۸/۹ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ۱۵۲/۱۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ۳۲۲/۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۳۶۸/۲

۳۰۵۲ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عن الشرب من فی السقاء ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا۔

۳۰۵۳ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان یصلی الرجل مختصرا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۴ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقیم اخاه من مقعده ویجلس فیه ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے۔

۳۰۵۵ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یلبس الرجل ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران یا ورس گھاس کے رنگے ہوئے کپڑے استعمال

۳۰۵۲ـ الجامع الصحیح للبخاری　باب الشرب من فم السقاء ،　۲/۸۴۱
المسند لا حمد بن حنبل　۱/۲۹۳　☆　شرح السنة للبغوی ،　۱۱/۳۷۶
الصحیح لا بن خزیمة ،　۵۲۵۲　☆　المعجم الکبیر للطبرانی ،　۱۱/۸۰۵
المصنف لابن ابی شیبة،　۶/۲۰　☆　شرح معانی الآثار للطحاوی ،　۴/۲۷۶

۳۰۵۳ـ الجامع الصحیح للبخاری ،　باب الخصر فی الصلوة ،
المسند لا حمد بن حنبل ،　۲/۳۹۹　☆　المستدرک للحاکم ،　۱/۳۶۴
المصنف لا بن ابی شیبة ،　۲/۴۸　☆

۳۰۵۴ـ الجامع الصحیح للبخاری ،　باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة ،　۱/۱۲۴
السلسلة الصحیحة للالبانی ،　۲۲۲　☆

۳۰۵۵ـ الجامع الصحیح للبخاری ،　باب النعال السبیة وغیرها ،　۲/۸۷۰
المسند لا حمد بن حنبل ،　۲/۶۶　☆　السنن الکبری للبیهقی ،　۵/۵۰

کرے۔

۳۰۵۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اشتمال الصما ء، وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد لیس عن فرجه منه شیٔ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پورے طور کپڑے میں لپٹنے اور اس طرح کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ کھلی رہ جائے۔

۳۰۵۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التلقی ،وان یبتاع المهاجر للاعرا بی، وان تشترط المرأة طلاق اختها،وان یستام الرجل علی سوم اخیه، ونهی عن النجش،وعن النضریة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔شہر کے باہر ہی چیزوں کو خرید لیا جائے اور بازار نہ پہونچنے دیا جائے۔شہری دیہاتیوں سے خرید وفروخت کریں،عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط پر نکاح کرے،کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرلے۔دلالی کرنے،اور اور جانوروں کو فروخت کرنے کے لئے تھنوں میں دودھ چھوڑے رکھنے سے۔

۳۰۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الشغار ،والشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه

۳۰۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب مایستر من العورة ، ۱/ ۵۳
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۲۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲/ ۲۲٤

۳۰۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشروط فی الطلاق، ۱/ ۳۷٦
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۱۷/۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۷۲/۵ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۳۹۹/٦

۳۰۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشغار ، ۲/ ۷٦٦
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۷ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ٦/ ۳۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳٤٦ ☆ السنن الکبری ،للبیهقی ، ۷/ ۲۰۰
مسند الحبیب بن الربیع، ۲/ ۳۰ ☆

الآخر ابنته ليس بينهما صداق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار کا مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح یونہی کردے اور دونوں کے لئے کوئی مہر متعین نہ کیا جائے کہ یہ بدلہ ہی مہر قرار پائے۔

۳۰۵۹ ۔ **عن** امير المؤ منين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المتعة عام خيبر ولحوم الحمر الانسية ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے سال متعہ حرام فرمادیا اور پالتو گدھوں کا گوشت بھی حرام کردیا۔

۳۰۶۰ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزانبة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے محاقلہ یعنی ایک معین مقدار میں غلہ مالک زمین کو دیکر کاشت کرنے سے منع فرمایا۔ مخاضرہ یعنی زمین کی پیداوار کے ثلث یا ربع کو زمین کے کرایہ میں دینے سے منع فرمایا، مزابنہ یعنی درخت میں لگے پھل معین پیمانے میں بیچنا، ملامسہ یعنی چھونے کہ بیع کی صرف چھوکر بیع کرنا شرط ہوا لٹنے پلٹنے کا اختیار نہ ہو۔ منابذہ یعنی ایک دوسرے کی جانب پھینک دینے سے اس چیز کی بیع ہوجائے اور

۳۰۵۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب لحوم الحمر الانسية ، ۲/ ۸۲۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۴۰۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۳۵۳
التمهيد لا حمد بن عبد البر ، ۱۰/۱۰۴ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/ ۲۵۹
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۱۰، المسند للحميدى، ۶۰۵

۳۰۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب بيع المخاضرة ، ۱/ ۲۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۹۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لا بى نعيم ، ۷/۳۳۴ ☆ السنن للدارقطنى، ۳/ ۳۶
مشكل الآثار للطحاوى، ۱/۴۲ ☆ شرح معانى الآثار، ۴/ ۲۹

دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملے۔

۳۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها،نهی البائع والمبتاع ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع درختوں پر ناجائز فرمائی اس سے پہلے کہ وہ پھل نفع کے قابل ہوں۔ بائع اور مشتری دونوں کو اس سے منع فرمایا۔

۳۰۶۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الذهب بالورق دینا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی چاندی کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا۔

۳۰۶۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الثمرحتی یصلح،ونهی عن الورق بالذهب نساء بنا جز ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کی بیع قابل نفع سے پہلے ناجائز فرمائی، اور چاندی کی سونے کے عوض ادھار بیع بھی منع فرمائی۔

۳۰۶۴ ۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی

۳۰۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها ، ۱/ ۲۹۲
السنن لا بی داؤد
التمهید لا بن عبد البر ، ۲/ ۱۹۱ ☆ مسند الربیع بن حبیب، ۲/ ۴۱

۳۰۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ،، باب بیع الورق بالذهب نسیئة ، ۱/۲۹۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۲۰ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۶/ ۲۸۵

۳۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب السلم فی النخل، ۱/ ۲۹۹
المسند للحمیدی ، ۶۲۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۳

۳۰۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب السلم فی النخل، ۱/ ۲۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۶۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۲۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۱۳۵ ☆ السنن الکبری، للبیهقی ، ۶/ ۲۴
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۳۸۶ ☆

اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن بیع النخل حتی یأکل او یؤکل وحتی یوزن ،قلت : وما یوزن؟ قال رجل عندہ : حتی یحرز ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع قابل نفع سے پہلے ممنوع فرمائی، اور جب تک اس لائق نہ ہو کہ اس کو محفوظ کیا جاسکے۔

۳۰۶۵ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نهى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الولاء وعن هبته ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهى عن بیع حبل الحبلة ۔ وکان بیعا یتبایعه اهل الجاهلیة ، کان الرجل یتباع الجزور الی ان تنتج الناقة ،ثم تنتج التی فی بطنها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا، یہ ایک طرح کی تجارت تھی جو دور جاہلیت میں رائج تھی ،یعنی ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خرید تا کہ اس کی قیمت اس وقت دیگا جب وہ بچہ جنے گی اور اس بچہ کے بھی بچہ ہو۔

۳۰۶۷ ۔ **عن** ابی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه

۳۰۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اثم من تبرأ من موالیه ، ۲/ ۹۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۹ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۱۰/ ۹۲
التمهید لا بن عبد البر ، ۳/ ۷۳ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۱/ ۴۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۴۴۸ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۷/ ۳۳۱
۳۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب بیع الغرر وحبل الحبله ، ۱/ ۲۸۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۵۶ ☆ شرح السنة ، للبغوی ، ۸/۱۸۶
المسند للحمیدی ، ۶۸۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ۶/۳۵۲
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۴/۱۳۲ ☆
۳۰۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الواشمة ، ۲/ ۸۸۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۳۰۸ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۶/ ۲۶۹

وسلم نهى عن ثمن الدم ،وثمن الكلب ،واكل الربا ،وموكله ، والواشمة، والمستوشمة ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت سے منع فرمایا، سود کھانا، کھلانا، بدن گودنا اور گدوانا سب حرام فرمایا۔

۳۰۶۸ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ثمن الكلب ، وحلوان الكاهن ، ومهر البغى ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کاہن کی اجرت اور زنا کی خرچی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۶۹ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن خاتم الذهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۷۰ ۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر ،وعن الصماء ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مهر البغى والنكاح الفاسد، ۲/ ۸۰۵
المسند لا حمدبن حنبل، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۶/ ۸
المستدرك للحاكم ، ۲/ ۳۳ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۸/ ۳۹۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/ ۸۷ ☆ المسند للعقيلى ، ۴/ ۹۴
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۷/ ۲۶۵ ☆

۳۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب خواتيم الذهب، ۲/ ۸۷۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۴۶۸ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة، ۸/ ۳۰۵
الطبقات الكبرى لا بن سعد ، ۱/ ۱۶۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۶/ ۳۱۹
تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ۱/ ۲۰۰ ☆

۳۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صوم يوم الفطر ، ۱/ ۲۸۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۴۶ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۳/ ۱۰۴

علیہ وسلم نے عید الفطر اور ایام نحر کے روزوں سے ممانعت فرمائی۔اور کپڑوں میں لپٹنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : وجدت امرأة مقتولة فی بعض مغازی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قتل النساء والصبیان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی معرکۂ جہاد غزوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عورت کو مقتول پایا تو حضور نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت فرمادی۔

۳۰۷۲ ۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن کراء الارض ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع فرمایا۔

۳۰۷۳ ۔ **عن** محمد بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی ابن لام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها ، فلما کان الیوم الثالث دعت بصفرة فتمسحت به وقالت : نهینا ان نحد اکثر من ثلاث الابزوج ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ کے کسی بچہ کا انتقال ہوا، تیسرے دن آپ نے خوشبو منگا کر اپنے بدن پر لگائی اور بولیں: ہمیں شوہروں

۳۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قتل النساء فی الحرب ، ۱/ ۴۲۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳۱۵/۵
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/ ۳۱۰ ☆ الدر المنثور ، للسیوطی ، ۱/ ۲۰۵
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳/ ۲۲۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۳۸۳
الکامل لا بن عدی ، ۳/ ۹۵۴ ☆

۳۰۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا استاجر ارضا فمات احداهما ، ۱/ ۳۰۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۳/ ۲۸۴
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۱۳۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۵/ ۱۴۲ ☆

۳۰۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب احداد المرأة علی غیر زوجها ، ۱/ ۱۷۰

کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا گیا ہے۔

۳۰۷۴ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیه ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۳۰۷۵ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قضی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالشفعة فی کل مالم یقسم ،فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم زمین میں شفعہ کا حکم فرمایا۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہا۔

۳۰۷۶ ـ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امه بغرة ،عبدا وولید ة ، فقال الذی قضی علیه : کیف اعزم مالا اکل ولا شرب ولا نطق ولا استهل ، ومثل ذلك بطل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما هذا من اخوان الکهان ـ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جسکو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا، کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے، جس شخص کو یہ دیت دینا تھی اس نے کہا: میں اس بچہ کی دیت کس طرح دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی، نہ رویا، یہ تو ایسی بات تھی کہ آئی گئی

۳۰۷۴ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا اختلف الراهن والمرتهن ، ۱/ ۳۴۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳ / ۱۹۱ ☆

۳۰۷۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشفعة فیما لم یقسم ، ۱ / ۳۰۰
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۴/ ۱۲۱ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۷/ ۳۶

۳۰۷۶ـ الجامع الصیح للبخاری ، باب الکهانة ، ۲ /۸۵۷
التمهید لا بن عبد البر ، ۷/ ۱۱۱ ☆

ہوگئی، اس پر حضور نے فرمایا: یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

۳۰۷۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قضى فيمن زنى ولم يحصن بنفى عام وباقامة الحد عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی شخص کو ایک سال شہر بدر کرنے اور حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

۳۰۷۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : امر النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اصحابه ان يجعلوها عمرة ويطوفوا ، ثم يقصروا ويحلوا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عمرہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: طواف کرکے بال کٹوادو اور احرام کھولدو۔

۳۰۷۹۔ **عن** ام المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم امر ازواجه ان يحللن عام حجة الوداع فقلت : فمايمنعك ؟ فقال: لبدت رأسى وقلدت هدى ،فلست احل حتى انحر هديى ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولدینے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کی: حضور آپ کیوں نہیں کھولتے ؟ فرمایا: میں نے احرام باندھ لیا اور قربانی کا جانور متعین کرلیا ہے لہذا قربانی کے پہلے احرام نہیں کھولوں گا۔

۳۰۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب البكران يجلد ان وينفيان ، ۲/ ۱۰۱۰

۳۰۷۸۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب متى يحل المعتمر ، ۱/ ۲۴۱

السنن لا بی داؤد باب افراد الحج ،

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۵ ☆ الصيح لا بن خزيمة ، ۲۷۸۵

۳۰۷۹۔ الجامع الصحيح للبخاری باب حجة الوداع ، ۲/ ۶۳۱

المسند لا حمد بن حنبل ۶/ ۲۸۵ ☆ فتح البارى للعسقلانی، ۸/ ۱۰۵

البدايه والنهاية لا بن كثيرة ، ۵/ ۱۳۸ ☆

۳۰۸۰ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر الناس ان یکون آخر عهدهم بالبیت ،الا انه خفف عن الحائض ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ آخر میں طواف وداع ضرور کریں لیکن حائضہ عورتوں کو معاف ہے۔

۳۰۸۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بزکاة الفطرصاعا من تمر اوصاعا من شعیر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو متعین فرمائے۔

۳۰۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بزکاة الفطر قبل خروج الناس الی الصلوة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے پہلے فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فرض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقة الفطر او قال: رمضان علی الذکر والانثی والحر

۳۰۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب طواف الوداع ، ۱/ ۲۳۶
الصحیح لمسلم، کتاب الحج،
الصیح لا بن خزیمة ۲۹۹۹ ☆ المسند للحمیدی ، ۵۰۲

۳۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صدقة الفطرصاعا من تمر ، ۱/ ۲۰٤
المستدرك للحاکم ۲/ ۲۸۳ ☆ المعجم الکبیر لطبرانی ، ۱۰/۳٦٤

۳۰۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصدقة قبل العید ، ۱/ ۲۰٤
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ٦۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷٦۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ٤٦ ☆ المسند للعقیلی ، ۳/ ۱۷۳

۳۰۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صدقة الفطر علی الحرو المملوك ، ۱/۲۰۵
السنن للنسائی ، ☆
شرح السنة للبغوی ، ٦/ ۷٦ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ٤/۱۳٦

والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير ،فعدل الناس به نصف صاع من بر ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر واجب فرمایا، یا فرمایا: کہ رمضان کا صدقہ، مرد عورت، آزاد وغلام سب کی جانب سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو،لوگوں نے بعد میں اس کی مقدار نصف صاع سے معین کی۔

۳۰۸۴ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الكلاب ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۵ ـ **عن** ام شريك رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال : كان ينفخ على ابراهيم عليه الصلوة والسلام ـ

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ وچھپکلی کے مارڈالنے کا حکم فرمایا،اور فرمایا: یہ آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ بھڑکانے کو پھونک مارتا تھا۔

۳۰۸۶ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : رخص النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرقية من كل ذى حمة ـ

۳۰۸۴ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا وقع الذباب فی شراب احد کم الخ ۱/ ۴۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب المساقاۃ ، ۴۳
السنن للنسائی ، باب المیاہ ،☆
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱/ ۲۴۲

۳۰۸۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا ، ۱/ ۴۷۳
الصحیح لمسلم، کتاب السلام ،
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۳۹۰
شرح السنۃ للبغوی ، ۱۲/ ۱۹۷ ☆

۳۰۸۶ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب رقیۃ الحیۃ والعقرب ، ۲/ ۸۵۴
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۱۱۱ ☆

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۰۸۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تباع العرایا بخرصھا ثمرا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی کہ درخت کے پھل اندازہ سے چھوہاروں کے عوض بیچ دے۔

۳۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر، ورخص فی لحوم الخیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

۳۰۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للحائض ان تنفر اذا حاضت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بغیر طواف وداع حج سے واپسی کی رخصت عطا فرمادی۔

۳۰۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۰۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل یکون لہ ممر، ۱/ ۳۲۰
التمھید لا بن عبد البر، ۲/ ۳۳۱

۳۰۸۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الخیل، ۲/ ۸۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۱۲۵
المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۳۷ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۵۶
المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۶۸

۳۰۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ، ۱/ ۴۷

۳۰۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب تباشر المرأۃ المرأۃ الخ، ۲/ ۷۸۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳۳۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی،

الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی بے ستری نہ دیکھے کہ پھر شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ اس عورت کو علانیہ دیکھ رہا ہے۔

۳۰۹۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم والظن ،فان الظن اکذب الحدیث ،ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ، وکونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گمان سے بچو کہ یہ بسا اوقات سب سے جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے، کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض وعناد نہ رکھو، کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

۳۰۹۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولاغروبها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت اپنی نمازیں اٹکل سے نہ پڑھو۔

۳۰۹۳ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما رجل واقف

۳۰۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب تعلیم الفرائض ، ۲/ ۹۹۵
الصحیح لمسم، کتاب البرو الصلة ، ۲۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/ ۸۵
الامالی للشجری ، ۲/ ۱۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۲۱۴
شرح السنة للبغوی ، ۱۳/ ۱۰۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۳۷۵

۳۰۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الصلوة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ۱/ ۸۲
الصحیح لمسلم کتاب صلاة المسافرین ۵۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۲۷۵
الصحیح لا بن خزیمة ، ۱۲۷۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۵/ ۲۰۲
المسند للحمیدی ، ۶۶۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲/ ۵۸

۳۰۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الکفن فی ثوبین ۱/ ۱۶۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۲۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۳۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/ ۲۴ ☆ المسند للحمیدی ، ۴۶۶

بعرفة اذوقع عن راحلته فوقصته ،او قال : فاوقصته ، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اغسلوا بماء وسدر ، و کفنوه بثوبین ، ولا تحبطوا رأسه ،ولا تخمروا رأسه ،فانه یبعث یوم القیامة ملبیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات میں وقوف کے درمیان ایک شخص اپنی سواری سے گراتو سواری نے اسے کچل ڈالا اوروہ ہلاک ہوگیا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیری کے پتوں سے جوش دیکر پانی سے نہلاؤ،اسے دوکپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبولگاؤ اور نہ اس کے سرکو چھپاؤ اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھیگا۔

۳۰۹٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال :ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الامع ذی محرم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛عورت تین رات کا سفر بغیر ذی رحم محرم نہ کرے۔

۳۰۹۵۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : لاتصوم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:عورت شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ بغیر اجازت شوہر نہ رکھے۔

۳۰۹٦ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی

۳۰۹٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فی یقصر الصلوة ، ۱٤۷/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ٤٥/۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۳۰/۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۱٤/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۸۲/۱۰

۳۰۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا، ۷۸۲/۲
الجامع الصحیح للترمذی ، ۷۸۲ ☆
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۱٦/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۰۲/٦
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۲ ☆ الا مالی للشجری ، ۱۷۸/۱

۳۰۹٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ۲۵۵/۱
الصحیح لمسلم ، ، کتاب الصیام، ۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ٦۳/۲ ☆ السنن للدارمی ، ۳/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر رمضان فقال : لاتصوموا حتی تروا الهلال ،ولا تفطروا حتی تروه ،فان غم علیکم فاقدروا له ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رمضان کا تذکرہ ہوا،فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو،اورافطار بھی نہ کرو جب تک چاند کی رویت کا ثبوت نہ ہو،اگر مطلع ابر آلود ہوتو پورے تیس دن شمار کرو۔

۳۰۹۷ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتعذبوا بعذاب الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ کے عذاب کی طرح لوگوں کوسزائیں نہ دو۔

۳۰۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لایبیع بعضکم علی بیع بعض ،ولا تلقوا السلع حتی یهبط بها الی السوق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں کوئی کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے،اورسامان تجارت کوشہر کے باہر ہی نہ روک لو جب تک کہ وہ بازار نہ آجائے۔

۳۰۹۹ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۳۰۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعذب بعذاب الله ۱/ ٤٢٣
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۷ ☆ المستدرك للحاکم ، ۳/ ٥٣٩
نصب الرایة للزیلعی، ۳/ ٤٠٧ ☆ المصنف لابن ابی ا بی شیبة ، ١٥/ ٣٩٠
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۱۰۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۳/ ۱۳۳
۳۰۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النهی عن تلقی الرکبان ۱/ ۲۸۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٦٣ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۲۰۵
السنن الکبری للبیهقی، ٥/ ٣٤٥ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی، ٤ / ٣٧٣
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳ / ۳ ☆
۳۰۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا ینکح الاب وغیره البکر والثیب الابرضاهما،۲/ ۷۷۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ٤٣٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/ ۱۲۲
فتح الباری للعسقلانی، ۹/ ۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٦٥٧

وسلم : لاتنكح الايم حتى تستامر ، ولا تنكح البكر حتى تستاذن ،قالوا : يارسول الله ! و كيف اذنها ؟ قال : ان تسكت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیوہ سے بغیر صریح اجازت لئے اسکا نکاح نہ کیا جائے ،اور دوشیزہ کا بغیر اذن ،عرض کی: یارسول اللہ ! اذن کس طرح ہوگا ،فرمایا: اگروہ خاموش ہوجائے تو یہ بھی اذن ہے۔

۳۱۰۰ ۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الاغلوطات ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل مبہمہ بیان کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهماقال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الاخصاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن اُلِاُقَرانَ اُن يستاذن الرجل اخاه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشترکہ کھجوروں کو ساتھی کی اجازت کے بغیر کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۰۔ السنن لا بى داؤد ، باب التوقى فى الفتيا ، ۲/ ۵۱۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۷
المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۹/ ۳۸۹ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱۲/ ۲۶۳
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۷/ ٤۳۷ ☆

۳۱۰۱۔ الجامع الصغير للسيوطى،، ۲/ ۵۵۸ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ،

۳۱۰۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اذن انسان لآخر شيئا جائز، ۱/ ۲۳۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ٤٤ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۸/ ۱۱۸

۳۱۰۳ ـ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال :نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الاقعاد والتورك فى الصلوة ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۴ ـ **عن** سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن التبتل ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے بالکل کنارہ کشی اور عورتوں سے شادی نہ کرنے کو منع فرمایا۔

۳۱۰۵ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن التبقر فى الاهل والمال ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال ودولت میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

۳۱۰۶ـ **عن** عبد الله بن مغفل رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى

۳۱۰۳ـ المستدرك للحاكم، ۱/ ۲۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۳۳
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱٦۷۰، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۷
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۱۲۰ ☆

۳۱۰٤ـ الجامع الصحيح للترمذى ، باب ما جاء فى النهى عن القتيل ، ۱/ ۱۲۸
السنن لا بن ماجه ، باب النهى عن التبتل ، ۱/ ۱۳۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۵ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ٤/ ۱۲۸
الدر المنثور للسيوطى ، ۲/ ۳۱۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۵ـ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ٤۳۹
السلسلة الصحيحة للا لبانى، ۱۲ ☆

۳۱۰٦ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى النهى عن الترجل الا غبا ، ۱/ ۲۰۸
السنن لا بى داؤد ، كتاب الترجل ، ۲/ ۵۷۳
السنن للنسائى، باب الترجل غباً ، ۲/ ۲۳۵
التمهيد لا بن عبد البر، ۵/ ۵۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۵۰۱
حلية الاولياء لا بى نعيم، ٦/ ۲۷۹ ☆ المسند لعقيلى ، ٤/ ۱۳۷
المصنف لا بن ابى شيبة ۸/ ۳۹۲ ☆ الكامل لا بن عدى ،

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الا غبا ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۷۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنهما قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجداد باللیل والحصاد باللیل ۔

حضرت امام حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راتوں کو کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۸ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجلالة ان یرکب علیها او یشرب من البانها وان یوکل لحمها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پلیدی کھانے والے جانوروں پر سواری کرنے، ان کا دودھ پینے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۹ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لوگوں کی گردن پھلانگنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی

۳۱۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۸۔ السنن لا بی داؤد باب الشرب من فی السقاء ، ۲/ ۵۲۳
المستدرك للحاکم ، ۲/ ۳۹ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۱۴۷
السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۰۴
الکامل لا بن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

۳۱۰۹۔ السنن لا بی داؤد باب الاحتباء یوم الجمعة ، ۱/ ۱۵۸
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۴۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۷۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆

۳۱۱۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۶/ ۱۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الحکرة بالبلد ،وعن التلقی ،وعن السوم قبل طلوع الشمس ،وعن ذبح قنی الغنم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا: غلہ کو اس وقت تک روکنا کہ بازار میں کمیاب ہوکہ گراں قیمت ہوجائے۔غلہ شہر سے باہر ہی بازار آنے سے قبل خرید لیا جائے۔طلوع آفتاب اسے قبل ہی بیع کرلی جائے۔اور دودھ دینے والی بکری کوذبح کیا جائے۔

۳۱۱۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الدواء الخبیث ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر قاتل کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۱۱۲۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرکوب علی جلود النمار ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۳ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن السدل فی الصلوة ، وان یغطی الرجل فاه ۔

۳۱۱۱۔ الجامع للترمذی، باب من قتل نفسه بسم و غیره ۲/ ۲۵
السنن لا بن ماجه ، با ب النهی عن الدواء الخبیث ۱/ ۲٤۷
السنن لا بی داؤد ، باب فی الا دویة المکروهة ، ۲/ ٥٤۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰٥ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ٤۱۰
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰ / ٥ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ٤/ ۲٦٤
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۸ / ۳۷٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٥۸
۳۱۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳٥٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٥٥۸
۳۱۱۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة السدل فی الصلوة ، ۱/ ٥۰
السنن لا بی داؤد ، باب السدل فی الصلوة ، ۱/ ۹٤
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۹٥ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۲/ ۲٥۹
الکامل لا بن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٥٥۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل اور ڈھاٹا لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۱٤۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن السوم قبل طلوع الشمس ،وعن ذبح ذوات الدر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے قبل سے خرید وفروخت سے منع فرمایا، اور دودھ دیتے جانوروں کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الشرب قائما ، والاكل قائما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر کھانے پینے سے منع فرمایا۔

۳۱۱٦ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الشراء والبيع فى المسجد وان ينشد فيه ضالة ، وان ينشد فيه شعر ،ونهى عن التحلق قبل الصلوة يوم الجمعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا، نیز مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور شعر گوئی سے، اور نماز جمعہ سے پہلے جمعہ کے دن حلقہ بندی سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱٤۔ السنن لا بن ماجه ، باب الصوم، ۱/ ۱۵۹
الكامل لا بن عدى ، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹
۳۱۱۵۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى النهى عن الشرب قائما ، ۲/ ۱۰
السنن لا بن ماجه ، باب الشرب قائما، ۲/ ۲٤٤
المسند لا حمد بن حنبل ۳/ ۱۸۲ ☆ الكامل لا بن عدى،
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۷۷ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۸/ ۱۸
۳۱۱٦۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۲/ ٤۱۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۲
الدر المنثور للسيوطى، ۵/ ۵۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹

۳۱۱۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة على القبور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۸ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة فى الحمام ، وعن السلام على بادى العورة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور ننگے شخص کو سلام کرنے سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱۹ ۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الضحك من الفرطة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۰۔ **عن** عبد الواحد بن معاوية بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الطعام الحار حتى يبرد ۔

حضرت عبدالواحد بن معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔

۳۱۲۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله

۳۱۱۷۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۱٤/ ۲٤۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۵۹

۳۱۱۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۱۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۲۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹ ☆

۳۱۲۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۳۰۹ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۸/ ۳۲

التمهيد لا بن عبد البر ، ۱/ ۳۹۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/ ۲۰

تنزيه الشريعة لا بن عراق، ۲/ ۲۵۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵٦۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی الطعام والشراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی السجود ، وعن النفخ فی الشراب ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے میں جاتے وقت زمین پر پھونک مارنے اور پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوسم فی الوجہ ،والضرب فی الوجہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے پر بھسمہ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوشم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۵ ۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاجابۃ طعام الفاسقین ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۲۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/ ۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۰

۳۱۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البہائم والوسم الخ ، ۱/ ۲۰٤

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۳۷۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۲۵۵

الصحیح لا بن خزیمۃ، ۲۵۵۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/ ۱۰۹

۳۱۲٤۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱

۳۱۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۱

٣١٢٦ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن اكل الهرة ، وعن اكل ثمنها ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اوراس کی قیمت استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٧ـ **عن** ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن اكل المجثمة وهى التى تصبر با النبل ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے پرندہ اورخرگوش کے گوشت کھانے سے منع فرمایا جسکو باندھ کرماڈالا جائے۔

٣١٢٨ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن بيع الصبرة من التمر لايعلم مكيلها بالكيل المسمى من التمر ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے اس ڈھیر کوفروخت کرنے سے منع فرمایا جسکا ناپ معلوم نہ ہو

٣١٢٩ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن بيع الكالى بالكالى ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٣١٢٦ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية ثمن الكلب والنور ، ١/ ١٥٣
السنن الكبرى للبيهقى، ٦/ ١١ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزى ،٢/ ١٠٦
السنن للدارقطنى ، ٣/ ٢٩٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٣/ ٥٢
المستدرك للحاكم، ٢/ ٣٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥٦١
٣١٢٧ـ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية اكل المصبورة ، ١/ ١٧٨
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥٦١ ☆
٣١٢٨ـ السنن للسنائى، باب بيع الصبرة من التمر ، ٢/ ١٩١
المستدرك للحاكم ، ٢/ ٣٨ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٥/ ٢٩١
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥٦٢ ☆
٣١٢٩ـ السنن للدارقطنى ، ٣/ ٧١ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى،
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦٢ ☆

وسلم نے ادھار کی ہوئی چیز کو پھر ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۰ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع حبل الحبلة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی بیع منع فرمایا۔

۳۱۳۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الشاة باللحم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کو گوشت کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع المضامین والملاقیح وحبل الحبلة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں بچوں اور پھران کے ہونے والوں بچوں کی بیع سے منع فرمایا۔اور جانور مادہ کی اس طرح بیع کہ اس کی قیمت جب دیگا جب کہ وہ بچہ جنے اور پھر اس بچہ کا بچہ ہو۔

۳۱۳۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن جلد الحد فی المساجد ۔

۳۱۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن بیع حبل الحبلة ، ۱/ ۱۴۷
السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن شراء مافی بطون الانعام، ۱/ ۱۵۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۵۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۱۷۶
المسند للحمیدی ، ۶۸۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۶/ ۲۵۲
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/ ۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵/ ۵۶۲
۳۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۲ ☆
۳۱۳۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۱۰۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۲۳۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۳ ☆
۳۱۳۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۳ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں حدیں جاری کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن حلق القفا الاعند الحجامة ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گدی کے بال مونڈنے سے منع فرمایا مگر پچھنا لگوانے کے لئے۔

۳۱۳۵۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذبیحة نصاری العرب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ ناجائز فرمایا۔

۳۱۳٦ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذبیحة المجوسی وصید کلبه وطائره ۔

حضرت جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسی کے ذبیحہ اوراس کے کتے اور پرندہ کے شکار کو ناجائز فرمادیا۔

۳۱۳۷ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن شریطة الشیطان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کا ذبیحہ یعنی اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس کو ذبح کرتے وقت ادھورا چھوڑ دیا جائے اوروہ مرجائے۔

۳۱۳٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٩/٥ ☆ الکامل لا بن عدی، ☆

۳۱۳۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ٢١٧/٩ ☆ الکامل لا بن عدی، الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٣/٢ ☆

۳۱۳٦۔ السنن للدارقطنی، ٢٩٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٦٣/٢

۳۱۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی ، ٢٧٨/٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٤٢/٢

۳۱۳۸ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صیام رجب کله ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجب کے پورے ماہ روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۹۔ **عن** ابی ریحانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن عشر ،الوشر ، الوشم ،والنتف ،ومکامعة الرجل الرجل بغیر شعار ،ومکامعة المرأة المرأة بغیر شعار ،وان یجعل الرجل فیه اسفل ثیابه حریرا مثل الا عاجم ،وان یجعل علی منکبیه حریرا مثل الاعاجم ،وعن النهبی ، ورکوب النمار ولبس الخاتم الالذی سلطان ۔

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا۔ دانتوں کو ریتنا اور بناؤ سنگار کے لئے تیز کرنا۔ بدن گودنا، سفید بال اکھیڑنا، دو مردوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، دو عورتوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، عجمیوں کی طرح نیچے کا کپڑا ریشم کا پہننا، عجمیوں کی طرح مونڈھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنا، لوٹ مار کرنا، چیتے کی کھال پر بیٹھنا، انگوٹھی کا استعمال مگر حاکم وسلطان کے لئے۔

۳۱۴۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قتل اربع من الدواب ،النملة والنحلة ، والهد هد ،والصرد ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۱۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۴

۳۱۳۹۔ السنن للنسائی ، باب النتف ۲/ ۲۳۷ ☆

السنن لا بی داؤد ، باب من کره لبس الحریر ۲/ ۵۶۱

السنن الکبری للبیهقی ، ۳/ ۲۷۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۱۳۴

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۴ ☆

۳۱۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الذر ، ۲/ ۷۱۴

السنن لا بن ماجه ، باب ما ینهی عن قتله ، ۲/ ۲۳۲

المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۹/ ۱۲۰

الدر المنثور ، للسیوطی ، ۴/ ۱۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/ ۵۶۴

شرح السنة للبغوی ، ۱۱/ ۲۴۱ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۹/ ۳۱۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

۳۱۴۱۔ **عن** عبد الرحمن بن معاویة المرادی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قتل الخطاطیف ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن معاویہ مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاطیف پرندے کو جو ابابیل کے مانند ہوتا ہے مارنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن کسب الامة حتی یعلم من این هو ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے کر کے لائی۔

۳۱۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن نتف الشیب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۴۔ **عن** عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ

۳۱۴۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۵ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی ، ۱/ ۱۸۹

۳۱۴۲۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۴۲ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی ، ۶/ ۱۲۷

المصنف لا بن ابی شیبة ، ۷/ ۳۵ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ۷/ ۱۰۱

کنز العمال ، للمتقی، ۹۴۲۱، ۴/ ۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۵

۳۱۴۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن نتف الشیب ۲/ ۱۰۵

السنن للنسائی ، باب النهی عن نتف الشیب ۲/ ۱۲۵

السنن لا بن ماجه ، باب نتف الشیب ، ۲/ ۲۶۴

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۰۶ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۴۸۹

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۶۵ ☆

۳۱۴۴۔ السنن لا بی داؤد ، باب صلوة من لا یقیم صلبه فی الرکوع، ۱/ ۱۲۵

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۴۷۷ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۲۲۹

السنن الکبری للبیهقی ، ۲/ ۱۱۸ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد ۴/ ۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن نقرة الغراب ،وافتراش السبع ،وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارنے اور درندے کی طرح چار زانو بیٹھنے اور مسجد میں ایک جگہ اپنے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا کہ جس طرح اونٹ اپنی ایک جگہ بیٹھنے کی بنالیتا ہے۔

۳۱۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتباهی الناس فی المساجد ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں فخر وریاء سے منع فرمایا۔

۳۱۴۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یقعد الرجل بین الظل والشمس ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آدھا سائے میں بیٹھے اور آدھا دھوپ میں۔

۳۱۴۷ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۵ ☆

۳۱۴٦۔ السنن لا بن ماجه ، باب الجلوس بین الظل والشمس، ۲/ ۲٦٤
المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ٤۹۱ ☆ الکامل لابن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵٦٦ ☆

۳۱٤۷۔ الجامع للترمذی ، باب النهی عن نعاطی السیف مسلولا، ۲/ ۳۹
السنن لا بی داؤد ، باب فی النهی ان یتعاطی السیف مسلولا ، ۱/ ۳٤۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۳۰۰ ☆ المستدرك للحاکم ٤/ ۲۹۰
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۲۲٤ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۳۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۸/ ۳۹۵ ☆

۳۱۴۸۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقوم الامام فوق شئ والناس خلفه ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے نیچی جگہ پر ہوں۔

۳۱۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يتخلى الرجل تحت شجرة مثمرة ، ونهى ان يتخلى على ضفة نهر جار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل دار درخت کے نیچے رفع حاجت سے منع فرمایا، نیز جاری نہر کے کنارے بھی اس سے منع فرمایا۔

۳۱۵۰ ۔ **عن** عبد الله بن سرجس رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يبال فى الجحر ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يسمى الرجل حربا ،اوو ليدا،اومرة ،اوالحكم، او اباالحكم ، او افلح ، او نجيحا ،او يسارا ،او نافعا ،او رباحا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع فرمایا، حرب، ولید، مرہ۔ حکم، ابو الحکم، افلح، نجیح، یسار، نافع، رباح۔

۳۱۴۸۔ السنن للدارقطنى ، ۲/ ۸۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۶۶
۳۱۴۹۔ حلية الاولياء لا بى نعيم، ۴/ ۹۳ ☆ المسند للعقيلى ، ۳/ ۴۵۸
الكامل لا بن عدى ، ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۶۶
۳۱۵۰۔ السنن لا بى داؤد باب النهى عن البول فى الجحر ، ۱/ ۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۶۶ ☆
۳۱۵۱۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۰/ ۸۹ ☆

٣١٥٢ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یضحی لیلا ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٥٣ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ،او یرحب بهم ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے مصافحہ، ان کی تعظیم کے پیش نظر کنیت سے پکارنا اور مرحبا کہنے سے منع فرمایا۔

٣١٥٤ ـ **عن** علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما مرسلا قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تستر الجدر ـ

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیواروں پر پردہ ڈالنے سے منع فرمایا۔

٣١٥٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : تراء ی الناس الهلال، فاخبرت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی رأیته فصام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامر الناس بالصیام ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے اور میں نے بھی، تو حضور نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

٣١٥٦ ـ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت

٣١٥٢ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٦٨ ☆

٣١٥٣ـ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ٩/ ٢٣٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٢/ ٥٦٨

٣١٥٤ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٦٨ ☆

٣١٥٥ـ المستدرك للحاكم ، ١/ ٥٨٥ ☆

٣١٥٦ـ كنز العمال للمتقی ،٢٧٥٨٧، ٩/ ٦٠٠ ☆

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المسح علی ظهر الخف ۔

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کا حکم فرماتے۔

۳۱۵۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالوضو ء عند کل صلوة طاهرا اوغیرطاهرا ،فلما شق ذلك علیه امر بالسواك لکل صلوة ،فکان ابن عمر یری ان به قوة فکان لایدع الوضو ء لکل صلوة ۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرنماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا خواہ پہلے سے باوضو ہو یا بے وضو۔لیکن جب لوگوں کے لئے اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو صرف مسواک کا حکم باقی رکھا،لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے لئے اس میں طاقت رکھتے تھے لہذا ہرنماز کے لئے وضو فرماتے۔

۳۱۵۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بزکاة الفطر ان نودی قبل خروج الناس الی الصلوه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے قبل فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۹ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزکاة الفطر بصاع من تمر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۳۸ ☆

۳۱۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۳

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۴۶ ☆ المسند للعقیلی، ۳/ ۱۷۳

۳۱۵۹۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۶۴

٣١٦٠ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهماقال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الا صابع والصحفة ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کے آخر میں انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔

٣١٦١ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشترك فى الابل والبقر كل سبعة منافى بدنه ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں قربانی کے لئے سات لوگ شریک ہوں۔

٣١٦٢ ـ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نعجل الافطار ـ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں افطار میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا۔

٣١٦٣ ـ **عن** عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باقصار الخطب ـ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبوں میں اختصار کا حکم فرمایا۔

٣١٦٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : نهانا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نتمسح بعظم او بعر۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣١٦٠ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٣٨٧ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/ ٨٦
المصنف لا بن ابى شيبة ٨/ ١٠٨ ☆
٣١٦١ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ٢١٦ ☆
٣١٦٢ـ كنز العمال للمتقى، ٢٤٣٩٦، ٨/ ٦١٣ ☆
٣١٦٣ـ المستدرك للحاكم ، ١/ ٤٢١ ☆
٣١٦٤ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٣٠٣ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۵ ـ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: نھانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ندخل علی المغیبات ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا جنکے شوہر گھروں میں نہ ہوں۔

۳۱۶۶ ـ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تزوج المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک وقت میں بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ سے بھی نکاح کرے۔

۳۱۶۷ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال : نھانارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نطرق النساء ،ثم طرقنا ھن بعد ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور پھر ان کے لئے راستے ہموار کریں۔

۳۱۶۸ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الطروق اذا جئنامن السفر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر سے واپسی کے وقت رات میں آنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۹ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال : نھی رسول اللہ صلی

۳۱۶۵ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۳۹۵
۳۱۶۶ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۳۶۸
۳۱۶۷ـ المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۲۴۳
۳۱۶۸ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۳۹۰
۳۱۶۹ـ المسند لا حمد بن حنبل ۲/ ۱۱۵

الله تعالیٰ علیه وسلم ان یتناجی اثنان دون الثالث اذا لم یکن معهم غیرهم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دو شخص آپس میں چپکے چپکے گفتگو کریں اور تیسرا علحدہ رہے جبکہ ان کے پاس اور دوسرے اشخاص نہ ہوں۔

﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،

قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،

اتنی حدیثوں میں وارد ہے جنکے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی ناکافی ہو۔ خود قرآن عظیم ہی نے جوارشاد فرمایا:

وما آتکم الرسول فخذوه ومانها کم عنه فانتهوا ۔

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

امر و نہی اور قضا کو اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔

مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی تقویۃ الایمان مین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کر کے کہتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہ ہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔ تفویہ

مسلمانو! للہ انصاف، یہ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جمیلہ وکمالات رفیعہ ودرجات منیعہ جن میں زید وعمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں، سب ایک لخت اڑادیئے۔ سب لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل، تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف میں غافل نہیں، اور

امتیوں سے بھی امتیاز اتنے ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں، واقف ہوجائیں تو کچھ امتیاز نہیں، کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانو! دیکھا' یہ حاصل ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا جس پر اس نے خاتمہ کیا۔

حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں، صاحب فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والی تحریم ہیں، سن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے، پھر تجھے کوئی کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں؟ شرع کے محرمات تو نے حرام کئے ہیں؟ جن پر زکوۃ نہیں انہیں تو نے معاف کردیا ہے؟ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہوا ہے؟ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں؟ اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں؟ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں، لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گزار وآہن گزاران گستاخان چشم بند ودہن باز کے دل وجگر کے پار کردیا۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں۔

نبیناالآمر الناھی فلا احد ۔ ابر فی قول لامنه ولا نعم۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر ونہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں۔ فرماتے ہیں۔

معنی نبینا الآمر الخ ۔ انه لا حاکم سواہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فهو حاکم غیر محکوم ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر ونہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، نہ وہ کسی کے محکوم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ۲۰۰

(۶۹) خدا اور رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کا حکم

۳۱۷۰ ـ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رجل عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ،ومن یعصھما فقد غوی ـ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے،من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی ،جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا برا خطیب ہے،تو یوں کہہ: کہ جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

قال : قم ،او قال : اذھب فبئس الخطیب انت ـ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ، یا فرمایا: چلا جا، کہ تو برا خطیب ہے۔

قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علما کا ارشاد ہے۔

انما انکر علیہ تشریکہ فی الضمیر المقتضی للتسویۃ ،وامرہ بالعطف تعظیما للہ تعالی بتقدیم اسمہ ـ

یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ ورسول کا ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا پسند نہ فرمایا کہ اس میں برابری کا وہم نہ ہو جائے،اور حکم دیا کہ یوں کہے: جس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی،جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول اللہ سے تعظیما مقدم رہے،حالانکہ حدیث میں خود ہے۔

۳۱۷۱ـ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ،ومن یعصھما فانہ لایضر الانفسہ ولا یضر اللہ شیئا ـ

۳۱۷۰ـ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۳۶۰ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/ ۹۹

۳۱۷۱ـ السنن لا بی داؤد ، باب فی خطبۃ النکاح، ۱/ ۲۸۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کریگا، اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہ پہونچاسکے گا۔

﴿۴۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ضمیر میں اللہ و رسول کو جمع نہ کرنے کی جو توجیہ ہم نے بیان کی وہی صحیح ہے کہ اس دوسری حدیث سے منافات لازم نہ آئے۔

امام اجل نووی علیہ الرحمۃ والرضوان نے منہاج میں یوں توجیہ فرمائی کہ ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کی ممانعت اس لئے وارد ہوئی کہ خطبات ومواعظ میں خوب خوب وضاحت مقصود ہوتی ہے اور رموز واشارات سے بچنا لازم ہوتا ہے، اور اس طرح کی ضمیر تثنیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں متعدد مقامات پر ہے۔

جیسے حضور نے فرمایا:

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ۔

توضمیر تثنیہ یہاں اسی لئے وارد ہوئی کہ یہ خطبہ ٔ وعظ نہیں، کہ اسکا محفوظ رکھنا لازم نہیں بلکہ فقط نصیحت مقصود ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک حکم شریعت ہے تو جتنے الفاظ کم ہوں اتنا ہی حفظ آسان ہوگا کہ اس کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

اقول ۔امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تکلف پر اس لئے برانگیختہ کیا کہ ان کی نظر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطیب کو ضمیر تثنیہ میں اللہ و رسول کو جمع فرمانے سے باز رکھنا اور پھر خود دوسرے موقع پر جمع فرمانا ان دونوں کے درمیان تنافی ہے۔حالانکہ آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں میں تنافی نہیں، نیز خطبہ میں ضمائر کا ترک واجب نہیں، اور ضمیر کے مقام پر اسم ظاہر کو لانا بھی وضاحت کے لئے شرط نہیں۔

ہاں اضمار کو اظہار مقصود میں وہاں مخل سمجھا جاتا ہے جہاں التباس کا خوف ہو اور یہاں ایسا نہیں ۔تو یہاں بصورت ضمیر تثنیہ ذکر کرنا اس بات کا سبب کیسے ہو جائیگا کہ حضور اس کی مذمت فرمائیں اور اس کو مجلس سے برخاست فرمادیں، حالانکہ خود آپ کلام میں ایجاز کو پسند فرماتے جبکہ مقاصد کو سمجھانے میں خلل انداز نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ نماز خوب طویل کرو اور خطبے چھوٹے پڑھو۔ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

اب جبکہ ابوداؤد شریف سے یہ ثبوت مل گیا کہ حضور نے خود یہ طریقہ خطبہ ہی میں استعمال فرمایا تو امام نووی کی توجیہ اب قابل قبول نہ رہی، چھٹکارہ کی راہ یہ ہی ہے کہ ہماری ذکر کردہ توجیہ کو تسلیم کیا جائے۔ والحمد لله على التوفيق ۔

الامن والعلی ۲۰۵

(۷۰) ’’اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے‘‘ اس قول کی تحقیق

۳۱۷۲۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا من المسلمين رأى فى النوم انه لقى رجلا من اهل الكتاب فقال : نعم القوم انتم ، لو لا انكم مشركون تقولون ماشاء الله وشاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،وذكر ذلك للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ؛ اما والله ! ان كنت لا عرفها لكم ، قولوا : ماشاء الله ثم ماشاء الله محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو خدا کی قسم! تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا حلف احدكم فلا يقل ماشاء الله وشئت ، ولكن ليقل ماشاء الله ثم شئت ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں، ہاں یوں کہے: جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

۳۱۷۲۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٥٣١، ٥٤٦، ٥٥٢

۳۱۷۳۔

٣١٧٤ ـ **عن** طفيل بن سخبرة رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى فيما يرى النائم كانه مر برهط من اليهود فقال : من انتم ؟ قالوا: نحن اليهود ،قال : انكم انتم القوم لولا انكم تزعمون ان عزير بن الله، فقالت اليهود : وانتم القوم لولا انكم تقولون : ماشاء وشاء محمد ،ثم مر برهط من النصارى فقال : من انتم ؟ قالوا : نحن النصارى ،فقال : انكم نتم القوم لولا انكم تقولون : المسيح بن الله ، قالوا : وانكم انتم القوم لولا انكم تقولون : ماشاء الله وماشاء محمد ،فلما اصبح اخبربها من اخبر ،ثم اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبره فقال : هل اخبر ت بها احدا؟ قال : عفان ، قال : نعم ، فلما صلوا خطبهم فحمد الله واثنى عليه ثم قال : ان طفيلا رأى رؤيا فاخبربها من اخبر منكم ،وانكم تقولون كلمة كان يمنعنى الحياء منكم ان انهاكم عنها ،قال : لاتقولوا : ماشا ء الله وماشاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ

حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک یہودی جماعت کے پاس سے گذرا، میں نے کہا: تم لوگ کون ہو؟ بولے: ہم یہودی ہیں، میں نے ان سے کہا: تم کامل لوگوں میں شمار ہوتے اگر تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ مانتے، یہودی بولے: تم بھی خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی ابنیت حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہ ہی سوال وجواب ہوئے، صبح کو میں نے یہ خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ خواب سنایا، فرمایا: کیا تم نے یہ خواب کسی کو سنا دیا ہے، عرض کی: ہاں عفان کو فرمایا: ٹھیک ہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٣١٧٥ ـ **عن** عبد الله بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال ان يهوديا اتى النبى

٣١٧٤ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ٦٨

٣١٧٥ـ المسند لا حمد بن حنبل ، ٥/ ٣٨٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : انکم تندون وانکم تشرکون ،تقولون : ماشاء اللہ وشئت ،وتقولون والکعبۃ ،فامرھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارادان یحلفوا ایقولوا : ورب الکعبۃ ،ویقول احد : ماشاء اللہ ثم شئت ۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: بیشک تم لوگ اللہ کا برابر ٹھراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔اور کعبے کی قسم کھاتے ہو،اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم فرمایا: کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں: رب کعبہ کی قسم ،اور کہنے والا یوں کہے: جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم۔

۳۱۷۶ ۔ **عن** قتیلۃ بنت صیفی الجھنیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یامحمد ! نعم القوم انتم لولا انکم تشرکون ،قال: سبحان اللہ ،وماذاك ؟ قال : تقولون اذا حلفتم : والکعبۃ ! قالت : فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ثم قال : انہ قد قال : فمن حلف فلیحلف بر ب الکعبۃ ،قال : یامحمد ! نعم القوم انتم ،لولا انکم تجعلون للہ ندا ،قال: سبحان اللہ ، وما ذلك ؟ قال : تقولون : ماشاء اللہ وشئت، قالت : فامھل رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ، قال : انہ قد قال : ماشاء اللہ فلیفصل بینھما ثم شئت ۔

حضرت قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: اے محمد! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیئے ،فرمایا: سبحان اللہ! یہ کیا؟ کہا: آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی ،یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی ،پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا ہے،تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے ، یہودی نے عرض کی: اے محمد! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھرائیے،فرمایا: سبحان اللہ! یہ کیا؟ کہا: آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔اس پر بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۱۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/ ۱۴

نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا، بعدہ فرمادیا، اس یہودی نے ایسا کہا ہے،تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔

﴿۵۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طائفہ وہابیہ کی اور بڑھکر سنئے،شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا۔

اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں۔جیسے اولاد کا نام عبداللہ،خدا بخش رکھنا،جس چیز کو فرمایا اس کو برتنا، جو منع کیا اس سے دور رہنا، اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کرینگے اور اس کے نام کی قسم کھانی، اس قسم کی چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے بنائی ہیں، پھر کوئی کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے، جیسے اولاد کا نام عبدالنبی، امام بخش رکھے، کھانے، پینے، پہننے میں رسموں کی سند پکڑے، یا یوں کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤنگا، یا پیغمبر کی قسم کھاوے، سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔ تفویۃ الایمان

پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتقولوا ماشاء الله وشاء محمد ،وقولوا ماشاء الله وحده ۔نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔ تفویہ

اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے، گو کیسا ہی بڑا ہو۔مثلا یوں نہ بولو، کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہوجاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تفویۃ الایمان

اقول:وباللہ التوفیق ۔

اولاً۔وہی قدیم لت، وہی پرانی علت، کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین ۔حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو، وہ شرک کا حکم کدھر گیا؟

ثانیاً ۔سخت عیاری ومکاری کی چال چلا، مشکوۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مذکور تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتقولوا: ماشاء الله وشاء فلان ،ولكن قولوا : ماشاء الله ثم شاء فلان ۔

نہ کہو جو چاہے اور چاہے فلاں ۔ بلکہ یوں کہو: جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں ۔

مشکوۃ میں اسے مسند امام احمد وسنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کرکے فرمایا:

وفی روایة منقطعا ۔

اور ایک روایت منقطع یعنی جسکی سند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی۔

یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی ۔ ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوی شرک کو داخل جہنم کئے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا ۔اور فقط یہ منقطع روایت نقل کرلایا، کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے ؟ نہیں نہیں، خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے مگر اسے تو ان بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی ، سمجھ لیا ان پر اندھیری ڈال لونگا ۔ اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہونگے ۔

ع　اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

ثالثاً ۔ امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہ ہی مشکوۃ ہے، ہم نے اس مطلب کی احادیث ذکر کردیں، اب بتوفیقہ ثابت کردکھاتے ہیں کہ یہ ہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں ۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیر صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں ۔ امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھکر شرح السنہ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی۔

اقول ۔ وبا لله التوفيق ۔

اب بفضلہ تعالیٰ ملاحظہ کیجئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں۔

اولاً ۔ ان احادیث سے ثابت کہ صحابۂ کرام میں یہ قول کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے، یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا، شائع وذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

پر مطلع تھے، اوران کا رنہ فرماتے تھے، بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں۔
کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔

امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے، تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرک کرتے تھے، اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔

ثانیاً۔حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا، مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا، جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا فرمایا۔اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا۔امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے۔والعیاذ باللہ رب العلمین۔

ثالثاً۔ایک یہودی نے آکر اعتراض کیا، اس کے بعد حکم ممانعت ہوا، تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابۂ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کو سچی توحید اور اس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

رابعاً۔قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو، اس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا: وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے، اچھایوں نہ کہا کرو۔تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا، اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا، پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے، بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے، لہذا چھوڑ دو، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خامساً۔ان سب وقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی ہماں درکاسۂ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا۔

امام الوہابیہ کے الفاظ یاد کیجیئے۔

یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان

مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الہی عزوجل ہے، جس میں کسی مخلوق کو کچھ

دخل نہیں ، اس میں دوسرے کوخدا کے ساتھ (اور) کہہ کر ملایا تو کیا ،اور ’’(پھر‘‘) کہکر ملایا تو کیا،شرک سے کیونکر نجات ہوجائیگی ۔ مثلا

آسمان وزمین کا خالق ہونا ، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں ، کیا اگر کوئی یوں کہے: کہ اللہ ورسول خالق السموات والارض ہیں ، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں ، جبھی شرک ہوگا ۔ اور اگر کہے: کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں ، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں ہیں ،تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمراہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں ، اللہ پھر رسول نے ہماری مشکلیں کھول دیں ، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں ۔ اسی لئے تو یہ عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی ۔ تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پا کر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی ۔

مسلمانو! یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا ۔ و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ یہ تو ان کے طور پر نتیجۂ احادیث تھا ، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

اقول ۔ وباللہ التوفیق ۔ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا ۔ کسی کے لحاظ وپاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کرسکتا تھا ۔

بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ طابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے ۔ مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ ہماری تقریرات جلیلہ وتحریرات انیقہ سے واضح وآشکار ہے ، محمد رسول تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے ایک نائب وخادم سیدنا علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ ۔

حضرت امیر وذریہ طاہرہ اور اتمام امت برشاں پیراں ومرشداں می برمستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند۔

امام الوہابیہ اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جوایمان صراط مستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہ ہی تھا، جہاں کہتا تھا۔

مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تا انقراض دینا ہمہ بواسطہ ایشاں ست ودر سلطنت سلاطین وامارت امراء ہمت ایشاں راد خلے ست کہ برسیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔

اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قل بئسما یأمر کم به ایمانکم ان کنتم مؤمنين، اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیاایمان، سخت براایمان، نام کاایمان اور حقیقت میں پرلے سرے کا کفران سکھایا۔ یہ اسفل السافلین پہونچا، اب وہ بات کہ سیاحان عالم بالا پرظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دے۔ومن لم يجعل الله له نورا فماله من نور۔

اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابۂ کرام نام الٰہی عزجلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملاکر کہا کرتے تھے ؛ کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے۔مگر ازانجا کہ طریق ادب سے اقرب وانسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ ومشیت عطائیہ میں فرق ومراتب نفس کلام سے واضح ہوکہ کسی احمق کوتوہم مساوات نہ گذرے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمہ پر خیال گذرتا تھا، پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں، معنی حق وصدق انہیں ملحوظ ہیں، محبت خدا ورسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک وتوسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعاممنوع نہیں کہ واؤ مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات اور نہ معیت کے واسطے۔لہذا منع نہ فرماتے تھے۔

یہ نکتہ یادرکھنے کاہے کہ بعض بڑے لوگ بھی اس سے غافل رہے،لہذاان لوگوں نے ’’ماشاءاللہ ثم شاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو جائز قرار دیالیکن اسی جملہ کو’ثم ، کے بجائے ’واؤ، کے ذریعہ استعمال کرنے کوشرک جلی قرار دیا، حالانکہ ان کی یہ بات اسی وقت درست ہوسکتی جبکہ’واؤ، بمعنی استواء وبرابری ہواور یہ بلاشبہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نیز فرماتا ہے: اغنھم اللہ ورسولہ ۔ اوراس کے علاوہ بھی بے شمار مثالیں ہیں جو واؤ کو مطلق جمع کے معنی میں ہونے کو ثابت وظاہر کرتی ہیں۔

اس کے باوجود بحمدہ تعالیٰ ان کا قول وہ نہیں جسکو وہابیہ ناپاک گروہ نے بیان کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مشیت ثابت کرنا ہی شرک ہے جیسا کہ ان کے امام مہلک نے بیان کیا اور آپ سب سن چکے۔ کہ کہتا ہے:

مشیت خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تفویہ

اگر ایسا ہی تھا اور ان وہابیہ کا مذہب ہی درست ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلق مشیت کو شرک فرماتے خواہ اس کو 'واؤ' کے ذریعہ استعمال کریں یا 'ثم' کے ذریعہ۔ جیسا کہ ہم بتا چکے۔ کہ حضور نے 'ثم' کے ذریعہ جواز کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ جل جلالہ نے چاہا پھر اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہا کرو۔

بالجملہ جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدلدیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے، مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا، اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوئے ہیں، اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہ ہی ٹھرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھرا ہے بدل دیا جائے، جس طرح رب العزت نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا، کہ یہود عنوداً سے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ انظرنا، کہنے کا ارشاد ہوا تھا، ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں

یہودونصاری کواس امام الوہابیہ کے خیالوں کی طرح معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہوکہ صرف دہن دوزی مخالفاں کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔

اب حضوراقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اورارشادفرمایا: کہ یوں نہ کہوکہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہوکہ اللہ پھراللہ کارسول چاہےتو کام ہوگا۔(پھر) کالفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہودونصاری ،یایوں کہیئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کوگزرتا ہے باقی نہ رہے گا۔ الحمد لله علی تواتر الائه والصلوه والسلام علی انبیائه ۔

اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریرمنیرکہ فیض قدیرسے قلب فقیرپرالقاہوئی کیسی واضح ومستیز ہےجسنے ان احادیث کوایک مسلسل سلک گوہرمیں منظوم کردیااورتمام مدارج ومراتب مرتبہ کابحمداللہ تعالٰی نورانی نقشہ کھینچ دیا۔الحمدللہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرھم بدمذہبوں کواس سے کیا علاقہ ۔ ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم والحمد لله رب العالمین ۔

عرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغ گوکوتا بخانہ پہونچارہی ہیں ۔رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکرکی اور یونہی روایت اعتبارللحادی ام المومنین صدیقہ سے کہ یہود کے اعتراض پرفرمایا: یوں نہ کہو بلکہ کہو: ماشاءاللہ وحدہ۔

اقول۔ اگرصحیح بھی ہوتو نہ ہمیں مضرنہ اسے مفید۔کہ واؤ سے احتراز کی دوصورتیں ہیں۔

اول۔تبدیل حرف ،جسکی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشادفرمارہی ہیں،

دوم۔رأساترک عطف ،جسکا اس روایت میں ذکرآیا۔اب ایک صورت دوسری کی نافی ومنافی نہیں،نہ ذاتی میں حصرعطائی کی نفی کرے۔

قال الله تعالیٰ

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم

ومارمیت اذ رمیت ولكن الله رمی

اورجب بحمداللہ تعالٰی خودحدیث سے ہم (ماشاءاللہ ثم شاءفلان) کی طرح ماشاءاللہ ثم

شاء محمد صلی اللہ علیہ، کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلاً ہمیں ان نکات وتوجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں۔

شیخ محقق نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا:

دریں جا غایت بندگی وتواضع وتوحید ست ۔ زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در غیر خود اسناد مشیت اگر چہ بطریق تاخر وتبعیت باشد تجویز کرد۔ اما در حق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بہ پروردگار تعالیٰ تنہا بے توہم شرکت ۔

یہاں نہایت بندگی اور تواضع وتوحید کا اظہار مقصود ہے،اس لئے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر کے غیر خدا کے لئے مشیت کو جائز قرار دیا ہے لیکن اپنے لئے اس کو بھی منع فرما دیا کہ کسی کو شرک کا وہم نہ ہو جائے۔

اقول: یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کیفر چشانی کو بس ہے۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا اپنی مشیت کا ذکر نہ کرنے کو فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی،اگر شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع فرمایا اور زید وعمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا۔

علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف ودقیق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ

انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأس الموحدين ،ومشيته معمورة فى مشية الله تعالىٰ ومضمحلة فيها ـ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے۔

اقول: تقریر اس اشارۂ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے خواہ ثُم ،خواہ کسی حرف سے معطوف ومعطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے ۔ بلکہ ثم ،بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے،اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں،ان کی مشیت خدا بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت بعینہ ان کی مشیت ،اور عطف کر کے کہے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور

رسول کی مشیت اور۔لہذا یہاں عطف کے لئے نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا، ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آجائے گا۔جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

هكذا ينبغى ان يفهم هذا المقام وبه يندفع ماأورد عليه القارى ،عليه رحمة البارى ۔

یہاں علامہ علی قاری نے ایک نقض یوں وارد کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انسانوں کی مشیت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں مستغرق وگم ہے، پھر علامہ طیبی کی تقریر وتوجیہ سے کیا خصوصیت باقی رہی۔

اقول: علامہ قاری نے یہاں اضمحلال اضطراری اور اختیاری میں فرق نہ کیا کہ اول تو تمام مخلوق کو حاصل ہے اور دوسری صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں دوسرے بندوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

علامہ قاری نے پھر اعتراض کیا کہ علامہ طیبی کی توجیہ تو اس بات کا افادہ کررہی ہے کہ مشیت خدائے تعالیٰ اور مشیت رسول کے درمیان واو لانا جائز نہیں۔

اقول علامہ طیبی نے یہ بات اس لئے نہیں کہی تھی کہ وہ اس توجیہ سے واؤ حرف عطف کا دونوں مشیتوں کے درمیان لانے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

الامن والعلی ۲۲۴

(۱۷) حضور نے ابوطالب کی سزا ہلکی فرمادی

۳۱۷۷۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : يارسول الله ! هل نفعت اباطالب بشئ فانه كان يحوطك يغضب لك ، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نعم ،هو فى ضحضاح من نار ،ولو لاانا لكان فى الدرك الاسفل من النار ۔

۳۱۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قصة ابى طالب ، ۱/ ۵۴۸
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ، ۱/ ۱۱۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۰۶ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۷/ ۹۱۷

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا، خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا، حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا؟ فرمایا: ہاں وہ پاؤں تک آگ میں ہے، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نیچے طبقے میں رہتا۔

۳۱۷۸ ۔ **عن** عبد الله بن الحارث رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت العباس رضی الله تعالیٰ عنه یقول : قلت : یارسول الله ! ان اباطالب کان یحوطك وینصرك ویغضب لك ، فهل نفعه ذلك ، قال : نعم ،وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا: کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابوطالب آپکی حفاظت کرتا، ہر موقع پر مدد کرتا اور آپکی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا، کیا حضور نے بھی ابوطالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا: میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

۳۱۷۹ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ابی طالب ،هل تنفعه نبوتك ؟ قال : نعم ،اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابوطالب کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپکی نبوت سے انہیں کچھ فائدہ پہونچا؟ فرمایا: ہاں! میں نے ان کو جہنم کے عذاب میں ڈوبا ہوا پایا تو نکال کر ان کو صرف پاؤں تک چھوڑ دیا۔

﴿۵۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں: کہ

۳۱۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کنیة المشرك ، ۹۱۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱۱۵/۱
۳۱۷۹۔ المسند لابی لیلی ۳۹۹/۲ ☆ الکامل لابن عدی،

اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا، اسے میں نکال لایا، اورتم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلانہیں مانتے، یہ تمہارا ایمان ہے، مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں، ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے، جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے، ہاں یہ وہی پیارا ہے جسکی عزت وجاہت، اور جسکی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اسے دلا دیئے۔ آخر حدیث میں نہ سنا، الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ۔

عزت دینا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

توراۃ شریف کا ارشاد ہے

یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع ۔

اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے، سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　الامن والعلی ۱۲۳

امام عینی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

فان قلت : اعمال الکفرۃ ھبأ منثورۃ لا فائدۃ فیھا ، قلت : ھذاالنفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ ۔

یہ اعتراض کہ کفار کے اعمال نیک آخرت میں ھبأ منثورہ ہو جائینگے اور ان کا کوئی ثواب نہ پائینگے۔ تو اسکا جواب یہ کہ یہ نفع ابوطالب وغیرہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ملیگا اور یہ حضور کے خصائص سے ہے۔

امام ابن حجر کی فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

یرید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ ۔

اگرچہ ابوطالب وغیرہ کے لئے شفاعت ممتنع تھی لیکن یہ حضور کی خصوصیت ہے کہ آپکی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

اسی طرح مجمع بحار الانور وغیرہ میں ہے۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ نفع کافر کے

عمل سے نہ ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے اور یہ خصائص علیہ حضور سے ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۶۲

(۷۲) حضور اپنے رضاعی باپ کو جنت میں داخل فرمائیں گے

۳۱۸۰ ۔ **عن** رجال من بنی سعد بن بکر قالوا : قدم الحارث ابو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکة فقالت لہ قریش :الاتسمع مایقول ابنك ، وان الناس یبعثون بعد الموت ، فقال : ای بنی ! ماھذا الذی تقول : قال : نعم لوکان ذلك الیوم اخذت بیدك حتی اعرفك وحدیثك الیوم ، فاسلم بعد ذلك فحسن اسلامہ ،وکان یقول : لو قد اخذ ابنی بیدی لم یرسلنی حتی یدخلنی الجنة ۔

قبیلہ بنوسعد کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے تو قریش نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ: لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونگے ۔حضرت حارث نے حاضر ہوکر عرض کی: اے بیٹے ! یہ تم کیا کہتے ہو؟ حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں، جب وہ دن آئے گا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا اور آپ کو آج کا دن یاددلاؤں گا، پھر وہ اسلام لے آئے اور ایک اچھے مسلمان کی طرح رہے، بسا اوقات فرماتے: جب میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑینگے تو اس وقت تک نہیں چھوڑینگے جب تک مجھے جنت میں نہ داخل کردیں۔ ۱۲م مالی الجیب قلمی ۱۳

۳۱۸۱ ۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا محمد واحمد والحاشروالماحی والخاتم والعا قب ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے، میں خاتم سلسلہ نبوت ہوں اور عاقب کہ سب نبیوں کے بعد آیا۔

﴿۵۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے ،تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھکر کون

۳۱۸۰۔ الاصابہ لا بن حجر، ۱/ ۵۷۸

۳۱۸۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۴۱

دافع البلاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔مگراس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرمارہے ہیں، کہ میں حشر دینے والا ہوں اپنے قدموں پر خلائق کو۔تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا، حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملادیا،تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں،تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں، کہ موجبہ کلیہ کو اسکا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے۔ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لئے نہیں ہوسکتی ،دفع بلا ، یا سماع ندا ، یا فریاد کو پہونچنا ، یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا۔

الامن والعلی ۱۳۰

(۴۷)اللہ ورسول بچوں کے محافظ ونگہبان ہیں

۳۱۸۲ ۔ **عن** ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان اباسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه لما توفی عنها وانقضت عدتها خطبها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقالت : یارسول اللہ ! ان فی ثلاث خصال ، انا امرأة کبیرة ،فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انا اکبر منك ،قالت : وانا امرأة غیور ،قال : ادعو اللہ عزوجل فیذهب غیرتك ،قالت : یارسول اللہ !وانی امرأة مصبیة ، قال : هم الی اللہ ورسوله ، قال : فتزوجها ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور عدت گذرگئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا،انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں، میری عمر زائد ہے،سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں،عرض کی: میں رشک ناک عورت ہوں، (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکررنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا: میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا

۱۸۲۱

۳۱۸۲۔ السنن للنسائی، باب النکاح الا بن امه، ۶۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۵۲/۷

وہ تمہارا رشک دور فرمادے گا۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرے بچے ہیں ان کی پرورش کا خیال ہے۔ فرمایا: بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۳۴
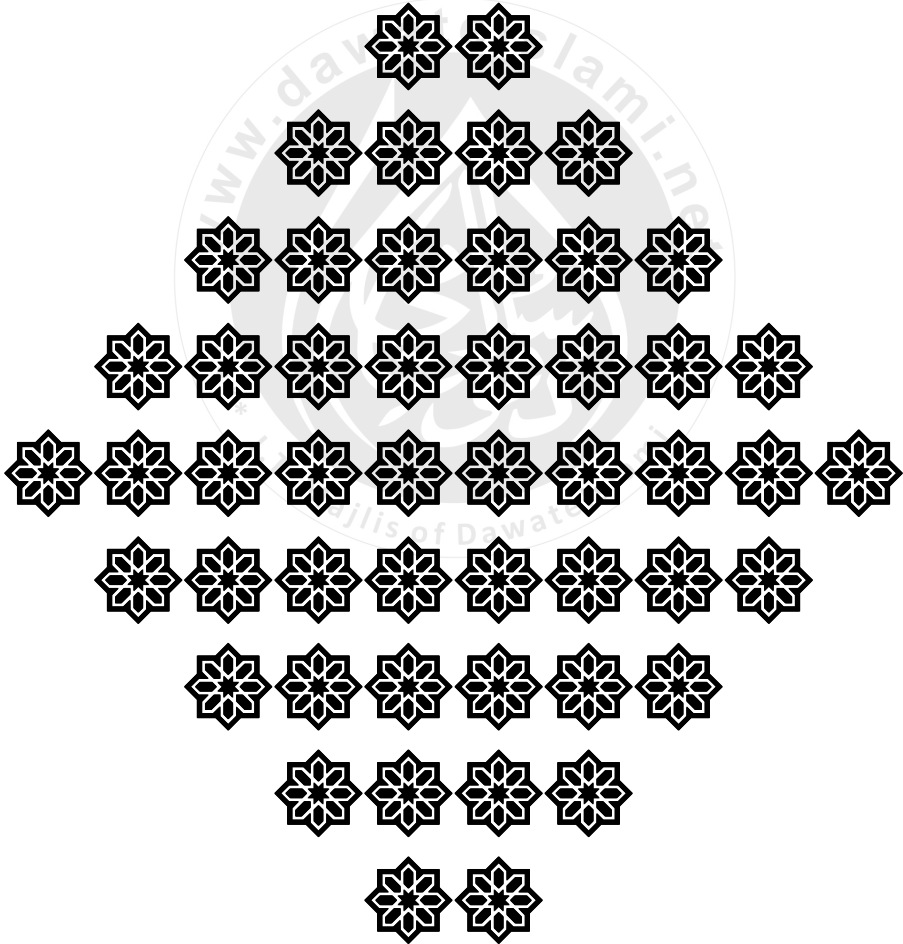
۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

(۱) حضور تمام مخلوق کے نبی ہیں

۳۱۸۳۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کان النبی یبعث الی قومه خاصة ،وبعثت الی الناس عامة ،وفی روایة کافة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور مجھے تمام لوگوں کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔

۳۱۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارسلت الی الخلق کافة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھجا گیا۔

۳۱۸۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان الله تعالیٰ فضل محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء ،قالوا: کیف ؟ قال : ان الله تعالیٰ قال : ومارسلنا من رسول الا بلسان قومه ،وقال لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ومارسلناك الا کافة للناس ، فارسله الی الانس والجن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

۱۸۲۱

۳۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،	کتاب التیمم،		۱/ ٤٨
الصحیح لمسلم،	کتاب المساجد و مواضع الصلوة،		۱/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ،	۲/ ۳۰٤ ☆	المصنف لا بن ابی شیبة ،	۱۱/ ٤۳۲
التمهید لا بن عبد البر،	٥/ ۲۲۲ ☆	السنن الکبری للبیهقی ،	۱/ ۲۱۲
اتحاف السادة للزبیدی،	۱۰/ ٤۸۸ ☆	فتح الباری ، للعسقلانی	۱/ ٤۳٦
۳۱۸٤۔ الصحیح لمسلم،	کتاب المساجد و مواضع الصلوة،		۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل،	۲/ ٤۱۲ ☆	السنن الکبری للبیهقی ،	۲/ ٤۳۳
۳۱۸٥۔ المسند لا بی یعلی ،	☆	السنن الکبری للبیهقی،	

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام سے افضل کیا، حاضرین نے انبیا پر وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے، تو حضور کو تمام جن وانس کا رسول بنایا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل۔ کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبرئیل۔

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر، ارض و سماء، جبال و بحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطۂ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم میں لفظ عالمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمہ کافۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔ تجلی الیقین ۲۶

(۲) تمام مخلوق حضور کو اپنا نبی جانتی اور مانتی ہے

۳۱۸۶۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی۔

السوء والعقاب ۳۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب نظر کیجئے! یہ آیت (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوئی) کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔

اولاً۔ اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک شہر کے ناظم تھے، اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین

۱۸۲۱'

۳۱۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/ ۶ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۶/ ۱۶۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۲۳، ۱۱/ ۴۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۹۲
یہ حدیث صحیح ہے۔

وآسماں۔

ثانیاً۔اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اوران کاتحمل بغایت دشوار۔ انا سنلقی علیك قولاً ثقیلا ۔اسی لئے موسی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی،لاتنیا فی ذکری ۔

دیکھومیرے ذکرمیں سست نہ ہوجانا۔

پھرجسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر،جسکی رسالت نے انس وجن،اورشرق وغرب کوگھیرلیااس کی مؤنت کس قدر،پھرجیسی مشقت ویساہی اجر،اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر،افضل العبادات احمزھا ۔

ثالثاً۔جیسا جلیل کام ویساہی جلالت والااس کے لئے درکارہوتا ہے۔بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پرافسران ماتحت کوبھیجتاہےاورسخت عظیم مہم پرامیرالامراءوسرداراعظم کو،لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جوتفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اوراس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً۔یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہواسے ویسے ہی عالی شان کام پرمقررکریں۔جس طرح بڑے کام پرچھوٹے سردارکاتعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب،یونہی چھوٹے کام پربڑے سردارکاتقررنگاہوں میں اس کے ہلکے پن کاجالب۔

خامساً۔ جتنا کام زیادہ اتناہی اس کے لئے سامان زیادہ،نواب کوانتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔اوربادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کواس کے رتق وفتق اورنظم ونسق میں اسی کے موافق ۔اوریہاں سامان وہ تائیدالٰہی وتربیت ربانی ہے جوحضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پرمبذول ہوئی ہے،تو ضرور ہے کہ جوعلوم ومعارف قلب اقدس پرالقاہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واولٰی ہوں ۔افادہ الامام الحکیم الترمذی و نقلہ عنہ فی الکبیر الرازی ۔

اقول: پھریہ بھی دیکھناکہ انبیاء کوادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

حلم،کہ گستاخی کفارپرتنگ دل نہ ہوں۔

دع اذٰھم و توکل علی اللہ ۔

صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل ۔

تواضع، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین ۔

رفق ولینت، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم الآیہ

رحمت، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

رحمۃ للذین آمنوا منکم

شجاعت، کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لا یخاف لدی المرسلون ۔

جود وسخاوت، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبید الاحسان ،وجبلت القلوب علی حب من احسن الیھا ۔

ولاتجعل یدك مغلولۃ الی عنقك ۔

عفوو مغفرت، کہ نادان جاہل فیض پاسکیں۔

فاعف عنھم واصفح ،ان اللہ یحب المحسنین

استغناء وقناعت، کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

لا تمدن عینیك الی ما متعنا بہ ازواجا منھم ۔

جمال عدل، کہ تثقیف وتادیب وتربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ۔

کمال عقل، کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے۔لہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

ومٰاارسلنامن قبلك الارجالا ۔

نہ کبھی اہل بادیہ وسکان دہ کو نبوت ملی کہ جفاوغلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی الیھم من اھل القری ،ای اھل الامصار ۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۷ ۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : من بدا جفا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدوی کی جبلت میں شدت وغلظت ہوتی ہے۔

اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جوان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جسکی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۸ ۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونة علی قدر المؤ نة ، وینزل الصبر علی قدر البلاء ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مدد بندوں پر ان کی دشواریوں کے مطابق اتارتا ہے، اورصبر آزمائشوں کے مطابق عنایت فرماتا ہے۔۱۲م

توضرور ہوا کہ ہمارے حضوران سب اخلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیا سے اتم واکمل واعلی واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۳۱۸۹ ۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۸۲۱'

۳۱۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۵۷ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۷۱
المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۲/ ۳۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰ / ۱۰۱
کنز العمال للمتقی ، ۴۱۵۹۱، ۱۵/ ۴۰۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۱۹۴
الکامل لا بن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۰
یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۸۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲، ۶/ ۳۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۰

۳۱۸۹۔ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۶/ ۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۲۴۴
کنز العمال للمتقی ، ۵۲۱۷، ۳/ ۱۶ ☆ المغنی للعراقی ۲/ ۱۵۵
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶ / ۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۵۵ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الا خلاق ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً۔ حضور کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں۔ حدیث میں ہے۔

۳۱۹۰ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قيل لرسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم :متى وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی ،فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے۔

جبل الحفاظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں کی نسبت فرمایا: مسندہ قوی۔

آدم سر و تن بآب وگل داشت
کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں۔ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔

چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائے تعالیٰ

۱۸۲۱

۳۱۹۰۔ الجامع للترمذی ، مناقب، باب فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
المستدرك للحاكم، ۲/ ۶۰۹ ☆ المسند للعقيلی ، ۴/ ۳۰۰
اتحاف السادة للزبيدی، ۷/ ۱۴۴ ☆

اورا بسوئے کافہ ٔ ناس، ومقصود نہ گردانید رسالت اورا بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامہ ٔ عالمین را، بس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

چونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم سے نوازا تھا لہذا تمام انسانون کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور حضور کی نبوت انسانوں ہی میں منحصر نہ رہی بلکہ جن وانس کے لئے عام ہوگئی، بلکہ جن وانس میں بھی محصور نہ رکھکر تمام عالموں کے لئے اس کو عام کردیا گیا، لہذا اللہ تعالیٰ جن کا پالنے والا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے خاص ایک بستی کے لوگون کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق وہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود انبیاء ومرسلین کو ہے۔اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی۔والحمد للہ رب العالمین تجلی الیقین ۳۲

(۳) حضور جن وانس کے نبی ہیں

۳۱۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارسلت الی الجن والانس ،والی کل احمر واسود ،واحلت لی الغنا ئم دون الانبیاء ،وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا ،ونصرت بالرعب امامی شھرا ،واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ و کانت من کنوز العرش ،وخصصت بھا دون الانبیاء ،واعطیت المثانی مکان التوراۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور ،وفضلت بالمفصل ،وانا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ ولا فخر،و بی تفتح الشفاعۃ و لا فخر و انا سابق الخلق الی الجنۃ و لا فخر،وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر ، وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولافخر ، والی مفاتیح الجنۃ یوم القیامۃ ولافخر، واناامامھم وامتی بالاثر ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

'۱۸۲۱

۳۱۹۱۔ دلائل النبوۃ ،لابی نعیم، ۱/ ۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۶۱

،اورسب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں ،اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھری،اور میرے آگے ایک مہینہ کی راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی ،اور مجھے سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں ،خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا ،اور مجھے توراۃ کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں ،اورانجیل کی جگہ سوسو آیت والیاں ،اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں ،اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبر سے نکلے گی اور کچھ فخرنہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہونگی اور کچھ فخر نہیں ،اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخرنہیں ،میں ان سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللهم اجعلنا منهم وفيهم ومعهم بجاهة عندك آمين ـ

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے: مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تا کہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

تجلی الیقین ۹۱

(۴) جانور بھی حضور کے مطیع اور اپنا نبی مانتے ہیں

۳۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الصحراء فاذا مناديا يناديه ، يارسول الله ! فالتفت فلم يراحدا ، ثم التفت فاذا ظبية موثقة ، فقالت : ادن منى يارسول الله ! فدنا منها فقال :حاجتك ؟ قالت : ان لى خشفين فى ذلك الجبل ،فخلنى حتى اذهب فارضعهما ، ثم ارجع اليك ،قال: وتفعلين ؟قالت : عذبنى الله بعذاب العشار ان لم افعل ،فاطلقها فذهبت فارضعت خشفيها ثم رجعت فأوثقها ،وانتبه الاعرابى ،فقال :لك حاجة يارسول الله ! قال : نعم ، تطلق هذه ،فاطلقها،فخرجت

۳۱۹۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۳/ ۳۲ ،۱۸۲۱

تعدو وھی تقول : اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے، کہ کسی کے پکارنے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا، پھر نظر فرمائی تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور میرے پاس تشریف لائیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے، فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، حضور مجھے کھول دیں کہ میں انہیں دودھ پلا آؤں، پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤنگی، حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا وعدہ سچا کریگی، ہرنی نے عرض کی: میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظماً لوگوں سے مال تحصیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا، وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اس کو باندھ دیا۔ وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں؟ فرمایا: ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دی، وہ دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی، اشھد ان لا الہ الا اللہ، وانک لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۹

۵۔حضور باعث ایجاد عالم ہیں

(۱)حضور کی خاطر کائنات بنی

٣١٩٣۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : خلقت الخلق لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ،ولولا ك ماخلقت الدنیا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمام مخلوق اس لئے بنائی کہ تمہاری عزت اور تمہارا مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۴۷

٣١٩٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسی علیه الصلوۃ والسلام ان آمن بمحمد ومر من ادرکه من امتك ان یومنوا به ،فلولا محمد ماخلقت آدم ، ولا الجنة ، ولاالنار ،ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطر ب فکتبت علیه لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی ،اے عیسی ! ایمان لاؤ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اور تیری امت سے جو لوگ ان کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں ،اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا، نہ جنت ودوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی ، میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا تو ٹھہر گیا۔

٣١٩٥ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل فقال : ان اللہ تعالیٰ یقول : لولاك

٣١٩٣۔ تاریخ دمشق ، لا بن عساکر ، ☆

٣١٩٤۔ المستدرك للحاکم، کتاب التاریخ ، ٢/ ٦٧٢

٣١٩٥۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ کنز العمال ، للمتقی، ١١/ ٤٣١

ماخلقت الجنة ،ولولا ك ماخلقت النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکرعرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگرتم نہ ہوتے میں جنت کونہ بناتا،اوراگرتم نہ ہوتے میں دوزخ کونہ بناتا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیلی ہیں،تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا،جنت ونارکس کے لئے ہوتیں،اورخود جنت ونار اجزائے عالم ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑاہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔ تجلی الیقین ۳۷

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

(۲) حضور تخلیق عالم سے پہلے نبی تھے

۳۱۹۶ ۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متى وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

۳۱۹۷۔ **عن** شقيق ابى الجدعاء رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابوجدعاء شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کی منزل میں تھے۔

۳۱۹۶۔کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۸، ۱۱/۴۵۰ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۶۶۶
۳۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۷، ۱۱/۴۵۰ ☆ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۱۴/۲۹۲

۳۱۹۸ ـ **عن** میسرة الفجر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کنت نبیاو آدم بین الروح والجسد ـ

حضرت میسرۂ فجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی منصب نبوت پر فائز تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

وفی الباب عن عمر الفاروق ،وعبد الله بن عباس ومطرف بن عبد الله بن الشخیر وعامر رضی الله تعالیٰ عنهم ـ **تجلی الیقین ۳۱**

۳۱۹۸ـ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۷، ۱۱/۴۵۰ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد ، ۱/ ۹۵
اتحاف السادةللزبیدی ، ۱/ ۴۵۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۳۷۴

۶۔فضائل رسول

(۱)حضور کی فضیلت انبیاء کرام پر

۳۱۹۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پرفضیلت دیا گیا۔

۳۲۰۰ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من من قبلی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

۳۲۰۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخصلتین ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں انبیاء پردو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔

۳۲۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۳۱۹۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۴۵۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۴۳۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۵/ ۴۷۲
التفسیر للبغوی ، ۱/ ۲۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۲۶۹
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۴ ☆ المسند لا بی عوانه ، ۱/ ۳۹۵
۳۲۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التیمم ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة ، ۱/ ۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۳۰۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۲۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۵۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۸/ ۳۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۳۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۶/ ۲۹۱
۳۲۰۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۲۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۴۳۹
۳۲۰۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۶۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۲۶۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تهن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاشا للہ، ان کے فضائل نامقصور اور خصائص نامحصور، بلکہ حقیقۃ ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام و عام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

ع　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل ہر فضل و منبع ہر جود و سرا ایجاد و تخم وجود سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۱۷

(۲) حضور نے غافل دل زندہ کئے

۳۲۰۳۔ **عن** جبیر بن نفیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لقد جاء کم رسول الیکم لیس بوهن ولا کسل ،لیحیی قلوبا غلفا ویفتح اعینا عمیا ،ویسمع اٰذا نا صما ، ویقیم السنة عوجا حتی یقال لااله الا الله وحده ۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف و کاہلی سے پاک ہے، تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے دل، اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں، اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو، اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی

۳۲۰۳۔ السنن للدارمی، ۱/ ٦

زبانوں کو، یہاں تک کہ لوگ کہدیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرشتش نہیں۔

الامن والعلی ۱۳۷

(۳) حضور کا مقدس سینہ منبع تقوی ہے

۳۲۰۴۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: التقوى ههنا ،التقوى ههنا ، التقوى ههنا ،يشير الى صدره ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی یہاں ہے تقوی یہاں،تقوی یہاں، ہر مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔۱۲م

الزلال الانقی ۱۵۱

۳۲۰۵ ۔ **عن** ابی بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنت فى المسجد فدخل رجل يصلى ،فقرأ قراء ة انكرتها عليه ، ثم دخل آخر فقرأ قراء ة سوى قراء ة صاحبه ،فلما قضينا الصلوة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : ان هذا قرأ قراء ة انكرتها عليه ودخل آخر فقرأ سوى قراء ة صاحبه فامر هما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقرء ا فحسن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شانهما فقسط فى نفسى من التكذيب ، ولا اذ كنت فى الجا هلية ،فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ماقد غشينى ضرب فى صدرى ففضت عرقا و كانما انظر الى الله عزوجل فرقا ،فقال لى : ياابى ! ارسل الى ان اقرأ القرآن على حرف فرددت اليه ان هون على امتى ، فرد الى الثانية ان اقرأه على حرفين ،فرددت اليه ان هون على امتى ،فرد الى الثالثة اقرأه على سبعة احرف ،فلك بكل ردة رددتكها مسئلة تسألينها ،فقلت :الهم اغفر لامتى ،اللهم اغفر لامتى واخرت الثالثة ليوم يرغب الى الخلق كلهم حتى ابراهيم عليه وسلم ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ یک شخص نماز پڑھنے آیا، اس نے نماز میں اس طرح قرأت کی کہ میں اس سے واقف نہیں تھا، دوسرا آیا اور اس نے دوسری طرح قرآن پڑھا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور

۳۲۰۴۔ الصحيح لمسلم، باب البروالصلة ،

۳۲۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب بيان القرآن انزل على سبعة احرف ، ۱/ ۲۷۳

المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۲۷

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی: اس شخص نے یوں قرأت کی کہ میں اس کو نہیں جانتا اور دوسرا جو آیا تو اس نے اور دوسرے انداز میں قرآن پڑھا، حضور نے ان دونوں سے پڑھوا کر سنا تو آپ نے دونوں کی قرأت کو خوب بتایا ،حضرت ابی کہتے ہیں: میرے دل میں اس وقت تکذیب کا وسوسہ پیدا ہوا نہ ایسا جیسا کہ ایام جاہلیت میں تھا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینے پسینے ہوگیا، خوف کی وجہ سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ گویا میں خدا کی بارگا میں حاضر ہوں۔فرمایا: اے ابی! مجھے پہلے پہل اللہ کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ میں قرآن کریم صرف ایک طرح پڑھا کروں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا کی :الہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا دوبارہ حکم ملا کہ دو حرفوں یعنی دو طریقے سے تلاوت کرسکتا ہوں، پھر میں نے دوسری مرتبہ عرض کی: الہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا تیسری مرتبہ میں سات حرفوں یعنی سات قرأتوں کی مجھے اجازت ملی، پھر ارشاد ربانی ہوا: اے محبوب! تم نے جتنی مرتبہ اپنی امت کی آسانی کے لئے ہم سے عرض کی اتنی مرتبہ تمہاری دعائیں مقبول ہیں لہذا تم ہم سے دعا کرو، میں نے چونکہ امت کے لئے تین مرتبہ عرض کی تھی لہذا میں نے دو مرتبہ اس طرح دعا کی، الہی! میری امت کو بخشدے۔الہی! میری امت کو بخشدے،اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ رکھی ہے جس دن سب کو میری حاجت ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔۱۲م

(۴) سب سے پہلے حضور روضۂ انور سے اٹھیں گے

۳۲۰۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول الناس خروجا اذا بعثوا ، وانا قائد هم اذا وفدوا ،وانا خطیبهم اذا انصتوا موانا مستشفعهم اذا جلسوا ، وانا مبشر هم اذا یئسوا، الكرامة

۳۲۰۶۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰ / ٤٩٦ ☆ الشفا للقاضی ، ۱/ ۳۹۸
التفسیر لا بن كثیر ، ۷/ ۱۲ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۶/ ۱۱۹
التفسیر للبغوی، ٤/ ۱۷۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/ ۲۶۳
دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱/ ۱۳ ☆

والمفاتیح یو مئذ بیدی ،ولواء الحمد یومئذ بیدی ،انا اکرم ولد آدم علی ربی، یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون ولؤلؤ منثور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھینگے،اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے،اور میں ان کا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہ جائینگے ۔اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائینگے ،اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ نا امید ہوجائینگے ،عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا ، میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں، میرے گرد وپیش ہزار خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے، یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول : ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد وپیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں۔

لہذا امام زرقانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس توجیہ کی ضرورت نہیں جوانہوں نے بایں طور فرمائی ۔کہ یہ ہزار خادم حضور کے ان خدام کا ایک جز اور حصہ ہیں جو حضور کے لئے بنائے گئے ہیں۔

اس توجیہ کی ضرورت انہیں اس لئے پیش آئی کہ حدیث شریف میں ہے

۳۲۰۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان اسفل اهل الجنة اجمعین درجة من یقوم له عشرة آلاف خادم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے نیچے درجہ والے کو بھی دس دس ہزار خادم ملیں گے جو اس کی عزت افزائی کے لئے کھڑے رہیں گے۔۱۲م

۳۲۰۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۴۰۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۵۴۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۶/ ۲۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۵۰۸

۳۲۰۸ ۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان ادنى اهل الجنة منزلة وليس فيهم دنى من يغدوويروح عليه خمسة عشر الف خادما ،ليس منهم خادم الا معه طرفة ليست مع صاحبه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنتیوں میں کم درجہ والے جنتی کے لئے بھی حالانکہ فی نفسہ کسی کا درجہ کم نہیں، صبح شام پندرہ پندرہ ہزار خادم دور کرینگے ہر ہر خادم کے پاس علیحدہ علیحدہ نئی عمدہ چیزیں ہونگی۔۱۲م

تو یہ تمام چیزیں اہل جنت کے لئے جنت میں ہونگی لہذا حضور کے لئے صرف ایک ہزار خادم کا ہونا باب فضیلت سے شمار نہیں ہوسکتا۔لہذا امام زرقانی کو توجیہ کی ضرورت پیش آئی ،کہ جملہ انعامات سے ایک انعام کا کچھ حصہ مراد ہے۔ برخلاف ہماری توجیہ کہ ان تکلفات کی ضرورت ہی نہیں۔اور حضور کے لئے قیامت اور جنت میں کتنے انعامات ہیں وہ ان کا رب کریم ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں۔ تجلی الیقین ۹۶

(۵) حضور عرش اعظم کی داہنی جانب جلوہ فرما ہوں گے

۳۲۰۹۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اول من تنشق عنه الارض فأكسنى حلة من حلل الجنة، اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيرى ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

۳۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۶/ ۲۰۸ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۶۱۵۹

۳۲۰۹۔ الصحيح لمسلم، باب تفضيل نبينا ﷺ ۔ ۲/ ۲۴۵

الجامع للترمذى، باب فضل النبى ﷺ ، ۲/ ۲۰۱

السنن لا بن ماجه ، باب ذكر الشفاعة ، ۲/ ۳۲۹

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۶۱ ☆

۳۲۱۰ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول من یکسی ابراهیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم ادنی بکسوتی فلبستها فاقوم عن یمینه مقاما لایقوم احد غیری یغبطنی فیه الاولون والآخرون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے، پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی، میں پہنکر عرش کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائینگے۔

تجلی الیقین ۱۲۷

(۶) پہلے حضور کے لئے ہی دروازۂ جنت کھلے گا

۳۲۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح ،فیقول الخازن : من انت ؟ فاقول : محمد ،صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فیقول : بك امرت لاافتح لاحد قبلك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت در جنت پر تشریف لا کر کھلواؤنگا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤنگا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں ۔طبرانی کی روایت میں ہے۔داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا۔

۳۲۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول عزوجل وتخذ الله ابراهیم خلیلا ۱/ ۴۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۳ ☆ التفسیر للطبری، ۸/ ۱۱۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۳۲۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۲۰۱
کنز العمال للمتقی ،۳۲۲۹۹، ۱۱/ ۲۸۷ ☆

۳۲۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة ۱/ ۱۱۲
المسند لا حمد بن حنبل ۱/ ۴ ☆ کنز العمال للمتقی،۳۲۰۴۷،۱۱/ ۷۲۵

لاافتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك ،

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

(۷) حضور سب سے پہلے جنت میں دخل ہوں گے

۳۲۱۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انا اول من يدخل الجنة ولا فخر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

(۸) حضور اور آپکے امتی دنیا میں آخر لیکن قیامت میں سابق ہوں گے

۳۲۱۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : نحن الآخرون السابقون يوم القيامة بيدا انهم اوتوالكتاب من قبلنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانے میں پیچھے اور قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے، اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ہاں ان لوگوں کو کتاب پہلے دی گئی ہے۔۱۲م

۳۲۱۴۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : هم تبع لنا يوم القيامه ، نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيامة المقضی لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۱۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۴۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/ ۴۹۱
كنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۱۱/ ۴۳۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۷/ ۳۴۹
۳۲۱۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فرض الجمعة ، ۱/ ۱۲۰
الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة، ۱/ ۲۸۲
۳۲۱۴۔ الصحيح لمسلم ۔ كتاب الجمعة ، ۱/ ۲۸۲

علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں: وہ قیامت میں ہمارے توابع ہونگے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے، تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

۳۲۱۵ ۔ **عن** عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ ادرك بی الاجل المرحوم ،واختصر لی اختصارا ، فنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامة ، وانی قائل قولا غیر فخر ، ابراهیم خلیل الله ، وموسی صفی الله ،وانا حبیب الله ، ومعی لواء الحمد یوم القیامة الحدیث ۔

حضرت عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا، ہم ظہور میں پیچھے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں، اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں، ابراہیم خلیل اللہ، اور موسی صفی اللہ اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصارا ، کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔

یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا، کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول: وبالله التوفیق ، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہونچیں۔ یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔

یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گذر جائینگے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کما فی الصحیحین۔

۳۲۱۵۔ السنن للدارمی ، ۱/ ۲۹　☆　البدایة ولانهایة لا بن کثیر ، ۶/ ۳۰۵

یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گذر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھئے۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان ، وابن عدی والبغوی والبیھقی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔

یا یہ کہ علوم ومعارف جو ہزار ہا سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں وہ میری چندروزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جسکے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں، اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما عند الطبرانی ۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الصحیحین،

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالیئے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس، زکوۃ میں چہارم مال کا چالیس واں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع، وعلی ھذا القیاس والحمد للہ رب العالمین ۔

یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معانی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تجلی الیقین ۱۰۵

(۹) حضور اور آپ کی امت جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۳۲۱۶۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی دخلھا ، و حرمت علی

۳۲۱۶۔ التفسیر للبغوی، ۱/۴۰۵ ☆ کنز العمال ۳۱۹۵۳، ۱۱/۴۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۳۵ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۴۵۳۶

الامم حتی تدخلھا امتی ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

۳۲۱۷۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ علی رجل من الیھود حق فاتاہ یطلبہ فلقیہ ، فقال لہ عمر : لا و الذی اصطفی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر! لا افارقك وانا اطلبك بشیٔ، فقال الیھودی: ما اصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمہ عمر فقال : بینی و بینك ابو القاسم ، فقال : ان عمر قال : لا والذی اصطفی اللہ محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ا لبشر ، قلت لہ:مااصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمنی ، فقال : اما انت یا عمر ! فارضہ من لطمتہ ، بلی یا یھودی ، ! سمی اللہ باسمین ، سمی بھما امتی، ھو السلام و سمی امتی المسلمین ۔ و ھوالمؤمن وسمی امتی المومنین ، انتم الاولون و نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ ، بلی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا ، و ھی محرمۃ علی الامم حتی یدخلھا امتی۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے جا کر فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا جب تک اپنا حق نہ لے لوں، یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا، امیر المومنین نے اسے طمانچہ مارا، یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا کہ تم نے اسے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، کہ ذمی ہے، لیکن یہودی کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: کیوں نہیں اے یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا، ہاں ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت سب سے پہلے ہیں، بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں، اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔ تجلی الیقین ص ۱۳۴

۳۲۱۷۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، باب ما عطی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ، ۳۳۱/۶

۳۲۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اكثرالا نبياء تبعا يوم القيامة ، و انا اول من يقرع باب الجنة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا۔اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

۳۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اول الناس يشفع فى الجنة ، و انا اكثر الانبياء تبعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں،اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں ہوں گے۔

۳۲۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اول من يدق باب الجنة فلم تسمع الآذان احسن من طنين الحلق على تلك المصاريع ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹونگا، زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی ہوگی۔　　تجلی الیقین ۱۲۹

(۱۰)حضور کا زمانہ سب سے افضل

۳۲۲۱۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۳۲۱۸۔ لصحيح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۰۵۲، ۴۳۶/۱۱
۳۲۱۹۔ الصحيح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۰۵۱، ۴۳۶/۱۱
۳۲۲۰۔ كنز العمال للمتقى، ۳۱۸۸۶، ۴۰۴/۱۱
۳۲۲۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب صفة النبى ﷺ، ۵۰۱/۱
المسندلا حمد بن حنبل، ۳۷۳/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۹۴/۳
كنز العمال للمتقى ، ۳۲۰۰۵، ۴۲۷/۱۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۸۹/۱

عليه وسلم : بعثت من خير قرون بنى آدم قرنا فقرنا حتى كنت فى القرن الذى كنت فيه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقہ میں آیا جس میں پیدا ہوا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۴ اراءۃ الادب ۱۹

(۱۱) حضور معلم کائنات ہیں

۳۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال : خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذات يوم من بعض حجره فدخل المسجد فاذا هو بحلقتين ، احدٰهما يقرأون القرآن و يدعون الله ، والاخرى يتعلمون و يعلمون ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل على خير ، هؤلآء يقرء ون القرآن و يدعون الله ، فان شاء اعطاهم و ان شاء منعهم ، وهؤلاء يتعلمون ويعلمون و انما بعثت معلما فجلس معهم۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مقدسہ سے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا دو حلقے بنائے لوگ بیٹھے ہیں، ایک جماعت تلاوت قرآن اور دعا میں مشغول ہے، دوسری علم دین سیکھنے اور سکھانے میں، فرمایا: دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم ہیں، یہ لوگ تلاوت کرتے ہیں اور دعا کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو عطا فرمائے ورنہ رد فرمادے، اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات مبعوث فرمایا گیا، پھر حضور انہیں کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔۱۲م

۳۲۲۳۔ **عن** ابى هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۳۲۲۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب فصل العلماء والحث على طلب العلم، ۱/ ۲۱
التفسير للبغوى، ۷/۲۵ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۵/۱۱۸
المغنى للعراقى ، ۱/۱۱ ☆ كنز العمال، ۲۸۷۵۱، ۱۵/ ۱۴۷
۳۲۲۳۔ السنن لا بى داؤد، باب كراهية استقبال القبلة، ۱/۳
السنن لا بن ماجه، باب الاستنجاء بالحجارة، ۱/۲۷
المسند لا حمد بن حنبل، ☆ ۲/۲۴۷

لم : انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔۱۲م

(۱۲) ذکر مصطفیٰ کی عظمت وفضیلت

۳۲۲۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل علیه السلام فقال : ا ن ربی و ربك یقول: کیف رفعت لك ذکرك ؟ قال : الله اعلم ، قال : اذا ذکرت ذکرت معی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے عرض کی: اللہ عزوجل خوب جانتا ہے، عرض کی: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔

جعلتك ذکرا من ذکری ، فمن ذکرك فقد ذکرنی ۔

اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، اور جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے بیشک میرا ذکر کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۸۷
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۰۶

(۱۳) حضور بے مثل بشر ہیں

۳۲۲۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما منکم من احد الاو معه قرینه من الجن و قرینه من

۳۲۲۴۔ التفسیر لا بن جریر، ۱۵/۲۳۵ ☆ الشفاء للقاضی، ۱/۱۲
۳۲۲۵۔ المسند لا بن حمد بن حنبل، ۱/۳۹۷ ☆ مجمع الزوائدللهیثمی، ۸/۲۲۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۲۶۷ ☆ کنز العمال، ۱۲۷۶، ۱/۲۵۳

الملائکة ، قالوا: و اباك یا رسول الله ! قال : و ایای ، و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے ہرایک کے ساتھ اسکا ایک ہمزادفرشتہ اورایک شیطان جن ہے، صحابۂ کرام نے عرض کی: اورآپ کے ساتھ یارسول اللہ! فرمایا: میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری اعانت فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، تو اب وہ مجھے بھلائی کا حکم ہی دیتاہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ۹/۲۰۹

(۱۴) حضور کی محبت شرط ایمان ہے

۳۲۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور ماں باپ اورتمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔　　فتاوی رضویہ۱۰/۱۴

۳۲۲۷۔ **عن** الضحاك بن مزاحم الهلالی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا دعوة ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام ، قال : و هو یرفع القواعد من البیت ، ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم فقرا الایة حتی اتمها ۔

حضرت ضحاک بن مزاحم ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں،

۳۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب حب الرسول ﷺ،　　۷/۱
الصحیح لمسلم،　　باب وجوب محبت رسول الله ﷺ،　　۴۹/۱
السنن للنسائی، ایمان،　　باب علامة الایمان،　　۲۳۲/۲
السنن لا بن ماجه ،　　باب فی الایمان،　　۸/۱
المسندلا حمد بن حنبل، ۱۷۷/۳ ☆ السنن للدارمی، ۳۰۷/۲
السلسلة الصححة للالبانی ، ۵۲۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵۰/۱
المستدرك للحاکم، ۴۸۶/۲ ☆ اتحاف السادة، للزبیدی، ۵۴۷/۹

آپ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت یوں دعا کی تھی ''اے ہمارے رب! یہاں کے باشندگان میں تو ایک رسول مبعوث فرما'' حضور نے پوری آیت تلاوت فرمائی۔۱۲م
تجلی الیقین ۸۱

(۱۵) حضور دعائے ابراہیم اور بشارت عیسی ہیں

۳۲۲۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراهیم، و کان اخر من بشرنی عیسی ابن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۳۷

(۱۶) اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کی حیات کی قسم یاد فرمائی

۳۲۲۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما حلف الله بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال تعالیٰ: لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون، و حیاتك یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ کہ آیت کریمہ ''لعمرك'' میں فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۲۲۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳۹/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۱۱/۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۶۹/۱ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۹۶/۱
کنز العمال، ۳۱۸۳۳، ۳۸۴/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۲۷۵/۲
التفسیر للطبری، ۴۳۵/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۹/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۳۱/۲ ☆ السلسلة الصحیحة، للالبانی، ۱۴۵
۳۲۲۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۱/۱ ☆
۳۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۳/۴ ☆

(۱۷) حضور کی حیات اور شہر کی قسم یاد فرمائی

۳۲۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ما خلق الله و ما ذرأ و ما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ما خلف بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم " لعمرك الآية "۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔

۳۲۳۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : بابی انت و امی یا رسول الله ! قد بلغ من فضلك عند الله ان اقسم بحیاتك دون سائرالانبیاء ، و لقد بلغ من فضلك عنده ان اقسم بتراب قدمیك فقال : لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی : یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، بے شک حضور کی بزرگی خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی، اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے قسم اس شہر کی جس میں اے محبوب! تم قیام پذیر ہو۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ایں لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت، چوں گویند کہ سوگند می خورد بخاک پائے حضرت رسالت، ونظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کے غبارے نیست برآں، وتحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات وصفات خود برائے اظہار شرف وفضیلت وتمیز آن چیز است نزد مردم ونسبت بایشاں، تابدانند کہ آں امرے عظیم وشریف است نہ آنکہ اعظم است نسبت بوے تعالیٰ۔

۳۲۳۰۔ الشفاء للقاضی، ۱/ ۲۰ ☆

۳۲۳۱۔ احیاء علوم الدین للغزالی، ☆ المدخل لا بن الحاج المکی،

ظاہر نگاہ میں یہ لفظ اللہ رب العزت کی جانب نظر کرتے ہوئے اگرچہ سخت معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔ لیکن حقیقت پر نگاہ رکھنے والوں کے نزدیک اس کے معنی پاک وصاف ہیں اور اس میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں۔اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرماتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی شرافت و بزرگی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور یہ کہ وہ چیز لوگوں کے نزدیک ممتاز ہوجائے تاکہ لوگ اس کی عظمت سے واقف ہوں، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ عظیم ہے۔ تجلی الیقین ۴۴

(۱۸) حضور کا نام اقدس ساق عرش پر لکھا ہے

۳۲۳۲۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی، فقال اللہ : یا آدم و کیف عرفت محمدا و لم اخلقه ؟ قال : یا رب لانك لما خلقتنی بیدك و نفخت فیّ من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك، فقال اللہ : صدقت یا آدم ! انه لأحب الخلق الیّ ادعنی بحقه فقد غفرت لك و لو لا محمد ما خلقت۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما، رب العالمین نے فرمایا: تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، دیکھا عرش کے پایوں پر لکھا تھا، لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلاله و صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،تو میں نے جانا کہ تو

۳۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۶۷۲/۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۴۸۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۴۵۵/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸۱/۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱۴۷/۲ ☆ الاحافات السنیة، ۲۵۶

نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا: بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت کرتا اور نہ تجھے بناتا۔

بیہقی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں نے ہر جگہ جنت میں، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور عزت والا۔

آجری کی روایت میں ہے، مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میرے نزدیک یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں۔

(۱۹) قیامت میں سب سے پہلے ندا حضور کو ہوگی

۳۲۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یجمع اللہ تعالی الناس فی صعید واحد فلا تکلم نفس، فاول مدعو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فیقول: لبیك و سعدیك و الخیر فی یدیك۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ کرے گا، سب سے پہلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوگی، حضور عرض کریں گے: الٰہی! میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔

۳۲۳۳۔ السنن لا بن ماجه، باب التلبیه، ۲۱۵/۲
المستدرك للحاکم، ۶۱۷/۴ ☆ السنة لا بی العاصم، ۳۶۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۱۰ ☆ کنز العمال، ۴۳۳۹۱، ۱۸۵۲/۱۵
حلیة الاولیاء لا بن نعیم، ۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۰/۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحة اسنادہ و ثقة رجالہ۔

اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔

صفائح اللجین ۱۷

۳۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من آذی شعرۃ منی فقد آذنی و من آذانی فقد آذی اللہ، و فی روایة۔ ومن آذی اللہ لعنه اللہ مل‌ٔ السموات و الارض ، لا یقبل اللہ منه صرفا و لا عدلا ۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۲/۱۰**

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس پر اللہ کی لعنت ہے آسمان اور زمین برابر، نہ اسکا نفل قبول نہ فرض۔ ۱۲م
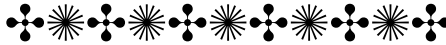
۳۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۵۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۲۸۴

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۲۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنزری، ۱/۵۰۴

السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۷۹ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۱/۱۷۵

کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۴، ۱۲/۹۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۸۸

(۷) تعظیم رسول

(۱) بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام کا ادب

۳۲۳۵۔ **عن** اسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حوله كأن على رؤسهم الطير ـ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی سر جھکائے، گردنیں خم کئے، بے حس وحرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جانکر سروں پر آبیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے۔

اذا تكلم اطرق جلساء ه كان على رؤسهم الطير۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۳۴

(۲) حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں حضور کا قیام......

۳۲۳۶۔ **عن** ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نزل عليه ، فنزل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفل و ابو ايوب فى العلو ، فانتبه ابو ايوب ليلة فقال : نمشى فوق راس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واسلم فتنحوا فباتوا فى جانب ، ثم قال للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : السفل ارفق فقال : لا اعلو سقيفة انت تحتها ، فتحول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى العلو وابو ايوب فى السفل ،

۳۲۳۵۔ السنن لا بى داؤد، باب الرجل يتداوى، ۵۳۹/۲

۳۲۳۶۔ الصحيح لمسلم، باب اباحاة اكل الثوم، ، ۱۸۳/۲

فکان یصنع للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما فاذاجئی بہ الیہ سأل عن موضع اصابعہ فیتتبع موضع اصابعہ ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے یہاں مہمان ہوئے، میں بالائی منزل میں رہتا اور حضور پہلی منزل میں، ایک دن بیدار ہوا تو یہ احساس جاگا کہ میں اوپر چلتا ہوں اور حضور نیچے مکان میں قیام فرما ہیں، اس خیال سے ایک گوشہ میں رات جاگ کر گذاری، صبح کو خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی: فرمایا: نچلی منزل میں ہمارے لئے آرام ہے، عرض کیا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ قیام فرما ہوں، اس کے بعد حضور بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب پہلی منزل میں رہنے لگے، حضور کے لئے کھانا تیار کرتے جب حضور تناول فرمالیتے تو بعد میں خود کھاتے، بچے ہوئے کھانے کے بارے میں دریافت فرماتے کہ سرکار نے کہاں سے انگلیاں رکھ کر تناول فرمایا ہے، پھر خاص اسی جگہ سے اٹھاتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرح مسلم نووی میں ہے:۔

فیہ التبرک بآثار اھل الخیر فی الطعام و غیرہ۔

اس حدیث میں کھانے وغیرہ میں بزرگ ہستی کے آثار سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

نیز اسی میں ہے:۔

اما کراھۃ ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل ، و فیہ اجلال اھل الفضل و المبالغۃ فی الادب معھم ۔

حضرت ابوایوب انصاری نے بالاخانہ پر رہنا اس لئے پسند نہ کیا کہ بارگاہ رسالت کا ادب اسی بات کا متقاضی تھا، نیز اس حدیث میں اہل فضیلت کی بزرگی کا اظہار اور ادب میں مبالغہ کا ثبوت بھی موجود ہے۔　بدر الانوار مع زیادۃ،۹

(٣)حضور کی جانب دانستہ جھوٹ کی نسبت اشد حرام

٣٢٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومجھ پردانستہ جھوٹ باندھے وہ اپناٹھکانادوزخ میں بنالے۔

فتاوی رضویہ ١٠/ ١٨

٣٢٣٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من کذ علی النبی ﷺ، ١/ ٢١

الصحیح لمسلم، زهد،٧٢

السنن لا بی داؤد، با ب التشدید فی الکذب علی رسول الله ﷺ، ٢/ ٥١٤

السنن للنسائی، باب الثبت فی الحدیث وحکم کنایة العلم، ٢/ ٤١٤

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول الله ﷺ، ٢/ ٩٥

السنن لا بن ماجه، المقدمه ،	١/ ٥	☆	
المسند لا حمد بن حنبل،	١/ ٧٨	☆ المعجم الکبیر للطبرانی ،	١/ ٧٣
المسند للدارمی،	١/ ٧٦	☆ المسند للحمیدی،	١١٦٦
السنن الکبری للبیهقی،	٣/ ٢٧٦	☆ المسند لا بی حنیفة،	٢١
المستدرك للحاکم،	١/ ٧٧	☆ المعجم الصغیر للطبرانی ،	٢/ ٥٥
الصحیح لا بن حبان ،	١٤٦١	☆ التمهید لا بن عبد البر،	١/ ٢٤٨
مجمع الزوائد للهیثمی،	١/ ١٤٢	☆ شرح السنة للبغوی،	١/ ٢٥٣
التفسیر للبغوی،	٢/ ١٢٤	☆ الترغیب والترهیب للمنذری،	١/ ١١١
الدر المنثور للیسوطی،	٣/ ٧	☆ اتحاف السادة للزبیدی،	١/ ٢٥٨
المطالب العالیة لا بن حجر،	٣٠٨٣،	☆ دلائل النبوة للمتقی،	٦/ ٢٨٤
کنز العمال، ٢٩٢٨٢،	١٠/ ٢٤٢	☆ مشکل الآثار للطحاوی،	١/ ٤٠
فتح الباری للعسقلانی،	١٠/ ٥٧٨	☆ المغنی للعراقی،	١/ ٣٨
التفسیر للقرطبی،	٤/ ١٨٥	☆ التفسیر لا بن کثیر،	٤/ ٤٤٣
الکامل لا بن عدی،	١/ ١٥	☆ الاذکار النودیه،	٣٣٧
تاریخ دمشق لا بن عساکر،	١/ ٤٢٧	☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم،	٨/ ١١٩
المسند للعقیلی،	٢/ ٩٣	☆ الاسرار المرفوعه للقاری،	٤/ ٨

۸۔نور مصطفیٰ

(۱) حضور کے نور کی پیدائش

۳۲۳۸ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : یا رسول الله !بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئ خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء ، قال : یا جابر ! ان الله تعالی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره ، فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ ، ولم یکن فی ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنة و لانار و لا ملك و لا سماء ولا ارض ولاشمس و لا قمر ولا جنی ولا انسی ـ فلما اراد الله تعالیٰ ان یخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ، ومن الثانی اللوح ، و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ، ومن الثانی الکرسی و من الثالث باقی الملائکة ، ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السمٰوٰت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة و النار ـ ثم قسم الرابع اربعة اجزاء ـ الحدیث بطوله ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی، فرمایا: اے جابر! بیشک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصہ کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے بہشت و دوزخ بنائے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے ۔الی آخر الحدیث

۳۲۳۸ـ المواهب اللدنیه للقسطلانی، ۵۵/۱ ☆ شرح المواهب للزرقانی، ۵۵/۱
مدارج النبوة للمحدث الدهلوی، ۲/۲ ☆ تاریخ الخمیس للدیار البکری، ۲۲/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں بنحوہ روایت کی۔

اجلہٴ ائمہ دین مثل امام قسطلانی مواہب لدنیہ، اور امام ابن حجر مکی افضل القریٰ، اور علامہ فاسی مطالع المسرات، اور علامہ زرقانی شرح مواہب، اور علامہ دیار بکری خمیس، اور شیخ محقق دہلوی مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل واعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے، تو بلا شبہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شئ عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی، بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، کما بیناہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین۔

لا جرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہٴ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

قد خلق کل شئ من نورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کما ورد بہ لحدیث الصحیح۔

بیشک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

ذکرہ فی المبحث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم الطعام۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و الروح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ، و الملائکۃ شرر تلک الانوار، و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول ما خلق اللہ نوری، و من نوری خلق کل شئ و غیرہ فیما فی معناہ۔

یعنی امام اجل امام اہل سنت سیدنا ابوالحسن الاشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نور ہے نہ اور نوروں کی مانند، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے، اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے اللہ تعالی نے

میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔

ہاں اسے باعتبار کنہ وکیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعی نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے، اور یہ ہی معنیٔ متشابہات ہیں۔

شمع سے شمع روشن ہوجانا بے اس کے کہ اس شمع سے کوئی حصہ جدا ہوکر یہ شمع بنے اس کی مثال میں کہا جاسکتا ہے، لیکن اس سے بہتر آفتاب اور دھوپ کی مثال ہے کہ نور شمس نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہوگیا اور ذات شمس سے کچھ جدا نہ ہوا، مگر ٹھیک مثال کی وہاں مجال نہیں، جو کہا جائے گا ہزاروں ہزار وجوہ پر ناقص وناتمام ہوگا۔ پھر یہ کہ مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔

قرآن عظیم میں نور الہی کی مثال دی۔

کمشکوٰۃ فیھا مصباح ، جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہو۔

کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نور رب جلیل، یہ مثال وہابیہ کے اس اعتراض کے دفع کو تھی کہ نور الہی سے نور نبوی پیدا ہوا تو نور الہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا۔

اسے بتایا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کردیتا ہے تو اس نور الہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو نام وروشنی میں مساوات بھی ضروری نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیئات میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک پہونچیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطہ سے دوسری اشیائے دیدنی کو، اور حق یہ ہے کہ نور اس سے اجلی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، یہ جو بیان ہوا تعریف الجلی بالخفی ہے، کما نبہ علیہ فی المواقف و شرحھا نور بایں معنی ایک عرض وحادث ہے اور رب عزوجل اس سے منزہ ہے۔

محققین کے نزدیک نور وہ کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کا مظہر۔

کماذکره الامام حجة الاسلام الغزالی ثم العلامة الزرقانی فی شرح المواهب الشریفة ۔

بایں معنی اللہ عزوجل نور حقیقی ہے بلکہ حقیقۃً وہی نور ہے اور کریمہ ''الله نور السموٰت و الارض'' بلاتکلف وبلاتاویل اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ فان الله عزوجل هو الظاهر بنفسه المظهر بغیره من السموٰت و الارض و من فیهن و سائر المخلوقات ۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نور ذاتی سے پیدا ہیں۔

حدیث میں ''نوره'' فرمایا، جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے، کہ اس میں ذات ہے، ''من نور جماله'' یا، من نور رحمته، وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:۔

من نوره ای من نور هو ذاته۔

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے۔ یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

لما تعلقت اراده الحق تعالیٰ بایجاد خلقه ابرز الحقیقة المحمدیة من الانوار الصمدیة فی الحضرة الاحدیة ، ثم سلخ منها العوالم کلها علوها و سفلها۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا چاہا، صمدی نوروں سے مرتبہ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا، پھر اس سے تمام عالم علوی وسفلی نکالے۔

شرح علامہ میں فرماتے ہیں:۔

مرتبہ احادیت ذات کا پہلا تعین اور پہلا مرتبہ ہے جس میں غیر ذات کا اصلا لحاظ نہیں، جس کی طرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اشارہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا، اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:۔

انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسمائے صفاتیہ سے، بقیہ

کائنات صفات فعلیہ سے،اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات بنی ہوگیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شئ میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شئ کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عالم میں ذات رسول کو کوئی پہچانتا نہیں۔

حدیث میں ہے

یا ابابکر ! لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

اے ابوبکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہان کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لولاك ما خلقت الدنیا۔

اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لو لا محمد ماخلقتك و لا ارضا و لا سماء

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمین، نہ آسمان۔

تو سارا جہاں ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقہ، حضور کے طفیل میں۔

یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا، جیسے فلاسفہ کافر گمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے سے اور ان کے وجود بخشنے سے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے

علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں، تو وہ ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے

اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

یا زیادہ سے زیادہ بغرض توضیح ایک کمال ناقص مثال یوں خیال کیجئے، کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا، اور اس کے نور سے اور آئینے اور پانیوں کے چشمے اور ہوائیں، اور سائے ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی کہ اور چیز کو روشن کرسکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت نور سے متکیف ہیں اگرچہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہونچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقّف دالان کی اندرونی دیواریں ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔

پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلاواسطہ روشن ہے اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے سے، اور دیواریں وغیرہا واسطہ در واسطہ، پھر جس طرح وہ نور کہ آئینہ اول پر پڑا بعینہ آفتاب کا نور ہے بغیر اس کے کہ آفتاب خود یا اس کا کوئی حصہ آئینہ ہوگیا ہو، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ اس آئینے سے روشن درروشن ہوئے اور دیوار وغیرہ اشیاء پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر ہوئی ان سب پر بھی یقیناً آفتاب ہی کا نور اور اسی سے ظہور ہے، آئینے اور چشمے فقط واسطۂ وصول ہیں۔ ان کی حد ذات میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور ظہور سے بھی حصہ نہیں رکھتے۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کے لئے ہے جس طرح ارشاد ہوا۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح، ورنہ کجا چراغ اور کجا وہ نور حقیقی، وللہ المثل الاعلیٰ۔

توضیح صرف ان دو باتوں کی منظور ہے

ایک یہ کہ دیکھو، آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہوگیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا۔

دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفس ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے باقی بوسائط۔

ورنہ حاشا کہاں مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔ باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصول نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک، غرض کسی بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن، حتی کہ نفس وساطت بھی یہاں یکساں نہیں۔ كما لا يخفى و قد اشرنا اليه۔

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی ہم استاذ علامہ محمد زرقانی تلمیذ علامہ ابو الحسن شبراملسی اپنی کتاب ''الرحلۃ'' پھر سیدی علامہ عثمادی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا ''شرح صلاۃ'' حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

اس کا ادراک حقیقۃً وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''الله نور السموٰت و الارض'' کا معنی جانتا ہے، کیونکہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کر سکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاؤں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

حدیث کے معنی کو سمجھنے کے لئے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلا واسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق واقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود حادث میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا دوسرا فیض پانے والا۔ حالانکہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں

نور ایک ہی ہیں، یہ ایک واقعی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا ہے اور تمام اجسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے، اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے، جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں، جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلاواسطہ سب سے پہلے نور حادث سے ہی مستفیض ہیں۔

اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الٰہیہ کے موافق ہے، اس سے زائد عبارت خطرناک ہوسکتی ہے۔

اس تقریر کے مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں منقسم ہوگیا ہے جبکہ فی الواقع ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ کم ہوا۔ سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمک اور سورج کی روشنی سے منور ہوئے۔

مزید سمجھنے کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاؤں کو دکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالمقابل دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے قلب کو حجاب غفلت سے پاک کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری بصیرت کو اپنے علم کے نور سے منور فرمائے، اور ہمارے باطن کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ فرمائے، اور جن امور میں ہم غور کرنے کے اہل نہیں ان پر ہماری جسارت کو معاف فرمائے، اور اس جناب میں ہماری عبارت کی کوتاہیوں پر مواخذہ نہ فرمائے۔ آمین۔

اس تقریر منیر سے مقاصد مذکورہ کے سوا چند فائدے اور حاصل ہوئے۔

اقول:

اول: یہ بھی روشن ہوگیا کہ تمام عالم نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر بنا، بے

اس کے کہ نور حضور تقسیم ہوایا اس کا کوئی حصہ ایں وآں بنا ہو۔ اور یہ کہ وہ جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ پھر اس نور کے چار حصے کئے تین سے قلم ولوح وعرش بنائے، چوتھے کے پھر چار حصے کئے الی آخرہ۔ یہ اس کی شعاعوں کا انقسام جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے تو وہ ہزار حصوں میں منقسم نظر آئے گا حالانکہ آفتاب نہ منقسم ہوا نہ اس کا کوئی حصہ آئینوں میں آیا۔

اس تقریر سے علامہ شرابلسی کا اعتراض بھی ختم ہوگیا، اعتراض اس طرح تھا۔

اعتراض:- حقیقت واحدہ تقسیم نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقت محمدیہ ان اقسام میں ایک قسم ہے، اور اگر باقی اقسام اسی حقیقت سے ہیں تو یہ حقیقت تقسیم ہوگئی، اور اگر باقی چیزیں اس حقیقیت کی غیر ہیں تو انقسام کا کیا مطلب، پھر علامہ نے خود ہی جواب دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی اتباع کی۔

جواب:- حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو تقسیم کیا، کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی صورت مثالی عطا کی جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی، تو اسے تقسیم نہیں کہا جائے گا۔

ان کے جواب کا خلاصہ جسے ان کے شاگرد علامہ عیاشی نے بیان کیا یہ ہے کہ انقسام کا معنی نور محمدی پر اضافے کے ہیں اس طرح آخری تقسیم تک سلسلہ جاری رہا۔

عیاشی نے کہا: ظاہر کے لحاظ سے یہ جواب کافی ہے اور تحقیق اس کے علاوہ اللہ خوب جانتا ہے۔

اقول اولا: انہوں نے اس مسئلہ میں اپنے شیخ شبراملسی کی پیروی کی لیکن حق یہ ہے کہ یہ ایک بے معنی بات ہے، کیونکہ اس صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تخلیق کائنات نہ ہوگی، یہ نص اور مراد کے خلاف بات ہے۔

ہاں اس کا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پہلی شعاع سے زائد شعاع عطا کی پھر اس سے کچھ جدا کیا، پھر اس کی تقسیم کی، جیسے فرشتے ستاروں کی ان شعاعوں کو لیتے ہیں جو ستاروں کو محیط ہیں اور پھر ان کے ذریعہ چھپ کر سننے والے شیطانوں کو مارتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: نجوم کے لئے رجوم ہے۔

اقول ثانیا: یہ شبہ بھی دفع ہوگیا کہ خلق میں کفار ومشرکین بھی ہیں وہ محض ظلمت ہیں، نور

مصطفیٰ سے کیونکر بنے اور نرے نجس ہیں تو نور پاک سے کیونکر مخلوق مانے گئے۔

وجہ اندفاع ہماری تقریر سے روشن، ظلمت ہو یا نور جس نے خلعت وجود پایا ہے اس کے لئے تجلی آفتاب وجود سے ضرور حصے ہے اگر چہ نور نہ ہو صرف ظہور ہو، کما تقدم۔ اور شعاع شمس ہر پاک وناپاک جگہ پڑتی ہے وہ جگہ فی نفسہ ناپاک ہے، اس سے دھوپ ناپاک نہیں ہو سکتی۔

اقول ثالثاً: یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے، باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبۂ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہاں اس کے آبگینے۔ و فی ھذا اقول ۔

خالق کل الوری ربك لا غیرہ

نورك کل الوری غیر ك لم لیس لن

ای لم یوجد، و لیس موجودا، و لن یوجد ابداً۔

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

اقول رابعاً: نور احدی تو نور احدی نور احمدی پر بھی آفتاب کی یہ مثال منیر چراغ سے احسن واکمل ہے۔ ایک چراغ سے بھی اگر چہ ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں بے اس کے کہ ان چراغوں میں اس کا کوئی حصہ آئے، مگر دوسرے چراغ صرف حصول نور میں اسی چراغ کے محتاج ہوئے، بقا میں اس سے مستغنی ہیں، اگر انہیں روشن کر کے پہلے چراغ کو ٹھنڈا کر دیجئے ان کی روشنی میں فرق نہ آئے گا، نہ روشن ہونے کے بعد ان کو اس سے کوئی مدد پہونچ رہی ہے، معہٰذا کسب نور کے بعد ان میں اور اس چراغ اول میں کچھ فرق نہیں رہتا، سب یکساں معلوم ہوتے ہیں بخلاف نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عالم جس طرح اپنے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا، یونہی ہر شئ اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے، آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہیں وہ جہان کی ، جان ہے تو جہان ہے

نیز جس طرح ابتدائے وجود میں تمام جہاں اس سے مستفیض ہوا بعد وجود بھی ہر آن اسی کی مدد سے بہریاب ہے، پھر تمام جہاں میں کوئی اس کے مساوی نہیں ہوسکتا، یہ تینوں باتیں مثال آفتاب سے روشن ہیں، آئینے اس سے روشن ہوئے اور جب تک روشن ہیں اسی کی مدد پہونچ رہی ہے، اور آفتاب سے علاقہ چھوٹتے ہی فوراً اندھیرے ہیں، پھر کتنے ہی چمکیں سورج کی برابری نہیں پاتے۔

یہی حال ایک ایک ذرۂ عالم عرش وفرش اور جو کچھ ان میں ہے اور دنیا وآخرت اور ان کے اہل، اور جن وانس وملک وشمس وقمر وجملہ انوار ظاہر وباطن حتی کہ شموس رسالت علیہم الصلوۃ و السلام کا ہمارے آفتاب جہاں تاب عالم مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الوہاب کے ساتھ ہے، کہ ایک ایجاد وامداد وابتداء وبقاء میں ہر حال ہر آن ان کا دست نگر ان کا محتاج ہے۔ وللہ الحمد

امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں:۔

کیف ترقی رقیك الانبیاء ☆ یا سماء ما طاولتها سماء

لم یا ووك فی علاك و قدحا ☆ ل سنائك دونهم و سناء

نما مثلو صفاتك للنا ☆س کما مثل النجوم الماء

یعنی انبیاء حضور کی سی ترقی کیونکر کریں، اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں میں مقابلہ نہ کیا۔

انبیاء حضور کے کمالات عالیہ میں حضور کے ہمسر نہ ہوئے حضور کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور تک پہونچے سے روک دیا

تو وہ حضور کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی میں دکھاتا ہے۔

یہ وہی تشبیہ وتقریر ہے جو ہم نے ذکر کی، وہاں ذات کریم وافاضۂ انوار کا ذکر تھا، لہذا آفتاب سے تمثیل دی، یہاں صفات کریمہ کا بیان ہے لہذا ستاروں سے تشبیہ مناسب ہوئی۔ مطالع المسرات شریف میں ہے

اسمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محی حیوة جمیع الکون به صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم فهو روحه و حیوته و سبب وجوده و بقائه ـ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے، تو حضور تمام عالم کی جان وزندگی اور اس کے وجود وبقاء کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان وحیات وسبب وجود ہیں، حضور نہ ہوں تو عالم نیست ونابود ہوجائے، کہ حضرت سیدی عبدالسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لئے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ ہی فنا ہوجائے۔

ہمزیہ شریف میں فرمایا:

کل فضل فی العالمین فمن فضل ☆ النبی باستعارة الفضلاء

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کولی ہے۔

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں، بلاواسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں، اور تمام عالم مدد الٰہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے، تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

شرح سید عشماوی میں فرماتے ہیں:

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں نعمت ایجاد، نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہولیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی، اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں، تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہاں حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔

ان مضامین جمیلہ پر بکثرت ائمہ وعلماء کے نصوص جلیلہ فقیر کے رسالہ " سلطنة

المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری "میں ہے، وللہ الحمد

اقول خامساً: ہماری تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضور خود نور ہیں تو حدیث مذکور میں " نور نبیك " کی اضافت بھی "من نورہ" کی طرح بیانیہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے عرض کی: واجعلنی نورا، اور خود رب العزت عز جلالہ نے قرآن عظیم میں ان کو نور فرمایا:

قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

پھر حضور کے نور ہونے میں کیا شبہ رہا۔

اقول: اگر "نور نبیك " میں اضافت بیانیہ نہ لو بلکہ نور سے وہی معنی مشہور یعنی روشنی کہ عرض و کیفیت ہے مراد تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول مخلوق نہ ہوئے بلکہ ایک عرض و صفت، پھر وجود موصوف سے پہلے صفت کا وجود کیونکر ممکن؟ لا جرم حضور ہی خود وہ نور ہیں کہ سب سے پہلے مخلوق ہوا۔

تواب علامہ زرقانی کے اس قول کی حاجت نہ رہی کہ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ نور عرض ہے، قائم بذاتیہ نہیں، کیونکہ جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرق عادت ہے۔

کیونکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ صفت کا وجود بغیر موصوف سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ صفت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو موصوف کے غیر کے ساتھ قائم ہوگی تو موصوف کی صفت نہ ہوگی بلکہ غیر کی ہوگی اور اگر قائم بنفسہا ہو تو صفت ہی نہ ہوئی، کیونکہ صفت اسے کہتے ہیں جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔ جب وہ قائم بنفسہا ہو تو وہ نہ صفت ہوئی اور نہ ہی عرض بلکہ وہ جوہر ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ وہ عرض ہے اور قائم بنفسہ بھی ہے تو یہ اجتماع ضدین ہے اور یہ باطل، اور قدرت الٰہیہ محالات عقلیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

ہاں ایک سوال یہ کیا جا سکتا ہے کہ آخرت میں وزن اعمال ہوگا اور یہ اعراض وصفات ہیں تو ان کا قیام بنفسہ کیسے ہوگیا کہ ان کو وزن کیا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ بایں معنی کہا گیا ہے کہ کاغذ اور صحیفے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

۳۲۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله سیخلص رجلا من امتی علی راس الخلائق یوم القیامة ،فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا ، کل سجل مثل مد البصر ، ثم یقول : اتنکر من هذا شیئا ؟ اظلمك کتبنی الحافظون ؟ فیقول : لا یا رب ! فیقول ؟ افلك عذر؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلیٰ ان لك عندنا حسنة ، وانه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة فیها ، اشهد ان الا اله الا الله وان محمدا عبده و رسوله ، فیقول : احضر وزنك فیقول : یا رب ! ما هذه البطاقة مع هذه السجلات، فیقول : انك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة ، فطاشت السجلات و ثقلت البطاقة فلا یثقل مع اسم الله شئ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک شخص کو چن لے گا ، پھر اس کے سامنے کہا جائے گا ، کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا ، پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کر ، بندہ عرض کرے گا: ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ کاغذ۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا بالجملہ حاصل حدیث نور یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے

۳۲۳۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من یموت و هو یشهد ان لا اله الا الله ۲/۸۸
المستدرك للحاکم ۱/۶ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۵۲۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۰۹، ۱/۴۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۵/۱۳۴

پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں، باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔

صلات الصفا۔۷تا۳۴ملخصا

(۲) حضور کا نور سب پر غالب تھا

۳۲۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل، و لم یقم مع شمس قط الا غلب ضوءہ ضوء الشمس ، و لم یقم مع السراج قط الا غلب ضوءہ علی ضوء السراج ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا دیا۔ لفی الفیئ ۵۲

(۳) حضور سراپا نور تھے

۳۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللھم! اجعل فی قلبی نورا ، و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و فی عصبی نورا و فی لحمی نورا و فی دمی نورا و فی شعری نورا و فی بشری نورا و عن یمینی نورا و عن شمالی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و اجعلنی نورا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں یوں دعا کی: الٰہی! میرے دل اور جان، میری آنکھ اور میرے کان، میرے گوشت و پوست و استخواں، اور میرے زیر و بالا و پس و پیش اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کر دے۔

۳۲۴۰۔ کتاب الوفا لابن الجوزی، ۴۰۷/۲

۳۲۴۱۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل ۔ ۲۶۱/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۳/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، ۵۳۵/۳

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب وہ (حضور) یہ دعا فرماتے، اور ان کے سننے والے (اللہ تعالیٰ) نے انہیں ضیاء تابندہ ومہر درخشندہ ونور الٰہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ وخورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جاتیں، جیسے چراغ پیش مہتاب، یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔　　نفی الفئ ۶۴

(۴) حضور کے دندان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا

۳۲۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔

(۵) چہرۂ انور چودھویں کا چاند نظر آتا

۳۲۴۳۔ **عن** ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتلألؤ وجھہ تلألأ القمر لیلۃ البدر۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا۔

(۶) حضور کے چہرۂ اقدس میں آفتاب کی روشنی نمایاں رہتی

۳۲۴۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کأن الشمس تجری فی وجھہ و اذا ضحک یتلألأ فی الجدر۔

۳۲۴۲۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

۳۲۴۳۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

۳۲۴۴۔ الشفاء للقاضی، ۳۹/۱ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا، گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا، جب ہنستے دیواریں روشن ہوجاتیں۔

۳۲۴۵۔ **عن** الربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لو رایتہ لقلت الشمس طالعۃ۔

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کررہا ہے۔

۳۲۴۶۔ **عن** ام ابی قرصافۃ و خالتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : رأینا کان النور یخرج من فیہ ۔

حضرت ابوقرصافہ کی ماں اور خالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ہم نے نور نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔

(۷) حضرت آمنہ نے حضور کے نور سے شام کے محل دیکھے

۳۲۴۷۔ **عن** آمنۃ ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی امہ و سلم قالت :انی رایت حین خرج منی نورا اضأت منہ قصور الشام ، وفی راویہ رایت نورا ساطعا من راسہ قد بلغ السماء ۔

حضرت آمنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی امہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: جب حضور پیدا ہوئے تو میں نے ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محلات تک روشنی تھی، دوسری روایت ہے کہ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتے دیکھا کہ آسمان تک پہونچا۔

۳۲۴۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : استعرت من حفصۃ بنت رواحہ ابرۃ کنت اخیط بہا ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فسقطت عنی الابرۃ فطلبتہا فلم اقدر علیہا ، فدخل رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۴۵۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ۱۷۹/۱ ☆

۳۲۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۰/۸ ☆

۳۲۴۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۳۶، ۳۹۶/۱۲ ☆

۳۲۴۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۹۲، ۴۲۹/۱۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم ، فتبینت الابرة بشعاع نور وجهه فضحکت ، فقال : یا حمیرآء !لم ضحکت ؟ قلت : کان کیت و کیت ، فنادی باعلی صوته : یا عائشة ! الویل ثم الویل لمن حرم النظر الی هذا الوجه ، ما من مومن و لا کافر الا یشتهی ان ینظر الی وجهی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حفصہ بنت رواحہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑے سینے کے لئے سوئی مانگ کر لائی، حجرۂ مقدسہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ سوئی گر پڑی، تلاش کی نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔

یہ ماجرا دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آگئی، فرمایا: اے حمیرا! کیا بات ہے، کیوں ہنستی ہو؟ عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا ایسا واقعہ ہوا، حضور نے باآواز بلند ندا فرمائی، اے عائشہ سنو! خرابی و محرومی ہے اس کے لئے جو اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے، ہر مومن و کافر کی ایک مرتبہ دیدار کے بعد یہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بار بار دیکھتا رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل کرکے فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہوجاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے سے کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرےگا یا نور کے لئے بھی سایہ مانےگا۔

یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے، تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا، عیاذاً باللہ کثیف تھا، اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا ہے۔

ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ آفتاب نیم روز

کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل وتکثیر مدائح و مشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام وسحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی نہ سنا ہے کہ تیرا محبّ تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان وکان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن لہوولعب اوران کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب وروز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

جب وہ جان رحمت وکان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی "فرمایا، جب قبر شریف میں اتار لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ، آہستہ "امتی" فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے" نفسی نفسی، اذھبو الی غیر ی" سنوگے اور غمخوار امت کے لب پر"رب امتی" کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں" امتی، امتی "پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہونچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خرد بین میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ اعتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھنا، پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے یہ نشر محاسن وتکثیر مدائح نہ دوستی کا مقتضی نہ ردفضائل ونفی کمالات غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے، ورنہ خدا ورسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان

لے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اس کوئی گھٹا سکتا ہے؟ آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الٰہی پر مدار ہے۔
نفی الفیٔ ۶۷ تا ۶۸

(۹) حضور ہمیشہ پاک اصلاب میں منتقل ہوتے رہے

۳۲۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا ، لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔وفی روایة ، من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات۔ و فی روایة من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوتیں میں بہتر شاخ میں تھا۔ایک روایت میں ہے، میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین و امہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم وطہارت سے حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوری فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمائی، اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوی و علامہ تلمسانی شارح شفا و امام ابن حجر مکی و علامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

۳۲۴۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۹۲۴ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۶۸

۹۔علم غیب

(۱) قیامت تک کی تمام چیزیں حضور کے پیش نظر ہیں

۳۲۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قدر رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا و الی ما ھو کائن فیھا الی یوم ا لقیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ ، جلیان من امر اللہ عزوجل جلاہ لنبیہ کما جلالہ للنبیین قبلہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء کے لئے روشن فرمائیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام کان و ما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدا ہی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جوائمۂ کرام وعلمائے اعلام ان سے سند لائے ، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے ، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و

۳۲۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۱۰۱/٦ ☆ جمع الزوائد للھیثمی ، ۲۸۷/۸
جمع الجوامع للسیوطی ، ٤٨٤٩ ، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۸۱۰ ، ۳۷۸/۱۱

علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شارح شفاء قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

وسع العالمین علما و حکما ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہاں کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین و ما کان و ما یکون ۔

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان و ما یکون کا علم حضور پرنور کو حاصل ہو گیا۔

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء ۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:۔

النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت بالملاء الا علی و لم یبق لها حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاهد ۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علماء نا رحمهم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موته و حیاته صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ و معرفتہ باحوالھم و نیاتھم و عزائھم و خواطرھم و ذلک جلی عندہ لا خفاء نہ۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اوراس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ارادے ان کے دلوں کے خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالی مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:۔

ذکر کن اوراد درود وبفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وباش درحال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو درحالت حیات ومی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت وامید بداں کے وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے ازصفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔گویا فرمایا: اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا۔بدانکہ بڑھایا۔تاکہ اسے کوئی گویا کہ نیچے داخل نہ سمجھے،غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ۔

اعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك ۔

اللہ تعالی کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقیناً تجھے دیکھتا ہے۔(جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم۔)

نیز فرماتے ہیں:۔

ہر چیز دردنیا است زمان آدم تا نفخۂ اولیٰ بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند،

تاہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردیدی یاران خودرا نیز از بعضے ازاں احوال خبرداد۔

نیز فرماتے ہیں:۔

و هو بكل شئ عليم ۔ ووے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وجمیع علوم ظاہر و باطن واول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق ، فوق كل ذى علم عليم، عليه من الصلوٰت وافضلها و من اتمها واكملها۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:۔کہ

فاض علىّ من جنابه المقدس صلى الله تعالىٰ عليه و آله و سلم كيفية العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلى له كل شئ كما اخبر عن هذا المشهد فى قصة المعراج المنامى۔

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجھ پراس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہوجاتی ہے جس طرح حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کورد کرنا اور بہ کثرت ائمہ دین واکابر علمائے عاملین واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذا باللہ کافر و مشرک بنایا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بننا ہے۔اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال ائمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ ''النهى الا كيد عن الصلوٰة و رآء عدى التقليد '' ورسالہ '' الكوكبة الشهابية على كفريات ابى الوهابية ''۔وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق

عطائی۔وہ واجب یہ ممکن،وہ قدیم یہ حادث،وہ نامخلوق یہ مخلوق،وہ نامقدور یہ مقدور،وہ ضروری البقایہ جائز الفنا،وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل،ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنوں کو،بصیرت کے اندھے اس علم ما کان و ما یکون بمعنیٔ مذکور کے ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیئے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں،یہ شرق تا غرب وسماوات وارض وعرش تا فرش وما کان وما یکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا وبالجملہ جملہ مکتوبات لوح ومکنونات قلم کو تفصیلا محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں،بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسراہم کو ملا،اور ملتا ہے،ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا ہے۔اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصدۂ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها
و من علومك علم اللوح وا لقلم

یعنی یارسول اللہ! دنیا اور آخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح وقلم کا تمام علم جن میں ما کان و ما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ وصلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم واعلیٰ اٰلک وصحبک وبارک وسلم۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

توضيحه ان المراد بعلم اللو ح ما اثبت فيه من النقوش القدسيه و الصور الغيبية و بعلم القلم ما اثبت فيه كما شاء و الاضافة لادنى ملا بسة و كون علمها من علومه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات و الجزئيات و حقائق ومعارف وعوارف تتعلق بالذات و الصفات و علمهما انما يكون سطرا من سطور علمه و نهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بر كته و وجوده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور علم سے مراد وہ علم ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش واثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتین کی ذات وصفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر یہ ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ ان کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان وما یکون علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

و الحمد لله رب العالمين ـ و خسرهنا لك المبطلون ـ فى قلوبهم مرض فزاد هم الله مرضا و قيل بعداً للقوم الظالمين ـ

نصوص حصر:- یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال، نص جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزم کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزوجل کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلا مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔

ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کرآئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنیٔ مسطور اگر چہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو، علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کونہیں پہونچتا پھرعلوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں، (جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاًوہی قسم اول مراد ہوسکتی ہے نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان و ما یکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازیدوافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے وللہ الحمد، یہ معنی بآنکہ خود بدیہی واضح ہے ائمہٴ دین نے اس کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔

امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوی پھرامام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

لا یعلم ذلك استقلالا و علم الاحاطة بکل المعلومات الا اللہ تعالیٰ اما المعجزات و الکرامات فبا علام اللہ تعالیٰ لھم علمت و کذا ما علم باجراء العادة ۔

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہوجائے یہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو نہیں۔

رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفروضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں وہ روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہاء کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے)

کا لفظ ناپاک ہے کہ وہ بھی کلمہ کفر وضلال بیباک ہے ، بکر نے جس عقیدے کو کفر وشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جل جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۳۲۵۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قام فینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مقاما ما ترك شیئا الی قیام الساعة الا حدث به۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہم میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔ الدولۃ المکیۃ ۲۲۹

(۲) حضور کے لئے آسمان وزمین کی تمام چیزیں روشن ہوگئیں

۳۲۵۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی نعست فاستثقلت نوما فرأیت ربی فی احسن صورة فقال : فیم یختصم الملأ الا علیٰ و الحدیث بطوله عن ابن عباس۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور پھر میں نیند سے بوجھل ہوا، میں نے اپنے رب

۳۲۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب و كان امر الله قدرا مقدورا، ۹۷۷/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الفتن و اشراط الساعة ، ۳۹۰/۲
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۱۳/۱ ☆

۳۲۵۲۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة الصافات ، ۱۵۶/۲
شرح السنة للبغوی، ۳۸/٤ ☆

عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا، فرمایا، ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، پوری حدیث حضرت ابن عباس سے یوں منقول ہے۔

۳۲۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اتانی ربی عزوجل اللیلة فی احسن صورة ، احسبه یعنی فی النوم ، فقال : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل تدری فیما یختصم الملأ الاعلی؟ قال : قلت : لا ، قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدی او قال : نحری ، فعلمت ما فی السموٰت و ما فی الارض، ثم قال : یا محمد ! هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال : قلت : نعم ، یختصمون فی الکفار ات والدرجات ، قال : و ما الکفارات و الدرجات ؟ قال : المکث فی المساجد و المشی علی الاقدام الی الجمعات ، و ابلاغ الوضوء فی المکاره ، و من فعل ذلک عاش بخیر ، و کان من خطیئته کیوم ولدته امه ، و قل یا محمد اذا صلیت : اللهم ! انی اسألك الخیرات و ترك المنکرات و حب المساکین ، و اذا اردت بعبادك فتنة ان تقبضنی الیك غیر مفتون ، قال : و الدرجات بذل الطعام و افشاء السلام و الصلوٰة باللیل و الناس نیام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رات اللہ عزوجل کا دیدار ہوا یعنی خواب میں، فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ مقربین بارگاہ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو چیزیں تھیں ان کو جان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ ملائکہ عالم بالا کس چیز میں متنازع اور مختلف ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، یہ کفارات اور درجات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، فرمایا: کفارات و درجات کیا ہیں؟ عرض کی: مساجد میں نماز کے انتظار میں

۳۲۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة الصافات ، ۱۵۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۵
التفسیر للطبرانی، ۱۶۲/۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴۲۵/۷
السنة لابن ابی عاصم، ۲۰۴/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۳۲۱، ۲۴۵/۱۶

بیٹھنا یا جماعت کے لئے مسجدوں میں پیدل چل کر آنا، اور جبکہ طبیعت پر بار ہو خوب اچھی طرح وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور جب انتقال کیا تو ساتھ ایمان کے گیا، اس دن گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے روز پیدائش تھا، فرمایا: اے محبوب! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو، اللھم! انی اسألك الخيرات وترك المنكرات و حب المساكين ، و اذا ردت بعبادك فتنة ان تقبضنى اليك غير مفتون ۔ الٰہی! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں، اور تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ جب تو بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو بغیر آزمائش مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے۔ اور درجات یہ ہیں کہ سلام کو خوب رواج دیا جائے، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور اس وقت نماز پڑھی جائے جب لوگ سو رہے ہوں۔ ۱۲م

(۳) حضور نے ہوا میں اڑنے والے پرند کی بھی خبر دی

۳۲۵٤ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالىٰ عنه قال : لقد تركنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وما يحرك طائر جناحيه فى السماء الاذكرلنا منه علما ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتایا۔ ۱۲م الدولۃ المکیہ ۲٦۱

(۴) مطلق علم غیب کا انکار کفر ہے

۳۲۵۵ **عن** مجاهد رضى الله تعالىٰ عنه قال فى قوله تعالىٰ : " ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب" قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادى كذا وما يدريه بالغيب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت " ولئن سألتهم الآية " کی تفسیر میں فرمایا: کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں

۳۲۵٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۲٦۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۳
۳۲۵۵۔ التفسير لابن جرير، ۱۰/۱۷۳ ☆

جگہ ہے۔محمد غیب کیا جانیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفصیل یوں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تواس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا، سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے آیت اتاری، کہ خدا کی قسمیں کھاتیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک وہ ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و رسول اور قرآن سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھرایا، اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے، جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری، علامہ محمد زرقانی وغیرھم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلی مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ تمہید ایمان ۱۱۲

(۵)حضور نے قیامت تک کی اجمالی خبر دی

۳۲۵۶۔ **عن** عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما الفجر وصعدالمنبر حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ،ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبر بما ھو کائن الی یوم القیامۃ، قال : فاعلمنا احفظنا ۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، منبر سے اتر کے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر مصلیٰ پر تشریف لاکر نماز پڑھائی اور پھر غروب آفتاب تک خطبہ دیا، ان خطبات میں حضور نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی اجمالی خبر دی، اب ہم میں وہی زیادہ جانتا ہے جس نے ان خطبات کو زیادہ یاد رکھا۔۱۲م

۳۲۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم ،حفظ ذلک من حفظ ونسیہ من نسیہ ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہوکر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔　　انباء المصطفی ۷

۳۲۵۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۲۵۶۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الفتن واشراط الساعۃ،　　۳۹۰/۲

۳۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　کتاب بدء الخلق،　　۴۵۳/۱

۳۲۵۸۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،　　۲۸۹/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق ومغرب سب کو دیکھ لیا۔۱۲م انباء المصطفی ۹

۳۲۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: سلونی قبل ان تفقدونی، فانی لا اسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنه۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے وصال سے پہلے پہلے جو کچھ معلوم کرنا ہے کرلو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔
مالی الجیب ۶

۳۲۶۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: والله انی لاعلم الناس بکل فتنة هی کائنة فیما بینی وبین الساعة، وما ذلك ان یکون رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حدثنی من ذلك شیئا اسره الی لم یکن حدث به غیری، ولکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قا ل وهو یحدیث مجلسا انا فیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم بخدا! میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے میرے علاوہ کسی کو نہ بتائے، بلکہ بات یہ ہے کہ حضور نے جب بھی کسی مجلس میں کوئی واقعہ آئندہ بیان فرمایا تو میں اس میں موجود تھا۔

۳۲۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عرضت علی امتی باعمالها حسنها وسیئها، فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق، ووجدت فی مساوی اعمالها النخاعة تکون فی المسجد ولا تدفن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے نیک وبد اعمال پیش ہوئے، میں نیک اعمال میں یہ

۳۲۵۹۔ ابن النجار، اتحاف السادة للزبیدی ۱۱/۴۹۶
۳۲۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۳۶

بھی دیکھا کہ بندے کو راستہ سے اذیت ناک چیز روڑا پتھر وغیرہ ہٹانے پر جو نیکی ملتی ہے، اور بد اعمال میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ مسجد میں تھوک وغیرہ ڈالا جائے اور پھر اس کو صاف نہ کیا جائے۔۱۲ام

۳۲۶۱۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عرضت علی امتی البارحة لدن هذه الحجرة حتی لا عرف بالرجل منهم من احدکم بصاحبه ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی، بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ انباء المصطفی ۱۸

۳۲۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وفی یدیه کتابان ،فقال اتدرون ماهذان الکتابا ن ؟ قلنا :لا یارسول اللہ ! الا ان تخبرنا ،فقال للذی فی یده الیمنی : هذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم ،فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ا بدا ، ثم قال للذی فی شماله :هذا کتاب من رب العالمین ،فیه اسماء اهل النارواسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلایزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپکے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو

۳۲۶۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد، ۲۰۷/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، ۶۶/۱
الادب المفرد للبخاری، ۳۶، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۷/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲
۳۲۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاهل الخ، ۳۶/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱/۱ ☆ المسند لاحمدبن حنبل، ۱۲۷/۲
المعجم الکبیر للبطرانی، ۱۸۱/۳ ☆

جائے گا، داہنے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگادیا گیا ہے، اب نہ ان میں زیادہ ہوسکتے ہیں اور نہ کم۔ پھر بائیں دست اقدس کی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اوران کے خاندانوں کے نام ہیں، پھراس میں بھی آخر میں جوڑ لگادیا گیا ہے، اب ان میں نہ کبھی کمی ہوسکتی ہے اورنہ زیادتی۔ ۱۲م

مالی الجیب ۱۹

(٦) حضور نے حضرت امام باقر کی پیدائش کی خبردی

۳۲۶۳۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنه انه قال للامام باقر رضى الله تعالىٰ عنه وهو سفير رسول الله تعالى عليه وسلم يسلم عليك ،فقيل له : و كيف ذلك ؟ قال :كنت جالسا عنده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والحسين رضى الله تعالىٰ عنه فى حجره وهو يلاعبه ،فقال : ياجابر ! يولد له مولود اسمه على، اذا كان يوم القيامةنادى مناد ليقم سيد العابدين، فيقوم ولده ،ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته ياجابر فاقرأنه منى السلام ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے حضور کا سلام کہا۔ ان سے حاضرین نے کہا: آپ نے یہ کیونکر کہا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مبارک گود میں تھے اور حضور آپ سے کھیل رہے تھے، حضور نے فرمایا: اے جابر! حسین کا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام علی ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ایک منادی ندا کریگا، عابدوں کے سردار کھڑے ہوں، تو وہ لڑکا کھڑا ہوگا، پھران کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا، اگر تم ان کو پاؤ تو میرا سلام ان سے کہنا۔ ۱۲م مالی الجیب ۱۳

۳۲۶۳۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، ۱۷۷/۱ ☆

(۷)حضور بعد وصال بھی اس عالم سے باخبر ہیں

۳۲٦٤۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: علمى بعد وفاتى كعلمى فى حياتى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد وصال میرا علم ویسا ہی ہے جیسے اس ظاہر حیات مبارک میں۔۱۲م
مالی الجیب ۸۹

(۸)حضور نے عالم برزخ کی خبر دی

۳۲٦٥۔ **عن** سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غفر الله عزوجل لزيد بن عمرو ورحمه، فانه مات على دين ابرا هيم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر تھے۔

۳۲٦٦۔ **عن** عامر بن ربيعة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رايته فى الجنة يسحب ذيولا ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۱٦۰

(۹)حضور آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں

۳۲٦۷۔ **عن** ابى وفرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما انهزم المشركون لحق مالك بن عوف بالطائف ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لواتانى

۳۲٦٥۔ الكامل لابن عدى،
۳۲٦٦۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۷۷/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳٤۰۷۳، ۷۷/۱۲
۳۲٦٦۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۷۷/۱ ☆
۳۲٦۷۔ الاصابه لابن حجر، ۵۵۰/۵ ☆

مسلما لرددت علیه اهله وماله ،فبلغه ذلك ، فلحق به ، وقد خرج من الجعرانة فاسلم ، فاعطاه اهله وماله ، واعطا ہ مائة من الابل کالمؤلفة ، فقال مالك بن عوف یخاطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قصیده ۔

مان رأیت ولا سمعت بواحد
فی الناس کلهم کمثل محمد
اوفی فاعطی للجزیل لمجتدی
ومتی تشاء یخبرك عما فی غد

قال : واستعمله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن من اسلم من قومه ، ومن تلك القبائل من ثمالة وسلمة وفهم ۔

حضرت ابو وفرہ یزید بن عبید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے اور مالک بن عوف کہ (لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے ، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہوتو ہم اس کے اہل ومال اسے واپس دیں ، یہ خبر مالک بن عوف کو پہونچی ، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے ،سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اھل ومال انہیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے ۔

اس وقت حضرت مالک بن عوف نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل کوئی نہ دیکھا نہ سنا ،سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع اور کثیر عطا بخشنے والے ،اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتادیں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ ،سلمہ اور فہم پر سردار فرمایا ۔

الامن والعلی ۲۰۷

(۱۰) حضور نے اپنی غیب دانی کے ذکر سے کیوں منع فرمایا

۳۲٦٨۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : جاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل علیّ صبیحة بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے ، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے، تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگر چہ بعطائے الٰہی جانے کہ اس نے صاف کہہ دیا۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح مشرک ہے، اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتیں جانتے ہیں، بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی۔

۳۲٦٨۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ٦٧٤/٢
السنن الکبری للبیهقی ٢٨٩/٧ ☆ الا تحافات السنیة، ٥٥٨/٦
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣١٤٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٢/٩
شرح السنة للبغوی، ٤٧/٩ ☆

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔ (تفویہ)

اللہ اللہ، اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود کو دہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر نہیں، کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا، یونہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح مخالف قرآن عظیم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللہ یحبتی من رسلہ من یشآء ۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

و قال اللہ تعالیٰ :۔

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ۔ الا من ارتضی من رسول ۔

غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

یہاں ''لا یظھر غیبہ علی احد ا'' نہ فرمایا کہ اللہ تعالی اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرم قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا ''لا یظھر علی غیبہ احدا'' اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو، ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ ''سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح'' میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اس پر کیا موثر و اللہ المستعان علی کل غوی فاجر ،اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھئے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ

رکھے، وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکالا؟ کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوی کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا، جابجا ایسی ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ثم اقول: اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے! تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا، او شرک پسند! او شرک کی حقیقت وشناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔

اب یاد کر و حدیث ابی داوٗد ویحك انه لا یستشفع بالله علی احد کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کو۔

عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری شفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس، یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے، پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھرئی ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔

اقول: انبیاء اولیاء کو ذرۂ ناچیز سے کم تر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افتراء ہے، حدیث میں اس کا وجود نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنیٰ کرشمہ اور افتراء ہے، حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات

اقدس سے قائم ہے مکان و محل سے منزہ ہے، کیا جانے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں مین بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

تیر بر جائے انبیاء انداز
طعن در حضرت الہی کن
بے ادب باش و آنچہ دانی گو
بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اترواکر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شان الہی کے خلاف ہوا سے سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہذا وہ صحابہ اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک و کفر کے کلمے سنیں اور اصلا کوئی اثر غضب و جلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو، نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحان اللہ کہیں، نہ اہل مجلس کی حالت بدلے، نہ ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو، ایک آسان سی بات قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو، کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو، اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں، تمہارا دین جاتا رہا، تم مرتد ہوئیں، از سر نو ایمان لاؤ، کلمہ پڑھو، نکاح ہوگیا ہے تو تجدید نکاح کرو، غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو، کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں، تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں، رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے، یہ منہ دھور کھئے، منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ ” اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال “۔

اولا ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہذا ارشاد ہوا: اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔

ارشادالساری لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔

ثانیاً اقول: ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا کہ توہم ذاتیت کا سد باب جو شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ کی مت اوندھی، جو محتمل ذووجوہ بات جس میں برے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے، دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے، ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں، عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔ الامن والعلیٰ ۲۰۱ تا ۲۰۴

(۱۱) غیوب خمسہ کا ثبوت

۳۲۶۹۔ **عن** ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : انك حامل لغلام ، فاذا ولدته فأتینی به ، قالت : یا رسول اللہ ! انیٰ لی ذلك و قد تحالفت قریش ان لا یا توا النساء ، قال : هو ما اخبرتك ، قالت فلماولدته اتیته فأذن فی اذنه الیمنی و اقام فی الیسری والهاه من ریقه و سماه عبد اللہ ، و قال اذهبی بابی الخلفاء ، فاخبرت العباس فاتاه فذکرله فقال : هو ما اخبرتها ، هذا ابو الخلفاء ، حتی یکون منهم السفاح حتی یکون منهم المهدی۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے ہوکر گزری، حضور نے فرمایا: تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے، جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا، ام الفضل نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں، ارشاد ہوا، بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں: جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا، فرمایا: لے جاؤ خلفا کے باپ کو، میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا

۳۲۶۹۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم،
تاریخ بغداد للخطیب،

،وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اورعرض کی: ام الفضل نے ایسا کہا،فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے کہی ، یہ خلیفوں کا باپ ہے، یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی گا۔

۳۲۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل علی ام ابراهیم المارية القبطية رضی الله تعالیٰ عنهما و هی حامل منه بابراهيم ، فذكر الحديث ، وفيه ان جبرئيل علیه الصلوٰة و السلام اتانی فبشرنی ان فی بطنها منی غلاما و هو اشبه الخلق بی ، و امرنی ان اسمه ابراهيم و كنانی بابی ابراهيم صلی الله تعالیٰ علی ابيه و علیه وسلم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لائے جبکہ حضرت ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (اور حدیث ذکر کی اوراس میں ہے) کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ ،انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں،اور جبرئیل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی نے اس کی سند حسن بتائی:۔

اقول: تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھااور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ میں ہے،اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کے پیٹ والے کے پیٹھ میں ہے۔ بلکہ وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ خلیفوں کے باپ کو لے جاؤ،اور فرمایا: انہیں میں سفاح ہے،انہیں میں مہدی ہے۔

۳۲۷۱۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ابا بكر رضی الله تعالیٰ عنه نحلها جداد عشرين و سقا من ماله بالغابة ، فلما حضرته

۳۲۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر،

۳۲۷۱۔ المؤطا لمالك ، باب الاقضية ، ۳۱۴

الوفاة قال : يا بنيه ! و الله ما من الناس احد احب الى غنى منك ولا اعز على فقرا بعدى منك، و انى كنت نحلتك جداد عشرين و سقا، فلو كنت جددته واحرزته كان لك، وانما هو اليوم مال و ارث و انما هو اخواك و اختاك ، فاقتسموه على كتاب الله، قالت : يا ابت و الله لو كان كذا و كذا لتركته ، وانما هى اسماء فمن الاخرى؟ فقال : ذو بطن بنت خارجة اراها جارية فو لدت ام كلثوم ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں، جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین سے فرمایا: اے پیاری بیٹی! خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمہارے برابر مجھ پر دشوار نہیں، میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اتروالینا، تو تم نے اگر کٹوا کر قبضہ میں کر لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے، اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں، لہذا اب حسب فرائض اللہ تقسیم کر لینا، ام المومنین نے عرض کی: اے ابا جان! خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی، لیکن یہ تو بتائیں کہ میری ایک بہن اسماء ہے اور دوسری کون؟ فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے، میرے علم میں وہ لڑکی ہے، لہذا ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

۳۲۷۲ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله و كل فى الرحم ملكا فيقول : يا رب ! نطفة ، يا رب ! علقة ، يا رب ! مضغة ، فاذا اراد ان يخلقها قال : يا رب ! اذكرام انثى ؟ يا رب ! اشقى ام سعيد ؟ فما الرزق ؟ فما الاجل ؟ فيكتب كذلك فى بطن امه ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۷۲ـ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الانبياء ، ٤٦٩/١

المسند لاحمد بن حنبل،	١١٦/٣	☆	جمع الجوامع للسيوطى،	١٨/١١
السنن الكبرى للبيهقى،	٤٢١/٧	☆	اتحاف السادة للزبيدى،	١٢٥/٩
فتح البارى للعسقلانى،	٤١٨/١	☆	الدر المنثور للسيوطى،	٣٤٥/٤
التفسير لابن كثير،	٣٤٥/٤	☆	السنة لابن ابى عاصم،	٨٢/١
حلية الاولياء لابى نعيم ،	٢٦٠/٦			

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے، عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نطفہ ہے، پھر عرض کرتا ہے، یہ خون بستہ ہے، پھر عرض کرتا ہے: یہ گوشت کا ٹکڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو عرض کرتا ہے، یہ مرد ہوگا یا عورت؟ نیک بخت ہوگا یا بد بخت؟ اس کا رزق اور اس کی زندگی کتنی ہے؟ یہ سب چیزیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔۱۲م

۳۲۷۳۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا عطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه ، قال : فبات الناس یدو کون لیلتهم ایهم یعطاها فلما اصبح الناس غدوا علیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلهم یرجو ان یعطاها ، فقال : این علی ابن ابی طالب ؟ فقالوا: یشتکی عینیه یا رسول الله ! قال فارسلوا الیه فاتونی به ، فلما جاء بصق فی عینیه فدعا له فبرأ حتی کان لم یکن به و جع ، فاعطاها الرایة فقال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم یا رسول الله ! اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا ، فقال : انقذ علی رسلك حتی تنزل بسا حتهم ، ثم ادعهم الی الاسلام و اخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه ، فو الله ! لان یهدی الله بك رجلا و احدا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں ایسے شخص کو اسلامی پرچم عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ رات بھر لوگ اسی غور وخوض میں رہے کہ دیکھئے کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو ہر شخص یہ تمنا لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مل جائے، حضور نے فرمایا: حضرت علی کہاں ہیں؟ عرض کی: ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، فرمایا: ان کو بلا کر لاؤ، چنانچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور دعا کی، اس کے بعد وہ اس طرح شفایاب ہوگئے کہ انہیں یہ بیماری ہی نہیں ہوئی

۳۲۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ، ۵۲۵/۱
الصحیح لمسلم ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ۲۷۸/۲
الجامع للترمذی، باب ماقب علی ابن طالب، ۲۱٤/۲
السنن لابن ماجه ، باب فضل علی بن ابی طالب، ۱۲/۱

تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا، حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں جب تک وہ مسلمان نہ ہوجائیں، فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ، جب تم ان کے میدان میں اترو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا اور اس کی طرف بلانا جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی، تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

یہ بات تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے، تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی، جنگوں، فتنوں، سیدنا مسیح کے اترنے، امام مہدی کے ظاہر ہونے، دجال، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بے شمار ہیں اسی باب سے ہیں۔

الدولۃ المکیۃ ۳۵۳

(۱۲) حضور کو اپنے وصال کا مقام اور وقت خوب معلوم تھا

۳۲۷۴۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصارالکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم :المحیامحیاکم والممات مماتکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار مدینہ! ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمہاری زندگی ہے، اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمہاری موت۔

۳۲۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۱۷/۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۸۹/۷ ☆ نصب الرایۃللزیلعی، ۴۴۰/۳
۳۲۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۳۵/۵ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۰۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۲۲۷
البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر، ۱۰۰/۵ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۴۰۴/۵
السنن الکبری للبیھقی، ۸۶/۹ ☆

تعالیٰ علیه وسلم لما بعثنی الی الیمن ، یا معاذ ! انك عسی ان لا تلقانی بعد عامی هذا ، و لعلك ان تمر بمسجدی هذا او قبری ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھ سے ارشاد فرمایا: اے معاذ! قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد دنیا میں نہ ملے گا، اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گزرے۔

(۱۳) حضور جانتے تھے کہ کون کہاں مرے گا

۳۲۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ندب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فانطلقوا حتی نزلوا بدرا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا مصرع فلان و یضع یده علی الارض ههنا و ههنا ، قال : فما ماط ای ما زال وما تجاوز احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، حضرت انس فرماتے ہیں: جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

۳۲۷۷۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال:والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا، جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے

۳۲۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب غزوة بدر ۱۰۲/۲
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۲۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۰۰۲۳، ۴۲۳/۱۰
۳۲۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب عرض مقعة المیت الجنة و النار، ۳۸۷/۲

مقرر فرمائی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی۔　　الدولۃ المکیۃ ۳۵۵

(۱۴) حضور کو علم تھا کہ بارش کب ہوگی

۳۲۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اصابتناسحابة فخرج علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی و اخبرنی انه یسوق السماء الی وادی الیمن یقال له ضریح فجاء نا راکب بعد ذلك فسألناه عن السحابة فاخبرانهم مظروا فی ذلك الیوم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا، مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالے کی طرف جسے ضریح کہتے ہیں، پھر ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا، ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا۔

۳۲۷۹۔ **عن** بکر بن عبدالله المزنی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخبرنا عن ملك السحاب انه یجئ من بلد کذا و انهم مطروا یوم کذا۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر کو، اور بلاشک اس دن پانی برسا۔　　الدولۃ المکیۃ ۳۷۰

(۱۵) حضور کو قیامت کا علم تھا کہ کب آئے گی

۳۲۸۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۳۲۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۷۹۔ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۸۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۷۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۶۰۴

شرح السنة للبغوی، ۱۵/۱۰۳ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب الصور قد التقم الصور ، و حنی جبهته ، و اصغی سمعه ، فینتظر متی یومر فینفخ قلنا : یا رسول الله ! فکیف نقول؟ قال : قولوا حسبنا الله و نعم الوکیل توکلنا علی الله۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ، ماتھا جھکائے ہوئے انتظار کررہا ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے ، لہذا وہ پھونکے گا، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ہم کیا کہیں؟ فرمایا: کہو: ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا۔

۳۲۸۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب القرن قد التقم القرن ، وحنی جبهته ، و اصغی السمع متی یومر ، قال فسمع ذلك اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فشق علیهم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قولوا : حسبنا الله و نعم الوکیل ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے چین لوں حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ میں لے لیا ہے، پیشانی جھکالی ہے اور کان لگائے منتظر ہے کہ کب حکم ملے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب یہ معلوم ہوا تو ان پر دشوار گزرا، حضور نے فرمایا: تم "حسبنا الله ونعم الوکیل" پڑھا کرو۔۱۲م　　الدولۃ المکیۃ ۳۸۷

۳۲۸۱۔ الجامع للترمذی، ۳۴۳۱، باب تفسیر سورة الزمر ، ۱۵۶/۲

المسند لاحمد بن حنبل،	۳۷۴/۴	☆ مجمع الزوائد لهیثمی،	۱۳۱/۷
المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۲۲/۵	☆ شرح السنة للبغوی،	۱۰۳/۱۵
المعجم الصغیر للطبرانی،	۲۴/۱	☆ المغی للعراقی،	۴۹۶/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۱۸۹/۳	☆ الکامل لابن عدی،	۸۹۱/۳
کنز العمال للمتقی ۳۸۹۰۶،	۳۵۱/۱۴	☆ المصنف لابن ابی شیبة ،	۲۵۲/۱۰
الدر المنثور للسیوطی،	۲۲/۳	☆ اتحاف السادة للزبیدی،	۴۵۰/۱۰
التفسیر للطبرانی،	۲۴/۱۶	☆ التفسیر لابن کثیر،	۱۴۸/۲

(۱۶) حضور نے آسمانوں کے چرچرانے کی آواز سنی

۳۲۸۲۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی اری ما لا ترون ، و اسمع ما لا تسمعون ، اطت السماء و حق لها ان تأط ۔ فتاوی رضویہ ۳۲/۹

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ، فرشتوں کی کثرت سے آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی چاہیئے تھا۔۱۲م

(۱۷) غیر خدا کے لئے لفظ علم غیب کا اثبات جائز ہے

۳۲۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حد ثنی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان موسی هو نبی بنی اسرائیل سأل ربه فقال ای رب ! ان کان فی عبادك احد هو اعلم منی فادللنی علیه فقال له : نعم فی عبادی من هو اعلم منك ، ثم نعت له مکانه و اذن له فی لقیه ، فخرج موسی معه فتاه و معه حوت ملیح، و قد قیل له اذا حی هذا الحوت فی مکان فصاحبك هنالك و قد ادرکت حاجتك ، فخرج موسی و معه فتاه ، و معه ذلك الحوت یحملانه ، فسار حتی جهده السیر ، وانتهی الی الصخرة و الی ذلك الماء ، ماء الحیاة ، ومن شرب منه خالد، ولایقاربه شئ میت الا حی ،فلما نزلا ، ومس الحوت الماء حی، فاتخذ سبیله فی البحر سربا ، فانطلقا، فلما جاوزا منقلبه قال : موسی : آتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا ، قال الفتی و ذکر، ا رأیت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت و ما انسانیه الا الشیطان ان اذکره و اتخذ سبیله فی البحر عجبا ، قال ابن عباس فظهر موسی علی الصخرة حین انتهیا الیها ، فاذا رجل متلفف فی کساء له فسلم موسی

۳۲۸۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون ، ۵۵/۲
السنن لابی ماجه ، باب الحزن والبکاء، ۳۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۰/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۳۸/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲٦٤/٤
۳۲۸۳۔ التفسیر للطبرانی، الجزء الخامس عشر، ۲۷۹/۹

فرد علیه العالم ، ثم قال له : و ما جا ء بك ؟ ان کان لك فی قومك لشغلً؟ قال له موسی : جئتك لتعلمنی مما علمت رشدا ، قال انك لن تستطیع معی صبرا و کان رجلا یعلم علم الغیب قد علّم ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! اگر تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ علم والا کوئی اس وقت ہے تو مجھے اس کی طرف ہدایت فرما، فرمایا : ہاں میرا ایک بندہ ہے، پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس جگہ کی نشانی بتائی کہ جاؤ ملاقات کرو، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ یوشع بن نون کو لے کر تشریف لے چلے، زادراہ کے لئے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ تھی، انہیں یہ نشانی بتائی گئی تھی کہ جہاں یہ مچھلی زندہ ہوجائے وہی تمہاری ملاقات کی جگہ ہے، حضرت موسیٰ کو جب سفر کی تکان محسوس ہوئی تو ایک چٹان اور ندی کے پاس قیام پذیر ہوئے، اس ندی کا پانی آب حیات تھا، کہ جو پی لے ہمیشہ زندہ رہے، اور کسی مردہ کو مس ہوجائے تو وہ بھی زندہ ہوجائے جب آپ نے وہاں قیام فرمایا اور مچھلی کو پانی مس ہوا تو وہ زندہ ہوگئی اور وہ پانی میں کودگئی پھر سفر شروع ہوا جب وہاں سے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع سے فرمایا: ہمیں سفر کی مشقت نے نڈھال کردیا ہے لاؤ کھانا کھلاؤ، وہ بولے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم نے اس چٹان کے پاس قیام کیا تو مچھلی زندہ ہوکر پانی میں کودگئی تھی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا، یہ شیطان کی طرف سے تھا کہ میں یاد نہ رکھ سکا اور آپ کو نہ بتاسکا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ اسی چٹان کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک صاحب چادر اوڑھے آرام فرما ہیں ، حضرت موسیٰ نے سلام پیش کیا ، انہوں نے اس طرح جواب دیا گویا خوب جانتے ہیں ، پھر فرمایا: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ کو تو آپ کی قوم میں بہت سے کام ہیں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے وہ چیزیں حاصل کروں جن کا صحیح صحیح علم آپ کو ملا ہے، فرمایا: میرے ساتھ تم صبر نہیں کرسکو گے۔

بات یہ تھی کہ حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سکھایا تھا اور وہ غیب کے عالم تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۱۵

(۱۸) پندرہویں رمضان کو چنگھاڑ کی خبر حضور نے دی

٣٢٨٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كان الصيحة الى ا ن قال هدة فى النصف من رمضان ليلة الجمعة فى سنة كثيرة الزلازل و البرد فاذا و افق شهر رمضان فى تلك السنة ليلة الجمعة فاذا صليتم الفجر من يوم الجمعة فى النصف من رمضان فادخلوا بيوتكم و اغلقوا ابوابكم و سدوا ا كواكم فخروا لله و دثروا انفسكم وسدوا آذانكم فاذا احسستم بالصيحة فخروا لله سجداو قولوا:سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس ، فانه من فعل ذلك نجا و من لم يفعل هلك۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک میں دھماکہ سنائی دے ، اور یہ رمضان کی پندرھویں شب جمعہ میں ہوگا، اس سال زلزلے کثرت سے ہوں گے ، اولے کثرت سے پڑیں گے، پندرہویں شب صبح کی نماز کے بعد ایک چنگھاڑ سنائی دے گی، اس تاریخ کو نماز صبح پڑھ کر گھروں کے اندر داخل ہو جاؤ اور کواڑ بند کرلو، گھر میں جتنے روزن ہوں بند کرلو، کپڑے اوڑھ لو ،کان بند کرلو، پھر آواز سنو تو فوراً اللہ عزوجل کے لئے سجدہ میں گرو اور یہ کہو۔

سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس۔

جو ایسا کرے گا نجات پائے گا، جو نہ کرے گا ہلاک ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں یہ تعیین نہیں کہ کس سنہ میں ایسا ہوگا، بہت رمضان المبارک گزر گئے جن کی پہلی جمعہ کو تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی گزریں گے، ہاں جو خبر دی ہے ہونے والی ضرور ہے، جب کبھی ہو، اللہ تعالیٰ سے خوف و امید ہر وقت رکھنا چاہیئے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

٣٢٨٤۔ كنزالعمال للمتقى، ٣٩٦٢٧، ١٤/٥٧٠ ☆

اللآلى المصنوعه للسيوطى، ☆

۱۰۔ خصائص رسول

(۱) حضور کے لئے صوم وصال جائز تھا

۳۲۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تواصلوا ، قالوا: فانك تواصل يا رسول الله ! قال : انى لست كاحدكم ، انى ابيت عند ربى يطعمنى ويسقينى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م

(۲) حضور کا بھولنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۲۸۶۔ **عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انه بلغ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : انى لا نسى او انسى لا سن۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقۂ سنت معلوم ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھانا پینا اور سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا، ان کے یہ افعال بھی اقامت

۳۲۸۵۔ الجامع للترمذی، باب كراهية الوصال فى الصيام ، ۹۷/۱
السنن لابی داؤد ، باب فى الوصال ، ۳۲۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۷۵۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۸۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۰۰/۱
۳۲۸٦۔ المؤطا لمالك باب العمل فى السهو، ۳۵
التمهيد لابن عبد البر، ۲۰٦/۵ ☆ الشفاء للقاضى، ۳۲۰/۲

سنت اور تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر بات میں طریقۂ محمدیہ لوگوں کو عملی طور پر دکھائیں سکھائیں، جیسے ان کا سہو ونسیان۔

امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا، پینا، سونا اور جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال مین حضور کی اقتداء کریں۔ کیا نہیں دیکھتا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔

نیز فرمایا:۔

مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے انہیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے، تو اوروں کی طرف نسبت فرمایا، نہ اپنے نفس کریم کی طرف۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے، جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے، کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے، لہذا حضور سے یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لئے شریعت قائم کرنے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شئ کی کچھ حاجت ہے۔

انہیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بیچارے جاہل یعنی کافر نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۱۴۵

(۳) انبیائے کرام بدخوابی سے محفوظ رہتے ہیں

۳۲۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ما احتلم نبی قط ، و

۳۲۸۷۔ الکامل لابن عدی، مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۸/۱

میزان الاعتدال للذهبی، ☆ ۲۶۰۰

انما الاحتلام من الشیطان۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا ، کیونکہ احتلام تو شیطانی وساوس کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج و ماجوج نطفۂ احتلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہونچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے ، نجومی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو، مقبول نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۲۷۸

(۴) حضور کا رشتہ قیامت میں بھی قائم رہے گا

۳۲۸۸۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل سبب و نسب و صهر ینقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی و صهری۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر علاقہ و رشتہ اور ٹوپی پائنچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔   اراءۃ الادب   ۳۷

۳۲۸۹۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ، کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدنیا و الآخرة۔

۳۲۸۸۔ المستدرك للحاکم ، ۱۴۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۴، ۴۰۹/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۰۴/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۸۱/۷
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰۴/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵/۵
التفسیر لابن کثیر، ۴۹۰/۵ ☆
۳۲۸۹۔ الکامل لابن عدی، ۱۷۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱۶/۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں قطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ،، کہ دنیاوآخرت میں جڑا ہوا ہے۔

۳۲۹۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما بال رجال یقولون ان رحم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تنفع قومه یوم القیامة ، و الله ! ان رحمی موصولة فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا حال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی۔ خدا کی قسم! میری قرابت دنیاوآخرت میں پیوستہ ہے۔

۳۲۹۱۔ **عن** ابی بردة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ر سول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع ، بل حتی حاء و حکم ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء اور حکم دو قبیلہ یمن کو۔ اراءۃ الادب ۳۹

(۵) انبیائے کرام کی بہ نسبت حضور کے خصائص

۳۲۹۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۳۲۹۰۔ المسند لابن حنبل، ۱۸/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٦٤/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۱، ۳۸۷/۱ ☆
۳۲۹۱۔ التمهید لابن عبد البر، ۲۹۹/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳٦٤/۲
۳۲۹۲۔ دلائل النبوه للبیهقی، ٤۸۸/٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۱۳/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٥٤/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۳٦، ٤۱۳/۱۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۱/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۷٦/۱ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی آدم بخصلتین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دو چیزوں میں فضیلت دی گئی ۔۱۲م

۳۲۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاث خصال ، اعطیت الصلوة فی الصفوف، واعطیت السلام و هو تحیة اهل الجنة ، و اعطیت آمین ، و لم یعطها احد ممن کان قبلکم الا ان یکون الله اعطاها ها رون ، فان موسی کان یدعو و یؤمن هارون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں، صف بندی کر کے نماز، سلام کہ اہل جنت کی آپس میں تحیت ہے، اور آمین عطا کی گئی، یہ تم سے پہلے کسی کو نہ ملی، ہاں صرف حضرت ہارون کو، کہ حضرت موسیٰ دعا کرتے اور حضرت ہارون اس پر آمین کہتے تھے ۔۱۲م (علیہما السلام)

۳۲۹۴۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاثا لم یعطهن نبی قبلی و لا فخر۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں مجھے وہ ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اور اس پر مجھے فخر نہیں ۔

۳۲۹۵۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله، اعطیت مفاتیح الارض، و سمیت احمد، و جعل التراب لی طهورا، و جعلت امتی خیر الامم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ایسی ملیں جو انبیائے سابقین کو نہ دی گئیں، زمین کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں، میرا نام احمد ہوا، مٹی کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا

۳۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی ۲۰۵۸۵، ۶۲۵/۷ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۰

۳۲۹۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۰/۵ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۲/۶

۳۲۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۵/۱ ☆ فتح الباری لابن حجر، ۴۳۹/۱

اور میری امت کو خیر الامم کہا گیا۔۱۲م

۳۲۹۶۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن نبی قبلی، نصرت بالرعب مسیرة شهر، و بعثت الی کل ابیض و اسودو احلت لی الغنائم ،و جعلت لی الارض طهورا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ملیں جو کسی دوسرے نبی کو نہ ملیں، دشمن کے دل میں میرا رعب و دبدبہ ایک ماہ کے مسافت سے ڈال دیا گیا، مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف رسول بنا کر بھیجا، میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا، زمین کی مٹی میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنائی گئی۔

۳۲۹۷۔ **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اعطیت خمسالم یعطها نبی قبلی،الی ان قال و اعطیت الشفاعة ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے پانچ چیزیں ملیں جو دوسرے انبیائے کرام کو نہ ملیں، آخر میں فرمایا: اور مجھے منصب شفاعت عطا کیا گیا۔۱۲م

۳۲۹۸۔**عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی، الی ان قال : و اعطیت جوامع الکلم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسے جملے عطا ہوئے کہ الفاظ کم اور معانی زیادہ

۳۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۵/۸ ☆ کنز العمال...... ۳۲۰۶۷، ۶۲۹/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۹/۱ ☆
۳۲۹۷۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۴/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۸/۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۳/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۶۵/۱
اتحاف السادة للزبیدی ۴۸۷/۱۰ ☆ کنز العمال، ۳۲۰۶۵، ۴۳۹/۱۱
۳۲۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆

ہوتے ہیں۔۱۲م

۳۲۹۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، و فیه و جعلت لی الارض مسجدا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے قبل انبیائے کرام کو نہ ملیں، انہیں میں یہ ہے کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخمس ، بعثت الی الناس کافة و ذخرت شفاعتی لامتی ،الی آخرالحدیث۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر پانچ چیزوں میں فضیلت دی گئی ، میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا، میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو آخرت کے لئے محفوظ رکھا۔۱۲م

۳۳۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الناس باربع، السخاء و الشجاعة الی الحدیث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۹۔ التمهید لابن عبد البر، ۲۲۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جعلت لی الارض مسجدا، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب المساجد و مواضع الصلوة، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱
۳۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۴/۷ ☆ مجمع الزوائد للهثمی، ۲۸۹/۸
کنز العمال...... ۳۱۹۳۳ ، ۴۱۲/۱۱ ☆
۳۳۰۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۴۷/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸ ☆ الشفاء للقاضی، ۱۹۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۹۷/۷ ☆ کنز العمال...... ۳۹۱۳۵ ، ۴۱۳/۱۱
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۱۶۹/۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، منجملہ ان کی سخاوت و شجاعت ہے۔الحدیث۔

۳۳۰۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضلت باربع ،جعلت انا وامتی فی الصلوٰۃ کماتصف الملائکة ۔ الحدیث۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ، مجھے اور میری امت کونماز میں اس طرح صفیں قائم کرنے کا حکم ملا جس طرح ملائکہ قائم کرتے ہیں،الحدیث۔

۳۳۰۳۔ **عن** ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بستة، اعطیت جوامع الکلم و نصرت باارعب، و فیه و ختم بی النبیون۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ، مجھے جامع کلمات عطا ہوئے ،ایک ماہ کی مسافت سے دشمنوں کے دل مین رعب ڈال دیا گیا،اور سلسلہ نبوت مجھ پر ختم کردیا گیا۔۱۲م

۳۳۰۴۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال

۳۳۰۲۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۴۶، ۴۱۴/۱۱
۳۳۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۱۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۳۲/۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۴۵۱/۱ ☆ الدلائل النبوۃ للبیهقی، ۴۷۲/۵
التفسیر للبغوی، ۲۶۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۹۸/۱۳
۳۳۰۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۳/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۰/۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۷۸/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۵۹/۱ ☆ علل الحدیث لا بن ابی حاتم، ۲۷۰۵
المصنف لا بن ابی شیبة، ۴۳۴/۱۱ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اعطيت ما لم يعط احد من الانبياء ، و فيه وسميت احمد و جعلت امتى خير الامم۔

امیرالمومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ ملا جو کسی نبی کو نہ ملا، انہیں سے ہے کہ میرا نام احمد ہوا اور میری امت کو خیرالامم بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۵۔ **عن** عوف بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اعطينا اربعالم يعطهن احد كان قبلنا،و سالت ربى الخامسة فاعطانيها ، وهى ما هى ؟ سالت ربى ان لا يلقاه عبد من امتى يوحده و الا ادخله الجنة ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی نہ دی گئیں، اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی تو اس نے مجھے وہ بھی عطا فرمادی، اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے، پھر چار بیان فرماکر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی، میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر اس کو داخل بہشت فرمائے۔

۳۳۰۶۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج فقال : ان جبرئيل اتانى فقال : اخرج فحدث بنعمة الله التى انعم بها عليك فبشرنى بعشر لم يوتها نبى قبلى۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: جبرئیل نے میرے پاس حاضر ہوکر عرض کی: باہر جلوہ فرمایئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے گئے بیان فرمائیں، پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔

۳۳۰۵۔ المسند لابى يعلى، ☆

۳۳۰۶۔ دلائل النبوة لابى نعيم، ☆ التفسير لابن ابى حاتم،

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث خصائص سے وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے، جو کسی نبی وہ رسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا، یہ روایت متواتر المعنی ہے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔

ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پھر حدیث کے چار پانچ جملے متفرق نقل کیے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح البخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفرلہ القدیر نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق و روایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا، تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت پایا۔

ابوہریرہ، حذیفہ، ابودرداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر، ابوذر، ابن عباس، ابوموسیٰ اشعری، ابوسعید خدری، مولیٰ علی، عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیش نظر ہے، اما خاتم الحفاظ علامہ بن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہونچایا۔

یہاں ہم نے سولہ سترہ بطور تردید وشک اس لئے لکھا کہ امام مذکور نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان احادیث سے ثابت شدہ خصائص سترہ ہیں، لیکن ان احادیث میں حضرت ابن عباس سے حدیث بھی ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام پر فضیلت دو

چیزوں میں دی گئی۔ایک میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری اعانت فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ابن عباس فرماتے ہیں: دوسری چیز میں بھول گیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام خاتم الحفاظ نے اس سے قبل پندرہ خصائص بیان فرمائے تھے پھر اس حدیث سے دو مزید اضافہ کیئے تو سترہ ہوگئے۔لیکن حضرت ابن عباس جس چیز کو بھول گئے اس کو علیحدہ مستقل خصوصیت شمار کرنے میں میرے نزدیک تامل ہے۔وجہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے جسکو بھول گئے وہ مذکورہ خصائص ہی سے کوئی ایک ہو۔

امام زرقانی نے یہاں یہ بیان کیا کہ سترہ خصائص کے شمار کی بنا امام بیہقی کی روایت پر ہے جوانہوں نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عمر سے ذکر فرمائی ،وہ اس طرح ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فضلت علی آدم بخصلتین ،کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیه حتی اسلم ،و کان ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و کانت زوجه عونا علیه۔

حضرت آدم پر مجھے دو چیزوں میں فضیلت ملی ،میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا ،میری ازواج مطہرات میری مددگار رہیں۔اس کے برخلاف حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اوران کی بیوی نے ان کی مرضی کے خلاف کیا۔

اقول: یہاں یہ حدیث پیش کرنا موضوع سے متعلق نہیں ،کیونکہ اس حدیث سے تو صرف حضرت آدم پر فضیلت کا اظہار ہوا اور بات چل رہی ہے تمام انبیائے کرام پر فضیلت کی۔رہا یہ کہ حضور کی ازواج مطہرات تمام انبیائے کرام کی ازواج کے مقابلہ میں یہ خصوصیت رکھتی ہیں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا ثبوت پیش کیا جائے۔

آخری بات یہی ہے کہ اس توجیہ سے یہ بات واضح نہ ہوسکی کہ حضرت ابن عمر کی پیش کردہ حدیث میں جس خاصہ کا تذکرہ ہے وہی حضرت ابن عباس کی حدیث میں مراد لینا لازم ہے۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ پندرہ خصائص میں سے ہی کوئی ہو جسکو حضرت ابن عباس اس مقام پر بھول گئے،لہذا اس کو علیحدہ شمار کرنا مناسب نہیں،اسی لئے ہم نے سولہ سترہ کہا تھا،واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر غفرلہ القدیر نے ان حضرات کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پہونچایا والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش تلاش میں داخل، اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقراء پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔

ہماری ذکر کردہ روایت ہی سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکور میں حصر مراد نہیں کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں، تین کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس۔ اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہاء نہیں۔ عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوئے کمامر، اور دو سے دس تک جو اعداد حدیث میں آئے انہیں جمع کیجئے تو تیس ہی آتے ہیں۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری میں ڈھائی سو کے قریب خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے ہیں، اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے، پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا ”ان الی ربك المنتھی“ جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ غالیہ دیئے اور بے حد وحساب و بے شمار ابد الآباد کے لئے رکھے ”وللآخرۃ خیر لك من الاولی“ اسی لئے حدیث میں ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں:۔

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة سوی ربی۔

اے ابو بکر ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔

ذکرہ العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

تراچناں کہ توئی دیدۂ کجا بیند
بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ الک واصحابک اجمعین۔ تجلی الیقین ۱۶۱

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے

بلند نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحر ذخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔ علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالی نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا، فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے، ظاہر کرے گا، تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا۔

۱۔ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام والتجیل سے نقل فرمایا:۔

و لا تخزنی یوم یبعثون ۔

مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا:۔

یوم لا یخزی اللہ النبی و الذین آمنو معہ۔

جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

۲۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی۔

انی ذاھب الی ربی سیھدین۔

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دیگا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔

سبحان الذی اسری بعبدہ۔ الآیۃ ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو رات ورات لے گیا۔

۳۔ خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی:۔

سیھدین ۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا:۔

و یھدیک صراطا مستقیما ۔

اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔

۴۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:۔

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ۔

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔

حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے فرمایا: فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے۔

و ايده بجنودلم تروها ۔ و قال تعالیٰ :والملائكة بعد ذلك ظهير۔

اوران فوجوں سے اس کی مدد کی جوتم نے نہ دیکھیں۔اور فرمایا: اوراسکے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

۵۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا: انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

و عجلت اليك رب لترضى۔

اوراے میرے تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ توراضی ہو۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدانے ان کی رضا چاہی۔

فلنولينك قبلة ترضٰها۔ و لسوف يعطيك ربك فترضى۔

توضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔اور بیشک قریب ہے کہ تمہارارب تمہیں اتنادے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

۶۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا:

ففررت منكم لما خفتكم۔

تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا، جبکہ تم سے ڈرا۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارت ادا فرمایا:۔

اذ يمكربك الذين كفروا۔

اے محبوب یاد کرو جب کافرتمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔

۷۔ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اوراسے سب پر ظاہر فرمادیا۔

وانااخترتك فاستمع لما يوحى، اننى انا الله لا اله الا انا فاعبدنى واقم الصلوٰة لذكرى الى آخرالآيات۔

اور میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں

اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا۔

فاوحی الی عبده ما اوحی۔

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

۸۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا:۔

لا تتبع الهوی فیضلك عن سبیل الله۔

خواہش کی پیروری نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:۔

و ما ینطق عن الهویٰ۔ ان هو الا وحی یوحی۔

کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا۔ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

نوح و ہود علیہما الصلوۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔

رب انصرنی بما کذبون۔

الہی میری مدد فرما بدلہ اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔

وینصرك الله نصرا عزیزا ۔ اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

۱۰۔ نوح و خلیل علیہما الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امتوں کی دعائے مغفرت کی۔

ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب۔

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میری ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو۔

و استغفر لذنبك و للمومنین و المومنات۔

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

۱۱۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔

و اجعل لی لسا ن صدق فی الآخرین ۔

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا:۔

و رفعنا لك ذکرك۔

اور اسے اعلی وارفع مژدہ ملا۔

عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا۔

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

۱۲۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔(یجاد لنا فی قوم لوط) مگر حکم ہوا:۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

عرض کی:۔ان فیھا لوطا۔ اس بستی میں لوط جو ہے۔

حکم ہوا:۔ نحن اعلم بمن فیھا ۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:۔

ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے۔

۱۳۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔

ربنا و تقبل دعآء ۔الٰہی میری دعا قبول فرما۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا۔

قال ربکم ادعونی استجب لکم۔

تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگوں میں قبول کروں گا۔

۱۴۔　کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔

نودی من شاطیٔ الواد الایمین فی البقعة المبارکة من الشجرة ۔

ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے، برکت والے مقام میں، پیڑ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ وفردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی

عند سدرة المنتھیٰ ، عندھا جنة الماوی۔

۱۵۔　کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔

ویضیق صدری و لا ینطلق لسانی فارسل الی ھارون ۔

اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، تو تو ہارون کو بھی رسول کر۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی،

الم نشرح لک صدرک ۔

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۱۶۔　کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔

فلماجاء ھانودی ان بورک من فی النار و من حولھا۔

پھر جب آپ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا، وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے، یعنی موسی اور اسکے آس پاس میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔

اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ۔

جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم ابن مردویہ، بزاز، ابویعلی، بیہقی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی۔

ثم انتھی الی السدرة فغشیھا نور الخلاق عزوجل فکلمه تعالیٰ عند ذلک فقال سل۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہونچے خالق عزوجل کا نور اس پر

چھایا۔اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو اھ ملخصاً۔

۱۷۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات وقطع تعلق نقل فرمایا۔جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا،عرض کی:۔

رب انی لا املك الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفسقین ۔

الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا۔مگر اپنا اور اپنے بھائی تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل کیا۔

وما كان الله ليعذبهم و انت فيهم ۔

اور اللہ کا م نہیں کہ انہیں عذاب کرے، جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا ۔

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

یہ شفاعت کبری ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

۱۸۔ ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے فرمایا۔انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

ربنا اننا نخاف ان يفرط علينا او ان يطغى۔

دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔

اس پر حکم ہوا۔ لا تخاف انني معكما اسمع و ارى ۔

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا۔

و الله يعصمك من الناس ۔اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔

۱۹۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔

يعيسیٰ ابن مريم أ انت قلت للناس اتخذونی و امی الهين من دون الله ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو۔

معالم میں ہے:۔

اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہے گا۔ پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا۔ اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ہوا۔ مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قبل غور ہے۔

ارشاد فرمایا:۔

عفا الله عنك لم اذنت لهم۔

اللہ تجھے معاف فرمادئے۔ تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی،

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔

۲۰۔　مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی۔

فلما احس عيسىٰ ممنهم الكفر قال من انصاری الى الله ، قال الحواريون نحن انصار الله ۔

پھر جب عیسی نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں، اللہ کی طرف ہواریوں نے کہا: ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا۔

لتومنن به و لتنصرنه ۔

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری　☆　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ اٰلہ و اصحابہ و بارك و كرم والحمد للہ رب العالمین۔

(۶) حضور کو آٹھ چیزیں بطور فضیلت ملیں

۳۳۰۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال لی : یا محمد ! اعطیتك ثمانیۃ اسھم الاسلام و الھجرۃ ، والجھاد و الصلوٰۃ ، و الصدقۃ ،و صوم رمضان الامر بالمعروف نھی عن المنکر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تمہیں آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام ،ہجرت ، جہاد، نماز ،صدقہ ، رمضان کے روزے ، بھلائیوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث قدسی کا پس منظر یوں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان فضائل کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو عطا فرمائے تھے تو اللہ عزوجل نے اپنے محبوب سے فرمایا میں نے آپ کو آٹھ حصے عطا کئے،

علامہ زرقانی نے اس کی تشریح میں یوں فرمایا: یعنی پانچ نمازوں کا مجموعہ۔

قلت: حضور نے ہر نبی کی وہ عظمت ذکر کی تھی جو ان کے ساتھ مختص تھی ،لہذا موقع کا اقتضاء یہ ہی تھا کہ ایسی چیزیں جواب میں عطا ہوں جو حضور ہی کے ساتھ خاص ہوں۔

اقول : لیکن خصوصیت کے لئے کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے ورنہ مطلقاً مذکورہ آٹھ چیزیں اس امت کے ساتھ خاص نہیں ۔تو یہ تخصیص من وجہ ثابت ہوگی مطلقاً نہیں کیونکہ مذکورہ چیزوں میں مثلا جہاد پہلی امتوں میں بھی تھا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

و کاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر ۔

۳۳۰۷۔ الذرقانی علی المواھب، ☆ المقصد الخامس، ۱۲۰/۶

کتنے ہی نبی تھے کہ ان کے ساتھ ملکر بہت سے اللہ والوں نے لڑائی کی۔

پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو ان امور سے ہیں جن کے لئے بالخصوص انبیائے کرام مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کام تو امتوں کے بعض دیگر بعض کے لئے بھی کرتے تھے۔

لہذا درحقیقت مراد یہ ہے کہ مذکورہ آٹھ چیزیں اس طرح باقی انبیاء کرام کو نہ دی گئیں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔

مثلا جہاد اس طرح فرض ہوا کہ مال غنیمت حلال کردیا گیا جبکہ اس سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھا، اسی طرح زکوۃ وصدقات کہ اغنیاء سے لیکر فقراء کو دیئے جاتے ہیں حالانکہ پہلے اس کو آگ جلایا کرتی تھی۔ یونہی دیگر فضائل کا حال ہے۔ مثلا نماز کہ اس میں ہمیں بعض اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا جو ہم سے پہلے لوگوں کو عطا نہ ہوئیں تھیں۔ کہ اذان اقامت اور تمام روئے زمین پر نماز پڑھنے کی اجازت۔ وللہ الحمد۔

بلکہ نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمی ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی اور وہ بھی صرف چار رکعتیں۔ دو صبح، دو شام، وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

۳۳۰۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:ثم ردت الىٰ خمس صلوات،قال:فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فانه فرض على بنى اسرائيل صلاتين فما قاموابهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں ارشاد فرمایا: پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمایں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجانہ لائے۔

اور امتوں کا حال خدا جانے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ پانچوں ان میں کسی کو نہ ملیں، علماء نے بے خلافف اس کی تصریح فرمائی۔

۳۳۰۸۔ السنن للنسائی، کتاب الصلوۃ، ۱/۷۸

مواہب شریف میں ہے:۔

اس امت کے خصائص سے پانچ نمازوں کا مجموعہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت کے لئے پانچ نمازیں جمع نہ کی گئیں۔شرح زرقانی میں اس کو درست کہا، پھر لمعات میں شیخ نے،شرح مشکوۃ میں امام ابن حجر مکی نے ،تیسر وسراج المنیر شروح جامع صغیر میں بھی اس کی تصریح ہے، بلکہ یہ معنی خود ارشاد حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

۳۳۰۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعتموا بهذا الصلوٰة فانکم فضلتم بها علی سائر الامم و لم تصلها امة قبلکم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دئے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

پر ظاہر کہ جب نماز عشا ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا۔رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں ملنا،علماء اس کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد ۔

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ پانچ نمازوں کا مجموعہ حضور کے ساتھ خاص ہے، آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے یہ جمع نہ ہوئیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل:۔

هذه الصلوٰة و تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی هذه الامة ۔

یہ نمازیں باقی انبیاء کو متفرق طور پر عطا کی گئیں اور اس امت کے لئے جمع کر دی گئیں،

۳۳۰۹۔ السنن لا بی داؤد،　　باب وقت العشاء الآخرة،　　۱/ ٦١

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں:۔

لم تجمع لاحد غیرھم من الانبیاء و الامم۔

اس امت کے علاوہ باقی انبیاء اور امتوں میں سے کسی کے لئے یہ نمازیں جمع نہیں کی گئیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہاں ہمارے مدعا پر حدیث امامت جبرئیل سے معارضہ پیش نہ کیا جائے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا اور آپ سے پہلے انبیائے کرام کی نمازوں کا وقت ہے۔ عدم تعارض کی وجہ یہ ہے کہ یہ اوقات دیگر انبیائے کرام کو اجتماعی طور پر ملے تھے۔ انفرادی طور پر تو ہر نبی کو کچھ وقت دئے گئے تھے۔

لمعات وشرح ابن حجر مکی میں ہے۔

حضرت جبرئیل کا قول بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پانچ نمازیں پہلے انبیاء پر واجب تھیں۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ عشا کے علاوہ باقی نمازیں دیگر انبیاء پر تقسیم کی گئی تھیں۔ کیونکہ پانچ نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیات سے ہے۔ باقی انبیاء کو عشا کے علاوہ متفرق طور پر ملی تھیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

پانچ نمازیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے علاوہ کسی کے لئے جمع نہیں کی گئیں۔ نہ آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے، پہلے انبیائے کرام کو جو نمازیں ملی تھیں ان میں سے ہر نبی کی نماز ان اوقات میں سے کسی ایک وقت کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی، مجموعی طور پر پانچ نمازیں کسی کو نہیں دی گئیں۔

اقول: مگر فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے کوئی دلیل صحیح صریح اس پر نہ پائی۔ یہ سب باتیں جو علمائے کرام نے ذکر فرمائیں یا تو اثبات مدعی کے لئے مفید نہیں، یا زیادہ صحیح اور قوی روایت سے معارض ہیں۔

اس موضوع پر ہم نے ایک مستقل تحریر میں مفصلا کلام کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء نے پانچ نمازوں کا مجموعہ اس امت کے ساتھ مختص ہونے پر چند احادیث وآثار سے استدلال

کیا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم ہے جو واقعۂ معراج کے بارے میں ہے۔

۳۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثا،اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورة البقرة ، و غفر لمن لم یشرك بالله من امته شیئا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقر کی آخری آیتیں، اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کی مغفرت جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پانچ نمازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں۔ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ موقع اکرام خاص کا تھا، لہذا پانچ نمازیں بھی آپ کے ساتھ خاص ہونی چاہیئے جس طرح باقی دو چیزیں آپ کے لئے خاص ہیں۔

اقول: اختصاص کی یہ وجہ مان بھی لی جائے پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر لحاظ سے خاص ہو۔ کیونکہ نمازیں تو دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی فرض تھیں، نیز شب معراج کے بعد دو دن حضرت جبرئیل کا امامت فرما کر یہ کہنا کہ ''یہ وقت ہے آپ کا اور آپ سے پہلے انبیاء کا'' صاف بتا رہا ہے دیگر انبیائے کرام بھی ان اوقات میں نماز پڑھتے تھے۔

پھر یہ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ،اعطی الصلوات الخمس ۔ اس سے یہ مطلب نکالنا کہ آپ کو اجتماعی طور پر پانچ نمازیں عطا کی گئیں تھیں حدیث کے ظاہری الفاظ کے خلاف ہے، اگر یہ مراد ہوتی تو یوں فرماتے ، اعطی الصلوت خمسا، یا یہ کہتے ۔اعطی خمس الصلوات۔

بایں ہمہ اگر فرضیت صلوٰۃ کو خاص کرنا ہی مقصود ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس خصوصیت کے ساتھ کہ ہماری نمازوں میں اذان اقامت، بسم اللہ اور آمین ہے دوسرں کی نماز میں نہ تھیں اور ہمارے لئے نمازوں کے مقامات متعین نہ کئے گئے بلکہ تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا نیز اولا پچاس اوقات کی فرضیت تھی بعدہ صرف پانچ رہ گئیں لیکن ثواب پچاس ہی کا

۳۳۱۰۔ الصحیح لسملم، باب فی قوله تعالیٰ ولقدر أة نزلة اخری، ۱/۹۷

باقی رکھا گیا۔

ان میں سے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا:۔

۳۳۱۱۔ **عن** كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال : قرأت فى بعض ما انزل الله تعالىٰ على موسى عليه الصلوة والسلام ياموسى ! ركعتان يصليهما احمد وامته ، وهى صلوة الغداة ، من يصليهما غفرت له ماأصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك ويكون فى ذمتى۔ ياموسى ! اربع ركعات يصليها احمد وامته ، وهى صلوة الظهر ، اعطيهم باول ركعة منها المغفرة ، وبالثانية اثقل ميزانهم ،وبالثالثة اؤكل عليهم الملائكة يسبحون ويستغفرون لهم ، وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ويشرفن عليهم الحور العين ۔ ياموسى ! اربع ركعات يصليها احمد وامته ،وهى صلوة العصر ، فلايبقى ملك فى السمٰوات والارض الا استغفرلهم ، ومن استغفرله الملائكة لم اعذبه ۔ ياموسى ! ثلاث ركعات يصليها احمد وامته حين تغرب الشمس ، افتح لهم ابواب السماء ، لايسأ لون من حاجة الاقضيتها لهم ۔ ياموسى ! اربع ركعات يصلها احمد وامته حين يغيب الشمس ، هى خير لهم من الدنيا ومافيها ، ويخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم ۔ياموسى ! يتوضؤ احمد وامته كما امرتهم ، اعطيهم بكل قطرة تقطر من الماء جنة عرضها كعرض السماء والارض ۔ياموسى ! يصوم احمد وامته شهرا فى كل سنة ، وهو شهر رمضان ، اعطيهم بصيام كل يوم مدينة فى الجنة واعطيهم بكل خير يعملون فيه من التطوع اجر فريضة ، واجعل فيه ليلة القدر ، من استغفر منهم فيها مرة واحدة نادماصادقا من قلبه ، ان مات من ليله او شهره اعطيته اجر ثلثين شهيدا ۔ ياموسى ! ان فى امة محمد رجالا يقومون على كل شرف يشهدون بشهادة ان لا اله الاالله ، فجزاؤهم بذلك جزاء الانبياء عليهم الصلوة والسلام ، ورحمتى عليهم واجبة ، وغضبى بعيد منهم ، ولا احجب باب التوبة عن واحدمنهم ماداموا ، يشهدون ان لا اله الا الله ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے توریت مقدس کے

کسی مقام پر پڑھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسی! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کریگی، جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ اس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمۂ کرم میں ہوگا۔ اے موسی! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، پہلی رکعت کے عوض بخشدوں گا، دوسری رکعت کے بدلے میزان عدل کا پلہ بھاری کروں گا، تیسری کے صلہ میں فرشتوں کو مقرر کروں گا کہ میری تسبیح اور اس بندہ کے لئے استغفار کرینگے، اور چوتھی کے عوض آسمان کے دروازے کھول دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالینگی۔ اے موسی! عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ساتوں آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہینگے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسی! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی، آسمان کے تمام دروازے ان کے لئے کھول دوں گا، جس چیز کا سوال کرینگے اسے پورا کردوں گا۔ اے موسی! شفق ڈوب جانے کے بعد عشاء کی چار رکعتیں ہیں، انہیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، یہ دنیا ومافیہا سے ان کے لئے بہترین ہوگی، انہیں گناہوں سے ایسا نکال دے گی جیسے وہ روز پیدائش تھے۔ اے موسی! احمد اور ان کی امت میرے حکم کے مطابق وضو کرینگے، ہر قطرہ کے عوض ایسی جنت عطا کروں گا کہ جس کا عوض آسمان وزمین کے برابر ہوگا۔ اے موسی! احمد اور ان کی امت ایک ماہ کے روزے رکھیں گے، ہر روزہ کے عوض ان کو جنت میں ایک شہر عطا کرونگا، اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوگا، اسی مہینے میں ایک شب قدر عطا کروں گا کہ اس میں ندامت کے ساتھ استغفار کریگا اور اسی شب میں انتقال کر جائے گا یا اسی مہینے میں تو اس کو تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسی! امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہونگے جو ہر شرف پر قائم رہیں گے، لا الہ الا اللہ، کی شہادت دینگے، ان کی جزا انبیاء کرام کی طرح ہوگی اور میری رحمت ان پر واجب اور غضب ان سے دور ہوگا۔ میں ان میں سے کسی پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا جب تک وہ میری وحدانیت کی گواہی دیتے رہیں گے۔

(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس روایت میں ذکر کردہ نفیس انعامات سے محبت کی بنا پر ہم نے اس کو مکمل نقل کردیا، اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے اور قاسم نعمت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت

وجاہت کے صدقے ہمیں ان انعامات سے کامل حصہ نصیب فرمائے، آمین۔

اقول: اس روایت سے اختصاص پر استدلال اگر مکمل مان بھی لیا جائے تو صرف اس قدر پر دلالت ہوئی کہ پانچ میں سے ہر ایک نماز حضور سے خاص ہے، نہ کہ پانچ کا مجموعہ، کیونکہ اس روایت میں یہ آیا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت یہ نمازیں ادا کرے گی، نیز یہ بھی آیا کہ وضو پر اتنا ثواب ہے حالانکہ وضو کے بارے میں خود حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا فرمان یہ بھی ہے: کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ان چیزوں کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ان کے مذکورہ فضائل صرف امت محمدیہ کو عطا کئے جائیں گے۔

بالجملہ اس قدر بلاشبہ ثابت کہ نماز عشاء ہم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی نہ کسی کو پانچوں نمازیں ملیں، اور انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں ظاہراً راجح یہی ہے کہ عشا ان میں سے بعض نے پڑھی۔

غرض یہاں دو مطلب تھے، ایک یہ کہ اجتماع خمس ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا، یہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خود ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

دوسرے یہ کہ پانچوں نمازوں کا اجتماع انبیاء میں بھی صرف ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ یہ باعتماد علمائے کرام مانا جائے گا اگرچہ ہم اس پر دلیل نہ پائیں کہ آخر کلمات علماء کا اطباق واتفاق بے چیزے نیست، ہمارا دلیل نہ پانا دلیل نہ ہونے پر دلیل نہیں۔

اقول: شاید نظر علماء اس طرف ہو کر جب حدیث صحیح سے ثابت کہ اللہ عزوجل نے اس نعمت جلیلہ وفضیلت عظیمہ سے اس امت مرحومہ کو تمام امم پر تفضیل دی اور قطعاً ہمارے جس قدر فضل ہیں سب ہمارے آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقہ میں ہیں تو مستبعد ہے کہ ہم تو اس خصوص نعمت سے سب امتوں پر فضیلت پائیں اور ہمارے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر یہ تخصیص واختصاص نہ ہو، اس تقدیر پر یہی حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلالۃً اس دعوی کی بھی مثبت ہوگی۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ٦٧

(۷) حضور نے اپنی امت کو جہنم سے بچایا

۳۳۱۲ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا ، فجعل الفراش والجنادب یقعن فیھا وھو یذبھن عنھا وانا آخذ بحجزکم عن النار ،وانتم تفلّتون من یدی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پنکھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے ، وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔

۳۳۱۳ ۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس منکم الا انا ممسک بحجز تہ ان یقع فی النار ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اسکا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔　الامن والعلی ۷۲

۳۳۱۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لم یحرم حرمۃ الاوقد علم انہ سیطلعھا منکم مطلع ، الا وانی ممسک بحجز کم ان تھافتوا فی النار کتھافت الفراس والذباب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا، سن لو! اور میں تمہارا کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں۔　الامن والعلی ۷۳

۳۳۱۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۹۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنزری، ۴/۴۵۳
دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱/۳۶۷ ☆
۳۳۱۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۶۹ ☆
۳۳۱۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۲۴ ☆

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

(۱) حضور بنائے نبوت کی آخری اینٹ ہیں

۳۳۱۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة ، فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون : لولا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جواس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے۔ تواس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔　　المبین ۱۲۳

۳۳۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل النبیین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الالبنة واحدة، فجئت انا واتممت تلك اللبنة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پورا مکان بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

۳۳۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب خاتم النبیین　　۵۰۱/۱
الصحیح لسملم،　　باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین،　　۲۴۸/۲
الجامع للترمذی،　　باب ما جاء مثل مثلی الانبییاء　　۱۰۹/۲
المسند للحمیدی،　　۱۰۳۷　☆　المصنف لا بن ابی شیبة،　　۴۹۹/۱۱
۳۳۱۶۔ الصحیح لمسلم،　　باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین،　　۲۴۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل،　　۹/۳　☆

۳۳۱۷۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة ولم یضعها ، فجعل الناس یطوفون فی البنیان وتعجبون منه ویقولون : لوتم موضع اللبنة ،فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی ،تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۳۳۱۸ ۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة زوایاہ ،فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون : هلا وضعت هذه اللبنة ؟ قال : فانا اللبنة وانا خاتم النبین ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیائے کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ،لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے: اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے ،حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ فتاوی رضویہ ۶/۶۵

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی

۳۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل النبی الخ، ۲/۱۰۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۸۱، ۱۱/۴۲۲
۳۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین، ۱/۵۰۱
الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین، ۲/۲۴۸

بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔

آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ’’اور حدیث متواتر لانبی بعدی، سے تمام امت مرحومہ نے سلفا وخلفا ہمیشہ یہ ہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوی یتیمۃ الدھر، الاشباہ والنظائر وفتاوی عالمگیریہ وغیرھا میں ہے۔

اذا لم یعرف الرجل ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم۔

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔

شفاء شریف میں ہے:۔

جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعاء کرے، کافر ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا ورسول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی، کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:۔

ان الامۃ فھمت من ھذاااللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولاتخصیص من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص ملخصا۔

’’یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔،،

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفوائد میں فرماتے ہیں:۔

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ یستلزم بتکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین وآخر المرسلین وفی السنۃ اناالعاقب لانبی بعدی وجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفر نا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالیٰ۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا، تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المنتقد میں فرماتے ہیں:۔

بحمد اللہ یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان ایسا روشن وظاہر ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

المبین

میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو حضور کی نبوت ہی کا منکر ہو۔ کیونکہ آپ کی رسالت کا اعتراف کرنے کے بعد حضور کی دی ہوئی خبر کو ہر شخص صادق مانتا ہے۔

چنانچہ جس طرح حضور کی رسالت ہمارے نزدیک بلاشک وارتیاب ثابت ومتحقق اور

تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ ثابت ومتواتر ہے کہ حضور کے زمانہ اقدس یا آپکے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا اور حضور باعتبار زمانہ انبیائے کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے اب جسکو اس میں شک ہے اس کو خاتم الانبیاء ہونے میں شک ہے۔ رہا وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی تھا، یا ہے، یا، ہوگا، یا، ہوسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کے لئے آپکو باعتبار زمان آخری نبی ماننا شرط ہے۔

(۲) حضور کے بعد کوئی نبی نہیں

۳۳۱۹۔ **عن** حذیفة ابن الیمان رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون ،منهم اربعة نسوة ، وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۲۰۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعهم انه نبی، و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ۱۱۳

۳۳۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۱/۵۰۱
الصحیح لمسلم، باب اشراط الساعة، ۲/۳۹۷
الجامع مع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۲/۴۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۳۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۴ ☆ کنز العمال...... ۳۸۳۶۰، ۱۴/۱۹۶
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۱۹۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۸
۳۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۲/۴۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۷۸ ☆

(۳) بریت آدم اور ختم نبوت

۳۳۲۱۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما اقترف آدم الخطیئة قال : یا رب ! اسالك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال الله تعالیٰ : وکیف عرفت محمداً ولم اخلقه بعد ، قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فیه من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوباً "لااله الا الله محمد رسول الله" فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال الله عزوجل : صدقت یاآدم ! انه لاحب الخلق الی واذاسالتنی بحقه فقد غفرت لك ، ولولا محمد ماخلقتك۔ وزادالطبرانی وهوآخر الانبیاء من ذریتك ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسالك بحق محمد لماغفرت لی ،الہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی: الہی جب تو مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا ''لااله الا الله محمد رسول الله'' تو میں نے جانا کہ تو نے اس کے ہی نام کو اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　　جزاء اللہ عدوہ　۸

(۴) حضرت موسیٰ اور ختم نبوت

۳۳۲۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۳۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۱۱/۴۵۵ ☆ التوسل للآلبانی، ۱۰۶

۳۳۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۲۴ ☆ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱/۱۴

علیه وسلم : ان موسی علیه الصلوة والسلام لما انزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال : یارب ! انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون، فاجعلها امتی ،قال : تلك امة احمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا،عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلے اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر،فرمایا: یہ امت احمد کی ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵)حضور اول وآخر ہیں

۳۳۲۳ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما خلق الله عزوجل آدم اخبره ببنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأنی اسفلهم نوراً ساطعاً فقال : یارب ! من هذا ؟ قال : هذاابنك احمد ، هوالاول وهوالآخر ، وهو اول شافع واول مشفع۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے، مجھے ان سب کے آخر میں بلند وروشن نور دیکھا عرض کی: الٰہی ! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۶)حضور کا دین آخری دین ہے

۳۳۲٤۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : اوحی الله تعالیٰ الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث لذلك نبیا امیا افتح به اذا نا صماء وقلوبا غلفاء واعینا عمیاء مولده بمکة ومهاجرة بطیبة وملکه بالشام اختم بکتابهم الکتب

۳۳۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵٦، ۱۱/٤۳۷ ☆

۳۳۲٤۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱/۱۵ ☆

وبشريعتهم الشرائع وبدينهم الاديان واجعلهم افضل الامم واجعلهم امة وسطاليكونوا شهداء على الناس الحديث الجليل الجميل ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں، ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔　　جزاء اللہ عدوہ ۱۰

(۷) حضور کا نام مبارک خاتم ہے

۳۳۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسمى لنا احمد ومحمد والحاشر والمقفىٰ والخاتم ونبى الملاحم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے یہ نام بتائے، احمد، محمد، حاشر، کہ لوگوں کا حشر آپکے قدموں پر ہوگا، مقفی کہ سارے نبیوں کے بعد آنے والے، خاتم، کہ سارے انبیاء کے آخر میں آنے والے، نبی ملاحم، جہادوں کے پیغمبر۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۱

(۸) حضور پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا

۳۳۲۶۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : هبط جبرئيل عليه الصلوة والسلام فقال : ان ربك يقول : قد ختمت بك الانبياء ،وما خلقت خلقا اكرم على منك ، وقرنت اسمك مع اسمى فلا اذكر فى موضع حتى تذكر معى ، ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعر فهم كرامتك ومنزلتك عندى ولولاك ماخلقت السمٰوات والارض ومابينهما ، لولاك ماخلقت الدنيا ۔هذا مختصر ۔

۳۳۲۵۔ تاريخ دمشق لا نن عساكر ، ۱/۲۷۵ ☆

۳۳۲۶۔ تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ☆

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور کا رب فرماتا ہے: بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا واہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۲

(۹) شب معراج اللہ عزوجل نے حضور کو آخری نبی فرمایا

۳۳۲۷۔ **عن** انس مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما اسری بی الی السماء قربنی ربی تعالیٰ حتی کان بينی وبينه تعالیٰ کقاب قوسين او ادنی لابل ادنی قال : ياحبيبی ! يامحمد ! قلت : لبيك يارب ! قال : هل غمك ان جعلتك آخر النبيين ؟ قلت : يارب! لا ، قال : حبيبی ! هل غم امتك ان جعلتهم آخر الامم ؟ قلت : يارب ! لا، قال: ابلغ امتك عنی السلام واخبرهم انی جعلتهم آخر الامم لأفضح الامم عندهم ولا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے سب امتوں کے پیچھے رکھا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: اپنی امت کو خبر دیدے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے رکھا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۲

۳۳۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۱، ۴۴۹/۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۸/۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۰/۵ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزی، ۱۷۶/۱

(۱۰) حضور اولاد آدم میں آخری نبی ہیں

۳۳۲۸۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالاذان : الله اكبر ـ مرتين ، اشهد ان لا اله الا الله ـ مرتين ، اشهد ان محمداً رسول الله ـ مرتين ، قال : آدم من محمد قال : آخر ولدك من الانبياء ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہا الصلوۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۵

(۱۱) حضور کا نام مبارک عاقب کہ سب کے بعد آنیوالے

۳۳۲۹۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لى اسماء، انا محمد وانا احمد وانا الماحى الذى يمحو الله بى الكفر وانا الحاشر الذى يحشر الناس على قدمى وانا العاقب الذى ليس بعده نبى

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ

۳۳۲۸۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵ ☆

۳۳۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، تفسير سورة الصف، ۲/۷۲۷
الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل، ۲/۲۶۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اسماء النبى ﷺ، ۲/۱۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۶۵۷
المسند للحميدى، ۵۵۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۲۲
التفسير لابن كثير، ۶/۴۲۵ ☆ دلائل النبوة لابى نعيم، ۱/۱۲
التفسير للبغوى، ۵/۲۶۵ ☆ التاريخ الصغير للبخارى، ۱/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۱۳/۲۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۱۶۳
كنز العمال للمتقى ۳۲۱۶۵، ۱۱/۴۶۲ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۱/۱۵۲
المصنف لابن ابى شيبة، ۱۱/۴۵۷ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱/۲۷۴

اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔　　جزاء اللہ عدوہ ۲۳

(۱۲) حضور کا اسم گرامی مقفیٰ، کہ سب انبیاء کے بعد آنیوالے

۳۳۳۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا نبی التوبہ اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشروح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضها املح من بعض واحلی ۔

خصائص مصطفیٰ:۔

۱۔　حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں، حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں،

۳۳۳۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲۶۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۵/۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۶۰۴/۲
التاریخ الصغیر للبخاری، ۱۰/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۰/۱
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۰۰/۵ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۲۳۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۶۶، ۴۶۳/۱۱ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۶۵/۱
المصنف لا بن ابی شیبة، ۴۵۸/۱۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۷۵/۱

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعة اللمعات وعلیه اقتصر فی المواهب اللدنیه شرح الاسماء العلیه وقبله شارحه الزرقانی عند سردها ۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات والاشعة ۔ اقول ولیس بالاول فان الهدایة دعوة وارائة وبالبرکة توفیق الوصول ۔

۳۔ ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات واشار الیه فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین ''این صفت در جمیع انبیاء مشترک ست ودر ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر وکامل تر ست ۔صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سوبیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے ۔ ذکرہ الامام النودی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمیع الوسائل والزرقانی فی شرح المواهب ۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔ ذکرہ الزرقانی فی شرح المواهب والمنادی فی التیسیر ۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے، ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ذکرہ الفاسی فی مطالع المسرات فجزاء الله تعالیٰ معانی المبراث وعوالی المسرات ۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں، ای علی وزان قوله تعالیٰ وسل القریة، یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادة منی،

اقول:۔ اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں، کما سوغه المنادی ثم

العزیزی فی شروح الجامع الصغیر ۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی امت توابین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں ،قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، جمع الوسائل۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع۔ مطالع

اقول وبه فارق ماقبله فليس فيه حذف ولا تجوز ۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حفنی علی الجامع الصغیر کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی، كما نطق به القرآن العزيز، جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للقاری وللمرقاة ونسيم الرياض والفاسی و مجمع البحار برمز (ن) للامام النودی والزی رايته فی منها جه ماقدمت فحسب ۔

۱۱۔ وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں ہر روز اللہ سبحٰنہ سے سوبار استغفار کرتا ہوں ،شرح الشفا والمرقاة واللمعات والمجمع برمز (ط) للطيبى والزرقانی، ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے، حسنات الابرار سيات المقربين۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں ،وللاخرة خيرلك من الاولى ۔ جب ایک مقام اجل واعلی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہٴ بے تقصیر میں ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع مع بعض زيادات منی ۔

۱۲۔ انہیں کے امت کے آخر میں باب توبہ بند ہوگا، شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں ،افاده الفاسی وبه استقام كونه من وجوه التسمی بهذا الاسم

العلی السمی۔

۱۳۔ وہ فاتح باب توبہ ہیں، سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطالع۔

۱۴۔ وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں، ان کا دروازۂ کرم توبہ ومعذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے، جب سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے۔ ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں لکھا، طرالیہ فانہ لایرد من جاء تائبا، ان کے حضور اڑ کر آؤ جوان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے، مطالع المسرات، اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں۔

انبئت ان رسول اللہ اوعد نی
والعفو عند رسول اللہ مامول

☆ ☆ ☆

انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولتِ قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے، لایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر، احمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد اللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔ ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں، عفو غفور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

۱۵۔ اقول:۔ وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوکر توبہ واستغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اسکا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ

میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

قال تعالیٰ :

ولو انهم اذظلموا انفسهم جائوك فاستغفروالله واستغفر لهم الرسول لوجدواالله توابا رحيما ۔

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہوکر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزار پرانوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پرنور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد واستغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

روح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام ۔

۱۶۔ اقول:۔ وہ مفیض توبہ ہیں، توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، تو یہ ایک نعمت عظمی بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وائمۂ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی، یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:۔

انا ابو القاسم الله یعطی وانا اقسم ۔

میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔

رواه الحاکم فی المستدرك وصححه واقره الناقدون۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وما ارسلنٰك الا رحمةً للعٰلمين ۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس جاں فزاو ایمان افروز ودشمن گزاو شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تکثیر جمیل اپنے رسالۂ مبارکہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری میں ذکر کی والحمدللہ رب العالمین۔

۱۷۔ اقول:۔وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے،توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ہے،ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ!اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت ،یارسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،ابوبکر صدیق وعمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:۔

تبنا الی اللہ و الی رسولہ ۔

ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا میں ذکر کیں۔

اقول: توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا،جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔

قال اللہ تعالیٰ :۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من

عصى الله فقد عصى الرسول ۔

اورقرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کوراضی کرو۔

قال الله تعالیٰ:

والله ورسوله احق ان يرضوه ان كانوا مومنين۔

سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

نسأ ل الله الايمان والامن والامان ورضاه ورضى رسوله الكريم عليه وعلى اله الصلاة والتسليم۔

یہ نفیس فوائد کہ استمرادأزبان پرآ گئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو:۔

ع　　ہر گلے رارنگ وبوئے دیگرست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

جزاءاللہ عدوہ　　۳۰

(۱۳) حضور کے اسماء مبارکہ ختم نبوت پر نص صریح ہیں

۳۳۳۱۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا محمد وانا احمد وانا نبى الرحمة ونبى التوبة واناالمقفى وانا الحاشر ونبى الملاحم ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں دونوں جہاں کا نبی ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ　　۳۱

۳۳۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶۲/۶ ☆ شرح السنة للبغوى، ۶۱۳/۱۳
الشمائل للترمذى، ۱۹۷ ☆

۳۳۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحوالله بی الکفر، فاذا کان یوم القیٰمة کان لواء الحمد معی و کنت امام المرسلین وصاحب شفاعتهم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کومحوفرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اوران کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی تو معنیٔ ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں:

اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔

امام نودی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء : معناهما ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة والافراد ، یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی ۔

علماءکرام فرماتے ہیں۔قدمی، خواہ مفرد پڑھو یا تثنیہ مطلب یہ ہوگا کہ حضور فرماتے ہیں : میرے فوراً بعد تمہارا حشر ہوگا ، اور میری نبوت ورسالت کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تیسیر اور جمع الوسائل میں بھی اسی کی صراحت ہے۔　　جزاءاللہ عدوہ　۳۱

۳۳۳۲۔ المسند لا حمد بن حنبل،	۸۱/٤	☆ الصحیح لا بن حبان،	۲۰۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۳۸/۲	☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۷۱،	٤٦۳/۱۱
الطبقات الکبری لا بن سعد،	٦٥/۱	☆ دلائل النبوة للبیهقی،	۱۲٥/۱
الدر المنثور للسیوطی،	۲۱٤/٦	☆ التفسیر للبغوی،	۲٦٥/٥
اتحاف السادة للزبیدی،	۱٦۳/۷	☆ المسند للحمیدی،	٥٥٥

۳۳۳۳۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لی عشرۃ اسماء عند ربی ،انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰسٓ وطٰہٰ ۔

حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحی کفر ویٰسٓ وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۳۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لی عند ربی عشرۃ اسماء واناالمقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی للہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں از الجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبۃ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۳۵۔ **عن** عوف بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :انطلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما وانا معہ ،حتی دخلنا کنیسۃ الیہود بالمدینۃ یوم عید لہم، فکرھوا دخولنا علیہم ،فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یامعشر الیہود ی! انبانا اثنا عشر رجلا یشھدون ان لاالہ الااللہ وان محمداًرسول اللہ یحبط اللہ عن کل یہودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیہ قال :

۳۳۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۳/۷ ☆ الشفا للقاضی ، ۴۴۸/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۶۶/۱۱ ☆
۳۳۳۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۷۵/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳۸۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۹، ۴۶۲/۱۱
الشریعۃ للآجری، ۴۶۳ ☆
۳۳۳۵۔ المستدرك للحاکم، ۴۱۵/۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵/۶
السنن الکبری للبیہقی، ۵۸۵/۲ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۴۸/۷
الصحیح لا بن حبان، ۲۱۰۶ ☆ موارد الظمئان للھیثمی، ۲۱۰۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹/۶ ☆

فا سکتوا ما جآء به منهم احد ثم رد علیهم فلم یجبه احد ثم ثلث فلم یجبه احد فقال:ابیتم فوالله انی لأنا الحاشر واناالعاقب واناالنبی المصطفی آمنتم او کذبتم ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب یعنی جس میں وہ زمانہ موسی علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وبا ؤا بغضب من الله فبا ؤا بغضب علی غضب ۔اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا:۔

ابیتم فوالله لاناالحاشرواناالعاقب واناالنبی المصطفی آمنتم او کذبتم۔

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ مانو یا نہ مانو۔

۳۳۳۶۔ **عن** المجاهد المکی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا محمد واحمد ،انا رسول الرحمة انارسول الملحمة اناالمقفی والحاشر ۔

حضرت مجاہد مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد واحمد ہوں ، میں رسول رحمت ہوں ،میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاءاللہ عدوہ ۳۳

(۱۴)حضور دنیا میں پچھلے نبی ہیں

۳۳۳۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۳۳۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۷، ۱۱/۶۴۲ ☆

۳۳۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل،	۲/۲۴۹	☆ السنن للدارقطنی،	۲/۳
السنن الکبری للبیهقی،	۱/۲۹۸	☆ دلائل النبوة لا بن نعیم،	۱/۹
فتح الباری للعسقلانی،	۱/۳۴۵	☆ شرح السنة للبغوی،	۴/۲۰۰
دلائل النبوة للبیهقی،	۵/۴۷۵	☆ اتحاف السادة للزبیدی،	۳/۲۱۵
الدر المنثور للسیوطی	۴/۱۳۴	☆ تاریخ بغداد للخطیب،	۲/۱۶۰

علیه وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانہ میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

جزاءاللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۸۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔ جزاءاللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۹۔ **عن** ابن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله ادرك بی الاجل المرجواختار نی اختیارافنحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر وزمانۂ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ ۳۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:۔

۳۳۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، ☆
السنن للنسائی، جمعه، ۱ ☆
السنن لا بن ماجه، ☆
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۳۵ ☆

۳۳۳۹۔ السنن للدارمی، ۱/۲۹ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۶/۳۰۵
کنز العمال لمتقی ۳۲۰۸۰، ۱۱/۴۴۲ ☆ جمع الجوامع للسیو طی، ۴۶۴۱

ان الله ادرك بى الاجل المرحوم واختصر لى اختصارا، مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالۂ تجلی الیقین بان نبینا سیدالمرسلین، میں بیان کی۔

جزاءاللہ عدوہ ۳۳

(۱۵) حضور سب سے پہلے نبی لیکن بعثت سب سے آخر میں

۳۳۴۰۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كنت اول النبيين فى الخلق وآخرهم فى البعث ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

۳۳۴۱۔ **عن** قتادة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنت اول الناس فى الخلق وآخرهم فى البعث ـ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ جزاءاللہ عدوہ ۳۵

۳۳۴۲۔ **عن** ابى قلابة رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انما بعثت فاتحا وخاتما ـ

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

جزاءاللہ عدوہ ۳۴

۳۳۴۰۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۱۲۶، ☆ دلائل النبوة لا بى نعيم، ۱/۶
الدر المنثور للسيوطى، ۵/۱۸۴ ☆ الكامل لا بن عدى،
الاسرار المرفوعة للقارى، ۲۷۲ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ۲/۳۰۷
۳۳۴۱۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۱/۹۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۱۶
الكامل لا بن عدى، ☆
۳۳۴۲۔ جمع الجوامع للسيوطى، ۷۷۷۹ ☆

(۱۶) حضور دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفیع

۳۳۴۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اناقائد المرسلین ولافخر ،واناخاتم النبیین ولافخر ،وانا اول شافع ومشفع ولافخر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا ، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۷) تخلیق آدم کے وقت بھی حضور خاتم النبیین تھے

۳۳۴۴۔ **عن** العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں تھے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۸

(۱۸) حضرت آدم پہلے نبی اور حضور آخری

۳۳۴۵۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اول الرسل آدم وآخرھم محمد ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اورسب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۰

۳۳۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱/۴۳۶ ☆
۳۳۴۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۰، ۱۱/
۳۳۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۶۹، ☆

٣٣٤٦۔ **عن** امیرالمؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قدصاد ضبا وجعله فی کمه لیذهب به الی رحله فیشویة ویأکله ،فلما رأی الجماعة قال : ماهذه ؟قالوا:هذاالذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! مااشتملت النساء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولاأمقت ، و لولا ان تسمینی قومی عجولالعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر و الاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یارسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ماحملك علی ان قلت ماقلت وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟قال : وتکلمنی ایضا استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بك اویؤمن بك هذاالضب ،فاخرج الضب من کمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب !فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا:لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة !قال: من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ،وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال : فمن انایاضب ؟قال : انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقدافلح من صدقك وقدخاب من کذبك ،قال الاعرابی : لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وماعلی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرماتھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، سوسمار شکار کر کے لایا تھا، وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے ،حضور پرنور صلی

٣٣٤٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٥٣٦٤، ☆ ١٢/ ٣٥٥

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة، میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں، فرمایا: بھلا میں کون ہوں عرض کی: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور اس سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں، اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله، یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

وفی الباب عن امیر المومنین علی المرتضی وعن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما وعن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها ۔

(۱۹) حضور کے مقدس شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی

۳۳۴۷۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبین۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۰) انبیائے سابقین یکے بعد دیگرے خلیفہ، لیکن حضور آخری نبی ہیں

۳۳۴۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی و

۳۳۴۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المناقب، ۲۰۴/۲

۳۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ الصحیح لمسلم، امارة، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۴/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۰۵ التفسیر لا بن کثیر، ۳۰۲/۲ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱۵۳/۲

لا نبی بعد ی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انبیائے کرام بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، اور میرے بعد کوئی بنی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۱) نبوت ورسالت حضور پر منتہی ہوگئ

۳۳۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى و لا نبى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد کوئی نبی اور نہ رسول۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۲) نبوت سے کچھ باقی نہیں مگر اچھے خواب

۳۳۵۰۔ **عن** ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لم يبق من النبوة الا المبشرات الرؤيا الصالحة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا، صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

۳۳۴۹۔ الجامع للترمذى، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۹۱/٤
كنز العمال للمتقى، ٤١٤٠٧، ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٥٦٦
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲ /۳۷۵ ☆ التفسير لا بن كثير، ٤٢٣/٦
۳۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، ☆
التفسير للبغوى، ۱۹۸/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١٤١٨،
اتحاف السادة للزبيدى، ٤٢٨/١٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲ ☆ السلسلة الصحيحة للآلبانى، ٤٧٤
التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۹ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۰۲/۱۲
البداية والنهاية لا بن كثير، ۳٤۲/۱۰ ☆

۳۳۵۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ذھبت النبوہ فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا یراہ الرجل او تری له ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتین ہیں اچھا خواب، کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ جزاءاللہ عدوہ، ۴۲

۳۳۵۲۔ **عن** ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنه قالت ۔: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ذھبت النبوة و بقیت المبشرات ۔

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

۳۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یا ایھا الناس ! انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراھا المسلم او تری له ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا، سرانور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے) ارشادفرمایا: اے لوگو!

۳۳۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۰۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۲۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۳۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۲۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۳ ☆
۳۳۵۲۔ السنن لا بن ماجه، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/۳۸۱ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۲۳
التمھید لا بن عبد البر، ۵/۵۷ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳/۴۷
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۵۳، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۳۱۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۵۰۳
۳۳۵۳۔ السنن لا بی داؤد، باب استفتاح الصلوة، ۳۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۵ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۲/۴۳۷
کنز العمال للمتقی ۴۱۴۶۰، ☆

نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب، کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۳) بالفرض حضور کے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

۳۳۵۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

و فی الباب عن عبد الله بن عمر ، و عن عصمة بن مالك و عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۳

(۲۴) صاحبزادۂ رسول زندہ رہتے تو نبی ہوتے

۳۳۵۵۔ **عن** اسماعیل بن خالد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لعبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه : اریت ابراهیم ابن النبی ؟ صلی الله تعالیٰ علیه و علی ابنه وسلم، قال: مات صغیرا و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبی عاش ابنه ابراهیم۔

حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا، ان کا بچپن میں انتقال ہوا، اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزدے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

۳۳۵۴۔ الجامع للترمذی، باب فضائل عمر بن الخطاب،

المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵٤/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۸/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦۸/۹

کنز العمال للمتقی، ۳۲۷٤۵، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۱/۷

تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۹۰/۳ ☆ الکامل لا بن عدی،

المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۳۲۷

کشف الخفا للعجلونی، ۲۱۹/۲ ☆

۳۳۵۵۔ کنزل العمال للمتقی، ۳۵۵٤۹، ☆

۳۳۵۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان ابراهیم قد ملا المهد و لو عاش لکان نبیا ، و لکن لم یکن لیبقی ، فان نبیکم آخر الانبیاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گھورا ے کو بھر دیتا تھا، اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے، تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے۔

۳۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق وپیغمبر ہوتا۔

و فی الباب عن عبد الله بن عباس، و عن عبد الله بن ابی اوفی، و عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

{۶} امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کی روشنی میں وہ اشتباہ کافور ہوگیا جو امام نووی کو ان کی جلالت شان اور علم حدیث وغیرہ میں وسعت معلومات کے باوجود پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ امام ابوعمر بن عبدالبر نے اپنی کتاب (تمہید یا کوئی دوسری کتاب) میں کیا کہہ دیا کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میرے فہم وفراست سے یہ بات بالاتر ہے، ارے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا تو زندہ رہا پھر بھی غیر نبی تھا (بلکہ ایک تو کافر رہا ایمان تک نہ لایا) اگر ایسا ہی ہو کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہی ہو تو پھر ہر شخص نبی ہوتا کہ سب حضرت نوح کی اولاد ہی سے باقی ہیں، باقی دوسروں کی نسل ہی نہ چلی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۳۳۵۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۵۵۳، ۱۲/۴۵۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۹۵
۳۳۵۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۹۵ ☆

وجعلنا ذریته هم الباقین۔
ہم نے اسی کی اولاد کو باقی رکھا۔
علمائے کرام نے اس کا جواب اس طرح دیا۔کہ قضیہ شرطیہ کے لئے وقوع لازم نہیں۔
اقول: ہاں ٹھیک ہے لیکن لزوم کا افادہ تو کرتا ہی ہے، اب اگر بنائے قول یہ ہو کہ نبی کا بیٹا نبی ہی ہوگا جب تو ابو عمر بن عبدالبر پر الزام درست ہے۔
لیکن حق بات یہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام اور ان کے بیٹوں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے بیٹوں پر قیاس کرنا درست نہیں، کہ اگر حضور کا صاحبزادہ حضور کے بعد نبوت کا مستحق قرار دیا جائے تو اس سے یہ لازم آئے کہ تمام انبیاء کرام کے صاحبزادگان بھی نبوت کا استحقاق رکھتے ہیں۔
میں نے تیسیر شرح جامع صغیر کے حاشیہ پر یہ ہی جواب تحریر کردیا تھا، پھر میں نے ملا علی قاری کی وضاحت موضوعات کبیر میں اسی طرح دیکھی،فللہ الحمد ۔
امام دیلمی سے روایت ہے۔

۳۳۵۸۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن اهل بیت لایقاس بنااحد ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت نبوت پر کسی دوسرے کو قیاس نہ کیا جائے۔
اقول: ہمیں بالخصوص یہ بات ہی تسلیم نہیں کہ حدیث سابق نبوت کا حکم لگا رہی ہے، بلکہ اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول میں وہ جوہر کامل موجود تھا جو انبیائے کرام کے خصائل حمیدہ اور مرسلین عظام کی عادات رفیعہ میں ودیعت ہوتا ہے۔اس طرح کہ اگر باب نبوۃ مسدود نہ ہوا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس شرف کو پالیتے، یہ مطلب نہیں کہ وہ ان خصائل کی بنیاد پر مستحق نبوت ہوتے، کہ کوئی شخص نبوت کا مستحق اپنی ذات کے اعتبار سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے بندوں سے اس کو چن لیتا ہے جو ظاہر و باطن،نسب وحسب میں کامل وتام ہو اور ہر خوبی و بھلائی میں اعلیٰ ترین منزل پر فائز ہو۔

۳۳۵۸۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۳/۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۰۱ ☆

الله اعلم حيث يجعل رسالته ۔

اب اس حدیث کا وہی مطلب ہوا جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں آپ نے ملاحظہ کی کہ، لو كان بعدى نبى لكان عمر ، والله تعالىٰ اعلم ۔

جزاءاللہ عدوہ ۴۴

(۲۵) حضور کے بعد مدعی نبوت کذاب دجال ہے

۳۳۵۹۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انه سيكون فى امتى دجالون كذابون قريباًمن ثلثين ،كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبيين لانبى بعدى ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں قریب تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۶۰۔ **عن** ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انه سيكون فى امتى كذابون ثلثون ،كلهم يزعم انه نبى ، وانا خاتم النبيين لانبى بعدى ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کریگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۶۱۔ **عن** علابن زياد رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لاتقوم الساعة حتى يخرج ثلثون دجالون كذابون كلهم يزعم انه نبى ،وانا خاتم النبيين لانبى بعدى ۔

۳۳۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆

۳۳۶۰۔ السنن لا بی داؤد، ☆

الجامع للترمذی، ☆

المسند لا حمد بن حنبل، ۲۷۸/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۵

فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۱۳ ☆

۳۳۶۱۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴۵۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۸۶

حضرت علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے ،اور میں خاتم النبیین ہوں ،میرے بعد نبی نہیں۔

۳۳۶۲۔ **عن** عبد الله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لاتقوم الساعة حتى يخرج ثلثون كذابون ، منهم مسيلمة والعنسى والمختار۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ،ان میں سے مسیلمہ کذاب ،اسود عنسی اور مختار ثقفی ہے۔خذلهم الله تعالىٰ ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، بفضلہٖ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے کہ شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔

اسود مردود خود زمانۂ اقدس میں ،اور مسیلمہ ملعون خلافت صدیقی میں ،اور مختار خبیث حضرت عبد اللہ بن زبیر کے زمانۂ خلافت میں۔　جزاء اللہ عدوہ　۴۵

(۲۶) حضرت علی خلیفہ رسول لیکن نبوت سے کچھ حصہ نہیں

۳۳۶۳۔ **عن** سعدبن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

۳۳۶۲۔ الكامل لا بن عدى،		☆	كنز العمال للمتقى،	۳۸۳۷٤
۳۳۶۳۔ الجامع الصحيح للبخارى،		☆		
الصحيح لمسلم،		☆		
الجامع للترمذى،		☆		
السنن للنسائى،		☆		
السنن لا بن ماجه،		☆		
المسند لا حمد بن حنبل،	۱۷۳/۱	☆	السمتدرك للحاكم،	۳۱۷/۲
التفسير للقرطبى،	۲٦۸/۷	☆	حلية الاولياه لا بى نعيم،	۱۹٥/۷
السنن الكبرى للبيهقى،	٤۰/۹	☆	الدر المنثور لليسوطى،	۲۹۲/۳
كنز العمال للمتقى،	۳۲۹۳۱	☆	مشكل الآثار للطحاوى،	۳۰۹/۲
جمع الجوامع للسيوطى،	٤۲۱۸	☆	تاريخ بغداد للخطيب،	۲۰٤/٤
المطالب العالية لا بن حجر،	۳۹٥۰	☆	الصحيح لا بن حبان،	۲۲۰۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : اماترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک کوتشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں) فرمایا: کیاتم اس پرراضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسی علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

وفی الباب عن امیرالمومنین علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن عباس ، وعن ابی سعید الخدری ،وعن جابر بن عبد اللہ ، وعن عبد اللہ بن عمر ، وعن ابی هریرة ، وعن الامیرمعاویة ،وعن سعید بن زید ،وعن البراء بن عازب ، وعن زید بن ارقم ، وعن حبیش بن جناده ،وعن جابر بن سمره ،وعن مالك بن حویرث ،وعن ام المومنین ام سلمة ، وعن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنهم ،

جزاء اللہ عدوہ ۴۶

۳۳٦٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یاعلی ! اخصمك بالنبوة ،ولانبوة بعدی ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں۔ اور میرے بعد نبوت اصلا نہیں۔　　جزاء اللہ عدوہ　۴۸

۳۳٦٥۔ **عن** وهب بن منبه رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ذکر الحسن بن ابی الحسن ،عن سبعة رهط شهدوا بدرا قال وهب: وقد حدثنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما کلهم رفعوا الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

۳۳٦٤۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۳۳٦٥۔ المستدرك للحاکم، ۵۹۷/۲ ☆

وسلم : (ان الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة اول الناس فيقول : ماذا اجبتم نوحا ؟ فيقولون : مادعانا ومابلغنا ولانصحنا ولاامرنا ولانهانا، فيقول نوح : دعوتهم يارب دعاء فاشيا فى الاولين والآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة: ادعوا احمد وامته فيأتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم فيقول نوح لمحمد وامته :هل تعلمون انى بلغت قومى الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة وجهدت ان استنقذ هم من النار سراًوجهاراًفلم يزدهم دعائى الا فراراً؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته : فانا نشهد بما نشدتنا به انك فى جميع ماقلت من الصادقين ،فيقول قوم نوح : واين علمت هذا يااحمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الام ؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بسم الله الرحمٰن الرحيم "انا ارسلنا نوحا الى قومه ان انذر قومك من قبل ان ياتيهم عذاب اليم "قرأ السورة حتى ختمها فاذا ختمها قالت امته نشهد ان هذا لهو القصص الحق ومامن اله الا الله وان الله لهو العزيز الحكيم فيقول الله عزوجل عند ذلك : امتازوا اليوم ايها المجرمون فهم اول من يمتاز فى النار ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اورسات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بےشک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوۃ والسلام اوران کی قوم کو بلاکر فرمائے گا:تم نے نوح کو کیا جواب دیا، وہ کہیں گے:نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی ، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا،نوح علیہ الصلوۃ والسلام عرض کریں گے:الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی ،انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اوراس پر ایمان لائے اوراس کی تصدیق فرمائی ،حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا:احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نوران کے آگے

جولان کرتے ہوں گے،نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے۔

جزاءاللہ عدوہ ۵۹

(۲۷) ختم نبوت کی گواہی حضرت عیسی کے وصی نے دی

۳۳۶۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کتب عمربن الخطاب الی سعد بن ابی وقاص وھو بالقادسیة ان وجه نضلة بن معاویة الی حلوان العراق فلیغر علی ضواحیھا فوجه سعد نضلة فی ثلاثمائة فارس،فخرجوا حتی اتوا حلوان فاغاروا علی ضواحیھا فاصابوا غنیمة وسبیاً ،فاقبلوا یسوفون الغنیمة والسبی حتی اذا رھقھم العصر وکادت الشمس ان تؤوب فالجاء نضلة الغنیمة والسبی الی سفح جبل ثم قام فاذن فقال : اللہ اکبر اللہ اکبر ،فاذا مجیب من الجبل یجیبه : کبرت کبیراً یانضلة ! قال : اشھد ان لا اله الا اللہ ، قال :کلمة الا خلاص یانضلة! قال : اشھد ان محمد رسول اللہ ،قال: ھو النذیر وھو الذی بشر نا به عیسی ابن مریم وعلی رأس امته تقوم الساعة ،قال : حی علی الصلاة ، قال : طوبی لمن مشی الیھا وواظب علیھا قال : حی علی الفلاح،قال : افلح من اجاب محمداً ، فلما قال : اللہ اکبر اللہ اکبر لااله الااللہ ـقال : اخلصت الا خلاص کله یانضلة ! فحرم اللہ بھا جسدك علی النار ،فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا له : من انت یرحمك اللہ ؟ املك انت ام ساکن من الجن ام طائف من عباد اللہ أسمعتننا صوتك ؟ فارنا صورتك فانا وفد اللہ ووفد رسول اللہ ووفد عمر بن الخطاب ، فانفلق الجبل عن ھامة کالرحا ابیض الراس واللحیة ،علیه طمران من صوف ، فقال : السلام علیکم ورحمة اللہ ، قلنا : وعلیك السلام ورحمة اللہ ، من انت یرحمك اللہ ؟ قال : انا زریب بن ثرملة وصی العبد الصالح عیسی ابن مریم ، اسکننی ھذالجبل ودعا لی بطول البقاء الی نزوله من السماء ،فیقتل الخنزیر و یکسر الصلیب ویتبرأ مما نحلته النصاری ، فاما اذفاتنی لقا ء محمد فاقرئوا عمر منی السلام وقولوا له : یا عمر ! سدد وقارب فقد دنا الامر ، واخبروه بھذه الخصال التی اخبر کم بھا ،یاعمر ! اذا ظھرت ھذه الخصال فی امة محمد

۳۳۶۶ـ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷/۱ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۶۵، ۳۵۸/۱۲ ☆

فالهرب الهرب : اذااستغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الى غير مواليهم ،ولم يرحم كبيرهم صغيرهم ،ولم يوقر صغيرهم كبيرهم ،وترك المعروف فلم يؤمر به ، وترك المنكر فلم ينه عنه ، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم ، وكان المطر قيظا والولد غيضاً وطولوا المنازل ،وفضضوا المصاحف ، وزخرفوا المساجد ،واظهرالرشا وشيدوا البناء ، واتبعوا الهوى ،وباعوا الدين بالدنيا ،واستخفوا بالدماء ، وقطعت الارحام ،وبيع الحكم ،واكل الربوا فخراً وصارالغنى عزاء، وخرج الرجل ممن بيته فقام اليه من هو خير منه فسلم عليه ، وركب النساء السروج ،ثم غاب عنا ،فكتب بذلك نضلة الى سعد ، فكتب سعد الى عمر ،فكتب عمر الى سعد : لله ابوك ! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتى تنزل هذاالجبل ،فان لقيته فاقر ئه منى السلام ،فان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصيا ء عيسى ابن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخٰرج سعد فى اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتى نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادى بالاذان وقت كل صلاة فلاجواب ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضٗرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمر وانصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجو، آپ نے تعمیل حکم کی، حضرت نضلہ قیدی اور غنیمتیں لئے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے كبرت كبيرا يانضلة، تم نے کبیر کی بڑائی بیان کی اے نضلہ ۔ جب کہا اشهد ان لااله الا الله، جواب آیا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشهد ان محمد رسول الله، آواز آئی، یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام نے دی تھی، انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا: حی علی الصلاة، جواب آیا، نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا: حی علی الفلاح ، آواز آئی، مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے

آیااوراس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا: قدقامت الصلاۃ ،جواب آیا، بقاہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اورانہیں کے سروں پر قیامت ہوگی ،جب کہا:الله اکبر الله اکبر لااله الاالله ، آواز آئی،اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا،نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا:اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن ،ظاہر ہوکر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اوراس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورامیر المومنین عمر کے سفیر ہیں،اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے ،سپید مودراز ریش سر ایک چکی کے برابر۔سپید اون کی ایک چادراوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیااور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں ،انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں، پھران سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا: انتقال فرمایا،اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا:ان کے بعد کون ہوا؟ کہا: ابوبکر کہا وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا، کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر،کہا امیر المومنین عمر سے میرا اسلام کہوا ور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے،پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے ، جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خوداس پہاڑ کے نیچے جائیے ،اور وہ ملیں تو انہیں میرا اسلام کہیے،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ اس پہاڑ کو گئے ،چالیس دن ٹھہرے پنج گانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

۳۳۶۷۔ **عن** بلال بن الحارث رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجت تاجرا الی الشام فی الجاهلية ،فلما كنت بادنى الشام لقينى رجل من اهل الكتاب فقال : هل عند

۳۳۶۷۔ دلائل النبوۃ لا بی نعیم، ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۷۱، ۳۶۵/۱۲ ☆

كم رجل تنباء ؟قلنا : نعم ،قال : هل تعرف صورته اذا رأيتها ؟قلت : نعم ،فادخلني بيتا فيه صور ،فلم ارصورة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ،فبينما انا كذلك اذ دخل رجل منهم علينا فقال : فيم انتم ؟ فاخبرناه ،فذهب بنا الی منزله فساعة مادخلت نظرت الی صورة النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ،واذا رجل آخذ بعقب النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قلت : من هذا الرجل القائم علی عقبه ؟ قال : انه لم يكن نبی الا كان بعده نبی الا هذا فانه لانبی بعده ،وهذا الخليفة بعده، واذا صفة ابی بكر۔

سیدنا حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے، میں نے کہا: ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آ کر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا: یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳۶۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : بعثنی ابو بكر الی ملك الروم يدعوه الی الاسلام ويرغبه فيه ومعی عمروبن العاص بن وائل السهمی وهشام بن العاص ابن وائل السهمی وعدی بن كعب ونعيم بن عبد الله النحام فخرجنا حتی انتهيا الی مدينتهم ونحن علی رواحلنا علينا العمائم والسيوف فقال لناالذين معنا ان دوابكم هذه لاتدخل مدينة الملك ،فان شئتم فجئنا كم ببراذين وبغال ،قلنا : لاوالله لاندخلها الا علی رواحلنا ! فبعثوا اليه يستاذنونه ،فارسل اليهم ان خلوا سبيلهم ،ودخلناعلی رواحلنا حتی انتهينا الی غرفة مفتوحة الباب فاذا هو

۳۳۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۳۵۵۶۰، ۱۲/۴۶۵ ☆

فيها جالس ينظر ،قال : فانخنا تحتها ثم قلنا : لااله الاالله والله اكبر ،فيعلم الله لا نتفضت حتى كانها نخلة تصفقها الريح ،فبعث الينا رسولا ان هذا ليس لكم ان تجهروا بدينكم فى بلادنا ،وامربنا فادخلنا عليه فاذاهو مع بطارقة ، واذاعليه ثياب حمر ،فاذافرشه وما حواليه احمر ،واذارجل فصيح بالعربية يكتب فاوما الينا فجلسنا ناحية ،فقال لنا وهو يضحك :مامنعكم ان تحيونى بتحيتكم فيما بينكم ؟فقلنا: نرغب بها عنك ،واما تحيتك التى لاترضى الابها فانها لاتحل لناان نحييك بها ،قال : وماتحيتكم فيما بينكم ؟قلنا :السلام ،قال : فما كنتم تحيون به نبيكم ؟ قلنا: بها ،قال: فماكان تحيته هو ؟قلنا ،بها قال: فيم يحيون ملككم اليوم! قلنا :بها قال : فبم يجيبكم ؟ قلنا : بها قال : فما كان نبيكم يرث منكم ؟قلنا : ماكان يرث الا ذا قرابة ،قال: وكذلك ملككم اليوم ؟قلنا : نعم ،قال : فما اعظم كلامكم عندكم ؟قلنا لااله الاالله،قال : فيعلم الله لانتفض حتى كانه طير ذو ريش من حسن ثيابه ،ثم فتح عينيه فى وجوهنا ،قال فقال : هذه الكلمة التى قلتموها حين نزلتم تحت عرفتى ؟قلنا : نعم ،قال: كذلك اذا قتلتموها فى بيوتكم تنفضت لها سقوفكم ؟ قلنا والله مارأينا ها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الالامر اراده الله تعالىٰ ،قال : مااحسن الصدق ! اما والله لوددت انى خرجت من نصف ماالملك وانكم لاتقولونها على شئ الا انتفض لها ،قلنا ولم ذاك ؟قال : ذاك ايسر لشانها واحرى ان لا تكون من النبوة وان تكون من حيل ولد آدم ،قال : فماذا تقولون اذا افتحتم المدائن والحصون ؟قلنا : نقول: لااله الاالله والله اكبر ،قال : تقولون :لااله الا الله والله اكبر ،ليس غيره شئ ؟قلنا : نعم ،قال : تقولون الله اكبر هو اكبر من كل شئ ؟قلنا : نعم ،قال : فنظر الى اصحابه فراطنهم !ثم اقبل علينا فقال : اتدرون ماقلت لهم ؟ قلت : مااشد اختلاطهم ،فامرلنا بمنزلة واجرى لنا نزلا ،فاقمنا فى منزلنا تاتينا الطافة غدوة وعشية ،ثم بعث الينا فدخلنا عليه ليلا وحده ليس معه احد ،فاستعادناالكلام فاعدناه عليه ثم دعا بشئ كهيئة الربعة ضخمة مذ هبة فوضعها بين يديه ،ثم فتحها فاذا بها بيوت صغار وعليها ابواب ،ففتح منها بيتا فاستخرج منها خرقة حرير سوداء فنشر ها فاذا فيها صورة حمراء واذارجل ضخم العينين عظيم الاليتين لم ير مثل طول عنقه فى مثل جسده اكثر الناس شعراً ،فقال لنا : اتدرون من هذا ؟قلنا : لا قال: هذا آدم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،ثم اعاده ففتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا بها صورة بيضاء واذا

رجل له شعر كثير كشعر القبط ،قال القاضى : اراه قال : ضخم العينين بعيد مابين المنكبين عظيم الهامة ،فقال: اتدرون من هذا ؟قلنالا، قال : هذا نوح صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،ثم اعادها فى موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير حضراء فاذا بها صورة شديدة البياض واذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الانف سهل الخدين اشيب الراس ابيض اللحية كانه حى يتنفس ،فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال ؛ هذا ابراهيم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حيرير خضراء فاذا فيها صورة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تدرون من هذا ؟قلنا : هذا محمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔ وبكينا ،فقال : بدينكم انه محمد ؟قلنا :نعم بديننا انها صورته كانما ننظر اليه حيا قال : فاستخف حتى قا م على رجليه قائما ثم جلس فامسك طويلا فنظر فى وجوهنا فقال : اما انه كان آخر البيوت ولكنى عجلته لانظر ماعندكم ،فاعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة رجل جعد ابيض قط غائر العينين حديد النظر عابس متراكب الاسنان مقلص الشفة كانه من رجال اهل البادية ،فقال : تدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذاموسى ،والى جانبه صورة شبيهة به رجل مدرالراس عريض الجبين بعينيه قبل ،قال : تدرون من هذا؟قلنا :لا، قال : هذاهارون،فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضا واذاشبه المراة ذو عجيزة وساقين ،قال : تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال :دائود ،فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة بيضا فاذارجل اوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس ،لكل شئ منه جناح ،قال: تدرون من هذا ؟قلنا : لا، قال : هذا سليمان وهذه الريح تحمله ،ثم اعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواد اللحية يشبه بعضه بعضا ، فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا :لا، قال : عيسى ابن مريم ،فاعادها واطبق الربعة ،قال قلنا : اخبرنا عن قصة الصور ماحالها ؟ فانا نعلم انها تشبه الذين صورت صورهم فانا راينا نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشبه صورته قال : اخبرت ان آدم سال ربه ان يريه انبياء بنيه ،فانزل عليه صورهم ، فاستخرجها ذوالقرنين من خزانة آدم فى مغرب الشمس ، فصورها لنا دانيال فى خرق الحرير على تلك الصور ،فهى هذه بعينها اماوالله لوددت ان نفسى طابت بالخروج من ملكى فتابعتكم على

دینکم وان اکون عبدا لاسوئکم ملکۃ ! ولکن نفسی لاتطیب فاجازنا فاحسن جوائز نا ،وبعث معنا من یخرجنا الی ماءمننا ،فانصرفنا الی رحالنا ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کی شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا: لاالہ الااللہ واللہ اکبر ، یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ملنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اس نے کہلا بھیجا یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے ،وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا، آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے، ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے ،وہ سن کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا، ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا: لاالہ الا اللہ ،خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا، پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا: یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا، ہم نے کہا: ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں، ہم نے کہا: خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا: سچی بات خوب ہوتی ہے، سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں، کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگا رمنگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا۔ اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا طے کیا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی ۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن وجمال میں) ہرقل بولا انہیں پہچانتے ہو، ہم نے کہا: نہ، کہا یہ آدم

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیان فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر آنکھیں سرخ داڑھی خوبصورت پوچھا انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہ۔کہا یہ نوح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی کشادہ پیشانی رخسارے ستے ہوئے سر پر نشان پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے مسکرا رہی ہے کہا: ان سے واقف ہو، ہم نے کہا نہ، کہا یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں، ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم، یہ حضور کی تصویر پاک ہے، گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انه اٰخر البیوت ولکنی عجلته لانظر ماعندکم، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے، اٹھا بیٹھا دم بخود رہا، والله متم نوره ولو کره الکافرون ،والحمد لله رب العالمین ۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (دیگر

حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگروالے بال آنکھیں جانب باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول) کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ھارون علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا: یہ لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر اور خانے سے حریر سپید ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا۔ کہا یہ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوبصورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ یا گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کس کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے، حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار، کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے، پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت آنکھیں حسین اعضا متناسب، کہا: یہ عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی، کہا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر

تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذو القرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوۃ والسلام کو دیں انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ بعینہ وہی چلی آتی ہیں، سن لو خدا کی قسم! مجھے آرزو تھی، کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارہ کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا۔ پھر ہمیں عمدہ جائزے دیکر رخصت کیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہونچا دیا، ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اسکا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

(۲۸) حضور کے نام مبارک سے ظاہر کہ سب انبیاء کے بعد آئے

۳۳۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انااحمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنیوالا اور نبوت ختم فرمانے والا۔ جزاء اللہ عدوہ ۶۹

(۲۹) حضرت عباس خاتم المہاجرین اور حضور خاتم النبیین

۳۳۷۰۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : استاذن العباس بن عبد المطلب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الهجرة فقال له: یا عم! اقم مکانك

۳۳۶۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۴/٤ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۷۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸٤/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/٥ ☆ المعجم الصغیر للسیوطی، ٥۸/۱
کنز العمال للمتقی ۰ ۳۲۱۷٤ ☆

۳۳۷۰۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۳٥/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۰/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦۹/۹ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۹۲۷
لسان المیزان لا بن حجر، ۱۳۲۹/۱ ☆

الذی انت فیه ، فان الله یختم بك الهجرة کما ختم بی النبوة۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظّمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہوتو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا: اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعله فی کمه لیذهب به الی رحلة فیشویه ویأکله ،فلما رأ الجماعة قال : ماهذه؟قالوا: هذاالذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! ماشتملت النسا ء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولا امقت ، ولولا تسمینی قومی عجولا لعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر والاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یا رسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر ! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ما حملك علی ان قلت ماقلت ، وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟ قال : و تکلمنی ایضا ۔ استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بك او یو من بك هذا الضب ،فاخرج الضب من کمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب ! فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا : لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة !قال ؛ من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ، وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال: فمن انا یاضب ؟ قال : انت

۳۳۷۱۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱۳٤/۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۳٦٤، ۳۵۵/۱۲ ☆

رسو ل رب العالمين و خاتم النبيين ، وقد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك ، قال الاعرابى :لااتبع اثراً بعد عين ، والله لقد جئتك وما على ظهر الارض احد ابغض الى منك وانك اليوم احب الى من والدى ونفسى وانى لاحبك بداخلى وخارجى وسرى وعلانيتى ،اشهد ان لااله الله وانك رسول الله ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبيك وسعديك يازين من وافى يوم القيامة۔ میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت حضور نے فرمایا: من تعبد، تیرا معبود کون؟ عرض کی: الذى فى السماء عرشه وفى الارض سلطانه وفى البحر سبيله وفى الجنة رحمته وفى النار عذابه، وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذب حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے مانا نامراد رہا۔ اعرابی نے کہا ان آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

(۳۰) چار پائے ختم نبوت کی گواہی دیتے ہیں

۳۳۷۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو بخيبر حمار اسودفوقف بين يديه فقال : من انت ؟ فقال : انا

۳۳۷۲۔دلائل النبوة لا بى نعيم، ۲/ ۱۳۸

عمرو ابن فلان کنا سبعة اخوة کلنا رکبنا الانبیاء وانا اصغر هم وکنت لك، فملکنی رجل من الیهود فکنت اذا ذکرتك کبأت به، فیوجعنی ضربا، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فانت یعفور۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا، اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی: عمرو بن فلاں، ہم سات بھائی تھے، ہر ایک پر انبیاء کرام نے سواری کی، میں ان سب میں چھوٹا ہوں اور میں حضور کے لئے تھا، لیکن ایک یہودی کے قبضہ میں چلا گیا، جب مجھے حضور کی یاد آتی تو اسے گرادیتا تھا، پھر وہ مجھے مارتا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جا آج سے تیرا نام یعفور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو اپنے پاس رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے، چوکھٹ پر سر مارتا، جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مر گیا۔

۳۳۷۳۔ **عن** ابی منظور رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما فتح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اظنه خیبراصاب حمارا اسود فکلمه فتکلم، فقال: ما اسمك؟ قال: یزید بن شهاب، فذکر الحدیث بطوله، وان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سماه یعفوراً۔

حضرت ابو منظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا (حدیث پاک میں پورا واقعہ ہے) آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں اس باب میں علامہ ابن جوزی کی لایعنی جرح وتنقید پر کان دھرنے کی ضرورت

۳۳۷۳۔ الاصابة لا بن حجر، ۳۲۱/۷ ☆ السد الغابة لا بن الاثیر، ۲۰۴/۶

نہیں جیسی کہ ان کی عادت ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کہدیا۔

اسی طرح گذشتہ حدیث جو اعرابی کی گوہ سے کلام کے بارے میں نقل ہوئی کہ اس بارے میں دحیہ نے خصائص میں کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

ان دونوں احادیث میں نہ تو کوئی خلاف شرع چیز ہے اور نہ اس کی سند میں کوئی کذاب، یا وضاع، یا متہم بالکذب ہے، پھر ان کے موضوع ہونے کا حکم کس بنیاد پر لگایا جاسکتا ہے۔

ہاں امام الشان علامہ عسقلانی نے حدیث ابی امنظور کی تضعیف کی ہے لیکن اس کا شاہد یہ حدیث معاذ موجود ہے، اسی لئے تو علامہ زرقانی نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں۔

امام قسطلانی اور علامہ زرقانی نے اعرابی کی گوہ والی حدیث جسکو ابن عمر نے روایت کیا کے بارے میں فرمایا کہ حضور کے معجزات سے یہ کیا بعید کہ آپ سے جانور گویا ہوں، آپ کے معجزات تو اس سے کہیں زیادہ عظیم و جلیل ہیں، پھر یہ کہ اس حدیث میں کوئی منکر شرعی نہیں اور ائمۂ حفاظ کبار نے اس حدیث کو روایت کیا۔

جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد حاکم، اور ان کے تلمیذ امام بیہقی۔ جبکہ ان کے یہاں التزام ہے کہ موضوع کی روایت نہیں کرتے۔ اور امام دارقطنی، آخری بات یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں جیسا کہ بعض کا گمان ہے۔

پھر اس حدیث کو کیونکر موضوع کہہ سکتے ہیں جبکہ اس کے دوسرے طریق میں ''محمد بن علی بن ولید السلمی''، موجود نہیں اور اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا، بلکہ اس کے مثل دوسری روایات ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی آئی ہیں۔

اقول: یہ بات بھی یادرکھنے کی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں امام خاتم الحفاظ سیوطی نے خصائص کبری میں نقل فرمائی ہیں اور اس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ موضوع احادیث سے میں اس کتاب کو پاک رکھا ہے۔

نیز امام زرقانی نے گوہ والی حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف منسوب کیا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کی اتباع کی، اور ان سے پہلے علامہ

دمیری حیوۃ الحیوان میں بھی ابن عمر ہی سے روایت نقل فرما چکے ہیں۔

لیکن میں نے جامع کبیر وخصائص کبری میں دیکھا کہ امام سیوطی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ گذرا۔ لہذا لفظ ابن، یا تو سہواً روایات میں زیادہ ہوگیا یا پھر حدیث حضرت ابن عمر کے طریق سے بھی مروی ہوئی، لہذا ہر ایک کی طرف نسبت روایت درست ہے اگرچہ اولی یہ ہی تھا کہ آخری راوی کا ذکر ہوتا، ایک دور کا احتمال یہ بھی ہے کہ روایت دونوں حضرات سے مستقل آئی ہو، لہذا اس صورت میں یہ روایت چھ صحابہ سے ہوگی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم، ام المومنین عائشہ صدیقہ، معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو منظور، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

یعنی ان جانوروں سے کلام فرمانا جنھوں نے حضور کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی دی ان چھ حضرات سے مروی ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واللہ تعالیٰ اعلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

(۳۱) بشارتوں کے سوا نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا

۳۳۷۴۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لانبوۃ بعدی الاالمبشرات الرؤیاالصالحة۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لایبقی بعدی من النبوۃ شئ الاالمبشرات الرئویا الصالحة یراهاالعبد او تری له۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہیگا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۴۔

۳۳۷۵۔

۳۳۷۶۔ **عن** نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا ،کلھم یزعم انہ نبی قبل یوم القیامة ۔

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہوا۔ جزاء اللہ عدوہ اللہ ۷۴

(۳۲) حضرت علی حضور کے سچے نائب لیکن نبی نہیں

۳۳۷۷۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما علی بمنزلة ھارون من موسی ، الا انہ لانبی بعدی ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی ایسا ہے جیسا موسی سے ھارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۴

۳۳۷۸۔ **عن** زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما اخی بین اصحابہ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : لقد ذھب روحی ، وانقطع ظھری حین رأیتك فعلت باصحابك مافعلت غیری ، فان کان ھذامن سخط علی فلك العتبی والکرامة ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : والذی بعثنی بالحق مااخرتك الا لنفسی ،وانت منی بمنزلة ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی ،وانت اخی ووارثی ، قال : وما ارث منك یا نبی اللہ ! قال : ماورثت الانبیاء من قبلی ،قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال:

۳۳۷۶۔ الکامل لا بن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۷٤

۳۳۷۷۔ تاریخ بغداد للخطیب، ٤٥٣/٧ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳٤، ٦٠٧/١١ ☆

۳۳۷۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٢٠٣/٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥٣/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٣٧١/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٥٥٥٣
العلل المتناھیة لا بن الجوزی، ٢١٥/١ ☆

کتاب ربهم و سنة نبيهم ،وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة ابنتی ، وانت اخی ورفيقی ۔

حضرت زید بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو، امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ جزاء۴۷تا۵۷

۳۳۷۹۔ **عن** عقيل بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ياعقيل ! والله! انی لاحبك لخصلتين ، لقرابتك ،ولحب ابی طالب اياك ، واما انت ياجعفر ! فان خلقك يشبه خلقنی ، واما انت ياعلی فانت منی بمنزلة هارون من موسی غير انه لانبی بعدی ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی۔ اور اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔ اور تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاءاللہ عدوہ ۷۵

۳۳۸۰۔ **عن** خليفة بن عبدة المنقری قال : سالت محمد بن عدی بن ربيعة بن

۳۳۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۱۶، ☆ ۷۳۹/۱۱

۳۳۸۰۔ کنز العمال للمتقی، ☆ ۳۹۷/۱۲ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۹۳/۱

سوائة بن جشم بن سعد : كيف سماك ابوك فى الجاهلية محمداً ؟قال : اما انى سالت ابى عما سالتنى عنه فقال : خرجت رابع اربعة من بنى تميم انااحدهم وسفيان بن مجاشع ويزيد بن عمرو ابن ربيعة بن حرقوص بن مازن واسامةبن مالك بن جندب بن العنبر نريد زيد بن جفنة الغسانى بالشام ،فلما وردنا الشام نزلنا على غدير عليه شجرات وقربه قائم لديرانى فقلنا : لواغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثيابنا ثم اتينا صاحبنافاشرف علينا الديرانى فقال : ان هذه للغة قوم ماهى بلغة اهل هذاالبلد ،فقلنا : نعم نحن قوم من مضر ،قال : من اى المضائر ؟ قلنا ؟من خندف ،فقال : اما انه سيبعث فيكم وشيكا نبى فسار عوا اليه وخذوا بحظكم منه ترشدوافانه خاتم النبيين ؟ فقلنا : ماسمه ؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحد منا غلام فسماه محمد لذلك ۔

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا؟ جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا۔کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنو تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے،ایک میں اور سفیان بن مجاشع یزید بن اور عمرو بن اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا: اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں کہا: سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے،ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا ؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا، اس کا نام محمد رکھا۔انتھی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔

(۳۳)ولادت رسول سے قبل ختم نبوت کی گواہی دی گئی

۳۳۸۱۔ **عن** عامر بن ربيعة العدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : لقيت زيدبن عمرو بن نفيل وهو خارج من مكة يريد حراء يصلى فيها واذا هو قد كان بينه وبين قومه سوء فى صدر النها ر فيها اظهر من خلافهم واعتزال آلهتهم وماكان يعبد آباؤهم

۳۳۸۱۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۲۶/۱ ☆ الاصابة لا بن حجر، ۵۰۹/۲

فقال زید بن عمر و:یا عامر انی خالفت قومی فاتبعت ملة ابراهیم خلیل الله و ما کان یعبد ابنه اسمٰعیل علیهما السلام من بعده وما کان یصلون الی هذه القبلة فانا انتظر نبیا من ولد اسمعیل من بنی عبد المطلب اسمه احمد ولا ارانی ادرکته فانا یاعامر اومن به واصدقه واشهد انه النبی، فان طالت بك المدة فرایتة فاقرأه منی السلام وساخبر ك یاعامر مانعته حتی لایخفی علیك، قلت: هلم قال هو رجل لیس بالقصیر، ولا بالطویل، ولا بکثیر الشعر ولا بقلیله، ولیس تفارق عینیه حمرة وخاتم النبوة بین کتفیه واسمه احمد وهذا البلد مولده ومبعثه حتی یخرجه قومه منها ویکرهون ماجاء به حتی بهاهاجرت الی یثرب فیظهر امر ،فایاك ان تخدع عنه فانی بلغت البلاد کلها اطلب دین ابراهیم الخلیل علیه السلام وکل من اسئل من الیهود والنصاری والمجوس، یقول هذاالدین وراء ك وینعتونه مثل مانعته لك ویقولون لم یبق نبی غیره قال عامر فوقع فی نفسی الاسلام من یومئذ فلماتنبأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کنت اخبرت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بما اخبرنی به زید بن عمرو بن نفیل فترحم علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال لقد رایته فی الجنة یستحب ذیلاله او ذبولا۔

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے،طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ،حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، مکہ معظّمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اوران کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی ،اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہوچکی تھی مجھے دیکھ کر بولے:اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اورملت ابراہیم کا پیرو ہوا، اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پوجتے تھے۔میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے،ان کا نام پاک احمد ہے۔میرے خیال میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا، میں ابھی ان پر ایمان لاتا اوران کی تصدیق کرتا اوران کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا ،اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل ان

کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ان کی قوم انہیں مکہ میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے ان کا دین ظاہر وغالب ہوگا۔دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا، یہود ونصاری اور مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی نہ رہا۔عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

۳۳۸۲۔**عن** مغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه فی خروجه الی المقوقس مع ابن مالك وانهم لما دخلوا علی المقوقس قال لهم کیف خلصتم الی من طلبتکم ومحمد واصحابه بینی وبینکم قالوا لصقنا با لبحر وقد خفنا ه علی ذلك قال کیف صنعتم فیما دعاکم الیه قالوا ماتبعه منا رجل واحد قال: لم؟ قالواجاء نا بدین مجد د لابدین به الاباء ولایدین به الملك ونحن علی ماکان علیه آباء نا قال کیف صنع قومه قال اتبعه احداثهم وقد لاقاه من خالفه من قومه وغیرهم من العرب فی مواطن مرة تکون علیهم الدبرة ومرة تکون له قال الا تخبروننی وتصدقوننی الی ماذا یدعو قالوا یدعو الی ان نعبد الله وحده لاشریك له ونخلع ماکان یعبد الاباء ویدعو الی الصلوة والزکوة قال: وما الصلوة والزکوة قال هماوقت یعرف وعدد ینتهی قال یصلون فی الیوم واللیل خمس صلوات کلها لمواقیت وعدد سموه له ویؤدون من کل ما بلغ عشرین مثقالا واخبر وه بصدقة الاموال کلها قال افرأیتم اذااخذ ها این یضعها، قالوا یردها علی فقرائهم ویامر بصلة الرحم ووفاء العهد وتحریم الربا والزنا والخمر ولا یاکل ماذبح لغیر الله تعالیٰ قال: هو نبی مرسل الی الناس کافة ولو اصاب القبط والروم تبعوه وقد

۳۳۸۲۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۲۱/۱

امرهم بذلك عيسى بن مريم وهذاالذى تصفون منه بعث به الانبياء من قبله وستكون له العاقبة حتى لا ينازعه احد ويظهر دينه على منتهى الخف والحافر ومنقطع البحور ويوشك قومه يدافعونه بالرماح قال: قلنا لودخل الناس كلهم معه مادخلنا قال فانفض راسه وقال انتم فى اللعب ـثم قال: كيف نسبه فى قومه ؟قلنا هو اوسطهم نسبا قال كذ لك المسيح والانبياء عليهم السلام تبعث فى نسب قومها قال كيف صدقه فى حديثه قال قلنا ما يسمى الا الامين من صدقه قال: انظر وا فى امر كم اترونه يصدق فيما بينكم وبينه ويكذب على الله قال: فمن اتبعه قلنا الاحداث قال هم اتباع المسيح و الانبياء قبله قال: فما فعلت يهود يثرب فهم اهل التوراة قلنا خالفوه فاوقع بهم فقتلهم وسباهم وتفرقوا فى كل وجه قال هم حسدة حسدوه اما انهم يعرفون من امره مثل مانعرف قال المغيرة فقمنا من عنده وقد سمعنا كلا ماز للنا لمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم، وخضعنا وقلنا ملوك العجم يصدقونه ويخافونه فى بعد ارحامهم منه ونحن اقرباؤه وجيرانه لم ندخل معه قد جاء نا داعيا الى منازلنا ـقال المغيرة :فرجعنا الى منازلنا فاقمت بالاسكندرية لادع كنيسة الادخلتها وسألت اساقفها من قبطها وورومها عما يجدون من صفة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان اسقف من القبط هو رأس كنيسة ابى غنى ،، كانوا ياتونه بمرضاهم فيدعولهم لم اراحدا قط يصلى الصلوات الخمس اشد اجتهادا منه فقلت اخبرنى هل بقى احد من الانبياء قال نعم وهو آخر الانبياء ليس بنيه وبين عيسى ابن مريم احد وهو نبى قد امرنا عيسى باتباعه وهو النبى الامى العربى اسمه احمد ليس بالطويل ولا بالقصير فى عينيه حمرة ليس بالابيض ولا بالادم يعفى شعره ويلبس ماغلظ من الثياب ويجتزى بما لقى من الطعام سيفه على عاتقه ولايبالى من لاقى يباشر القتال بنفسه ومعه اصحابه يفيدونه بانفسهم هم له اشد حبا من اولا د هم وآبائهم يخرج من ارض القرظ ومن حرم ياتى الى حرم يهاجر الى ارض سباخ ونخل يدين بدين ابراهيم عليه السلام ، قال المغيرة بن شعبة: زدنى فى صفته قال: يأتزر على وسطه ويغسل اطرافه ويخص بمالا يخص به الانبياء قبله، كان النبى يبعث الى قومه وبعث الى الناس كافة وجعلت له الارض مسجدا وطهو را، اينما ادركته الصلوة تيمم وصلى ومن كان قبله مشددا عليهم لايصلون الافى الكنائس والبيع ،قال المغيرة فوعيت ذلك كله من قوله وقول غيره فرجعت الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاسلمت ـ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کردیا، ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ داران کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے۔ پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا گھر کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا؟ وہ بولا: ہاں، ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر، اس نے اور بتائے از انجملہ کہا انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے، ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے، مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

(۳۴) احبار یہود نے ولادت سے پہلے ختم نبوت کی گواہی دی

۳۳۸۳۔ **عن** حسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : انی والله لغلام یفع ابن سبع سنین اوثمان سنین اعقل کل ماسمعت ، اذ سمعت یهودیا یصرخ علی اطعم یثعب : یامعشر یهود طلع اللیلة نجم احمد الذی به ولد هذا کوکب احمد قد طلع هذا کوکب لایطلع الا بالنبوة ولم یبق من الانبیاء الا احمد ۔

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا

۳۳۸۳۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۶/۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۱۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۴۴/۱۲ ☆

دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
جزاءاللہ عدوہ ۲۰

۳۳۸۴۔ **عن** حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کناو یھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وھو فی کتبنا ۔

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکہ میں مبعوث ہونگے ان کا نام پاک احمد ہے،اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جزاءاللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۵۔ **عن** سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : احبار یھود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه لانبی بعده اسمه احمد ومهاجره الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المدینة ونزلها انکروا وحسدوا وبغوا ۔

حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بنی قریظہ وبنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اوران کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد وبغاوت منکر ہوگئے ،فلما جاء ھم ماعرفوا کفروا به فلعنة اللہ علی الکافرین ۔ جزاءاللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۶۔ **عن** زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : یااھل یثرب قد ذھب واللہ نبوة بنی اسرائیل ھذا نجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی آخر الانبیاء ومھاجره الی

۳۳۸۴۔ دلائل النبوة لا بی نعیم، ۱۷/۱
۳۳۸۵۔ دلائل النبوة لا بی نعیم،
۳۳۸۶۔ دلائل النبوة لا بی نعیم،

یثرب ۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاءاللہ عدوہ　۲۱

۳۳۸۷۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی مالک بن سنان یقول جئت بنی عبد الاشھل یوما لاتحدث فیھم ونحن یومئذ فی ھدنۃ من الحرب فسمعت یوشع الیھودی یقول اظل خروج نبی یقال لہ احمد یخرج من الحرم فقال لہ خلیفۃ بن ثعلبۃ الاشھلی کالمستھزی بہ ماصفتہ قال رجل لیس بقصیر ولا بالطویل فی عینیہ حمرۃ یلبس الشملۃ ویرکب الحمار سیفہ علی عاتقہ و ھذاالبلد مھاجرہ قال :فخرجت علی قومی بنی خدرۃ وانا یومئذ ویوشع یقول ھذا وحدہ کل یھود یثرب، تقول ھذا قال ابی مالک بن سنان فخرجت حتی جئت بنی قریظۃ فاجد جمعا فتذاکرواالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الزبیر بن باطاقۃ قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا بخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الااحمدوھذہ مھاجرہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آلگاہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، حرم سے تشریف لائیں گے، ان کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کوایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہورہا تھا، ان میں سے زبیر بن باطانے کہا: بیشک سرخ ستارہ طلوع ہوکر آیا، یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہےاوراب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کےاور یہ شہران کی ہجرت گاہ ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔　جزاءاللہ عدوہ　۲۲

۳۳۸۸۔ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :کان

۳۳۸۷۔ دلائل النبوۃلا بی نعیم،　۱۸/۱　☆

۳۳۸۸۔ دلائل النبوۃ للبیھقی،　۱۰۸/۱　☆　المستدرک للحاکم،

یھودی قد سکن مکة یتجر بھا ، فلما کانت اللیلة التی ولد فیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ،قال فی مجلس من قریش : یامعشر قریش ! ھل ولد فیکم اللیلة مولود ؟ فقال القوم : واللہ مانعلمه قال : اللہ اکبر ، اما اذااخطأکم فلاباس ، انظروا واحفظوامااقول لکم : ولد ھذہ اللیلة نبی ھذہ الامة الاخیرة بین کتیفه علامة ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ معظّمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا ، جس رات حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ، انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم ، کہا جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۲

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین، آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے ۔

محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ " انه قال اول من یاخذ حلقه بابالجنة فیفتح له محمدصلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم قرأ آیة من التوراة اخر یاقد مایا الاولون والاخرون، یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ جزاء اللہ عدوہ ۹ تا ۱۰

حضرت کعب احبار نے فرمایا :۔

میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے ، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسی علیہ السلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا ، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا : اے میرے بیٹے ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ

چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا، میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو تو اس کی پیروی کر لے، یہ طاق تیرے سامنے ہے، میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے، ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انہیں دیکھنا، جب وہ جلوہ فرما ہو، اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائیگا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے، مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا اوراق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے ''محمد رسول الله خاتم النبيين لانبی بعده مولده بمكة و مهاجره بطيبة الحديث ،،

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۶ تا ۱۷

شرح شفا میں سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا، السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن، میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی، اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

وسماك بالاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك بالآخرلانك آخر الانبياء فى العصر وخاتم الانبياء الى آخر امم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا۔ پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا

سورج۔حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاخر والظاهر والباطن وانت الاول والاٰخر والظاهر والباطن، پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الحمد لله الذى فضلنى على جميع النبيين حتى فى اسمى وصفتى،،سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں، ذکره القارى فى شرح الشفاء فقال قدروى التلمستانى عن ابن عباس الخ اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فى مفهوم الرواية كما قاله الزرقانى فى شرح المواهب ولعل الظاهر ان فيه تجريد اوالمراد اورد وذكر، و الله تعالىٰ اعلم۔ جزاءاللہ عدوہ ۳۶تا۳۷

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم درود شریف کے ایک صیغہ بلیغہ میں فرماتے ہیں:۔

اجعل شرائف صلاتك ونوامى بركاتك ورافة تحننك على محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق ،الہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاءاللہ عدوہ ۴۱

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:۔

حدثنا ابوبكر محمد بن احمد ثنا ابو عمر ان حدثنا عبد الرحمن ثنا دائود ثنا عباس بن الكثير عن عبد خير على بن طالب رضى الله تعالىٰ عنه،جب سورۃ"اذا جاء نصر الله" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے ،پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو،لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو، یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع

ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کواریاں پردے سے نکل آئیں حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرماکر حمد وثنائے الٰہی بجالائے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا۔

انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث، میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم ومکہ معظّمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہذا مختصر۔

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین وآسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی وشادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینہ کے ایک ایک بچہ کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہورہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جان تنگ جاموں میں قبائے گل کا رنگ نور ہے جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشیں کنواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بنی نجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ۔

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیئے ہیں، دل کمہلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم

اتنا ازدحام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت ویاس کے ساتھ جاتیں اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرط ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند۔

کنت السواد لنا ظری

فعمی علیك النا ظر

من شاء بعدك فلیمت

فعلیك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی، کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت لو ملک العرش نے بھیجا تھا با حسن الوجوہ انجام کو پہونچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔

یہاں بیس تیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد صلوۃ اپنے نسب و نام وقوم مقام وفضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام، مجلس میلاد اور کس شئ کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام ۔ربنا الرحمن المستعان و به الاعتصام و علیه التكلان۔

جزاء اللہ عدوہ ۶۹ تا ۷۲

سنن بیہقی میں حدیث طویل حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاوں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے، سبحان الله وبحمده و استغفر الله ان الله توابا ۔

پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں، نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے

زیادہ گناہ کرے یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے، من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم بدی کو محو کرتی ہے، ان الحسنات یذھبن السیات، تو اس کے پڑھنے والے کی نیکیاں ہی غالب رہیں مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا، و حسبنا الله و نعم الوکیل ۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا، اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے، ادھر ادھر اصلا نہ پھرے، اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر دوسرا ہلا آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے ایک مٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے۔ پھر عام از دحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور بولے: یہ منزل سب سے اچھی ہے، یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد لاغر ناقہ ہے، حضور اس کے پیچھے تشریف لیجاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راہ نرم و وسیع ہدایت ہے، جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو، اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے، میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا اور نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا، پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں داہنے بائیں پڑ گئے، تو انا للہ وانا الیہ راجعون، اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے

کا منبر جس کے درجۂ اعلی پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں،وام الناقة التی رأیت ورایتنی اتبعها فهی الساعة علینا تقوم لانبی بعدی ولا امة بعد امتی، اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت،صلی اللہ علیك وعلی امتك اجمعین وبارك وسلم واٰخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین ۔

جزاالله عدوه، ۷۷
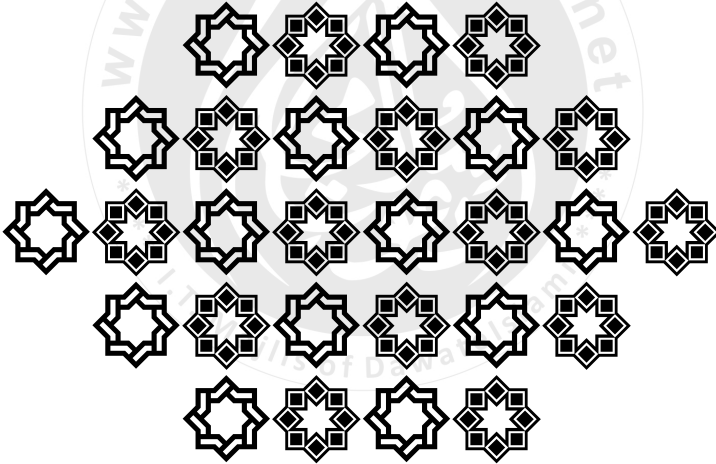
۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال

(۱) حمل مبارک وولادت مبارکہ

۳۳۸۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال : حمل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عاشوراء المحرم وولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان ۔

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حمل مبارک عاشورۂ محرم میں ہوا، اور ولادت ۱۲/ رمضان المبارک بروز پیر ہوئی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: فیه مسیب بن شریك ضعیب جدا ۔ اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ۔ ھکذا صححه فی المدارج ۔

اس کی مؤید ہے حدیث ابن سعد وابن عساکر، کہ زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا، رمی جمار کا عذر فرمایا، بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا۔ پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا: کیا ہم بستری کی؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا تھا نہ رہا، آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔ ظاہر ہے کہ رمی جمار نہیں ہوتی مگر حج میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ　　۱۲/۲۴

(۲) حضور پیر کے دن پیدا ہوئے

۳۳۹۰۔ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صوم الاثنین والخمیس ؟قال : ذاك یوم ولدت فیه وانزل علی فیه ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۳۸۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۳۳۹۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۵۳

نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھو، کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۱۲/ ۲۵

(۳) حضور کی بعثت قیامت کے قریب ہوئی

۳۳۹۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بعثت انا والساعة کهاتین ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے قریب مبعوث ہوا۔۱۲م

(۴) حضور اور حضرت عیسی کے درمیان کوئی نبی نہیں

۳۳۹۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اولی الناس بعیسی بن مریم علیهما الصلوة والسلام فی الدنیا والآخرة ،لیس بینی وبینه نبی ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ عیسی ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کا قریبی ولی ہوں۔ میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۳۷

(۵) حالات وصال اقدس

۳۳۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما ثقل النبی صلی الله

۳۳۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸/۱۳۱ ☆
الصحیح لمسلم، فتن، ۱۳۵ ☆
الجامع للترمذی، ۲۲۲٤ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۲٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۲۰٦
۳۳۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب و اذکر فی الکتاب مریم، ۱/٤۹۰
الصحیح لمسلم، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٦۲
۳۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مرض النبی ﷺ و وفاته، ۲/٦٤۱
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۲/۸۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۱٤۹

تعالیٰ علیه وسلم وجعل یتغشاه الکرب فقالت فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها : واکرب اباه ! فقال : لیس علی ابیك کرب بعد الیوم ،فلما مات ، قالت : یاابتاه ! اجاب ربادعاه ،یاابتاه ! من جنة الفردوس ماواه ،یابتاه ! الی جبرئیل ننعاه ، فلما دفن قالت فاطمة الزهراء : یاانس !اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التراب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کومرض سے گرانی ہوئی ، بے چینی نے غلبہ کیا ،حضرت بتول زهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کی بے چینی ! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔حضرت بتول زهراء نے کہا: اے میرے باپ ! اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے ،اے باپ میرے ! وہ کہ فردوس کے باغ میں جنکا ٹھکانا ہے ،اے باپ میرے ! ہم نے ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں ،جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زهراء نے فرمایا: اے انس ! تمہارے دلوں نے کیونکر گوارہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت بتول زهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلمات نہ صیحہ وفریاد کے طور پر کہے، نہ ان میں کوئی غلطی ،نہ بے تحقیق وصف بیان فرمایا، نہ کوئی کلمہ شکایت رب العزت ونا راضی قضائے الٰہی پر دال تھا،لہذا اس میں کوئی وجہ ممانعت نہیں۔اس سے جواز نوحہ ثابت نہ کرے گا مگر جاہل، واللہ الھادی۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۴/۹

۳۳۹۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما دخل بیتی واشتد وجعه قال : اهریقوا علی من سبع قرب لم تحلل وکیتهن ، لعلی اعهد الی الناس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور

۳۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۸۵۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۱/۶

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ اقدس میں تشریف لائے اور مرض نے شدت اختیار کی تو فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کا منہ نہ باندھا گیا ہو۔ تاکہ لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

(۶) تاریخ وصال اقدس

۳۳۹۵۔ **عن** عمر بن علی رضی ا للہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۔

حضرت عمر بن علی اوسط زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۱۲/ ربیع الاول شریف کو ہوا۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۲۷

۳۳۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : حیاتی خیرلکم وموتی خیرلکم ، اما حیاتی فاحدث لکم ، واماموتی فتعرض علی اعمالکم عشیة الاثنین والخمیس۔ فما کان من عمل صالح حمدت اللہ علیه ، وما کان من عمل سیئ استغفرت لکم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس اور وصال مبارک دونوں تمہارے لئے خیر ہیں، حیات اس لئے کہ میں تمہیں اچھی باتیں بتاتا ہوں، اور وصال اس لئے کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کی شب میں پیش ہوتے رہینگے، اگر اچھے اعمال ہونگے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا، اور اعمال بد ہونگے تو مغفرت کی دعا کروں گا۔ ۱۲م

۳۳۹۷۔ **عن** بکربن عبد اللہ المزنی التابعی الثقة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : حیاتی خیرلکم ، تحدثون ویحدث

۳۳۹۵۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ☆

۳۳۹۶۔ الکامل لا بن عدی، ۲/۷۶ ☆

۳۳۹۷۔ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۵/۲۷۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۳۲

المطالب لعالیة لا بن حضر، ۳۸۵۳، ☆ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۳، ۱۲/۴۰۷

لکم ،فاذا انامت کانت وفاتی خیرالکم ،تعرض علی اعمالکم ،فاذا رأیت خیرا حمدت اللہ ،وان رأیت شرا استغفرت اللہ لکم ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس تمہارے لئے خیر ہے کہ تم دین کی باتیں پوچھتے ہو اور تمہیں اسکا جواب ملتا ہے، جب میرا وصال ہوگا تو وہ بھی تمہارے لئے خیر ہوگا، کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہونگے، میں اچھے اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا، اور برے اعمال ہونگے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کروں گا۔۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۲۹

❋✸❋✸❋✸❋✸❋✸❋

❋✸❋✸❋✸❋✸❋

❋✸❋✸❋✸❋

۱۳۔ اخلاق،شمائل،تبرکات

(۱) خوشبو کا استعمال حضور کو پسند تھا

۳۳۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حبب الى من دنيا كم ثلثة ، النساء ،والطيب ،وجعلت قرة عينى فى الصلوة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا میں سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی، نکاح ، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يرد الطيب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۶

۳۳۹۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۸/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۶۰/۲
تلخيص الحبير لا بن حجر، ۱۱۶/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۱۱/۵
الكامل لا بن عدى، ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۴۰۵/۱
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۲/۳ ☆ الشفا للقاضى، ۱۹۴/۱
كنز العمال للمتقى ۱۸۹۱۳، ۲۸۸/۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۰/۲
الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۲۶۱ ☆ التفسير لا بن كثير، ۴۵۶/۵
التفسير للقرطبى، ۱۴/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقارى، ۱۷۶
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۲۳/۲ ☆

۳۳۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى باب مال يدرض الهدية، ۳۵۱/۱
الجامع الصحيح للبخارى، ☆ باب ماجاء فى كراهية رد الطيب، ۱۰۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۳۳/۳ ☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۲/۱
شرح السنة للبغوى، ۸۷/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۲۹، ۱۲۲/۷
فتح البارى لا بن حجر، ۲۰۹/۵ ☆ حلية الاولياء لا بى نعيم، ۴۶/۹
تاريخ اصفهان لا بى نعيم، ۱۷۵/۱ ☆

۳۴۰۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من عرض عليه ريحان فلايرده ، فانه خفيف المحمل طيب الريح ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسکوخوشبودار نباتات یا پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اسکا بوجھ ہلکا اور بوا چھی۔　　ھادی الناس　۳۷

(۲) حضور کی سادہ زندگی

۳۴۰۱۔ **عن** عروة بن الزبير رضی الله تعالیٰ عنهما انا ام المومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت لی : والله يا ابن اختی ! انا كنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اهله فی شهرين وما اوقد فی ابيات النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نار ،قلت : ياخالة ! فما كان يعيشكم ؟ قالت : الاسود ان التمر والماء۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے ! خدا کی قسم ! ہم ایک ہلال دیکھتے ، پھر دوسرا پھر تیسرا ، دومہینوں میں تین چاند اور کاشانہائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی ، میں نے عرض کی: اے خالہ جان ! پھر اہلبیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے ،فرمایا: بس دو سیاہ چیزیں۔ چھوارے اور پانی۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۳

(۳) حضور اچھے اخلاق کی تعلیم کے لئے مبعوث ہوئے

۳۴۰۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : انما بعثت لاتمم مكارم الاخلاق ۔

۳۴۰۰۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲۳۹/۲
شرح السنة للذهبی، ۸۸/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۸۳۱، ۵۲٤/٦
۳۴۰۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الهبة، ۲٤۹/۱
۳۴۰۲۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱۹۲/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۷۱/٦
المغنی للعراقی، ۱۵۵/۲ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ٤۱/٦
الجامع الصغير للسيوطی، ۱۵۵/۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲٤٤/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔ تجلی الیقین ۳۰

(۴) حضور نے بطور تحدیث نعمت اپنے نسب پر فخر فرمایا

۳۴۰۳۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ، انا ابن عبد المطلب ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ حنین کے دن ارشاد فرماتے جاتے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

۳۴۰۴۔ **عن** شیبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : قدماها ، انا النبی لا کذب ، وانا ابن عبد المطلب ۔

حضرت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اسے بڑھنے دو، میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلۂ شریفہ کی لگام مضبوط تھامے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں: انا النبی الحدیث۔

دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم لگام روکے ہیں اور

۳۴۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال خذها و ابا بن فلان، ۴۲۷/۱
الصحیح لسملم، کتاب الجهاد، ۱۰۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۸۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۵/۹
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۳۲/۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۵/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۱ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۴۸۹/۶
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۶۹/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۵۲۷/۸
۳۴۰۴۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆

حضرت عباس دپچی تھامے اور حضور فرما رہے ہیں: قد ماھا الحدیث۔

٣٤٠٥۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ،انا ابن عبد المطلب ،اللھم انصرنصرك۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فرماتے جاتے تھے: میں ہوں نبی برحق سچا، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر ایک مٹھی خاک دست پاک میں لیکر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: شاھت الوجوہ ۔ بگڑ گئے چہرے، وہ خاک ان ہزاروں کافروں پر ایک ایک کی آنکھ میں پہونچی اور سب کے منہ پھر گئے۔ان میں جو مشرف باسلام ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں: جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکی تھیں ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم ہے اور اس پر سے پہاڑ ہم پر لڑھکائے گئے۔سوا بھاگنے کے کچھ نہ بن آئی۔وصلی اللہ علی الحق المبین سید المنصورین واٰله وبارك وسلم۔

اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا:۔

٣٤٠٦۔ **عن** سیابة بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب ،انا ابن العوائك من سلیم ۔

حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔

٣٤٠٥۔ المصنف لا بن ابی شیبة، ٥٢٧/٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٦٠/٦

٣٤٠٦۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٢٨٩/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٠١/٧

مجمع الزوائد،للھیثمی، ٢١٩/٨ ☆ البدایة والنھایة لا بن کثیر، ٣٢٨/٤

کنز العمال للمتقی، ٣١٨٧٤، ٤٠٢/١١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٦٠/١

السنن لسعید بن المنصور، ٢٨٤٠ ☆ السلسلة الصحیحة للآلبانی، ١٥٦٩

٣٤٠٧ـ **عن** قتاده رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقول : انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتك، ـ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی صاحب تیسیر، امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس، جوھری صاحب صحاح اور صنعانی وغیرھم نے کہا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدات میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا، ابن بری نے کہا: وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں، تین سلیمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ اسدیہ، ھذلیہ، قضاعیہ، ازویہ، ذکرہ فی تاج العروس ـ

ابو عبد اللہ عدوسی نے کہا: وہ بیبیاں چودہ تھیں، تین قرشیات، چار سلمیات، دو عدوانیات، اور ایک ایک ھذلیہ، قحطانیہ، قضاعیہ ثقفیہ، اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے۔ اوردہ الامام الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر ـ

اور ظاہر ہے کہ قلیل نافی کثیر نہیں، حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح وفضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا: میں سب سے نسب میں افضل، باپ میں افضل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

٣٤٠٨ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهربن مالك بن النضر

٣٤٠٧ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٦٠/٠

٣٤٠٨ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٢١٠/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٤/٣

کنز العمال للمتقی، ٣١٨٦٧، ٤٠١/١١ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٢٧٤/١

بن کنانة بن مدرکه بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ،ماافترق الناس فرقتین الا جعلنی الله فی خیر هما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شئ من عهد الجاهلیة،وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتهیت الی ابی وامی ، فانا خیرکم نفساوخیرکم ابا ، وفی لفظ ،فانا خیرکم نسبا وخیرکم ابا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہوں، یونہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کرکے فرمایا: کبھی لوگ دوگروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا۔ میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی ،اورمیں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لیکراپنے والد تک ،تو میرانفس کریم تم سب سے افضل اورمیرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی کہ عہد جاہلیت کی بات نے نسب اقدس میں کبھی راہ نہ پائی ، یہ خود دلیل کافی ، اور امر جاہلیت کو خصوص زنا پر محمول کرنا ایک تو تخصیص بلامخصص ، دوسرے لغوکہ نفی زنا صراحۃ اس کے متصل مذکور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۱

۳۴۰۹۔ **عن** الاشعث بن قیس الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن بنو النضر بن کنانة لاننتفی من ابینا ۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں، ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدانہیں کرتے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

(۵) حضور صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے

۳۴۱۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مارأیت رسول الله

۳۴۰۹۔ السنن لا بن ماجه، باب من نفی رجلا من قبیلة، ۲/۱۹۱
السسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۱۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۷۲۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۱۲۸ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۲۷۹
۳۴۱۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۶۵ ☆

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطأعقبه رجلان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے کبھی دو آمیون کو بھی چلتے نہ دیکھا۔

۳٤۱۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مشی مشی اصحابه امامه وترکوا ظهره للملائکة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب راہ میں چلتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آگے چلتے اور پشت مبارک فرشتوں کے لئے چھوڑ دیئے۔۱۲م

۳٤۱۲۔ **عن** امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی یوم شدید الحر نحو بقیع الغرقد وکان الناس یمشون خلفه ،فلما سمع صوت النعال وقر ذلك فی نفسه فجلس حتی قدمهم امامه لئلا یقع فی نفسه شئ من الکبر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت دھوپ میں جنت البقیع تشریف لے گئے،اس وقت لوگ حضور کے پیچھے چل رہے تھے ،جب حضور نے جوتوں کی آواز سنی تو گراں بار خاطر ہوا،لہذا تشریف فرما ہوگئے یہاں تک کہ صحابہ کرام کو آگے کیا کہ کہیں دل میں غرور نہ پیدا ہو۔۱۲م

مجموعہ رسائل نوروسایہ　　۹۲

(٦) حضور کا مشورہ کرنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳٤۱۳۔ **عن** الحسن بن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قد علم الله انه مابه الیهم حاجة ،ولکن اراد ان یستن به من بعده ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے رسول کو امت کے

۳٤۱۱۔ السنن لا بن ماجه، 　باب من کره ان یؤطا عقبه، 　۲۲/۱

۳٤۱۲۔ السنن لا بن ماجه، 　باب من کره ان یؤطا عقبه، 　۲۲/۱

المسند لا حمد بن حنبل، 　۳۳۲/۳ ☆

۳٤۱۳۔ الدر المنثور للسیوطی، 　شاور هم فی الامر،

مشورہ کی حاجت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد کے لوگوں کے لئے سنت رسول قائم کرنے کا ارادہ فرمایا، اس لئے اپنے رسول کو امت یعنی صحابہ کرام سے مشورہ کا حکم دیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے علماء کرام نے ہر حاکم ذی رائے کے لئے اس کے عموم کی تصریح کی کہ مشورہ کرے پھر عمل اپنی ہی رائے پر کرے اگر چہ سب رائے دھندگان کے خلاف ہو، یعنی جبکہ مشورہ سے اپنی رائے کی غلطی ظاہر نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو محتاج مشورہ نہیں بلکہ ہر امر میں اپنے رب کے سوا جہان سے غنی و بے نیاز ہیں، حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے اور امت کے لئے سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ امت کے لئے فائدہ مشورہ یہ ہے کہ تلاحق انظار وافکار سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحب رائے کی نظر میں نہ تھی۔ فتاوی رضویہ ۴۸۱/۷

(۷) حضور مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں

۳۴۱۴۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اولى بالمومنين من انفسهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴۳/۴

(۸) حضور کا جود و کرم

۳۴۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : غزوت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتلاحق بى وتحتى ناضح لى قد اعيا ولا يكا ديسير ،

۳۴۱۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترك مالا فلا عله، ۹۹۷/۲
الصحيح لمسلم، كتاب الفرائض، ۳۵/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى المديون، ۱۲۷/۱
المسند لاحمد بنحنبل، ۲۹۰/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۰۱/۶
كنز العمال للمتقى، ۳۰۴۰۸، ۱۱/۱۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۱۳/۸
الترغيب والترهيب للمنذرى ۶۰۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸۲/۵
۳۴۱۵۔ الصحيح لمسلم، باب بيع البعير و استثناء ركوبه، ۲۹/۲

قال : فقال لی : مالبعیرك ،قال : قلت : علیل ،قال : فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذجره ودعاله ،فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر ، فقال لی : کیف تری بعیرك ، قال: قلت : بخیر قد اصابته برکتك ،قال : افتبیعینه فاستحییت ولم یکن لی ناضح غیره ،قال : فقلت : نعم ، فبعته ایاه علی ان لی فقار علی ظهره حتی ابلغ المدینه ـقال : فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت الیه بالبعیر فاعطانی ثمنه ورده علی ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا ، میرے پاس جب سرکار تشریف لائے تو میں ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو پانی لاد کر لانے کے سبب تھک گیا تھا ، سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے ، میں نے عرض کی : بیمار ہے ، یہ سنکر حضور پیچھے ہٹے اور اس کو ہانکا اور دعا فرمائی ، پھر تمام اونٹوں کے آگے چلنے لگا ، سرکار نے فرمایا: اے جابر! اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی: آپکی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہو گیا ، فرمایا: کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچو گے؟ میں یہ سنکر شرمندہ ہوا کہ میرے پاس کھیتی سیراب کرنے کے لئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ نہ تھا ، پھر میں نے کہد یا ہاں ، اور میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ شریف تک میں اس پر سوار رہونگا ، جب سرکار مدینہ تشریف لائے تو میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لیکر حاضر ہوا ، سرکار نے مجھے قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی عنایت فرمایا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک جائز ہے کہ بائع کوئی چیز بیچے اور اس مجلس خواہ دوسری مجلس میں کل ثمن یا بعض مشتری کو معاف کر دے ، اس معافی کے سبب وہ عقد عقد بیع ہی رہے گا اور اسی کے احکام اس پر جاری ہونگے ، ابراء کے سبب ھبہ ٹھہر کر احکام ھبہ کا محل نہیں قرار پاسکتا ، کیونکہ ھبہ یا ابراء جو کچھ ہوا ثمن کا ہوا نہ اس مبیع کا ۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع نے ثمن مشتری کے لئے معاف کیا ہو۔ اور لفظ ثمن خود تحقق بیع کو مقتضی ہے کہ اگر وہ بیع نہ تھی تو یہ ثمن کاہے کا تھا جو معاف کیا گیا ، دیکھو مندرجہ بالا حدیث سے ثابت کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ خریدا پھر قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی نہ لیا ، یونہی بائع کو روا ہے کہ مبیع سپرد کر دے اور ثمن بھی نہ لے

(۹) حضور کو حلوہ اور شہد پسند تھا

۳۴۱۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یحب الحلوی والعسل ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۳۰/

(۱۰) حضور کے زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے

۳۴۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ورجلای فی قبلته ،فاذا سجد غمز نی فقبضت رجلی ،فاذا قام بسطتها ،قالت:والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں حضور کے قبلہ کی طرف پھیلے رہتے ،جب نماز کا سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ کردیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی ، جب حضور قیام فرماتے تو میں پھر اپنے پاؤں پھیلا لیتی ،فرماتی ہیں: اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے۔۱۲م

(۱۱) حضور کے تبرکات

۳۴۱۸۔ **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنهما انها اخرجت جبة طیالسیة کسروانیة ،لها لبنة دیباج ، وفرجیها مکفوفین بالدیباج وقالت : هذه جبة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کانت عند عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها ، فلما قبضت قبضتها ،وکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یلبسها ،فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها ۔

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت

۳۴۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلوی والعلی، ۸۱۷/۲
۳۴۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انتطوع خلف المرأة ۷۳/۱
۳۳۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم استعمال اناء الذهب الخ، ۱۹۰/۲

نکالا، اس کی پلیٹ ریشمی تھی، دونوں چاکوں پر ریشمی کام تھا، فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا، آپکے انتقال کے بعد میں نے لے لیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے، اب ہم اسے دھو دھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا پاتے ہیں۔

۳۴۱۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن مواهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا ۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی، اس پر خضاب کا اثر تھا۔

۳۴۲۰۔ **عن** ابی بردة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرجت الینا ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کساء ملبدا وا زا را غلیظا ،فقالت : قبض روح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی هذین ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: وقت وصال اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ دو کپڑے تھے۔

۳۴۲۱۔ **عن** عیسی بن ملهان رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخرج الینا انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه نعلین لهما قبالان ، فقال ثابت البنانی رضی الله تعالیٰ عنه : هذا نعل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

۳۴۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکرون فی الشیب، ۸۷۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆
۳۴۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب الا کسیة والخمائص، ۸۶۵/۲
الصحیح لسملم، باب التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظِ ۱۹۴/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲۱/۶ ☆
۳۴۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، ۸۷۱/۲

حضرت عیسی بن ملھان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے،ان کے شاگرد رشید حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔

۳۴۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الایمن فحلقه ، ثم دعا ابا طلحة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه فاعطاه ایاه ،ثم ناول الشق الایسر فقال: احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال : اقسمه بین الناس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلاکر سر مبارک کے داھنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا، پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاکر وہ سب بال انہیں عطا فرمادیئے، پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ کو دیئے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ چند احادیث صحیحین سے لکھدیں، اور یہ ان احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر بشدت اور مسئلہ خود واضح ،اور اسکا انکار جہل فاضح ہے۔ لہذا صرف ایک عبارت شفا شریف پر اقتصار کریں۔فرماتے ہیں۔

ومن اعظامه واكباره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعظام جمیع اسبابه ومالمسه اوعرف به ، وكانت فی قلنسوة خالد بن الولید رضی الله تعالیٰ عنه شعرات من شعره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسقطت قلنسوته فی بعض حروبه فشد علیها شدة انكر علیه اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثرة من قتل فیها،فقال : لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمینته من شعره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لئلا تسلب بركتها وتقع فی ایدی المشركین ،ورأى ابن عمر رضی

۳۴۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ان السنة بعد النحر ان یری، ۴۲۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء بای الراس یبدأ فی الخلق، ۱۱۱/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۴/۱ ☆

الله تعالیٰ عنهما واضعا يده على مقعد رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر ثم وضعها على وجهه ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلی تعظیم کا ایک جزیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو، حضور کی طرف منسوب ہو، حضور نے اسے چھوا ہو، یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے، حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گرگئی، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا، اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا، بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگتیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

اللهم ارزقنا حب حبيبك وحسن الادب معه ومع اولياء ك آمين ،صلى الله تعالیٰ علیه وبارك وسلم وعليهم اجمعين ۔ بدرالانوار ۷

۳۴۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء ،فمايوتى باناء الاغمس يده فيه ،وربماجاء ه فى الغداة البادرة فيغمس يده فيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو مدینے شریف کے خدام برتنوں میں پانی لیکر حاضر ہوتے، ہر برتن میں حضور اپنا دست اقدس ڈبوتے، بسا اوقات سردیوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا ار حضور ان ٹھنڈے پانیوں میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آثار بزرگاں سے برکت کا انکار آفتاب روشن کا انکار ہے جب حضور کے آثار شریفہ سے تبرک تسلیم تو پر ظاہر کہ اولیاء علماء حضور کے ورثہ ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی

۳۴۲۳۔ الصحيح لمسلم، باب قربة ﷺ من الناس و تبركهم به و تواضعه مهم، ۲/ ۲۵۶

کہ آخروارث برکات ووارث ایراث برکات ہیں۔

فقیرغفرلہ القدیر چند عبارات ائمہ وعلماء حاضر کرتا ہے،امام اجل ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں زیرحدیث عتبان بن مالک۔

انی احب ان تاتینی وتصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی ۔

فرماتے ہیں:۔

فی ھذاالحدیث انواع من العلم وفیه التبرك بآثار الصالحین ،وفیه زیارۃ العلماء والصلحاء الکبار واتباعھم وتبریکھم ایاھم ۔

اس حدیث میں بہت علوم پوشیدہ ہیں ،اس میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز بھی ہےاوراس میں علماء صلحاء کی زیارت کوجانا اوران سے برکت لینے کی ترغیب بھی ہے۔

اسی میں زیرحدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ:۔

فخرج بلال بو ضوئه فمن نائل وناضح ،فرمایا:۔

فیه التبرك بآثار الصالحین واستعمال فضل طھورھم وطعام ھم وشرابھم ولباسھم ۔

اس حدیث میں نیکوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے پر دلیل ہے، نیز ان کی طہارت کے بچے ہوئے پانی ،اوران کے بچے ہوئے کھانے اور پانی اورلباس کے استعمال کرنے کی عظمت کاثبوت بھی ہے۔

اسی میں حدیث مذکور کےتحت فرماتے ہیں۔

فیه التبرك بآثار الصالحین ۔

اس طرح کی صدہا عبارات ہیں جسکے حصر واستقصاء میں محل طمع نہیں ،یہ سب ایک طرف ،فقیرغفراللہ تعالٰی لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پرنور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالٰی واجل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ وذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے ۔وللہ الحجۃ البالغہ۔

۳۴۲۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یبعث الی المطاهر فیوتی بالماء فیشربه یرجو به برکة ایدی المسلمین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے ، پانی منگا کرنوش فرماتے اوراس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے ،صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں ، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح۔

علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:۔

یرجوبه برکة الخ لانهم محبوبون لله تعالیٰ بدلیل ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں ،قرآن عظیم میں فرمایا: بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کواور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اعلی واجل واکبر، یہ حضور پرنور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنکی خاک نعلین پاک تمام جہان کے لئے تبرک دل وجان وسرمہ چشم دین وایمان ہے، وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھرائیں اوراسے منگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ! مسلمانوں کے دست وزبان ،دل وجان میں جو برکتیں ہیں سب انہیں نے عطافرمائیں ،انہیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں ، یہ سب تعلیم امت وتنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولی وآقا صلی اللہ

۳۴۲۴۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲۰۳/۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی،
کنز العمال للمتقی،۱۸۲۳۱، ۱۱۲/۷ ☆ مجمع الزواید، للهیثمی، ۲۱۴/۱

تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل سنکر بیدار اور برکت آثار اولیاء وعلماء کے طلبگار رہوں، پھر کیسا جاہل ومحروم ونافہم وملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے، ولاحول ولا قوة الاباللہ العلی العظیم ،وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔　　بدرالانوار　۱۳

۳۴۲۵۔ **عن** عروة بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایتوضأ الا ابتدا روا ویوضؤہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقاولا یتنخم نخامة الا تلقوھا باکفھم فدلکوا بھا وجوھھم و اجسادھم۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے قریب تھا کہ آپس میں کٹ مریں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے تو اسے ہاتھوں میں لیتے اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے۔　　ابرالمقال　۸

❋✹❋✹❋✹❋✹❋✹❋

❋✹❋✹❋✹❋✹❋

❋✹❋✹❋✹❋

۳۴۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۳۷۹ ☆

السمند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۴ ☆

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام

(۱) حیات انبیاء کا ثبوت

۳۴۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ: الانبياء احياء فى قبورهم يصلون ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں، اپنی قبرون میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۱۲م

۳۴۲۷۔ **عن** اوس بن اوس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء ـ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فر،مادیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔ ہاں بایں معنی کہ اب تک لحوق موت اصلا نہ ہوا ہو چار نبی زندہ ہیں۔ عیسی وادریس علیہما الصلوۃ والسلام آسمان پر،

۳۴۲۶۔ كنز العمال للمتقى ۳۲۲۳۰، ۱۱/۴۷۵ ☆ شرح الصدور للسيوطى، ۷۸

۳۴۲۷۔ السنن لا بى داؤد، باب تفريع ابواب الجمعة، ۱/۱۵۰

السنن لا بن ماجه، باب فضل الجمعة، ۱/۷۷

المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۷۷

المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱۸۶ ☆ الصحيح لا بن حبان، ۵۵

المصنف لا بن ابى شيبة، ۱۲/۵۱۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۲۴۹

الاذكار النووية، ۱۰۶ ☆ التفسير لا بن كثير، ۶/۴۶۳

الحادى للفتاوى للسيوطى، ۲/۲۶۴ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير، ۵/۲۷۶

الترغيب والترغيب للمنذرى، ۱/۷۹۱ ☆ ميز ان الاعتدال للذهبى، ۲۹۹۱

ارواء العليل للآلبانى، ۱/۳۳ ☆

اور الیاس وخضر علیہما الصلوۃ والسلام زمین میں۔شرح مقاصد میں ہے۔

ماذهب اليه العظماء من العلماء ان اربعة من الانبياء فى زمرة الاحياء الخضر والياس فى الارض ،وعيسى وادريس فى السماء عليهم الصلوة والسلام ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری حضرت عیسی کو آسمان دوم پر پایا، استقبال سرکار واقتداء حضور کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولاً بیت المقدس میں جمع ہوئے، پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا،اس سے ظاہر یہ کہ مقام سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آسمان دوم ہے اور مشہور چہارم۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　فتاوی رضویہ　　۴۶/۱۱

(۲) ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا

۳۴۲۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لكل نبى يوم القيامة منبر من نور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا۔۱۲م تجلی الیقین

(۳) انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں

۳۴۲۹ ۔**عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الانبياء اخوة لعلات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں۔　　فتاوی رضویہ　　۲۲/۱۲

(۴) انبیاء کرام کو ایک خاص دعا عطا ہوتی ہے

۳۴۳۰۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۳۴۲۸۔ الصحيح لا بن حبان، ۲۵۹۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۴۰/۴

۳۴۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، ۴۰۱/۱۱ ☆

۳۴۳۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لكل نبى دعوة مستجابة، ۹۳۲/۲

الصحيح لمسلم، باب الشفاعة، ۱۱۲/۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۶/۲ ☆ المسند لا بى عوانه، ۹۰/۱

السنة لا بن ابى عاصم، ۳۷۱/۲ ☆ المؤطا لمالك، ۲۱۲

علیه وسلم : لکل نبی دعوة یدعوها، فارید ان اختبی دعوتی شفا عة لامتی یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگرایک دعاانہیں خاص جناب باری سے عطا ہوئی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائیگا، تمام انبیاء کرام حضرت آدم سے حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک اپنی وہ دعا دنیا میں کرچکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے، وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔

۳۴۳۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی دعوة مستجابة ،فتعجل کل نبی دعوته ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ،فهی نائلة ان شاء الله تعالیٰ من مات من امتی لایشرك بالله شیئا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرنبی کوخاص طور پر ایک مقبول دعا عطا کی گئی، تمام انبیاء کرام نے جلدی کرکے دنیاہی میں وہ دعا کرلی لیکن میں نے وہ دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے، تواسکا فائدہ ہراس شخص کوملے گا جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو انشاء اللہ تعالیٰ،

۳۴۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل نبی دعوة قد دعا بها فی امته فاستجیب له ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرنبی کوایک دعا مقبول ملی جوانہون نے اپنی امت کے لئے دنیاہی میں

۳۴۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب الشفاعة، ۱/۱۱۳
الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ۲/۲۰۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ المسند لا بی عوانة، ۱/۹۰
۳۴۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوة، ۲/۹۳۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۷

کرلی اور وہ مقبول ہوئی۔اور میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کو اٹھا رکھی ہے۔

۳۴۳۳۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله قد اعطانی الاسئلة الثلاثة ،فقلت مرتین فی الدنیا ،اللهم اغفرلامتی ،اللهم اغفر لامتی واخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراهیم علیه الصلوة والسلام ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین دعائیں عطافرمائیں، میں نے دنیا میں دو مرتبہ دعا کرلی کہ اللهم اغفرلامتی ،اللهم اغفر لامتی تیسری دعا اس دن کے لئے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام مخلوق کو میری ضرورت ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔

۳۴۳۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لربه لیلة الاسری : انت اعطیت الانبیاء کذاکذا، فقال الله تبارك وتعالیٰ : اعطیتك خیرامن ذلك الی قوله خبأت شفاعتك ولم اخبأها لنبی غیرك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری اپنے رب سے عرض کی: تو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے ،رب عزمجدہ نے فرمایا: میں نے تجھے عطافرمایا وہ جو ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔　　فتاوی رضویہ　　۱۴۰/۱۱

(۵)انبیاءکرام کو ہر چیز کا اختیار دیا جاتا ہے

۳۴۳۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا سئل شیأ فارادأن یفعله قال:”نعم“،

۳۴۳۳۔ الصحیح لمسلم،　　باب بیان ان القرآن انزل علی سبعة، احرف،　　۲۷۳/۱
المسند لا حمد بن حنبل،　　۱۲۷/۵　☆
۳۴۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی،　　☆
۳۴۳۵۔ المعجم الاوسط للطبرانی،　　۳۷۵/۷　☆

واذااراد ان لا یفعل سکت ، وکان لایقول لشئ : لا، فاتاه اعرابی ،فسأله ،فسکت ،ثم سأله فسکت ،ثم سأله ،فقاله النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کهیئة المنتهر : ”سل ماشئت یااعرابی “، فغبطناه ،فقلنا:الآن یسأل الجنة ،فقال الاعرابی : أسالك راحلة ،فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ”لك ذاك “،ثم قال : ”سل“،قال : اسألك زاداً ،قال : ”ولك ذاك “ ،قال : فتعجبنا من ذلك ،فقال النبی: ”کم بین مسألة الاعرابی وعجوزبنی اسرائیل ! “ ثم قال : ”أن موسی لما أمر أن یقطع البحر فانتهی الیه ،فضربت وجوه الدواب ، فرجعت ،فقال موسی : مالی یارب ،قال له : انك عند قبریوسف ،فاحتمل عظامه معك ،وقد استوی القبر بالارض ،فجعل موسی لایدری این هو ، قالوا :ان کان احد منکم یعلم أین هو ،فعجوزبنی اسرائیل لعلها تعلم أین هو، فارسل الیها موسی علیه السلام ، قال : هل تعلمین أین قبر یوسف علیه السلام ؟ قالت : نعم ،قال : فدلینی علیه ، قالت : لاوالله حتی تعطینی ماأسألك ، قال : ذاك لك ، قالت : فانی أسألك أن أکون معك فی الدرجة التی تکون فیها فی الجنة ،قال : سلی الجنة ،قالت : لاوالله أن أکون معك ،فجعل موسی یرادها،فأوحی الله تبارك وتعالیٰ الیه : أن أعطها ذلك ، فانه لاینقصك شیئا، فأعطاها ودلته علی القبر ،فاخرج العظام وجاوز البحر “.

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا 'نعم' فرماتے یعنی اچھا، اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو 'لا' یعنی نہ نہیں فرماتے، ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا، حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا، سکوت فرمایا، پھر سوال کیا، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا: سل ماشئت یااعرابی !اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ لے، یہ حال دیکھکر کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے، ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا، ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ جنت مانگے گا، اعرابی نے کہا تو کیا کہا؟ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا، عرض کی: حضور سے زادراہ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا۔ ہمیں ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں، پھر حضور نے اسکا ذکر ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا، کنار دریا تک پہونچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو، ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو، موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا، فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرئیل کی پیرزن کو معلوم ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں، فرمایا: تو مجھے بتادے عرض کی: خدا کی قسم! میں نہ بتاؤنگی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں، فرمایا: تیری عرض قبول ہے، پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپکے ساتھ ہوں، اس درجہ میں جس میں آپ ہونگے، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسام نے فرمایا: جنت مانگ لے یعنی تجھے یہ ہی کافی ہے، اتنا بڑا سوال نہ کر، پیرزن نے کہا: خدا کی قسم! میں نہ مانوں گی مگر یہ ہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام اس سے یہ ہی ردوبدل کرتے رہے، اللہ عزوجل نے وحی بھیجی، موسی! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر بتادی، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لیکر دریا سے عبور فرما گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول و باللہ التوفیق:۔ بحمدہ تعالیٰ اس حدیث کا ایک ایک حرف جان وہابی پر کوکب شہابی ہے۔

اولاً: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ، حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے، ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم و بارك علیه و علی آله قدر رجوده و نواله ونعمة و افضاله ۔

ثانیاً: یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا، حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ

حضور سے جنت مانگے گا، معلوم ہوا کہ بحمدہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہونچتا ہے، یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت، یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثالثاً : خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے خطام دنیا مانگنے بیٹھا، پیر زن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلی سے اعلی درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے، وہی اسے عطا فرمادیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

رابعاً: ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلی درجے عطا کردینے پر قادر مان کر شرک کیا تو...... موسی کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کیا ہوا کہ باآں شان غضب وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں، ان میں میرا کیا اختیار، تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے کلمات کفرو کفران میں فرمائیں گے، کہ انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علام میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو، میں تو میں مجھ سے اور تمام جہان سے افضل، محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اترے گا، کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، خود انہیں کے نام سے بیان کیا جائے گا کہ ''میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں، تو دوسرے کا تو کیا سکوں،''۔ نیز کہا جائے گا: ''پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا حال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے، بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو، دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود ان کے جگر پارے کا اور وہ

بھی کتنا کہ دوزخ سے بچالینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاحبزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آسکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبزادی اور کہاں تم، کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلی درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنا رہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید بھی ہوسکتی تھی اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کرلی۔ افسوس کہ موسی کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا۔

خامساً: انکار درکنار اور رجسٹری کہ ''سلی الجنۃ'' اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرماچکے ہیں عطا کردیں گے، تمہیں یہ ہی بہت ہے، افسوس موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیالات کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہوچکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا، ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلی درجہ مانگا، اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا، بلکہ صراحۃ عطا فرمادینے کا متوقع کردیا، اب وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام سوسو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے کیا بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے، مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ جلے کسی کی زبان۔ و لله العزة ولرسوله و للمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون، ۔

سادساً: سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے، کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی برتی تو اسے جائے عذر تھی کہ موسی بدیں خود مابدین خود حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقویۃ الایمان کی صریح تذلیل وتضلیل فرمائی، تو اسے آنسو پونچھنے کو جگہ تھی، کہ نبی امی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسی کے اقرار کو خوب مسجل ومکمل فرمادیا، وحی آئی تو کیا آئی کہ ''اعطہا ذلک'' موسی جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر بھی دو، اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے، واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم تو سب سے تیز رہا، یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو

ذرہ اختیار ہے ہی نہیں، یہاں تک کہ خود اپنی صاحبزادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت پھنطائے دیتے ہو اپنی گر مجوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آ چکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا درست کرلے، بلکہ علی الزعم الٹا یہ حکم آتا ہے کہ موسی تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کردو، اب کہئے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لئے توحید بڑھانے کو تمام انبیاء سے بگاڑی دین وایمان پر دولتی جھاڑی صاف کہہ دیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے، اسی خدا نے یہ سلوک کیا، اب وہ بے چارہ ازیں سو ماندہ درآنسو راندہ سو اس کے کیا کرے کہ اپنی اکلوتی چمر توحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پر ہاتھ دھر کر چلائے۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگرچہ میں ذکر حدیث میں ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے، کما فی حدیث خرافۃ ام زرع'' میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں کلمات ملعونہ بکتا ان غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا ان میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست ولکد ونعل سے خوب خدمت کی کہ ہیں! میں ابوبکر ہوں تو مجھے برا کہتا ہے، آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا، دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا کہ ہیں! مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا، تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں! مجھے کہے گا، اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ مولی دوڑیئے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے حضرت ہاتھ میں استرہ لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑا لی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہے گا، اور ہم سے مدد چاہے گا، اب موذن صاحب درد کے مارے شرم وذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے، مومنین آئے نمازیں پڑھتے اور کہتے جاتے ہیں آج قبلہ وکعبہ تشریف نہ لائے جناب

قبلہ بولیں تو کیا بولیں، جب اجالا ہوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں، قبلہ خیر ہے، رو کر کہا خیر کیا ہے، آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے، تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے، قبلہ پھر آپ نے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے انہوں نے تو جڑ سے پونچھ لی۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم ☆ خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم

واستغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا با اللہ العزیز الحکیم،،

سابعاً: پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے فاعطاہا، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی، والحمد للہ رب العالمین، مسلمانو! دیکھا تم نے کہ اللہ اور اسکے مرسلین کرام علیہم الصلوۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی، کذالك العذاب ولعذاب الآخرۃ، اکبر لو کانوا یعلمون۔ الامن والعلی ۲۲۸ تا ۲۳۲

(٦) حضرت موسیٰ نے بوڑھی کو جنت اور جوانی عطا فرمائی

٣٤٣٦۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقسم غنائم ھو ازن فی حنین فقام رجل فقال : یارسول اللہ ! انت وعدتنی ،قال: صدقت ،فاحتکم ماشئت ،قال : اعطنی ثمانین غنما و راعیھا ،قال : اعطیت وما سألتنی شیئا ولصاحبۃ موسی التی دلتہ علی عظام یوسف کانت انھم منك حین حکمھا موسی فقالت :حکمی ان تردنی شابۃ وادخل معك الجنۃ فاعطاھا ۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا: تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے

٣٤٣٦۔ الصحیح لا بن حبان، ☆ المستدرك للحاکم، ٤٣٩/٢
الدر المنثور للسیوطی،

حکم لگادے، عرض کی: اسی (۸۰) دنبے اوران کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا، اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی، اور بیشک موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی بوڑھی جس نے انہیں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ اسے موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے ،اس نے کہا میں قطعی طور پر یہ ہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں، یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فورا نوجوان ہوگئی اسکا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ حکیم کریم نے عطا فرمایا۔

۳۴۳۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اوحی الله تعالیٰ الی موسی ،یاموسی ! کن للفقیر کنزا وللضعیف حصنا وللمستجیر غیثا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، اے موسی! فقیروں کے لئے خزانہ ہوجا، اور کمزوروں کے لئے قلعہ، اور پناہ مانگنے والوں کے لئے فریادرس۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسی! تو خدا ہوجا، کہ جب یہ خاص شان الوہیت ہے اوران باتوں میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور یکساں عاجز تو موسی علیہ الصلوۃ والسلام کوان باتوں کا حکم ضرور خدا بن جانے کا حکم ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ الامن والعلی ۳۳۳

(۷) حضرت آدم سب سے پہلے نبی تھے

۳۴۳۸۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یارسول الله ! ای الانبیاء کان اول ؟ قال : آدم علیه الصلوة والسلام ،قلت : یارسول الله ! ونبی کان

۴۳۶

۳۴۳۷۔ لا بن النجار، ☆ کنز العمال ۱۶۶۶۴ ، ۶/۴۸۷

۳۴۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

قال : نعم نبی مکلم ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول! کون سے نبی دنیا میں پہلے تشریف لائے ،فرمایا: حضرت آدم ،میں نے عرض کی: وہ نبی تھے، فرمایا: وہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۶۵

(۸) حضرت آدم کامل صورت انسانی پر پیدا ہوئے

۳۴۳۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ خلق آدم علی صورته ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کامل صورت پیدا فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۹) حضرت آدم نے حضرت داؤد کو عمر عطا کی

۳۴۴۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما خلق الله آدم مسح ظهره فخرج من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذرية الى يوم القيامة وجعل بين عينى كل انسان منهم وبيضامن نورهم ثم عرضهم على آدم فقال : ای رب من هؤلاء ؟قال : هؤلاء ذريتك قال : فرأى رجلا منهم اعجبه وبيض مابين عينيه قال : يارب من هذا ؟ قال : هذارجل من آخر الامم من ذريتك يقال له داؤد ،قال: يارب كم جعلت عمره ؟ قال : ستون سنة قال : ای رب فزده من عمری اربعين سنة قال : اذن يكتب ويختم ولايبدل فلما انقضى

۲۴۳۶

۳۴۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن ضرب الوجه، ۲/۳۲۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۴۴ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۲۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۱/۳۹۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳
المغنی للعراقی، ۲/۱۶۶ ☆ السنة لا بن ابی عاصم، ۱/۲۲۸
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۲/۱۶۰ ☆

۳۴۴۰۔ المستدرك للحاکم، ۲/۶۴۱ ☆ الا تحافات السنة، ۲۵۸
کنز العمال للمتقی ۱۵۱۲۲، ۶/۱۲۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۳/۵۰۴
التفسیر للقرطبی، ۷/۳۱۵ ☆

عمر آدم جاء ہ ملك الموت ،قال : اولم يبق من عمری اربعون سنة قال : تعطها ابنك داود ؟قال : فجحد فجحدت ذريته ونسی فنسيت ذريته وخطئ فخطئت ذريته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حضرت عزت جل وعلانے آدم علیہ الصلوہ والسلام کو پیدکیاان کی پیٹھ کومسح فرمایا جس قدرلوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھےسب ظاہر ہوگئے ۔رب عزوجل نے ہرایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھرانہیں آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر پیش فرمایاعرض کی: الہی یہ کون ہیں؟ فرمایا تیری اولاد ہیں،آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان میں ایک مردکودیکھاان کی پیشانی کا نورانہیں بہت بھایاعرض کی: الہی یہ کون ہے؟فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤدنام ہے،عرض کی: الہی اس کی عمر کتنی ہے فرمایاساٹھ برس،عرض کی: الہی اس کی عمرزیادہ فرما،رب جل وعلانے فرمایا: لاالا ان تزيد انت من عمرك، میں زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کردے۔آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے،عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمرمیں بڑھادے فرمایاایسا ہےتو لکھ لیاجائے گااورمہرکرلی جائے گی اور پھر بدلے گا نہیں،نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی گواہیاں کرالی گئیں،جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس سال باقی رہے یعنی نوسوساٹھ برس گزرگئے ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے پاس آئےفرمایا: کیامیری عمر سےابھی چالیس سال باقی نہیں۔کہا کیا آپ اپنے بیٹے داؤدعلیہ الصلوۃ والسلام کونہ دے چکے؟ پھراللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہزاراور داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سوبرس پورے کردیئے ۔ الامن والعلی ۲۳۳

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کا واقعہ

۳۴۴۱ ـ**عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسل ملك الموت الی موسی

۴۳۶ـــــــــــــــــــــــ

۳۳۴۱ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب دفاة موسی عليه الصلوة والسلام، ۴۸۴/۱
الصحيح لمسلم، باب فضلائل موسی عليه الصلوة والسلام، ۲۶۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۳۶۹، ۵۰۶/۱۱
السنة لا بن ابی عآصم، ۲۶۶/۱ ☆

علیهما الصلوة والسلام ،فلما جاء ه صکه فرجع الی ربه فقال : ارسلتنی الی عبد لایرید الموت قال : ارجع الیه فقل له : یضع یده علی متن ثور فله بما غطت یده بکل شعرة سنة ،قال : ای رب ! ثم ماذا،قال : ثم الموت ،قال : فالآن ،قال: فسال الله عزوجل ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حضرت ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا گیا،جب وہ آئے تو حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے زور سے طمانچہ مارا،وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہونچے اورعرض کی: اے میرے رب! تونے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جوموت نہیں چاہتا۔فرمایا: جاؤان سے کہنا: کہ اپناہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھ دیجئے اور کہنا جتنے بال آپکے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے اتنے ہی سال آپکی عمر بڑھادی جائے گی ،حضرت موسی نے عرض کی : اے رب ! پھر کیا ہوگا،فرمایا: پھر موت،عرض کی: تو مجھے ابھی منظور ہے،پھر اللہ عزوجل سے دعا کی،اے اللہ! مجھے اس مقدس زمین سے اتنا قریب کردے جتنی دور پتھر پھینکا جاسکتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۱۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ڈوبا سورج پلٹ آیا

۳٤٤۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : معنی قوله تعالیٰ : ردوها علی ، یقول سلیمان علیه الصلوة والسلام بامر الله عزوجل للملائکة المؤکلین بالشمس ردوها علی یعنی الشمس فردها علیه حتی صلی العصر فی وقتها ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے آیت کریمہ ردوھا علیّ، کی تفسیر میں منقول کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اورخطاب ان ملائکہ سے جوآفتاب پر متعین ہیں،یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کوحکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کوواپس لےآؤ،وہ حسب الحکم واپس لے آئے یہاں تک کہ مغرب ہوکر پھرعصر کا وقت ہوگیا اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے

۔۳٤۳٦

۳٤٤۲۔ التفسیر للبغوی، ٦۰٤/٤

نمازعصر ادا فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلاينفذ امر الامنه ولا ينقل خير الاعنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

الابابى من كان ملكا وسيدا
وآدم بين الماء والطين واقف ،
اذا رام امرالا يكون خلافه
وليس لذلك الامر فى الكون صارف

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۂ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو، میرے باپ قربان ہوں ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں ان کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔

لاراد لقضائه ولا معقب لحكمه ۔

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے، کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

ام المومنین فرماتی ہیں:۔

ماارى ربك الايسارع فى هواك۔

یارسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہوا۔ الامن والعلی ۱۴۳

(۱۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کی عظمت

۳۴۴۳۔ **عن** سعيد بن جبير رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان يوضع لسليمان عليه الصلوه والسلام ثلث مائة الف كرسى يجلس مومنو الانس مما يليه ، ومؤمنو الجن من ورأهم ، فما كانت الشياطين الاوراء كل ذلك ـ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں تین لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں، مومن انسان ان کے قریب بیٹھتے اور مومن جن ان کے پیچھے، اور شیاطین سب کے پیچھے الگ۔

شمائم العنبر ۲۵

(۱۳) انبیاء کرام کا ترکہ مالی تقسیم نہیں ہوتا

۳۴۴۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان ازواج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين توفى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اردن ان يبعثن عثمان الى ابى بكر ليسئلنه ميراثهن فقالت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها : اليس قد قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لانورث ماتركناه صدقة ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج کر اپنی میراث کا سوال کریں، تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۴۳۔ التفسير لا بن ابى حاتم،

۳۴۴۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الفرائض، ۹۹۶/۲
الصحيح لمسلم، باب حكم الفئ، ۹۲/۲
السنن لا بى داؤد، باب صفا يا رسول الله ﷺ، ۴۱۶/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى تركة البى ﷺ، ۱۹۴/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۶۴۱ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۲۹۷/۲
البداية و النهاية لا بن كثير، ۴۸/۲ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۱۵۰/۸

وسلم کا یہ فرمان اقدس تم نے نہیں سنا کہ ارشاد فرمایا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے ، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔۱۲م

۳۴۴۵۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لايقتسم ورثتی دینارا ماتركت بعد،نفقةنسائی و مؤنة عاملی فهو صدقه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری وراثت درھم و دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگی ، اور میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۵

(۱۴) قاتل انبیاء سخت عذاب میں مبتلا ہوگا

۳۴۴۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اشدالناس عذابا یوم القیامة من قتل نبیا اوقتله نبی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اسے کسی نبی نے قتل فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۱

۳۴۴۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، کتاب الفرائض، ۹۹۲/۲
الصحيح لمسلم، باب حكم الفئ، ۹۲/۲
السننلا بی داؤد، باب صفا يا رسول الله ﷺ، ۴۱۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۶۳/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۳۰۲/۶
۳۴۴۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۰۷/۱ ☆ كنز المعال للمتقی ۹۳۶۶، ۳۵/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۰/۱۰
التفسير لا بن كثير، ۱۴۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۸۱/۱

۱۵۔فضائل شیخین

(۱)شیخین کی پیروی کرو

۳۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرنا۔۱۲م

(۲)شیخین کی فضیلت اہلسنت کی نظر میں

۳۴۴۸۔ **عن** محمدبن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت لابی : ای الناس خیر بعدالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : ابوبکر ،قال : قلت : ثم من ؟ قال : عمر ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: حضرت ابوبکر، میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: حضرت عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

۳۴۴۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی الصدیق، ۲۰۷/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ۱۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۸۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم،، ۷۵/۳
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱۰۹/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۷/٤
السنن الکبری للبهقی، ۱۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۲/۹
التفسیر للبغوی، ۵۵٦/۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۸۳/۲
الصحیح لا بن حبان، ۲۱۹۳، ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۱۹۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۰۲/۱٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۰/۱
۳٤٤۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابی بکر، ۵۱۸/۱

۳۴۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن ابی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : سمعت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم یقول : خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر ،وخیر الناس بعد ابی بکر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں، اور بہترین مردم بعد ابی بکر عمر ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳۴۵۰۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغ امیر المؤمنین علیا المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیه ثم قال : یاایها الناس ! انه بلغنی ان اقوامایفضلوننی علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ،لوکنت تقدمت فیه لعاقبت فیه ،فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا،فهو مفتر علیه حد المفتری ،ثم قال :ان خیرهذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ،ثم اعلم بالخیر بعد ،قال : وفی المجلس الحسن بن علی فقال : واللہ لوسمی الثالث سمی عثمان ،رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعین۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خبر پہونچی کہ کچھ لوگ انہیں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں یہ سنکر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور حمد وثناء الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہونچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سنادیا ہوتا تو ضرور سزادیتا ،آج سے جسے ایسا کہتے سنونگا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد یعنی (۸۰) کوڑے لازم ہیں ،پھر فرمایا: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے، حضرت علقمہ فرماتے ہیں: اس مجلس میں سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم ! اگر

۳۴۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل الصحابة، ۵۱۷/۱
السنن لا بن ماجه، باب فضل عمر، ۱۱/۱
الکامل لا بن عدی، ۸۱۶/۲ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۲۷۷/۱۰
۳۴۵۰۔

تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۴۹

۳۴۵۱ ۔ **عن** اصبغ بن بنانة قال : قلت لعلى بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : ياامير المومنين ! من خيرالناس بعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قال : ابو بكر ، قلت :ثم من؟ قال : عمر ،قلت : ثم من ؟ قال : عثمان ،قلت : ثم من ؟ قال : انا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعينى هاتين والافعميتا ـ وباذنى هاتين والا فصمتا ، يقول : ماولد فى الاسلام مولود ازكى ولا اطهر ولا افضل من ابى بكر ثم عمر ـ

حضرت اصبغ بن بنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المومنین ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں ،اوران کانوں سے فرماتے سنا: ورنہ بہرے ہوجائیں، حضور فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا، زیادہ پاکیزہ اور زیادہ فضیلت والا ہو۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳۴۵۲ ۔ **عن** امير المؤ منين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : هل انا الا حسنة من حسنات ابى بكر ـ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳۴۵۳ ۔ **عن** ابى الزناد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رجل لعلى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : يا امير المؤ منين مابال المهاجرين والانصار قدموا ابابكر وانت اوفى منه منقبة واقدم منه سلما واسبق سابقة ؟قال : ان كنت قرشيا فاحسبك من

۳۴۵۱ ـ كنز العمال للمتقى، ۳۲٦۸٥، ۱۱ /

۳۴۵۲ ـ كنز العمال للمتقى، ۳٥٦۳٦، ٤۹۸/۱۲

۳۴۵۳ ـ كنز العمال للمتقى، ۳٥٦۸٦، ٥۱٤/۱۲

عائذة ،قال : نعم ، قال : لولا ان المؤمن عائذ الله لقتلتك ، ولئن بقيت لتأتينك منى روعة حصراء ،ويحك ! ان ابابكر سبقنى الى اربع : سبقنى الى الامامة ،وتقديم الامامة وتقديم الهجرة والى الغار،وافشاء الاسلام ،ويحك ! ان الله ذم الناس كلهم ومدح ابابكر فقال :" الا تنصروه فقد نصره الله" الآية ـ

حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مولی علی سے عرض کی : یاامیر المؤمنین کیابات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے ۔افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا، افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم اس نبی کی مدد نہ کروتو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی ،جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا ''غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔

۳۴۵۴ـ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ياعلى ! سألت الله ثلثا ان يقدمك فابى على الا تقديم ابى بكر ـ

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی ! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے، اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔　　جزاء اللہ عدوہ　۵۶

۳۴۵۵ـ **عن** حكم بن حجل رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : لااجد احدا فضلنى على ابى بكر وعمر الا جلدته حدالمفترى ـ

حضرت حکم بن حجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۳۴۵۴ـ کنز العمال للمتقی ۳۵٦۸۰، ۱۲/۵۱۵ ☆

۳۴۵۵ـ کنز العمال للمتقی ۳٦۱۴۳، ۱۳/۲۱ ☆ الصواعة المحرقة لا بن حجر، ٦۰

افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذھبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۵۶۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یری ان امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم افضل الامة ، فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا ، فقال له علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بعد ان اخذ یده وادخله بیته : مااحزنك یااباجحیفة ! فذکرله الخبر فقال : الااخبرك بخیر الامة ،خیرها ابوبکر ثم عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،قال ابو جحیفة : فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی مابقیت ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے خیال میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم افضل تمام امت تھے ،انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا ،سخت رنج ہوا ،حضرت مولی علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانۂ ولایت میں لے گئے ،غم کی وجہ پوچھی ۔گذارش کی : فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے ، ابوبکر ہیں پھر عمر ،رضی اللہ تعالیٰ عنہما ،حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا کہ جب خود حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بالمشافہ مجھ سے فرمایا ہے۔

۳۴۵۷۔ **عن** عبد خیر قال : قلت لعلی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم :من أول النا س دخو لا الجنته بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟قا ل: ا بو بکر و عمر، قلت :یا امیر المؤ منین ید خلا نهاقبلك ؟قال أی والذی فلق الحبة وبرأالنسمة؛انهما لیأ کلان من ثما ر ها ویرو یان من ما ئها و یتکئان علی فرا شها وانا موقوف مغموم مهموم بالحساب۔

ایک عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر وعمر، میں نے عرض کی : یاامیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں

۳۴۵۶۔ کنز العمال للمتقی،۳۶۱۵۷، ۲۷/۱۳ ☆

۳۴۵۷۔ کنز العمال للمتقی،۳۶۱۰۰، ۹/۱۳ ☆

جائیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا، بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۸۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی علی فی بیته فقلت : یاخیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مهلایا ابا جحیفة ! الااخبرك بخیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ ابوبکر وعمر یا اباجحیفة ! لایجمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن ،ولایجمع بغضی وحب ابی بکر وعمرفی قلب مؤمن ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سے عرض کی: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فرمایا: ٹھہر واے ابوجحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر وعمر، اے ابوجحیفہ ! کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابو بکر وعمر کی عداوت جمع نہیں ہوسکتی، اور کسی مومن کے دل میں میری دشمنی اور ابوبکر وعمر کی محبت جمع نہیں ہوسکتی۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۵۹۔ **عن** الحسن بن کثیر عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اتی علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم رجل فقال : انت خیر الناس ،فقال : هل رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : لا،قال : اما رأیت ابابکر ؟ قال : لا ـقال : فما رأیت عمر ؟ قال : لا، قال : اما! انك لوقلت انك رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقتلتك ،ولوقلت : رأیت ابابکر وعمر لجلدتك ۔

حضرت حسن بن کثیر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں فرمایا: تونے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ، فرمایا: ابوبکر کو دیکھا کہا نہ، فرمایا: عمر کو دیکھا، کہا: نہ، فرمایا: سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار

۳۴۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۴۱، ۲۱/۱۳
۳۴۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۵۳، ۲۶/۱۳

کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابو بکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۳

۳۴۶۰۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم: لايفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جو مجھے ابو بکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

۳۴۶۱۔ **عن** عمربن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم على المنبر يقول: افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان، وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان ۔رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کو منبر پر فرماتے سنا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابو بکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۴

۳۴۶۲۔ **عن** صلة بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان علی اذا ذکر عندہ ابو بکر قال: السباق تذکرون، السباق تذکرون، والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابو بکر۔

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آتا فرماتے: بڑی سبقت والے کا ذکر کر رہے ہیں، کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابو بکر ہم سب پر

۳۴۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۴۰، ۱۳/۲۶ ☆
۳۴۶۱۔ کنز العمال للمتقی،
۳۴۶۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۱۶۵ ☆

سبقت لے گئے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلی صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:۔

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالی عنه فلانه الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقه صلی اللہ تعالی علیه وسلم ولم یصدرمنه غیرہ قط و کذا علی کرم اللہ تعالی وجھه فانه یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجدلغیراللہ مع صغرہ و کون ابیه علی غیر الملة ولذاخص بقول علی کرم اللہ تعالی وجھه۔

حضرت خاتم الولایہ المحمدیہ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی ذالك الوطن وحضرھا ابو بکر لقام فی ذالك المقام الذی اقیم فیه رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم لانه لیس ثم اعلی منه یحجبه عن ذلك فھو صادق ذلك الوقت وحکیمه وما سواہ تحت حکمه (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیة ونبوة التشریع وفوق الصدیقیة فی المنزلة عند اللہ والمشار الیه بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل به الصدیقینه اذ حصل له فی قلبه ما لیس فی شرط الصدیقیة ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رجل لانه صاحب الصدیقیة وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلی کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں اور جو ان کے سواہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور

صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۶۳۔ **عن** ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ماکان منزلۃ ابی بکر وعمر من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : منزلھما الساعۃ وھما ضجیعاہ ۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ابوبکر وعمر کا کیا مرتبہ تھا، فرمایا: جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

۳۴۶۴۔ **عن** محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اجمع بنوفاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول ۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اولاد امجاد حضرت بتول زھراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھا الکریم وعلیھا وعلیھم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائیگی جو سب سے بہتر ہو۔

۳۴۶۵۔ **عن** جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء بعض اھل الکوفۃ والجزیرۃ الی محمد بن عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنھما وسال عن ابی بکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقال : انظر الی اھل بلادک یسألوننی عن ابی بکروعمر ، لھما فضل عندی من علی ،رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ۔

۳۴۶۳۔ المسند لا حمد بن حنبل،

۳۴۶۴۔ السنن للدارقطنی،

۳۴۶۵۔ السنن للدارقطنی،

حضرت جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہل کوفہ وجزیرہ حضرت امام محمد بن عبداللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا: اپنے شہر والوں کو دیکھو! مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی وحسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علی ابیهم وعليهم وبارك وسلم۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۱

(۳) رافضی عموماً شیخین پر تبرا کرتے ہیں

٣٤٦٦۔ **عن** زيد بن على رضى الله تعالىٰ عنهما قال : انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابى بكروعمر ولم يستطيعون ان يقولوا فيها شيأ ،وانطلقتم فتفرتم فوق ذلك ، فبرأتم منهما ،فمن بقى ؟ فوالله! مابقى احد الا برئتم منه ۔

حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدھم الکریم وعلیھم سے روایت ہے کہ خارجیوں نے ٹھکران سے تبری کی جو ابوبکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنھم، مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی، اور تم نے اے کوفیو! زور پر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبری کی، تو اب کون رہ گیا؟ خدا کی قسم! اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

٣٤٦٦ـ المصنف لا بن ابى شيبة،

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے۔

سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیدنا ومولانا میر عبد الواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب "سبع سنابل شریف"، تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ اس فقیر کے آقائے نعمت ومولائے اوحد، حضرت اسد الواصلین، محبوب العاشقین سیدنا ومولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب "کاشف الاستار شریف"، کی ابتدا میں فرماتے ہیں:۔

باید دانست کہ درخاندان ما حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند، قطب فلک ہدایت، ومرکز دائرۂ ولایت بود درعلم صوری ومعنوی فائق واز مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف وتالیف است، ونسب ایں فقیر بہ چہار واسطہ بذات مبارکش می پیوندو۔

جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بہت بڑے صاحب کمال ہوئے ہیں، آسمان ہدایت کے قطب اور دائرہ ولایت کے مرکز تھے، ظاہری ومعنوی علم میں کامل اور اہل تحقیق کے مشرب چشیدہ اور صاحب تصنیف وتالیف تھے اس فقیر کا نسب ان کی ذات مبارکہ چار واسطوں سے پہونچتا ہے۔

پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں:۔

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل است درسلوک وعقائد، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در "مآثر الکرام"، می نویسد وقتے درشہر رمضان المبارک سنۃ خمس وثلثین ومائۃ والف مولف اوراق در دار الخلافہ شاہجہاں آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ راز یارت کردوذکر میر عبد الواحد قدس سرہ درمیان آمد، شیخ مناقب ومآثر میر تادیر بیان کرد فرمود شبے در مدینہ منورہ پہلو بربستر خواب گزاشتیم درواقعہ می بینم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معادر مجلس اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے ازصحابۂ کرام واولیائے امت حاضر اند در ینہا شخصے است کہ حضرت باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا می زنند والتفاتے تمام دارند، چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسا کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت بااو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی وباعث مزید احترام اواین ست کہ ''سبع سنابل،، تصنیف اودر جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی مقالہ الشریف بلفظ المنیف قدس سرہ اللطیف۔

سلوک وعقائد میں آپ کی مشہور ترین تصنیف ''سبع سنابل شریف،، ہے حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی مآثر الکرام،، میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان المبارک ۱۱۳۵ھ میں مؤلف اوراق (سید آزاد بلگرامی) دارالخلافہ شاہجہاں آباد میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا حضرت شیخ دیر تک میر عبدالواحد کے فضائل ومناقب بیان فرماتے رہے فرمایا: ایک رات مدینہ طیبہ میں آرام کررہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغۃ اللہ دربار رسالت میں باریاب ہیں۔ صحابہ کرام اوراولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر بارگاہ ہے۔ ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے گفتگو فرمارہے ہیں اور خوب توجہ فرمارہے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہیں جن کی طرف حضرت اس قدر توجہ فرمارہے ہیں، انہوں نے بتایا یہ سید عبدالواحد بلگرامی ہیں، ان کے اعزاز کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تصنیف ''سبع سنابل،، دربار رسالت میں مقبول ہوچکی ہے۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا، لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام ومحدثین وفقہائے جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق است وبعد از وے عمر فاروق است وبعد از وے عثمان ذی النورین است وبعد از وے علی مرتضی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اوران کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام بشر میں افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں

اوران کے بعد حضرت عمر فاروق اوران کے بعد حضرت عثمان ذی النورین اوران کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔پھر فرمایا:۔

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان وقصور۔یعنی حضرت عثمان وعلی کی فضیلت ابوبکر وعمر سے بغیر کسی عیب ونقصان کے کم ہے۔پھر فرمایا: اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔یعنی صحابہ تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اسی عقیدے پر اجماع ہے۔ پھر فرمایا: مخدوم قاضی شہاب الدین در ''تیسر الحکام،، نبشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبر نہ رسید زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبراں از ہمہ اولیاء برتر است واو بدرجہ ہیچ پیغمبرے نہ رسید وبعد او امیر المومنین عمر بن خطاب است وبعد او امیر المومنین عثمان بن عفان است وبعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسے کہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج است وکسے کہ اورا برامیر المومنین ابوبکر وعمر تفصیل کند او از روافض است۔

مخدوم قاضی شہاب الدین نے ''تیسیر الحکام،، میں لکھا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مقام کو نہیں پہونچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق از روئے حدیث انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ پہونچ سکے ان کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب ان کے امیر المومنین عثمان بن عفان اور انکے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔جو شخص حضرت امیر المومنین علی کو خلیفہ نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص انہیں امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے وہ رافضی ہے۔پھر فرمایا:۔

ازیں جا باید دانست کہ در جہاں نہ ہمچو مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت ،اے عزیز! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ بر وجہیکہ در کمالیت فضائل قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد، بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ وافکار انسانیہ بسے بالاتر است۔

اس جگہ سے جاننا چاہئے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا نہ ابوبکر ایسا کوئی مرید ظاہر ہوا۔اے عزیز! اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کی

ختنین (حضرت عثمان وعلی) پر فضیلت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہئے لیکن اس طور سے نہیں کہ حضرت عثمان وعلی کے فضائل کے بارے میں تیرے دل میں کوئی کمی واقع ہو۔ بلکہ ان کے اور اتمام صحابۂ کرام کے فضائل بشری عقل اور انسانی فکر سے بہت بلند ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر فرمایا:۔

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفصیل شیخین واقع شد و مرتضی نیز دریں اجماع متفق وشریک بود مفصلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خانمان ما فدائے نام مرتضی ۔وا ے دل وجان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضی در دلش نہ باشد وکدام راندۂ درگاہ مولی کہ اہانت اور وادارد، مفصلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضی تفصیل اوست بر شیخین ونمی داند کہ ثمرۂ محبت موافقت است با او نہ مخالفت است کہ چوں مرتضی فضل شیخین وذی النورین را بر خُو در وا داشت واقتدا بایشاں کرد وحکمہائے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرط محبت با او آں باشد کہ در راہ وروش با او موافق باشد نہ مخالف ۔جب انبیاء صفت صحابہ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے اور حضرت علی مرتضی بھی اس اجماع میں شریک ہیں لہذا مفصلہ (یعنی حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا یہ اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی کے نام پر فدا ہو ہمارے دل وجان حضرت علی مرتضی کے قدموں پر نثار ہوں۔کون ازلی بد بخت ہے جس کے دل میں حضرت علی مرتضی کی محبت نہ ہوگی اور کون مردود درگاہ ان کی توہین روا رکھے گا۔اہل تفصیل کا گمان ہے کہ حضرت علی مرتضی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت کہ جب علی مرتضی نے شیخین اور ذی النورین کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، ان کی اقتدا کی، ان کے عہد خلافت کے احکام کی تعمیل کی تو آپ کی محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز وطریق کی موافقت کی جائے نہ مخالفت۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے۔من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ۔

الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۴

(۴) خلافت شیخین کی طرف حضور کے خواب سے اشارہ

۳٤٦٧۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : بینما انانائم رأیتنی علی قلیب علیها دلو ، فنزعت منها ماشاء الله ،ثم ا خذ ها ابن ابی قحافة فنزع منها ذنوبا اوذنو بین وفی نزعه ضعف ،والله یغفرله ضعفه ،ثم استحالت غربا فا خذ ها ابن الخطاب فلم اری عبقر یا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنویں پر ہوں ،اس پر ایک ڈول ہے، میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھرابوبکر نے ڈول لیا اور ایک دوبار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہوگیا جسے چرسا کہتے ہیں اسے عمر نے لیا،تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں انکے مثل نہ دیکھا، یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کردیا کہ لوگ پانی پی پی کر فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ فتاوی رضویہ ۱۴۴/۱۱

(۵) فضائل شیخین اور خلافت کی طرف اشارہ

۳٤٦٨۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : حسبت انی کثیر اسمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذهبت اناوابو بکر وعمر ،ودخلت اناوابو بکر وعمر ،وخرجت اناوابوبکروعمر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بارہا فرماتے سنا: گیا میں اور ابوبکر وعمر، داخل ہوا میں اور ابوبکر وعمر، نکلا میں اور ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳٤٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی الله تعالیٰ عنه ، ۵۱۷/۱
الصحیح لمسلم، باب فضائل الصحابة، ۲۷۵/۲
۳٤٦٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب عمر رضی الله تعالی عنه، ۵۲۱/۱
الصحیح لمسلم، باب فضایل الصحابهِ ۲۷٤/۲
السنن لا بن ماجه، با ب فضائل عمر، ۱۰/۱
المستدرك للحاكم، ۷۱/۳ ☆

۳۴۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم فقالوا : سل لنا رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك ؟ قال : فاتیته فسألته فقال : الی ابی بکر ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فان حدث با بی بکرحدث فالی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عمر ،فاتینهم فاخبرتهم فقالوا: ارجع الیه فسله ،فان حدث لعمرحدث الی من ؟ فاتیته فسألته فقال : الی عثمان ،فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع الیه فسله ،فان حدث بعثمان حدث فالی من ؟ فاتیته فسالته فقال : ان حدث بعثمان حدث فتبا لکم الدهر تباً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بنو مصطلق نے خدمت اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں کہ حضور کے بعد ہم اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا: ابوبکر کے پاس،عرض کی: اگرانہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا: عمر،عرض کی: جب ان کا بھی واقعہ ہو،فرمایا: عثمان کو،عرض کی: اور عثمان کوبھی حادثہ پیش آئے،فرمایا: تو تمہارے لئے خرابی ہے۔

۳۴۷۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالىٰ عنه قال : اتت امرأة الی النبی صلی الله تعالىٰ علیه وسلم فامرها ان ترجع الیه ، قالت : ارأیت ان جئت ولم اجدك ، کانها تقول : الموت ،قال: ان لم تجدنی فآتی ابابکر۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا،حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حاضر ہو،انہوں نے عرض کی: آؤں اور حضور کو نہ پاؤں،فرمایا: مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔

۳۴۷۱۔ **عن** سهل بن خیثمة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : اذا اتی علی ابی بکر اجله ، وعمر اجله ،وعثمان اجله ،فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت سہل بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۶۹۔ المستدرك للحاکم، باب مناقب ابی بکر، ۸۲/۳
۳۴۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب مناقب ا بی بکر، ۵۱۶/۱
۳۴۷۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲۸۰/۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کا انتقال ہو جائے تو ہوسکے تو مرجانا۔

۳۴۷۲۔ **عن** عصمة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قدم رجل من اهل البادية بابل له ، فلقيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتراها منه ،فلقيه على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فقال : ماقدمك ؟قال : قدمت بابل فاشتراها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قال : فنقدك ،قال : لاولكن بعتها منه بتاخير ،فقال على رضى الله تعالىٰ عنه : ارجع فقل له : يارسول الله ! ان حدثك بك حدث من يقضينى مالى ؟ وانظر مايقول لك ؟ فارجع الى حتى تعلمنى ،فقال : يارسول الله ! ان حدث بك حدث فمن يقضينى ؟ قال : ابوبكر ،فاعلم عليا ،فقال له : ارجع اساله ان حدث بابى بكر حدث فمن يقضينى ؟ فسأله فقال : عمر ، فجاء فاعلم عليا ، فقال له : ارجع فسله اذامات عمر فمن يقضينى ؟فجاء فسأله ،فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ويحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے کچھ اونٹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرضوں میں خریدے، یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ملاقات ہوگئی، حال پوچھا، اس نے بیان کیا، فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر جا اور عرض کر: اگر حضور کو کوئی حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کریگا؟ فرمایا: ابوبکر، پھر دریافت کرایا، اور جو ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کون دیگا، فرمایا: عمر، پھر دریافت کرایا کہ اگر انہیں بھی کوئی حادثہ رونما ہوتو؟ اس پر ارشاد فرمایا: ہائے نادان، جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مرجانا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۵

۳۴۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال ؛قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنت وابوبكر وعمر ، وفعلت وابوبكر وعمر ،وانطلقت

۳۴۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۷/۱۸۰

۳۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مناقب عمر، ۱/۵۱۹

الصحيح لمسلم، باب فضل عمر، ۲/۲۷۴

وابوبکر وعمر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوا میں اور ابوبکر وعمر، کیا میں نے اور ابوبکر وعمر نے، چلا میں اورابوبکروعمر۔　فتاوی رضویہ ١١/١٤٤

٣٤٧٤۔ **عن** امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابوبکر وعمر خیر الاولین والآخرین ، وخیر اهل السموات واهل الرضین ، الا الانبیاء والمرسلین ،لا تخبرهما یاعلی ۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوبکروعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں، تمام آسمان والوں کی اورزمین والوں سے بہتر ہیں سواانبیاء ومرسلین کے، اے علی تم ان دونوں کواس کی خبر نہ دینا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ اے علی تم ان سے نہ کہنا بلکہ ہم خودفرمائیں گے تاکہ ان کی مسرت زیادہ ہو۔

فتاوی رضویہ ١٢/ ٢٦٨

(٦) شیخین، عماراورابن مسعود کی فضیلت

٣٤٧٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتدوا بالذین من بعدی ،ابی بکر وعمر ،واهتدوا بهدی عمار ،وتمسکوا بعهد ابن مسعود ۔

٣٤٧٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١١ ☆

٣٤٧٥۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمار بن یاسر، ٢/٢٢١
السنن لا بن ماجه، باب فضائل الصدیق، ١/١٠
المسند لا حمد بن حنبل، ٥/٣٨٢ ☆ المستدرك للحاکم، ٣/٧٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٨٢ ☆ المند للحمیدی، ٩٤٩
الکامل لا بن عدی، ٢/٦٦٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/٣٣٠
مجمع الزواید، للهیثمی، ٩/٥٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٥/١٢
کنز العمال للمتقی، ٣٦٥٦، ٢/١٨٤ ☆ التفسیر للبغوی، ١/٥٥٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم میرے ان دوصحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہونگے ،ابوبکر وعمر،اور عمار بن یاسر کی رہنمائی،اور عبداللہ بن مسعود کی سند اختیار کرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح فرمادینا چاہا تھا پھر خدااور مسلمانوں کوچھوڑ کر حاجت نہ سمجھی۔　　فتاوی رضویہ　۱۱/۱۴۵

(۷)فضیلت صدیق اکبر

۳۴۷٦۔ **عن** سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لمحمد ابن الحنفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما : ھل کان ابوبکر اول القوم اسلاما ؟ قال : لا، قلت : فبم علا ابوبکر وسبق حتی لایذکر احد غیر ابی بکر ،قال : لانہ کان افضلھم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ ۔

حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی: کہ کیا ابوبکر سب سے پہلے ایمان لائے تھے؟ فرمایا: نہ، میں نے کہا: پھر کیابات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے ؟ فرمایا: یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔　　فتاوی رضویہ　۱۱/۱۵۰

(۸)صدیق اکبر کی بعض خدمات عظیمہ

۳۴۷۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مالا حد عند نا ید الاوقد کافأناہ بھا ماخلا ابابکر ،فان لہ عندنا یدا یکا فئہ اللہ یھا یوم القیامۃ ، وما نفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر ،ولو

۳۴۷٦۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆

۳۴۷۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق، ۲/۲۰۷

فتح الباری للعسقلانی، ☆ ۷/۱۳

كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ، وان صاحبكم خليل الله ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے احسان کا بدلہ ہم نے اسے دیدیا سوائے ابوبکر کے، کہ ہم پر وہ احسان ہے جس کا بدلہ انہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت دیگا۔ مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، اور بے شک تمہارے صاحب (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے محبوب ودوست ہیں۔ الزلال الانقی ۳۹

۳٤٧٨۔ **عن** امير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول ا لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحم الله ابابكر رضى الله تعالىٰ عنه زوجنى ابنته وحملنى الى دارالهجرة واعتق بلالا من ماله ،وما نفعنى مال احد فى الاسلام مانفعنى مال ابى بكر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحمت نازل فرمائے، مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا اور مجھے دارالہجرت مدینہ منورہ میں لائے اور اپنے مال سے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا، اور مجھے اسلام میں کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

۳٤٧٩۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مانفعنى مال قط مانفعنى مال ابى بكر ،فبكى ابوبكر رضى الله تعالىٰ

۳٤٧٨۔ الجامع للترمذى، باب مناقب على المرتضى، ۲۱۳/۲
المسند للعقيلى، ۲۱۰/٤ ☆ السنة لا بن ابى عاصم، ۵۷۷/۲
العلل المتانية لا بن الجوزى، ۲۵۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقى ۳۳۱۲٤، ٦٤۲/۱۱
البداية والنهاية لا بن كثير، ۳٦۱/۱۷ ☆

۳٤٧٩۔ اللسنن لا بن ماجه، باب فضل ابى بكر الصديق، ۱۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۳/۲ ☆ الصحيح لا بن حبان، ۲۱٦۱
مشكل الآثار للطحاوى، ۲۳۰/۲ ☆ السنة لا بن ابى عاصم، ۵۷۷/۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۱٦٧/۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۵۸/٤
تاريخ بغداد للخطيب، ۲۱/۸ ☆ الكامل لا بن عدى،

عنه وقال : هل انا ومالی الا لك یارسول الله صلی الله تعالیٰ علیك وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جوابوبکر کے مال نے دیا، یہ سنکر صدیق اکبر نے گریہ فرمایااور عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کا تو ہے۔

۳۴۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماأحد اعظم عندی یدا من ابی بکر واسانی بنفسه وماله ونکحنی ابنته ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر ابوبکر سے بڑھکر کسی کا احسان نہیں، اپنی جان ومال سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا۔ الزلال الانقی ۳۹

۳۴۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسه ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے اپنا قرض ادافرماتے جس طرح اپنے مال سے ادافرماتے۔

۳۴۸۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ابابکر اسلم یوم اسلم وله اربعون الف دینار وفی لفظ درهم ،فانفقها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار دینار یا درھم تھے آپ نے سب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خرچ کردیئے۔ الزلال الانقی ۴۱

۳۴۸۰۔ الکامل لا بن عدی، ۴۲۱/۱ ☆ لسنان المیزان لا بن حجر، ۱۰۴۳/۱
میزان الاعتدال للذهبی، ۶۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۵۷۵، ۵۴۸/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۷ ☆
۳۴۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب،
۳۴۸۲۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر،

۳۴۸۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لابی بكر رضی الله تعالیٰ عنه : ماطیب مالك ،منه بلال مؤذنی وناقتی هاجرت علیها ،وزوجتنی ابنتك ،وواسیتنی بنفسك ومالك ،كأنی انظر الیك علی باب الجنة تشفع لامتی هذه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا مال کتنا ستھرا ہے، کہ اسی سے میرا مؤذن بلال آزاد ہوا، اسی سے میری وہ اونٹنی خریدی گئی جس پر میں نے ہجرت کی، نیز تم نے اپنی پیاری بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا اور اپنی جان ومال سے میری مدد کی ، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو اور میری امت کی شفاعت کرر ہے ہو۔　　الزلال الانقی　۴۳

۳۴۸۴۔ **عن** ام المومنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی مرضه الذی مات فیه ،ادعی لی اباك واخاك حتی اکتب کتابا ، فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل : انا اولی ، ویابی الله والمؤمنون الا ابابکر ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں وصال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا: اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں، کہ مجھے خوف ہے، کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے، کہ میں مستحق ہوں، اوراللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہلسنت وجماعت نصرھم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر، صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں، تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت

۳۴۸۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۰/۶ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۱۵۸/۱
الکامل لا بن عدی، ۳۷۵/۱ ☆ میز ان الاعتدال، للذهبی، ۶۷۵۰/۱۵
لسا ن المیزان لا بن حجر، ۱۳۷۴/۴ ☆

۳۴۸۴۔ الصحیح للبخاری، باب ما یقال للمریض وما یجیب، ۸۴۶/۲
الصحیح لمسلم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ۲۷۳/۲

وو جاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کونہیں پہونچتا۔

ان الفضل بیدالله یؤ تیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم ۔

پھران میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولی علی، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم ومولاھم وآلہ وعلیھم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم ،وارشادات جلیلہ واضحہ امیرالمومنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضاواجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔

فقیرغفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم ،دومجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین ،سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیۂ کریمہ ’’ان اکرمکم عند الله اتقکم ،اوراس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثبات واحقاق اوراوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمی بنام تاریخی الزلال الانقیٰ من بحر سبقة الاتقی' تالیف کیا،اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر موکول۔

یہاں صرف چندارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بے شمار رحمت ورضوان وبرکت امیرالمومنین اسدحیدر، حق گوحق داں حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ پر کہ اس جناب نے مسئلہ بغایت مفصل فرمایا، اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر برسرمنبر مسجد جامع مشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف ،محکم ومفسر بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اورتمام امت مرحومۂ سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر وافضل ہونا ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبہ شک وتردد نہ رہا مخالف مسئلہ کو مفتری بنایا، اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا،حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے: قال الذهبی وقد تواتر ذلك عنه فی خلافته وکرسی مملکته وبین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الاسانید الصحیحة فی ذلك

قال : ویقال رواه عنه نیف وثمانون نفسا وعدمنهم جماعة ثم قال قبح الله الرافضة ما اجهلهم انتهی ۔

ذہبی نے کہا تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اپنے دور خلافت وحکومت میں اور کثیر مصاحبین کے درمیان فرمائی، بعدازاں اس بارے میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا، یہ بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی روایت کرنے والے اسی سے زیادہ حضرات ہیں، ان میں سے ایک جماعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روافض کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں (مترجم)

یہاں تک کہ بعض مصنفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی انہیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے ہیں تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے۔ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔ صواعق میں ہے:۔

ماا حسن ماسلکه بعض الشیعة المنصفین کعبد الرزاق فانه قال افضل الشیخین بتفضیل علی ایا هما علی نفسه والا لما فضلتهما کفی بی وزراًان احبه ثم اخالفه ۔

بعض مصنف شیعہ مثلاً عبدالرزاق محدث نے کیا ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے، وہ کہتے ہیں، میں شیخین، ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس لئے افضل مانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا، ورنہ میں انہیں افضل نہ مانتا، میرے لئے یہی گناہ کیا کم ہے کہ میں ان کی محبت کرتے ہوئے ان کی مخالفت کروں۔

(۹) خلافت صدیق پر حضرت علی کی شہادت

۳۴۸۵۔ **عن** محمد بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ لما توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابطأ علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن بیعة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فلقیه ابوبکر فقال: اکرهت امارتی ؟ فقال : لا، ولکن آلیت لاارتدی بردائی الاالی الصلوة حتی اجمع القرآن ،فزعموا انه کتبه علی تنزیله۔

۳۴۸۵۔ الصواعق المحرقه لا بن حجر، فصل چهارم، ۴۳۴

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت میں تاخیر فرمائی، حضرت صدیق اکبر نے ملاقات کر کے کہا: کیا آپ کو میری امارت ناپسند ہے؟ جواب دیا نہیں، بلکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک میں قرآن کو جمع نہ کرلونگا اس وقت تک سوائے نماز کے چادر نہ اوڑھونگا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا خیال تھا کہ آپ نے ترتیب نزول کے مطابق جمع کیا تھا۔

حاشیہ اتقان فی علوم القرآن ۶۹

(۱۰) حضرت عمر کی تائید دو فرشتے کرتے ہیں

۳۴۸۶۔ **عن** امیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لولم ابعث فیکم لبعث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ایداللہ عمر بملکین ،یوفقانہ ویسددانہ ،فاذااخطأ صرفاہ حتی یکون صوابا۔

امیرالمومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بے شک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا، اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر فاروق کی تائید فرمائی ہے، کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں، اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو ادھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق ہی صادر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی　۲۴۵

(۱۱) حضرت عمر کے اسلام سے اہل اسلام کو عزت ملی

۳۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان عزۃً ،و ان ھجرتہ کان فتحاونصرۃ ، وخلافتہ رحمۃ واللہ ! مااستطعنا ان نصلی حول البیت ظاھرین حتی اسلم عمر ،فلما اسلم عمر قاتلھم

۳۴۸۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۷۲/۳　☆　تنزیۃ الشریعۃ لا بن عراق، ۳۷۳/۱
الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۳۳۶　☆　احیاء العلوم للغزالی، ۱۵۷/۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۲/۷　☆　کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۱، ۵۸۱/۱۱
۳۴۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۶۹، ۵۹۹/۱۲ ☆

حتی صلینا، و انی لا حسب بین عینی عمر ملکا یسددہ، و انی لا حسب الشیطان تفرقه، و اذاذکر الصالحون فحییّ ھلا بعمر،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بیشک حضرت عمر کا اسلام عزت تھا، اور ان کی ہجرت فتح ونصرت، اور ان کی خلافت میں رحمت۔ خدا کی قسم! گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے، جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا، یہاں تک کہ ہم نے اعلانیہ گرد کعبہ معظّمہ نماز ادا کی، اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی ودرستی دیتا ہے، اور جب نیک بندوں کا ذکر ہوتو عمر کا ذکر لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی　　۲۴۶

۳۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ تعالیٰ باھی باھل عرفة عامة وباھی بعمرخاصة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے عرفات میں جمع ہونے والوں پر عموما اور حضرت عمر پر خصوصا مباہات فرمائی۔ ۱۲ ام الزلال الانقی ۴۸

(۱۲) حضرت عمر صاحب الہام حق تھے

۳۴۸۹۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لقدکان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون، فان یکن من امتی منھم احد فانه عمربن الخطاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں کچھ لوگ فراست صادقہ والہام حق والے ہوتے تھے، اگر میری امت میں ان سب سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۸۸۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲۸۷/۴ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۵۸، ۵۹۶/۱۲ ☆
تاریخ جرجان، ۱۷۱ ☆
۳۴۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، ۴۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۶ ☆

۳۴۹۰۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو کان بعدی نبی لکان عمربن الخطاب ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو ضرور عمر ہوتے۔ السوٴ والعقاب ۲۷

(۱۳) حضرت عمر سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوا

۳۴۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم !اعزالاسلام بعمر بن الخطاب خاصة ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: الٰہی ! خاص عمر بن الخطاب کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے۔

۳۴۹۲۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول

۳۴۹۰۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲۰۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۴/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۸۵/۳
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۹۸/۱۷ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۲۹۰/۳
الكامل لا بن عدی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۱/۷
المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۷٤۵، ۵۷۸/۱۱
الجامع الصغير للسيوطی، ٤۵۷/۲ ☆

۳۴۹۱۔ السنن لا بن ماجه، باب فصل عمر، ۱۱/۱
المستدرك للحاكم، ۸۳/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۹۳/۲
الصحيح لا بن حبان، ۲۱۸۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۹۳/٤
السنن الكبری للبيهقی، ۳۷۰/۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹۷۲۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤۸/۷ ☆ الكامل لا بن عدی،
الطبقات الكبری لا بن سعد، ۱۹۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۷۲۸، ۵۷۵/۱۱

۳۴۹۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲۰۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹۵/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۰۲/۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤۸/۷ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم، ۵٦۱/۵
الطبقات الكبری لا بن سعد، ۱۷۳/۳ ☆

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! اعزالاسلام باحب هذين الرجلين اليك ، بعمربن الخطاب اوبابى جهل بن هشام۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں یوں دعا کی: الٰہی ! اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے، یا تو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام۔

الامن والعلی　　۷۴

(۴) حضرت عمر سچی پناہ گاہ مسلمین تھے

۳۴۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا من اهل مصر اتى عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقال : ياامير المؤمنين ! عائذ بك من الظلم ،قال : عذت معاذاً ،قال : سابقت ابن عمروبن العاص فسبقته ، فجعل يضربنى بالسوط ويقول : اناابن الاكرمين ،فكتب عمر الى عمرو يأمره بالقدوم ويقدم بابنه معه ، فقدم ، فقال عمر، اين المصرى ؟ خذالسوط فاضرب ،فجعل يضربه بالسوط ويقول عمر : اضرب ابن الاكرمين ،قال انس : فضرب فوالله ! لقدضربه ونحن نحب ضربه ،فما اقلع عنه حتى تمنينا انه يرفع عنه ، ثم قال عمر للمصرى : صنع السوط على صلعةعمرو ،فقال : ياامير المؤمنين ! انما ابنه الذى ضربنى وقد استقدت منه ، فقال عمر لعمرو : مذكم تعبد تم الناس وقدولد تهم امهاتهم احرارا ،قال : ياامير المؤمنين ! لم اعلم ولم يأتنى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ لی، اس فریادی مصری نے عرض کی : میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں، اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص

۳۴۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۶۶۰

مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے، امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار، اس نے بدلہ لینا شروع کیا، اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے ہیں، مارو دو لیٹموں کے بیٹے کو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تھا تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا تو امیر المومنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ، یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا۔ مصری نے عرض کی: یا امیر المومنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا، اس سے میں عوض لے چکا، امیر المومنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے، حضرت عمرو بن عاص نے عرض کی: یا امیر المومنین! نہ مجھے کوئی خبر ہوئی، نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا

الامن والعلی،		۲۳۸

(۱۵) حضرت عمر لوگوں کے لئے راحت رساں تھے

۳٤۹٤۔ **عن** اللیث بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه ان الناس بالمدینة اصابهم جهد شدید فی خلافة عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی سنة الرمادة ،فكتب الی عمروبن العاص وهو بمصر ،من عبد الله عمر امیر المؤمنین الی عمرو بن العاص، سلام! امابعد فلعمری یاعمرو ! ماتبالی اذا شبعت انت ومن معك ان اهلك انا ومن معی فیاغوثا ! ثم یاغوثا ـ یردده قوله . فكتب الیه عمروبن العاص : لعبد الله عمر أمیرالمؤمنین من عمروبن العاص ،اما بعد فیالبیك !ثم یالبیك ! وقد بعثت الیك بعیرأولهاعندك وآخر ها عندی ،والسلام علیك ورحمة الله وبركاته ،فبعث عمرو الیه بعیر عظیمة فكان أولها بالمدینة وآخر ها بمصر یتبع بعضها بعضا ،فلما قدمت علی عمر وسع بها علی الناس ودفع الی اهل كل بیت بالمدینة وما حولها بعیراً بما علیه من الطعام ،وبعث عبدالرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد ابن ابی وقاص یقسمونها علی الناس ، فدفعوا الی اهل كل بیت بعیراً بما علیه من الطعام أن یأكلوا الطعام وینحرواالبعیرفیأكلوا لحمه ویأتدموا شحمه

۳٤۹٤۔ كنز العمال للمتقی، ۳۵۹۰٦،		٦١٥/١٢

ویحتذوا جلده وینفعوا بالوعاء الذی کان فیه الطعام لما ارادوا من لحاف أوغیرہ ، فوسع اللہ بذلك علی الناس ،فلما رأی ذلك عمر حمد اللہ ۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سال امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں ارے فریاد کو پہونچ ارے فریاد کو پہونچ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ میں تھا اور پچھلا مصر میں اور سب ناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرمادیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ ناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں ناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجالائے۔ الامن والعلی ۲۴۰

(۱۶) حضرت عمر نے لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکا

۳۴۹۵۔ **عن** سعد الجاری مولی عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه دعا ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنهما و کانت تحته ،فوجد ها تبکی فقال : مایبکیك ؟ فقالت : یاامیرالمؤمنین ! هذاالیهودی تعنی کعب الاحبار یقول : انك علی باب من ابواب جهنم ،فقال عمر : ماشاء اللہ ، واللہ ! انی

۳۴۹۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۷۸۷، ۵۷۰/۱۲

لا رجوان ايكون ربى خلقنى سعيدا ، ثم ارسل الى كعب فدعاه ،فلماجاء ه كعب قال : ياامير المؤمنين !لاتعجل على ، والذى نفسى بيده لاينسلخ ذوالحجة حتى تدخل الجنة :فقال عمر: أى شئ هذا مرةً فى الجنة ومرةً فى النار ؟ فقال : ياامير المؤمنين ! والذى نفسى بيده ! انا لنجدك فى كتاب الله على باب من ابواب جهنم تمنع الناس أن يقعوا فيها ،فاذامت لم يزالوا يقتحمون فيها الى يوم القيامة ۔

حضرت سعد جاری آزاد کردہ غلام امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولی علی وبتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا: یاامیر المومنین ! یہ یہودی کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمۂ تابعین وعلمائے کتابین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بر بنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں ۔ امیر المومنین نے فرمایا: جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے، فرمایا: یہ کیا بات کبھی جنت میں کبھی نار میں، عرض کی: یا امیر المومنین ! قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے، وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله رب عمر الجليل،

الامن والعلی ۲۳۷

فضائل عثمان وعلی

(۱) حضرت عثمان کی ہر لغزش معاف کردی گئی

۳۴۹۶۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان یستعینه فی جیش العسرة فبعث الیه عثمان بعشرة الآف دینار فصبت بین یدیه فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقلبها بین یدیه ظهر ا لبطن و یدعو له یقول : غفر اللہ لك یا عثمان ! ما اسررت وما اعلنت وما اخفیت وما هو کائن الی ا ن تقوم الساعة ما یبالی عثمان ما عمل بعد هذا ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر اسلام کو طیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت تنگی و عسرت تھی اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت فرمائی ان سے مدد چاہی، ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے، اس کے بعد عثمان کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے۔

(۲) حضرت عثمان نے حضور سے دو مرتبہ جنت خریدی

۳۴۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اشتری عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الجنة مرتین ، یوم رومة و یوم جیش العسرة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ جنت خرید لی، بیر رومہ کے دن اور لشکر

۳۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۸۹، ۱۳/۳۸

۳۴۹۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۶۲۰۲، ۱۳/۴۳

کی تنگدستی (جنگ تبوک) کے دن۔　　الامن والعلی۔　　۲۵۳

(۳) حضرت عثمان نے جنت کا چشمہ خریدا

٣٤٩٨- **عن** بشير الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما قدم المهاجرون المدينة ااستنكروا الماء و كانت لرجل من بنى غفار عين يقال لها رومة و كان يبيع منها القربة بمد ، فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بعنيها بعين فى الجنة ، فقال : يا رسول الله ! ليس لى ولعيالى غيرها ولا استطيع فبلغ ذلك عثمان فاشتراها بخمس و ثلاثين الف درهم ، ثم اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! اتجعل لى مثل الذى جعلت له عينا فى الجنة ان اشتريتها ؟ قال: نعم ، قال : قداشتريتها و جعلتها للمسلمين

حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ معظّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمےٰ بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بعینها بعین فى الجنة یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بہشت کے عوض بیچ ڈال عرض کی: یارسول اللہ! میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے مجھ میں طاقت نہیں، یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے میں خریدلیا، پھر خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اتجعل لى مثل الذى جعلت له عينا فى الجنة ان اشتريتها یارسول اللہ! کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمۂ بہشتی عطا فرماتے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خریدلوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے، فرمایا: ہاں، عرض کی: میں نے بیر رومہ خریدلیا اور مسلمانوں پر وقف کردیا۔

(۴) حضرت عثمان کے لئے حضور نے جنت میں ایک محل......

٣٤٩٩- **عن** النزال بن سبرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألنا على كرم الله تعالى

٣٤٩٨- كنز العمال للمتقى، ٣٦١٨٣، ٣٥/١٣

٣٤٩٩- كنز العمال للمتقى، ٣٦١٨١، ٣٥/١٣

وجهه الكريم عن عثمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذاك امرء يدعى فى الملاء الا على ذوالنورين ختن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، على ابنتيه ضمن له رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيتا فى الجنة ۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کیا: کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بیان کیجئے فرمایا: یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلی و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی۔

(۵) حضرت عثمان نے جنت میں مکان خریدا

۳۵۰۰۔ **عن** امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من يشترى هذه الربعة و يزيدها فى المسجد وله بيت الجنة ، فاشتريتها ، وزدتها فى المسجد ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اس مکان کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کرے اور اس کے عوض اس کو جنت میں محل ملے، میں نے اس کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کر دیا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واقعہ یوں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظّمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں، اس نے عذر کیا: پھر فرمایا: انکار کیا، حضرت عثمان کو خبر ہوئی یہ شخص زمانہ جاہلیت میں ان کا دوست تھا، اس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دیکر خرید لیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور اب وہ گھر میرا ہے، کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لئے ضامن ہوں؟ فرمایا: ہاں، حضور نے ان سے وہ مکان لیکر جنت میں ان کے لئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا۔

الامن والعلی　۲۵۲

۳۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۶۰۔　۲۸/۱۳

(۶) حضرت علی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے

۳۵۰۱۔ **عن** عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اسلم علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وھو ابن ثمان سنین۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔

(۷) فضائل حضرت علی

۳۵۰۲۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یزف علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم بینی و بین ابراھیم علیھما الصلوۃ والسلام الی الجنۃ۔

فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے بیچ خوش خوش تیز چلینگے ، یا میرے اوران کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لیجائینگے جیسے نئ دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

۳۵۰۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت علی کے مقابل کوئی جوان نہیں، اوران کی تلوار ذوالفقار کے سامنے کوئی تلوار نہیں۔۱۲م

۳۵۰۴۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کنت ولیہ فعلی ولیہ۔

۳۵۰۱۔ عیون الاثر لا بن سید الناس، ☆

۳۵۰۲۔ النھایۃ لا بن الاثیر، ۳۰۵/۲ ☆

۳۵۰۳۔ الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ۳۸۴ ☆

۳۵۰۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۵۸/۵ ☆ المصنف لا بن ابی شیبۃ ۵۷/۱۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۷/۹

فتح الباری للعسقلانی، ۶۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۶۰۵، ۵۵۴/۱۱

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مددگار وکارساز ہوں علی اس کے کارساز و مددگار ہیں۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:۔

یدفع عنه ما یکره، علی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی والی ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم، نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی جانوں سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا اولی بالمؤمنین من انفسهم، میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔

احمد والبخاری و مسلم والنسائی و ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں:۔

لا نی الخلیفة الاکبر الممد لکل موجود۔

اس لئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مددرساں ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵) کائنات حضرت علی کے سامنے ہے

۳۵۰۵۔ **عن** علی رضی الله تعالی عنه قال: لا تسألونی عن شئ یکون الی یوم القیامة الا حد ثتکم به ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت تک ہونے والی جس چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

۳۵۰۶۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لا اسئل عن شئ دون

۳۵۰۵۔ منتخب کنز العمال للمتقی، ۲/ ۴۲

۳۵۰۶۔منتخب کنز العمال للمتقی۔ ۲/ ۴۸

العرش الا اخبرت عنه ۔

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

مالی الجیب ،ص ۱۱

(۹) حضرت علی قاضی الحاجات ہیں

۳۵۰۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : انی لا ستحی من اللہ ان یکون ذنب اعظم من غفری ، اوجهل اعظم من حلمی اوعورة لا یواریها ستری ، اوخلة لا یسدها جودی ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے، وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں، یا کسی کی جہالت میرے حلم سے زیادہ ہوجائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں۔ یا کسی عیب یا کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے، یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم نہ بند فرمائے۔

۳۵۰۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم : لا ادری ای النعمتین اعظم علی منة من رجل بذل مصاص وجهه الی فرانی موضعا لحاجته و اجزی اللہ قضاء ها او یسره علی یدی ، ولأن اقضی لا مرئ مسلم حاجة احب الی من ملا الارض ذهبا وفضة۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دونعمتوں میں کونسی مجھ پر زیادہ احسان ہے، کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے

۳۵۰۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ۔

۳۵۰۸۔ قضاء الحوائج للترسی ۔

سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا، یا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیو! دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان، ان کا غفران، ان کی حاجت برآری، ان کی ستاری، اللھم ! انفعنا بفضلھم وعفو ھم و حلمھم و جودھم و کرمھم فی الدنیا والآ خرۃ ، آمین ۔　　الامن والعلی،۱۴۲

(۱۰) مولی علی قسیم نار ہیں

۳۵۰۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : انا قسیم النار ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: میں قسیم دوزخ ہوں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولی علی کو قسیم النار فرمایا۔

شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

قد اخرج اھل الصحیح والا ئمۃ ما اعلم بہ اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما وعدھم بہ من الظھور علی اعدائہ وقتل علی و ان اشقا ھا الذی یخضب ھذہ من ھذہ ای لحیتہ من راسہ و انہ قسیم النار یدخل الاولیاء ہ الجنۃ و اعدا ء ہ النار ۔

بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولی علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین امت ان کے سر مبارک کے خون

۳۵۰۹۔

سے ریش مطہر کورنگے گا اور یہ کہ مولی علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ والحمد اللہ رب العالمین۔

(۱۱)مولی علی کی مدح میں افراط وتفریط نہ کرو

۳۵۱۰۔ **عن** علی المرتضی وجهه الكريم قال : دعانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا علی ! ان فيك من عيسى عليه الصلوة والسلام مثلا ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التى ليس بها وقال علی:الاو انه يهلك فی رجلان محب مطری يفرطنی بما ليس فی، و مبغض مفتر يحمله شنأنی علی ان يبهتنی، الا وانی لست بنبی ولا يوحی الی ولكنی اعمل بكتاب الله و سنة نبيه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما استطعت، فماامرتكم به من الله طاعة الله فحق عليكم طاعتی فيما احببتم اوكرهتم وما امرتكم بمعصية انا و غيری فلا طاعة لا حد فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلاکر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسی علیہ السلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاری ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولی علی فرماتے ہیں: سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے، ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمان برداری تم پر لازم ہے، چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

۳۵۱۰۔ المستدرك للحاكم، ۳/ ۱۲۳ ☆ السنة لا بی ابی عاصم، ۲/ ۴۸۴
كنزالعال للمتقی ۳۳۰۳۲، ☆ العلل المتنا هبة لا بن الجوزی ۔ ۱/ ۱۶۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے، تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب نے مجھے عطا فرمایا، مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ ۔ اقول و باللہ التوفیق: یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبۂ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ اجناس وانوع واصنات فضائل وکمالات و بلندی درجات میں خصائص و لوازمات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفادت وتفاضل کثیرہ وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل و نائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں، مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا، مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں۔

اورده الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنونی قدس سره فی بهجة الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی عبدالله بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاهرة سنہ ٦٧١ احدی و سبعین وستمائة قال: اخبرنا الشیخ القدوة شهاب الدین ابوحفص عمر بن عبد الله السهر وردی ببغداد سنہ ٦٢٤

اربع و عشرین و ستمائة قال:سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالیٰ عنه یقول علی الکرسی بمدرسته فذکره۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک ، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اوران پر بشدت مقول بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کے پاس ملک الموت آئے اور وہ طلب علم میں ہواس میں اور انبیاء کرام میں ایک درجہ کا فرق ہو کہ درجہ نبوت ہے۔رواه ابن النجار عن انس رضی الله تعالیٰ عنه،

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

کاد حملة القرآن ان یکونوا انبیاء الا انه لا یوحی الیهم۔

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی ،رواه الدیلمی فی حدیث عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما ، تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہم پر امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

۱۷۔ فضائل اہل بیت

(۱) اہل سنت سے حسن سلوک کا بدلہ حضور عطا فرمائیں گے

۳۵۱۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من صنع الی احد من اهل بیتی یدا کافأته۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہلبیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اسکا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

۳۵۱۲۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من صنع صنیعة الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافأته اذا لقینی۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اولاد عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے گا اسکا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر، قیامت کا دن وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔ بلکہ یہ ہی صلہ کروروں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے کہ جسکی طرف کلمہ کریمہ " اذا لقینی " اشارہ

۳۵۱۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۱۳ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۲، ۱۲/۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۳
۳۵۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۱۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۳، ۱۲/۹۵
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۱/۲۸۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۳۳

فرماتا ہے۔بحمداللہ روز قیامت وعدہ وصال و دیدار محبوب ذوالجلال کامژدہ سناتا ہے۔
مسلمانو!اور کیا کچھ درکار ہے،دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لے لو۔
فتاوی رضویہ ۳۹۴/۴

(۲) اہلبیت جنتی ہیں

۳۵۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سألت ربی ان لا یدخل احدا من اهل بیتی النار فاعطانیها ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لیجائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

۳۵۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : من رضاء محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لا یدخل احد امن اهل بیته النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہلبیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

۳۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقرمنهم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذ بهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلبیت سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائیگا اسے عذاب نہ فرمائیگا۔

۳۵۱۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۴۱۴۹، ۹۵/۱۲

۳۵۱۴۔ التفسیر لا بن جریر۔

۳۵۱۵۔ المستدرك للحاکم، ۱۵۰/۳ ☆ الکامل لا بن عدی ،

کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۶، ۹۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۷۱/۲

۳۵۱۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا علی ! ان اول اربعة یدخلون الجنة انا و انت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی ! سب سے پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہونگے ، میں ہوں، اور تم اور حسن وحسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔

۳۵۱۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول من یرد علی حوض اهل بیتی و من احبنی من امتی ۔

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنیوالے میرے اہلبیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

۳۵۱۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اللهم ! انهم عترة رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم وهبهم لی ، ثم قال : ففعل ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ما فعل ؟ قال : فعله ربکم بکم ، و یفعله بمن بعد کم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی ، الٰہی ! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال اوران سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: مولی تعالیٰ نے ایسا ہی کیا امیر المؤمنین نے عرض کی: کیا کیا؟ فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کیا اور تمہارے بعد جو آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا۔ اراءۃ الادب ۵۱

۳۵۱۶۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۴/ ۳۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۲/ ۱۰۴

۳۵۱۷۔ تاریخ دمشسق لا بن عساکر، ۴/ ۳۲۱ ☆ کنز المعال للمتقی ۳۴۲۰۵، ۱۲ /۱۰۴

۳۵۱۸۔ اتحاف السادۃ لزبیدی، ۱۰/ ۵۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۱۷۸، ۱۲/ ۱۰۰

(۳) اہلبیت کو ایذا دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت

۳۵۱۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ستة لعنتهم ولعنهم الله،وكل نبى مستجاب ، الزائد فى كتاب الله ، والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله و يذل من اعزالله والمستحل لحرم الله ، والمستحل من عترتى ما حرم الله ، والتارك لسنتى ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا، جیسے رافضی کچھ آیتیں، سورتیں، پارے جدا بتاتے ہیں، اور تقدیر الہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عترت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو سنت کو برا ٹھرا کر چھوڑ دے۔

(۴) اہلبیت کو ایذا دینے والے کی عمر میں برکت نہیں ہوتی

۳۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن بدر الخطمى عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يبارك له فى اجله ، و ان يمتعه الله بما خوله فليخلفنى فى اهلى خلافة حسنة، و من لم يخلفنى فيهم تبك امره وورد يوم القيامة مسودا وجهه۔

حضرت بدر خطمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ

۳۵۱۹۔ الجامع للترمذی

الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۲۸۶ ☆ مجمع الزائد للهيثمى، ۱/ ۱۷۶

۳۵۲۰۔ كنز المعال للمتقى ، ۳٤۱۷۱، ۱۲/ ۹۹ ☆

کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لیکر آئے۔

۳۵۲۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ عزوجل ثلث حرمات ، فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیا ہ ، و من لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ و دنیاہ ،حرمۃ الاسلام وحرمتی ، و حرمۃ رحمی ،۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جوان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے،اور جوان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے نہ دین کی حفاظت فرمائے اور نہ دنیا کی ، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

(۵) اہلبیت کی قدر نہ کرنے والا منافق ہے۔

۳۵۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث ، اما منافق ، و اما ولد زنیہ ، و اما امرأ حملتہ امہ بغیر طھر ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومیری عترت وانصاراور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچہ۔

(۶) اہلبیت سے محبت دخول جنت کا سبب ہے

۳۵۲۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الزموا مودتنا اھل البیت

۳۵۲۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۳۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۸۸
کنز العمال للمتقی ،۳۰۸، ۱/ ۷۷ ☆ میزان الاعتدال للذھبی ، ۲۳۰۸
لسنان المیزان لا بن حجر، س ۵/ ۱ ☆
۳۵۲۲۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/۳۳۳ ☆ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۵۷
الکامل لا بن عدی ، ۳/ ۲۰۳ ☆
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فانه من لقی الله وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذی نفسی بیده ! لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل سنت کی محبت لازم پکڑو، کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائیگا، قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دیگا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم　۹/ ۱۶۷

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، اور اس میں شک نہیں کہ جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت نہ معلوم ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں، اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم ہے، اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام قطعی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم　۹/۱۳۱

(۷) فضائل سیدہ فاطمہ

۳۵۲٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما سمیت فاطمة ،لان الله تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا نام فاطمہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالی نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

۳۵۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله

۳۵۲٤۔ کنز العمال للمتقی ، ۳٤۲۲۷،　۱۲/ ۱۰۹

۳۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۲۳٦،　۱۲/ ۱۵۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمة: ان اللہ تعالی غیر معذبك ولا ولدك ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاد فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب کرے اور نہ تیری اولاد میں کسی کو۔

۳۵۲۶۔ **عن** المسوربن مخرمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فاطمة بضعة منی، وکل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتیں ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔

۳۵۲۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان فاطمة احصنت فرجهافحرمها اللہ و ذریتها علی النار ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اور اس کی اولاد پر دوزخ حرام فرمادی۔

(۸) حضرت سیدہ عورتوں کے عوارض سے پاک ہیں

۳۵۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابنتی فاطمة آدمية حوراء لم تحض ولم تطمث۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری صاحبزادی بتول زہراء انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۸

۳۵۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب فاطمه رضی اللہ تعالیٰ عنه ۱/ ۲۳۲

۳۵۲۷۔ المستدرك للحاكم، ۳/ ۱۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۴۲۳۹، ۱۲/ ۱۱۱

۳۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۶، ۱۲/ ۱۵۲ ☆

(۹) حضرت سیدہ فاطمہ چال ڈھال میں حضور کے مشابہ تھیں

۳۵۲۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃالصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ما رأیت احدا کان اشبہ سمتاً وھدیاً ودلاً برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فاطمۃ کرم اللہ تعالیٰ وجھھا،کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا و اجلبسھا فی مجلسہ ،وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ و اجلستہ فی مجلسہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادات و اطوار میں مشابہ کسی کو نہ دیکھا۔ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرماتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے ،اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زھراء کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور دست اقدس کو بوسہ دیتیں،اور حضور والا کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔

صفائح اللجین　　۱۳

(۱۰) حضرت سیدہ سے محبت دوزخ سے آزادی کا پروانہ

۳۵۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما سماھا فاطمۃ، لا ن اللہ تعالی فطمھا ومحبیھامن النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اسکا نام فاطمہ اسلئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غلامان زھراء کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے مگر نام حضرت زھراء کا ہے،

۳۵۲۹۔ السنن لا بی داؤد، 　باب فی القیام ☆ 　۲/۷۰۸

۳۵۳۰۔ تاریخ بغدا د للخطیب 　۱۲/ ۳۳۱ ☆ 　تنزیۃ الشریفۃ لا بی نعیم، 　۱/ ۴۱۲

کنز العمال للمتقی،۳۴۲۲۶، ۱۲/ ۱۰۹ ☆

فاطمہ، چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی۔　　الامن والعلی　　۲۳۶

(۱۱) فضائل حسنین کریمین

۳۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة وابوهما خیر منهما ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں اوران کے والدان سے افضل ہیں۔　　فتاوی رضویہ　　۶۰/۱۱

(۱۲) فضائل امام حسن

۳۵۳۲۔ **عن** ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صعد رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر فقال : ان ابنی هذا سید ،یصلح الله علی یدیه بین فئتین ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اورارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائیگا۔　　فتاوی رضویہ　　۷/۹

۳۵۳۳۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول

۳۵۳۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲۱۸/۲

السنن لا بن ماجه، باب فضل علی ابی طالب، ۱۲/۱

المستدرك للحاكم، ۱۶۶/۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۶۲/۳

المعجم الكبير للطبرانی، ۲۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۸/۹

الصحيح لا بن حبان ۲۲۲۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳۹۳/۲

تاريخ بغداد للخطيب ۹۰/۱۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۶۲/۴

شرح السنة للبغوی ۱۳۸/۱۴ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ۱۳۹/۴

۳۵۳۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲۱۸/۲

المصنف لا بن ابی شئيبة، ۹۶/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی ۳۷۶۹۱ ۶۶۴/۱۳

۳۵۳۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۸/۲۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۳۲/۱

المداية والنهاية لا بن كثير ۳۶/۸ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۸۱۱

تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۲۱۱/۴ ☆ كشف الخفا للعلونی، ۴۲۹/۱

الله صلياللہ تعالی علیه وسلم: الحسن منی والحسین من علی رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن میرے اور حسین علی کے آئینہ ہیں۔

(۱۳) فضیلت امام حسین

۳۵۳۴۔ **عن** یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حسین منی و انا من حسین ، احب الله من احب حسینا ، حسین سبط من الاسباط۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین میرا اور میں حسین کا، اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے، حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۳۸

(۱۴) ازواج مطہرات اہل جنت سے ہیں

۳۵۳۵۔ **عن** هند بن ابی هالة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالی ابی لی ان اتروج الا من اهل الجنة ۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ

۳۵۳۴۔ الجامع للترمذی، باب حدثنا الحسین بن سیدنا علی بن الحسین، ۲/ ۲۱۹
السنن لا بن ماجه، فضائل الحسن والحسین ، ۱/ ۱٤
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۷۲/٤ ☆
۳۵۳۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۳۹، ۱۱/ ٤۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ٤٦۱٤
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۰٤ ☆

تھا، گریہ وزاری فرما رہی تھیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا ام المؤمنین! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا، ام المؤمنین نے فرمایا: فرجت عنی فرج اللہ عنک ، تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے، جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پسند نہ فرمایا تو خود حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک معاذ اللہ محل کفر میں رکھے یا حبیب پاک کا جسم پاک عیاذاً باللہ خون کفار سے بنانے کو پسند فرمائے، یہ کیونکر متوقع ہو۔

فتاوی رضویہ ١٦١/١١

(١٥) ام المؤمنین حضرت خدیجہ کا وصال

٣٥٣٦۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان ام المؤمنین خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنها توفیت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنی هاشم من الشعب ودفنت بالحجون ، و نزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی حفرتها و لم تکن شرعت الصلوة علی الجنائز۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے، آپ حجون میں دفن ہوئیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپکی قبر میں اترے، اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہیں ہوئی تھی۔

فتاوی رضویہ ٢/ ٤٦٨

٣٥٣٦۔ الاصابة لابن حجر ، ٤/ ٢٨٣

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام

(۱) صحابہ کرام کا تذکرہ بھلائی سے کرو

۳۵۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ذکر اصحابی فامسکوا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تذکرہ ہوتو نہایت احتیاط سے بولو۔　　فتاوی رضویہ　۳۰/۹

(۲) صحابہ کو ایذا دینا ہلاکت کا سبب ہے

۳۵۳۸۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من آذاهم فقد آذانی ، و من آذانی فقد آذی الله ومن آذی الله یوشك ان یأخذه۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اسنے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ

۳۵۳۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۲
الدر المنثور للسیوطی ۳/ ۳۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۲
کنز العمال للمتقی،۹۰۱، ۱/ ۱۷۸ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ٦/ ۲۸
السلسلة الصحیحة للبانی، ۳٤ ☆

۳۵۳۸۔الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل من بایع تحت الشجرة، ۲/ ۲۸۲
المسند لا حمد بن حنبل، ٥/٥٤ ☆ حلیه الاولیاء لا بی نعیم ۸/ ۲۸۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ٤۲ ☆ التفسیر للبغوی، ٦/ ۲۱۷
شرح السنة للبغوی ، ١٤/ ۷۰ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی،۳۲٤۸۳، ۱۱/ ٥۳۲ ☆
تاریخ بغداد للخطیب ۹/ ۱۲۳ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۲۸٤
المغنی للعراقی ۱/ ۹۳ ☆ الشفا للقاضی، ۲/ ٦۰

تعالیٰ اسے گرفتار کرے۔　　فتاوی رضویہ　۵۲/۹

۳۵۳۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ستکون لا صحابی زلۃ یغفر ھا اللہ لھم لسابقتھم، ثم یأتی من بعد ھم قوم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ تعالی بخش دیگا اس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئینگے جنکو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کر دیگا۔　　فتاوی رضویہ　۷۱/۹

(۳) صحابہ پر تبرا کرنے والوں سے میل جول حرام

۳۵۴۰۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ اختار نی واختا رلی اصحابا و اصھارا، وسیأتی قوم یسبونھم و ینتقصونھم، فلا تجالسوھم ولا تشار بوھم ،ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم ،۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ست روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے، عنقریب کچھ لوگ آئیں گے اور انہیں برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہت کرنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نص صریح ہے کہ رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا

۳۵۳۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۳۷، ۱۱/ ۵۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۷۶
الکامل لا بن عدی، ۶/ ۲۳۹۰ ☆

۳۵۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۴۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۳۲
کنز العمال للمتقی ۳۲۴۶۸، ۱۱/ ۵۲۹ ☆

جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں، اور جسکی اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تک مطلقاً نہ کریں، قال اللہ تعالیٰ: و من یتولھم منکم فانه منھم، اور بے ضرورت و مجبوری محض کے حال میل جول بھی نہ رکھیں کہ بدمذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ ہے۔

رب عزوجل فرماتا ہے:۔

و اما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

جاہل کو ان کی صحبت سے یوں اجتناب ضرور ہے کہ اس پر اثر بدکار کا زیادہ اندیشہ ہے اور عالم مقتدا یوں بچے کہ جہال اسے دیکھکر خود ہی اس بلا میں نہ پڑیں، بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے ملتا دیکھ کر ان کے مذہب کی شناعت ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول　۹/۷۹

(۴) صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

۳۵۴۱۔ **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه بالجابیة فقال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قام فینا مثل مقامی فیکم فقال: احفظو نی فی اصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جابیہ میں امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کے درمیان فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے تذکرہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرنا پھر تابعین و تبع تابعین کے سلسلہ میں بھی یہی طریقہ اختیار کرتے رہنا۔۱۲م

(۵) فضیلت انصار

۳۵۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۴۱۔ السنن لا بن ماجه، باب کراھة الشھادة لمن یشتشھد، ۲/ ۱۷۲
المسند للعقیلی ۲/ ۳۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۵۸، ۱/ ۵۲۷
۳۵۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۲۴، ۱۳/ ۲۴۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم:اکرموا الانصار، فانهم ربوا الاسلام کمایربی الفرخ فی و کره ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کی عزت کرو، کہ انہوں نے اسلام کو پالا جس طرح پرندکا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔　　الامن والعلی　　٢٤٢

(٦) حضرت طلحہ، زبیر وغیرہ کی فضیلت

٣٥٤٣ـ **عن** طلحة بن عبید الله رضی الله تعالی عنه قال : لما کان یوم احد حملت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی ظهری حتی استقل و صار علی الصخرة واستترعن المشرکین ، فقال : هکذا و أوما بیده الی وراء ظهر ه هذا جبرئیل علیه السلام یخبرنی انه لا یراك یوم القیامة فی هول الا انقذك منه ـ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیاں لیکر ایک چٹان پر بیٹھادیا کہ مشرکین سے آڑ ہوگئی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے اشارہ فرمایا: یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ! وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چھڑادیں گے۔

٣٥٤٤ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : لما طعن عمر رضی الله تعالی عنه و امر بالشوری دخلت علیه حفصة ابنته فقالت له : یا ابی ! ان الناس یزعمون ان هؤلاء الستتة لیسوا برضاء فقال : اسندونی ، اسندونی ، فلما اسند قال :ما عسی ان یقولوا فی علی بن ابی طالب سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : یا علی! یدك فی یدی تدخل معی یوم القیامة حیث ادخل، ما عسی ان یقولوا فی عثمان بن عفان سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: یوم یموت عثمان تصلی علیه ملائکة السماء قال: قلت: یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا لعثمان خاصة ام للناس عامة ؟ قال لعثمان خاصة قال: ما عسی ان یقولوا فی طلحة بن عبد الله سمعت النبی صلی

٣٥٤٣ـ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/ ٣٧٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٦٦٠٦، ١٣/ ٢٠٢

٣٥٤٤ـ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٥/ ٣٦٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٦٧٣٦، ١٢/ ٢٤٦

الله تعالى عليه وسلم ليلة و قد سقط رحله فقال: من يسوى رحلى وهو فى الجنة، فبدر طلحة بن عبيد الله فسواه حتى ركب فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا طلحة ! هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول : انا معك فى اهوال القيامة حتى انجيك منها، ما عسىٰ ان يقولوا فى الزبير بن العوام ، رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قد نام فجلس الزبير يذب عن وجهه حتى استيقظ فقال له: يا ابا عبد الله ! لم تزل؟ قال لم ازل بابى انت و امى ، قال: هذا جبرئيل يقرئك السلام و يقول: انا معك يوم القيامة حتى اذب عن وجهك شرر جهنم، ما عسى ان يقولوا فى سعد بن ابى وقاص سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول يوم بدر وقد اوتر قوسه اربعة عشرمرة ويد فعها اليه: ارم فداك ابى و امى، ما عسى ان يقولوا فى عبد الرحمن بن عوف، رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو فى منزل فاطمة والحسن والحسين يبكيان جوعاو يتضوران، فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من يصلنا بشئ؟ فطلع عبد الرحمن بن عوف بصحفة فيها حيسن و رغيفان بينها اهالة، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كفاك الله امردنياك فا ما آخر تك فانا لها ضامن۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لولوہ مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المؤمنین نے مشورے کا حکم دیا(کہ میرے بعد عثمان غنی وعلی مرتضی وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں میں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں) حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المؤمنین میں آئیں اور کہا: اے باپ میرے! لوگ کہتے ہیں: یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں ۔امیر المؤمنین نے فرمایا: مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو، بٹھائے گئے ،ارشادفرمایا: علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے علی ! اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لاتو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا۔ بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس دن عثمان انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اس پرنماز پڑھیں گے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فضیلت خاص عثمان کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے فرمایا: خاص عثمان کے لئے۔ طلحہ بن عبداللہ کو کیا کہیں گے،ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوہ ٹھیک کردے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دوں گا، زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے، زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا: اے ابوعبداللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے؟ عرض کی: میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیل ہیں، تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کردوں گا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا کہیں گے، میں نے روز بدر دیکھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ باران کی کمان چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا: تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے، دونوں صاحب زادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے بلکتے تھے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے، اس پر عبدالرحمٰن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کردے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

معاذ بن المثنی فی زیادات مسند مسدد والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابو بکر الشافعی فی الغیلا نیات وابو الحسن بن بشران فی فوائده والخطیب فی تلخیص المتشابه و ابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں:۔
سندہ صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
تکملۂ کاملہ، وصل اول کی طرف پھر عود کرنا والعود احمد۔

اعد ذکر و الینا لنا ان ذکرہ ☆ ھو المسك ما کررتہ یتضوع

باز ہوائے چمنم آرزوست
جلوۂ سرود سمنم آرزوست
پھر اٹھا ولولہ یاد بیابان حرم
پھر کھنچا دامن دل سوئے مغیلان حرم

اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی، کتاس اپنے پیارے آقا مہربان مولی کا دروازہ چھوڑکر کہاں جائے، ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے پیارے کریم مالک کے در اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیا کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیا کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملائکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔

کوئی اور ان کے سوا کہاں ☆ وہ اگر نہیں تو جہاں نہیں۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں ہر
کجا در نگری انجمنے ساختہ اند
آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت برد کے بردر غیرت رود
دررود چوں بنگر و ہم شاہ آں ایواں توئی

الامن والعلی، ٢۴٨ تا ٢٥١

(٧) حضرت امیر حمزہ کی فضیلت

٣٥٤٥۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ

٣٥٤٥۔ ابن شاذان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازہ الحمزۃ : یا حمزہ ! یا کاشف الکربات یا حمزۃ ! یا ذاب عن وجہ رسول اللہ ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنازہ پر فرمایا: اے حمزہ! اے دافع البلاء، اے حمزہ! اے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کو دفع کرنے والے۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۴۷

(۸) حضرت جعفر طیار کی فضیلت

۳۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأیت کانی دخلت الجنۃ لجعفر درجۃ فوق درجۃ زید ، فقلت : ماکنت اظن ان زیدا دون جعفر ، فقال جبرئیل : زید لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابۃ منک ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید کے اوپر ہے، میں نے کہا: مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے، جبرئیل نے عرض کی: زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا کہ ان کو حضور سے قرابت ہے۔

اراءۃ الادب ۳۸

۳۵۴۷۔ **عن** محمد بن عمر و بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأیت جعفر ملکا یطیر فی الجنۃ قدمی قادمتاہ ورأیت زیدا دون ذلک فقلت ماکنت اظن ان زیداً دون ذلک ، فقال جبرئیل :ان زیدا لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر بقرابتک منک ۔

حضرت محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۴۶۔ المستدرک للحاکم، ۳/ ۲۰۹ ☆

۳۵۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۰۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ، ۲/ ۳۱۴
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۲۲۶ ☆ الکامل لا بن عدی ،
کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۱۳، ۱۱/ ۶۶۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷/ ۷۶
البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ، ۴/ ۲۵۶ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۴/ ۲۸

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں میں نے جعفر بن ابی طالب کو جنت میں بشکل فرشتہ اپنے پروں سے اڑتا ہوا دیکھا، زید بن حارثہ کا مقام ان سے کچھ کم تھا۔ حضرت جبرئیل نے کہا: ویسے زید کا مقام کم نہیں لیکن ہم نے جعفر کو آپکا خاندانی ہونے کی وجہ سے فضیلت دی۔ ۱۲م

(۹) فضائل عمرو بن العاص

۳۵۴۸۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اسلم الناس و اٰمن عمر و ابن العاص۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت لوگ وہ ہیں جو اسلام لائے مگر عمرو بن العاص وہ ہیں جو ایمان لائے۔

۳۵۴۹۔ **عن** طلحة بن عبید اللہ احد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالی عنهم قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : عمر و بن العاص من صالحی القریش۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو بن العاص صالحین قریش میں سے ہیں۔

۳۵۵۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :نعم اهل البیت عبد اللہ،و ابو عبد اللہ ،و ام عبدا للہ ۔

۳۵۴۸۔ الجامع للترمذی ، مناقب عمرو بن العاص، ۲/ ۲۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۵۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۵۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/ ۳۰۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۸/ ۳۶
کنز العمال للمتقی،۳۳۵۷۱، ۱۱/ ۷۲۸ ☆

۳۵۴۹۔ الجامع للترمذی، مناقب عمر و بن العاص، ۲/۲۲۵
کنز العمال للمتقی،۳۳۵۷۰، ۱۱/ ۷۲۸ ☆ الکامل لا بن عدی،
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۶۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸/ ۲۶

۳۵۵۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۷۲، ۱۱/ ۷۲۸
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۸/ ۲۶ ☆

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص ، اور عبداللہ کے باپ عمرو بن العاص، اوران کی ماں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غزوۂ ذات السلاسل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکوایک الٰہی فوج کا سردار مقرر کیا جس میں صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف پیدا ہوا کہ متفرق ہوگئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لیکر مسجد شریف میں حاضر رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اوراس میں ارشادکیا " الا یکون فزعکم الی اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المؤمنان۔ کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ ورسول کی طرف التجالاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا، منکر اگر احادیث کوبھی نہ مانے تو قرآن عظیم کوتو مانے گا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی و اللہ بما تعملون خبیر ۔

تم میں برابر نہیں جنہون نے فتح مکہ سے پہلے خرچ وقتال کیا وہ درجے میں ان سے بڑے جنہون نے بعد میں خرچ وقتال، کیا اور دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کروگے۔

اللہ عزوجل نے صحابۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو قسم فرمایا: ایک مومنین قبل فتح مکہ، دوسرے مومنین بعد فتح مکہ، فریق اول کوفریق دوم پر فضیلت بخشی اور دونوں فریق کو فرمایا کہ اللہ نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مومنین قبل فتح میں ہیں۔

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے:۔

عمر و بن العاص بن وائل بن ھاشم بن سعید بالتصغیر بن سھم بن عمرو ابن ھصیص بن کعب بن لوی القرشی امیر مصر مکنی ابا عبداللہ و ابا

محمد اسلم قبل الفتح فی سفر ٦٠٨ ثمان وقیل بین الحدیبة و خیبر۔

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جوان کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آوازے سے گونج رہے ہیں اور اللہ عزوجل نے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مریض القلب معترضین جوان پر طعن کریں کہ فلاں نے یہ کام کیا اگر ایمان رکھتے ہوں تو ان کا منہ تتمہ آیت سے بند فرمادیا کہ و اللہ بما تعملون خبیر، مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو مگر میں تو تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا، اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھے کہ اللہ عزوجل نے جس سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اس کے لئے کیا ہے فرماتا ہے:۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئك عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقھم الملائکة ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ۔

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور اپنی من مانتی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ قیامت کی سب سے بری گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی اور ملائکہ ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا۔ ان ارشادات الٰہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصے زائد سہی اس سے یہ کہیے: أأنتم اعلم ام اللہ، کیا تم زیادہ جانو یا اللہ کیا اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی باہمہ وہ ان سے فرماچکا کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں، تو اب اعتراض نہ کریگا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر قریشی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے اور ان کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں عمرو بن عاص کی کیا گنتی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔　　فتاوی رضویہ ١١/٤٠

(۱۰) فضائل عبداللہ بن عباس

۳۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان فی بیت میمونة رضی الله تعالیٰ عنها فوصغت له وضوء من اللیل ، قال : فقالت میمونة : یا رسول الله ! و ضع لك هذا عبد الله ابن عباس فقال : اللهم ! فقهه فی الدین و علمه التاویل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں قیام پزیر تھے، میں نے رات میں حضور کے لئے وضو کا پانی رکھا ام المؤمنین نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے رکھا، یہ سنکر حضور نے دعا کی: الٰہی ! عبداللہ کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ اور اپنی کتاب کی تفسیر۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۷۷

(۱۱) حضرت عباس بن المطلب کی فضیلت

۳۵۵۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقال : اللهم !اناکنا نتوسل الیك بنبیناصلی الله تعالی علیه وسلم، فتسقینا و انا نتوسل الیك بعم نبینا فأسقنا ، قال : فیسقون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں جب کبھی قحط پڑتا تو نماز استسقاء کے بعد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے توسل سے اس طرح دعا کرتے، الٰہی ! ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تو ہمیں سیرابی ملتی تھی، الٰہی ! اب ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں: اس دعا و توسل کے سبب ہم سب سیراب ہوتے۔ ۱۲م

۳۵۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الماء عند الخلاء، ۱/ ۲۶
الصحیح لمسلم، ۲/ ۲۹۸ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۵۴۰ ☆
۳۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ابواب الاستسقاء، ۱/ ۱۳۷

(۱۲) حضرت امیر معاویہ کی فضیلت

۳۵۵۳۔ **عن** ابی عمیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لمعاویة : اللھم ! اجعلہ ھادیا مھد یاواھد بہ ۔

حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی: الٰہی ! معاویہ کو راہ نما، راہ یاب کر، اوراس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔　　فتاوی رضویہ　　۶۱/۱۱

(۱۳) حضرت معاذ بن جبل کی فضیلت

۳۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لرجل :تعالی حتی نؤمن ساعة ، فشکاہ الرجل الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقال : اوما نحن بمؤمنینَ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :دع عنک معاذاً فان اللہ یباھی بہ الملائکة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے کہا: آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے مومن بنیں، انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کردی کہ یارسول اللہ! کیا ہم مومن نہیں؟ حضور نے فرمایا: حضرت معاذ کے بارے میں کچھ مت کہو، کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرشتوں سے مباہات فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ　　۲۸۴/۳

(۱۴) ابودرداء کی فضیلت

۳۵۵۵۔ **عن** شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حکیم امتی عویمر ۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے حکیم ابودرداء ہیں۔　فقہ شہنشاہ　　۱۸

۳۵۵۳۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب معاویة، ۲/ ۲۲۵

۳۵۵۴۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویہ ، ۲۲۵/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۳۱، ۱۱/ ۷۱۸ ☆

۳۵۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۰۸، ۷۱۸/۱۱ ☆

(١٥) حضرت براء بن مالک کی فضیلت

٣٥٥٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کم من اشعث اغبر ذی طمر ین لا یؤ به له ، لواقسم علی الله لا بره، منهم البراء بن مالك رضی الله تعالی عنه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جنکی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے، انہیں میں سے براء بن مالک ہے۔　فتاوی رضویہ　١٧٢/٩

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے ، یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں، بدر کے سواسب مشاہد میں شریک ہوئے۔

ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے ، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے آپ کو وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے، یعنی قرآن عظیم، فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا، خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں، اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ، جب خلافت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعۂ تستر پر حملہ ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی ، حدیث مذکور سنے ہوئے تھے، ان سے کہا اپنے رب پر قسم کھایئے ، انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے، کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا، ایرانیوں کا سپہ سالا ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے براء شہید ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول　١٧٢/٩

٣٥٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣١٥٤ ،　٦٥١/١١

(۱۶) حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت علی کی فضیلت

۳۵۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحمك الله يا امى !كنت امى بعد امى ، تجوعين و تشبعيننى، وتعرين وتكسيننى ،وتمنعين نفسك طيبا وتطبيننى، تريدين بذلك وجه الله والدار الآخرة ، الله الذى يحى و يميت وهوحى لا يموت ، اغفرلا مى فاطمه بنت اسد ولقنها حجتهاووسع مد خلها بحق بنييك والا نبياء الذين من قبل ، ارحم الراحمين ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اس طرح دعا کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اے میری ماں، آپ میری ماں کے بعد دوسری ماں تھیں، جو خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتیں، اپنے بجائے میرے لئے پوشاک کا انتظام کرتیں، اپنا آرام چھوڑ کر مجھے آرام سے رکھتیں، ان تمام چیزوں سے آپ کا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا، اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور ان کی قبر وسیع فرما، صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا، تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔　　شرح المطالب　۲۰

۳۵۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۲٥، ۱٤۷/۱۲

۱۹۔ فضیلت تابعین

(۱) فضیلت حضرت اویس قرنی

۳۵۵۸۔ **عن** اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما اقبل اھل الیمن جعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستقری الرفاق فیقول : ھل فیکم احد من قرن؟ حتی اتی علیہ قرن فقال : من انتم ؟ قالوا قرن فرفع عمر بزمام اوزمام او یس فناولہ عمر فعرفہ بالنعت فقال لہ عمر : ما اسمک ؟ قال : انا اویس قال : ھل کان لک والدۃ؟ قال : نعم قال : ھل بک من البیاض ؟ قال: نعم، دعوت اللہ تعالٰی فاذھبہ عنی الاموضع الدرھم من سرتی لا ذکربہ ربی فقال لہ عمر : استغفر لی قال انت احق ان تستغفر لی انت صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس القرنی ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فدعا ربہ فاذھبہ عنہ الاموضع الدرھم فی سرتہ قال : فاستغفر لہ قال ثم دخل فی اغمار الناس فلم یدر این وقع قال ثم قدم الکوفۃ فکنا نجتمع فی حلقۃ فنذکر اللہ وکان یجلس معنا فکان اذ ذکرھم وقع حدیثہ من قلوبنا موقعا لا یقع حدیث غیرہ ففقدتہ یوما فقلت لجلیس لناما فعل الرجل الذی کان یقعد الینا لعلہ اشتکی فقال رجل من ھو ؟فقلت : من ھو قال : ذاک اویس القرنی فدللت علی منزلہ فاتیتہ فقلت یرحمک اللہ این کنت ولم ترکتنا فقال :لم یکن لی رداء فھو الذی منعنی من اتیانکم قال : فألقیت الیہ ردائی فقذ فہ الی قال: فتخالیتہ ساعۃ ثم قال : لو انی اخذت رداء ک ھذا فلبستہ فراہ علی قومی قالوا: انظرواالی ھذا المرائی لم یزل فی الرجل حتی خدعہ واخذ رداء ہ فلم ازل بہ حتی اخذہ فقلت انطلق حتی اسمع ما یقولون فلبسہ فخر جنا فمر بمجلس قومہ قالوا:انظروا

۳۵۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب من فضائل اویس قرنی، ۲/ ۳۱۱
المستدرک للحاکم، ۳/ ۴۰۴ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۶/۱۱۲
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۳/۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۵۴،
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۵/۳۳۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۱۳۲

الی هذا المرائی لم یزل بالرجل حتی خدعه واخذ رداء ه فقبلت علیهم فقلت: الا تستحیون لم توذونه والله لقد عرضته علیه فابی ان یقبله قال: فوفدت و فود من قبائل العرب الی عمر فوفد فیهم سید قومه فقال لهم عمر بن الخطاب افیکم احد من قرن فقال له سیدهم :نعم انا فقال له : هل تعرف رجلا من اهل قرن یقال له اویس من امره کذاومن امره کذا فقال : یا امیر المؤمنین ما تذکر من شان ذاك و من ذاك فقال له عمر: ثکلتك امك ادرکه مرتین اوثلا ثا ثم قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لنا: ان رجلا یقال له اویس من قرن من امره کذا ومن امرهکذا فلماقدم الرجل لم یبدا باحد قبله فدخل علیه فقال استغفرلی فقال:مابدا لك قال:ان عمر قال لی کذاوکذا قال :ما انابمستغفرلك حتی تجعل لی ثلاثا قال: وما هن؟ قال: لا توذینی فیما بقی ولا تخبر بما قال لك عمر احدا من الناس ونسیی الثا لثة ۔ هذا مطول و فی الفتاوی مختصرا۔

فتاوی رضویه ۴/ ۲۴۷

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اہل یمن مدینہ آئے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلہ میں چکر لگاتے ہوئے یہ پوچھتے تھے کہ کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ ہے یہاں تک کہ اہل قرن سامنے آئے فرمایا تم کون ہو؟ بولے قرن کے باشندے تو حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت اویس کا پنکھا اٹھایا تو انہوں نے حضرت عمر کو ہاتھ بڑھا کر دیا حضرت عمر نے ان کو نشانی سے پہچان لیا۔فرمایا: تمہارا نام کیا ہے، کہا: ، مجھے اویس کہتے ہیں فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ بولے: ہاں، فرمایا: کیا تمہارے سفید نشانات تھے؟ بولے: ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درست فرما دیا مگر ایک درہم کی مقدار میری ناف پر باقی ہے تا کہ اس کو دیکھ کر اپنے رب کی یاد کرتا رہوں، حضرت عمر نے نے کہا: میرے لئے دعا کیجئے ،عرض کیا: آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں کہ آپ صحابی رسول ہیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرد خیر التابعین ہیں جنکو اویس کہا جاتا ہے،ان کی والدہ بھی باحیات ہیں۔ان کے سفید داغ تھے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے داغ دور فرما دیئے فقط ایک درہم کی مقدار ان کی ناف پر باقی ہے۔راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے مغفرت کی۔پھر

لوگوں کی بھیڑ میں چلے گئے اور پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئے۔

راوی کہتے ہیں: کہ پھر وہ ایک موقع پر کوفہ تشریف لائے۔ہم ان کے حلقۂ ذکر میں شامل ہوئے، جب وہ لوگوں کو نصیحت کرتے تو ان کی بات دل میں اس طرح بیٹھ جاتی کہ کسی دوسرے کی بات اتنی جاگزیں نہیں ہوتی تھی، ایک دن میں نے ان کو نہ پایا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا وہ مرد کیا ہوئے جو ہمارے ساتھ حلقہ ذکر میں تشریف فرما ہوتے تھے، شاید وہ بیمار ہو گئے، ایک صاحب بولے وہ کون تھے؟۔ میں نے بھی کہا وہ کون تھے؟ اس پر انہوں نے کہا: وہ حضرت اویس قرنی تھے، مجھے ان کی قیام گاہ بتائی گئی، تو میں وہاں پہونچا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔آپ کہاں تھے اور ہمیں کیوں چھوڑ دیا، فرمایا: میرے پاس چادر نہیں تھی، اسلئے میں آپ لوگوں تک نہیں پہونچ سکا، راوی کہتے ہیں۔میں نے اپنی چادر پیش کی انہوں نے میری طرف پھنک دی۔ پھر میں نے تھوڑی دیر خلوت میں گفتگو کی تو فرمایا: اگر میں تم سے یہ چادر لے لیتا تو میری قوم دیکھ کر کہتی، دیکھو اس ریاکار کو کہ فلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس کو فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ پھر میں ان سے اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ چادر انہوں نے قبول فرمالی۔ میں نے عرض کیا: آپ چلئے تاکہ میں دیکھوں کہ آپ کی قوم کے لوگ کیا کہتے ہیں۔انہوں نے وہ چادر اوڑھ لی، پھر ہم نکل کر ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ کہنے لگے: دیکھو اس ریاکار کو کہ اس مرد کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ یہ سنکر میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ کیوں تم ان کو تکلیف پہونچا رہے ہو، خداوند قدوس کی قسم میں نے یہ چادر ان کو پیش کی تھی تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔(اب بہت اصرار کے بعد قبول کی ہے)راوی کہتے ہیں کہ عرب کے متعدد قبائل وفد کی شکل میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پاس آئے، ان میں ان کی قوم کا سردا بھی تھا۔حضرت عمر نے ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں ہوں۔فرمایا: کیا تم قرن کے اس شخص کو جانتے ہو جسکا نام اویس ہے اور ان کی یہ نشانیاں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ان کے بارے میں کیسے جانتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے۔ تم ان سے ملاقات کرو۔ یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: کہ حضور نے ہم

سے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک مرد جنکو اویس کہا جاتا ہے اوران کی نشانیاں یہ ہیں، وہ قرن سے آئیں گے جب وہ مرد آئے تو سب سے پہلے یہ ہی شخص تھے جوان سے ملے اورعرض کیا: آپ میری مغفرت کی دعا کریں، حضرت اویس قرنی نے فرمایا: تمہیں یہ کیسے پتہ چلا۔ تو عرض کیا: حضرت عمر نے ہمیں یہ نشانیاں بتائیں ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری مغفرت کے لئے دعا اس وقت کروں گا جب تم مجھ سے تین عہد کرلو۔ بولے وہ کیا ہیں؟ فرمایا: آئندہ تم مجھے کبھی تکلیف نہیں دوگے۔ اور یہ باتیں جو حضرت عمر نے بتائیں کسی کو نہیں بتاؤ گے تیسری بات وہ بھول گئے۔

(۲) فضیلت امام اعظم

۳۵۵۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو کان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اعنی امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ جنکی رائے منیر ونظر بے نظیر تمام مصالح شرعیہ کومحیط وجامع، اور مومنین کے لئے ان کی حیات وموت میں خیر محض ونافع ، فجزاه الله عن الاسلام و المسلمین کل خیر ، و قاه و تابعیه بحسن الاعتقاد کل ضرو ضیر آمین ، یا ارحم الراحمین ، والحمد لله رب العالمین،و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و اله و صحابته و مجتهدی ملته اجمعین ۔ فتاوی رضویہ ۵۱/۴

۳۵۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۷۲۷/۲ ☆ الصحیح لمسلم، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۹۷/۲ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳۴۵/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۱۰

۲۰۔ فضائل اولیاء کرام

(۱) اولیاء کرام کی ذات سے قدرت الٰہی کا صدور ہوتا ہے

۳۵۶۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله عزوجل قال :لايزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا اجببته كنت سمعه الذی يسمع به ، و بصره الذی يبصربه، ويده التی يبطش بها ، ورجله التی يمشی بها، و ان سألنی لا عطينه ، و لئن استعاذنی لا عيذ نه ، وما ترددت عن شئ انا فاعله ترددی عن قبض نفس المؤمن يكره الموت وانا اكره مساء ته ،۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔پھر میں اسے درست رکھتا ہوں تو میں خود اسکا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اوراس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اسکا وہ ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے، اسکا وہ پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں، اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں، میں اپنے کسی کام میں تردد نہیں فرماتا جیسا کہ میں اس مومن کی جان کے بارے میں فرماتا ہوں جسکو موت ناپسند ہے کہ اس کی ناپسندیدہ چیز مجھے بھی ناپسند ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

(۲) خدا کا محبوب بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

۳۵۶۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذااحب الله عبدا لم يضره ذنب۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

۳۵۶۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب التواضع، ۹۶۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۵۶/۶ ☆
۳۵۶۱۔ اتحاف السادة للزبيدی ، ۲۸۴/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۶۱/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اسے گناہ نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

(۳) اولیائے کرام کی شان عظیم ہے

۳۵۶۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدنیاوالآخرة حرام علی اهل الله ۔

فتاوی رضویہ　　۲۸۳/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت اللہ والوں پر حرام ہے۔۱۲م

۳۵۶۳۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : اعطیهم من حلمی و علمی ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''اولیاء کرام'' کو اپنا حلم اور علم عطا فرماؤں گا۔

۳۵۶۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من زهد فی الدنیا علمه الله بلا تعلم وهداه بلا هدایة ، وجعله بصیرا فکشف عنه العمی۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اللہ تعالیٰ اس کو بغیر تعلیم حاصل کئے علم عطا فرماتا ہے، اور بغیر ظاہری اسباب صحیح راستہ پر چلاتا ہے، اور اس کو صاحب بصیرت بنادیتا ہے، اور اس سے جہالت کو دور فرمادیتا ہے۔۱۲م

۳۵۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی،۱/۲۵۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۰، ۱/ ۲۱٤
کشف الخفا للعجلونی،۱/ ٤۹۳ ☆
۳۵۶۳۔ المسند لا حمد بن حنبل،٦/ ٤٥٠ ☆
۳۵۶٤۔حلیة الاولیاء لا بی نعیم،۱/۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٠۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،۲/ ٥۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦۱٤۹، ۱۹۷/۳

(۴) محبوب بندہ کے حال کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے............

٣٥٦٥۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول يوم القيامة : يا ابن آدم ! مرضت فلم تعدنی يا ابن آدم ! استطعمتك فلم تطعمنی، يا بن آدم ! استسقيك فلم تسقنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو عیادت کے لئے نہیں آیا، ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے نہیں کھلایا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا۔

فتاوی رضویہ　　۲۸۳/۳

(۵) عرفاء کے دل تقوی کا خزانہ ہیں

٣٥٦٦۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لكل شئ معدن و معدن التقوی قلوب العارفين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے، اور تقوی کی کان اولیاء و عرفا کے دل ہیں۔

(٦) اللہ کے نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں

٣٥٦٧۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله عبادا اختصهم بحوائج الناس ، يفزع الناس اليهم فی حوائجهم ، اولئك الآمنون من عذاب الله ۔

٣٥٦٥۔ الصحيح لمسلم، باب فضل عيادة المريض ، ٣١٨/٢
اتحاف السادة للزبيدی، ٤٦٩/٩ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢١٨/٥
الترغيب والترهيب للمنذری، ٣١٧/٤ ☆ التفسير للبغوی ، ٢٥١/١
٣٥٦٦۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٠٣/١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ٢٦٨/١٠
الاسرار المرفوعة للقاری، ٤٤٢ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی ٦٥/١
٣٥٦٧۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٧٤/١٢ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦٩٢١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

۳۵۶۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ارادالله عبدا بخیر صیرحوائج الناس الیه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا مرجع حاجات بنا دیتا ہے۔

۳۵۶۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ارادالله بعبد خیرا استعمله علی قضاء الحوائج للناس ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔

۳۵۷۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : انی لاهم باهل الارض عذابا ،فاذا نظرت الی عمار بیوتی والمتحا بین فی والمستغفر ین بالاسحار صرفت عذابی عنهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا

۳۵۶۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱٤۵۹٤، ۶/ ۷
المغنی للعراقی، ۳/ ۲۳۸ ☆
۳۵۶۹۔ الجامع للترمذی، ☆
المستدرك للحاكم، ۱/ ۳٤۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۱۳۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۹۲ ☆
۳۵۷۰۔ شعب الایمان ، للبیهقی، ۶/ ۵۰۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۲۹۲

ہوں، لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے، اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

٣٥٧١۔ **عن** مسافع الدئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لولا عباداللہ رُکّع وصبیۃ رُضّع وبھا ئم رُتّع لصب علیکم العذاب صباًثم رص رصاً ۔

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے، اور دودھ پیتے بچے، اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر ببختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

٣٥٧٢۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مأئۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سوگھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

٣٥٧٣۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :من استغفرللمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

٣٥٧١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢/ ٣٠٩ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ٣/ ٣٤٥
٣٥٧٢۔ الکامل لا بن عدی ، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ٣/ ٣٦٣
التفسیر لا بن جریر، ٢/٦٣٣ ☆ التفسیر للبغوی، ١/ ٢٥٦
٣٥٧٣۔ کنز العمال للمتقی،٢٠٦٨، ١/ ٤٧٦ ☆

(۷) ضعیفوں کے سبب رزق ملتا ہے

۳۵۷۴۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے۔

۳۵۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینصرالقوم باضعفھم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

(۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

۳۵۷۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اخوان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فکان احدھما یاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر یحترف ،فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال : لعلک ترزق بہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دو بھائی تھے، ایک کسب کرتے ، دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ، کمانے والے ان کے شاکی ہوئے ، فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے۔

۳۵۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان باضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/ ۴۰۵

۳۵۷۵۔ المسند للحارث، ☆

۳۵۷۶۔ المستدرک للحاکم، ۱۷۲/۱ ☆

(۹) ابدال نظام کائنات کا سبب ہیں

٣٥٧٧۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی امتی ثلثون ،بهم تقوم الارض ،وبهم تمطرون وبهم تنصرون ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں،انہیں سے زمین قائم ہے،انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے،انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

٣٥٧٨۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث ،وینتصربهم علی الاعداء ، ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب ۔

امیرالمومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے،انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے،انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے

٣٥٨٩۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الابدال بالشام یکونون وهم اربعون رجلا، بهم تسقون الغیث ،وبهم تنصرون علی اعدائکم ،ویصرف عن اهل الارض البلاء والغرق ۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں،انہیں کے ذریعہ بارش

الدر المنثور للسیوطی، ١/٣٢٠ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٤٥٩٣، ١٢/١٨٦

التفسیر لا بن کثیر، ١/٤٤٨ ☆

٣٥٧٨۔کنز العمال للمتقی ،٣٤٦٠٧، ١٢/١٨٩ ☆

٣٥٧٩۔کنز العمال للمتقی ،٣٤٥٩٤ ١٢/١٨٦ ☆

ہوتی ہے، انہیں کے سبب دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اورغرق دفع ہوتا ہے۔

٣٥٨٠۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی اهل الشام ،وبهم ینصرون وبهم یرزقون ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال اہل شام میں ہیں، انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں انہیں کے وسیلے سے رزق۔　　الامن والعلی　٦٦

٣٥٨١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلوا الارض من اربعین رجلا ،مثل خلیل الرحمن ،فیهم تسقون وبهم تنصرون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء کرام سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پرتو ہونگے ،انہیں کے سبب تمہیں مینھ ملے گا ،اورانہیں کے سبب مدد پاؤگے۔

٣٥٨٢۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلواالارض من ثلثین مثل ابراهیم علیه الصلوة والسلام بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے خو بو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص

٣٥٨٠۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٤/ ٢٤٧ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/ ٦٣
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/ ٣٥٥ ☆
٣٥٨١۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٤/ ٢٤٧ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/ ٦٣
الدر المنثور للسیوطی، ١/ ٣٢٠ ☆ کنز العمال للمتقی ،٣٤٦٠٣، ٨/ ٦٥٨
٣٥٨٢۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٨/ ٣٨٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١/ ٣٣٠
الحاوی للفتاوی، ٢/ ٤٢٨ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ٢/ ١٧٧

زمین پر ضرور رہیں گے، انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی، انہیں کی برکت سے مینھ دیئے جاؤ گے۔

۳۵۸۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا من امتی ،قلوبھم علی قلوب ابراھیم ، یدفع اللہ بھم عن اھل الارض یقال لھم الابدال۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہینگے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل پر ہونگے ،اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا۔ان کا لقب ابدال ہوگا۔

۳۵۸٤۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بھم الارض ،کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ آخر وھم فی الارض کلھا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ چالیس لوگ ایسے رہیں گے جن کے سبب اللہ تعالی زمین کو قائم رکھے گا جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ قائم کیا جاتا رہے گا، یہ تمام روئے زمین میں ہوں گے۔

۳۵۸۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ فی الخلق ثلاث مأۃ قلوبھم علی قلب آدم ،وللہ فی الخلق اربعون قلوبھم علی قلب موسی ،وللہ فی الخلق سبعۃ قلوبھم علی قلب ابراھیم ،وللہ فی الخلق خمسۃ قلوبھم علی قلب جبرئیل، وللہ فی الخلق ثلاثۃ قلوبھم علی قلب میکائیل ،وللہ فی الخلق واحد قلبہ علی قلب اسرافیل ، فاذامات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ،واذامات من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ من

۳۵۸۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۸۶/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۱۲، ۱۹۰/۱۲
۳۵۸٤۔ کنز العمال للمتقی،۳٤۲۱٤، ۱۲/ ۱۹۱ ☆
۳۵۸۵۔ کنز العمال للمتقی،۳٤٦۲۹، ۱۲/ ۱۹٤ ☆

الخمسة ،واذا مات من الخمسة ابدل الله مكانه من السبعة ،واذا مات من السبعة ابدل الله مكانه من الاربعين ،واذا مات من الاربعين ابدل الله مكانه ،من الثلاثمأئة واذا مات من الثلاثمأئة ابدل الله مكانه من العامة ،فيهم يحى ويميت ويمطر وينبت ويدفع البلاء ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سواولیا ہیں، کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسی پر، اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبرئیل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے، علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اسکا بدل کیا جاتا ہے، اور پانچ والے کا عوض سات سے، اور سات کا چالیس سے، اور چالیس کا تین سو سے، اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات، موت، مینھ کا برسنا، نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔　　الامن والعلی　　۶۷

(۱۰) صالحین کے طفیل بلائیں دفع ہوتی ہیں

۳۵۸۶۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قراء القرآن ثلث ،رجل قرء القرآن فاتخذه بضاعة فاستحرمه الملوك واستمال به الناس، ورجل قرء القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده ،كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ ،ورجل قرء القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهر به ليله واظمأبه نهاره وقاموا فى مساجدهم وحبوابه تحت برانسهم ،فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء ،فوالله ! لهؤلاء من القراء اعزمن الكبريت الاحمر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ذریعہ

۳۵۸۶۔ كنز العمال للمتقى، ۲۸۸۲، ۱/ ۶۲۳

بادشاہوں کے یہاں عزت کا خواہاں ہوا اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے درپے رہا۔ دوسرا وہ جو قرآن عظیم کو اچھی آواز اور خوب ادائیگی کے ساتھ پڑھتا رہا لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ ان دونوں قسموں کے لوگ بہت ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تعداد میں زیادہ نہ کرے۔

تیسرے وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا دفع فرماتا ہے، اور دشمنوں سے مال و دولت وغنیمت دلاتا ہے، اور آسمان سے مینھ برساتا ہے، خدا کی قسم! قاریان قرآن میں ایسے لوگ گوگر دسرخ سے بھی کمیاب ہیں۔ الامن والعلی ٦٨

(١١) صحابہ کے دم قدم سے زمانہ میں صلاح وفلاح رہی

٣٥٨٧۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: النجوم امنۃ للسماء، فاذاذھبت النجوم اتی السماء ماتوعد، وانا امنۃ لاصحابی، فاذا ذھبت اتی اصحابی مایوعدون، واصحابی امنۃ لامتی، فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے امان ہیں آسمان کے لئے، جب ستارے جاتے رہینگے آسمان پر وہ آئیگا جس کا اس سے وعدہ ہے، یعنی شق ہونا، فنا ہوجانا۔ اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے، جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا، جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات۔ اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لئے، جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئیگا جس کا ان سے وعدہ ہے، یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔ الامن والعلی ٦٨

٣٥٨٨۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

٣٥٨٧۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٥٤٣/٤ ☆

٣٥٨٨۔ المستدرک للحاکم، ١٦٢/٣ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : النجوم امان لاهل الارض من الغرق ، واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف ،فاذاخالفتها قبیلة من العرب اختلفوافصاروا حزب ابلیس ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں ،اور میرے اہل بیت میری امت کے اختلاف سے امان ہیں، جب کوئی عربی قبیلہ ان سے اختلاف کریگا تو خود ان میں ہی پھوٹ پڑیگی اوروہ شیطان کے پیروہوجائیں گے۔

٣٥٨٩ ۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهل بیتی امان لامتی ،فاذاذهب اهل بیتی اتاهم مایوعدون۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب اہلبیت نہ رہیں گے امت پروہ آئیگا جوان سے وعدہ ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگراہلبیت کرام میں تعمیم ہوجیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالبا یہاں ہلاک مطلق وارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظّمہ وویرانی مدینہ سے پناہ مراد ہو، کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئینگی ۔والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو۔　الامن والعلی　٦٩

(۱۳) اولیاء کرام سے استمداد

٣٥٩٠ ۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اضل احدکم شیئا اواراد عونا وهو بارض لیس بها انیس ، فلیقل : یاعبادالله اغیثونی، یاعبادالله اغیثونی ،فان لله عبادالایراهم ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٥٨٩ ۔ المستدرك للحاكم، ٤٨٦/٣، وتعقب،

٣٥٩٠ ۔ كنز العمال للمتقی، ١٧٤٩٨، ٧٠٦/٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے اور مدد مانگی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے۔اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو،اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے۔

۳۵۹۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذاانفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلیناد!یاعباد اللہ احبسوا علی دابتی،فان للہ فی الارض حاضراسیحبسہ علیکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنگل میں کسی کا جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے،اللہ کے بندو روک دو،عباد اللہ اسے روک دینگے۔

۳۵۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فلیقل : اعینونی یا عباداللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہے،میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔

الامن والعلی ۲۳۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تین حدیثیں وہابیت کش ہیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی روایت سے آئیں،قدیم سے اکابر علمائے دین رحمھم اللہ تعالیٰ کی مقبول ومجرب معمول رہیں،اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل فقیر کے رسالے ’’انھار الانوار‘‘ میں ہے،کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے سر بدیع میں تصنیف کیا، ملاحظہ ہو۔

الامن والعلی ۲۳۴

۳۵۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۶،۶/ ۷۰۵ ☆ الاذکار النوویۃ ۲۰۱
۳۵۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ،

(۱۴) خدا کے ولی سے دشمنی خداوند قدس سے اعلان جنگ ہے

۳۵۹۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال الله تبارك وتعالیٰ : من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔

۳۵۹٤۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من عادی اولیاء الله فقد بارذ الله بالمحاربة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سرمیدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔　　فتاوی رضویہ　۲۹۹/۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں جنگ کی ابتدافرمانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دلیل واضح ہے کہ عداوت ولی سخت باعث ایذائے رب عزوجل ہے،اوررب عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یوذون الله ورسوله ،لعنهم الله فی الدینا والآخرة واعدلهم عذابا مهینا۔

بیشک وہ جو اللہ ورسول کو ایذادیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی دنیاوآخرت میں،اوران کے لئے ذلت کاعذاب تیارکررکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی معاذاللہ معذب ہوآخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت ونعمت اور جنت ابدی نہ پاتا، اس کی نارنارتطہیر ہے،نہ نارلعنت و ابعادوتذلیل وتحقیر،توجسے اللہ عزوجل دنیاوآخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر، یہ وہاں ہے کہ بعدوضوح حق براہ عناد ہو،جس طرح اب وہابیہ ماردین اعدائے دین کا حال ہے۔

فتاوی رضویہ　۳۵/۶

(۱۵) مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

٣٥٩٥۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنوراللہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی باطنی فراست سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مالی الجیب　　٦٦

٣٥٩٥۔ الجامع للترمذی،　تفسیر سورۃ الحجر،　٢/ ١٤٠

۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت

(۱) فرشتے نور سے پیدا ہوئے

۳۵۹۶۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خلقت الملائکة من نور، وخلق الجان من نار ،وخلق آدم مماوصف لکم ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ،اور جن آگ سے،اور حضرت آدم کی تخلیق اس سے جو تمہیں بتایا جاچکا۔ ہدایۃ المبارکہ[۴]

(۲) روح ایک عظیم فرشتہ ہے

۳۵۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : الروح ملك من الملائکة ،ماخلق الله مخلوقا اعظم منه ،فاذا کان یوم القیامة قام وحده صفا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ روح نامی ایک فرشتہ ہے،اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑی کوئی دوسری مخلوق نہیں بنائی، جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ فرشتہ تنہا ایک صف ہوگا۔

۳۵۹۸۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : الروح ملك اعظم من السموات ،ومن الجبال ،ومن الملائکة ،وهو فی السماء الرابعة یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحة ،یخلق الله من کل تسبیحة ملکا یجئ یوم القیامة صفاوحده ۔

۳۵۹۶۔ الصحیح لمسلم، زهد ۔ ۶۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۵۳/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳٤/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۳/۶
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۵۵٤/۱ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳٤۳/۲
کنز العمال للمتقی ،۱۵۱۵۶، ۱۳۶/۶ ☆ المصنف لعبدالرزاق ۲۰۹۰، ٤۲۵/۱۱
۳۵۹۷۔ التفسیر للبغوی، ۵۱۳/۵ ☆
۳۵۹۸۔التفسیر للبغوی، ۵۱۳/۵ ☆

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک ملک عظیم ہے آسمان وزمین وجبال وملائکہ سب سے، اسکا مقام آسمان چہارم میں ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے، ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ یہ روح نامی فرشتہ روز قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۷

(۳) ملائکہ کی خشیت ربانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں

۳۵۹۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله ملائکة ترعدفرأصهم من خیفته ،مامنهم ملك تقطر منه دمعة الا وقعت ملکا قائما یسبح۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوف خدا سے ان کا بند بند لرزتا ہے، ان میں سے جس فرشتہ کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہوجاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔ ہدایۃ المبارکہ ۱۰

۳۶۰۰۔ **عن** کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال:لاتقطرعین ملك منهم الا کانت ملکاًیطیر من خشیة الله۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان فرشتوں سے جنکی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ ایک فرشتہ ہوکر خوف خدا سے اڑ جاتی ہے۔

(۴) جبرئیل کے جنتی نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فی الجنة لنهرامایدخله جبرئیل دخلة فیخرج فینتفض الاخلق الله من کل قطرة تقطر منه ملکا ۔

۳۵۹۹۔ التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۲۹۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۰۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۲۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۲۹۸۳۶، ۱۰/ ۳۶۶
۳۶۰۰۔ کتاب الثواب لا بی الشیخ، ☆
۳۶۰۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۹۳ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/ ۴۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وشبہ جنت میں ایک نہر ہے کہ جب جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم اس میں جاکر باہر آکر پر جھاڑتے ہیں، جتنی بوندیں ان کے پروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ　٨

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلادیں تو افق آسمان چھپ جائے۔

٣٦٠٢۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فی السماء الرابعة لنهر يقال له الحيوان ،يدخله جبرئيل كل يوم فينغمس فيه انغماسه منه يخرج فينتفض انتفاضة فيخرج عنه سبعون الف قطرة يخلق الله من كل قطرة ملكا ،هم الذين يؤمرون ان ياتوا البيت المعمور فيصلوا،فيفعلون ثم يخرجون فلايعودون اليه ابدا ،ويولی عليهم احدهم ثم يؤمر ان يقف بهم فی السماء موقفايسبحون الله الی ان تقوم الساعة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگاکر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں ،اللہ تعالی ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے، انہیں حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جاکر نماپڑھیں، جب پڑھکر نکلتے ہیں پھراس میں کبھی نہیں جاتے،ان میں ایک کوان پر افسر بناکر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں ایک جگہ لیکر کھڑے ہو، وہ وہاں قیامت تک تسبیح الہی کرتے ہیں۔　ھدایۃ المبارکہ　٩

٣٦٠٣۔ **عن** علاء بن هارون رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لجبرئيل كل يوم انغماس فی الكوثر ثم ينتفض ،فكل قطرة يخلق منها ملك ۔

حضرت علاء بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٠٢۔ الدر المنثور للسيوطی، ٦/ ١١٧ ☆ التفسير لا بن كثير، ٧/ ٤٠٤

٣٦٠٣۔ كتاب الثواب لا بی الشيخ ، ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم ہرروز کوثر میں ایک ڈبکی لگاکر پر جھاڑتے ہیں، ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۹

(۵) مومن کو خوش کرنے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

۳۶۰۴۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ماادخل رجل علی مؤمن سرورا الاخلق اللہ عزوجل من ذلک السرور ملک یعبداللہ عزوجل ویوحدہ ،فاذاصارالعبد فی قبرہ اتاہ ذلک السرور فیقول : الم تعرفنی ،فیقول : من انت ؟ یقول اناذلک السرور الذی ادخلتہ فی قلب ذلک المسلم ، اناالیوم اونس وحشتک والقنک حجتک واثبتک بالقول الثابت واشھدک مشاھدک یوم القیامۃ واریک منزلک من الجنۃ ۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وتمجید وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے، تو کون ہے؟ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت سکھاؤنگا میں تجھے نکرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤنگا، میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا، میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤنگا۔

الامن والعلی ۲۴۶ ☆ ھدایۃ المبارکہ ۲۰

(۶) فضائل نہر میں فرشتہ کے غوطہ سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۵۔ **عن** وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ تعالیٰ نھرافی الھواء یسع الارضین کلھا سبع مرات ، فینزل علی ذلک النھر ملک من السماء فیملؤہ ویسد مابین اطرافہ ثم یغتسل منہ ،

۳۶۰۴۔ کتاب الثواب لابی الشیخ ،

۳۶۰۵۔ کتاب الثواب لابی الشیخ ،

فاذا خرج منه قطرمنه قطرات من نور فیخلق الله من کل قطرة منها ملکا یسبح لله بجمیع تسبیح الخلائق کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ہواء میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر اس میں سات دفع سما جائیں، اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا ہے اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے، پھر اس میں نہاتا ہے، جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں ٹپکتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوق الہی سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ۱۹

(۷) ملائکہ نور عزت اور ربانی روح سے پیدا ہوئے

۳۶۰۶ ۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: خلقت الملائکة من نورالعزة ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: فرشتے نور عزت سے بنائے گئے۔

۳۶۰۷ ۔ **عن** یزید بن رومان رضی الله تعالیٰ عنه قال؛بلغنی ان الملائکة روح خلقت من روح الله ۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ فرشتے ربانی روح سے پیدا کئے گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: غالبا اس اجمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ روح ایک فرشتہ ہے جسکے ستر ہزار سر ہیں، ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت۔

وہ ان سب لغتوں سے کہ ایک لاکھ ارسٹھ ہزار ستر جگہ مہاسنکھ ہوئے، جسکی کتابت یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷۰ لکھکر داہنے ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجئے، وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، ہر تسبیح سے

۳۵۰۶ ۔ کتاب الثواب لا بی الشیخ ،

۳۵۰۷ ۔ کتاب الثواب لا بی الشیخ ،

ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کریگا۔عینی۔تفسیر کبیر سیدی شیخ اکبر محی الملت والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں:۔

اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی پھر تاریکی بنائی،ظلمت پراس نور کا پرتو ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا۔پھراس لئے ہوئے نور سے کہ ضیائے صبح کے مانند تھا جس میں شب کی تاریکی مخلوط ہوتی ہے ان ملائکہ کو بنایا جو گرد عرش ہیں،پھر کرسی پیدا کی اوراس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے۔الیواقیت والجواہر۔ ہدایۃ المبارکہ ۷

(۸) حضرت جبرئیل کے نوری نہر میں غوطے سے ملائکہ کی تخلیق

۳۶۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان عن یمین العرش نھرا من نور مثل السموات السبع والارضین السبع والبحار السبع یدخل فیہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کل سحر ویغتسل فیہ فیزداد نور االی نورہ وجما لاالی جمالہ،ثم ینتفض فیخلقاللہ تعالیٰ من کل نقطۃ تقع من ریشہ کذا کذا الف ملك یدخل منھم البیت السبعون الفا ثم لا یعودون الیہ الی ان تقوم الساعۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرش کے داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کی برابر،اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے، پھر پر جھاڑتے ہیں،جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔

ہدایۃ المبارکہ ۱۰

(۹) درود پاک کی برکت سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلك القول ملکا لہ جناح بالمشرق وآخربالمغرب ،یقول : عزوجل لہ : صل علی عبدی کما

۳۶۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۳۶۰۹۔ التفسیر الکبیر للرازی،

صلی علی نبیی ،فھو یصلی علیہ الی یوم القیامۃ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب میں ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔　هدایۃ المبارکہ　۱۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اسکا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص محبت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ انتھی کلامہ الشریف قدس سرہ اللطیف ۔

مواہب شریف میں ہے:۔

مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں، اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے،

سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں۔

نیک کلام، اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ الله یصعد الکلم الطیب ،و العمل الصالح یرفعه ،کے یہ معنی ہیں۔

امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل، کہ جو شخص سورۂ بقرہ وال عمران پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روز قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں

فرماتے ہیں:۔

آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں، اوران میں قوی تر اور حیا میں زائدوہ ہوتے ہیں جوعورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔انفاس ناس سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ احادیث واقوال ہیں جن میں آفرینش ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے،ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے، ہر روز بے شمار بنتے ہیں جنکی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں: قلشانی نے اس مقام پر ایک عجیب وغریب بات کہی: کہ زمین وفضا کے فرشتے عناصر اربعہ سے مرکب ہیں، ان کے جسم ہیں کہ جن میں خون رواں ہوتا ہے۔

الیواقیت میں فرمایا: یہ قول بعض ہے اور شاید ان کی مراد یہ ہو کہ یہ جنات کی ایک نوع ہیں، ان کا نام فرشتے رکھنا ان کی اپنی ایک اصطلاح ہے۔

اسی طرح ایک روایت غریبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی کہ ایک نوع ملائکہ سے توالد کا سلسلہ بھی چلتا ہے جنکو جن کہا جاتا ہے، انہیں سے ابلیس بھی ہے۔ ارشادالساری۔

لیکن واضح رہے کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ملائکہ کے باب میں یہ ہے کہ وہ تذکیر وتانیث اور سلسلہ توالد سے منزہ وپاک ہے۔ هدایة المبارکه ١٣

رہا ان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی سے اسلۂ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا جواب فرمایا: لم یثبت فی ذالك شئ ولا یجوز الحجوم علیه بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیه دلا دخل للقیاس۔

اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور محض احتمال سے اس جرأت روا نہیں۔ نہ نظر کی گنجائش نہ قیاس کا دخل۔

نقله العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انہیں مثل اروح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے، ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا:۔

انه ليس للملائكة اٰخرة هو ذلك انهم لا يمو تون فيبعثون وانما هو صعق و افاقة كا لنوم والا فاقة منه عندنا ذالك حال لا يزال عليه الممكن فى التجلى الاجمالى دنيا وآخرة الخ، نقله فى اليواقيت والجواهر۔

اقول:۔شاید یہ مسئلہ تجسم وتجرد ملائکہ پر مبنی ہو جو انہیں نفوس مجردہ مانتے ہیں جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کیلئے موت نہ ہونی چاہئے کہ روح کبھی نہیں مرتی، موت جسم کے لئے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو جانا، اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہل سنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہ ہی ظاہر مفاد آیت۔اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد تو یہی صحیح ومعتمد ہے،وقال كل نفس ذائقة الموت، ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی جب آیۂ کریمہ، كل من عليها فان، نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیۂ کریمہ كل نفس ذائقة الموت نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب، بن جریر انہیں سے راوی قال:و كل ملك الموت بقبض ارواح المومنين والملائكة۔الحدیث۔

یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

نیز ابن جریر وابو الشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرہم موتا ملک الموت،فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔

بیہقی و فریابی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں تفصیلا انکی کیفیت موت روایت کی۔کہ جب سب فنا ہوں گے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت باقی رہیں گے،رب تبارک وتعالیٰ کہ دانا تر ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت اب کون باقی ہے؟عرض کریں گے:۔

بقی وجھك الباقی الدائم و عبدك جبرئیل و میکائیل و ملك الموت۔

باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت، حکم ہوگا تغرف نفس میکائیل ، میکائیل کی روح قبض کر وہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے۔ پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون باقی ہے عرض کریں گے، وجھك الباقی الکریم وعبدك جبرئیل و ملك الموت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل وملک الموت۔ فرمائے گا: تغرف نفس جبرئیل ، جبرئیل کی روح قبض کر، وہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، پھر فرمائے گا: اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے: وجھك الکریم وعبدك ملك الموت، وھو میت ۔ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ کہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مت، مرجاؤ، وہ بھی مر جائیں گے، پھر فرمائے گا: ابتدا میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا، کہاں ہیں سلاطین، مغرور جو ملک کا دعوی کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، للہ الواحد القھار، آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

ملفق منھما وعندہ الفریابی ان اٰخرھم موتا جبرئیل ۔ واللہ تعالٰی اعلم،

ثم اقول: ۔ اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا، اور حدیث میں سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے گزرا کہ یہ بیشمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے، اور حدیث میں گزرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیح الٰہی کریں گے۔ حدیث میں گزرا وہ فرشتہ قیامت تک مصلی پر درود بھیجتا ہے۔

روایت سخاوی میں گزرا اس کے پر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی کے لئے استغفار کریں گے، ہر مسلمان کے ساتھ جو کراماً کاتبین ہیں ان کے لئے حدیث میں آیا، مرگ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں ، حکم ہوتا ہے میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے: تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔

ولکن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وھللانی کبرانی الی یوم القیامة و اکتباه لعبدی۔

مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح وتحلیل ورکبیر کرواور اسکا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید الخدری والبیهقی فی البعث و ابن ابی الدنیا عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔

یوں ہی اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بیشمار ملائکہ کا زندہ رہنا ثابت اور اصلا کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو، بلکہ روایت مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیت کریمہ،کل نفس ذائقۃ الموت۔تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی لہذا ظاہر یہ ہی ہے کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کرکے فرمایا:۔

والملائكة يموتون فی الصعقة الاولی و ان ملك الموت يقبض ارواحهم ثم يموت۔

فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت انکی روح قبض کریں گے۔پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

(۱۰) عام مومنین بعض ملائکہ سے افضل ہیں

۳۶۱۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : عبدی المؤمن احب الی من بعض ملائكتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مومن بندہ مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔مالی الجیب ۶

۳۶۱۰۔التیسیر للمناوی ۲/ ۱۸۹

(۱۱) فرشتے کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

۳۶۱۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:فی قوله تعالیٰ فالمدبرات امرا' هم الملائكة وكلوا بامور عرفهم الله تعالیٰ العمل بها ،قال عبدالرحمن بن سابط : يدبرالامر فی الدنيا اربعة ،جبريل ،وميكائيل ،وملك الموت ،واسرافيل ،عليهم السلام ،اما جبرئيل فمؤكل بالوحی والبطش وهزم الجيوش واما ميكائيل فمؤكل بالمطر والنبات والارزاق ،واما ملك الموت فمؤكل بقبض الانفس ،واما اسرافيل فهو صاحب الصورولاينزل الا لامر عظيم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدبرات امر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے ہیں جنکی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی، عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا: دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں ، جبرئیل ، میکائیل ، عزرائیل ، اور اسرافیل علیہم السلام ۔ جبرئیل تو وحی الٰہی ، ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں ، کہ ہوائیں چلانا ، لشکروں کو فتح شکست دینا ان سے متعلق ہے ۔ میکائیل باراں اور روئیدگی پر مقرر ہیں ، کہ مینھ برساتے اور درخت وگھاس اور کھیتی اگاتے ہیں ۔ عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں ۔ اسرافیل صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں اور زمین پر کوئی عظیم حکم لیکر اترتے ہیں ۔ علیہم الصلوۃ والسلام ۔

الامن والعلی ۱۵

(۱۲) حضرت جبرئیل دعائیں قبول کرتے ہیں

۳۶۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد المومن ليدعوالله تعالیٰ ،فيقول الله تعالیٰ لجبرئيل : لاتجبه ،فانی احب ان اسمع صوته ، واذا دعاه الفاجر قال : ياجبرئيل ! اقض حاجته ،فانی لا احب ان اسمع صوته ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۱۱۔ التفسير للبغوی ، ۵/۵۱۲ ☆

۳۶۱۲۔ كنز العمال للمتقی ،۳۲۶۱، ۲/ ۸۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۷۴۱

اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندۂ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کرنا، میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے، رب جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت روا کردے، کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

(۱۳) فرشتے رزق دینے پر مقرر ہیں

۳۶۱۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان لله تعالیٰ ملائكة موكلين بارزاق بنی آدم ،ثم قال لهم : ايما عبد وجدتموه جعل الهم هما واحداً فضمنوا رزقه السموات والارض وبنی آدم ،وايما عبد وجدتموه طلبه ،فان تحرى العدل فطيبواله ويسروا،وان تعدى الی غيرذلك فخلوا بينه وبين مايريد ،ثم لاينال فوق الدرجة التی كتبتها له ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں، انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر آخرت کا ہو رہا ہے، آسمان وزمین وانسان سب کو اس کے رزق کا ضامن کردو، یعنی بے طلب ہر طرف سے اسے رزق پہونچاؤ، اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لئے اس کا رزق پاک وآسان کرو، اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو، پھر ملے گا تو اتنا ہی جو میں نے اس کے لئے لکھدیا ہے۔

(۱۴) فرشتہ آدمی کی حفاظت کرتا ہے

۳۶۱۴۔ **عن** كنانة العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :ملك قابض علی ناصيتك ،فاذا تواضعت لله رفعك، واذاتجبرت علی الله قصمك ،وملك قائم علی فيك لايدع الحية ان تدخل فی فيك ۔

۳۶۱۳۔ كنز العمال للمتقی، ۹۳۲۱، ۴/۲۶

۳۶۱۴۔ التفسير لا بن جرير،

حضرت ابو کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے، جب تو اللہ عزوجل جل شانہ کے لئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے، اور جب تو اس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ ڈالتا ہے، ہلاک کردیتا ہے، اور ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا۔

٣٦١٥۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ابن آدم لفی غفلة عما خلق له ،ویبعث الله ملکا فیحفظه حتی یدرك ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم زاد اس سے غافل ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہونچنے تک اس کا نگہبان رہتا ہے۔

(١٥) فرشتے ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورت بناتے ہیں

٣٦١٦۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذامر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ،ثم قال : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیقضی ربك ماشاء ویکتب الملك ،فیقول : یارب ! اجله ؟فیقول ربك ماشاء و یکتب الملك ثم یقول : یا رب ! رزقه ؟ فیقضی ربك ماشاء ،ویکتب الملك ،ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یده فلایزید علی امر ولاینقص ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦١٥۔ التفسیر لا بن کثیر ، ٨/ ٣٨٢ ☆ التفسیر للقرطبی ، ١٧/ ١٤
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ١٠٦ ☆ الحبائك فی الملائك للیسوطی، ٧١
الفتاوی الحدیثیه ، للهیثمی، ٣٥ ☆
٣٦١٦۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ،٢/ ٣٣٣ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ٣/ ١٧٨ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/ ٣٤٥
مشکل الآثار للطحاوی ٣/ ٢٧٩ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ١٤٠
کنزالعمال للمتقی،٥٢٠، ١/ ١١١ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نطفے پر بیالیس راتیں گذرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے، وہ آکراس کی صورت بناتا ہے کان، آنکھ، کھال، گوشت، ہڈیاں خلق کرتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، اور فرشتہ اسی کے مطابق لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اس کی عمر کیا ہوگی؟ تو جو چاہتا ہے تیرا رب فرماتا ہے، فرشتہ اس کو بھی لکھدیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا ہوگا؟ پھر فرشتہ اللہ کے فرمان کے مطابق لکھدیتا ہے، پھر فرشتہ وہ صحیفہ لیکر آتا ہے، اب اس میں نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔

۳۶۱۷۔ **عن** حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باذنی هاتین ،ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ،ثم یتصور علیها الملك ،قال زهیر: حسبته قال : الذی یخلقها ،فیقول : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیجعله الله ذکرا اوانثیٰ ،ثم یقول : یارب ! اسویٌ اوغیر سوی ، فیجعله الله سویا اوغیرسوی ،ثم یقول : یارب ! مارزقه ؟ مااجله ؟ ماخلقه ؟ ثم یجعله الله شقیا اوسعیدا ۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رکھا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس پر صورت بناتا ہے، راوی زہیر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ فرمایا: جو خلق کرتا ہے، کہتا ہے: اے رب! کیا یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کا حکم دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: کیا صحیح وسالم اعضاء والا بنیگا یا ناقص؟ پھر حکم کے مطابق بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا؟ اس کی عمر کیا ہوگی؟ اس کے چال چلن کیسے ہونگے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدچلن یا نیک بنادیتا ہے

۳۶۱۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ملکا مؤکلا بالرحم ،اذا ارادالله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع واربعین لیلة ۔

۳۶۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ، ۲/۳۳۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۷۵
۳۶۱۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/ ۳۳۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۷۱۶ ☆

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے تو چالیس دن سے زیادہ وہ یونہی رہتا ہے۔

٣٦١٩۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان احدكم يجمع خلقه فى بطن امه اربعين يوما ،ثم يكون فى ذلك علقة مثل ذلك ،ثم يكون فى ذلك مضغة مثل ذلك ،ثم يرسل الله الملك فينفخ فيه الروح ويومر باربع كلمات بكتاب،رزقه ،واجله ،وعمله ،وشقى اوسعيد فوالذى لااله غيره ! ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى مايكون بينه وبينها الا ذراع فسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها ،وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى مايكون بينه وبينها الاذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ کا مادۂ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں گوشت کی بوٹی، جب تین چلے گزر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس میں جان ڈالتا ہے، اور چار چیزیں لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے، یعنی رزق، عمر عمل اور یہ کہ بدبخت ہے یا نیک بخت، قسم اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! بیشک تم میں کے کچھ لوگ جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب جنت سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ سبقت کرتا ہے اور وہ شخص دوزخیوں کے کام کرکے دوزخی ہوجاتا ہے۔ اور بعض وہ ہیں جو دوزخیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب دوزخ سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ سبقت کرتا ہے اور جنتیوں کے کام کرکے یہ جنتی ہوجاتا ہے۔١٢م

﴿٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو اللہ عزوجل فرماتا ہے: هوالذى يصوركم فى الارحام كيف يشاء۔
اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے۔

٣٦١٩۔ الصحيح لمسلم، كتاب القدر ٢/٢٣٢

اور فرماتا ہے:۔

هل من خالق غير الله ۔

کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے اللہ کے سوا۔

یہاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر وشرک کے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وہ خود صحیح حدیثوں میں فرمارہے ہیں کہ:۔

فرشتہ تصویر کرتا ہے، فرشتہ صورت بناتا ہے، فرشتہ آنکھ، کان، گوشت، استخواں، بال، کھال، خون خلق کرتا ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتہ کے ہاتھ سے ہوکر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔

شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا۔ والعياذ بالله رب العالمين۔

جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرماکر چپ ہورہے تھے۔

لأهب لك غلاما زكياً۔ تاکہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔

یہاں تو ان سے کم درجہ کے ملائکہ کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹیوں کی خلق تصویر ہورہی ہے۔

احمق جاہلو! اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو۔ یہ فرق نسبت اٹھانا، اقسام اسناد مٹانا، خدا جانے تمہیں کن بڑے حالوں پہونچائیگا۔ مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے۔

الامن والعلی　٢٤٥

(١٦) فرشتہ قاضی شرع کی اعانت کرتا ہے

٣٦٢٠۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان ليسدد انه ويوفقانه ويرشد انه مالم يجر، فاذا جار عرجا وتركاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٢٠۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/ ٨٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٨/ ١٧٦
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤، ☆ لسان الميزان لا بن حجر۔ ٦/ ٨٥٣
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٦/ ٩٩ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر دو فرشتے اترتے ہیں، کہ وہ اسے راستی دیتے ،توفیق بخشتے ،سیدھی راہ پر لاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے، جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور اڑ گئے۔

الامن والعلی ۲۴۶

(۱۷) فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہوتا ہے۔

۳۶۲۱۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حمی مؤمنا من منافق یعیبہ بعث اللہ تبارک وتعالی ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جنہم ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہوتو جو شخص اس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے۔ الامن والعلی ۲۴۷

۳۶۲۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۴۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۲۹۳
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/ ۱۰۵ ☆
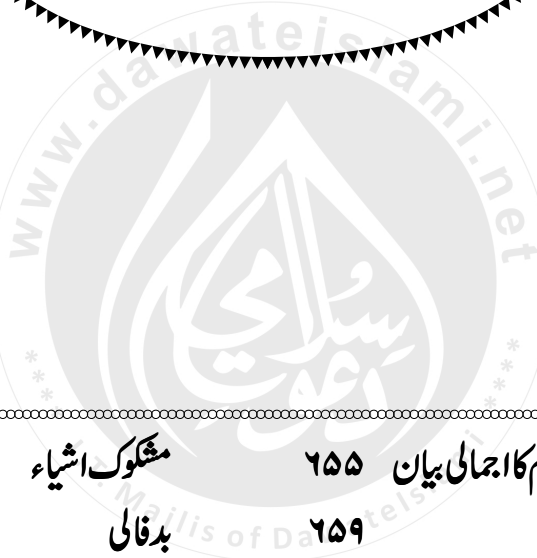
کتاب الشتی

۲۲۔ کتاب الشتی

(۱) حلال وحرام کا اجمالی بیان اور مسکوت عنہ معاف

٣٦٢٢۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال مااحل اللہ فی کتابہ ،والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا، اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا، اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی اسمیں کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی تصدیق خود قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے۔

یاایھاالذین آمنوا ! لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ،وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنھا ،واللہ غفوررحیم۔

اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں برا لگے، اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھوگے تو تم پر ظاہر کردی جائینگی ،اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بہت باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہوجاتیں، اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہوجاتیں، پھر جو نہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا۔ اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں ان کا ذکر نہ فرمایا، یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے، بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے، کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں، تو مسلمانوں کو فرماتا ہے: تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھوگے حکم مناسب دیا جائیگا، اور تمہیں کودقت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن

٣٦٢٢۔ الجامع للترمذی، ١/ ٢٠٦ ☆
السنن لا بن ماجہ ، ٢/ ٢٤٩ ☆
المستدرك للحاكم، ٤/ ١١٥ ☆

باتوں کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ نکلے وہ ہر گز منع نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی معافی میں ہیں۔
فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۷

۳۶۲۳۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ فرض فرائض فلاتضیعوها ،وحرم حرمات فلا تنتهکوها،وحدحدودافلاتعتدوها،وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثواعنها

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں، انہیں ہاتھ سے نہ دو، اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو، اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو، اللہ نے کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔
فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۷

۳۶۲۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماحل فهوحلال ،وماحرم فهوحرام ، وماسکت عنه فهو عفو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے، اور جسے حرام کہا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔
ماآتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا ۔
جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔
تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ فتاوی افریقہ ۱۱۵

۳۶۲۳۔السنن الکبری، للبیهقی، ۱۰/ ۱۳ ☆ الکامل لا بن عدی، ۱/ ۳۹۵
المستدرك للحاکم، ۲/ ۱۲۲ ☆ المطالب العالية لا بن حجر، ۲۹۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۲۶۶ ☆ حلية الاولياء لا بی نعیم، ۹/ ۱۷
۳۶۲۴۔السنن لا بی داؤد،

(۲) حلال وحرام کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں

۳۶۲۵۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین ،والحرام بین ،وما بینهما مشتبهات ،لایعلمهن کثیر من الناس ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال چیزیں واضح ہیں،اورحرام بھی واضح ہیں،لیکن ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں،بہت سے لوگ ان سے غافل ہیں۔

۳۶۲۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین والحرام بین ،وبینهما امور مشتبهة ،فمن ترك ماشبه علیه من الاثم کان لما استبان له اترك ، ومن اجترأ علی مایشك فیه من الاثم اوشك ان یواقع مااستبان ،والمعاصی حمی الله ،من یرتع حول الحمی یوشك ان یواقعه ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال وحرام واضح ہیں،اوران کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں، جس نے مشتبہات کوترک کردیا وہ محرمات کوبھی چھوڑ دے گا،اورجس نے مشتبہ امورکواختیارکیا عنقریب وہ کھلے گناہ میں ملبوث ہوسکتا ہے،گناہ اللہ تعالیٰ کی حمی ہیں،جوشخص اس کے اردگرد جانورچرائےگاعین ممکن کہ وہ اس میں داخل ہوجائے۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آدمی کو حظوظ نفس کی وسعتیں خراب کرتی ہیں،حق سبحانہ وتعالیٰ نے جب انسان کوبحکم " الدنیا خضرة حلوة "اس سبزہ زار،شہدنماز ہرفروش،یعنی دنیا میں بھیجا،بمحض رحمت ازلی اس کے قاتل زہرکوالگ چن کرحد مقررفرمادی،اورنواہی شرعیہ سے عام منادی سنادی،کہ

۳۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، ۲/ ۲۸
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۴/ ۲۷۰ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/ ۲۷۳
المسند لا حمد بن حنبل ۴/ ۲۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۵
۳۶۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلال بین والحرام بین، ۱/ ۲۷۵

او غافل بکریو! اس احاطہ کے اندر نہ چرنا، تمہارا دشمن بھیڑیا کہ عبارت شیطان سے ہے اسی جنگل میں رہتا ہے، یہاں کی گھاس اس وقت کی نظر میں تمہیں ہری ہری دوب، لہکتی لہلہاتی نظر آتی ہے، مگر خبردار! اس میں بالکل زہر بھرا ہے، اب اس مرغزار کی گھاس تین قسم کی ہوگئی، کچھ سب کو معلوم ہے کہ اسی قطعہ کی ہے جس میں زہر ہے، اور کچھ اس ٹکڑے سے بہت دور ہے جسے ہم یقینی اپنے حق میں نافع یا ضرر سے خالی جانتے ہیں، اور جو کچھ اس پہلے خُطہ کے آس پاس رہ گئی اس میں شبہ ہے، کیا جانئے شاید اس میں کی ہو۔ تو ہم میں سے جن کو اپنی جان پیاری اور ہوش وخرد کی پاسداری تھی انہوں نے تو اس تختہ کے دور ہی سے کوسوں کا طرارہ بھرا، اور بھولی بھیڑیں اپنی نادانی سے یہ ہی کہتی رہیں: کہ ابھی تو وہ ٹکڑا نہیں آیا ہے، ابھی تو دور معلوم ہوتا ہے، یہاں تک کہ خاص اس خطہ میں جا پڑیں اور زہر کی گھاس نے کام تمام کیا۔ آدمی کو اگر پلاؤ کی رکابی دی جائے اور کہدیں: کہ اس کے خاص وسط میں روپیہ بھر جگہ کے قریب سنکھیا پسی ہوئی ملی ہے، ڈرتے ڈرتے کناروں سے کھائے گا اور بجائے ایک روپیہ کے چار روپیہ کی جگہ چھوڑ دے گا، کاش ایسی احتیاط جو اپنے بدن کی محافظت میں کرتا ہے قلب کی نگاہ داشت میں بجالاتا۔

اے عزیز! باشاہوں کا قاعدہ ہے، ایک چراگاہ محصور کرلیتے ہیں کہ رعایا اس میں نہ چرانے پائیں، عربی میں اسے حمیٰ کہتے ہیں، خدا اور رسول کی سچی سلطنت، قاہر بادشاہت میں حمیٰ محرمات شرعیہ ہیں، جسے اپنے دین وآبرو کا خیال ہے شبہات سے بچے گا، کہ مبادا آس پاس چراتے چراتے خاص حمیٰ میں جا پڑے، اور جو نہیں مانتے تو قریب ہے کہ انہیں ایک دن یہ واقعہ پیش آجائے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹

(۳) مشکوک چیزوں کو چھوڑ دو

۳۶۲۷۔ **عن** الحسن المجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :دع مایریبك الی مالا یریبك ،فان الصدق طمانیة ،وان الکذب ریبة ۔

حضرت حسن مجتبی گل مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر المشتبهات ، ۱/ ۲۷۵
الجامع للترمذی، آخر ابواب القیامة ، ۲/ ۷۵

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے، کہ صدق موجب اطمینان اور کذب موجب قلق ہے۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۳

(۴) برائی اور منکر کو مٹا دو

۳۶۲۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ، فان لم یستطع فبلسانہ ، فان لم یستطع فبقلبہ ، وذلک اضعف الایمان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ناجائز بات کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے ،اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو زبان سے منع کرے ،اگر اس کی طاقت نہیں تو دل سے برا جانے ،اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۲/ ۴۹۷

(۵) کنگھا کرنا سنت ہے

۳۶۲۹ ۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھی دانت کا کنگھا کرتے تھے۔
فتاوی رضویہ ۲/۴۲

۳۶۲۸۔ الصحیح لمسلم،
الجامع للترمذی، فتن، ۱۱
السنن لابی داؤد، باب الامروالنھی ،۲/ ۵۹۶
السنن للنسائی ایمان، ☆ ۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۰ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۷/ ۲۵۸
السنن الکبری للبیھقی، ۳/ ۲۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۵۲۶
التمھید لابن عبدالبر، ۱۰/ ۲۶۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۵۲۴،
۳۶۲۹۔السنن الکبری للبیھقی،

(٦) ہر دن کنگھی نہ کی جائے

٣٦٣٠۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الاغباً۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، مگر ناغہ کرکے۔

٣٦٣١۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قال : نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان یمشط احدنا کل یوم ۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دن کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

﴿٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مقصود احادیث ترفہ وتنعم کی کثرت اور تزئین وتحسین بدن میں انہماک سے نہی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مرد کو زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی چوٹی میں مشغولی نہ چاہئے۔ اور جہاں پر نیت ذمیمہ نہ ہو بلکہ بہ نیت صالحہ مثل علاج وغیرہ دن میں کئی بار کنگھی کرے کوئی حرج وکراہت نہیں۔

(٧) کسی ضرورت سے ہر دن کنگھی کرسکتا ہے

٣٦٣٢۔ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله

٣٦٣٠۔ السنن لا بی داؤد،
الجامع للترمذی، ٢٠٨/١
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٢٧٩/٦ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٥٠١
المسند لا حمد بن حنبل، ٨٦/٤ ☆ التهید لا بن عبد البر، ٥١/٥
الکامل لا بن عدی، ☆ المصنف لا بن ابی شیبة ، ٢٩٢/٨
المسند للعقیلی ١٣٧/٤ ☆
٣٦٣١۔السنن لا بی داؤد، ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ١١١/٤ ☆ الحاوی للفتاوی ، للسیوطی، ٩٥/٢
٣٦٣٢۔ المؤطا لمالك باب اصلاح الشعر ، ٣٧٦

تعالیٰ علیه وسلم: ان لی جمة فأرجلها ؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعم واکرمها ،قال : فکان ابوقتادة ربما دهنهافی الیوم مرتین لما قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم واکرمها ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: میرے بال شانوں تک ہیں، کیا میں انہیں کنگھی کروں؟ فرمایا: ہاں اوران کی عزت کر، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دوبار بالوں میں تیل ڈالتے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا، ہاں اوران کی عزت کر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۹

(۸) بالوں کوسنوارنا چاہیئے

٣٦٣٣۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان له شعر فلیکرمه ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۵۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکے سر پر بال ہوں وہ بالوں کی عزت کرے کہ ان کو کبھی کبھی سنوارتا رہے۔۱۲م

(۹) بدفالی ناجائز ہے

٣٦٣٤۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الطیرة شرك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٣٣۔ السنن لابی داؤد، باب فی اصلاح الشعر، ٢/ ٥٧٣
شرح السنة للبغوی، ١٢/ ٨٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٥/ ٥٤
مشکل الآثار للطحاوی، ٤/٣٢٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٣٦٨
٣٦٣٤۔ الجامع للترمذی، ١/ ١٩٤ ☆
السنن لابی داؤد، ادب، ٢٤، ٢/ ٢٦١ ☆
السنن لابن ماجه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٣٨٩ ☆ المستدرك للحاکم، ١/ ١٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٣٣٠ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی لینا اور اس پر عمل کرنا مشرکین کا طریقہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۹/۹

(۱۰) علم رمل ناجائز ہے

۳۶۳۵۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! انى حديث عهدبجاهلية وقد جاء الله بالاسلام ،وان منار جالا يأتون الكهان قال: فلاتأتهم ،قال : ومنا رجال يتطيرون ،قال : ذلك شئ يجدونه فى صدورهم فلايصدهم ،وقال ابن الصباح : فلا يصدنكم ،قال : قلت : ومنا رجال يخطون ، قال : كان نبى من الانبياء يخط ،فمن وافق خطه فذاك ۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے مشرف فرمایا، ہم میں بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں،فرمایا:تم وہاں نہ جانا، میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض پرندا اڑا کر فال لیتے ہیں ،فرمایا: یہ ان کے خیالات فاسدہ ہیں، ان کی بنا پر کاموں سے نہ رکیں،عرض کی: بعض لکیریں کھینچ کر آئندہ کی بات بتاتے ہیں،فرمایا: ایک پیغمبر (حضرت دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جسکا خط ان کے موافق ہوگا تو درست ہے۔۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ ٹھرادینا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمل پھینکنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ حدیث صراحۃً مفید ممانعت ہے، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواز موافقت خط انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے مشروط فرمایا اور وہ معلوم نہیں تو جواز بھی نہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں:۔

مقصود حدیث تحریم رمل ہے کہ اباحت بشرط موافقت ہے اور وہ نامعلوم تو اباحت بھی معدوم۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

حاصل حدیث یہ ہے کہ رمل اس شریعت میں حرام ہے کہ موافقت معدوم ہے یا موھوم۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۳

(۱۱) منہ پر طمانچہ نہ مارو

۳۶۳۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذاقاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه ،فان الله خلق آدم علی صورته ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے اتفاق سے بھڑ جائے تو چہرے پر زدوکوب نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کوان کی عظیم وکریم صورت پر پیدافرمایا۔۱۲م

(۱۲) بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے

۳۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما الصرعة الذی یملك نفسه عند الغضب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے۔ فقہ شہنشاہ ۲۲

✳✸✳✸✳✸✳✸✳✸✳

✳✸✳✸✳✸✳✸

۳۶۳۶۔ الصحیح لمسلم، ۲/۳۲۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۱۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۷۹۵۱،
شرح السنة للبغوی، ۱۰/۲۶۵ ☆ کنز ا العمال للمتقی، ۱۱۴۲،
فتح الباری ،للعسقلانی، ۵/۱۸۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۰۶

۳۶۳۷۔ الادب المفرد للبخاری، با ب من مات له سقط،

(۱۳) سفر سے جلد واپس آئے

٣٦٣٨۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : السفر قطعة من العذاب ،يمنع احدكم نومه وطعامه و شرابه ، فاذاقضی احدكم نهمته من وجهه فليعجل الی اهله ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سفرایک تکلیف دہ چیز ہے، کہ تمہارے کھانے پینے اور نیند میں خلل انداز ہوتا ہے، جب ضرورت پوری ہوجائے تو جلد واپس آنا چاہیئے ۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو بے ضرورت چار ماہ سے زیادہ کے لئے چھوڑ کر ہرگز سفر میں نہ ٹھرے، حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۵٦۹

(۱۴) کنکریاں پھینک کر مارنا منع ہے

٣٦٣٩۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن الخذف ،وقال : انه لايقتل الصيد ولاينكال لعدو، وانه يفقو العين ويكسر السن ۔

٣٦٣٨۔ الجامع الصحيح للبخاری، ٣/ ١٠ ☆ الصحيح لمسلم، امارة، ١٧٩ ☆ السنن لا بن ماجه، ٢٨٨٢ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٢٣٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٥/٢٥٩ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٣/ ١٢٠ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ١/ ٢٢٠ حلية الاولياء لا بی نعيم، ٦/ ٣٤٤ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر ٤/ ٢٤٧ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢/ ٥٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ١١/ ٣٧

٣٦٣٩۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب الخذف البندقة، ٢/ ٨٣٨ الصحيح لمسلم، ٢/ ١٥٢ ☆ السنن لا بن ماجه ، باب النهی عن الخذف، ٢/ ٢٤٠ المسند لا حمد بن حنبل ٤/ ٨٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٣/٥٥٨

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی، یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: نہ ان سے دشمن پروار ہوسکے، اور نہ جانور کا شکار، اس کا نتیجہ یہ ہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑے۔

احکام شریعت ۲۵۶

(۱۵) بچوں سے معمولی کام لینا جائز ہے

۳۶۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب ،فجاء فخطأ فی خطأة وقال : اذھب ادع لی معاویة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے تھپکی دی اور فرمایا: معاویہ کو بلالاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے بچے کو اس طرح کے کام کے لئے بھیجا جاسکتا ہے، اور اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ بچے کی منفعت میں تصرف کیا، کیونکہ یہ معمولی چیز ہے، اور شریعت نے ضرورۃً ایسی چیزوں کی اجازت دی ہے، اور عام طور پر مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۱۷

(۱۶) ہبہ کرکے واپس لینا برا ہے

۳۶۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۳۶۴۰۔ الصحیح لمسلم، باب من لعن النبی ﷺ، ۲/ ۳۲۵

۳۶۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری،

السنن لابی داؤد،

السنن لابن ماجہ،

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۲۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/ ۱۸۰

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۵۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/ ۱۵۳

شرح السنة للبغوی، ۸/ ۲۹۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۶/ ۵۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ ، لیس لنا مثل السؤ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے کھالیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۶۹/۵

٣٦٤٢۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استفت عن قلبک وان افتاک المفتون ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لو خواہ تمہیں مفتی کچھ بھی فتوی دیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا، قرآن عظیم نے غیر عالم کے لئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو، ہاں اگر عالم، فقیہ، مبصر ماہر متبحر ہو تو اسے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے دل سے فیصلہ کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۴۱/۹

(۱۷) ہر شخص کے خمیر میں اس کے مدفن کی مٹی ہوتی ہے

٣٦٤٣۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن مولود الاوقدرعلیہ من تراب حفرتہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

٣٦٤٤۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

٣٦٤٢۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ١٩٤ ☆ حلیۃ الا لیاء لا بی نعیم، ٩/ ٤٤
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٣/ ٢١٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١/ ١٣١
المغنی للعراقی، ١/ ٢٠ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ۔ ١/ ١٤٥
٣٦٤٣۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ٢/ ٢٨٠ ☆ التفسیر للقرطبی ١١/ ٢١٠
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ١١/ ١٦٠ ☆
٣٦٤٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٦٧٣، ١١/ ٥٦٥ ☆ العلل المتناھیۃ لا بن الجوزی، ١/ ١٩٣

الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن مولود الاوفی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها ،واناابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہانتک کہ اسی میں دفن کیا جائے ،اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے اس میں دفن ہونگے ۔

فتاوی افریقہ ۱۰۰

۳٦٤٥۔ **عن** عطاء الخر اسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأخذ من تراب المکان الذی یدفن فیه ،فیذره علی النطفة فیخلق من التراب ومن النطفة ، وذلك قوله تعالیٰ : منها خلقنا کم وفیها نعید کم ومنها نخرجکم تارة اخری ۔

حضرت امام عطاخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکراس کے مدفن کی مٹی لاکراس نطفہ پر چھڑکتا ہے،تو آدمی اس مٹی اوراس بوند سے بنتا ہے،اور یہ ہے مولی تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ۔ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا،اوراسی میں پھر تمہیں لیجائینگے ،اوراسی سے پھر ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ فتاوی افریقہ ۱۰۰

(۱۸) سب سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی

۳٦٤٦۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ماخلق الله القلم ،قال له : اکتب ،قال: یارب ! وما اکتب ؟ قال : اکتب مقادیر کل شیٔ ماکان وماهو کائن الی الابد ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدافرما کراس سے فرمایا: لکھ،اس نے عرض کی: اے رب ! کیا لکھوں؟ فرمایا: ہر چیز کی تقدیر،اور جو کچھ ہوااور ابدتک ہوگا سب کچھ لکھ۔ مالی الجیب ٦

۳٦٤٥۔ الترغیب الترهیب للمنذری ،،

۳٦٤٦۔ شرح الزرقانی علی المواهب، ٦/ ۱۰۳

(۱۹) فضائل میں احادیث ضعیفہ پر بھی عمل جائز ہے

٣٦٤٧۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بلغه عن الله عزوجل شئ فیه فضیلة ،فأخذ به ایمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله تعالیٰ ذلك وان لم یكن كذلك ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچے، وہ اپنے یقین اور ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

٣٦٤٨۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من بلغه عن الله عزوجل شئ فیه فضیلة ، فأخذ به ایمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك الثواب وان لم یكن مابلغه حقا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچی، وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث اسے پہونچی حق نہ ہو۔

٣٦٤٩۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماجاء کم خیر منی قلته اولم اقله فانی اقوله ،وماجاء کم عنی من شر فانی لاأقول الشر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں میری طرف سے اچھی بات کا حکم پہونچے خواہ میں نے وہ بات کہی ہو یا نہیں، تو تم یہ سمجھو کہ وہ بات میں نے کہی ہے، اور جو میری طرف کوئی برا حکم منسوب کرے تو

٣٦٤٧۔ كنز العمال للمتقی ،٤٣١٣٢، ١٥/ ٧٩١

٣٦٤٨۔ الموضوعات لا بن الجوزی ٣/ ١٥٣

٣٦٤٩۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٣٦٧

سن لو! میں بری بات کا حکم نہیں دیتا۔۱۲م

۳۶۵۰۔ **عن** حمزة بن عبدالمجيد رحمه الله تعالیٰ قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم في النوم في الحجر فقلت : بابي انت وامي يارسول الله ! انه قدبلغناعنك ،انك قلت : من سمع حديثا فيه ثواب، فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله تعالیٰ ذلك الثواب وان كان الحديث باطلا،فقال : اى و رب هذه البلدة ! انه لمنى وانا قلته ۔

حضرت حمزہ بن عبدالمجید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظّمہ میں دیکھا،عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ،ہمیں حضور سے حدیث پہونچی ہے کہ حضور نے ارشادفرمایاہے: جوشخص کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو،وہ اس حدیث پر باامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطافرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں قسم اس شہر کے رب کی! بیشک یہ حدیث مجھ سے ہےاور میں نے فرمائی ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۶۵۱۔ **عن** ابی حمزة انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم :من بلغه عن الله تعالیٰ فضيلة فلم يصدق بهالم ينلها ۔

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہونچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے گا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوعمر بن عبدالبر نے حدیث مذکورروایت کرکےفرمایا:۔

اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون فى الفضائل فيروونها عن كل ،وانما يتشددون فى احاديث الاحكام ۔

تمام علماء محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں ،انہیں ہر شخص سے روایت

۳۶۵۰_الفوائد للخلعی ، نا یاب ،

۳۶۵۱_المسند لا بی یعلی ، ۳/ ۳۸۷

کر لیتے ہیں، ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوا، کہ جسے اس قسم کی خبر پہونچی کہ جو ایسا کرے گا یہ فائدہ پائے گا، اسے چاہیئے نیک نیتی سے اس پر عمل کرے اور تحقیق صحت حدیث ونظافت سند کے پیچھے نہ پڑے۔ وہ انشاء اللہ اپنے حسن نیت سے اس نفع کو پہونچ ہی جائیگا۔

اقول: یعنی جب تک اس حدیث کا بطلان ظاہر نہ ہو۔ کہ بعد ثبوت بطلان رجاء وامید کے کوئی معنی نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۸۸

(۲۰) اللہ تعالیٰ فاسق کے ذریعہ بھی دین کی تائید کرالیتا ہے

٣٦٥٢۔ **عن** عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ لیؤید الاسلام برجال ماهم باهله ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کراتا ہے جو خود اہل اسلام سے نہیں۔ شرح المطالب ۴۷

٣٦٥٣۔ **عن** ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یؤید هذا لدین باقوام لاخلاق لهم ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت ایسے لوگوں سے بھی کرالیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ۱۲م شرح المطالب ۴۷

(۲۱) زمین وآسمان ساکن ہیں اور سورج چلتا ہے

٣٦٥٤۔ **عن** ابی وائل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : من این جئت ؟ قال: من الشام ،فقال : من

٣٦٥٢۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨١٥٧، ١٠/ ١٨ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦/ ٥٠٣

٣٦٥٣۔ المسند لا حمد بنحنبل، ٥/ ٤٥ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٢/ ١٣

٣٦٥٤۔

لقيت ،قال : لقيت كعبا ،فقال : ما حدثك كعب ؟ قال : حدثنى ان السموات تدارعلى منكب ملك ،فقال : صدقته او كذبته ،قال : ماصدقته ولا كذبته ،قال : لوددت انك افتديت من رحلتك اليه براحلتك ،ارحلها ،كذب كعب ،ان الله تعالىٰ يقول : ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا،ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده ،زاد غير ابن جرير ،وكفى بها زوالاان تدورا۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے ،فرمایا: کہاں سے آئے ؟ عرض کی: شام سے،فرمایا: وہاں کس سے ملے؟ عرض کی: کعب احبار سے،فرمایا: کعب نے تم سے کیا بات کی؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں،فرمایا: تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب،عرض کی: کچھ نہیں،(یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہوا اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تم اپنا اونٹ اوراس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے ،کعب نے جھوٹ کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں ،اوروہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے ،گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

٣٦٥٥۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال :ذهب جندب البجلى الى كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنهما ثم رجع فقال له عبدالله : حدثنا ماحدثك ؟ فقال :حدثنى ان السماء فى قطب كقطب الرحا،قال عبدالله :لوددت انك افتديت رحلتك بمثل راحلتك ،ثم قال: ماتنكب اليهودية فى قلب عبدفكادت ان تفارقه ، ثم قال : ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا ،وكفى بها زوالا ان تدورا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر واپس آئے،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہو: کعب احبار نے تم سے کیا کہا؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے،حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دیکراس

٣٦٥٥۔ التفسير للطبرى،

سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے، اللہ تو فرمارہاہے: **بیشک اللہ آسمان اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں**۔ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

٣٦٥٦۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول : ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ،فقال حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما : کذب کعب ،ان اللہ تعالیٰ یسمك السموات والارض ، ان تزولا ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے، جیسے چکی کی کیلی،اس پر حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کعب نے جھوٹ کہا، **بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں**۔

﴿١٠﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! ان اجلۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مطلق حرکت کو زوال مانا اور اس پر انکار فرمایا اور قائل کی تکذیب کی ،اور اسے بقایائے خیالات یہودیت سے بتایا۔ وہ اتنا نہ سمجھ سکتے تھے کہ ہم کعب احبار کی ناحق تکذیب کیوں فرمائیں۔آیت میں تو زوال کی نفی فرمائی ہے اور ان کا یہ پھرنا چلنا اپنے اماکن میں ہے۔ جہاں تک احسن الخالقین تعالیٰ نے ان کو حرکت کا امکان دیاہے وہاں تک ان کا حرکت کرنا ان کا زوال نہ ہوگا۔

مگر ان کا ذہن مبارک اس معنی باطل کی طرف نہ گیا نہ جاسکتا تھا، بلکہ اس کے ابطال ہی کی طرف گیا اور جانا ضرور تھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً زوال کی نفی فرمائی ہے نہ کہ خاص زوال عن المدار کی۔تو انہوں نے روانہ رکھا کہ کلام الہی میں اپنی طرف سے پیوند لگالیں۔لاجرم اس پر رد فرمایا اور اس قدر شدید واشد فرمایا۔ وللہ الحمد

تنبیہ۔کعب احبار تابعین اخیار سے ہیں،خلافت فاروقی میں یہودی سے مسلمان

٣٦٥٦۔ التفسیر لعبد بن حمید ،

ہوئے ، کتب سابقہ کے عالم تھے ، اہل کتاب کی احادیث اکثر بیان کرتے ، انہیں میں سے یہ خیال تھا جسکی تغلیط ان اکابر صحابہ نے قرآن عظیم سے فرمادی ، تو کذب کعب ، کے یہ معنی ہیں کہ کعب نے غلط کہا ، نہ یہ کہ معاذ اللہ قصداً جھوٹ کہا۔ کذب ، بمعنی اخطأ ، محاورۂ مجاز ہے ، اور خراش یہودیت بمشکل چھوٹنے سے یہ مراد ہے ، کہ ان کے دل میں علم یہود بھرا ہوا تھا ، وہ تین قسم ہے۔

(۱) باطل صریح

(۲) حق صحیح

(۳) مشکوک

اسلام لاکر قسم اول کا حرف حرف قطعاً ان کے دل سے نکل گیا۔

قسم دوم کا علم اور مستجل ہو گیا۔

قسم سوم کہ جب تک اپنی شریعت سے اس کا حال نہ معلوم ہو حکم ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرو ممکن کہ ان کی تحریفات یا خرافات سے ہو نہ تکذیب کرو ممکن کہ توریت یا تعلیمات سے ہو۔

یہ مسئلہ قسم سوم بقایائے علم یہود سے تھا جس کے بطلان پر آگاہ نہ ہو کر انہوں نے بیان کیا اور صحابہ کرام نے قرآن عظیم سے اس کا بطلان ظاہر فرمادیا۔ یعنی یہ نہ تو توریت سے ہے نہ تعلیمات سے ، بلکہ ان خبیثوں کی خرافات سے۔

تابعین صحابہ کرام کے تابع و خادم ہیں ، مخدوم اپنے خدام کو ایسے الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں ، اور مطلب یہ ہے جو ہم نے واضح کیا ، وللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۸۳

(۲۲) افتادہ زمین اللہ و رسول کی ہے

۳۶۵۷۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عادی الارض لله ولرسوله ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۱۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۳۲
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳ / ۶۲ ☆ المسند للعقیلی ۳/۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افتادہ زمین اللہ ورسول کی ہے۔جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ　　۸۰۶/۳

۳۶۵۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیستامره فیها ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان شئت حبست اصلهاوتصدقت بها ،قال : فتصدق بها عمرالفاروق انه لایباع ، ولایوهب ولایورث،وتصدق بهافی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر کی زمین ملی ،تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔حضور نے ارشاد فرمایا: چاہو تو اس کی اصل کو یعنی درخت روک لو اور پھل صدقہ کردو،راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کردیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور ورثہ میں دینا منع ہے، یہ فقیروں ،قرابت داروں ،گردن چھڑانے والوں،اللہ کے راستوں،مسافروں اور مہمانوں کے لئے وقف ہے۔

فتاوی رضویہ　　۶۲۸/۳

(۲۳) عرب وموالی اپنے کفو ہیں

۳۶۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول

۳۶۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۸۲/۱ ☆
الصحیح لمسلم، ۴۱/۲ ☆
السنن لا بن ماجه، ۱۷۴/۲ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۵۵/۲ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۲۶۳/۸
المصنف لا بن ابی شیبة ، ۲۵۲/۶ ☆ التمهید لا بن عبد البر ، ۲۱۴/۱
شرح معانی الآثار، ۹۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۲۶۰/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۴/۵
۳۶۵۹۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۳۵/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۹۹ ۳۱۸/۱۶ ☆

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : العرب للعرب اكفاء ،والموالى للموالى اكفاء ، الاحائك او حجام ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب عرب کے کفو، اور موالی موالی کے، مگر جولاہا یا حجام۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲۴) بیعت وارادت

٣٦٦٠ـ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : بايعنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على السمع والطاعةفى العسر واليسر والمنشط والمكره وان لا ننازع للأمر اهله ـ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم سے ہم نے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری، ہر خوشی ونا گواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کرینگے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چوں وچرانہ کرینگے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شیخ ھادی کا حکم رسول کا حکم ہے، اور رسول کا حکم اللہ کا حکم، اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرتا۔

عوارف شریف میں فرمایا:۔

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کردیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا، اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہوگیا۔ فتاوی افریقہ ۱۵۱

٣٦٦٠ـ الجامع الصحيح للبخارى، ٢/ ١٠٦٩ ☆ الصحيح لمسلم، ١/٥٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ـ ٥/ ٣١٤ ☆ السنن للنسائى، كتاب البيعة، ٢/ ١٦١

(۲۵) بیعت وامامت کبری

٣٦٦١۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من خلع یدامن طاعته لقی الله یوم القیامة ولاحجة له ، ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا ہاتھ اپنے امام وہادی کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا کہ قیامت کے دن اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

نقاء السلافہ　　۳۱

(۲۶) اطاعت خدا و رضائے الٰہی

٣٦٦٢۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال ربکم : لو ان عبادی اطاعونی لا سقیتهم المطر باللیل واطلعت علیهم الشمس بالنهار ،ولما اسمعتهم صوت الرعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات کو انہیں مینہ دیتا اور دن کو کھول دیتا اور انہیں بادل کی گرج نہ سناتا۔

فتاوی افریقہ ۳٦

٣٦٦٢۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٣٥٩ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/ ٢٥٦
مجمع الزوائد للهيثمی، ٢/١١٢ ☆ كنز العمال للمتقی،٣١٦، ١/٧٨
البداية والنهاية لا بن كثير، ١/٣٩ ☆
٣٦٦١۔ الصحيح لملسم، امارة ، ٥٨ ☆
المسند لا حمد بن حنبل ٣/ ٤٤٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ٨/١٥٦
كنز العمال للمتقی،١٤٨١٠، ٦/٥٢ ☆ اتحا ف السادة للزبيدی ، ٦/ ١٢٢
التفسير لا بن كثير ٢/٣٠٢ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٣ /٧

٣٦٦٣۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربکم تعالیٰ لیعجب من عبدہ اذا قال : رب اغفرلی ذنوبی ۔

امیرالمومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک تمہارارب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتاہے:الٰہی !میرے گناہ بخش دے۔ فتاوی افریقہ ٣٦

اللھم اغفرلی ولوالدی ولاساتذتی ولا حبابی ولسائر المو منین یوم یقوم الحساب۔

الٰہی ! تیرا یہ عاجز وحقیر، ضعیف وناتواں، پرمعاصی وسراپاتقصیر بندہ تیری بارگاہ میں بصد عجز و نیاز رجوع لاتا اوراپنے بے شمار گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے،مولیٰ تعالیٰ اپنی بارگاہ لطف وکرم میں پناہ عطافرما۔

الٰہی ! تیراسیاہ کاروگناہگار بندہ اپنی خطاؤں کے کامل اعتراف کےساتھ تیرے دربار کریم میں حاضرآیاہے اورتجھ سے بخشش کا طالب ہے۔رب کریم اسکی خطاؤں کو بخش دے، ماں باپ،اساتذہ ومحبین ، بھائی بہن اوراہل وعیال عزیزواقارب اورجملہ مسلمانوں کی بخشش فرما۔سب کے درجات بلندفرما۔

اساتذہ جامعہ نوریہ رضویہ،طلبہ جملہ اراکین ومعاونین ادارہ اوراس کتاب کی تالیف واشاعت میں حصہ لینے والے جملہ معاونین کوسعادت دارین سے سرفرازفرما۔

الٰہی ! اپنے فضل وکرم سے نواز اور ’’جامع الاحادیث‘‘ کوشرف قبولیت سے مشرف فرما،اس کوخالص اپنے وجہ کریم کے لئے فرمااوراپنی رضا کے لئے قائم وباقی رکھ۔لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا، اپنے بندوں میں مقبولیت عطا فرما اور مسلمانوں کے قلوب کواس سے استفادہ کی طرف مائل فرما۔

٣٦٦٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مایقول اذا رکب دابة ٢/ ١٨٢
السنن لابی داؤد باب ما یقول الرجل اذا رکب ١/ ٣٥٠
کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٣ ١/ ٤٧٦ ☆ منحة المعبود للساعاتی ٥٧٤

رب کریم ! میں اپنی کم علمی ، بے نوائی اور ہیچ مدانی کا پورا احساس واعتراف کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے مشرف فرما۔ خدمت دین کی توفیق رفیق عطا فرما اور ہر کام اپنی رضا کے لئے کرنے کے اسباب مہیا فرما۔

آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی الہ وصحبہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم صلوۃ دائمۃ بدوام الملک الحی القیوم۔

بحمدہ تعالیٰ جس منزل کی طرف یہ حقیر سراپا تقصیر ۴؍محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵؍جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت دس بجکر ۵۷ منٹ پر روانہ ہوا تھا آج اسی یوم سعید میں بتاریخ ۲۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء ماہ رمضان اور جمعۃ الوداع کی مبارک ساعتوں میں بعد نماز جمعہ ۴ بج کر ۸ منٹ پر اس منزل سے ہمکنار ہوا اور یہ مجموعہ احادیث اپنے اختتام کو پہونچا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

کل مدت:۔　۷ سال　۸ ماہ　۲۵ ایام

فہرست عنوانات جلد پنجم

کتاب المناقب ۵

۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵

۲۔ معجزات ۳۹

۳۔ تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵

۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں ۳۳۱

۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں ۳۴۰

۶۔ فضائل رسول ۳۴۳

۷۔ تعظیم رسول ۳۶۳

۸۔ نور مصطفیٰ ۳۶۶

۹۔ علم غیب ۳۸۶

۱۰۔ خصائص رسول ۴۱۸

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں ۴۴۶

۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال ۵۱۱

۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات ۵۱۶

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام ۵۳۲

۱۵۔ فضائل شیخین ۵۴۹

۱۶۔فضائل ختنین ۵۸۰

۱۷۔ فضائل اہل بیت ۵۹۰

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام ۶۰۱

۱۹۔ فضائل تابعین ۶۱۶

۲۰۔ فضائل اولیائے کرام ۶۲۰

۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت ۶۳۵

۳۱۔ کتاب الشتی ۶۵۴

جامع الاحادیث

(جلد ششم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ششم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت...... ششم

نام کتاب............فہارس جامع الاحادیث

ترتیب فہرست..........مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

ترتیب آیات کریمہ......مولانا محمد شکیل صاحب استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ترتیب مسائل ضمنیہ......مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ..........مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ..........محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

کمپوزر..............مولوی محمد زاہد علی بریلوی۔

تعداد..............(۱۰۰۰)

سن اشاعت..........۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت..............

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنندوہار بریلی شریف

۴۔

فہارس کی فہرست

۱۱

فهرس الآيات الكريمة

فهرس الآيات الكريمة

سورة النساء ـ ٤

سورة المآئده ـ ٥

سورة الانعام ـ٦

سورة الاعراف۔٧

سورة الانفال ۔٨

سورة التوبة ۔٩

سورة الحج ـ ۲۲

سورة المؤمنون ـ۲۳

سورة النورـ ۲٤

مثل نوره كمشكوة فيها مصباح	١٨	١١	٣٧١/٤

سورة الفرقان ـ ٢٥

تبارك الذى نزل الفرقان على عبده الآيه	١٨	١٦	١٥٣/٤
فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات	١٩	٤	٢٤٤/٤

سورة الشعرآء ـ ٢٦

وتقلبك فى الساجدين	١٩	١٥	٢٠/١
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون	١٩	١٥	١٩٠/١
، ، ،			٢٢٢/٤
، ، ،			٣٢٠/٤
واخفض جناحك لمن اتبعك			
من المومنين	١٩	١٥	٣٣٤/٤
ولا تخزنى يوم يبعثون	١٩	٩	٤٣٠/٤
ففررت منكم لما خفتكم	١٩	٦	٤٣١/٤
واجعل لى لسان صدق فى الآخرين	١٩	٩	٤٣٣/٤
ويضيق صدرى ولا ينطلق لسانى			
فارسل الى هارون	١٩	٦	٤٣٤/٤

سورة النمل ـ ٢٧

قل لا يعلم من فى السموات الآيه	٢٠	١	٣٠/١
قل هاتوابرهانكم ان كنتم صادقين	٢٠	١	٣٤٩/١
انى لا يخاف لدى المرسلون	١٩	١٦	٣٣٤/٤
فلما جاء ها نودى ان بورك من فى			
النار ومن حولها	١٩	١٦	٤٣٤/٤

سورة القصص۔۲۸

سورة العنكبوت ۔۲۹

سورة لقمان ۔ ۳۱

سورة الاحزاب۔۳۳

سورة سبا۔ ٣٤

سورة الفاطر۔٣٥

سورة يٰس ۔٣٦

سورة الصافات ۔٣٧

سورة صٓ ۔٣٨

سورة الزمر۔ ٣٩

سورة المؤمن ۔ ٤٠

سورة الشوٰرى ـ ٤٢

سورة الزخرف ـ ٤٣

سورة الجاثيه ـ ٤٥

سورة الاحقاف ـ ٤٦

سورة محمد ـ ٤٧

سورة الفتح ـ ٤٨

سورة الحجرات ـ ٤٩

سورة الذاريات ـ ٥١

سورة التحريم ـ ٦٦

سورة القلم ـ ٦٨

سورة المعارج ـ ٧٠

سورة نوح ـ ٧١

سورة الجن ـ ٧٢

سورة المزمل ـ ٧٣

سورۃ المدثر ـ ۷٤

سورۃ النزعٰت ـ ۷۹

سورۃ المطففین ـ ۸۳

سورۃ الطارق ـ ۸٦

سورۃ البلد ـ ۹۰

سورۃ اللیل ـ ۹۲

سورۃ الضحٰی ـ ۹۳

سورۃ الم نشرح ـ ۹٤

سورة الماعون ـ ۱۰۷

سورة الاخلاص ـ ۱۱۲

سورة الفلق ـ ۱۱۳

فهرس اطراف الحديث والآثار

فهرس اطراف الحديث والآثار

(المجلدالاول)

﴿الف﴾

﴿ث﴾

﴿ج﴾

﴿ح﴾

﴿خ﴾

﴿ر﴾

﴿س﴾

﴿ط﴾

﴿ع﴾

﴿ل﴾

﴿ن﴾

﴿و﴾

OYOYOYOYOYO
OYOYOYOYO

آثارالصحابة و التابعين

OYOYOYOYOYO
OYOYOYO

فهرس اطراف الحديث والآثار

(المجلد الثانی)

﴿الف﴾

آخر ما كبر النبی ﷺ علی،	ابن عباس	١٠٨٤
البغض الحلال الی الله تعالیٰ،	ابن عمر	١٦١٨
اتی النبی ﷺ عبد الله بن ابی اوفی ،	جابر	١٠٤٣
اتانی جبرئیل بالحمی والطاعون،	ابو عسیب	١٢٦٨
اتقوا النار و لوبشق،	ابو بكر	١٣٤٣
اتیت النبی ﷺ وهو فی المسجد،	جابر	١٧١٠
اثنا عشرة كعدة نقبأ،	ابن مسعود	١٨٢٨
اجتمعوا علی طعامكم،	وحشی	١٨٨٢
اجلدوه ضرب مأة سوط،	سعید	١٨٠٠
اجملوا فی طلب الدنیا،	ابو حمیر	١٦٥٢
احصوا هلال شعبان لرمضان ،	ابو هریره	١٤٠١
اختك هی،	ابو تمیمه	١٦٤٤
اخذ الرابة زید بن حارثه ،	عاصم بن وعمر	١٠٨١
ادراء الحدود عن المسلمین ،	عائشه	١٧٩٨
ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحین ،	ابو هریره	١٠٥٦
اذا اتی احدكم اهله ،	عتبه بن عبد سلمی	١٦١٤
اذا اختلف النوعان،	ابی بن كعب	١٦٧٢
اذا اضطررتم الیهافا عسلوها،	ابن عمر	١٨٧٨
اذا اعتملت هذه الاسقیة ،	ابن عمر	١٧٥٤

﴿ز﴾

﴿س﴾

﴿ش﴾

﴿ص﴾

﴿ل﴾

﴿م﴾

من حلف على يمين فرأى،	ابو هريره	١٧١٥
من حمل من امتى دنيا،	عائشه	١٧٠٨
من خرج حاجا او معتمرا،	ابو هريره	١٤٦٨
من دعى فلم يجب	ابن عمر	١٨٨٨
من ذبح لضيفه،	جابر	١٩٣٤
من رزق فى شئ فليلزمه،	انس	١٦٦٥
من زارنى بعد وفاتى ،	ابن عباس	١٤٩٢
من زارنى بالمدينة،	انس	١٤٩٧
من زار قبرى ،	ابن عمر	١٤٩٨
من زار قبرى ،	عمر	١٤٩٤
من زنى اوشرب الخمر،	ابو هريره	١٧٢٦
من صام ثلثة ايام ،	ابو ذر	١٤٢٨
من صام الا ربعاء،	ابن عباس	١٤٣٠
من صام الاربعاء،	انس	١٤٣٣
من صام ستة ايام ،	ثوبان	١٤٢٩
من صام يوم الاربعاء،	ابو امامه	١٤٣١
من صام يوم الجمعة،	ابو هريره	١٤٣٤
من صام يوم سبع و عشرين ،	ابو هريره	١٤٢١
من صام يوم عرفة،	سهل	١٤٢٦
من صام يوم عرفة،	ابو سعيد	١٤١٥
من صام يوم من المحرم،	ابن عباس	١٤١٦
من صلى على جنازة،	ثوبان	١٠٦٤
من صلى على جنازة،	ابن مسعود	١٠٥٧
من صلى عليه ثلثة صفوف،	مالك بن هبيره	١٠٨٧

﴿ن﴾

آثار الصحابة و التابعين

ان خالد بن الولید کا ن یشرب الطلاء،	خالد بن ولید	۱۷۹۱
الروح بید الملك یمشی به،	عبدالرحمن بن ابی لیلی	۱۰۵۳
الروح بید الملك یمشی به،	عبدالرحمن بن ابی لیلی	۱۱۹۴
ان الملك ینطلق فیأخذ	عطا خراسانی	
ان ام حبیبة کانت،	عروه بن الزبیر	۱۵۳۸
کان الرجل اذا طلق امرأته،	عروه بن الزبیر	۱٦۳٤
لا و الله ! ما هی قدم،	عروه بن الزبیر	۱۲٤٦
ما من میت یموت الاوروحه،	ابن نجیح	۱۰٥٤
ما من میت یموت الاوروحه،	ابن نجیح	۱۱۹٥
ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها،	عبدالله بن محمد بن عقیل	۱۰٦۰
اقبل مروان یوما فوجد	داؤد بن صلح	۱۱۳۲
بلغنی ان ارواح المومنین،	مالك	۱۱۸۲

OYOYOYOYOYOYO
OYOYOYOYOYO
OYOYOYO

فهرس اطراف الحديث والآثار

(المجلد الثالث)

﴿الف﴾

﴿ د ﴾

رضا الرب فی رضا الوالدین،	ابن عمرو	۳۳۳۱
الرجل علی دین خلیله،	ابو هریره	۲۱٤۰

﴿ز﴾

زوجها،	عائشه	۲۳٤۷
زینوا القرآن باصواتکم،	براء بن عازب	۲۷۱۷

﴿س﴾

سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی،	انس	۲۲۷۸
سیروا بسم الله فی سبیل الله ،	صفوان بن عیال	۲۰۳۲

﴿ش﴾

شرکهولکم من تشبه بشبابکم،	واثله	۲۰۰٦
شفاعتی لا هل الذنوب،،	ابو درداء	۲٦٤۲
شفاعتی لا هل الکبائر،	انس	۲٦٤۱
شفاعتی لمن شهد،	ابوهریره	۲٦۳۸
شفاعتی لمن شهد،	ابو هریره	۲٦٤۷
شفاعتی للهالکین	ام سلمه	۲٦٤۰
شفاعتی یوم القیامة ،	زید بن ارقم	۲٦۵۷
شهدت اکثر من مأة مرة فی المسجد،	جابر بن سمره	۲۱۹۰
الشعر لمنزلة الکلام،	عائشه	۲۱۸٤
الشیاطین یستمتعون ثیابکم،	جابر	۱۹۵۰
الشیب نور،	انس	۲۰۰۲
الشیخ فی اهله کا لنبی فی امته،	ابو رافع	۲۱۵۰
الشیخ فی بیته کا لنبی فی قوم،	ابن عمر	۲۱۵۱

ص

ط

ظ

ع

غ

ف

﴿ك﴾

﴿ل﴾

﴿ن﴾

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ و السلام،

آثارالصحابة والتابعين

یعت من رسول اللہ ﷺ سراویل	ابو صفوان	۱۹۵۵
ان اللہ تعالیٰ یقعدہ علی الکرسی،	عبداللہ بن سلام	۲۶۵۶
انہم کانوا یقترؤن عشر آیات ولا یاخذون	ابو عبد الرحمن بن سلمی	۲۷۲۸
ان ام سلمۃ ارتہ احمر،	عثمان بن عبد اللہ بن موھب	۲۰۱۰
دخلت علی ام سلمۃ فاخرجت،	عثمان بن عبد اللہ بن موھب	۲۰۰۹
من اردان یکون حمل زوجتہ،	عطاء بن ابی رباح	۲۲۸۷

OOOOOOOO
OOOOOO
OOOO
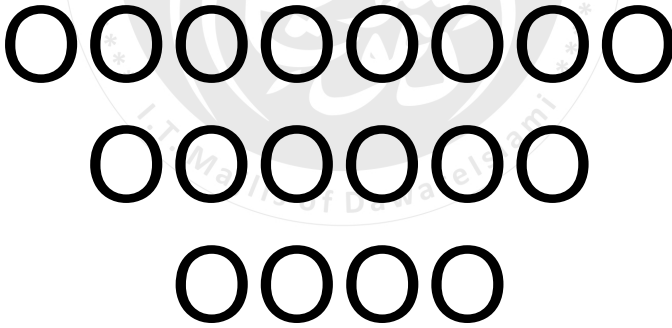
فهرس اطراف الحديث والآثار

(المجلد الرابع)

﴿الف﴾

ان الله تعالیٰ یقول: خلقت الخلق،	سلمان	۳۱۹۳
ان الله تعالیٰ یقول: عبد المومن احب الی ،	ابو هريره	۳٦١٠
ان الله تعالیٰ ينزل المعونة،	ابو هريره	۳۱۸۸
ان الله تعالیٰ ينصر القوم با ضعقهم،	ابن عباس	۳۵۷۵
ان رسول الله ﷺ حرم البقيع، ،	صعب بن خيامه	۲۹٦۱
ان رسول الله ﷺ صيدها،	شرحبيل	۲۹۵۸
ان رسول الله ﷺ كل دافة،	جابر	۲۹٦۸
ان رسول الله ﷺ ما بين لا بتى المدينة ،	رافع	۲۹۵۵
ان رسول الله ﷺ ما بين لا بتى المدينة،	ابو سعيد	۲۹۵۹
ان رسول الله ﷺ هذا الحرم،	سعد بن ابى وقاص	۲۹۵۷
ان رسول الله ﷺ دخل على ام ابراهيم،	ابن عمر	۳۲۷۰
ان رسول الله ﷺ كان فى الاصحاب،	عمر	۳۳٤٦
ان رسول الله ﷺ كان فى محفل من اصحابه	عمر	۳۳٤٦
ان رسول الله ﷺ كان لا يتوضأ الا ابتداء و	عروه بن مسعود	۳٤۲۵
ان رسول الله ﷺ كان يصلى بعد العصر و ينهى عنها	عائشه	۳۰۱۷
ان رسول الله ﷺ لم يكن يرى له،	ذكوان	۲۸٤۱
ان رسول الله ﷺ لما آخى بين اصحابه ،	زيد بن ابى اوفى	۳۳۷۸
ان رسول الله ﷺ نهى عن الصلوة بعد العصر،	ابو هريره	۳۰۱۸
ان رسول الله ﷺ نهى عن الصلوة بعد العصر،	عمر	۳۰۲۰
ان النبى ﷺ امر الشمس،	جابر	۲۹۰٤
ان النبى ﷺ بالبراق،	انس	۲۸۲۷
ان النبى ﷺ دعا بالحلاق،	انس	۳٤۲۲
ان النبى ﷺ كان يسمى،	ابن عباس	۳۳۲۵
ان النبى ﷺ كان يمتسط،	انس	۲٦۲۹

﴿خ﴾

﴿د﴾

﴿ذ﴾

﴿ر﴾

ق

﴿ل﴾

﴿م﴾

﴿ن﴾

آثارصحابه و تابعين

یاابن اخی ! فهل انبت الشعر	عمر الفاروق	۲۹۳۹
افضل الناس بعد رسول الله ﷺ	على المرتضى	۳٤٦١
الااخبرك بخيرالامة	على المرتضى	۳٤٥٦
اما انك لوقلت	على المرتضى	۳٤٥٩
انا قسيم النار	على المرتضى	۳٥٠٩
ان الله ذم الناس كلهم ومدح ابابكر	على المرتضى	۳٤٥٣
انى لاستحى من الله ان يكون	على المرتضى	۳٥٠٧
اى والذى فلق الحبة وبرأ النسمة	على المرتضى	۳٤٥٧
بين كتفيه خاتم النبوة،	على المرتضى	۳۳٤٧
خير الناس بعد رسول الله ﷺ،	على المرتضى	۳٤٤٩
خير الناس بعد الرسول الله ﷺ،	ابو بكر وعمر،	۳٤٥٨
ذاك امرء يدعى فى الملاء الاعلى ،	على المرتضى	۳٤٩٩
سبق رسول الله ﷺ ،	على المرتضى	۳٤٦٢
قال: ابوبكر ، قلت ، ثم: من ؟	على المرتضى	۳٤٤٨
لا اجد احدا فضلنى ،	على المرتضى	۳٤٥٥
لا ادرى اى النعمتين اعظم ،	على المرتضى	۳٥٠٨
لاا سئل عن شئ دون العرش ،	على المرتضى	۳٥٠٦
لاتسالونى عن شئ يكون الى يوم القيامة ،	على المرتضى	۳٥٠٥
لا يفضلنى احد على ابى بكر و عمر،	على المرتضى	۳٤٦٠
لم يبعث الله عزوجل نبيا آدم،	على المرتضى	۲۸۲۸
مات رسول الله يوم الاثنين ،	على المرتضى	۳۳۹٥
هل انا الاحسنة، من ،	على المرتضى	۳٤٥٢
يا ايها الناس! قدبلغنى ان اقواما،	على المرتضى	۳٤٥٠
يقول سليمان عليه الصلوة االسلام بامر الله ،	على المرتضى	۳٤٤٢

اقوال احبار اليهود،

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات جلداول

۳۔ دین حق ۳۶

۴۔سنت کی اہمیت ۴۸

۵۔بدعت ۵۷

۶۔ شرک وکفر ۷۲

۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ ۱۲۶

۱۱۔ شعب ایمان ۱۵۲

۱۲۔صفات مومن ۱۵۵

۲۔کتاب العلم ۱۶۳

۱۔ضرورت علم دین ۱۶۵

۲۔فضیلت علم دین ۱۶۹

۳۔فضیلت علماء ۱۷۱

۴۔فضیلت طلبہ ۱۷۷

۵۔تبلیغ وعمل ۱۷۸

۳۔آداب استنجاء ۲۲۸

۴۔احکام حیض ۲۳۷

۵۔وضو ۲۴۲

۹۔غسل ۲۹۵

۴۔کتاب الصلوٰۃ ۳۱۵

۱۔اوقات نماز ۳۱۷

۲۔ اذان ۴۱۸

۳۔فضائل اذان ۴۴۱

۴۔فضائل نماز ۴۴۶

۵۔ شرائط وارکان نماز ۴۶۷

۶۔ سنن وآداب نماز ۴۸۳

۷۔ مساجد ۵۰۳

۸۔امامت ۵۳۹

۹۔ جماعت ۵۴۶

۱۰۔ صفوف ۵۵۴

۱۱۔ سترہ ۵۶۳

۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام ۵۶۸

۱۳۔ وتر ۵۷۵

۱۴۔ نوافل ۵۸۰

۱۵۔ قیام اللیل ۶۰۲

۱۶۔ جمعہ ۶۱۰

۱۷۔عیدین ۶۱۸

۱۸۔ کسوف ۶۲۶

۱۹۔استسقاء ۶۳۰

۲۰۔سہو ۶۳۲

۲۱۔مکروہات ۶۳۴

۲۲۔عمامہ ۶۳۹

۲۳۔قضائے فوائت ۶۴۹

۲۴۔فضائل درود شریف ۶۵۵

فہرست عنوانات جلد دوم

۵۔ کتاب الجنائز ۳

ا۔ موت ۵

۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین ۱۱

۵۔زیارت قبور ۶۳

۶۔احترام مقابر ۷۵

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب　۸۲

۸۔ عالم برزخ کے احوال　۹۱

۹۔سوگ اور نوحہ ۱۰۷

۱۰۔اذان قبر ۱۱۴

۱۱۔شہید کون؟ ۱۲۰

۱۲۔شہید کی فضیلت ۱۲۳

۱۳۔طاعون ۱۲۹

۶۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵

۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸

۴۔فضائل صدقہ ۱۸۱

۵۔حیلۂ شرعی ۱۹۲

۶۔صدقہ فطر ۱۹۴

۷۔ چندہ اور اسراف ۱۹۶

۸۔ احکام سوال ۱۹۹

۹۔ مال جمع کرنا ۲۰۵

۷۔ کتاب الصوم ۲۰۷

۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت ۲۰۹

۲۔ مناسک کی فضیلت ۲۶۵

۳۔ زیارت روضۂ انور ۲۶۸

۴۔ شوہر کے حقوق ۳۱۷

۵۔ نسب و رضاعت ۳۳۹

٦۔ اعلان نکاح ۳۵۰

۷۔ مباشرت ۳۵۸

۸۔نکاح پر عدم قدرت ۳۵۹

۱۰۔کتاب الطلاق ۳۶۱

۱۔طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳

۱۱۔ کتاب البیوع ۳۷۹

۱۔ کسب حلال وحرام ۳۸۱

۲۔ خرید وفروخت ۳۹۰

۳۔ غبن وغصب وعاریت ۳۹۴

۴۔اجرت ومزارعت ۳۹۶

۵۔قرض وسود ۴۰۱

۱۲۔ کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

۱۔ قسم وکفارہ ۴۱۷

۱۳۔ کتاب الحدود والدیات ۴۳۲

۱۔ شراب ۴۲۵

۲۔نشہ آور اشیاء ۴۳۰

۳۔حد شرعی ۴۵۵

۱۴۔کتاب الہجرۃ والجہاد ۴۵۹

۱۔ہجرت ۴۶۱

۲۔جہاد ۴۶۴

۱۵۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹

۱۔ خلافت ۴۷۱

۲۔ قضاء ۴۸۲

۱۶۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷

۱۔ خواب ۴۸۹

۱۷۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷

۱۔ مقدار طعام ۴۹۹

۲۔ آداب طعام ۵۰۱

۳۔ دعوت ۵۱۰

۴۔ کھلانے پلانے کی فضیلت ۵۱۲

۱۸۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹

۱۔ قربانی ۵۲۱

۱۹۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹

۱۔ ذبیحہ ۵۳۱

۲۔ حرام جانور ۵۳۵

۲۰۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

۱۔ مرض ودوا ۵۴۱

فہرست عنوانات جلد سوم

۲۱۔ کتاب الادب ۳

۱۔لباس ۵

۲۔خضاب ۲۳

۳۔داڑھی مونچھ ۳۰

۴۔ختنہ ۴۵

۵۔ مصافحہ ومعانقہ ۴۷

۶۔ سلام ۶۴

۷۔ حسن معاشرت ۶۷

۸۔صحبت صالح وطالح ۸۶

۹۔عزت وتعظیم وشفقت ۹۳

۱۲۔ گانا اور مزامیر ۱۱۳

۱۳۔ وعدہ عاریت و امانت ۱۲۱

۱۴۔ حقوق عباد ۱۲۴

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی ۱۴۰

۱۶۔ صدق وکذب ۱۴۵

۱۷۔ حیا وفحش گوئی ۱۴۷

۱۸۔ بدگمانی اور تہمت ۱۵۰

۱۹۔ غیبت ودھوکہ ۱۵۲

۲۰۔ ظالم ومظلوم ۱۵۶

۲۱۔اچھے اور برے نام ۱۶۲

۲۲۔عورتوں کے احکام ۱۷۴

۲۳۔ تشبہ کفار ۱۸۳

۲۴۔ شکر ۱۸۵

۲۵۔ حقوق والدین ۱۸۹

۲۲۔کتاب الحیوانات ۲۱۵

۱۔جانوروں سے سلوک ۲۱۷

۲۔جانور پالنا ۲۲۰

۳۔موذی جانور ۲۲۳

۲۳۔ کتاب التوبۃ ۲۳۵

ا۔ فضائل توبہ ۲۳۷

۲۔ توبہ کیا ہے؟ ۲۴۰

۳۔ توبہ کی نوعیت　۲۴۲

۲۴۔ کتاب الزہد　۲۴۹

۱۔ زہد　۲۵۱

۲۔ تقوی　۲۶۱

۲۵۔ کتاب الدعوات　۲۶۵

ا۔ فضائل دعا　۲۶۷

۴۔کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳

۵۔مسنون دعائیں ۳۱۲

۲۶۔ کتاب الذکر　۳۲۱

۱۔ فضائل ذکر　۳۲۳

۲۔ فضیلت مجالس ذکر　۳۳۷

۳۔ذکرکی تاکید ۳۴۱

۲۷۔کتاب الفرائض ۳۴۵

۱۔علم فرائض کی اہمیت ۳۴۷

۲۔میراث کی تفصیل ۳۵۱

۲۸۔ کتاب الساعۃ　　۳۵۷

۱۔علامات قیامت　　۳۵۹

۲۔دجال　　۳۶۲

۳۔میدان قیامت　　۳۶۸

۴۔شفاعت　　۳۷۳

۵۔حوض کوثر ۳۹۶

۶۔رویت باری تعالیٰ ۳۹۸

۷۔جنت ۴۰۳

۸۔ جہنم ۴۰۹

۲۹۔ کتاب الفضائل ۴۳۲

۱۔ فضائل قرآن ۴۲۵

۲۔ فضائل قبائل ۴۴۳

۳۔ فضائل مقامات ۴۵۹

۴۔ فضائل ایام ۴۶۳

فہرست عنوانات جلد چہارم

کتاب المناقب ۵

۱۔حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵

۲۔معجزات ۳۹

۳۔ تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵

۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں ۳۳۱

۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں ۳۴۰

٦۔ فضائل رسول ۳۴۳

۹۔ علم غیب ۳۸۶

۱۰۔ خصائص رسول ۴۱۸

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں ۴۴۶

۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال　　۵۱۱

۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات　　۵۱۶

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام ۵۳۲

۱۵۔فضائل شیخین ۵۴۹

۱۶۔فضائل ختنین ۵۸۰

۱۷۔ فضائل اہل بیت ۵۹۰

۱۸۔فضائل صحابہ کرام ۶۰۱

۱۹۔فضائل تابعین ۶۱۶

۲۰۔ فضائل اولیائے کرام ۶۲۰

۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت ۶۳۵

۳۱۔ کتاب الشتی ۶۵۴

فہرست مسائل ضمنیہ

فہرست مسائل ضمنیہ جلد اول

کتاب الایمان

نیت

دین حق

سنت کی اہمیت

بدعت

کفر وشرک

فرق باطلہ

تقدیر وتدبیر

گناہ صغیرہ و کبیرہ

شعب ایمان

صفات مومن

کتاب العلم

ضرورت علم دین

فضیلت علم وعلماء

تبلیغ وعمل

توسل واستمداد

کتاب الطہارت

ضرورت طہارت واحکام آب

آداب استنجاء

احکام حیض

وضو

نواقص وضو

مسواک

غسل

کتاب الصلوۃ

اوقات نماز

اذان

فضائل اذان

فضائل نماز

شرائط اور ارکان نماز

سنن وآداب نماز

مساجد

امامت

جماعت

صفوف

سترہ

مساجد سے متعلق

وتر

نوافل

قیام لیل

عیدین

نماز کسوف

نماز استسقاء

سہو

مکروہات

عمامہ

KLKLKLKLK
KLKLKLK
KLKLK

فہرست مسائل ضمنیہ جلد دوم

کتاب الجنائز

موت

تجہیز وتکفین وتدفین

نماز جنازہ

نماز جنازہ کی دعائیں

زیارت قبور

احترام مقابر

مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

عالم بررخ کے احوال

سوگ اور نوحہ

اذان قبر

کفن وغیرہ میں تبرکات

شہید کون؟

شہید کی فضیلت

طاعون

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت

بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ہے

مصارف زکوۃ وصدقات

صدقہ کے فضائل

صدقہ فطر

چندہ اور اسراف

احکام سوال

مال جمع کرنا

کتاب الصوم

روزے کی فرضیت

رویت ہلال

نفلی روزے

سحری وافطار

کتاب الحج

حج کی فرضیت واہمیت

مناسک کی فضیلت

زیارت روضۂ انور

فضائل مدینہ منورہ

فضیلت حرم

کتاب النکاح

فضیلت نکاح واحکام

مہر

حسن معاشرت

شوہر کے حقوق

نسب و رضاعت

اعلان نکاح

نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

کتاب الطلاق

کتاب البیوع

خرید وفروخت

اجرت ومزارعت

قرض وسود

کتاب الاَیمان والنذور

قسم وکفارہ

کتاب الحدود والدیات

شراب

نشہ آور اشیاء

حد شرعی

کتاب الھجرۃ والجھاد

ہجرت

جہاد

کتاب الخلافت

امامت وخلافت

قضا

کتاب الرویا

خواب

کتاب الاطعمہ والاشربہ

مقدار طعام

آداب طعام

دعوت

کھلانے پلانے کی فضیلت

کتاب الاضحیہ

قربانی

کتاب الصید والذبائح

ذبیحہ

کتاب الطب والرقی

مرض ودوا

فہرست مسائل ضمنیہ جلد سوم

کتاب الادب

لباس

ختنہ

مصافحہ و معانقہ

سلام

صحبت صالح وطالح

تعظیم وشفقت

لہو ولعب

شعر وشاعری

گانا مزامیر

وعدہ، عاریت اور امانت

ھدیہ وصلہ رحمی

غیبت ودھوکہ

ظالم ومظلوم

اچھے اور برے نام

سجدۂ تعظیمی

عورتوں کے احکام

حقوق والدین

جانوروں سے سلوک

جانور پالنا

موذی جانور

کتاب التوبہ

فضائل توبہ

کتاب الزہد

کتاب الدعوات

فضائل دعا

آداب دعا

قبولیت دعا کے اوقات

کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے

کتاب الذکر

کتاب الفرائض

کتاب الساعۃ

کتاب الفضائل

فہرست مسائل ضمنیہ جلد چہارم

کتاب المناقب

حضور افضل الخلق

معجزات

حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علم غیب

خصائص رسول

حضورخاتم الانبیاء ہیں

ولادت، بعثت، وصال

اخلاق، شمائل، تبرکات

فضائل انبیائے کرام

فضائل شیخین

فضائل عثمان وعلی

حالات راویان حدیث

حالات راویان حدیث

ابواسحاق

آپ ابواسحاق سبیعی ، ہمدانی،کوفی ہیں اور تابعی ، بہت صحابہ سے آپ کی ملاقات ہے، شہادت عثمان سے دوسال پہلے پیدا ہوئے ،اور ۱۲۹ھ میں وفات پائی، بڑے متقی عالم بڑے محدث ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۵۲

ابوامامہ باہلی

آپ ابو امامہ عدی بن عجلان باہلی ہیں،اولاً مصر میں پھر حمص میں رہے وہاں ہی وفات پائی،آپ شام کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے زمین شام صحابہ سے خالی ہوگئی۔۹۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۔۷۔۲۱۶۔۴۳۸۔۴۳۹۔۴۵۶۔۲۳۲۔۲۵۵۔۶۲۳۔ ۸۰۳ ۔۸۳۸۔۹۰۰۔۱۰۱۳۔

جلد دوم:۔۱۰۷۷۔۱۰۷۸۔۱۲۳۹۔۱۳۳۸۔۱۳۹۲۔۱۴۳۱۔۱۵۷۹۔۱۶۰۱ ۔۱۶۵۴۔۱۷۰۹۔۱۷۲۹۔۱۷۳۰۔۱۷۹۹۔

جلد سوم:۔۱۹۷۳۔۱۹۷۴۔۲۰۱۵۔۲۰۶۳۔۲۱۰۶۔۲۱۵۳۔۲۲۱۶۔ ۲۲۲۱ ۲۷۴۰۔۲۷۷۶۔۲۷۷۹۔۲۷۸۰۔

جلد چہارم:۔۳۰۳۱۔۳۲۹۶۔۳۴۱۲۔

ابوامامہ بن سہل بن حنیف

ابو امامہ کا نام سعد ہے ،علماء تابعین سے ہیں ،حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات شریف سے دوسال پہلے ولادت ہوئی، خود حضور نے انکا نام اور کنیت تجویز فرمائی

بہت لڑکپن کی وجہ سے زیارت نہ کر سکے، اپنے والد سہل اور ابو سعید خدری سے روایت لی ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۲۸۲

ابو ایوب انصاری

آپ کا نام خالد بن زید ہے، آپ انصاری خزرجی ہیں۔ تمام جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے، آپ کی وفات قسطنطنیہ میں ہوئی جسے اب استنبول کہتے ہیں، ۵۱ھ میں آپ کی وفات ہے۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں جب یزید ابن معاویہ کی سرکردگی میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو آپ اس لشکر میں تھے، بیمار ہو گئے۔ جب مرض زیادہ ہوا تو وصیت کی کہ جب میں وفات پا جاؤں تو میری میت اپنے ساتھ رکھنا، جب تم دشمن کے مقابل صف آرا ہو تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کرنا، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، آپ کی قبر قسطنطنیہ کے شہر پناہ کے پاس اب تک مشہور ہے، اس قبر کا اب تک بہت بڑا احترام ہے، لوگ آپ کی قبر کی برکت سے شفا حاصل کرتے ہیں انہیں شفا ملتی ہے، آپ سے بہت حضرات نے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۵۶۔ ۳۲۲۔ ۳۷۰۔ ۴۳۴۔ ۴۴۳۔ ۹۱۲۔

جلد سوم:۔ ۲۱۰۹۔ ۲۲۰۴۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۳۶

ابو بردہ

آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے یعنی ابو موسی اشعری کے بیٹے ہیں، کہ عبداللہ بن قیس ابو موسی اشعری کا نام ہے، آپ حضرت علی کے ساتھ رہے، قاضی شریح کے بعد کوفہ کے قاضی رہے، حجاج بن یوسف نے آپ کو معذول کیا، اپنے والد اور حضرت علی سے احادیث نقل کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۲۵۳۔

جلدسوم:۔۲۵۱۴

جلدچہارم:۔۳۲۹۱۔۳۴۲۰

ابوبرزہ

آپ کا نام فضلہ بن عبید ہے، اسلمی ہیں، پرانے مسلمان ہیں، عبداللہ بن حنظل کو حضور کے حکم سے آپ نے قتل کیا تھا۔حضورانور کی وفات تک ہرغزوہ میں حضور کے ساتھ رہے پھر بصرہ چلے گئے۔خراسان کے غزوہ میں شریک ہوئے، مقام مرو میں آپ کی وفات ۶۰ھ ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۸۵۷

ابوبکرصدیق

آپ کا نام شریف عبداللہ بن عثمان (ابوقحافہ) ابن عامرابن عمروبن کعب ابن سعد بن تیم بن مرہ ہے، یعنی ساتویں والدمرہ میں حضور سے ملتے ہیں، آپ کالقب صدیق بھی ہے عتیق بھی، حضور نے فرمایا کہ جسے آتش دوزخ سے عتیق دیکھنا ہو وہ ابوبکر کو دیکھے، حضور انور کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے، زمانۂ جاہلیت اوراسلام میں بھی کبھی حضورانور سے الگ نہ ہوئے۔آپ سب سے پہلے مومن ہیں، قدرت خداہے کہ آپ کی کنیت ابوبکر ہے، یعنی اولیت والے،آپ ایمان،ہجرت، بعدرسول وفات وغیرہ سب میں اول ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۶۸۔۶۱۵۔۱۰۱۶

جلد دوم:۔۱۳۴۲۔۱۸۲۲

جلدسوم:۔۲۲۶۹۔۲۳۷۳۔۲۳۷۴۔۲۴۲۲۔۲۵۵۷

جلدچہارم:۔۳۴۸۶

ابوبکر بن سلمان بن ابی حثمہ

آپ کا نام عبد اللہ بن حذیفہ ہے، عدوی مدنی ہیں، ثقہ اور انساب کے عارف تھے۔اوساط تابعین میں شمار ہوتے ہیں، صحاح ستہ میں آپ کی روایات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۵۵۔۸۲۰

ابوبکرہ

آپ کا نام نفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی ہے، طائف کے رہنے والے تھے، جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو آپ نے اپنے کو طائف کے قلعہ سے ایک بیرونی کنویں کی چرخی پر ڈال دیا اور اس طرح وہاں سے نکل کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوگئے، اسلام لے آئے، آپ کا نام ابو بکرہ یعنی چرخی والے، بکرہ چرخی کو کہتے ہیں، بعد میں بصرہ مقیم ہوگئے، ۹۴ھ میں وہاں ہی وفات پائی اور وہاں ہی دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۴۱

جلددوم:۔۱۴۱۳۔۱۵۹۰

جلدسوم:۔۲۲۳۷۔۲۲۳۸۔۲۲۴۱۔۲۶۲۹۔۲۶۳۰۔

جلدچہارم:۔۳۵۳۲۔۳۶۵۳

ابوتمیمہ

آپ کا م نام طریف بن خالد جحمی ہے یمن کے باشندے تھے۔پھر بصرہ میں رہے آپ نے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے، ۹۵ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۶۴۴

ابوثعلبہ

آپ اپنی کنیت میں مشہور ہیں، قبیلہ خشن سے ہیں، بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے،

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی قوم کا مبلغ بنا کر بھیجا، آپ کی تبلیغ سے وہ سب مسلمان ہو گئے، آپ کا قیام شام میں رہا، ۵۷ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۷۳۔۱۸۷۴۔۱۸۷۹۔۱۸۸۰

جلد چہارم:۔۳۶۲۳

ابو جحیفہ

آپ کا نام وہب بن عبداللہ عامری ہے، آپ بہت نو عمر صحابی ہیں، حضور کی وفات کے وقت آپ نابالغ تھے، ۷۴ھ کوفہ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۹۔۵۶۵۔۵۶۷۔۵۶۹۔

جلد دوم:۔۱۸۳۰۔

جلد چہارم:۔۳۰۶۷۔۳۴۵۶۔۳۴۸۵۔

ابو جعفر بن مہلب

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۱۲

ابو جھیم

آپ کا نام ابو جھیم ہے بعض نے فرمایا کہ عبداللہ بن حارث بن صمہ ہے صحابی ہیں انصاری ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۵۹

ابو حازم

ابو حازم غفاری مدنی ہیں، ابو رہم دینار غفاری کے آزاد کردہ ہیں، اوساط تابعین سے

ہیں، اور محمد بن عمرو بن علقمہ، عباد بن ابی علی، محمد بن عبدالرحمٰن، بن دؤیب سے روایت کرتے ہیں، ابن عبدالبر اور حبان نے انکوثقات میں شمار کیا ہے۔

ان سے صرف یہ ایک حدیث اس مجموعہ میں ذکر کی گئی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۶۳

ابوحاضر

ابوحاضر عثمان بن حاضر حمیری ازدی ہیں، تابعین میں شمار ہوتے ہیں، ابن عباس، ابن زبیر، اور بن عمر سے روایت کرتے ہیں، امام بغوی اورابن حبان نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔اورحدیث مندرجہ ذیل اپنے موقف کی تائید میں پیش کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۹

ابوحجیرہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۶۳

ابوحذیفہ

ابوحذیفہ ثقفی ہیں، بیعۃ رضوان میں شریک تھے۔غیاث بن مالک کی اولاد سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۷

ابوحمیر ساعدی

آپ کا نام عبدالرحمٰن یا کچھ اور ہے، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں، اپنے گاؤں میں رہتے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آتے رہتے تھے۔اسی لئے اس موقعہ پر صحابہ نے بطور تعجب پوچھا کہ اے ابوحمید تم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ میسر نہ ہوئی تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ واقف کیسے ہو گئے، جیسا کی ابوداؤد

کی روایت میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۶۵۳

جلد سوم:۔۲۱۲۷

جلد چہارم:۔۳۰۱۳

ابوخصیفہ

یہ عبداللہ بن یزید ہیں، امام طبرانی نے انکو صحابہ میں شمار کیا۔ بعض نے عبداللہ بن سعید بن شامہ کندی کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۰۱

جلد سوم:۔۲۱۶۲

ابوداؤد

حالات محدثین کے تذکرہ میں ملاحظہ ہوں۔

ان سے اس مجموعہ میں ایک حدیث براہ راست بغیر اسناد مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۴

ابودرداء

آپ کا نام عویمر بن عامر ہے، انصاری خزرجی ہیں، اپنی کنیت میں مشہور ہیں، درداء آپ کی بیٹی کا نام ہے اپنے گھر والوں کے بعد ایمان لائے۔آپ بڑے فقیہ عالم ہیں، شام میں قیام رہا۔دمشق میں آپ کی قبرانور ہے،۳۲ھ میں وفات پائی،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں

جلد اول:۔۱۱۶۔۱۶۶۔۱۶۷۔۲۲۰۔۲۳۱۔۲۳۸۔۶۴۵۔۶۴۶۔۹۲۳۔۹۳۴۔ ۹۹۵۔

جلد دوم:۔۱۲۳۵۔۱۳۵۲۔۱۴۴۶۔۱۵۱۵۔۱۸۹۳۔۱۹۰۱۔

جلدسوم:۔۱۹۹۵۔۲۱۷۸۔۲۲۴۹۔۲۲۷۷۔۲۴۱۷۔۲۴۴۶۔۲۴۸۰۔۲۵۵۱۔
۲۶۴۲۔۲۷۶۶۔

جلدچہارم:۔۳۱۲۷۔۳۲۵۴۔۳۳۰۲۔۳۵۶۳۔۳۵۷۳۔

ابوذرغفاری

آپ کا نام جندب بن جنادہ ہے، عظیم الشان صحابی ہیں، حضور کی ہجرت سے پہلے مکہ معظّمہ آکرایمان لائے، آپ پانچویں مومن ہیں، پھراپنی قوم میں واپس گئے، پھرغزوہ خندق کے بعدحضورانور کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ پھر خلافت عثمانیہ میں مقام ربذہ میں رہے۔ وہاں ہی وفات پائی ۔۳۲ ھ میں آپ کی وفات ہے،آپ اسلام سے پہلے بھی موحد تھے۔ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۔۷۹۔۱۱۹۔۱۴۴۔۵۰۳۔۵۰۶۔۳۹۲۔۹۱۱۔

جلددوم:۔۱۲۶۹۔۱۲۹۷۔۱۲۹۸۔۱۳۱۲۔۱۴۳۸۔۱۵۸۹۔

جلدسوم:۔۱۹۸۶۔۲۰۷۳۔۲۰۸۶۔۲۰۹۹۔۲۱۰۳۔۲۱۱۷۔۲۳۲۴۔۲۶۸۷۔
۲۶۷۹۔۲۷۶۳۔

جلدچہارم:۔۳۲۶۱۔۳۲۸۲۔۳۳۴۵۔۳۴۳۸۔۳۵۹۶

ابورافع

آپ کا نام مصعب یاابراہیم ہے،کنیت ابورافع ہے،آپ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔کسی قبطی نے آپ کوعطیہ دیا تھاحضرت عباس نے بطورنذرحضورکوانکامالک بنادیا۔ بدر سے کچھ پہلے ایمان لائے مگر بدر میں حاضر نہ ہوسکے۔ جب انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوحضرت عباس کے ایمان لانے کی خبردی تو حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہوکرانہیں آزادکردیا۔اکمال میں ہے کہ آپ کا انتقال شہادت حضرت عثمان سے کچھ پہلے ہوا ہے مگر بعض مورخین فرماتے ہیں، کہ آپ کا انتقال خلافت مرتضوی میں ہوا۔ آپ آزاد

ہونے کے بعد بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۱۔۲۴۸۔۶۳۱

جلد دوم:۔۱۳۲۳۔۱۷۶۴

جلد سوم:۔۲۱۵۰۔۲۲۸۶

جلد چہارم:۔۲۹۴۲

ابو الربیع

آپ عبداللہ بن ثابت انصاری ہیں، ابو الربیع کنیت اور بنوظفر بن خزرج کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ظفری بھی کہلاتے ہیں، عہد نبوی میں وصال ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی عیادت فرمائی، اور بعد انتقال اپنی قمیص مبارک میں کفن دیا۔ صحیحین میں آپ کی رویات مذکور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۰۲

جلد دوم:۔۱۲۱۸

ابو رزین عقیلی

آپ کا نام لقیط ابن عامر بن صبرہ ہے، اور کنیت ابو رزین ہے، عقیلی سے مشہور ہیں اور صحابی ہیں، اہل طائف سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۴۳

ابو رمثہ

آپ ابن رفاعہ بن یثربی ہیں، اور تمیمی ہیں، القیس بن زید بن مناۃ بن تمیم کی اولاد سے ہیں، آپ کے نام میں بہت اختلاف ہے، عمارہ نام ہے یا کچھ اور، اور آپ اپنے والد کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول:۔۹۰۴

ابوریحانہ

آپ شعون بن یزید کے بیٹے ہیں قرظی ہیں، یعنی بنی قریظہ کے حلیف ہیں، اور انصاری ہیں، آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں، آپکی بیٹی کا نام ریحانہ ہے۔ بڑے عالم زاہد تارک الدنیا تھے، آخر میں شام میں قیام رہا۔آپ سے اس مجموعہ میں فقط ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۱۳۹

ابوالزناد

آپ کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے، قرشی مدنی ہیں، ثقہ اور فقیہ ہیں طبقہ خامسہ سے ہیں اور مؤطا امام مالک کے رجال سے۔حضرت انس، سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر وغیرہم سے روایت کرتے۔۶۶ سال کی عمر ہوئی اور ۱۳۰ھ میں وصال ہوا۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۴۵۳

ابوسعید خدری

آپ کا نام مبارک سعد بن مالک انصاری ہے، خدرہ انصار کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف آپ کی نسبت ہے۔ بڑے عالم احادیث کے ماہر صحابی ہیں، غزوۂ خندق اور بارہ غزووں میں آپ حضور کے ساتھ شریک رہے، آپ نے ۸۴ر سال کی عمر شریف پاکر ۶۴ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں مدفون ہیں۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلداول:۔۱۶۔۲۰۔۱۳۔۱۲۲۔۱۶۱۔۲۸۲۔۲۹۳۔۲۹۵۔ ۳۱۳۔۴۱۸۔۴۷۱۔
۴۷۳۔۴۳۹۔۵۶۱۔۵۶۲۔۵۹۶۔۶۶۴۔۷۱۶۔۷۴۹۔۷۶۱۔۷۹۷۔۸۲۷۔
۸۲۸۔۸۶۲۔۹۵۳۔۹۵۴۔۹۶۸۔

جلددوم:۔۷۰۱۷_۱۱۸۴_۱۱۸۷_۱۳۷۶_۱۳۶۹_۱۴۱۵_۱۴۳۸_۱۵۷۴_

۱۵۸۵_۱۶۷۹_۱۷۰۴_۱۸۴۱_۱۸۵۵_۱۹۰۵_۱۹۲۲_

جلدسوم:۔۱۹۹۰_۲۰۲۱_۲۰۳۶_۲۱۲۰_۲۱۳۱_۱۳۳ ۴_۲۱۳۴_۲۱۳۵_۲۳۲۰_

۲۳۳۷_۲۴۰۹_۲۴۱۰_۲۴۱۱_۲۴۲۵_۲۴۳۱_۲۴۳۹_۲۴۴۹_۲۵۸۵_

۲۵۹۶_۲۶۰۲_۲۶۲۷_۲۶۷۶_۲۶۹۳_۲۷۰۵_۲۷۱۱_

جلدچہارم:۔۲۷۰۴_۲۸۴۴_۲۸۵۹_۲۸۶۸_۲۸۷۲_۲۹۵۰_۲۹۵۹_۲۹۷۹_

۳۰۰۳_۲۰۱۹_۳۰۴۸_۳۰۵۶_۳۰۷۰_۳۲۲۴_۳۲۸۰_۳۲۹۰_۳۳۱۶_

۳۳۳۰_۳۳۸۷_۳۵۲۱_۳۵۹۵_۳۶۰۱_۳۶۲۸_

ابوسلامہ

بعض نے انکو ابوسلمہ سلمی کہا ہے۔ نام خداش یا خرامش ہے صحابی ہیں، اور صحیحین میں آپ سے روایت آئی۔ صرف ایک حدیث ہی آپ سے مروی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۳۴۹

ابوسلمہ

عبداللہ بن الاسد بن ہلال مخزومی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی اور پھوپھی زادے بھی، سابقین اولین سے ہیں اور بدری صحابی ہیں، عہد نبوی میں وصال ہوا۔ آپ کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۷۴۳

ابوشریح

آپ کا نام خویلد بن عمرو کعبی عدوی خزاعی ہے، کنیت ابوشریح، صحابی ہیں، فتح مکہ سے قبل ایمان لائے۔ ۶۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اپنی کنیت میں مشہور ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۹

جلد دوم:۔۲۷۲۲

جلد سوم۔۲۹۶۲

ابوالشعثاء

جابر بن زید ازدی بصری ہیں، کنیت سے مشہور ہیں، طبقۂ ثالثہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ۹۳ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۷۵۹

ابوضمرہ

آپ کا نام انس بن عیاض بن ضمرہ ہے۔ بعض نے عبدالرحمٰن کہا ہے، لیثی مدنی ہیں۔ ثقہ ہیں۔ دوسو ہجری میں وصال ہے۔ ہشام بن عروہ، سہل بن ابی صالح اور صالح بن کیسان وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، جیسے ائمہ ہیں، طبقۂ ثامنہ میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول۔۷۶۹

ابوصفوان

آپ کا نام سوید بن قیس ہے۔ آپ کو ابومرحب بھی کہا جاتا ہے، کوفہ میں رہے اور صحابی ہیں، آپ کا واقعہ مشہور ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۹۵۵

ابوالطفیل عامر

آپ کا نام عامر بن واثلہ ہے، لیثی کنعانی ہیں، حضور انور کی صحبت پاک میں آٹھ سال رہے۔۱۰۲ھ میں وفات ہوئی، آپ آخری صحابی ہیں۔ کہ آپ کی وفات سے زمین صحابہ

سے خالی ہوگئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۵۷

ابوطلحہ

آپ کا نام زید بن سہل ہے، انصاری نجاری ہیں، اپنی کنیت میں مشہور ہیں۔

حضرت انس کے سوتیلے والد اور اعلی درجہ کے تیرانداز تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ لشکر میں ابوطلحہ کی صرف آواز بڑی جماعت سے بہتر ہے۔۷۷سال عمر پائی۔۳۱ھ میں وفات ہوئی۔ بیعت عقبہ میں ۷۰ انصاریوں کے ساتھ آپ آئے تھے۔ پھر غزوہ بدر وغیرہ میں تمام غزوات میں شامل ہوئے۔آپ سے ایک جماعت نے روایات کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۵۸

جلد دوم:۔۱۸۰۷

ابوعبدالرحمٰن سلمی

آپ کا نام عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ ہے۔ تابعی کوفی مقری ہیں، اور کنیت سے مشہور ہیں۔آپ کے والد صحابی۔ثقہ ثبت ہیں اور طبقۂ ثانیہ میں شمار ہے۔۷۰ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۳۸

ابوعثمان

آپ نہدی بصری ہیں، زمانہ جاہلیت پایا ہے، حضور انور کا زمانہ پایا مگر زیارت نہ کر سکے۔ساٹھ سال جاہلیت میں اور ساٹھ سال اسلام میں گزارے۔ قریباً ایک سوتیس سال عمر ہوئی۔۹۵ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۵۳۳

ابوعسیب

آپ حضورانور کے آزاد کردہ غلام ہیں۔آپ کا نام احمد ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۲۵۲۔۱۲۶۷

ابوعمیرہ

ابو عمیرہ ازدی مصری ہیں۔اور صحابیت کا شرف بھی حاصل ہے
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۵۵۳

ابوعوام بصری

نام عبدالعزیز بن الربعی باہلی ہیں ثقہ اور طبقۂ سابعہ سے ہیں، امام بخاری نے آپ سے روایت لی ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۴۱

ابوالغادیہ

ان کا نام یسار بن سبع ہے۔بعض نے جھنی کہا اور بعض مزنی کہتے ہیں۔امام بخاری نے انکو صحابی مانا ہے۔امام مسلم فرماتے ہیں۔یہ ہی عمار بن یاسر کے قاتل ہیں کہ جنگ صفین میں یہ واقعہ پیش آیا۔بعض حضرات نے ابوالغادیہ کو جھنی اور مزنی کے علاوہ تیسرا شخص قرار دیا ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔۲۱۱۵

ابوغطیف ہذلی

انکو بعض نے غطیف اور غضیف بھی کہا ہے۔ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔امام

ابو زرعہ کہتے ہیں،۔ان کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ابن یونس نے کہا:۔یہ حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۶۱

ابوقتادہ

آپ کا نام حارث بن ربعی ہے۔حضورانور کے پیادہ سپاہیوں میں سے ہیں۔۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے فرمایا کہ خلافت حیدری میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ستر سال عمر ہوئی۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۲۴۔۳۲۵۔۵۱۷۔۶۶۱۔۶۶۵۔۸۲۹۔۹۲۵۔۱۰۰۲۔۱۰۰۸۔ ۱۴۲۵۔

جلدسوم:۔۲۳۹۰۔۲۳۹۱۔

جلدچہارم:۔۲۸۴۳۔۲۹۵۱۔۳۰۵۰۔۳۳۹۰۔۳۶۳۲۔

ابوقرصافہ

نام جندرہ بن خیشنہ ہے۔کنعانی ہیں۔صحابی ہیں اور شام میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ پھر عسقلان کو وطن بنایا اور یہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۳۷

جلدسوم:۔۲۱۴۲

ابوقلابہ

آپ کا نام عبداللہ بن زید ہے جرمی ہیں مشہور تابعی ہیں،حضرت انس وغیرہ سے ملاقات ہے،شام کے علماء میں سے ہیں۔ایک سو چھ میں شام میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۳۳۴۲

ابولبابہ

آپ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر رہے، اوسی انصاری ہیں، بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض نے کہا کہ بدر میں شریک نہیں ہوئے، کیونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مدینۂ منورہ میں انتظام کیلئے رہے، مگر آپ کو غنیمت سے حصہ دیا گیا۔ حضرت علی کی خلافت میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔ ۹۳۲

جلد چہارم:۔ ۲۹۳۲

ابولیلی انصاری

آپ کا نام بلال ہے، اور بعض نے بلبل کہا ہے۔ اسکے علاوہ بھی کافی اختلاف ہے۔ احد میں شریک رہے۔ پھر کوفہ کو مسکن بنا لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔ کہتے ہیں کہ صفین میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۳۲۵

جلد سوم:۔ ۲۴۱۵۔ ۲۴۱۶

ابو مالک اشعری

آپ کا نام کعب بن عاصم ہے اشعری ہیں، خلافت فاروقی میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔

جلد سوم:۔ ۱۲۹۱۔ ۲۱۹۶

ابومحذورہ

آپ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے یا اوس بن مغیرہ۔ حضور انور کی طرف سے مکہ معظمہ میں موذن تھے۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔ آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت نہیں کی وہاں ہی رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۶۰۵

ابو مرثد غنوی

آپ کا نام کناز بن حصین ہے غنوی ہیں اپنی کنیت میں مشہور ہیں۔آپ اور آپ کے بیٹے مرثد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ۱۲ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۴۷۔۸۰۵

ابو مسعود انصاری

آپ کا نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ہے، دوسری بیعیت عقبہ میں شریک تھے۔ کوفہ میں قیام رہا،اکتالیس ہجری یا بیالیس ہجری میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۷۰۶۔۸۱۵

جلددوم:۔۱۷۵۵

جلدسوم:۔۲۲۴۶

جلدچہارم:۔۲۸۹۹

ابو مصعب انصاری

تابعی ہیں اور مرسل احادیث ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ابونعیم نے انکو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۳۱۶۴

ابو منظور

ان کے حالات نہیں ملے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۳

ابوموسی اشعری

آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے مکہ معظّمہ میں ایمان لائے۔ پھر حبشہ ہجرت کر گئے۔ پھر کشتی والوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہونچے، راہ میں خیبر میں حضور سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے آپ کو بیس ہجری میں بصرہ کا حاکم بنایا۔آپ نے اہواز کا علاقہ فتح کیا۔شروع خلافت عثمانیہ تک آپ بصرہ کے حاکم رہے۔پھر حضرت عثمان نے آپ کو معذول کر کے کوفہ کا حاکم بنا دیا۔آپ حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے حاکم رہے۔ حضرت علی نے آپ کو امیر معاویہ کے مقابلہ میں اپنا پنچ مقرر کیا تھا۔اسکے بعد آپ مکہ معظّمہ چلے گئے۔وہاں ہی ۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۳۔۲۵۔۲۳۹۔۴۸۷۔۶۸۱۔۹۳۳۔

جلد دوم:۔۱۰۲۵۔۱۰۴۷۔۱۲۲۵۔۱۲۵۴۔۱۲۵۶۔۱۲۵۷۔۱۳۷۳۔۱۴۶۳۔

۱۵۱۸۔۱۵۹۶۔۱۶۱۹۔۱۷۱۶۔۱۷۲۷۔۱۷۵۷۔۱۷۷۳۔۱۸۱۹۔۱۸۲۱۔

جلد سوم:۔۲۱۳۶۔۲۱۵۲۔۲۱۵۴۔۲۱۵۷۔۲۱۷۷۔۲۲۵۹۔۲۴۵۷۔۲۴۸۵۔

۲۴۹۲۔۲۵۵۲۔۲۶۶۸۔۲۷۳۵۔۲۷۸۶۔۲۸۰۰۔

جلد چہارم:۔۲۸۳۸۔۳۰۴۰۔۳۲۹۷۔۳۴۳۶۔۳۵۸۷۔

ابونضرہ عبدی

ابن مالک آپ عبدی ہیں۔ بہت صحابہ سے ملاقات ہے بصری ہیں حسن بصری سے کچھ پہلے وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۸۸

ابونعامہ

ان کا نام عبدربہ ہے، بعض نے عمرو کہا ہے۔تابعین سے ہیں۔عبداللہ بن صامت

اورابوعثمان نہدی وغیرہما سے روایت کرتے ہیں۔ایک جماعت نے انکوثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۸۸

ابونعمان ازدی

امام طبرانی کے جداعلی ہیں۔اورآپ نے صحابہ میں شمارکیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۴

ابوواقدلیثی

آپ کا نام حارث بن عوف ہے،ابوواقدکنیت ہے،قبلیہ بنی لیث سے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں بدرمیں حاضرہوئے۔بعدمیں مکہ معظّمہ میں رہے۔وہاں ہی ۶۸ ھ میں وفات ہوئی ۷۵ سال عمرپائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۴۸۱۔۱۹۳۷

جلد چہارم:۔۲۸۹۸

ابووائل

آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے،کنیت ابووائل کوفی ہیں،مخضرمی ہیں،جلیل القدرصحابی ہیں خلفائے راشدین سے احادیث لی ہیں،۹۹ ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۷

جلددوم:۔۱۲۳۱

جلد چہارم:۔۳۶۵۴

ابووفرہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۷۶

ابو وہب جشمی

صحابی ہیں، شام میں مقیم رہے۔ دو حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۸۹

ابو ہریرہ

آپ کے نام اور نسب میں بہت ہی اختلاف ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الشمس یا عبد عمرو تھا۔ اسلام میں آپ کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہوا۔ قوی یہ ہے کہ آپ درسی ہیں، حاکم اور ابواحمد کہتے ہیں: کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے مگر نام گم ہوکر رہ گیا۔ خیبر کی فتح کے سال ایمان لائے اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ پھر حضور کیساتھ سایہ کی طرح رہے۔ علم کا بہت شوق تھا۔ ہر دم حضور کیساتھ رہتے تھے۔ اللہ نے آپ کو غضب کا حافظہ دیا تھا آپ نے ایک بار حضور انور کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں حضور کے فرمان بھول جاتا ہوں، فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ آپ نے پھیلائی حضور انور نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا آپ نے چادر سینے سے لگائی پھر حافظہ بہت قوی ہوگیا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ آپ سے آٹھ سو حضرات سے زیادہ نے روایات لیں۔ حتی کے حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، اور انس نے بھی۔ آپ کی عمر ۷۸ سال ہوئی ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۔۱۵۔۱۷۔۲۱۔۲۶۔۳۲۔۳۳۔۳۸۔۴۵۔۶۷۔۷۸۔۱۱۸۔۱۲۹۔
۱۴۶۔۱۴۷۔۱۴۵۔۱۵۳۔۱۶۳۔۱۶۴۔۱۶۸۔۱۷۲۔۱۷۵۔۱۸۲۔۱۹۹۔۲۰۰۔۲۰۱۔۲۰۵
۲۰۷۔۲۰۹۔۲۱۴۔۲۱۵۔۲۷۶۔۲۷۹۔۲۹۳۔۲۸۵۔۲۹۷۔۳۰۳۔۳۱۹۔۳۵۰۔۳۵۸
۳۶۴۔۳۶۶۔۳۷۱۔۳۷۵۔۳۹۲۔۳۹۴۔۳۹۹۔۴۰۹۔۴۱۹۔۴۳۶۔۴۷۷۔۴۷۸
۲۲۱۔۲۲۸۔۲۳۵۔۲۳۶۔۲۵۲۔۲۵۳۔۲۵۴۔۲۵۷۔۲۶۱۔۴۹۱۔۵۰۴۔۵۵۶۔۵۹۷

۶۰۶_۶۱۷_۶۱۹_۶۲۰_۶۲۵_۶۳۶_۶۳۷_۶۴۰_۶۵۷_۶۶۲_۶۸۲_۶۸۷_۷۰۰
۷۱۳_۷۱۴_۷۱۹_۷۴۷_۷۴۸_۷۵۷_۷۶۰_۷۶۷_۷۶۸_۷۷۰_۷۷۵_
۷۷۷_۷۹۰_۷۹۶_۸۱۷_۸۲۲_۸۲۴_۸۲۶_۸۳۰_۸۵۳_۸۵۹_۸۶۳_۸۶۶
۸۷۴_۸۷۹_۸۹۴_۹۱۷_۹۲۶_۹۳۱_۹۶۹_۹۸۰_۱۰۰۴_

جلد دوم:_۱۰۵۶_۱۰۶۱_۱۰۶۳_۱۰۷۰_۱۰۷۵_۱۰۹۰_۱۱۰۲_۱۱۰۲_۱۱۱۷_۱۱۲۲
۱۱۲۴_۱۱۳۴_۱۱۳۶_۱۱۴۹_۱۱۵۳_۱۱۶۹_۱۱۸۸_۱۱۹۷_۱۲۰۱_۱۲۰۳_۱۲۲۰_۱۲۲۴
۱۲۳۳_۱۲۳۶_۱۲۴۱_۱۲۴۸_۱۲۷۰_۱۲۷۱_۱۲۸۷_۱۳۳۷_۱۳۵۵_۱۳۵۹_۱۴۲۱_
۱۴۲۴_۱۴۳۱_۱۴۴۰_۱۴۴۴ ۱۴۵۰_۱۴۶۲_۱۴۶۸_۱۴۷۰_۱۴۷۳_۱۴۷۴_۱۴۷۵
۱۴۷۸_۱۴۸۴_۱۵۹۲_۱۵۰۳_۱۵۰۵_۱۵۱۰_۱۵۲۷_۱۵۴۵_۱۵۴۷_۱۵۵۰_۱۵۵۱_
۱۵۵۳_۱۵۵۴_۱۵۵۵_۱۵۷۱_۱۵۷۳_۱۵۸۷_۱۵۹۳_۱۵۹۵_۱۶۱۲_۱۶۵۵_۱۶۶۳
۱۶۶۶_۱۶۷۷_۱۶۸۱_۱۶۹۳_۱۶۹۴_۱۷۰۵_۱۷۰۶_۱۷۱۱_۱۷۱۲_۱۷۱۳_۱۷۱۵_
۱۷۲۱_۱۷۲۲_۱۷۲۴_۱۷۲۶_۱۷۸۸_۱۸۰۵_۱۸۰۸_۱۸۰۹_۱۸۲۴_۱۸۲۵_۱۸۳۹
۱۸۵۳_۱۸۵۶_۱۸۶۲_۱۸۸۷_۱۴۹۴_۱۸۹۷_۱۹۰۷_۱۹۰۹_۱۹۱۰_۱۹۱۱_۱۹۱۹
۱۹۴۶_۱۹۴۷_

جلد سوم:_۱۹۵۳_۱۹۵۷_۱۹۶۸_۱۹۷۲_۱۹۷۸_۱۹۸۲_۱۹۸۵_۲۰۰۰_۲۰۱۴
۲۰۱۷_۲۰۱۹_۲۰۲۳_۲۰۴۷_۲۰۶۶_۲۰۶۷_۲۰۹۲_۲۱۰۷_۲۱۰۹_۲۱۱۰_۲۱۱۲_۲۱۱۶
۲۱۲۸_۲۱۲۹_۲۱۴۰_۲۱۶۱_۲۱۸۱ ۲۱۸۹_۲۲۰۷_۲۲۰۸_۲۲۰۹_۲۲۱۰_۲۲۱۸_۲۲۲۵
۲۲۲۷_۲۲۳۲_۲۲۳۳_۲۲۵۰_۲۲۵۸_۲۲۷۱_۲۲۹۱_۲۳۰۸_۲۳۱۹_۲۳۲۵_۲۳۲۶
۲۳۲۷_۲۳۴۰_۲۳۴۸_۲۳۵۸_۲۳۷۲_۲۳۷۹ ۲۳۵۳_۲۳۸۶_۲۳۹۱_۲۴۰۱_۲۴۰۴
۲۴۲۱_۲۴۳۰_۲۴۴۵_۲۴۵۱_۲۴۵۲_۲۴۶۳_۲۴۶۷_۲۴۶۶_۲۴۸۲_۲۴۸۶_۲۴۸۷_
۲۴۹۵_۲۴۹۶_۲۴۹۷_۲۴۹۸_۲۵۱۳_۲۵۱۷_۲۵۱۸_۲۵۲۹_۲۵۳۹_۲۵۴۱_۲۵۴۴_۹
۲۵۴_۲۵۵۰_۲۵۶۸_۲۵۷۱_۲۵۷۲_۲۵۷۶_۲۵۸۲_۲۵۸۹_۲۶۰۰_۲۶۰۱_۲۶۰۷_۹
۲۶۰_۲۶۲۳_۲۶۲۵_۲۶۲۸_۲۶۳۴_۲۶۳۸_۲۶۴۵_۲۶۴۷_۲۶۵۸_۲۶۶۰_
۲۶۷۱_۲۶۷۳_۲۶۷۴_۲۶۷۵_۲۶۸۰_۲۶۸۳_۲۶۸۷_۲۶۸۸_۲۶۸۹_۲۷۰۶_

۲۷۱۴_۲۷۱۸_۲۷۶۷_۲۷۷۰_۲۷۷۷_

جلد چہارم:_۲۸۰۲_۲۸۰۳_۲۸۱۸_۲۸۱۹_۲۸۲۲_۲۸۲۳_۲۸۳۱_۲۸۴۵
۲۸۴۶_۲۸۶۰_۲۸۷۳_۲۸۷۴_۲۸۸۴_۲۸۹۳_۲۸۹۶_۲۹۱۹_۲۹۲۴_۲۹۴۷_۲۹۵۳
۲۹۶۴_۲۹۷۳_۲۹۸۱_۲۹۹۷_۳۰۰۴_۳۰۲۹_۳۰۳۰_۳۰۳۸_۳۰۴۳_۳۰۴۹
۳۰۵۲_۳۰۵۳_۳۰۵۷_۳۰۶۹_۳۰۷۷_۳۰۹۱_۳۰۹۵_۳۰۹۹_۳۱۱۱_۳۱۱۳_
۳۱۲۴_۳۱۳۷_۳۱۸۹_۳۱۹۰_۳۱۹۶_۳۱۹۹_۳۲۰۱_۳۲۰۴_۳۲۰۸_۳۲۰۹
۳۲۱۲_۳۲۱۳_۳۲۲۱_۳۲۲۳_۳۲۲۹_۳۲۴۴_۳۲۴۷_۳۲۸۹_۳۳۰۳_۳۳۰۷_
۳۳۲۲_۳۳۲۳_۳۳۲۸_۳۳۳۷_۳۳۴۰_۳۳۴۸_۳۳۵۰_۳۳۵۹_۳۳۹۲_
۳۴۰۰_۳۴۰۲_۳۴۱۴_۳۴۲۹_۳۴۳۰_۳۴۳۱_۳۴۳۴_۳۴۳۹_۳۴۴۰_۳۴۴۱_
۳۴۴۵_۳۴۶۷_۳۴۷۷_۳۴۷۹_۳۴۸۹_۳۴۹۷_۳۵۲۴_۳۵۵۹_۳۵۶۰_
۳۵۶۵_۳۵۸۲_۳۵۹۳_۳۶۰۲_۳۶۱۰_۳۶۱۳_۳۶۳۳_۳۶۳۶_۳۶۳۸
_۳۶۴۳_۳۶۴۹_۳۶۶۲_

ابوھیاج اسدی

آپ کا نام حبان بن حصین ہے، کوفی ہیں ثقہ ہیں اوساط تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۱۸۸۔

ام ابی قرصافہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۳۲۴۶

ام ایمن

آپ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آزاد کردہ ہیں، آپ کا نام برکت ہے، حبشیہ ہیں، قدیم الاسلام ہیں، حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ حضور فرماتے ہیں کہ

یہ میری ماں ہیں میری حقیقی ماں کے بعد۔بچپن سے حضور کی پرورش آپ ہی کہ ہاتھوں سے ہوئی۔حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد آپ ہی مکہ لیکر آئیں۔اور پرورش میں مصروف رہیں۔

حضور نے آپ کا نکاح اپنے محبوب خادم زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا تھا۔انہیں سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔حضور کے وصال کے پانچ ماہ بعد آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۳

ام المؤمنین ام حبیبہ

آپ کا نام رملہ بنت ابوسفیان ہے۔کنیت ابوحبیبہ امیر معاویہ کی بہن ہیں۔آپکی والدہ صفیہ بنت عاص یعنی حضرت عثمان غنی کی پھوپھی ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نکاح نجاشی شاہ حبشہ نے کیا۔۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۳۸

ام درداء

آپ کا نام خیرہ بنت ابی الحدرد اسلمی ہے۔اورام درداء کبری سے مشہور ہیں۔حضرت ابودرداء کی زوجہ محترمہ ہیں۔آپ سے طلحہ بن عبیداللہ اور معاذ بن انس اور میمون بن مہران نے روایات لیں۔نہایت فاضلہ عاقلہ تھیں اور عابدہ زاہدہ۔خلافت عثمانی میں شام میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۱۸۹۔۱۷۷۹

جلد چہارم:۔۲۸۸۲

ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری

آپ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ہیں۔اور زید بن ثابت کی بیٹی۔بیرام سعد کا واقعہ

انہیں سے متعلق ہے،عہد نبوی میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۴۶۹

ام المومنین ام سلمہ

آپ کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے، پہلے حضرت ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں ۔۴ھ میں جب ابوسلمی کا انتقال ہوگیا تو حضورانور کے نکاح میں آئیں۔اسی سال شوال کے مہینہ میں نکاح ہوا۔آپ کی عمر۸۴سال ہوئی ۔۵۹ھ میں وفات ہوئی۔آپ سے آپ کی بیٹی زینب اور عائشہ صدیقہ وغیرہم نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۴۸۔۷۷۹۔

جلددوم:۔۱۰۲۱۔۱۰۳۱۔۱۳۱۵۔۱۵۲۳۔۱۵۵۲۔۱۷۳۴۔۱۸۳۷۔۱۹۴۵۔

جلدسوم:۔۱۹۸۱۔۱۹۹۲۔۲۰۵۱۔۲۱۰۲۔۲۳۰۶۔۲۳۱۲۔۲۶۲۴۔۲۶۹۵۔

جلدچہارم:۔۲۸۶۱۔۳۰۰۵۔۳۱۸۲۔۳۱۹۲

ام سلیم

آپ ملحان کی بیٹی ہیں آپ کا نام سہیلہ یارمانہ یاملیکہ یاغمیصہ یارمیصا ہے۔آپ کا نکاح مالک بن نضر سے ہوا جوحضرت انس کے والد ہیں۔حضرت انس مالک بن نضر کے بیٹے ہیں آپ کے شکم سے۔پھر مالک مشرک ہوکرہی قتل ہوئے۔ آپ ایمان لائیں ابوطلحہ نے آپ کونکاح کا پیغام دیا۔آپ بولیں کہ اگرتم مسلمان ہوجاؤ توتم سے نکاح کرلونگی ۔اور سواء اسلام کے کوئی مہر نہ لونگیں۔ چنانچہ ابوطلحہ ایمان لائے اورآپ سے نکاح کیا۔ایک مخلوق نے آپ سے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدسوم:۔۲۰۰۳۔۲۶۰۶

ام شریک

آپ انصاریہ ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ام شریک عتبہ انصاری کی زوجہ ہیں۔ خیال رہے کہ ایک ام شریک قرشیہ بھی ہیں، جولوی ابن غالب کی اولاد ہیں یہ انصاریہ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۸۵

ام عطیہ

آپ کا نام نسیبہ بنت کعب ہے، کنیت ام عطیہ، اکثر غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ رہیں۔ بیماروں کی دوا، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ بصرہ ہی میں رہیں اور وہاں ہی انتقال فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔٦٨۔٧٠۔٨٧۔٩٥٨

جلد دوم:۔۱۰۲۷

جلد چہارم:۔۲۹۸۹

ام عمارہ

آپ کا نام نسیبہ بنت کعب ہے انصاریہ ہیں بیعت عقبہ میں شریک ہوئیں،۔پھر اپنے خاوند زید بن عاصم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئیں۔پھر بیعت الرضوان میں غزوہ یمامہ میں خود جہاد کیا حتی کہ آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور جسم پر بارہ زخم نیزوں تلواروں کے کھائے بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۵۷۔۴۵۸

ام الفضل

آپ کا نام لبابہ بنت حارث ہے۔حضرت عباس بن عبد المطلب کی زوجہ ہیں عامریہ ہیں۔ام المومنین میمونہ کی بہن ہیں۔مشہور یہ ہے کہ جناب خدیجۃ الکبری کے بعد

عورتوں میں آپ ہی ایمان لائیں،آپ سے بہت احادیث مروی ہیں حضورانور کی چچی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۶۹

ام کرز کعبیہ

آپ ام کرز خزاعیہ مکیہ ہیں، چنداحادیث آپ سے مروی ہیں۔خصوصاً عقیقہ کی حدیث۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۵۱

جلد چہارم:۔۳۳۵۲

ام ہانی

آپ کا نام فاختہ یا عائلہ ہے۔ابو طالب کی بیٹی جناب علی مرتضی کی بہن حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی چچازاد بہن ہیں۔انہیں کے گھر سے حضور کو معراج ہوئی۔فتح مکہ کے دن ایمان لائیں۔حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں ۵۱ھ میں وفات پائی۔آپ سے حضرت علی اور عباس اور بہت تابعین نے روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم؛۔۱۵۲۰

جلد سوم:۔۲۲۱۴

جلد چہارم:۔۲۸۶۷

ابن ابی ملیکہ

آپ کا نام عبداللہ ابن ابی عبداللہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۸۰

ابن ابی نجیح

آپ کا نام عبداللہ ہے۔مکی ثقفی ہیں۔تدلیس کرتے ہیں۔طبقہ سادسہ میں شمار ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۰۵۴۔۱۱۹۴

ابن امرأۃ عبادہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول:۔۹۱۵

ابن شہاب زہری

آپ کا نام محمد بن مسلم ہے اور زہرہ بن کلاب پر جا کر آپ کا نسب حضور سے مل جاتا ہے لہذا قریشی ہیں۔کنیت ابو بکر ہے اور ابن شہاب زہری سے مشہور ہیں۔

۵۸ھ میں ولادت ہوئی۔۸۸/دن میں قرآن حفظ کیا،سعید بن مسیّب کی خدمت میں آٹھ سال رہے۔محدثین وفقہاء کی خدمت میں حاضر ہوتے تو قلم وقرطاس ساتھ ہوتا اور جو کچھ سنتے لکھتے جاتے۔اس محنت ولگن کی بدولت تمام ہم عصروں پر فائق ہوئے۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں دمشق پہونچے اور دربار خلافت میں نہایت معظم ومکرم رہے۔تدوین حدیث میں نمایاں کردار ادا کیا۔خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز آپ کو نہایت عزت دیتے اور تدوین حدیث کیلئے آپ ہی نے ان کو معمور فرمایا تھا۔حفظ وضبط میں انفرادی شان رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ ہشام بن عبدالملک نے آپ سے اپنے بیٹے کیلئے چارسو احادیث کا مجموعہ لکھوایا، پھر اس نوشتہ کو محدثین پر پیش کیا جو بالکل صحیح تھا۔ایک سال کے بعد ہشام نے یوں ہی کہدیا کہ وہ نوشتہ تو ضائع ہوگیا ہے اب کیا ہو،فرمایا: کوئی حرج نہیں لاؤ انہیں احادیث پر مشتمل دوسرا لکھے دیتے ہیں: آپ نے جب تیار کر کے دیا تو ہشام نے پہلا نسخہ منگا کر جو دراصل ضائع

نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کے حفظ کا امتحان لینا تھا، جب مقابلہ کرایا گیا تو بالکل درست تھا، ایک حرف بھی نہیں چھوٹا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز فرماتے تھے:۔

میں نے امام زہری سے بہتر کوئی عالم بالسنہ نہ دیکھا۔

امام احمد اور امام نسائی نے کہا:۔

سب بہتر سند حدیث امام زہری کی ہیں۔

امام لیث بن سعد کہتے ہیں:۔

میں نے آپ سے زیادہ جامع علم کسی کو نہ دیکھا۔

امام مکحول سے کسی نے پوچھا: آپ نے سب سے بڑا عالم کسے پایا، فرمایا: امام زہری کو، عرض کیا: پھر، فرمایا: زہری کو، عرض کیا: پھر، فرمایا: زہری کو۔

آپ کا وصال ماہ رمضان ۱۲۴ھ میں ہوا۔ شارع عام کے کنارے آپ کو دفن کیا گیا تاکہ گذرنے والے آپ کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۳۸۷۔

جلد دوم:۔ ۱۱۱۲

جلد سوم:۔ ۲۱۶۵

آمنہ والدہ ماجدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ حضرت وہب بن مناف کی بیٹی ہیں۔ اور ہمارے حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ، حضور کی عمر مبارک چھ سال تھی کہ مدینہ منورہ سے واپسی میں انتقال فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۴۷

ابراہیم اشہلی

یہ ابراہیم بن اسمعیل بن حبیبہ انصاری اشہلی ہیں۔ابواسمعیل کنیت ہے۔مدنی ہیں اور طبقۂ سابعہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۸

ابراہیم بن عبدالرحمٰن

آپ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔بعض نے آپ کو صحابی کہا ہے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے آپ نے سماعت حدیث کی ہے۔۹۵ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۰

ابراہیم نخعی

ابو عمران، ابراہیم بن یزید بن قیس بن نخعی اور کوفی فقیہ عراق ہیں اور مشہور تابعی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت بچے تھے۔

تلامذہ: حماد بن سلیمان فقیہ، سماک بن حرب، حکم بن عقبہ بن عون اعمش منصور اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی۔

حضرت مغیرہ بن مقیم ضبی کہتے ہیں: ہمارے قلوب پر انکا رعب چھایا رہتا ہے جیسے امراء وحکام کا۔

امام اعمش نے کہا:۔بارہا میں نے انکو نماز پڑھتے دیکھا، پھر اسکے بعد ملاقات ہوتی تو گویا میں انکو مریض پاتا۔یعنی عبادت میں مشغولیت انکو توانا رکھتی اور اسکے بغیر ان پر آثار علالت ومرض نمایاں رہتے کہ اصل غذا انکی عبادت تھی۔شہرت سے پرہیز رکھتے تھے۔

امام اعظم نے فرمایا: میں نے حجاج بن یوسف ظالم وجابر حاکم کی موت کی خبر جب

آپ کو سنائی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی سے آپ کے آنسو نکل پڑے۔

عبد الملک بن ابی سلمان کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا کہ تم لوگ مجھ سے فتوی پوچھتے ہو حالانکہ تم میں ابراہیم موجود ہیں۔

آپ کی زوجہ محترمہ ہنیدہ فرماتی ہیں۔

صوم داؤدی رکھتے تھے کہ ایک دن روزہ اور دوسرے دن افطار۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۰۲۔۶۶۹۔۶۷۲۔۶۷۳۔۶۷۴۔۷۰۹۔۷۳۱۔۷۳۲۔۸۱۸۔۹۰۶

جلد سوم:۔۱۱۰۸۔۱۷۴۰۔۱۷۴۱۔۱۷۴۳۔۱۷۴۸۔۱۷۸۶۔۱۷۸۱۱۔۱۷۸۳۔

۱۷۸۴۔۱۷۸۶۔

جلد چہارم:۔۳۶۵۵

ابی بن کعب

آپ انصاری خزرجی ہیں، کاتب وحی تھے، آپ ان چھ صحابہ میں ہیں جنہوں نے زمانہ نبوی میں قرآن مجید حفظ کیا اور ان فقہاء صحابہ میں سے ہیں جو زمانہ نبوی میں فتوی دیتے تھے۔ صحابہ میں بڑے قاری تھے۔ حضور انور نے آپ کی کنیت ابو المنذر رکھی تھی اور عمر فاروق نے ابو الطفیل۔ حضور انور نے آپ کو خطاب دیا سید انصار، عمر فاروق نے خطاب دیا سید المسلمین کا۔ آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۹ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۹۰۔۶۹۹۔۱۰۱۰

جلد دوم:۔۱۶۷۲

جلد سوم:۔۲۱۸۵۔۲۵۳۷۔۲۶۳۶

جلد چہارم:۔۲۸۱۰۔۳۲۰۵۔۳۳۱۷۔۳۴۳۳

اسامہ بن زید

آپ اسامہ بن زید ابن حارثہ ہیں، قبیلہ بنی قضاعہ سے ہیں، آپ کی ماں کا نام برکت ہے کنیت ام ایمن حضور کی دودھ کی والدہ۔ وہ آپ کے والد جناب عبد اللہ کی لونڈی تھیں اور

اسامہ حضور کے غلام اور غلام زادے تھے کہ زید ابن حارثہ بھی حضور کے غلام تھے اسامہ اور زید دونوں حضور کے بڑے پیارے تھے۔حضور کی وفات کے وقت اسامہ بیس سال کے تھے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد آپ وادی قرالی میں رہے وہیں وصال ہوا۔بعض نے کہا کہ آپ کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ہی قوی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۔۱۹۵۔۳۹۱۔۵۵۸۔۷۹۳

جلد دوم:۔۱۹۲۹

جلد سوم:۔۲۶۲۰۔۲۶۲۱

جلد چہارم:۔۲۸۷۷

اسامہ بن شریک

آپ ذیبانی ثغلبی ہیں کہ کوفہ میں آپ کی احادیث زیادہ مشہور ہوئیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۹۴۲

جلد چہارم:۔۳۲۳۵

اسامہ بن عمیر

آپ اسامہ بن عمیر بن عامر اقیشر ھذلی ہیں اور صحابی۔بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔صحاح میں آپکی احادیث مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۸۷

اسلم مولی عمر

آپ کا نام اسلم ہے۔کنیت ابو خالد ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں حبشی تھے۔حضرت عمر نے آپکو ۱۱ھ میں خریدا۔بڑے متقی تابعی ہیں۔مروان کی حکومت میں وفات پائی ۱۱۴ر سال عمر ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۹۔۱۹۸

جلددوم:۔۱۸۷۷

اسماء بنت الصدیق

آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں، حضور انور کی سالی، آپ کا لقب ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی، کیونکہ ہجرت کی رات آپ نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑے سے حضور انور کے سفر کا توشہ باندھا تھا، دوسرا ٹکڑا اپنے استعمال میں رکھا یا دوسرے سے حضور کے سفر کا مشکیزہ باندھا۔ آپ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ معظّمہ میں ایمان لائیں آپ سے پہلے صرف سترہ آدمی ایمان لائے تھے آپ اٹھارویں مومنہ ہیں۔ اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دس سال بڑی ہیں اپنے فرزند عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے دس دن بعد وفات ہوئی ان کے صولی سے اوترنے کے بعد۔ ۱۱۰ر برس عمر ہوئی ۷۳ھ میں مکہ معظّمہ میں وفات ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۶۳

جلددوم:۔۱۵۷۶

جلدسوم:۔۱۹۹۸۔۲۳۱۸

جلدچہارم:۔۲۸۵۰۔۳۰۲۶۔۳۴۱۸

اسماء بنت عمیس

آپ حضرت جعفر ابن ابو طالب کی زوجہ ہیں اپنے خاوند کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہاں ہی آپ کے بیٹے محمد۔ عبداللہ۔ عون پیدا ہوئے پھر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئیں حضرت جعفر کی شہادت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے آپ سے نکاح کیا ان سے محمد ابن ابو بکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت علی کے نکاح میں آئیں ان سے یحیی بن علی پیدا ہوئے آپ سے بہت صحابہ نے روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۳

اسماء بنت یزید

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۵۱۰

جلد چہارم:۔۲۹۰۱۔۲۹۹۰

اسمٰعیل

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۰

اسمٰعیل بن ابی خالد

یہ صحابی ہیں اور بصرہ میں قیام رہا۔امام مسلم اور نسائی نے آپ سے روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۵۵

اسود بن سریع

یہ اسود بن سریع بن حمیر بن عبادہ تمیمی سعدی مشہور شاعر ہیں۔خود فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ چار غزووں میں شرکت کی۔قصہ گوئی میں مشہور تھے، بیالیس ہجری میں عہد معاویہ میں مقام بصرہ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۳

اسود بن مسعود ثقفی

یہ صحابی ہیں اور حضور کی بارگاہ میں مدحیہ اشعار سناتے تھے، انہیں اشعار سے یہ دو شعر ہیں۔

امسيت ربى لاشريك له

رب العباداذا ماحصل اليسر

انت الرسول الذى ترجى فواضله

عند القحوط اذا ما أ خطا المطر

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۲۹۱۴

اسود بن وہب خال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں ہیں۔ حضور آپ کا احترام فرماتے، ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک انکے لئے بچھائی۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد دوم:۔۱۶۹۵

اسید بن حضیر

آپ انصاری اوسی ہیں، آپ دوسری بیعت عقبہ میں شریک ہیں آپ نقیبوں میں سے تھے، دونوں بیعت عقبہ میں ایک سال کا فاصلہ ہے آپ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے آپ سے جماعت صحابہ نے روایات لیں۔ مدینہ منورہ میں ۲۰ ھ میں خلافت فاروقی میں وفات ہوئی بقیع میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔۲۰۷۲

اسیر بن جابر

آپ اسیر بن جابر بن سلیم ہیں تمیمی ہیں۔حضور کی خدمت میں حاضری دی ہے اور کلمات طیبات سے نوازے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۵۸

اشعث بن قیس

آپ اشعث بن قیس بن معدیکرب ہیں،کنیت ابومحمد ہے کندی ہیں،کندہ کے وفد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وفد کے سردار تھے یہ واقعہ ۱۰ھ میں ہوا،آپ زمانۂ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے محترم سردار تھے اسلام میں بھی بڑے معزز رہے،حضور کی وفات کے بعد اسلام سے مرتد ہوگئے تھے پھر خلافت صدیقی میں دوبارہ مسلمان ہوئے،آخر میں کوفہ میں رہے وہاں ہی وفات ہوئی،امام حسن ابن علی نے جنازہ پڑھایا ۴۰ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۰۹

اصبغ بن نباتہ

آپ تمیمی حنظلی ہیں اور کوفہ میں سکونت تھی،ابوالقاسم کنیت ہے متروک ہیں اور طبقۂ ثالثہ میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۱

انس بن سیرین

آپ انصاری ہیں اور محمد بن سیرین کے بھائی۔کنیت ابوموسی یا ابوحمزہ ہے۔۱۸ھ میں وصال ہوا۔اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل احادیث منقول ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۷۷۔

جلددوم:۔۱۶۳۵_۱۶۴۱_۱۶۴۲_۱۷۷۷_۷۷۹۱_

انس بن مالک

آپ کا نام انس بن مالک ابن نضر ہے، کنیت ابوحمزہ ہے، خزرجی انصاری ہیں، حضور انور کے خادم خاص، آپ کی والدہ ام سلیم بنت ملحان ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت انس کی عمر دس سال تھی۔ جب حضور انور کی وفات ہوئی تو آپ بیس سالہ تھے دس سال تک مسلسل حضور انور کی خدمت کی، خلافت فاروقی میں آپ بصرہ منتقل ہوگئے وہاں ہی آپ کی وفات ہوئی، آپ بصرہ کے آخری صحابی ہیں ۹۱ھ میں وفات ہوئی ایک سوتین سال عمر ہوئی بعض نے فرمایا ۹۹ر سال عمر ہوئی۔ آپ کی اولاد ۸۰ر یا ۱۰۰ر رہے اٹھتر لڑکے اور دولڑکیاں یعنی اولاد در اولاد۔ آپ سے بہت مخلوق نے روایات لیں۔ خلاصہ میں ہے کہ آپ کی احادیث ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں جن میں سے ایک سو اڑسٹھ حدیثیں متفق علیہ ہیں اور تراسی احادیث بخاری کی اکہتر مسلم کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲_۶_۸_۱۳_۶۱_۷۴_۸۰_۸۷_۹۶_۹۸_۱۱۵_۱۲۴_۱۲۷_۱۴۵

۱۴۸_۱۵۰_۱۵۲_۱۵۵_۲۰۴_۲۱۲_۲۷۴_۲۸۰_۲۸۷_۳۲۳_۳۲۹_۳۳۰_ ۳۷۹

۳۸۹_۴۲۵_۴۲۷_۴۴۰_۴۵۳_۴۵۵_۴۶۱_۴۷۶۴۶۸_۲۲۵_۲۴۴_۲۴۶_۲۶۴

۴۸۴_۴۹۶_۵۰۵_۵۵۲_۵۷۴_۵۷۵_۵۷۶_۵۷۷_۵۷۸_۵۷۹_۵۸۰_۶۰۰

۶۲۴_۶۵۲۶۳۸_۶۵۸_۶۸۸_۷۲۰_۷۲۱_۷۲۲_۷۲۳_۷۲۴_۷۳۶_ ۷۵۴

۷۷۲_۷۸۰_۷۸۶_۸۱۲۷۸۸_۸۱۳_۸۳۲_۸۳۴_۸۳۶_۸۳۷_۸۳۹_۸۴۰

_۸۴۱_۸۵۰_۸۷۵_۸۷۷_۸۷۸_۸۸۰_۹۴۱_۹۵۰_۹۶۰_۹۸۳_۹۹۶_۱۰۰۱

۱۰۰۳_۱۰۰۷_۱۰۰۹_

جلددوم:۔۱۰۱۹_۱۰۲۲_۱۰۶۲_۱۰۷۹_۱۰۸۰_۱۰۹۵_۱۱۳۰_۱۱۴۶_۱۱۷۷_

۱۱۹۸_۱۲۰۶_۱۲۲۱_۱۲۲۹_۱۲۴۲_۱۲۴۷_۱۲۷۸_۱۳۰۷_۱۳۲۸_۱۳۴۰_۱۳۴۵_

۱۳۴۷_۱۳۴۹_۱۴۰۸_۱۴۱۹_۱۴۲۲_۱۴۳۳_۱۴۵۲۱۴۴۸_۱۴۵۴_۱۴۵۹_۱۴۶۰
۱۴۹۷_۱۵۰۱_۱۵۱۳_۱۵۱۷_۱۵۲۱_۱۵۳۳_۱۵۴۴_۱۵۵۷_۱۵۸۲_۱۵۸۴_ ۱۶۰۰
۱۶۱۳_۱۶۲۰_۱۶۴۷_۱۶۵۷_۱۶۶۵_۱۶۹۱_۱۷۲۵_۱۷۴۲_۱۷۸۲_۱۷۸۷_ ۱۸۱۷
۱۸۴۴_۱۸۴۵_۱۸۵۲_۱۸۶۰_۱۸۶۵_۱۸۶۷_۱۸۶۸_۱۸۸۱_۱۸۹۱_۱۹۳۸_

جلدسوم:_۱۹۹۹_۲۰۰۲_۲۰۰۴_۲۰۲۰_۲۰۴۹_۲۰۵۶_۲۰۵۹_۲۰۷۱_۲۰۷۶_
۲۰۷۹_۲۰۸۷_۲۰۹۰_۲۱۰۱_۲۱۰۵_۲۱۱۸_۲۱۳۷_۲۱۳۸_۲۱۴۷_۲۱۶۰_ ۲۱۸۷
۲۱۸۸_۲۱۹۳_۲۲۱۲_۲۲۱۵_۲۲۱۹_۲۲۲۴_۲۲۴۸_۲۲۵۷_۲۲۶۸_۲۲۶۹_۲۲۷۸
۲۳۵۵_۲۳۶۳_۲۴۲۷_۲۴۴۸_۲۴۶۷_۲۴۷۱_۲۴۷۲_۲۴۸۱_۲۴۹۹_۲۵۰۲_۲۵۱۱
۲۵۱۵_۲۵۲۴_۲۵۳۰_۲۵۶۴_۲۵۶۶_۲۵۷۴_۲۵۷۸_۲۵۹۴_۲۵۹۸_۲۶۱۰_۲۶۱۱
۲۶۳۷_۲۶۴۱_۲۶۴۳_۲۶۴۴_۲۶۶۱_۲۶۶۹_۲۶۸۲_۲۶۸۵_۲۶۹۹_۲۷۳۳
۲۷۸۱_۲۸۰۶_۲۸۱۵_۲۸۱۶_۲۸۱۷_۲۸۲۷_۲۸۳۵_۲۸۴۰_۲۸۴۲_۲۸۶۲_۲۸۶۵
۲۸۷۵_۲۹۰۷_۲۹۱۵_۲۹۲۲_۲۹۴۵_۲۹۶۳_۲۹۸۴_۲۹۸۶_۳۰۰۲_۳۰۲۵_
۳۰۴۱_۳۰۶۰_۳۱۱۵_۳۱۱۷_۳۱۱۸_۳۱۴۵_۳۲۰۶_۳۲۰۷_۳۲۱۱_۳۲۱۸_۳۲۱۹_
۳۲۲۰_۳۲۲۶_۳۲۶۴_۳۲۷۲_۳۲۷۶_۳۲۸۵_۳۲۹۳_۳۳۰۱_۳۳۰۸_۳۳۲۷_

جلدچہارم:_۳۳۴۹_۳۳۵۸_۳۳۹۳_۳۳۹۶_۳۳۹۸_۳۳۹۹_۳۴۰۸_
۳۴۲۲_۳۴۲۴_۳۴۲۶_۳۴۲۸_۳۴۳۲_۳۴۳۷_۳۴۶۹_۳۴۸۳_۳۴۹۳_۳۵۱۵
۳۵۴۰_۳۵۴۲_۳۵۵۲_۳۵۵۶_۳۵۵۷_۳۵۶۱_۳۵۶۸_۳۵۷۶_۳۵۸۱_۳۶۰۹
۳۶۱۲_۳۶۲۹_۳۶۴۷_۳۶۵۱_

اوس بن اوس

آپ کواوس بن ابی اوس بھی کہا جا تا ہےقبیلہ بنی ثقیف سے ہیں عمرو بن اوس کے والد ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:_۹۳۰

جلدچہارم:_۳۴۲۷

اوس بن شرحبیل

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۲۶۴

اوس بن عبداللہ الربعی

کنیت ابوالجوزاء ہے آپ بصری تابعی ہیں اور ثقہ ہیں ۔عابدوفاضل ۔۸۳ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۶۰۴

ایاس بن عبداللہ

آپ دوسی مدنی ہیں آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے آپ سے صرف ایک حدیث مروی ہے بیوی کو مارنے کے متعلق۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۵۴۸

ایاس بن معاویہ مزنی

آپکی کنیت ابووائلہ ہے، بصری مزنی ہیں، بصرہ کے قاضی تھے، امام طبرانی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔

حضرت انس، سعید بن مسیّب اور سعید بن جبیر وغیرہ ہم سے احادیث روایت کرتے ہیں ۔حمیدالطّویل۔حماد سفیان، شعبہ وغیرہم آپکے تلامذہ میں ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۹۲۰

براء بن عازب

آپ مشہور صحابی ہیں، انصاری حارثی ہیں، آخر میں کوفہ میں قیام رہا۔۶۴ھ میں کئی علاقہ کے فاتح آپ ہیں۔ جنگ جمل وصفین حضرت علی کے ساتھ تھےکوفہ ہی میں وفات پائی وہاں ہی دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۴۷

جلددوم:۔۱۱۹۹۔۱۵۰۴

جلدسوم:۔۲۰۵۷۔۲۰۵۸

بریدہ بن حصیب اسلمی

آپ مشہور صحابی ہیں آپ کا نام بریدہ ابن حصیب اسلمی ہے، حق یہ ہے کہ عین ہجرت کی حالت میں راستہ میں ایمان لائے۔ بصرہ میں قیام رہا خراسان کے جہادوں میں شریک رہے یزیدابن معاویہ کے زمانہ میں مقام مرو میں۔۲۷ھ میں وفات پائی۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ مرو میں آپکی قبر کی زیارت ہوتی ہےجس سے برکتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۳۴۔۷۶۵۔۹۵۹۔۹۶۱۔۹۷۳۔

جلددوم:۔۱۴۷۲۔۱۵۶۵۔۱۹۲۰۔۲۰۳۱۔

جلدسوم:۔۲۱۷۱۔۲۱۷۲۔۲۱۷۶۔۲۲۷۶۔۲۳۶۰۔۲۵۰۹۔۲۶۱۸۔۲۶۴۶

جلدچہارم:۔۲۸۷۸۔۳۱۴۶۔۳۵۰۴۔۳۵۸۶

بشیر بن خصاصیہ اسلمی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدچہارم:۔۳۴۹۸

بشیر بن خصاصیہ سدوسی

یہ بشیر بن معبد ہیں اور ابن خصاصیہ سے مشہور ہیں۔ان کا نام زخم تھا حضور نے بشیر رکھا بصرہ میں رہے۔بشیر بن نھیک نے آپ سے روایات لی ہیں۔

امام ابوحاتم نے ابن خصاصیہ نام سے دو حضرات کا ذکر کیا ہے،ایک اسلمی اور دوسرے سدوسی۔امام بخاری اور ابن حبان نے بھی ایسا ہی فرمایا۔لہذا اول الذکر اسلمی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۵۳

بکر بن عبداللہ مزنی

کنیت ابوعبداللہ ہے،مزنی بصری ہیں اور ثقہ تابعی۔عابد و فاضل تھے۔ابن سعد نے آپ کو ثقہ ثبت حجہ اور فقیہ کہا ہے۔۱۰۸ھ میں وصال ہوا۔

حضرت انس،ابن عباس،ابن عمر،مغیرہ بن شعبہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے پچاس حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۵۱۔۱۰۵۵۔۱۱۸۳۔۱۱۹۵۔

جلد چہارم:۔۳۲۸۹۔۳۳۹۷

بلال بن رباح

بلال ابن حارث صحابی ہیں،مزنیہ کے وفد میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے۔۸۰؍سال عمر پائی۔۶۰ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۲

جلد سوم:۔۲۴۳۳

جلد چہارم:۔۳۳۶۷

بہز بن حکیم

آپ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ ہیں قیشری بصری ہیں آپ کے متعلق علماء میں اختلاف رہا۔ بخاری مسلم نے آپ کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۵۶

بھیسہ

آپ فزاریہ ہیں صحابیہ ہیں آپ نے اپنے والد سے بھی روایات لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۸۴

تمیم داری

آپ کا اسم شریف تمیم بن اوس بن دار ہے، آپ عیسائی تھے۔۹ ھ میں ایمان لائے۔ آپ سے کل اٹھارہ احادیث مروی ہیں جس میں سے صرف یہ ایک حدیث ہے۔ آپ شب کو نوافل میں ایک رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ اور کبھی ایک آیت صبح تک بار بار پڑھتے اور روتے رہتے تھے۔ اولا مدینہ منورہ میں رہے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے وہاں ہی وفات پائی۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ آپ ہی نے روشن کیے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۶۵

ثابت بن اسلم بنانی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے بنانی ہیں تابعی ہیں اہل بصرہ سے ہیں مشہور محدث ہیں، حضرت انس کے ساتھ چالیس سال رہے۔۸۶/سال عمر پائی ۱۲۳ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۳۰

ثعلبہ بن ابی مالک

آپ قرظی ہیں، صحابیت میں اختلاف ہے، ابن حبان نے ثقات تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے، ابوحاتم کہتے ہیں۔ یہ تابعی ہیں اورانکی احادیث مرسل ہوتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۶۱

ثوبان

آپ کا نام شریف ثوبان ابن بجبد ہے کنیت ابوعبداللہ، حضور کی وفات کے بعد آپ شام چلے گئے مقام رملہ حمص میں مقیم رہے۔آپ حضور کے آزاد کردہ مشہور غلام ہیں۔جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر وحضر میں ملازم بارگاہ رہتے تھے۔۵۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۳۲۔۳۰۶

جلد دوم:۔۱۰۶۴۔۱۳۰۳۔۱۴۲۹

جلد سوم:۔۲۱۰۴۔۲۴۸۴۔۲۶۶۶۔۲۷۶۹

جلد چہارم:۔۲۹۳۲۔۳۲۵۸۔۳۳۲۰۔۳۳۶۰

جابر بن سمرہ

آپ مشہور صحابی ہیں، آپکی کنیت ابوعبداللہ ہے عامری ہیں، حضرت سعد ابن وقاص کے بھانجے ہیں۔آپکی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہیں۔کوفہ میں رہے وہاں ہی ۷۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۸۵۔۷۱۰۔۷۳۷۔۷۳۸۔۹۷۹

جلد دوم:۔۱۵۰۶۔۱۸۲۷۔۱۸۲۹۔۱۸۳۱

جلد چہارم:۔۳۵۴۱

جابر بن عبداللہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے انصاری ہیں سلمی ہیں بہت احادیث آپ سے مروی ہیں، آپ بدر وغیرہ اٹھارہ غزوات میں شریک ہوئے حضور انور کی وفات کے بعد شام و مصر میں گئے آخر میں نابینا ہوگئے تھے۔ آپ کی عمر چورانوے سال ہوئی ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ آپ مدینہ منورہ کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے زمین مدینہ صحابہ سے خالی ہوگئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۔۳۹۔۵۷۔۸۴۔۱۹۳۔۱۹۴۔۲۱۳۔۲۷۵۔۳۲۰۔۳۳۶۔۳۹۷۔
۴۰۴۔۴۴۲۔۴۴۵۔۴۶۵۔۲۳۳۔۲۴۲۔۴۸۶۔۴۹۴۔۵۰۹۔۵۶۶۔۶۱۰۔۶۱۸۔۶۴۴
۶۵۳۔۶۶۶۔۶۶۷۔۶۶۸۔۷۵۰۔۷۷۳۔۸۰۰۔۸۰۱۔۸۱۶۔۹۱۶۔۹۴۳۔۹۴۶
۹۶۲۔۹۷۰۔۱۰۰۰۔

جلد دوم:۔۱۰۲۰۔۱۰۲۶۔۱۰۴۳۔۱۰۴۶۔۱۰۶۶۔۱۰۷۱۔۱۰۹۲۔۱۰۹۸۔۱۲۲۷۔
۱۲۴۴۔۲۶۰۔۲۶۴۔۱۲۶۸۔۱۲۸۸۔۱۳۰۱۔۱۳۵۰۔۱۳۵۱۔۱۳۷۲۔۱۳۷۶۔۱۴۷۶۔
۱۴۸۵۔۱۵۱۲۔۱۵۳۲۔۱۵۶۴۔۱۶۸۰۔۱۶۸۳۔۱۶۸۶۔۱۷۱۰۔۱۷۳۳۔۱۸۵۷۔۱۸۶۴۔
۱۸۶۹۔۱۸۷۵۔۱۸۸۶۔۱۸۹۵۔۱۹۱۲۔۱۹۱۴۔۱۹۱۵۔۱۹۳۴۔

جلد سوم:۔۱۹۵۰۔۱۹۵۱۔۱۹۹۶۔۲۰۸۰۔۲۰۸۸۔۲۰۹۳۔۲۰۹۵۔۲۱۷۰۔۲۱۸۲
۲۱۹۴۔۲۱۹۸۔۲۲۴۴۔۲۲۵۳۔۲۲۵۴۔۳۲۲۱۔۲۳۲۲۔۲۳۴۲۔۲۳۴۳۔۲۳۶۹۔۲۳۸۱
۲۴۴۴۔۲۴۵۹۔۲۴۶۸۔۲۵۰۴۔۲۵۷۵۔۲۵۸۰۔۲۶۳۵۔۲۶۹۴۔۲۷۳۱۔۲۷۵۰۔
۲۷۹۰۔۲۷۹۷۔

جلد چہارم:۔۲۸۱۱۔۲۸۱۲۔۲۸۳۶۔۲۸۴۸۔۲۸۷۶۔۲۸۸۶۔۲۸۹۱۔۲۹۰۴۔
۲۹۵۲۔۲۹۶۸۔۳۰۲۵۔۳۰۳۹۔۳۰۷۵۔۳۰۷۸۔۳۰۸۸۔۳۱۱۹۔۳۱۲۳۔۳۱۲۶۔
۳۱۲۸۔۳۱۳۶۔۳۱۴۷۔۳۱۵۳۔۳۱۵۹۔۳۱۶۰۔۳۱۶۱۔۳۱۶۴۔۳۱۶۵۔۳۱۶۶۔
۳۱۶۷۔۳۱۶۸۔۳۱۷۹۔۳۱۸۳۔۳۲۰۰۔۳۲۳۸۔۳۲۶۳۔۳۲۹۹۔۳۳۱۲۔۳۳۱۵۔
۳۳۴۳۔۳۴۱۵۔۳۵۵۰۔۳۵۸۹۔۳۶۱۵۔

جابر بن عتیک

آپ انصاری ہیں اور مشہور صحابی ہیں، آپ کے جنگ بدر کی شرکت میں اختلاف ہے، باقی سارے غزووں میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے عمر شریف ۹۱ رسال ہوئی ۶۱ ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۳۴۔۱۲۵۱

جبیر بن مطعم

آپ جبیر بن مطعم ابن عدی بن نوفل بن عبد مناف ہیں کنیت ابو محمد ہے، فتح مکہ یا خیبر کے دن ایمان لائے، بڑے شاعر، نسبوں کے عالم سردار قوم تھے، حضرت ابوبکر صدیق کے شاگرد تھے۔ ۵۴ ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۹۔

جلد دوم:۔۱۸۱۰

جلد سوم:۔۲۵۹۰۔۲۷۵۲۔۲۷۵۸

جلد چہارم:۔۳۱۸۱۔۳۳۲۹۔۳۴۷۰

جبیر بن نفیّر

یہ حضرمی ہیں زمانۂ جاہلیت واسلام دونوں پائے اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے ہیں ۸۰ ھ میں وفات پائی یعنی حضور انور کا زمانہ پایا مگر ملاقات نہ ہوسکی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۰۳

جریر بن عبداللہ بجلی

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے حضور انور کی وفات کے سال آپ ایمان لائے، خود فرماتے

ہیں کہ میں وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا آخر میں کوفہ میں رہے پھر بستی قرقیس میں ۵۱ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۲۲۶۔ ۱۳۷۰

جلد سوم:۔ ۲۶۶۷

جندب اسدی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۶۶۵

جندب بن عبداللہ بجلی

آپ عبداللہ بن سفیان کے بیٹے ہیں بجلی علقی ہیں، علق بجل کا ایک خاندان ہے، واقعہ عبداللہ بن زبیر کے ۴؍ سال بعد وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۷۹۵۔ ۹۵۱

ام المومنین جویریہ

آپ جویریہ بنت حارث ہیں۔ ۵ھ میں غزوۂ مریسیع میں جسے غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں گرفتار ہو کر آئیں اور حضرت ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں انہوں نے آپ کو مکاتب کر دیا حضور انور نے آپ کی کتابت کا روپیہ ادا کر کے آپ کو آزاد کر کے آپ سے نکاح کر لیا لہذا آپ ام المومنین ہیں، آپ کا پہلا نام برہ تھا حضور انور نے بدل کر جویریہ رکھا۔ آپ نے ۶۵؍ سال عمر پائی ربیع الاول ۵۶ھ میں وفات ہوئی آپ کے بہت فضائل ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۱۹۶۰

حارث بن نوفل

حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ہاشمی مطلبی ہیں، ابن حبان نے صحابہ میں ذکر کیا، خلافت عثمانی کے آخر میں مقام بصرہ میں وصال ہوا، بعض نے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں انتقال لکھا ہے، کہتے ہیں آپ حضور کے بہت مشابہ تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۵

حبان بن حیلہ تابعی

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۴۳

حبان بن منقذ

آپ انصاری مازنی مدنی ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۰۱۱

حبشی بن جنادہ

آپ سلولی ہیں اور صحابی، کوفہ جائے سکونت تھا حجۃ الودع میں حضور کے ساتھ تھے اور حضور سے روایت کرتے ہیں، ابواسحاق اور عامر شعبی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۷۹

حبیب بن ابی ثابت

حبیب بن ابی ثابت قیس بن دینار ہیں، بعض نے قیس بن ہند کہا ہے، کوفی ہیں اور تابعی۔ابن عمر بن عباس اور انس وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام اعمش ابواسحاق شیبانی امام ثوری اورامام شعبہ آپ کے تلامذہ میں ہیں۔۱۱۹ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۳۰

حبیب بن مسلمہ

کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے،قرشی فہری ہیں صحابی ہیں،حضور سے،سعید بن زید،اپنے والد مسلمہ،اورابو ذرغفاری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،آپ کے تلامذہ میں عوف بن مالک اشجعی،ابن ابی ملیکہ،ضحاک بن قیس ہیں۔۴۲ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۵۴۸

حبیب بن یساف

تابعی ہیں،نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اوران سے حبیب بن سالم نے روایت لی ہے ابوحاتم نے انکو مجہول کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۹۲۔۹۴

حجاج بن عمرو

حجاج بن عمرو بن عزیر انصاری مازنی مدنی صحابی ہیں۔حضور سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن رافع،عکرمہ اورضمرہ بن سعید آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۹۲۴

حدیر سلمی

حدیر بن کریب حضرمی ہیں انکو ابوالزہرا نیہ حمیری حمصی بھی کہا جاتا ہے۔تابعی ہیں

حذیفہ بن الیمان، ابودرداء، ابوامامہ وغیرہم سے روایت لیتے ہیں۔۱۲۹ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۰۶

حذیفہ بن اسید

آپ ابن امیہ بن اسید ہیں، کنیت ابوسریحہ اور غفاری ہیں، صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعت رضوان کے موقع پر بھی حاضر رہے، حضور، صدیق اکبر، علی، ابوذر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں

جلد دوم:۔۱۰۷۶۔۱۸۴۸۔

جلد چہارم:۔۳۲۶۱۔۳۳۵۱۔۳۶۱۶۔۳۶۱۷۔۳۶۱۸۔

حذیفہ بن یمان

آپ کا نام حذیفہ بن یمان ہے کنیت ابوعبداللہ آپ کے والد یمان کا نام جمیل تھا لقب یمان۔آپ حضور کے صاحب اسرار صحابی ہیں آپ کو قیامت کے ایک ایک فتنہ کا علم تھا۔آپ کا وصال ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد مدائن میں ہوا وہیں آپ کا مزار شریف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۸۔۲۱۸۔۳۳۷۔۴۲۴۔۵۲۳۔۸۱۴۔

جلد دوم:۔۱۳۹۷۔۱۸۳۳۔

جلد سوم:۔۱۹۶۴۔۲۰۵۴۔۲۱۹۵۔۲۶۳۲۔۲۶۷۷۔۲۷۲۰۔

جلد چہارم:۔۲۹۰۸۔۳۰۱۲۔۳۰۴۴۔۳۱۴۸۔۳۱۷۲۔۳۲۱۴۔۳۲۳۳۔
۳۲۵۱۔۳۲۶۰۔۳۳۱۹۔۳۳۳۱۔۳۳۳۸۔۳۴۹۶۔

حسان بن ثابت

آپ کی کنیت ابوالولید ہے انصاری خزرجی ہیں، آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

مخصوص شاعر ہیں۔شاعروں کے سرتاج ابوعبید کہتے ہیں، اہل عرب متفق ہیں کہ شاعروں سے افضل شاعر حسان ہیں، آپ نے چالیس ہجری سے پہلے حضرت علی مرتضی کی خلافت میں وفات پائی۔۱۲۰؍سال عمر ہوئی۔۶۰؍سال جاہلیت میں اور ۶۰؍سال اسلام میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۳

حسان بن عطیہ

آپ محاربی ہیں اور تابعی ،ابوامامہ باہلی ،عبسہ بن ابی سفیان ،خالد بن معدان ،سعید بن مسیّب سے روایت کرتے ہیں۔امام اوزاعی ،ابوغسان مدنی اور عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان اور ولید بن مسلم آپ کے تلامذہ میں ہوتے ہیں۔۱۲۰ھ بعد وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۴۱

حسان بن مخارق

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۹

حسن بن کثیر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۹

حسن ضبی کوفی

حسن بن حماد الضبی کوفی ہیں، ابوعلی الوراق الصیرفی سے مشہور ہیں۔

ابن عیینہ، ابوامامہ، ابوخالد احمر، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی وغیرہم سے حدیث روایت

کرتے ہیں۔اورآپ کے تلامذہ میں ابویعلی،ابوزرعہ رازی،حسن بن سفیان وغیرہم شمار ہوتے ہیں،ثقہ مامون ہیں۔۲۳۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول:۔۳۲۷

حسن بن علی

آپ کی کنیت ابومحمد ہے،سبط رسول اللہ، ریحانہ رسول،سید شباب اہل جنت،آپ کے القاب ہیں۔۱۵/رمضان ۳ھ میں آپ کی ولادت ہے۔۵۰ھ میں وفات جنت البقیع میں مزارمقدس ہے،اپنے والد ماجد علی مرتضی کی شہادت کے بعدآپ خلیفہ ہوئے چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے موت پرآپ سے بیعت کی،لیکن آپ نے مسلمانوں میں خوں ریزی دفع کرنے کیلئے امیر معاویہ کےحق میں خلافت سے دست برداری فرمالی یہ واقعہ پندرہ ۱۵/جمادی اولی ۴۱ھ کوہوا قریباً چھ ماہ خلافت کی۔آپ کی وفات زہر دیئے جانے سے ہوئی انتیس صفر یا چار ربیع الاول شنبہ کی شب میں ہوئی،اس کے متعلق اوربھی قول ہیں مگر چہارم ربیع الاول قوی ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلداول:۔۶۱۳
جلددوم:۔۱۹۔۱۳۱۹۔۱۹۰۲
جلدسوم:۔۲۰۶۹۔۲۱۰۰۔
جلدچہارم:۔۳۶۲۷

حسن بصری

نام حسن،کنیت ابوسعید والد کا نام ابوالحسن یسار،بصری تابعی ہیں۔
کہا جاتا ہے کہ آپ زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں،بعض نے جمیل بن قطنہ کا آزاد کردہ کہا ہے،آپ کی والدہ خیرہ تھیں جو ام المومنین حضرت ام سلمہ کی آزاد کردہ تھیں۔
مدینہ منورہ میں پرورش پائی اورقرآن کریم خلافت عثمانی میں حفظ کیا۔بڑے ہوکراکثر

جہاد اور علم وعمل میں زندگی بسر فرمائی۔آپ مرد مجاہد تھے۔

حضرت امیر معاویہ کے دور میں والئ خراسان ربیع بن زیاد کے میر منشی رہے۔امیر المومنین حضرت عثمان، عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، عبدالرحمٰن سمرہ، سمرہ بن جندب بجلی، ابن عباس، ابن عمر، ابن بکرہ اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ، ایوب، ابن عون، یونس خالد الحذاء، ہشام بن حسان، حمید الطّویل، جریر بن حازم وغیرہم نے آپ سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے کہا:۔

آپ عالم رفیع الشان تھے، ثقہ اور حجت ہیں، عابد وزاہد اور فصیح ووجیہ تھےلیکن ارسال کریں تو حجت نہیں۔مدلس ہیں لہذا جنکو نہ پایا ان سے روایت کریں تو حجت نہیں۔کبھی ان سے بھی تدلیس کرتے ہیں جن سے ملاقات ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حافظ وعلامہ، فقیہ النفس کبیر الشان ہیں، بے نظیر واعظ اور ہر بھلائی کے جامع۔

امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں:۔

آپ کی ہر روایت کی میں نے دوسری روایات میں اصل ومطابقت پائی چار احادیث کے سوا۔

علی بن مدینی نے آپ کی چند کے علاوہ تمام مرویات کو صحاح میں شمار کیا ہے جبکہ ثقات سے ہوں۔

یونس بن عبید کہتے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ روایت حدیث کی بلا واسطہ حضور کی طرف نسبت کرتے ہیں حالانکہ آپ نے حضور کو نہ پایا۔فرمایا: اے ابن اخی، آج تم نے ایسی بات پوچھ لی جو کسی نے اب تک نہ پوچھی، سنو۔میں نہایت ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہوں۔جب میں ایسا کہوں تو سمجھ لو میری وہ روایت حضرت علی کے توسط سے ہے۔لیکن اس دور میں انکا نام لینا جرم سمجھا جاتا ہے۔۱۱۰ھ میں وصال ہوا ۸۸/سال عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۱۴

جلد دوم:۔۱۱۱۳۔۱۲۸۹۔۱۸۱۶۔۱۸۶۱۔۱۸۸۹۔

جلد سوم:۔۲۲۵۲۔۲۲۹۹۔۲۷۳۸۔۲۷۳۹۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۸۔۲۹۰۰۔۳۰۰۷۔۳۴۱۳۔

حسین بن علی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور سبط رسول، ریحانۂ رسول، سید شباب اہل الجنۃ آپ کے القاب ہیں۔آپ پانچ شعبان ۴ھ کو حضرت فاطمہ زہرہ کے شکم پاک سے پیدا ہوئے، آپ حضرت حسن کی ولادت سے پچاس رات بعد حسین کی حاملہ ہوئی تھیں اور امام حسین کی شہادت دسویں محرم ۔۶۱ھ جمعہ کے دن بعد زوال مقام کربلا میں ہوئی، کربلا عراق میں کوفہ اور حلہ کے درمیان مشہور بستی ہے، آپ کو سنان ابن انس نخعی نے یا شمر ذی الجوشن نے شہید کیا، خولی ابن یزید اصبحی نے آپ کا سر مبارک تدن شریف سے جدا کیا پھر یہی خولی عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس پہونچا اور کچھ اشعار پڑھ کر انعام کا طالب ہوا۔ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

میری رکاب سونے چاندی سے بھردے کیونکہ میں نے بڑے بادشاہ زادے کو قتل کیا ہے۔میں نے اسے تیری خاطر قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے اشرف ہے جس کا نسب بہترین ہے۔

حضرت حسین کے ساتھ آپ کے خاندان کے یعنی اولاد بھائی بھتیجے تیس اشخاص شہید ہوئے، آپ شہادت کے وقت ۵۸/سالہ تھے۔آپ سے حضرت ابوہریرہ، امام زین العابدین، فاطمہ اور سکینہ بنت حسین نے احادیث نقل فرمائیں۔اللہ کی شان کہ ۶۷ھ میں عین عاشورہ کے دن عبداللہ بن زیاد قتل کیا گیا۔اسے مالک ابن اشتر نخعی نے قتل کیا اس کا سر مختار کے پاس بھیجا مختار نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس اور عبداللہ بن زبیر نے امام زین العابدین کے پاس بھیجا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۷۶۔۱۶۷۳

جلد چہارم:۔۲۹۳۸۔۲۹۴۰۔۳۱۰۷۔۳۶۰۴

حصین بن وحوح

آپ انصاری اوسی مدنی ہیں، صحابی ہیں، جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۰۲۹۔۱۱۷۳

ام المومنین حفصہ

آپ ام المومنین ہیں حضرت عمر کی صاحبزادی، آپ کی ماں کا نام زینب بنت مظعون ہے، حضور انور سے پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں، انکے ساتھ ہی ہجرت کی غزوۂ بدر کے بعد خنیس فوت ہوگئے، حضرت عمر نے جناب ابوبکر صدیق سے عرض کیا کہ حفصہ سے نکاح کرلو حضرت عثمان سے بھی یہ ہی کہا اسکے بعد حضور انور نے پیغام نکاح دیا۔ چنانچہ ۳ھ میں حضور انور کے نکاح میں آئیں۔ ایک بار حضور انور نے انہیں ایک طلاق دیدی تھی مگر پھر رجوع فرمالیا کیونکہ وحی الٰہی آئی کہ حفصہ آپ کی زوجہ ہیں، جنت میں بھی وہ بہت نمازی قائم اللیل ہیں، آپ سے جماعت صحابہ اور تابعین نے روایات لیں۔ شعبان ۴۵ھ میں وفات ہوئی مدینہ منورہ قبر انور ہے۔

حکم

حکم نام کے تہذیب میں سترہ راویان حدیث مذکور ہیں، ان میں سے کوئی ایسے نہ ملے جو عبدالملک سے روایت کرتے ہوں۔ لہذا تعین نہ ہوسکا کہ یہ کون ہیں۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد دوم:۔۱۱۱۱۔

حکم بن جحل

حکم بن جحل ازدی بصری ہیں، حجر عدوی عطا اور ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔
حجاج بن دینار، سعید بن ابی عروبہ اور دیلم بن غزوان آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۵۵

حکم بن حرث

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۲۶۳

حکم بن حزن

آپ حکم بن حزن کلفی ہیں، کلفہ بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کی طرف منسوب ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے،شعیب بن زریق طالقی نے آپ سے روایت لی ہے اور یہ حدیث سنن ابی داؤد میں خطبہ جمعہ میں مذکور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۴۴

حکم بن عمیر

اس نام کے کوئی راوی نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۳۹

حکیم بن حزام

آپ صحابی ہیں، حضرت خدیجۃ الکبری کے بھتیجے ہیں، آپ کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی، ایک سو بیس سال عمر شریف پائی۔۶۰؍سال جاہلیت میں گذارے اور ۶۰؍سال اسلام میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۹۱۔۱۰۳

جلد دوم:۔ ۱۰۸۵۔۱۶۶۷

جلد چہارم:۔ ۳۵۳۶

حلیس

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۷۶۰

حماد

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۷۳۸

حمزہ بن عبد المجید

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۶۵۰

حنظلہ کاتب

آپ تمیمی ہیں آپ کو کاتب کہا جاتا تھا کیونکہ آپ کاتب وحی رہے ہیں۔ حضور انور کے بعد آپ مکہ معظّمہ چلے گئے، وہاں سے مقام قرقیس گئے۔ وہاں ہی رہے امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات آپ سے ابوعثمان اور یزید بن شخیر نے احادیث لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۴۸۱

حویصہ بن مسعود

آپ انصاری اوسی حارثی ہیں۔کنیت ابوسعد ہے اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں۔احد، خندق اور تمام مشاہد میں شریک رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۴

خارجہ بن زید

آپ زید بن ثابت کے بیٹے ہیں۔انصاری مدنی ہیں تابعی ہیں۔مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ہیں۔۱۹۹ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۸۱۔۱۲۸۲

خالد بن معدان

آپ جلیل القدر عظیم الشان تابعی ہیں۔آپکی کنیت ابوعبداللہ ہے ملک شام میں مقام حمص کے رہنے والے ہیں۔قبیلۂ کلاع سے ہیں۔ستر صحابہ سے ملاقات کی۔۱۰۴ھ میں مقام طرطوس میں آپکی وفات ہوئی وہیں قبر شریف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۹۹۳۔۹۹۴

خبیب ھذلی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۵۴

خزیمہ بن ثابت

آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے،انصاری ہیں اوسی ہیں، لقب ذوالشہادتین ہے، کیونکہ آپ

اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر تھی، غزوۂ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے، حضرت عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد آپ نے تلوار سونتی اور قتال کرتے رہے حتی کہ قتل ہوگئے، آپ سے بہت صحابہ نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۲۶

جلد چہارم:۔۲۹۹۶۔۳۰۲۸

خزیمہ بن فاتک اسدی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۴۰

خلیفہ بن عبدہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۰

خولہ بنت قیس

آپ جہنیہ ہیں آپ سے نعمان بن خربوز نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۱۷۔

جلد دوم:۔۱۶۵۱

جلد چہارم:۔۲۸۹۲

خیثمہ بن عبدالرحمٰن

آپ ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں، ابو سبرہ کا نام یزید بن مالک ہے۔ خیثمہ عظیم الشان

تابعی ہیں، ابو واصل سے پہلے فوت ہوئے۔ حضرت علی اور ابن عمرو غیرہم سے احادیث سنیں دو لاکھ روپیہ میراث میں ملے سارے علماء پر خرچ کر دیئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۳۷

جلد سوم:۔۲۴۶۲

داؤد ابن صالح

آپ داؤد بن صالح بن دینار ہیں تمار ہیں انصاری مدنی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۳۲

داؤدی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۲

ذکوان

آپ کا نام ذکوان بن جندب یا ابن عمرو ہے۔ چونکہ آپ نے قریش کے شر سے نجات حاصل کی تھی اس لئے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام ناجیہ رکھا۔ یعنی بہت نجات پانے والا۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ کا لقب صاحب بدن ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدنے لے جانے والے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۸۴۱

رافع بن خدیج

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، حارثی ہیں انصاری ہیں، غزوۂ احد میں آپ کو تیر لگا حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت میں تمہارا گواہ ہوں۔ پھر عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں یہ ہی زخم ہرا ہو گیا اس زخم سے آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۔۳۷ھ میں ہوئی ۸۶ر سال عمر پائی ایک خلقت نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۹۸۔۴۹۹۔۵۰۰۔۵۰۱۔۸۸۸۔

جلددوم:۔۱۳۴۶۔۱۴۰۴۔۱۵۰۸۔۱۶۶۴۔۱۹۳۰۔۱۹۳۲

جلدسوم:۔۲۵۸۸۔

جلدچہارم:۔۲۹۴۹۔۳۰۷۲۔۳۱۴۲۔

رافع بن مکیث الرضوانی

جہنی ہیں حدیبیہ میں حاضر ہوئے بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۳۴۴

ربیع بن ایاس انصاری

آپ ربیع بن ایاس بن عمرو بن عثمان بن امیہ زید انصاری ہیں، بدری صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۲۵۰

ربیع بنت معوذ

آپ مشہور صحابیہ ہیں انصاریہ ہیں، مدینہ منورہ میں اور مصر میں آپ کی احادیث بہت مشہور رہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۸۲۔۴۶۰

جلددوم:۔۱۶۰۷

جلدچہارم:۔۳۲۴۵۔۳۲۶۶۸

ربیعہ بن کعب

آپکی کنیت ابوفراس ہے، اسلمی ہیں، اصحاب صفہ میں سے تھے، پرانے صحابی ہیں۔ سفر وحضر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہیں۔ ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۸۰

ربیعہ بن وقاص

صحابی ہیں اور حضرت انس بن مالک آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۵۵۳

رفاعہ بن رافع الزرقی

آپ انصاری بدری صحابی ہیں، آپکے والد نقیب الانصار تھے، آپکی وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۷۴۸

رکانہ بن عبد یزید

آپ رکانہ ابن عبد بن یزید بن ہاشم بن عبد المطلب ہیں۔ آپ قرشی ہیں، حضرت عثمان کے زمانہ تک رہے۔ بعض نے فرمایا کہ ۴۲ھ میں وفات پائی آپ اہل حجاز سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول: ۹۸۱۔ ۹۸۶۔ ۹۸۹

رکب مصری

ابن مندہ نے آپ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا ہے، ابو عمرو کہتے ہیں یہ کندی ہیں اور ایک حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں البتہ صحابہ کرام میں شمولیت

آپ کی غیر مشہور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔١٦٦١

رویفع بن ثابت

آپ کا نام رویفع بن ثابت انصاری ہے، آپ کو امیر معاویہ نے طرابلس کا حاکم بنایا اور آپ نے افریقہ پر۔۴٧ھ میں جہاد کیا اور آپ۔۵٦ھ میں مقام رقہ میں فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔٢٠٢٩

زرارہ بن ابی اوفی

آپ صحابی ہیں حضرت عثمان کے زمانہ میں آپ کی وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔٩٠١

زرارہ بن ابی اوفی تابعی

آپ کی کنیت ابوصاحب ہے، حرشی ہیں بصرہ کے قاضی رہے۔حضرت ابن عباس وغیرہم سے ملاقات ہے، ایک بار آپ نے یہ آیت پڑھی "فاذا نقر فی الناقور" اس پر بے ہوش ہوکر گرے اور فوت ہوگئے آپ کی وفات۔٩٣ھ میں ہے۔

زر بن حبیش

آپ کی کنیت ابوحریم ہے اسدی کوفی ہیں۔١٢٠/سال عمر ہوئی ساٹھ سال جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ اسلام میں عراق کے بڑے قاریوں میں سے ہیں۔حضرت عمر اور ابن مسعود سے ملاقات ہے آپ سے ایک مخلوق نے فیض لیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔١۴۴٢

زہیر بن کیسان

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۵۱۱

زیاد بن حارث

آپ صدائی ہیں آپ نے جب حضور سے بیعت کی تو آپ کے سامنے اذان دی آپ کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

جلداول:۔

زیاد بن عبداللہ نخعی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۵۱۰

زیاد بن لبید

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے انصاری ہیں، زرقی ہیں، تمام غزات میں حضور کے ساتھ رہے، حضور نے حضر موت پر حاکم مقرر کیا۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۸۶

زیاد بن نعیم حضرمی

امام بغوی وغیرہ نے آپ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابن مندہ کہتے ہیں آپ تابعی ہیں۔ اسی لئے آپ کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۸۶

زید بن ابی اوفی

آپ اسلمی ہیں اور صحابی۔ اور عبداللہ بن ابی اوفی کے بھائی، مدینہ میں سکونت تھی بعدہ بصرہ میں قیام رہا۔ حدیث مواخات بین الصحابہ بھی آپ سے مروی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۸

زید بن ارقم

آپ مشہور صحابی ہیں۔ انصاری ہیں، خزرجی ہیں۔ کوفہ میں رہے وہاں ہی۔۷۸ھ میں وفات ہوئی۔ ۸۵ر سال عمر ہوئی آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۴۸۳۔۱۴۸۶۔

جلد سوم:۔۲۱۹۹۔۲۳۰۱۔

جلد چہارم:۔۳۲۸۱۔۳۳۶۸۔۳۶۵۷۔

زید بن اسلم

آپ تابعی ہیں، حضرت عمر فاروق اعظم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ بڑے فقیہ و عابد تھے آپ کے درس میں چالیس فقہاء بیٹھتے تھے۔ حتی کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے درس پر شرکت فرماتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۸۲۔۱۰۰۵۔۱۲۶۵

زید بن ثابت

آپ مشہور صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں، علم فرائض کے امام ہیں، زمانہ صدیقی میں قرآن جمع کرنے والوں میں آپ بھی تھے اور زمانہ عثمانی میں قرآن کو مصحفوں میں نقل کرنے والوں میں بھی آپ تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۰۔۴۹۵۔۶۷۸۔۶۷۹۔۶۸۰۔۸۸۲۔۸۸۳۔

جلد سوم:۔۲۱۶۱

جلد چہارم:۔۳۰۸۷۔۳۱۲۲۔

زید بن حارث

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۶۰۹۔

زید بن حارثہ

آپ کی کنیت ابو اسامہ ہے، آپ کی ماں سعدہ بنت ثعلبہ ہیں بنی معن قبیلہ سے۔ آپ کی والدہ آپ کو لیکر اپنی قوم کی طرف چلیں آپ پر معن ابن ابی الحریر والوں نے حملہ کر دیا، آپ کو غلام بنالیا۔ اس قت آپ کی عمر آٹھ سال تھی، آپ کو عکاظ بازار میں لائے اور حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لئے چار سو درہم میں خرید لیا۔ جب حضرت خدیجہ حضور کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے آپ کو حضور انور کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔ حضور انور نے قبول فرمالیا، اس کے بعد آپ کے والد حارثہ اور چچا کعب آپ کا فدیہ لے کر حضور کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہ ہمارا بیٹا ہے ہم کو عنایت کر دیا جائے، حضور نے فرمایا: کہ زید کو اختیار ہے چاہیں میرے پاس رہیں چاہیں تمہارے پاس، آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے گھر بار ماں باپ قرابت دار آپ پر فدا آپ پر قربان، میں تو آپ ہی کے پاس رہوں گا آپ جیسا محسن اور محبت والا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ حضور انور آپ کو بیت اللہ شریف میں لائے اور فرمایا

کہ اے حاضرین کعبہ گواہ رہو کہ میں نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا۔ چنانچہ آپ کو زید ابن محمد کہا جانے لگا ۔پھر جب حضور انور نے نبوت کا اعلان فرمایا اور آیت کریمہ " ادعوهم لا بائهم "نازل ہوئی تب آپ کو زید بن حارثہ کہا گیا۔

بعض مؤرخین نے کہا کہ پہلے آپ ہی حضور پر ایمان لائے حضور انور نے پہلے تو اپنی لونڈی ام ایمن سے آپ کا نکاح کیا جن سے اسامہ ابن زید پیدا ہوئے پھر زینب بن جحش سے آپ کا نکاح کیا۔حضور کے محبوب ترین صحابی ہیں،قرآن مجید میں صرف آپ کا نام آیا ہے اور کسی کا نام نہیں آیا" فلما قصی زید منها وطراً "آپ غزوہ موتہ۔۸ھ میں شہید ہوئے،اس لشکر کے آپ ہی امیر تھے آپ نے پچپن سال کی عمر شریف پائی غزوہ موتہ جمادی الاولیٰ۔۸ھ میں ہی ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۹۸

زید بن جبیر

آپ طائی جشمی کوفی ہیں۔ابن عمر،حشف بن مالک،ابویزید ضبی ،ابوالبختری سعید بن فیروز وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔اور آپ سے امام شعبہ،امام ثوری،ابوعوانہ، نے حدیث روایت کی ہے۔

ابن معین نے آپکو ثقہ کہا ہے،عجلی،ابن حبان اور امام نسائی نے بھی انکی توثیق کی ہے اور ابن ابی حاتم نے ثقہ صدوق فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۴۰۶

زید بن خارجہ

آپ انصاری خزرجی حارثی ہیں،بعض نے آپ کو بدری صحابی کہا ہے۔آپ نے انتقال کے بعد کلام فرمایا یہ واقعہ مشہور ہے،کہ غزوۂ احد کے دن آپ کو لوگوں نے مردہ پاکر ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا تھا،اسکے بعد آپ کی سانس چلتی ہوئی پائی گئی تو صدیق اکبر اور فاروق

اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے گفتگو کی، پھر انتقال ہو گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے

جلد سوم:۔۲۴۹۳

زید بن خالد جہنی

آپ صحابی ہیں، جہنی ہیں، آپ کی وفات ۔۷۸ھ میں ہوئی پچاسی سال عمر پائی عبدالملک کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۱۲

جلد دوم:۔۱۴۷۷

جلد چہارم:۔۲۹۸۸۔۳۰۳۵

زید بن علی بن الحسین بن علی

آپ کی کنیت ابوالحسین ہے مدنی ہیں اور امام زین العابدین کے صاحبزادے۔تبع تابعین سے ہیں، اہل کوفہ نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور ایک جم غفیر آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے بنوامیہ کے خلاف خروج کیا تھا اور اسی معرکہ میں ۔۱۲۲ھ میں شہید ہوئے۔

اپنے والد، اور بھائی امام باقر، ابان بن عثمان اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں ۔آپ سے امام جعفر، امام زہری، امام اعمش اور امام شعبہ جیسے جلیل القدر محدثین نے روایت لی ہے، تبع تابعین میں شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۷۳۶

جلد چہارم:۔۳۴۶۶

زینب بنت ابی رافع

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع کی صاحبزادی ہیں۔آپ

سے جو روایت حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت میں آئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صحابیہ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۴۱

زینب بنت ابی سلمہ

ان کا نام برہ تھا حضور انور نے زینب رکھا، آپ حضور کی سوتیلی بیٹی ہیں یعنی ام المومنین ام سلمہ کی دختر، آپ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن رافع کے نکاح میں آئیں اپنے زمانہ کی بڑی فقیہہ عالمہ تھیں واقعہ حرہ کے بعد وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۰

زینب بنت عبداللہ امرأۃ عبداللہ

آپ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں اور آپ کے والد کا نام بھی عبداللہ تھا۔ بعض نے والد کا نام معاویہ کہا ہے۔ آپ کو ریطہ اور رائطہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں آپ کے لقب ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۱۹

جلد دوم:۔۱۳۳۲

سائب بن یزید

آپ کی کنیت ابو یزید ہے کندی ہیں، ۲ھ میں پیدا ہوئے، حجۃ الودع میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے، اس وقت سات سال کے تھے۔ ۸۰ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۱۱۔۸۸۵۔

جلد دوم:۔۱۶۱۰۔۱۷۹۶۔۱۸۶۳۔

جلدسوم:۔۲۴۸۹۔

جلدچہارم:۔۳۳۰۰

سالم بن ابی الجعد

آپ کے والد کا نام رافع ہے،کنیت ابو جعد ہے،آپ کوفی ہیں تابعین سے،ثقہ ہیں ۹۷ھ میں آپکی وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدچہارم:۔۳۴۷۶

سالم بن عبداللہ

آپ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں کنیت ابوعمرو ہے۔قرشی عدوی مدنی ہیں فقہائے مدینہ اورافضل تابعین سے ہیں۔۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۳۱۔۱۷۷۔۹۹۹۔

جلدچہارم:۔۳۵۴۴

سبرہ بن معبد جہنی

آپ جہنی ہیں مدینہ منورہ میں رہے مصریوں میں آپ کا شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۵۲۹

سراقہ بن مالک

آپ مالک بن جعشم کے بیٹے ہیں مدلجی کنعانی ہیں۔اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے بڑے شاعر تھے۔۲۴ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم: ۔۱۵۰۷

سعد بن ابی وقاص

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے والد یعنی ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے آپ قرشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پرانے مومن ہیں، سترہ سال کی عمر میں ایمان لائے آپ تیسرے مومن ہیں اور آپ نے سب سے پہلے کفار پر تیر چلایا، تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے آپ بڑے مقبول الدعا تھے آپ کا لقب مستجاب الدعوات تھا، لوگ آپکی بددعا سے بہت ہی ڈرتے تھے۔ کیونکہ حضور نے آپ کیلئے دعا کی تھی " اللھم سدد سھمه واجب دعوته " خدایا سعد کا نشانہ اور دعا کبھی خالی نہ جائے۔ حضور انور نے آپ سے اور حضرت زبیر سے فرمایا کہ تم پر میرے ماں باپ فدا ان کے سوا کسی سے نہ فرمایا۔ آپ کی وفات اپنی منزل عقیق میں ہوئی جو مدینہ منورہ سے قریب ہے، لوگ میت شریف مدینہ منورہ لائے مروان بن حکم نے آپ کا جنازہ پڑھایا کہ اس وقت وہی حاکم مدینہ تھا بقیع شریف میں دفن ہوئے۔ ۵۵ھ میں وفات ہے۔ ستر سال سے زیادہ عمر شریف ہوئی عشرہ مبشرہ میں آخری وفات آپ کی ہے۔ آپ کو حضرت عمر و عثمان نے کوفہ کا حاکم بنایا تھا۔ آپ سے ایک خلقت نے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول: ۔۲۵۸۔۵۹۰۔۵۹۱۔۵۹۸۔۶۸۳۔

جلد دوم: ۔۱۲۶۱۔۱۳۶۰۔۱۵۰۷۔۱۶۷۵۔

جلد سوم: ۔۲۲۰۰۔۲۳۱۸۔۲۵۰۸۔۲۵۸۴۔۲۵۹۳۔۲۶۱۲۔۲۷۱۹۔۲۷۵۷۔

جلد چہارم: ۔۲۹۴۸۔۲۹۵۷،۳۱۰۴۔۳۳۶۳۔۳۵۷۴

سعد بن ثابت

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم: ۔۳۳۸۵۔

سعد الجاری

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۴۴۹۵

سعد بن عبادہ

آپ کی کنیت ابو ثابت ہے انصاری سعدی خزرجی ہیں بارہ نقیبوں میں آپ بھی تھے۔ انصار کے سردار تھے، انصار کو اس کا اقرار تھا، آپکی وفات خلافت فاروقی۔۱۵ھ میں ہوئی۔شام کے علاقہ میں مقام حوران میں اپنے غسل خانہ میں مردہ پائے گئے۔لوگوں کو آپکی موت کا علم نہیں ہوا حتی کہ کسی غیبی آواز نے ان کو آپ کی موت کی خبر دی۔کہا جاتا ہے کہ آپ کو جنات نے قتل کیا، انہوں نے ہی اس شعر سے آپ کے قتل کی خبر دی۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد ابن عبادة۔ ورمینا ہ بسھمین فلم تحط فوادہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد دوم:۔۱۱۷۶۔۱۸۰۰۔۱۸۹۰۔
جلد سوم:۔۲۷۳۴۔

سعید بن ابراہیم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد اول:۔۷۵۶

سعید بن جبیر

نام سعید، والد کا نام جبیر بن ہشام، اسدی والبی ہیں، اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

حضرت ابن عباس نے ایک دن فرمایا: حدیث بیان کرو، عرض کیا، آپ کی موجودگی میں ہمت نہیں ہوتی، فرمایا: کیا تم پر یہ اللہ کا خاص انعام نہیں کہ میری موجودگی میں بیان کروا گر

صحیح رویت کرو گے تو ٹھیک ورنہ تمہاری اصلاح ہوجائے گی۔آپ کے حضور فتوی سے گریز کرتے تھے آپ فرماتے ہیں: مجھ سے علم قرآن وتفسیر وقرات حاصل کیا۔اکثر ابن عباس ہی سے روایت کرتے ہیں۔

وفاء بن ایاس کہتے ہیں: مجھ سے ایک رمضان میں فرمایا قرآن کریم لو اور سنو، اسکے بعد ایک مجلس میں پورا قرآن کریم ختم فرمایا،خود فرماتے ہیں: میں نے بیت اللہ شریف میں ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کیا۔

اسمعیل بن عبداللہ کا قول ہے:۔

حضرت سعید رمضان المبارک میں ہماری امامت فرماتے ایک شب میں عبداللہ بن مسعود کی قرات سے ختم فرماتے، دوسری شب میں حضرت زید بن ثابت کی قرات، اسی طرح دوسری راتیں دوسری قراتوں میں بسر ہوتیں۔ہمیشہ آپ کا یہ ہی معمول رہا۔

خصیف کا قول ہے:۔

سعید بن مسیّب تابعی ہیں طلاق کے مسائل سب سے زیادہ جانتے تھے۔عطاء حج کے مسائل میں اعلم تھے۔طاؤس حلال وحرام کے زیادہ جاننے والے تھے اور مجاہد تفسیر میں فائق تھے لیکن سعید بن جبیر ان سب کے جامع۔

عبدالملک بن مروان پر جب عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث نے خروج کیا تو آپ اس کے ساتھ تھے، جب عبدالرحمٰن قتل ہوا اور اس کا لشکر شکست خوردہ بھاگ گیا تو آپ بھی مکہ مکرمہ چلے گئے۔وہاں اس وقت حاکم خالد بن عبداللہ قسری تھا، اس نے آپ کو گرفتار کر کے حجاج بن یوسف ظالم وجابر فرمانروا کے پاس بھیجدیا۔

حجاج سے آپ کا جو مکالمہ ہوا وہ کچھ اس طرح ہے۔

حجاج: آپ کا نام کیا ہے؟

سعید: سعید بن جبیر۔

حجاج: نہیں، بلکہ شقی بن کسیر۔

سعید: ۔میری والدہ تجھ سے میرے نام کے بارے میں زیادہ جانتی تھیں۔

حجاج: تم اور تمہاری ماں دونوں شقی ہو۔

سعید: غیب کا علم تیرے علاوہ جاننے والا ہے۔

حجاج: تمہاری دنیا کو میں بھڑکتی آگ میں بدل دوں گا۔

سعید: اگر میں یہ جانتا تو تیری عبادت کرتا۔

حجاج: محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہو۔

سعید: وہ نبی رحمت اور امام ہدی ہیں۔

حجاج: علی کے بارے مین کیا کہتے ہو جنتی ہیں یا جہنمی۔

سعید: اگر میں وہاں داخل ہوا ہوتا تو پہچانتا۔

حجاج: خلفاء کے بارے میں کیا خیال ہے۔

سعید: میں ان کا وکیل نہیں۔

حجاج: تمہیں ان میں کون زیادہ پسند ہے۔

سعید: جو اپنے خالق سے زیادہ راضی ہو۔

حجاج: ان میں کون ایسا تھا۔

سعید: اس کا علم اس ذات کو جو ان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی گفتگو ہوئی اور آخر میں یوں ہوا۔

حجاج: اے سعید، تیرے لئے خرابی۔

سعید: جو جہنم سے دور اور جنت میں داخل ہوا ان کیلئے کوئی خرابی نہیں۔

حجاج: اے سعید! تم جس طرح قتل ہونا پسند کرو وہ بتاؤ۔

سعید: جیسے تو چاہے کہ اس کی آخرت میں ویسی ہی سزا تجھے ملے گی۔

حجاج: کیا آپ معافی چاہتے ہیں۔

سعید: اگر معافی ہوگی تو اللہ کی جانب سے۔

حجاج نے یہ سن کر کہا لے جاؤ ان کو قتل کرو، جب آپ وہاں سے چلے تو ہنسے، حجاج نے بلا کر وجہ معلوم کی تو فرمایا: اللہ کے مقابل تیری دلیری اور تیرے سلسلہ میں اللہ کے حلم پر ہنسی آئی۔ پھر آپ کو زمین پر لٹایا گیا، آپ نے اس وقت آیت کی تلاوت کی " انی وجھت الآیۃ " حجاج نے کہا: اس کا منہ قبلہ سے پھیر دو۔ اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی " فاینما تولوا فثم وجہ اللہ

"یہ سن کر منہ کے بل لٹایا گیا تو آپ نے" منها خلقنا كم الآية "کی تلاوت فرمائی۔حجاج نے غضب میں آکر کہا ذبح کردو،لہذا آپ کو اسی وقت شہید کردیا گیا،اس وقت آپ یہ پڑھ رہے تھے " اما انی اشهد الا اله الاالله وحد ه لاشريك له وان محمداً عبد ه ورسوله" خذها منى حتى تلقانى يوم القيامة ۔

اس وقت آپ نے یہ دعا بھی کی تھی الہی میرے بعد اس کو کسی کے قتل پر مسلط نہ فرمانا۔

آپ کی شہادت مقام واسط میں شعبان ۔۹۵ھ میں ہوئی،اور حجاج اسی سال رمضان میں مرگیا پھر کسی کو قتل نہ کرسکا،اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آخری دعا کو شرف قبولیت بخشا۔آپ کو واسط ہی میں دفن کیا گیا،آپ کی قبر انور زیارت گاہ خاص عام رہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد فرماتے ہیں:۔

آپ کی شہادت ایسے زمانہ میں ہوئی کہ روئے زمین پر ہر ایک آپکے علم کا محتاج تھا۔

آپ کی شہادت پر آپکے جسم سے خون بہت زیادہ نکلا تو حجاج نے اطبا کو بلا کر وجہ معلوم کی کہ اس سے قبل جو قتل کیئے گئے ان کا معاملہ اس کے برخلاف ہے۔

اطبا نے کہا ، یہ وقت قتل نہایت مطمئن تھے اور انہیں کوئی خوف حراس نہ تھا اور خون طمانیت قلب کے ساتھ ہوتا ہے،ان سے پہلے لوگ قتل سے خوف زدہ تھے اس لئے ان کا خون خود خشک ہوگیا تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۴۳

سعید بن حبیب

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۱۵

سعید بن ذی خدان

آپ کوفی ہیں،حضرت سہیل بن حنیف علقمہ اور نمران بن سعید سے روایت کرتے ہیں

آپ کے تلامذہ میں ابواسحاق سبیعی ہیں، ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۷

سعید بن ذی لعوہ

تابعین سے ہیں اور ضعیف شمار ہوتے ہیں حدیث میں ارسال کرتے ہیں بعض حضرات نے صحابہ میں بھی شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۸

سعید بن زید

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے قرشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، بڑے پرانے مومن ہیں، بدر کے سوا سارے غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر میں آپ حضرت طلحہ ابن عبداللہ کے ساتھ ابوسفیان کے قافلہ کی تلاش پر مامور تھے، اس لئے حضور انور نے آپ کو بدر کی غنیمت سے حصہ دیا۔ حضرت عمر کی بہن فاطمہ بنت خطاب آپ کی بیوی تھیں جن کے ذریعہ حضرت عمر کو ایمان ملا آپ مقام عقیق میں فوت ہوئے مدینہ منورہ لاکر بقیع میں دفن کئے گئے۔ ستر سال سے زیادہ عمر پائی۔ ۵۱ ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۷۔

جلد دوم:۔۱۲۳۲۔

جلد سوم:۔۲۲۶۱

جلد چہارم:۔۳۲۶۵

سعید بن فیروز

آپ ابن ابی عمران ہیں اور کنیت ابوالبختری ہے۔ طائی کوفی ہیں۔ اپنے والد، ابن عباس، ابن عمر اور ابوسعید وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ ثبت ہیں۔ فضلائے کوفہ سے ہیں

۸۳ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۰۰

سعید بن مسیّب

آپ کی کنیت ابومحمد ہے قرشی مخزومی مدنی ہیں، خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے، حدیث فقہ عبادت تقوی کے جامع تھے، صحابہ کرام سے ملاقات ہے چالیس حج کئے۔ ۹۳ھ میں مدینہ شریف میں وفات پائی۔

فقہائے مدینہ سے ہیں اور تابعین میں اعلی مقام کے حامل۔ بعض اوقات امیر المومنین فاروق اعظم کے خطبہ سننے کا شرف بھی حاصل ہے۔

حضرت عثمان، زید بن ثابت، ام المومنین عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابو ہریرہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں

امام احمد نے فرمایا: سعید بن مسیّب کی مرسل روایات صحیح ہیں۔

زہری، مکحول، اور قتادہ نے کہا: ہم نے آپ سے بڑا عالم نہ دیکھا،

علی مدینی نے کہا: میں تابعین میں آپ سے زیادہ وسیع علم والا نہیں جانتا۔ میرے نزدیک بزرگ ترین تابعی ہیں۔ تجارت کرتے اور حکام کے عطیات کبھی قبول نہ فرماتے۔

واقعہ حرہ کے موقع پر مسلم بن عتبہ اور اسکے لشکر نے جب مدینہ منورہ میں قتل وغارت کا بازار گرم کیا تو کچھ لوگ شہر چھوڑ گئے اور بعض گھروں میں روپوش تھے، باقی سب کو شہید کردیا گیا تھا جن میں حضرات انصار، مہاجرین اور تابعین کے علاوہ سترہ سو باشندگان تھے، سات سو حفاظ قرآن اور ستانوے سرداران قریش کو ذبح کرڈالا گیا۔

حضرت سعید نے اس وقت مسجد نبوی میں پناہ لی اور ایک مجنوں ودیوانہ کی شکل میں یہاں محفوظ رہے۔ ان ایام میں مسجد نبوی میں اذان نہ ہوئی لیکن روضۂ انور سے برابر اوقات نماز میں اذان کی آواز آتی، فرماتے ہیں، میرے سوا کوئی نماز پڑھنے والا نہ تھا۔

امام احمد نے آپکو افضل التابعین فرمایا۔ حضور اور آپکے خلفائے ثلثہ کے شرعی فیصلوں کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، چالیس سال تک ہر نماز کیلئے اذان سے پہلے مسجد میں موجود

ہوتے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۵۳۔۱۱۲۳۔۱۱۲۷۔۱۱۸۰۔۱۲۱۰۔۱۴۷۹۔۱۶۵۷۔۱۷۷۱۔۱۷۷۱۔

۱۷۷۲۔۱۷۷۵۔

جلد سوم:۔۲۰۹۴۔۲۶۹۰

جلد چہارم:۔۳۰۷۶۔۳۴۸۱

سعدیٰ بنت عوف

آپ طلحہ بن عبید اللہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں انکی زوجہ ہیں اور یحیی بن طلحہ کی والدہ۔آپ کے والد عوف بن خارجہ بن سنان ہیں۔

آپ سے آپکے بیٹے یحیی ،زفر بن عقیل اور محمد بن عمران بن طلحہ نے روایت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۲۶

سفیان بن حکم

یہ سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ہیں،انکے سلسلہ میں کثیر اختلاف ہے،تہذیب میں دس اقوال اس سلسلہ میں منقول ہیں۔امام ابوزرعہ رازی نے آپکو صحابہ میں شامل مانا ہے اور امام بخاری وغیرہ نے نقل فرمایا کہ آپ صحابی نہیں ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۹۶

سفیان ثوری

نام سفیان ،کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام سعید بن سرور ہے،ثوری قبیلہ مضر سے تعلق ہے۔فقہائے کوفہ سے ہیں،اپنے والد،اسود بن قیس،زیاد بن علاقہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے روایت کرنے والوں میں ابن مبارک، یحیی قطان ابن وہب، وکیع، فریابی، ابونعیم، محمد بن کثیر، احمد بن یونس وغیرہ مشہور محدثین ہیں۔

شعبہ، یحیی بن معین اور ایک جماعت کا قول ہے کہ آپ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: میں نے گیارہ سو مشائخ سے حدیث لی ان سب میں سفیان ثوری افضل تھے۔

امام شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: میرے نزدیک ان پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔

امام اوزاعی نے فرمایا:

امت کسی پر جمع ہوئی تو وہ سفیان ہیں۔

امام قطان نے کہا: سفیان کو امام مالک پر فوقیت حاصل ہے آپ کی ولادت ۹۷ھ اور وصال ۱۶۱ھ میں ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۵۲۔۱۱۹۲

سلمہ بن اکوع

آپ کی کنیت ابو مسلم ہے اسلمی ہیں مدنی ہیں بیعۃ الرضوان میں شامل ہوئے بڑے بہادر تھے پیدل کی لڑائی میں مشہور تھے ۸۰ برس عمر پائی مدینہ منورہ میں ۷۴ھ میں وفات ہوئی

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۱۷

جلد دوم:۔۱۹۲۱

جلد چہارم:۔۹۲۹،۲۹۳۶

سلمہ بنت جابر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۲۴

سلمان بن عامر

آپ ضبیحی ہیں اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہے بہت کم عمر صحابی ہیں یعنی لڑکپن میں حضور کی زیارت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۳۳

سلمان فارسی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ حضور انور کے آزاد کردہ ہیں آپ فارسی النسل رام ہرمز کی اولاد سے ہیں۔ فارس کے شہر اصفہان کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ تلاش دین میں دیس چھوڑ پردیسی بنے، پہلے عیسائی بنے ان کی کتابیں پڑھیں، بہت مصیبتیں جھیلیں حتی کہ انہیں بعض عربیوں نے غلام بنالیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کردیا۔ ان کے آقا نے انہیں مکاتب کردیا۔ حضور انور نے ان کا مال کتابت ادا کرکے آزاد کردیا۔ آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہونچے حتی کہ حضور انور تک پہونچ گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں جنت ان کی مشتاق ہے بڑی عمر پائی ڈھائی سو بلکہ ساڑے تین سو سال عمر ہوئی۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا اور صدقہ کیا۔ مدائن میں وفات ہوئی وہاں ہی مزار ہے ۵۳ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۷۸۔۴۰۸

جلد دوم:۔۱۰۹۴۔۱۱۸۱۔۱۳۲۹۔۱۳۸۷۔۱۴۱۸۔۱۴۵۳۔۱۵۱۴۔۱۸۸۴

جلد سوم:۔۲۰۵۵۔۲۲۹۷۔۲۴۷۵۔۲۵۰۷

جلد چہارم:۔۲۸۱۳۔۲۹۲۶۔۳۱۹۳۔۳۳۲۶۔۳۶۲۲

سلیمان بن ابی حثمہ

آپ ابن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عویج بن کعب قرشی عدوی ہیں۔ صحابی ہیں اور

آپ کی والدہ کا نام شفاء ہے۔

فضلاء مدینہ میں آپ کا شمار ہے اور نہایت صالح شخص ہیں، فاروق اعظم نے آپ کو سوق، کا حاکم بنایا تھا، لوگ قیام رمضان میں آپکی اقتداء میں جمع ہوکر تراویح ادا کرتے تھے۔ بعض نے آپ کو صف اول کے تابعین میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔٦٥٦

سماک بن حرب

آپ ذہلی ہیں کنیت ابو مغیرہ ہے آپ سے دو سو احادیث مروی ہیں، ابن مبارک نے آپ کو ضعیف کہا۔ ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۸

سماک ہانی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۹۸

سمرہ بن جندب

آپ انصار کے حلیف تھے حافظ قرآن تھے۔ حضور انور سے بڑے فیوض پائے، ۵۹ھ میں بصرہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۸۵۔۸٦۔۱۵٦۔

جلد دوم:۔۱٦۷٦۔۱۸۳۸۔۱۸۸۵

جلد سوم:۔۲۰۴۰۔۲۲۰۱۔۲۷۱۳۔۲۷۲۳

جلد چہارم:۔۳۳۰۳۔۳۱۳۱۔۳۳۱۳

سہل بن حنیف

آپ صحابی اور انصاری ہیں، بدر اور تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔غزوۂ احد میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ جانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساتھ ڈٹے رہے، پھر حضرت علی کے ساتھ رہے اور حضرت نے آپکو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر فرما دیا۔پھر فارس پر۔۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔آپکی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور وہیں دفن کیئے گئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۶۲۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۶

سہل بن ابی حثمہ

آپ کا نام عبداللہ ہے، بعض نے عامر بتایا۔بعض نے سہل بن عبداللہ بن ابی حثمہ کہا ہے۔کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے، خزرجی انصاری ہیں اور صحابی۔بدر کے تمام غزوات میں شریک رہے حضرت امیر معاویہ کے عہد میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۷۱

سہل بن سعد ساعدی

آپ انصاری ہیں، خزرجی ہیں، قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پندرہ برس کے تھے۔مدینہ میں آخری صحابی آپ ہی ہیں یعنی سب سے آخر میں آپ ہی کا انتقال ہوا۔

آپ مشہور صحابی ہیں۔آپکا نام حرمن تھا۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہل رکھا۔کنیت ابوالعباس اور آپکی وفات مدینہ منورہ میں۔۹۱ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۴۷۔۶۲۲۔۶۸۹۔۸۴۸

جلد دوم:۔۱۰۴۰۔۱۳۵۳۔۱۴۲۶۔۱۴۴۵۔۱۸۰۱۔

جلد سوم:۔۲۵۳۴

جلد چہارم:۔۳۱۶۲۔۳۲۷۳۔۳۳۷۰۔۳۳۹۱

سوید بن غفلہ

آپ ابن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن الحارث جعفی ہیں، ابو ھبشہ کنیت ہے۔
اصح یہ ہے کہ آپ صحابی نہیں، کیونکہ آپ مدینہ شریف اس وقت پہونچے جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا اور صحابہ کرام دفن سے فارغ ہو کر لوٹ رہے تھے۔

خلفائے اربعہ، ابن مسعود، بلال وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے امام شعبی اور امام نخعی وغیرہما نے روایت لی ہیں۔

نہایت متواضع اور زاہد تھے، ایک سوتیس سال کی عمر طویل پائی، اور ایک سوبیس سال کی عمر میں بھی کھڑے ہو کر اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۶۷

سوید بن قیس

آپ کی کنیت ابوصفوان ہے آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۱۹۵۴

سیابہ بن عاصم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۰۶

شداد بن اوس

آپ کی کنیت ابو یعلیٰ ہے انصاری ہیں، حضرت حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی

ہیں آخر میں بیت المقدس میں رہے، ۶۷ رسال عمر پائی۔ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ شام میں مزار ہے۔ عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ انہیں علم وحکمت عطا ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۱۸۷

جلد سوم:۔ ۲۱۲۲۔ ۲۷۹۴

شریح بن عبیدہ

آپ حضرمی ہیں چند صحابہ سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۴۴۷

جلد دوم:۔ ۱۷۹۲

جلد چہارم:۔ ۳۵۵۵

شرحبیل بن سعد

آپ کی کنیت ابوسعد ہے خطمی مدنی ہیں اور انصار کے آزاد کردہ۔

زید بن ثابت، ابورافع، ابوہریرہ، ابوسعید وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

مغازی واہل بدر کے حالات وکوائف کے عالم تھے، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا، بعض نے ضعیف بھی کہا۔ ابن معین آپکو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۵۸

شعیب بن جریر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۳۳۷

شقیق ابوالجد عاء

آپکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۹۷

شیبہ بن عتبہ

آپ کا نام شیبہ بن عتبہ ہے۔کنیت ابو ہاشم، ہند بنت عتبہ کے بھائی حضرت امیر معاویہ کے ماموں ہیں کیونکہ ہندامیر معاویہ کی والدہ ہیں۔آپ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔شام میں قیام رہا خلافت عثمانی میں آپکی وفات ہوئی۔بڑے عالم فقیہ وصالح تھے۔آپ سے حضرت ابوہریرہ وغیرہ صحابہ نے احادیث کی روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۰۴

صالح بن کیسان

آپ کی کنیت ابومحمد ہےاور مدنی ہیں۔عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے ملاقات ہے،ابن معین نے ان دونوں سے روایت کرنا بھی نیان کیا ہے۔سلیمان بن ابی خیثمہ،سالم بن عبداللہ،اعرج،عروہ اور نافع وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۸۱۳

جلد سوم:۔۲۰۴۴

صالح مولی التوأمہ

آپ صالح بن نبھان ہیں،توأمہ بنت امیہ بن خلف مدینی کے آزاد کردہ ہیں۔

ابودرداء،ام المومنین،ابوہریرہ،اورابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن معین نے آپ کو ثقہ اور حجت کہا ہے، بہت سے محدثین نے آپکو قوی نہیں مانا۔
۱۲۵ھ/ہجری میں وصال ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد دوم:۔۱۱۰۴

صعب بن جثامہ

آپ لیسی ہیں ودان اور ابواء میں قیام پذیر رہے تھے۔خلافت صدیقی میں وفات ہے
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔۲۹۶۱

صعصعہ بن صوحان

آپ کی کنیت ابوعمر اور عبدی کوفی تابعی ہیں۔بعض حضرات نے ابوطلحہ اور ابوعکرمہ بھی کنیت بیان کی ہے، حضرت عثمان غنی، مولی علی، ابن عباس، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور ایک حصہ فوج کے امیر تھے۔
آپ سے ابواسحاق سبیعی، ابن بریدہ، امام شعبی اور مالک بن عمیر وغیرہم روایت کرتے ہیں ۔ثقہ ہیں البتہ قلیل الحدیث ہیں۔خلافت معاویہ کے عہد میں مقام کوفہ وفات پائی۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے
جلد دوم:۔۱۸۱۵

صفوان بن امیہ

آپ امیہ بن خلف کے بیٹے ہیں۔جمحی قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن بھاگ گئے تھے، عمیر ابن وہب نے آپ کیلئے امان حاصل کی حضور انور نے امن دیدی، عمیر آپ کو تلاش کر کے لائے آپ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ عمیر نے مجھ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس شرط امان دی ہے کہ میں دو ماہ تک سفر میں رہوں، حضور انور نے امان عطا فرمائی آپ حنین اور طائف میں شریک ہوئے حضور انور نے آپ کو غنیمت سے بہت مال عطا فرمایا آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے آپ کی بیوی آپ سے ایک ماہ پہلے ایمان لائیں صفوان کے

ایمان لانے پر حضور نے آپ کا نکاح قائم رکھا۔حضرت صفوان نے مکہ معظّمہ میں ۔۴۲ھ میں وفات پائی آپ غزوۂ طائف میں ایمان لائے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۴۹۔۱۶۶۲

صفوان بن سلیم

آپ جلیل القدر تابعی ہیں، بڑے عالم زاہد تھے۔چالیس سال زمین سے اپنی پیٹھ نہ لگائی، زیادتی سجود کیوجہ سے پیشانی میں گڑھا پڑ گیا تھا۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ تھے بیٹھ کر جان دی۔آپ کی ولادت ۔۶۰ھ میں ہوئی اور وفات ۔۱۳۲ ر ہجری میں۔عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن جعفر، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ملاقات ہے اوران حضرات سے روایت اور بہت سے تابعین سے روایت احادیث کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۴۴

جلد دوم:۔۱۴۸۰

صفوان بن عسال

آپ مرادی ہیں کوفہ میں قیام رہا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۳۲

صلہ بن زفر

آپ کی کنیت ابوالعلاء ہے عبسی کوفی ہیں اور تابعی۔

عمار بن یاسر، حذیفہ بن الیمان، ابن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے روایت کرنے والے آپ سے زیادہ عمر والے بھی ہیں، جیسے حضرت ابووائل، اورانکے علاوہ ربعی بن خراش مستورد بن احنف، ابواسحاق سبیعی، ایوب سختیانی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپکو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۱۱

ام المومنین صفیہ بنت حیی

آپ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں، بنی اسرائیل سے ہیں، حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے، پہلے کنانہ ابن ابی حقیق کے نکاح میں تھیں جو جنگ خندق میں مارا گیا۔یعنی محرم سنہ سات میں آپ قید ہوکر آ ہیں اور دحیہ کلبی ابن خلیفہ کلبی کے حصہ میں آئیں حضور انور نے سات غلام انہیں دے کران سے خرید لیں انہیں آزاد فرما کر خود ان سے نکاح فرمالیا۔یعنی ام المومنین ہیں۔۵۰ ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔بقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ سے حضرت انس اور عبداللہ ابن عمرو غیرہما نے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۶۹

ضباعہ بنت الزبیر

آپ حضرت عبدالمطلب کی پوتی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازادی ہیں، قرشیہ ہاشمیہ ہیں، مقداد بن عمر کی زوجہ ہیں، آپ کے بیٹے عبداللہ اور بیٹی کریمہ تھیں، عبداللہ جنگ جمل میں ام المومنین کیساتھ تھے اور اسی معرکہ میں شہید ہوئے۔

آپ سے حضرت ابن عباس، جابر، انس، اورام المومنین وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۳۴

ضحاک بن قیس

آپ کی کنیت ابوانس ہے اور فہری قرشی صحابی ہیں، فاطمہ بنت قیس آپ کی بہن ہیں بعض نے آپ کی صحابیت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم، اور حبیب بن مسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے حضرت

معاویہ، حسن بصری، سعید بن جبیر اور سماک بن حرب وغیرہم نے روایات لی ہیں۔
فتح دمشق میں شریک تھے اور پھر یہاں ہی سکونت اختیار کر لی تھی، جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید کے بعد دمشق میں حضرت عبداللہ بن الزبیر کے لئے بیعت لی اور پھر اپنے لئے، مروان بن حکم سے مرج راہط میں مقابلہ ہوا اور اس میں آپ شہید ہوئے۔ یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔ ۲۶۱۷

ضحاک بن مزاحم ہلالی

آپ کی کنیت ابو القاسم ہے، خراسانی ہیں، ابن عمر، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔
جویر بن سعید، حکیم بن دیلم، عبدالرحمٰن بن عوسجہ وغیرہم آپ سے روایت کرتے ہیں۔
ابن معین، ابو زرعہ نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر فرمایا۔ امام دار قطنی نے بھی ثقہ کہا ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد چہارم:۔ ۳۲۲۷

ضمیرہ

آپ ضمری ہیں اور صحابی، بعض نے سلمی یا اسلمی کہا ہے، انکو حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کا دادا بتایا ہے، حالانکہ صحیح یہ ہے کہ وہ دوسرے ہیں۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔ ۳۱۷۵

طلحہ بن عبید اللہ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے قرشی ہیں، عشرہ مبشرہ سے ہیں پرانے مومن ہیں، سواء بدر کے

تمام غزوات میں شریک ہوئے، بدر کے دن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سعید بن زید کے ساتھ ابوسفیان کے قافلہ کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا، آپ عین بدر کے دن واپس ہوئے، احد کے دن حضور انور کی حفاظت میں اپنے ہاتھ سے چوبیس زخم کھائے، ہاتھ کی انگلی بیکار ہوگئی۔ بعض روایات میں ہے کہ اس دن آپ نے ۷۵ زخم کھائے، تلواروں نیزوں وغیرہ کے۔ جمل کے واقعہ میں جمعرات کے دن ۳۰ھ میں ۲۵/ جمادی الاخری کو شہید ہوئے۔

۶۴ سال عمر پائی، بصرہ میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۸۰۹

جلد دوم:۔ ۱۴۰۳

جلد چہارم:۔ ۳۵۴۳۔ ۳۵۴۹

طلحہ بن معاویہ سلمی

آپ طلحہ بن معاویہ بن جاہمہ سلمی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۳۴۵

طلق بن علی

آپ کی کنیت ابو علی ہے۔ حنفی یمانی ہیں طلق بن ثمامہ بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۲۲۸

طاؤس بن کیسان

آپ خولانی ہمدانی یمانی ہیں۔ اصل میں فارسی النسل ہیں بڑے عالم و عامل تھے۔ ۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔ ۲۸۹۵۔ ۳۶۹۷

طفیل بن سخبرہ

آپ طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ ہیں، قرشی ہیں، بعض نے ازدی اور اسدی بھی کہا ہے، صحابی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ کے اخیافی بھائی ہیں، آپ سے امام زہری، ربعی بن خراش، روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۴

عائذ بن عمرو مزنی

آپ ہلالی اور بصری ہیں، حدیبیہ میں شریک ہوئے۔۶۱ھ میں وصال ہے۔رجال شیخین سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۴۲۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ

ام المومنین ابوبکر صدیق کی دختر، آپ کی ماں ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کا پیغام دیا۔نبوت کے دسویں سال مکہ معظّمہ میں آپ سے نکاح کیا یعنی ہجرت سے تین سال پہلے۔

۲ھ شوال میں مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی، اسوقت آپ کی عمر شریف صرف نو برس تھی۔۹ سال حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف ۱۸ سال تھی۔آپ کے سوا کسی کنواری بیوی سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح نہیں کیا۔بے مثال عالمہ فقیہ فصیحہ فاضلہ تھیں۔حضور انور سے بہت سی احادیث روایت فرمائیں۔

تاریخ عرب پر بڑی خبر تھی۔اشعار عرب پر بڑی نظر تھی۔مدینہ منورہ میں ۵۷ھ سترہ رمضان منگل کی رات وفات ہوئی۔وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات میں دفن کیا

جاوے۔آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں، آپ پر حضرت ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی۔مروان بن حکم کی طرف سے اس وقت ابو ہریرہ مدینہ کے حاکم تھے۔امیر معاویہ کا زمانہ خلافت تھا۔

صرف آپ کے بستر میں حضور پر وحی آئی۔حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کو سلام کرتے تھے۔آپ پر بہتان لگا تو سورۂ نور کی قریباً ۱۸؍آیتیں آپ کی برأت میں نازل ہوئیں، یعنی حضرت مریم اور حضرت یوسف کو بہتان لگا تو بچے گواہ مگر محبوبۂ محبوب رب العالمین کو بہتان لگا تو خود رب تعالیٰ گواہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی ہے سورۂ نور جنکی گواہ ☆ ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

خلاصہ تہذیب میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں، جن میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں یعنی بخاری و مسلم دونوں کی روایات۔اور ۵۴؍احادیث صرف بخاری کی ہیں، ۶۸؍احادیث صرف مسلم کی۔عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھکر کسی کو اشعار کا عالم نہ پایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۵ ۹۰ ۹۳ ۱۱۳ ۱۳۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱

۱۸۷۔ ۱۹۷۔ ۲۰۲۔ ۲۹۹۔ ۳۱۱۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۳۲۔۳۳۳۔ ۳۴۰

۳۴۱۔ ۳۷۶۔ ۳۹۳۔ ۴۰۳۔ ۴۰۷۔ ۴۲۶۔ ۴۲۹۔ ۴۳۳۔۴۴۶۔ ۴۴۹

۴۵۴۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۷۵۔ ۵۱۹۔ ۵۳۰۔ ۷۴۰ ۷۸۳۔۷۸۹

۷۹۱۔ ۸۴۷۔ ۸۶۹۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۹۰۳۔ ۹۰۵۔ ۹۱۹۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔

جلد دوم:۔۱۰۳۲۔۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۹

۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۸۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۶۔۱۲۵۵۔ ۱۲۸۶

۱۲۹۳۔۱۲۹۴۔ ۱۳۳۶۔۱۳۶۵۔۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔۱۴۱۰۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۶۷

۱۴۶۹۔۱۵۳۴۔۱۵۳۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۳۔۱۵۹۲۔ ۱۵۹۸۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۰۴

۱۶۰۶۔۱۶۰۸۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔۱۶۴۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۹۲۔۱۷۰۸

۱۷۱۹۔۱۷۲۰۔ ۱۷۹۸۔۱۸۱۲۔ ۱۸۵۹۔۱۹۰۰۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۷۔

جلد سوم:۔۱۹۷۶۔۱۹۹۱۔ ۲۰۴۶۔ ۲۰۷۴۔۲۰۷۸۔۲۰۸۲۔۲۱۲۵۔ ۲۱۳۰

۲۱۵۵_۲۱۵۸_ ۲۱۶۶_ ۲۱۶۸_۲۱۶۹_ ۲۱۸۴_۲۱۸۶_ ۲۱۹۲_۲۲۰۵_ ۲۲۱۷
۲۲۲۶_۲۲۳۹_۲۲۷۴_ ۲۲۷۵_۲۳۰۲_ ۳۲۰۳_۲۳۰۹_۲۳۴۷_۲۳۵۱_۲۳۸۸
۲۴۰۰_ ۲۴۴۰_ ۲۴۷۰_۲۵۰۱_ ۲۵۱۲_ ۲۵۳۳_۲۵۵۹_۲۵۶۲_۲۵۷۰_۲۵۸۶
۲۵۹۲_ ۲۶۱۵_ ۲۶۴۰_۲۷۲۵_۲۷۵۵_۲۷۷۸_ ۲۷۹۹_۲۸۰۷_۲۸۲۴_

جلد چہارم:۔ ۲۸۷۰_ ۲۸۸۳_۲۹۰۶_۲۹۳۱_۲۹۹۸_۳۰۱۷_۳۰۲۲
۳۰۸۶_۳۲۷۱_۳۳۷۵_۳۳۸۸_۳۳۹۴_۳۴۱۶_۳۴۱۷_۳۴۴۴_۳۴۹۱_۳۵۱۹_
۳۵۲۹_۳۶۵۹_

عائشہ بنت سعد

آپ حضرت سعد بن ابی وقاص کی صاحبزادی ہیں اور صحابیہ ہیں، بعض نے اس نام سے دو کا ذکر کیا ہے، ایک عائشہ صغری، دوسرے عائشہ کبری، اول الذکر تابعیہ ہیں اور ان سے امام مالک کی ملاقات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۳۱۶

عاصم احول

آپ عاصم بن سلیمان احول ہیں، کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے بصری ہیں، اور بنو تمیم کے آزاد کردہ، بعض نے حضرت عثمان کا آزاد کردہ بتایا ہے۔

حضرت انس، عبد اللہ بن سرجس وغیرہما سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، امام احمد نے آپ کو ثقہ فرمایا، ابن معین، ابن مدینی، نے ثبت وثقہ کہا ہے۔ دوسرے محدثین نے بھی آپ کی توثیق کی ہے، ۱۴۲ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۵۶

عاصم عدوی

آپ عاصم بن عبد اللہ بنو عاصم بن عمر بن الخطاب عدوی مدنی ہیں، اپنے والد، ابن عمر

سالم اور عبدالرحمٰن بن زید، جابر بن عبداللہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام مالک، امام شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عینیہ شریک وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، امام عجلی نے لاباس بہ کہا ہے، اور اکثر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۴۳

عامر شعبی

آپ کا نام عامر بن شرحبیل ہے کوفی ہیں خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے۔ پانچسو صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی۔ ۸۲ سال عمر پائی۔ ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۱۷

جلد دوم:۔۱۱۱۰۔۱۷۸۵۔۱۷۹۵۔۲۰۰۱۔

جلد سوم:۔۲۰۸۳۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۱۔۳۵۰۷۔۳۵۰۸۔

عامر بن سعد

آپ زہری قریشی ہیں۔ ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۱۱

عامر بن عبداللہ

آپ ابن عبداللہ قشیری زاہد بصری ہیں، جو عامر بن عبد قیس سے بھی مشہور ہیں سادات تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

سلمان فارسی، عمر فاروق اعظم سے روایت کرتے ہیں اور آپ حسن بصری اور بن سیرین نے روایت لی ہے، امیر معاویہ کے زمانہ میں ملک شام میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۶۸

عامر بن واثلہ

آپ کا نام عامر بن واثلہ ہے، لیثی کنعانی ہیں۔کنیت ابوطفیل، آٹھ سال حضور کی خدمت میں رہے۔۱۰۲ھ میں مکہ معظّمہ میں وصال فرمایا۔روئے زمین پر آپ ہی آخری صحابی ہیں جنکی وفات پر صحابیت ختم ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۶۵۔

جلد چہارم:۔۳۳۳۳۔۳۳۷۴۔

عبادہ بن صامت

آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔انصاری سالمی ہیں، نقیب انصار تھے۔عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے۔پھر بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔حضرت عمر نے آپ کو شام کا قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔آپ حمص میں مقیم رہے۔پھر وہاں سے فلسطین چلے گئے، رملہ یا بیت المقدس میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔مشہور صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۳۔۲۳۰۔۲۳۴۔۵۹۳۔۶۳۹۔۶۴۷۔۹۰۹۔

جلد دوم:۔۱۲۳۷،۱۴۰۲،۔۱۶۳۲،۔۱۶۸۲۔۱۸۴۱۔۱۸۴۹۔

جلد سوم:۔۲۱۴۹۔۲۴۸۹۔۲۵۳۱۔۲۷۹۳۔

جلد چہارم:۔۲۸۳۴۔۲۹۰۹۔۳۲۰۲۔۳۲۲۸۔۳۳۰۶۔۳۳۶۸۔۳۵۷۷۔
۳۶۴۶۔۳۶۶۰۔

عباس بن عبد المطلب

آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں، حضور انور سے دو سال بڑے۔آپ کی والدہ نمر و بن قاسط قبیلہ کی ایک بیوی تھیں۔آپ پہلی وہ بیوی ہیں جنہون نے کعبہ معظّمہ کو ریشمی اور اعلی درجہ کے غلاف پہنائے۔کیونکہ ایک بار حضرت عباس گم ہو گئے تھے تو انہوں نے

نظر مانی تھی کہ خدایا میرا بچہ مل جاوے تو میں کعبہ کو بہترین غلاف پہناؤں گی۔ زمانۂ جاہلیت میں حضرت عباس خادم کعبہ حجاج کو زم زم دینے والے اور کعبہ کو آباد کرنے والے تھے۔ جو طواف کعبہ کرنے آتا اس سے آپ تقوی وطہارت کا عہد لیتے تھے،۔ آپ نے اپنی وفات کے وقت ستر غلام آزاد کئے۔ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے۔ ۸۸ سال عمر پائی ۱۲ رجب جمعہ کے دن ۳۲ ھ کو وفات ہوئی۔ بقیع میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔

مگر اپنا ایمان ظاہر نہ کرتے تھے۔ بدر میں کفار جبراً آپ کو اپنے ساتھ لائے تھے۔ حضور انور نے اعلان فرمایا تھا کہ کوئی عباس کو قتل نہ کرے۔ وہ مجبوراً لائے گئے ہیں اسی غزوہ میں ابو لیسر یعنی کعب بن عمر نے آپ کو قید کر کیا تھا۔ آپ فدیہ دیکر چھوٹے مکہ معظّمہ واپس گئے مکہ پھر مہاجر ہو کر مدینہ منورہ آئے۔ مترجم کہتا ہے کہ فتح مکہ کے لئے حضور مکہ جا رہے تھے، اور حضرت عباس مکہ سے مدینہ آرہے تھے کہ راہ میں ملاقات ہوئی، حضور نے فرمایا کہ عباس خاتم المہاجرین یعنی آخری مہاجر ہیں جنت البقیع میں آپ کی قبر ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم: ۔۱۸۴۲۔

جلد چہارم: ۔۲۸۰۹۔۲۹۰۵۔۳۰۳۲۔۳۱۷۷۔

عباس بن مرداس

آپ کی کنیت ابوالشہیم ہے قبیلۂ بنی سلیم سے ہیں بڑے پایہ کے شاعر تھے۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے ایمان لائے مولف القلوب سے تھے۔ فتح مکہ میں آپ پانچسو ساتھیوں کے ساتھ شریک تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپنے اور آپ کے ساتھیوں نے اپنے پر شراب حرام کر لی تھی اور آپ اپنے قوم کے سردار تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم: ۔۲۵۴۰۔

عبداللہ بن ابی اوفی

آپ عبداللہ بن اسش جہنی انصاری ہیں۔ اسش کی کنیت ابو اوفی ہے، باپ بیٹے

دونوں صحابی ہیں، غزوہ احد حدیبیہ اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ہمیشہ مدینہ منورہ میں رہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوفہ میں قیام رہا۔ حضرت اسش یعنی ابو اوفی کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۱۹۔۱۲۷۳۔۱۵۶۶۔

جلد سوم:۔۲۲۴۳۔۲۵۶۵۔

عبداللہ بن ابی بکر صدیق

آپ حضرت ابو بکر صدیق کے بیٹے ہیں، حضور انور کے ساتھ طائف میں شریک ہوئے۔ وہاں ہی آپ کو ابو محجن ثقفی نے تیر مارا۔ شوال ۱۱ھ میں شروع خلافت صدیقی میں وفات پائی پرانے مومنین میں سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۰۸۱

عبداللہ بن اعور مازنی اعشی

آپ صحابی ہیں اور مشہور شاعر، آپکے والد کا نام اعور یا عبداللہ ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۸۹۷

عبداللہ بن ابی سلمہ

آپ عبداللہ بن ابی سلمہ ماجتون تیمی ہیں، آل منکدر کے آزاد کردہ غلام ہیں، والد کا نام میمون یا دینار ہے۔

ابن عمر، مسعود بن حکم زرقی، مسعود بن مخرمہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ تابعی ہیں۔

امام نسائی نے ثقہ کہا اور ابن حبان نے ثقات میں شمار فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۲۸۵۳۔۳۴۴۹

عبداللہ بن ام مکتوم

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۲۵

جلد چہارم:۔۳۲۳۹

عبداللہ بن بسر

آپ سلمی مازنی ہیں۔آپ کے ماں باپ بھائی بہن عطیہ بن صماد سب صحابی ہیں شام میں رہے مقام حمص میں وفات پائی۔آپ کی موت اچانک وضو کرتے ہوئے ہوئی، آپ شام کے آخری صحابی ہیں کہ آپ کی وفات سے شام صحابہ سے خالی ہوگیا۔بعض نے فرمایا کہ وہاں کے آخری صحابی ابوامامہ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۷

جلد دوم:۔۱۳۸۲۔۱۴۳۶

جلدسوم:۔۲۶۰۵

عبداللہ بن بشیر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۶۰۵

عبداللہ بن جراد

آپ عقیلی ہیں اور صحابی، اہل طائف سے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۹۸

جلد سوم:۔۲۱۵۷

عبداللہ بن جعفر طیار

آپ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب قرشی ہاشمی علی مرتضی کے بھائی ہیں، حبشہ میں پیدا ہوئے۔اسلام میں سب سے پہلے آپ کی پیدائش ہوئی۔ بہت سخی خوش خلق اور حلیم تھے۔

آپ کا لقب بحرالجود تھا۔ والدہ کا نام اسما بنت عمیس ہے۔۹۰ سال عمر پائی۔۸۰ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۳۳

جلد دوم:۔۱۲۷۲

جلد سوم:۔۲۲۲۲

جلد چہارم:۔۲۸۹۰

عبداللہ بن حارث

آپ صحابی ہیں جنگ بدر میں حاضر ہوئے پھر عہد فاروقی میں جہاد مصر میں شرکت کی۔ وہاں ہی وفات پائی۔۵۵ھ میں وفات ہے۔آپ کی کنیت ابوالحدث ہے نام عبداللہ، سہمی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۸

عبداللہ بن حنظلہ

آپ انصاری ہیں آپ کے والد حنظلہ غسیل الملائکہ ہیں کہ انہیں فرشتوں نے غسل میت دیا عبداللہ حضور انور کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ سات سال کے تھے، آپ انصار کے سردار تھے، یزید کے مقابل اہل مدینہ نے

آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔اسی وجہ سے فتنہ حرہ میں آپ قتل کئے گئے۔۶۲ سال میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلداول:۔۴۳۰
جلددوم:۔۱۶۹۰
جلدچہارم:۔۳۱۵۷

عبداللہ بن خطب

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلددوم:۔۱۸۲۳

عبداللہ بن دینار

آپ عدوی مدنی ہیں کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، ابن عمر، انس سلیمان بن یسار، نافع، مولی عمر سے روایت کرتے ہیں۔
آپ سے امام مالک امام شعبہ صفوان بن سلیم، عبدالعزیز بن مسلم، قسملی وغیرہم اورمحدثین روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپ کوثقہ کہاہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلداول۔۵۸۵

عبداللہ بن زیاد

غالبًا یہ ابومریم اسدی کوفی ہیں، اورثقہ تابعی، حضرت بن عمر، عمار بن یاسر، بن مسعود امام حسن وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔
ابن حبان نے انکوثقات میں شمار کیااورامام دارقطنی نے انکوثقہ بتایا۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلددوم:۔۱۷۳۷

عبداللہ بن زید بن عاصم

آپ انصاری مزنی ہیں، بدر میں شریک نہ ہوئے احد میں شریک ہوئے۔آپ نے حضرت وحشی کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔آپ ۶۳ سال کی میں حرہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۱۰

جلد دوم:۔۲۰۳۵

جلد چہارم:۔۲۸۷۱۔۲۹۸۶

عبداللہ بن الزبیر

آپ کی کنیت ابوبکر ہے اسدی قرشی ہیں، حضور انور نے آپ کے نانا جناب صدیق اکبر کی کنیت ابوبکر عطا فرمائی اورانہیں کا نام عبداللہ رکھا۔آپ مہاجرین میں پہلے بچے ہیں جو سنہ ا ھ مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ابوبکر صدیق نے کان میں اذان دی، مقام قبا میں بی بی اسماء بنت صدیق اکبر کے شکم شریف سے پیدا ہوئے۔آپ انہیں حضور کی خدمت میں لائیں حضور انور نے چھوہارے سے تحنیک کی، آپ کے پیٹ میں سب سے پہلے حضور کا لعاب پہونچا پھر حضور نے آپ کو دعائے برکت دی۔آپ کے سر اور چہرہ پر کوئی بال نہ تھا۔آپ بہت زیادہ نماز روزے کے عادی تھے۔آپ کے والد حضرت زبیر والدہ بنت صدیق نانا خود صدیق دادی بی بی صفیہ، حضور کی پھوپھی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں۔آٹھ سال کی عمر میں حضور سے بیعت کی۔آپ کو حجاج ابن یوسف نے مکہ معظّمہ میں ۱۷ جمادی الاخری ۷۳ھ منگل کے دن صولی دے کر ہلاک کیا۔ ۶۴ھ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔حجاز یمن، عراق، خراسان وغیرہ کے مسلمانوں نے آپ کی بیعت کر لی تھی شام کے مسلمانوں کے علاوہ۔آپ نے اپنی خلافت میں آٹھ حج لوگوں کو کرائے۔

جلد سوم:۔۲۷۹۶

جلد چہارم:۔۳۳۶۲

عبداللہ بن زید بن عبدربہ

آپ زید بن عبدربہ کے فرزند ہیں انصاری خزرجی ہیں، بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے، اسلامی اذان آپ نے ہی خواب میں دیکھی تھی۔ ۶۴ سال عمر پائی۔ مدینہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۴۵۶۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۴

جلد چہارم:۔ ۲۹۱۶

عبداللہ بن سائب

آپ قرشی مخزومی ہیں، اہل مکہ نے قرأت ان سے سیکھی۔ آپ شہادت ابن زبیر سے پہلے مکہ معظّمہ میں فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۹۵۵

عبداللہ بن سبع

ان کو ابن سبع بھی کہا جاتا ہے، حضرت علی سے روایت کرتے ہیں، تابعی ہیں، ابن حبان نے انکو ثقات میں شمار کیا ہے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد ہی روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۸۱۴

عبداللہ بن سرجس

آپ مزنی بصری ہیں، آپ کی احادیث بصرہ والوں میں بہت مشہور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۳۱۲

جلد چہارم:۔ ۳۱۵۰

عبداللہ بن سلام

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے، اسرائیلی ہیں، یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، بنی عوف ابن خزرج کے حلیف تھے۔ بنی اسرائیل کے چوٹی کے عالم تھے، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو جنتی ہونی کی شہادت دی۔ آپ کے بیٹوں میں یوسف اور محمد وغیرہم نے آپ سے روایات لیں۔ مدینہ منورہ میں ۴۳ھ میں وفات پائی۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔ آپ کے متعلق بہت آیات ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۶۹۸۔ ۱۷۰۳

جلد سوم:۔ ۲۶۵۶

جلد چہارم:۔ ۲۹۲۷۔ ۲۹۷۱

عبداللہ بن سلامہ

آپ عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعدد سرایا میں آپ کو امیر بنا کر بھیجا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۶۹۸۔ ۱۷۰۳

جلد سوم:۔ ۲۶۵۶

جلد چہارم:۔ ۲۹۲۷۔ ۲۹۷۱

عبداللہ بن شخیر

آپ عامری ہیں، قبیلہ بنی عامر کے وفد میں آپ بھی تھے جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۱۸

عبداللہ بن شقیق

آپ مشہور تابعی ہیں۔ بہت صحابہ سے آپ کی ملاقات ہے۔۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۵۴۱_۵۴۲_۸۸۴_۸۸۷

عبداللہ بن عباس

آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث ہیں یعنی ام المومنین میمونہ کی بہن۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضور کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳ سال تھی۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو علم و حکمت کی دعائیں دیں۔ آپ کا لقب حبر الامت ہے یعنی مسلمانوں کے بڑے عالم۔ آپ نہایت حسین بڑے عالم فقیہ مجتہد تھے۔ حضرت عمر نے آپ کو اپنا مشیر خاص بنایا تھا۔ ہر بات میں جلیل القدر صحابہ کے ساتھ آپ سے بھی مشورہ کرتے تھے۔ آخر میں نابینا ہوگئے تھے۔

۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔ ۷۱ سال عمر ہوئی۔ آپ سے ایک خلق نے روایت لی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۰_۳۰_۳۴_۴۰_۶۴_۸۲_۱۰۵_۱۱۱_۱۳۶_۱۳۷_۱۳۹_۱۴۹_
۱۷۰_۱۷۴_۱۷۷_۱۷۸_۱۹۰_۱۹۱_۱۹۲_۲۷۲_۲۸۴_۲۹۱_۲۹۶_۳۱۳_۳۱۸_۳۳۱_
۳۴۲_۳۴۳_۳۴۴_۳۴۵_۳۴۶_۳۴۸_۳۵۱_۳۵۲_۳۵۳_۳۵۴_۳۵۵_۳۵۶_
۳۵۷_۳۷۴_۳۸۱_۳۸۳_۴۰۰_۴۱۴_۴۱۵_۴۲۰_۴۲۱_۴۲۲_۴۳۲_۴۶۷_۴۷۹_
۲۲۴_۲۲۷_۲۳۷_۲۴۳_۲۴۹_۲۶۰_۲۶۷_۲۶۸_۲۶۹_۲۷۰_۴۸۹_۴۹۲_۵۰۸_
۵۳۵_۵۳۶_۵۳۷_۵۳۸_۵۳۹_۵۵۰_۵۵۱_۵۷۱_۵۷۲_۵۷۳_۶۲۱_۶۳۲_
۶۴۲_۶۸۶_۷۱۵_۷۲۷_۷۲۸_۷۴۶_۷۸۱_۷۸۵_۷۸۷_۸۱۱_۸۴۵_۴۵۸_
۹۲۷_۹۳۹_۹۴۵_۹۴۸_۹۵۷_۹۶۰_۹۷۱_۹۷۲_۹۸۵_

جلد دوم:۔۱۰۴۱_۱۰۷۴_۱۰۸۴_۱۰۸۴_۱۰۹۶_۱۰۹۷_۱۰۹۹_۱۱۰۵_۱۱۰۶_

۱۱۱۹۔۱۱۴۳۔۱۱۴۴۔۱۱۸۵۔۱۱۹۶۔۱۲۰۰۔۱۲۰۲۔۱۲۱۶۔۱۲۶۶۔۱۲۷۴۔۱۲۷۵۔۱۳۱۴۔
۱۳۲۰۔۱۳۲۱۔۱۳۲۲۔۱۳۶۲۔۱۳۹۰۔۱۴۱۶۔۱۴۱۷۔۱۴۲۳۔۱۴۳۰۔۱۴۸۲۔۱۴۸۷۔
۱۴۸۹۔۱۴۹۶۔۱۴۹۹۔۱۵۲۶۔۱۵۳۱۔۱۵۳۵۔۱۵۴۰۔۱۵۴۶۔۱۵۶۳۔۱۵۷۲۔۱۵۷۷۔
۱۵۷۸۔۱۵۸۰۔۱۵۸۶۔۱۵۹۴۔۱۶۰۹۔۱۶۳۳۔۱۶۷۸۔۱۶۸۸۔۱۷۰۰۔۱۷۲۸۔۱۷۹۴۔
۱۷۹۷۔۱۸۰۳۔۱۸۳۲۔۱۸۳۶۔۱۸۳۶۔۱۸۵۴۔۱۹۱۶۔۱۹۳۶۔۱۹۳۹۔۱۹۴۰۔

جلدسوم:۔۱۹۷۷۔۱۹۷۹۔۱۹۹۴۔۲۰۰۵۔۲۰۰۸۔۲۰۱۱۔۲۰۴۵۔۲۰۵۳۔
۲۰۶۸۔۲۰۷۵۔۲۰۷۷۔۲۰۹۸۔۲۱۲۷۔۲۱۷۴۔۲۲۰۳۔۲۲۲۹۔۲۲۶۵۔۲۲۷۳۔
۲۲۸۵۔۲۲۹۰۔۲۳۱۱۔۲۳۱۴۔۲۳۱۶۔۲۳۶۷۔۲۳۸۲۔۲۳۹۸۔۲۴۰۷۔۲۴۲۴۔
۲۴۶۰۔۲۴۷۳۔۲۴۹۱۔۲۵۰۰۔۲۵۴۳۔۲۵۶۹۔۲۶۰۳۔۲۶۱۶۔۲۶۴۹۔۲۶۵۵۔
۲۶۶۳۔۲۶۷۸۔۲۶۹۱۔۲۶۹۲۔۲۶۹۶۔۲۷۳۲۔۲۷۴۱۔۲۷۴۲۔۲۷۸۲۔۲۷۸۳۔
۲۷۹۵۔۲۸۰۱۔۲۸۰۸۔۲۸۱۴۔۲۸۶۶۔۲۸۲۹۔۲۸۳۰۔۲۸۴۷۔۲۸۵۴۔۲۸۵۵۔
۲۸۵۶۔۲۸۶۶۔۲۸۸۸۔۲۸۸۹۔۲۸۹۴۔۲۹۱۲۔۲۹۱۷۔۲۹۷۸۔۲۹۷۲۔۲۹۷۷۔
۲۹۸۰۔۲۹۸۲۔۲۹۹۱۔۲۹۹۲۔۳۰۴۶۔۳۰۶۴۔۳۰۸۰۔۳۰۸۹۔۳۰۹۳۔۳۱۳۲۔
۳۱۳۵۔۳۱۳۸۔۳۱۴۰۔۳۱۵۲۔۳۱۸۵۔۳۱۹۱۔۳۱۹۴۔۳۱۹۵۔۳۲۳۰۔۳۲۴۰۔
۳۲۴۱۔۳۲۴۲۔۳۲۴۹۔۳۲۰۵۳۔۳۲۷۸۔۳۲۸۳۔۳۲۸۷۔۳۳۲۵۔۳۳۵۳۔
۳۵۶۸۔۳۴۷۳۔۳۴۸۰۔۳۴۸۸۔۳۵۱۴۔۳۵۲۵۔۳۵۲۸۔۳۵۳۰۔۳۵۴۶۔
۳۵۵۱۔۳۵۶۳۔۳۵۸۸۔۳۵۹۲۔۳۵۹۷۔۳۶۰۸۔۳۶۱۱۔۳۶۲۰۔۳۶۲۴۔
۳۶۵۰۔۳۶۴۱۔

عبداللہ بن عبداللہ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی ہیں یعنی عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے اور عمر بن عبدالعزیز کے استاد فقہائے مدینہ میں سے تھے۔تابعی تھے نابینا تھے۔۹۲ھ میں وفات پائی۔حق یہ ہے کہ انکے والد بھی تابعی ہیں ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۰۲۸

عبداللہ بن عمر

آپ قرشی عدوی ہیں، حضرت فاروق اعظم کے فرزند، اپنے والد کے ساتھ مکہ معظّمہ میں ایمان لائے، بدر میں لڑکپن کیوجہ سے شریک نہ ہوئے۔ حق یہ ہے کہ غزوہ احد میں بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے بچہ ہونے کی وجہ سے شریک نہیں کیا۔ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ ۱۴ سالہ تھے۔ بڑے عابد زاہد محتاط اور متبع سنت تھے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں: کہ ہم لوگوں کو دنیا نے اپنی طرف راغب کرلیا سوائے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔ حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں: کہ میں نے ابن عمر جیسا متقی، ابن عباس جیسا عالم نہ دیکھا۔ حضرت نافع کہتے ہیں:۔ کہ ابن عمر نے ایک ہزار غلام آزاد کئے۔ ظہور نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے۔ اور ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کے قتل کے تین مہینہ بعد وفات پائی۔

آپ کی وصیت تو یہ تھی کہ آپ کو حل میں دفن کیا جائے۔ مگر حجاج نے ایسا نہ کرنے دیا تو آپ ذی طوی میں دفن کئے گئے، مہاجرین کے قبرستان میں۔ آپ کی وفات کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بار حجاج نے جمعہ کا خطبہ دراز کیا آپ نے فرمایا: کہ سورج تیرا انتظار نہ کرے گا، وہ بولا: کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اندھا کردوں، آپ نے فرمایا: کہ اگر تو چاہے تو ایسا کرسکتا ہے کہ تو ایک احمق شخص ہے جو ہم پر مسلط کردیا گیا ہے۔ نیز آپ حج میں حجاج سے پہلے ہی عرفہ میں حضور کی قیام گاہ میں جاکر ٹھہر جاتے تھے۔ ان وجوہ سے حجاج آپ سے کینہ رکھنے لگا۔ اس نے ایک شخص سے کہا اس نے راہ چلتے ہوئے زہریلا نیزہ آپ کے تلوے میں چبھو دیا۔ اس سے آپ کی موت واقع ہوگئی۔ ۸۴ یا ۸۶ سال آپ کی عمر ہوئی۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۴۸۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۶۔ ۷۵۔ ۱۱۴۔ ۱۱۷۔ ۱۲۸۔ ۱۳۰۔ ۱۴۲۔
۱۵۴۔ ۱۵۹۔ ۱۷۲۔ ۱۸۳۔ ۱۹۶۔ ۲۰۳۔ ۲۱۱۔ ۲۷۸۔ ۲۸۶۔ ۳۰۴۔ ۳۰۹۔ ۳۲۱۔ ۳۳۸
۳۵۹۔ ۳۸۶۔ ۴۰۵۔ ۴۱۱۔ ۴۷۲۔ ۴۴۱۔ ۵۱۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۹۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۸۷۔
۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۹۔ ۶۱۷۔ ۶۲۹۔ ۶۳۵۔ ۷۰۳۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۳۹۔ ۷۴۱۔ ۷۵۱۔
۷۷۶۔ ۷۷۸۔ ۸۰۲۔ ۸۰۴۔ ۸۴۲۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۷۔ ۸۶۴۔ ۸۷۲۔ ۸۹۷۔
۹۱۰۔ ۹۴۰۔ ۹۴۲۔ ۹۴۹۔ ۹۵۲۔ ۹۷۷۔ ۹۹۸۔

جلددوم:۔۱۰۳۰۔۱۰۳۴۔۱۰۴۲۔۱۰۶۸۔۱۰۸۲۔۱۱۰۷۔۱۱۳۵۔۱۱۴۷۔۱۱۷۲
۱۲۰۴۔۱۲۱۲۔۱۲۱۳۔۱۲۱۵۔۱۲۷۹۔۱۲۹۲۔۱۳۱۳۔۱۳۶۸۔۱۳۷۴۔۱۳۸۱۔۱۳۹۶۔
۱۴۰۵۔۱۴۱۲۔۱۴۳۲۔۱۴۳۷۔۱۴۳۹۔۱۴۵۸۔۱۴۶۶۔۱۴۷۱۔۱۴۸۸۔۱۴۹۱۔۱۴۹۳۔
۱۴۹۵۔۱۴۹۸۔۱۵۰۰۔۱۵۰۹۔۱۵۲۸۔۱۵۹۹۔۱۶۰۲۔۱۶۱۸۔۱۶۳۶۔۱۶۳۷۔۱۶۳۸۔
۱۶۳۹۔۱۶۴۰۔۱۶۵۰۔۱۶۵۹۔۱۷۱۷۔۱۷۱۸۔۱۷۲۳۔۱۷۵۲۔۱۷۵۴۔۱۷۶۱۔
۱۸۰۶۔۱۸۳۵۔۱۸۴۷۔۱۸۵۰۔۱۸۷۸۔۱۸۸۸۔۱۸۹۸۔۱۹۰۶۔

جلدسوم:۔۱۹۶۵۔۱۹۷۰۔۱۹۷۱۔۱۹۸۳۔۱۹۷۸۔۱۹۸۹۔۱۹۹۳۔۲۰۱۶۔
۲۰۱۸۔۲۰۲۲۔۲۰۲۵۔۲۰۳۰۔۲۰۳۳۔۲۰۶۱۔۲۱۱۱۔۲۱۱۹۔۲۱۲۴۔۲۱۵۶۔۲۲۳۰۔
۲۲۴۲۔۲۲۴۷۔۲۲۶۰۔۲۲۶۲۔۲۲۶۷۔۲۲۸۸۔۲۳۱۵۔۲۳۱۷۔۲۳۳۰۔۲۳۳۸۔
۲۳۵۳۔۲۳۵۶۔۲۳۵۷۔۲۳۵۶۔۲۳۷۰۔۲۳۷۵۔۲۳۷۶۔۲۳۷۷۔۲۳۸۰۔
۲۳۸۴۔۲۳۸۵۔۲۳۹۲۔۲۳۹۳۔۲۳۹۹۔۲۴۰۳۔۲۴۳۷۔۲۴۴۱۔۲۴۴۳۔۲۴۷۸۔
۲۵۰۵۔۲۵۲۳۔۲۵۲۸۔۲۵۳۵۔۲۵۴۵۔۲۵۴۶۔۲۵۴۷۔۲۵۸۱۔۲۶۵۱۔۲۶۵۴۔
۲۷۰۰۔۲۷۰۳۔۲۷۴۵۔۲۷۷۲۔۲۷۸۷۔

جلدچہارم:۔۲۸۸۷۔۳۹۷۸۔۳۰۱۰۔۳۰۱۴۔۳۰۵۱۔۳۰۵۴۔۳۰۵۵۔۳۰۵۸
۳۰۶۱۔۳۰۶۲۔۳۰۶۵۔۳۰۶۶۔۳۰۷۱۔۳۰۸۲۔۳۰۸۳۔۳۰۸۴۔۳۰۹۲۔۳۰۹۴۔
۳۰۹۶۔۳۰۹۸۔۳۱۰۱۔۳۱۰۲۔۳۱۰۸۔۳۱۲۹۔۳۱۳۰۔۳۱۴۹۔۳۱۵۵۔۳۱۵۸۔۳۱۶۹۔
۳۴۲۴۔۳۵۳۱۔۳۵۶۶۔۳۵۶۷۔۳۵۶۹۔۳۵۷۲۔۳۵۸۴۔۳۶۴۸۔۳۶۵۸۔۳۶۶۱۔

عبداللہ بن عمرو

آپ سہمی قرشی ہیں آپ اپنے والد سے پہلے ایمان لائے۔آپ کے والد آپ سے تیرہ سال بڑے تھے۔آپ بڑے عالم حافظ تھے۔آپ نے حضور انور سے احادیث لکھنے کی اجازت حاصل کی۔آپ کی وفات میں بڑا اختلاف ہے۔آپ کی وفات ۶۳ھ حرہ کے واقعہ میں ہوئی یا ۷۳ھ ۶۷ھ میں مکہ معظّمہ مین یا ۵۵ھ میں، طائف میں، یا ۶۵ھ میں مصر میں یعلی بن عطا اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت بن عمرو کے لئے سرمہ تیار رکھتیں تھیں تا کہ لگا کر سوئیں۔مگر آپ چراغ گل کر دیتے تھے۔پھر خوف خدا سے رویا کرتے تھے۔حتی کہ

آپ کی آنکھیں ابھر گئیں تھیں یونی خراب ہو گئیں تھیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۳۱۔۳۸۵۔۲۲۶۔۴۸۸۔۴۹۰۔۵۵۷۔۷۷۹۔۸۰۸۔

۸۹۹۔۹۲۹۔

جلد دوم:۔۱۱۴۰۔۱۱۴۵۔۱۱۷۰۔۱۱۷۸۔۱۱۷۹۔۱۲۳۸۔۱۳۳۵۔۱۴۴۱۔۱۵۹۷۔

۱۶۶۸۔۱۶۷۱۔۱۶۷۱۔۱۷۳۲۔

جلد سوم:۔۱۹۶۷۔۲۰۹۷۔۲۱۲۱۔۲۱۴۶۔۲۳۲۸۔۲۵۲۰۔۲۵۱۷۔۲۵۹۱۔۲۵۹۵

۲۶۲۲۔۲۶۳۳۔۲۶۵۰۔۲۵۶۴۔۲۵۶۵۔

جلد چہارم:۔۲۹۰۳۔۲۹۳۵۔۳۰۳۳۔۳۰۳۴۔۳۱۱۶۔۳۱۳۳۔۳۱۴۳۔۳۲۲۲

۳۲۳۷۔۳۲۳۹۔۳۲۶۴۔

عبد اللہ بن عمیر

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور ام الفضل کے آزاد کردہ ہیں، بعض حضرات ابن عباس کا آزاد کردہ کیا ہے۔ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، قلیل الحدیث تھے۔ابن حبان نے آپ کو ثقات میں شمار کیا ہے، ۱۱۰ھ میں وصال ہے۔دیگر محدثین بھی آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۷۴۔

عبد اللہ بن ابی فروہ

مدنی ہیں اور تابعی، ثقہ ہیں، ابن معین نے ثقات میں شمار کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۳۷۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، مدنی ہاشمی ہیں، اور حضرت علی کے نواسے۔اپنے والد مامون محمد بن حنفیہ، بن عمر، انس، جابر اور ربیع بنت معوذ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے سفیان ثوری، سفیان بن عینیہ، ابو جریج وغیرہم آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ کے سلسلہ میں ائمہ حدیث کا اختلاف ہے، لیکن امام احمد اور اسحاق بن راہو یہ آپ کی مرویات کو قائل احتجاج مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۰۶۰

عبداللہ بن ابی مطرف

آپ ازدی ہیں اور صحابی، اہل شام سے ہیں، بعض نے آپکو عبداللہ بن شیخیر کا پوتا کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۰۷

عبداللہ بن مسعود

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے، ہذلی میں پرانے مومنین سے ہیں، حضرت عمر فاروق سے کچھ پہلے ایمان لائے۔ بلکہ آپ اسلام کے چھٹے صاحب ہیں۔ کہ آپ سے پہلے صرف پانچ آدمی ایمان لائے تھے۔ حضور انور کے خاص خادم تھے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب اسرار تھے۔ سفر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مسواک وضو کا برتن آپ کے پاس رہتا تھا۔ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ کہ میں اپنی امت کے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو بن مسعود پسند کرتے ہیں۔ اخلاق عادات طور طریقہ میں حضور سے بہت ملتے جلتے تھے۔

دبلے دراز قد گندمی رنگ تھے۔ حضرت عمر کے زمانہ بلکہ شروع خلافت عثمانیہ میں بھی کوفہ کے حاکم رہے۔ پھر بیت المال کے محافظ پھر مدینہ منورہ آ گئے وہاں ہی ۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ ۶۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ خلفائے راشدین نے آپ سے احادیث لیں۔ مترجم کہتا ہے کہ صحابہ میں بڑے فقیہ صحابی ہیں۔ حتی کہ امام اعظم ابوحنیفہ آپ کی اتباع کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۴۔۸۱۔۹۷۔۱۱۰۔۱۲۵۔۱۵۱۔۱۷۱۔۱۷۶۔۲۱۰۔۲۹۰۔۳۶۵۔
۴۱۶۔۴۱۷۔۴۴۵۔۴۷۱۔۴۸۲۔۵۰۷۔۵۱۳۔۵۱۴۔۵۲۰۔۵۲۱۔۵۲۲۔۵۴۵۔۵۴۶
۵۴۷۔۵۵۹۔۵۶۰۔۵۹۴۔۶۴۳۔۶۵۰۔۷۰۷۔۷۰۸۔۷۳۵۔۷۵۲۔۷۶۲۔۷۶۳
۷۶۴۔۷۶۶۔۷۹۴۔۸۳۵۔۸۴۹۔۸۷۱۔۹۷۶۔۱۰۱۲۔

جلد دوم۔۱۰۱۸۔۱۰۳۹۔۱۰۴۴۔۱۰۵۷۔۱۰۵۸۔۱۰۶۷۔۱۱۱۶۔۱۱۵۴۔۱۱۵۶
۱۱۵۷۔۱۲۰۷۔۱۲۹۹۔۱۳۰۰۔۱۳۰۵۔۱۳۱۰۔۱۳۱۱۔۱۳۷۷۔۱۳۹۸۔۱۴۶۴۔۱۴۶۵۔
۱۴۹۰۔۱۶۱۵۔۱۶۱۷۔۱۶۴۶۔۱۶۸۵۔۱۶۸۹۔۱۶۹۹۔۱۷۰۲۔۱۷۱۴۔۱۸۲۸۔

جلد سوم:۔۱۹۵۶۔۱۹۹۷۔۲۰۶۰۔۲۰۶۲۔۲۱۰۱۴۔۲۱۳۹۔۲۱۴۴۔۲۱۴۸۔۲۲۳۶
۲۲۷۲۔۲۲۹۵۔۲۳۰۵۔۲۳۱۰۔۲۳۲۹۔۲۳۹۵۔۲۳۹۶۔۲۳۹۷۔۲۴۰۲۔۲۴۰۵۔
۲۴۰۸ ۲۴۱۸۔۲۴۲۳۔۲۴۳۵۔۲۴۴۷۔۲۴۹۰۔۲۵۶۷۔۲۶۲۶۔۲۶۵۳۔۲۷۰۴۔۲۷۱۲
۲۷۲۷۔۲۷۳۰۔۲۷۳۷۔۲۷۴۰۔۲۷۴۴۔۲۷۹۱۔۲۸۲۰۔
۲۸۴۹۔۲۸۶۴۔۲۹۷۰۔۳۰۶۸۔۳۰۸۱۔۳۰۹۰۔۳۱۰۶۔۳۱۵۱۔۳۱۷۱۔۳۲۱۰۔۳۲۲۵
۳۲۸۴۔۳۳۱۰۔

جلد چہارم:۔۳۳۱۴۔۳۴۵۶۔۳۴۴۷۔۳۴۷۵۔۳۴۸۷۔۳۵۱۷۔۳۵۳۷
۳۵۴۵۔۳۵۸۳۔۳۵۸۵۔۳۵۹۱۔۳۵۹۸۔۳۶۱۹۔۳۶۳۴۔۳۶۳۷۔۳۶۴۴۔

عبداللہ بن مغفل

آپ مزنی ہیں، بیعت رضوان میں شریک ہوئے اولاً مدینہ منورہ میں رہے۔پھر بصرہ میں، آپ ان گیارہ میں سے ہیں جنہیں حضرت عمر نے بصرہ بھیجا تھا۔لوگوں کو علم فقہ سکھانے کے لئے تشریف لائے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔آپ نے بصرہ میں ۔۶۰ھ میں وفات پائی۔آپ سے خواجہ حسن بصری وغیرہم نے روایات لیں۔حسن بصری فرماتے ہیں کہ بصرہ میں آپ سے افضل کوئی نہ ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۲۶۷۔

جلدسوم:۔۲۱۸۰۔۲۵۰۶۔

جلدچہارم:۔۳۱۰۶۔۳۵۳۸۔۳۶۳۰۔۳۶۳۹۔

عبداللہ بن ملیکہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۱۹۷۶۔

عبداللہ بن ہوزنی

آپ عبداللہ بن یحیی حمیری ہوزنی حمصی مخضرمی شامی ہیں،کنیت ابوعامر ہے،حضرت عمرفاروق اعظم،ابوعبیدہ،معاذ بن جبل،بلال،مقدام بن معدی کرب اورامیر معاویہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپکے بیٹے ابوالیمان عامر،راشد بن سعد،اسعد بن عبداللہ حرازی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

امام عجلی نے آپکوثقہ کہااورکبارتابعین میں شمار کیا۔دیگر محدثین بھی آپکوثقہ کہتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۱۰۴۔

عبداللہ بن یزید خطمی

آپ خطمی انصاری ہیں۔صلح حدیبیہ میں ۱۷سالہ تھے۔وہاں شریک ہوئے حضرت ا بن زبیر کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر رہے،اسی زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی۔امام شعبی آپ کے کاتب یعنی میر منشی تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۷۶۹

جلدسوم:۔۲۵۵۸

عبداللہ بن یسار

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۵

عبد بن عمر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۴۵۰

عبدالاعلی بن عدی

آپ بہرانی حمصی تابعی ہیں، مرسلا روایت کرتے ہیں، اور ثوبان ، ابن عمرو سے روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے، ۱۰۴ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۹۹۱

عبدالحمید بن زید

آپ حضرت زید بن خطاب کے صاحبزادے ہیں اور فاروق اعظم کے بھتیجے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۳۴۷

عبدالحمید بن عبدالرحمٰن

آپ زید بن خطاب کے پوتے ہیں اور مدنی ہیں، کنیت ابوعمر ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز نے آپ کو کوفہ کا عامل بنایا تھا۔ تابعی ہیں، اور اپنے والد، ابن عباس اور مقسم وغیرہم سے

روایت کرتے ہیں، ام المومنین حضرت حفصہ سے کبھی ارسال کرتے ہیں، امام نسائی وغیرہ محدثین نے آپکوثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۸۶۰

عبدالحمید بن محمود

آپ بصری تابعی ہیں، حضرت انس، اورابن عباس سے روایت کرتے ہیں، امام نسائی نے ثقہ کہا، اوردارقطنی آپکو قابل احتجاج کہتے ہیں، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۹۷۵

عبدالمطلب بن ربیعہ

آپ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں، قرشی ہیں۔ مدینہ منورہ میں رہے۔ پھر دمشق چلے گئے۔ وہاں ہی ۶۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۳۱۸۔۱۳۳۰۔

عبدالملک بن الطیفل جزری

آپ تابعی ہیں اور زیادہ معروف نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک آپ سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۷۷۸

عبیداللہ بن ابی جعفر

آپ مصری ہیں، کنیت ابوبکر ہے، تابعی فقیہ ہیں، اور بنو کنانہ یا بنوامیہ کے آزاد کردہ ہیں، اپنے زمانہ کے فقیہ تھے۔

آپ حمزہ بن عبداللہ بن عمر، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے ابن اسحاق، عمر بن حارث، سعید بن ابی ایوب، لیث، حیوۃ بن شریح، وغیرہم نے روایت لی ہے۔۶۰ھ میں ولادت اور ۱۳۲ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۲۷۷

عبیداللہ بن حفص

آپ عبیداللہ بن حفص بن انس ہیں، حضرت جابر سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۷۵۵

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر

آپ کی کنیت ابوبکر ہے اہل مدینہ سے ہیں اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوئے۔ ثقہ ہیں۔امام زہری کے شیخ ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۸۳۔

عبید بن مرزوق

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۲۰۸

عبید بن حصین

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۳۹

عبید بن صخر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۱۱

عبیدہ ملیکی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۲۱

عبدالرحمٰن بن ابی بکر

آپ صدیق اکبر کے صاحبزادے ہیں، عائشہ صدیقہ کے سگے بھائی کہ دونوں کی ماں ام رومان ہیں۔ حدیبیہ کے سال اسلام لائے۔ ابوبکر صدیق کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ ۵۳ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۲۳

عبدالرحمٰن بن ابی رافع

آپ تابعی ثقہ ہیں، ابن معین نے آپکو صالح الحدیث کہا، عبداللہ بن جعفر اور اپنی پھوپھی سلمی اور چچا کے واسطہ سے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۶۵۹

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی

آپ کی کنیت ابوعیسی ہے، ثقہ تابعی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے

جب چھ سال باقی رہے تو آپ پیدا ہوئے۔کوفہ کے رہنے والے ہیں۔۸۳ھ میں بصرہ کی نہر میں ڈوب کر آپ کی وفات ہوئی۔بیس صحابہ کرام سے آپ کی ملاقات ہے جن میں حضرت عثمان وعلی وابو طالب انصاری،اور ابو درداء ہیں۔آپ سے بہت لوگوں نے روایات لیں۔
آپ کے بیٹے کا نام محمد تھا۔ابن ابی لیلی کنیت تھی۔کوفہ کے قاضی تھے بڑے فقیہ تھے۔جب فقہاء ابن ابی لیلی کہتے ہیں تو یہی مراد ہوتے ہیں۔۴۸ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۰۳

جلد دوم:۔۱۰۵۳۔۱۱۹۳۔۱۷۹۰

عبدالرحمٰن بن سمرہ

آپ قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن ایمان لائے، پھر حضور انور کے ساتھ رہے، آپ کا شمار اہل بصرہ سے ہے،۵۱ھ میں وہاں ہی وفات پائی۔ ایک خلقت نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم:۔۲۲۹۴۔۲۳۷۱

عبدالرحمٰن بن شبل

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن شبل بن عمر بن زید ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں، بلکہ انصار کے نقیب رہے ہیں۔حمص میں قیام رہا،امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۴۴

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط

آپ کے نسب میں اختلاف ہے، بعض عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں۔ بعض عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط بن ابی حمیصہ بن عمر بن اہیب بن خزامہ بن جمع الجمحی مکی تابعی بتاتے ہیں۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کرتے ہیں،اور حضرت عمر

فاروق اعظم، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبدالمطلب اور معاذ بن جبل وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں، ۱۱۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۰۶

عبدالرحمٰن بن عثمان

آپ تمیمی قرشی ہیں، طلحہ بن عبداللہ کے بھتیجے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۵۳

عبدالرحمٰن بن علقمہ

آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے، وفد ثقیف کے ہدیہ کی حدیث آپ سے مروی ہے اور بعض نے اسکا راوی عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی کو بتایا ہے، آپ عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۳۱

عبدالرحمٰن بن عوف

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، زہری قرشی ہیں اور عشرۂ مبشرہ سے، حضرت ابوبکر صدیق کی تبلیغ سے آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے، دو ہجرتوں والے ہیں، حضور کے ساتھ سارے غزوات میں شریک ہوئے۔غزوۂ احد میں حضور کے ساتھ ثابت قدم رہے۔غزوۂ تبوک میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے پیچھے فجر کی ایک رکعت نماز پڑھی۔غزوۂ احد میں بیس سے زیادہ زخم کھائے، پاؤں میں زخم کی وجہ سے لنگ ہوگیا تھا۔واقعہ فیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے اور ۳۲ھ میں وفات ہوئی، ۷۲/سال عمر پائی بقیع میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۹۳۔

جلد دوم:۔۱۲۵۹۔۱۹۳۵

جلد سوم:۔۲۷۳۶۔

عبدالرحمٰن بن غنم

آپ اشعری شامی ہیں، آپ نے زمانہ جاہلیت اوراسلام دونوں پائے۔ حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان تو لائے مگر زیارت نہ کرسکے۔ جب حضور نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تب آپ انکے ساتھ رہے۔ اور پھرانکی وفات ہوگئی۔ شام کے مشہور فقیہ تھے۔ حضرت عمر فاروق سے ملاقات ہے۔ ۸۷ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۶۲۔۱۲۶۳

جلد سوم:۔۲۷۹۲۔

جلد چہارم:۔۲۸۲۵

عبدالرحمٰن بن معاویہ مرادی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۴۱

عبدالرحمٰن بن ہرمز

آپ عبدالرحمٰن اعرج مدنی تابعی ہیں، اور ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ۔ کنیت ابوداؤد ہے، حضرت ابوہریرہ، ابوسعید خدری، ابن عباس، محمد بن مسلم، امیر معاویہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے صالح بن کیسان، ابوالزبیر، یحیی بن سعید، امام زہری، موسی بن عقبہ، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان، اور ابن اسحاق وغیرہم کثیر محدثین روایت کرتے ہیں۔ ثقہ کثیر الحدیث ہیں،۔ اسکندریہ میں ۱۱۷ھ کووصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول۔۵۵۵

عبدالرحمٰن بن یزید

آپ انصاری مدنی ہیں، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، مگر ملاقات نہ ہوئی۔۹۸ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول۔۵۱۸۔۵۱۹

عبدالرحمٰن نخعی

آپ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی تابعی ہیں، کنیت ابوحفص ہے، فقیہ ہیں، اپنے والد اور والد کے چچا علقمہ بن قیس، ام المومنین، انس، ابن الزبیر وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ابواسحاق سبیعی، ابواسحٰق شیبانی، مالک بن مغول، عاصم بن کلیب، اعمش، نے روایت لی ہیں۔

آپ کی ثقاہت کے محدثین معترف ہیں، اور ابن خراش نے تو خیار الناس سے بتایا۔ ۹۹ھ میں وصال ہوا ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں، ام المومنین کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب بچے تھے۔لہذا آپ سے سماعت حاصل نہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۵۱۲

عبدالواحد بن معاویہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۲۰

عتبہ بن عبدالسلمی

بعض نے فرمایا کہ انہیں کا نام عتبہ بن منذر ہے، بعض نے کہا کہ یہ دو حضرات ہیں ان کا نام عتلہ ہے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتبہ رکھا۔ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے، ۹۴ سال عمر پائی۔ ۸۷ھ میں حمص میں وفات ہوئی۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ شام کے آخری صحابی ہیں جن کی وفات سے شام صحابہ سے خالی ہوگیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۰۲۳۔۱۶۱۴

جلد سوم:۔۲۷۴۷

عتبہ بن غزوان

آپ مازنی ہیں پرانے مومن ہیں، پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ کی طرف۔ بدر وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ ساتویں مسلمان ہیں۔ حضرت عمر نے آپ کو بصرہ کا حاکم بنایا۔ پھر آپ حضرت عمر کے پاس آئے تو آپنے وہاں ہی واپس فرمادیا، راستے میں انتقال ہوا۔ ۵۷ سال عمر پائی۔ ۱۵ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۸۹

جلد چہارم:۔۳۵۹۰

عتبہ بن فرقد

آپ ابن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ سلمی ہیں، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ اور مال غنیمت کی تقسیم میں آپ کو بھی حصہ ملا تھا۔

دور فاروقی میں موصل فتح کیا۔ آخر میں کوفہ مسکن بنالیا تھا، اور یہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۷۴۶

عثمان بن ابی طلحہ

آپ عبدری، قرشی، حجمی ہیں۔۴۲ھ میں مکہ معظّمہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۷۴۸۔۹۷۸

عثمان بن حنیف

آپ انصاری ہیں سہل کے بھائی ہیں آپ کو حضرت عمر نے سوادعراق اور جہانیہ کا حاکم بنایا تھا وہاں کے باشندوں کفار پر جزیہ قائم کیا تھا پھر بصرہ کا حاکم بنایا وہاں سے آپ کو طلحہ وزبیر نے نکال دیا جبکہ وہ دونو جنگ جمل میں وہاں آئے پھر آپ کوفہ میں رہے امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی آپ سے بہت لوگوں نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۸۱

جلدسوم:۔۲۵۶۱

جلدچہارم:۔۲۹۱۰۔۲۹۱۱

عثمان بن ضحاک

آپ حجازی یا حزامی ہیں، آپکے دادا کا نام بھی عثمان ہے۔امام ترمذی نے آپکو ضحاک بن عثمان بتایا ہے، کبار تبع تابعین سے ہیں۔

ابوحازم بن دینار، محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام، سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابوحمزہ، عبداللہ بن نافع اور محمد بن صدقہ فدکی نے روایت کی ہے۔ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۷۶۵

عثمان بن العاص

آپ ثقفی ہیں، آپ کو حضور انور نے طائف کا حاکم بنایا، آپ وہاں حضرت عمر کی

خلافت کے دو سال تک حاکم رہے۔ حضرت عمر نے آپ آپ کو وہاں سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا حاکم بنایا۔ آپ حضور انور کی خدمت میں وفد بنی ثقیف میں آئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۹ سال تھی۔ آپ ۱۰ھ میں آئے تھے، آخر میں بصرہ میں رہے۔ وہاں ہی وفات ہوئی۔ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ حضور انور کی وفات کے بعد جب بنی ثقیف نے مرتد ہوجانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: کہ اے میری قوم تم آخر مومنین ہو اب اول مرتدین نہ بنو۔ چنانچہ وہ لوگ اس حرکت سے باز رہے خواجہ حسن بصری وغیرہم نے آپ سے احادیث روایت کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم: ۔۲۵۲۲

عثمان بن عبداللہ

آپ ابن اوس ثقفی ہیں۔ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد سوم: ۔۲۰۰۹۔۲۰۱۰

امیر المومنین عثمان بن عفان

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، اموی قرشی ہیں، آپ شروع اسلام میں ہی حضرت ابوبکر صدیق کی تبلیغ سے انہیں کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابھی حضور دار ارقم میں نہیں گئے تھے۔ آپ نے حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ آپ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ آپ کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار تھیں۔ حضور انور کے حکم سے مدینہ منورہ میں رہے، حضور نے بدر کی غنیمت سے حصہ آپ کو دیا، نیز صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان میں جسماً شریک نہ ہوئے کیونکہ حضور انور نے آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر اہل مکہ سے صلح کی بات چیت کرنے بھیجا تھا۔ اور یہ بیعت آپ کے پیچھے ہوئی تھی۔ اس خبر پر کہ عثمان کو اہل مکہ نے شہید کر دیا۔ حضور انور نے اپنے بائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا: کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اور آپ نے داہنے ہاتھ کے متعلق فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ کا ہاتھ ہے۔ اور بیعت کی چونکہ حضور انور کی دو بیٹیاں رقیہ و کلثوم آگے پیچھے حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں۔ اس لئے آپ کا لقب ذوالنورین ہے۔

یعنی دونور والے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنے بیاسی سال عمر پائی، بارہ برس خلافت کی، آپ کو اسود تجیبی، مصری، نے یا کسی اور نے شہید کیا۔اور جنت البقیع کے کنارہ پر دفن ہوئے۔شہادت ۱۸ ذی الحجہ جمعہ کے دن ۳۵ھ کو ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۶۳،۳۳۵۔۴۵۴۔۶۴۷۔۷۵۸۔

جلد دوم:۔۱۰۴۵۔ل۱۱۷۴۔۱۷۰۱۔

جلد سوم:۔۲۷۲۶۔

جلد چہارم:۔۳۵۰۰۔۳۵۱۲

عثمان عمری

آپ عثمان بن واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر العدوی العمری مدنی ثم بصری ہیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انکے علاوہ نافع بن جبیر بن مطعم، نافع مولی بن عمر، ابو نصیرہ مسلم بن عبد الواسطی، وکدام بن عبدالرحمٰن سلمی وغیرہم سے بھی روایت کرتے ہیں۔
آپ سے امام وکیع، مخلد بن یزید، اور عبدالحمید حمانی وغیرہم نے روایات لی ہیں محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۲۸۳

عثیم بن کلیب

آپ عثیم بن کثیر بن کلیب حضرمی ہیں، بعض نے جھنی حجازی کہا ہے، دادا کی طرف منسوب ہوکر معروف ہیں، اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں۔
آپ سے محمد بن مسلم جوسق، عبداللہ بن منیب، ابن جریج وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۵۲

عثمان بن موہب

آپ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں تابعی ہیں، ابو حاتم کہتے ہیں، صالح الحدیث ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۹۔۳۴۱۹

عدی بن حاتم

آپ امرء القیس مشہور شاعر جاہلیت کے خاندان سے ہیں، کنیت ابو طریف ہے، شعبان ۷ھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور اور عمر فاروق اعظم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عمر بن حریث، عبداللہ بن مغفل، خیثمہ بن عبدالرحمٰن، عامر الشعبی، سعید بن جبیر، قاسم بن عبدالرحمٰن وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

فتح مدائن میں شریک تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ ۶۸ھ کوفہ میں انتقال فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۹۳۱

جلد سوم:۔۲۷۶۲۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۰

عرباض بن ساریہ

آپ صحابی ہیں، اہل صفہ سے تھے، آپ اس جماعت سے ہیں جنہوں نے جہاد کے لئے حضور انور سے سواریاں مانگیں مگر نہ پائیں تو روتے ہوئے واپس ہوئے۔ انکا یہ واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۰۵۳

جلد دوم:۔ ۱۸۷۱

جلد سوم:۔ ۲۵۲۵۔

جلد چہارم:۔ ۳۳۴۴

عروہ بن زبیر

آپ عروہ بن زبیر ہیں۔قرشی ہیں ، اسدی ہیں،جلیل القدر تابعی ہیں، مدینہ کے بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ صائم الدہر تھے۔صدیق اکبر کے نواسے ہیں ۔یعنی حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے فرزند۔۲۲ھ میں ولادت ہوئی ۹۴ھ میں وفات ہوئی۔آپ کا ایک باغ اور کنوان مدینہ منورہ میں ابتک مشہور ہے،لوگ برکت کے لئے اسکا پانی پیتے ہیں۔بیر عروہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۶۳۴۔

جلد چہارم:۔ ۲۹۲۰۔۳۴۰۱۔۳۵۰۱

عروہ بن مسعود ثقفی

آپ صلح حدیبیہ میں کافروں کی طرف سے آئے تھے،خود کافر تھے، پھر۔۹ھ میں جب حضور طائف سے واپس ہوئے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لائے۔آپ کے نکاح میں اسوقت بہت عورتیں تھیں حضور انور نے حکم دیا کہ چار رکھو۔ باقی کو علیحدہ کر دو۔ پھر آپ حضور سے اجازت لے کر گھر واپس گئے اپنی قوم کو دعوت اسلام دی۔انہوں نے انکار کیا، آپ فجر کے وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گئے وہاں اذان دی،کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا۔ایک ثقفی نے آپ کو وہاں ہی تیر مارا جس سے آپ شہید ہوگئے۔حضور انور کو جب اس واقعہ کی خبر دی گئی تو فرمایا:عروہ سورہ یسین والے کی مثل ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی قوم کو رب کی طرف بلایا تھا انہوں نے بھی انہیں اسی وجہ سے قتل کر دیا تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۴۲۵

عزیزہ بنت ابی تجراۃ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔٦٦٠

عصمہ بن مالک

آپ انصاری خطمی ہیں، آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدسوم:۔۲۲۲۸

جلد چہارم:۔۳۴۷۲

عطا بن ابی رباح

آپ کی کنیت ابومحمد ہے، آپ ہاتھ پاؤں سے بیکار ایک آنکھ سے محروم تھے۔آخر میں نابینا ہوگئے تھے۔مکہ معظّمہ کے بڑے فقیہ تھے۔امام اوزاعی کہتے ہیں کہ آپ مقبول ترین لوگوں سے ہیں، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ علم کا خزانہ اللہ جسے چاہے دے اگر علم نسب سے ملتا تو حضور انور کی صاحبزادی اسکی مستحق ہوتیں، دیکھو عطا بن ابی رباح حبشی تھے مگر علم کے خزانے انہیں ملے سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین شخص دیکھے جن کا علم محض رضائے الٰہی کے لئے تھا۔عطا، طاؤس، مجاہد حضرت عطا کی عمر اٹھاسی سال ہوئی۔۱۱۵ھ میں وفات ہوئی بہت صحابہ سے ملاقات ہوئی۔ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید خدری وغیرہم۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۸۴۔۹۳۶

جلددوم:۔۱۰۸۶۔۱۰۹۲۔۱۱۰۹

جلدسوم:۔۲۱۶۳۔۲۲۸۷

عطا بن عبد اللہ خراسانی

آپ تابعی ہیں۔۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵ھ میں وفات پائی ابو حاتم کہتے ہیں کہ آپ ثقہ تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔1059

جلد چہارم:۔۳۶۴۵

عطا بن دینار

آپ ہذلی مدنی ہیں، آپ نے سعید بن جبیر حکیم بن شریک ہذلی، عباس بن جلید حجری، ابو یزید خولانی، وغیرہم سے روایات کی ہے۔

آپ سے عمر بن حارث، سعید بن ابی ایوب یحیی بن ایوب، حیوۃ بن شریح، اور نافع بن یزید روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔۱۲۶ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۸۱۰

عطا بن یسار

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۶۹

عفیف کندی

آپ اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی اور چچا زادے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔، جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپکو اپنے قبائل کی قیادت ملی تھی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۸۲۱

عقبہ بن عامر

آپ عامر جہنی ہیں عقبہ ابن ابی سفیان کے بعد امیر معاویہ کی طرف سے مصر کے حاکم رہے۔ پھر امیر معاویہ نے آپ کو معزول کر دیا۔ ۵۸ھ میں مصر میں آپ کی وفات ہوئی، آپ سے چند صحابہ اور بہت سے تابعین نے احادیث نقل کیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۷۔۴۰۱۔۹۲۷

جلددوم:۔۱۱۴۲۔۱۱۴۸۔۱۱۶۶۔۱۱۶۷

جلدسوم:۔۹ ۲۱۷۔۲۳۰۷۔۱۶ ۲۷۔

جلد چہارم:۔۲۹۸۷۔۳۳۵۴۔۳۴۹۰۔۳۵۴۸۔

عقیل بن ابی طالب

آپ حضرت علی کے برادر اکبر ہیں، کنیت ابو یزید ہے، فتح مکہ کے سال اسلام لائے، غزوہ بدر میں قید ہوئے تو چچا عباس نے فدیہ دیکر آزاد کرالیا تھا۔ پھر اسلام کے بعد غزوہ موتہ میں شریک ہوئے، غزوہ حنین میں بھی شریک تھے۔ اور ثابت قدم رہے۔

انساب قریش کے عالم تھے، اور نہایت حاضر جواب، حضرت علی کو چھوڑ کر امیر معاویہ کے ساتھ رہے، فیصلے خوب فرماتے تھے اور لوگوں کا آپکی طرف اس سلسلہ میں رجوع تھا، حضرت امیر معاویہ کے آخر زمانہ میں یا یزید کے ابتدائے دور میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۶۶

جلد چہارم:۔۹ ۳۳۷

عکرمہ

آپ تابعی ہیں، حضرت بن عباس کے کاتب اور آزاد کردہ غلام، فقہائے مکہ معظّمہ سے ہیں، اسی سال عمر ہوئی، ۱۰۷ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۷۰۔۵۷۔۷۲۹

جلدسوم:۔۱۹۸۸

جلدچہارم:۔۲۸۵۲۔۳۶۰۲

علقمہ بن عبداللہ

آپ ابن سنان مزنی بصری تابعی ہیں، اپنے والد، معقل بن یسار، ابن عمر، سے روایت کرتے ہیں۔آپ سے قتادہ حمیر بن عوف الاعرابی۔ابوعمران جونی وغیرہم روایت لیتے ہیں۔

محدثین آپ کوثقہ مانتے ہیں۔ابن حبان نے آپ کوثقات میں شمار کیا ہے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۴

جلددوم:۔۱۶۲۹

علقمہ بن قیس

آپ نخعی کوفی، تابعی ہیں، عہدنبوی میں ولادت ہوئی، عمر فاروق اعظم، عثمان غنی، مولی علی سعد بن ابی وقاص، حذیفہ، ابودرداء، ابن مسعود، ابومسعود، اور کثیر صحابہ سے روایت کرتے ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں، اور فقہ ابن مسعود کے امین ووارث تھے۔چال ڈھال میں انکی شبیہ تھے۔۶۱ھ میں یا اسکے بعد وصال ہوا۔اور کوفہ میں دفن ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۷۱

جلددوم:۔۱۲۹۱۔۱۷۵۹۔۱۷۶۰۔۱۷۸۰

جلد چہارم:۔۳۴۵۰

علا بن زیاد

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۶۱

علا بن ہارون

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۶۰۳

علی بن ابی طالب

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور ابوتراب بھی، قرشی ہاشمی ہیں،۔حضور انور کے چچازاد بھائی اور داماد، بعض نے فرمایا کہ مردوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے۔اس وقت آپ کی عمر شریف دس بارہ سال تھی۔سوائے تبوک کے سارے غزوات میں حضور انور کے ساتھ شریک ہوئے۔غزوہ تبوک میں حضور انور نے مدینہ منورہ اور اپنے گھر بار کا انتظام کرنے کے لئے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا۔اور فرمایا تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسی علیہ السلام سے تھی۔آپ گندمی رنگ بڑی آنکھوں والے بڑے پستہ قد تھے۔اٹھارہ ذی الحجہ جمعہ کے دن یعنی عین شہادت عثمان غنی کے دن ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔آپ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے اٹھارہ رمضان المبارک جمعہ کے دن ۴۰ھ میں شہید کیا تین دن بعد آپ کو دفن کیا گیا۔آپ کو حسنین کریمین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا۔امام حسن نے نماز پڑھائی عمر شریف تریسٹھ سال ہوئی۔خلافت چار سال نو مہینہ چند دن ہوئی۔آپ کے فضائل بیشمار ہیں۔آپ کے گھر میں حضور انور نے اور حضور کے گھر میں آپ نے پرورش پائی۔آپ ہی نسل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل ہیں کوفہ کے قریب نجف شریف میں مزار انور ہے۔حضرت علی سے پانچ سو چھیاسی احادیث مروی ہیں۔جن میں سے بیس متفق علیہ ہیں نو بخاری کی ہیں، اور

پندرہ مسلم میں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۔۱۱۔۱۰۶۔۱۲۱۔۱۳۵۔۱۵۸۔۱۶۰۔۱۸۴۔۱۸۶۔۱۸۹۔۲۹۴۔
۳۳۹۔۳۴۹۔۴۲۸۔۴۳۷۔۴۷۴۔۲۲۳۔۲۵۶۔۲۶۲۔۴۸۰۔۶۲۶۔۶۴۱۔
۶۹۰۔۶۹۱۔۶۹۲۔۶۹۸۔۷۴۳۔۷۸۲۔۸۷۳۔۹۳۵۔۹۳۸۔۹۸۲۔۹۸۴۔
۹۹۰۔۹۹۲۔

جلددوم:۔۱۰۶۵۔۱۱۱۴۔۱۱۲۰۔۱۱۷۵۔۱۳۰۴۔۱۳۰۶۔۱۳۴۸۔۱۴۰۹۔۱۴۶۱۔
۱۵۳۰۔۱۵۴۳۔۱۵۹۱۔۱۶۲۴۔۱۷۹۳۔۱۸۲۰۔۱۸۳۴۔۱۹۰۳۔۱۹۲۵۔۱۹۲۶۔
۱۹۳۳۔۱۹۴۳۔

جلدسوم:۔۱۹۵۸۔۱۹۶۳۔۲۰۳۴۔۲۰۳۸۔۲۰۸۱۔۲۰۹۶۔۲۱۳۲۔۲۱۴۱۔۲۲۰۲۔
۲۲۳۴۔۲۲۸۱۔۲۲۸۲۔۲۲۸۴۔۲۴۶۹۔۲۴۹۴۔۲۵۲۶۔۲۵۳۸۔۲۵۶۰۔
۲۶۹۷۔۲۶۹۸۔۲۷۰۱۔۲۷۰۷۔۲۷۰۸۔۲۷۱۰۔۲۷۲۴۔۲۷۵۱۔۲۷۵۹۔
۲۷۷۱۔۲۷۹۷۔۲۸۲۸۔

جلدچہارم:۔۲۸۸۵۔۲۹۶۵۔۲۹۸۳۔۲۹۹۹۔۳۰۳۶۔۳۰۵۹۔۳۱۱۰۔۳۱۱۴۔
۳۲۳۴۔۳۲۵۹۔۳۲۹۵۔۳۲۹۸۔۳۳۰۴۔۳۳۴۷۔۳۴۳۸۵۔۳۴۴۲۔
۳۴۵۲۔۳۴۵۴۔۳۴۷۴۔۳۴۷۸۔۳۵۰۹۔۳۵۱۰۔۳۵۱۱۔۳۵۱۶۔۳۵۱۷۔
۳۵۱۸۔۳۵۲۲۔۳۵۳۹۔۳۵۶۴۔۳۵۷۸۔۳۵۷۹۔۳۶۶۳۔۳۵۰۵۔
۳۵۰۶۔

علی بن حسین

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۶۳

جلدچہارم:۔۳۱۵۴

عمار بن یاسر

آپ مشہور صحابی ہیں۔ آپ کے والد کا نام یاسر ہے، حضرت علی مرتضی کے ساتھ رہے۔ صفین میں ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ حضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا تھا کہ تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔ آپ نے ۹۳ رسال کی عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۹۵۔۴۰۶۔۱۰۱۵

جلد دوم:۔۱۷۳۱

جلد سوم:۔۱۹۶۹۔۲۰۴۸

جلد چہارم:۔۳۱۶۳۔۳۴۶۰

عمارہ بن حزم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۵۹

جلد دوم:۔۱۱۵۱

عمارہ بن خزیمہ

آپ ابن ثابت انصاری اوسی مدنی تابعی ہیں، کنیت ابو عبداللہ ہے،

اپنے والد، چچا عثمان بن حنیف عمرو بن عاص، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپ کے بیٹے محمد، ابو خزیمہ، عمرو بن خزیمہ، امام زہری، ابو واقد، لیثی، یزید بن عبداللہ بن الہاد وغیرہم روایت کرتے ہیں،

محدثین نے آپ کو ثقہ بتایا ہے، اور ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار کیا ہے۔ ۱۰۵ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۲۹۹۵

عمر بن ابی سلمہ

آپ کے والد ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔مخزومی قرشی ہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوتیلے بیٹے ہیں۔یعنی جناب ام سلمہ کے فرزند، آپ حبشہ میں پیدا ہوئے۔۲ ھ میں حضور انور کی وفات کے وقت نو سال کے تھے۔عبدالملک بن مروان کی حکومت میں ۸۳ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۱۲۷

عمر بن حریث

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۶۱

امیر المومنین عمر بن الخطاب

آپ کا لقب فاروق ہے، کنیت ابوحفص عدوی قرشی ہیں، نبوت کے چھٹے یا پانچویں سال ایمان لائے۔آپ سے پہلے چالیس مرد گیارہ عورتیں مسلمان ہو چکے تھے۔بعض نے فرمایا کہ آپ سے چالیس مومنوں کا عدد پورا ہوا۔آپ کے ایمان لانے کے دن مکہ میں اسلام چمکا تین دن پہلے حضرت حمزہ ایمان لا چکے تھے۔آپ کی بہن فاطمہ بنت خطاب آپ کے ایمان کا ذریعہ بنیں اس دن حضور انور دارارقم میں تھے صفا کے پاس۔جب آپ وہاں پہونچے تو جناب حمزہ حضور کے پاس تھے، آپ نے دروازہ بجایا حاضرین بارگاہ باہر آئے، جناب حمزہ نے پوچھا کون ہے؟ لوگوں نے کہا عمر ہیں، حضور انور باہر نکلے آپ کے دامن کو جھٹکا دیا آپ کھڑے نہ رہ سکے، دوزانوں بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: کہ اے عمر! کیا ابھی تمہارے ایمان کا وقت نہیں آیا، آپ نے فوراً کلمہ پڑھ لیا، حاضرین نے خوشی سے نعرۂ تکبیر لگایا جو حرم شریف میں سنا گیا۔آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم حق پر اور کفار باطل پر نہیں ہیں؟ حضور انور نے فرمایا خدا کی قسم تم حق پر ہو۔عرض کیا پھر چھپتے کیوں ہیں۔چنانچہ مسلمان دوصفوں میں نکلے،

ایک میں حضرت حمزہ تھے۔ دوسری صف میں حضرت عمر، آپ کے سینے سے چکی کی سی آواز نکل رہی تھی۔ آپ کو اور حضرت حمزہ کو کفار قریش نے مومنین کی صف میں دیکھا تو انکے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ بہت ہی غمگین ہوئے حضور نے آپ کو فاروق کا لقب دیا۔ جب آپ ایمان لائے تو جبرئیل امین حاضر خدمت ہو کر بولے: یا رسول اللہ! آج حضرت عمر کے ایمان پر فرشتوں میں مبارک باد کی دھوم مچی ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر تمام دنیا والوں کے علوم ایک پلہ میں رکھے جائیں اور حضرت عمر کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم وزنی ہوگا۔ حضرت عمر کی وفات سے نو حصہ علم اٹھ گیا۔ دسواں حصہ باقی رہ گیا۔ آپ حضور کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ پہلے آپ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ ابو بکر صدیق کے بعد آپ خلیفہ ہوئے، آپ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ بدھ کے دن ایک یہودی غلام ابولولو کے خنجر سے محراب النبی میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے زخمی ہوئے۔ اور تین دن بعد ۶۳ ر برس کی عمر میں وفات پائی یکم محرم ۲۴ ھ کو پہلوئے مصطفوی میں گنبد خضرا کے اندر دفن کئے گئے۔ ساڑھے دس سال خلافت کی، حضرت صہیب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ خیال رہے کہ آپ سے ایک سو انتالیس احادیث مروی ہیں۔ دس حدیثیں متفق علیہ ہیں نو حدیثیں صرف بخاری میں ہیں۔ پندرہ حدیثیں مسلم میں ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۔۳۷۔۴۹۔۷۶۔۱۰۷۔۱۰۸۔۳۱۰۔۳۳۵۔۴۸۳۔۵۲۴۔۵۹۵۔
۶۶۳۔۶۸۴۔۹۶۶۔

جلد دوم:۔۱۰۶۹۔۱۱۸۶۔۱۲۰۵۔۱۲۰۹۔۱۲۱۴۔۱۳۸۳۔۱۴۴۳۔۱۴۹۴۔۱۵۲۵۔
۱۵۳۷۔۱۷۳۹۔۱۸۰۴۔۱۸۸۳۔۱۸۹۲۔

جلد سوم:۔۱۹۵۹۔۱۹۶۱۔۱۹۶۲۔۲۱۲۳۔۲۱۸۳۔۲۲۷۰۔۲۳۱۳۔۲۴۸۸۔
۲۵۵۵۔۲۵۵۶۔۲۷۸۸۔

جلد چہارم:۔۲۸۸۱۔۲۹۰۲۔۲۹۴۴۔۳۰۲۰۔۳۱۳۴۔۳۱۵۶۔۳۲۱۶۔۳۲۳۱۔
۳۲۳۲۔۳۲۵۷۔۳۲۷۷۔۳۲۸۸۔۳۳۲۱۔۳۳۴۶۔۳۳۷۷۔۳۴۹۲۔

عمر صنعانی

آپ عمر بن حوشب صنعانی ہیں، اسمعیل بن امیر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عبد الرزاق صاحب مصنف نے روایت لی ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقات میں شمار فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۱۴۵

عمر بن علی

آپ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے صاحبزادے ہیں، ہاشمی ہیں اور عمر اکبر کہلاتے ہیں، آپ کی والدہ صھبا بنت ربیعہ بنو ثعلب سے تھیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپکی اولاد میں محمد، عبید اللہ، علی، روایت کرتے ہیں، اور انکے علاوہ امام ابو زرعہ۔ عمرو بن جابر، خضرمی بھی روایت کرتے ہیں، فاروق اعظم نے آپ کا نام اپنے نام پر رکھا تھا۔

محدثین آپکو ثقہ مانتے ہیں، اولاد مولی علی میں آپ کا انتقال سب سے بعد میں ہے، ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں آپکا انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۵۳۲

جلد چہارم:۔ ۳۳۹۵

عمر بن علیہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۴۰۲۔

عمران بن حصین

آپ کا نام عمران، کنیت ابوالخیر ہے، خزاعی کعبی ہیں۔ خیبر کے سال حصین اپنے والد کیساتھ ایمان لائے۔ عہد فاروقی میں بصرے بھیجے گئے۔ پھر وہاں رہ گئے۔ بصرہ ہی میں ۵۲ ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۲۔۳۶۔۷۷۔۸۹۸۔۹۸۸۔

جلد دوم:۔۱۰۷۲۔۱۰۸۳۔۱۲۱۷۔۱۳۸۴۔۱۶۶۹۔۱۸۷۶۔

جلد سوم:۔۱۹۶۶۔۲۰۳۷

جلد چہارم:۔۲۸۳۹۔۳۱۲۵۔۳۵۲۳۔

عمرہ بنت ابی طبیخ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۹۴۰۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن

آپ عبد الرحمٰن بن سعید بن زرارہ کی دختر ہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے آپ کی پرورش کی آپ نے انہیں سے بہت احادیث روایت کیں۔۱۰۳ ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۱

عمرو بن اخطب

آپ کی کنیت ابوزید ہے اسی سے مشہور ہیں انصاری ہیں، کئی غزوات میں حضور انور کے ساتھ حاضر ہوئے حضور انور نے آپ کے سر پر دست اقدس پھیرا، اور حسن و جمال کی دعا فرمائی۔ سو برس سے زیادہ عمر ہوئی مگر سر اور داڑھی میں صرف چند بال سفید ہوئے۔ آپ سے

بہت صحابہ نے احادیث نقل فرمائیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۲۵۶

عمرو بن امیہ ضمری

آپ ضمری ہیں بدر و احد میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔مگر احد سے واپسی پر مسلمان ہو گئے۔عرب کے مشہور بہادر تھے۔مسلمانوں کے ساتھ پہلے غزوہ بیر معونہ میں شریک ہوئے۔آپ کو عمار بن طفیل نے اس غزوہ میں قید کر لیا پھر چھوڑ دیا۔۶ھ میں حضور انور نے آپکو دعوت اسلام کے لئے حبشہ بھیجا۔آپ کا شمار اہل حجاز میں ہے۔امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔بعض نے فرمایا کہ ۶۰ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۳۲

عمرو بن حزم

آپ کی کنیت ابوضحاک ہے،انصاری ہیں غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر ۱۵ رسال تھی۔حضور انور نے آپ کو نجران کا حاکم بنایا۔۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۵۰۔

عمرو بن دینار

آپ کی کنیت ابو یحیی ہے سالم ابن عبداللہ ابن عمرو غیرہم سے ملاقات ہے:

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول؛۔۷۹۸

جلددوم:۔۱۰۴۸۔۱۰۵۰۔۱۱۹۰۔۱۱۹۱

عمرو بن سھل

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۲۳۵

عمرو بن شعیب

ابن محمد ابن عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سہمی ہیں۔آپ نے اپنے والد شعیب ابن مسیّب طاؤس وغیرہم سے روایت لی بخاری مسلم نے ان کی کوئی حدیث نہ لی کیونکہ ان کی روایت میں عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم آتا ہے،لہذا معلوم نہیں کہ ''جدہ'' سے ان کے اپنے دادا محمد مراد ہیں یا والد یعنی شعیب کے دادا ابن عمرو بن عاص مراد ہیں، محمد تابعی ہیں اور عبداللہ بن عمرو صحابی ہیں تو پتہ نہیں لگتا کہ حدیث متصل ہے یا مرسل، نیز شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے ملاقات نہیں کی۔لہذا انکی احادیث میں تدلیس ہے،اس وجہ سے بخاری ومسلم نے انکی احادیث نہ لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۰۔۳۲۳۔۴۲۳۔۵۴۳۔۶۳۴۔

جلددوم:۔۱۳۰۹

جلدسوم:۔۲۰۸۹۔۲۵۱۹۔۲۶۱۳۔

جلدچہارم:۔۳۳۸۹

عمرو بن عاص

آپ سہمی قرشی ہیں ۵ھ یا ۸ھ میں ایمان لائے۔آپ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ ایک ساتھ آکر مسلمان ہوئے۔حضور انور نے آپکو عمان کا حاکم بنایا۔حضور کی وفات تک آپ حاکم رہے۔پھر حضرت عمر،عثمان اور معاویہ نے آپ کو حاکم بنایا۔مصر آپ نے ہی فتح کیا ۔اور وفات تک مصر کے حاکم رہے۔حضرت عثمان نے چارسال تو آپ کو عامل رکھا، پھر معزول

کر دیا، پھر امیر معاویہ نے اپنی حکومت میں وہاں کا حاکم بنایا۔۹۰ سال عمر ہوئی۔۴۳ھ میں وفات پائی۔آپ کے بعد آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمرو مصر کے حاکم ہوئے۔جنہیں حضرت معاویہ نے معزول کر دیا۔بہت لوگوں نے آپ سے روایات لیں۔جیسے عبداللہ بن عمر، وقیس بن حازم، وغیرہم۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۴۔۸۹۔

جلد دوم:۔۱۰۳۸۔

جلد سوم:۔۲۷۵۶۔

جلد چہارم:۔۲۹۱۳

عمرو بن عبسہ

آپ مشہور صحابی ہیں، چوتھے مسلمان ہیں۔شام کے رہنے والے ہیں۔آپ نے صلح کے زمانہ میں رومی عیسائیوں کے سرحد پر پہنچ جانے کو بھی بدعہدی میں شمار فرمایا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۹۲۸

جلد دوم:۔۱۸۰۲

جلد سوم:۔۲۵۹۹

عمرو بن عوف

آپ انصاری ہیں بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ منورہ میں رہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۳

جلد دوم:۔۱۳۳۹

جلد سوم:۔۲۵۱۶۔۲۷۸۹

عمرو بن قیس بن ام مکتوم

آپ قرشی عامری ہیں آپ کا دوسرا نام عبداللہ ہے آپ ہی کو ابن ام مکتوم کہتے ہیں نابینا تھے آپ کی والدہ کا نام عاتکہ ہے آپ ام المومنین خدیجہ کبری کے ماموں زاد یا خالہ زاد بھائی ہیں مکہ معظّمہ میں اول ہی میں ایمان لائے۔ آپ نے مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی مہاجرین اولین میں سے ہیں حضور انور نے آپ کو بارہا مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا اور سفر میں تشریف لے گئے آخری بار حجۃ الوداع کے موقعہ پر، وفات مدینہ منورہ میں ہوئی بعض کہتے ہیں۔ غزوہ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ سورہ عبس وتولی آپ ہی متعلق نازل ہوئی۔ اس سورۃ کے نزول کے بعد حضور انور آپ کیلئے اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۲۱۵

عمرو بن مرہ

آپ کی کنیت ابومریم ہے جہنی ہیں یا ازدی، اکثر غزوات میں شریک ہوئے، شام میں قیام رہا اور امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۰۳۶

عمرو بن میمون

آپ اودی ہیں، زمانہ جاہلیت پایا ہے، حضور انور کی حیات شریف میں ایمان لائے مگر ملاقات نہ کر سکے، کوفہ کے عظیم تابعی ہیں۔ حضرت عمر، معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے ملاقات ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ۷۴ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۷۴۵

عمیر بن سعد

آپ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

انصاری اوسی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے آپکے بیٹے محمود اور انکے علاوہ ابوادریس خولانی، حبیب بن عبید، راشد بن سعد، زہیر بن سالم، اور ابوطلحہ ،خولانی غیرہم روایت کرتے ہیں۔

شام کی فتوحات میں شریک ہوئے، پھر حضرت عمر نے حمص پر والی بنا دیا تھا۔نہایت عابدوزاہد تھے اور آخر عمر تک یہاں ہی قیام رہا، امیر معاویہ کی خلافت میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدسوم:۔۲۲۹۶

عوف بن مالک اشجعی

آپ صحابی ہیں، اشجعی ہیں، غزوۂ خیبر اور فتح مکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بلکہ فتح مکہ کے دن بنی اشجع کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا، شام میں قیام رہا اور وہاں ہی ۔۷۳ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۱۱۸۔۱۵۱۹۔۱۹۴۴

جلدچہارم:۔۳۳۰۵۔۳۳۳۵۔۳۵۸۰

عیسی بن ملحان

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلدچہارم:۔۳۴۲۱

عیاض بن حمار مجاشعی

آپ تیمی مجاشعی ہیں اہل بصرہ میں آپکا شمار ہے حضور انور کا ان پر بہت کرم تھا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۱۰۱

غیلان بن سلمہ ثقفی

آپ ثقفی ہیں فتح طائف کے بعد ایمان لائے ثقیف کے سرداروں میں سے تھے بڑے شاعراور عبادت گذار تھے۔حضرت عمر فاروق کی خلافت میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۵۶۲

جلد چہارم:۔۲۸۷۹

فضالہ بن عبیدالزہرانی

آپ انصاری صحابی ہیں،غزوۂ احداور بیعت الرضوان میں شریک ہوئے،خیبر کی فتح مین شامل تھے حضور کے بعد دمشق میں رہے،وہاں امیر معاویہ کی طرف سے دمشق کے گورنر رہے،امیر معاویہ کے زمانہ میں دمشق میں ۵۳ھ کو وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۵۱

جلدسوم:۔۲۷۱۵

فضل بن عباس

ابن عبدالمطلب آپ حضور انور کے چچازاد ہیں،حضور کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور ثابت قدم رہے، حجۃ الوداع میں حضور کے ساتھ تھے۔حضور انور کو غسل دینے والوں میں آپ بھی تھے۔پھر شام میں جہاد کرتے رہے۔اردن کے علاقہ میں وفات پائی۔اٹھارہ سال عمر ہوئی۔اپنے بھائی عبداللہ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایات کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۸۸۱

فطیمہ

انکے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۸۵

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہا میں ہیں اور تابعی، اپنے زمانے میں سب سے افضل تھے۔ یحیی بن سعید قطان کہتے ہیں: ہم نے مدنیہ منورہ میں آپ سے افضل کسی کو نہ پایا۔ آپ سے بہت صحابہ نے احادیث روایت کیں حتی کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے بھی۔ ۱۰۱ھ میں وصال ہوا۔ آپ امام جعفر صادق کے نانا ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۸۴

قاسم بن مخیمرہ

آپ ہمدانی کوفی ہیں، کنیت ابوعروہ ہے، دمشق میں رہے، تابعی ہیں، ابن عمرو، ابو سعید خدری، ابوامامہ باہلی، علقمہ بن قیس، مغیرہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے ابواسحاق سبیعی، سماک بن حرب، علقمہ بن مرثد، سلمی بن کہیل، حسان بن عطیہ، اور امام اوزاعی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔

محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ ۱۰۰ھ کے قریب وصال ہے، صالحین کوفہ سے تھے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۵۸

قبیصہ بن ہلب

آپ طائی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ کے والد صحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم۔۱۸۷۲۔

قتادہ بن الربیعی

آپ قتادہ بن وعامہ ہیں کنیت ابوالخطاب ہے۔نابینا تھے۔حضرت انس اور عبداللہ ابن حسن صدیق سے ملاقات ہے۔تابعی ہیں ۱۰۷ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول۔۶۴۸

جلد دوم۔۱۲۱۱۔

جلد سوم۔۲۰۴۱

جلد چہارم۔۳۳۴۱۔۳۴۰۷۔۳۶۵۶۔

قتیلہ بنت صیفی جھنیہ

ان کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۷۶

قرہ بن ایاس

آپ مزنی بصری ہیں آپ کے بیٹے معاویہ نے آپ سے احادیث لیں ازارقہ نے آپ کو قتل کیا اور کسی نے آپ سے احادیث نہ لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۹۷۴

قیس بن ابی حازم

آپ احمسی بجلی ہیں، زمانہ جاہلیت کو پایا ہے، آپ حضور انور سے بیعت کرنے مدینہ منورہ آئے تو معلوم ہوا کہ قریب ہی میں وفات شریف ہو چکی۔آپ کوفہ کے تابعین میں سے ہیں، عشرہ مبشرہ سے روایات لیتے ہیں سوائے عبدالرحمٰن بن عوف کے۔آپ کے سوا کسی تابعی نے عشرۂ مبشرہ میں سے ۹ رحضرات سے احادیث نہیں لیں نہروان میں حضرت علی کے ساتھ

تھے آپ نے سو برس سے زیادہ عمر پائی ۹۸ھ میں وفات ہوئی نہروانی خوارج پر جہاد کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۸

جلدسوم:۔۱۹۵۲

قیس بن حبر

آپ تیمی کوفی ہیں، جزیرہ میں قیام رہا، تابعی ہیں، ابن عباس، ابن مسعود، سے روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپکو ثقہ کہا ہے، اور بن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۷۶۲

قیس بن سعد

قیس بن سعد ابن عبادہ انصاری خزرجی بڑے مشہور صحابی ہیں صاحب کرم ذہین، فطین، معاملہ شناس، انتظام میں یکتا، دراز قد بھاری بھرکم تھے۔خلافت حیدری میں آپ کی طرف سے مصر کے حاکم رہے۔۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں شہید کئے گئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۵۶۹

قیس بن عمرو

آپ انصاری مدنی ہیں اور صحابی، حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے قیس بن ابی حازم، آپکے بیٹے سعید بن قیس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۹۵۔۸۹۶

قیس بن نعمان

آپ عبدی ہیں، بعض نے سکونی کوفی کہا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں، ان سے زید بن علی ابوالقموص نے روایت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۶۴۳ ۱۷

کثیر بن شنظیر

آپ مازنی ہیں، بعض ازدی کہتے ہیں، کنیت ابوقرہ ہے، بصری ہیں اور تابعی یا تبع تابعی ہیں، صدوق ہیں۔

آپ عطا، مجاہد، حسن بصری، ابن سیرین، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے روایت کرنے والے سعد بن ابی عروبہ، حماد بن زید، عبدالوارث بن سعید، ابان بن یزید عطار، عباد بن عباد، بشر بن مفضل، وغیرہم ہیں،

رجال صحاح سے ہیں، امام بخاری اور امام مسلم نے آپ سے روایات لی ہیں، بہت محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۰ ۷

کریب بن ابی مسلم

کنیت ابورشید ہے، اور بن عباس کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

تابعی ہیں، ابن عباس، ام الفضل، ام المومنین عائشہ، ام المومنین ام سلمہ، ام ہانی، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے آپ کے بیٹے محمد، اور رشدین نیز سلیمان بن یسار، حبیب بن ابی ثابت ،سالم بن ابی الجعد، مکحول شامی، بکیر، سلمہ بن کہیل ،صفوان بن سلیم ،عروہ بن دینار اور بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں،

محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے، ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔۹۸ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۱۶

کعب الاحبار

آپ کا نام کعب بن ماتع کنیت ابواسحاق قبیلہ حمیر سے ہیں، یہود کے بڑے مشہور عالم تھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ملاقات نہ کرسکے عہد فاروقی میں ایمان لائے اور خلافت عثمانی میں ۳۲ھ کو مقام حمس میں وفات پائی لہذا آپ تابعین میں سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۶۸۷

جلد سوم:۔۲۴۶۱

جلد چہارم:۔۲۸۶۹۔۳۳۱۱۔۳۶۰۰

کعب بن عجرہ

آپ صحابی ہیں بیعت رضوان میں حاضر تھے زمانہ جاہلیت میں عبادہ بن صامت سے دوستی تھی آپ کا ایک بت تھا جس کی پرستش کرتے تھے ایک دن حضرت عبادہ نے انکی غیر موجودگی میں بت توڑ دیا آپ نے آکر بت کو ٹوٹا ہوا پایا اور حضرت عبادہ کو وہاں بیٹھا ہوا پایا تو حضرت عبادہ پر غصہ آیا مگر فوراً دل سے آواز آئی اے کعب اگر بت کچھ کرسکتے تو اپنے کو عبادہ سے کیوں نہ بچاتے، یہ خیال آتے ہی اسلام قبول کرلیا کوفہ میں قیام رہا مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔۷۵ سال عمر شریف پائی۔۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۴۹۔۸۲۳۔۸۸۶

جلد دوم:۔۱۶۵۶

کعب بن مالک

آپ انصاری خزرجی ہیں عقبۂ ثانیہ کی بیعت میں شریک تھے سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں حاضر رہے۔حضور کے نعت گوشعراء میں سے ایک ہیں، آپ ان تین صحابہ میں سے ہیں جن کا غزوۂ تبوک کے موقعہ پر بائی کاٹ کیا گیا اور پھر عرش اعظم سے جن کی قبولیت

توبہ سورۂ توبہ میں اعلان ہوا آخر عمر شریف میں نابینا ہوگئے تھے۔ ۷۰ سال عمر ہوئی اور ۵۰ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۰۰۔۱۰۲

جلد چہارم:۔۲۹۳۴

کنانہ عدوی

آپ کنانہ بن نعیم عدوی بصری ہیں، کنیت ابوبکر ہے، تابعی ہیں۔

ابو برزہ اسلمی، قبیصہ بن مخارق سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ثابت بنانی، عبد الزبیر بن صہیب، عدی بن ثابت، وغیرہم روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے، امام مسلم ونسائی نے آپ سے روایات لی ہیں،۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۶۱۴

لیث بن سعد

لیث بن سعد مشہور تابعی فقیہ ہیں مصر کے امام ہیں ان کے حالات قدر تفصیل سے تدوین حدیث میں گذرے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۹۴

امام مالک ابن انس

ان کے حالات مقدمہ میں تفصیل سے گذرے۔

مالک بن حویرث

آپ لیثی ہیں حضور انور کی خدمت میں وفد بن کر آئے اور حضور کے پاس بیس دن رہے آخر میں بصرہ میں قیام رہا وہاں ہی ۹۴ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۳۳۔۸۰۷

مالک بن ربیعہ ساعدی

کنیت ابواسید ہے، انصاری ساعدی ہیں اور بدری صحابی، بدر، احد، اورتمام مشاہد میں شریک رہے، فتح مکہ کے دن بنوساعدہ کا جھنڈا آپ ہی اٹھائے ہوئے تھے۔آپ سے آپ کے بیٹے حمید، زبیروغیرہم تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

امیر معاویہ کے سنہ وصال ۶۰ھ میں وصال ہوا اسی سال یا کچھ کم کی عمر پائی، بدری صحابہ، میں یہ آخری ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدسوم:۔۲۳۵۴۔۲۳۶۱۔۲۳۶۲۔۲۳۶۴

مالک بن صعصعہ

آپ انصاری مازنی ہیں بصرہ میں رہے احادیث کم روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۶۳۰

مالک بن ہبیرہ

آپ سکونی ہیں۔اہل شام میں آپ کا شمار ہے امیر معاویہ کی طرف سے لشکروں کے سردار رہے روم پر جہاد کیا یہ جہاد امیر معاویہ کے زمانہ میں ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۰۸۷۔۱۰۸۸

مالک الدار

آپ مالک بن عملیہ بن السباق بن عبدالدار ہیں، موسی بن عقبہ نے آپکو بدری صحابی کہا ہے، میں نے مغازی موسی بن عقبہ کا مطالعہ کیا تو مجھے آپ کا نام کہیں نہیں ملا، زبیر بن بکار

نے بنوعبدالدار کا کا نسب نامہ ذکر کر کے آپ کا نام لیا۔لیکن اسلام لانے کے سلسلہ میں کچھ نہ لکھا۔مغازی بن اسحاق اور مغازی واقدی میں بھی آپکا ذکر نہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۵۵۴

مجاہد بن جبیر

آپ کی کنیت ابوحجاج ہے عبداللہ ابن سائب مخزومی کے آزاد کردہ ہیں، مکہ معظّمہ کے عظیم الشان تابعی وہاں کے فقیہ بڑے قاری قراء کے امام، مفسرین کے پیشوا ہیں ۱۰۰ھ میں وفات ہوئی آپ مشہور تابعی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۴۷۰۔۶۲۸

جلد دوم:۔۱۰۴۹۔۱۳۷۱۔۱۶۲۵۔۱۷۵۶

جلد چہارم:۔۳۲۵۵

مجاہد مکی

آپ مجاہد بن جبیر مکی مخزومی مقبری تابعی جلیل ہیں، کنیت ابوالحجاج ہے، سائب بن ابی سائب کے آزاد کردہ حضرت علی، عبادلہ کثیر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ایوب سختیانی، عطاعکرمہ، ابن عون، عمرو بن دینار، ابواسحاق سبیعی، ابوزبیر مکی وغیرہم کثیر محدثین روایت کرتے ہیں، آپ کی جلالت شان پر اجماع امت ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۳۶

محجن بن الادرع اسلمی

آپ اسلمی پرانے مومن ہیں، دراز عمر پائی امارات امیر معاویہ کے آخر میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۳۵۔۹۰۷

محمد باقر

آپ کا نام محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے، کنیت ابوجعفر، لقب باقر ہے۔ یعنی آپ امام زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ امام جعفر آپ کے بیٹے ہیں۔ آپ تابعی ہیں حضرت جابر بن عبداللہ سے ملاقات ہے۔ ۵۶ھ میں پیدائش اور ۱۱۷ھ میں وفات ہے۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۱۳۴۔۴۴۴۔۴۵۱۔۹۶۸

جلدسوم:۔۲۷۴۶۔۲۷۵۳۔

جلد چہارم:۔۳۴۶۴

محمد بن ابراہیم تیمی

آپ قرشی تیمی مدنی ہیں، کنیت ابوعبداللہ ہے، تابعی ہیں، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ام المومنین وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،۔

آپ سے ہشام بن عروہ، ابن اسحاق، امام اوزاعی اسامہ بن زید لیثی اور آپ سے موسی و یحیی روایت کرتے ہیں، انکے علاوہ محدثین کی کثیر جماعت نے آپ سے روایات لی ہیں محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ ۱۲۰ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۱۱۵۔۱۱۳۱

محمد بن ایاس

آپ لیثی مدنی ہیں، آپکے والد بدری صحابی ہیں، اور آپ تابعی جلیل، ابو ہریرہ ام المومنین، ابن عمرو، ابن عباس، ابن الزبیر، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نافع مولی بن عمر، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، نے

روایات لی ہیں،ابن سعد نے مشہور صحابیہ ربیعہ بنت معوذ کو آپکی ماں کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۶۸

محمد بن حاطب

آپ قرشی جمحی ہیں،خود اور آپ کے ماں باپ آپ کے بھائی حارث اور چچا خطاب سب ہی صحابی ہیں۔حبشہ میں پیدا ہوئے۔۷۴ھ میں مکہ معظّمہ میں وفات پائی۔سب سے پہلے آپ ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۶۰۵

محمد بن الحسن الشیبانی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۵۱۶

محمد بن حنفیہ

آپ محمد بن علی بن ابی طالب ہیں۔کنیت ابوالقاسم ہے۔آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر حنفیہ ہیں۔یمامہ کے غزوہ میں وہ قید ہو کر مدینہ منورہ لائی گئیں۔حضرت علی کو دی گئیں۔اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے خولہ کو دیکھا سندی سیاہ فام تھیں،آپ سے آپ کے بیٹے ابراہیم نے روایات لیں،آپ کی عمر ۶۵ سال ہوئی۔۸۱ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۰۰۸۔۳۴۴۸

محمد بن سیرین

آپ کا نام محمد ہے، حضرت انس کے آزاد کردہ غلام ہیں، شہادت حضرت عثمان سے دو برس پہلے پیدا ہوئے۔ تیس صحابہ سے ملاقات ہوئی۔ فن حدیث وتعبیر خواب کے امام تھے۔ ایک بار جوزتارے کوثریا سے آگے بڑھا ہوا پایا، تو فرمایا کہ میری موت قریب ہے۔ پہلے حسن بصری وفات پائیں گے، پھر میں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سو دن پہلے خواجہ حسن بصری فوت ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۷۶۶

محمد بن عبداللہ بن جحش

آپ قرشی اسدی ہیں۔ ہجرت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے، اپنے والد کی ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مکہ معظمہ آئے، پھر وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۵۴۹

محمد بن عمرو بن حسن بن علی

آپ حضرت جابر سے روایات لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔ ۳۵۴۷

محمد بن کعب قرظی

آپ قرظی مدنی ہیں، ایک جماعت صحابہ سے روایات لیتے ہیں۔ ۱۰۸ھ میں وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔ ۲۷۰۲

محمد بن مسلم

آپ کی کنیت ابوالزبیر ہے، آپ کا ذکر ''ز'' کی تختی میں ہو چکا ہے۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد سوم:۔ ۲۷۸۵

محمد بن مسلمہ

آپ انصاری حارثی ہیں، سوا تبوک کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت عمر وغیرہم نے آپ سے روایات لیں۔ فضلا صحابہ سے ہیں، ۷۷ر سال عمر ہوئی، اور ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔
جلد سوم:۔ ۲۴۶۵۔۲۶۷۲

محمد بن واسع

آپ ازدی ہیں، کنیت ابوبکر ہے، بعض نے ابوعبداللہ بتائی ہے، بصری تابعی ہیں، انس بن مالک، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن صامت، مطرف بن عبداللہ، ابوصالح حنفی، ابوصالح سمان، اور امام اعمش وغیرہم سے آپ نے روایت کی ہے۔
آپ سے ہشام بن حبان، محمد بن حجادہ، حماد بن ابی سلیمان، اسمعیل بن مسلم، ازہر بن سنان قرشی عبدالسلام بن حرب، نے روایت لی۔ ۱۲۳ھ میں وصال ہوا۔
اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔
جلد دوم:۔ ۱۱۳۸

محمود بن الربیع

آپ انصاری خزرجی ہیں، کنیت ابونعیم ہے، عبادہ بن صامت کے داماد ہیں اور صحابی صغیر ہیں، عبادہ،، ابوایوب انصاری عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔
آپ سے انس بن مالک، امام زہری، رجاء بن حیوۃ، مکحول شامی، ہانی بن کلثوم،

وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کے وقت آپ کی عمر تقریباً پانچ سال تھی، لہذا بعض حضرات نے حضور سے روایت کو تسلیم نہ کیا۔ اور بعض نے تو تابعین میں شمار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔ ۷۷۴

محمود بن لبید انصاری

آپ انصاری ہیں اشہلی ہیں، آپ کی صحابیت میں اختلاف ہے، امام مسلمہ نے آپ کو تابعی مانا ہے۔ امام بخاری آپ کو صحابی کہتے ہیں۔ امام بخاری کا قول قوی ہے۔ حضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۲۸۳۔ ۱۷۳۵

مرثد بن عبداللہ یزنی

آپ کی کنیت ابوالخیر ہے، مصری فقیہ تابعی ہیں، عقبہ بن عامر جہنی، عروہ بن عاص، عبد اللہ بن عمرو، ابوایوب انصاری، ابو بصرہ غفاری، زید بن ثابت، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے یزید بن حبیب، جعفر بن ربیعہ، کعب بن علقمہ، عبداللہ بن ابی جعفر، وغیرہم روایت کرتے ہیں، اپنے زمانہ میں مصر کے مفتی تھے، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، دوسرے محدثین بھی آپ کو ثقہ کہتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔ ۱۰۸۹

مروان بن سالم

آپ مروان بن سالم مقفع ہیں، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے حسین بن واقد، عزرہ بن ثابت نے روایت کی ہے، ابن حبان نے ثقات

میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۱۳

مسافع دئلی

آپ عبدری حجبی مکی تابعی ہے، عبداللہ بن عمرو، معاویہ بن ابی سفیان، حسین بن علی عروہ بن زبیر اور امام زہری سے روایت کرتے ہیں، ان سے منصور بن صفیہ، مصعب بن شیبہ اور امام زہری نے بھی روایت کی ہے، محدثین نے ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۷۱

مستورد بن شداد فہری

آپ فہری قرشی ہیں، اہل کوفہ سے ہیں، بصرہ میں قیام رہا۔ حضور انور کی وفات کے وقت یہ لڑکے تھے۔ مگر حضور سے سماع ثابت ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۴۹

مسلم قرشی

آپ مسلم بن عبداللہ ہیں، یا ابن عبداللہ بن مسلم ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۴۳۵

مسور بن مخرمہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے زہری قرشی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ۲ھ میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ ۸ھ میں آپ کو مدینہ منورہ میں لایا گیا۔ ذی الحجہ میں حضور انور کی وفات کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی، اس کے باوجود آپ نے حضور سے احادیث

سنیں، حفظ کیں، بڑے فقیہ دیندار پرہیز گار تھے۔شہادت عثمان غنی تک آپ مدینہ منورہ میں رہے۔پھر مکہ معظّمہ چلے گئے۔امیر معاویہ کی وفات تک وہاں رہے۔یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔جب یزید کی فوجوں نے مکہ معظّمہ پر حملہ کر کے اس پر پتھر برسائے، منجنیق سے اس وقت آپ حطیم میں نفل پڑھ رہے تھے۔ایک پتھر آپ کے لگا جس سے آپ کی وفات ہوگئی۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۶۴ھ میں ہوا آپ سے ایک خلقت نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۵۲۶

مطلب بن ابی وداعہ

آپ کے والد حضرت ابو وداعہ کا نام حارث ہے، سہمی قرشی ہیں، فتح مکہ کے دن ایمان لائے، پھر کوفہ میں بعد میں مدینہ منورہ میں رہے، آپ کے والد بدر کے دن قید کر لئے گئے تھے۔تو آپ انکا فدیہ یعنی چار ہزار درہم لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ سے متعدد صحابہ وتابعین نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۷۳

معاذ بن انس

آپ جہنی ہیں، اہل مصر سے ہیں، آپ کے بیٹے سہل نے آپ سے احادیث لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۰۷۔۶۰۸۔۸۳۱۔۸۵۱۔

جلد سوم:۔۲۵۷۷۔

جلد چہارم:۔۳۱۰۹۔۳۶۲۱

معاذ بن جبل

آپ کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہیں خزرجی ہیں، بیعت عقبہ دوم میں ستر صحابہ میں آپ بھی تھے۔بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، حضور انور نے آپ کو یمن کا قاضی

ومعلم بنا کر بھیجا، اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے، حضرت عمر نے ابوعبیدہ ابن جراح کے بعد آپ کو شام کا حاکم بنایا۔اڑتیس سال عمر پائی۔۱۸ھ میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۷۲۔۱۲۶۔۲۸۸۔۳۷۷۔۲۶۳۔۵۵۳۔۵۵۴۔۶۳۷۔۹۹۷۔

جلددوم:۔۱۰۲۴۔۱۲۵۸۔۱۳۷۵۔۱۵۶۷۔۱۵۶۸۔

جلدسوم:۔۲۳۳۵۔۲۳۳۶۔۲۴۲۰۔۲۴۲۶۔۲۵۷۹۔۲۶۰۸۔۲۶۴۸۔۲۷۸۴۔

جلدچہارم:۔۳۲۵۲۔۳۲۷۵۔۳۳۰۹۔۳۳۶۴۔۳۳۷۲۔۳۵۵۴۔۳۵۹۴۔

معاذ بن زہرہ

آپ حمصی تابعی ہیں، کنیت ابوزہرہ ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارسال کرتے ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقہ میں ذکر فرمایا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۴۵۵۔۱۴۵۶

معاویہ بن ابی یحیی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۶۳۱

معاویہ بن حکم

آپ صحابی ہیں، قبیلہ بنی سلیم سے ہیں۔اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے۔مرقات نے فرمایا کہ آپ سے صرف یہی حدیث مروی ہیں۔۱۷ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۶۹۵

جلدسوم:۔۲۶۷۰

جلد چہارم:۔۳۶۳۵

معاویہ بن حیدہ

آپ قشیری ہیں بصرہ میں سکونت تھی، صحابی ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، آخر میں خراسان تشریف لے گئے، اور وہاں ہی وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۱۶۵

جلد دوم:۔۱۳۲۶

جلد سوم:۔۲۲۰۶۔۲۲۵۵

معاویہ بن ابی سفیان

آپ قرشی اموی ہیں آپ کی ماں ہند بنت عتبہ ہیں اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے، مولف القلوب میں سے ہیں۔آپ حضور انور کے کاتب وحی تھے۔بعض مورخین نے کہا کہ آپ کاتب وحی نہ تھے بلکہ دوسری تحریریں حضور انور کی طرف سے لکھتے تھے۔آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوسعید خدری نے احادیث لیں۔خلافت فاروقی میں اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کے بعد شام کے حاکم بنے۔پھر وفات تک وہاں ہی حاکم رہے۔۴۰ سال حکومت کی خلافت فاروقی میں چار سال، خلافت عثمانی میں پورے بارہ سال، پھر خلافت حیدری اور خلافت امام حسن میں اس طرح بیس سال حکومت کی پھر مستقل سلطان اسلام بنکر بیس سال سلطنت کی۔۴۱ میں امام حسن نے آپکو خلافت سونپ دی، خود علیحدہ ہوگئے، رجب ۶۰ھ میں وفات پائی۔دمشق میں دفن ہوئے۔۷۸ سال عمر پائی۔آخر عمر میں لقوہ ہوگیا تھا، آپ وفات کے وقت کہتے تھے کہ کاش میں ایک قرشی شخص ہوتا جو ذی طوی گاؤں میں رہتا۔حکومت میں حصہ نہ لیتا۔آپ کے پاس حضور انور کے تبرکات بال، ناخن شریف، تہبند تھے۔وصیت کی کہ مجھے حضور انور کے تہبند میں لپیٹا جائے۔ہونٹوں، ناک۔نتھنوں آنکھوں میں حضور کے بال، ناخن رکھ دینا۔پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کردینا۔آپ کی عمر شریف کے بیان میں غلطی غالبًا

کاتب نے کی۔آپ کی عمر ۷۸ رسال ہوئی ہے۔حق یہ ہے کہ آپ کاتب وحی رہے۔اورآپ نے اپنا اسلام فتح مکہ کے دن ظاہر فرمایا۔ایمان پہلے ہی لاچکے تھے۔عمرہ قضا میں حضورانور کی حجامت آپ نے ہی کی تھی۔جیسا کہ بخاری میں ہے۔کاتب بجائے ثمان وسبعون کے ثمان و اربعون۔لکھ گیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۷۳

جلددوم:۔۱۸۱۸

جلدسوم:۔۲۳۰۰۔2597

جلدچہارم:۔۳۰۲۱۔۳۱۰۰۔۳۱۱۲۔

معاویہ بن جاہمہ

آپ سلمی ہیں،اورصحابی،حضورنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت کیلئے حاضرہوئے تو آپ نے واپس فرمادیا تھا کہ اپنی والدہ کی خدمت کرو۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلدسوم:۔۲۳۴۴۔۲۳۴۶

معقل بن یسار

آپ شجرہ والے صحابہ سے ہیں،جنہوں نے حدیبیہ میں بیعت رضوان کی تھی بصرہ میں قیام رہا۔خواجہ حسن بصری آپ کے شاگرد ہیں،امیرمعاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۳۸۵۔۱۶۷۰

مغیرہ بن شعبہ

آپ قبیلہ بنی ثقیف سے ہیں،خندق کے سال ایمان لائے،امیرمعاویہ کی طرف سے کوفہ کے گورنر رہے۔ستر سال عمر پائی۔ ۵۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی ۔آپ سے بہت احادیث مروی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۲۵۹۔۸۸۹۔۹۱۸

جلددوم:۔۱۱٦۲۔۱۳۸۰۔۱٦۴۵

جلدسوم:۔۲۳۵۰۔۲۴۲۹۔۲٦۱۴

جلدچہارم:۔۳۳۸۲

مقداد بن اسود

آپ کا نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ کندی ہیں، مگرمشہور ہیں مقداد بن اسود کے نام سے۔ اسلئے کہ آپ اسود کی پرورش میں رہے۔آپ جلیل القدر صحابی اور چھٹے مومن ہیں۔نوے سال کی عمرشریف پاکر۳۷ھ میں مدینہ منورہ سے تین میل دور مقام جرف میں وفات پائی۔لوگ آپ کی میت شریف کوکندھوں پر اٹھا کرلائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۵٦

جلدچہارم:۔۳۰۳۷

مقدام بن معدی کرب

آپ کی کنیت ابوکریمہ ہے۔کندی ہیں اہل شام میں آپ کا شمار ہے۔اکیانوے سال عمرپائی۔ستاسی ہجری میں شام میں وفات پائی۔بہت احادیث کے آپ راوی ہیں مشہورصحابی ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۵۲۔۲۲۲

جلددوم:۔۱۳۵۴۔۱٦۴۸۔۱۸۵۸

جلدچہارم:۔۳۰۴۲۔۳۵۳۳

مکحول

آپ کا نام مکحول بن عبداللہ ہے،کنیت ابوعبداللہ،شامی ہیں،حضرت لیث کے غلام امام

اوزاعی کے استاذ، تابعی ہیں، بہت صحابہ سے ملاقات کی، ۱۱۸ھ میں وفات ہوئی۔آپ کی احادیث مبارکہ زیادہ مرسل ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳٦۹

جلد چہارم:۔۳۲۱۷

مسیرۃ الفجر

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۱۹۸

میمون بن شبیب

آپ تبعی کوفی ہیں،اور تابعی،معاذ بن جبل،عمر فاروق،مولی علی،ابوذر غفاری،مقداد بن مسعود،قیس بن سعد،مغیرہ بن شیبہ،اورام المومنین،وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،

آپ سے ابراہیم نخعی،حبیب بن ابی ثابت،حکم بن عتیبہ،منصور بن داذن نے روایت کی۔

ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔۸۳ھ میں وصال ہوا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۲۴۰

میمون بن کردی

آپ کی کنیت ابوبصیر ہے،اپنے والد اور ابوعثمان نہدی سے روایت کرتے ہیں

آپ سے مالک بن دینار، فضل بن عمیرہ، ابو خدرہ ، اور حماد بن زید وغیرہم نے روایت کی ہے، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، دوسرے محدثین نے بھی آپ کو ثقہ کہا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔ ۱۷۰۷

جلد سوم:۔ ۲۷۲۹

ام المومنین میمونہ

آپ میمونہ بنت حارث ہیں، بلالیہ عامریہ ہیں، بعض نے فرمایا کہ آپ کا نام برہ تھا۔ حضور انور نے میمونہ نام رکھا، آپ پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں، اس نے آپ کو طلاق دے دی۔ پھر آپ سے ابورہم نے نکاح کیا ان کی وفات کے بعد حضور نے آپ سے نکاح ذی القعدہ ۷ھ میں عمرہ قضاء کے موقع پر مقام سرف میں کیا۔ جو مکہ معظّمہ سے دس میل ہے وہاں ہی آپ کی وفات ۶۱ھ میں واقع ہوئی۔ وہاں ہی آپ دفن ہوئیں، بلکہ عین نکاح کی جگہ ہی آپ کی قبر شریف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ آپ ام الفضل زوجہ عباس کی بہن ہیں اسماء بنت عمیس کی بھی بہن ہیں۔ حضور انور کی آخری زوجہ آپ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی خالہ ہیں۔ آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس اور جماعت صحابہ نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔ ۳۵۲۔ ۳۷۳۔ ۳۸۰

جلد دوم:۔ ۱۰۹۱

جلد سوم:۔ ۲۲۲۰

جلد چہارم:۔ ۲۹۲۳

میمونہ بنت سعد

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، حضور سے روایت کرتی ہیں آپ سے ایوب بن خالد بن صفوان، طارق بن عبد الرحمٰن، ہلال بن ابی ہلال مدنی نے روایت کی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۱۰۰٦

نافع

آپ حضرت عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، دیلمی ہیں عظیم الشان تابعی ہیں، حضرت ابن عمر اور ابوسعید خدری سے روایات لیتے ہیں اور آپ سے زہری، امام مالک وغیرہ مشہور محدثین ثقہ علماء نے روایات لیں۔حضرت بن عمر کی اکثر روایات آپ سے مروی ہیں۔

امام مالک فرماتے ہیں، کہ جب میں حضرت بن عمر کی احادیث نافع سے سن لیتا ہوں۔تو مجھے کسی اور سے سننے کی پرواہ نہیں ہوتی۔ایک سوسترہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۴۸۵۔۹۲۷۔۵۲۸۔۵۸۱۔۵۸۳۔۵۸۴۔۵۸٦۔

٦۷۵۔٦۷٦۔۷۳۴۔۷۹۱۔۹۱۴

جلددوم:۔۱۴۹۲۔۱۹۲۷

جلدسوم:۔۲۰۹۱۔۲۴۱۲۔۲۴۱۳۔

نبیشہ خیر ہذلی

آپ ہذلی ہیں اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہے۔وہاں ہی آپ کی احادیث مشہور ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلددوم:۔۱۸٦٦۔۱۹۱۸

نبیسط بن شریط

آپ اشجعی کوفی ہیں اور صحابی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، نیز سالم بن عبید، انس بن مالک سے بھی روایت کرتے ہیں، آپ سے آپ کے بیٹے سلمہ اور نعیم بن ابی ہند، ابو مالک اشجعی نے روایت لی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۲۲۸۰

نجیح بن عبدالرحمٰن

آپ سندی مدنی ہیں، بنو ہاشم کے آزاد کردہ، ابو معشر کنیت ہے، ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے ملاقات ہے، تابعی ہیں۔

سعید بن مسیّب، محمد بن کعب قرظی، ہشام بن عروہ، موسیٰ بن یسار، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے آپکے بیٹے محمد، لیث بن سعد، عبداللہ بن ادریس، ھشیم، ابن مہدی، وکیع وغیرہم نے روایت لی۔آپ کے سلسلہ میں محدثین مختلف ہیں، بعض توثیق کرتے ہیں اور بعض تضعیف۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۵۴۲

نزال بن سبرہ

آپ ہذلی کوفی ہیں، آپکی صحابیت میں اختلاف ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔

عثمان غنی، مولی علی، ابن مسعود، سراقہ بن مالک، ابومسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عامر شعبی، اسمعیل بن رجاء، ضحاک بن مزاحم روایت کرتے ہیں،

امام عجلی نے کہا: تابعین سے ہیں اور کوفی ثقہ ہیں، بن حبان نے ثقات میں ذکر کیا۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۴۹۹

نصر بن عاصم

آپ لیثی بصری ہیں، اور تابعی، عمر بن خطاب، مالک بن حویرث لیثی، ابوبکرہ، فروہ بن نوفل، عبداللہ بن فطیمہ، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے احمد بن ہلال، قتادہ، عمران بن حدیر، بشر بن شعثاء، بشر بن عبید اور ابوسعید،

بقال وغیر ہم نے روایت لی ہے۔

امام نسائی نے ثقہ کہا، اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۰۲۷

نعمان بن بشیر

آپ بہت خرد سال صحابی ہیں، ہجرت سے چودہ ماہ بعد تولد ہوئے، آپ انصار میں پہلے بچہ ہیں، جو پیدا ہوئے۔ جیسے مہاجرین میں اول حضرت عبداللہ بن زبیر پہلے بچے ہیں۔ حضور کی وفات کے وقت آٹھ سال سات ماہ کے تھے۔ کوفہ میں قیام رہا۔ امیر معاویہ کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ جب حضرت امام حسین نے مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا تو آپ اس وقت یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ آپ نے حضرت مسلم سے کوئی تعارض نہ کیا اس لئے یزید نے آپ کو معزول کر دیا اور عبداللہ بن زیاد کو مقرر کیا۔ جب سر مبارک امام حسین کا کوفہ سے شام بھیجا گیا اسوقت اہل بیت پر یہی نعمان مقرر تھے۔ آپ نے راہ میں اہل بیت کی بہت خدمات انجام دیں۔ اوراہل بیت اطہار نے آپ کو بہت دعائیں دیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلداول:۔۸۴۴

جلدسوم:۔۲۳۲۳۔۲۴۵۶۔۲۶۸۴۔۲۶۸۶

جلد چہارم:۔۳۶۲۵۔۳۶۲۶

نعیم بن مسعود

آپ اشجعی ہیں، غزوۂ خندق میں حضور انور کی خدمت میں مہاجر ہو کر آئے۔ آپ ہی جنگ احزاب میں ابوسفیان اور بنی قریظہ کے درمیان رابطہ پیدا کئے ہوئے تھے۔ جنگ احزاب میں ابوسفیان کفار کے سردار تھے۔ یہ انکے خاص مددگار ایلچی آپ کا واقعہ مشہور ہے۔ آپ کی وفات خلافت عثمانیہ میں ہوئی بعض مورخین فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں قتل کئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد چہارم:۔۳۳۷۶

نواس بن سمعان

آپ کلابی ہیں شام میں رہے ایک جماعت نے آپ سے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۱۴۳

نوبلہ بن مسلم

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۶۹۶

وائل بن حجر

آپ کا نام وائل بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر ہے۔کنیت ابوعبیدہ،قبیلہ بنی حزم سے ہیں۔حضر موت کے شہزادہ تھے۔جب اسلام لانے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے انکے لئے اپنی چادر بچھادی اور اپنے قریب بٹھالیا اور فرمایا: کہ تم نے اللہ کے لئے بہت دراز سفر کیا،اور بہت دعائیں دیں۔اور حضر موت کا حاکم بنایا۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو ہمیشہ حاضریٔ بارگاہ میسر نہ تھی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۷۰۱۔۷۰۲۔۷۰۴

والصبہ بن معبد جہنی

آپ آخری صحابہ میں سے ہیں،۹ھ میں ایمان لائے،بہت پرہیز گار ہمیشہ خوف خدا سے رونے والے تھے۔آخر میں کوفہ قیام رہا،اور مقام رقہ میں وفات ہوئی۔آپ کی کنیت ابو شدا ہے قبیلہ اوس سے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۲۶۵

واثلہ بن اسقع

آپ لیثی ہیں، جب حضور انور غزوہ تبوک کی تیاری فرمارہے تھے۔تب آپ ایمان لائے مشہور یہ ہے کہ آپ نے تین سال حضور انور کی خدمت کی۔صفہ والوں سے تھے پہلے بصرہ میں رہے۔پھر شام میں آپ کا گھر دمشق سے تین کوس دور بلاد میں تھا۔پھر بیت المقدس چلے گئے وہیں وفات پائی۔سو برس عمر پائی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول :۔۴۳۱۔۷۵۳

جلد دوم:۔۱۰۸۳۔۱۱۲۶۔۱۹۴۹

جلد سوم:۔۲۰۰۶۔۲۵۴۲۔۲۷۷۵۔

جلد چہارم:۔۲۶۴۲

وحشی بن حرب

آپ حبشی سوڈانی ہیں۔جبیر بن مطعم کے غلام،آپ نے غزوہ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا۔اس زمانہ میں آپ کافر تھے۔پھر غزوہ طائف کے بعد ایمان لائے۔خلافت صدیقی میں غزوۂ یمامہ میں آپ شریک ہوئے مسیلمہ کذاب کو آپ ہی نے قتل کیا۔آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے اس نیزہ سے اگر ایک خیر الناس کو قتل کیا تھا تو ایک شر الناس کو بھی قتل کیا ہے،شام میں رہے۔حمص میں وفات پائی۔آپ سے آپ کے بیٹے اسحاق اور حرب نے روایات لیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۸۸۲

وضین بن عطاء

آپ خزاعی دمشقی تابعی ہیں،کنیت ابو کنانہ یا عبداللہ ہے،ابوالاشعث صنعانی قاسم بن

عبدالرحمٰن، ابوعثمان صنعانی، محفوظ بن علقمہ، مکحول شامی وغیرہم روایت کرتے ہیں، آپ سے حماد بن سلمہ، حماد بن سلیمان، بقیہ بن ولید، ولید بن مسلم روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ۱۰۷ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۷۶۴

والدعبدالعزیز

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۳۶۹

وہب بن منبہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے صنعانی ہیں اولاد فارس سے ہیں حضرت جابرو بن عباس سے ملاقات ہے۔۱۱۴ھ میں وفات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۲۸۲۱۔۲۹۲۵۔۳۳۲۴۔۳۳۶۵۔۳۶۰۵

ہالہ بن ابی ہالہ

آپ ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے صاحبزادے ہیں، اور صحابی، آپ سے آپ کے بیٹے ہند بن ہالہ روایت کرتے ہیں،

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۰۸۵

ہرمز

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، اور بدری صحابی۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۳۳۱

ہند بن ابی ہالہ

آپ ام المومنین خدیجۃ الکبری کے بیٹے اور حضور نبی کریم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں پرورش پائی، بدری صحابی ہیں، جنگ جمل میں حضرت علی کیساتھ تھے، اور اسی معرکہ میں شہید ہوئے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد چہارم:۔۳۲۴۳۔۳۵۳۵

ہشام بن ابی رقیہ

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۲۵۴۳

ہشام بن عروہ

آپ کی کنیت ابو المنذر ہے، قرشی مدنی ہیں، مدینہ منورہ کے مشہور تابعی ہیں بڑے محدثین وعلماء سے ہیں۔ حضرت بن زبیر بن عمرو وغیرہم سے روایات لیتے ہیں، بغداد میں خلیفہ منصور کے پاس تشریف لے گئے۔۶۱ھ میں پیدا ہوئے ۱۴۶ھ وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۲۴۵

ہلال بن یساف

آپ اشجع کے آزاد کردہ ہیں حضرت علی کی زیارت کی ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۸۳

یحیی بن حبیب

آپ اسدی کوفی ہیں، کنیت ابوعقیل ہے، اپنے چچا ابوثابت، محمد بن اسمعیل، محمد بن قاسم اسدی، ابواسامہ، جعفر بن عون، یحیی بن آدم وغیرہم سے روایت کرتے ہیں، آپ سے امام بخاری، ابن ابی حاتم، عبداللہ بن احمد، احمد بن یحیی بن زہرہ، وغیرہم روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ذکر فرمایا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۴۹۴

یحیی بن عبدالرحمٰن

ابن حاطب بن ابی بلتعہ آپ مدنی ہیں۔ جماعت صحابہ سے روایت لیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۳۰۸

یحیی بن کثیر

آپ کی کنیت ابوالیسر ہے، اصلی باشندے بصرہ کے تھے۔ پھر یمامہ چلے گئے تھے۔
حضرت انس بن مالک سے ملاقات ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۶۹۴

جلد سوم:۔۲۴۵۳

یزید بن اسود

آپ سوائی ہیں، اہل طائف میں آپ کا شمار ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۹۰۸۔۹۱۳

یزیداودی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۴۹۷

یزید بن حبیب

آپ ازدی مصری ہیں، کنیت ابورجاء ہے، تابعی ہیں، عبداللہ بن حارث، ابوالطفیل عامر بن واثلہ، اسلم بن یزید، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اور امام زہری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے سلیمان تیمی، محمد بن اسحٰق، عمرو بن حارث، حیوۃ بن شریح، لیث بن سعد، سعید بن ابی ایوب، اپنے دور میں مفتی مصر تھے۔ مصر میں علم دین کا چرچہ آپ ہی کے ذریعہ ہوا۔ سب نے اپنا پیشوا مانا۔ محدثین آپ کو ثقہ مانتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلداول:۔۶۹۷

یزید بن رکانہ

آپ قرشی مطلبی ہیں، اور صحابی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلددوم:۔۱۱۲۱

یزید بن رومان

آپ اسدی مدنی ہیں، آل زبیر کے آزاد کردہ، کنیت ابوروح تھی، ابن زبیر، انس، سالم بن عبداللہ، عبیداللہ بن عبداللہ، عروہ بن زبیر، امام زہری وغیرہم سے روایت کرتے ہیں،۔

آپ سے ہشام بن عروہ، ابن اسحاق، امام مالک وغیرہم نے روایت کی، محدثین آپ کو ثقہ کہتے ہیں،۔۱۳۰ھ میں وصال ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد دوم:۔۱۱۲۱

یزید بن عبداللہ بن مغفل

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد اول:۔۲۵۷

یزید قسملی

آپ کے حالات نہیں مل سکے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۳۰۰

جلد سوم:۔۲۱۵۹

یعلی بن عطا

آپ عامری لیثی طائفی ہیں، اور تابعی، اپنے والد، اوس بن اوس، عمار بن حدید بجلی، عمرو بن الشرید، بن سوید، ابوعلقمہ ہاشمی، جابر بن یزید، بن اسود، وغیرہم سے روایت کرتے ہیں

آپ سے امام شعبہ، امام ثوری، حماد بن سلمہ، ھشیم، شریک بن ابوعوانہ وغیرہم نے روایت لی ہے، محدثین آپ کو ثقہ کہتے ہیں، ابن حبان نے آپکو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۲۷۷۔۱۲۷۴

یعلی بن مرہ ثقفی

آپ ثقفی ہیں حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ حنین طائف، تبوک میں شریک ہوئے، آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد دوم:۔۱۵۵۹۔۱۶۷۴

جلد سوم:۔۲۰۴۲۔۲۰۷۰

جلد چہارم:۔۳۱۸۶۔۳۵۳۴

رجل من الصحابہ

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل احادیث مروی ہیں۔

جلد اول:۔۲۲۔۵۰۔۱۰۹۔۲۰۹۔۳۶۲۔۲۲۹۔۱۰۱۴۔

جلد دوم:۔۱۰۲۸۔۱۲۹۰۔۱۵۴۱۔۱۶۹۶۔۱۹۰۸

جلد سوم:۔۱۹۷۵۔۲۲۵۱

جلد چہارم:۔۳۱۸۰۔۳۵۰۲۔۳۵۲۳۔۳۵۹۹۔۳۶۳۱۔

امرأۃ من الصحابیات

اس کتاب میں ان سے مندرجہ ذیل صرف ایک حدیث مروی ہے۔

جلد سوم:۔۲۳۰۴
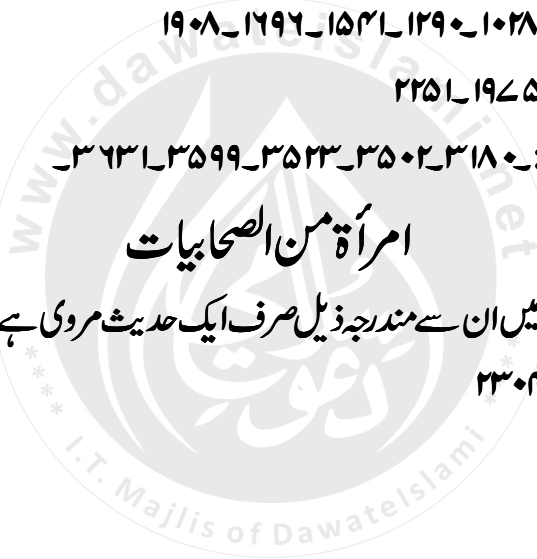
امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتب سے احادیث نقل فرمائیں

﴿الف﴾ متوفی

نمبر	کتاب	مصنف	متوفی
۱۔	الابانة عن اصو ل الديانة	ابو نصر السنجری	
۲۔	الاتحاف السادة المتقين	السيد مرتضی الزبيدی	۱۲۰۵
۳۔	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدين عبد الرحمن بن ابی ابکر السيوطی	۲۵۶
٤۔	الاجر الجزل فی الغزل	جلال الدين بن عبدالرحمن بن ابی بكر السيوطی	۹۱۱
۵۔	احياء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵ھ
٦۔	اخبار المدينة	زبير بن بكار الزبيری	۲۵٦ھ
۷۔	اخبار مدنيه	محمد حسن المدنی ابن زباله	۳۰۰ھ
۸۔	الادب المفر د	امام محمد بن اسماعيل البخاری	۲۵٦
۹۔	اربعين طائيه		
۱۰۔	اربعين سمی بالماء المعين	برهان خجندی تقريباً	۱۰۰۰
۱۱۔	ارشاد الساری شرح بخاری	شهاب الدين احمد بن محمد	

		القسطلانی الشافعی	٩٢٣
١٢ـ	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد البر	٤٥٣
١٣ـ	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبد الحق الدهلوی	١٠٥٢
١٤ـ	الاصابه فی تمیز الصحابة	ابو نعیم احمد بن عبدالله الاصبهانی	٤٣٠
١٥ـ	اصطناع المعروف	ابو بکر عبد الله محمد بن عبید بن ابی الدنیا	٢٨١
١٦ـ	الاطراف	الحافظ شهاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المکی	٩٧٣
١٧ـ	اعتدال القلوب	محمد بن جعفر الخرائطی	٣٢٧
١٨ـ	القاب الرواة	احمد بن عبد الرحمن الشیرازی	٤٠٧
١٩ـ	اقتباس الانوار	ابو عبد الله حریر بن علیرشاطی	
٢٠ـ	اکتفا فی فضل الاربعة الخلفاء	ابراهییم بن عبد الله الیمینی المدنی الشافعی	١٣٠٤
٢١ـ	امالی فی الحدیث	قاضی عبد الجبار بن احمد	٤١٥
٢٢ـ	امالی فی الحدیث	ابو القاسم عبد الملك بن محمد بن بشران	٤٣٢
٢٣ـ	امثال النبی ﷺ	الحسن بن عبد الرحمن الرامهرمزی	٣٦٠

نمبر	کتاب	مصنف	سن وفات
٦١ـ	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین الرازی	٦٠٦
٦٢ـ	تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل	علاء الدین علی بن محمد البغدادی معروف به خازن	٧٤١
٦٣ـ	التقریب	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
٦٤ـ	تقریرات الرافعی	امام عبد القادر الرافعی فاروقی	١٣٢٣
٦٥ـ	تلخیص المتشابه	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	٤٠٦٣
٦٦ـ	تنبیه الغافلین	فقیه ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراهیم سمرقندی	٣٧٣
٦٧ـ	تهذیب الآثار	ابو جعفر محمد بن جریر الطبرای	٣١٠
٦٨ـ	التهذیب	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
٧٠ـ	تهذیب التذهیب	امام ابوعبد الله الذ هبی	٧٤٨
٧١ ـ	التفسیر المناوی	عبد الرؤف المناوی	١٠٣١

ج

نمبر	کتاب	مصنف	سن وفات
	الجامع الصحیح ، اول ، ثانی	امام محمد بن اسماعیل البخاری	٢٥٦
٧٢ـ	الجامع الصحیح	امام مسلم بن حجاج القشیری	٣٦١
٧٤ـ	جامع الترمذی	ابو عیسی محمد بن عیسی	

	کتاب	مصنف	وفات
		الترمذی	۲۷۹
۷۵۔	الجامع الکبیر	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۶۔	الجامع الصغیر للسیوطی	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۷۔	جامع الرموز	شمس الدین محمد الخراسانی القهستانی تقریبا	۹۶۲
۷۸۔	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبد الحق محدث الدهلوی	۱۰۵۲
۷۹۔	جزء حدثیی	قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری	۵۳۵
۸۰۔	جزء حدیثی	ابوعبد الله محمد بن مخلا دوری البغدادی	۲۳۱
۸۱۔	جزء رد الشمس	شاذان الفضلی	
۸۲۔	جزء حدیثی حسن بن عرفه	ابو علی حسن بن عرفه	۲۵۶
۸۳۔	جزء ابو معاذ مروزی	ابو معاذ المروزی	
۸۴۔	جزء املا	محمد بن المبارك بن الصباح	
۸۵۔	جزء حدیثی	ابو حاتم محمد بن عبد الواحد الخزاعی	
۸۶۔	جزء حدیثی	ابو العباس اصم	
۸۷۔	الجعدیات	عبد الله بن محمد البغوی	۵۱۶
۸۸۔	جمع الجوامع	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۹۔	جوهر منظم	شهاب الدین بن احمد بن	

کتاب	مصنف	وفات
١٢٧ ـ السنن	سعید بن منصور الخسراسانی	٢٧٣
١٢٨ ـ السنن عثمان بن ابی شیبة	عثمان بن ابی شیبة الکوفی	٢٣٩
١٢٩ ـ السیرة الکبری لابن اسحق	محمد بن اسحاق بن یسار	١٥١
١٣٠ ـ سیرت عمر محمد ملا	عمر بن محمد ملا	
١٣١ ـ سیرت بن ھشام	ابو محمد عبد الملک بن ھشام	٣١٢

﴿ش﴾

کتاب	مصنف	وفات
١٣٢ ـ شرح معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	٣٢١
١٣٣ ـ شرح السنة	عبد الله بن محمدالبغوی	٥١٦
١٣٤ ـ شرف النبوة	ابو سعید الملک بن عثمان	
١٣٥ ـ شرف المصطفی	حافظ ابو سعید	
١٣٦ ـ شرح الشفاء	علی بن سلطان ملا علی القاری	١٠١٤
١٣٧ ـ شرح الصدور	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
١٣٨ ـ شرح علامه بن قاصح		
١٣٩ ـ شرح البرد	ابو العباس قصار	
١٤٠ ـ شرح شفاء شریف	محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر فرزوق التلمسانی	٧٨١
١٤١ ـ شرح المواھب اللدنیه	علامه محمد بن عبد الباقی الرزقانی	١٢٢

﴿ص﴾

﴿ض﴾

﴿ط﴾

﴿ع﴾

﴿غ﴾

کتاب	مصنف	وفات
۱۸۴ ـ الغنیة شرح منیة	علامه ابراهیم الحلبی	۹۷۱
۱۸۵ ـ الغیلانیات	ابو بکر الشافعی	

﴿ف﴾

کتاب	مصنف	وفات
۱۸۶ ـ فتاوی امام سخاوی	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی	۹۰۲
۱۸۷ ـ فتوح المصر	ابو القاسم بن عبد الحکیم	
۱۸۸ ـ فتوح الشام	ابو حذیفه	
۱۸۹ ـ فتح الملك المجید		
۱۹۰ ـ فتح الله ا لمعین السید	ابو منصور محمد بن احمد	۹۸۰
۱۹۱ ـ فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد نابن الهمام	۸۶۱
۱۹۲ ـ فتح الغیب	شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادری الجیلانی	۵۶۱
۱۹۳ ـ الفتوحات المکیه	امام محی الدین محمد بن علی ابن العربی	۶۳۸
۱۹۴ ـ فتح الباری	الحافظ شهاب الدین احمدبن حجر العسقلانی المکی	۱۷۳
۱۹۵ ـ فتاوی حدیثیه	الحافظ شهاب الدین احمد بن حجر العسقلانی	۹۷۳
۱۹۶ ـ فتح القدیر	محمد بن علی الشوکانی	۱۲۵۵
۱۹۷ ـ الفجر المنیر	امام تاج الدین الخابانی	
۱۹۸ ـفضائل الصحابة	ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی	۴۳۰
۱۹۹ ـفضائل لباس العمائم	ابو عبد الله محمد بن وضاح	

کتاب	مصنف	وفات
۳۰۲۔ کتاب الکنی و الالقاب	ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری	۴۵۰
۳۰۳ الکامل لابن عدی	ابو ااحمد عبد اللہ بن عدی	۳۶۵
۳۰۴۔ کتاب المراسیل	امامابو داؤد سلیمان بن اشعث السجتانی	۲۷۵
۳۰۵۔ کتاب المناقب	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۰۶۔ کتاب المعرفۃ	ابو بکر احمد بن هسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۳۰۷۔ کتاب المعجزات	ابو عبد اللہ الحاکم النیشاپوری	۴۵۰
۳۰۸۔ کتاب المتفق و المتفرق	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۰۹۔ کتاب المعالم	عبد اللہ بن محمدالبغوی	۵۱۶
۳۱۰۔ کتاب المواعظ	حسن بن عبد اللہ ابواحمد العسکری	۳۸۲
۳۱۱۔ کتاب المعرفۃ	ابن مندہ	
۳۱۲۔ کتاب المجالس	ابن قتیبہ عبد اللہ بن سالم الدینوری	۲۷۶
۳۱۳۔ کتاب المصاحب	ابن الانباری	
۳۱۴۔ کتاب المغازی	محمد بن عمر بن واقد الواقدی	۲۰۷
۳۱۵۔ کتاب المغازی	حافظ محمد بن عائذ	

کتاب	مصنف	سن وفات
٣٢٨ـ مؤطا امام مالك	امام مالك بن انس المدنى	١٧٩
٣٢٩ـ مؤطا امام محمد	ابو عبد الله بن محمد بن الحسن الشيبانى	١٨٩
٣٣٠ـ معانى الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوى	٣٢١
٣٣١ـ مكارم اخلاق	محمد بن جعفر الخرائطى	٣٢١
٣٣٢ـ مبسوط امام محمد	ابو عبد الله عبد الله حسن الشيبانى	
٣٣٣ـ المهرانيات		
٣٣٤ـ المعجم الاوسط	ابو القاسم سليمان بن احمد الطبرانى	٤٦٠
٣٣٥ـ الموتلف و المختلف	ابو بكر احمد بن على الخطيب البغدادى	٤٦٣
٣٣٦ـ مصنف ابن ابى شيبة	ابو بكر عبد الله بن محمد بن احمد النسفى	٢٣٥
٣٣٧ـ المائتين	ابو عثمان اسماعيل بن عبد الرحمن الصايونى	٤٤٩
٣٣٨ ـ مشيخة	ابو على الهسن بن شاذان	
٣٣٩ ـ مشيخة	احمد بن ابراهيم شاذان البراء	
٣٤٠ـ المولد	ابو زكريا يحيى بن عائذ	
٣٤١ـ مسند ابن منيع	ابن منيع	
٣٤٢ـمسند اسحاق بن راهويه	حافظ اسحاق بن رايه	٢٣٨
٣٤٣ـ مسند بن سخبر (مسند سنجر ى)	ابو اسحق و عليج	٣٥١

کتاب	مصنف
۳٤٤ـ معجم ابن منیع	ابن منیع
۳٤٥ـ معجم ابن قانع (معجم الصحابة)	ابو الحسن عبد الباقی بن قانع ۳٥۱
۳٤٦ـ معجم ابی یعلی	احمد بن علی الموصلی ۳۰۷
۳٤۷ـ مستخرج اسماعیلی	ابو احمد بن ابراهیم اسماعیلی ۳۷۱
۳٤۸ـمسند ابو داؤد	سلیمان بن داؤد الطیالسی ۲۰٤
۳٤۹ـ موضوعات ابن جوزی	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی، ٥۹۷
۳٥۰ـ مؤطا ابن ذؤیب	محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذؤیب ۷۳۷
۳٥۱ـ مائتین	محمد بن یحیی عدنی ۲٤۳
۳٥۲ـ مختصر ا بی داؤد	للحافظ المنذری عبدا لعظیم بن عبد القوی المنذری ٦٥٦
۳٥۳ـ مصنفات بن بشکوال	امام ابو القاسم بن بشکوال ٥۷۸
۳٥٤ـ مقدمة ابن الصلاح (علوم الحدیث)	ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن صلاح الدین ٦٤۳
۳٥٥ـ المیزان	امام ابو عبد الله الذهبی ۷٤۸
۳٥٦ـ مناهل	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱
۳٥۷ـمعرفت الاصحاب	حافظ ابوموسی المدینی ۲۳٤
۳٥۸ـمرسل و بلاغ مالك	امام مالك بن انس المدنی ۱۷۹

کتاب	مصنف	وفات
۳۵۹_مسند البزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار	۲۹۲
۳٦۰_ مجمع البحار (مجمع بحار الانورا)	علامه محمد بن طاهر الفتنى (پٹنی) هندی	۹۸٦
۳٦۱_ مدارك التنزيل (تفسير نسفى)	ابو البركات عبد الله بن احمد لنسفى	۷۱۰
۳٦۲_ مسند تروياني		
۳٦۳_ الترويانى		
۳٦٤_ المقاصد الحسنة فى الاحاديث الدائرة على الاسنة	شمس الدين محمد بن عبدالرحمن السخاوى	۹۰۲
۳٦٥_ مطالع المسرات	ابو حامد بن ابى المحاسن يوسف بن محمدالفاسى	۱۰۵۲
۳٦٦_ المغنى عن حمل الاسفار (مخرج احياء العلوم)	حافظ عبد الرحيم بن حسين العراقى	۸۰٦
۳٦۷_ المنتقى فى الحديث	عبد الله بن على جارود	۳۰۷
۳٦۸_ المسند فى الحديث	ضياء الدين محمد بن عبد الواهد المعروف بضاء المقدسى	٦٤۳
۳۷۰_ مسند ذى اليدين	امام احمد بن محمدبن حنبل	۲٤۱
۳۷۱_ موجبات الرحمة و عزائم المغفرة	ابو العباس احمد بن ابو بكر رواد الصوفى	
۳۷۲_ مسند سراج	احمد بن ملقن سراج الدين عمر	۸۰۵

﴿ن﴾

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبع
احیاء العلوم للغزالی	ابناء مولوی غلام رسول ممبئ
الادب المفرد للبخاری	ابناء مولوی غلام رسول ممبئ
الاصابہ فی تمیزالصحابۃ لا بن حجر	دارالکتب العلمیہ بیروت
اسدالغابۃ للجزری	داراحیاء التراث العربی بیروت
البدایۃ والنہایۃلا بن کثیر	دارالمعرفۃ بیروت
البحرالزخار للبزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
تاریخ دمشق لا بن عساکر	داراحیاء التراث العربی
الترغیب والترھیب للمنذری	ابناء مولوی غلام رسول ممبئ
	داراحیاء التراث العربی
التفسیر لا بن جریر	دارالفکر بیروت
التفسیر للبغوی	دالفکر بیروت
تقریب التھذیب للعسقلانی	مکتبہ اشرفیہ دیوبند
تھذیب التھذیب للعسقلانی	دارالکتب العلمیہ بیروت
الجامع الصحیح للبخاری اول ثانی	فاروقیہ بکڈپو،شید کتب خانہ
الجامع الصحیح للمسلم	فاروقیہ رشیدیہ
جا مع الترمذی	کتب خانہ رشیدیہ
الجامع الصغیر للسیوطی	دارالکتب العلمیہ بیروت
جذب القلوب الی دیار المحبوب للشیخ	رضوی کتاب گھر دہلی

جمع الجوامع للسیوطی	بیروت
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم	دارالفکر۔ بیروت
الخصائص الکبریٰ للسیوطی	مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر
الدر المنثو للسیوطی	دارالفکر بیروت
دلائل النبوۃ للبیہقی	دارالکتب العربیہ۔ بیروت
دلائل النبوۃ لا بی نعیم	تصویر مطبوعہ حیدر آباد۔، دکنی
الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ للطبری	بیروت
السنن لابی دائود	دارالاشاعت اسلامیہ۔ کلکتہ
السنن للنسائی	رحیمیہ۔ دیوبند
السنن الکبریٰ للنسائی	مکتبہ اشرفیہ دیوبند۔ رمیمہ دیوبند
السنن لابن ماجہ	یاسر ندیم۔ دیوبند
السنن للطحاوی	رشیدیہ۔ دہلی
السنن الکبریٰ للبیہقی	دارالکتب العلمیہ
السنن للدارقطنی	الطباعۃ الفنیہ
السنن للدارمی	بیروت
السنن لابن منصور	
السنن لا بن ابی شیبہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
شرح معانی الآثار للطحاوی	
شعب الایمان للبیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
شفاء السقام فی زیارت خیر الانام للسبکی	ابوالخیر اکیڈمی۔
الشفا فی تعریف حقوق المصطفی للقاضی	ملتان
شعب الایمان للبیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
الصحیح لا بن حبان	دارالکتب العلمیہ بیروت
الصحیح لا بی عوانہ	دارالکتب العلمیہ بیروت

کتاب	مطبع
الصحیح لابن خزیمه	المکتبۃ الاسلامی
الصواعق المحرقة للمکی	ملتان
الطبقات الکبر ی لا بن سعد	دارالکتب العلمیہ بیروت
عمل الیوم والیلة لا بن السنی	
عمدة القاری للعینی	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتح القدیر لا بن الهمام	مکتبہ رشیدیہ۔کوئٹہ
فیض القدیر للمناوی	دارالفکر بیروت
فتح الباری للعسقلانی	دارالکتب العلمیہ بیروت
کتاب الآثار لمحمد الشیبانی	ادارۂ قرآن کراچی پاکستان
کتاب الزهد لا حمد بن حنبل	دارالدیان، القاہرہ
کتاب الزهد لعبدالله بن مبارك	دارالمعراج الدولۃ ریاض
الکامل لابن عدی	دارالفکر بیروت
کتاب المراسیل لا بی داؤد	دارالاشاعت اسلامیہ کلکتہ
اللآلی المصنوعة للسیوطی	بیروت
المسند للامام الاعظم	مجتبائی۔دہلی
المدخل	دارالکتب العلمیہ بیروت
المسند لا حمد بن حنبل	داراحیاءالتراث العربی بیروت
المؤطا لمالك	مجتبائی۔دہلی
الموطا لمحمد الشیبانی	رحیمیہ۔دیوبند
معانی الآثار للطحاوی	رحیمیہ دیوبند
المعجم الصغیر للطبرانی	داراحیاءالتراث العربی۔بیروت
المعجم الاوسط للطبرانی	دارالحرمین قاہرہ
المعجم الکبیر للطبرانی	داراحیاءالتراث العربی۔بیروت
المصنف لابن ابی شیبه	دارالکتب العلمیہ بیروت

المسند لا بی یعلی	دارالقبلہ جدہ
المسند لا بی داؤد الطیالسی	حیدرآباد۔دکن
المصنف لعبدالرزاق	المکتب الاسلامی۔بیروت
المقا صد الحسنة للسخاوی	دارالکتب العربی۔بیروت
المستدرك للحاكم	دارالکتب العلمیہ بیروت
مدخل الشرع الشریف للعبدری	
المسند الفردوس للدیلمی	دارالکتب العلمیہ بیروت
المواهب اللدنیه للقسطلانی	مرکز اہل سنت برکات رضا۔پور بندر
مشکوة المصابیح للعراقی	فاروقیہ بکڈ پو
نسیم الریاض للخفاجی	دارالکتب العربیہ بیروت
نصب الرایة للزیلعی	دارالکتب العلمیہ بیروت
النهایة فی غریب الحدیث للجزری	موسسة المعیلیان ایران

موسوعة اطراف الحدیث النبوی سے جن کتب کا حوالہ لکھا گیا

الاتحافات السنیة

اخلاق النبوة

الاذکار النوویة

الاذکیا لا بن الجوزی

الاسرار المرفوعة لعلی القاری

الاستذکار لا بن عبد البر

الاشربه لاحمد بن حنبل

تاریخ اصبهان لا بی نعیم

الاولیاء لا بن ابی الدنیا

الایمان لا بن ابی شیبه

تجرید التمهید لا بن عبدالبر
التاریخ الکبیر للبخاری
تذکرة الموضوعات للفتنی
تغلیق التعلیق لا بن حجر
تلبیس ابلیس لا بن الجوزی
تلخیص الحبیر لا بن حجر
التمهید لا بن عبدالبر
تنزیه الشریعة لا بن عراق
تاریخ جرجان للسهمی
الشریعة للآجری
جمع الجوامع للسیوطی
الحاوی للفتاوی للسیوطی
موارد الظمأن للهیثمی
الحبائك فی الملائك للسیوطی
مسند الربیع بن حبیب
الفتاوی الحدیثیة للهیثمی
المسند للحمیدی
جامع مسانید ابی حنیفة
مسند ابی حنیفة
قضاء الحوائج لا بن ابی الدنیا
کشف الخفا للعجلونی
الدر المنتثرة للسیوطی
ریاض الصالحین للنووی
عمل الیوم و الیلة لا بن السنی

الامالی للشجری
السلسلة الصحيحة للالبانی
السلسلة الضعيفة للالبانی
الاسماء والصفات للبيهقی
التاريخ للطبری
السنة لا بن ابی عاصم
الضعفاء للعقيلی
علل الحديث لا بن ابی حاتم
ارواء الغليل للالبانی
السنن للدارقطنی
لسان الميزان لا بن حجر
اللآلی المصنوعة للسيوطی
العلل المتناهية لا بن الجوزی
المجروحين لا بن حبان
مجمع الزوائد للهيثمی
الجامع الكبير
القول المسدد لا بن حجر
زاد المسير لا بن الجوزی
مشكل الآثار للطحاوی
المطالب العالية لا بن حجر
جامع بيان العلم لا بن عبدالبر
المنتقی لا بن الجارود
منحة المعبود للساعاتی
السنن لسعيد ابن منصور

المنار المنیف لا بن القیم

الموضوعات لابن الجوزی

مناھل الصفا

اسباب النزول للواحدی